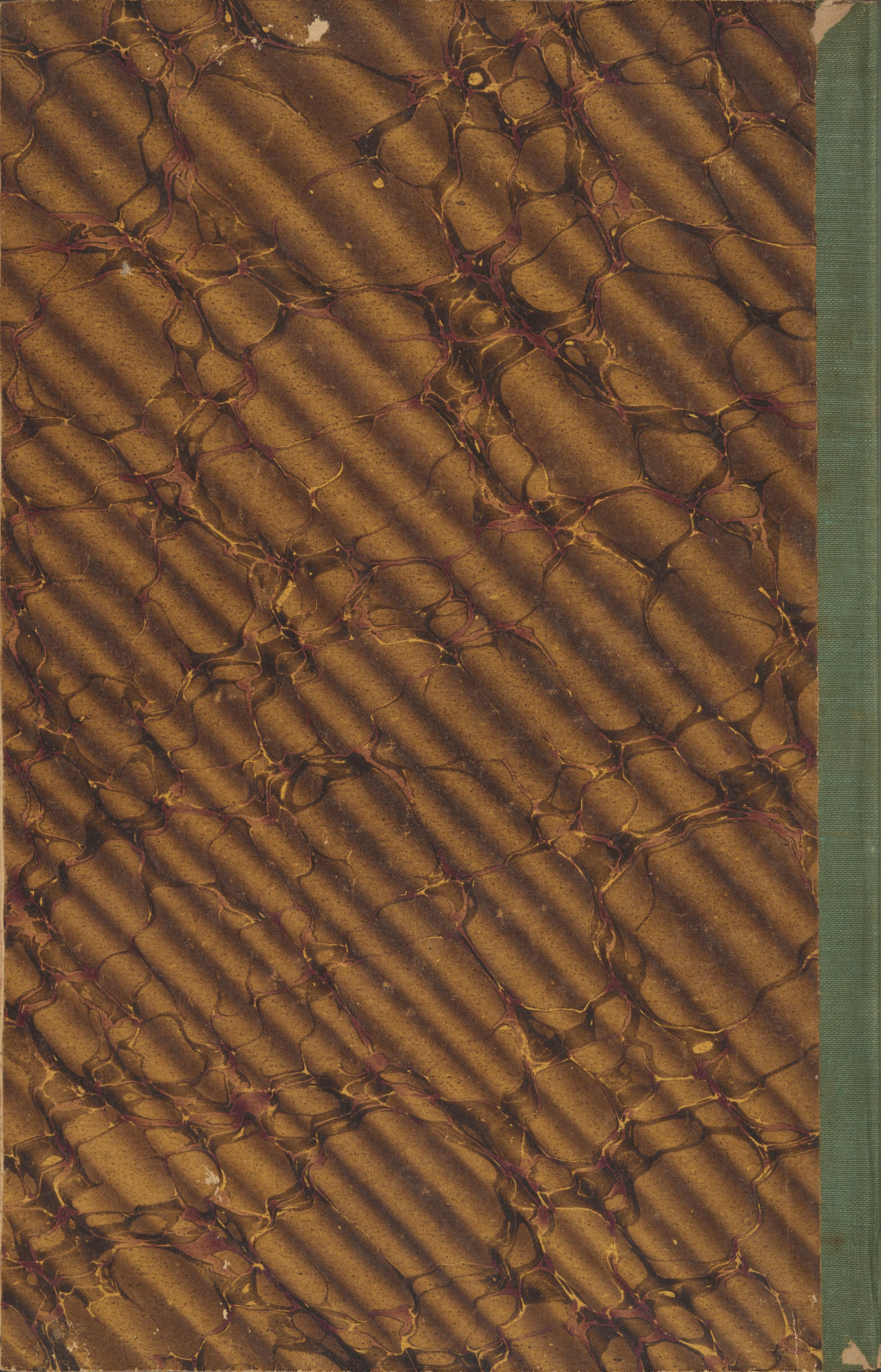




لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپید اکنار ہے جسکی بادہ پیمائی میں پیک خیال بھی معترف بہ عجز و قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے وہ کما حقہ واقف و آگاہ ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین ۔ الحق کہ اُنکے اصول فارسی کے مصنف ہمہ دان شیخ ابوالفیض فیضی نے جوان داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے اسقدر وسیع البیانی اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی ۔ اس داستان کے آٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد	تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
اول	نوشیروان نامہ	۲ جلد	پنجم	طلسم ہوش ربا	۷ جلد
دوم	کوچک باختر	۱ جلد	ششم	صندلی نامہ	۱ جلد
سوم	بالا باختر	۱ جلد	ہفتم	تورجنامہ	۲ جلد
چہارم	ایرج نامہ	۲ جلد	ہشتم	لعل نامہ	۲ جلد

ان داستانون مین سے طلسم ہوش ربا کی ساتون جلدین طبع ہو کر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب خواہش خریداران نوبت طبع مکرر آئی اور فی الحال بقیہ طلسم ہوشربا کی دو جلدین طبع ہوئین اور ان آٹھ دفترون مین سے کل دفاتر طیار ہو کر فروخت ہو رہے ہین اور جو باقی ہین یعنے تورجنامہ جلد دویم و ہرمزنامہ وہ بھی انشاء اللہ جلد تر ہدیہ شائقین ہونگے چنانچہ منجملہ جلدہاے مذکورہ بالا کے یہ دفتر لعلنامہ جو داستان کا آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین وہ دو جلدون پر منقسم ہے اُسکی

جلد اول

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار خوش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور بڑی محنت و مشقت سے بزبان اُردو نہایت فصیح ترجمہ کیا

بار اول باہ اپریل ۱۸۹۶ع

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ دار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب قصہ جات نثر و نظم اُردو وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

قصہ جات نثر اُردو

طلسم فتنۂ نوسافشان - تین جلد مین جسکی خوبی و عمدگی ملاحظہ پر موقوف ہی -

ترجمۂ داستان امیر حمزہ باتصویر - ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمۂ مولوی عبد اللہ و نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین -

بوستان خیال - مصنفۂ محمد تقی خان - انکو میر تقی خیال بھی کہتے ہین - باشندۂ گجرات - یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا - انکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی تھی یہ بھی سننے جاتے تھے - آخر انھون نے چند اجزا ایک قصۂ تازہ کے تصنیف کرکے اُس محفل مین سنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصۂ دلآویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین گئے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصۂ عجیب کے واسطے دیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی - لیکن چونکہ زبان اُسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردوے معلّٰی کے اسکا رواج جاتا رہا - اس زمانہ مین کہ سوائے اُردو کے فارسی کا درس تدریس بھی کم بلکہ کالعدم ہی تو اتنی بڑی کتاب کا اپنی ہی زبان مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاس کے ترجمے اور طبع کرانے مین کارخانۂ اودھ اخبار نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہی پہلے دہلی مین خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑ کر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے انکا پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا

اصل کتاب کی بزبان فارسی ۱۰ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین بہ تفصیل ذیل ہین -

۱ - جلد مہدی نامہ -
۲ - جلد روضۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ -
۳ - جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ -
۴ - جلد شمس النہار ترجمۂ خورشید نامہ -
۵ - جلد مطلع الانوار -
۶ - جلد خزینۃ الاسرار -
۷ - جلد نور الانوار ترجمۂ خورشید نامہ -
۸ - جلد مشرق الآثار ترجمۂ خورشید نامہ -
۹ - تفریح الاحرار ترجمۂ معز الدین نامہ -

الف لیلہ باتصویر - دو کالم مین مشہور افسانہ ہزار اور یک رات کا عربی مین ہی اُسکا ترجمۂ اُردو مین بعبارت دلچسپ مرغوب عالم منجانب مطبع اودھ اخبار منشی طوطارام شایان مرحوم نے کیا تھا - بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد حامد علیخان متخلص بہ حامد مع تصاویر -

فسانۂ عجائب جلی قلم باتصویر - بعبارت رنگین و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور -

فسانۂ عجائب متوسط قلم - از مرزا رجب علی بیگ سرور

ایضًا - بلاتصویر خفی قلم حسب مراتب بالا -

جادۂ تسخیر قصہ دلچسپ از نواب محمد حیدر علی خان صاحب

کامروپ کا جادو - اُردو -

الف لیلہ باتصویر - کامل ہر چہار جلد یکجائی مترجمہ مولانا محمد حامد علیخانصاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ع

قصہ سندباد جہازی - ماخوذ از قصہ الف لیلہ -

لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین بانمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیدا کنار ہے جسکی بالا دوی مین پیک خیال بھی معترف بہ عجز و قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے وہ کما حقہ واقف و آگاہ ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین - الحق کہ اُسکے اصل فارسی کے مصنف ہمہ دان شیخ ابو الفیض فیضی نے جوان داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے اسقدر وسیع البیانی اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی - اس داستان کے آٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد	تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
اول	نوشیروان نامہ	۲ جلد	پنجم	طلسم ہوش ربا	۷ جلد
دوم	کوچک باختر	۱ جلد	ششم	صندلی نامہ	۱ جلد
سوم	بالا باختر	۱ جلد	ہفتم	تورجنامہ	۲ جلد
چہارم	ایرج نامہ	۲ جلد	ہشتم	لعل نامہ	۲ جلد

ان داستانون مین سے طلسم ہوش ربا کی ساتون جلدین طبع ہو کر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب خواہش خریداران نوبت طبع مکرر آئی اور فی الحال بقیہ طلسم ہوشربا کی دو جلدین طبع ہوئین اور ان آٹھ دفترون مین سے کل دفاتر طیار ہو کر فروخت ہو رہے ہین اور جو باقی ہین یعنی تورجنامہ جلد دویم و ہرمزنامہ وہ بھی انشاء اللہ جلد تر ہدیہ شائقین ہونگے چنانچہ منجملہ جلدہاے مذکورہ بالا کے یہ دفتر لعلنامہ جو داستان کا آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین وہ دو جلدون پر منقسم ہے اُسکی

جلد اول

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار خوش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور بڑی محنت و مشقت سے بزبان اُردو نہایت فصیح ترجمہ کیا

بار اول باہ اپریل ١٨٩٦ء

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد و ثنا وہ خالق بے ہمتا ہی جسنے ایک لفظ کن سے دو عالم کو پیدا کیا اپنی قدرت کو ہویدا کیا تعریف و توصیف اسکی اگر حضرت خضر بھی چاہین تو مابین عمر بیشمار و بدستیاری اقلام اشجار صفحات کائنات پر نہ تحریر کر سکین پس مین خاکسار ذرہ بیمقدار کس شمار و قطار مین ہون جو ایسے بحر ذخار ناپیدا کنار کی شناوری کرون مگر شمہ از شمائل و ذرہ از خورشید فضائل مشتے نمونہ از خروارے و کمتر از بسیار بے کچھ تحریر کرتاہون + حمد ہی جسنے جو کلام کیا مین نے یون حمد کو تمام کیا + اور نعت سرور کائنات خلاصۂ موجودات مربع نشین چار بالش رسالت اریکہ آرائے ایوان نبوت باعث ایجاد کونین رسول الثقلین شافع روز محشر محبوب داور کاشف اسرار نہانی رازدار ربانی خاتم النبیین سید المرسلین اشرف المرسلین رسول دوسرا جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین الطاہرین امکان بشری سے باہر ہر انکے اوصاف سے خدا ہی خوب ماہر ہی پروردگار عالم نے انکا رتبہ کچھ قاب قوسین ہی سے نہین بڑھایا ہی بلکہ انکے لیے و ماینطق عن الہویٰ ان ہو الا وحی یوحیٰ بھی فرمایا ہی اصل تو یون ہی شعر مطاع آدم و عالم محمد عربی وکیل مطلق و دستور حضرت باری + اور منقبت جناب شیر خدا امیر عرب و بطحا وصی احمد مختار قسیم کوثر و نار فاتح خیبر والد شبیر و شبر نفس رسول زوج بتول خویش ختم المرسلین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہمسے ہیچ میرز زبانون سے کیا بیان ہوگی شعر علی کا رتبہ اعلی کوئی نہین سمجھا + خدا کے بعد رسالت مآب سمجھے ہین

آغاز داستان مع اُس پتے کے جسکا ذکر تورجنامہ مین کیا گیا ہی معہ دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا

ساقی نامہ

آئی فصل بہار ساقی اے ساقی گلبدن گل اندام	اب رند ہین بیقرار ساقی دے بھر کے ئے سرور کا جام	اب طبع بہت ہی کند ساقی دے بادۂ خوشگوار ساقی	دے بادۂ تیز و تند ساقی اب دیر ہی ناگوار ساقی

گھنگھور گھٹا کا دیکھ جوبن
گرنے کو کہین کہین لپک رہی ہے
آنے پائے بیان نہ رندو
ہر مست پڑا ہے پاے خم پر
ہین لبکہ شباب کے یہ دن سن
کہتا ہے کہ دے شراب انوکھی
پوری ہو جو دل کی آرزو ہو
ہان پردے حجاب کے اٹھا دے
بیٹھا ہون لگائے تاک جسپر
خود سو نگھ رہا ہے جسکی بو شنک
آرام کرون جو مین محل ہین
غارتگر ہوش ہے سراپا
آواز ملی ہے کیا رسیلی
آغوش مین کھینچکر بیٹھاؤن
بو آئے شراب کی دہن سے

کیا مست اٹھا ہے ابر بہمن
بجلی کیسی چمک رہی ہے
قاضی مفتی عسس کوئی ہو
بھٹی یہ ہے میکشونکا بستر
رندون پہ چڑھا ہے ساقیا جن
ہان اور پلا دے مجکو جو کھی
ساقی دنیا ہو اور رہتو ہو
شکل بنت العنب دکھا دے
پہلو مین بٹھا دے اسکو لاکر
جسکا ہے لقب ختامہ مسک
ہر شب ہو رہی بری بغل مین
عشوہ غمزہ ادا کرشما
آنکھین پائی ہین کیا نشیلی
کچھ دل کے مین حوصلے نکالون
مستی ٹپکے مرے سخن سے

کہتا ہے گرج کے رعد ہر پل
کیسا ہے گھرا سیاہ بادل
قفل در میکدہ کھلا ہے
اللہ رے میکشون کی محفل
یہ رند یہان تو وہ کہین ہے
دے بادہ کہ روح کو ہو طاقت
اے پیر مغان ترا بھلا ہو
اب لوٹ اسی پہ مچ رہی ہے
اُس دختر رز کا آشنا ہون
ہے حسن کی جسکے چار سو دھوم
ہر گام پہ دل کا کام لون مین
ہے فرق سے تا قدم پرستی
منھ جام شراب سے لگا دون
کیف مے لالہ گون سوا ہو
کچھ ہو نہ کمی ترے کرم مین

ہان بادہ کشو اٹھاؤ بوتل
برسا تو بھرینگے آج جل تھل
اک بھیڑ ہے بند راستہ ہے
سب لوٹ رہے ہین مثل بسمل
ہوش ایک کا ایک کو نہین ہے
اللہ رکھے تجھے سلامت
تو روے زمین کا بادشاہ ہو
جو شیش محل سے جھانکتی ہے
مین دیر سے تجھکو تاکتا ہون
کہتے ہین جسے رحیق مختوم
مستانہ روش یہ جان و دن مین
شوخی چھل بل ترنگ مستی
بوسے لب دخت رز کے لے لون
مستی مین کچھ اور ہی مزا ہو
دے بادۂ عیش جام جم مین

بادہ کشان رحیق شجاعت و میفروشان خمخانہ ہمت و جرات محفل خسلد مشاکل مردانگی مین جام شراب نام آوری کو یون تقسیم فرماتے ہین ؎ راقمان فسانۂ حیرت ٭ می نگار رند حالت جرات ٭ ناظرین والا مقام سامعین ذوی الاحترام کو یاد ہوگا کہ توزج نامہ مین ذکر کیا گیا ہے کہ بن پرویز نے حمزۂ ثانی کو عقابین پر قفس آہنی مین بند کرکے چڑھا دیا اور انکے جملہ سرداران نامی وگرامی ایک جا پر موجود ہین پس جب حمزۂ ثانی نے اس قید سے نجات پائی اور اپنے سرداران نامی سے ملے تو تمام سردارون کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور حمزۂ ثانی نے ایک صحبت عیش و نشاط قرار دی اور حکم دیا کہ ایک بارگاہ زرلفتی استادہ کی جاے حسب الحکم خادمون نے بارگاہ استاد کی اور آرایش تمام اُس بارگاہ فلک اشتباہ کو اسباب نفیس سے مزین کیا جب خادمون نے زینت بارگاہ سے فراغت پائی حمزۂ ثانی کو اطلاع دی کہ حضور بارگاہ بکمال زیب و زینت استادہ ہے حمزۂ ثانی اُس بارگاہ مین معہ اپنے سرداران نامی وگرامی کے تشریف لائے اور مرتبۂ صاحبقرانی پر جلوہ افروز ہوئے سب سردار بھی اپنے اپنے مقامات پر باادب بیٹھے حکم ہوا شراب ناب کا دور چلے اور ماہرویان سیمین بر پری رویان حور پیکر حاضر ہوکر مصروف مجرا ہون فورًا گلابیان شراب کی اور قابین کباب کی حاضر محفل ہوئین جام شراب گردش مین آیا اور ماہرویان پری پیکر ناچنے گانے مین مصروف ہوئین اب وہ وقت ہے کہ سب سرداران نامی محو لطف صحبت ہین کہ ایک چوبدار نے آکر حمزۂ ثانی کو سلام کیا اور دعاے دولت دیکر عرض کی کہ حضور ایک شخص سپاہ ئل کی طرف سے آیا ہے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا نامہ دار ہے امیدوار باریابی ہے حمزۂ ثانی نے فرمایا کہ بلا لو چوبدار یہ حکم پاکر باہر آیا اور اُس شخص کو اندر لیگیا جیسے ہی اُس نے حمزۂ ثانی کو دیکھا باادب آپکے سلام کیا اور دعاے دولت دیکر ایک عرضی پیش کی حمزۂ ثانی نے اُسکے ہاتھ سے وہ عرضی لیکر لفافہ کو چاک کیا اور نا

کو باہر نکال کر پڑھنے لگے دیکھا کہ اُسمین بعد القاب و آداب کے تحریر ہی کہ زمرد ثانی سات آٹھ لاکھ فوج لیکر سبائل پر چڑھ آیا ہی اور ہمراہ اُسکے افغان آدم خوار اور اسجاد آدم خوار اور بہمن آدم خوار اور طوفان آدم خوار ہین اور علاوہ آن چار مردم خوارون کے ایک پہلوان قوی تن تیغزن اولاد طہماس سے لیئے ارماس بن غرماس بھی ہمراہ ہی جب یہ مضمون نگاہ سے حمزۂ ثانی کے گذرا بدرجہ کمال متردد ہوئے اور داروغہ میخانہ کو حکم دیا کہ جام کلہ عفریت شراب سے بھر کے حاضر محفل کرو فوراً حسب الحکم داروغہ نے جام کو شراب ناب سے مملو کرکے حاضر صحبت کیا حمزۂ ثانی نے بشل صاحبقران کے باواز بلند ارشاد فرمایا کہ وہ کون ایسا بہادر صف شکن اور پہلوان پیلتن ہی جو سبائل پر جاکے ساکنان سبائل کو شکست دے یہ کلمہ جو داراب یمین رزہ نے سُنا یہ بیٹے حمزۂ ثانی کے ہین جوش شجاعت مین آکر اپنے دنگل زرین سے کود پڑے اور جام سے تھوڑی شراب چھلکر عدیل بن عادی کی جانب اشارہ کیا کہ آیئے اس شراب کو نوش فرمایئے اور خدمت مین اپنے والد نامدار کے عرض کی کہ غلام اس خدمت کو بجا لائیگا ساکنان سبائل کو شکست دیکر آئیگا یہ کہکر حمزۂ ثانی سے رخصت طلب کی حمزۂ ثانی نے بمجبوری رخصت دی داراب سب سردارون سے رخصت ہوکر در بارگاہ پر آئے اور اپنے اسپ صبا رفتار کو طلب کیا سائیس نے حسب الارشاد فوراً گھوڑا حاضر خدمت کیا داراب نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے اور طرف سبائل کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب دو کلمہ داستان دربار حمزۂ ثانی کے ملاحظہ فرمایئے کہ جب داراب رخصت لیکر طرف سبائل کے روانہ ہوئے تو حمزۂ ثانی نے فوراً دربار کو برخاست کیا اور مغموم و مضمحل محل مین داخل ہوئے جملہ سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے چنانچہ لندھور بن سعدان گرد جو اپنی بارگاہ مین آئے خاصہ طلب کیا خادمون نے دسترخوان بچھایا جب خاصہ تناول کر چکے بستر خواب پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا اثنائے خواب مین دیکھا کہ مین ایک باغ پرفضا نواح دلکشا مین گیا ہون مگر خوبی و لطافت اُس چمن بے نظیر کی ایسی ہی کہ آجتک دنیا مین ایسا گلزار پر بہار نظر سے نہین گذرا ہر پھول کی عجب خوشبو ہی ہر پھل کا نرالا رنگ ہی ہر درخت کا نیا ڈھنگ ہی چمن کا ہیکو پری ہی جوشے ہی ہری ہی ہوائے فرحت خیز چل رہی ہی عروس چمن نئی پوشاک بدل رہی ہی نازنینان بہار کا جوبن غضب ڈھاتا ہی قدرت پروردگار کا سما نظر آتا ہی بیچ مین ایک نہر مصفا مثل آئینہ کے بنی ہی اُسمین فوارے سر بفلک کشیدہ پایئن نہر سبزہ نو دمیدہ قطرے جو فوارے سے گرتے ہین سبزے پر عجب لطف دکھاتے ہین گویا کہ فرش مخمل سبز پر گوہر شاہوار ٹکے ہوئے نظر آتے ہین ایک جانب ابر مطیر محیط آسمان ہی شفق کا نرالا سماں ہی شعر زمین چمن گل کھلاتی ہی کیا کیا ✣ بدلتا ہی رنگ آسمان کیسے کیسے نظم

ہو گیا ہی بہار کا جو مژدہ
ہی اوج پہ کیا چمن کا اقبال
پھولون کی طرف نظر نہین ہی
گونجی ہین فضائے آسمان مین
کس شوق سے بولتے ہین ہر آن
صد برگ کی ہی قبا بسنتی
لالہ کی قبا وہ ارغوانی

کچھ اور ہی رنگ ہی چمن کا
دیوانی ہی خود بہار امسال
اپنی بھی اُسے خبر نہین ہی
ہین پنبہ بگوش سب جہان مین
ہوتی ہی ہزار بار قربان
دامان نظر جدا بسنتی
چنپا کا لباس زعفرانی

اے صلی علی شباب گلشن
مستون کی روش ہی آتی جاتی
گلشن سے جو لائی ہین ہوائین
جب دیکھتی ہی نسیم گلشن
یون نکہت گل ہی مست پھرتی
ہر شاخ پہ بلبلون کے غنچے
سوسن کی وہ سوسنی قبا تنگ

گدرایا ہی کیا گلون کا جوبن
پھرتی ہی نسیم لڑکھڑاتی
غنچون کے چٹکنے کی صدائین
اُبھرا اُبھرا گلون کا جوبن
جسطرح پھرے کوئی شرابی
لیتی ہین گلون کے منھ کے بوسے
ہر گل کے لباس کا جدا رنگ

صب

جس پھول کی دیکھنا ہون رنگت آتی ہی نظر خدا کی قدرت
نسرین کہین یاسمن کہین ہی شبو کہین نسترن کہین ہی
کیا لکھے قلم گلاب کا حال ہی وصف گلاب مین زبان لال
دیکھا کرے ہر بشر ہرا کدم داؤدی و کیتکی کا عالم
جوہی ہی چنبیلی موتیا ہی بیلا کیوڑا مہک رہا ہی
سنبل کے وہ پیچ اور وہ خم معشوق کی جیسے زلف برہم
مرغان چمن کا وہ چہکنا پھولون کا وہ دمبدم مہکنا
زردی جس پھول کی نظر آئے سرسون آنکھون مین پھول جائے
آنکھون مین کھبی ہی زیر افلاک سبزے کے بدن کی دھانی پوشاک
خوشے انگور کے وہ رنگین جسطرح فلک پہ عقد پروین
نرگس کے اشارے وہ گلون سے وہ ناز گلون کی بلبلون سے
سوسن کا وہ پیرہن کبودی مستی وہ لبون کی اودی اودی
گلچین کا چمن مین ہی نشیمن پھولون سے بھرا ہوا ہی دامن
ہم کیا ہین جو اندنون ہون شتا کی سنتا نہین باغبان خدا کی
فوارے جو چھوٹتے ہین دن رات بے فصل کی ہو رہی ہی برسات
دیتی ہین بہار روے گل پر بوندین شبنم کی مثل گوہر
وہ تیز رواں ہین آبشارین تیغون کی بھی کند جنکے دھارین
لیتی ہین دل و جگر مین چٹکی دلکش وہ صدائین قمریون کی
مورون کا وہ رقص آفت جان بسمل جسے دیکھکر ہوا انسان

یہ سماجو نظر آیا لندھور بہت گھبرایا دل مین خیال کرتا ہی کہ مین کہان ہون اور یہ باغ کسکا ہی مجھکو یہان کون لایا ہی یہ سوچتا ہی چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک بارہ دری ہمصورت پری عالیشان جنت نشان بیچ مین اُس گلشن پر بہار کے بنی ہی جسکی صناعی پر عقل کام نہین کرتی ہی عقیق سرخ پر سنگ سبز کی گلکاری ہی عجیب قدرت بارہی ہی ایک پھاٹک عالیشان بنا ہوا ہی لندھور اُس پھاٹک کے اندر آیا دیکھا تو دور تک ایک چار دیواری سنگمرمر کی کھچی ہی اُسکے بیچ مین وہ بارہ دری ہی پردے اطلسہاے رنگارنگ کے پڑے ہین دروازون مین نگینے جڑے ہین ایک پردہ پر زر بیچ کے دروازے مین پڑا ہی انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی اندر جانیکا راستہ ہی لندھور نے اُس پردے کو اُٹھایا بارہ دری کے اندر آیا دیکھا عجیب سجاوٹ ہی ہر طرف قرینے سے آئینہ بندی ہی شیشہ آلات ترتیب سے لگا ہی شہ نشین پر فرش مخمل سیاہ بچھا ہی ایک جانب اُس فرش کے مسند زرتار بچھی ہی اُسپر ملک قاسم عالی ہمم رونق افروز ہین سامنے کتاب خدا رکھی ہی مصروف تلاوت ہین لندھور نے ملک قاسم کو جو دیکھا اور زیادہ متعجب ہوا کہ قاسم عالی ہمم یہان کیونکر آئے بڑی دیر تک چپکا کھڑا رہا جب قاسم نے تلاوت سے فراغت پائی اوپر آنکھ اُٹھائی لندھور نے جھک کے سلام کیا قاسم نے جواب سلام دیا اور پھر مصروف تلاوت کتاب خدا ہوئے جب لندھور کو یہ یقین ہوا کہ قاسم اب میری طرف مخاطب نہونگے مجبور ہوکر بارہ دری سے باہر آیا اور پھر سیر چمن کرتا ہوا آگے بڑھا لیکن عجیب حیرت کے عالم مین ہی کہ مین تو یہان آیا تھا ملک قاسم یہان کیونکر آئے اور ایسے مکان نفیس مین انکا داخلہ کیونکر ہوا یہ سوچتا چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک چار دیواری سنگ سرخ کی نہایت درجہ بلند بنی ہوئی ہی لیکن اُس دیوار پر کسی اچھے نقاش نے طلائی گلکاری کی ہی درخت جو دیوار سے اونچے ہین اُنکی چوٹیان نظر آتی ہین اُنمین میوہ لگا ہوا ہی قریب پھلون کے طیور بیٹھے ہین آپسمین بحث ہو رہی ہی فوارے کی دھارین نظر آتی ہین لندھور قرینے سے سمجھا کہ اسکے اندر بھی باغ ہی دروازے کی جستجو مین دیوار دن کا طواف کیا جب ایک دیوار ختم ہوئی تو دیکھا ایک پھاٹک نہایت عالیشان بنا ہی لندھور اُس پھاٹک کے اندر آیا دیکھا ایک باغیچہ نہایت [illegible] بنا ہی قدرت باغبان قضا و قدر نظر آتی ہی ایک ایک پھول ایسا ہی جسکے دیکھے سے بھوک پیاس انسان کی جاتی ہی روش پٹریان صاف صحن چمن شفاف نہر کا پانی

حوض کوثر کی لطافت دکھاتا ہی پانی اسقدر صاف ہی کہ تہ کا تنکا تک نظر آتا ہی ایک جانب ایک مکان
بلند رفیع الشان بنا ہی لندھور نے جو مکان کو دیکھا بے تکلف اندر آنیکا قصد کیا لیکن دروازہ نپایا آخر
رہ مین مکان کے گرد پھرنے لگا ایک طرف دیکھا کہ ایک پردہ اطلس زنگاری کا پڑا ہی اسمین جھالر موتیون
کی لگی ہی لندھور نے جو اُس پردے کو اُٹھایا ایک زینہ با قرینہ نظر آیا لندھور نے اُس زینے پر پاؤن
رکھا نام خدا لیکر بے تکلف کوٹھے پر چڑھا جیسے ہی زینے کو طی کر کے کوٹھے پر پہونچا ایک کمرہ نہایت نفیس
دیکھا کہ تین دروازے سبنے ہین ہر دروازے مین چلمنین پڑین ہین لندھور نے بیچ کے دروازے کی چلمن
اُٹھائی اندر آیا دیکھا فرش نہایت عمدہ بچھا ہی کمرہ بھی خوب سجا ہی ایک جانب مسند پر زر بچھی ہی اُسکے آگے
شیرویہ عالی تبار مصروف نماز ہین لندھور نے توقف کیا جب شیرویہ نے نماز سے فراغت پائی
لندھور کی طرف دیکھا اسنے جھک کے سلام کیا شیرویہ نے جواب سلام دیکر دوسری نماز شروع کی لندھور
وہان سے بھی مجبور واپس آیا اور پھاٹک سے باہر نکلکر آگے بڑھا تھوڑی دور چلکر دیکھا ایک جا پر ٹٹیان مہندی
کی دور تک مثل چاردیواری کے بنی ہوئی ہین سامنے ایک دروازہ کسی اچھے باغبان نے قایم کیا ہی
اُسپر بیلین انگور کی چڑھی ہوئی ہین لندھور اُسی دروازے سے قصر اندر آیا وہ عجیب پُر فضا
مقام پایا دیکھا چھوٹے چھوٹے خوشبودار درخت ہر طرف جمے ہوئے ہین ایک طرف ایک حوض سنگ مرمر
کا بنا ہی اُسکے قریب ایک تخت صندل بچھا ہی اُسپر ایک جوان صاحب شوکت و شان گردن نیچی کیے ہوئے
بیٹھا ہی جب لندھور قریب آیا تو دیکھا کہ قباد عالی نژاد اُس تخت صندل پر رونق افروز ہین ہاتھ مین
تسبیح ہی کچھ اسماے الٰہی پڑھ رہے ہین لندھور دیر تک خاموش اس امید مین کھڑا رہا کہ جب فراغت پائینگے
سر اُٹھائینگے لیکن قباد والا نژاد ایسے محو طاعت پروردگار تھے کہ اُنکو کچھ خبر نہوئی اور گردن نہ اُٹھائی
جب عرصہ ہوا تو لندھور سمجھ گیا کہ یہ سر نہ اُٹھائینگے وہان سے واپس آیا اور ایک مقام پر تھک کر بیٹھ گیا
یکایک اُسکے کان مین آدمیون کے شور و غل کی آواز آئی لندھور ادھر اُدھر دیکھنے لگا جب کوئی نظر
نہ آیا اور زیادہ متعجب ہوا اپنے دل سے کہنے لگا کہ یہ کوئی مقام سحر ہی کہ جسمین مین آیا ہون یا خواب دیکھ رہا ہون
کیا ماجرا ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا یہ خیال ہنوز ختم نہونے پایا تھا کہ دیکھا ایک سمت سے جوانان حسین
کمسن پوشاک نورانی پہنے ہوئے ہوا پر معلق حلقہ باندھے ہوئے چلے آتے ہین لیکن اُنکے چہرون سے
نور ایسا ساطع ہی کہ نگاہ خیرگی کرتی ہی اب لندھور سنبھل کے بیٹھا اور وہ حلقہ بھی قریب آیا اب جو لندھور نے
نگاہ کر کے دیکھا چار جوانان کمسن لباس پر تکلف و نورانی زیب جسم کیے ہوئے ایک تخت جواہر نگار
کو اپنے کاندھون پر رکھے ہوئے چلے آتے ہین اُس تخت پر ایک جوان حسین بیٹھا ہی سر پر تاج زرین مرصع
جسم مین لباس فاخرہ گرد ماہرویان حور پیکر حسین زہرہ جبین مہر تمکین گلفشانی کرتے ہوئے چلے آتے ہین
دو جوان کمسن عقب مین تخت کی ہوا پر معلق ہین چنور زرین دونون کے ہاتھ مین ہین مگس رانی اُس
جوان عالیشان کی کرتے ہوئے چلے آتے ہین جب بہت قریب آگئے اور لندھور نے اچھی طرح دیکھا
تو معلوم ہوا کہ علمشاہ عالیجاہ تخت پر جلوہ گر ہین لندھور کھڑا ہو گیا اور تخت کے ساتھ ساتھ
چلا تھوڑی دور چلکے ایک چاردیواری نہایت بلند نظر آئی وہ تخت تو اُس چاردیواری کو پھاند
گیا لندھور اندر جانے کے واسطے بیتاب ہوئے اور راہ تلاش کرنے لگے جب چارون طرف گھوم

چلے اور کہین راہ کا پتہ نہ پایا اور نہایت خستہ ہو گئے تو ایک مقام پر بیٹھکر اپنی تنہائی پر آب دیدہ ہوئے اور دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے اور دعا کی کہ ای کریم کارساز ای بندہ نواز میری تنہائی پر رحم فرما اور منزل مقصود پر پہونچا لندھور نے تڑپ کے دعا جو کی قبول درگاہ ایزدی ہوئی دیکھا ایک جوان کمسن حسین مہر تمکین سامنے سے پیدا ہوا لندھور نے اُسکی شان شوکت دیکھکر سلام کیا اُس جوان نے جواب سلام دیا اور کہا کہ ای شخص تو کیون اسقدر گریان ہی اور کس بات کی دعا مانگتا ہی لندھور نے جب اُسکو اپنا غمگسار پایا شکر پروردگار بجالایا اور کہا کہ ای جوان مین عرصے دراز سے اس طلسم عجیب مین گرفتار ہون مگر نہ دھوپ نکلتی ہی نہ شام ہوتی ہی جو دنون کے اندازہ پر معلوم ہو پس ایسا ہی وقت ہر وقت رہتا ہی یہی معلوم ہوتا ہی کہ ابھی وقت نماز ہی مگر مین اسدرجہ یہان پھرا ہون کہ اب طاقت رفتار باقی نہین ہی کو مجھے اور شاہزادون سے ملاقات ہوئی مگر اُنھون نے بھی میرے حال پر توجہ نہ کی سب کے یہان سے مین مجبور ناچار واپس آیا تقدیر نے یہان تک پہونچایا یہان آکر ایک نئی بات دیکھی ایک تخت پر علمشاہ عالیجاہ کو باشوکت وصولت دیکھا امید ہوئی کہ یہ کچھ توجہ فرمائینگے جملہ راز نہانی اِنسے کھل جائینگے اُنھون نے بھی میری طرف نگاہ نہ کی تخت اُن دیوارون کو پھاندکر اندر چلا گیا مین نے اندر جانے کا راستہ بہت تلاش کیا مگر نہ پایا مجبور ہوکر یہان بیٹھ رہا اب اگر تو راہبری کریگا مین اپنے منزل مقصود تک پہونچ جاؤنگا اُس جوان نے لندھور سے پوچھا کہ تم کہان جاؤگے لندھور نے کہا کہ مین علمشاہ کی خدمت مین جاؤنگا اُس جوان نے لندھور کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور کہا آنکھین بند کر لندھور نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ ای لندھور آنکھین کھول دو لندھور نے جو آنکھین کھولین اپنے کو ایک گلزار پُر بہار مین پایا جلدی سے پلٹ کے ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ وہ جوان جسنے یہان تک پہونچایا کہان ہی کچھ اُسکا شکریہ تو ادا کرلون لیکن اُس جوان کو کسی طرف نہ پایا لندھور اور زیادہ متعجب ہوا اور خیال کیا کہ درحقیقت یہ کوئی طلسم ہی آنکھ اُٹھا کے چمن کی طرف جو دیکھا جو کچھ سیر کی تھی سب بھولا جو شے ہی عجیب ہی جو بات ہی غریب ہی ایک پھول ہزار رنگ سے کھلا ہی ہر درخت کا نیا سما ہی بعض درختون مین ایسے میوے لگے ہین جو آجتک نگاہ سے نہین گذرے طیور عجیب و غریب صورتون کے پرون پر بخط النسخ اسماے پروردگار لکھے ہین جو نام کہ پرون پر لکھا ہی اُسی کو وہ طائر بآواز دلکش پڑھ رہا ہی پھولون مین بخط گلزار تعریف پروردگار لکھی ہی نہر مصفا مین لہرین اس طور سے آتی ہین جنسے نام خدا پیدا ہوتا ہی فوارے سے جو چھارین نکلتی ہین اُنسے صاف نام اللہ پیدا ہوتا ہی غرض ہر چیز مصروف توصیف پروردگار ہی باہر دیان حور پیکر چمن مین مصروف اہتمام ہین کیارون مین پانی دیتے ہین خس و خاشاک چمن سے دور کرتے ہین لندھور یہ سیر دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی کہ نظر اُسکی بارہ دری پر پڑی آنکھون مین چکاچوند آگئی جب نظر قائم ہوئی دیکھا ایک بارہ دری رشک پری عالیشان جنت نشان گنگا جمنی طلائی نقرئی خوبصورت دروازے اُن پر موتیون کے گندھے ہوئے پردے پڑے ہین ہر دروازے پر چار جوان حسین خوبصورت مہر طلعت تسبیحین ہاتھون مین لئے کھڑے ہین لندھور نے ایک دروازے کی جانب جانے کا قصد کیا ایک جوان نے کہا کہ ای شخص یہ دروازہ آمد و رفت کا نہین ہی لندھور وہان سے واپس آیا اور دوسرے دروازے کا پردہ اُٹھانیکا قصد کیا وہان بھی ایک جوان نے منع کیا لندھور وہان سے اور آگے بڑھا تیسرے در پر آکے دروازے کا پردہ اُٹھایا وہان بھی ایک جوان نے اسکو منع کیا غرض اِن پچ

لندھور بارہ درون پر گیا اور جوانان پاسبان نے منع کیا تب بارھوین در کے پاسبان سے لندھور نے
پوچھا کہ بھائی آخر اس بارہ دری کے اندر جانیکا راستہ کدھر ہی اُس جوان نے جواب دیا کہ اسکا راستہ
پہلو سے ہی داہنے پہلو کی جانب جاؤ وہان ایک دروازہ گنگا جمنی جڑاؤ بنا ہی یاقوت سرخ کے دانون کا گندھا ہوا
پردہ پڑا ہی وہان جا کے اپنی اطلاع کراؤ اگر حکم ہو گا تو اندر جانے پاؤ گے ورنہ یون ہی واپس آؤ گے لندھور
اُس جوان سے یہ بات سنکر داہنے پہلو کی جانب چلا تھوڑی دور چلکے دیکھا کہ ایک دروازہ گنگا جمنی بنا ہی اور
ایک پردہ نہایت پُر تکلف دانہ ہاے یاقوت سرخ کا گندھا ہوا پڑا ہی اور آٹھ جوان حسین مہر تمکین اُس دروازے
پر کھڑے ہوئے نام خدا پڑھ رہے ہین لندھور نے چاہا کہ پردہ اُٹھا کے داخل بارہ دری ہو اُن جوانون نے
منع کیا اور کہا کہ اگر تمھارا قصد اندر جانے کا ہی تو ہم تمھاری اطلاع کراتے ہین جیسا حکم صادر ہو گا ویسا کیا جائیگا
یہ کہکر اُن جوانون سے ایک جوان نے آہستہ آواز دی ایک جوان حسین کمسن پوشاک نورانی زیب جسم کیے ہوئے
اندر سے برآمد ہوا اُن جوانون نے اُسکو سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا اور طلب کرنیکا باعث دریافت کیا
سب نے کہا کہ یہ ایک شخص نہین معلوم آج خلاف دستور کہان سے آیا ہی اندر جانے کا قصد کرتا ہی ہمنے اسکو روکا اب
جیسی آپکی راے ہو اگر اطلاع کرنا مناسب جانیے تو انکا نام و نشان دریافت کرکے اطلاع کیجیے ورنہ اِنسے کہدیجیے
کہ یہان سے چلے جاؤ اُس جوان نے لندھور کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ اے جوان کیا نام ہی کہان سے آیا ہی کیا کام ہی
لندھور نے جواب دیا کہ نام میرا لندھور بن سعدان گرد ہی امیدوار ہون کہ زیارت سے اس صاحب قصر
کی مشرف ہون وہ جوان یہ سنکر واپس گیا اور تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا لندھور سے کہا آئیے لندھور خوش خوش
داخل بارہ دری ہوا جیسے ہی لندھور پردے کے اندر گیا عجب سامان نظر آیا دیکھا عجیب مکان ہی خدا کی شان ہی
معطر کن دماغ خوشبوئین آرہی ہین ہر در و دیوار پر اسماے الٰہی لکھے ہین جابجا عود سوز روشن ہین لندھور یہ کیفیتین دیکھتا ہوا
اُس جوان کے ہمراہ چلا جاتا ہی تھوڑی دور چلکے ایک اور دروازہ طلائی نظر آیا وہ جوان تو وہین ٹھہر گیا وہان سے
دوسرا جوان لندھور کے ساتھ ہوا اُسنے اُس دروازے کا پردہ اُٹھا کے لندھور کو دوسرے دروازے
تک پہونچایا وہ دروازہ بھی نہایت نفیس جڑاؤ بنا ہوا تھا وہ جوان رعنا تو وہین ٹھہر گیا وہانسے اور ایک
جوان لندھور کے ہمراہ ہوا غرض اسی طرح سے چھ دروازے طے کیے جب ساتوین دروازے پر لندھور
بن سعدان گرد پہونچا دیکھا وہ دروازہ موتی کا بنا ہی لندھور سے اُس جوان نے کہا اب تم اندر جاؤ مجھکو اجازت
نہین ہی لندھور بن سعدان گرد نے نام خدا لیکر اُس دروازے کا پردہ اُٹھایا اپنے کو اندر پہونچایا دیکھا
عجیب مقام ہی آجتک ایسی سجاوٹ پردۂ دنیا پر نگاہ سے کبھی نہین گذری جسطرف نگاہ جاتی ہی پلٹتی نہین
پہرون ایک ایک نقش و نگار کی رنگینی کو دیکھا مگر جی نہ بھرا مجبوری سے نگاہ کو دوسری طرف پھیرا اُدھر
اُس سے بہتر پایا کسی طرف کوئی گلدستہ بنا ہوا رکھا ہی ہر پھول نیا ہی پہرون اُسی کو دیکھا کیا بڑی دیر تک لندھور
اُسی مقام پر کھڑا رہا آخر کار ایک جوان حسین نے روبرو آکر کہا کہ تم کیون توقف کرتے ہو صاحب مکان تمھارے
منتظر ہین لندھور نے کہا کہ مین پیشتر اس مکان کے عجائبات کی تو سیر کرلون پھر مالک مکان کی قدمبوسی
کرونگا اُس جوان نے کہا اے شخص اگر تو قیامت تک اسی جگہ پر کھڑا رہیگا تو بھی اسکی لطافت کو کامل طور سے
نہ دیکھ سکیگا بہتر اسی مین ہی کہ خدمت مین مالک مکان کے چل اور شرف قدمبوسی سے مشرف ہو لندھور اُس
جوان کے ہمراہ چلا لیکن آرائش و لطافت مکان کی بھی مقام مقام پر ٹھہر ٹھہر کر دیکھتا جاتا ہی جب ایک دالان

کو طے کیا ایک زینہ جواہر نگار رشک نشین کا نظر آیا نگاہ جو لندھور نے اُٹھائی دیکھا ایک مجمع ہی ہزارہا جوانان حسین مہر تمکین زرین کمر سیم بر دست بستہ باادب دور تک دو رویہ کھڑے ہین بیچ مین راستہ ہی بعد اُنکے بہت سے جوان کرسیون پر بیٹھے ہین اُنکے بعد ایک تخت جواہر نگار بچھا ہی اُسپر ایک جوان رعنا تاج فقاہی سر پر رکھے لباس نورانی زیب جسم کیے ہوئے بیٹھا ہی چار پری وشان حور پیکر عقب مین اُسکے کھڑے ہین ہاتھون مین اُنکے چنور ہین مگس رانی اُس جوان کی کر رہے ہین لندھور اُس زینے پر چڑھا اور قریب تخت کے پہونچا تو دیکھا کہ علمشاہ باشوکت وجاہ اُس تخت زرین پر جلوہ گر ہین لندھور نے جھک کے سلام کیا **علمشاہ** نے جواب سلام دیکر کہا اے لندھور کہو مزاج کیسا ہی لندھور نے دعاے دولت دیکر عرض کی کہ اے شہنشاہ مین بہت حیرت مین ہون کہ مین کہان آیا ہون اور آپ حضرات یہان کیونکر آئے ہین کیونکہ مجھسے ملک قاسم عالی ہمم اور شیرویہ عالی تبار اور قباد شہریار سے بھی ملاقات ہوئی اور اُنکے بھی جاہ وحشم دیکھے مگر وہ حضرات مجھسے اسطرح مخاطب ہوئے جسطرح حضور نے بندہ پروری فرمائی اس مجمع عام مین عزت بڑھائی اب امیدوار اس امر کا ہون کہ اس راز کو بیان فرمائیے **علمشاہ** نے مسکرا کر جواب دیا کہ اے لندھور یہ باغ بہشت عنبر سرشت ہی اور یہ جوانان حسین مہر تمکین غلمان ہین اور یہ پری وشان حور پیکر حوریں ہین اور یہ لباس جو تم میرے جسم مین دیکھتا ہی یہ حلۂ بہشتی ہی ہم لوگ ہر وقت مصروف عبادت خدا رہتے ہین جسوقت جس چیز کو ہمارا جی چاہتا ہی فوراً اُسکا ذائقہ زبان پر آتا ہی چونکہ ہم لوگون نے دنیا مین دین کے واسطے بہت بڑی تکلیف اُٹھائی تو بعد مرگ یہ دولت عقبیٰ ہمارے ہاتھ آئی بس اے لندھور اب جاؤ ہماری عبادت مین خلل واقع ہوتا ہی خدا تمکو بھی عنقریب ہمسے ملائیگا یہی مرتبہ تمھارے بھی ہاتھ آئیگا لندھور نے سلام رخصت کیا **علمشاہ** نے جواب دیا لندھور رخصت ہو کر اُنھین راستون کو طے کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا جہان اُسکو ایک جوان نے چار دیواری سے اندر لا کر چھوڑا تھا اب پھر لندھور راستے کے تجسس مین حیران ہوا دیکھا وہی جوان رعنا سامنے سے نام خدا لیتا ہوا چلا آتا ہی قریب لندھور کے آکر سلام کیا لندھور نے جواب سلام دیا جوان نے کہا اے شخص کیون مضطرب ہی لندھور نے کہا کہ اب مجھکو یہان ٹھہرنے کی اجازت نہین ہی اُس جوان نے کہا کہ اچھا جلد میرا ہاتھ پکڑ اور آنکھین بند کر لندھور نے اُس جوان کا ہاتھ پکڑا اور آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد لندھور کے کان مین آواز آئی کہ آنکھین کھول دو لندھور نے گھبرا کے آنکھین جو کھولین اپنے کو بستر خواب پر پایا نگاہ جو کی تو وہی اپنا خیمہ ہی اپنی مسہری پر لیٹا ہی آنکھین ملتا ہوا اُٹھا دیکھا کہ وقت نماز ہی خادم تو موجود تھے سب نے بتعجیل آفتابہ حاضر خدمت کیا لندھور نے وضو کر کے فریضہ سحری ادا کیا اور پوشاک تبدیل کر کے سلاح جسم پر آراستہ کیے طرف دربار **حمزۂ ثانی** کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت **حمزۂ ثانی** کی سنیے کہ جب **داراب سیمین زرہ** رخصت لیکر طرف **سبائل** کے روانہ ہوے تو **حمزۂ ثانی** دربار کو برخاست کر کے محل مین تشریف لائے خاصہ طلب کیا خادمون نے دسترخوان بچھایا گو اُس حالت مین کھانا کب خوش آتا لیکن قدرے نوش فرما کے ہاتھ منھ دھو کر فرش خواب پر استراحت پذیر ہوئے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا اثناے خواب مین ایک عجیب واقعہ نظر آیا دیکھا کہ ایک جنگل ویران ہی کوسون تک صاف میدان ہی کہین درخت کا نام نہین طائر کا اُس صحرا مین کام نہین دھوپ کی تیزی قیامت کا نمونہ دکھاتی ہی زمین تپتی ہی ریگ بیابان کا جو ذرہ اُڑکر جسم پر پڑتا ہی

آبلہ ڈال دیتا ہی حمزہ ثانی راہ کی تلاش مین ایک جانب چلے تھے کہ دیکھا ایک طرف آواز فریاد وزاری کی آرہی ہی مگر آواز ایسی ہی کہ جس سے گوش آشنا ہین حمزہ ثانی اُس طرف متوجہ ہوے چلتے چلتے جب قریب پہونچے اور آواز اچھی طرح سُنی تو اپنے فرزند دلبند داراب سیمین زرہ کی آواز پائی ہوش اُڑ گئے اپنے کو بہت جلد قریب پہونچایا دیکھا کہ داراب عجیب حال مین ہین نہ سر پر خود ہی نہ زرہ جسم مین سالم ہی نہ کوئی چیز آلات حرب سے انکے پاس ہی انتہا کے زخمدار ہین دریاے خون مین غوطہ مارے ہوے صداے فریاد بلند کر رہے ہین حمزہ ثانی نے جو یہ حال اپنے فرزند دلبند کا دیکھا ضبط کا یارا نہ رہا چیخین مار کر رونے لگے چونک کر آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر خواب پر پایا آنکھین ملتے ہوئے اُٹھے دیکھا وقت نماز ہی خادم تو موجود ہی تھے سب نے جلدی سے آفتابہ طلائی حاضر خدمت کیا حمزہ ثانی نے وضو کر کے فریضہ سحری ادا کیا اور مغموم و مضمحل پوشاک تبدیل کر کے بیرون محل تشریف لائے یہان سب سرداران نامی منتظر تھے جیسے ہی چلمداران نے پردہ بارگاہ کا اُٹھایا اور حمزہ ثانی باہر تشریف لائے سرداروں نے بڑھ کر سلام کیا اور حمزہ ثانی کو آگے لیا تا بہ بارگاہ خراماں خراماں سب سردار عقب مین حمزہ ثانی کے آئے جب حمزہ ثانی داخل بارگاہ ہوے اور مرتبہ صاحبقرانی پر بیٹھے سب سردار بھی اپنے اپنے مقامات پر سلام کر کے باادب بیٹھ گئے لیکن سب نے چہرہ جو حمزہ ثانی کا دیکھا تو اُداس پایا سرداروں نے متفق اللفظ عرض کی کہ تابعدار آج حضور کو بہت متردد پاتے ہین سب لوگ گھبراتے ہین کچھ غلاموں سے ارشاد کیجیے نصیب دشمنان مزاج کیسا ہی طبع والا پر کیا صدمہ پہونچا ہی حمزہ ثانی نے کہا کہ مین جو دربار برخاست کر کے محل مین گیا کھانے سے فراغت پا کر سو رہا شب کو اثناے خواب مین عجیب سانحہ نظر آیا دیکھا کہ مین ایک صحراے ہول خیز وحشت انگیز مین گیا ہون راہ تلاش کر رہا تھا کہ کان مین کسی کی آواز آئی کہ فریاد کر رہا ہی مین اُس آواز کی طرف چلا جب قریب پہونچا تو وہ آواز اپنے فرزند دلبند داراب سیمین زرہ کی پائی بیتاب ہو کر اُسطرف بڑھا تھوڑی دور چلکے دیکھا کہ داراب ایک نشیب مین کھڑا ہوا ہی نہ خود سر پر نہ زرہ سالم جسم مین نہ آلات حرب اُسکے پاس انتہا کا زخمدار ہی دریاے خون مین غوطہ مارے فریاد کر رہا ہی یہ جو کیفیت مین نے دیکھی ضبط کا یارا نہ رہا مین چیخین مار کر رونے لگا چونک کر آنکھ کھل گئی وقت نماز قریب تھا جلدی سے اُٹھکر فریضہ سحری ادا کیا جب سے قلب کی عجیب کیفیت ہی خود بخود دل بھرا آتا ہی پیش نظر وہی سامان ہی خدا خیر کرے آثار اچھے نظر نہین آتے ہین جب یہ کیفیت حمزہ ثانی کی زبانی سرداروں نے سنی بہت متردد ہوئے لندھور کہ شب کو خواب دیکھ چکے ہین انھون نے کسی سے اپنا خواب تو بیان نہین کیا مگر اپنے دنگل سے اٹھکر سامنے حمزہ ثانی کے آئے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور یہ خواب ہی اسکا خیال نفرمائیے وہ جوان عالیشان تیغ زن صف شکن اکیلا ایک لشکر کو کافی ہی آج شجاعت مین اُسکے جھنڈے گڑے ہین بڑے بڑے پہلوان اُسکی تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہین اور اگر یہ امر باعث پراگندگی طبع اقدس ہی تو غلام کو بھی اجازت مرحمت فرمائی جاوے کمترین جا کر اُس جری کی مدد کریگا جو بلا آئیگی حضور کے اقبال سے رد کریگا جب حمزہ ثانی نے لندھور کو مستعد پایا اجازت دی لندھور نے جھک کے سلام کیا رخصت ہو کر اپنی بارگاہ مین آیا اور اپنے سرداروں سے کہا کہ ہمارا ارادہ ہی کہ آج شام کو طرف سائل کے کوچ کرین لہذا حکم دو کہ پیش خیمہ ابھی سے طرف سائل کے روانہ کیا جاے اور تم سب لوگ بھی اپنا اپنا اسباب سفر بہت جلد درست کرو

اصطبل مین حکم دیا جائے کہ گھوڑے تیار موجود رہین یہ سنتے ہی سرداروں نے اسیوقت باہر آکر اٹالا بارگاہ کا لدوانا شروع کیا اور داروغہ اصطبل کو بلا کر حکم دیا کہ گھوڑے بہت جلد تیار کرو جسوقت حکم ہو گا حاضر کرنا لندھور یہ حکم دیکر پھر حاضر بارگاہ حمزہ ثانی ہوئے تھوڑی دیر کے بعد حمزہ ثانی نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے تو لندھور بھی اپنی بارگاہ مین آئے اور اپنا ساز و سامان برائے سفر درست کرنے لگے تھوڑے عرصے مین سلطان زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب پردہ مغرب مین پوشیدہ ہوا اور عابد شب زندہ دار ماہ سمت مشرق سے سجادہ سپہر گردون پر پیروان ثوابت و سیارگان کو لیکر جلوہ نما ہوا لندھور بارگاہ حمزہ ثانی مین آئے اور سلام رخصت کر کے پایہ تخت کو بوسہ دیا اور سب سردارون سے رخصت ہو کر باہر آئے اپنا اسپ باد رفتار طلب کیا گھوڑے تو حسب الحکم صبح سے تیار تھے سائیسون نے ہر ایک سردار کا گھوڑا حاضر کیا لندھور بن سعدان گرد اپنے فیل صبار فتار پر سوار ہوئے اور جملہ سردار بھی اپنے اپنے گھوڑون پر بیٹھے اور طرف سبائل اس جاہ و حشم سے کوچ کیا اب انکو تو راہ مین چھوڑیئے

دو کلمہ داستان قلعہ سبائل کے ملاحظہ فرمایئے

زمرد ثانی نے آتے ہی حکم دیا کہ ہماری فوج مین طبل جنگی بجے حسب الحکم طبل جنگی پر چوب پڑتے ہی ہرکارے لشکر اسلام کے جو یہان موجود تھے خبرین لیکر روانہ ہوئے اور ساکنان قلعہ کو آکر خبر دی کہ زمرد ثانی نے طبل جنگی بجوایا ہے ان لوگون نے بھی اپنی تیاری کرنا شروع کی رات تو دونون طرف اہتمام جنگ مین گذری جب شہسوار زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیے ہوئے لشکر ثوابت و سیارگان کو بھگا کے جلوہ افروز فلک ہوا دونون لشکر میدان مین آئے نقیبانے خوش الحان نے یہ اشعار عبرت آثار دنیا کی ناپائیداری مین پڑھکر سنائے نظم

واہ کیا بڑا ہی کچھ اس خم مین عجب جمیل
عید اک روز جہان مین رمضان ہی یکماہ
نہین مہتاب یہ ہی روشنی صبح رحیل
وہی منزل ہی جہان ٹھہری حیات گذران

ڈر زمانے سے یہ عیار ہی وہ ہوش ربا
بعد ہی کثرت تکلیف کے یان عیش قلیل
عرصہ عمر ہی وہ تار کھینچا اور ٹوٹا
کہ پڑ راہ فنا کوئی نہ فرسنگ ہی نہ میل

لاتا تیر رنگ سے ہی رنگ بناچرخ جمیل
لاکھ بیہوشیون سے جسکی بھری ہی زنبیل
خواب غفلت سے ہو بیدار اب آئی ہیری
کچھ اگر وقت معین کی طرف سے ہو بخیل
یہ اشعار عبرت آثار جو نقیبون نے

خوش الحانی سے پڑھے اور بہادرون نے سنے سب کو جوش بہادری نے بیقرار کر دیا یہ شعر پڑھکر گھوڑے اپنے اپنے آگے بڑھائے شعر　کسی کی رگ پرا ہو دل نہ پیچھے ہٹیو ترہر گز ٭ بہت سمار دیئے ہنر جو اس جینے پہ سرتین تہ

جب دونون طرف کے جوانون کو جوش جرأت نے بیقرار کیا میان سے تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی خون کے فوارے چلنے لگے زمین کارزار پر دریاے خون روان ہوا سر مثال حباب بہنے لگے لشکر اسلام بہت کم تھا کافرون نے پسپا کیا اہل اسلام بہت مارے گئے جو زندہ بچے قلعہ مین آگئے دروازہ قلعہ کا بند کر لیا دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے دعائین مانگنے لگے لشکر کفار سے ایک سردار کہ نام اسکا قرماس مردم در تھا فوج گران لیکر قلعے پر ٹوٹ پڑا بہت سے مسلمان اس کافر کے ہاتھ سے مارے گئے اب چند کس قلعہ مین اور باقی رہے وہ بیتابانہ مضطربانہ دعائین مانگ ہی رہے تھے کہ ناگاہ صحرا سے گرد اُٹھی قرماس اُدھر متوجہ ہوا گو قریب خندق پہونچ گیا تھا مگر ٹھہر کر گرد کو دیکھنے لگا

کہ دامنہ گرد شگاف ہوا دیکھا کہ چالیس ہزار سوار سب کے آگے داراب سیمین زرہ مثل صاحبقران گھوڑے
کو گرمائے ہوئے چلے آتے ہین قریب آکر داراب نے نعرہ کیا کہ باشید اے لشکر کفار منم داراب سیمین زرہ
جیسے ہی ساکنان قلعہ نے نعرہ داراب کی صدا سنی شکر خدا بجالائے اور دروازہ قلعے کا کھولدیا داراب
نے چاہا کہ اپنے تئین قلعے مین داخل کرین کہ قرماس مردم در جو قریب خندق کے پہونچ گیا تھا اسنے ایک
ہاتھ تلوار کا داراب پر مارا داراب نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور ہاتھ بڑھا کر تلوار اُس نابکار کی چھین
لی اُس نے چاہا کہ دوال کمر مین ہاتھ ڈال دے داراب نے مرکب کو پیچھے ہٹا کے ایک ہاتھ تلوار کا اُسکی
کمر پہ مارا دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا بھائی اُسکا عنقائے مردم در ہی اُسنے جو یہ ماجرا دیکھا تلوار کھینچکر داراب
پر آپڑا تلوار چلنے لگی دو پہر کامل تلوار چلی ایک مقام پر داراب نے جھک کے ایک ہاتھ مارا کہ پانوٗن کمر
عنقا مردم در کے کٹے اور یہ زمین پر گرا گرتے گرتے اس نے چاہا کہ مین بھی مرکب داراب کو زخمی
کرون مگر داراب گھوڑے سے کود پڑے اور مرکب کو اپنی پشت پر لیا اُسنے دوڑکر کمر مین داراب کے ہاتھ
ڈال دیا اور چاہا کہ زمین سے اُٹھا لون داراب نے لنگر قائم کیا اور سر چھاتی مین عنقا کے اڑا کر لے دوڑے
بیس قدم پر لا کر ہنگا مارا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کیا اور چکر دیکر زمین پر دے مارا کہ استخوان عنقا
کے چور چور ہو گئے داراب پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مصروف کارزار ہوئے جو پہلوان اُنکے سامنے
آیا اُسکو قتل کیا پرے کے پرے پسپا کر دیے داراب نہنگانہ پلنگانہ وغا کر رہے ہین فوج زمرد پیچھے ہٹی جاتی ہے
قلعے سے آواز تحسین وآفرین بلند ہے قریب ہے کہ داراب فوج کو شکست دین کہ یہ حال زمرد ثانی نے جو دیکھا
حکم دیا کہ سب فوج یکبارگی داراب پر چہار طرف سے ٹوٹ پڑے اتنا حکم جو فوج نے پایا سب نے چارون طرف سے
داراب کو گھیر لیا ہر طرف سے تلوارین نیزے تیر پڑنے لگے مگر داراب اُسی طرح سے شیرانہ وغا کر رہے
ہین کچھ خوف نہین ہے اسی طرح تین بار فوج زمرد نے داراب پر حملہ کیا اور داراب نے تین بار فوج
کو پسپا کر دیا تب تو زمرد ثانی کو بہت ہراس ہوا آواز دی فوج کی طرف کہ ایک جوان سے تم سب ہمت
ہارے دیتے ہو کیا نہین ہے تم مین کوئی ایسا کہ داراب کو ٹوک لے یہ صدا سنکر ارماس بن غرناکس کہ
یہ پہلوان تیرہ سو من کا ساطور باندھتا ہے ایک پرے سے نکلکر سامنے داراب کے آیا اور داراب کو ٹوک کر
ساطور کا حملہ کیا داراب نے چاہا کہ گھوڑے کو بڑھا کے ساطور اسکا چھین لون ناگاہ گھوڑے نے سکندری
کھائی داراب باگ کو سنبھال کر اُبھرے یہان ساطور سر تک پہونچ چکا تھا ادھر شاہزادے کا خود گھوڑے
کی سکندری کھانے سے ڈھلک گیا ساطور سر پر پڑا تا جگرگاہ اُتر آیا داراب نے دستانہ مار دیا کہ ساطور
ہٹ ہوا اور چادر خون کی چہرے پر داراب کے آئی لیکن اُسی عالم مین شاہزادے نے ایک ہاتھ تلوار
کا مارا کہ گھوڑا ارماس کا زخمی ہو کر زمین پر گرا ارماس گرتے گرتے سنبھلا اور پشت پر آکے دوسرا ساطور
کمر پر شاہزادے کی مارا داراب گھوڑے سے زمین پر آگئے لشکر داراب مین غلغلہ بلند ہوا اور ہمراہیان
داراب نے مغلوبہ کر کے اپنے کو پاس داراب کے پہونچا دیا اب جو دیکھا تو داراب انتہا کے زخمدار
ہین سر سے جگرگاہ تک ساطور کا زخم ہے بالکل جان بلب ہین مگر یہ کلمہ حیرت آمیز زبان پر جاری ہین
کہ افسوس صد ہزار افسوس زیارت سے والد نامدار کے محروم رہے بڑے مقام پر موت آئی ایک سردار نے
شاہزادے کو بڑھ کر اُٹھانا چاہا اُسوقت داراب نے یہ کلمہ حسرت آمیز کہا کہ اگر ممکن ہو تو میری لاش کو

پہنچا

قبلہ وکعبہ تک پہونچا دینا بس یہ کلمہ زبان سے نکلا اور داراب جان بحق تسلیم ہوئے سرداروں نے صدائے
فریاد وغوغا بلند کی اور لاش داراب کی لیکر چلے زمرد نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اگر
لاش داراب کی یہ لوگ لیگئے تو بڑی خرابی کی بات ہی خبردار لاش داراب جانے نہ پاے کفوج نے
جو یہ بات سنی سب ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی عرصہ تک خوب تلوار چلی آخرکار فوج کفار بشمار نے فوج اسلام
کو زخمی کرکے پسپا کیا اب لشکر اسلام کا یہ حال ہی پیچھے ہٹتے جاتے ہین دس یہان برابر مرکر گرے بیس نے
وہان جان دی عجیب حالت مین گرفتار ہین جب بہت مجبور ہوئے تو سب نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات
مین بلند کیے اور کہا نظم

اگر پردهٔ باشم آہم توئے	خدایا بزبانی که بخشندهٔ	بہ نیر دسے جانی که بخشندهٔ	چو پیدا تو باشی نہان ہم توئے
بود فرد فہرست حسن وصفات	بہر پردہ دمساز کس جز تو نیست	شناسندهٔ راز کس جز تو نیست	ہمانا ازانجا که تو منبع ذات
بود نقطهٔ از صفات کمال	تقاضای فرمانروای درست	ظہور شیون خدای درست	ترا باخود اندر پرند خیال
بدان لشگفد گل بباغ از نسیم	کزان نقطہ خیزد سیاہ وسفید	وزدان پردہ بالا ہر آن امید	بدان تازہ گردد مشام از نسیم
	ازانجا که روشناسی برو	وازانجا نفس نغمہ زای برو	

بلبلا کر جو خدا کو یاد کیا تیر
دعا ہدف اجابت پر پہونچا دیکھا صحرا سے گرد اڑی جب وہ منہ گرد کا شگاف ہوا دیکھا قریب پانچ لاکھ فوج
کے لندھور بن سعدان گرد روا روی کرتا ہوا چلا آتا ہی قریب لشکر زمرد پہونچ کے نعرہ کیا نعرہ لندھور
جزیرہ ہاے دریا گرفتم تا بہ ہندستان ۞ اگر نامش ہمیدانی منم لندھور بن سعدان ۞ نعرہ کرکے فوج پر ٹوٹ پڑا لڑتے
لڑتے نگاہ جو اسکی لاش داراب سیمین زرہ پر پڑی بیتاب ہوگیا اور غصہ بڑھا اپنے سرداروں کو آواز دی
کہ ہان بہادرو اپنی اپنی جانین لڑا دو لشکر کفار ہمارے شاہزادۂ والا تبار کی لاش نہ لیجانے پائین کافرون نے
بڑا غضب کیا چراغ محفل صاحبقرانی کو گل کردیا زینت بزم اہل اسلام کو بگاڑا نامردون نے ایسے شیر جری
کو مار ڈالا خبردار کوتاہی نہ کرنا جو جرأت جس سے لشکر کفار کی ہوسکے کرنے مین دریغ نکرے مین نے بروقت
روانگی حمزہ ثانی سے وعدہ کیا تھا کہ مین جاکر شاہزادے کی مدد کرونگا جو آفت آئیگی حضور کے اقبال
سے رد کرونگا اب مین اُنکو جاکر کیا منھ دکھاؤنگا سب سرداران فوج مجھکو کیا کہینگے کہ اپنی جان بچاکر چلا آیا شاہزادے
کے مارے جانیکا خیال نہ کیا آقاے نامدار کی اُسوقت کیا کیفیت ہوگی جب لاشہ داراب سیمین زرہ
کا دیکھینگے ایک ادنی سا خواب دیکھنے سے تو اُنکی یہ کیفیت تھی کہ کسی پہلو چین نہ آتا تھا جسوقت لاشۂ فرزند نوجوان
سامنے جائیگا اُسوقت اُنکی کیا حالت ہوگی یقین ہی اپنے تئین ہلاک کرینگے اور جو کیفیت ہو تھوڑی ہی ایک تو
فرزند دلبند لخت جگر نور بصر دوسرے سعید رشید تیسرے قوی تن پہلوان صف شکن تیغزن ہمت اُسکی اب بھی
ظاہر ہی کہ خوف نہ کیا اتنے بڑے لشکر سے کیسی بہادری سے لڑا اجل تو یون ہی کہ مرتے مرتے کام کرگیا شجاعت
سے لڑ بھڑ کر مرگیا ایسے جری ایسے بہادر کاہیکو ہوتے ہین یہ بات انھین لوگون پر ختم ہی انکی نگاہ مین ایک
اور لاکھ برابر ہین ایسے بہادر ہین مجھکو اب سب سے بڑھکر یہ خیال ہی اسی بات کا ملال ہی کہ اب جو مین پلٹ
کے جاؤنگا سرداران نامی اور حمزہ ثانی کو کیا منھ دکھاؤنگا کاش جلدی اجل آجائے تو بھی شاہزادے کے
پہلے مرجانے سے روح میری آقاے نامدار سے شرمندہ رہیگی سب سے بہتر یہ ہوگا کہ اب مین کسی طرف نکل جاؤنگا
آقاے نامدار کو منھ نہ دکھاؤنگا سرداروں نے جو لندھور کی یہ کیفیت دیکھی سب پاس آکے سمجھانے لگے
کہ مشیئت پروردگار مین کیا چارہ ہی اور آپ تو اب تشریف لائے ہین یہ شیر تو بڑی دیر سے لڑ بھڑ کر جان

بحق تسلیم ہو چکا تھا ہان اگر آپ موجود ہوتے اور یہ واقعہ گذرتا تو البتہ کسی قدر شرمندگی کی جگہ تھی تو جب
ہی کچھ بس نہ تھا آقاے نامدار ایسے ناسمجھ نہین ہین جو آپکو الزام دین اور فوج اسلام کے سرداران نامی
آپکی جرأت وہمت سے بخوبی آگاہ ہین کسی کو اس امر کا خیال بھی نہوگا بلکہ سب یہی کہینگے کہ افسوس اس
بات کا ہی کہ لندھور قبل سے نہ پہونچے نہین شاہزادے کی جان نامردون کے ہاتھ سے کیون جاتی
حمزہ ثانی بھی یہی کہینگے کہ جو لندھور پہلے پہونچ جاتے تو داراب کے عیوض اپنی جان دے دیتے مگر
شاہزادے پر آنچ نہ آنے دیتے آپ بیکار ایسے خیال فرماتے ہین لندھور سب کی سن رہے ہین مگر عجیب
حالت ہی ہچکی بندھی ہوئی ہی آنسو آنکھون سے بہکر تا بہ سینہ پہونچے فرط الم سے گریبان چاک کیا ہی خود
سر سے ڈھلک گیا کچھ ہوش نہین ہی یہ بھی خیال نہین کرتے کہ لشکر کفار لاش داراب لے جائینگے مصروف
توجہ و بکا ہین اُدھر لشکر کفار نے جو اتنی فرصت پائی حاملان لاش داراب پر ٹوٹ پڑے تلوارین مارنے
لگے یہ چندکس اتنون کو کیونکر جواب دین ہرچند آوازین سرداران اسلام دیتے ہین مگر یہ لوگ لندھور کے سمجھانے
مین ایسے مصروف ہین کہ بالکل انکو سنائی نہین دیتا لندھور ایسے مصروف توجہ و بکا ہین کہ انکو بھی کچھ ہوش
نہین ہی جب کافرون نے حاملان لاش داراب کو مار کر گرا دیا اور لاش داراب کی لیکر چلے تو ایک سردار
کی نگاہ پڑی کہ لاش داراب کافر لیے جاتے ہین اُسنے سب سردارون سے کہا کہ تم سب تو یہان فریاد و فغان
مین پڑے ہو وہان بڑا غضب ہوگیا لاش داراب کافرون کو ملگئی وہ لیے جاتے ہین نہین معلوم ظالم
لاش سے کیا ظلم کرینگے یہ کلمہ جو لندھور نے سُنا اُسی حال سے اپنے تئین بیچ مین لشکر کفار کے ڈال دیا
تلوار کھینچکر بیدرنگانہ جنگ کرنے لگا اب لندھور عجیب صورت سے دغا کر رہا ہی کہ آنکھون سے
آنسو جاری کلیجہ پر غم والم طاری خود ڈھلکا ہوا جامہ تن چاک چاک فرط گریہ سے آنکھین بند اگر کوئی زخم بھی
بدن پر پڑتا ہی تو جوش رقت سے معلوم نہین ہوتا ہی یون ہی لڑتا بھڑتا قریب اُس گروہ کے پہونچا جو لاش
داراب شیمین بزرہ کی لیے جاتے تھے جاتے ہی اپنے تئین قلب مین ڈال دیا اور حاملان لاش داراب
کو قتل کرکے اپنے کاندھے پر لاش داراب کو ڈالا اور ایک ہاتھ مین قبضہ تلوار کا لیا کافرون کو مارتا ہوا اُس
غول سے نکلا سرداران کے جو وہان موجود تھے اُنکو لاش داراب سپرد کی اور یہ تاکید بھی کردی کہ دیکھو
خبردار لاش نہ چھنوا دینا بڑی ہوشیاری سے رکھنا اگر لاش چھن جائیگی تو مین زندہ نہ رہونگا ایک تو
شاہزادے کا قتل ہونا ہی مجھپر شاق ہی دوسرے لاش کا میری موجودگی مین چھن جانا مجھکو زندہ نہ رکھیگا سب نے
دست بستہ عرض کی کہ حضور خاطر اقدس مطمئن رکھین لاش کے ساتھ ہماری جان ہی کیا تاب و طاقت کسی کی
جو لاش کی طرف نگاہ اُٹھا کے دیکھ سکے سب کو سمجھا کے لندھور پھر مصروف جنگ و جدال ہوا اور لشکر کفار
کو مارتا ہوا دور تک پسپا کر لیگیا قریب تھا فوج شکست کھائے کہ زہرہ ثانی نے پکار کر آواز دی کہ اے
سردارو تم لوگون کا یہ حال ہوگیا کیا لشکر مین ہمارے کوئی ہی اور اب باقی نہین رہا جو اسکو بھی داراب
کے پاس بھیجے یہ سنکر ایک پہلوان پیلتن تیغزن بادہ کبر و نخوت سے مست کرگدن پر سوار صف سے نکلکر اور
لندھور کے سامنے آکر کہا کہ او جوان کیا عورتون کی طرح مرے ہوؤن کو رو رہا ہی مردان عالم سے
آنکھین چار کر جب زندہ پھر کر گھر جانا اپنے مرے ہوؤن کو بالمینان تمام بیٹھکر رو لینا یہ میدان جنگ ہی عزا
خانہ نہین ہی گھوڑے پر سنبھلکے بیٹھ اور آلات حرب و ضرب درست کر لندھور نے جو یہ کلمات سخت سُنے

انھین

اٹھین کب تاب کہ ایسے کلمہ سن سکین بہ تعجیل تمام آنکھون سے آنسو پوچھے سلاح جنگ کو درست کیا گھوڑے پر
سنبھل کے بیٹھے اور اُسکو جواب دیا کہ او نامرد کیا بیہودہ بکتا ہی تم سب نے ایسے شیر بیشہ جرأت و یکہ تاز میدان
شجاعت کو ملکر نامردی سے مارا اب اگر مین تم سب کو زیر تیغ بھی کرون تو بھی تو اُس شیر بیشہ صاحبقرانی کے
خون کا بدلا ہوگا لا جو حربہ رکھتا ہو اُس نے نیزہ لندھور کے سینہ پر مارا لندھور نے خالی دیکر ایک وار
نیزے کا جو کیا تو نیزہ ہاتھ سے اُس ملعون کے نکل گیا خفیف ہوکر تلوار میان سے کھینچی لندھور کے سر پر
وار تلوار کا کیا لندھور نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور ہاتھ بڑھا کر کلائی مضبوط پکڑی اُسنے دوسرا ہاتھ چھڑانے
کو بڑھایا لندھور نے اُس ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑا اب دونون مین زور ہونے لگا آخر کار دونون
جوان زمین پر کودے اور کمر دون مین ہاتھ ڈال کے زور کرنے لگے بڑی دیر تک یونہی زور رہا قریب
شام لندھور لے دوڑے بیس قدم پر آکے ہکا مارا نام خدا لیکر ایک ہی زور مین سر سے اُسکے خود سر کو
بلند کیا اور چکر دیکر اس زور سے زمین پر دے مارا کہ زمین ہلگئی ساکنان قلعہ نے صدائے تحسین و آفرین
بلند کی استخوان اُس مردود کے چور چور ہو گئے زمرد ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی کل لشکر کو حکم دیا کہ
یکبارگی لندھور پر ٹوٹ پڑے ہنوز لندھور گھوڑے پر بھی نہ سوار ہونے پایا تھا کہ تمام لشکر کفار بلوہ
کرکے لندھور پر ٹوٹ پڑا لندھور نام خدا لیکر مصروف جنگ ہوا اب کیفیت یہ ہی چار طرف سے سوار و پیدل
لندھور پر حملہ کر رہے ہین اور لندھور بھی پشت و پہلو سے ہوشیار جنگ کر رہا ہی سپر پاس
نہین ہی جو آدمی سامنے آگیا اُسکو ہاتھ مین اٹھا لیا بجائے سپر سامنے کر دیا یون ہی لڑتے بھڑتے قریب
زمرد ثانی کے پہونچ گئے وہ ملعون پیچھے ہٹ گیا لندھور نے تلوار ماری اور سردار جو آگے بڑھ آئے
تھے وہ زخمی ہوئے لندھور نے چاہا کہ مین دوسرا وار کرون کہ ایک طرف سے فوج جھرمٹ کرکے لندھور
پر آپڑی لندھور ادھر متوجہ ہوا زمرد پیچھے ہٹ گیا لندھور کلمات لعن طعن کہکے وہان سے پلٹا اور لشکر
کو مارکر دور تک لیگیا وہان لشکر کی کیفیت بے ترکیب ہو گئی اور چند آدمی ایک طرف گھوڑے بھگاکر
نکل گئے یہ کیفیت جو بختگان نے دیکھی یہ وزیر ہی زمرد ثانی کا اُس نے زمرد ثانی سے عرض کی کہ
میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اب طبل بازگشت بجوا کر پلٹ جائیے کیونکہ اب شام بھی قریب ہی اور فوج کی
کیفیت دگرگون نظر آتی ہی ایسا نہو کہ فوج شکست کھا جائے کل صبح کو جیسا ہوگا دیکھا جائیگا اوسوقت لندھور
کے ہاتھ سے کوئی نجات نہ پائیگا زمرد ثانی نے بھی اس رائے کو پسند کیا اور حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے
حسب الحکم طبل بازگشت بجا اور لشکر پلٹا سب سرداران کفار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے لندھور
بھی لاش داراب لیکر پلٹا خادمون نے ایک طرف کو چھ بارگاہین استادہ کین تھین وہان آکر لندھور
نے لاش داراب سیمین زرہ رکھی اور اپنے بیگانے کشتون کی لاشون کو منگوا کر جمع کیا ہمراہیان
داراب بھی آکر جمع ہوئے اب لندھور نے کیفیت دریافت کرنا شروع کی کہ داراب سیمین زرہ
کیونکر مارے گئے اور کس ملعون کے ہاتھ سے زخمی ہوے اور کس لعین نے ایسے جوان کو جان سے مارا کہ
اُسکو اسکی شجاعت اور جرات پر بھی رحم نہ آیا تب ہمراہیان داراب نے کہا کہ آقائے نامدار نے بڑی
جرات و شوکت سے فوج کفار کو زیر کیا جب زمرد ثانی نے یہ کیفیت دیکھی کہ اب قریب ہی کہ فوج گریزان
ہو تب باواز بلند کہا کہ کیا تم مین کوئی بہادر باقی نہین رہا ہی جو اس جوان کا مقابلہ کرے یہ سنکر ارماس

بن غرماس مقابلہ مین آقاے نامدار کے آیا اور تیرہ سومن کے ساطور کا حملہ آقاے نامدار کے سر پر کیا آقاے نامدار
نے خالی دے اور چاہا کہ مین گھوڑا بڑھا کر ساطور چھین لون گھوڑے نے آقاے نامدار کے سکندری کھائی سنبھلنے
مین خود سر سے ڈھلک گیا سنبھل نے سنبھل نے ساطور سر پر پڑ گیا تا بہ جگرگاہ پہونچا آقاے نامدار نے اُسی حالت
مین دستانہ مارا کہ ساطور نکل گیا چادر خون کی منھ پر آئی آقاے نامدار نے ہاتھ تلوار کا مارا گھوڑا اُس بیچیا
کا مارا گیا گھوڑے سے گرتے گرتے اُس ملعون نے سنبھل کر اور آقاے نامدار کی پشت پر آ کے
ایک وار اور کیا وہ ساطور کمر پر پڑا آقاے نامدار گھوڑے سے زمین پر گرے ہم لوگون نے جو یہ واقعہ
دیکھا صبر نہ رہا اپنے تئین بدقت تمام آقاے نامدار تک پہونچایا اب جو دیکھا تو آقا کی عجیب کیفیت بُری حالت ہی
کچھ دیر کے مہمان ہین کلمات حسرت ورد زبان ہین کہ افسوس صد ہزار افسوس ایسے مقام پر موت آئی کہ
زیارت سے والد بزرگوار کے محروم رہے نہین معلوم یہ کافر لاش کو کیا کرینگے ہم لوگون نے جب آقا کو
اس حال مین پایا لاشہ اُٹھا کے لیجانے کے واسطے قریب پہونچے اور لاش کو اُٹھا کر لے چلنے کا قصد کیا تو آقاے
نامدار نے یہ کلمہ زبان سے ارشاد فرمایا کہ جہان تک ممکن ہو لاش میری خدمت مین والد نامدار کے لیجانا
کافرون کے ظلم سے بچانا ہم لوگ حسب وصیت لاش کو لیکر چلے زمرد ملعون نے جو یہ حالت دیکھی کہ لاش
ہم لوگ لیے آتے ہین اپنی فوج کو حکم دیا کہ خبردار لاش نہ جانے پائے ورنہ بڑا غضب ہوگا جس طرح
ممکن ہو لاش کو چھین لو یہ حکم جو فوج نے پایا سب ہم چند آدمیون پر ٹوٹ پڑے پھر کہان فوج بیشمار کہان چند
کس وہ بھی بے سردار کیا کرتے جہان تک ممکن ہوا انکو مارا جب بہت زخمی ہوئے خدا کو یاد کیا پروردگار عالم نے
ہماری دعا قبول فرمائی آپ ایسے سردار نامی کو براے مدد بھیجا لندھور نے جب یہ کل کیفیت سنی بہت
افسوس کیا اور کہا کہ اے سرداران عرب اب مین تو اب خدمت مین آقاے نامدار کے یون نہ جاؤنگا یا تو
میری بھی لاش اس شبیر کی میت کے ساتھ جائیگی یا ارماس ملعون کو واصل جہنم کرونگا کیونکہ
جسوقت آقاے نامدار اس شیر کی لاش کو ملاحظہ فرماینگے غم سے اپنی کیا حالت بنائینگے میرا بھی ضرور خیال
آئیگا کہ لندھور کیا وعدہ کر کے گئے تھے شاہزادے کو قتل کرا دیا آپ زندہ سلامت موجود ہین گو سب
سردارون نے بہت سمجھایا کہ آقاے نامدار ایسے ناسمجھ نہین ہین جو آپ کی نسبت یہ خیال فرمائین آیندہ
جیسے آپکی خوشی ورنہ ہمارے نزدیک تو بہتر یہ تھا کہ رات کی رات یہان دم لیتے صبح کو لاش بدارا ب
سیمین زرہ لیکر آقاے نامدار کی جانب روانہ ہوتے وہان جیسی تدبیر وہ فرماتے ویسا عمل مین
لاتے لندھور نے کہا کہ مجھکو یہ ہرگز نہین منظور ہی یہ کہکر ایک ہرکارے کی طرف اشارہ کیا کہ خبر تو لا کہ اسوقت ارماس
ملعون کہان ہی وہ حسب الحکم لندھور کو سلام کر کے بارگاہ کے باہر آیا اور طرف لشکر زمرد کے چلا وہان جا کر دیکھا تو
ارماس ملعون خیمے مین زمرد ثانی کے بیٹھا ہی ہی اور سب سرداران نامی وگرامی دست بستہ اسکے سامنے
کھڑے ہین اور زمرد ثانی مدح وثنا ارماس کی کر رہا ہی اور یہ مردود بھی نشہ نخوت مین مست ہی جو اسکی
تعریف کرتا ہی یہ خود بھی کہہ دیتا ہی کہ ہان یہ امر عظیم سواے میرے اور کس پہلوان سے ہوسکتا کہ داراب
سے شجاع کو سر میدان تہ تیغ کرتا یہ میری ہی قوت وقدرت تھی کہ ایسے پہلوان کو یون قتل کیا ہرکارہ
لندھور نے جو یہ کیفیت دیکھی بارگاہ زمرد سے واپس آیا اور حاضر خدمت لندھور ہوا بعد دعا وثنا
کے عرض کی کہ حضور ارماس ملعون اسوقت بارگاہ زمرد مین نشہ نخوت مین چور بیٹھا ہوا ہی سب سردار اُسکے آگے

آگے آگے دست بستہ حاضر ہین مدح وثنا کر رہے ہین اور وہ ملعون بھی اپنی تعریف و توصیف بیان کر رہا ہے وہی
تبرہ سو من کا ساطور اُس ملعون کے آگے رکھا ہے دربارگاہ پر افغان آدم خوار کا ہمراہی بہت سے آدم خوار
اُسکے ہمراہ ہین گرد بارگاہ پھر رہے ہین لندھور یہ بات اُس ہرکارے سے سنکر اُٹھا اور ہاتھ مین اپنا تیغہ ابدار
لیا اور سردارون سے کہا کہ اگر تمکو آنا منظور ہو تو میرے بعد آنا ورنہ میرے ساتھ کوئی نہ آئے مین تنہا جاؤنگا
یہ کہکر دربارگاہ پر آیا اور اپنے فیل فلک شکوہ پر سوار ہوا اور کہا کہ اے فیل میمونہ مبارک یہ آخری سواری
میری ہے تو بھی جان اپنی لڑا دے ہاتھی نے جو یہ بات سنی آبدیدہ ہو گیا اور مثل گھوڑے کے کام دینے
لگا لندھور ہاتھی کو اُڑاتا ہوا دربارگاہ زمرد پر پہونچا یہان افغان آدم خوار مع اپنے چالیس ہزار
ہمراہیون کے حفاظت بارگاہ مین مصروف تھا اس نے جو لندھور کو دیکھا پکار کر آواز دی کہ او پہلوان
کہان آتا ہے لندھور نے جو اس آدم خوار کو دیکھا چاہا بڑھ کر وار تیغہ کا کرون مگر اسکی آواز سنکر اُسکے
چالیس ہزار ہمراہی آگئے اور لندھور کو چارون طرف سے گھیر لیا لندھور نے بھی نعرہ کیا کہ آدم خوارون
مین ہلچل پڑ گئی اب نعرۂ لندھور کی صدا جو اہل لشکر نے سُنی سب کے سب مسلح ہو کر لندھور پر ٹوٹ پڑے
تلوار چلنے لگی لندھور پر چارون طرف سے زخم پڑنے لگے مگر لندھور بھی شیرانہ غا کرنے لگا جو سامنے
آیا اُسکو ٹوک کر مارا اور کہا کہ او کافر کدھر جاتا ہے جب لندھور نے تھوڑی دیر مین تمام فوج کو پسپا کر دیا تو افغان
سامنے لندھور کے آیا اور ایک ہاتھ تلوار کا مارا لندھور نے اُسکو خالی دیکر ہاتھی کو بڑھایا ایک وار تیغہ
برق تاب کا سر افغان پر جو کیا دو ٹکڑے ہو کر وہ ملعون زمین پر گرا اسکا گرنا اور فوج کا پراگندہ و منتشر ہونا فوج
تو ادھر اُدھر ہٹ گئی لندھور نے پردہ بارگاہ زمرد اُلٹ دیا اور ہاتھی سے کود کر داخل بارگاہ ہوا اور نعرہ کیا
کہ یا شیداے کافران غدار منم لندھور بن سعدان گرد زمرد نے جو لندھور کو اس حالت مین پایا تخت سے
پیچھے ہٹ گیا لندھور نے کہا او لعین کہان ہے وہ ارماس بن غرباس جسنے ایسے شیر بیشہ جرأت و یکہ تاز
میدان جلالت کو ایسی نامردی سے مارا یہ سنکر ارماس اپنے تخت زرین سے کودا اور سامنے آکر اُسنے ساطور کا
وار سر لندھور پر کیا لندھور نے خالی دیکر پاؤن اپنا ساطور پر رکھ دیا اور کہا او مردود اگر تجھمین کچھ طاقت
ہو تو ساطور میرے پاؤن کے نیچے سے نکال لے ہر چند ارماس نے زور کیا مگر ساطور نے ذرا بھی جنبش
نہ کی تب لندھور نے کہا کہ دیکھا تو نے ملعون ہمارے زور کو نہ نکال سکا اپنا ساطور میرے پاؤن کے نیچے سے
یہ کہکر جھپٹ کے ایک طمانچہ ارماس کے مارا کہ یہ ملعون چرخ کھا کر زمین پر گرا لندھور نے بڑھکر ایک پاؤن
اس ملعون کا ہاتھ مین لیا اور دوسرے پیر کو اپنے پاؤن کے نیچے دبا کر نام خدا لیکر چیر ڈالا اور بڑھکر چاہا
کہ زمرد کو بھی واصل جہنم کرے مگر بہت سے سردار بیچ مین آگئے لندھور اُن سے لڑنے مین مصروف ہوا زمرد
بھاگ کر دوسری بارگاہ مین گوشہ گزین ہوا اب یہان لندھور اور سرداران زمرد سے اندر بارگاہ کے تلوار
چلنے لگی اُسوقت بارگاہ زمرد مین بارہ سے کرسی نشین اور چیدہ سردار جمع تھے سب نے لندھور کو گھیر لیا لندھور
بھی نہنگانہ لڑنے لگا جو سامنے آیا تیغہ اُسکے سر پر مارا دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا کسی کو گردن مین ہاتھ دیکر
دُور ادیا چوب بارگاہ سے جا کر ٹکر کھائی سر چور چور ہو گیا کسی کو گردن پکڑ کے آپسمین ٹکرا دیا دونون کے
سر چور چور ہو گئے تھوڑی ہی دیر مین تمام سردارون کو مار کر بارگاہ مین ڈال دیا اور آگے بڑھا جو باقی ماندہ
ادھر اُدھر گوشون مین پوشیدہ ہو گئے تھے انکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے لندھور نے قتل کیا جب زمرد نے

یہ حال دیکھا کہ لندھور نے بالکل سرداران نامی کو نیست و نابود کر دیا چاہا کہ فوج کو حکم دے کہ لندھور پر یزغہ کرے تختگان و بختگان کہ وزیر اسکے ہین انھون نے راے دی کہ اسوقت لندھور سے کچھ خبر نہو بہتر اسکو جانے دیجیے کہین ایسا نہو غصہ مین تخت خداوندی الٹ دے اس سے بہتر یہی ہی کہ اسوقت لندھور کو نکل جانے دیجیے پھر جو کچھ مناسب سمجھا جائیگا ویسا کیا جائیگا زمرد نے منظور کیا اور خاموش ہورہا لندھور وہان سے سب حاضران بارگاہ کو جو جو اسکو ملگئے تھے قتل کرکے اور لاش ارماس ملعون کی لیکر باہر بارگاہ کے آیا یہان اپنے ہاتھی کو عجیب حال مین پایا کہ زخمون سے چور چور خون بہ رہا ہی گردن جھکائے ضعف کی حالت مین دربارگاہ پر چپکا کھڑا ہی تھوڑی سی لاشین اسکے پاس پڑی ہین لندھور سمجھا کہ جو مجھسے بچکر باہر آئے انکو ہاتھی نے مارا لندھور نے اُس فیل سے اشارہ کیا وہ آگے آکر بیٹھ گیا لندھور اُسپر سوار ہوئے اور لاشہ ارماس ملعون لیکر اپنی بارگاہ مین آئے وقت نماز قریب تھا لندھور نے لاشہ ارماس ایک طرف ڈال دیا یہ تعجیل تمام وہ پوشاک خون آلودہ اُتاری دوسرا الباس زیب جسم کرکے وضو کیا اور مصروف نماز ہوئے سردار جو بعد لندھور کے طرف لشکر زمرد کے گئے تھے وہ بھی آئے اور سب اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر مصروف نماز ہوئے لندھور نے جب نماز سے فراغت پائی دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے اور عرض کی اے کریم کارساز اے بے نیاز اس عبد ذلیل نے دنیائے فانی مین دین کے واسطے بہت سی تکلیفین اُٹھائین اب امیدوار ہی کہ اس مقام ناپائدار کو مجھسے خالی کر اپنی رحمت میرے اوپر شامل حال فرما بعد داراب ایسے جوان پہلوان کے اُس مقام پر میرا زندہ رہنا غیرت سے میری بعید ہی اب مین حمزہ ثانی کو کیا منھ دکھاؤن مرکر اپنے نیک کامون کا صلہ پاؤن جب دعا ختم ہوئی لندھور نے سجدۂ شکر کیا اور خادمون نے سجادہ آگے سے اُٹھایا لندھور بیرون بارگاہ آئے اور نشستگاہ مین جاکر رونق افروز ہوئے سب سرداران نامی بھی جمع ہوئے سب نے مدح و ثنا لندھور کی بجا لائے لندھور نے کہا کہ مین لاشہ ارماس ملعون لایا ہون اُسکو میرے سامنے لاؤ خادم حسب الحکم لندھور لاشہ ارماس بن عزماس کا سامنے لندھور کے لائے لندھور نے لاش کو دیکھکر شکر خدا کیا کہ مین نے قاتل داراب کو تو واصل جہنم کیا مگر ابھی مین ان کافرون کو دم تھوڑی لینے دونگا پھر لندھور نے حکم دیا کہ لاشہ داراب سیمین کا بھی لاؤ جب لاشہ داراب سامنے لندھور کے آیا اور لندھور کی نگاہ لاش پر پڑی دیکھا کہ تلوار داراب کے ہاتھ مین ہی اسوقت تک تلوار نہین چھوٹی یہ شجاعت دیکھکر لندھور کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ڈاڑھین مارکر رونے لگا اور اپنے بیٹے فرہاد خان ہندی سے کہا کہ تم اور جن جن سردارون کو چاہو ساتھ لو اور لاشہ داراب سیمین زرہ اور لاشہ ارماس بن عزماس خدمت مین حمزہ ثانی کے لیجاؤ اور میری طرف سے آداب و تسلیمات کہنا اور یہ سلام فرزند نوجوان صف شکن تیغزن کا دینا اور کہنا کہ عرض کی ہی کہ خدا کسی باپ کو لاشہ ایسے فرزند ارجمند جری بہادر کا نہ دکھائے مگر مرضی خدا سے بس نہین ہی اور اب غلام حاضر خدمت ہونے کے قابل نہین رہا کیونکہ حضور کو اب کیا منھ دکھائیگا اور سرداران نامی مجھکو کیا کہینگے غلام حضور سے وعدہ کرکے آیا تھا کہ جو آفت شاہزادہ پر آئیگی حضور کے اقبال سے غلام رد کریگا ہر حال مین مدد کریگا مگر قسمت کی شومی سے ایسے وقت پر پہونچا کہ کافرون پر دغا سے شیر بیشہ جرأت یکہ تاز میدان جلالت کو قتل کر چکے تھے تو میرا ارادہ ہوا کہ مین بھی اپنی جان دے دون اپنے ہاتھ سے گلا کاٹکے مرجاؤن مگر پھر خیال آیا کہ اگر ایسا ہی کیا تو کیا فائدہ ہوا لشکر کفار بھی خیال کریگا کہ ہمارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اسقدر جمع دیکھکر ارماس کی شجاعت کا مقابلہ

کر کے اپنے تئین آپ ہلاک کرڈالا او علاوہ اسکے قاتل داراب بھی زندہ رہیگا جب یہ خیال مجھکو آیا کہ قاتل داراب زندہ رہیگا یہ بات مجھکو گوارا نہوئی گو مین تمام لشکر کفار کو مع زمرد ثانی ملعون کے قتل کرتا تو بھی ایک قطرہ خون داراب کا بدلا نہوتا یہ سوچکر اسوقت تک فرط بے غیرتی سے زندہ رہا مگر اب جو حوصلہ کہ میرے دل مین تھا وہ خدا نے پورا کردیا یعنے قاتل داراب کو مین نے واصل جہنم کیا اب مجھکو زندگی شاق ہی حضور کسی اور سردار کو یہان روانہ فرمائین کہ جو آکر حفاظت ناموس صاحبقرانی کی کرے کمترین اب چراغ سحری ہی ایک ایک پل مانند ایک صدی کے مجھپر گذرتا ہی یہ سب باتین کہکر اپنے فرزند ارجمند کو گلے سے لگایا اور کہا کہ بیٹا یہ ملاقات آخری ہی اب مین تم سے کبھی نہ ملونگا بلکہ تم تک میرے مرنے کی خبر بھی نہ جائیگی اے فرزند مین اسوقت جو جو باتین کہ تمسے کرتا ہون انکو وصیت جانو اور تا حیات انکی خلاف ان باتون کے نہ کرنا ورنہ میری روح تمسے تا قیامت ناخوش رہیگی وہ یہ کہ جب تک تمھارے تن مین جان رہے اطاعت سے آقاے نامدار کے منھہ نہ موڑنا انکا دامن ہاتھہ سے نہ چھوڑنا مجھسے بڑھکے انکو جاننا اپنا ولی نعمت ماننا اپنی جان انپر نثار کردینا لے خدا حافظ و ناصر اب تم جاؤ فرہاد خان نے جو یہ باتین اپنے والد نامدار کی سنین ضبط کا یارا نہ رہا آنکھون سے اشک حسرت بہنے لگے رو کر عرض کی اے والد نامدار پروردگار عالم آپکو تا دیر گاہ قیامت ہمارے سر پر سلامت رکھے آپ یہ کیا ارشاد فرماتے ہین اگر آقاے نامدار آپکی یہ کیفیت سنینگے یقین ہی خود تشریف لائینگے انکو آپکا صدمہ کب گوارا ہوگا اور غلام سے جو ارشاد فرمایا کہ اطاعت آقا سے ہاتھہ نہ اٹھانا تو کمترین کی کیا طاقت ہی جو انکی فرمانبرداری سے کنارہ کشی کرے یہ کہکر سلام آخری لندھور کو کیا لندھور نے دوبارہ گلے سے لگا لیا فرہاد خان مع چند سردارون کے طرف حمزہ ثانی کے روانہ ہوئے انکے جانے کے بعد لندھور نے جراح کو طلب کیا اور اپنی زخم دوزی کرانے لگے چونکہ زخم کھائے ہوئے بڑی دیر ہوگئی تھی منھہ زخمون کے کھل گئے تھے خون جسم کا بہت بہ گیا تھا اسکے سبب سے ضعف بہت تھا جراح نے بڑی دیر تک زخم دوزی کی قریب شام ٹانکے لگا کے فراغت پائی اب لندھور کو خیال اپنے ہاتھی کا آیا گھبرا کر اٹھا ہاتھی کے تھان پر آکے دیکھا وہ فیل رفیق بھی فرط زخمداری سے مرگیا ہی لندھور نے جو ہاتھی کو مردہ پایا بہت افسوس کیا اور کہا کہ اے یار وفادار تمنے سفر آخرت مین ہمسے سبقت کی خیر ہم بھی قریب آتے ہین یہ کہکر مغموم و محزون وہان سے واپس آیا تو آفتاب غروب ہوچکا تھا لندھور نے نماز مغربین ادا کی اور بوجہ ضعف کے اپنی خوابگاہ مین آکر لیٹ رہا جب سردارون نے دیکھا کہ لندھور اپنی خوابگاہ مین گئے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوے پاسبان گرد بارگاہون کے گھومنے لگے

اب حال لشکر زمرد کا سنیے کہ جب لندھور ارماس ملعون کو مار کر اور بارگاہ مین بہت سے سردارون کو قتل کرکے مع لاشہ ارماس ملعون اپنے لشکر کی طرف واپس آئے اور زمرد کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ لندھور اب اپنی بارگاہ مین داخل ہوچکا ہی اور سب سردار بھی اسکے عقب مین چلے گئے تب وہ ملعون باہر نکلا اور اپنی بارگاہ مین آیا دیکھا تو یہان بارگاہ کی عجیب کیفیت ہی لاشے سردارون کے پڑے ہین مگر ارماس بن عزماس کا کہین پتہ نہین ہی وزیرون سے کہا کہ ارماس کو مین نے یہان تک تو دیکھا تھا کہ اس نے مقابلہ لندھور کیا مگر پھر نہین معلوم کہ ارماس کہان چلا گیا اور اب کہان ہی کیا ہیبت لندھور سے کسی جانب نکل گیا وزیرون نے کہا وہ ایسا پہلوان تو نہ تھا کہ ہیبت سے لندھور کی بھاگ جاتا پھر چوبدارون سے کہا کہ باہر جاکر دیکھو

کہین ارناس زخمی ہوکر گر تو نہین گیا ہی چوبدار حسب الحکم باہر آئے یہان اُن لوگون سے دریافت کیا تمنے ارماس
قاتل داراب کو دیکھا ہو اُنھون نے کہا ہمنے یہان آتے نہین دیکھا چوبدارون نے کہا وہ مقابلہ لندھور سے
غائب ہوگیا ہی لوگون نے کہا ہمنے اچھی طرح خیال نہین کیا مگر اتنا دیکھا کہ لندھور جب باہر آئے تو دونون
کاندھون پر ایک لاش دوپارہ لیے ہوئے تھے شاید وہ لاش ارناس کی تھی چوبدارون نے جب لشکر
لندھور مین آکر خفیہ طور سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لندھور لاش ارماس لائے ہین یہانسے یہ
سنکر چوبدار خدمت مین زمرد کے حاضر ہوئے اور دعاے دولت دیکر عرض کی کہ حضور ارماس کو لندھور
دو ٹکڑے کرکے یہانسے لیگئے ہین اور لاش ارماس کو داراب کی لاش کے ساتھ خدمت مین حمزہ ثانی
کے روانہ کیا ہی زمرد نے ارماس کے مارے جانے کی جو خبر سُنی کانپ گیا کہ بڑا غضب ہوا اب لندھور کسی کو
زندہ نہ چھوڑے گا جب اُسنے ایسے ایسے پہلوان پیلتن کو یون بارگاہ مین گھس کر مارا اور راتے سرہارون کو مار کر لاش
اُسکی لیگیا تو اب یہ فوج اُسکے آگے کیا چیز ہی یہ سوچ کر اپنے وزیران بیعقل وبد بر یعنے بختگان ونحستگان سے
متوجہ ہوا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے وزیرون نے کہا حضور اسوقت سب سے بہتر یہ ہی کہ یہ جو چار آدم خوار
حضور کے ہمراہ ہین اور اُنکے ساتھ چالیس چالیس ہزار آدم خوارون کا لشکر ہی اُنکو طلب فرمائیے اور حکم دیدیجیے
کہ سب جاکر اسوقت لندھور کی بارگاہ کو گھیر لین یقین ہی کہ انتہا کا رخمدار ہی اور اسوقت سوتا ہوگا زمرد کو یہ
بات پسند آئی اور حکم دیا کہ وہ جو چار آدم خوار ہمدولت کے ساتھ ہین اُنکو جاکر اطلاع کرو کہ تمھاری طلب ہی جلد
چلو چوبدار حکم پاکر باہر آئے اور پہلے اسجاد آدم خوار کے خیمے مین گئے یہ ملعون بیخبر سو رہا تھا چوبدارون نے پاتون
دباکے جگایا جیسے ہی اُسکی آنکھ کھلی پوچھا کیون کہا کہ حضور خداوندی مین آپکی طلب ہی ارشاد کیا ہی جس حال سے
ہون لے آنا اسجاد اُٹھا اور جلدی سے پوشاک درباری پہنی اور طرف بارگاہ زمرد کے روانہ ہوا چوبدار
اُسکو بھیجکر خیمہ مین طوفان آدم خوار کے آیا یہ ملعون بھی بیخبر سو رہا تھا چوبدار نے اُسکو بھی جگایا
اور طرف بارگاہ زمرد کے روانہ کیا وہانسے چوبدار خیمے مین بہمن آدم خوار کے آیا یہ بھی سوتا تھا اسکو
بھی جگایا اور کہا کہ جلد جائیے حضور خداوندی مین آپکی طلب ہی وہانسے چوبدار خیمہ مین افغان آدم خوار
کے آیا دیکھا یہان کوئی بھی نہین خیمے مین اندھیرا پڑا ہوا ہی ٹٹولتا ہوا خیمے کے اندر آیا پلنگ کے پاس
پہونچکے دیکھا پلنگ بھی خالی پڑا ہی حیران ہوا کہ افغان کہان چلا گیا مجبور ہوکر دیا سے واپس آیا اور
طرف بارگاہ زمرد کے چلا جب بارگاہ مین زمرد کے پہونچا دیکھا کہ اسجاد وطوفان وبہمن اپنے اپنے مقام
پر بیٹھے ہین مگر افغان کا یہان بھی پتہ نہین ہی ہنوز یہ عرض نہ کرنے پایا تھا کہ زمرد نے کہا کیا تونے افغان
آدم خوار کو اطلاع نہین دی چوبدار نے دست بستہ عرض کی کہ حضور غلام حکم پاکر پہلے اسجاد آدم خوار
کے خیمے مین گیا یہ آرام فرماتے تھے مین نے انکو خواب سے بیدار کیا جو حکم قضا شیم صادر ہوا تھا اُس سے انکو آگاہی دی
یہ حاضر خدمت خداوند ہوئے پھر غلام خیمے مین طوفان آدم خوار کے گیا انکو بھی سوتا پایا انکو دبا کے
جگایا حکم خداوند سے مطلع کیا اُنھون نے بھی فوراً دربار کا رستہ لیا وہانسے خانہ زاد خیمہ مین بہمن آدم خوار کے گیا
انکو بھی سوتے پایا فوراً جگا کر حکم سرکار سنایا یہ بھی طرف دربار کے روانہ ہوئے مین انکے یہانسے طرف خیمے افغان
آدم خوار کے گیا وہان جاکر دیکھا تو اندر بارگاہ کے اندھیرا پڑا ہی ٹٹولتے ہوئے بارگاہ کے اندر گیا پلنگ کے
پاس پہونچا پلنگ کو خالی پایا خیال مین آیا کہ شاید وہ طرف بارگاہ کے چلے گئے ہون پھر سوچا کہ اگر وہ چلے جاتے

تو کوئی اُنکے خدمتگذارون سے تو بیان ہوتا اور اگر وہ بھی ہوتا تو خیمے مین روشنی تو ہوتی وہانسے مجبور
حاضر خدمت فیضدرجت ہوا یہ بات چوبدار سے سنکر زمرد بہت متحیر ہوا اور آدم خوار بھی بہت گھبرائے
اور زمرد سے عرض کی کہ حضور ہم لوگ خود جاکر اپنے بھائی کے خیمے مین دیکھینگے یہ کہکر اور زمرد سے اجازت
لیکر یہ تین آدم خوار یعنے اسجاد و طوفان و بہمن باہر بارگاہ زمرد کے آئے اور طرف خیمے افغان کے
چلے جب در خیمے پر پہونچے دیکھا واقعی مین خیمہ کے اندر اندھیرا پڑا ہوا ہے اندر خیمے کے آئے ٹٹولتے ہوئے
پلنگ کے پاس پہونچے دیکھا پلنگ بھی خالی پڑا ہے جلدی سے خدمتگار سے کہا کہ جا اور مشعلچی کو لے آ خدمتگار مشعلچی
کے لینے کو گیا اور یہ لوگ وہان کھڑے ہوکر سوچنے لگے کہ افغان کس طرف چلا گیا یہ سوچ رہے تھے کہ مشعلچی
بھی آگیا غرض جو وہ ہوا یہ سب آدم خوار لشکر مین ڈھونڈھنے لگے کبھی نام لیکر پکارتے ہین کبھی جو کوئی آدمی سامنے آگیا اُسنے
پوچھا کہ تمنے ہمارے بھائی افغان آدم خوار کو تو نہین دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ دیکھا کیون نہین ہزارون
بار دیکھا ہے یہ لوگ جھنجھلا کے کہتے ہین ارے بھئی ہم ابھی کا ذکر کرتے ہین تمنے اُنکو ابھی ابھی کہین دیکھا ہے وہ
جواب دیتا ہے کہ بھئی ہمنے نہین دیکھا ہے یہ مجبور ہوکر اور آگے بڑھتے ہین بڑھتے بڑھتے یہ لوگ قریب اُس مقام کے
پہونچے کہ جہان لندھور سے اور افغان سے مقابلہ پڑا تھا روشنی مشعل کے سبب صاف معلوم ہوتا ہے دیکھا کہ
ایک آدم خوار لشکر افغان کا مرا ہوا پڑا ہے اسجاد نے طوفان سے کہا کہ بھائی یہ آدم خوار تو بھائیصاحب
کا ملازم ہے اسکو کسنے قتل کیا یہ کہہ رہے تھے کہ نگاہ بہمن ایک اور کشتے پر پڑی اُسنے بھی طوفان سے کہا
کہ دیکھیے وہ ایک اور پڑا ہے اب جو نگاہ کو سب نے دوڑایا تو دیکھا کہ لاشے بہت سے آدم خوارون کے جو افغان
کے ملازم تھے پڑے ہین اب تو طوفان و اسجاد و بہمن کے ہوش پران ہوگئے اور کہا کہ بھائی خیریت بھائیصاحب
کی نظر نہین آتی اُنکا تمام لشکر تو مردہ پڑا ہے معلوم ہوتا ہے کہ لندھور بن سعدان سے اور بھائیصاحب سے مقابلہ
پڑا یہ باتین کرتے ہوئے چلے آتے تھے کہ دیکھا لاشہ افغان مردم خوار دو ٹکڑے زمین پر پڑا ہے جیسے ہی نگاہ اسجاد
کی پڑی یہ تو ہائے بھائی کہکے بیہوش ہوگیا طوفان نے جو اسکی یہ کیفیت دیکھی اور نگاہ بڑھا کے دیکھا تو لاشہ
پڑا ہے یہ بھی ہائے بھائیصاحب کہکے سر پیٹنے لگا بہمن نے بھی لاشہ کو دیکھا یہ بھی رونے لگا اب اسجاد جب
زمین سے اُٹھا تو اسنے دیکھا دو ٹکڑے ہین افغان مردم خوار کے بہت رویا اور کہا کہ بھائی تمنے مفت اپنی جان
دی کیون مقابلہ کیا لیکن اب تمھارے خون کا بدلا لندھور بن سعدان گرد سے ہم لوگ لینگے یہ کہکر تینون بھائیون نے
لاشہ اسکا اُٹھایا اور طرف بارگاہ زمرد کے چلے جب قریب بارگاہ کے پہونچے تو زمرد کے کان مین رونے کی
آواز آئی چوبدارون سے کہا جاکر دیکھو تو یہ کون روتا ہے چوبدار جو باہر آئے تو یہ واقعہ دیکھا کہ اسجاد اور طوفان
او بہمن ایک لاش اپنے کاندھون پر لیے چلے آتے ہین اُنھون نے آکر زمرد ثانی سے عرض کی کہ حضور
اسجاد و طوفان و بہمن ایک لاشہ لیے ہوئے آتے ہین انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لاش افغان کی ہے
اور لندھور سے مقابلہ پڑا اُسنے افغان کو بھی قتل کیا یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ یہ لوگ بھی لاش لیے دربارگاہ
پر آئے اور پردہ اُٹھا کے اندر آئے لاش افغان کی سامنے زمرد کے رکھدی اور نوحہ و بکا کرنے لگے
زمرد نے بھی اُنکے دکھانے کو نہایت افسوس ظاہر کیا اور حکم دیا کہ اس لاش کو یہانسے لے جاؤ یہ سب وہانسے
لاش کو لیکر چلے اور اپنے طور سے اُسکی تجہیز و تکفین کی اور فراغت پاکر پھر دربار مین زمرد کے آئے اور کہا کہ یا خداوند
اب ہم لوگون کو اجازت مرحمت فرمائی جاوے کہ ہم لندھور سے مقابلہ کرین اور اپنے بھائی کے خون کا بدلا

لین زمرد تو اس بات کو خود ہی چاہتا تھا ان لوگون کو خاص اسی واسطے بلایا تھا مگر جب یہ خود سائل ہوئے کہ لندھور سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لینگے تو زمرد نے بطور دنیاداری کے انکو بہت سمجھایا آخرکار رخصت دی اور یہ لوگ رخصت پاکر زمرد کو سلام کرکے بارگاہ کے باہر آئے اور اپنی اپنی بارگاہون مین گئے اور سردارون کو بلاکے حکم دیا کہ اسباب حرب و ضرب آراستہ کرو ہم مقابلہ مین لندھور بن سعدان کرد کے جائینگے اسکا خون زمین پر بہائینگے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لینگے سردارون نے جو یہ خبر پائی اپنے اپنے خیمون مین آکر درستی کرنے لگے ادھر یہ ملعون بھی سلاح ذات پر آراستہ کر رہے ہین جب سب مسلح و مکمل ہوچکے تو پہلے سب کے اسجاد آدم خوار چالیس ہزار سوار لیکر طرف بارگاہ لندھور کے بطور شبخون چلا اور آتے ہی بارگاہ لندھور کو گھیر لیا یہان لندھور بن سعدان کرد کہ زخمداری کی وجہ سے نہایت ضعیف ہوگئے تھے دوسرے دار اب کے مارے جانیکا صدمہ انکو پہونچا تھا تیسرے دو روز سے خاصہ بھی نہین تناول فرمایا تھا حالت غش مین اپنی بارگاہ فلک اشتباہ مین پڑے تھے اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین سو رہے تھے کہ یکایک مرکبون کے سمون کے کڑاکے کی جو آواز بہادرون کے کانون مین پہونچی گھبرا کے اٹھ بیٹھے اور تلوارین پکڑ کے باہر نکل آئے ادھر لندھور بن سعدان کی بھی آنکھ غش سے کھل گئی یہ بھی تیغہ برقتاب پکڑ کر اپنی بارگاہ سے باہر نکل آئے اب جو دیکھتے ہین تو اسجاد آدم خوار چالیس ہزار سوارون کے جمعیت سے بارگاہ کو گھیرے ہوئے کھڑا ہی چاہتا ہی کہ پردہ بارگاہ اٹھا کے اندر آئے کہ لندھور نے نعرہ کیا او ملعون کہان آتا ہی منم لندھور بن سعدان کرد نعرہ کرکے ایک ہاتھ تیغہ برقتاب کا مارا اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ سپر پر پڑا سپر کو کاٹ خود سر مین در آیا یہ ملعون گھوڑے سے کود کر بھاگا اور لشکر کو اشارہ کیا کہ سب لندھور پر ٹوٹ پڑو لشکر نے جو اجازت پائی سب لندھور پر ٹوٹ پڑے اور بوٹیان لندھور کی کاٹ کاٹ کے کھانے لگے لیکن لندھور بھی نہنگانہ وغا کرنے لگا جو اسکے لپٹا اسکو ایک گھونسا ایسا مارا کہ استخوان بدن چور چور ہوگئے واصل جہنم ہوا اپنے کئے کی سزا پائی مگر کہان ایک کہان چالیس ہزار لیکن لندھور نے سب آدم خوارون کو مار کر میدان جنگ کو لاشون سے پاٹ دیا خون کا دریا بہادیا آدم خوارون مین ایک شور برپا ہوا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ مردم خوارون نے راہ فرار لی اب لندھور نے جو دیکھا کہ آدم خوار بھاگ نکلے تلوار پکڑ کر انکا پیچھا کیا اسجاد مردم خوار جو ان سب کا افسر تھا وہ للکارتا ہی کہ یارو ایک جوان سے کیون ہمت ہارے دیتے ہو ارے نرغہ کرکے ٹوٹ پڑو ایک کے دس لپٹ جاؤ گوشت نوچ نوچ کے کھا جاؤ پھر تو وہ کسی طرح مقابلہ نہ کرسکیگا دیکھو ہمت نہ ہارو اگر اس جوان کو مار لو تو زمرد ثانی دولت دنیا سے نہال کردیگا دامن ہوس در شاہوار سے بھر دیگا بہادرون مین نام ہوگا لاکھ یہ سب کو للکارتا ہی لالچ دیتا ہی دل بڑھاتا ہی مگر بھاگے ہوئے کب رکتے ہین لشکر بھاگ کر دور پہونچ گیا طوفان آدم خوار نے جو یہ معرکہ دیکھا اپنی فوج دریا موج چالیس ہزار جوان آدم خوار لیکر لندھور بن سعدان کرد پر ٹوٹ پڑا آدم خوار لندھور کے لپٹ گئے لندھور نے بیدریغ تہ تیغ کرنا شروع کیا اب لشکر اسجاد نے جو دیکھا کہ فوج طوفان نے بھی لندھور پر حملہ کیا ہی یا تو یہ سب بھاگے جاتے تھے یا پلٹ پڑے اور درست ہوکر پھر لندھور پر حملہ آور ہوئے جب لندھور نے دیکھا کہ اب دو لشکر ملکر مجھپر حملہ کرتے ہین پشت پہلو سے ہوشیار اور لڑنے پر تیار ہوگیا کسی کو طمانچہ زور سے مار دیا کسی کو گھونسا مار دیا جو تیغ کی زد پر آیا اسکو دو ٹکڑے کیا کسی کی گردن پکڑ کر دوڑا دیا زمین پر گرا لشکر کے پیدل و سوارون نے

اُس بھیڑ مین خیال بھی نہ کیا روندڑ ڈالا کہین ایک ہاتھ مین ایک جوان کی گردن پکڑی دوسرے ہاتھ مین دوسرے کی گردن لی آپسمین اس زور سے دونون کو ٹکرایا کہ مغز سر باہر نکل آیا کسی کو دستانہ مار دیا کسی کو پانؤن کے نیچے روند ڈالا دب کر مر گیا اگر کوئی جوان قوی تن مقابل آیا ایک پیر ہاتھ مین لیا دوسرے پیر کو اپنے پانؤن کے نیچے دبا یا چیر کر پھینک دیا ہزارون کو قتل کیا جب آدم خوارون نے دیکھا کہ اب فتح نہ پائینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ سب ملکر لندھور کے لپٹ جائین اور اسکا گوشت نوچ کر کھا جائین یہ صلاح سب نے آپسمین کرکے زغو کیا اور لندھور کے آکر لپٹ گئے گوشت لندھور کا نوچ نوچ کے کھانے لگے لندھور کی سپاہ نے جو یہ رنگ دیکھا کہ لندھور اس بلاے عظیم مین مبتلا ہو گئے ہین یہ سب بھی نام خدا لیکر ٹوٹ پڑے تلوارین مارنے لگے بہت سے آدم خوار جب قتل ہوئے سب لندھور کو چھوڑ کر پیچھے ہٹے مگر لندھور نے بھی اُس نرغے کے عالم مین بہت سے آدم خوار مارے جب آدم خوار پیچھے ہٹے اور لندھور نے نجات پائی پھر تیغہ برق تاب لیکر ٹوٹ پڑا اور آدم خوارونکو داصل جہنم کرنے لگا اِدھر ہمراہیان لندھور آدم خوارون کو قتل کر رہے ہین اُدھر لندھور کا فردن کو واصل جہنم کر رہا ہی ایک ہنگامہ بلند ہی حشر برپا ہی خون کے فوارے چل رہے ہین سر آدم خوارون کے مثل حباب دریاے خون مین تیرتے پھرتے ہین قریب ہی کہ لشکر طوفان بھی گریزان ہو کہ طوفان آدم خوار خود مقابلے مین لندھور کے آیا اور آواز دی کہ او پہلوان مردان عالم سے آنکھ چار کر لندھور نے جو دیکھا تو ایک جوان بلند قامت سیاہ رنگ بازو بھرے بھرے سینہ پر کینہ کوہ سے زیادہ چوڑا ہاتھا کوتاہ آنکھین چھوٹی چھوٹی پانؤن ستون بارگاہ سے زیادہ ایک ڈھال اتنی بڑی باندھے کہ جو سم مرکب سے تحت مین اور سر راکب سے فوق مین ملی ہوئی اور کچھ آلات حرب عجیب وغریب قسم کے جو آجتک نگاہ سے نہین گذرے زیب جسم کئے ہوئے ہاتھ مین ایک سنگ گران لیے ہوئے نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہی لندھور نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا آواز دی او ملعون کدھر آتا ہی اُسنے جواب دیا کہ تجھسے مقابلہ کرونگا تو نے میرے بھائی افغان آدم خوار کو قتل کیا ہی مین بھی تجھکو اس بیدردی سے قتل کرونگا کہ تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا افسوس کرینگے یہ کہکر وہ سنگ گران جو ہاتھ مین تھا طرف لندھور کے پھینکا لندھور نے اُسکو خالی دیا اور پکار کر آواز دی کہ او ملعون اپنا نام تو بتا کہ تو کون ہی اسنے کہا مین طوفان آدم خوار برادر افغان آدم خوار ہون تیری بہادری اور طاقت دیکھنے آیا ہون تو نے بہت بڑا غضب کیا کہ زینت لشکر زمرد کو بگاڑا یعنے ارماس بن غرباس کو مارا علاوہ اسکے میرے بھائی افغان آدم خوار کو تو نے بیگنہ قتل کیا دیکھ تو سہی تجھکو بھی کس بیکسی سے قتل کرتا ہون لندھور نے یہ سنکر آواز دی کہ او ملعون تو بھی جہنم مین اپنے بھائی کے پاس جائیگا یہ ارمان تیرے خانہ دل مین رہجائیگا معلوم ہوا تیری بھی موت آئی ہی جو یہ کلمات لاف وگزاف بکتا ہی اور ارماس ملعون کو قتل کرنے سے کیا مجھے تسکین ہوئی ہی ارے مین اگر تمام لشکر کو مع زمرد ملعون کے قتل کرونگا تو بھی خون ناحق شیر بیشہ داراب سیمین زرہ کا عیوض ہرگز نہوگا دیکھ تو مین دم بھر کے عرصے مین کیا کرتا ہون اگر خدا نے چاہا تو زمرد تاتی کو لوٹ کر سر میدان مارونگا ورنہ مین تو اپنی جان سے ہاتھ دھوئے بیٹھا ہون اب مجھکو پلٹ کے خدمت فیضدرجت مین آقاے نامدار کے جانا شاق ہی تم لوگون نے ایسے شیر بیشہ جرأت ویکہ تاز میدان جلالت کو دغا سے قتل کیا کہ جسکی وجہ سے مین آقا کو منھ دکھانے کے قابل نہین رہا اب جو مین اُنکی خدمت مین جاؤنگا کیا منھ دکھاؤنگا وہ مجھکو دیکھکر کیا فرمائینگے سب سردار یہی کلمہ زبان پر لائینگے کہ لندھور نے شاہزادے کے قتل ہونے کا کچھ

خیال نہ کیا اپنی جان سلامت لیکر واپس آیا یہ کلمات جو لندھور کی زبان پر آئے اور خیال وار اب تمین زرد کا آیا اشک آنکھون سے جاری ہوگئے طوفان ملعون نے جو یہ کیفیت لندھور بن سعدان کی دیکھی طعن سے کہا کہ او پہلوان کیا عورتون کی طرح سے مرے ہوؤن کو روتا ہی جب لڑائی سے جان بچیگی اور کوئی اسن کی جگہ ملیگی تب باطمینان ایک گوشے مین بیٹھ کے اپنے کشتون کو رو لینا یہ میدان جنگ ہی عزا خانہ نہین ہی یہان کوئی کسی کو پرسا نہین دینے آتا ہی لا جو کوئی وار رکھتا ہو لندھور نے جو یہ کلمہ سنا ضبط کا یارا نہ رہا چاہا بڑھکر ایک طمانچہ اس لعین کے کلے پر مارون کہ دانت ٹوٹ جائین تا کہ آئندہ کسی جری سے ایسی زبان درازی نکرے لیکن وہ اس زد پر نہ تھا اسوجہ سے تیغہ برقتاب کا ایک ہاتھ جھکا کر جو مارا تو مرکب اس لعین کا مارا گیا یہ زمین پر گرا گرتے گرتے سنبھل کر غول مین لشکر کے پوشیدہ ہوا اور اسقدر ہیبت لندھور اسپر طاری ہوئی کہ صف آخر کی پشت پر جاکر چھپا یہ حال جو تختگان وزیر زمرد نے دیکھا جاکر زمرد ثانی سے عرض کی کہ حضور اسوقت لندھور کسی سے نہ زیر ہوگا نہ مارا جائیگا عجب کیفیت سے لڑ رہا ہی تمام آدم خوارون کو قتل کر رہا ہی میدان جنگ لاش مقتولان سے بھر رہا ہی بہتر ہو تا کہ اگر اسوقت کسی صورت سے آدم خوار واپس آتے اور پھر کبھی جب فرصت پاتے مار لیتے زمرد نے کہا میری تو اب عقل کام نہین کرتی ای تختگان جو تو مناسب جان وہ کر تختگان یہ حکم سنکر باہر آیا اور اپنے ساتھ چند سردارون کو لیکر اس مقام پر آیا جہان لندھور آدم خوارون کو قتل کر رہا تھا آتے ہی اسنے آواز دی کہ ای پہلوانان روئین تن ای گردان صف شکن ارشاد قدرت یہ ہی کہ آخر لندھور بھی تو ہمارا بندہ ہی اسکا صدمہ بھی تو ہمین اٹھانا ہی ہمین اٹھانے ہونگے پس ای بندگان اسوقت لندھور سے نہ بولو جب ہمارے جی مین آئیگا اسکو دنیا سے اٹھا لینگے مگر اسوقت ہمکو اپنے بندے کی بیکسی اور شجاعت پر رحم آگیا ہی لہذا اسوقت اسکو نہ ستاؤ ورنہ ہم اپنے اسی بندے کی طاقت بڑھا دینگے تم سب کا زور گھٹا دینگے آخر کو تمہاری شکست ہوگی اسکی فتح ہوگی پھر یہ بات کب ما بدولت کو گوارا ہوگی کہ رفیقان خداوند قتل ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ اسوقت اسکے مقابلے سے ہٹ آؤ لندھور نے جو یہ بات تختگان سے سنی اور نگاہ اسکی تختگان پر پڑی نعرہ کیا کہ او ملعون تو ابھی تک زندہ رہا یہ کہکر لندھور تختگان کی جانب بڑھے اس ملعون نے چاہا کہ اپنے تئین کسی پرے مین پوشیدہ کرے لندھور نے بڑھکر ایک وار جو تیغہ آبدار کا بڑھکر کیا سر تختگان کا اڑ گیا اسکا مارا جانا کہ لشکر مین ایک غلغلہ بلند ہوا ہر ایک دل دردمند ہوا یہ خبر ہرکارون نے زمرد ثانی کو پہونچائی کہ حضور کا وزیر خوش تدبیر یعنی تختگان ہاتھ سے لندھور کے سر میدان مارا گیا زمرد نے جو یہ خبر سنی بہت افسوس کیا اور بھائی اسکا بختگان کہ یہ بھی وزیر ہی زمرد ثانی جیسے اس خبر کو سنکر بہت گھبرایا زمرد سے اجازت لیکر باہر آیا اور بہت سے سردارون کو ہمراہ لیکر اپنے بھائی کی لاش لینے کو میدان کی طرف چلا جیسے ہی قریب میدان کے پہونچا دیکھا آدم خوارون کے بے انتہا لاشے میدان مین پڑے ہین لیکن جو زندہ ہین انھون نے لڑائی مین جان لڑا دی ہی لندھور بھی پشت پہلو سے ہوشیار ہنگامہ شیرانہ وغا کر رہا ہی آدم خوار مر مر کر گر رہے ہین بازار موت گرم ہی یہ لاش اپنے بھائی تختگان کی ڈھونڈھتا ہوا آگے بڑھا جاتے جاتے قریب ایک درخت کے پہونچا دیکھا نیچے اس درخت کے لاش تختگان کی پڑی ہوئی ہی مگر سر نہین معلوم ہوتا زاغ و زغن بوٹیان نوچ نوچ کے کھا رہے ہین

اسکی نگاہ جو لاش پر پڑی اور یہ حالت اپنے بھائی کی دیکھی ضبط کا یارا نہ رہا اپنے تئین لاش پر تختگان کی گرا دیا شور و فریاد و فغان بلند کیا جو لوگ اسکے ہمراہ تھے اُنھون نے سمجھانا شروع کیا کہ حضور صبر فرمایئے بہت گریہ نہ کیجیے تقدیر سے کیا چارہ ہی وقت موت کا کب ٹلتا ہی اب اِنکی تجہیز و تکفین کی فکر کیجیے تختگان سب کی باتین سُنتا ہی مگر رونا اسکا موقوف نہین ہوتا ہی آخرکار بڑی مشکل سے ہمراہیان تختگان نے اُسکو لاش سے تختگان کے جدا کیا اور لاش کو ایک چارپائی پر ڈال کے اسکے ہمراہ لے چلے یہ پیچھے پیچھے لاش کے روتا جاتا ہی اسی حالت سے دربارگاہ زمرد ثانی پر پہونچے تختگان لاش کو اندر بارگاہ کے لایا اور حال اسکا زمرد کو دکھایا زمرد نے بہت افسوس کیا اور حکم دفن دیا جب تختگان نے تجہیز و تکفین سے تختگان کے فراغت پائی تو حاضر خدمت زمرد ہوا ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ حضور میرے بھائی کو لندھور نے بیگناہ قتل کیا ہی یا تو مین لندھور سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لونگا یا اپنی بھی جان دونگا مجھکو اجازت میدان مرحمت فرمائی جائے زمرد اپنے دل مین سوچا کہ کیا عجب ہی یہ اسوقت اپنے بھائی کے غم مین قیامت برپا کردے اور لندھور کو قتل کرے یہ سوچکر ظاہری انکار کیا جب دو تین بار کہنے سے تختگان نے قبول نہ کیا تو زمرد نے اسکو بھی اجازت دی اور اپنے دو سردار اسکے ساتھ کیے یہ سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا اور پچاس ہزار سوار لیکر طرف میدان کے روانہ ہوا جب قریب میدان جنگ پہونچا دیکھا لندھور آدم خوارون کے لشکر مین شیرانہ وغا کر رہا ہی قریب لندھور کے جاکر نعرہ کیا کہ او لندھور تو نے میرے بھائی تختگان کو بیجا مارا مین تو تجھسے نہ بولتا مگر اب اپنے بھائی کے خون کا بدلا لونگا میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا اس بیکسی سے تجھکو قتل کرونگا کہ تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا افسوس کرینگے لندھور نے یہ بات اس نابکار سے سنکر جواب دیا کہ او ملعون تو ہمکو کیا قتل کریگا پیشتر اپنی جان کی خبر لے تجھکو بھی تیرے بھائی کے پاس جہنم مین بھیجتا ہون یہ کہکر لندھور تیغہ پکڑ کے طرف تختگان کے چلے اسنے اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب ایک بار لندھور پر ٹوٹ پڑو فوج نے جو یہ اجازت پائی لندھور پر چارون طرف سے تیغ و نیزہ و تیر پڑنے لگے لندھور بھی سنبھل کر مصروف جنگ ہوا اب لندھور کی عجیب کیفیت ہی ایک تو تین روز سے بے آب و دانہ ہین دوسرے کوئی جگہ انکے جسم مین خالی نہین ہی جہان زخم نہون آدم خوارون نے بوٹیان نوچ نوچ کے کھالین ہین خون جسم سے روان ہی فیل وفادار مرچکا ہی پیادہ یا لاکھون سوارون سے وغا کر رہے ہین سردارون مین لندھور کے جو چند کس باقی ہین وہ بھی بیچارے شجاعت کے دھنی ہین انتہا کے زخمدار ہین مگر پاؤن معرکہ سے نہین ہٹاتے ہین لڑ رہے ہین بہت سے جوانان ہندی بھی مارے گئے ہین مگر لڑائی مین سب ایسے مصروف ہین کہ باپ کو بیٹے کا اور بیٹے کو باپ کا اور بھائی کو بھائی کے مارے جانے کی خبر نہین ہی ہنگامہ گیرودار بلند ہی دل ورد مند ہی خون کے فوارے چل رہے ہین ایک طرف آدم خوارون کا نرغہ ہی ایک طرف تختگان ملعون لڑ رہا ہی مگر لندھور دونون کو جواب دے رہے ہین بڑے زور و شور سے تیغزنی کر رہے ہین لشکر کفار پیچھے ہٹا جاتا ہی لندھور آگے بڑھتے آتے ہین جب تختگان نے یہ کیفیت دیکھی کہ لندھور نے لشکر کو پسپا کردیا قریب ہی کہ میرے ہمراہی بھاگ کھڑے ہون پکار کر آواز دی کہ اے جوانان صف شکن کیا تم مین کوئی اب ایسا باقی نہین ہی جو اس پہلوان زخمدار کو قتل کرے بڑے تعجب کی بات ہی کہ ایک سے تم اسقدر ہمت ہارے دیتے ہو ارے اُسکی جرات کو تو دیکھو کہ پاؤن زمین پر نہین جمتے ہین

ہاتھ دستگیری نہین کرتے ہین مگر کس سے جو اس سے لڑ رہا ہی تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو اسکا اس حال مین
مقابلہ کرے اب اسکا مار لینا بہت آسان ہی یہ سنکر یہ سے وہ دونون سردار جو زمرد نے اسکے ساتھ کردیئے
ہین انمین سے ایک پہلوان نکلا او سامنے لندھور کے آیا وار کیا لندھور نے خالی دیکر چاہا کہ تلوار اس
ملعون کی چھین لون مگر فرط ضعف سے پانون بہک گیا زمین پر گرے اُس کافر نے ایک ہاتھ تلوار کا لندھور
کو مارا لندھور نے بائین ہاتھ کو چہرے کی پناہ کیا اور جب تیغ اسکی قریب پہونچی باڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ
ڈال دیا اور وہی سہارا پاکر اُٹھ کھڑے ہوئے وہ ملعون لندھور کے لپٹ گیا لندھور نے اُسکو سر سے بلند
کر کے چکر دینا شروع کیا دونون لشکرون مین لوگ تعجب سے دیکھنے لگے اور لندھور کی جرأت پر تحسین
و آفرین کرنے لگے کہ ایسی حالت مین ایسا کارنمایان کرنا اسی جوان پر ختم ہی کیا طاقت کسی کی جو اس سے
مقابلہ کرسکے اس طاقت کی کچھ حد بھی ہی کہ اُسکو سر سے اونچا کیا جسکا لنگر ایک کوہ سے زیادہ ہی اور پھر کس حال
مین ایک دن اور ایک رات سے برابر جنگ کرتے گذرا اور اب دو دانہ بھی نہین پہونچا اُسپر اسقدر زخمدار ہی
ایسے شیر سے کون مقابلہ کرسکتا ہی اُدھر تو یہ چرچا تھا ادھر لندھور نے اُس نابکار کو چکر دیکر اس زور سے
زمین پر دے مارا کہ زمین کارزار کانپ اُٹھی گرد بلند ہوئی استخوان اُس بدکیش کے چور چور ہوگئے دوسرا
بھائی اُسکا جو پرے مین موجود تھا اُسکی آنکھون مین بھائی کے مارے جانے سے اندھیرا آگیا اپنے پرے
سے گھوڑے کو گرما کے نکلا اور لندھور پر آتے آتے وار کیا لندھور نے اسکو بھی اُسی طرح سے چکر دیکے
زمین پر دے مارا کہ یہ ملعون بھی واصل جہنم ہوا اور لندھور پھر تیغ پکڑ کر مصروف جنگ ہوا یہان تک تیغ زنی
لندھور نے کی کہ سختگان کی فوج گریزان ہوگئی جب سختگان نے فوج کا یہ حال دیکھا بہت کچھ دل
بڑھایا لیکن بھاگے ہوئے کب رُکتے ہین فوج نے ساعت بھی نکی آخرکار سختگان بھی مجبور ہوکر فوج
کے ساتھ ہوا اور طرف بارگاہ زمرد کے واپس آیا زمرد سے آکر کل کیفیت بہادری لندھور کی بیان
کی اور دونون سردارون کے مارے جانے کا واقعہ بھی سُنایا زمرد یہ بات سُنکر بہت متعجب ہوا اور حالت
تردد مین سختگان سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے اندازسے یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ جری اب تھوڑی دیر مین
سب آدم خوارون کو بھی مارکر یہان پہونچ جائیگا اُسوقت سوائے قتل ہوجانے کے کچھ بن نہ آئیگا اب جو تو رائے
دے ویسا کیا جائے سختگان نے جب زمرد کو اسدرجہ متردد پایا عرض کی خداوند اب اگر لندھور نے فتح
بھی پائی تو شاید بعد فتح پانے کے تھوڑی دیر زندہ رہیگا کیونکہ انتہا کا زخمدار ہی اور زخمون سے خون بہت بہہ گیا ہی
ضعف سے اب تھما نہین جاتا ہی ہاتھ بڑی مشکل سے اُٹھتا ہی لیکن جرأت ایسی ہی اور رُعب ایسا ہی کہ کوئی
اُسکے پاس نہین جاسکتا اگر کوئی دل کڑا کرکے اُس تلک چلا بھی گیا تو سوائے مارے جانے کے پلٹ کے آنا نصیب
نہین ہوتا اس سے بہتر یہ ہی کہ اسوقت جسقدر ملازمان خداوند یہان موجود ہین سب کو حکم دیا جاوے
کہ یکدفعہ کرکے لندھور پر ٹوٹ پڑین جب اسقدر آدمی اُس ایک زخمدار کو چارون طرف سے گھیر لینگے
نکلنا دشوار ہوگا کیا تعجب ہی کہ اس ہجوم کے ہاتھ سے نجات نہ پائے مارا جائے زمرد نے جو یہ کیفیت سُنی
حکم دیا کہ ہمارے جسقدر ملازم ہین سب جاکر لندھور کو گھیر لین اسوقت اُس سے خوف نکرین وہ انتہا کا
زخمدار ہی کچھ بھی نہ بنا سکیگا قتل ہوجائیگا یہ حکم پاتے ہی فوج زمرد تیار ہوئی اور تمام ملازمان زمرد میدان
کارزار کی طرف چلے جب قریب پہونچے دیکھا لندھور نے مردم خوارون کو مار کر پیچھے ہٹا دیا ہی قریب ہی کہ آدم خوار

بنا؟ طلب کرین بارہ فراریین لشکر زمرد نے جو یہ کیفیت دیکھی آتے ہی لندھور پر ٹوٹ پڑے چارون طرف سے
لندھور کو گھیر لیا مگر اب لندھور مین اتنی حالت بھی باقی نہین ہو کہ اپنی جگہ پر تھم سکے پانون ثابت
قدمی نہین کرتے لڑکھڑاتے ہین اور پھر اسقدر آدمیون نے اگر چارون طرف سے گھیر لیا لندھور نے بھی
سنبھل کر لڑنا شروع کیا جو اسکی زد پر آیا اُسکو واصل جہنم کیا اور پھر یہان لندھور بھی ہر ایک اپنی اپنی شجاعتین
دکھا رہے ہین فوج دریا موج زمرد سے مقابلہ ہو اگر کوئی سردار کہین نرغے مین گھر جاتا کر لندھور کو
آواز دی لندھور مثل شیر غضبناک جھپٹ کے آیا اُس نرغے کو وہان سے ہٹایا اپنے ہمراہی کو بچایا اگر کوئی پہلوان
سامنے لندھور کے آگیا اُسکو زمین سے اُٹھا کے سر سے بلند کیا چکر دیکر دے مارا استخوان اُسکے چور چور ہوگئے
واصل جہنم ہوا یہی کیفیت سرداران لندھور کی بھی ہو کہ جو سامنے آتا ہو اُسکو مار گراتے ہین کسی کو زمین
پر دے مارا کسی کو تلوار سے دو ٹکڑے کیا لندھور بڑی دیر تک اسی صورت سے دعا کرتا رہا جب فوج
زمرد پسپا ہوئی اور اسجاد آدم خوار اور طوفان آدم خوار نے یہ کیفیت دیکھی آپسمین صلاح کی کہ
یہان سے نکل چلنا اسوقت مناسب ہو ہم یہ صلاح کرکے ایک طرف کو چلے تھے کہ دیکھا وہان بہمن آدم خوار
اپنے چالیس ہزار سوار لیے ہوئے کھڑا ہو ان دونون نے کہا کہ بھائی تم یہان کیا کر رہے ہو وہان لندھور
نے قیامت بپا کر دی ہم لوگون کو یہان تک عاجز کیا کہ سوائے چلے آنے کے دوسری بات مناسب نہ جانی
بہمن نے جو طوفان اور اسجاد کی یہ گفتگو سنی کہا مین یہ جانتا تھا کہ آپ دونون حضرات لندھور
کو مار کر بیٹھ رہنگے خیر اب مین چلتا ہون جب ان دونون کافرون نے بہمن کو آمادہ پایا اُنکے بھی دل قوی
ہوئے اور اپنی بھاگی ہوئی سپاہ کو ایک جا کیا تھوڑی دیر وہان دم لیا بعد ہمراہ بہمن یہ دونون چلے
بہمن نے آتے ہی لندھور کے سامنے نعرہ کیا کہ او پہلوان ہوشیار ہو جا مین بہمن آدم خوار تو نے میرے
بھائی افغان آدم خوار کو بیگناہ قتل کیا ہو اُسکے خون کا بدلا تجھسے لونگا لندھور نے جو اس ملعون کو آتے
ہوئے دیکھا پکار کر آواز دی کہ او نابکار تو ہمسے کیا بدلا خون کا لیگا بلکہ اپنی ہی جان کی خیر منا مجھکو بھی پاس
افغان لعین کے بھیجتا ہون یہ کہکر لندھور تیغہ بر قتاب پکڑ کر لشکر بہمن پر مانند شیر غضبناک کے آیا خوب
تیغزنی کی اتفاق سے اثنائے جنگ مین تلوار لندھور کی ٹوٹ گئی اور کوئی حربۂ ضرب لندھور کے
پاس نہ رہا تب لندھور نے خدا کو یاد کیا اور دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے عرض کی کہ الہی
کریم کارساز و الہی بندہ نواز اب تیرے بندۂ حقیر کو اس دنیائے ناپائیدار مین رہنا ناگوار ہو یہ دعا
کرکے لندھور ایک مقام پر کھڑا ہوگیا اور جو اسکے پاس آیا تو اُسکو چرخ دیکر زمین پر دے مارا کسی کو چیر
کر پھینک دیا اس حال مین بھی لندھور نے بہت سے آدم خوارون کو واصل جہنم کیا پھر کہان ایک مجروح
و ناتوان کہان ایک لشکر گران آدم خوار چارون طرف سے آکر لندھور کے لپٹ گئے کس کسکو ہٹائے کس
کسکو قتل کرے جہان تک کافر آرے گئے وہان تک قتل کیے آخر کار مجبور ہو گیا کسی آدم خوار نے آکر ایک
ہاتھ لندھور کا مضبوط پکڑا اور گوشت نوچ نوچ کے کھا گیا کسی نے پانون لندھور کا پکڑا اور گوشت کھا گیا
استخوان باقی رہ گئے اسی طرح آدم خوارون نے تمام گوشت لندھور کا نوچ کے کھا لیا صرف استخوان باقی رہ گئے
جب آدم خوارون نے دیکھا کہ استخوان باقی رہ گئے سب وہان سے پلٹے اور فوجون مین آواز مبارک بلند ہوئی
سرداران ہندی جو لڑ رہے تھے سب نے یہ آواز جو سُنی اپنے تئین زمین پر گرا دیا فریاد و فغان بلند کی جسطرح ممکن

ہوا اپنے تئین قریب اُسی غول کے پہونچایا وہان جو دیکھا لاش کا کہین پتہ نہین ہی بالکہ جو آدم خوار
ملگئے اُنھون نے ان لوگون کو بھی ستایا بالعبض تو لڑکر نکل آئے بعض طعمۂ آدم خوارون کا ہوئے لیکن اب
سردار لاشہ لندھور کا ڈھونڈھتے ہین مگر کہین لاش کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی جب دیر تک لاش
کو ڈھونڈھا اور نہ پایا تو خیال کیا کہ شاید کافرون نے مارا اور لاش بھی اپنے ساتھ دربار زمرد مین لیگئے
یہ جو خیال آیا تو سب نے آپسمین یکدل و یکزبان ہوکر یہ بات کہی کہ اگر لاشہ ہمارے سردار کا
دربار مین زمرد کے گیا ہی تو ہم لوگ بھی جسطرح ہوسکے گا اپنے کو وہان پہونچاینگے اور بن پڑیگا تو لاشہ
وہان سے لڑبھڑکر چھین لائینگے اگر زندہ رہینگے تو لاشہ بھی لے آئینگے نہین تو بعد ایسے سردار کے دنیا پر
رہنا ہیچ ہی یہ خیال کرکے سب سردار طرف بارگاہ کے چلے تھوڑی دور راستہ طی کیا ہوگا کہ دیکھا ایک مقام پر
کچھ استخوان پڑے ہین مگر استخوان کے انداز سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی بڑے پہلوان کی ہڈیان ہین سرداران
ہندی نے آپسمین کہا کہ دیکھو یہ ہڈیان کسکی پڑی ہوئی ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہی لاش ہمارے آقائے نامدار
کی ہی یہ کہکر سب کے سب قریب اُن ہڈیون کے آئے دیکھا تو اُسی مقام پر ایک انگشتری طلائی پڑی ہا ہی
سردارون نے وہ انگوٹھی بارہا لندھور کے ہاتھ مین دیکھی تھی ایک سردار کی نگاہ جو پڑی تو اُس انگشتری
کو اُٹھا لیا اور کہا کہ یہی لاش ہی ہمارے آقائے نامدار کی دیکھو انگشتری انھین کی ہی اب جو سردارون کو لاش لندھور
کی ملی سب نے فریاد و فغان بلند کی کہتے تھے کہ ہائے شجاعت اسکا نام ہی کہ جو زبان سے کہا تھا وہی کیا آخر اپنی
جان دیدی در حمزۂ ثانی کو منھ نہ دکھایا مگر کس بہادری سے جان دی ہی ایسے جری پہلوان دنیا مین کاہیکو
ہوتے ہین مگر آقائے نامدار بہشت عنبر سرشت مین داخل ہوئے ہم لوگ اب واقعی کسی کام کے نہین ہین جب
یہان سے واپس جائینگے امیر ثانی کو کیا منھ دکھاینگے ایک تو اُنکو اپنے فرزند صف شکن پیلتن تیغزن
کے صدمے مین زیست ناگوار ہوگی دوسرے ہم جاکر جسوقت یہ خبر سنائینگے وہ اپنی غم سے کیا حالت
بنائینگے یہی دو تین سردار زینت لشکر اسلام تھے انھین پر سب کا دار و مدار تھا افسران لشکر ہم لوگون کو کیا
کہینگے کہ اپنے سردار کو سر میدان قتل کرادیا آپ زندہ سلامت پھر آئے علاوہ ان سب کے فرزند اُنکا
فرہاد خان ہندی کہ نور چشم لخت جگر نورِ بصر ہین لندھور بن سعدان کرد کے وہ اپنی کیا حالت
بنائینگے ہمین کیا کہینگے ہماری آنکھین کیونکر اُنکے سامنے ہونگی اور اگر یہین لڑکر جان دیے دیتے ہین
تو لاش آقائے نامدار کی کافر لیجائینگے نہین معلوم لاش سے کیا بے ادبی کرینگے اس سے بہتر یہی ہی کہ
یہان سے لاش آقائے نامدار کی لے چلین جسطرح بن پڑے خدمت مین امیر ثانی کے اس لاش کو
پہونچائینگے ہم لوگ بھی فرط زخمداری سے بہت تکلیف مین ہین علاوہ اسکے تین روز گذرے کہ برابر معرکہ آرا ہین
اس اثنا مین اب دانہ بھی ہم لوگون کو ہم نہین ہوا فرط ضعف سے چلنے کی طاقت کہان ہی ایک قدم اُٹھانا
برابر ایک منزل کے ہی لیکن جہان تک ہوسکیگا کوشش کرینگے اگر راہ مین اجل آگئی تو مجبور ہین یہ کہکر سب نے
ایک چادر مین وہ استخوان باندھے اور فریاد و فغان کرتے ہوئے طرف حمزۂ ثانی کے چلے ادھر تو یہ لوگ
لاش لندھور بن سعدان کرد لیکر روانہ ہوئے اُدھر فوج کفار پلٹ کر نوبت نقارے بجاتی
ہوئی خدمت مین زمرد ثانی کے پہونچی اور یہین آدم خوار جسکی فوج نے لندھور کا گوشت
کھا لیا تھا سب کے آگے بڑھا ہوا داخل بارگاہ ہوا اور زمرد ثانی کو جھک کر سلام کیا اور فتح کی مبارکباد

دہی زمرد نے اُسکو اپنے برابر تخت پر بٹھالیا اور خلعت پر زر سے مخلع کیا بعد مین سب سرداروں کو خلعت عطا ہوئے اور زمرد نے حکم دیا کہ سامان جلسہ عشرت ترتیب دیا جائے بارگاہین استادہ ہون حسب الحکم ملازمان زمرد نے اہتمام جلسہ کا کرنا شروع کیا اور سرداران زمرد اپنی بارگاہون مین گئے سب نے کمرین کھولین ہتھیار دہوئے حمام خانون مین نہانے کے واسطے داخل ہوئے یہان زمرد کو خیال آیا کہ لاش لندھور کی میرے سامنے نہین آئی یہ جو خیال زمرد کو آیا فوراً حکم دیا کہ لاشہ لندھور میرے سامنے لاؤ بہمن کہ برابر تخت کے بٹھا تھا اسنے دست بستہ عرض کی کہ خداوند لاش لندھور کیسی میرے آدم خوارون نے اُسکا تمام گوشت کھالیا شاید کہین اُسکی ہڈیان پڑی ہونگی زمرد نے کہا وہ ہڈیان میرے سامنے لاؤ اور اُنکو جلاؤ دو اسنے میرے زینت لشکر کو قتل کیا فوج مین ایک ہنگامہ ڈال دیا حسب الحکم لوگ لندھور کی ہڈیان لینے چلے یہان داروغہ نے آکر عرض کی حضور تشریف لیچلین اسباب عیش سب مہیا ہی صرف خداوندی کی دیر ہی بارگاہین استادہ ہین پریوشان حور پیکر مجرا کرنے پر آمادہ ہین ساقیان سیمن بر جام بلورین لیے ہوئے کھڑے ہین یہ سنکر زمرد اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ سخنگان کا اپنے ہاتھ مین لیا طرف بارگاہ کے چلا یہان آکر جو دیکھا تو واقعی بارگاہ بکمال زیب و زینت آراستہ ہی جیسے ہی لوگون نے زمرد کو آتے ہوئے دیکھا تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے لاکر تخت خداوندی پر زمرد کو بٹھایا اب زمرد نے حکم دیا کہ جام شراب گردش مین آئے ساقیان سیمن بر نے جام شراب ارغوانی سے مملو کیا اور محفل مین تقسیم کرنے لگے پریوشان حور پیکر نے اُٹھکر سلام کیا طبلے پر تھاپ پڑی ناچ ہونے لگا زمرد ثانی اور سب سرداران نامی ناچ دیکھ رہے ہین وہ لوگ جو لندھور کی ہڈیان لینے گئے تھے وہ حاضر بارگاہ ہوئے اور زمرد کو سلام کیا بعد دعا و ثنا کے عرض کی حضور ہم لوگون نے بہت تلاش کی مگر ہڈیان لندھور کی کہین نہین ملین ہان اور بہت سی ہڈیان ہمراہیان لندھور کی وہان پڑی ہین اگر حکم ہو تو اُنکو اُٹھا لائین مگر لندھور کی ہڈیان نہین ملین انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمراہیان لندھور ہڈیان لندھور کی لیگئے زمرد نے کہا خیر اب کیا ہو سکتا ہی اور وہ لوگ نہین معلوم کدھر گئے ہونگے اور اُسکے ہمراہیون کی ہڈیان کس کام کی ہین ہان اگر اُسکے استخوان مل جاتے تو جلا کر خاک کر ڈالتا تب میرے دل کو چین آتا مگر اصل تو یون ہی کہ بڑی جرات سے لڑکر جان دی ایک نے ہزارون کے جی چھڑوا دیئے اپنی بہادری عیان کر دی پردہ دنیا پر خود نہ رہا مگر کام ایسا کیا کہ تا قیامت نام رہیگا میرے سردربار ارماس بن غرماس ایسے پہلوان نامی کو جسنے داراب سیمین زرہ سے صف شکن تیغزن کو سر میدان یون مارا چیر کر پھینک دیا افغان آدم خوار کو بھرے پر قتل کیا اُسکے چالیس ہزار ہمراہیون کو کیسی شجاعت سے مارا بوقت جنگ لاشہ داراب سیمین زرہ کیسی بہادری سے لیگیا کسی کا کچھ خوف نہ کیا وہ تو خیر ایک پہلوان نامی تھا مگر ہمراہی اُسکے کیسے ثابت قدم بہادر عالی ہمم تھے کہ اپنے سردار پر اپنی جانین نثار کر دین اتنے بڑے لشکر کو دیکھکر کچھ بھی خوف نہ کیا ایک ایک سردار نے سو سو کو جان سے مارا اصل تو یون ہی کہ تیغزنی صف شکنی انھین لوگون پر ختم ہی اگر اس مقام پر کوئی اور ہوتا ان بہادرون کے خوف سے گریزان ہوتا مگر ہمارے سرداران نامی و پہلوانان گرامی بھی کیسے شجاع و دلیر صاحب شوکت و شان ہین کہ انھون نے بھی جسطرح بن پڑا ایسے بہادر کو قتل کیا لندھور اصل مین مرد شجاع و دلیر تھا اُسکا قتل کرنا بڑا کام تھا لیکن بہادران نامی

نے بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے اس معرکہ کو سر کیا نہ مرد یہ باتین بنا رہا ہی ہوا خواہ اُسکے بجا و درست کہہ رہے ہین سامنے ناچ ہو رہا ہی دور شراب چل رہا ہی جو جو نشہ زمرد کا بڑھتا ہی وہ وہ اور زیادہ بیہودہ گوئی کرتا ہی کبھی کہتا ہی کہ کسکی مجال ہی جو بادولت سے مقابلہ کر سکے اگر لندھور سے ہزار جوان ہوتے تو میرا کیا بنا سکتے تھے مین علاوہ اور کرامات کے زور و طاقت مین بھی کسی سے کم نہین ہون مجھکو کسی کا خوف نہین ہی اگر حمزۂ ثانی خود میرے مقابلے کو آتے تو وہ بھی اپنی جان سلامت لیکر نہ جاتے اور اب یہی ہوتا ہی جب حمزۂ ثانی داراب و لندھور کی لاش دیکھینگے بہت ملال ہوگا غم سے عجب حال ہوگا کیا تعجب ہی کہ خود میرے مقابلے کو آئین حال میری طاقت و قوت کا جب ہی سب پر کھل جائیگا وہ میرا کیا بنا لینگے مین پردہ دنیا پر کسی کو ایسا نہین پاتا ہون جو میرا ہمسر ہو مجھسے مقابلہ کی تاب لا سکے جب وزرا نے زمرد کی یہ کیفیت دیکھی کہ نشہ مین بدمستی کر رہا ہی بعد مدح و ثنا کے عرض کی حضور نے تین شبانہ روز سے آرام نہین فرمایا ہی ایسا ہو کہ نصیب دشمنان کچھ طبیعت دشمنون کی ناساز ہوجائے اس سے بہتر یہ ہی کہ اب دربار کو برخاست کیجیے اور تھوڑی دیر آرام فرمائیے زمرد نے یہ بات سنکر دربار برخاست کیا اور اپنے خوابگاہ مین آیا بار ہی دار طلب ہوئے بستر خواب پر آکے لیٹا اسکے جانے کے بعد سب سردار بھی وہانسے اُٹھے اور اپنی اپنی بارگاہون مین آکر بستر خواب پر گئے پوشاک شب خوابی پہنکر سو رہے ادھر داروغہ فراش خانہ نے سب اسباب زینت اُس بارگاہ سے اُٹھایا جھاڑ کنول گل کرا دیے پردہ بارگاہ کا چھوڑ دیا اور پاسبانون کو حکم دیا کہ تم یہان پاسبانی کرو کیونکہ ابھی یہان تمام اسباب باقی ہی یہ حکم دیکر وہ بھی اپنی بارگاہ مین گیا اور بستر خواب پر جاکر سو رہا اب ان سب کو تو اس حال مین چھوڑیے

دو کلمہ داستان ہمراہیان لندھور کے ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ لوگ جو یہانسے استخوان لندھور لیکر چلے تو سب نے راستہ مین یہ صلاح کی کہ اب لاشہ اپنے سردار کا خود خدمت مین حمزۂ ثانی کے لیجانا مقتضائے غیرت نہین ہی اگر انکی لاش لیکر جائینگے حمزۂ ثانی کو کیا منہہ دکھائینگے وہان سب ہمکو کیا کہینگے اس سے بہتر ہی کہ لاش انکی طرف ہند کے لیچلین اور انکے وطن مین جاکر دفن کر دین اور وہین اپنی بھی بود و باش اختیار کرین اب حمزۂ ثانی کو منہہ نہ دکھائین ہان اطلاعاً ایک عرضی حضور انکی خدمت مین روانہ کر دین جب سب مین یہ صلاح قرار پائی تو ایک عرضی اس مضمون کی حمزۂ ثانی کو تحریر کی کہ پروردگار عالم آپکو مع جملہ وابستگان دامن دولت کے تاقیامت سلامت و باکرامت رکھے اور رنجم مین فرزند نوجوان کے صبر عطا فرمائے خداوند نعمت بعد روانگی لاشہ داراب سیمین زرہ لندھور بن سعدان کرد نے بڑی شجاعت سے یہان کافرون کو مارا بسبب شرم کے حضور تک حاضر نہوکے رابطہ کر اپنی جان ہین حضور کے نام پر نثار کی ہم چند بدبخت کہ بوجہ اپنی بے غیرتی کے ایام زندگی نہ پورے ہونے کے زندہ رہے لیکن اب اس لائق نہین ہین کہ حضور کی زیارت سے مشرف ہون کیونکہ اگر ہم بھی ساتھ لندھور بن سعدان کے جان دیتے تو خوب تھا پس بوجہ شرم کے ہم لوگ وہان حاضر ہوئے اور لاشہ اپنے آقا کا طرف ہند کے بے اجازت حضور لیے جاتے ہین امید ہی کہ سرکار فیض آثار ہم لوگون کی اس خطا کو معاف فرمائینگے جب یہ عرضی تیار ہوچکی ایک جانے والے کو تجویز کر کے وہ عرضی تو خدمت مین امیر ثانی

کے روانہ کی اور آپ طرف ہند کے روانہ ہوئے بعد طے مراحل و قطع منازل اقلیم ہند مین پہونچے
یہان اہل ہند کو خبر ہوئی کہ چند کس لاشہ لندھور بن سعدان گرد کا لیکر آئے ہین جو لوگ کہ لندھور
سے رسم رکھتے تھے اِن لوگون کے لینے کو سرحد شہر پر پہونچے وہان جاکر جو دیکھا تو چند سرداران ہندی
ہمراہ چلے آتے ہین مگر اُنمین ایک سردار ستیارہ بدوش ہے ان لوگون نے جو سرداران ہندی کو دیکھا
جو جبکہ آشنا ساتھا اُسنے اُس سے بڑھکر صاحب سلامت کی اُسنے آبدیدہ ہوکر جواب دیا لیکن یہ لوگ
جو خبر آمد لاش لندھور سنکر گئے تھے اُنھون نے دریافت کیا کہ ہمنے یہ تو سنا کہ لندھور بن
سعدان گرد نے اپنی جان بڑی بہادری سے دی مگر یہ تو بتاؤ کہ لاش اُس دلیر کی کہان ہے ان
لوگون نے جو یہ بات ساکنان ہند سے سنی رونے لگے اور وہ چادر کھول کے کہا کہ یہی لاش ہے اُنھون نے
جو دیکھا تو کچھ استخوان اُس چادر مین بندھے ہوئے ہین ہڈیان دیکھکر یہ لوگ بھی رونے لگے اور کہا
کہ یہ کیا ماجرا ہوا اسکی کماحقہ کیفیت بیان کرو کہا لاش راہ مین بوجہ گرما کے خراب ہوگئی اور استخوان سے
گوشت جدا ہوگیا سرداران لندھور نے کہا کہ نہین باعث اسکا یہ تھا کہ زمرد ثانی ملعون سات
لاکھ فوج لیکر سبائل پر چڑھ آیا اور خبر اُسکی حمزہ ثانی کو پہونچی وہ متردد ہوئے اور جام کلہ عفریت
شراب سے بھروا کر محفل مین رکھوا دیا اور پکار کر کہا کہ کونسا بہادر ایسا ہے کہ جو ساکنان سبائل کو جاکر
شکست دے یہ بات سنکر داراب سیمین زرہ کہ بیٹے حمزہ ثانی کے تھے اپنے دنگل زرین پر سے
کود پڑے اور اُس جام سے شراب چکھی اور حمزہ ثانی سے اجازت لیکر طرف سبائل کے روانہ
ہوئے انکے جانے کے بعد حمزہ ثانی نے ایک خواب دیکھا کہ داراب سیمین زرہ ایک صحرا مین کھڑے
ہوئے فریاد کر رہے ہین اور انتہا کے زخمی ہین یہ خواب دیکھکر حمزہ ثانی کی آنکھ جو کھلی بہت پریشان ہوئے
اور کہا کہ مین نے اس حالت مین اپنے فرزند دلبند کو دیکھا ہے لندھور بن سعدان گرد نے جب
حمزہ ثانی کو بہت متردد پایا عرض کی کہ حضور یہ خواب ہے اسکا خیال نہ کیجیے اور اگر یہ امر بہت خلاف ہے
تو کمترین کو بھی اجازت مرحمت فرمائی جاوے حمزہ ثانی نے انکو بھی اجازت دی انھون نے بھی
طرف سبائل کے کوچ کیا بعد قطع مراحل و طے منازل اُسوقت جاکر وہان پہونچے کہ جسوقت داراب
ہاتھ سے ارماس بن عزماس کے مارے جا چکے تھے اور کافر لاش داراب بھی چھینا چاہتے تھے یہ
معرکہ جو لندھور نے دیکھا اپنا حال بہت تباہ کیا اور قاتل داراب کو دریافت کرکے سر دربار
جاکر بڑی شجاعت سے مارا اور لاش اُس ملعون کی لاکر ساتھ لاشے داراب کے خدمت مین
حمزہ ثانی کے روانہ کردی زمرد نے جو یہ معرکہ دیکھا اپنی فوج کو حکم دیا کہ جب لندھور کا لشکر سوجائے
اُسوقت رات کو شبخون مارو فوج نے جو حکم پایا ایسا ہی کیا ایک تو ہمارے آقا دو روز کے ہلاک تھے
دوسرے داراب کے مارے جانے کے غم مین آب و دانہ بھی نہین ممکن ہوا تھا اور فرط غیرت سے یہ کلمہ بھی
خدمت مین حمزہ ثانی کے کہلا بھیجا تھا کہ اب غلام آپکو منھ نہ دکھائیگا یہین لڑ بھڑ کر مر جائیگا پھر جیسا کہا تھا
ویسا ہی کیا کہ جب رات ہوئی تین آدم خوار اپنا لشکر چالیس چالیس ہزار کا لیکر ٹوٹ پڑے اور غضب کی
تلوار چلی بہت سے آدم خوار مارے گئے آخر کار آدم خوار آقائے نامدار سے لپٹ گئے اور گوشت نوچ
نوچ کے کھا گئے جب ہم لوگون نے آواز آقا کی نہ سُنی وہان جاکر دیکھا تو ایک شور فتح کا بلند ہے اب جو

خیال کیا تو یہ چند استخوان پائے انکو وہانسے اُٹھا لائے شرمندگی سے خدمت مین امیر ثانی کے نہ گئے آپسمین صلاح کر کے اس طرف واپس آئے اب لاش آقائے نامدار کی سیرگاہ مین دفن کر دینگے اور اپنی بقیہ زندگی یہین کاٹینگے اب حمزہ ثانی کو مُنہ نہ دکھائینگے ساکنان ہند نے جو یہ کیفیت سنی بہت رنجیدہ ہوئے اور سرداروں کو چرسا لندھور کا دیا اور اپنے ساتھ طرف شہر کے لائے جیسے ہی یہ لوگ شہر مین داخل ہوئے اور سیرگاہ لندھور مین پہونچے اور خیال آیا کہ لندھور یہان ایک زمانے مین بعیش و عشرت رہتے تھے سرداروں کی فرط گریہ سے عجیب کیفیت ہوئی غرض اُسی مقام پر لاش لندھور بن سعدان گردکی دفن کی اور وہین اپنی بود و باش اختیار کی انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیئے

اب دو کلمہ داستان امیر ثانی کے ملاحظہ فرمایئے

کہ جب فرہاد خان بکھیری بسر لندھور بن سعدان مع چند سرداروں کے لاش داراب سیمین زرہ اور میت ارماس بن عزماس لیکر خدمت مین حمزہ ثانی کے پہونچے اور حمزہ ثانی کو خبرداروں نے خبر دی کہ فرہاد خان ہندی مع لاش داراب سیمین زرہ داخل لشکر ہوئے ہین اُسوقت حمزہ ثانی اپنی بارگاہ مین مع جملہ سرداران نامی و گرامی کے بیٹھے ہوئے تھے یہی کر رہے تھے کہ نہین معلوم میرے فرزند ارجمند داراب سیمین زرہ پر کیا گذری اور لندھور بن سعدان گرد نے کیا کیا کار نمایان کیے کہ یکایک ناگاہ ہرکارے نے آکر یہ خبر وحشت افزا سنائی قریب تھا کہ حمزہ ثانی اپنے تئین دنگل سے گرا دین مگر سرداروں نے اُٹھکر تھام لیا حمزہ ثانی نے فرمایا فرہاد خان کو بلا لو چوبدار نے آکر فرہاد خان سے کہا کہ چلیے اُنھون نے کہا کہ مین نہ جاؤنگا اب منھ نہ دکھاؤنگا اور سرداروں سے اشارہ کیا کہ تم یہ دونوں لاشے خدمت مین آقا کے لے جاؤ اور والد نامدار کی طرف سے بعد آداب و تسلیمات کے عرض کرنا اور کہنا کہ انھون نے عرض کیا ہی کہ خدا ایسے جوان بیٹے کی لاش کسی باپ کو نہ دکھائے اور آپکو صبر عطا فرمائے یہ کمترین اب منھ حضور کو نہ دکھائیگا یہین لڑ بھڑ کر مر جائیگا کسی اور سردار کو یہان بھیجیے کہ وہ آکر ناموس صاحبقرانی کی حفاظت کرے عنقریب غلام بھی حضور پر تصدق ہوا چاہتا ہی کیونکہ فدوی نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مین ایک باغ مین گیا ہون اور وہان مجھسے ملک قاسم عالی ہمم اور شیرویہ عالی تبار اور قباد شہریار اور علمشاہ ذیجاہ سے ملاقات ہوئی ہی اور مجھسے علمشاہ نے فرمایا تھا کہ ای لندھور اب تمکو بھی خدا ہمسے بہت جلد ملائیگا یہی مرتبہ تمھارے بھی ہاتھ آئیگا پس معلوم ہوتا ہی کہ ایام زیست اس کمترین کے پورے ہوگئے ساغر عمر لبریز ہوگیا عنقریب ہی چھلک جائے اور بعد ایسے شیر کے آپکو کیا منھ دکھاؤن سردار یہ کل باتین فرہاد خان ہندی سے سنکر بارگاہ مین امیر ثانی کے آئے جیسے ہی نظر حمزہ ثانی کی لاش پر داراب کے پڑی ضبط کا یارا نہ رہا اپنے تئین لاشہ پر گرا کے اور لاشے کو چھاتی سے لگا کے رونا شروع کیا فرماتے تھے کہ ای فرزند ارجمند تیرے بعد زندگی ہیچ ہی جب تجھسا فرزند سعید رشید جری شجاع تیغزن صف شکن نہ رہا تو اب دنیا مین کیا باقی ہی جب سرداروں نے دیکھا کہ امیر ثانی کی روتے روتے عجیب حالت ہوگئی ہی اور قریب ہی کہ اپنے تئین فرط الم سے ہلاک کرین سب نے لاش سے داراب کے امیر ثانی کو بدقت تمام جدا کیا اور لاشے کو وہانسے اُٹھوا دیا جب امیر ثانی کو تھوڑی دیر کے بعد رونے سے فرصت ہوئی اور لاش ارماس بن عزماس

کی دیکھی حکم دیا کہ اس لاش کو پھینک دو اور پکارے کہ فرہاد خان کو لاؤ سرداروں نے عرض کی حضور
فرہاد خان تو یہان نہین ہین فرمایا ابھی تو سنا تھا کہ وہ بھی ہمراہ لاش آئے ہین کہ چوبدارون نے عرض کی
کہ حضور وہ دربارگاہ پر بیٹھے رو رہے ہین اپنی جان غم سے کھو رہے ہین کہتے ہین کہ مین اندر نہ جاؤنگا اپنا
منھ آقا کو نہ دکھاؤنگا حمزہ ثانی نے جو یہ بات سنی اپنے مقام سے اُٹھے اور دربارگاہ پر آئے یہان جو
دیکھا تو فرہاد خان کی عجیب حالت ہی انتہا سے زیادہ جوشش رقت ہی امیر ثانی نے گلے سے لگایا
اور بہ شفقت فرمایا کہ اسمین کسی کا چارہ نہین یہ امور قضا و قدر ہین اور تمکو ایسا خیال کرنا خلاف عقل ہی
تمھاری جانب ایسے خیالات کون کرسکتا ہی تم لوگون کی شجاعت اظہر من الشمس ہی اپنے والد کی کیفیت بیان
کرو یہ کلمہ جو فرہاد خان نے سنا اور وہ کلمات لندھور کے یاد آئے اور زیادہ جوش رقت ہوا حمزہ ثانی
نے گھبرا کے پوچھا کیون فرہاد خان خیر تو ہی اُنھون نے گریہ کو ضبط کرکے عرض کی حضور خیر ہی والد نامدار
کا مزاج اچھا ہی حضور کو آداب و تسلیمات عرض کیا ہی اور یہ بھی عرض کیا ہی کہ خدا کسی کو نہ دکھائے ایسے فرزند
ارجمند کا لاشہ حق تعالے حضور کو اسکے عیوض مین صبر عطا فرمائے اور اب کسی اور سردار کو اسطرف کا وانہ
فرمایئے کیونکہ کمترین بھی اب چند روز کا مہمان ہی حضور کو اب منھ نہ دکھاؤنگا حمزہ ثانی نے جو یہ بات
سنی اور زیادہ مغموم ہوئے فرزند لندھور کو اندر بارگاہ کے لیکر آئے اور باتین کرنے لگے یہان تو یہ باتین
ہو رہی تھین کہ پھر چوبدار نے آکر عرض کی کہ حضور ایک شخص دربارگاہ پر حاضر ہی انداز سے نامہ وَر کسی کا
معلوم ہوتا ہی امیدوار باریابی ہی امیر ثانی نے حکم دیا کہ اندر بلالو حسب الحکم وہ شخص اندر بارگاہ کے آیا امیر ثانی
کو سلام کیا اور ایک عرضی پیش کی امیر ثانی نے جب اُس عرضی کو لیا دیکھا کہ لفافہ ایک طرف سے کھلا ہی فرمایا
خدا خیر کرے یہ کہکے جب اُس عرضی کو لفافے سے نکالا اور پڑھا تو اسمین بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ
حضور کو خدا مع وابستگان دامن دولت کے سلامت رکھے ہم لوگ اب اس قابل نہین رہے جو حضور کے
دربار مین آئین اور آپکو منھ دکھائین ہمارے سردار نامدار لندھور بن سعدان گرد نے آدم خوارون سے
لڑبھڑکر تین روز مین اپنی جان دیدی ہم لوگ زندہ رہے لاش کو اپنے سردار کی وہان سے لے آئے اور بوجہ
شرمندگی کے حاضر خدمت فیضدرجت نہوسکے اور بے اذن سرکار فیض آثار طرف ہند کے جاتے ہین اور
تجویز یہ کیا ہی کہ لاش اپنے سردار نامدار کی سیرگاہ ہند مین دفن کردین حضور ہماری اس خطا کو معاف
فرمائین کہ بے اجازت ایک امر عظیم اپنی راے سے کیا ہی یہ جو مضمون امیر ثانی نے پڑھا اپنے مقام سے
اُٹھے اور فرہاد خان پسر لندھور کے پاس آئے اور انکو گلے سے لگاکر رونے لگے فرہاد خان
بھی سمجھ گئے کہ والد نامدار نے جو کہا تھا شاید وہی کیا اپنی بھی جان دیدی یہ بھی رونے لگے سردارون نے
جو پوچھا کہ حضور اس عرضی مین کیا تحریر تھا امیر ثانی نے فرمایا کہ کس زبان سے کہون کہ اسمین کیا لکھا ہی
لندھور بن سعدان گرد بھی راہی ملک عدم ہوئے بڑا غضب ہوا غرضکہ وہ شب تو حمزہ ثانی
نے ماتم مین بسر کی دوسرے روز نماز صبح پڑھکے اپنے سردارون سے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ لاش دارا بگین زرہ
کی خدمت مین امیر کشورگیر کے لیجاؤن اور خبر مرگ لندھور بھی اُنکو سناؤن آپ لوگون کو اب اپنے
فعل کا اختیار ہی اگر مزاج مین آئے تو طرف سبائل کے جایئے ورنہ مین کسی پر جبر نہین کرتا ہون جب
سب نے امیر ثانی کی یہ کیفیت دیکھی سردار رونے لگے اور دست بستہ عرض کی کہ غلام جب آپ سے

آقا کے قدمون سے جدا ہونگے کیونکر زندہ رہینگے اور کون ہماری قدر کریگا ہم بھی ہمراہ رکاب مکہ معظمہ چلینگے زیارت سے امیر کشورگیر کی بھی مشرف ہونگے حمزہ ثانی نے فرمایا کہ اگر آپ حضرات کا یہی قصد ہے تو اس سے بہتر ہوگا کہ آپ لوگ یہان سے طرف سبائل کے روانہ ہون اور وہان جاکر زمرد ثانی ملعون سے مقابلہ کرین کہ اب اُس کافر کے مقابلہ مین کوئی نہین یہ فرما کر امیر ثانی نے لاش داراب کی ہمراہ لی اور طرف کعبہ طیبہ کے کوچ فرمایا یہان جو سردار اور بادشاہ باقی تھے اُنھون نے بھی سامان سفر درست کرنا شروع کیا بادشاہ نے حکم دیا کشتیون کا سامان درست کیا جاے اور اٹالا لدوا یا جائے آج ہی کل مین ہم لوگ سمت سبائل سفر کرینگے یہ حکم پاکر ملازمون نے سب انتظام سفر درست کیا اور اٹالا لدوا یا جب سب پیش خیمہ روانہ ہوگیا تو تھوڑی دیر کے بعد سب غازیان دیندار بھی مع اپنے اپنے بادشاہون کے کوچ کیا اور طرف سبائل کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب ذرا کلمۂ داستان زمرد ثانی کے سنئے

کہ جب زمرد ثانی نے دربار برخاست کیا اور اپنے آرام گاہ مین جاکر سو رہا شب بھر تو خواب راحت مین صبح ہوئی ایک نامہ زمرد ثانی کے پاس آیا زمرد ثانی نے اُس نامہ کو کھولا تو اُسمین لکھا تھا زبرجد ثانی اور علامہ بن دمامہ اور تخییل بے مثال و قبیل ان لوگون نے وعدہ کیا ہے اور ایک دن قرار دیا ہے کہ ہم لوگ سب چاہ بابل پر جمع ہون اور وہان کچھ باتین صلاح جنگ کی کی جاوین لہذا فلان روز وہ جلسہ مقرر ہے آپکو بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ ضرور تشریف لائیے اور شریک صلاح ہو جیسے یہ نامہ جو زمرد نے پڑھا فوراً نجتگان کو طلب کیا نجتگان حاضر خدمت فیضدرجت ہوا زمرد نے کہا کہ میرے پاس ابھی ایک نامہ آیا تھا جسکا خلاصہ مدعا یہ ہے کہ زبرجد ثانی وغیرہ نے ایک جلسہ قرار دیا ہے اور اُنہیں جلسہ مین صلاح جنگ ہوکر ہم لوگ اہل اسلام سے عیوض خون بزرگان لینگے کیونکہ تورج و لعل بن تورج نے سامان لشکرکشی درست کیا ہے مین اس نامے کے آنے سے اسوقت بہت خوش ہوا اور ضرور بالضرور اس جلسہ مین جاؤنگا تم یہ کام کرو کہ قبل میرے جانے کے طرف چاہ بابل کے روانہ ہو جاؤ اور ایک نامہ میرا لیتے جاو یہ ملکہ اشرار جادو معشوقہ کو میری دے دینا اور اُسکو اس طرف روانہ کرکے تم چاہ بابل کی طرف چلے جانا مین بعد خرابی سبائل اُس طرف ضرور آؤنگا وزیر نے کہا بہت مناسب ہے مجھکو نامہ عطا فرمایا جاوے زمرد ثانی نے ایک نامہ اپنے ہاتھ سے اُسی وقت تحریر کیا اور نجتگان کو دیکر رخصت کیا یہ طرف ملکہ اشرار جادو کے روانہ ہوا بعد قطع منازل و طی مراحل وارد بیابان اشرار ہوا اور ملکہ اشرار جادو کے مکان پر گیا نامہ زمرد ثانی کا اُسکو پہونچایا اُسنے نامہ جو زمرد کا دیکھا ناز و غمزے سے اُس نامے کو نجتگان کے ہاتھ سے لیکر کہا کہ کچھ واہیات خرافات تحریر ہوگی اسکے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے تمکو اگر یہان آنا تھا تو خود چلے آئے ہوتے اس نامے کی کیا حاجت تھی کہین راہ مین پھینکدیا ہوتا نجتگان نے کہا حضور اس نامے کو ملاحظہ فرمائین آپکو ہمارے شہریار نے طلب کیا ہے اور علاوہ اسکے کل کیفیت جنگ بیان کی اور یہ بھی بات ظاہر کردی کہ اب پھر قریب لڑائی ہونے والی ہے آپکا جانا ضرور ہے اشرار نے کہا کہ مجھکو اتنی فرصت نہین کہ مین اُن تک جاسکون ہان اگر میرے مزاج مین آئیگا چلی جاونگی نجتگان نے جب بہت اصرار کیا تو ملکہ اشرار جادو نے نامہ زمرد ثانی کا کھولا اُسمین لکھا تھا کہ اے مونس شبہاے تنہائی واے انیس خاطر اندوہگین و ناشکیبائی پس از اشتیاق زیارت فرحت آثار کے واضح ہو کہ گو اسوقت سب سامان عیش مہیا ہین مگر بے تمہارے

سب ہیچ ہین بمتسے زندگی کا مزا ہی یہان ہین نے اپنا بڑا نام کیا جو کسی سے نہو سکتا ہین نے داراب سیمین زرہ کہ بیٹے
حمزہ ثانی کے تھے مجھسے مقابلہ کرنے آئے تھے اُنکو قتل کیا بعد اُنکے لندھور بن سعدان کو بھی مارا اب سبائل
مین کوئی ایسا نہین ہی جو میرا مقابلہ کرے عنقریب مین اس مقام کو تباہ کرکے طرف چاہ بابل کے جانے والا ہون اگر
تم اتنی توجہ کرو کہ اس نامے کے دیکھتے ہی میرے پاس چلی آؤ تو میرا دل نہ گھبرائے یہ زمانہ بعیش و خوشی بسر
ہوجائے پھر یہانسے ہمارے ساتھ طرف چاہ بابل کے چلو وہان کے میلے مین شریک ہو ملکہ اشرار جادو نے
جو یہ مضمون پڑھا تیوری چڑھا کر نحستگان سے کہا کہ مین تو اسکے مضمون کو بے پڑھے سمجھ گئی تھی کہ اپنے مطلب
کی تحریر ہوگی خیر اگر مجھکو فرصت ہوگی جاؤنگی اُنکی بھی خوشی کرونگی وزیر زمرد نے بہت منتین کرکے تاکید
کردی کہ آپ ضرور ضرور تشریف لیجائیے گا کیونکہ مین بھی خداوند کے پاس نہین ہون جو اُنکی طبیعت کو بہلاتا
رہون اور وہ تنہائی مین بہت گھبرائینگے دل جب ہی بہلے گا جب آپسے رفیق کو پائینگے ملکہ اشرار جادو
نے کہا خیر دیکھا جائیگا کچھ اور باتین کرو نحستگان تھوڑی دیر اشرار سے باتین کرتا رہا بعدہ رخصت ہوکر
طرف چاہ بابل کے روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد ملکہ اشرار جادو حمام مین گئی اور غسل کرکے پوشاک
تبدیل کی زیور آراستہ کیا اور اپنی کنیزان مہر طلعت کو بھی نہانے کا حکم دیا جب ان سب نے بھی بناؤ سنگار سے
فراغت پائی تو ملکہ اشرار جادو نے ایک طاوس سحر طیار کیا اور اُسپر سوار ہوکر اور اپنی کنیزون کو ہمراہ
لیکر ایک ابر سحر بنایا اور طرف سبائل کے پاس زمرد ثانی کے روانہ ہوگی اب انکو اور نحستگان کو راہ مین چھوڑیے

وہ کلمہ داستان حمزہ ثانی کے ملاحظہ فرمایئے

کہ جب یہ لاشہ داراب سیمین زرہ لیکر طرف مکہ معظمہ کے چلے تو بعد طی مراحل و قطع منازل داخل مکہ معظمہ ہوئے
اور خدمت مین امیر کشور گیر حمزہ صاحبقران کے پہونچے اُنھون نے جاتے ہی دیکھا کہ امیر مصروف
تلاوت کتاب خدا ہین حمزہ ثانی خاموش کھڑے رہے جب صاحبقران نے آنکھ اُٹھائی اُنھون نے
جھک کے سلام کیا اور قدم سے لپٹ کے رونے لگے صاحبقران نے انکی پشت پر دست مبارک پھیرا اور
فرمایا کہ کیون اسقدر گریہ کا کیا باعث ہی اُنھون نے رو کر عرض کی کہ حضور میری صاحبقرانی مین سوا ے میرے
زوال کے اور کچھ حاصل نہین ہی کافرون نے میرے دل کو بہت ستایا جوان فرزند کو قتل کیا علاوہ اسکے زینت لشکر
اسلام یعنی لندھور بن سعدان گرد کو بھی کو قتل کیا اب مین بھی اپنی بقیہ عمر آپ ہی کے زیر قدم مبارک
عبادت خدا مین صرف کرونگا اور اس جوان کی لاش جہان ارشاد والا ہو دفن کی جاوے امیر نے
نے جو اپنے سردار کے مرنیکا واقعہ اس طور سے سنا اور لاش داراب نوجوان دیکھی بہت
افسوس فرمایا اور ارشاد کیا کہ اس لاش کو قبر قباد و شہریار کے پہلو مین دفن کرو اور صبر کرو مشیت پروردگار
مین کیا چارہ ہی اور ایسا قصد ابھی نہ کرو تمھارا ابھی یہ زمانہ نہین ہی بہتر ہوگا کہ جہان تمنے سب لشکر کو
روانہ کیا ہی وہان تم خود بھی چلے جاؤ حمزہ ثانی نے بہت عذر کیا مگر صاحبقران نے کچھ نہ مانا اور
انکو مع عمرو ثانی وہانسے رخصت کیا اور یہ رخصت ہوکر چلے کہ حال انکا بھی عرض کیا جائیگا مگر زمرد ثانی
کہ قلعہ سبائل پر مقیم ہی اسکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ لشکر اسلام بڑے زور و شور سے آتا ہی اسنے اپنے سردارون
کو جمع کرکے یہ بات ظاہر کی کہ ہم لوگ چونکہ بہت ہی پریشان ہین اور ابھی دو سردارون نے آکر ہمارے لشکر
کو اسطرح خراب و برباد کیا ہی اور اب یہ خبر معلوم ہوئی ہی کہ لشکر اسلام کے سب سردار بڑے زور و شور سے

خبر مرگ داراب دلبند حضور سنکر آتے ہین اگر ہم اس حالت مین اُنسے مقابلہ کرینگے ضرور تکلیف اُٹھائینگے
اس سے کوئی ایسی راے معقول نکالنا چاہیے کہ مقابلہ بھی لشکر اسلام سے ہو اور زحمت بھی اُٹھانا نہ پڑے سرداروں نے
یہ بات سنکے عرض کی کہ خداوند ہماری راے مین یہ بات مناسب ہی کہ حضور طرف نخوت حصار کے تشریف
لیچلین کہ وہ مقام یہانسے بہت نزدیک ہی اور بادشاہ وہان کا نخوت شیر سر اہل اسلام کا دشمن ہی جب حضور
وہان تشریف لیجائینگے اور اُس سے اپنے جانیکا سبب بتائینگے وہ ضرور حضور کی مدد کریگا زمرد ثانی نے
یہ بات سنکے بہت پسند کی اور صبح کو نخوت حصار کی راہ لی دو روز تک برابر روا روی کرتا ہوا چلا گیا تیسرے
روز سرحد نخوت حصار مین پہونچا وہانکے حاکم یعنی نخوت شیر سر کو جو یہ خبر پہونچی کہ زمرد ثانی
سبائل سے یہان آیا ہی پانچ ہزار سردار ہمراہ لیکر واسطے استقبال کے آیا اور بڑے اعزاز و اکرام سے
زمرد ثانی کو اپنے یہان لایا تخت پر بٹھایا تشریف آوری کا سبب دریافت کیا زمرد نے کل کیفیت ابتدا
سے بیان کرکے کہا کہ اب آپ کوئی تدبیر ایسی فرمائیے کہ اہل اسلام تباہ و خراب ہون کیونکہ ان لوگون
نے ہمارے بزرگون کو بیجرم و خطا اس حسرت و یاس سے قتل کیا ہی کہ جنکی حالت ابتک یاد آکر ہم لوگون کو
مغموم و مضمحل کر دیتی ہی نخوت شیر سر نے جو یہ باتین سنین کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے چین سے سیر کیجیے مین
اسکا کل انتظام کرلونگا یہ کہکر ایک نامہ غرازیل جادو کو تحریر کیا کہ تم اس نامے کو دیکھکر فوراً ہمارے پاس
چلے آؤ ایک ضروری کام ہی اگر عرصہ ہوگا تو یہ موقع پھر ہاتھ سے نکل جائیگا یہ وقت آیندہ نہ ملیگا اور
مہتر غرور کہ عیار اسکا ہی اُسکو دیکر کہا کہ اس نامے کو جلد پاس غرازیل جادو کے پہونچاؤ اور اُنکو اپنے
ساتھ لیکر بہت جلد میرے پاس آؤ یہ تو نامہ لیکر طرف عزازیل کے روانہ ہوا اور یہان خبر آمد زمرد تمام
نخوت حصار مین مشہور ہوئی اور لوگ شائق ہوکر زمرد کی ملاقات کو آنے لگے اور سب بہت خوش
ہوئے مگر معلم کتاب دار کہ وزیر خوش تدبیر اور ملازم قدیم ہی نخوت شیر سر کا اسنے جو تباہی مسلمانان
کی خبر سنی بہت محزون و مغموم ہوا اور ایک نامہ جمشید بوریا نشین کو کہ درویش تارک الدنیا ہے تحریر
کیا اور بعد القاب و آداب کے یہ لکھا کہ یہان زمرد ثانی آیا ہی اور اُسنے ہمارے شہریار نخوت شیر سر
سے بمقابلہ مسلمانان مدد چاہی ہی ہمارے شہریار نے اُسکو قبول فرمایا اور ایک نامہ خاص اپنے ہاتھ سے
لکھکر عزازیل جادو کو روانہ کیا ہی اور اُسکو طلب فرمایا ہی دیکھین اُس سے کیا کیا جاتا ہی تو برادر
تمسے جہانتک ممکن ہو تم در پردہ مدد کرو اہل اسلام کی کیونکہ وہ لوگ امر حق کی کوشش کرتے ہین جب
یہ نامہ جمشید کو پہونچا اور وہ اس مضمون سے مطلع ہوا تو اُسنے جواب مین اس نامہ کے معلم کتاب دار
کو یہ تحریر کیا کہ مین بھی اہل اسلام کو اور دین خداپرستی کو بہت عزیز رکھتا ہون اور مجھسے جہانتک ممکن
ہوگا مین مدد اہل اسلام کی ضرور کرونگا آپ خاطر جمع رکھیے گا جب یہ جواب نامہ معلم کتاب دار نے دیکھا
بہت خوش ہوا اس نامے کو پڑھ ہی رہا تھا کہ ایک ہرکارے نے آکر اس سے عرض کی کہ حضور کو شہریار طلب
فرماتے ہین یہ پوشاک درباری پہنکر دربار نخوت شیر سر مین آیا یہان آکر عجیب سامان دیکھا کہ مکان
بہت تکلف سے آراستہ کیا گیا ہی ہر جانب آئینہ بندی ہی شیشہ آلات مقام مقام پر سقف بارہ دری مین
آویزان ہین تمام اہل دربار جمع ہین ایک جانب دو تخت زرین بچھے ہین ایک پر زمرد ثانی دوسرے پر
نخوت شیر سر بیٹھا ہی جام شراب گردش مین ہی ماہرویان سیمین بر و پری وشان حور پیکر پائین جلسہ نازو

اندازسے بیٹھی ہین ایک زہرہ خصال حور جمال سیم بر رشک قمر بھاؤ بتا کے یہ غزل گا رہی ہی اہل محفل کو سنا رہی ہی غزل

نگہ کیا اور مژہ کیا ہم تو دونون کو بجا سمجھے
بہا خون کوے قاتل مین اُسی کو خون بہا سمجھے
ہر اک گردش مین سو انداز ناز فتنہ زا سمجھے
اور اُس پر بھی نہ سمجھے وہ تو اُس بت کو خدا سمجھے
نہ سمجھے اے سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے
ہم اپنی خاکساری کو اپنے حق مین کیمیا سمجھے
نسیم صبح گلشن مین اگرچہ ہو دم عیسیٰ
چٹکنے کو صبا غنچے کی آواز درا سمجھے
حنا اسلاف پوچھے مجھسے رستے الکے زخمون کا
کہ عاشق تھے پہلو مین اُسی کو دل کی جا سمجھے
ہوئے ہر زخم دل تدبیر جراح سے بدتر
دل اشکستہ میرا اپنے حق مین مومیا سمجھے
مجھے آتا ہے رشک اُس نغمہ آشنا ساقی
اگر سمجھے تو درد معصیت کو نقش پا سمجھے
نحوست بھی سعادت ہو گئی سودے مین زلفون کے
کہین الیسا ہوئے ہمیشہ کا فراد سمجھے

ترے کوچے کو وہ بیمار غم دار الشفا سمجھے
اسے تیر قضا اُسکو پر تیر قضا سمجھے
رہی کچھ تلخ کامی اس زندگانی کا مزا سمجھے
فلک کو ہم کسی کافر کی چشم سرمہ سا سمجھے
برائی مین ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے
بڑے ہین تجھسے سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے
ترے کشتے جو یون خواب عدم سے یکبیک چونکے
ترا بیمار غم تجھ بن سموم جانگزا سمجھے
نہ دی رخصت نظر کو میری جانب کیون تغافل نے
حنا دوستان و رو دل اگر وہ دلربا سمجھے
کرے آہ رسا میری جو سیر عالم بالا
انھین ٹانکے نہ سمجھے خندۂ دندان نما سمجھے
عدو آیا ہی بنکر نامہ بر لکھا نصیبون کا
نہ دع ما کدر جانے نہ جو خذ ما صفا سمجھے
خبر سنتے تھے تاثل سے ہوئے ہم بیخبر بالکل
گلیم تیرہ بختی سر پہ ہم ظل ہما سمجھے
سمجھ ہی مین نہین آتی ہے کوئی ناز و ادا اسکی

اجل کو جو طبیب درد مرگ کو اپنی دوا سمجھے
شہیدان محبت خوب آئین وفا سمجھے
کہ جو زہر آب تیغ یار کو آب بقا سمجھے
ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
پر اسکو سمجھ برا سمجھے برا سمجھے
وہ ہمسے خاکسارون کو جب اپنا خاک پا سمجھے
مگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے
روان ہوتا ہے پیشان ہر اک کاروان گل
اسے بھی آہ و میری بخت نارسا سمجھے
اگر دل کو نکالا چیر کر پیکان تو رہنے دو
فلک کو بھی زمین کی ایک آسیا زیرپا سمجھے
محبت سے ذرا گر موم ہو اُس سنگدل کا دل
کرینگے لیکے خط کیا مدعی سے مدعا سمجھے
نہ آیا خاک بھی رستہ سمجھ مین عمر رفتہ کا
ترے پیغام لاکر گویا کہ پیغام قضا سمجھے
ہے اُسنے زلف کو چھیڑا اپنا دل لرزتا ہے
کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے

معلم کتابت اُسنے جو یہ کیفیت دیکھی دربار مین آیا پہلے نخوت شیر سر کو سلام کیا العبدہ زمرد ثانی کو تسلیم کرکے روبرو کے نخوت ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا نخوت نے اشارہ بیٹھنے کا کیا معلم اپنے مقام وزارت پر آکر بیٹھا اور گانا سننے لگا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اسنے دیکھا کہ عزازیل جادو نے دربار مین آکر زمرد کو سلام کیا نخوت شیر سر نے مزاج پوچھا اسنے جواب دیا نخوت نے اسکو اپنے پاس بلاکر بٹھایا اور ذرا سے توقف کرکے اس سے متوجہ ہوا اور کہا کہ اے عزازیل جادو لشکر اسلام ادھر آتا ہی لہذا ہم اُنکی گرفتاری کی تدبیر یون کرتے ہین کہ ایک نامہ اخواص آدم خوار کو لکھتے ہین کیونکہ قلعہ اُنکا قریب دریا ہی اور لشکر اسلام بھی دریا کی راہ سے آئیگا اگر وہ تمسے کچھ اسباب مدد چاہین اور کوئی کام تمھارے سپرد کرین تو اُسکو بخوبی تمام انجام دینا اِسکا ممنون مین ہونگا عزازیل نے اس امر کو بسر و چشم منظور کیا اور نخوت سے رخصت ہو کر روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد نخوت نے ایک نامہ اپنے ہاتھ سے لکھا اور سر نامہ پر اپنی مہر کی مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ لشکر اسلام تمھاری طرف آتا ہی تم سب سردارون کو گرفتار کرو کیونکہ یہ غذا تمھاری بہت معقول ہی اور ہماری بھی اسمین خوشی ہی جب یہ نامہ تیار ہوا نخوت نے مہتر غرور کو بلا کر دیا اور پتہ قلعۂ اخواص کا بتلایا غرور یہ نامہ لیکر روانہ ہوا جب بعد طی مراحل و قطع منازل پاس اخواص کے پہونچا اور یہ نامہ اُسکو دیا اُسنے نامے کو پڑھا اور جواب اسکا لکھ دیا کہ مین ضرور تعمیل حکم کرونگا اور اپنے ہرکارے کی معرفت عزازیل جادو کو بلوایا اور

نگہبانی دریا کی اُسکے سپرد کی یہ تو پہلے نخوت سے وعدہ کرچکا تھا دریا پر محافظت کرنے لگا اسکو تو اس حال چھوڑیے اب کیفیت لشکر اسلام کی ملاحظہ فرمائیے کہ جب سرداران اسلام کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ زمرد ثانی سبائل سے بھاگ کر بیابان نخوت مین پہونچا ہی اور وہان مقیم ہی ان لوگون نے یہ صلاح کی کہ اب سبائل کی طرف جانا مناسب نہین ہی بہتر یہ ہی کہ ہم لوگ بھی بیابان نخوت کی طرف چلین اور وہان پہونچکے زمرد سے مقابلہ کرین یہ بات آپسمین پختہ کرکے سب اہل اسلام متوجہ ہوئے طرف بیابان نخوت کے اور کشتیون کو اُسطرف پھیرا سب کے آگے ایک کشتی پر ایرج نامدار سوار تھے انھون نے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ درمیان دریا کے ایک قصر نفیس نظر آتا ہی دروازے اُس مکان کے کھلے ہین پردے نہایت عمدہ عمدہ پڑے ہین دور سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس مکان مین کچھ لوگ بھی بیٹھے ہین جلسہ ہو رہا ہی جو جو کشتی قریب پہونچتی جاتی ہی لطافت اُس مکان کی معلوم ہوتی ہی جب بہت قریب پہونچے تو آواز سنائی دی معلوم ہوا کہ کوئی خوش آواز تانین لے رہا ہی یہ آواز جو ایرج کے کان مین آئی دل بےچین ہونے لگا کشتیبان سے کہا کہ کشتی کو اسطرف پھیر دے مین ضرور اسکی کیفیت معلوم کرونگا نہین معلوم یہ جلسہ کسکا ہی اور بانی جلسہ کون ہی کشتیبان نے حسب الحکم کشتی کو اسطرف پھیرا اور کشتی قریب اُس مکان کے پہونچی اور اب جو ایرج نے نگاہ کی تو دیکھا واقعی مکان اندر سے بھی بہت نفیس ہی جا بجا قرینے سے روشنی ہو رہی ہی ماہرویان لالہ عذار صف بصف بیٹھی ہین ارباب نشاط ناچ گانے مین مصروف ہین انھون نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین اس مکان مین ضرور جاؤنگا یہ کہکر کشتیبان سے کہا کہ کشتی قریب اس دروازے کے لگا دے جیسے ہی کشتی اُسنے قریب دروازے کے لگائی اور ایرج نے اُترنے کا قصد کیا دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین سمن بر رشک قمر مسند زرین سے اُٹھکر قریب دروازے کے آئی اور ایرج سے کہا کہ ای شہریار تشریف لائیے زہے نصیب ہم لوگون کے کہ آپسا پہلوان جلیل ہماری محفل کو زینت بخشے یہ کہکر ہاتھ ایرج کا اپنے ہاتھ مین لیا اور باعزاز تمام کشتی سے اُتار کر اندر مکان کے لیگئی ایرج نے جو اسکو اسقدر متوجہ پایا انکو بھی کچھ خیال پیدا ہوا نازنین نے انکو لیجاکر مسند پر بٹھایا اور ایک صراحی اُٹھاکر اپنے ہاتھ سے جام بلورین کو لبریز کیا اور کہا ای شہریار اسکو نوش جان فرمائیے ایرج نے چاہا مین جام اپنے ہاتھ مین لون مگر نازنین نے نہ مانا اور کہا میری خوشی یہ ہی کہ آپ میرے ہاتھ سے شراب نوش فرمائیے ایرج کہ محو جمال تھے بےتکلف اُس شراب کو پی گئے جیسے ہی شراب حلق سے اُتری بیہوشی از حد طاری ہوئی ہی انکا سر چکرایا اور اُس نازنین نے کہا کہ منم عزازیل جادو ایرج نے چاہا کہ تلوار ماردون مگر بیہوشی اپنا کام کرچکی تھی لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے اسنے انکو بہت جلد وہان سے اُٹھاکر مسلسل کیا اور ایک آدمی کو انکی صورت بناکر اُس مسند پر بٹھادیا اور ناچ گانا اُسی طرح سے ہونے لگا بعد تھوڑی دیر کے اُسی طرف سے سبز قبا کی بھی کشتی آئی اور انکی نگاہ پڑی کہ کشتی ایرج کی ایک مکان کے دروازے کے قریب قائم ہی اور اُسپر چند آدمی بیٹھے ہین مگر ایرج اور عیار انکا نہین معلوم ہوتے سبز قبا نے لوگون سے کہا کہ ذرا دریافت تو کرو یہ کیا معرکہ ہی جب لوگون نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایرج اندر تشریف لیگئے ہین سبز قبا قریب اُس دروازے کے آئے اندر سے ایرج نقلی نے آواز دی کہ یہان تشریف لائیے یہ جلسہ بہت معقول ہی سبز قبا نے جو قدم آگے بڑھایا اور اندر بارگاہ کے داخل ہوئے تو دیکھا مکان کا ہیکہ ہی قصر بہشت کا نمونہ ہی مہ جبینان مہر تمکین وماہرویان مہ جبین زیور جواہر سے آراستہ حسین نازنین

صف بصف بیٹھی ہین روشنی قاعدے سے ہو رہی ہی ساقیان سمن عذار جام بلورین شراب ارغوانی سے
مملو کرکے محفل جنت مشاکل مین تقسیم کر رہے ہین گانا ہو رہا ہی سبز قبا یہ سب سامان دیکھتے ہوئے قریب
مسند ایرج نقلی کے پہونچے ایرج نقلی نے انکی تعظیم کی اور انکو مسند پر بٹھایا اُسی نازنین نے ایک
صراحی کھینچکر اور جام ہاتھ مین لیکر شراب بھر کے سبز قبا کو دیا اور کہا کہ جہان آپ نے اتنی تکلیف اُٹھائی ہی
اور اس کنیز کی حرمت بڑھائی ہی اس شراب کو بھی نوش فرمائیے سبز قبا بھی ایسے محو لطافت جلسہ
تھے کہ کچھ خیال نہ کیا اور اُس جام شراب کو منھ سے لگا کر پی گئے پیتے ہی سر جھکا دیا اس نازنین نے کہا دیکھو
او سبز قبا یون گرفتار کر لیتے ہین ہم عزازیل جادو سبز قبا نے چاہا کہ اُٹھکر تلوار ماریں بیہوشی
اپنا کام کر چلی تھی گر پڑے اُسنے انکو بھی مسلسل کرکے الگ بٹھایا اور لوگون سے کہا کہ انکو خدمت مین
نخوت شیر سر کے لیجاؤ اور دو آدمیون کو اُنکی اور انکے عیار کی صورت بنا کر مسند پر بٹھاؤ پھر اُسی
طرح سے ناچ گانا ہونے لگا دور شراب چلنے لگا تھوڑی دیر مین کشتی امیر الزمان کی بھی اُس طرف سے
آئی اُنھون نے جو دو کشتیان اس مقام پر ساکن پائین کشتیبان سے کہا کہ ہماری کشتی بھی اسی طرف لے
چل کشتیبان نے حسب الحکم کشتی کو اسطرف پھیرا جب کشتی قریب آئی تو امیر الزمان نے لوگون سے دریافت
کیا کہ یہ لوگ کہان گئے ہین جو لوگ اُن کشتیون پر بیٹھے تھے اُنھون نے عرض کی کہ حضور یہ لوگ اندر گئے
ہین کہ ایرج نقلی نے جو امیر الزمان کی آواز سُنی پکار کر کہا کہ آپ بھی تشریف لائیے یہ جلسہ قابل دید ہی
امیر الزمان بھی کشتی سے اُتر کر اُس دروازے پر گئے جیسے ہی مکان کے اندر قدم رکھا لطافت اُس
مکان کی دیکھکر اور اُن پریوشون کی صورت کا معائنہ کرکے حیران جمال و محو دیدار ہوگئے سبز قبا نے
انکو بھی اپنے پاس بلایا مسند پر بٹھایا ایک نازنین حور پیکر رشک قمر کو دیکھا کہ تاج مرصع کا سر پر رکھے
دریاے جواہر مین غوطہ مارے ایک طرف بیٹھی ہی اُسنے امیر الزمان کو دیکھکر صراحی کھینچی اور جام شراب
مملو کرکے اُنکو بھی دیا اِنھون نے بھی اُس جام کو پیا پیتے ہی یہ بھی بیہوش ہوئے اُسنے انکو بھی گرفتار
کرکے نخوت کے پاس بھیجا اسی طرح تیئیس ۲۳ سردار اہل اسلام کے آئے اور یہان گرفتار ہوے بعد ان
تیئیس ۲۳ کشتیون کے کشتی بادشاہ لشکر اسلام کی آئی اور اُنھون نے یہ بات سُنی کہ سب سردار اس مکان
مین گئے ہین اُنھون نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مجھکو شک پیدا ہوتا ہی نہین معلوم اس مکان مین کیا
اسرار ہی تب تو شاپور شیر دل عیار طرار نے کہا کہ حضور خاطر جمع رکھیے غلام اسکی ماہیت دریافت کرتا ہی
بچکے چالاک ثانی اور برق ثانی کو بلایا اور اُنکو دو نازنینون کی صورت بنایا اور دو کشتیان
طلب کرکے اپنے تئین تاجر بزرگ کی صورت بنا کر اور اُن دونون کو ہمراہ لیکر اُن کشتیون پر سوار
ہوا اور اُس مکان کی طرف چلا جب کشتی اُسکی قریب اُس مکان کے پہونچی اسنے اپنے تئین اُس
مکان مین پہونچایا لوگون نے جو اسکو دیکھا پوچھا کہ اے مرد بزرگ تو کون ہی یہان تیرا کیا کام کہان
کا رہنے والا ہی کیا نام ہی شاپور شیر دل نے کہا کہ مین ایک مرد تاجر ہون وطن میرا اصفہان ہی
صدر ظلمانی میرا نام ہی مین نے دو لڑکیان ایک ملک سے نہایت حسین پائی ہین انکو علم موسیقی
تعلیم کرایا اب وہ ایسی ہوشیار ہوئین کہ ایک کی مثل دوسری ہی باتی اور انکا جواب دینے والا
یہ وہ دنیا پر نہین ہی اس امید پر انکو ساتھ لیے پھرتا ہون کہ شاید کوئی بادشاہ جمجاہ انکی قدر کرے اور

میرا دامن گوہر مقصود سے بھرے عزازیل نے جو یہ بات سُنی اپنے مقام سے اُٹھکر کہا کہ اسیوقت وہ دونا چہرہ
لڑکیاں کہاں ہیں تاجر نے جواب دیا کہ میرے ساتھ دوسری کشتی پر ہیں عزازیل نے اپنے ایک
مصاحب خاص کو حکم دیا کہ اُن لڑکیوں کو جا کر دیکھ آؤ کہ کیسی ہیں وہ مصاحب ساتھ اُس تاجر کے باہر مکان کے
آیا اور تاجر نے اُن لڑکیوں کو دکھایا اب جو نگاہ مصاحب کی لڑکیوں پر پڑی بحیران ہو گیا دیکھا ایک
زہرہ جبین دوسری مہر تمکین ایک سمن بر دوسری رشک قمر ایک حسن میں بیمثال دوسری حور خصال
ایک لالہ عذار دوسری ماہ رخسار نہ اسکا کوئی ہمسر ہے نہ اُسکا کوئی نظیر ہے حسن میں بیمثل ایک ایک
ماہ منیر ہے مصاحب وہانسے واپس آیا اور عزازیل کو آکر یہ حال سنایا کہ حضور آجتک ہزاروں حسین
مہ جبین دیکھیں مگر ایسی حسینان مہ جبین جنکو عابد کش و زاہد فریب کہنا بجا ہے نگاہ سے نہیں گذریں
عزازیل مشتاق ہوا اور تاجر کو حکم دیا کہ اگر مناسب جانو تو یہیں لاؤ ورنہ ہم تمہارے ساتھ وہیں
چلکر دیکھیں تاجر نے عرض کی حضور مالک و مختار ہیں مگر یہاں لانے میں غلام کو صرف اتنی ہی بات سے
انکار ہے کہ آپکی محفل میں ایسے ایسے جوانان عالیشان حسین بیٹھے ہیں اور اُنکے بھی شباب کے دن ہیں
اگر کسی کی طرف میل طبیعت ہوا تو غلام کہیں کا نہ رہا اس سے بہتر یہ ہے کہ اگر حضور اُنکے دیکھنے کے
مشتاق ہیں تو ہم لوگوں کو کوئی مکان الگ بتایا جائے کہ ہم وہاں ٹھہریں اور حضور اُنکو ملاحظہ فرمالیں
عزازیل نے جو یہ بات سُنی بہت پسند کی اور ایک مکان الگ تجویز کر کے لوگوں سے حکم دیا کہ اس
تاجر کو وہاں لیجاؤ اور اُن لڑکیوں کو بھی اُتارو ہم آکر دیکھیں گے حسب الحکم لوگ تاجر کے ہمراہ ہوئے اور
اُسکو اُس مکان تک لیگئے وہاں لیجا کر اُن لڑکیوں کو بھی اُتارا تھوڑی دیر میں عزازیل بھی اُس
مکان میں آیا نگاہ جو اُسکی جمال پر ان نازنینوں کے پڑی حیران جمال و محو دیدار ہو گیا اپنے دل سے
کہتا ہے کہ یہ واقعی انسان ہیں یا از قسم بنی جان ہیں حور ہیں یا پری ہیں صانع قدرت نے ہر چیز انکو عجیب
عطا فرمائی ہے آنکھیں رشک غزال ہیں ابرو مانند ہلال ہیں زلف کی تعریف ممکن نہیں بینی کو شمع حسن
کی لو کہنا بجا ہے تعریف دہان ہمسے کج مج زبانوں کا کام نہیں رخسارے بدر کامل سے بہتر ہیں مژگان نشتر ہیں
گردن صراحی بلور ہے عزازیل نے جو دونوں کو اسدرجہ حسین پایا ایک سے متوجہ ہوا اور کہا کہ تمہارا
نام کیا ہے اُس مہ جبین نے کہا کہ مجھکو یاسمن لالہ عذار کہتے ہیں عزازیل جادو نے پوچھا کہ
تم اس تاجر کے پاس کیونکر آئیں یاسمن لالہ عذار نے کہا کہ میرے والدین نے میری صغر سنی میں انتقال کیا
اور مجھکو عزیزوں کے سپرد کیا وہ مجھکو اپنے یہاں لیگئے میں از بسکہ بہت نا سمجھ تھی اور باپ میرا بھی ایک تاجر جلیل
تھا مال و متاع بیشمار رکھتا تھا بعد اُسکے حسب وصیت میری پرورش اور عزیزوں نے لی اور مال و متاع
میرے باپ کا سب اپنے قبضے میں کیا لیکن مجھسے اُن لوگوں کو یہ خیال رہتا تھا کہ جب یہ جوان ہو گی اپنے
باپ کے مال کی خواستگاری کریگی کسی صورت سے اسکو الگ کرنا چاہیے وہ لوگ تو اس تدبیر میں رہتے تھے
اُسی زمانے میں یہ تاجر اُس ملک میں پہونچا اُن لوگوں نے اس تاجر سے کہا کہ ہم لڑکی حسین مہ جبین اگر تمکو
دیں تو ہمکو اُسکے بدلے میں کیا دوگے اس تاجر نے دیکھنے پر معاوضہ مقرر کیا عزیزوں نے مجھکو اس تاجر
کو دکھایا اسنے دو لاکھ روپیہ معاوضہ کے دیکر مجھکو اپنے ساتھ لیا اور میری پرورش اپنی اولاد سے بڑھکر کی
جب مجھمیں کچھ سمجھ آئی اسنے علم آداب سکھایا پھر علم موسیقی سکھانے کے واسطے بہت سے اُستاد اس فن کے

جاننے والے ملکون سے جو اپنے شہر مین یکتا تھے بلا کر میرے واسطے مقرر کیے اور مین علم موسیقی سیکھنے لگی حضور اسنے مجھپر نو برس تک ماہران فن کو مقرر کیا اور سواے اس کام کے مجھکو دوسرا کام نہ رہا جب نو برس گذر گئے تو اسنے مجھکو اپنے ساتھ لیکر کوچ کیا گو اسوقت بڑے بڑے شاہزادگان قوی اقتدار نے میری خواستگاری کی لیکن اسنے بوجہ فرط محبت کے مجھکو جدا نہ کیا قول اسکا یہ ہی کہ جب کوئی ہم دونون کو ایک جا رکھنے کا وعدہ کرے اور تاجر کو حسب خواہش اُس کے روپیہ دے تب یہ ہماری جدائی گوارا کریگا بلکہ یہ بھی اکثر کہتا ہی کہ مین یہ بھی وعدہ کرلونگا کہ ہر سال مین ایک بار آکر ان دونون کو دیکھ جایا کرونگا عزازیل نے پہلے تو صورت ہی دیکھی تھی جب تقریر سنی تو اور حیران ہوا کہ ایسی سحر بیان فصیح البیان اجتک نگاہ سے نہین گذری واقعی تاجر نے ان پر بڑا ریاض کیا ہی علم ادب بھی خوب سکھایا ہی جب عزازیل اسکا حال دریافت کر چکا تو دوسری کی جانب متوجہ ہوا اور اُس سے بھی پوچھا کہ تم اپنی سرگذشت بیان کرو کہ تم کون ہو اور وطن تمھارا کہان ہی نام کیا ہی اُس نازنین نے ہاتھ باندھ کر جواب دیا کہ نام میرا سوسن گلرخسار ہی سرزمین بدخشان اباد یار ہی والدین میرے بہت آسودہ حال تھے اتفاق قضا و قدر سے سیار گلشن جنان ہوئے مجھے اور عزیزون نے پرورش کیا جب سن میرا چار برس کا ہوا تو میرے پرورش کنندہ لوگون کو سفر پیش آیا انھون نے مجھکو ہمراہ لیکر سفر کیا اثناے راہ مین قزاقون نے آکر گھیر لیا اور بہت سے آدمیون کو زخمی کیا بعض بیگناہ جان سے مارے گئے مین ازبسکہ صغیر سن تھی اور زیور بھی پہنے ہوئے تھی میرا مار ڈالنا اُن کافرون کو گوارا نہوا کم سنی اور طفلی پر رحم آیا مجھکو ایک قزاق نے گود مین اٹھا لیا اور وہان سے سب قزاق اپنے اپنے مقامون پر چلے نہین معلوم میرے اعزا پر پھر کیا گذری اور اب وہ کہان ہین زندہ ہین یا مر گئے اُس قزاق نے مجھکو اپنے گھر مین لا کر رکھا اتفاقات روزگار سے گذر اُس شہر مین خواجہ صدر ظلماتی کا ہوا اور انھون نے وہان اس مضمون کا ایک اشتہار دیا کہ اگر کسی کو کوئی کنیز یا غلام بیع کرنا ہو تو ہمارے پاس آئے ہم حسب دلخواہ اُسکا معاوضہ دینگے وہ قزاق جو مجھکو لایا تھا اُن روز بہت پریشان تھا دو روز سے آب و دانہ مہیا نہوا تھا مجبور ہو کر مجھکو اپنے ساتھ لیا اور پاس خواجہ صدر ظلماتی کے آیا اور مجھے پیش کیا خواجہ نے میرے معاوضے مین ڈھائی لاکھ روپیہ اُس قزاق کو دیا اور مجھے ہمراہ لیکر وہانسے کوچ کیا جب اپنے شہر مین آیا مدت تک مجھے علم ادب سکھایا جب مین نے حسب ضرورت اسکی تحصیل سے فراغت پائی تو صدر ظلماتی نے مجھکو علم موسیقی کی تعلیم دلائی بہت دنون تک اس علم کی تحصیل مین بھی عرق ریزی کی بہت سے شہرون سے بڑے بڑے استاد آئے انھون نے سکھایا جب اس علم سے بھی فراغت پائی تو صدر ظلماتی نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور سفر کیا اثناے سفر مین بڑے بڑے بادشاہان جلیل نے میری خواستگاری کی مگر حسب مرضی صدر ظلماتی معاوضہ نہ دے سکا اور بعض نے صدر کے شرائط کو نامنظور کیا کیونکہ خواہش صدر کی یہ ہی کہ مجھے اور یاسمن کو ایک شخص قبول کرے کیونکہ ہم دونون مین انتہا کی موافقت ہی اگر ایک دوسری سے جدا ہوگی تاب فراق نہ لا سکیگی تڑپ تڑپ کے مر جائیگی اور صدر ظلماتی بھی ہم دونون کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا ہی ہر ایک خواستگار سے یہی شرط کرتا ہی کہ ہر سال مین ایک بار انکے دیکھنے کو ضرور آونگا پھر ہر شخص ہمارا معاوضہ کیونکر دے سکتا ہی اسی وجہ سے صدر ہمکو اپنے ہمراہ رکھتا ہی عزازیل نے

اسکی بھی کیفیت سنی اور شیرین کلامی کی داد دی بعدہ صدر ظلماتی سے مخاطب ہوکر کہا کہ واقعی تمنے بڑا کام کیا بہت
اچھی طرح سے ان لڑکیون کو علم مجلس تعلیم کیا ہی صدر نے اٹھکر سلام کیا عزازیل نے کہا کہ اب مین انکے دوسرے
کمال کا مشتاق ہون صدر نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور یون انکے کمال کا اظہار کیا ہوگا نہ یہان سازندے
موجود ہین نہ محفل شراب وکباب ہی نہ مجمع جاننے والون کا ہی جو انکا دل لگے اور حضور کو بھی حظ وافر سے علاوہ
ان سب باتون کے مسافت سفر بھی ضرور ہی اگر حضور کو یہی منظور ہی تو جلسہ آراستہ کرائیے شراب وکباب منگائیے
سازندگان سرکاری آئین پھر انکو سنیئے تاکہ کچھ انکے کمال سے حضور کو بھی آگاہی ہو عزازیل نے صدر
کا کہنا قبول کیا اور حکم دیا کہ محفل کا سامان درست کرو خادم جو اُس جگہ پر موجود تھے یہ حکم لیکر وہان سے چلے
صدر ظلماتی کہ انکو حال دریافت کرنا منظور ہی عزازیل کو اپنی طرف مخاطب کیا اور ایسی دلچسپ باتین
کین کہ عزازیل بہت خوش ہوا اور کہا اے تاجر تو تو ان دونون لڑکیون سے بھی زیادہ خوش بیان ہی
مین نے تو انھین کو سمجھا تھا کہ خوش بیانی مین انکا نظیر نہین ہی مگر تو نے تو میرے دل کو اپنے قبضے مین
کرلیا صدر ظلماتی نے عجز وانکسار سے کام لیا اور تعجب سے دریافت کیا کہ آپ اپنے نام نامی سے آگاہ
فرمائیے کچھ پتا بتائیے کیونکہ خادم ایک عرصے سے تجارت کرتا ہی مگر آجتک کسی اقلیم مین حضور کی زیارت سے
مشرف نہین ہوا عزازیل نے کہا کہ اے صدر میرا عزازیل جادو نام ہی لوگون کو گمراہ کرنا میرا کام ہی
مالک میرا اخواص آدم خوار ہی مین یہان ایک ضرورت سے مقیم ہون بہت جلد یہان سے اپنے مکان کو
چلونگا تجھکو بھی ہمراہ لونگا دربار مین اخواص آدم خوار کے لیجاؤنگا تجھے خلعت فاخرہ دلاؤن گا
صدر ظلماتی نے جو یہ کیفیت سنی کہا حضور آپکے بادشاہ کو دریا مین کونسی ضرورت ہی جو آپکو یہان تعین
فرمایا ہی عزازیل نے کہا کہ مین تجھے اس بات کو ظاہر کرتا ہون اس راز سے ماہر کرتا ہون ابھی اس بات
کو اپنے ہی تک رکھنا کسی اور اپنے ہمراہی سے بھی نہ کہدینا وجہ اسکی یہ ہی کہ زمرد ثانی سبائل پر سے
دہشت مسلمانان سے فرار ہوکر پاس نخوت شیر سر کے آیا اور اُس سے مدد چاہی یہ خبر اہل اسلام کو
کسی نے پہونچادی وہ لوگ ازبسکہ صاحب جرأت وہمت ہین انکی طرف متوجہ ہوئے نخوت شیر سر
نے ایک نامہ ہمارے شہنشاہ یعنی اخواص آدم خوار کو لکھا کہ آپ کا قلعہ قریب دریا ہی آپ اہل اسلام کے
سردارون کو جس طرح بن پڑے گرفتار کرکے میرے پاس بھیجدیجیے اخواص نے ایک نامہ مجھکو تحریر کیا
کہ یہ کام سوائے تمھارے کسی سے نہوگا تم دریا کی نگہبانی کرو اور سرداران اہل اسلام کو میرے پاس گرفتار
کرکے بھیجو مین نے یہان آکر سحر سے یہ مکان بنایا اور بہت سے سردارون کو اپنے دام مکر مین پھنسایا اُنکو
تو قید کرکے پاس نخوت کے بھیجدیا اب اور لوگون کی راہ دیکھ رہا ہون اسی طرح تمام لشکر اسلام کو
گرفتار کرکے پاس نخوت کے روانہ کرونگا وہ ان سب کو اخواص آدم خوار کو دیدیگا اور آدم خوار
بڑے مزے سے گوشت اہل اسلام کا کھائینگے صدر ظلماتی نے جو کیفیت سنی بہت غمگین ہوا اور خدا کو یاد کیا
اور اپنے دل مین کہا کہ میرے ہاتھ سے جب بچ جاتا تو اور سرداران اسلام کو پاتا مگر افسوس زیادہ اس بات کا
ہوا کہ عزازیل نے یہ بیان کردیا کہ مین نے اُن سردارون کو اسیر کرکے پاس نخوت کے بھیجدیا ہی
صدر ظلماتی اپنے دل مین کہتا ہی کہ ایسا نہو کہ وہ ملعون ان سب کو دیکھتے ہی قتل کرا ڈالے تو بڑا غضب ہوگا
یہ تو اس خیال مین تھا کہ ملازمون نے عزازیل سے آکر عرض کی کہ حضور محفل آراستہ ہی تشریف لیچلین

عزازیل اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ صدر ظلمانی کا اپنے ہاتھ مین لیا ٹہلتا ہوا طرف محفل کے چلا ان دونون کے پیچھے وہ دونون نازنین لڑکیان بھی ہین یعنی چالاک ثانی اور برق ثانی اور شاپور شیردل صدر ظلمانی کی صورت بنا ہوا عزازیل کے ہمراہ ہی اسی صورت سے محفل تک عزازیل کے پہونچا صدر نقلی کی جو نگاہ محفل کی طرف پڑی دنگ ہو گیا دیکھا محفل ہی یا مجمع حسینان جنت ہی جو ہی وہ جوان خوش رو خوشخو لباس مکلف زیب جسم کیے مالے موتیون کے پہنے ہوئے بیٹھا ہی مقام محفل ایسا آراستہ ہی جسکی تعریف مین زبان لال ہی فرش قالین سے زمین رشک صحن گلشن ہی جھاڑ فانوس مردنگ کی روشنی سے عجیب سما ہی رات پر دن کا دھوکا ہی اگر سوزن باریک گرے صاف معلوم ہو جائے آئینہ سرو قد چارون طرف رکھے ہین صحبت تو ایک ہی ہی مگر عکس سے دور تک محفل معلوم ہوتی ہی کشتیان کباب کی گلابیان شراب کی بڑے تکلف سے وسط محفل مین رکھی ہین پایئن اُنکے ساقیان سمن عذار بیٹھے ہین منتظر ہین کہ حکم پایئن اور صراحی اُٹھایئن عزازیل کو جو سب نے آتے دیکھا تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے دروازے تک استقبال کو آئے یہان سے عزازیل کو لیجا کر مسند زرین پر بٹھادیا صدر ظلمانی کو عزازیل نے اپنے پاس بٹھایا اور اُن لڑکیون کو بھی بیٹھنے کی اجازت دی یہ دونون مہ جبینان مہر تمکین اور پری شان نازنین جو ساتھ ہاتھ مین ہاتھ دیے ہوتے اُس محفل مین آیئن سب کو حیرت ہو گئی یا تو محفل کی خوبی پر ناز تھا یا انکی صورت جو دیکھی سب مثل تصویر خاموش رہگئے انکی طرف سے کسی کی نگاہ نہین ہٹتی آپس مین سب کہ رہے ہین کیون ایسی صورتین بھی نگاہ سے گذری ہین جو چیز ہی خوب ہی ہر ادا انکی دل کو مرغوب ہی علاوہ صورتون کے زیور کیسا کیسا زیب جسم کیا ہی جو آجتک بڑے بڑے شاہان جلیل کو میسر نہین ہی اہل محفل تو اس حال مین تھی کہ عزازیل نے صدر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ سازندے موجود ہین اب انکو اجازت دو کہ یہ اپنے کمال کو ظاہر کرین صدر نے حسب الحکم عزازیل پکار کر کہا کہ یاسمن ارشاد حضور ہی کہ کچھ اپنا کمال ظاہر کرو یہ اپنے مقام سے اُٹھی اور اپنے ملازمون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے اسنے پیشواز منگائی ملازم پیشواز لائے اب جو پیشواز کو کھولا اہل محفل کی آنکھون مین چکا چوند آگئی بہ تعجیل تمام پیشواز کو زیب جسم کیا اب جو دیکھتا ہی کہتا ہی کہ یہ انسان نہین ہی واقعی پری ہی پیشواز پہنکر سامنے عزازیل کے آئی پھر جھک کے سلام کیا اور ایک ادا سے وسط محفل مین کھڑی ہو کر سازندون کو جو وہان موجود تھے اشارے سے بلایا وہ جلدی سے اسکے عقب مین آکر قاعدے سے کھڑے ہوئے طبلے پر تھاپ پڑنے لگی سارنگیان ملنے لگین جب سب ساز مل چکے نازنین نے توڑے لینا شروع کیے کبھی کچھ منھ سے بول کے انھین کو گھنگرو بجا کے ادا کیا کبھی خالی کوئی توڑا ایسا لیا جس سے اہل محفل کے دل پائمال کیے غرض جب ناچ سے فراغت پائی اور اہل محفل کو دیکھا کہ بہت بیخود ہین عزازیل کو سلام کرکے بیٹھ گئی تھوڑی دیر دم لیا جب ساز مل چکا تو گنگنا کر یہ غزل شروع کی

غزل

نہ دامن خار سے چھوٹے نہ چھوٹے خار دامن سے
کرے گر دھوتے دھوتے تو جدا ہر تار دامن سے
گریبان ہمکنار آکر ہوا ہی یار دامن سے
ہوا بے پردہ ہمسے بھی تو اُسنے یون کیا پردہ

بھرون جیب کی بائین ہون ہشیار دامن سے
نہ چھوٹے خون مرا اے تیر سے اے خونخوار دامن سے
ترے جو سجدۂ در سے جبین ہو خاک آلودہ
بنایا درمیان اک پردۂ دیوار دامن سے

الگ تا ہو نہ کھینچ کھینچ کر مرا ہر تار دامن سے
جنون اُلجھے ہین ناخن جیب سے اور خار دامن سے
کیا تونے کنارا ہمسے اور ہاتھون سے وحشت کے
نہ پوچھے جو رعین سے ادا ہی پری رخسار دامن سے
وہی زیبا ہی اُسکے واسطے جو قطع ہی جسکی

نکل سکتا ہی کوئی آستین کا کار دامن سے
بھرن کھینچے ہی کوسون مین اپنی وحشت سے
ہلا سکتا جو وقت گرمی رفتار دامن سے
عزیز اصلا ہنین سرمایہ ہمت کے دربانی
نکالے لعل آبی پتھر کی جا کہسار دامن سے
مرے پائون کے چھالے ہین کیا کیا شکستہ دل
خدا ناخواستہ لگجائے ہی غمخوار دامن سے
یہ تجھ مین بیقراری ہی کہ آنسو پوچھتا ہون مین
لیا کرتے تھے کار توسن ہموار دامن سے
ہین وہ آلودہ دامن ہین ستائین تا رنجہ کا
لگالے گر نسیم دامن گلزار دامن سے
ہنو دل جلون کی ذوق ہی سایے سے یون دلداری

اب آب نکو شش جہت مین ہفت دریا لوگ کہتے ہین
اگر بند ہو جا مرے دامن کہسار دامن سے
دکھائے صدمۂ زنجیر نے یہ پا سے مجنون کو
گرہ یکرنہ باندھا گوہر شہوار دامن سے
فرشتے تیرے دامن کو بتائین جانماز اپنی
جو کوئی ٹوٹ جاتا ہی الجھکر خار دامن سے
ترے مجنون کو ہی وہ جامۂ عریان تنی زیبا
کبھی تو آستین سے اور کبھی ہی یار دامن سے
مرادہ گریۂ غم خندۂ عشرت سے بہتر ہی
فرشتہ پاک دامن لیکے سیر اتار دامن سے
نگاہ بوالہوس آندھی ہی تیرے خاک اوڑنیکو
کہ کب فانوس پوچھے شمع کا رخسار دامن سے

گرے تھے اشک کے قطرے مرے جو چار دامن سے
جلینگے آتش رنگ حنائی پا سے اگر کتنے
کہ اک صدمہ سا ہو پہنچی ہی دم رفتار دامن سے
سرایت کچھ جو خون کی ہین کر جا پتھر مین
اگر دھو ڈالے تو داغ مے پندار دامن سے
مرا آنسو ہی وہ زیر آب نیلا ہو بدن سارا
کہ جسکو آستین سے ننگ ہی اور عار دامن سے
کہان وہ موسم طفلی کہ ہم دامن سے اردن مین
اگر آنسو مرے پوچھے وہ گلرخسار دامن سے
یہ صیاد تو ان مثل پرافتادہ اڑ جائے
چھپالے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن سے

نازنین نے جو اس غزل کو گایا اہل محفل کا عجیب حال ہو گیا کوئی تو محو ہی کوئی رو رہا ہی کوئی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی کسی کی یہ حالت ہی کہ وجد مین جھوم رہا ہی کوئی کہتا ہی کہ اس شعر کو پھر ایک دفعہ کہدیجیے کوئی کہتا ہی کہ ایسی آواز آجتک نہین سنی یہ قاعدے گانے کے آجتک نگاہ سے نہین گذرے ایسی حور خصال پھر ایسی صاحب کمال نہین معلوم اس تاجر کو کہان سے ہاتھ آئین اسنے تو یہ دولت لازوال پائی جس بادشاہ کو جا کر دیگا اسکے عوض مین ملک کے ملک لے لیگا مگر سوداگر کا ہیکو اسکو جدا کریگا اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہوگا ایک کہتا ہی نہین بھائی تاجر نے تو اسی واسطے انکو تعلیم کرایا ہی محفل مین تو یہ باتین ہو رہی ہین اور عزازیل کی یہ کیفیت ہی کہ چپ سکوت کے عالم مین بیٹھا ہی آنکھون سے اشک جاری ہین عجیب حالت طاری ہی نہ منھ سے آہ نکلتی ہی نہ واہ کہتا ہی گویا منھ مین زبان نہین ہی صدر نقلی نے جو یہ کیفیت اسکی دیکھی نازنین سے اشارہ کیا کہ گلابی شراب کی اٹھالے نازنین انداز معشوقانہ سے چھم چھم کرتی ہوئی اور عزازیل کی طرف دیکھکر مسکرا کے کہا کہ اگر حکم ہو تو کنیز ایک دور شراب کا اپنے ہاتھ سے حاضرین محفل کو پلائے عزازیل نے کہا مضائقہ ہی نازنین نے صراحی سے شراب ناب کو جام بلورین مین بھرا اور اپنے دست نازک پر رکھکر روبرو عزازیل کے لائی اور خوش الحانی سے یہ غزل گائی

عکس حال اپنا جو سمجھا عکس جام شراب
دست بدمست سے کی لوٹ کے فریاد بہت
بے شکستہ ایک صدا آئے جرس جام شراب
رات میخانہ مین ساقی جو نشے مین بہکا
تازہ مضمون ہی جو باندھون قفس جام شراب
ساقی اس دور مین کب نکہت آسکتا ہی
ساقیا شربت فریادرس جام شراب

بازگشت اپنی ہی پر جانب قسام ازل
ہوا کوئی بھی فریادرس جام شراب
محتسب شعلۂ آواز سے جل جاؤ نگا
خس شیشہ کو لگا کہنے خس جام شراب
دل شکستہ ہون وہ مین لوٹ کے ہون سنگ
رات بھر گشت کی ہی عسس جام شراب
بے خبر قافلۂ عیش گذر جاتا ہی

چھیکا مستی مین وہ صاحب ہوس جام شراب
جیسے ساقی کی طرف بازپس جام شراب
جوش مستی ہی عجب قافلہ حسین کہ ہین
گرچہ ٹوٹا دل نہ آتش نفس جام شراب
مرغ دل نرگس میگون کے ہے مژگان کا اسیر
نام بگڑے جو کوئی میر ایس جام شراب
نوشدارو سے بھی بہتر ہی دم رنج خمار
بے زبان ہی جو دہان جرس جام شراب

ابلق چشم سیہ مست کو بیتر ہی دیکھا
سر جمشید پہ اُڑ کر گیس جام شراب
مجھکو اُس لعل سہ دندان سے بس لعبۂ لب
لب نازک کو ہی اُسکی ہوس جام شراب

ورنہ ابتک نہ سنا تھا فرس جام شراب
نخل مینا سے خدا جانے کہ ساقی کسکو
دیئے نقل نمکین چند بس جام شراب

سمجھے نجانے کی عظمت تو نہ بیٹھے ہرگز
پہلے پہونچے شم پیش رس جام شراب
ذوق جلدی می گلرنگ سے بھر سلغزل

نازنین نے جو اس غزل کو خوش الحانی سے گایا اور شراب گلرنگ کا ساغر دست حنائی پر رکھکر عزازیل کے آگے بڑھایا اُسکو پیے پیے نشہ ہو گیا وجد مین آکر جھومنے لگا نازنین نے چشم سرگین سے اشارہ کیا کہ جام میرے ہاتھ سے اٹھائیے شراب نوش فرمائیے عزازیل نے جام شراب ہاتھ سے اُس نازنین کے لیا اور طرف صدر ظلمانی کے بڑھایا کہا تم پہلے پی لو پھر مین پیونگا صدر ظلمانی نے بہت کچھ انکار کیا مگر اسنے نمانا آخر مجبور ہو کر صدر نے اُس جام شراب کو ہاتھ سے عزازیل کے لیکر اور اسکی آنکھ بچا کر شراب کو اپنے رومال دستی مین جذب کر لیا اور خالی جام نازنین کو دیا بار دیگر نازنین نے چاہا کہ شراب مین بیہوشی ملائے لیکن صدر نقلی نے اشارے سے منع کیا نازنین نے شراب خالص سے جام کو مملو کر کے پھر عزازیل کو دیا اسنے اُس جام کو منھ سے لگا کر سب شراب پی لی اور جام خالی نازنین کو واپس دیا اسی طرح اُس نازنین نے جام شراب بھر بھر کر سب حاضرین محفل کو دیئے سب بہت خوش ہوئے اپنے دل مین کہتے تھے کہ یہ بھی ہماری قسمت کہ ایسی نازنین مہ جبین رشک قمر پری پیکر جسکی شاہان عالم خواہش کرین وہ ہمکو اپنے ہاتھ سے جام شراب دے سب نے جب خوب شراب پی اور دماغ سب کے بادۂ ناب سے گرم ہوئے عالم بیخودی مین پکار پکار کر کہنے لگے کہ بی یاسمن تمہاری کیا تعریف کی جاے واقعی کیا حسن خداداد پایا ہے در اصل تو یون ہے کہ صانع قدرت نے تمکو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے کمال بھی خداداد مگر اس حسن و جمال پر اس کسب و کمال پر خلق بھی تمہارے حصے مین آیا ہے یہ بات بہت کم دیکھی لیکن اب امیدوار ہین کہ ایک چیز اپنی خوشی کی اور سناؤ ہم لوگون کو اپنا کمال دکھا دو نازنین سے جو سب اہل محفل نے کہا اسنے بھی پہلے تو بہت عذر کیا کہ اب مجھکو بہت دیر ہوئی ہے آواز بھی کمی کرتی ہے لیکن جب اہل محفل نے بہت اصرار کیا یاسمن نے ایک غزل اور گائی ادھر تو نشہ مین سب جھوم ہی رہے تھے اُدھر اسکے گانے کا اثر جو دلون پر پڑا محفل کا عجیب رنگ ہو گیا عزازیل نے جو دیکھا کہ محفل کا رنگ بیرنگ ہے حکم دیا کہ محفل برخاست ہو اور آپ صدر کا ہاتھ پکڑ کے اُٹھا خلیے مین لایا اپنے سامنے بڑے اعزاز سے بٹھایا اور کہا کہ اے تاجرا ابتک تو میرا ارادہ یہ تھا کہ تجھکو مع ان دونون نازنینون کے خدمت مین اخواص کے بھیجونگا جہانتک ممکن ہوگا سعی کرونگا بیتری مراد دلی حاصل ہوگی مگر اب میری طبیعت کی عجیب کیفیت ہے اگر تو راضی ہو تو مین اس نازنین کو اپنا خاتون محل قرار دون دوسری مہ جبین کی سعی اخواص سے کرون میری بہت بڑی عزت کرتا ہے اپنے برابر بٹھاتا ہے اپنا قوت بازو زینت پہلو جانتا ہے صدر نے جو اسکی رغبت پائی کہا حضور یون یہ آپکی کنیزی مین حاضر ہے مگر غلام یہ عہد کر چکا ہے کہ ان دونون کو ایک جگہ دونگا کیونکہ یہ خود بھی آپس کی جدائی پسند نہین کرتی ہین اور مجھکو بھی انکا ایک ہی جا رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے کہ مین سال بھر کے بعد آیا کرونگا ان دونون کو دیکھ جایا کرونگا جب عزازیل نے دیکھا کہ صدر کسی طرح پر راضی نہین ہوتا ہے مجبوری کی

دوسرے ہی نے بھی منظور کیا صدر ظلمانی کو بہت کچھ مال وزر دیا اور حکم دیا کہ اے صدر اسوقت تو تم اپنے
مقام پر جاکے سو رہو کل تمکو یہانسے ہم اپنے مکان پر لیجینگے کچھ روز مہمان رکھینگے ایک صحبت عیش و نشاط
قرار دینگے اپنے مذہب کے موافق اس نازنین سے عقد کرینگے مگر اسوقت ہم اس نازنین کو اپنے
ساتھ لیے جاتے ہین کچھ دیر باتین کرکے پھر تمھارے پاس پہونچوا دینگے صدر ظلماتی نے
منظور کیا اور وہانسے اُٹھکر اپنے مقام پر آیا عزازیل یاسمن کو اپنے ہمراہ لیکر طرف خوابگاہ کے چلا
اسوقت یاسمن کا ناز و انداز سے چلنا کہین اپنے سایے سے جھجک کر عزازیل سے کہنا کہ یہ کون
میرے ساتھ آتا ہے کہین ٹھہر جانا غرض اس ناز و انداز سے بستر خواب پر پہونچی وہان جاکر جو یاسمن
نے دیکھا تو عجیب مقام ہے مکان نہایت نفیس ہے پردے عمدہ پڑے ہین آیینے قرینے سے لگے
ہین روشنی ہو رہی ہے ایک طرف گلابیان شراب کی کشتیون مین چنی ہوئی رکھی ہین ایک
مسہری نہایت پرتکلف وہان بچھی ہے اُسمین ریشمی پردے اوپر اُٹھے ہوئے ہین عزازیل نازنین
کا ہاتھ پکڑے ہوئے اُس مسہری پر آیا اور چاہا کہ دست ہوس گستاخ کرے نازنین نے کہا ٹھہر جھری
تلے دم لو یہ کہکے کشتی مین سے ایک گلابی کھینچی اور جام اُٹھاکر شراب اُنڈیلی آنکھ بچاکر بیہوشی تھوڑی
ملا دی اور وہ جام عزازیل کو دیا اور کہا کہ ہمارے ہاتھ سے پی لو اسکو کچھ نشہ تو پیشتر کا تھا مگر جب
دوبارہ اُس نازنین نے بہت اصرار کیا عزازیل پی گیا پیتے ہی اسکا سر چکرانے لگا دل گھبرانے
لگا کلیجہ جلنے لگا دم نکلنے لگا گھبراکر کہا یہ کیسی شراب تھی بالکل خراب تھی میرا کلیجہ پھنکا جاتا ہے دم لبون پر
آتا ہے نازنین نے کہا کہ ذرا اُٹھو دو قدم ٹہلو جیسے ہی عزازیل اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے گرا
نازنین نے لپٹ کے خنجر مارا اور نعرہ کیا کہ منم مہتر برق ثانی اسکا مرنا اور مکان کا گرنا وہ جتنی آرایش
و زیبایش تھی کچھ بھی نہ رہی ایکبار اندھیر ہو گیا آسمان سے خاک برسنے لگی پتھر گرنے لگے اولے
پڑنے لگے ہوا زور سے چلنے لگی پھر غل مچانے لگے کشتی مرا نام من عزازیل جادو بود مکان چکر
مین آیا برق کی کیفیت عجیب ہو گئی مکان جو اس زور سے چکرایا برق کے قدم نہ ٹھہرے
زمین کو پکڑکے بیٹھ گیا جب تھوڑی دیر کے بعد وہ تاریکی موقوف ہوئی اور مکان کو سکون ہوا
تو برق نے دیکھا کہ نہ وہ مکان ہے نہ وہ سامان ہے نہ وہ کنیزان حسین و مہ تمکین ہین نہ وہ نازنینان
زہرہ جبین ہین چند ساحر نیلی لنگوٹیان باندھے ہوئے بڑے بڑے بال کھولے ہوئے دوڑتے
پھرتے ہین بعض اُنمین سے کنڈے ہاتھون مین لیے اُنپر تیل پڑا ہوا ہے مشعل کی طرح سے
جل رہے ہین دریا مین چند تختے پڑے ہین اُنھی پر وہ ساحر کھڑے ہین اب برق نے نگاہ
دوڑائی کہ شاپور شیردل و چالاک ثانی نے کہا جس خدا نے اس ملعون پر فتح دلائی ہے وہی
کوئی صورت نجات کی بھی نکالیگا ساحر تو روتے پیٹتے لاش پر عزازیل کے آئے اور سکا لاشہ
اُٹھانا چاہا کہ آثار صبح آسمان پر دکھائی دیے اور کچھ روشنی عالمگیر ہوئی کہ برق نے دیکھا کشتیان
تختون کے کنارے پر کھڑی ہین اسنے چالاک اور شاپور سے کہا کہ وہ ہماری کشتیان کھڑی ہین
چلو اپنی کشتیون پر بیٹھین یہ کہکے یہ عیار طرار قریب اپنی کشتیون کے آئے اور بادشاہ لشکر اسلام سے
بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور نے یہ کار خانہ سحر ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے کہا کہ واقعی تم لوگون نے

۱۳

بڑا کارنمایان کیا مگر کچھ خبر امیر الزمان اور رستم ثانی اور ایرج کی بھی معلوم ہے کہ وہ لوگ کہان ہین
اور یہ کیا معرکہ تھا عیارون نے عرض کی کہ حضور یہ امر اس طرح پر ہے کہ زمرد ثانی نے ورود مسعود
لشکر اسلام جو سنا سابائل سے فرار ہو کر پاس نخوت شیر سر کے پہونچا اُس سے مدد چاہی ادھر
لشکر اسلام کو اسکے بھاگنے کی خبر ملی اور جائے قیام سے آگاہی ہوئی آپ لوگ اس طرف متوجہ ہوئے
نخوت نے ایک نامہ اخواص کے نام تحریر کیا اُسنے عزازیل کو بلایا اور سرداران اسلام کے قید
کا حکم دیا بر دریا کی نگہبانی اُسکے سپرد کی اُس ملعون نے یہان یہ دام مکر پھیلایا اور امیر الزمان اور
رستم ثانی اور ایرج کو گرفتار کرکے نخوت شیر سر کے پاس بھیجا بادشاہ یہ خبر سُنکر
متردد ہوئے اور فرمایا کہ لنگر کشتیون کے اٹھا دو اور چلے طرف قلعۂ اخواص آدم خوار کے چلو بعد مین
جیسا ہوگا دیکھا جائیگا ملاحون نے حسب الحکم لنگر کشتیون کے اُٹھائے اور کشتیان چل نکلین ادھر
ساحرون نے جو رونے پیٹنے سے فراغت پائی سب نے صلاح کی کہ لاشہ عزازیل کا پہلے تو پاس
اخواص کے لیچلین بعد مین جلا دین یہ صلاح کرکے سب ساحر لاشہ عزازیل لیکر چلے جب دریا کو طے کرکے
خشکی مین آئے تو لاشے کو سب نے زمین پر رکھدیا اور بانس لیکر ایک ارتھی بنائی اُسپر لاشہ رکھا اور
پاس اخواص کے آئے اخواص اُسوقت بیٹھا ہوا نوکرون سے کہہ رہا تھا کہ سواری ہماری بہت
جلد تیار کرو ہم چاہ بابل پر میلہ دیکھنے جائینگے ملازم سامان سفر درست کر رہے تھے کہ یکایک کان
مین آواز رونے کی آئی اخواص ادھر متوجہ ہوا کہ دیکھا سامنے سے چند ساحر ایک لاشہ لیے چلے آتے
ہین جب قریب آئے تو سب نے لاشہ عزازیل کا اخواص کے سامنے رکھدیا اور رونے لگے اخواص
نے جو لاشہ عزازیل کا دیکھا بہت افسوس کیا اور کہا کہ ارے اسکو کسنے مارا سب ساحرون نے عرض
کی کہ حضور ہمکو نہین معلوم کہ کسنے مارا ہان اتنا جانتے ہین کہ ایک تاجر صدر ظلماتی اصفہان
کا رہنے والا آیا تھا اور اُسکے ساتھ دو لڑکیان کمسن حسین مہ جبین تھین اُسنے یہ بات کہی کہ یہ لڑکیان
علم موسیقی مین کامل ہین میرا قصد ہے کہ کسی بادشاہ کو نذر دونگا انکے عوض مین بیشمار مال و زر لونگا
عزازیل نے صحبت آراستہ کی اُنہین سے ایک لڑکی محفل مین خوب گائی انکی نگاہ اُسپر پڑی اُس
سوداگر سے خواستگار ہوئے ہم سب کو الگ بٹھادیا آپ وہان سے بھی اُٹھکر ایک مکان تنہا
مین گیے اُسکے تھوڑی دیر کے بعد اُنکے مرنے کی آواز بلند ہوئی ہم لوگون نے جو وہان آکر دیکھا
اُنکا لاشہ پڑا پایا لیکن اُس تاجر اور اُن لڑکیون کا پھر پتہ معلوم نہوا کہ کیا ہو گئین اور کہان گئین اخواص نے
کہا کہ ارے کمبختو معلوم ہوتا ہے کہ کسی عیار نے عیاری کی مفت اِسکی جان لی اچھا اِسکی لاش کو
لیجاؤ اور پھونک دو ساحر تو اِسکی لاش لیکر چلے اخواص نے ایک نامہ نخوت شیر سر کو تحریر کیا
مضمون اُسکا یہ تھا کہ میرے مقرب یعنی عزازیل جادو کو عیاران اسلام نے قتل کیا مین ان لوگون سے
اچھی طرح سے اِسکا بدلا لونگا سبکو قتل کرونگا تب مجھکو چین آئیگا جب یہ نامہ تیار ہوا تو جلال تیز رو
کہ عیار اسکا ہے بلا کر اُسکو نامہ دیا اور کہا کہ تو تو نامے کو پاس نخوت شیر سر کے لیجا مین یہان قتل
مسلمانان کی تدبیر کرتا ہون عیار نامہ لیکر طرف بیابان نخوت کے روانہ ہوا چلتے چلتے دو روز کے بعد
گذر اسکا بیابان نخوت مین ہوا اندر شہر کے پہونچا دیکھا شہر کی آرائش بکمال زیب و زینت کی گئی ہے

دو رویہ دوکانون پر آئینہ بندی ہو رہا ہو ٹھٹھر گڑے ہین روشنی کا سامان ہو رہا ہی نمگیر سے مقام مقام
پر استادہ ہین ناچ کا انتظام درست ہوا ہی عیار سب شہر کی سیر کرتا ہوا قریب قلعہ نخوت شیر سر
کے پہونچا دیکھا قلعے پر چار جانب نوبتین لگی ہین مرمت شکست و ریخت کی ہو رہی ہی عیار قلعے کے اندر
آیا یہان اور ہی کچھ سامان دیکھا کہ قلعے کے اندر صفائی ہو رہی ہی روشنی کے واسطے جابجا اسباب روشنی
مہیا کیا گیا ہی اس نے شخص کو جو ملا زمان قلعے نے دیکھا کہا تو کون ہی کہان سے آیا ہی اجلال تیز رو نے
کہا کہ مین نامہ لایا ہون اخواص آدم خوار کا خدمت مین نخوت شیر سر کے جاؤنگا لوگون نے
کہا ہم تمھاری اطلاع سرکار مین کرتے ہین لیکن مزاج شاہی سے ڈرتے ہین کیونکہ آج کل ہمارے
یہان زمرد ثانی مہمان ہین انھین کی دعوت کے یہ سب سامان ہین ہم لوگون پر اس امر کی
تاکید ہی شہنشاہ کا حکم شدید ہی کہ اگر کوئی شخص کہین سے آئے بے ہماری اطلاع کے یہان آنے نہ پائے
ہم تمھارے واسطے جاتے ہین ابھی حکم لیکر آتے ہین تم پہرے پر ٹھہرو جلدی نکرو یہ کہکے ایک آدمی
اندر آیا نخوت کے بعد زمرد ثانی کو سلام کیا اور عرض کی کہ حضور ایک نامہ دار اخواص آدم خوار
کا آیا ہی امیدوار باریابی ہی نخوت شیر سر نے حکم دیا کہ اندر بلالو یہ حکم پاکر وہ شخص باہر آیا نامہ دار کو
حکم نخوت شیر سر سنایا کہا اندر چلو سرفراز ملازمت حاصل کرو اجلال تیز رو اٹھا ساتھ اوس آدمی کے اندر
آیا یہان آکر جو دیکھا تو عجیب سامان ہی محفل عیش و نشاط کا بندوبست ہو رہا ہی اجلال تیز رو نے
نخوت شیر سر اور زمرد ثانی کو سلام کیا بعد دعا و ثنا کے نامہ اخواص کا دیا نخوت نے اوس
نامے کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ ای نخوت شیر سر مین نے تمھارے کہنے سے لشکر مسلمانان کے تباہ
کرنے کی کوشش کی اپنے مقرب یعنے عزازیل جادوگر کو برائے نگہبانی دریا مقرر کیا اور اوس نے کئی
سردارون کو گرفتار کرکے بھیجا مگر اہل اسلام کے عیارون نے غضب کیا اوسکو عیاری کرکے مار لیا یہ
امر بہت ہی اپنی جانب کے خلاف ہوا اور قصد ہی کہ اب اس امر کا بدلا خدا پرستون سے لون ایک
ایک سردار کو میدان مین قتل کرون جسوقت لشکر اسلام میرے قلعے کے پاس پہونچیگا مین ضرور لشکرکشی کرونگا
اور تم اس نامے کے دیکھتی ہی اسیران اسلام کو میرے پاس روانہ کرو مین سامنے لشکر اسلام کے انکو
قتل کرونگا تم باطمینان اپنے مہمان کو لیے ہوئے قلعے مین بیٹھے رہو کسی بات کا خیال نہ کرو مین سمجھ لونگا
نخوت شیر سر نے جو یہ مضمون پڑھا کچھ خوش کچھ رنجیدہ ہوا کیونکہ اسکا قصد تھا آجکی رات بھر جلسہ
رہتا صبح ہی اسیرون کو قتل کرتا لیکن جب نامہ کا یہ مضمون دیکھا زندانخانے سے اسیرون کو طلب کیا
اور اجلال تیز رو سے کہا کہ ہم اپنے ملازم تمھارے ساتھ کرتے ہین وہ قیدی جائینگے اور جواب نامہ بھی
تمکو لکھے دیتے ہین یہ کہکر ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ مین خبر مرگ عزازیل جادو سنکر نہایت
مغموم ہوا اور حسب الحکم اسیرون کو روانہ کرتا ہون آپ جنگ آغاز کیجیے وقت پر مین بھی شراکت کرونگا
مین اسی وقت مع اپنے لشکر کے آتا لیکن یہ امر خلاف ہی کہ اپنے یہان ایک مہمان آیا ہی اسکی خاطر نہ کرون
اور چلا آؤن لیکن ایک ہی دو روز مین آؤنگا آپ جنگ اہل اسلام سے آغاز کیجیے یہ نامہ لکھکر اجلال تیز رو
عیار کو دیا اور قیدی ساتھ کرکے رخصت کیا یہ تو ادھر روانہ ہوئے یہان آفتاب عالمتاب پردہ مغرب مین
نہان ہوا اور فراش ماہ نے سطح زمین پر فرش چاندنی کا بچھایا نخوت شیر سر نے ماہرویان پری پیکر

دحوروشان قمر منظر کو طلب فرمایا محفل دعوت زمرد ثانی برپا کی شراب کا دور چلنے لگا جب ایک ایک دور شراب کا ہوچکا نخوت شیر نے ایک مہجبین سمتمکین کو حکم دیا کہ مصروف رقص ہو وہ نازنین اُٹھی محفل مین آکر کھڑی ہوئی طبلے پر تھاپ پڑنے لگی سارنگیان ملنے لگین جب ساز مل چکا نازنین نے ہاتھ اُٹھا کر گت شروع کی پھر تو وہ ٹکڑے لیے کہ اہل محفل کے ہوش اُڑا دیے کبھی گھنگرو بجاے کبھی اس سبکی سے قدم پڑجائے کہ گھنگرو کی آواز تک نہ نکلی کبھی منھ سے بول کہکے اُنکو ادا کیا ایک ایک ٹکڑے کو صاف صاف ظاہر کردیا اپنے کمال سے اہل محفل کو ماہر کردیا دو تین ترکیبین دکھا کر نخوت شیر جبر کو سلام کیا کچھ قریب آکر بیٹھ گئی پھر ساز ملے ایک غزل گائی اہل محفل نے بہت پسند کیا ایک شوقین نے فرمایش کی کہ بائی صاحب تمکو اگر حضرت آبرو لکھنوی کی وہ غزل یاد ہو جسکی ردیف دال ہی اور مصنف صاحب نے بحر خفیف مین تصنیف فرمائی ہی تو گاؤ یہ سنکر اہل محفل سے ایک شخص نے کہا کہ وہ غزل مین نے اور ایک جلسہ مین سُنی تھی میرے تو پسند نہین ہی بلکہ بہت سی جگہ پر ظاہری غلطیان موجود ہین جو باعث تعجب ہین سبھون نے کہا کہ اُس غزل کے مصنف ایسے نہین ہین جنسے ایسی غلطیان رہجائین جنھون نے فرمایش کی تھی اُنھون نے چین بر جبین ہوکر کہا کہ اب آپ اسوقت مجھکو غلطیان سمجھا دیجیے گا ہان بائی صاحب آپکو اگر یاد ہو تو شروع کیجیے نازنین نے مسکرا کر یہ غزل شروع کی

غزل

اپنی شامتین مبتلا ہی دل
ورنہ کس درد کی دوا ہی دل
اُنکی زلفون مین پھنس گیا ہی دل
جام جمشید سے سوا ہی دل
بیقراری کی یہ سزا ہی دل
پھر وہ کس درد کی دوا ہی دل
جیسے پتھر حضور کا ہی دل
اُنکا پیکان دوسرا ہی دل
میرا عزت کا آشنا ہی دل
ایک منہدی ہی دوسرا ہی دل
صفت غنچہ کھل گیا ہی دل
کہ جگر سے لپٹ گیا ہی دل
کس ستمگر پر آگیا ہی دل

کسلئے زلفون مین پھنس گیا ہی دل
نظر آتا ہی اسمین روے صنم
تم جو بگڑے تو اور دیکھی لطف
ہاے چھوٹا ہی جس سے مر کے
عشق مین کھا رہا ہی چوٹ سینے پہ
ہی زمین پر وہ نقش پا جس جا
کوئی ارمان اب نہین سکتا
جگر اچھا سہی اُسی کو لو
کوہی جانان سے اب نہ آئیگا
کیون رہا ہے داغ ہجر آئین صدا
اب جگر بھی اُٹھی ف کو چلا
تم کہو کیون نکے لیا ہمنے

مورد آفت بلا ہی دل
صاف آئینہ بنگیا ہی دل
اپنے جینے سے بھی خفا ہی دل
پھر اُسی زلف مین پھنسا ہی دل
سخت پتھر سے بھی سوا ہی دل
دہن اپنا پڑا ہوا ہی دل
حسرتون سے یہ بھر گیا ہی دل
ہمنے مانا اگر برا ہی دل
چھوڑکر ہمکو ریگیا ہی دل
گیا اسی واسطے بنا ہی دل
عشق مین جسطرف گیا ہی دل
ہم تو کہتے نہین دیا ہی دل

مائل زلف ہوگیا ہی دل
غم کے خاطر فقط بنا ہی دل
پیچ پر پیچ اب اُٹھائیگا
سیر دونون جہان کی ہی آئینا
چاک کرکے جو تجھکو پھینکدیا
جب ہی بیمار عشق سے پرہیز
سچ ہی ایسا کسی حسین کا نہین
کیون نہ سینے سے ہم لگا رہین
اب چھٹا تو چھٹا ملیگا کبھی
دونون پستے ہین در مین اُنکلے
ٹھنڈی سانسین ہماری کیا ہین نسیم
خوفناک ایسی ہی مری شب ہجر
آبرو کیون تڑپتی پھرتی ہی

نازنین نے جو اس غزل کو بتا بتا کے بہ ناز و ادا گایا محفل کی عجیب کیفیت ہوگئی کسیکی زبان پر واہ تھی کسیکے لب پر آہ تھی جنھون نے فرمائش کی تھی اُنھون نے طعن سے کہا کہ کیون جناب آپ نے کوئی غلطی نہ بتائی جو صاحب غزل کو غلط کہ رہے تھے شرمندہ ہوئے اور نازنین سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ ہمنے اس غزل کو یون نہین سنا تھا ایک شخص نے ہمارے سامنے اس غزل کو پڑھا تھا اُسمین بہت سے مصرعے غلط تھے نازنین نے کہا کہ آپکے سامنے کسی جاہل نے غزل پڑھی ہوگی اور وہ مذاق شاعری سے آگاہ نہوگا یا کوئی مصنف غزل کا دشمن ہوگا کیونکہ مصنف صاحب

فی زماننا شاعر نازک خیال سخن فہم نغز مقال مشہور ہین انکی خوش گوئی کے شہرے نزدیک و دور ہین اُنکے دشمن بہت ہین مگر کیا بنا سکتے ہین چاند کو کہین خاک سے چھپا سکتے ہین بقول شاعر شعر اللہ ہے نگہبان علی کی آبرو کا ✤ منھ پر پڑا اُسی کے جسنے فلک پہ تھوکا ✤ یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین اُدھر زمرد ثانی نے نخوت شیر سر سے کہا کہ اب اگر مناسب جانیے تو جلسہ برخاست کیجیے رات بہت آئی ہی نخوت شیر سر نے کہا کہ مین آپکا تابع فرمان ہون جیسا حکم کیجیے ویسا کیا جاے یہ جلسہ خاص آپ ہی کی خوشی کے واسطے منعقد کیا گیا تھا ورنہ مین جلسہ ایسے وقت ہرگز نہ کرتا زمرد نے کہا کیون کچھ مجھسے بھی فرمایئے نخوت شیر سر نے کہا اب بعد ختم جلسہ عرض کرونگا یہ کہکر سب کو حکم دیا کہ جلسہ برخاست ہوا اور آپ ہاتھ زمرد ثانی کا پکڑ کے تخت سے اٹھا ملازم کنول لیکر آگے بڑے راہ مین نخوت شیر سر نے زمرد ثانی سے کہا کہ ابھی ایک نامہ اخواص آدم خوار کا میرے پاس آیا تھا اُسمین یہ مرقوم تھا کہ عیاران اسلام نے عزازیل جادو کو مکر سے قتل کیا مجھکو اس بات کا بڑا صدمہ ہوا لیکن مین اسکا عوض مسلمانون سے لونگا ایک ایک کو سر میدان قتل کرونگا مجھ سے قیدی طلب کئے تھے مین نے روانہ کر دیئے اور یہ بھی لکھا تھا کہ لشکر مسلمانان ایک ہی دو روز مین سفر دریا سے فراغت حاصل کریگا اور کنارے پر اُتر کر میرے قلعہ پر حملہ آور ہوگا مین نے جب اس حال کو پڑھا بہت متردد ہوا جی مین آیا کہ اسی وقت اپنی فوج کو آراستہ ہونیکا حکم دون اور صبح ہوتے ہوتے یہان سے کوچ کرون مگر آپکی وجہ سے جانا مناسب نہ جانا اب آپسے اجازت طلب ہون اور گستاخانہ عرض کرتا ہون کہ مجھکو رخصت مرحمت فرمائی جاے حضور یہان تشریف رکھین زمرد ثانی نے یہ باتین سنکر جواب دیا کہ بھلا مین یہ کس طرح کہون کہ آپ تشریف لیجایئے اور مین یہان رہون اگر یہی قصد ہی تو مین بھی آپکے ہمراہ چلونگا لیکن انتظار مجھکو دو آدمیون کا ہی ایک تو ملکہ اشرار جادو کو مین نے نامہ طلبی لکھا ہی یقین ہی کہ وہ بیابان اشرار سے چل چکی ہون اور دوسرے مین نے اپنے وزیر بختگان کو چاہ بابل پر بھیجا تھا اور کہدیا تھا کہ میرا انتظار وہان کرنا مین بہت جلد آؤنگا لیکن بہ چند وجوہ جانا میرا ہنوز یقین ہی کہ وہانکا جلسہ بھی ختم ہو گیا ہوگا اور بختگان بھی آتا ہوگا ان دونون آدمیون کو آلینے دیجیے پھر آپ قلعے اخواص کی طرف سفر کیجیے ملکہ اشرار جادو کے آنے سے بہت بڑی قوت ہو جائیگی اور لشکر اسلام اُسی کے ہاتھ سے تباہ و برباد ہوگا نخوت نے منظور کیا رات بھر یہی باتین رہین جب دونون اپنے خوابگاہ تک پہونچے بستر خواب پر جاکے سو رہے انکو تو اس حال مین چھوڑیئے

مختصر کیفیت لشکر اسلام اور اخواص آدم خوار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ بعد قتل عزازیل جادو لشکر اسلام آگے بڑھا دو روز کے بعد کنارے کشتیان لگائی گئین ہر کارے جو دریا پر موجود تھے اُنھون نے اخواص آدم خوار کو خبر پہونچائی کہ لشکر اسلام آپہونچا سردار کشتیون سے اُتر رہے ہین اسنے جو یہ خبر سُنی برائے سیر قلعے پر آیا دیکھا جوانان پیلتن و پہلوانان تیغزن کشتیون سے اُتر رہے ہین ایک طرف کو بارگاہین استادہ کرائی جاتی ہین اس نے جو شکوہ لشکر اسلام کو دیکھا اپنے جی مین خائف ہوا اودھر لشکر اسلام جب کنارے پر آچکا اور بارگاہین استادہ ہو چکین تو سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین داخل

ہوئے اخواص آدم خوار نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجوا دو ہم صبح کو اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے
حسب الحکم طبل جنگی بجا اور یہ خبر ہرکارون نے بادشاہ لشکر اسلام کو پہونچائی انھون نے بھی
حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بہ عنایت خداوند قہار طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب
پڑی ساری رات بھر دونون طرف سامان جنگ ہوا کیے لشکر اسلام کے سردارون نے اپنے اپنے
ہتھیارون کی درستی مین رات گذاردی جب شہسوار زرین پوش مشرق فوج ثوابت و سیار
کو شکست دیکر جلوہ افروز توسن فلک ہوا لشکر سیدان کو جانے لگے ادھر لشکر اسلام بعد
فراغت فریضۂ سحری عازم دشت نبرد ہوا اور مقابلے مین لشکر کفار کے سرداران اسلام
صفین جما کر کھڑے ہوئے اور کڑکیٹ کڑکا کہکر ہٹے نقیبون نے نقابت کرنا شروع کی جوش دلانے کے
واسطے چند شعر بے ثباتی دنیائے ناپائدار کے پڑھے نظم

		ہیہات با حیات کسے در جہان نماند
از دست مرگ ہیچ کسے در امان نماند	ہر بلبلے کہ آمدہ در گلشن جہان	فریاد کرد و رفت ورین بوستان نماند

بہادرون نے نقیبون سے جو مذمت دنیائے ناپائدار اور گردش چرخ کجرفتار کی شکایت سنی اور یہ
معلوم ہوا کہ دنیا سرا ہی سدا اسمین کون رہا ہی جب ایک دن مرنا ضرور ہی تو اسی وقت جان دیدینا
کیا قصور ہی سب کے دلونمین جو یہ خیال آیا تلوارین پکڑکے ٹوٹ پڑے ادھر سے لشکر کفار بھی مستعد جنگ
ہوا تلوارین چلنے لگین دم بھر مین زمین جنگ دریائے خون بنگئی سر مانند حبابون کے بہنے لگے لشکر اسلام
نے کفارون کو مارکر ایک طرف کردیا اب سب کی کیفیت یہ ہی کہ ساکت کھڑے ہین کوئی حربہ اہل اسلام پر نہین
کرتے اور اہل اسلام مانند تصویر گل سب کے سر اڑاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے آتے ہین اخواص آدم خوار
نے جو یہ کیفیت دیکھی خیال کیا کہ خدا پرست اب تھوڑی دیر مین داخل قلعہ ہو جائینگے پھر ہمارے بنائے
کچھ نہ بن پڑیگا اپنی فوج کو آواز دی کہ کیا اب تم مین سے کوئی بہادر ایسا نہین ہی جو مقابلہ کرسکے یہ
کہکر اپنا گھوڑا پرے سے نکالا اور پکار کر آواز دی کہ کیا مین نے تمہین سب کے بھروسے پر مسلمانون سے
مقابلہ کیا ہی جب سپاہ نے دیکھا کہ اخواص آدم خوار خود آمادۂ جنگ ہی مجبور ہو کر پھر سب نے یلغر
کیا اہل اسلام نے پھر سب کو ایک طرف کردیا اور قتل کرنا شروع کیا اسی طرح سات حملے لشکر کفار نے
کیے اور سات بار پسپا ہوا آٹھوین مرتبہ اخواص آدم خوار خود پرے سے نکلکر مقابلے مین آیا اور
فوج کو درست کرکے حکم دیا کہ تم لوگ دور سے اہل اسلام کو تیر و تفنگ مارو اور مین سب کے گھیرنے
کی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر اپنی فوج کو چارون طرف پھیلانے لگا جب اس نے محاصرہ لشکر اسلام کا کرلیا
اور تیر چارون طرف سے خدا پرستون پر پڑنے لگے یہ لوگ بھی پشت و پہلو سے ہوشیار ہو گئے اور نہنگانہ
پلنگانہ وغا کرنے لگے ترکیب یہ کی کہ ایک ایک سردار ایک ایک طرف مصروف جنگ ہوا کچھ سردار بیچ مین
رہے ایک جانب سکندر فرخ لقا مصروف حرب و ضرب ہوئے ایک جانب رستم ثانی ہائل تبرو
ہوئے ایک جانب بدیع الملک کافرون کو قتل کرنے لگے ایک جانب اور سردار مصروف تیغزنی
ہین یہان تک تیغزنی کی کہ لشکر کفار کو قتل کرڈالا اور لاشون سے میدان کو پاٹ دیا باقی جو تھوڑے
سے سواران کفار بچے انھون نے خوف سے راہ فرار پر قرار لیا اخواص آدم خوار کے ہوش اڑگئے
اور اپنی جان سے عاجز و پریشان ہوکر مقابلہ مین شاہزادہ سکندر فرخ لقا کے آیا اور وار تلوار کا

کھیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیکر تیغ برق تاب کا وار اُسکے سر پر کیا مع گھوڑے چار ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا لشکر اسلام گھوڑون کو دوڑا کر داخل قلعہ ہوا یہان جو لوگ تھے وہ دہشت لشکر سے فرار ہوگئے اہل اسلام نے فتح پائی اور قلعے مین آکر زندان خانے کی طرف چلے وہ زندان خانے کو توڑا تو دیکھا شاہزادہ امیر الزمان اور ایرج اور اسی طرح چھتیس ۳۶ سردار مع اپنے اپنے عیارون کے مسلسل و مطوق قید ہین بہادرون نے انکی قید کاٹی ان شیرون نے بھی رہائی پائی بارگاہ اخواص آدم خوار مین لشکر نے اُس بارگاہ کو بہت خراب و برباد کیا غرض بعد بربادی قلعہ لشکر بفتح و فیروزی پلٹا شام ہو چکی تھی سب نے یہان آکر اپنی اپنی کمرین کھولین شادان و فرحان بارگاہون مین داخل ہوئے ادھر سامان جشن ہونے لگا جب بارگاہ مین محفل جشن آراستہ ہو چکی سب بہادر وہان آکر رونق افزور ہوئے جام شراب گردش مین آیا ماہرویان حور پیکر نغمہ سرائی مین مصروف ہوئین تھوڑی دیر جلسۂ عیش و نشاط برپا رہا بعد برخاست ہوا اور سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر محو خواب ہوئے شب تو اہل اسلام نے یون بسر کی جب صبح ہوئی تو رائے سب کی یہ ہوئی کہ زمرد ثانی جسکے واسطے اتنی کوشش کی ہی وہ نخوت شیر سر کا مہمان رات دن عیش و عشرت مین بسر کرتا ہی بہتر یہ ہی کہ یہان سے کوچ کرین اور طرف بیابان نخوت کے چلین وہان زمرد ثانی اور نخوت سے مقابلہ کرین یہ رائے قرار دیکر لشکر اسلام نے وہان سے کوچ کیا اور تین روز کے بعد بیابان نخوت مین آکر پہونچے ہرکارون نے خبر نخوت شیر سر کو پہونچائی کہ لشکر اسلام بڑے اوج و احتشام سے آتا ہی تھوڑے عرصے مین وارد بیابان نخوت ہوگا نخوت شیر سر نے جو یہ خبر سنی بہت گھبرایا ہرکارون سے کہا کہ لشکر خدا پرستون کا کس طرف سے آتا ہی ہرکارون نے عرض کی کہ حضور قلعے اخواص آدم خوار کی طرف سے آتا ہی اخواص آدم خوار کو قتل کیا قلعہ لوٹ لیا اب ادھر چڑھائی کی ہی حضور سے ضرور مقابلہ پڑیگا نخوت شیر سر تماشائے لشکر دیکھنے کو مع زمرد ثانی اپنی بارگاہ سے باہر نکل آیا دیکھا کہ لشکر بہت قریب آچکا ہی سرداران اسلام بڑے جاہ و احتشام سے انتظام لشکر کرتے ہوئے آرہے ہین آتے آتے میدان مین بارگاہین استادہ ہونے لگین لشکر اسلام آکر ٹھہرا رہا جب بارگاہین استادہ ہو چکین سب غازی اپنے اپنے گھوڑون سے اُترے بارگاہون مین داخل ہوئے سائیسون نے گھوڑون کو ٹہلانا شروع کیا بعد تھوڑی دیر کے اصطبل مین لیجاکر سب گھوڑون کو باندھ دیا زمرد اور نخوت شیر سر وہان سے یہ کیفیت دیکھکر لرزان و پریشان پلٹے راہ مین نخوت شیر سر نے زمرد ثانی سے کہا کہ آپ نے کثرت لشکر اسلام ملاحظہ فرمائی زمرد ثانی نے جواب دیا کہ مین نے دیکھا میرے تو ہوش اُڑ گئے ایسا تجمل ایسے بہادر اُن سے کون مقابلہ کرسکتا ہی نخوت شیر سر نے کہا حضور مطمئن رہین خاطر اقدس جمع رکھین آپ کے اقبال سے مین کل مقابلہ کرونگا تھوڑی دیر تک نخوت شیر سر زمرد ثانی سے باتین کرتا رہا قریب شام حکم دیا کہ طبل جنگی بجے حسب الحکم طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارون نے لشکر اسلام مین خبر پہونچائی یہان بھی نقارۂ رزمی گڑگڑایا دونون لشکرون مین تیاریان جنگ کی ہونے لگین رات بھر بہادرون نے انتظام جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو دونون لشکر میدان کارزار مین آئے اور صفین باندھکر کھڑے ہوئے ایک طرف لشکر اسلام ایک طرف لشکر نخوت شیر سر ادھر

شاہزادہ امیر الزمان شاہزادہ بدیع الملک شاہزادہ سکندر فرخ لقا رستم ثانی ایرج نامدار اور مثل انکے سرداران نامی وگرامی پرے جمائے ہوئے گھوڑے بڑھائے ہوئے قبضون پر ہاتھ ڈالے ہوئے لشکر کفار پر نگاہین ڈال رہے ہین ادھر نخوت شیر سر اور زمرد بادسیر اور تمام لشکر کفار لرزان وترسان لشکر اسلام کی طرف دیکھکر آپسمین ایک دوسرے سے کہہ رہا ہی کہ ایسے شجاعون سے کیونکر لڑینگے یقین تو یہ ہی کہ زندہ نہ بچینگے نخوت شیر سر کا غرور تھوڑی دیر مین کافور ہوا چاہتا ہی اخواص آدم خوار کی طرح یہ بھی سرداران اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوگا زمرد ثانی بھی شکست فاش اٹھائیگا گتے کی موت مارا جائیگا یہان تو یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ نقیبان خوش آواز نے نقابت کی کرکیت کرکا کہکر ہٹے کہ ایک پہلوان نخوت شیر سر کے سامنے آیا آداب شاہی بجا لایا پھر عرض کی کہ اجازت میدان مرحمت ہو تا سب بہادرون مین میری عزت ہو زمرد ثانی اور نخوت شیر سر نے اجازت دی اسنے میدان کی راہ لی وسط میدان مین اکر آواز دی کہ اے گروہ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آئے یہ آواز کان مین شاہزادہ بدیع الملک کے پہونچی اپنی صف سے گھوڑے کو نکال کے مقابلے مین اس پہلوان کے آئے پہلے تو بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوا کی سنان سے سنان نبان سے نبان لڑا کی شاہزادے نے جب ہنر نیزہ بازی کے دکھائے اور اسکے کمال کا اندازہ کر لیا تو ایک بند باندھ کر اور نیزے کو ایسی ہکان دی کہ نیزہ اس شریر کے ہاتھ سے نکل گیا تب تو اسکو بڑی خفت ہوئی اور کہا کہ او جوان تو نے بڑا غضب کیا کہ دو لشکرون کے سامنے نیزہ میرے ہاتھ سے نکال دیا مگر اب میرے ہاتھ سے تو بچکر کہان جائیگا یہ کہکے میان سے تلوار نکالی اور وار شاہزادہ والا قدر پر کیا انھون نے وار کو خالی دیکر باڑھ بچا کے کلائی پہ ہاتھ ڈال دیا اس ظالم نے لاکھ چاہا کہ ہاتھ چھڑائے مگر شیر کے پنجے سے کیا ہاتھ چھوڑ اسکتا تھا جب زور کرکے مجبور ہوا تو اپنے دونون ہاتھ کمر مین شاہزادہ کے ڈالدیے اور زور ہونے لگا اور پہلوان جو تماشا دیکھنے کو لشکر کے آگے بڑھ آئے تھے پکار کر کہنے لگے ای پہلوانو سنبھالا زمین نہ ٹھہیگی مرکب پست ہو جائینگے دونون پہلوان گتھے ہوئے زمین پر کودے زور ہونے لگا شاہزادے نے سر اسکے سینے مین اڑایا اور ریل کرلے دوڑے بیس قدم پر لاکے ہکا مارا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کیا اور چرخ دیکر اس زور سے زمین پر پٹکا کہ استخوان اس پہلوان کے ریزہ ریزہ ہوگئے لشکرون سے صدائے تحسین وآفرین بلند ہوئی فوج نخوت دنگ ہوگئی اسی طرح شاہزادے نے متواتر سات جوان لشکر کفار کے قتل کیے جب کوئی نخوت کی طرف سے برائے مقابلہ نہ آیا تو شاہزادہ اسپ مرکب پر سوار ہو کر پلٹا نخوت شیر سر نے جو سپاہ کا یہ رنگ دیکھا کہ اب کوئی برائے مقابلہ مسلمانان فوج سے نہین نکلتا ہی پکار کر کہا کہ کیا اب تم مین کوئی بہادر باقی نہین رہا یہ کہکر چاہتا تھا کہ اپنے گھوڑے کو بڑھائے کہ فوج سے کئی افسر اسکی خدمت مین آئے دعاے دولت دیکر عرض کی کہ حضور مسلمان آفت کے شجاع ہین انکی قوت حضور نے ملاحظہ فرمائی کہ ایک جوان نے سات پہلوان متواتر مارے اور پہلوان بھی کیسے کہ جو زینت لشکر تھے نخوت شیر سر نے کہا اچھا اگر ایک کی جرأت نہین ہوتی ہی تو سب لوگ یلغر کرکے لشکر اسلام پر ٹوٹ پڑین جہان تک ممکن ہو تیر وتفنگ سے لڑین مسلمانون کے قریب نہ جائین افسر یہ حکم سنکر اپنی صفون مین آئے اور سرداران فوج کو اس حکم سے آگاہی دی سب نے یہ خبر جو سنی

تلواریں تیر و تفنگ لیکر مسلمانون پر ٹوٹ پڑے تیرون کا مینھ برسانے لگے اہل اسلام نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے اپنے گھوڑون پر سنبھل بیٹھے پشت و پہلو سے ہوشیار ہو کے جنگ کرنے لگے تھوڑے عرصے مین سیاہ نخوت شیر سر کو مار کر ایک طرف کر دیا یہان تک تلوارین ماریں کہ زمین جنگ سے پائون لشکر کے اُٹھ گئے اہل اسلام نے بھاگے ہوؤن کا تو پیچھا نہ کیا زمرد ثانی اور نخوت شیر سر پر جا پڑے یہان بہت سے سردار آگے آگئے اور تلوار چلنے لگی یہان تک کہ انکو بھی مار کر گرا دیا اور قریب زمرد ثانی اور نخوت شیر سر کے پہونچ گئے شاہزادہ امیر الزمان نے چاہا کہ زمرد ثانی پر وار کرین کہ آسمان پر ایک برق چمکی کہ آنکھین انکی جھپک گئین چاہا سنبھلون مگر سنبھلا نہ گیا زمرد نے جو انکو اپنے سے اتنا قریب پایا اور تلوار اُٹھائے دیکھا سپر کو چہرے کی پناہ کیا جب وار ہوتے اور وار سپر نہ پڑا تو اس نے سپر چہرے سے ہٹائی دیکھا تمام لشکر ساکت ہی غور جو کی تو معلوم ہوا کہ سب پتھر کے ہو گئے ہین متحیر ہوا پہلو کی طرف جو اسکی نگاہ پڑی دیکھا ملکہ اشرار جادو کھڑی ہی خوش ہو گیا کہا کہ ملکہ عالم تمنے اسوقت کیا کار نمایان کیا میری جان بچائی ملکہ اسرار جادو نے جواب دیا کہ اگر مین اسوقت نہ آتی تو لشکر اسلام نے تم سب کا خاتمہ کر دیا تھا کیون اے زمرد ثانی ہمارے کہنے کو تمنے نہ مانا آخر اُسکی سزا پائی جسوقت تمنے چلنے کا قصد کیا تھا ہمنے اُسی وقت تمکو سمجھایا تھا کہ یہ ساعت اچھی نہین ہی اسوقت نہ جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے زمرد ثانی بہت محجوب ہوا اور خوشامد کرنے لگا نخوت نے بڑے اعزاز سے ملکہ اشرار جادو کا مزاج پوچھا اور خوشی کے نوبت و نقارے بجاتا ہوا اپنے قلعے کے طرف پلٹا قلعے مین آکر مع زمرد ثانی اور ملکہ اشرار جادو تخت پر بیٹھا ساقیان گل اندام حاضر ہوئے جام شراب گردش مین آیا جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا ہر ایک بے شرم ہوا نخوت شیر سر کہنے لگا کہ اب ایک تاریخ قتل مسلمانان کی مقرر کیجائے اور اُسکی اطلاع ہر خاص و عام کو دی جائے کہ اُس روز سبین پر سب حاضر ہون اور قتل مسلمانان کا تماشا دیکھین زمرد ثانی نے ایک تاریخ قتل مقرر کی محرران زود نویس نے کتابت اشتہار شروع کی اور شہر مین ڈھنڈورا پٹ گیا اشتہار چسپان ہو گئے کہ فلان روز میدان نخوت مین مسلمان قتل کیے جاوینگے سب لوگ کنان شہر تماشا دیکھنے آئین یہان تو یہ کیفیت ہوئی

اب کچھ مختصر حال حمزہ ثانی کا ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ لاشہ دار اب سبین زرہ کا لیکر خدمت مین صاحبقران کے آئے اور صاحبقران نے انکو سمجھا کر مع عمرو ثانی کے رخصت کیا اور یہ لوگ وہان سے لشکر کا پتہ دریافت کرتے ہوئے چلے چلتے چلتے معلوم ہوا کہ لشکر سائل کی طرف گیا ہی پھر راہ مین یہ خبر پائی کہ اخواص آدم خوار کے قلعے پر لڑائی ہوئی اور کئی سردار گرفتار ہو گئے آخر کو اہل اسلام نے شکست دی اور نخوت شیر سر کے مقابل مین گئے ہین جب یہ کل کیفیت سنی اور عمرو ثانی کو یہ حال معلوم ہوا کہ لشکر اس طرح سے سحر ملکہ اشرار جادو مین مبتلا ہی صاحبقران ثانی سے عرض کی کہ حضور ابھی تشریف نہ لیچلین مین جاتا ہون جو کچھ حال واقعی ہی دریافت کر کے آتا ہون پھر جو مناسب ہوگا وہ کیجیے گا حمزہ ثانی نے منظور کیا عمرو ثانی رخصت ہو کر طرف بیابان نخوت شیر سر کے چلا جب سب راہ طی کی اور میدان نخوت شیر سر مین آیا تو دیکھا کہ یہان عجیب وقت ہی سب سردارون کو کسی سنگدل نے پتھر کا بنا دیا ہی کسی مین حس و حرکت کا نام نہین

عجیب حسرت برس رہی ہی جو جس حال مین تھا اُسی عالم مین ہی کسی کے ہاتھ مین نیزہ ہی دشمن پر وار کرنا چاہتا ہی دشمن کا تو نام نہین ہی مگر وہ جری مع نیزے پتھر کا ہی کوئی تلوار اُٹھائے کھڑا ہی عمرو ثانی نے جو یہ کیفیت سب کی دیکھی خاموش ہوا اور بارے حسرت کا جوش ہوا بڑی دیر تک اس شہر خموشان مین افسوس کرتا رہا بعد تھوڑی دیر کے وہان سے چلا اور خدمت مین امیر ثانی کے حاضر ہوا عرض کی ہی آقا نامدار لشکر کی کیا حالت عرض کرون دیکھکر صدمہ ہوتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی سب سردار پتھر کے ہین امیر ثانی نے یہ کیفیت سنکے فرمایا کہ مین چلتا ہون جو خدا کو منظور ہوگا پیش آیگا عمرو ثانی نے عرض کی کہ میرے نزدیک آپکا ابھی تشریف لے چلنا مناسب نہین ہی آپ میرے ہمراہ چلئے جہان مین آپ سے عرض کرون وہان تشریف رکھیے امیر ثانی کشتی پر سے اُترے اور عمرو ثانی کے ہمراہ چلے عمرو ثانی نے قریب ایک پہاڑ کے لاکے ایک گڑھا کھودا اور حمزہ ثانی کو اُسمین بٹھا دیا اور عرض کی کہ غلام اب رخصت ہوتا ہی وہ سامنے بیابان نخوت شیر سر ہی جس وقت مین مہرہ سفید نقب مین پھونکون آپ اُسی بیابان مین تشریف لائیگا امیر ثانی سنکر چپ ہو رہے عمرو ثانی وہان سے روانہ ہوا قریب اور ایک پہاڑ تھا وہان رنگ و روغن عیاری کا نکالا اور اپنی صورت لقاے بے لقا کی بنائی کہ یہ باپ زمرد ثانی کا ہی یہ صورت بناکر اور ایک تخت پر بیٹھکر چارون طرف اپنے خوشبو کے تخلخے روشن کئے اور اسباب جاہ و شوکت بھی اُس جا پر آراستہ کیا خوشبو کی چیزین جو جلائین تو دامن صحرا عنبر بیز ہو گیا معلوم ہوتا تھا کہ ہزار ہا قرابے عطر کے کھل گئے ہین نیچے اُس کوہ فلک شکوہ کے ہیزم فروش لکڑیان جمع کرتے تھے اور تھوڑی تھوڑی اپنے جانورون پر لاد کر لیجایا کرتے اُس روز جو ہیزم فروش وہان آئے بہت گھبرائے آپسمین کہنے لگے کہ آج پہاڑ پر سے خوشبو کیسی آتی ہی ایسی خوشبو تو آجتک یہان نہین پائی گو ہم لوگ بہت مدت سے آتے ہین مگر ایسی خوشبو یہان کبھی نہین تھی چلو پہاڑ پر چلکر دیکھین بعض نے کہا کیا ضرورت ہی نہین معلوم کیا سانحہ ہی وہان کیا کرنے جائین مفت مین اپنے تئین آفت مین کیون پھنسائین بعض نے کہا آفت کیون آنے لگی غرض یہی گفتگو کرتے ہوئے سب پہاڑ کے اوپر آئے اور چارون طرف پھرنے لگے جون جون یہ لوگ نزدیک پہونچے ہین خوشبو اُسی قدر زیادہ پاتے ہین پھرتے پھرتے ایک جا پر دیکھا کہ ایک گوشے سے دھوان بلند ہی ان لوگون نے کہا دیکھو اسی مقام پر کوئی اسرار ہی چلو نزدیک سے چلکر دیکھین جب نزدیک آئے اور گوشے سے جھانک کے دیکھا تو عجیب سانحہ نظر آیا دیکھا ایک شخص بڑی شان و شوکت سے ایک تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہی گرد اُسکے فوارے چل رہے ہین نیچے سے سبزہ نکلا ہی چھوٹے چھوٹے خوشبودار پھولون کے درخت گرد جمے ہوئے ہین تخلخے روشن ہین اور تخت نشین کی بھی بڑی شان و شوکت ہی عجیب صورت ہی تاج زرین سر پر لباس مکلف در بر ڈاڑھی زلف محبوب سے زیادہ دراز ہی مگر ڈاڑھی مین عجیب حسن سے آرایش و زیبایش کی ہی عقل کام نہین کرتی پوشاک مین عجیب صفت ہی کہ کبھی سرخ دکھائی دیتی ہی کبھی زرد ہو جاتی ہی کبھی نیلی نظر آتی ہی ہیزم فروش یہ کیفیت دیکھکر حیران رہگئے کچھ مارے خوف کے بیہوش ہوئے مگر اس تاجدار دراز ریش نے کسی کو کچھ کہا نہین جس جس نے سلام کیا تھا اُسکو البتہ جواب دیدیا لیکن منھ سے

نہین بولا صرف ہاتھ اُٹھادیا یہ لوگ یہ کیفیت دیکھکر وہان سے حیران وششدر نیچے اُترے اور لکڑیان لادکر شہر کی طرف چلے آپسمین ایک دوسرے سے کہتا جاتا ہی کہ کیون بھائی یہ کون شخص ہی ایسا آدمی توآجتک آنکھ سے نہین گذرا ایک کہتا ہی اسکے علاوہ ڈاڑھی اسکی کیونکر اتنی بڑی ہوگئی کوئی کہتا ہی بڑے تعجب کی تو یہ بات ہی کہ پوشاک کا رنگ برابر تبدیل ہوتا جاتا ہی کبھی سفید کبھی سبز کبھی اودا کبھی لال کبھی زرد یہ کیا بات ہی عجیب کرامات ہی یہ باتین کرتے ہوئے یہ لوگ داخل شہر ہوئے اور جو انکی دوکانون پر آیا اُس سے بھی انھون نے اس بات کو مع اُسکے حُلیے کے بیان کیا رفتہ رفتہ یہ خبر زمرد ثانی نے سُنی اور بیان کرنے والے نے پورا پورا حلیہ بیان کیا زمرد ثانی نے اپنے جی مین خیال کیا کہ یہ حلیہ تو میرے والد نامدار کا بیان کرتا ہی اُس آدمی سے کہا کہ بھلا تمنے اُس شخص کو اپنی آنکھ سے بھی دیکھا ہی اُس نے عرض کی کہ حضور مین نے تو نہین دیکھا ہی مگر ہیزم فروش البتہ یہ بیان کرتے تھے کہ ہم اپنی آنکھ سے دیکھ آئے ہین زمرد نے کہا اچھا اول ہیزم فروشون کو ہمارے پاس لاؤ یہ شخص یہان سے چلا زمرد ثانی نے اور آدمی بھی اسکے ہمراہ کردیے کہ ہیزم فروشون کو جلد ہی لاؤ جب ملازمان زمرد ثانی ہیزم فروشون کے پاس گئے اور اُنکو حکم زمرد ثانی کا سنایا لاچار ومجبور وہ لوگ حاضر خدمت زمرد ثانی ہوئے زمرد ثانی کو دیکھکر سلام کیا دعاے دولت دی ہاتھ باندھکر سامنے کھڑے رہے زمرد ثانی نے بیٹھنے کی اجازت دی یہ لوگ سلام کرکے پائین مسند بیٹھے زمرد ثانی نے اُنسے پوچھا کہ تمنے پہاڑ پر کسکو دیکھا تھا انھون نے کل کیفیت بیان کی زمرد ثانی نے کہا اب تم وہان چل سکتے ہو ہیزم فروشون نے عرض کی کہ خداوند ہم لوگ تو اکثر وہان جاتے ہین زمرد ثانی نے کہا اچھا اسوقت ہمارے ہمراہ چلو ہیزم فروش مجبور ہوکے عرض کی بہت بہتر ہی غلام حضور کے ساتھ چلینگے زمرد ثانی نے جو سب کو مستعد پایا سواری کو حکم دیا سواری فورًا تیار ہوئی زمرد ثانی مع نخوت شیر سر کے ہمراہ ہیزم فروشون کے طرف اُس پہاڑ کے چلا تھوڑی دور رستہ طی کیا ہوگا کہ دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ ہی جب اُس طرف سے جھونکا ہوا کا آتا ہی دماغ جان معطر ہوجاتا ہی قلب کو طاقت ہوتی ہی روح کو راحت ہوتی ہی زمرد ثانی نے نخوت سے کہا کہ ایسی خوشبو ہمنے آجتک کسی چیز مین نہین پائی نخوت شیر سر بھی ہان ہان کرتا ہوا اسکے ساتھ چلا آتا ہی آتے آتے جب نیچے اُس پہاڑ کے پہونچا تو خوشبو اور زیادہ بڑھی اب تو نخوت شیر سر کو بھی تعجب ہوا اور زمرد ثانی سے کہا کہ مین اکثر براے شکار یہان آیا لیکن ایسی خوشبو آجتک یہان نہین پائی ایک ہیزم فروش نے عرض کی کہ حضور اس پہاڑ کے اوپر تشریف لیچلین نخوت شیر سر زمرد ثانی کا ہاتھ پکڑے ہوئے اُس پہاڑ پر چڑھے ہیزم فروش سے زمرد ثانی نے کہا کہ تم آگے آگے چلو ہیزم فروش آگے ہوا اور قریب اُس گوشے کے پہونچا جہان سے خوشبو آرہی تھی نخوت اور زمرد سے کہا کہ اب حضور آگے تشریف لیجائین میرا دل کانپتا ہی زمرد ثانی اور نخوت شیر سر آگے بڑھے جیسے ہی زمرد نے قدم گوشے کے باہر رکھا دیکھا لقاے بے لقا بڑے جاہ وتجمل سے ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہی چارون طرف لخلخے خوشبو کے روشن ہین زمرد ثانی لقا کو دیکھکر دنگ ہوگیا اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ کیا معرکہ ہی وہان اس امید مین چپکا کھڑا رہا کہ جب سر اُٹھائینگے مین سلام کرونگا نخوت شیر سر بھی بہت متحیر ہوا کہ یہ کون شخص ہین اور یہان کیونکر آئے جب بڑی دیر گذر گئی اور لقا نے سر نہ اُٹھایا تو زمرد

قریب آیا اور قدمون کو بوسہ دیا لقا نے آنکھ اُٹھا کر اوپر دیکھا اس نے جھک کے سلام کیا نخوت شیر سر نے بھی قدمون کو بوسہ دیا اور سلام کیا لقا نے دونون کی پشت پر ہاتھ پھیرا زمرد ثانی نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور یہان کیونکر تشریف لائے اور اپنا سایۂ بلند پایہ ہم لوگون کے سرون سے کیون اُٹھایا لقا نے کہا کہ بیٹا اب ہم لوگون کی خداوندی کو جاہل زمانہ نہین مانتے ہین اسلیے مین نے اپنی غیبت بہتر جانی اور اب تجھسے بھی یہی نصیحت کرتا ہون زمرد ثانی نے پھر عرض کی کہ مجھکو بھی اہل اسلام نے بہت ستایا ہے یہ لوگ مجھکو صدمے پر صدمے دیتے ہین کسی وقت چین نہین لینے دیتے ابھی سبائل پر بہت معرکے بڑے مسلمان خوب لڑے وہان بھی سرداران لشکر قتل ہوے مگر مجھکو ایسا پریشان کیا کہ مین وہان سے اپنی جان بچا کے یہان چلا آیا یہان بھی مجھکو چین نہ دیا قریب تھا کہ مجھکو ہلاک کرتے لیکن عین وقت پر ملکہ اشرار جادو نے آکر سحر کیا سب کو پتھر کا بنا دیا اب مین نے ایک روز مقرر کیا ہے سب کو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا لقا نے کہا تمھین اپنے فعل کا اختیار ہے زمرد ثانی نے عرض کی کہ اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو کچھ عرض کرون لقا نے کہا کہو زمرد ثانی نے کہا کہ اگر زحمت نہو اور خلاف طبیعت نہو تو بروز قتل مسلمانان براے تماشا حضور بھی تشریف لیچلین نخوت شیر سر نے بھی عجز و انکسار کیا مگر لقا نے منظور نہ کیا آخرکار نخوت اور زمرد ثانی دونون نے قدمون پر سر رکھدیا لقا نے کہا اچھا مجھکو بروز قتل مسلمانان طلب کر لینا مین آؤنگا مگر جسنے سحر کرکے ان لوگون کو سزا ے کامل دی ہے مین اُسکا بہت مشتاق ہون تم بروز قتل اُسی کو بھیجدینا مین چلا آؤنگا اب تم لوگ یہان نہ ٹھہرو چلے جاؤ لقا نے جو ذرا تیور بدل کے یہ باتین کین نخوت شیر سر نے زمرد ثانی سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہے کیونکہ خداوند نے آنیکا بھی وعدہ فرمایا ہے ایسا نہو کہ مزاج خداوند برہم ہو جائے اور مسلمانون کی تقدیر قوی کردین تو ہم لوگون کو بڑی مشکل پڑیگی زمرد ثانی نے بھی اسکی راے سے موافقت کی اور قدمون کو لقا کے بوسہ دیا سلام کرکے رخصت ہوئے اور راہ بھر یہی باتین کرتے ہوئے قلعے تک آئے کہ خداوند کی شان خداوندی دیکھی اپنے کو مردمان دنیا کی نگاہون سے پوشیدہ کر لیا تھا ہم لوگون کی ایسی ہی تقدیر تھی جو نور کرامت ظہور خداوند دیکھ لیا نخوت بھی کہتا ہے کہ آپ بہت بجا ارشاد فرماتے ہین اب جس روز جشن قتل مسلمانان منعقد ہوگا اس روز دعوت خداوند کرینگے کیون آپ کیا فرماتے ہین خداوند میری دعوت قبول فرمائینگے زمرد ثانی کہتا ہے کہ آپ اُنسے عرض کیجیے گا اگر قبول فرمائین تو آپکی تقدیر بھی ایسی کر دینگے کہ تا بقاے دنیا آپ بھی قائم رہین اور اگر نہ بھی قبول فرمائینگے تو بھی آپکی اس سعادت پر خیال کرکے کچھ تقدیر ضرور کر دینگے یہی باتین کرتے ہوئے قلعے مین داخل ہوے اور ملکہ اشرار جادو سے زمرد ثانی نے کہا کہ خداوند قدیم کی زیارت آج نصیب ہوئی اُنھون نے تمھاری بہت مدح و ثنا کی تھی اور تمھارے دیکھنے کا بہت اشتیاق ظاہر کیا ہے مین نے اُنسے عرض کیا تھا کہ آپ بروز قتل مسلمان تشریف لائیگا پہلے تو اُنھون نے بہت انکار فرمایا آخرکار منظور کیا مگر اس شرط سے کہ ملکہ اشرار جادو میرے لینے کو آئین ملکہ اشرار جادو نے کہا مین آنکھون سے سر سے اپنا فخر سمجھکے جاؤنگی اور مجھکو تو زیارت خداوند کی خود بھی تمنا ہے لیکن مجھکو یہ ضرور بتلا دینا کہ اُنسے ملنے کی کیا ترکیب ہے زمرد ثانی کہا جب جانا تو پہلے خداوند کے قدمون کو بوسہ دینا وہ دست شفقت تمھاری پشت پر پھیر دینگے جو بات اُنسے کہو گی جو تمنا اُنسے ظاہر کروگی ویسی تقدیر

کرونگی اشرار نے کہا پھر مین آج ہی نہ اُنکی زیارت سے مشرف ہوآؤن زمرد ثانی نے کہا نہین آج جانا مناسب نہین ہی کیونکہ خداوند نے یہ ارشاد فرمادیا ہو کہ بروز قتل مسلمانان ملکہ اشرار جادو کو ہماری خدمت مین بھیجنا اگر تم آج جاؤ گی محروم واپس آؤ گی خداوند اپنا جمال باکمال تمکو نہ دکھاینگے وہ تمکو دیکھ سکینگے تم اُنکو نہ دیکھ سکو گی اور اگر یہ امر خلاف مزاج خداوند ہوا تو ہمسے بھی برہم ہوجاینگے اور تم پر بھی نگاہ قہر و غضب ڈال دینگے کہ جلکر خاک سیاہ ہوجاؤ گی ملکہ اشرار جادو نے جو یہ باتین زمرد ثانی سے سنین کہا مین آج ہرگز نہ جاؤنگی بلکہ بروز قتل مسلمانان جاؤنگی مگر ڈرتے ڈرتے قدرت سے باتین کرونگی زمرد نے کہا ابھی قتل مسلمانان مین بھی تو بہت دن باقی نہین ہین غرض یہی باتین تین دن تک رہین اور اشرار شوق دیدار لقاے بے بقا مین تڑپا کی جب تاریخ قتل مسلمانان آئی تو ملکہ اشرار جادو نے صبح کو اُجلے لباس تکلف پہنا اور اپنے تئین زیور جواہر بیش بہا سے آراستہ کیا اور پاس زمرد کے آئی کہا مین برائے زیارت قدرت جاتی ہون کچھ لوگ بطور رہبری میرے ساتھ چلین بہت سے آدمی جو شوق دیدار مین بیقرار تھے ملکہ اشرار جادو کے ساتھ ہوے زمرد ثانی نے کہا کہ خداوند کے پاس تم تنہا جانا اور کسیکو اپنے ہمراہ وہان نہ لیجانا خود ہی اُنسے عرض کرنا کہ حضور نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم بروز قتل مسلمانان ضرور آئینگے مین حسب الحکم قدرت حاضر ہوئی اور شرف قدمبوسی حاصل کیا اب خداوند میرے ہمراہ تشریف لیچلین ملکہ اشرار جادو یہ سب باتین سنکر ایک تخت سحر پر بیٹھ کے طرف اُس پہاڑ کے روانہ ہوئی تخت تھوڑی دیر مین اُس پہاڑ پر آکے اُترا ملکہ اشرار جادو نے سب آدمیون کو تو وہین چھوڑا ایک واقف کار کو ساتھ لیکر اُس مقام تک آئی وہ شخص بھی اُس گوشے تک پہونچا کے پلٹ گیا ملکہ اشرار جادو نے جیسے ہی قدم آگے بڑھایا دیکھا ایک مرد پیر نہایت مسن ڈاڑھی مانند زلف محبوب دراز بلکہ کچھ اُس سے بھی سوا عجیب تکلفات سے آراستہ تاج زرنگار مرصع کار بڑے بڑے ہیرے گرد جڑے ہوئے سر پر رکھا ہی پوشاک کی عجیب کیفیت ہی گھڑی گھڑی رنگ تبدیل ہوتا ہی کبھی اودی کبھی زرد کبھی لال کبھی سبز نگاہ کام نہین کرتی ہی تخت بھی عجیب تکلف کا بچھا ہی گرد اُس تخت کے شمعین روشن ہین پہاڑ پر خوشبودار درخت چارون طرف تخت کے اُگے ہوے ہین اُنمین پھول لگے ہین عقل کام نہین کرتی کہ پہاڑ پر یہ درخت کیونکر پیدا ہوئے غرض ایسی عظم و شان سے وہ ضعیف بیٹھا ہی جو آجتک بڑے بڑے شاہان جلیل کو خواب مین بھی دیکھنا نصیب نہین ہوا ملکہ اشرار سکتے کے عالم مین بڑی دیر تک خاموش کھڑی رہی لقاے لقلقی نے جب گردن نہ اُٹھائی اور اسکی طرف متوجہ نہوا تو اسنے چاہا کہ مین خود جاکر قدمون کو بوسہ دون پھر دل مین سوچی کہ اگر یہ امر خلاف طبع قدرت ہوا اور اُنھون نے کچھ بد تقدیر کردی تو مین ابھی جلکر خاک ہوجاؤن یا پانی ہوکے بہ جاؤن یا کوئی اور آفت ناگہانی نازل ہو یہ سوچکر پھر خاموش جہان کھڑی تھی وہین کھڑی رہی جب لقاے لقلقی نے دیکھا کہ میرا رعب اسکو مانع کلام ہی سر اُٹھایا ملکہ اشرار جادو کی تو آنکھین اسکی طرف تھی ہین جیسے ہی اسنے سر اُٹھایا ملکہ اشرار جادو نے جھک کے سلام کیا اور بڑھکے قدمون کو اسکے بوسہ دیا لقاے لقلقی نے ہاتھ اپنا اسکی پشت پر پھیرا اور اپنے پہلو مین بٹھایا تعریفین اسکی کرنے لگا کہ تو نے بہت بڑا کام کیا مین نے تجھکو اپنا بندۂ خاص قرار دیا اور اب دیکھ تیرا کیا مرتبہ کرتا ہون کہ جو آجتک بڑے بڑے بادشاہون کو ممکن نہوا ہو ملکہ اشرار جادو گردن نیچی کیے ہوے ادب سے جواب دے

رہی ہی ڈر کے مارے بات اسکے منھ سے نہین نکلتی ہی لقاے نقلی نے کہا کہ ذرا تو اپنا منھ تو اٹھا مین بھی
صورت دیکھون اسنے گردن اُٹھائی لقاے نقلی نے کہا کہ مین پہلا مرتبہ تیرا یہ بڑھاتا ہون کہ تیرے
حسن کو دونا بناتا ہون یہ کہکے ایک رومال نکالا اور ملکہ اشرار جادو کو دیا کہا کہ اسکو اپنے منھ پر
پھیر ابھی تیرا حسن مثل حوران جنت کے ہوجایگا تجھسے حسن مین کوئی مقابلہ نکر سکیگا ملکہ اشرار جادو
نے خوشی خوشی اُس رومال کو اپنے منھ پر پھیرنا شروع کیا رومال مین بیہوشی کا کلپ دیا ہوا تھا دو ہی
تین دفعہ منھ پر پھیرا تھا کہ بیہوش ہوکر گر پڑی لقاے نقلی نے اسکو اپنے آگے تخت پر ڈال لیا
اور تخت کی کل پر ہاتھ رکھا تخت اونچا ہوا لقاے نقلی تخت اُڑاتا ہوا پہاڑ سے طرف میدان
نخوت کے چلا اُسوقت آکر پہونچا کہ یہان سب لوگ اسکا انتظار کر رہے تھے اور زمرد اور نخوت
مع فوج دریا موج تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے آمادہ قتل مسلمانان کھڑے تھے میدان نخوت شیر سر
مین اور ساکنان شہر جو بہر تماشا آئے تھے چارون طرف اسقدر جمع تھے کہ مرغ نظر کو بھی نکل جانیکا رستہ
نہین ملتا تھا لقاے نقلی نے بیچ مین میدان کے اپنا تخت ہوا پر قائم کیا کہ زمرد ثانی کی نگاہ تخت پر
پڑی دیکھا لقاے بے لقا تخت پر سوار ہی آگے ملکہ اشرار جادو مثل مردے کے پڑی ہین اسکو
تعجب ہوا اور نخوت شیر سر سے کہا کہ ملاحظہ فرمایئے خداوند تشریف لائے ہین مگر عجیب کیفیت ہی
آگے ملکہ اشرار جادو مردے کی طرح پڑی ہین یہ کیا ماجرا ہی نخوت نے کہا اسمین بھی کوئی مصلحت
خداوندی ہوگی کیونکہ کوئی امر خداوند کا ایسا نہین ہوتا ہی جو خالی مصلحت سے ہو اب سب کی نگاہین
تخت کی جانب لقاے نقلی نے مخاطب ہاین کمر سے خنجر نکالکر نعرہ کیا کہ منم عمرو ثانی عیار صاحبقران ثانی
اور زمرد ثانی کہان بھاگ کے جائیگا یہ کہکے خنجر ملکہ اشرار جادو کے گلے پر پھیر دیا گردن اسکی کٹ گئی
اور خون بہنے لگا اسکے مرتے ہی لشکر اسلام اپنی حالت اصلی پر آگیا عمرو ثانی نے سر ملکہ اشرار کا
کاٹ کے جہان زمرد اور نخوت کھڑے تھے پھینک دیا اور وہانسے بہ تعجیل پلٹ کے حسب وعدہ
مُہرہ سفید نقب مین پھونک دیا یہان امیر ثانی نعرہ کرکے باہر نکل آئے اور ررواروی کرکے اپنے تئین
میدان نخوت مین پہونچایا یہان آکے جو دیکھا تو سردار مانند ابر نوبہار لشکر کفار پر برس رہے ہین مگر ان
کفار بھاگتے ہین مگر بھاگنے کی راہ نہین پاتے چارون طرف سے گھرے ہوے ہین امیر ثانی نے
بھی بیچ مین لشکر کے آکے نعرہ کیا کفار کی اور بُری کیفیت ہوگئی آپسمین لڑنے لگے ایسے بدحواس ہوئے
کہ اپنے بیگانے سردارون کو نہ پہچانا غرض بڑے عرصے تک لشکر اسلام نے فوج کفار کو تباہ کیا
جب زمرد ثانی اور نخوت نے یہ کیفیت دیکھی اور خیال کیا کہ اب تھوڑی دیر مین سپاہ کے پاؤن
میدان جنگ سے اُٹھ جائینگے آپسمین صلاح کرکے طبل بازگشت بجوادیا اور پلٹ گئے ادھر سرداران
اسلام بھی مع صاحبقران ثانی پلٹے اور لیے ہوئے بارگاہون مین آئے یہان جو پہونچے تو دیکھا کہ
بارگاہون کی عجیب کیفیت ہی کوئی بارگاہ جل گئی ہی کوئی گر پڑی ہی اسباب کا نام نہین مال و متاع خزانہ
جو کچھ تھا اُسکا بھی نشان نہین ملتا سرداران اسلام بہت متعجب ہوئے کہ یہان نگہبان بھی موجود تھے
مگر اسباب کون لیگیا اور خیمے کسنے آکر جلا دیے نگہبانون کو نہ معلوم ہوا تھا تو ہم لوگ تو ضرور دیکھتے نگہبانون
کو طلب کیا اور اُنسے دریافت کیا کہ خیمے کسنے لوٹ لیے اور آگ کسنے لگادی انھون نے کہا ہمکو اسکا مطلق ہوش

نہین ابھی ہمنے خیال جو کیا تو معلوم ہوا خیمے جلے اور گرے پڑے ہین ہم لوگ خود سخت متعجب تھے تب امیر ثانی
اور عمرو ثانی نے کہا کہ آپ حضرات کو اشرار جادو نے سحر کرکے پتھر کا بنا دیا اور آج آپکی تاریخ قتل مقرر ہوئی
تھی خدا نے اپنا فضل فرمایا یہ حال کیا صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ عمرو ثانی نے آج اتنا بڑا کار نمایان
کیا کہ کافرون کے ہاتھ سے جان بچائی تب سب کو معلوم ہوا کہ ہم کو مبتلاے سحر کرکے خیمے لوٹ لیے اور جلا دیے
سردارون نے اُس شب تو اُنھین بارگاہون مین امیر ثانی کے آنیکا اور اپنی فتح پانیکا جلسہ مقرر
کیا اور امیر ثانی کو سب نے نذرین دین یہ لوگ تو ادھر مصروف عیش و نشاط ہوے ادھر زمرد اور نخوت
جو اپنے قلعے مین پلٹ کے گئے تو اپنے وزرا امرا کو جمع کیا اور بزم مشاورت قرار دی اور یہ رائے
پیش کی کہ اب خدا پرستون سے کیونکر مقابلہ کیا جائے یا اُنکے مقابلے سے باز رہین کسی طرف نکل چلین کیونکہ
ملکہ اشرار جادو کے مارے جانے سے اور امیر کے آنے سے لشکر اسلام کو بڑی قوت ہو گئی ہی ان سے
سر بر ہونا دشوار ہی اگر انکی مقابلہ کرینگے تو ہمارے حق مین اچھا ہوگا نخوت کے وزیر خوش تدبیر
نے یہ صلاح دی کہ میرے نزدیک سب سے بہتر یہ بات ہی کہ آج کی رات خدا پرست بہت مضمحل ہو رہے اگر
شبخون مارین کیا عجب ہی کہ یہ لوگ اس طرح زیر ہو جائین اور قتل ہون نخوت نے اس بات کو بہت
پسند کیا اور سامان شبخون کو حکم دیا لشکر تیاری شبخون مین مصروف ہوا تیاریان ہونے لگین جبکہ سلطان
زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب پردہ مغرب مین پوشیدہ ہوا اور شہنشاہ شب زندہ دار نے
فوج ثوابت و سیارگان کو ہمراہ لیکر قصد شبخون کیا تو نخوت شیر سر نے اپنی سپاہ کو قلعے کے اندر درست
کیا اور آپ اور زمرد ثانی قلعے کے میدان مین ٹہلنے لگا جب زلف لیلاے شب کمر سے گذری اور
گھڑیالی نے گجر بجایا نخوت شیر سر اپنی فوج دریا موج کو ہمراہ لیکر قلعے سے باہر آیا اور لشکر اسلام
کی طرف متوجہ ہوا یہان وہ وقت ہی کہ اہل اسلام اپنے مقامون پر گرم خواب ہین چوکیدار حفاظت کر رہے
ہین کہ کان مین آواز سم اسپان کی آئی چوکیدار سمجھے کہ برائے مدد نخوت شیر سر و زمرد ثانی کہین سے فوج
آئی ہی اسوقت داخلہ اُس قلعے مین ہوا ہی یہ سوچ رہے تھے کہ سامنے سے کچھ روشنی معلوم ہوئی خیال
جو کیا تو معلوم ہوا کہ روشنی اسی طرف آتی ہی تب تو چوکیدار گھبرائے آپسمین کہا کہ یہ روشنی اور لشکر اس
طرف کیون متوجہ ہی بعض نے کہا شاید کوئی سردار ہمارے لشکر کا پیچھے رہگیا ہوگا وہ اب آیا ہی بعض نے
کہا کہ بھلا سردار کو اسوقت آنے کی کیا ضرورت تھی کیا اُسکو کہین شب کو ٹہرنے کی جگہہ ممکن نہ تھی یہ
باتین ہو ہی رہی تھین کہ لشکر نخوت شیر سر نے آکر سب کو گھیر لیا اب تو ہرکارے اور چوکیدار بہت گھبرائے
خیمے مین امیر ثانی کے آئے امیر ثانی کہ مدت سے اُنکو راحت نصیب ہوئی تھی آج ہی دن جو کچھ امن ملی اور جنگ
سے بھی ذرا مہلت پائی تھی آرام کیا تھا ہرکارون نے آکر جگایا تمام ماجرا سنایا امیر تلوار آبدار ہاتھ مین لیکر اُٹھے اب
جو خیمے کے باہر آئے تو دیکھا یہان عجیب ہنگامہ برپا ہی سرداران لشکر نخوت شیر سر طنابین خیمون
کی کاٹ رہے ہین امیر ثانی شیرانہ نعرہ کرکے جا پڑے تلوار چلنے لگی نعرہ امیر کی صدا جو بلند ہوئی سرداران
اسلام بھی چونک پڑے سب تیغین لیکر ٹوٹ پڑے شمشیر زنی ہونے لگی یہان سب سرداران اسلام مسافت
جنگ اُٹھائے ہوئے اشرار کے سحر کے اثر کا صدمہ ایسا ہو چکا تھا جسکے سبب سے کسی مین طاقت و قوت باقی نہین
رہی تھی صرف جرأت سے کارزار کرتے تھے اور لشکر نخوت شیر سر مین سب توانا و تندرست اور فوج

کثیر لیکن اہل اسلام نے کچھ خوف نہ کیا بیدرنگ کفار کو قتل کرنے لگے جسکو صف سے آگے بڑھا ہوا پایا اُسکو
ٹوک کے مارا لڑائی کا عجب انتظام کرلیا کہ ایک جانب تو صاحبقران ثانی دوسری جانب شاہزادہ بدیع الملک
ایک جانب رستم ثانی ایک جانب ایرج ایک طرف شاہزادہ امیر الزمان ایک رخ شاہزادہ سکندر فرخ لقا
سب سرداران نامی و گرامی ہر جانب گرم جنگ ہوئے لشکر کفار کو محصور کرلیا کسی طرف بھاگنے کا راستہ نہ پایا تنگ
تلوار چلی کہ زمین جنگ دریاے خون بنی حباب وار سرہاے کفار بہتے پھرتے تھے لشکر کفار چاہتا تھا کہ بھاگ
جائے مگر اہل اسلام نے لڑائی کا بندوبست ایسا کرلیا تھا کہ کوئی اُس حصار کے باہر نہین نکل سکتا تھا آخرکار
فوج کفار مین تلاطم پڑگیا بعض بعض کی زبان سے صداے الامان بلند ہوگئی نخوت اور زرمرد نے جو یہ کیفیت
اپنے لشکر کی دیکھی دل مین خیال کیا کہ ایسا نہو تھوڑی دیر مین فوج ہمسے منحرف ہوجاے اور امان طلب
کرے تو کچھ بھی نہ بن پڑیگا یہ سوچ کے دونون کافرون نے پکار کر کہا کہ اے سرداران لشکر اگر تم مین اب کوئی
بہادر نہین باقی ہے مین نہین چاہتا کہ تم لوگ امان طلب کرو بلکہ جسکو اپنی جان پیاری ہو وہ نکل جائے ہم لوگ
خود لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے کیا ہمنے تمھارے بھروسے پر لشکر اسلام کے مقابلے کا قصد کیا ہے بلکہ اپنے
زور بازو کے بھروسے پر جنگ آغاز کی ہے جسکو اپنی جان آبرو سے زیادہ عزیز ہو ہمارے لشکر سے نکل جائے اور
اب ہماری لڑائی کا تماشا دیکھے کہ ہم کیونکر سرداران اسلام کو سر میدان زیر تیغ کرتے ہین یہ جو زرمرد اور نخوت
نے پکار کے کہا بعض کافرون کو قضا نے بیتاب کردیا تیر و کمان ہاتھ مین لیکر لشکر اسلام پر مینہ تیرون کا برسانے
لگے لیکن یہ جری کب مانتے ہین اسکا بھی کچھ خیال نہ کیا گو بہت سے سردار اس حملے مین قتل بھی ہوئے مگر لشکر
اسلام کے سردارون نے بھی لڑائی مین جانین لڑا دین اور پھر سپاہ کفار کو مارنا شروع کیا لکھا ہے کہ تمام رات
دونون لشکر مصروف حرب و پیکار رہے جب شہسوار توسن فلک یعنی خورشید خاور نیزۂ خطوط شعاعی لیے ہوئے
فوج سیارگان کو شکست دیکے جلوہ افروز چرخ نیلی ہوا تو سپاہ کفار بہت کم رہگئی اور سب نے ہمت ہاردی
پس نخوت شیر سر یہ معرکہ دیکھکر نیزہ ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پکار کے آواز دی کہ کہان ہین امیر ثانی
میدان مین آکر مردان عالم سے آنکھین چار کرین صاحبقران ثانی نے اپنا مرکب صبا رفتار آگے بڑھایا
اور سامنے اس ملعون کے آئے اسنے کہا او حمزۂ ثانی لا کیا وار رکھتا ہے امیر ثانی نے فرمایا ہمارا یہ
دستور نہین کہ پیش دستی کرین جب تیرے حربے سے خدا بچائیگا ہم بھی اپنا وار کرینگے یہ سنکر اُس ملعون نے
امیر ثانی پر نیزے کا وار کیا امیر ثانی نے اُسکو خالی دیکر اپنا نیزہ سنبھالا اور برابر اُسکے نیزے کے لاکر ایک تکان
ایسی دی کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا نخوت شیر سر بہت خفیف ہوا اور جھلا کے تلوار پر ہاتھ ڈالا امیر
نے بھی میان سے شمشیر ابدار کو نکالا اسنے وار تلوار کا کیا امیر ثانی نے تلوار اسکی تلوار پر روک کر دھار
بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اس بچیانے چاہا کہ دوسرے ہاتھ کی مدد سے اپنے ہاتھ کو چھڑا لے مگر کیا
طاقت تھی بہت زور کیا ہاتھ کو امیر ثانی کے جنبش بھی نہوئی اسنے جھلا کے ہاتھ ہٹا لیا اور دوال کمر
مین ہاتھ ڈال دیا زور ہونے لگا تھوڑے عرصے مین دونون گھوڑے سے زمین پر گرتے ہوئے آئے امیر کے
پانون جیسے ہی آشنا زمین ہوئے صاحبقران ثانی زور کرکے نخوت کو لے دوڑے اکیس قدم پر لا کے
ٹھکا مارا ایک ہی زور مین سر سے اُس خودسر کو بلند کیا اور چرخ دیکر زمین پر اس زور سے پٹکا کہ استخوان
اُس ملعون کے ریزہ ریزہ ہوگئے لشکرون سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی لشکر اسلام نے چاہا

کہ کافرون کو پھر قتل کرین مگر سب سپاہ نے امان طلب کی اور اطاعت امیر ثانی کی قبول کی زمرد ثانی نے جو یہ معرکہ دیکھا کچھ لوگ اسپنے ہمراہ لیکے ایک جانب بھاگ نکلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا یہان امیر ثانی بعد فتح و فیروزی کے قلعے مین داخل ہوئے دیکھا قلعہ بہت وسیع اور مستحکم بنا ہو صاحبقران ثانی چارون طرف قلعے کے گئے اور سب مقامات دیکھے زندان خانہ مین جب داخلہ امیر ثانی کا ہوا دیکھا ایک جوان حسین مہر تمکین تاج شاہی سر پہ لباس کہنہ زیب جسم فریاد کر رہا ہی انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ بہت مدت سے قید ہی امیر کو جو اُس جوان نے دیکھا جھک کے سلام کیا صاحبقران کو اُسکے حال پر رحم آیا بشفقت پاس جاکے فرمایا کہ کیون اہ جوان تاجدار تیرا کیا نام ہی تجھسے کیا خطا سرزد ہوئی جو یہان قید ہوا اُس جوان نے جو امیر کو اسپنے حال پر مہربان پایا کہا کہ مین بدنصیب اس ملعون کا گنہگار نہ تھا میرے والد نامدار خاور زرین قبا اس سر زمین کے حاکم تھے یہ ملعون اُنکا مقرب تھا ایک روز کچھ والد نامدار اس بدکردار سے آزردہ ہوئے اس نمک حرام نے بمکر اُنکو گرفتار کیا اور قتل کرکے لاشہ اُنکا دریا مین پھینکوادیا ہمنے گو بہت منت کی مگر اسنے ایک نہ مانی اس زندان بلا مین قید کیا امیر ثانی کو بہت رحم آیا اپنے ساتھ والون سے فرمایا کہ قید اس جوان کی کاٹ دو سب نے حسب الحکم فوراً قید اُسکی کاٹی اُسنے رہائی پاکے صاحبقران ثانی کے قدمبوسی کی اور بصدق دل مشرف باسلام ہوا امیر ثانی نے نام اُس جوان کا دریافت کیا اُس نے دست ادب باندھ کے عرض کی کہ نام میر اخورشید بیدار بخت ہی امیر ثانی نے اُسکو اُس قلعے کا حاکم کیا اور ایک شب وہان رونق افروز رہے دوسرے روز بیابان نحوت سے کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر ہوگا

اب دو کلمہ داستان نجنگان وزیر زمرد ثانی جسکو زمرد نے چاہ بابل کیطرف روانہ کیا ہی ملاحظہ فرمائیے باقی حالات متعلقہ داستان ہٰذا مخمس عوض ساقی نامہ

پھیری چھری سے سکتا رینے پاتو پھر کیا
قابو مین ہون مین تیر گو اب جلا تو پھر کیا
زخمون کے ناخنون سے زیبائش فو کی
ناصح جو یہ گریبان تو نے سیا تو پھر کیا
چاہ ذقن کی جانب ہی عمر جاودانی
کب تک سکے رہوگے عقبے مین راہ راہ ہی
اُنسو مین جو مجھ تاب پہونچی تو واہ واہ ہی
عشاق کو خیال ناموس ننگ کیا
سنتا ہی اے نو اخجب دل دیا تو پھر کیا

چیرا دل و جگر کو سینہ سیا تو پھر کیا
خنجر تلے کسی نے تک دم لیا تو پھر کیا
چھلنی جگر جو ٹانکا دامن دری کے خو کی
سینے مثال موسی آو از لن ترانی
ملیے اگر بتون سے ہی لطف زندگانی
ہچکی لگی ہوئی ہی ہونٹون پہ آہ آہ ہی
گر قصد بعد میرے تمنے کیا تو پھر کیا
بدنامیون کا ڈر کیا مانند شاد رسوا

اہ چارہ گر مرے پر چارہ کیا تو پھر کیا
ہم وحشیون کو جسدم خواہش ہوئی آلو کی
گر قطع ہاتھ پہلے تب فکر کر رفو کی
سولی پہ عشق قد مین چڑھیے مسیح ثانی
اہ خضر آب حیوان تمنے پیا تو پھر کیا
جو دم ہی واپسین ہی سانس آتی گاہ گاہ ہی
کہتے ہین قیس و وامق جلتے ہوئے ہین شیدا
سودا ہو جسکے عاشق کیا پاس آبرو کا

چہرہ نوردان دیار محبوب باوفا و مرحلہ پیمایان منازل جانگزا امیدان صفحہ قرطاس پر بمدد اشہب خامہ یون جادہ فرسائی فرماتے ہین شعر رہ نوردان وادی عبرت می نگارند این لعبد شوکت ❋ ناظرین والاانقام و سامعین فوی الاحترام کو ضرور یاد ہوگا کہ کمترین نے قبل تحریر کیا ہی کہ نجنگان وزیر زمرد ثانی ملکہ اشرار جادو گو نامہ زمرد دیگر طرف چاہ بابل کے حسب الحکم زمرد روانہ ہوا انغا لبعد قطع منازل و طی مراحل گذر اسکا ایک صحرائے پر فضا و نواح دلکشا مین ہوا نجنگان نے جو اُس صحرائے سراپا بہار کو دیکھا اسکو سکتا ہو گیا کہ یہ جنگل ہی یا کسی بادشاہ

عالیجاہ کا باغ ہی عقل کام نہین کرتی جس طرف نگاہ جاتی ہی طرفہ بہار نظر آتی ہی عجیب قدرت رب ذوالمنن ہی صحرا رشک گلشن ہی ہر چیز پر جوش بہار ہی یہ قدرت پروردگار سے ہے انواع و اقسام کے پھول کھلے ہین خوشبو آرہی ہی بہار زر گل لٹا رہی ہی قدرت باغبان قضا و قدر ظاہر ہی درخت ایسے باقاعدہ لگے ہین کہ معلوم ہوتا ہی کسی صناع باغبان نے انکو ترتیب دیا ہی فاصلے ایسے چھوٹے ہین کہ چمن بندی کا دھوکا ہوتا ہی گرد پھول وار درختون کے خودرو درختون کی قطار سے مہندی کی ٹٹی کا گمان ہی طیور خوش خوش ہر شاخ پر بیٹھے ہین نہ صیاد کا کھٹکا نہ گلچین کا دھڑکا بلبلین زمزمہ سرائی کر رہی ہین قمریان قدرت خدا کا دم بھر رہی ہین تمام صحرا مشک بیز عطر خیز ہو رہا ہی ایک جانب گل نرگس کی دیدہ بازی ایک سمت سوسن کی زبان درازی مسی مالیدہ لب دکھانا غنچون کا مسکرانا صبا کا گلون سے اٹکھیلیان کرنا الفت بہار کا دم بھرنا سبزی کا لہکنا طائران صحرا کا چہکنا قطرات شبنم جو سبزے پر گرے ہین ظاہر ہوتا ہی کہ فرش مخمل سبز پر در خوشاب ٹکے ہین ایک طرف دور تک نہر مصفا رواں ہی یہ بھی عجیب سماں ہی پانی مین عکس گلزار ہی باغ کی دونی بہار ہی حباب جو نہر سے سر اٹھائے ہین مانند نجوم چرخ زنگاری نظر آتے ہین نہر شاہد باغ کی آئینہ دار ہی عروس بہار کا عجب سنگار ہی بختگان نے جو صحرا کا یہ عالم دیکھا اسے بڑا تعجب ہوا اسی سوچ مین چلا کہ یہ صحرا ہی یا کسی کا باغ ہی یا کوئی طلسم ہی اپنے دل سے باتین کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ایک گوشے سے کچھ آدمیون کے باتین کرنے کی آواز آئی بختگان اس طرف یہ سوچ کر چلا کہ انسے یہ حال معلوم ہو جائیگا جب اس گوشے کے قریب پہونچا دیکھا کہ چند کاہ فروش گھانس کے گٹھے لیے بیٹھے ہین انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ اور ساتھی انکے ابھی نہین آئے ہین یہ انھین کے منتظر ہین بختگان انکے پاس آیا کیفیت اس صحرا کی دریافت کرنے لگا کاہ فروشون نے جواب دیا کہ یہ صحرا رشک چمن اس وجہ سے ہی کہ یہان تخیل بے قال و قیل سکونت پذیر ہی یہ سنکر بختگان نے پوچھا کہ تخیل بے قال و قیل کون صاحب ہین یہان کیون فروکش ہین انکا خاص مکان کہان ہی کاہ فروشون نے کہا کہ تخیل بے قال و قیل وزیر کرم اور دستور معظم زینت پہلو قوت بازو خداوند افلاک جادو کے ہین اس صحرا مین براے سیر و شکار اکثر تشریف لاتے ہین جنگل کو رشک گلشن بناتے ہین مکان جنت نشان انکا شہر افلاکیہ مین ہی کہ جہان افلاک جادو خدائی کرتا ہی بختگان نے کہا کہ اگر کوئی زیارت خداوند افلاک کی چاہے تو وہ کس ذریعے سے وہان تک جائے کاہ فروشون نے کہا کہ خداوند اپنا جمال باکمال کسی کو نہین دکھاتے ہین دیکھنے والے تاب نظارہ نہین لاتے ہین اگر کسی کا کوئی مطلب ہوتا ہی تو وہ تخیل بے قال قیل سے بیان کرتا ہی تخیل خداوند کی خدمت مین عرض کر دیتے ہین جیسا جواب وہانسے پاتے ہین سائل کو سناتے ہین بختگان نے کہا کہ ملاقات تخیل بے قال و قیل سے کیونکر ہوگا کاہ فروشون نے کہا سامنے تھوڑی دور جاؤ بارگاہ تخیل بے قال و قیل ملیگی دربانون سے اپنی اطلاع کرانا جب انکو خبر ہوگی تمکو اندر بلائینگے تعظیم و تواضع سے عزت بڑھائینگے پھر جو کچھ تمھارا مطلب ہو اسکو عرض کرنا یقین ہی مطلب حصول ہوگا دل نہ ملول ہوگا مدعا بر آئیگا غنچہ مراد کھل جائیگا بختگان کاہ فروشون سے یہ بات سنکر جدھر کا پتہ انھون نے دیا تھا اس طرف چلا تھوڑی دور چلکے اسنے دیکھا کہ ایک بارگاہ زر بفتی بصد عظم و شان استادہ ہی گرد اس بارگاہ کے اور چھوٹے چھوٹے خیمے ہین بہت سے آدمی

اُس بارگاہ زر لفتی کے دروازے پر بیٹھے ہین ایک قفس طلائی رکھی ہوئی ہی کہار بر زر ور دیان پہنے ہوئے بھاری پگڑیان سرون پر رکھے ہوے پاس اُس قفس کے کھڑے ہین اور بھی تھوڑے سے آدمی پوشاک نفیس پہنے باریک ململ کے دوپٹے صندلی رنگے ہوئے کنارے مقیشی پہنے ہوئے سرون سے باندھے ہوئے قریب اُس قفس کے کھڑے ہین تخنگان سمجھا کہ اب شاید براے سیر تخیل بے قال وقیل سوار ہوگا بہتر ہی کہ مین بھی یہین ٹھہرون اپنی اطلاع نہ کرون جب سوار ہونے کو آئیگا میرا بھی سلام ہو جائیگا یہ سوچکر تخنگان قریب قفس کے آیا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دیکھا اسنے ایک جوان نے پردہ بارگاہ کا اُٹھایا جو آدمی بعہدۂ پاسبانی دربارگاہ پر بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دورویہ صفین باندھ کے مجتمع ہوگئے کہ اندر سے ایک مرد ضعیف باریش سفید قباے زر لفتی پہنے سر پر گولے دار پگڑی باندھے ہوئے ایک عصا ہاتھ مین باہر نکلے پیچھے اُنکے کئی خدمتگار پگڑیان باریک ململ کے دوپٹون کی جنمین مقیشی آنچل لگے ہوے تھے باندھے ہوئے ہاتھون مین خاصدان لٹیا آبگرہی لیے ہوے نکلے پاسبانون نے جھک کے سلام کیا اور لوگ جو وہان پر کھڑے تھے سب براے سلام جھکے وہ مرد ضعیف سب کے سلام لیتا ہوا قفس کے قریب آیا تخنگان آگے بڑھا جھک کر سلام کیا مرد ضعیف نے جواب سلام دیکر پوچھا ای شخص تو کون ہو کہان سے آیا ہی کیا مطلب رکھتا ہی تخنگان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ فدوی بہت دور سے آپ کے حسن اخلاق کی تعریف سنکر حاضر خدمت فیضدرجت ہوا ہی امیدوار ہی کہ صحبت فیض موہبت مین شرف باریابی سے مشرف فرمایا جاوے تخیل نے جو اسکی گفتگو سنی یہ بھی تو وزیر خداوند افلاک ہی داناہی سے بخوبی ماہر علم ادب کا جاننے والا ہی اس نے تخنگان کو پہچان لیا اور دل مین خیال کیا کہ یہ بھی کوئی مرد مودب ہی یہ سوچکر تخیل نے کہا کہ آپ یہان تشریف رکھین مین ابھی آتا ہون تھوڑی دور براے سیر جاتا ہون یہ کہکے ایک خدمتگار سے کہا کہ آپکو بارگاہ کے کے اندر لیجاؤ بعد اعزاز کرسی پر بٹھاؤ میں ابھی آتا ہون خدمتگار یہ حکم پاکر تخنگان کو لیکر بارگاہ مین آئے کرسی پر بٹھایا تھوڑی دیر کے بعد تخنگان نے دیکھا کہ کچھ آدمی خوشلباس اور آئے تخنگان سے صاحب سلامت کرکے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اسی طرح سے ایک ایک دو دو آدمی آتے گئے اور کرسیون پر بیٹھتے گئے جب تھوڑا عرصہ ہوا تو وہی مرد ضعیف سیر کرکے واپس آیا پردہ بارگاہ کا اٹھا سب حاضرین براے تعظیم اٹھ کھڑے ہوئے تخیل اندر آیا سب نے سلام کیا سلام لیکر تخیل بھی اپنے مقام پر بیٹھا اور تخنگان کیسے مخاطب ہوکر کہا کہ اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث ارشاد فرمائیے تخنگان نے جو تخیل کو مہربان پایا اپنی کیفیت بیان کرنے لگا کہ ای وزیر اعظم دستور معظم مین خاندان عالی سے ہون میرے بھی آبا و اجداد شاہان جلیل کے یہان عہدۂ وزارت پر ممتاز رہے ہین اور مین بھی بالفعل زمرد ثانی ابن لقاے بے لقا کہ جو دعوے خداوندی کا رکھتا ہی اُسکا وزیر ہون شہنشاہ کو اہل اسلام نے بہت پریشان کیا ہی صاحبقران تو مع خواجہ عمرو بیت اللہ مین تشریف رکھتے ہین مگر اُنکے فرزند دلبند امیر ثانی جابجا لشکر کشی کرتے پھرتے ہین ابھی حال مین ہمارے شہنشاہ سے اور فرزند امیر ثانی سے قلعۂ سابکل پر مقابلہ پڑا تھا شہنشاہ نے فرزند امیر ثانی کو قتل کیا بعد اُنکے ایک سردار لندھور بن سعدان آیا اُس نے لشکر شاہی کو بہت تباہ کیا

آخر کار آدم خوارون کے ہاتھ سے وہ بھی مارا گیا نہین معلوم اب کیا کیفیت ہے مجھکو شہنشاہ نے طرف جیادہ بابل
کے برائے شراکت جلسہ بھیجا تھا مین نے راہ مین یہ خبر پائی کہ وہ جلسہ ملتوی رہا اب خدمت مین شہنشاہ کے
جاتا ہون مجھکو یہی خیال ہے اسی بات کا ملال ہے کہ فوج شاہی لندھور نے بہت تباہ کر دی ہے اور اب کی
بار امیر ثانی خود مقابلے کو آئینگے نہین معلوم کیسی گذرے مسلمان بڑے تیغزن صف شکن ہین علاوہ اُنکی
جرأت و بہادری کے اُن لوگون کے ساتھ عیار طرار ایسے ایسے ہین کہ جنھون نے بڑے بڑے کارہاے نمایان کیے
ہین یقین ہے کہ آپ نے بھی کتابون مین ملاحظہ فرمایا ہو کہ وہ لوگ ساحر نہین ہین مگر ساحر کش ہین کیسے کیسے
ساحران جلیل عیارون نے مارے کہ جنکا مثل و نظیر اب ممکن نہین ہے جب مجھکو یہ خیالات آتے ہین دل
گھبراتا ہے کہ اب شہنشاہ اکیلے ہین کوئی اُنکے پاس ایسا نہین ہے کہ جو اُنکو براے احسن دے تخیل نے
جو یہ کیفیت زمرد ثانی کی زبانی سخنگان کے سنی بہت افسوس کیا اور اُسکو تشفی دیکر کہا کہ ای
سخنگان تم نہ گھبراؤ اپنے شہنشاہ کا پتہ لگاؤ ہم اُنکی مدد کرینگے جو بلا اُنپر آئیگی رد کرینگے اپنے خداوند کے
خدمت مین لیجائینگے اُنسے سجدہ کرائینگے ہمارے خداوند اُنکے معین و مددگار ہونگے اگر پھر اہل اسلام
سر اُٹھائینگے تو اپنی خطا کی سزا پائینگے کیا مجال اہل اسلام کی جو یہان تک آسکین یا ہم لوگون کے مقابلے کی
تاب لاسکین بڑی دیر تک یہی باتین رہین تخیل بے فال و قبل نے سخنگان کو یہان تک تسلی و دلاسا دیا
کہ یہ خوش ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر اجازت مرحمت ہو تو مین تلاش مین شہنشاہ کے جاؤن اُنکو تلاش
کر کے آپکے پاس لاؤن آپ خداوند کی خدمت مین لیجائین وہ اُنکی مدد فرمائین تخیل بے فال و قبل
نے کہا اتنی جلدی کیا ضرور ہے صبح کچھ دور ہے رات تھوڑی باقی ہے علی الصباح جائیے گا مگر جلد تلاش کر کے
اپنے شہنشاہ کو لائیے گا سخنگان نے وہ رات تو انتظار سحر مین بسر کی صبح ہوتے ہی کوچ کیا ادھر تو سخنگان
تخیل سے رخصت ہو کر چلا اور ادھر زمرد ثانی شکست کھا کر قلعے نخوت سے فرار ہوا سخنگان منزلین
طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے تیسرے روز اسکو ایک بارگاہ کہنہ دور سے نظر پڑی جب سخنگان قریب آیا دیکھا
بارگاہ کی عجیب حالت ہے بڑے بڑے چھید پڑے ہین کہین جلنے کا نشان بنا ہے طنابون مین ہزارون گرہین پڑی
ہین کچھ لوگ زخمی در بارگاہ پر بیٹھے ہین مگر نگاہ حیرت چار جانب دیکھ رہے ہین سخنگان پاس اُن
لوگون کے آیا اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ سب تو ملازمان زمرد ثانی ہین ملازمون نے جو سخنگان کو
دیکھا سب نے سلام کیا پوچھنے لگے ای وزیر اعظم آپ اتنے دنون سے کہان تھے سخنگان نے کہا مین سب
کیفیت روبرو شہنشاہ کے بیان کرونگا میری اطلاع کرو گھبراؤ نہین مین نے تم سب کا ایک معین پیدا کیا ہے
لوگون نے جا کے زمرد ثانی کو خبر کی کہ حضور وزیر اعظم آئے ہین امیدوار باریابی ہین زمرد ثانی
نے کہا بلالو ہرکارون نے سخنگان کو خبر دی یہ اندر آیا پایۂ تخت زمرد ثانی کو بوسہ دیا عرض کی کہ حضور
یہ کیا کیفیت ہے زمرد ثانی نے ابتدا سے کل کیفیت بیان کی سخنگان نے کہا کہ حضور آپ کچھ خوف
نفرمائین مین نے وہ تدبیر کی ہے کہ مسلمان اپنی خطاؤن کی سزا پائینگے زمرد ثانی نے کہا کیا تدبیر کی ہے
سخنگان نے عرض کی کہ غلام جو قدم مبارک حضور سے جدا ہوا تو طرف بیابان اشرار کے
پہونچا وہان ملکہ اشرار جادو کو حضور کا نامہ محبت شمامہ دیا زمرد ثانی نے جو ملکہ اشرار جادو
کا نام سنا بہت غمگین ہوا سخنگان نے سمجھا کہ حضور یہ دار فانی ہے یہان صدا کون رہا ہے جب

خداوند لقاے بے بقانے سبھی چولہ تبدیل کر دیا تو ہماری کیا حقیقت ہی صبر فرمایئے اس رنج والم
کے عیوض وہ تدبیر کیجیے کہ مسلمان اپنی اس خطا کی سزا پائین زمرد ثانی اسکے سمجھانے سے خاموش
ہو رہا بختگان نے پھر کیفیت بیان کرنا شروع کی کہ حضور مین جب بیابان اشرار سے آگے بڑھا تو
مجھکو معلوم ہوا کہ وہ جلسہ موقوف رہا یہ خبر سنکر مین نے قصد پلٹنے کا کیا راستہ بھول کر ایک اور
صحراے پُر فضا و نواح دلکشا مین پہونچا حضور وہان کی بہار کی کیا تعریف کرون مین نے آجتک
یہ بہار بڑے بڑے بادشاہون کے باغ مین نہین دیکھی مین حیرت سے چارون طرف پھر رہا تھا کہ
مجھکو کاہ فروشون کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ یہان تنجیل بے قال و قیل مقیم ہین مین نے دریافت کیا
کہ تنجیل بے قال و قیل کون صاحب ہین کاہ فروشون نے مجھسے کہا کہ تنجیل بے قال و قیل وزیر
خوش تدبیر عاقل بے نظیر دستور خداوند افلاک ہی مین نے پوچھا خداوند افلاک کہان
فروکش ہین انھون نے بیان کیا کہ شہر افلاکیہ مین خدائی کرتے ہین مین نے اُن لوگون سے
کہا کہ اگر کوئی شخص اُن تک جانا چاہے اور اُنکی زیارت سے مشرف ہونے کی امید رکھتا ہو وہ
کیونکر خداوند تک پہونچ سکتا ہی کاہ فروشون نے کہا کہ وہ اپنا جمال باکمال کسیکو نہین دکھاتے
ہین کیونکہ دیکھنے والے تاب نظارہ نہین لاتے ہین اگر کسی کی کوئی غرض ہوتی ہی وہ تنجیل
بے قال و قیل سے عرض کرتا ہی یہ خداوند سے بیان کرتے ہین پھر جیسا حکم وہان سے ہوتا ہی وہ کیا
جاتا ہی حضور مین نے تنجیل بے قال و قیل سے ملاقات کی واقعی عجب مرد لائق ہی ہمہ دان
و ہمہ گیر ہی بڑا خوش تدبیر ہی مجھسے بھی باعزاز پیش آیا تعظیم و تکریم کرکے میرا رتبہ بڑھایا جب
حال میرا دریافت کیا مین نے کما حقہ بیان کر دیا آپکا بھی ذکر آیا تنجیل بے قال و قیل نے آپکے
حالات سنکر بہت افسوس کیا مجھکو ہراسان پا کر دلاسا دیا اور کہا کہ تم اپنے شہنشاہ کو ہمارے پاس
لاؤ ہم اُنکی مدد کرینگے جو آفت اُن پر آئیگی رد کرینگے اُنکو اپنے خداوند کی خدمت مین لیجا کر اُنسے
سجدہ کرائینگے زمرد ثانی نے جو سجدہ کا نام سُنا کہا اے بختگان وہ خود دعوی خدائی کرتا ہی
بھلا مجھکو وہ سجدہ کیونکر کریگا بختگان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ حضور غلام کی خطا معاف کی
جائے تو غلام اِسکا مطلب حضور کو سمجھائے زمرد ثانی نے کہا کہو بختگان نے کہا کہ حضور تنجیل
بے قال و قیل کا یہ منشا ہی کہ آپ اُسکو سجدہ کرین زمرد ثانی نے کہا کہ یہ تو مجھسے کبھی نہوگا کہ مین
ایک ادنی آدمی کو باین قدرت سجدہ کرون بختگان نے کہا کہ حضور کیا ہوگا سجدہ کرنے سے
آپکی خدائی کو کیا نقصان ہوگا اور اُسپر احسان ہوگا یہ بات مشہور بھی نہوگی اور کام بھی نکل جائیگا
پیشتر اُن لوگون سے عجز و انکسار کیجیے جب آپکا کام نکل جائے تو اُنسے اس غرور کا بدلا لیجیے بختگان
نے یہان تک زمرد ثانی کو سمجھایا کہ راضی ہو گیا اور کہا کہ اے بختگان بہتر ہی کل یہان سے
طرف اُس بیابان کے چلین بختگان نے عرض کی جب حضور کے مزاج مبارک مین آئے میرے
نزدیک تو جلد ہی چلنا مناسب ہی زمرد ثانی نے وہ رات تو اُسی میدان مین بسر کی صبح کو ہمراہ
بختگان طرف بیابان بہار کے چلا بعد قطع منازل و طے مراحل تیسرے روز گذر اسکا اُس صحراے
پُر بہار مین ہوا اب زمرد ثانی کے جسم مین ہوا جو لگی اور نظر اسکی گلہاے رنگا رنگ و شگوفہ ہاے

بو قلمون پر بڑی پکارنے لگا کہ قدرت مابہین قدرت مابہین میری قدرت دیکھو کیسے کیسے پھول
کھلاکے مین نے کیا کیا عجائبات بنائے ہین میرا ثانی کون ہے مین ابھی چاہون ان پھولون کو خشک
کر دون درخت جل جائین پانی نہر کا جذب ہو جائے اسکے عوض نہر آگ سے روشن ہو جائے
بختگان نے جو دیکھا کہ یہ بیہودہ پھر یادہ گوئی کرنے لگا جاہل جہالت کا دم بھرنے لگا جلدی سے
اسکے قریب آیا ہاتھ پکڑکے کہا کہ یہ آپکو کیا ہوا ہے ذرا عقل سے کام لیجیے پرائی قدرت پر قبضہ نہ
کیجیے کیا آپ نے سب باتین جو جو مین نے عرض کی تھین فراموش فرمائین زمرد ثانی نے
بختگان سے کہا اے بختگان کیا مجھ مین اب اتنی بھی قدرت نہین ہے کہ مین ایسے درخت
پیدا کر سکون یا انکو خشک کر سکون بختگان نے کہا حضور اب اظہار قدرت کا موقع نہین ہے
اپنے تئین پوشیدہ کرنے کا محل ہے جو جو باتین مین نے عرض کی ہین انکا خیال رکھیےکا کہین تنجیل
بے قال وقیل کے سامنے یہ نفرمائیگا کہ منم قدرت گو مین نے اُس سے یہ بات کہی تھی کہ ہمارے
شہنشاہ خداوند لقاے بے لقا کے نور نظر ہین اب خود سب اُنکے اختیار مین ہے لیکن مین
ہلکے خفیف ہوا اب آپ نفرمائیگا ورنہ یہ سب بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا سوائے حسرت و افسوس
کچھ ہاتھ نہ آئیگا زمرد ثانی اسکے سمجھانے سے خاموش ہوا تھوڑی دور کے بعد بارگاہ
تنجیل بے قال وقیل نظر آئی زمرد ثانی نے کہا کہ اے بختگان یہی بارگاہ ہے واقعی تو سچ کہتا تھا
کہ بڑی عظم و شان سے تنجیل بے قال وقیل اُس صحرا مین فروکش ہے ارے یہ سامان تو آجتک
کسی پادشاہ عالیجاہ کی بارگاہ کا نہین دیکھا بختگان نے کہا ابھی آپ نے کیا ملاحظہ فرمایا ہے اندر
تشریف لے چلیے بارگاہ کی سجاوٹ ملاحظہ فرمائیے زمرد ثانی اسکے ساتھ ساتھ دربارگاہ پر آیا
ہرکارون نے تنجیل بے قال وقیل کو خبر دی یہ اپنے مقام سے اُٹھکر دربارگاہ تک اسکے استقبال
کو آیا اندر لاکے بصد عزت مسند زرین پر زمرد ثانی کو بٹھایا آپ بھی باادب بیٹھا نہایت قاعدے
سے باتین کرنے لگا زمرد ثانی سے کیفیت لڑائی کی دریافت کی اسنے کل کیفیت بیان کی اور آخر
مین یہ بھی کہا کہ مجھکو یہ خیال ہے کہ اہل اسلام ضرور آئینگے تنجیل بے قال وقیل نے کہا کہ آپ
کیون مضطرب ہوتے ہین اگر یہان اہل اسلام آئینگے سزا پائینگے ایک ہی بار سب کو گرفتار کرلونگا اور
اگر وہ یہان تک آئینگے تو کیا پائینگے ہم دو ایک روز کے بعد آپکو خدمت مین اپنے خداوند کے
لیچلینگے وہان کوئی آ نہین سکتا ہے خداوند آپکی عزت افزائی فرمائینگے اگر آپ اُنسے مدد
طلب کیجیگا آپکو براے قتل مسلمانان مدد بھی دینگے وہان کا ایک ایک ادنی جاکر تمام لشکر
اسلام کے مبتلاے بلا کرنے کو کافی ہے اور اگر ایسی ہی کوئی مہم سخت درپیش ہوگی تو خداوند
علامہ بن دمامہ کہ عاشق جمال باکمال خداوند ہین اُنکو حکم دینگے وہ ایسی ساحرہ ہے کہ جسکے مقابلے
مین سامری و جمشید عاجز ہین خداوند نے تقدیر اُسکی ایسی کی ہے کہ جو کسی کے ہاتھ سے کبھی
قتل ہو ہی نہین سکتی آپکے بارہ مین بھی تقدیر کر دینگے کہ آپ اہل اسلام پر فتحیاب ہون
زمرد ثانی ہان ہان کر رہا ہے تنجیل بے قال وقیل اسکو تسلی دے رہا ہے کہ وقت غروب آفتاب
قریب آیا تنجیل بے قال وقیل نے زمرد ثانی سے کہا کہ اب اگر مناسب جانیے تو براے سیر تشریف

لیجلیئے زمرد ثانی نے منظور کیا تجیل بے قال وقیل نے ایک ہوادار مع اپنی فنس کے طلب کیا
فوراً ملازمین گئے اور ہوادار مع فنس کے لائے آکر عرض کی کہ حضور سواری حاضر ہی تشریف لیجلیئے
تجیل بے قال وقیل مع زمرد ثانی کے اُٹھا اور باہر آکے زمرد ثانی کو ہوادار پر سوار کیا آپ فنس
مین بیٹھا کہارون نے سواریان اُٹھائین اور طرف صحرا کے چلے تھوڑی دور جاکے کہار پلٹے اور
پھر بارگاہ کی طرف دربارگاہ پر آکے کہارون نے فنس اور ہوادار رکھدیا زمرد ثانی اور
تجیل بے قال وقیل اُترے بارگاہ کے اندر آئے اب یہان جو آکے زمرد ثانی نے دیکھا تو عجیب
کیفیت ہی بڑے مزے کی صحبت ہی شعرا محقق داستان سرا تاریخ دان نجومی رمال ہر علم
وفن کا آدمی یہان جمع ہی زمرد ثانی و تجیل بے قال وقیل کو سب نے آتے ہوئے دیکھا تعظیم کو
اُٹھے بعد از تمام سب نے ان دونون کو لاکر مسند پر بٹھایا اب ذکر ہونے لگے کوئی شعر تعریف مین
افلاک کے پڑھتا ہی کسی نے تجیل بے قال وقیل کی مدح مین قصیدہ کہا ہی کسی نے کوئی غزل
نئی تصنیف کی ہی اُسکو سناتا ہی تھوڑی دیر کے بعد بختگان نے کہا کہ اے وزیر خداوند افلاک
آپکی ایسی پاکیزہ صحبت ہی مگر زینت محفل اور آرام دل اس محفل مین نہین ہی تجیل بے قال وقیل
نے کہا کہ مین نہین سمجھا تمنے کیا کہا بختگان نے کہا کہ یہ محفل اس لائق تھی کہ ساقیان سیمین بر
رشک قمر اس محفل مین حاضر ہوتے جام شراب ارغوانی گردش مین آتا نازنینان پری پیکر
حور منظر مصروف رقص ہوتین تب لطف محفل تھا تجیل بے قال وقیل نے کہا اے بختگان
مین نے شراب سے توبہ کی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ مین اکثر عملیات کا ورد رکھتا ہون ایسی باتون
سے گزیران رہتا ہون بختگان نے کہا کہ حضور جس زمانے مین عمل پڑھا کیجیے اُس زمانے
مین ترک کردیا کیجیے یہ تو لطف انسانیت ہی جب بختگان نے بہت کہا تو تجیل بے قال وقیل
نے کہا کہ اگر تمھارا جی چاہتا ہی تو مین نہ پیونگا مگر سامان سب میرے ساتھ موجود ہی مین ابھی
ساقی بچون کو طلب کرتا ہون ارباب نشاط بھی حاضر ہوتے ہین یہ کہکے تجیل بے قال وقیل نے
حکم دیا کہ داروغہ میخانے سے کہو کہ فوراً شراب حاضر محفل کرے اور ارباب نشاط بھی بہت جلد حاضر ہون
ملازم یہ حکم پاکر باہر آئے اور میخانے مین جاکر داروغہ کو اطلاع دی اُدھر دوسرے ملازم نے
ارباب نشاط کو حکم تجیل بے قال وقیل سے مطلع کیا ادھر تو گلابیان شراب کی درست ہونے
لگین کباب تیار ہونے لگے کشتیان آراستہ ہوئین اُدھر پریوشان حور پیکر و حسینان رشک قمر بناؤ
سنگار کرنے لگین کوئی زیور سے اپنے کو آراستہ کررہی ہی کوئی سرمہ لگاکر تیغ نگاہ کو صیقل کررہی
ہی کسی نے برائے پامالی قلب عاشقان پازیب پا کی ہی کسی نے پیشواز پہنی تھوڑے ہی
عرصہ مین ہر ایک نے اپنی اپنی زینت سے فراغت پائی پہلے ساقیان سیمین عذار مہر رخسار
گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی لیکر حاضر ہوئے اُنکے بعد نازنینان حور خصال مہ جمال
بصد ناز و ادا مستانہ چال سے داخل محفل ہوئین ساقیون نے جام شراب سے مملو کیے اور
دور چلنے لگا جب ایک دور شراب ناب کا ہوا اور دماغ بادہ ناب سے گرم ہوئے تو بختگان
نے تجیل بے قال وقیل سے کہا کہ آپ نے شراب نوش نہین فرمائی تجیل بے قال وقیل نے کہا

کہ مین تو تائب ہو چکا ہون صرف آپ حضرات کے واسطے مین نے یہ انتظام کیا بختگان اُٹھا اپنے ہاتھ مین صراحی لیکر جام بلورین مین شراب ارغوانی بھری اور سامنے تنخیل بے قال وقیل کے آیا یہ شعر زبان پر لایا شعر

مرے پی تو سہی توبہ بھی ہو جائیگی ظاہر ❊ کمبخت قیامت ابھی آئی نہین جاتی ❊

بختگان نے ایسی باتین کہین کہ تنخیل بے قال وقیل مجبور ہوا بختگان سے کہا کہ تم کیون اصرار کرتے ہو اسنے کہا اب باتین نہ بنایئے جام شراب منھ سے لگایئے جب تنخیل بے قیال وقیل کو کچھ نہ بن پڑا جام شراب اسکے ہاتھ سے لیا اور پی گیا اور دو تین دورے شراب کے ہوئے تنخیل بے قال وقیل نے ایک نازنین کی طرف اشارہ کیا نازنین مسکرا کے اُٹھی وسط محفل مین آکے کھڑی ہوئی عقب مین اسکے سازندے بھی آکے جلدی جلدی سب نے ساز ملائے نازنین نے بعد دو تین گتین ناچنے کے یہ غزل شروع کی غزل مینخوار ملگئے تو خیال عمل گیا

بیٹھے جو دوستون مین ذرا دل بہل گیا	فساد تن مین قطرۂ خون ہے دل الحیف	نکلا جو بوند بھر بھی لہو دم نکل گیا	تیشنے سے بھی زیادہ مین نازک مزاج تھا
آنکھین حیا سے جو کھلین دم نکل گیا	گرمی کو تیر آگ لگے ہے تپ اق	دیکھی جو اسنے نبض مرا ہاتھ جل گیا	ہر نشانہ جب طلب اُس نے کیا
مین تیرا ہو رہا وہ لیے سحر بہل گیا	پوچھا جو مین نے دلگی لگی کس طرح مجھے	پروانہ گر کے شمع کے شعلے پر جل گیا	سر گشتہ دہر مین گوشہ نشین بھی ہو جو سا
دنیا سے جب مین نام ہمارا نکل گیا			

نازنین نے جو یہ غزل گائی محفل کی عجیب حالت ہوئی دو تین غزلین گا کے نازنین ٹھہری تنخیل بے قال وقیل نے زمرد ثانی سے کہا کہ اب جلسہ برخاست کیا جاوے آپ آرام فرمایئے کیونکہ ابھی آپ سفر سے تشریف لائے ہین بہت تکلیف مناسب نہین ہے زمرد ثانی نے بھی کہا کہ بہتر ہے جلسہ برخاست ہو زمرد ثانی اور تنخیل بے قال وقیل اور تمام حاضرین دربار اپنی اپنی بارگاہون مین آئے اور بستر خواب پر جا کے سو رہے انکو تو اسی حال مین چھوڑیے

اب دو کلمہ داستان شوکت بیان امیر ثانی کے ملاحظہ فرمایئے

امیر ثانی اپنی بارگاہ مین فروکش ہین کہ ہرکارون نے آکے بعد دعا وثنا کے عرض کی کہ حضور زمرد ثانی جو مقابلہ حضور سے بھاگا تھا تو اُسنے جا کر صحراے بہار مین دم لیا وہان تنخیل بے قال وقیل کہ وزیر ہے افلاک جادو کا اُسنے اُسکو امن پناہ دیا ہے اور یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم تمکو افلاک جادو کے پاس لیچلین گے وہ بربادی مسلمانان مین تمکو مدد دیگا امیر ثانی نے فرمایا کہ افلاک جادو ملعون کون شخص ہے ہرکارون نے عرض کی کہ حضور ایک ساحر غدار ہے اور وہ ملعون دعوے خدائی بھی کرتا ہے شاید اب حضور کے مقابلے مین آئیگا امیر ثانی نے اُسی وقت عدیل بن عادی کو طلب فرمایا جب عدیل بن عادی خدمت مین حاضر ہوئے تو امیر ثانی نے فرمایا کہ اٹالا لشکر کا روانہ کرو ہم طرف صحراے بہار کے کوچ کرینگے عدیل بن عادی حسب الحکم بارگاہ کے باہر آیا اور اسنے اٹالا لدوانا شروع کیا جب پیش خیمہ روانہ ہو چکا تو امیر ثانی نے بصد جاہ وتجمل طرف صحراے بہار کے کوچ کیا بعد قطع منازل وطے مراحل تیسرے روز داخلہ امیر ثانی کا صحراے بہار مین ہوا امیر ثانی نے تھوڑا فاصلہ دیکے بارگاہین استادہ ہونیکا حکم دیا ہرکارون نے یہ خبر وحشت اثر تنخیل بے قال وقیل کو پہونچائی زمرد ثانی نے جو خبر آمد لشکر اسلام سنی رنگ رو متغیر ہو گیا تنخیل بے قال وقیل سے گھبرا کے کہا کہ اب کیا ہوگا مین تو آپ سے عرض کرتا ہی تھا کہ امیر ثانی ضرور میری تلاش مین آئینگے دیکھیے اب کیا ہوتا ہے آپ نے خداوند کی خدمت مین بھی جلد پہونچا دیا ہوتا

وہ کوئی تقدیر معقول ہمارے بابت کردیتے تخجیل بے قال وقیل نے جواسکو اسدرجہ بدحواس
پایا بہت سمجھایا کہ آپ خاطر جمع رکھیے لشکر اسلام کچھ نہین کرسکتا ہی اور خداوند کی خدمت مین جانے
پر تقدیر تھوڑی ہی موقوف ہی اُنکو قدرت کے زور سے خبر ہوگئی ہوگی اور کیا عجب ہی جو کوئی تقدیر
معقول بھی کردی ہو مین آج ہی جاؤنگا آپکا ذکر کرونگا سنجتگان نے کہا کہ اگر مناسب جانیے تو
شہنشاہ کو بھی لیتے جایئے تخجیل بے قال وقیل نے کہا کہ انکا ابھی جانا مناسب نہین ہی جب مین وہان
ایکبار پہلے ہو آؤن تب اُنکو لیجاؤن زمرد ثانی نے کہا تو اب آپ مجھکو یہان تنہا چھوڑ جائیگا جلد
آئیگا ایسا نہو کہ لشکر اسلام کچھ زیادتی کرے تخجیل بے قال وقیل نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے لشکر اسلام
آپ سے نہین بول سکتا ہی اور مجھکو کیا کچھ دن تھوڑی ہی ہونگے شاید دو تین گھنٹے کے عرصے مین واپس
اُونگا بروے ہوا اُڑتا ہوا جاؤنگا یہ کہکے تخجیل بے قال وقیل تو وہان سے روانہ ہوا اور زمرد ثانی
نے سنجتگان سے کہا کہ اے سنجتگان مین جانتا ہون کہ تخجیل بے قال وقیل ہیبت لشکر اسلام سے
بھاگ گیا اب نہ آئیگا اگر مناسب سمجھو تو تم بھی کسی طرف نکل چلو زمرد ثانی بے جوہر اس کی باتین مین
سنجتگان نے کہا کہ حضور کا خیال بیجا ہی تخجیل بے قال وقیل ایسا نہین ہی واقعی وہ خداوند افلاک
کی خدمت مین آپکی سعی کرنے گیا ہی آپ خاطر جمع رکھیے ہر اسان نہ ہوجیے وہ آتا ہی ہوگا یہان تو یہ باتین
تھی ہین وہان تخجیل بے قال وقیل تھوڑے ہی عرصے مین دربار افلاک جادو مین پہونچا جاتے
ہی پایۂ تخت کو بوسہ دیا عرض کی حضور زمرد ثانی بیٹا لقاے بے بقا کا جسنے سابق مین دعوی
خدائی کیا تھا مسلمانون کے ہاتھ سے پریشان ہوکر بامید پناہ زیر سایہ دامن دولت آیا ہی امیدوار ہی
کہ خداوند کوئی ایسی تقدیر کرین کہ مسلمانون پر فتحیاب ہو افلاک جادو نے تخجیل بے قال وقیل
سے یہ بات سنکے کہا کہ اے تخجیل بے قال وقیل اگر وہ لقاے بے بقا کا بیٹا ہی تو اُسکو ہمارے پاس
لاؤ اُس سے سجدہ کراؤ ہم اُسکی تقدیر مستحکم کرینگے تخجیل بے قال وقیل نے عرض کی خداوند لشکر مسلمانان
بھی آگیا ہی صحراے بہار مین ٹھہرا ہی عجب نہین جو طبل جنگی بجوادے افلاک جادو نے کہا کہ تم
جاکر لشکر اسلام کو روکو اور زمرد ثانی کو ہمارے پاس لیکر آؤ تخجیل بے قال وقیل افلاک سے
رخصت ہوا اور طرف بیابان بہار کے چلا یہان امیر ثانی نے ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ اے
تخجیل بے قال وقیل تمنے کس فراری کو اپنے یہان جگہ رہنے کو دی بہتر ہوگا کہ تم اسکو ہمارے حوالے
کرو تا روز سیاہ ہمارے ہاتھ سے نہ دیکھو کیونکہ ہم اس ملعون کو پا دائرۂ اسلام مین لائینگے یا دوزخ
مین پہونچائینگے جب یہ نامہ تحریر ہوچکا تو امیر ثانی نے حسب قاعدہ تیغ وسپر وخلعت فاخرہ طلب
کیا خادمون نے حسب الحکم فوراً حاضر کیا اور وسط بارگاہ مین رکھدیا امیر ثانی نے باواز بلند
فرمایا کہ کوئی صف شکن وتیغ زن ایسا ہی کہ جو اس نامے کو تخجیل بے قال وقیل تک پہونچائے اور اسکا
جواب شافی لیکر آئے مگر اس امر کا خیال رہے کہ وہ ملعون نامے سے بے ادبی نہ کرنے پائے امیر ثانی
نے جو یہ فرمایا رستم ثانی اپنے دنگل سے کود پڑے اور آنکے عرض کی کہ غلام اس خدمت کو
بجا لائیگا والا نامہ جناب کا لیکر جائیگا امیر ثانی خوش ہوگئے فرمایا کہ رستم ثانی یہ کام تمھین پر زیب ہی
میرا خود بھی یہی ارادہ تھا کہ تمکو پکار کر نامہ دون خیر شکر ہی کہ تم نے خود ہی اس امر کو گوارا کیا جاؤ خدا حافظ

و نگہبان ہی رستم ثانی نامہ لیکر باہر بارگاہ کے آئے اپنا اسپ صبا دم طلب کیا ملازمین نے گھوڑا حاضر
خدمت کیا رستم ثانی اپنے ساتھ تھوڑے سے جوان لیکر طرف بارگاہ تنجیل بے قال وقیل کے چلے
ہرکارے جو تنجیل بے قال وقیل کے موجود تھے یہ خبر ین لیکر بھاگے اور بارگاہ تنجیل بے قال وقیل مین
آئے یہان وہ وقت ہی کہ تنجیل بے قال وقیل افلاک جادو کے پاس سے آیا ہی اور زمرد ثانی
کو افلاک کا حکم سنا رہا ہی تشفی دیتا جاتا ہی کہ ہرکارون نے آکر تنجیل بے قال وقیل کو سلام کیا بعد دعا
وثنا کے عرض کی کہ حضور امیر ثانی کا نامہ رستم ثانی لاتے ہین بڑے جاہ وتجمل سے آتے ہین کچھ
جوانان صف شکن وتیغزن انکے ساتھ بھی ہین مگر سب مسلح ومکمل ہین تنجیل بے قال وقیل مخاطب
ہوا سختگان کی طرف اور کہا اے سختگان یہ نامہ حمزہ ثانی نے کیا بھیجا ہی اسکا مضمون کیا
ہوگا تم تو ان لوگون کے قواعد سے آگاہ ہو کچھ مجھکو ماہر کرو سختگان نے کہا کہ اے وزیر اعظم اسمین
کچھ آپکو برا بھلا لکھا ہوگا کچھ ہمارے شہنشاہ کی مذمت ہوگی کچھ خداوند افلاک کی شان مین کلمات
ناروا تحریر ہونگے تنجیل بے قال وقیل نے کہا کہ یہ تمہارا انشا کیا ہی یہ یہان نہ آنے پائین سختگان نے
کہا کہ انکے آنے سے یہان شر تو ضرور پیدا ہوگا تنجیل بے قال وقیل نے کہا کہ خیر ہم انتظام کیے لیتے
ہین انکو وہین روکے دیتے ہین یہ کہکے ملازمون کو آواز دی ملازم حاضر ہوئے اسنے کہا ہماری
فنس لاؤ حسب الحکم فورا فنس کہارون نے دربارگاہ پر لگادی یہ ملعون اٹھا اور تاج وزارت اپنے
سر پر رکھکر فنس مین بیٹھکے طرف رستم ثانی کے چلا اور کچھ سوار اسنے بھی ہمراہ لیے سختگان نے جو
یہ معرکہ دیکھا یہ بھی سوار ہوکے فنس کے پیچھے پیچھے چلا کوس بھر پر آکے اسنے دیکھا کہ رستم ثانی گھوڑے
کو مہمیز کیے ہوئے آتے ہین پشت پر انکے چالیس ہزار سوار مسلح ومکمل ہین یہ اپنی فنس سے اترا ا
رستم ثانی نے جو یہ معرکہ دیکھا سمجھے کہ تنجیل بے قال وقیل خود میرے استقبال کو آیا ہی مصلحت وقت
جانکے یہ بھی اپنے گھوڑے سے کود پڑے سب ہمراہی انکے بھی پیدل ہوگئے ادھر تنجیل بے قال وقیل کے
اترتے ہی اسکے بھی ہمراہی مع سختگان کے پیدل ہوگئے تھے اب تنجیل بے قال وقیل نے بڑھکر رستم
کو سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا تنجیل بے قال وقیل نے کہا کہ مین شرط استقبال بجالایا اب حضور
اپنا مدعا ارشاد فرمائین کہ آپ کس قصد سے تشریف لائے ہین رستم ثانی نے جواب دیا کہ آپکو بڑی
تکلیف ہوئی ہین نامہ امیر ثانی کا لیکر آیا ہون اسمین کچھ ضروری باتین تحریر ہین آپ سے جواب
لیکر پلٹ جاؤنگا تنجیل بے قال وقیل نے جو تیور رستم ثانی کے دیکھے تو اچھے نہ پائے یہ بھی مرد
جہان دیدہ کار آزمودہ ہی سخت کلامی بہتر نہ جانی شیرین زبانی سے کام لیا کچھ اسم پڑھکر اپنے ہاتھون پر
دم کیا ہاتھون کو منھ پر پھیرا اور بالکل قریب رستم ثانی کے آکر کھڑا ہوا کہا اے شہریار افسوس ہی کہ
آپ نے سیر بیابان فنا نہین کی محض سپہ گری مین اپنی اوقات بسر کی اب جو آپ نے ایک ادنی آدمی
کے واسطے اتنی بڑی جانکاہی کی اس سے سوائے زحمت کے آپکو اور کیا حاصل ہوا اے شہریار دنیا دام
ناپائیدار ہی زیست کا کیا اعتبار ہی کیسے کیسے شاہان عالیجاہ انجم سپاہ کیوان ہمم مریخ حشم دریا نوال
یوسف جمال اس دنیائے فانی سے طرف ملک جاودانی کے بحسرت وافسوس چلے گئے یہ بھی نہ
معلوم ہوا کہ خلقت انکی ہوئی بھی تھی یا برائے تذکرہ فرضی نام رکھ لیے ہین زندگی مین تو کیسے نام آور نامدار تھے

صف شکن وجرار تھے کیسے کیسے مکان رفیع الشان بنائے کیا کیا عظم جاہ دکھائے جب وقت معین کا زمانہ
آیا کچھ زور نہ چلا راضی برضا سب چھوڑ کر عزیزون سے منھ موڑ کر تنہا راہی ملک عدم ہوئے نہ وہ امیری
رہی نہ وہ عظم وشان نہ وہ جاہ وجلالت کے نشان یا تو وہ شاہی تھی وہ بجلا ہی تھی یا چند
دنون کے بعد انھین کی قبر بے چراغ کسی پر آشیانہ زغن کہین پر سکونت زاغ **قطعہ**
چشم عبرت بین کشا و حال شاہان را نگر ✣ تا چہ سان از گردش گردون گردان شد خراب ✣ پردہ داری میکند بر طاق کسریٰ عنکبوت ✣
بوم نوبت میزند بر گنبد افراسیاب ✣ اے شہریار جو ذی حیات ہی ایک روز با دل پر سوز ذائقہ مرگ
چکھے گا جس ذائقہ کو تا بہ قیامت یاد رکھے گا دست مرگ سے امان نہین کون ہی جو اس سے ہراسان نہین **قطعہ**
ہیہات با حیات کسے در جہان نماند ✣ از دست مرگ ہیچکسے در امان نماند ✣ ہر بلبلے کہ آمدہ در گلشن جہان
فریاد کرد و رفت درین بوستان نماند ✣ اگر کوئی پہلوان صف شکن یا بہادر ہی تیغ زن ہی یا حسین مہ جبین
نازنین مہر تمکین ہی تو کیا ہی سوائے ذات معبود کسکو بقا ہی اے شہریار جب بے ثباتی عالم کی یہ کیفیت ہی
تو سب بیکار ہی تاج شاہی کشکول گدائی سے بدتر ہی جوانی پیری کے برابر ہی میرے نزدیک تو یہ امر
مناسب ہی کہ اب آپ اس دنیائے مردنی سے ہاتھ اٹھائین مصروف عبادت پروردگار ہو جائین کہ عقبیٰ
کا کام ہی اسکا نیک انجام ہی یہی انسان کے ساتھ جاتا ہی گناہون سے بچاتا ہی تا قیامت آرام ملتا ہی
غنچہ آرزو کھلتا ہی آپ میرے کہنے سے بیابان **فنا** کو تو ملاحظہ فرمائین صرف ایکبار دیکھ آئین پھر آپکو
خود ہی حالات عقبیٰ ظاہر ہو جائینگے ان اسرار نہانی سے آپ ماہر ہو جائینگے مجھکو جو کچھ عرض کرنا تھا
از راہ خیر اندیشی گذارش کیا اب آپکو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہی **تخیل** بے قال وقیل نے
اسطرح ان کلمات کو شاہزادے سے آنکھین چار کر کے ادا کیا کہ کلام اسکا دل پر **رستم ثانی** کے
تاثیر کر گیا **رستم ثانی** ہمہ تن تصویر بنگئے آنکھون سے آنسو جاری ہوئے جب **تخیل** بے قال وقیل نے
رستم ثانی کو اسحال مین پایا کہا اے شہریار آپ نے کچھ ارشاد نفرمایا میرا عرض کرنا شاید ناگوار طبع
مبارک ہوا جب اسنے اس قسم کے کلمات کہے **رستم ثانی** اپنے ہمراہیون سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ ہم تو اب
بیابان **فنا** کو جائینگے خدا نے چاہا تو بہت جلد وہان سے پلٹ کے آئینگے تم جاکر خدمت مین **امیر ثانی**
کے بعد آداب تسلیمات کے عرض کرنا کہ جب غلام سیر بیابان **فنا** سے فرصت پائیگا تو حضور کے والا
نامے کا جواب لیکر آئیگا **تخیل** بے قال وقیل نے بھی کہا کہ کیا حرج ہی آپ لوگ بھی جاکر خدمت **امیر ثانی**
مین عرض کر دین **رستم ثانی** بہت جلد واپس آئینگے فوج نے چاہا کچھ کہے مگر **رستم ثانی** نے مکرر کہا کہ تم
لوگون کو اسمین کیا دخل ہی جو تمسے کہا جاتا ہی ویسا کرو اپنی رائے کو ہماری بات کے درمیان دخل ندو اگر
کوئی کلمہ زبان سے نکالوگے تو بہتر نہوگا مین اب بے سیر بیابان **فنا** پلٹ کے نہین آؤنگا جب ہمراہیان
رستم ثانی نے یہ سنکر دیکھا کہ اب **رستم ثانی** اپنے ہوش مین نہین ہین اور زیادہ تکرار کرنے مین
ایسا نہو کوئی بات خرابی کی پیدا ہو اس سے بہتر یہی ہی کہ یہان سے خدمت مین **امیر ثانی** کے پلٹ
چلو جیسا وہ مناسب جانینگے ویسا کرینگے یہان ٹھہرنا بھی خالی از نقصان نہین ہی سب نے یہ سوچکر **رستم ثانی**
کو سلام کیا اور غمگین و محزون طرف **امیر ثانی** کے پلٹے خدمت مین **امیر ثانی** کے آکر سب نے بچشم
اشکبار عرض کی کہ حضور عجب واقعہ گذرا **رستم ثانی** جو حضور سے رخصت لیکر مع والا نامے کے طرف

بارگاہ تخیل کے گئے تھے وہ ملعون خبر پاکے خود استقبال رستم ثانی کے واسطے ایک کوس تک آیا آتے
ہی اُسنے نہین معلوم کیا پڑھکر اپنے ہاتھون پچ دم کیا اور ہاتھ منھ پر پھیر کر رستم ثانی سے ہمکلام ہوا کچھ
مذمت دنیا بیان کرکے رستم ثانی کو تسخیر کر لیا اب وہ ساتھ اُس ملعون کے بیابان فنا مین گئے ہین
امیر ثانی نے جو یہ کیفیت سُنی بہت افسوس کیا اور کہا کہ مین اسکا بندوبست کرتا ہون مگر ایرج نوجوان
کہ والد نامدار ہین رستم ثانی کے یہ بات سنکر انکو تاب نہ رہی اور اپنے مقام سے تیغہ آبدار ٹیک کر اُٹھے
خدمت مین صاحبقران ثانی کے عرض کی کہ اب مجھکو اجازت مرحمت ہو مین اسکا بندوبست کرونگا
امیر ثانی نے فرمایا کہ تمھارا جانا مناسب وقت نہین ہی مین کچھ اور انتظام کرتا ہون ایرج نے کہا مین
اب بے قتل تخیل بے قال وقیل یا بے لائے رستم ثانی کے نہ مانونگا جب امیر ثانی نے بہت اصرار کیا
اور ایرج نے نہ مانا تو مجبور ہوکے انکو بھی رخصت کیا یہ دربارگاہ پر آئے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے
طرف میدان کے مع چالیس ہزار سوار کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال رستم ثانی کا ملاحظہ فرمایئے

کہ تخیل بے قال وقیل نے انکو اپنے دام کلام مین گرفتار کیا اور ہمراہی انکے خدمت مین امیر کے
روانہ ہوئے تو تخیل بے قال وقیل نے رستم ثانی کو اپنے ساتھ لیا اور باتین کرتا ہوا طرف صحرا
کے چلا بختگان ملعون اشارے سے تعریفین کرتا جاتا ہی کہ اسی تخیل کیا کارنمایان کیا ہی سوائے
تمھارے یہ بات کسکو نصیب ہی طلاقت لسانی کے یہی معنے ہین تخیل بے قال وقیل بھی اپنے کمال پر
فخر کرتا ہوا جاتا ہی تھوڑی دور جاکے اسنے اپنے سب ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ پلٹ جاؤ
اُسی میدان مین ٹھہرو مین ابھی انکو بیابان فنا مین پہونچا کے آتا ہون ہمراہی تو اسکے یہ اشارہ پاکے
پلٹے بختگان بھی مجبور ہوا سب کے ساتھ یہ بھی پلٹا اب صرف تخیل اور رستم ثانی طرف بیابان
فنا کے چلے تخیل بے قال وقیل راستے بھر رستم ثانی سے بے ثباتی دنیا کی باتین کرتا ہوا قریب
ایک بیابان کے آیا رستم ثانی سے کہا حضور نے ملاحظہ فرمایا یہان کا سمان کچھ پسند آیا اب رستم
نے گردن جو اُٹھائی عجیب کیفیت نظر آئی دیکھا دور تک ایک میدان پر فضا نظر آتا ہی جسکے نظارے
سے دل آرام پاتا ہی جابجا درخت خوشنما خوشبودار پھولون کے لگے ہین کہین میوہ دار درختون کی
قطار ہی قدرت پروردگار کا اظہار ہی درختون مین پھول ایسے کھلے ہوئے ہین جو آجتک نظر سے نہین
گذرے پھل ایسے خوشنا ہین جو کبھی نہین دیکھے خوشبو بھی نئی قسم کی آرہی ہی پتے درختون کے زمین پر گرتے
ہین گرتے گرتے طائر بنکر اُڑ جاتے ہین درختون پر بیٹھکے نغمہ سرائی کرتے ہین قدرت صانع کا دم بھرتے
ہین خوش الحانی سے اشعار پڑھتے ہین دنیاے بے ثبات کی مذمت کرتے ہین باد صبا سے پتے
درختون کے جو آپسمین لڑ جاتے ہین اُنسے بھی عجیب وغریب صدائین پیدا ہوتی ہین جوانان باغ
اکڑتے پھرتے ہین ایک طرف ایک نہر مصفا جاری ہی اُسمین فوارے چل رہے ہین قطرات آب جو فوارون
سے زمین پر گرتے ہین درخوشش آب بنجاتے ہین فوارے کی دھارین سر بفلک کشیدہ ہین صاف
یہ معلوم ہوتا ہی کہ موتیون کی لڑیان آسمان سے زمین تک آویزان ہین عمارتین سنگ مرمر کی قریب
قریب نہایت پرتکلف بنی ہین رستم ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی تخیل بے قال وقیل سے متوجہ ہوکر فرمایا

اُس مقام کا کیا نام ہے یہان کا کون حاکم ہے تخیل بے قال وقیل نے کہا کہ حضور اسکو بیابان قفار سنگ قصر جنت الماوی کہتے ہین نیک اعمال لوگ بعد فنا یہان آکر رہتے ہین چنانچہ آپکے بھی بہت سے عزیز اقربا یہان سکونت پذیر ہین اگر حضور کا جی چاہے اپنے کسی عزیز سے ملاقات کیجیے اُس سے حال یہان کا پوچھ لیجیے رستم ثانی نے کہا مین چاہتا ہون کہ اپنے جد بزرگوار یعنے قاسم عالی تبار کی زیارت سے مشرف ہون تخیل بے قال وقیل نے کہا کہ یہ کیا کوئی مشکل بات ہے وہ مکان جو سنگ سرخ کا معلوم ہوتا ہے آپ وہان تشریف لے جائین اُنکی زیارت نصیب ہوگی رستم ثانی تخیل بے قال وقیل سے رخصت ہوئے اور طرف اُس قصر کے چلے تخیل بے قال وقیل اپنی بارگاہ کی جانب روانہ ہوا رستم ثانی جب اُس مکان کے قریب پہونچے دیکھا ایک چار دیواری سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے لیکن اندر جانیکا راستہ معلوم نہین ہوتا ہے رستم ثانی تلاش دروازے مین گرد اُس چار دیواری کے پھرنے لگے ایک جانب اُنھون نے دیکھا زینہ بنا ہوا ہے رستم ثانی اُس زینے پر نام خدا لیکر چڑھے اور اوپر آئے یہان اُنکو اور ایک زینہ دیوار کے برابر معلوم ہوا یہ اُس زینے کو بھی طے کرکے چار دیواری کے اندر آ گئے یہان جو پہونچ کے دیکھا تو جو کچھ سیر بیرون چار دیواری کے تھی سب فراموش کی دیکھا یہان سب سے بہتر فضا ہے جہان تک نظر کام کرتی باغ لالے کا لگا ہے ہر شے لال ہے عجب شان ایزد متعال ہے قرینے سے چمن بندی ہے مگر سب کیاریون مین لالے کے درخت لگے ہین سوا اسکے اور کوئی دوسرا درخت باغ بھر مین نہین نہر یاقوت سرخ کی بیچ مین لہرین لے رہی ہے پانی پر نہر کے شراب ارغوانی کا دھوکا ہوتا ہے نازنینان مہر تمکین وحسینان زہرہ جبین لباس سرخ پہنے اہتمام چمن مین مصروف ہین خس وخاشاک چمن سے دور کر رہی ہین سقے مقام مقام پر چھڑکاو کر رہے ہین ان لوگون کو جو رستم ثانی نے دیکھا او تعجب ہوا کہ ایسے ایسے حسین یہان باغ کی صفائی پر مقرر ہین جنکے عہدے ایسے بڑے ہونگے اُنکی صورت کیسی ہوگی جو لوگ اہتمام چمن کر رہے تھے رستم ثانی کو دیکھکر سب نے سلام کیا اور کہا کہ اے شہریار آپ نے بڑی تکلیف فرمائی سخت زحمت اُٹھائی اب آپ اپنے جد نامدار ملک قاسم عالی وقار سے ملیے رستم ثانی نے سبکو جواب سلام دیا اور کہا کہ مین اب کس طرف جاؤن جو اپنے منزل مقصود تک پہونچون اُن لوگون نے کہا کہ آپ اُس بارہ دری کے اندر تشریف لیجائیے وہین آپکے جد نامدار تشریف رکھتے ہونگے آپکو دیکھکر بہت خوش ہونگے رستم ثانی اُنکے کہنے سے اُس بارہ دری کی طرف چلے جب قریب پہونچے دیکھا دس جوانان حسین مہر تمکین کمسن وہان بیٹھے ہین اور حفاظت کر رہے ہین ان لوگون نے جو رستم کو دیکھا جھک کے باادب سلام کیا اور بعد دعا وثنا کے عرض کی کہ آئیے تشریف لائیے آپکے جد بزرگوار یہان تشریف رکھتے ہین رستم ثانی نے قدم بڑھایا اور بارہ دری کا پردہ اُٹھا کے اندر تشریف لائے جب قریب شہ نشین پہونچے دیکھا ایک تخت صندل سرخ کا بچھا ہے اُسپر فرش مخمل کا ہے فرش پر ملک قاسم عالی ہمم جلوہ گر ہین ایک چادر سرخ جسپر نگاہ نہین کام کرتی زیب جسم انور ہے تیغ وسپر آگے رکھی ہے آنکھین بند کیے عالم سکوت مین بیٹھے ہین رستم ثانی نے باادب جھک کے سلام کیا مگر قاسم ایسے سکوت مین تھے کہ جواب سلام نہ دیا جب تھوڑی دیر کے بعد وہ سکوت

ہر طرف ہوا تو قاسم نے آنکھ اوپر اُٹھائی رستم ثانی نے پھر سلام کیا ملک قاسم نے جواب سلام دیا رستم ثانی نے چاہا کہ ہین گلے سے اپنے جد بزرگوار کے لپٹ جاؤن مگر قاسم نے منع کیا اور فرمایا کہ تمھارے واسطے یہی بات کافی ہی کہ ہمنے تمھارا اسلام لے لیا اور تمسے بات کی ورنہ کوئی شخص یہان آنا اول تو آنے ہی کیون پاتا اور اگر شاید اپنی نیک اعمالی کی وجہ سے گذر اسکا بیابان فنا مین ہوتا اور میرا شایق ہوکر اس قصر تک پہونچتا تو مین ہرگز اُسکے لیے آنکھ نہ اُٹھاتا اور تم چونکہ میرے پارہ جگر ہو اور طبیعت تمھاری اب مائل براہ راست ہوئی اور لہو لعب دنیا کو تمنے کچھ ترک بھی کر دیا ہی اس وجہ سے مین تمسے ہمکلام ہوا گو تمسے بھی مین ناخوش ہون کیونکہ تمنے آجتک اپنی ساری عمر لہو لعب و بیہودگی مین بسر کی کچھ عقبیٰ کا خیال نہ کیا اے فرزند کیا تم یہ جانتے ہو کہ اب تمکو تا قیامت دنیا مین رہنا ہی یہ تمھارا خیال خام تصور نا تمام ہی ہم بھی پہلے ایسا ہی جانتے تھے عقبیٰ کی باتون کو کم مانتے تھے ایسا ہی ہمارا بھی خیال تھا مگر جب آنکھ بند ہوئی تو یہ کیفیت کھلی کہ دنیا ایک مقام گذرگاہ ہی آبادی اسکی ایک روز دست اجل سے تباہ ہی علاوہ اسکے بیوفائی زمانہ ظاہر ہی ہر ایک جوان و پیر اس بات سے ماہر ہی کہ اسکے ساتھ جسنے وفا کی اس بیوفا نے اُسی کو دغا دی اے فرزند جہانتک ممکن ہو اسکے دام مین نہ پھنسنا ہر وقت اسکے مکر سے ہوشیار رہنا اس جرأت و بہادری سے کچھ حاصل نہین ہی سب سے بہتر یہ ہی کہ عوض اس سرکشی کے عبادت کرو اس طرح اوقات ضائع کرنے سے کیا فائدہ ہی رستم نے جو ملک قاسم عالی ہمم کی یہ باتین سنین اور زیادہ ولولہ بڑھا جی مین کہتے ہین کہ واقعی دنیا مقام بے ثبات ہی یہان کون ہمیشہ رہتا ہی اصل تو یون ہی کہ اتنی عمر اپنی بالکل بیکار ضائع کی بہتر یہی ہی کہ اب کچھ دنون عبادت پروردگار کرین اس جانبازی سے دست بردار ہون رستم ثانی تو یہ سوچ رہے تھے کہ ملک قاسم نے فرمایا کہ اے جگر بند اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی میرے رجوع قلب مین فرق آتا ہی اب تم یہان سے جاؤ اور اس دنیاے ناپائدار سے ہاتھ اُٹھاؤ رستم نے کہا یہان اور سردار بھی ہین اُنسے کیونکر ملاقات ہوگی قاسم نے کہا کہ یہان ایک مقام ہی کہ اسکو قبر بزرگ کہتے ہین وہان سال مین ایک روز مقرر ہی کہ اُس روز سب سردار اور جسقدر اس باغ مین نیک کردار ہین وہان جمع ہوتے ہین جسکو زیارت کی تمنا ہوتی ہی وہان اُس روز مقررہ پر آتا ہی زیارت سے رتبہ پاتا ہی اگر تمکو سب سے ملنا منظور ہو تو اُس دن کے منتظر رہو جب وہ دن آئیگا سب سے ملاقات ہو جائیگی رستم ثانی نے اُس مقام کا پتہ اچھی طرح سے دریافت کر لیا اور قاسم سے عرض کی کہ اب غلام رخصت ہوتا ہی سلام کو جھکے تھے کہ ایک طرف پردہ دروازے کا اُٹھا اور ایک نازنین مہ جبین زہرہ خصال حور جمال پردے سے باہر آئی اور رستم سے کہا کہ اے شہریار آپ میرے ساتھ تشریف لیچلیے مین آپکو قبر بزرگ پر پہونچادونگی بلکہ آپکی خدمتگذاری بھی کرونگی رستم ثانی قاسم سے رخصت ہوکر اُس نازنین کے ہمراہ چلے نازنین نے اُنسے کہا کہ اے شہریار یہان کا دستور ہی جو کوئی اُس قبر بزرگ کی زیارت کو آتا ہی وہ اپنا لباس معمولی نہین پہنتا ہی جو یہان سے جامہ عطا ہوتا ہی اُسکو پہنکر بزرگان دین سے ملاقات کرتا ہی رستم ثانی نے کہا پھر وہ جامہ مجھکو تو نہین عطا ہوا نازنین نے ایک کشتی رستم کے سامنے پیش کی رستم ثانی نے

کشتی پوش جو اُٹھایا دیکھا کہ ایک کُرتہ نہایت باریک آب روان کا شنجرفی رنگا ہوا اُس کشتی مین رکھا ہی برابر اُسکے ایک تہمت بنلار رکھا ہی رستم ثانی نے اپنے لباس کو اُتارا اور اُس کرتے اور تہمت کو زیب جسم کیا نازنین نے ایک جام بلورین اُٹھایا اور صراحی کھینچکر شراب اُنڈیلی رستم کو وہ جام دیا اور کہا اے شہریار اسکو نوش فرمائیے یہ جام عرفان ہی رستم ثانی نے اُسکے ہاتھ سے وہ جام لیا اور بے اندیشہ انجام پیا جام کے پیتے ہی رستم کی عجیب حالت ہوگئی کلمات نا جائز زبان پر جاری ہوئے ہمراہ نازنین کے طرف قصر بزرگ کے چلے راہ مین جو کوئی مکان نظر آتا ہی نازنین سے پوچھتے ہین یہ کسکا مکان ہی وہ بتلا دیتی ہی کہ آپکی فوج کے فلان سردار کا قصر ہی وہ اسمین بعنایت خداوند افلاک مصروف عبادت ہی غرض اسی طرح کیفیت دیکھتے ہوئے رستم ثانی ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ عجیب مقام ہی دور تک ایک قبر بنی ہی اُسپر سنگ مرمر کی لوح نصب ہی لوح پر اشعار مذمت دنیا مین لکھے ہین اور نہین معلوم کیا کیا باتین لکھی ہین گرد اُس قبر کے بہت سی کرسیان بنی ہین کرسیون کے آگے نہایت عمدہ گلدستے رکھے ہین نازنین نے رستم ثانی سے کہا کہ آپ کرسی پر تشریف رکھیے رستم ثانی ایک کرسی پر بیٹھے نازنین پشت پر آکے کھڑی ہوئی جام شراب رستم ثانی کو پے در پے پلانے لگی رستم ثانی تو اس حال سے یہان بیٹھے ہین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت تخیل بے قال وقیل کی ملاحظہ ہو

کہ جب یہ رستم ثانی کو بیابان فنا مین پہونچا کے طرف اپنی بارگاہ کے چلا راہ طی کرکے داخل بارگاہ ہوا یہان بختگان نے زمرد ثانی سے کل کیفیت تخیل بے قال وقیل کی بیان کی تھی زمرد تعریفین کر رہا تھا کہ تخیل بھی آیا زمرد اپنے مقام سے اُٹھا تعظیم کرکے مسند پر بٹھایا بختگان تعریفین کرنے لگا کہ اے تخیل بے قال وقیل کیا کارنمایان کیا ہی تعریف سے زبان قاصر ہی اس سحر مین خوبی کی کون بات چھوڑی ہی جو کچھ تعریف کرون تھوڑی ہی تیرا مثل اب کہین نہین اگر سامری و جمشید ہوتے تیرے آگے فروغ نہ پاتے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے تخیل کو سلام کیا اور عرض کی حضور لشکر اسلام سے ایرج نوجوان برائے مقابلہ دو ہزار سوار اپنے ساتھ لیکر آئے ہین تخیل بے قال وقیل نے کہا کہ اے بختگان مین نے اس شخص کا نام تو بہت سُنا ہی کہ بڑا پہلوان صف شکن ہی جری ہی تیغزن ہی شجاعت اسکی بہت مشہور ہی تیغزنی کا شہرہ نزدیک و دور ہی مگر یہ نہین معلوم کہ یہ کون جوان ہی بختگان نے کہا اے تخیل بے قال وقیل یہ جوان شوکت نشان والد ہی رستم ثانی کا جسکو ابھی تمنے بیابان فنا مین پہونچایا ہی تخیل بختگان سے یہ سنکر اُٹھا اور کہا کہ اے بختگان تم بھی میرے ساتھ آؤ اور اس لڑائی کا تماشا دیکھو کہ یہ بھی اپنے فرزند جگربند کے پاس تھوڑی دیر مین جائینگے وہان بجز حسرت و افسوس کے اور کیا پائینگے بختگان تخیل کے ساتھ ہوا تخیل بے قال وقیل نے آکے دربارگاہ پر اپنی فنس طلب کی اور حکم دیا کہ چالیس ہزار جوان مسلح مکمل ہوکے ہمارے ساتھ چلین فوراً حسب الحکم چالیس ہزار جوان سلاح جنگ سے آراستہ ہوئے اور گھوڑون پر بیٹھکے ہمراہ تخیل بے قال وقیل کے طرف میدان جنگ کے چلے ایرج کے سامنے آکے تخیل بے قال وقیل اپنی فنس سے اُترا اور لشکر کو حکم دیا کہ ایرج

سے مبارز طلبی کرے یہ حکم سنکر ایک جوان نے اپنا گھوڑا صف سے آگے بڑھایا آکر آواز دی ای فرقہ خدا پرستان جسکو تمنائے مرگ ہو میرے سامنے آئے مین اشتیاق تو یہ رکھتا تھا کہ ایرج نوجوان سے مقابلہ کرتا مگر بعد مین اُنسے بھی مقابلہ ہو جائیگا ایرج نے جو یہ کلمات لاف وگزاف اُس ہیجیا کی زبان سے سنے تاب نہ رہی اپنا مرکب بڑھا کر سامنے اُسکے آئے اور کہا او نامرد کیا بیہودہ بکتا ہی منم ایرج نوجوان پسر قاسم ذیشان لا جو حربہ اپنے پاس رکھتا ہو اس ملعون نے وار نیزے کا کیا ایرج نے اُسکے وار کو خالی دیکر گلوگاہ کو بچا کے ڈانڈ پر ہاتھ ڈال دیا اور نیزہ چھین کر توڑ کے زمین پر پھینکدیا اُس ہیجیا نے جھلا کے تلوار میان سے کھینچی ایرج نے بھی قبضہ پر ہاتھ ڈال دیا تلوار چلنے لگی دو چار وار ایرج نے خالی دیکر خبردار خبردار کہکر تلوار سر پر اُس ہیجیا کے جو لگائی تا بہ جگرگاہ اُتر آئی اُس ہیجیا نے بہت چاہا کہ دستانہ مارون مگر تلوار جگرگاہ تک آچکی تھی لڑکھڑا کر گھوڑے سے زمین پر گر کر واصل جہنم ہوا اسی طرح ایرج نے بہت جوان مارے آخر کو تیغہ پکڑ کے فوج پر ٹوٹ پڑے تخیل بے قال وقیل نے چاہا کہ اسم پڑھون مگر زمرد ثانی جو اُسکے بائین کھڑا تھا اُسنے کہا کہ ای تخیل ایسا ہو ایرج لڑتے لڑتے یہان تک آجائین تو جان بچانا مشکل پڑیگی تخیل بے قال وقیل نے کہا کہ مین اسم پڑھتا ہون یہ کہکے اسنے اسم پڑھا لیکن تخیل بے قال وقیل اُسوقت نشہ مین شراب کے تھا اسم نے کچھ تاثیر نہ دکھائی ایرج اُسی طرح نہنگانہ پلنگانہ دغا کیے گئے تخیل بے قال وقیل بہت مجبور ہوا اور زمرد ثانی سے کہا کہ اسوقت مین اسم مین تاثیر نہین پاتا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی یہ کہکے تخیل چاہتا ہی میدان سے چلے کہ صحرا سے گرد اُڑی تخیل نے زمرد ثانی سے کہا کہ اب پلٹنے کی کوئی ضرورت نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ خداوند نے مراۃ قدرت کو ملاحظہ فرمایا اور ہماری مدد کو سیہ تاب ظلماتی کو بھیجا اب اسکے ہاتھ سے کون امان پائیگا سرداران اسلام کو قید کر کے لیجائیگا جب وہ گرد وغبار موقوف ہوا تو سب نے دیکھا کہ ایک جوان نقابدار ایک مشکی گھوڑے پر سوار از سرتا پا سیاہ پوش دل مین جرأت کا جوش ایک گرز گران ہاتھ مین لیے رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہی گرز مین پھول اس ترکیب سے لپٹے ہین کہ معلوم ہوتا ہی یہ گرز پھولون کا بنا ہی زمرد ثانی اور بختگان نے تخیل بے قال وقیل سے پوچھا کہ گرز اس جوان کا کیا پھولون کا بنا ہوا ہی تخیل بے قال وقیل نے کہا نہین آپ لوگ اس گرز کا تماشا دیکھینگے غرضکہ وہ جوان سیہ پوش آکے میدان مین کھڑا ہوا اور نعرہ کیا کہ منم سیہ تاب ظلماتی پہلوان یکتا ای ایرج نوجوان مین بہت دنون سے مشتاق تھا کہ آپ سے مقابلہ کرون آج تقدیر سے یہ دن ہاتھ آیا ہی آئیے میرے آپکے مقابلہ ہو اگر آپ زیر کرینگے تو مین بدل وجان اطاعت آپکی قبول کرونگا اور اگر مین آپکو زیر کرونگا تو اعزاز واکرام اپنے ساتھ آپکو لیجاؤنگا ایرج نے جو اُسکی تقریر سنی خیال کیا یہ کوئی مرد بہادر ہی اس سے مقابلہ کرنے مین حظ جنگ حاصل ہوگا یہ سوچ کے ایرج سامنے اُس پہلوان کے آئے اُسنے کہا کہ آپ وار کرین ایرج نے کہا ہم لوگ پیشدستی نہین کرتے ہین تم اپنا وار کرو جب ہمکو خدا تمھارے وار سے بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے اُس جوان نے کہا کہ ای پہلوان یکتا وای بہادر بیہمتا یہ گرز گران جو میرے ہاتھ مین ہی ضرب اسکی بڑے بڑے پہلوان نہین اُٹھا سکتے ہین بہتر ہی کہ آپ پہلے اپنا وار کرلین کہ حسرت آپکے دل مین باقی نہ رہجائے ایرج نے جھلا کے جواب دیا کہ اس یاوہ گوئی سے

کیا فائدہ ہو تو کیون نہین وار کرتا جب ایرج نے بہت اصرار کیا تو اُسنے گرز کا وار کیا ایرج نے وار
کو روکا مگر کچھ نکالن بھی ایرج کے ہاتھ پر نہ معلوم ہوا اور گرز سے ایک بدھی پھولون کی گلے
مین ایرج کے پڑگئی ایرج نے چاہا اُس بدھی کو گلے سے اُتارین اُس جوان نے کہا کہ آپ
اسیر ہوئے ایرج نے چاہا کہ مین جواب دون مگر خوشبو پھولون کی جو ایرج کے دماغ مین
پہونچی ایرج خموش ہو رہے اُس جوان نے جب ایرج کو خاموش پایا کہا اب آپ یہان سے
تشریف لیچلیے کچھ دنون کیلئے بیابان فنا کی سیر کیجیے ایرج نے بھی اپنے ہمراہیون سے کہا تم
لوگ پلٹ جاؤ مین طرف بیابان فنا کے جاتا ہون ہمراہیون نے ایرج کو سمجھایا ایرج نے
جھلا کے جواب دیا کہ تمھین ہماری بات مین کیا دخل ہے اگر اب کوئی مجھکو مانع ہوگا میرے ہاتھ سے جان
سلامت لیکر نہ جائیگا ہمراہی گریان و نالان طرف لشکر کے پلٹے ایرج ساتھ اُس جوان سیہ پوش
کے طرف بیابان فنا کے چلے راہ مین جوان سیہ پوش نے اُنسے کہا کہ اے ایرج نامدار آپ نے
اپنی اوقات فضول ضائع کی اس بہادری سے آپکو کیا ہاتھ آیا سوا اسکے کہ دنیا مین نام پایا عقبی
کا کچھ خیال نہ کیا گمراہی مین اپنی عمر بسر کی مگر اب تو کچھ خیال فرمائیے بیابان فنا مین چلکر مصروف
عبادت ہو جیے ایرج اور زیادہ مبہوت ہوئے جوان یہ باتین کرتا ہوا ایرج نوجوان کو
بیابان فنا مین لایا اور کچھ عجائب و غرائب وہان کا دکھایا جب شاہزادہ ایرج نوجوان بہت
مضطرب ہوئے اور اپنے افعال گذشتہ سے توبہ کرنے لگے تو اُس جوان نے اُنکو بھی لاکر قبر بزرگ
کے قریب ایک کرسی پر بٹھا دیا ایرج نے اُس جوان سے پوچھا کہ اس مقام کو کیا کہتے ہین اُسنے جواب
دیا کہ اے شہریار اسکو قبر بزرگ کہتے ہین یہان جسقدر نیک اعمال لوگ ہین بعد مردن اُنکی روحین
آتی ہین ایرج نے کہا کہ روحون کو کوئی کیونکر دیکھ سکتا ہوگا جوان سیہ پوش نے کہا کہ وہ روحین
اپنی صورت اصلی پر یہان آکے جمع ہوتی ہین آپکے لشکر کے بھی بہت سے سردار ہین ایرج
نے کہا وہ لوگ کس روز آتے ہین جوان سیہ پوش نے کہا کہ ایک روز آنیکا مقرر ہے ایرج نے
کہا کہ اگر ہم یہین بیٹھے رہین تو اُنسے ملاقات ہو جائیگی جوان نے کہا کہ ضرور ملاقات ہوگی اور آپکے واسطے
بھی وہی سامان یہان سے ملیگا جو اُنکو خداوند نے عطا فرمایا ہے ابھی تو آپکے واسطے صرف پوشاک آئیگی
اور ایک کنیز آپکی خدمتگذاری کے واسطے مقرر ہو جائیگی ایرج نے کہا کہ پھر پوشاک کہان ہے جوان
نے یہ سنکر ایک دستک دی دیکھا ایرج نے کہ سامنے سے ایک نازنین مہ جبین دریاے جواہر
مین غرق چلی آتی ہے پیچھے پیچھے اُس نازنین کے دو عورتین دو کشتیان لیے ہوئے آتی ہین جیسے
ہی وہ نازنین قریب پہونچی ایرج کو جھک کے سلام کیا اور کشتی سامنے رکھکر کشتی پوش اُٹھایا
اور عرض کی کہ حضور اس لباس کو زیب جسم فرمائین ایرج نے دیکھا کہ ایک کرتہ شنجرفی رنگ
کا اور ایک سمت نیلا اُسمین رکھا ہے اُنھون نے اپنی پوشاک اُتاری وہ کپڑے پہنے نازنین نے
جام مین شراب بھر کر اُنکو دی اور کہا کہ اے شہریار بہت دنون آپ نے دنیا مین اوقات ضائع کی
اب اس جام عرفان کو نوش فرمائیے ایرج نے وہ جام اُس نازنین کے ہاتھ سے لیا اور
بے اندیشہ انجام پی لیا کنیز پشت پر آکے کھڑی ہوئی اور جوان سیہ پوش سلام کرکے رخصت ہوا

ایرج عالم محوبیت میں وہیں بیٹھے رہے اب ان سب کو بھی اسی حال میں چھوڑیئے

کچھ کیفیت دربار امیر ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

کہ امیر ثانی اپنی بارگاہ فلک اشتباہ میں رونق افروز ہیں ذکر تخییل بے قال وقیل کا ہو رہا ہے امیر فرما رہے ہیں کہ یہ بڑا ساحر ہے یا عامل ہے ایسے جوان یعنے رستم ثانی کو دو باتوں میں تسخیر کر لیا سردار بجا و درست کہہ رہے ہیں پردے بارگاہ کے اٹھے ہوئے ہیں کہ دیکھا سامنے سے ہمراہیان ایرج نالان و گریان آتے ہیں امیر ثانی نے فرمایا کہ خدا خیر کرے آثار برے نظر آتے ہیں ہنوز یہ کلام امیر کا ختم بھی ہونے پایا تھا کہ سرداران ایرج روتے ہوئے سامنے آئے اور عرض کی کہ حضور ایرج نے اسطرح سرداران تخییل بے قال وقیل کو واصل جہنم کیا صحرا سے ایک جوان نقابدار سیہ پوش آیا گرز اسکا پھولوں کا بنا ہوا تھا اسنے آکر ایرج نوجوان پر اسی گرز کا وار کیا شہزادے کے گلے میں ایک بدھی پھولوں کی پڑ گئی بدھی پڑتے ہی ایرج کے تیور بدل گئے ہم لوگوں سے کہا کہ تم جاؤ ہم باغ بیابان فنا کو دیکھکر آئینگے جب ہم لوگوں نے سمجھایا تو انھوں نے جھلا کے فرمایا کہ جو کوئی ہماری بات میں دخل دیگا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ کہکے ساتھ اس جوان سیہ پوش کے ایک طرف چلے گئے حضور ہم لوگ بسبب خوف انکو روک نہ سکے اب آپ جو مناسب جانیئے وہ کیجیے امیر ثانی نے جو یہ خبر سنی بہت رنجیدہ ہوئے اور ان لوگوں کو بیٹھنے کی اجازت دی فرمایا ہم اب تدبیر کرتے ہیں مگر عمرو ثانی اور شاپور شیردل کہ حاضر دربار و دربار ہما جعفر ثانی سے تھے انھوں نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی یہ کہکے اٹھے کہ ہم ابھی بیابان فنا کی طرف جاتے ہیں اگر خدا نے چاہا تو رستم ثانی اور ایرج کو رہا کر کے لاتے ہیں یہ کہکے بارگاہ کے باہر آئے اور بانہاے عیاری سے آراستہ ہو کے الگ الگ طرف صحرا کی تلاش میں بیابان فنا کے چلے ایک روز کامل پریشان رہے مگر بیابان فنا کا نشان بھی نہ پایا آخر مجبور ہو کے وہاں سے پلٹے اور دربار میں تخییل بے قال وقیل کے آگئے صورتیں بدلے ہوئے ہیں دربار میں جو آکے دیکھتے ہیں تو عجیب وقت لطف ہے صحبت عیش و نشاط برپا ہے دور شراب چل رہا ہے ایک نازنین زہرہ جبین غزل گا رہی ہے غزل

نوید التفات شوق دادم از بلا جویان را — کمند جذبۂ طوفان شمردم فوج طوفان را
پرستارم جگر دریافت یارب در دل اندازش — زبیتابی بزخم سرنگون گردن نمکدان را
چنان گرم است بزم از جلوہ ساقی کہ پنداری — گداز جوہر نظارہ در جام است مستان را
ندارم شکوہ از غم با ہجوم شوق خرسندم — زجا برداشت جوش دل ہمانا داغ ہجران را
رسیدن ہاے منقار ہما بر استخوان غالب — پس از عمرے بیادم داد رسم و راہ پیکان را

نازنین نے جو غزل ختم کی تخییل بے قال وقیل نے تعریف کی اور حکم دیا اب ناچ گانا موقوف ہو خلیے کی صحبت ہو گی نازنین تو سلام کر کے پیچھے ہٹی اور عوام میں جن لوگوں کا شمار تھا وہ بھی تخییل بے قال وقیل کو سلام کر کے رخصت ہوئے اب صرف بختگان اور زمرد ثانی اور تخییل اور چند خدمتگار بارگاہ میں رہ گئے اسوقت تخییل نے کہا کیوں اے بختگان تمنے میرے بندوبست دیکھے ہیں اسی طور سے تمام سرداران اسلام کو گرفتار کر کے بیابان فنا میں بھیجونگا تھوڑے ہی عرصے میں لشکر اسلام کا خاتمہ ہو جائیگا بختگان نے کہا کہ میں آپکے اس

بندوبست کی کیا تعریف کر سکتا ہون بہت سے لوگ ساحر عامل ہمیری نگاہ سے گذرے مگر آپکو سب سے
بہتر پایا یہ بات سواے آپکے اور کسی مین نہین دیکھی مگر حضور مجھکو ایک امر کا بہت بڑا خوف ہی اسی
اندیشے سے مجھکو رات بھر نیند نہین آتی ہی جب اُس امر کا خیال آجاتا ہی ساری خوشی مبدل بہ غم ہوجاتی ہی
تخیل بے قال وقیل نے گھبرا کے پوچھا ای سخنگان وہ کونسی بات ہی بیان کرو مین اُسکا بھی انتظام بہت جلد
کرون سخنگان نے کہا کہ حضور کیا عرض کرون خداوند افلاک آپکو انکے مکر سے بچائے تخیل بے قال وقیل
نے کہا کسکے مکر سے سخنگان نے کہا اُسکے مکر سے تخیل نے کہا ارے کسی کا نام تو سخنگان نے کہا یہ تو مجھسے
کبھی نہوگا آپ سمجھ جائیے وہی امیر ثانی تخیل نے کہا کون امیر ثانی سخنگان نے کہا جی نہین انکا تو کچھ اندیشہ
نہین ہی مین اُنکو کہتا ہون کہ جنھون نے مہتر بلاشور کو اُنکے بیٹے کے کباب پکا کے کھلائے تھے اور
میرے جد بزرگوار کا بھی خون ناحق اپنے سر لیا اور حریسہ پکایا تخیل نے کہا کہ تم عمرو کو کہتے ہو سخنگان
نے جیسے ہی عمرو کا نام سنا کانپ گیا کان پکڑ لیا گھبرا کے کہا اب نہ اس نام کو دوبارہ لیجیے گا جی ہان
مین اُنھین کو کہتا ہون اُنھین نے بڑے بڑے ساحرون کو بڑے بڑے بادشاہون کو مار ڈالا ہی اب
نہ نام لیجیے گا تخیل نے کہا ای سخنگان تم تو اس نام کو سنکر ایسے گھبرا اُٹھے کہ جیسے وہ ابھی دربار ہی مین آگیا
وہ کیا بنا سکتا ہی سخنگان نے کہا حضور اسکو نہ فرمائیے اور اُنکے مکر سے بچیے تخیل بے قال وقیل نے
کہا کہ مین اُنکی صورت سے آشنا نہین ہون اگر مجھکو اُنکی صورت ایکبار دکھا دو تو مین پہلے اُنھین
کی فکر کرون سخنگان نے کہا کہ مین اُنکی تصویر حاضر خدمت کرون آپ پہچان لین تخیل بے قال وقیل
نے کہا اس سے بہتر کیا ہی سخنگان نے کہا حضور غلام اسی وقت اُنکی تصویر لاتا ہی میرے پاس رکھی ہوئی ہی
اگر آپ نے اُنکو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا تو یقین ہی کہ حمزۂ ثانی خود اپنا گلا کاٹ کے مر جائینگے تخیل نے
کہا اچھا ای سخنگان جاؤ جلد تصویر لیکے آؤ سخنگان بہت اچھا کہکے اُٹھا شاپور شیر دل اور
عمرو ثانی اُس بارگاہ مین موجود تھے اِن لوگون نے یہ سب باتین سنین عمرو ثانی تو باہر چلے
آئے اور ایک طرف گوشے مین جا کے ٹہلنے لگے مگر شاپور شیر دل جو باہر آیا تو اسنے رنگ و روغن
عیاری کا نکالا اور ایک بڈھے مشعلچی کی صورت بنکر دستی کپّی ہاتھ مین لیکے مشعلچیون مین جا کے
بیٹھ رہا جب سخنگان باہر آیا تو اسنے اپنا مرکب طلب کیا سائیس نے گھوڑا حاضر کیا مشعلچی بھی آکر
موجود ہوا یہ گھوڑے پر سوار ہوا چند آدمی اسکے ہمراہ چلے اب سخنگان اپنی بارگاہ کی طرف جاتا ہی
کہ ایک مقام پر ایک اُتار ملا مگر نہایت ناہموار مشعلچی پیچھے رہگیا سخنگان نے اندھیرا جو پایا پلٹ کے
دیکھا تو مشعلچی بہت پیچھے ہی اسنے جھلا کے آواز دی کہ او بے ادب ہم تو اندھیرے مین جاتے ہین
روشنی کیا تو نے اپنے واسطے کی ہی مشعلچی نے کہا بے ادب تو تیرا باپ ہمنے نوکری کی یا آبرو دی ہی
بس اب کلمات سخت و سست منھ سے نہ نکالنا جب سخنگان نے یہ باتین مشعلچی کی سنین اور اسکو خیال آیا
تو گھبرا گیا اتنے مین مشعلچی بھی گھوڑے کے پاس آیا اب سخنگان نے پہچانا کہ شاپور شیر دل ہی
تب تو اسنے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ معاف فرمائیگا مین نے پہچانا نہین تھا اگر مین جانتا کہ بھائی صاحب
ہین تو ہرگز ایسی گستاخی مجھسے نہوتی اب گھوڑے سے اتر پڑون شاپور شیر دل نے کہا بس اب
زیادہ باتین نہ بنا چل جہان تجھکو چلنا ہی سخنگان گھبرایا ہوا در بارگاہ پر آیا اور ملازمون سے کہا کہ تم سب

تمہین

نہیں ٹھہرو ہمیں کچھ تخلیہ میں کام ہے سب لوگ باہر ٹھہرے بختگان ہاتھ مشتاہی کا پکڑے ہوئے اندر
خیمے کے لایا اور مسند پہ بٹھا کے کہا کہ حضور نے کیوں تکلیف فرمائی ہے میں اسوقت آپ سے بہت
محجوب ہوا بھائی صاحب میری خطا کو معاف فرمائیگا شاپور نے کہا کہ بھائی تیرے کہیں جھک مارتے
ہونگے ہم شاپور شیردل بختگان نے کہا کہ میں آپ سے بہت ڈرتا ہوں شاپور نے کہا بس
اب بہت باتیں نہ بنا جو میں تجھسے دریافت کروں اُسکا جواب دے بختگان نے کہا ارشاد
فرمایئے شاپور نے کہا کہ یہ تخیل بھیا کس طور سے سب کو تسخیر کر لیتا ہے کوئی اسم پڑھتا ہے یا سحر کرتا ہے
بختگان نے کہا میں اس امر سے مطلق واقف نہیں کہ کس طرح تسخیر کرتا ہے شاپور نے کہا اچھا اب
تو جس واسطے آیا ہے اُس تصویر کو نکال بختگان نے کہا بہت اچھا جلدی سے اُسنے صندوقچہ
کھولا اُسمیں سے ایک تصویر عمرو ثانی کی نکالی اور شاپور شیردل کے حوالے کی جب شاپور تصویر
عمرو ثانی کی لیچکے تو اپنے توبڑے سے ایک خرما نکالا اور کہا کہ اے بختگان یہ ہمکو ایک شخص نے
تحفہ دیا ہے تم بھی اسکا ذائقہ چکھو بختگان نے کہا آپ مجھکو بیہوش کرنا چاہتے ہیں مجھکو اسمیں
بھی عذر نہیں ہے یہ کہکے وہ خرما ہاتھ سے شاپور شیردل کے لیا اور کھا گیا تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ گرکر
بیہوش ہوا شاپور نے کپڑے تو اسکے اُتار لیے اور اسے ایک صندوق میں بند کر کے قفل
دے دیا اور آپ رنگ و روغن عیاری کا لگا کے اسکی شکل بنے اور طرف دربار تخیل بے قال و قیل
کے چلے جیسے ہی شاپور بصورت بختگان دربار تخیل میں آئے تخیل نے کہا کہ اے بختگان
تمہارے نہونے سے دربار خالی معلوم ہوتا تھا بختگان نقلی نے عرض کی حضور میں حاضر ہوا تخیل
نے کہا کہ تصویر بھی لائے بختگان نے کہا جی ہاں اسی کے واسطے تو گیا تھا اور اسکو نہ لاتا تخیل نے
کہا کہاں ہے بختگان نے تصویر ایک مرد کوہی کی نکال کے اسکے ہاتھ میں دے دی تخیل بے قال و قیل نے
اُس تصویر کو دیکھکے کہا کہ بس اب میں خوب پہچان گیا صبح ہونے دو میں پہلے اسی کی فکر کرونگا یہ کہکے
کہا کہ اے بختگان اب تو تمنے دو چار روز سے ایسی عادت خراب کر دی ہے کہ مجھکو کوئی لحظہ بے شراب
کے آرام نہیں ملتا ہے بختگان نے کہا پھر کیا اسوقت شغل شراب کو آپکا جی چاہتا ہے تخیل نے
کہا ہاں گو ابھی تمنے مجھکو بہت شراب پلائی ہے مگر پھر میرا بے اختیار جی چاہتا ہے بختگان نقلی
میخانے کی طرف چلا اب حال عمرو ثانی کا سنیے کہ یہ جو دربار تخیل سے باہر آئے تو ادھر اُدھر ٹہلنے
لگے سوچتے جاتے ہیں کہ کیا ترکیب کروں جو زمرد ثانی اور تخیل بے قال و قیل کو گرفتار کر کے آقا
کے پاس لیجاؤں اس فکر میں اپنی شکل تبدیل کیے باندھے عیاری سے آراستہ گھائیوں میں جا بجا
دبائے ہوئے چاروں طرف گھوم رہے ہیں قضا ہے کار گذر انکا طرف میخانے کے ہوا دیکھا انھوں نے
کہ ایک طفل حسین مہ جبین ایک کرسی پر بیٹھا ہے لباس پر تکلف زیب جسم کیے ہوئے ہاتھوں میں
مہندی ملے ہوئے جواہر کی سمرنیں ہاتھوں میں بندھی ہوئی بڑی شان سے کرسی پر بیٹھا ہے اُسنے
جو دیکھا کہ کوئی میخانے کی طرف آتا ہے پکار کے آواز دی کون آتا ہے وہیں ٹھہرو یہاں کسی کے آنیکا
حکم نہیں ہے عمرو ثانی بصورت مبدل اُسکے قریب پہونچے اور کہا تو آدمی کو دیکھکے بات نہیں کرتا ہے
اجی اتنے کیا بگڑتے ہو حکم ملا ہے کہ یہاں کوئی نہ آنے پائے تم کون ہو کہاں سے آئے ہو چلے جاؤ ورنہ تمکو

ابھی گرفتار کرکے پاس تخجیل بے قال وقیل کے بھیجدونگا عمرو ثانی نے کہا وہ بیچارہ کیا کریگا اور تو کیا بنا لیگا یہ کہکے ایک طمانچہ اُس ساقی بچے کے مارا جاب تو گھائیون مین وبے ہی ہوئے تھے طمانچہ پڑتے ہی ساقی بچہ بیہوش ہوا عمرو ثانی نے زیور اور لباس تو اسکا اُتار لیا اور اسکو لیجاکے ایک گوشے مین ڈال دیا آپ اسکی صورت بنکر اُس کرسی پر بیٹھے ادھر سے بختگان نقلی شراب لینے کو پہونچے اور جاکے اُس ساقی بچے سے کہا کہ کُنجی میخانے کی ہمکو دو شراب واسطے تخجیل بے قال وقیل کے لیجائینگے اور تم بھی ہمارے ساتھ چلو اہل بزم کو شراب پلاؤ آج شب بھر جلسہ رہیگا گو ابھی کچھ امور تخلیہ طلب تھے اُنکے سبب سے گانا موقوف کرادیا گیا تھا مگر اب پھر ارباب نشاط طلب ہوئے ہین تمکو بھی سب محفل مین یاد کررہے ہین عمرو ثانی کہ بصورت ساقی بچے یہان بیٹھے ہین اُنھون نے آنکھ جو ملائی تو پہچان لیا کہ شاپور شیردل ہی جی مین کہا کہ جہان مین عیاری کرتا ہون وہان یہ بھی ضرور عیاری کرتا ہی یہ خیال کرکے عمرو ثانی نے ہاتھ شاپور شیردل کا پکڑلیا اور کہا کہ آپ یہ تصور فرماتے ہین کہ جو ہم کرینگے اُسکو کوئی نہ جان سکیگا یہان کے کارخانے ایسے نہین ہین ہمکو آپکی آنے سے قبل اطلاع ہوئی ایک پروانہ ہمارے پاس آیا اسمین یہ لکھا تھا کہ شاپور شیردل عیار بصورت بختگان آتا ہی یہ جانے نہ پائے فوراً گرفتار کرکے اسکو ہمارے پاس بھیجدو اب آپ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر کہان جائینگا شاپور شیردل نے جو ساقی بچے سے یہ باتین سنین دل مین کہا کہ یہ تو بُری بات ہوئی یہ سوچکر چاہا کہ خنجر مارون کہ ساقی بچہ ہنسا اور کہا بھائی صاحب کیا آپ نے نہین پہچانا منم عمرو ثانی شاپور شیردل خوش ہوگیا کہا بھائی صاحب آپ یہان کیونکر تشریف لائے عمرو ثانی نے کل کیفیت اپنی بیان کی شاپور شیردل نے کہا کہ شراب تو آپ نے درست کرلی ہی عمرو ثانی نے کہا کہ ہان مین نے نمک سرکاری شراب کردیا ہی آپ شوق سے تخجیل بے قال وقیل کو پلائیے شاپور شیردل بصورت بختگان مع ساقی بچے کے میخانے سے شراب لیکر نکلا محفل مین اگرچہ اسنے دیکھا وہی رنگ پایا کہ جو پہلے محفل کا رنگ تھا تخجیل بے قال وقیل کو دیکھا کہ یہ بیٹھا ہوا انگڑائیان لے رہا ہی جیسے ہی اسنے ساقی بچے کو دیکھا خوش ہوگیا محفل مین آکے ساقی بچے نے کشتیان شراب وکباب کی رکھدین اور اپنے دست حنائی مین جام بلورین لیکر صراحی سے شراب اُنڈیل کر پہلے تخجیل بے قال وقیل کے سامنے لایا تخجیل نے جام اسکے ہاتھ سے لیا اور بے اندیشۂ انجام پی گیا ساقی بچے نے دوسرا جام مملو کرکے زمرد ثانی کو دیا اس ملعون نے بھی جام ساقی بچے کے ہاتھ سے لے لیا اور پی گیا پھر تو تمام محفل نے شراب پی تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ محفل مین سب کے دل گھبرائے ایک نے ایک کی طرف دیکھا اُسنے کہا بھائی مجھے کیا دیکھتے ہو تمھاری پشت پر ایک آدمی اور کھڑا ہوا تمھاری نقل کررہا ہی وہ جو پلٹے تو پرچھائین نظر آئی سمجھے یہ کوئی آدمی میری نقل کررہا ہی غصے سے اُٹھے کہ اسکو سزا دون بیہوشی نے طمانچہ مارا ادھر سے زمین پر گر کر بیہوش ہوئے کسی نے کسیکو طمانچہ ماردیا کسی نے کسی کی پگڑی اُچھال دی تخجیل نے زمرد کی طرف بنگاہ قہر دیکھا اور کہا او فراری تو لشکر اسلام سے بھاگ کر میرے یہان کیون آیا ہی چلا جا میری بارگاہ سے ورنہ تیرا سر کاٹ لونگا زمرد ثانی نے کہا او بے ادب تجھکو خوف نہین آتا ہی اُٹھ مجھکو سجدہ کر ورنہ ابھی تجھے پانی کردونگا نہین جانتا ہی مین کون ہون تخجیل نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی غرض دونون مین یہان تک

بحث بڑھی کہ دونون غصے مین اُٹھے لڑکھڑا کر گرے بیہوش ہوئے اب تو تمام بارگاہ کے لوگ بیہوش
ہوگئے عمرو ثانی نے لپک کے تنجیل بے قال وقیل کی زبان مین سوزن دیا اور سوزن دیکر پشتارہ
باندھ لیا شاپور شیر دل نے زمرد ثانی کا پشتارہ باندھا بارگاہ کو لوٹ لیا اور دونون کے
پشتارے لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے رات بہت قلیل باقی تھی تھوڑی دیر مین آثار سحر فلک پر
نمایان ہوئے اور لشکر اسلام کے سردارون نے فریضۂ سحری ادا کیا صاحبقران ثانی بھی نماز
سے فراغت کرکے باہر تشریف لائے اور اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما ہوئے کہ شاگردان عمرو ثانی
نے آکے امیر ثانی کو سلام کیا بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور اُستاد اور شاپور شیر دل دونون صاحب
پشتارہ بدوش آتے ہین امیر ثانی خوش ہوگئے یہ ذکر تھا کہ دونون عیار پشتارہ بدوش آکے
داخل بارگاہ ہوئے پہلے امیر ثانی کو سلام کیا پھر پایۂ تخت کو بوسہ دیا عرض کی کہ حضور کا اقبال
شامل حال ہوا دور رنج و ملال ہوا تنجیل بے قال وقیل اور زمرد ثانی کو لائے ہین گو ہم لوگ
تو فکر مین بیابان فنا کے گئے تھے کہ رستم ثانی اور ایرج نوجوان کو رہا کرین مگر اُس بیابان
کا تو پتہ نہ پایا یہ دل مین آیا کہ تنجیل بے قال وقیل کی فکر کرین وہان جو گئے تو زمرد ثانی ملعون
کو بھی پایا اسکو بھی گرفتار کر لائے اب انکے بابت جو حکم ہو وہ بجا لائین امیر ثانی نے فرمایا ان
دونون کو باندھو عمرو ثانی نے دونون کو باندھ کر ہوشیار کیا جب دونون کو ہوش آیا اپنے
کو اس حال مین پایا کہ زبان مین سوزن ہی بندھے ہوئے دربار مین کھڑے ہین تنجیل بے قال وقیل
کی جو آنکھ کھلی اور شوکت دربار صاحبقران ثانی دیکھی دنگ ہوگیا صاحبقران ثانی نے
فرمایا کہ کیون ای تنجیل بے قال وقیل اب شناخت مین پروردگار وحیدہ لاشریک کے کیا کہتا ہے
بہتر اب یہ ہے کہ لعنت کر افلاک ملعون پر اور بصدق دل مسلمان ہو تنجیل بے قال وقیل کی زبان
مین تو سوزن تھا اشارے سے قلم دوات اسنے طلب کی ملازمان امیر ثانی نے قلم دوات اسکے آگے
رکھدی اسنے ایک پرچہ پر یہ تحریر کیا کہ اگر کوئی میرے عضو عضو کو قاش کرے تو ہر عضو سے میرے
تعریف و توصیف خداوند افلاک جادو نکلے گی امیر ثانی نے جو یہ مضمون لکھا ہوا دیکھا بہت
غصہ آیا پھر زمرد ثانی سے مخاطب ہو کر کہا اس بیحیا نے بھی ایسا ہی جواب مہمل دیا امیر ثانی نے
عمرو ثانی اور شاپور شیر دل سے کہا کہ یہ دونون بیحیا طریقہ اسلام قبول نہین کرتے ہین لہذا یہ تمھارے
قیدی ہین جو تم انکے حق مین چاہو وہ کرو عمرو ثانی اور شاپور شیر دل نے کہا کہ ای آقاے نامدار
انکے واسطے سواے قتل کے اور دوسری ترکیب نہین ہی چنانچہ حارث بن سعد کہ بادشاہ
لشکر اسلام ہین اُنھون نے بھی یہی فرمایا کہ ان دونون کو قتل کرنا چاہیے جب یہ راے قرار پاگئی
تو امیر ثانی نے حکم دیا کہ میدان خونی تیار ہو حسب الحکم میدان خونی کی تیاری ہونے لگی صحرا مین
رنگ کے چبوترے تیار ہوئے جلاد تیغہ بکف ٹہلنے لگے میدان مین شلنگین لگانے لگے تنجیل بے قال وقیل
اور زمرد ثانی کو چبوترون پر بٹھا دیا چوبدار شاہی آنے لگے حکم سلطان سنانے لگے ابھی دو ہی حکم
آئے تھے تیسرا حکم چوبدار لیکر چلا ہی تھا ہنوز پہونچنے نہین پایا کہ صحرا سے گرد اُڑی جب دامنہ گرد شگافتہ
ہوا تو دیکھا لوگون نے کہ وہی جوان سیہ پوش جو ایرج نوجوان کے مقابلے مین آیا تھا اور ایرج

کو مبہوت بنا کر لیگیا تھا اپنا گرز ہلاتا ہوا چلا آتا ہی جیسے ہی قریب پہونچا لوگون نے روکنا چاہا اُس
جوان سیہ پوش نے جسکو گرز مار دیا وہ بیہوش ہوکے زمین پر گر پڑا اسکا ہنگامہ جو بلند ہوا اور
ہرکارون نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی کہ حضور رہی جوان نقابدار سیہ پوش جو برائے
مقابلہ ایرج نوجوان آیا تھا وہ پھر آیا ہی اور لوگون کو بیہوش کر رہا ہی یقین ہی کہ اب قریب زبر مرد ثانی
اور تنجیل بے قال و قیل کے پہونچ گیا ہوا امیر ثانی متردد ہوئے کہ شاہزادے بدیع الملک
اپنے دنگل زرین سے کود کر سامنے امیر ثانی کے آئے اور عرض کی کہ غلام جاتا ہی اگر حضور کا اقبال
شریک حال ہی تو اُس جوان کو قتل کرکے آتا ہی گو امیر ثانی نے بہت اصرار کیا کہ وہ ساحر ہی اُسکے
مقابلے مین جانا بیکار ہی مگر شاہزادے نے کچھ خیال نہ کیا اور دربارگاہ پر آسکے اپنا مرکب طلب کیا خادمون
نے حسب الارشاد گھوڑا حاضر خدمت کیا شہزادہ لپشت مرکب پر سوار ہوکے طرف میدان خونی
کے روانہ ہوا اور پہونچ کے نعرہ کیا کہ او جوان نقابدار کیا بیہودگی کر رہا ہی اگر کچھ جوشش جرائت
ہی تو میدان عالم سے آنکھین چار کر وہ جوان نقابدار ہنسا اور اپنے گھوڑے کو پھیر کے سامنے شاہزادے
بدیع الملک کے آیا آتے ہی اُسنے گرز کا وار کیا شاہزادہ تو یہ سُن ہی چکا تھا کہ جسکے گلے
مین بدھی پڑجاتی ہی وہ بیہوش ہوجاتا ہی بدیع الملک نے گرز کو خالی دیا دو چار وار جب اُسکے
شاہزادے نے خالی دیئے تو اُسنے ایک گرز سر مرکب بدیع الملک پر لگایا کہ گھوڑا شاہزادے کا
زخمی ہوا بدیع الملک گھوڑے سے کود پڑے اور ایک وار تیغہ آبدار کا کیا کہ پانون اُس ملعون کے
بھی مرکب کے کٹے تب تو وہ جوان بھی زمین پر گرا گرتے گرتے سنبھلکر ایک وار اُسنے گرز کا سر پر
بدیع الملک کے کیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور گرز چھین کر پھینکدیا
جوان نقابدار لپٹ پڑا شاہزادہ نے اُس ملعون کو سر سے بلند کرکے چرخ دیا اور زمین مین پٹک
کے خنجر سے سر اُسکا جدا کرنا چاہا مگر وہ بچا رہ ہمین تن تھا خنجر سے ذبح ہوسکا تب تو شاہزادہ کو غصہ
آیا اور ایک پانون اُس ملعون کا ہاتھ مین لیا اور دوسرا پانون اپنے پانون کے نیچے دبایا اور نام
خدا لیکر چیر ڈالا اشکر سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی ہرکارون نے یہ خبر امیر ثانی کو پہونچائی
کہ شاہزادہ بدیع الملک نے اُس جوان سیاہ پوش کو چیر کر پھینک دیا امیر ثانی بہت
خوش ہوئے اور مدح و ثنا بدیع الملک کی کرنے لگے فرماتے تھے کہ اصل مین بدیع الملک
لائق صاحبقرانی کے ہی ایسے بچا رہ ہمین تن کو کیسی بہادری سے قتل کیا یہان اس نقابدار کے
مرتے ہی ایک تاریکی ہوگئی ہوا گرم چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی آوازین ہیبتناک آنے
لگین بعد عرصے کے ایک آواز آئی کہ کشتی مرا نام من سیہ تاب جادو بود افسوس مرا یم وجا ندیم بطلب خبر دکر سیہم
جب بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی اور سنگ باری موقوف ہوئی اور ایک کو ایک نظر آنے لگا تو
جھونکا ہوائے گرم کا چلا اور خاک اُڑنے لگی یہان تک کہ وہ ہوا ترقی پذیر ہونے لگے رفتہ رفتہ
اُس ہوا نے بہت ترقی کی جب ہوا بہت زور سے چلنے لگی تو سب نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے
ایک ابر تیرہ و تار آتا ہی زیر ابر بجلیان زمین پر لوٹتی ہوئی چلی آتی ہین آتے آتے وہ ابر جہان پر
تنجیل بے قال و قیل اخر مرد ثانی ہمارے قتل ٹھہائے گئے تھے اور شاہزادہ بدیع الملک کھڑے ۲۰

تھے وہان وہ ابر سطرا اور ایک آواز مہیب آئی اور ایک برق کڑک کر آسمان سے گری اس زور سے برق
کڑکی کہ سب لوگ جھجک گئے آنکھین بند ہو گئین اب جو سب نے آنکھین کھولین تو کچھ سوا ے تاریکی
کے نظر نہ آیا آوازین سن رہے ہین مگر تاریکی اسقدر ہی کہ کچھ سجھائی نہین دیتا سب حیران ہین کہ یا رب
یہ کس بلا مین گرفتار ہوئے نقابدار مر چکا اُسکی تاریکی بھی دفع ہوئی اب یہ ظلمت کیون چھائی ہی سب تو
اس فکر مین مبتلا تھے کہ ایک آواز مہیب آئی منم علامہ بن دمامہ عاشق جمال خداوند افلاک اس
آواز کے آتے ہی وہ تاریکی دفع ہوئی اب روشنی جو ہوئی تو سب نے دیکھا کہ نہ وہ ریگ کے چبوترے
ہین نہ زمرد اور تخیل ہین نہ بارگاہ تخیل بے قال و قیل دکھائی دیتی ہی مگر لاشہ بدیع الملک
کا پڑا ہی سب گھبرا گئے جا کر خدمت مین امیر ثانی سے عرض کی کہ حضور بڑا غضب ہوا شاہزادہ بدیع الملک
جان بحق تسلیم ہوئے امیر ثانی نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی زانو پر ہاتھ مار لیا کہا بڑا غضب ہوا ایسا
جری بہادر تیغزن صف شکن یون مارا جائے کہ اُسکی حسرت دل مین رہجائے ارے ابھی تو اُس شیر
نے جوان نقابدار کو دو پارہ کر ڈالا تھا یہ کون ایسا ظالم آیا جسنے اُس شیر بیشہ جرأت کو جان سے مار
ڈالا تمام بارگاہ ماتم سرا ہو گئی سردار بھی رونے لگے امیر ثانی اپنی جگہ سے یہ فرما کے اُٹھے کہ مین
چلکر اپنے دلبند کی لاش تو دیکھون سب سردار انکے ہمراہ طرف میدان کے چلے امیر ثانی نے جو لاش
بدیع الملک کی دیکھی ایک آہ کی غم سے حالت تباہ کی قریب لاش آکے رونے لگے سب سردار
بھی اپنی جان کھونے لگے کسی نے خنجر نکالا کہ اپنے مار لین ساتھ اس شیر کے جان دین کسی نے گریبان
چاک کیا کوئی نعرہ مار کے رو رہا ہی کوئی جوانی پر بدیع الملک کی افسوس کرتا ہی کوئی کہتا ہی یہ
وہ جوان صاحب شوکت و نشان تھا کہ اسکی بہادری کے جھنڈے گڑے ہوئے تھے بڑے بڑے
جری اسکی تلوار کا لوہا مانے ہوئے تھے اصل تو یون ہی زینت لشکر اسلام تھا پھر کیسا سعید و رشید ارجمند
امیر ثانی نے تو یہان تک گریہ فرمایا کہ بیہوش ہو گئے جب غش سے آنکھ کھلی امیر ثانی نے رو کے
فرمایا اب لاشہ اس جوان کا بارگاہ مین لیچلو سردارون نے صبر کیا دل پر جبر کیا لاشہ شاہزادے کا
اُٹھایا بارگاہ مین لا کے رکھدیا سب لاش کو گھیر کے بیٹھ گئے خیمے مین شور فریاد و فغان بلند ہوا
سب کا دل دردمند ہوا لاش کی تجہیز و تکفین کی تدبیرین ہونے لگین کہ عمرو ثانی نے امیر ثانی
سے عرض کی کہ حضور ابھی گریہ نہ فرمائین جو مین عرض کرون اُسکو عمل مین لائین امیر ثانی نے کہا
کہو کیا کہتے ہو عمرو ثانی نے کہا کہ دربار صاحبقران کا دستور تھا کہ جب کوئی ایسی آفت مین
مبتلا ہوتا تھا تو خواجہ زادون سے یہ معاملہ رجوع کیا جاتا تھا جیسا وہ کہتے تھے ہم لوگ ویسا ہی
عمل مین لاتے تھے آپ بھی خواجہ زادون کو طلب فرمائیے اُنسے یہ کیفیت بیان کیجیے امیر ثانی
نے فرمایا کہ امی عمرو ثانی صاحبقران کو جب کسی بات پر شک ہوتا تھا تب خواجہ زادون کو
تکلیف دی جاتی تھی اور یہ امر تو واقعی ہی اسکی تحقیق کی کیا ضرورت ہی عمرو ثانی نے کہا کہ آپ
دریافت تو فرمائیے میرے نزدیک خالی دریافت کرنے مین کوئی نقصان نہین ہی جب عمرو ثانی نے
بہت اصرار کیا تو امیر ثانی نے خواجہ سعید اور خواجہ دریا دل اور خواجہ والا گہر کو طلب کیا
اور حسب دستور قدیم چوکی صندل کی بارگاہ مین بچھائی گئی خواجہ زادے تشریف لائے اور

چوکی پر فروکش ہوئے امیر ثانی نے کل کیفیت بدیع الملک کی خواجہ زادون سے بیان کی خواجہ زادون نے ساعت کو غور کر کے سوال کو اپنے ذہن مین کیا اور تختہ پر قرعہ پھینکا قرعہ کو جو اُٹھا کر ملاحظہ فرمایا شکلین اچھی نظر آئین معلوم ہوا کہ بدیع الملک زندہ سلامت موجود ہین یہ کوئی شعبدہ سحر ہی خواجہ زادون نے اچھی طرح سے تحقیق و تدقیق کر کے امیر ثانی سے کہا کہ آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین شاہزادہ بدیع الملک بفضل ایزدی حیات ہین اور انشاءاللہ العزیز بہت جلد آپ سے قدمبوس ہونگے مدد اُنکی غیب سے پیدا ہوگی امیر ثانی نے خواجہ زادون سے یہ سنا گریہ موقوف کر کے فرمایا کہ اگر بدیع الملک حیات ہین تو یہ کون شخص ہی جو بالکل اُس شیر بیشہ جرأت و یکہ تاز میدان جلالت سے مشابہ ہی خواجہ زادون نے کہا یہ کوئی اور آدمی ہی از روے سحر اِسکو بدیع الملک کی صورت بنایا ہی آپ ابھی اِسکا امتحان فرمائین اسم اعظم پڑھکر اِسکا منھہ دھلائین ابھی ظاہر ہوجائیگا ہر ایک اس راز سے ماہر ہوجائیگا امیر ثانی نے پانی طلب کیا خادمون نے حسب الحکم آفتابہ حاضر کیا امیر ثانی نے پانی چلو مین لیا اور اسم اعظم پڑھکر اُسپر دم کیا اور منھہ پر چھینٹا دیا جیسے ہی چھینٹا اُسکے منھہ پر پڑا صورت بدل گئی اصلی شکل ظاہر ہوئی اب جو سب نے دیکھا تو ایک مرد کوہی سیہ فام بد انجام مرا پڑا ہی جب امیر ثانی نے یہ حالت دیکھی دلکو تسکین ہوئی خواجہ زادون کی بہت مدح و ثنا کی اور فرمایا کہ اب شاہزادہ بدیع الملک کب تک ہمسے ملینگے خواجہ زادون نے آٹھ دن مین فرمایا امیر ثانی کو تسکین ہوئی حکم دیا کہ اس لاش کو پھینکدو اور یہ خبر جلد لاؤ کہ تنخیل بے قال و قیل اب کہان ہی خادمون نے عرض کی کہ حضور جسوقت وہ ہواے تند چلی اور تاریکی پھیلی جب روشنی ہوئی تو نہ تنخیل بے قال و قیل کو پایا نہ زمرد ثانی کو دیکھا خیال کیا کہ یہ لوگ ایسی تاریکی مین اپنی اپنی بارگاہون کی طرف چلے گئے ہونگے جب بارگاہون کی جانب گئے تو نہ بارگاہین نظر آئین نہ لشکر کا پتہ ملا نہین معلوم سب کدھر چلے گئے اور بارگاہین اتنی دیر مین کیا ہوگئین امیر ثانی خاموش رہے اور سکوت کیا

اب کیفیت زمرد اور تنخیل کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ دونون بیچارے مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بمدد علامہ بن دمامہ پاس افلاک جادو کے پہونچے پہلے تنخیل بے قال و قیل نے بڑھکے افلاک کو سجدہ کیا زمرد نے کچھ تامل کیا تھا کہ افلاک نے خود پکار کر کہا او زمرد ثانی تجھے کیا ہوا ہی نہین جانتا کہ مین کون ہون اگر اپنی خیریت تجھکو درکار ہی تو نابدولت کو سجدہ کر زمرد ثانی کانپ گیا اور دوڑکر اسنے افلاک ملعون کو سجدہ کیا افلاک نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ ہمنے تیری تقدیر قوی کی اب تو مسلمانون سے بخوف مقابلہ کر فتح پائیگا زمرد ثانی نے اُٹھکر سلام کیا افلاک تنخیل بے قال و قیل کی طرف مخاطب ہوا اور کہا اے بندہ خاص کیا کیفیت ہوئی مجھسے بیان کر اگرچہ قدرت کو سب حال آئینہ ہی مگر اہل دربار کے سننے کے لئے تجھسے بیان کراتا ہون ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی تنخیل بے قال و قیل نے سب کیفیت بیان کی اور حال سیہ تاب جادو کا بھی کہا افلاک نے کہا مین اُسکو اپنا قوت بازو سمجھتا تھا حاضرین دربار نے عرض کی کہ خداوند نے پھر اُسکی تقدیر مضبوط کیون نہ کردی افلاک نے کہا کہ مین نے

عمداً ملک الموت کو اُسکی قبض روح کا حکم دیا کیونکہ اُسکے مزاج مین اب غرور بہت آگیا تھا اور یہ قدرت کو بہت ناپسند ہی اسی کی وجہ سے قدرت نے بہت سے بندگان خاص کو نیست و نابود کر دیا یہ کہکر اسنے کہا کہ اے تخیل ایک نامہ ہماری طرف سے خونخوار آدم خوار کو تحریر کرو ناظرین والا مقام پر واضح ہو کہ خونخوار آدم خوار ایک بہت بڑا پہلوان ہی اسکا قد پچاس گز کا ہی اور دو آدمی روز کھاتا ہی افلاک اسکو بہت مانتا ہی اور اسکا بھروسا افلاک کو ہی جب کوئی مشکل پڑتی ہی تو افلاک اسکو طلب کرتا ہی اور یہ افلاک کی مدد کرتا ہی چنانچہ احوال لشکر سنکر افلاک کے ہوش پراگندہ ہوگئے تھے اسی وجہ سے اسنے تخیل بے قال وقیل سے کہا کہ اے تخیل بے قال وقیل خونخوار کو ایک نامہ اس مضمون کا میری طرف سے تحریر کرو کہ ہم تین خداپرست تمہارے پاس بھیجتے ہین تم انکو کھا کر مع اپنے لشکر کے ہمارے پاس آؤ کیونکہ آجکل مسلمانون نے بہت سر اُٹھایا ہی ہم چاہتے ہین کہ انکو سزا دین جب تخیل بے قال وقیل نے یہ نامہ تحریر کرایا تو افلاک نے سر نامے پر اپنی مہر کی اور تخیل بے قال وقیل سے کہا کہ وہ تینون سردار اہل اسلام جو بیابان فنا مین قید ہین اُنکو مع اس نامے کے پاس خونخوار آدم خوار کے بھیجدو تخیل بے قال وقیل نے حسب الحکم یہ نامہ ایک قاصد کو دیا اور چند آدمیون کو بیابان فنا کی جانب روانہ کیا کہ وہ رستم ثانی اور ایرج نوجوان اور شاہزادہ بدیع الملک کو مسلسل و طوق کر کے پاس خونخوار آدم خوار کے لیجائین ملازم حسب الحکم تخیل بیابان فنا مین آئے اور ان شاہزادون کو مسلسل و طوق کر کے طرف خونخوار آدم خوار کے چلے دو روز کے بعد اسکے پاس پہونچے قاصد نے نامہ دیا خونخوار آدم خوار نے مہر افلاک کی نامے پر پائی نامے کو آنکھون سے لگایا بوسہ دیا سر پر رکھا لفافہ کھولا اُسمین سے خط نکالکے پڑھا تو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ افلاک نے ہماری خوراک بھیجی ہی یہ بہت خوش ہوا اور حاملان قید کو حکم دیا کہ ان خداپرستون کو زندان خانے مین لیجاؤ ہم انکے کباب کل کھائینگے اور اپنے ہم مشربون کو بلابینگے اور قاصد افلاک سے کہا کہ میری طرف سے خداوند افلاک کو سجدہ کرنا اور عرض کرنا کہ مین بہت جلد قدمبوسی کا شرف حاصل کرونگا اور جو حکم ہوگا اُسکو بسر وچشم بجا لاؤنگا یہ کہکے اسنے فرستادگان افلاک کو رخصت کیا بعد انکے جانے کے اپنے ملازمین کو طلب کیا اور کہا کہ ہمارے احباب و اعزا مین خبر کر دو کہ خداوند افلاک نے ہمکو تین مسلمان بطور تحفہ بھیجے ہین ہم کل بوقت صبح انکو ذبح کر کے کباب اُنکے کھائینگے سب لوگ اس جشن مین آکر شریک ہون
ہرکارے تو برائے اطلاع روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب ذکر داستان طرماس بن طہماس کے ملاحظہ فرمائیے

ناظرین والا مقام پر واضح ہو کہ طرماس بیٹا ہی طہماس کا اور طہماس سردار لشکر اسلام تھا مگر طہماس جب مارا گیا ہی تو طرماس بہت صغیر سن تھا اسکو اسکی مان خاتون شیر دل نے پرورش کیا تھا اور مذہب سے آگاہی دی تھی اسنے اپنے باپ یعنی طہماس کو نہین دیکھا تھا مان سے اپنی اکثر اسکی جرأت و شوکت کا حال سنا تھا اور اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین بھی خدمت مین صاحبقران کے جاؤن اور اپنے والد نامدار کے عہدے پر قبضہ کرون مگر مان اسکی بسبب مہر مادری اسکو اپنے سے جدا نہ کرتی

۹

تھی ایک روز اسنے اثناے خواب مین دیکھا کہ ایک جوان صاحب شوکت وشان قوی الجثہ ایک
جگہہ پر کھڑا ہوا زار زار رو رہا ہی منھ آنسوؤن سے دھو رہا ہی اسنے اُس جوان کو جو اس حال مین
پایا قریب آیا پوچھا اي جوان تجھپر کیا مصیبت پڑی ہی جو تو اس طرح رو رہا ہی اُس جوان نے اشک
حسرت اپنے چہرے سے پاک کئے اور کہا کہ اي طرماس تو نے مجھکو نہین پہچانا طرماس نے کہا کہ
مین تجھکو نہین جانتا ہون تب اُس جوان نے کہا کہ اي طرماس تو میرا فرزند دلبند ہی مین تیری
صغر سنی مین مارا گیا تھا میری تصویر تیری والدہ خاتون شیر دل کے پاس ہی تو اُس تصویر کو
دیکھنا جب طرماس نے یہ کیفیت سنی تو پوچھا آپ گریہ کیون فرماتے ہین اسکا باعث ارشاد
کیجیے طہماس نے کہا کہ اي فرزند مین شکر کرتا ہون کہ تو بھی مذہب اسلام پر قائم رہا میری گریہ کرنیکا
سبب یہ ہی کہ آج افلاک جادو نے جو کافر دعوی خدائی کرتا ہی قید کرکے شاہزادہ بدیع الملک
اور رستم ثانی اور ایرج نوجوان کو پاس خونخوار آدم خوار کے بھیجا ہی اور اُس ملعون نے کل کا
دن مقرر کیا ہی کل ان شاہزادون کو قتل کریگا اور یہ وہ جوان ہین کہ جو لخت دل صاحقران
ہین اور انھین سے لشکر اسلام کی زینت ہے اگر خدا نکردہ یہ شاہزادے قتل ہوگئے تو صاحبقران
زندہ نرہینگے اپنی جان دے دینگے اي فرزند اگر تجھسے ہوسکے تو ان شاہزادون کی مدد کر اس
بلا کو رد کر اپنی جان دے دینا مگر ان شاہزادون کو بچا لینا یہ دیکھکے طرماس کی آنکھ کھل گئی
دیکھا ستارہ سحری نور بخش خلایق ہی طرماس بستر خواب سے اُٹھا اور اپنی مان خاتون
شیر دل کے پاس آیا خواب بیان کرکے کہا کہ آپکے پاس تصویر جو والد نامدار کی ہی مجھکو عنایت
فرمائیے مین مطابق کرونگا اسکی مان نے تصویر طہماس کی اسکے حوالے کی اب جو طرماس نے
تصویر دیکھی بالکل مطابق پائی اسی وقت اسنے حکم دیا کہ ہماری فوج تیار ہو ہم اسی وقت کوچ
کرینگے فوج اُسی وقت تیار ہوئی اور یہ چالیس ہزار سوار لیکر طرف بیابان خونخوار کے چلا کیفیت
بیابان خونخوار کی یہ ہی کہ دوست احباب خونخوار کے حسب الوعدہ جمع ہوئے ہین علاوہ انکے
بہت سے تماشائی بھی کھڑے ہین ایک مجمع ہی کہ خونخوار تیغ بکف ایک کرگدن مست پر سوار پیچھے
اسکے پچاس ہزار فوج اُس میدان مین آکے پہونچا کہ جہان سب لوگ جمع تھے خونخوار نے خیمہ
استادہ کرایا تھا کہ جو کوئی اسکا دوست یا عزیز آتا تھا اُس خیمے مین بیٹھتا تھا بہت سے آدم خوار
خیمے مین بیٹھے ہین کہ خونخوار آکے پہونچا سب تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوئے اسکو باعزاز سب نے لاکر
مسند پر بٹھایا بیٹھتے ہی اسنے حکم دیا کہ قیدیان اسلام کو لاؤ اور میدان مین ریگ کے چبوترے بناؤ
اور ہمارے خاصہ بردن کو حکم دو کہ جلد آئین اہل اسلام کے کباب بنائین ملازم چلے جا کر خاصہ
بردن کو حکم خونخوار سنایا وہان سے قید خانے کے داروغہ کے پاس جاکے اُسکو آگاہ کیا کہ
حکم ہی قیدیان طلسم کو لیکر جلد آؤ داروغہ نے چند کس کو اپنے ہمراہ لیا اور قید اہل اسلام کو لیکر چلا
جب میدان مین آگے پہونچا خونخوار کو جھکے سلام کیا اور عرض کی کہ حضور حسب الطلب
اہل اسلام کی قید حاضر ہی کیا حکم صادر ہوتا ہی خونخوار نے کہا کہ انکو ریگ کے چبوترون پر بٹھاؤ
داروغہ نے ریگ کے چبوترون پر لاکے بٹھایا خونخوار نے کہا کہ پہلے بدیع الملک کو ذبح کرو اور ۱۰

انکے کباب بناؤ اب جلاد تیغہ پکڑ کے سامنے آیا بدیع الملک کی گردن پر کھڑے کا کھڑا دیا ایرج و رستم نے جو یہ معرکہ دیکھا بیقرار ہوگئے پکار اُٹھے کہ او جلاد نابکار پہلے میرا سر تن سے جدا کر تب بدیع الملک کو قتل کرنا اب ہر ایک کا یہی قول ہے آخر بدیع الملک نے کہا کہ اس کہنے سے کیا حاصل ہوگا بہتر یہ ہے کہ اسکے عیوض دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات رب السموات بلند کریں اُس سے دعا مانگیں تب سب نے ہاتھ درگاہ بے نیاز کی طرف اُٹھائے اور دعا کی کہ اے خالق کارساز اے رب بے نیاز اس آفت سے ہم کو نجات دے ہم لوگ بالکل بیخطا ہیں تڑپ کے جوان شیروں نے دعا کی کہ قبول بارگاہ احدیت ہوئی سب نے دیکھا کہ صحرا سے گرد اڑی خونخوار آدم خوار بھی اُدھر متوجہ ہوگیا جلاد بھی اُسی طرف دیکھنے لگا جب دامنہ گرد کا شگاف ہوا تو دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان ایک کرگدن مست پر بیٹھا ہوا چلا آتا ہے پشت پر پچاس ہزار سوار سب مسلح و مکمل دریاے آہن میں غرق رہوار روی کرتا ہوا چلا آتا ہے قریب اُس مجمع کے آکے اُس جوان نے نعرہ کیا کہ باشید اے کفار منم طرماس بن طہماسب آتے ہی ایک ہاتھ ساطور کا جلاد کو مارا کہ سر اُسکا زخمی ہوا زمین پر گر کے داخل جہنم ہوا خونخوار آدم خوار نے جو یہ کیفیت دیکھی تلوار پکڑ کے آپڑا اسکے فوج والوں نے جو دیکھا کہ خونخوار آدم خوار لڑ رہا ہے یہ لوگ بھی گھوڑوں پر سوار ہوکر پشت پر اسکی ٹھہرے بدیع الملک نے ایرج و رستم ثانی سے کہا کہ اب لوگوں نے ملاحظہ فرمایا کہ پروردگار عالم نے غیب سے مددگار بھیجا لیکن اب آپ لوگ کیا اسکے منتظر ہیں کہ یہ جوان آکے اپنے ہاتھ سے ہماری قید کاٹے یہ جو بدیع الملک نے کہکر قید توڑی تو ایرج نوجوان اور رستم ثانی دونوں نے قید توڑ ڈالی اور نعرہ کرکے یہ بھی برابر خونخوار آدم خوار کے آگئے خونخوار نے وار تلوار کا سر پر طرماس کے کیا طرماس نے ساطور پر وار اسکا گانٹھ کے رد کیا اس نے دوسرا وار کیا طرماس نے چاہا کہ میں اسکو بھی خالی دوں مگر تلوار چل چکی تھی گینڈا طرماس کا مارا گیا طرماس زمین پر کود پڑا اور ساطور اسکے گینڈے کے سر پر مارا کہ اسکا بھی گینڈا مرا خونخوار آدم خوار بھی زمین پر آیا اور طرماس سے لپٹ گیا دونوں میں زور ہونے لگا بعد تھوڑی دیر کے طرماس ریل کر خونخوار کو لے دوڑا چند قدم پر لا کے ہکا مارا ایک ہی زور میں زمین سے خونخوار کو اُٹھا کر سر سے بلند کیا اور چت کر کے سینے پر خنجر لیکر بیٹھا اور کہا اے خونخوار اب لعنت کر افلاک جادو ملعون پر اور بصدق مسلمان ہو خونخوار نے بدل و جان اسکا کہنا قبول کیا طرماس اسکے سینے سے اُتر الٹے کے دیکھا کہ شاہزادے بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی میری پشت پر کھڑے ہیں اسنے سب کو سلام کیا اور خونخوار آدم خوار کو شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی کہ آپ حضور اسکو قواعد مذہبی تعلیم فرمایئے بدیع الملک نے اسکو ارکان اسلام تعلیم کئے خونخوار آدم خوار بصدق دل مسلمان ہوا شاہزادے بدیع الملک سے دست بستہ خونخوار آدم خوار نے عرض کی کہ حضور میرے یہاں تشریف لیچلیں اس حقیر کی عزت افزائی فرماویں بدیع الملک نے کہا کہ گو اب مجھے ایک پل ٹھہرنا ناگوار ہے مگر تمہاری خوشی کرنا ضرور ہے یہ فرماکے شاہزادہ مع رستم ثانی اور ایرج نوجوان اور طرماس

اور ہمراہیان طرماسس کے خونخوار آدم خوار کے یہان تشریف لائے اسنے صحبت عیش ونشاط آراستہ کی رات بھر تو بعیش و مسرت سب نے بسر کی جب صبح ہوئی تو شاہزادے سنے فرمایا کہ ای خونخوار اب ہمنے تمھاری خوشی کر دی ہمارا ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہی کیونکہ صاحبقران زمان نہین معلوم ہمارے جدائی مین اپنی کیا حالت کی ہو گی اب ہمین اجازت دو خونخوار آدم خوار سنے کہا کہ ای شہریار میرا جی تو نہین چاہتا ہی کہ حضور تشریف لیجائین مگر کیفیت صاحبقران سنکر البتہ مجھکو بھی خیال ہوا بہتر ہی حضور تشریف لیچلین یہ غلام بھی ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہی شاہزادہ بدیع الملک نے بہت سمجھایا کہ بھائی تم ہمارے ساتھ کہان چلوگے مگر خونخوار آدم خوار نے نہ مانا عرض کی کہ ای آقائے نامدار اگر مین قدم مبارک سے جدا ہونگا تو زندہ نہ رہونگا بدیع الملک نے اُسی روز مع خونخوار اور طرماسس بن طہماس اور ایرج فلک اساس اور رستم ثانی حق شناس کے طرف اپنے لشکر کے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب مختصر کیفیت دربار دُربار امیر ثانی کی ملاحظہ فرمائیے

کہ صاحبقران حسب احکام خواجہ زادگان اُس صحرا مین فروکش تھے جبسے بدیع الملک غائب ہوئے تھے روز خواجہ عمرو ثانی سے فرماتے تھے کہ ای خواجہ آج بعنایت خدا ایک دن کم ہوا اب سات دن باقی رہے پروردگار جلد ہمسے اُس شیر کو ملائے جب آٹھ روز گذر گئے تو امیر ثانی کو شب روز ہمہ حالت اضطراب مین گذری ہر بار خواجہ سے فرماتے تھے ای خواجہ اب صبح کو شاہزادے بدیع الملک ہمسے ضرور ملینگے عمرو عرض کرتے تھے حضور خواجہ زادون نے تو یہی فرمایا ہی اور آجتک کوئی حکم خواجہ زادون کا خلاف نہین ہوا ہی اسی گفتگو مین وہ رات ختم ہوئی اور سلطان زرین پوش فلک یعنے آفتاب عالمتاب مشرق سے عازم سفر غرب ہوا اور آثار سحر آسمان پر نمایان ہونے لگے تو امیر ثانی نے وضو کیا اور بخشوع وخضوع فریضہ سحری ادا فرمایا اور برجوع قلب درگاہ احدیت مین دست تمنا بلند کرکے دعا کی کہ ای کریم کارساز ای رب بے نیاز تیرا نام جامع المتفرقین ہی میرے حال زار پر رحم فرما صورت بدیع الملک کی مجھے دکھلا تڑپ کے جو امیر ثانی نے دعا کی قبول درگاہ خدا ہوئی ہنوز امیر ثانی سجادے سے نہ اُٹھے تھے کہ دیکھا صحرا سے گرد اُڑی ہی صاحبقران اُس طرف دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ بہت سے سوار گھوڑے لینا کو پاشٹ ڈالے ہوئے چلے آتے ہین جب قریب پہونچے تو امیر ثانی نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی بصد شوکت وجلالت آگے آگے عقب مین اسکے ایک لشکر گران ہی دو جوان ہیبت نشان انتظام لشکر کرتے ہوئے چلے آتے ہین امیر ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی کمال درجہ خوش ہوئے اور فرط مسرت سے بیرون بارگاہ تشریف لائے چند قدم آگے بڑھے ہونگے کہ شاہزادے بدیع الملک کی نگاہ امیر ثانی پر پڑی یہ فوراً اپنے گھوڑے سے اتر پڑے اسکے اترتے ہی ایرج نوجوان اور رستم ثانی بھی اپنے اپنے گھوڑون سے اتر پڑے انکو دیکھکر تمام فوج پیادہ ہوگئی شاہزادہ بدیع الملک بھی فرط شوق قدمبوسی صاحبقران مین جلد بڑھ آئے وہین سے جھک کے سلام کیا اور دوڑ کے

چاہتے تھے کہ قدمبوس ہوں امیر ثانی نے گلے سے لگا لیا پھر ایرج نوجوان کو گلے سے
لگایا پھر رستم ثانی کو گلے سے لگایا طرماس نے آکے امیر ثانی کی قدمبوسی کی خونخوار آدم خوار
نے قدموں کو بوسہ دیا امیر ثانی نے سب کو گلے سے لگایا اور باعزاز تمام بارگاہ مین لیگئے بدیع الملک
نے طرماس کی طرف اشارہ کیا کہ تم اپنے باپ کے دنگل پر بیٹھو طرماس صاحبقران کو
سلام کرکے اُس دنگل پر بیٹھا خونخوار آدم خوار کے واسطے بھی جگہ تجویز ہوئی اسنے بھی دربار
مین آبرو پائی اب امیر ثانی نے شاہزادہ بدیع الملک اور رستم ثانی اور ایرج
نوجوان سے حال پوچھا ان لوگون نے مفصل کیفیت بیان کی امیر ثانی نے فرمایا کہ اب میرا
قصد ہے کہ مین افلاک جادو کے ملک خاص مین جاؤن اور اُس ملعون کو دعوی خدائی کرنے کی
سزا دون اور زمرد ثانی سے بھی انتقام لون یہ فرماکر ہرکارون کو حکم دیا کہ دیکھو راہ ملک افلاک
کی کس طرف سے ہے ہرکارے تو یہ حکم پاکر روانہ ہوئے لیکن خونخوار آدم خوار کہ واقف کار ہے اسنے
دست ادب باندھ کر عرض کی کہ یا صاحبقران زمان آپ افلاک جادو کے ملک مین
تشریف تو لیے چلتے ہین مگر خدا آپ کو مکر و سحر علامہ بن دمامہ سے بچائے کہ وہ ملعونہ بڑی
ساحرہ ہے جب کوئی مشکل افلاک جادو پر پڑتی ہے یہ مدد کرتی ہے امیر ثانی نے فرمایا ہمارا حافظ
و نگہبان خدا ہے علامہ بن دمامہ کون ہے خونخوار آدم خوار نے عرض کی کہ حضور یہ عاشق ہے
افلاک جادو پر امیر ثانی نے کہا کہ اگر تائید غیبی شریک ہے تو اُس ملعونہ کو بھی واصل جہنم کرینگے
یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکر دعا ے ترقی اقبال امیر ثانی کو دے اور عرض کی کہ حضور ہم
لوگون نے اچھی طرح دریافت کیا معلوم ہوا راستہ ملک افلاکیہ کا دریا سے ہے گو خشکی سے بھی
راہ ہے مگر بہت بڑی خرابیان اُس راہ مین واقع ہین کوسون پانی نہین ملتا ہے جنگل بڑے
بڑے درمیان مین ملتے ہین اب جیسی حضور کی مرضی ہو امیر ثانی نے فرمایا اے عدیل بن
عادی تم پیش خیمہ لیکر چلو ہم بھی تمھارے عقب مین آتے ہین عدیل بن عادی یہ حکم
پاکر اہل لشکر سے رخصت ہوئے اور طرف ملک افلاک جادو کے چلے انکے جانے کے بعد
امیر ثانی نے بھی مع اپنے تمام سرداران نامی گرامی کے سفر کیا دو روز کے بعد قریب دریا پہونچے
کشتیان طلب کین جب کشتیان آئین تو امیر ثانی نے سب کے پہلے شاہزادے بدیع الملک
سے ارشاد کیا کہ تم سوار ہو انکے بعد ایرج نوجوان سوار ہوئے انکے بعد امیر ثانی نے رستم ثانی
کو سوار کیا پھر شاہزادے سکندر فرخ لقا کشتی پر بیٹھے انکے بعد تمام فوج مع سلطان
لشکر کشتیون پر سوار ہوئے اور باس شوکت و جلالت سے طرف شہر افلاکیہ کے کوچ کیا اب
انکو تو راہ مین چھوڑیئے

دو کلمہ داستان حیرت بیان تخیل کے ملاحظہ فرمایئے

کہ اسکو جو علامہ بن دمامہ نے مع زمرد ثانی و تمام لشکر کے پاس افلاک کے پہونچایا اور افلاک
نے خونخوار آدم خوار کو نامہ لکھوایا اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی اور شاہزادے بدیع الملک
کو اسکے پاس بھیجدیا تو ان لوگون کے جانے کے بعد افلاک نے کہا کہ اے زمرد گو تو نے مجھکو سجدہ کیا ہے مگر

مین تیرے دل کی کیفیت سے بخوبی واقف ہون تونے سجدہ مجھکو مکر سے کیا ہی تو مجھکو بخداوندی ہمیشہ
نہ مانے گا لیکن خیر پھر مین تیرے دل مین یہ بات بھی پیدا کرونگا کہ تو مجھپر بصدق دل اعتقاد کرے
اسوقت تو تیری مدد کرتا ہون اب تو جا کر صحراے جلوہ گاہ مین مع اپنی فوج کے ٹھہر جب مسلمان
آئین تو اُنکو روکنا ہم تیری مدد کرینگے زمرد ثانی نے کہا کہ اگر مجھے کسی امر مین قدرت سے صلاح
لینی ہوگی تو کیونکر آپ تک پہونچ سکونگا افلاک نے کہا کہ اُس صحرا مین ایک پہاڑ ہی وہان اکثر
قدرت جاتے ہین شایقون کو دیدار دکھاتے ہین جب تجھے کچھ خدمت قدرت مین عرض کرنا مطلوب
ہو تو اُس کوہ کے پاس جانا پہلے سجدہ بجا لانا پھر اپنا مطلب بیان کرنا غیب سے تجھکو جواب ملیگا کیا
عجب ہی کہ نور قدرت بھی نظر آجاتے تو دولت کونین پا جائے زمرد ثانی نے منظور کیا اور براے
تیاری سفر بختگان سے کہنا چاہا مگر بختگان اسکو نظر نہ آیا گھبرا کے اسنے تخجیل بے قال و قیل
سے کہا کہ میرا وزیر خوش تدبیر بختگان کہان ہی جبسے مین یہان آیا ہون اُسکو نہین پاتا ہون
تخجیل نے کہا کہ مین نے بھی اُسکو نہین دیکھا یہ دونون تو آپسمین یہ باتین کر رہے تھے کہ ہرکارے نے
آکے افلاک سے کہا کہ حضور بختگان وزیر زمرد ثانی امیدوار باریابی ہی اگر حکم قدرت پائین
تو اُسکو اندر بارگاہ کے لائین افلاک نے کہا کہ بلا لو ہرکارے گئے اور بختگان کو اپنے ہمراہ لیکر
آئے اسنے آکر افلاک کو سجدہ کیا اور تخجیل اور زمرد ثانی کو سلام کیا زمرد نے کہا کہ ای بختگان کہان
تھے اسنے کہا کہ کیا عرض کرون کہان تھا یہ کہکر تخجیل کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ آپ سے مین جو بات
کہتا تھا اُسکا امتحان آپکو ہوا تخجیل نے کہا واقعی عیاران اسلام بلا کے ہین مجھسے ہوشیار سے تو یون
عیاری کی اگر عین وقت پر خداوند مدد نہ فرماتے تو ہم قتل ہو جاتے ای بختگان تمپر کیا گذری اور
یہان تک کیونکر پہونچے بختگان نے کہا کہ مین نے آپکی بھی اور اپنے شہنشاہ کی بھی مفصل کیفیت
نہین سُنی کہ آپ حضرات پر کیا گذری گو مجھسے لوگون نے بیان کیا مگر خلاصہ حال نہین معلوم ہوا
اب پہلے آپ اپنی کیفیت بیان فرمائیے تو مین بھی اپنا حال عرض کرونگا تخجیل نے کل کیفیت از
ابتدا تا انتہا سامنے بختگان کے بیان کی اسنے سُنکے کہا اب کبھی تم اُنکا نام نہ لیجیے گا ورنہ اس سے
بڑھ کے آفت مین مبتلا ہو جیے گا میری کیفیت یہ ہوئی کہ جب آپ سے رخصت ہو کے تصویر اُن حضرت
کی لینے گیا تو راہ مین اُنکے بھائی صاحب سے ملاقات ہوئی اُنھون نے مجھے ایک خرما کھلا کے بیہوش
کیا اور میرا لباس آپ پہنکر میری صورت بنے مجھے ایک صندوق مین بند کر دیا اور آپکی بارگاہ مین آکے
آپ لوگون کو لیگئے مین اُسی صندوق مین بند پڑا رہا حتی کہ یہان آپ لوگ آگئے جب مین ہوشیار ہوا
تو مین نے صندوق کے اندر سے لوگون کو پکارنا شروع کیا جب کسی شخص کے کان مین آواز پہونچی
تو مجھے صندوق سے باہر نکالا تخجیل بے قال و قیل یہ تقریر سنکر دنگ ہو گیا اور کہا کہ ای بختگان تمھارے
شہنشاہ کو حکم ہوا ہی کہ صحراے جلوہ گاہ مین جا کے ٹھہرین جب لشکر اہل اسلام کا آئے تو اُسکو روکین
قدرت مدد کرینگے لہذا تم بھی اپنے آقا کے ساتھ جاؤ زمرد تو اسکا منتظر ہی تھا اسکے آتے ہی چلا
گیا اور بعد دو تین روز کے صحراے جلوہ گاہ مین پہونچا اور لشکر کو لیکر بڑے کروفر سے وہان اُترا کہ حال
اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت امیر ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

کہ امیر جب بعد آنے بدیع الملک اور ایرج اور رستم کے کشتیان طلب فرما کے طرف شہر افلاکیہ کے روانہ ہوئے تو دو روز تک تو سب جہاز بخوبی تمام پانی پر چلے گئے تیسرے روز جب دن گذر چکا اور آفتاب عالمتاب قریب غروب پہونچا تو ناخدا نے دوربین اُٹھائی آنکھون سے لگائی دیکھا ایک سمت سے ایک ابر تیرہ و تار آتا ہی قاعدہ کی رو سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہوا تیز ہی اور پانی بھی بہت زور و شور سے برستا ہی ناخدا گھبرایا خدا کو یاد کیا وہ ابر آتے آتے محیط آسمان ہوگیا اور ہوا کا زور بھی بڑھنے لگا پانی بھی ترقی پذیر ہونے لگا ہر ایک جہاز کے ناخدا نے انتظام کرنا شروع کیا مگر قسمت سے عاجز تھے یہان تک ہوا کا زور بڑھا اور پانی ترقی پذیر ہوا کہ ناخدا کا کچھ زور نہ چل سکا جہاز جو آپس مین مسلسل تھے ہوا کے تھپیڑون سے پانی کے جزر و مد سے الگ ہوگئے زنجیرین ٹوٹ گئین جہازون کا سلسلے سے الگ ہونا اور جوار بھاٹے کا متفرق کرنا کوئی جہاز تو جانب شرق چلا کوئی غرب کی طرف پہونچا کسیکو موجۂ آب روان نے جنوب کی طرف پھینکا کسیکو سیلاب نے شمال کی طرف بٹھا دیا ہر ایک بے آس ہی جینے سے ہراس ہی رات کی تاریکی پانی کا طلاطم جہازون کا چکر کھانا سب ملک ملک کے دعائین کر رہے ہین امیر ثانی کی عجیب کیفیت ہی کبھی دعا کرتے ہین آہ سرد بھر بھر کر یہ پڑھتے ہین شعر شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین ہایل ؛ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا امیر اسی آفت مین مبتلا تھے کہ ایکبار توپ کی آواز آئی صاحبقران نے زانو پر ہاتھ مار کر کہا کہ بڑا غضب ہوا کوئی جہاز غرق دریا ہوگیا ابھی صاحبقران اسکا افسوس کر رہے تھے کہ دو توپین چھوٹین امیر اور زیادہ بیقرار ہوگئے عمرو ثانی سے فرمایا کہ خواجہ غضب ہوا دو جہاز اور غرق ہوئے یہ فرما ہی رہے تھے کہ ایک توپ کی آواز اور آئی تب تو امیر کو ضبط کا یارا نہ رہا رونے لگے اور ہاتھ طرف آسمان کے بلند کئے درگاہ احدیت مین عرض کی کہ اے کس بیکسان اے حاجت روائے غریبان اپنا فضل شریک حال کر اس بلا سے نجات دے امیر نے بلک بلک کے جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت تک پہونچا پانی کا زور گھٹنے لگا ہوا موقوف ہوئی رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی جہاز سلامتی سے کنارے پر پہونچے کشتیان آئین سب اُترنے لگے پہلے سب کے صاحبقران اُترے کنارے پر آکے ٹھہرے بعد ان کے اور تمام سردار بھی اُترے جب سب لشکر کنارے پر آیا تو امیر نے خیال فرمایا شاہزادے بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی اور شاہزادے سکندر فرخ لقا کو نہ پایا امیر ثانی رونے لگے اور عمرو ثانی سے فرمایا کہ خواجہ بڑا غضب ہوا زینت لشکر اسلام سٹ گئی شاہزادہ بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی اور سکندر فرخ لقا کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی وہ جو چار بار توپین فیر ہوئی تھین انھین لوگون کے جہاز تباہ ہوئے تھے بڑا غضب ہی کہ ایسے شیر دلیر جری بہادر صف شکن تیغ زن جوان صاحب شوکت و شان یون یکبارگی مجھسے جدا ہو جائین مجھکو کیونکر صبر آئے دیکھیے اب اُنسے کب ملاقات ہوتی ہی یا قیامت تک شوق دیدار مین بیقرار رہنا ہوتا ہی امیر نے بہت اپنی حالت تباہ کی عمرو ثانی اور سرداران اسلام نے بہت سمجھایا امیر نے صبر کیا اور لشکر کو لیکر چلے ہرکارون کو برائے خبر روانہ کیا تھوڑی دیر کے بعد ہرکارے واپس آئے امیر کو دعا دی اور عرض کی حضور زمرد ثانی بیابان جلوہ گاہ مین بڑی جمعیت سے قیام پذیر ہی حضور بھی وہین تشریف لیچلین امیر اُس طرف روانہ ہوئے اور آکر مقابلے مین

لشکر زمرد ثانی کے رونق بخش ہوئے زمرد نے جو آمد امیر کی خبر پائی بختگان سے کہا کہ ای بختگان تم طرف کوہ جلوہ گاہ کے جاؤ پہلے وہان جاکر غسل کرنا پھر خداوند افلاک کو سجدہ کرکے عرض کرنا کہ ای خداوند افلاک جادو وقت مدد ہی اب مدد فرمایئے دیر نہ لگایئے لشکر اسلام آگیا ہی غلام کے لشکر کے مقابلے مین آرہا ہی وہان سے جو کچھ جواب ملے ہمسے آکر کہنا بختگان تو اُسطرف راہی ہوا یہان لشکر اسلام کے ہرکارون نے امیر ثانی کو خبر پہونچائی کہ بختگان کوہ جلوہ گار کی طرف گیا ہی وہان جا کے افلاک سے مدد طلب کریگا امیر ثانی نے عمرو ثانی کی طرف دیکھا اور کہا کہ خواجہ تم بھی جاؤ ذرا اس ملعون کی خبر لاؤ کہ یہ وہان جا کے کیا کرتا ہی عمرو ثانی بھی روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا بختگان جو قریب اُس پہاڑ کے پہونچا کنوئین سے پانی اپنے ہاتھ سے بھر کر نہایا حسب دستور پوجا افلاک کا کیا اور باواز بلند کہا کہ ای خداوند اب کیا ارشاد ہوتا ہی لشکر اسلام آگیا مانند ابر چھا گیا اب وقت مدد ہی بختگان نے جو یہ باتین کین اور ہاتھ جوڑ کے خاموش کھڑا ہوا تھوڑی دیر کے بعد ہوا سرد چلنے لگی غنچے اُس جگہ کے مسکرانے لگے بلبلین چہچہے کرنے لگین قمریان دم بھرنے لگین نرگس نے آنکھین کھولین سوسن کے لبون کو جنبش ہوئی بات کرنے کی کوشش ہوئی پہاڑ ہلنے لگا ایک آواز آئی کہ ای بختگان اپنی جبین انکسار کو خاک مذلت پر جھکا اور مجھے سجدہ کر مین خداوند افلاک جادو کھو کیا کہتا ہی اب بختگان نے جو آنکھ اوپر اٹھائی عجب صورت اسکو نظر آئی دیکھا ایک پتلا طلائی بروے ہوا معلق ہی اور آواز دے رہا ہی بختگان نے پھر سر سجدے مین جھکایا اور ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ یا خداوند مجھے زمرد ثانی نے آپکی خدمت مین بھیجا ہی اور یہ عرض کیا ہی کہ مدد فرمایئے دیر نہ لگایئے لشکر اسلام آگیا میرے مقابلے مین اُترا ہی بختگان نے جو یہ باتین کین تصویر سے آواز آئی کہ ای بختگان زمرد ثانی ہمکو ابھی بخداوندی نہین مانتا ہی اگر وہ ہمکو بصدق دل سجدہ کرے تو ہم اُسکی مدد کرین بختگان نے کہا کہ ای خداوند افلاک آپ یہ لڑائی فتح کرا دیجیے زمرد خود آپکو سجدہ کریگا بخداوندی مانے گا تصویر نے کہا اچھا ہم قبول کرتے ہین اور پہلے فکر عمرو ثانی کی ہوتی ہی بختگان نے جو عمرو کا نام سنا کانپ گیا یہ کہکر وہ تصویر تو غائب ہوئی بختگان نے بھی چاہا کہ چلے کہ برق کوندی بختگان ٹھہر گیا دیکھا اسنے کہ ہوا سرد چلنے لگی گلون کی رنگت بدلنے لگی سبزہ لہلہانے لگا صحرا باغ کا لطف دکھانے لگا ابر آگیا تمام صحرا پر چھا گیا چھوٹی چھوٹی بوندیان پڑنے لگین بلبلین پہلوے گل مین اکڑنے لگین طائر نغمہ سرائی کرنے لگے آمد فصل بہار کا دم بھرنے لگے پہاڑ شق ہوا اُسمین سے ایک تخت زرین نکلا اب جو بختگان نے تخت کی جانب نگاہ کی دیکھا ایک نازنین مہ جبین رشک قمر سیمبر گیسو تا بہ زانو پڑے ہوے مانگ مین افشان بھری ہوئی پیشانی شفاف صبح حلب ہی زلف پریشان شام غریبان عارض شفاف مہر درخشان آنکھین غزال حرم رشک نرگس شہلا ہین مژگان تیر قضا ہین ابروائی ہوئی تلوارین ہین یا دو ہلال ایک جا ہین بینی شمع حسن کی لو ہی لبہاے نازک برگ گل یاسمن کو خجلت دیتے ہین معشوق انھین سے اعجاز کا کام لیتے ہین مردے جلاتے ہین عیسی دوران کہلاتے ہین دندان صاف سلک گوہر ہین زبان ماہی حوض کوثر ہی زنخدان سیب ہی تشبیہ بلا ریب ہی گلوے صاف صراحی بلور ہی یا شمع طور ہی سینہ کا ابھار قیامت ہی شکم صاف دریاے حسن ہی ناف اُسکی دریا کا بھنور ہی کمر نازک راہ عدم آنکھون سے نہان یہ بات سب کے ورد زبان ہی بس جو چیز نظر نہ آئے اُسکی تعریف کیونکر لکھی جائے پانون ستون ہین

دست و بازو لا ثانی اُٹھتی ہوئی جوانی لباس مکلف زیب جسم النور ہر زیور جواہرات سے آراستہ ہی ہاتھ مین ایک نیمچہ ہلالی ہی کونسی بات ادا سے خالی ہی تخت پر بصد ناز و انداز جلوہ گر ہی ترچھی نظر ہی پشت پر بہت سی کنیزین وہ سراپا حسین جمیل شکیل گلفشانی کرتی ہوئی قہقہے لگاتی ہوئی چلی آتی ہین بختگان نے جو اس شوکت و جلالت سے اُس نازنین کو دیکھا خوش ہو گیا آگے بڑھ کے سلام کیا نازنین نے مسکرا کے جواب سلام دیا بختگان نے کہا ای شہنشاہ دیار محبوبان ای تاجدار اقلیم پریوشان ای قرار خاطر بیقراران ای مرہم زخم دلفگاران آپ کہانسے تشریف لائی ہین کیا نام ہی اس دشت پرخطر مین کیا کام ہی نازنین مسکرائی جواب دیا ای بختگان نام میرا ہلال نیمچہ زن ہی مین فرستادہ خداوند افلاک جادو ہون برای گرفتاری لشکر اسلام خداوند نے مجھکو بھیجا ہی نازنین یہ باتین کرتی ہوئی تخت سے اُتری کنیزون نے جلدی سے بارگاہ زنگاری استاد کی نازنین بارگاہ مین داخل ہوئی سابق مین عرض کر چکا ہون کہ عمرو ثانی بھی برای خبر بختگان آئے ہین اُنھون نے جو پتلے سے یہ باتین سنین اور نازنین کی تقریر سے آگاہ ہوئے ایک گوشے مین پوشیدہ ہو کے کھڑے ہو گئے اتفاق سے ایک کنیز کسی کام کو بارگاہ سے نکلی خواجہ نے جو کنیز کو جاتے ہوئے دیکھا اسکے پیچھے پیچھے چلے تھوڑی دور پر جاکے ایک ویرانہ ملا خواجہ نے کنیز کو باتون مین لگا کے بیہوش کیا اور اُسکی پوشاک اُتار کے آپ پہنی اور اُسکی صورت بنکر طرف بارگاہ ہلال نیمچہ زن کے چلے اب خواجہ کو خیال آیا کہ مین نے نام نہ دریافت کیا نہین معلوم اُس کنیز کا نام کیا تھا یہ سوچتے ہوئے بارگاہ مین آئے ہلال نے کہا کہ ای صنوبر تم کہان گئین تھین اب خواجہ سمجھے کہ صنوبر نام ہی عرض کیا حضور ایک ضرورت سے بیرون بارگاہ گئی تھی ہلال خاموش ہو رہی بختگان نے کہا کیون بی ہلال تم تو عورت ہو خداوند نے تمکو کیا سمجھ کے مردون کے مقابلے مین بھیجا یا یہ بھی خیال نہ کیا ہلال نیمچہ زن نے کہا کہ ای بختگان ہمکو مردون سے کچھ ہراس نہین ہی خداوند نے ہماری لقدر پر مضبوطی کی ہی ہم دو کنیزین دربار قدرت مین یکتا ہین فن عیاری مین کوئی ہمارا جواب دینے والا نہین ہی ایک مین اور ایک جناب ہمشیرہ ثریا تاجدار کہ اسوقت دربار قدرت مین ہم دونون کی یکتائی کے ڈنکے بجے ہوئے ہین آج فرمان قدرت ہوا کہ برای گرفتاری فوج اسلام جاؤ ہم حاضر ہوئے اب سرداران اسلام کو گرفتار کر کے لیجائینگے قدرت کو دکھائینگے اُنکے عوض مین انعام پائینگے قدرت عزت بڑھائیگی کیون ای بختگان اگر تمسے ہم کوئی بات دریافت کرین اُسکو خلاصہ بتاؤ گے یا ہمسے چھپاؤ گے بختگان نے کہا کہ مین بسر و چشم بتا دونگا قسم کھاتا ہون کہ عذر نہ کرونگا ہلال نے پوچھا کہ تمھارے شہنشاہ زمرد ثانی لشکر اسلام سے کیون فرار ہوئے اُنکے تو بڑے بڑے ساحر مددگار ہوئے بختگان نے کہا کہ ای ہلال تمنے وہ بات دریافت کی جو مین نہین بیان کر سکتا یہ سب امور ایک صاحب کی ذات بابرکات کے ہین اُنکا مین نام نہ لونگا ہلال نے کہا کہ کیون تم اُنکا نام کیون نہ لوگے بختگان نے کہا کہ یہ تاثیر ہی کہ جہان تم اُنکا نام کسی نے لیا اور اُنھون نے اُس سمت کو منھ کیا جب دوسرے بار اُنکا نام زبان پر آیا اُنھون نے اشراف قدم اُٹھایا تیسری بار نام زبان سے نکلا اور اُس بزم مین اُنکا داخلہ ہوا پھر جہان تشریف لیجاتے ہین کیا وہان سے خالی آتے ہین ہلال نے کہا کہ آخر وہ کیا کوئی جن ہین یا کوئی سانپ ہین کون ہین تم شوق سے اُنکا نام لو مین بھی تو سنون وہ ہیان

کسکی مجال جو کوئی آسکے مجھسے آنکھ ملاسکے ابھی سحر کرکے پتھر کا بنادون قتل کرڈالون بختگان نے کہا کہ وہ ایسے سحر کو نہین مانتے ہین بڑے بڑے ساحرون کو مارا ہی وہ تو اب یہان نہین ہین ہین بیت اللہ ہین صاحبقران قدیم کے ہمراہ ہین مگر اُنکے صاحبزادے کہ وہ بھی مثل انھین کے ہین امیر ثانی کے ساتھ ہین اے ہلال اب کوئی دوسرا ذکر کرو اس ذکر کو بھی جانے دو کیا فائدہ شاید ذکر کرتے کرتے نام منھ سے نکل جائے تو قیامت آئے میری روح کانپتی ہی ہلال بیچہ زن نے بختگان سے کہا تم بڑے ظریف ہو اب دلگی ہوچکی نام بتاؤ بختگان نے کہا کہ مین دلگی نہین کرتا ہون سچ سچ کہہ رہا ہون ہلال بیچہ زن نے کہا کہ اے بختگان تم نام لوگے کسکی یہ مجال نہین ہی کہ میری بارگاہ مین آکے یا مجھے ستائے ابھی سحر کردون غیر ساحر کا مجھسے کیا بس چل سکتا ہی بختگان نے کہا کہ اب تم اپنی محفل کو برہم کرایا چاہتی ہو تو مین نام انکا لون تو نہ لونگا بلکہ نہایت ادب کے ساتھ ایک چوکی پر بیٹھ کے اور کلی کرکے انکا نام لونگا ہلال بیچہ زن نے کہا کہ اے بختگان یہ باتین تم سچ کہہ رہے ہو یا دلگی کرتے ہو بختگان نے کہا کہ بھلا دلگی کی کیا ضرورت تھی ہلال بیچہ زن نے کہا پھر پانی منگوایا جائے تم کلی کرکے انکا نام لو بختگان نے کہا اور ایک چوکی بھی تو منگواؤ ہلال بیچہ زن نے کنیزون سے کہا کہ ارے آفتابے مین پانی لاؤ بختگان کا منھ دھلاؤ یہ کسی کا نام لینگے کنیزون نے حسب الحکم فوراً آفتابے مین پانی حاضر کیا بختگان نے کلی کی اور ہاتھ منھ دھوکے کہا کہ اے ہلال بیچہ زن اب چوکی منگوادو ہلال بیچہ زن نے چوکی منگوائی بختگان چوکی پر بیٹھا اور کہا کہ ہلال بیچہ زن اب بھی اس ذکر کو جانے دو کیون اپنی محفل کو تباہ کرانا چاہتی ہو ہلال نے کہا کہ اب باتین نہ بناؤ نام لو انکو ہم دیکھین وہ کیونکر آتے ہین بختگان نے کہا کہ مین یون انکا نام کیونکر لے سکتا ہون کچھ نذر بھی تو اُنکے واسطے یہان رکھو تب مین انکا نام لون ہلال نے کہا کوئی حاضر ہی کنیزین حاضر حاضر لیکے سامنے آئین ہلال بیچہ زن نے کہا کہ پانچ توڑے لاکے یہان رکھدو کنیزون نے پانچ توڑے بھی لاکے وہان رکھدیے ہلال نے کہا کہ اے بختگان اب تو کوئی عذر باقی نہین ہی بختگان نے کہا کہ بس یہی ایک عذر باقی ہی کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہی نام نہ لون تو اچھا رہون ہلال بیچہ زن نے کہا کہ اے بختگان اگر اب کی بار تمنے عذر کیا تو مین ابھی خدمت مین خداوند کے پلٹے جاؤنگی اور تمھاری شکایت کرونگی بختگان جب عاجز ہوا اور ہلال بیچہ زن نے بہت اصرار کیا تو اسنے چوکی پر بیٹھ کے کہا کہ سنیئے مہتران مہتر و بہتران بہتر سرخیل یا بوسان بنی آدم مولانا معظم و مکرم جامع الفضل والکرم سرتاج دوندگان عالم قلعہ گیر بے جنگ صاحب عنطورہ و زنگ مردان را اسیر سنگ و نامردان را پالنگ اعنی جناب فطرت مآب خواجہ عمرو ثانی نامدار یہ کہکر بختگان کانپ گیا اور ہاتھ باندھ کے کہا کہ آئیے تشریف لائیے نذر قبول فرمائیے بختگان نے جو یہ کہا ہلال بیچہ زن بہت ہنسی اور کہا کہ اے بختگان تم عجب مسخرے ہو نہ کوئی آیا نہ گیا اچھی سوا باندھتے ہو ہلال بیچہ زن نے جو یہ کہا پشت پر سے صنوبر کنیز اُٹھی اور توڑون کے پاس آکے کھڑی ہوئی کہا کہ بی بی آپ بھی کس مسخرے کی بات کا اعتبار فرماتی ہین یہ دیوانہ ہوگیا ہی بیہودہ بکتا ہی اگر کوئی آنے والا ہوتا تو اب تک آچکتا اور حضور کا ارشاد بجا ہی یہان کون آسکتا ہی ابھی آپ سحر کردے تین پتھر کا جن

جاتا بختگان نے جو کنیز کو دیکھا کہا کہ بھائی صاحب مین آداب عرض کرتا ہون صنوبر نے کہا کہ
چہ خوش بھائی آپکے اہین اور ہوے گے کچھ آپکو مجھپر گمان ہوا بختگان نے کہا خواجہ اب دیر نہ لگاؤ
صورت اصلی دکھلائیے نذر قبول فرمائیے تشریف لیجائیے عمرو ثانی نے یہ سنکر جال اپنا زنبیل سے
نکالکر توڑون پر پھینکا سب توڑے سمیٹ سکے نذر زنبیل کئے اور ایک جست کی کہ بارگاہ کے
باہر پہونچے بختگان نے ہلال نیمچہ زن سے کہا کہ کیون اے ہلال نیمچہ زن دیکھا تمنے مفت
مین اپنا اسقدر روپیہ بھی برباد کیا ہلال نیمچہ زن نے کہا کہ مین نے صرف اتنا دیکھا کہ ایک شخص لاغر
نحیف الجثہ طویل القامت ایک جست کرکے بارگاہ کے باہر گرا پھر نظر نہ آیا کہ کیا ہو گیا بختگان نے
کہا کہ مین تمسے پہلے ہی کہتا تھا تمنے میرا کہنا قبول نہ کیا آخر اسکا ثمرہ دیکھا یہ وہ صاحب ہین جو بڑی
بڑی محفلون سے یون ہی اپنا نذرانہ لیکر چلے گئے ہین اور لوگ منھ دیکھکر رہ گئے ہین ہلال نے
کہا کہ اے بختگان مین ضرور اس سے مقابلہ کرونگی چلو تمھارے شہنشاہ زمرد ثانی سے پیشتر ملون
پھر انکے واسطے صاحبقران کے پاس جاؤن اور وہان جاکر اسسے مقابلہ کرون بختگان بھی اٹھا
ہلال نیمچہ زن بھی ہمراہ بختگان زمرد ثانی کی طرف چلی کنیزین بھی اسکے ہمراہ ہین

مگر اب حال خواجہ عمرو ثانی کا ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو بارگاہ ہلال نیمچہ زن سے پانچ توڑے لیکر چلے تو خدمت مین امیر ثانی کے آگے پہونچے
امیر ثانی نے فرمایا کہو خواجہ بختگان کی خبر معلوم ہوئی عمرو ثانی نے کل کیفیت بیان کی جب ذکر بارگاہ
ہلال نیمچہ زن کا آیا تو امیر ثانی نے فرمایا کہ وہانسے کچھ لائے بھی خواجہ نے کہا ہان لایا کیون نہین
امیر ثانی نے کہا کہ کیا لائے کہا اپنی جان سلامت لایا امیر ثانی نے فرمایا کہ ارے بھائی اسکے
علاوہ کچھ اور بھی لائے کہا ہان اسکے علاوہ اور کچھ بھی لایا ہون امیر ثانی نے کہا کہ ہم آپسے پوچھتے ہین
کیا لائے ہو بتاؤ عمرو ثانی نے کہا کہ اسکے آنیکی خبر لایا ہون امیر ثانی نے فرمایا کہ آپ بڑے ظریف
ہین ہمارے پوچھنے کا منشا یہ ہے کہ کچھ روپیہ پیسا بھی آپکو حاصل ہوا عمرو ثانی نے بتوری بدل کے
جواب دیا کہ سب کا روپیہ پیسا مفت کا ہوتا ہے اور وہ مجھکو دے دیا کرتے ہین امیر ثانی نے کہا بہت
اچھا آپ تشریف رکھیے حال کھل جائیگا عمرو ثانی نے کہا کہ مجھپر لوگ بہتان بھی کیا کرتے ہین اگر
آپ سے کوئی کہے تو ہرگز یقین نہ لائیے گا یہان تو یہ باتین ہو ہی رہی ہین اور وہان زمرد ثانی کو ہرکارون
نے خبر پہونچائی کہ حضور ہلال نیمچہ زن عیارہ جی فرستادۂ خداوند افلاک جادو برائے مدد
حضور بڑے جاہ و حشم سے آتی ہے زمرد ثانی یہ خبر فرحت اثر سنکر خوش ہو گیا اور اپنے چند سردارون
کو حکم دیا کہ برائے استقبال ہلال نیمچہ زن جائین اور باعزاز ہماری بارگاہ مین لائین خود بھی در
بارگاہ پر آکے کھڑا ہوا سردار آگے بڑھ گئے ہلال نیمچہ زن کو استقبال کرکے لیچلے زمرد ثانی
دربارگاہ پر کھڑا ہے جیسے ہی اسنے ہلال نیمچہ زن کو دیکھا دنگ ہو گیا جی مین کہتا ہے الہی یہ مہ جبین
حسین حور جمال پری خصال تو آجتک میری نگاہ سے نہین گذری بھلا مین کیونکر گوارا کرونگا کہ
یہ میرے سامنے تکلیف مقابلہ اٹھائے غرض جب ہلال نیمچہ زن قریب پہونچی اسنے زمرد ثانی کو
جھککے سلام کیا زمرد ثانی نے جواب سلام دیا اور اپنے ساتھ بارگاہ کے اندر لایا ایک کرسی جواہر نگار

پر بٹھایا آپ تخت پر بیٹھا ہلال تیغہ زن نے کل واقعہ عمرو ثانی کا بیان کرکے عرض کی کہ اب میرا
قصد ہی کہ میں اسی وقت لشکر صاحبقران مین جاؤن اور عمرو ثانی کی شکایت کرون اور گرفتار کرکے
لے آؤن زمرد ثانی نے کہا کہ میرے نزدیک تم عورت ہو تمھارا جانا لشکر اسلام مین ٹھیک نہین ہی
کیونکہ وہان ایک ایک جوان صاحب شوکت وشان موجود ہی اگر تم کسی پر مائل ہوئین کسی کی تیغ
ابرو کی گھائل ہوئین تو پھر کچھ بن نہ پڑیگا ہلال تیغہ زن نے کہا یہ آپکا خیال خام ہی تصور نا تمام ہی
مین کنیز خداوند افلاک جادو ہون مجھے عشق و عاشقی سے کیا کام ہی جس کام کو جاتی ہون اس سے
فراغت کرکے ابھی چلی آؤنگی زمرد ثانی نے کہا کہ ابھی تو تم یہ باتین کرتی ہو مگر کسی کو دیکھ لوگی
تو دل قابو مین نہ رہیگا ابھی خداوندگی دوست بنتی ہو جب کسی پر دل آجائیگا تمھین دشمن خداوند
ہو جاؤگی ہلال تیغہ زن نے کہا کہ مجھسے آپ ایسی امید نہ رکھین بڑے بڑے شاہ و شہریار میرے
خواستگار رہین مین نے قبول نہ کیا دامن قدرت ہاتھ سے نہ چھوڑا تو بھلا حمزہ ثانی اور پسران حمزہ
کیا چیز ہین جو مین فریفتہ ہو جاؤنگی زمرد ثانی نے کہا کہ بڑی بڑی پاک دامن صاحب عصمت
حمزہ ثانی پر اور پسران حمزہ پر عاشق ہوئین اور اپنے گھر اپنے ہاتھ سے مبتلائے عشق ہوکر
بگاڑ دیئے تو تمھارا ناز کرنا بیکار ہی طبیعت پر کسکا اختیار ہی جب جنون عشق آدمی کو گھیرتا ہی تو کچھ
سجھائی نہین دیتا ہلال تیغہ زن نے کہا اچھا آپ اسکا بھی امتحان فرمائین مجھکو رخصت دین زمرد
نے بہت روکنا بھی مناسب نجانا مجبور ہوکے رخصت دی ہلال تیغہ زن اپنی کنیزون کو ہمراہ
لیکر طرف لشکر صاحبقران کے چلی تھوڑی راہ طی کرکے پہونچی کنیزون کو الگ ٹھہرایا آپ دربارگاہ
پر آئی یہان عدیل بن عادی دربارگاہ پر بیٹھے تھے ہلال تیغہ زن نے جو انکو دیکھا
دنگ ہوگئی جی مین کہنے لگی یہ آدمی ہی یا کوئی دیو شاخ بریدہ ہی صاحبقران کے ساتھ ایسے
ایسے آدمی بھی ہین ہلال تیغہ زن اسکو دیکھکر کھڑی ہو رہی عدیل بن عادی نے کہا کہ کیا کام ہی
کہان کا ارادہ ہی کیا نام ہی ہلال تیغہ زن نے کہا کہ مین خدمت صاحبقران مین جاؤنگی کچھ
عمرو ثانی کی نسبت عرض کرنا ہی ہلال تیغہ زن میرا نام ہی عیارچی ہون خداوند افلاک جادو
کی معشوقہ ہون عدیل بن عادی نے کہا اچھا یہان توقف کرو ہم تمھاری اطلاع امیر ثانی
سے کرتے ہین جیسا وہ فرمائینگے ویسا کیا جائیگا عدیل بن عادی اسکو دربارگاہ پر ٹھہرا کے
آپ بارگاہ کے اندر آئے صاحبقران کو سلام کیا اور دست بستہ عرض کی کہ حضور ایک عیارچی
ہلال تیغہ زن اپنا نام بتاتی ہی کچھ دربارۂ خواجہ عمرو کہنا چاہتی ہی یہ بات عدیل بن عادی
نے جو کہی خواجہ عمرو ثانی نے کہا کہ دربار مین عورت کا کوئی کام نہین ہی اے عدیل تم جاکے
منع کردو کہ وہ عیارچی یہان نہ آئے صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ خواجہ کیا تم اسکا کچھ مال لیکر
بھاگے ہو عمرو ثانی نے کہا کیا مین چور ہون جو کسی کا مال لیکر بھاگون امیر ثانی نے فرمایا چونکہ
تمنے کلام مین سبقت کی اور اسکو دربار مین آنے کی اجازت نہین دی اسوجہ سے کچھ خیال پیدا
ہوا کیونکہ جب وہ فریادی آئی ہی تو اُسکے آنے مین کوئی قباحت نہین ہی عمرو ثانی نے کہا جہان
ایسے ایسے غازیان و بہادران جمع ہون وہان ایک زن بدسلیقہ کے آنے کی کیا ضرورت ہی امیر ثانی

نے عدیل بن عادی سے اشارہ کیا کہ بلالو عدیل نے باہر آکے کہا چلو تمکو اجازت ملگئی ہلال نیچہ زن
بلا تکلف بارگاہ فلک اشتباہ امیر ثانی مین آئی نگاہ جو اسکی دربار پر پڑی اور زینت دربار جو دیکھی
کہ ایک سے ایک جوان رعنا حسین و یکتا بصد شوکت و جلالت تشریف فرما ہین بیچ مین صاحبقران
زمان دنگل شوکت پر رونق افروز ہین ہلال نیچہ زن شوکت دربار کو دیکھکر دنگ ہوگئی جی
مین کہتی ہی کہ اے ہلال نیچہ زن ایسے صف شکن ایسے تیغزن صاحبقران کے ساتھ ہین انسے
لڑکر کون فتح پائیگا جو مقابلہ کریگا مارا جائیگا دل سے یہ باتین کرتی ہوئی روبروے
صاحبقران آئی جھک کے اسنے سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی
ایک کرسی مرصع کار پر ہلال نیچہ زن بیٹھی صاحبقران نے کہا اے ہلال تمہارے آنیکا کیا باعث ہی
ہلال نیچہ زن نے جو امیر ثانی کو مخاطب پایا ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ حضور خواجہ عمرو ثانی میرا
بہت سا روپیہ لے آئے ہین مین اُنسے مقابلہ کرنا چاہتی ہون امیر ثانی نے طرف خواجہ کے دیکھا اور
کہا کیون خواجہ تم کچھ روپیہ لائے ہو عمرو ثانی نے کہا ایسے بہت سے لوگ مجھپر بہتان از روے
خصومت لیتے ہین آپ کچھ اسکا اعتبار نہ کرین امیر ثانی مسکرائے اور کہا کہ خواجہ اب وہ مقابلہ
کرنے کو کہتی ہی خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا امیر ثانی پھر ہلال نیچہ زن کی طرف مخاطب ہوئے ہلال نے
پھر عرض کی کہ مین امیدوار ہون کہ خواجہ سے ضرور مقابلہ کرون انکو اپنی عیاری پر بہت
ناز ہی سر میدان سب کھل جائیگا ایک نو برس کا لڑکا انکی مشکین باندھ کے لیجائیگا لیکن امیدوار
اس امر کی ہون کہ ایک کاغذ بطور اقرار نامہ تحریر ہو جائے تاریخ مقابلہ مقرر ہو اگر خواجہ کو مین
زیر کرون اپنے ساتھ گرفتار کرکے لیجاؤن اور اگر خواجہ مجھکو زیر کرین تو انکو میری بابت
اختیار ہی اب جملہ سردار خواجہ کی طرف مخاطب ہوئے اور خواجہ سے کہا کہ دیکھو ہلال نیچہ زن کیا
کہتی ہی خواجہ نے اسوقت تجاہل عارفانہ کرکے پوچھا کہ کیا اے ہلال نیچہ زن آپ کچھ مجھسے کہتی ہین ہلال
ہنس پڑی اور کہا کہ مین آپ ہی سے عرض کرتی ہون عمرو ثانی نے کہا کہ آپ کیا فرماتی ہین ہلال
نے کہا کہ مین یہ عرض کرتی ہون کہ آپ ایک دن مقرر فرمائین اُسدن میرے آپکے مقابلہ ہو
خواجہ نے کہا کہ مجھسے مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہی لشکر اسلام مین کیا اور عیاران طرار نہین ہین
برق ثانی و چالاک ثانی شاپور شیر دل اور اسی طرح سے بہت لوگ ہین اُنسے مقابلہ کرو مین بیچارہ
ایک مرد محتاج مجھسے کیا مقابلہ کروگی ہلال نیچہ زن یہ باتین سنکر صاحبقران سے مخاطب ہوئی اور عرض
کی کہ اب آپ فرمائیے تو خواجہ عمرو مقابلہ پر راضی ہو جائینگے امیر ثانی نے اہل دربار کی طرف اشارہ کیا
کہ آپ لوگ کچھ تحریک کرین اہل دربار متوجہ ہوئے خواجہ عمرو کی طرف اور کہا کہ اے خواجہ تم
کیون نہین مقابلہ کرتے ہو خواجہ عمرو ثانی نے کہا کہ میرے حواس آجکل بوجہ مفلسی کے بجا نہین ہین
آمد کم خرچ زیادہ آپ لوگ خوب جانتے ہین کہ جو یہان سے میرا سفر رہا وہی تین روپیہ کی اوقات ہی
خرچ کی یہ کیفیت ہی کہ جہان بازار مین نکلا جھٹے والون نے آکے گھیر لیا محتاج فقیر گرد و پیش آگئے اگر
کسیکو نہ دون تو نام سرکار کا بدنام ہو کہ ملازم صاحبقران ہوکر ایسے مفلوک کہ دس بیس جھٹے والون
کو پچاس ساٹھ فقیرون کو کچھ نہین دے سکتے پھر ہمیشہ قرض پر میرا صرف رہتا ہی روز مہاجنون سے

سود کے بابت تکرار رہتی ہی اب نکلنے سے عاجز ہون یہان تک اُسنے پریشان کیا کہ مین اُس سے
چھپ کے یہان بیٹھا اب ایسی حالت مین کیا خاک مقابلہ کرون ذرا باہر نکلونگا مہاجن سے پھر گفتگو
بڑھیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ اور لوگ بھی تو یہان موجود ہین وہ اُس سے مقابلہ کرین ہمین معاف
فرمایا جاوٴن اہل دربار عمرو ثانی کی باتین سنکے ہنسنے لگے اور سب نے حسب اوقات خواجہ عمرو ثانی سے
دینے کا وعدہ کیا کہ اگر آپ مقابلہ کرینگے تو ہم سب لوگ اسقدر روپیہ آپکو دینگے عمرو ثانی نے کہا کہ
اس مہینے کے سود ہی سے ادائی ہو جائیگی یہ کہکر طرف ہلال ہمیچہ زن کے مخاطب ہوئے اور کہا کہ
کیا یادہ گوئی کر رہی ہی کہ نو برس کا لڑکا مشکین باندھ کے لیجائیگا تجھکو چار برس کی لڑکی مشکین باندھ
کے لے آئیگی جب تیرے مزاج مین آئے ہم مقابلے کو موجود ہین ہلال ہمیچہ زن نے امیر ثانی سے
عرض کی کہ حضور جو کچھ مین نے عرض کیا ہی اور جو کچھ خواجہ عمرو نے مجھسے فرمایا ہی اسکو تحریر کرا دیجیے
امیر ثانی نے اُسی وقت دونون کا بیان قلمبند کرا دیا ہلال ہمیچہ زن امیر ثانی سے رخصت ہوئی اور
طرف بارگاہ زمرد ثانی کے چلی امیر ثانی نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ عمرو تمنے یہ کیا بات کہی کہ تیری
مشکین تین برس کی لڑکی باندھ لائیگی بھلا اُسنے جو کہا کہ نو برس کا لڑکا میدان مین آئیگا اور مقابلہ
کریگا تو یہ امر قرین قیاس ہی مگر تین یا چار برس کی لڑکی کا میدان مین یا کسی طور پر کسی سے مقابلہ کرنا
بالکل خلاف عقل ہی خواجہ عمرو ثانی نے کہا اب تو میری زبان سے نکل گیا جو منظور خدا ہوگا وہ ہوگا
آپ تردد نفرمائیے یہان تو یہ باتین تھین اور وہان ہلال ہمیچہ زن قطع راہ کر کے بارگاہ زمرد ثانی
مین پہونچی زمرد ثانی نے کہا کہ اے ہلال ہمیچہ زن کہو لشکر صاحبقران مین ہو آئین کیا گفتگو ہوئی
ہلال ہمیچہ زن نے کہا کہ واقعی جیسا آپ فرماتے تھے دربار امیر ثانی کو اُس سے بڑھکے پایا ایک سے
ایک حسین ایک سے ایک شکیل جوان شیرزن صف شکن صاحب شوکت ذی مرتبت اپنے اپنے مقامات
پر بصد اعزاز بر رونق افروز ہین خواجہ عمرو ثانی بھی ایک کرسی پر بیٹھے تھے مین نے جب جاکے
مقابلے کو کہا تو اُنھون نے عجیب و غریب عذر پیش کیے آخر سب سردارون نے اُنسے کچھ دینے کا
وعدہ کیا تب اُنھون نے کہا کہ ہین مقابلہ کرونگا مین نے کہا تھا کہ خواجہ عمرو ثانی کو اگر بڑا ناز ہی تو
مجھسے مقابلہ کرین ایک لڑکا نو برس کا اُنکی مشکین باندھ کے لے آئیگا خواجہ عمرو ثانی نے جواب دیا
کہ چار برس کی لڑکی تمھاری مشکین باندھ کے لائیگی کیون اے زمرد ثانی کیا ساربان زادہ ساحر بھی ہی
زمرد ثانی نے کہا کہ ساحر تو نہین ہی مگر سحر سے بڑھکے کام کرتا ہی لیکن تمسے اتنا مین کہتا ہون کہ بہت
ہوشیار رہنا اور عقلمندی سے کام لینا اگر مین بھی کسی وقت تمسے کوئی بات کہون پہلے مجھکو بہت
اچھی طرح سے پہچان لینا پھر میرے کہنے پر عمل کرنا مین کیا چیز ہون ساربان زادہ خداوند افلاک
کی صورت بنکر آئیگا تمکو بہکا لیگا خبردار اُسکے مکر مین نہ آنا ہلال ہمیچہ زن نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے
کچھ خوف نکیجیے خداوند افلاک جادو ہمارے ہر وقت نگہبان ہین یہ کہکر ہلال ہمیچہ زن نے کہا کہ اب
مناسب جانیے تو طبل جنگی کو حکم دیجیے زمرد ثانی نے اُسی وقت طبل جنگی نام پر ہلال ہمیچہ زن کے
بجوایا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر چلے صاحبقران زمان کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی کہ
حضور زمرد ثانی نے بنام ہلال ہمیچہ زن طبل جنگی بجوایا ہی امیر ثانی نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی

بعنایت الٰہی نام پر خواجہ عمرو ثانی کے نقارہ رزمی بجے یہان بھی طبل جنگی پر چوب پڑی ہلال تو
طبل جنگی کے بجتے ہی طرف ایک گوشے روانہ ہوئی دو چار کوس کی راہ طی کرکے ایک پہاڑ پر
پہونچی وہان بیٹھکے اپنے اسباب سحر نکالا اور ایک پتلا ماش کے آٹے کا بنایا افسون سحر کرنے لگی رفتہ
رفتہ جب اُس پتلے کو سحر سے مملو کردیا تو پتلا اسکے جسم کو حرکت ہوئی اسنے ایک جام شراب پتلے کے
منھ مین انڈیل دیا شراب جو اُسکے منھ مین پہونچی ایک چھینک لیکر اُٹھ بیٹھا ہلال نیمچہ زن نے اسکو
بانہ ہاے عیاری سے آراستہ کیا اور پھر ایک جام شراب اُسکو پلایا کہ بیہوش ہوا ہلال نیمچہ زن نے ایک
صندوق مین اسکو بند کیا اور اپنے لشکر کی طرف تخت سحر پر بیٹھکے اور صندوق تخت پر رکھکے راہی ہوئی
قریب صبح لشکر مین داخل ہوئی یہان دیکھا کہ تیاریان جنگ کی ہورہی ہین بہت سے نگہبان گرد بارگاہ
زمرد ثانی کے پھر رہے ہین اپنی بارگاہ مین آئی دیکھا کہ کنیزین منتظر بیٹھی ہین اسکو جو آتے دیکھا سب
کنیزین اُٹھ کھڑی ہوئین ہلال نیمچہ زن مسند پر آکر بیٹھی سب نے کہا واری آپ کہان تشریف لیگئی
تھین ہم لوگ بڑی دیر سے حضور کے منتظر تھے ہلال نیمچہ زن نے کہا کہ مین کوہ عجایب پر سحر تیار
کرنے گئی تھی اب فراغت پائی صبح کو ایک نو برس کا لڑکا سر میدان عمرو ثانی کو مع اُسکے سب شاگردان
کے گرفتار کر لائیگا پھر مین لشکر اسلام کو تباہ و برباد کردونگی سب اسکی تعریفین کرنے لگین اسی گفتگو
مین وہ رات تو بسر ہوئی اور سلطان زرین پوش فلک بصد عظم و شان جلوہ فرماے تخت چرخ زرجمی
ہوا اور عابد شب زندہ دار نے سر اپنا سجدۂ غروب مین جھکایا یعنے آفتاب عالمتاب نے رونق
افروز آسمان ہوکر زمین کو روشنی سے منور فرمایا لشکر اسلام سے آواز اذان آنے لگی برہمن دیر
مین گھنٹ و ناقوس بجانے لگے لشکر طرف میدان کارزار کے جانے لگے وہان زمرد ثانی نے اپنا
لشکر درست کیا اور ہلال نیمچہ زن نے اُس لڑکے کو صندوق سے نکالا پانی پر کچھ سحر پڑھ کے منھ
پر اُسکے چھینٹا دیا وہ لڑکا اُٹھ بیٹھا اور کہا اے ملکہ ہلال نیمچہ زن کیا حکم ہی جو کچھ حکم ہو اُسکو بجالاؤن
ہلال نیمچہ زن نے کہا کہ اب ہم طرف میدان جنگ کے چلتے ہین تم بھی ہمارے ساتھ چلو جو کوئی تمھارے
مقابلے کو آئے اُسکو گرفتار کرکے ہم تک پہونچانا لڑکے نے بہت خوب کہا اور ملکہ نے ایک تخت
سحر تیار کیا اپنی کنیزون کو ہمراہ لیکر طرف میدان کارزار کے چلی لڑکا تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے
بانہ ہاے عیاری سے آراستہ برابر تخت کے چلا آتا ہی اس صورت سے ہلال نیمچہ زن میدان مین
آکر اپنی کنیزون کی قاعدے سے صفین جماکر کھڑی ہوئی

اب کیفیت خواجہ عمرو کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ بھی بانہ ہاے عیاری سے آراستہ ہوتے ایک لاکھ چوبیس ہزار عیار اپنے ہمراہ لیکر بڑے کروفر سے
میدان کارزار مین آکے پہونچے دیکھا خواجہ نے کہ ایک نازنین مہ جبین زیور جواہرات سے آراستہ
ایک تخت پر بصد ناز و ادا بیٹھی ہی ایک لڑکا آٹھ نو برس کا پایہ تخت پر ہاتھ رکھے کھڑا ہی مگر
بانہ ہاے عیاری سے آراستہ انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی رگ رگ مین عیاری کوٹ کوٹ کر بھری ہی
چار جانب دیکھ رہا ہی ایک سمت زمرد ثانی مثل لقاے بے لقا کے تخت پر بیٹھا ہی تخت
چار ہاتھیون پر کسا ہی پشت پر اسکی بختگان در زیر اسکا بیٹھا ہی اور سب فوج بھی اسکی مسلح و مکمل

کھڑی ہو یہان بھی سرداران اسلام براے نمایش کیفیت جنگ خواجہ عمرو ثانی مسلح و مکمل ہوکے
آگئے دونون لشکر کھڑے ہین کہ صحراے گرد اُڑی سب اُس طرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد کا شگاف
ہوا تو دیکھا کہ ایک لشکر عظیم آرہا ہی آتے آتے وہ لشکر قریب پہونچا صف سے ایک جوان نے
مرکب اپنا آگے بڑھایا براے دریافت احوال لشکر بحکم زمرد ثانی چالاک دریافت کرکے پلٹا اُسکے زمرد ثانی
سے عرض کی کہ مہار بن مہران کو خداوند افلاک جادو نے آپکی مدد کے واسطے بھیجا ہی زمرد ثانی
نے بختگان سے کہا کہ اب افلاک جادو کو بھی مسلمانون سے کدورت کاوش ہوگئی ہی جب تو میری مدد
کو برابر عیار اور سردار روانہ کرتا ہی بختگان نے کہا کہ حضور آپ اُسکی اطاعت کرتے رہیے وہ آپ
لڑائی کو فتح کرادیگا جب لڑائی فتح ہوجائے پھر آپکو اختیار باقی ہی گو اطاعت اُسوقت مین بھی اچھی ہی
کیونکہ افلاک جادو بہت بڑا شخص ہی اور اُسکو کاربرداز سلطنت ایسے ایسے ممکن ہین جو سحر و
ساحری مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے مثل علامہ بن دمامہ و تخیل بے قال و قیل اور اسی طرح
اور بہت سے آدمی آپکی مدد کے واسطے ایک عیار بھی بھیجا ہی دیکھیے کس طور سے لڑائی یقین ہی
کہ جس ارادے سے آئی ہی اُسکو پورا کرکے پھریگی یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ مہار نے آکر زمرد ثانی
کو سلام کیا اور کہا مجھکو خداوند افلاک جادو نے آپکی مدد کے واسطے بھیجا ہی مین لشکر اسلام سے
لڑونگا سب کو زیر کرکے بخدمت خداوند لیجاؤنگا آپ خاطر جمع رکھیے تردد نفرمائیے زمرد نے
کہا کہ مجھے اب کوئی تردد نہین ہی جب فضل خداوند افلاک جادو شریک ہوا تو اب میری طبیعت
بہت مطمئن ہی اور توجہ خداوند افلاک کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ قدرت کو میرا اسقدر خیال ہی
کہ روز میری مدد کے واسطے تم ایسے بندگان خاص کو بھیجتے ہین یہ باتین کرکے مہار نے پوچھا
کہ اسوقت کس سے مقابلہ ہی زمرد ثانی نے مقابلے کی کیفیت بیان کی مہار بھی ایک طرف اپنے
لشکر کو لیکر کھڑا ہوا اور تماشا دیکھنے لگا کہ ہلال نیمچہ زن نے اُس لڑکے سے اشارہ کیا لڑکا
جست و خیز کرکے میدان مین آیا پکار کر آواز دی کہ اے فرقہ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ
کی ہو میدان مین آئے لڑکے نے جو نعرہ کیا تو اُسکی آواز اتنی بڑی تھی کہ تمام میدان گونج گیا
بہت سے گھوڑے بھڑک گیے اس نعرے کو سنکر لشکر سے چالاک ثانی نے آکر عمرو ثانی
سے اجازت لے اور طرف میدان کے چلا آکر اُس لڑکے کے مقابلے مین کھڑا ہوا لڑکے نے
کمند ماری چالاک ثانی حلقون مین سے یون نکلا جیسے عینک سے نگاہ پھول سے بو دل سے
ارمان چالاک ثانی نے نکلکر کمند ماری وہ لڑکا بھی کمند سے نکلا اسی طرح تھوڑی دیر تک
کمند بازی رہی آخر کو دونون نے سر سے گوپھن کھولے اور پتھر چلنے لگے اب یہ کیفیت ہی کہ
ادھر سے وہ لڑکا پتھر پھینکتا ہی اُس طرف سے چالاک ثانی پتھر مارتا ہی بیچ مین دونون
پتھر آپسمین لڑتے ہین سرمہ ہوجاتے ہین تھوڑی دیر تک دونون آپسمین اس طور سے
لڑے جب اسمین بھی فیصلہ ہوتے نظر نہ آیا تب دونون نے تیغے بنام انتقام سے لیے
اور تیغہ چلنے لگا ایک مقام پر لڑکے نے قریب چالاک ثانی کے آکے ایک ہاتھ تیغے کا مارا
اور بآواز بلند نعرہ کیا منم غلام ملکہ ہلال نیمچہ زن اُس زور سے اسنے نعرہ کیا کہ سب کے

دل ہلگئے اور چالاک ثانی کا ہاتھ رک گیا لہرا نے لگا لڑکے نے حلقے کمند کے اسکے گلے مین ڈال
دیے جھٹکا مارا چالاک ثانی زمین پر گرا اسنے مشکین باندھکے ملکہ ہلال نیمچہ زن کے حوالے
کیا ہلال نیمچہ زن نے کنیزون کو حکم کیا اور کہا کہ اسکو جا کر قید بھیناؤ اور حفاظت سے قید کرو اسکی
باتون پر نہ آنا یہ سب خاندان عمرو ثانی کے لوگ ہین فطرت انکی رگ و ریشہ مین بھری ہی اگر
کسی قسم کا لالچ دین اعتبار نہ کرنا یہ سمجھنا کہ ہماری جان لینے کی تدبیر کی ہی کنیزین قید چالاک ثانی
لیکر چلین اور ایک مقام محفوظ پر لاکے چالاک ثانی کو ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین اور آپ بیٹھکے
اسکی حفاظت کرنے لگین یہان لڑکا جو ہلال نیمچہ زن کو قید سپرد کر کے پلٹا میدان مین آکے اسنے
پھر نعرہ کیا ابکی بار برق ثانی خواجہ عمرو ثانی سے اجازت لیکر نکلا اور میدان مین آیا برق
نے بھی خوب خوب کارنمایان کیئے آخر یہ بھی مبہوت ہو گیا لڑکے نے اسکو بھی اسی طرح کمند مار کے
قید کیا اور ملکہ کے حوالے کیا ہلال نیمچہ زن نے کنیزون کے سپرد کیا کنیزون نے برق ثانی کو بھی
وہین پہونچایا جہان چالاک ثانی قید تھا لڑکے نے پھر میدان مین آکے نعرہ کیا اب تو عیارون
کے کان کھڑے ہوئے آپس مین باتین ہونے لگین عمرو ثانی نے پلٹ کے دیکھا ابو الفتح
اصفہانی نے آکر اجازت لی اور طرف میدان کے روانہ ہوئے انھون نے آتے ہی لڑکے پر
حلقے کمند کے مارے لڑکے نے کمند سے نکلکر پھر نعرہ کیا منم غلام ملکہ ہلال نیمچہ زن ابو الفتح اصفہانی
کی بھی وہی کیفیت ہوئی لڑکے نے انکو بھی گرفتار کر کے حوالے ہلال نیمچہ زن کے کیا ملکہ نے
انکو بھی وہین بھیجدیا غرض اسی طرح اُس لڑکے نے بتیس آدمی گرفتار کیئے اب تو عمرو ثانی کو انتشار ہوا
اور رات بھی ہو گئی تھی ہلال نیمچہ زن بھی اور وہ لڑکا بھی تھک چکا تھا آخر کار طبل بازگشت بجا
اور دونون لشکر اپنی اپنی طرف پلٹے ہلال نیمچہ زن تو نوبت نقارے بجاتی ہوئی چلی اور اپنی
بارگاہ مین آکے عیارون کو طلب کیا صحبت عیش و نشاط برپا کی زمرد بھی یہان ہی کنیزون نے
حسب الطلب اسیرون کو حاضر کیا اسیر سامنے کھڑے ہین زمرد ثانی اور بختگان ہلال کی
تعریفین کر رہے ہین زمرد ثانی کہتا ہی کہ ای ہلال نیمچہ زن آج تمنے وہ کارنمایان کیا ہی جو کسی سے
ہوا نہ ہو گا اری یہ وہ لوگ گرفتار ہوئے جو عمرو ثانی کی زینت پہلو قوت بازو تھے اب عمرو ثانی
کا گرفتار کرنا باقی ہی وہ بڑا مکار و غدار ہی ملکہ ہلال نیمچہ زن کہتی ہی کہ میرے سامنے کچھ مکر و
غدر اُنکا نہ چلیگا کل سر میدان اسی طرح سے وہ بھی گرفتار ہونگے سب کو ایکبارگی باندھ کے
خدمت مین خداوند افلاک جادو کے لیجاؤنگی زمرد ثانی کہتا ہی مجھکو بھی اسکی امید ہی یہان
تو بزم عیش و عشرت برپا تھی

اب کیفیت عمرو ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو میدان سے پلٹے تو اپنی بارگاہ مین جا کے مغموم و مضمحل بیٹھے ہوئے دعائین کر رہے
تھے کہ خداوندا میری عقل کو زیادہ کر اور حریف پر فتح دے کہ سامنے سے مہتر برق فرنگی آتے تھے
انھون نے جو دیکھا کہ مرشدزادے کی یہ کیفیت ہی کہ دست دعا طرف آسمان کے بلند ہین درگاہ
مجیب الدعوات مین بصد الحاح و زاری کچھ عرض کر رہے ہین مہتر برق فرنگی قریب آکے

جب عمرو نے دعا سے فراغت پائی تو برق نے کہا کہ کیون اي مرشدزادے کیا کیفیت ہی خواجہ عمرو ثانی نے کہا کہ اي برق کیا بتاؤن شعر ــ سر اندرونیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد * وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد اي برق عجیب حالت ہی طرفہ کیفیت ہی اُس سے مقابلہ ہی جو سحر و ساحری مین طاق ہی مکر و حیلہ مین مشاق ہی کوئی تدبیر بن نہین آتی دیکھیے خدا کو کیا منظور ہی یہ باتین کرتے کرتے خواجہ نے کہا کہ اي برق مین نے سنا ہی کہ تم زمانہ مین شہنشاہ اوج عیاری یعنی والد نامدار کے بھیڑیا بنکے عیاری خوب کرتے تھے برق کہا جی ہان یہ عیاری میری کبھی خالی نہین جاتی تھی عمرو ثانی نے کہا کہ اچھا تم ہمارے سامنے پہلے بھیڑیا بنو مین تمکو دیکھون کہ کیسا بنتے ہو برق نے تو ایک کنارے جاکے پوست گرگ نکالا اور اُسکے درست کرنے مین مصروف ہوئے یہان خواجہ نے زنبیل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ دادا جان میری صورت ایک چار برس کی لڑکی کی بن جائے فوراً صورت خواجہ کی بدل گئی اور ایک چار برس کی لڑکی کی شکل بنکر جہان بیٹھے تھے وہین بیٹھ رہے اب برق وہان سے بھیڑیا بنکے آئے یہان خواجہ کو نہ پایا حیران ہوکے ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ ابھی مرشدزادے یہان تشریف رکھتے تھے وہ کہان گئے دیکھا کہ جہانکے مقام پر ایک لڑکی چار برس کی نہایت حسین دونون ہاتھون مین مہندی لگی ہوئی چھوٹے چھوٹے سونے کے بتانے گوری گوری کلائیون مین پہنے ہوئے مینڈھیان گندھی ہوئی کنگھی کی ہوئی چھوٹی چھوٹی بالیان کانون مین پہنے ہوئے مقام پر مرشدزادے کے بیٹھی ہوئی ہی برق نے جو اس لڑکی کو دیکھا حیران ہوگیا کہ یہ لڑکی کسکی ہی اور یہان کیونکر آئی اور مرشدزادے کس طرف چلے گئے آخر اُس سے ضبط نہو سکا پکار کر آواز دی کہ اي مرشدزادے آپ کہان تشریف لے گئے مین حسب الحکم حاضر ہون تشریف لائیے ملاحظہ فرمائیے خواجہ نے آواز دی کہ اي برق مین تو یہین موجود ہون تم ناحق پکارتے ہو برق نے جو اُس لڑکی سے یہ کلام سنا دنگ ہوگیا اب سمجھا کہ یہی مرشدزادہ ہین گرد پھرنے لگا کہا کیا تعریف کیجائے واقعی اسوقت آپ نے شہنشاہ اوج عیاری یعنے اپنے والد نامدار کو یاد دلا دیا سبحان اللہ کسکی مجال ہی جو اس فن عیاری مین آپکا مقابلہ کرے عمرو نے کہا کہ اي برق اب یہ وقت تعریف نہین ہی اب جو مین کہتے کہون وہ کرو برق نے کہا ارشاد خواجہ نے کہا تم مجھکو اپنی پیٹھ پر لادکے طرف لشکر ہلال عنچہ زن کے چلو برق نے یہ سنکر خواجہ کو پیٹھ پر لادا اور طرف بارگاہ ہلال کے چلا راستہ طی کرکے قریب بارگاہ پہونچا لوگون کی نگاہ پڑی کہ بھیڑیا ایک حسین لڑکی کو اپنی پیٹھ پر لادے لیے جاتا ہی سب نے ایک ہلڑ کیا بھیڑیا لڑکی کو چھوڑکے بھاگا لوگون نے لڑکی کو اُٹھا لیا ہلال غنچہ زن کہ ابھی زمرد کو مع بختگان کے رخصت کرچکی ہی اب اپنی خاص صحبت مین بیٹھی ہی دورہ شراب کا چل رہا ہی نازنینان پری پیکر بیٹھی ہین گانا ہو رہا ہی ملکہ نے جو یہ ہلڑ سنا اپنے ملازمین سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ یہ ہلڑ کیسا ہی ملازم باہر آئے دریافت کرکے پلٹے ملکہ سے آکر عرض کی کہ حضور ایک بھیڑیا ایک لڑکی کو لیے جاتا تھا حضور کے دربانون نے اُسکو مار کر لڑکی کو چھین لیا لڑکی نہایت حسین ہی معلوم ہوتا ہی کہ کسی رئیس کی لڑکی ہی پیاری پیاری باتین کر رہی ہی اپنے والدین کا نام سب کو بتا رہی ہی پہرے پر سپاہی لڑکی کو لیے ہوئے بیٹھے ہین ہلال نے جو یہ کیفیت سنی کنیزون سے کہا کہ اُس لڑکی کو ہمارے سامنے لاؤ ہم بھی اُسکو دیکھین کہ وہ لڑکی کیسی ہی کنیزین یہ حکم پاکر پہرے پر آئین سپاہیون سے

کہا کہ ملکہ عالم لڑکی کو طلب فرماتی ہین سپاہیون نے کچھ عذر نہ کیا لڑکی کو کنیزون کے حوالے کر دیا کنیزون
اُس لڑکی کو گود مین اُٹھا لے روبرو ملکہ کے لائین لڑکی نے جھک کے ہلال نیمچہ زن کو سلام کیا ہلال نے
جو اسکی صورت دیکھی عاشق ہوگئی تمیز داری کو دیکھکر حیران ہوئی کہ اس سن مین ایسی صاحب تمیز ہی
معلوم ہوتا ہی کہ واقعی کسی رئیس کی لڑکی ہی یہ خیال کرکے ہلال نیمچہ زن نے اسکو گلے سے لگایا اپنے پاس
بٹھایا کنیزون سے کہا کہ میرے دل مین اسکی تمنا بھی تھی کہ میرے اولاد ہو سامری جمشید نے مجھکو یہ اولاد
عطا فرمائی مین اسکو اپنی بیٹی کرونگی کنیزون سے یہ کہکے ملکہ نے کہا کہ بیٹیا تم کچھ خوف نہ کرو صدمہ نہ اُٹھاؤ
تمھارے ماں باپ سے بڑھکے ہم تمھاری پرورش کرینگے ایک لحظہ اپنے پاس سے جدا نہونے دینگے
اب اگر تمھارے ماں باپ بھی کسی وجہ سے ہم تک پہونچ جائین اور ہمسے تمکو طلب کرین تو جسطرح ہوگا ہم تمھین
اُنکو نہ دینگے اُنسے بھی رسم پیدا کرینگے تمکو اپنے ہی پاس رکھینگے اب تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کون
ہو اور کہان سے آئی ہو یہ بھیڑیا تمکو کیونکر پا گیا تمھارے ماں باپ نے تمکو اپنے سے کیونکر جدا کیا
والدین تمھارے کون ہین کہان کے رئیس ہین کیا نام ہی لڑکی نے کہا کہ ای مادر مہربان اب آج سے مین
آپکو اپنی ماں تصور کرونگی اپنے والد کی زوجہ سمجھونگی ای مادر مہربان مین ایک تاجر کی بیٹی ہون
باپ میرا سلطان تاجران شاید آپنے اُنکا نام سنا ہوگا ملکہ نے کہا کہ اب تم بتاؤ لڑکی نے کہا کہ
نام میرے باپ کا ایاز صفہانی ہی سب تاجر اُسکو مانتے ہین اپنے سے بہتر جانتے ہین مین اُسکی دختر
ہون اسوقت کیفیت یہ ہوئی آج کئی برس کے بعد صبح کو والد نامدار سفر سے آئے مین پیدا بھی نہین ہوئی
تھی کہ والد نامدار نے جانب حلب کو کوچ کیا تھا حبیب سے آج صبح کو تشریف لائے مجھکو جو دیکھا تو نہ پہچانا
والدہ مشفقہ سے دریافت فرمایا کہ یہ لڑکی کسکی ہی اُنھون نے کہا کہ یہ تمھاری دختر نیک اختر ہی والد نے
جوش پدری مین مجھے گلے سے لگایا بہت خوش ہوئے میرے لیے دعائین کرنے لگے دن بھر تو اُنکی خبر
آمد سنکر اہل شہر ملنے کے واسطے آیا کیے اُنھین اندر تشریف لانیکی فرصت نہین ہوئی جب شام
ہوئی تو سب کو رخصت کرکے محل مین تشریف لائے والدہ ماجدہ نے باغ مین فرش بچھوایا تھا
وہان مین بھی اُنکے پاس بیٹھی تھی کہ والد نامدار بھی وہان تشریف لائے دسترخوان بچھا سب نے
ملکر کھانا کھایا جب دسترخوان اُٹھ گیا تو صراحیان شراب کی آئین مین نے ایک جام بھر کے والد نامدار
کو دیا اُنھون نے پی لیا پھر دوسرا جام بھر کے والدہ ماجدہ کو دیا اُنھون نے بھی پیا اسی طرح مین نے
دو چار جام دونون صاحبون کو پلائے کہ والد ماجد نے والدہ سے فرمایا کہ ذرا بارہ دری مین چلو کچھ
کہنا ہی والدہ نے کچھ انکار کیا آخر کو اُنکے ہمراہ چلین مین بھی اُٹھی تھی کہ اُنکے ہمراہ جاؤن والد نامدار نے
فرمایا کہ بیٹیا تم یہین ٹھہرو کیا ہم کہین جاتے ہین ابھی آتے ہین تم یہین بیٹھی رہو ہمارے واسطے
ایک ساغر بھرو مین اُنکے ارشاد کے موجب وہین ٹھہری اور صراحی سے شراب اُنڈیلنے
لگی وہ دونون صاحب بارہ دری مین داخل ہوئے مین تنہا رہگئی یکایک کان مین میرے
کھٹ سٹ کی آواز آئی مین سمجھی کوئی کنیز میری تنہائی پر خیال کرکے والد نامدار نے بھیجی ہی وہ آتی
ہوگی مین یہ تصور کر رہی تھی کہ دیکھا مین نے ایک بھیڑیا چلا آتا ہی مین نے چاہا کہ اُٹھ کے بھاگون
لیکن وہ جست کرکے جہان مین بیٹھی تھی وہان آیا اور مجھکو اپنی پیٹھ پر لاد کے لے چلا آپکے لشکر کی طرف

سے گذرا یہان لوگون کو رحم آگیا مجھکو اُسس ظالم کے پنجے سے چھڑایا نہین تو وہ کہین لیجاتا تا مجھے
ہلاک کرتا اپنا شکم بھرتا میری جان جاتی والدین کی نہین معلوم کیا کیفیت ہوتی لیکن آپ کے ملازمون
نے جان بچائی اب بہی مجھکو بھی خیال ہر کہ نہین معلوم والدین کی کیا کیفیت ہوگی اپنا کیا حال کیا
ہوگا والدنے تو مجھکو آج ہی دیکھا ہر افسوس کہ وہ جی بھر کے دیکھنے بھی نہ پائے کہ فلک نے
اُنکے قدمون سے مجھے جُدا کیا اور والدہ نے تو اتنے دنون سے مجھے پرورش کیا ہر راتون کو میرے
واسطے جاگی ہین دن کو میرے لیے اپنا آرام ترک کیا ہر مجھکو تو اُنکے بابت یہ گمان ہر کہ میری جدائی
مین زندہ نہ رہینگی اپنی جان دے دینگی والد بھی اپنی بڑی کیفیت کرینگے والدہ سے فرماتے تھے
کہ اب خدا نے ہمکو اولاد بھی عطا فرمائی یہ مراد بھی ہماری بر آئی اب مین اسکی شادی بہت جلدی
کرونگا اپنے تمام ہم پیشہ لوگون کو جمع کرونگا اِسکی وجہ سے میرا ایک قوت بازو اور ہوگا پھر مین تو
ایک گوشے مین بیٹھ کے اپنی بقیہ عمر صرف کرونگا اُسی کو سب اختیار دونگا جو اُسکے مزاج مین آئیگا
وہ کریگا اگر تجارت کی طرف طبیعت راغب ہوگی تو بہتر ہر ورنہ کس بات کی کمی ہر سب بعیش و آرام
بسر کرینگے اور اسکے علاوہ بہت سی باتین فرماتے تھے وہ اپنی کیا کیفیت کرینگے علاوہ اُنکے
جسقدر عزیز ہین جو مجھے زیادہ عزیز رکھتے ہین سب کی کیا کیفیت ہوگی لڑکی نے جو یہ باتین ہلال
سے کین ملکہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے ہوش اُڑ گئے کہ ایسی صاحب تمیز و فصیح البیان
اس سن کی لڑکی آجتک نگاہ سے نہین گذری واقعی یہ تاجر کی لڑکی ہر اب تو ہلال بچہ زن
مخاطب ہوئی لڑکی کی طرف اشارہ کیا اور کہا بیٹیا تم کسی بات کا صدمہ نہ کرو مجھے اپنی ماں سمجھو تمھارے والدین
کیسے تھے مجھکو تو اُنکی یہ کیفیت سُنکر بہت تعجب ہوتا ہر کنیزون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ
دیکھو اتنی سی جان کو باغ مین اکیلا چھوڑ کے آپ عیش و عشرت مین مصروف ہوئے باپ تو
خیر کہ وہ مرد ہر مگر مان کو کیونکر یہ بات گوارا ہوئی کہ اپنی اولاد کو اکیلا باغ مین چھوڑ دیا ویسے
ہی اپنے کئے کی سزا پائی اگر مجھکو اس لڑکی کے مان باپ ملین تو مین اُنسے کہون کہ تمھین یہ بات
زیبا تھی کہ اپنی ایسی صاحب تمیز لڑکی کو اسطرح تنہا باغ مین چھوڑ دیا اگر مین یہان نہوتی اور میرے
ملازم بھیڑیے کو ہلاک نہ کرتے تو بچی کی جان مفت مین جاتی اب اپنے کیے کی سزا پا رہے ہونگے
آنکھون سے آنسو بہا رہے ہونگے باپ کہتے ہونگے ہائے مین نے تو اپنی نور چشم کو آج ہی دیکھا
تھا مان کہتی ہونگی کہ مین نے تو اتنے دنون ریاض کیا ہائے آج اُسکا یہ پھل ملا اب کوئی اُنسے
جاکر اس حالت مین پوچھے کہ تم تو شراب کے اور مین جوش مستی مین دیوانے ہوگئے اپنے
ہاتھ سے لڑکی کو کھویا آخر اُسکو تنہا کیون چھوڑا اب مجھے ایسی باتین پسند نہین آتین ہین اب شاید
اِنکے مان باپ پتہ لگائینگے مجھ تک آئینگے مین تو قیامت برپا کرونگی لڑکی کو ہرگز نہ دونگی
اگر بہت بگڑینگے تو صاف صاف اُنسے کہدونگی کہ اب آپ مہربانی فرمایئے لڑکی کو نہ لیجایئے ایک
تو بھیڑیے سے ہم لوگون نے بچایا اب کی اسکے دشمنون کو شیر ہی کھا جائیگا اور کوئی بچانے والا
بھی نہ ملیگا معلوم ہوتا ہر کہ آپکو اولاد پیاری نہین ہر اب مین اسکو اپنے پاس رکھونگی آپ سے
زیادہ اسکی خدمتگذاری کرونگی لڑکی بھی سر جھکائے یہ سب باتین سن رہی ہر سب کنیزین

بجا و درست کہتی جاتی ہین جب ملکہ خاموش ہوئی تو لڑکی نے ایک بات پھر چھیڑ دی ہلال نمچہ زن
نے پھر سب کو اپنے سے مخاطب کرلیا اب خواجہ عمرو ثانی یہ سوچ رہے ہین کہ مین کس طور سے
عیاری کرون کہ دیکھا سامنے عیاران اسلام مسلسل مطوق کھڑے ہین عمرو ثانی کے دل پر قلق ہوا
کہا کہ اے مادر مہربان یہ موے مونڈی کاٹے کون ہین جو میری طرف دیکھے جاتے ہین مجھکو
انکی نگاہون سے ڈر معلوم ہوتا ہے گویا آنکھین نکال نکال کے دیکھ رہے ہین ہلال نمچہ زن
نے کہا کہ بیٹا یہ عمرو ثانی کے لشکر کے عیار ہین اور انھی کے شاگرد ہین لڑکی نے کہا انسے کہہ دیجیے
کہ منھ پھیر کے بیٹھین میری طرف نہ دیکھین ہلال نمچہ زن نے عیارون سے کہا کہ اپنے اپنے منھ
اُس طرف کو پھیر لو ادھر نہ دیکھو ہماری صاحبزادی بلند اقبال ڈرتی ہین عیارون نے مجبور ہوکے منھ
اپنے اپنے پھیر لیے آپس مین کہنے لگے کہ لڑکی بڑی تیز ہے نہین معلوم کہان سے آئی ہے کیا باتین کرتی ہے
ملکہ سی تند مزاج کو دو ہی باتون مین رام کر لیا ہمارے منھ ادھر پھروا دیئے کوئی کہتا ہے
بھائی مجھکو تو اس لڑکی پر پیار آتا ہے اگر ملجائے تو مین اپنی بیٹی بناؤن عیار تو یہ باتین کر رہے
ہین کہ ادھر لڑکی نے ملکہ سے کہا کہ اے مادر مہربان آپ شراب پیجیے گا ملکہ نے کہا کہ نہین بیٹا
مین نے شراب بہت پی ہے نشہ موجود ہے اب نہین پیونگی لڑکی نے کہا کہ مین تو ضرور پلاؤنگی
یہ کہکے صراحی کی طرف ہاتھ بڑھایا ہلال نے کہا کہ صراحی کا لنگر تمسے نہین سنبھلے گا سنبھل کے
شراب انڈیلنا لڑکی نے جام بلورین مین شراب انڈیلی اور تھوڑی سی بیہوشی ہلال کی نگاہ
بچاکے اسمین ملادی اور جام اپنے ہاتھ مین لیکر ہلال کے منھ کے پاس لائی اور کہا
کہ آپ نوش فرمائیے ملکہ نے شراب پی لی تھوڑی دیر جو گذری اور ہلال بیہوش
نہوئی خواجہ نے پھر شراب کی طرف ہاتھ بڑھایا ہلال نے کہا کہ اب مین نہ پیونگی
نشہ بہت ہو جائیگا لڑکی نے کہا کہ اماجان آپ کو میرے سر کی قسم ایک جام اور پی
لیجیے ہلال نمچہ زن نے کہا بیٹی تمنے مجھکو قسم دیکر مجبور کردیا اچھا تمھاری خوشی کرونگی
ایک جام اور پیونگی لڑکی صراحی ہاتھ مین لیکر چلی اتفاق سے صحرا مین سے کسی جانور کے بولنے کی آواز آئی
لڑکی نے صراحی ہاتھ سے چھوڑ دی شراب سب فرش پر گری اور ہلال نمچہ زن کے گلے مین
ہاتھ ڈال کے یہ کہکر لپٹ گئی کہ اماجان بھیڑیا آتا ہے وہ آواز دے رہا ہے جلدی کسیکو بھیجیے کہ وہ
جاکر اُسکو ہکائے نہین مین اس خوف سے مرجاؤنگی ہلال نے اسکو لپٹا لیا اور کہا کہ بیٹا اب بھیڑیا کہان ہے
لڑکی نے کہا کہ بول تو رہا ہے ملکہ نے کہا اچھا ہم اسکا انتظام کرتے ہین یہ کہکر کنیزون سے کہا کہ تم سب جاؤ
جتنی رات باقی ہے در خیمے سے نہ ہٹنا وہین کھڑی رہنا اور پہرے پر جو لوگ ہین اُنسے کہو کہ بھیڑیے
کو ہکائین صاحبزادی ڈرتی ہین یہ سنکر سب کنیزین تو وہان سے اُٹھین عمرو ثانی اور ہلال
وہان تنہا رہے اب خواجہ عمرو ثانی اپنے جی مین کہتے ہین کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ اب تک یہ بیہوش
نہین ہوئے انھون نے پھر جام بھرا اور کہا کہ مین نے آپکو قسم دی تھی آپ نے جام نہین پیا ملکہ نے
کہا کہ اچھا لاؤ لڑکی نے وہ جام اپنے ہاتھ مین اُٹھایا گھائی سے ساڑھے تین ماشے بیہوشی کی پڑیا نکالی اور انکھ بچا
کے جام مین ملادی اور ہلال نمچہ زن کو وہ جام پلادیا اب شراب پیتے ہی ملکہ کا سر چکرایا

اسنے خیال کیا کہ شراب آج مین نے بہت پی ہی اسی سبب سے یہ بات ہوئی ہی اب لڑکی ذرا اس سے دور ہٹ کے بیٹھی کہ اسکو خیال آیا کہ مجھسے خواجہ عمرو ثانی نے کہا تھا کہ تجھکو تین برس کی لڑکی گرفتار کر لائیگی کہین یہ لڑکی وہی تو نہین یہ خیال کر کے اُٹھی لڑکی نے پیچھے سرکنا شروع کیا دو قدم چلی تھی کہ تیسرے قدم بیہوشی سے ٹانچہ مار از مین پر گری عمرو ثانی نے نعرہ کر کے مشکین اُسکی باندھین زبان مین سوزن دیے سوچے کہ اگر خواجہ تم اسکو یون لیکر چلے شاید راہ مین کوئی خفتا پڑے اور یہ رہا ہو جائے تو پھر اسکا اسیر ہونا بہت دشوار ہوگا اس سے بہتر یہ ہوگا کہ اسکو نذر زنبیل کرو یہ سوچ کے عمرو ثانی نے اسکو تو نذر زنبیل کیا اور اپنے عیارون کو رہا کیا عیارون نے جو خواجہ عمرو ثانی کو دیکھا خوش ہو گئے تعریفین کرنے لگے کہ اے خواجہ عمرو کیا کہنا کوئی کہتا ہی کہ اے اُستاد کیا کہنا سوائے آپکے اور یہ بات کسکو حاصل ہی کون آپ سے مقابلہ کر سکتا ہی عمرو تو سب کی باتین سنتے ہوئے سب کو اپنے ہمراہ لیکر ایک طرف سے سراچہ چاک کر کے نکلے

اب کیفیت لشکر ہلال کی ملاحظہ فرمائیے

کہ تمام سپاہی اور کنیزین بانس ہاتھون مین لئے ہوئے تمام صحرا بھر مین ٹھہرے ٹھہرے کرتی پھرتی ہین اگر کسی درخت کا پتہ بھی کہین کھڑکا تو کہا کہ وہ بھیڑیا جاتا ہی جانے نہ پائے مار لینا تمام صحرا مین ایک ہلڑ پڑا ہی کہ مار لو جانے نہ پائے ایک کہتا ہی کہ وہ بھیڑیا جاتا ہی ادھر تین چار لوگ چلے لینا لینا کہتے ہوئے کہین گڑھے مین پانون پڑا دھم سے گرے پکار کر آواز دی کہ ارے بھائیون دوڑو بھیڑیا ہمکو لیے جاتا ہی چند آدمی جھپٹ کے پہونچے کہا کہ ارے بھائی یہان تو کوئی بھی نہین ہی کہا نہین تمکو جو آتے دیکھا مجھے یہان چھوڑ کے بھاگ گیا یہ ہلڑ جو سنجگان نے سنا زمرد ثانی سے کہا کہ آپ سماعت فرماتے ہین کہ یہ غل کیسا ہو رہا ہی کچھ آدمیون کو بھیجیے وہ جا کر خبر لائین کہین معاملہ دگرگون ہو جائے زمرد ثانی نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی مین نے تقدیر کر دی ہی اور میری تقدیر کی ہوئی بہت مضبوط ہوتی ہی مین ویسی تقدیر نہین کرتا جیسے والدنا مدار اکثر تقدیرین کیا کرتے تھے وہ بالکل بودی ہوتی تھین اور وہ اہل اسلام کی رعایت بھی بوجوہ کرتے تھے اور مجھے ذرا ان لوگون کی رعایت نہین ہی سنجگان نے جو اسکو شراب کے نشے مین بدمست پایا خاموش ہو رہا جی مین کہنے لگا کہ دیوانہ ہوا ہی تقدیر کیا کریگا بھاگا بھاگا تو پڑا پھرتا ہی مسلمانون کا نام سنکر روح کانپتی ہی یہ تقدیر کریگا سنجگان تو بجا کہکر خاموش ہو رہا ہی یہان سب اسی طرح غل مچایا کیے اور عمرو ثانی مع اپنے ہمراہیون کے طرف لشکر صاحبقران کے چلے اور ہرکارون نے بڑھکے یہ خبر امیر ثانی کو پہونچائی کہ خواجہ عمرو ہلال کو گرفتار کر کے لاتے ہین امیر نے جسوقت سے یہ خبر سنی تھی کہ خواجہ ہلال نیچہ زن کی بارگاہ مین گئے ہین اسی وقت سے خواجہ کے منتظر بیٹھے تھے یہ خبر سنکر بارگاہ سے نکلے اور فرط شوق مین مع اپنے چند سردارون کے یہ کہکر آگے بڑھے کہ چلکر خواجہ سے راہ مین ملاقات کرین رات بھی بہت تھوڑی باقی ہی خواجہ عمرو رواروی کرتے ہوئے آتے ہین کہ دیکھا انھون نے سامنے روشنی دکھائی دیتی ہی خواجہ رُکے روشنی جب آگے بڑھی تو دیکھا کہ صاحبقران زمان اور کئی سردار انکے ہمراہ چلے آتے ہین صاحبقران نے بھی آواز عمرو کی پاکے کہا کہ

خواجہ کیا کار نمایان کیا ہی عمرو ثانی نے سلام کیا اور کہا کہ آقا مین نے جس امر کی شرط کی تھی وہ پوری کی جب حاضر ہونگا تو ہوشیار کرکے سب دریافت کرا دونگا امیر ثانی تعریفین کر رہے ہین خواجہ بہت قریب آ گئے ہین کہ ایک بجلی آسمان سے چمک کر زمین پر گری اور ایک سنہری پنجہ اُس بجلی سے پیدا ہوا عمرو ثانی کو اُٹھا لیچلا امیر ثانی نے بہت تدبیرین کین تیر مارنا چاہا مگر اُس پنجے کا پتہ نشان نہ معلوم ہوا امیر ثانی مغموم و مضمحل وہان سے پلٹے سرداروں سے کہتے ہوئے کہ یار و غضب ہو گیا خواجہ عمرو کو پنجہ اُٹھا لیگیا نہین معلوم اب خواجہ پر کیا گذری امیر ثانی یہ کہتے ہوئے وہا لشکر آئے خیال کیا تو صبح ہو گئی ہی صاحبقران نے نماز پڑھی اور بارگاہ کی طرف چلے بارگاہ مین آ کے جلوہ فرما ہوئے سرداروں سے عمرو ثانی کی باتین کرنے لگے آنکو تو اس کیفیت مین چھوڑیئے

اب دکلمہ داستان زمرد ثانی کے ملاحظہ فرمایئے

کہ جب صبح کو یہ اور بختگان خواب غفلت سے بیدار ہوئے تو ہرکاروں نے آکر عرض کی کہ حضور رات کو ہلال نیمچہ زن کو کوئی لیگیا تمام رات لشکر صحرا مین ہڑے ہڑے کرتا پھرا بختگان نے جھک کے زمرد کو سلام کیا اور کہا کہ آپ نے تو تقدیر مستحکم کی تھی یہ بودی کیونکر ہو گئی زمرد ثانی شرمندہ ہوا اور کہا کہ ای بختگان تم نہین جانتے ہو اسمین ایک ہی چھٹی ہی اسکے باعث سے ہلال نیمچہ زن گرفتار ہو گئی بختگان نے ہرکارون سے پوچھا کہ اری یہ رات کو تمام صحرا مین ہلڑ کیسا تھا یہ تو اب سب کو معلوم ہوا کہ ملکہ ہلال کو کوئی لیگیا رات بھر سب کیا کرتے رہے ہرکارون نے کہا کہ حضور شب بھر بھیڑیا ہکار رہے تھے کہاری بھیڑیا کیسا کہا حضور اصل مقدمہ یہ ہی کہ ایک بھیڑیا ایک لڑکی کو اُٹھا کر لایا تھا پہرے والون نے اُس سے لڑکی کو چھین لیا یہ خبر ہلال نیمچہ زن کو معلوم ہوئی ہلال نے لڑکی کو بلایا چونکہ لڑکی نہایت خوبصورت تھی ہلال نیمچہ زن کو بہت پیار آیا اُسکو اپنی بیٹی کیا لڑکی نے بھی ایسی باتین کین کہ ہلال نیمچہ زن کو رام کر لیا وہی بیٹھی تھی کہ صحرا مین بھیڑیا بولا لڑکی ڈرنے لگی ملکہ نے سب کو حکم دیا کہ جا کر بھیڑیے کو ہکاؤ جب سب ہکانے گئے تو ہلال نیمچہ زن اور وہی لڑکی بارگاہ سے غائب ہو گئین سب لوگ یون ہین چیختے پیٹتے رہے بختگان نے زانو پر ہاتھ مار لیا کہا کہ بڑا غضب ہی اسی امر کا ہمکو خوف تھا وہی پیش آیا کیوں ای خداوند ہم آپ سے جھوٹ کہتے تھے زمرد ثانی کو بھی حیرت ہو گئی اور کہا مین یہ بہت حیران ہون کہ چار برس کی لڑکی کیونکر آئی اگر کسی کی صورت بنکر کوئی عیار جاتا اور وہ جوان ہوتا تو ویسی صورت ممکن تھی یا بڈھا ہوتا تو ممکن تھی یہ چار برس کی لڑکی کیونکر بنگیا زمرد ثانی سے بختگان نے کہا کہ حضور یہ لوگ آفت کے پتلے ہین انسے کیا تعجب ہی جو چاہین وہ کرین خیر اب اس ذکر کو تو جانے دیجیے یہ فرمایئے کہ اب تدبیر جنگ کیا ہو زمرد ثانی نے کہا کہ ہمارا وزین مہران آیا ہی وہ لشکر اسلام سے مقابلہ کریگا بختگان نے کہا بہتر ہی مگر نہین معلوم کہ ہلال نیمچہ زن پر کیا گذری ادھر تو لشکر زمرد ثانی مین ہلال نیمچہ زن کا تردد ہی اور ادھر لشکر امیر ثانی مین خواجہ کی فکر ہی ایک دن اسی فکر و تجسس مین گذرا جب شام ہوئی تو زمرد ثانی نے کہا کہ ای بختگان طبل جنگی بجواؤ بختگان نے آکر حکم دیا طبل جنگی بامسم حامزین مہران کے بجا ہرکارے لشکر اسلام کے جو حاضر تھے یہ خبرین لیکر روانہ ہوئے اور رخصت ہین امیر ثانی کے آنے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ

حضور زمرد ثانی نے طبل جنگی نام پر مہار بن مہران کے بجوایا ہی امیر ثانی نے کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی
بعنایت الٰہی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ زرمی پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین تیاریان ہین
جب شہسوار عرصۂ مشرق نے سفر مغرب پر کمر باندھی اور نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر توسن فلک
پر جلوہ افروز ہوا اور فوج ثوابت و سیارگان خوف سے گریزان ہوئی صاحبقران زمان نے بخضوع
و خشوع فریضہ سحری ادا کیا اور محلسرا سے برآمد ہوئے ملازمون نے اسپ صبا رفتار در دولت پر حاضر کیا
امیر ثانی نام خدا لیکر پشت مرکب پر بیٹھے سب سردار بھی مسلح و مکمل ہوکر حاضر در دولت صاحبقرانی ہوئے
امیر نے سب کو اپنی پشت پر لیا گھوڑا بڑھا کر طرف میدان کارزار کے چلے راہ طی کرکے میدان رزمگاہ مین
آکر پہونچے صفین جماکر بصد عزت و احتشام کھڑے ہوئے کہ دیکھا ایک جانب سے مہار بن مہران
بڑی جمعیت سے چلا آتا ہی آتے آتے امیر کے مقابلے مین زمرد ثانی کا بھی تخت آیا جب دونون
لشکرون کی صفین آراستہ ہوچکین تو نقیبون نے نقابت کی کرکیت کرکا کہکر بیٹے مہار بن مہران گھوڑا
جھکاکر میدان مین آیا اور آواز دی کہ ای فرقہ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آکے جسنے
جو نعرہ کیا تو الماس بن لندھور امیر کے سامنے آیا اور عرض کی کہ ای شہریار اجازت میدان ہو
امیر نے فرمایا ای الماس جاؤ حوالے خدا کے کیا الماس بھی گھوڑا جھکاکے میدان مین آیا دونون
پہلوان آپسمین لگاورزن ہوے نیزہ بازی ہونے لگی مہار کو اپنی نیزہ بازی پر بڑا ناز ہی الماس نے
ایک مقام پر گلوگاہ کو بچاکے ہاتھ نیزے پر ڈال دیا اور نیزہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور توڑ کے پھینکدیا اسکو
غصہ آیا گرز اٹھایا گرز چلنے لگا بڑی دیر تک دونون جوانون سے خوب گرز چلا الماس نے ایک
مقام پر خالی دیکر گرز پر بھی ہاتھ ڈال دیا اور اسکے ہاتھ سے گرز بھی چھین کر پھینکدیا تب تو اسکو اور زیادہ
غصہ آیا تلوار کو کھینچکر کہنے لگا کہ ای جوان تونے دونون حربے میرے چھین لیے اب اپنی جان بچاکر کہان
جائیگا الماس نے کہا او بے ادب اس یاوہ گوئی سے کیا کام ہی لا جو ضرب رکھتا ہو اسنے تلوار
کا ہاتھ مارا الماس نے چاہا کہ مین بار سر بچاکر تیغ پر ہاتھ ڈال دون کہ گھوڑے نے سکندری کھائی تیغ
چل چکا تھا الماس سپر بھی نہ اٹھا سکے کہ تیغ سر پر پڑا تا دو ابرو پہونچا الماس نے دستانہ مار دیا
تیغہ تو جھنّا کر نکل گیا خون کی چادر اسکے منہ پر آئی قریب تھا لڑکھڑا کے گھوڑے سے گرین کہ اہل
فوج انکو لیگئے اب انکے بعد ابراہیم بن مالک لشکر سے نکلے اور میدان کارزار مین
آکے لٹک کر آواز دی کہ او مہار بن مہران لا جو حربہ رکھتا ہو اسنے وہی تیغ اینر بھاری
ابراہیم نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغ اچٹ کر سر مرکب پر آیا مرکب ابراہیم کا مارا گیا یہ
گھوڑے سے گرے چاہا کہ سنبھلون مگر نہ سنبھلا گیا گرے مہار نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ شانہ
ابراہیم بن مالک کا زخمی ہوا مہار نے چاہا کہ اور وار کرون مگر انکی مدد کے واسطے لشکر
سے کچھ آدمی پہونچ گئے اور ابراہیم بن مالک کو اٹھا لائے اب اسنے منہ سے لاف و گزاف
بکنا شروع کیا کہ علقمہ بن جمہور نے سامنے صاحبقران کے آکر اجازت میدان طلب کی
صاحبقران نے انکو بھی اجازت دی علقمہ میدان مین آیا یہ بھی اسی طور سے زخمی ہوا یونہی
کئی سردار لشکر اسلام کے مہار بن مہران کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تب تو مہار کی

زبان سے نکلا کہ کون تم مین سے ایسا ہے جو میرے مقابلے کی تاب لاسکے یا مجھسے آنکھ ملا سکے بہتر اسی مین
ہے کہ اب سب میرے ہمراہ پاس خداوند افلاک جادو کے چلو اپنی خطائین معاف کرادو یہ سنکر
طرماس بن طہماس کو غصہ آیا صف سے نکلکر روبروے صاحبقران حاضر ہوا عرض کی حضور
اجازت میدان مرحمت ہو امیر ثانی نے اسکو بھی اجازت دی اسنے میدان کی راہ لی مقابلے
مین جہار بن مہران کے آکر للکارا کہ او نابکار یہ کیا لاف وگزاف منھ سے نکالتا ہے بس زیادہ یاوہ
گوئی نہ کرنا لا جو حربہ رکھتا ہو اسنے وار تیغ کا کیا طرماس نے ساطور کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ اسکا
ساطور پر سے اچٹ گیا طرماس نے وہی ساطور جو اسکے سر پر مارا اسنے چاہا سپر کو چہرے کی پناہ کرون مگر
ساطور سر تک پہونچ چکا تھا خود سر کو کاٹ صندوق سینہ مین در آیا صندوق سینہ سے کاٹکر جو بڑھا تو
اسکے گینڈے کے دو ٹکڑے کرکے زمین کو بوسہ دیا اب جہار بن مہران کے مع کرگدن چار ٹکڑے
ہوئے فوج اسلام سے صداے تحسین وآفرین بلند ہوئی لشکر جہار نے جو یہ معرکہ دیکھا طرماس کو
آکر گھیرا ادہر سے فوج اسلام بھی براے مدد طرماس بڑھی تلوار چلنے لگی دریاے خون بہنے لگا سر خود
سرون کے ٹھوکرین کھانے لگے ہنگامہ دار وگیر بلند ہوا کافرون کا دل دردمند ہوا سپاہ اسلام نے
لشکر کفار کا محاصرہ کرلیا سر کٹ کٹ کے گرے امیر ثانی نے بڑھکر علم فوج قایم کیا دیکھا کہ زمرد ثانی
اپنے تئین بچاتے ہوئے کھڑا ہے امیر ثانی نے چاہا کہ مین زمرد ثانی کو بڑھکے اٹھا لون کہ بختگان کی
نگاہ صاحبقران زمان پر پڑی اور تیور امیر ثانی کے بگڑے پائے بختگان نے کہا کہ طبل الامان
جلد بجوائیے نہین تو غضب ہو جائیگا دیکھیے حمزۂ ثانی کے تیور کیسے ہین آپکی طرف بڑھتے ہوئے
چلے آتے ہین کہین ایسا نہو کہ یہان تک پہونچ جائین زمرد ثانی نے جو امیر ثانی کے تیور دیکھے
کانپ گیا سمجھا کہ اگر اسوقت امیر مجھکو پائینگے زندہ نہ چھوڑینگے یہ سوچ کر اسنے جلدی سے حکم دیا کہ
طبل بازگشت پر چوب پڑے صاحبقران بفتح وفیروزی طرف اپنی بارگاہ کے پلٹے اور زمرد ثانی
اور بختگان بصد رنج وغم اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے یہان آکر بختگان سے زمرد ثانی
نے کہا اب کیا انتظام کرنا چاہیے بختگان نے جواب دیا کہ ابھی تو جنگ موقوف رکھیے اور ایک
عرضی بخدمت خداوند افلاک اس حال پر ملال کی تحریر کرکے روانہ فرمائیے جب افلاک کی نگاہ سے
یہ واقعہ گذریگا ضرور وہ کچھ انتظام کریگا یقین ہے کسی اور کو روانہ کرے زمرد نے کہا کہ میرے نزدیک بھی یہی
بہتر ہے یہ راے کرکے ایک عرضی اس مضمون کی زمرد نے تحریر کی کہ اے خداوند افلاک آپ نے
ایک پہلوان اور ایک عیار بچی کو براے مدد خاکسار روانہ کیا تھا اُنکے حالات تحریر کرنے کی کوئی ضرورت
نہین قدرت کو ضرور فرشتون نے خبر پہونچائی ہوگی لیکن مین پھر عرض کرتا ہون کہ عیار بچی کو تو ساربان
زادے نے گرفتار کرلیا اور جہار بن مہران کو طرماس بن طہماس نے قتل کیا اب مین پھر بے یار ومددگار
اس صحرا مین پڑا ہون اب قدرت میری مدد فرمائین یہ عرضی لکھکر ایک نامہ دار کے ہاتھ طرف شہر
افلاک کے روانہ کی نامہ دار دو چار کوس کی راہ طی کرکے پاس افلاک کے پہونچا عرضی زمرد ثانی
کی پیش کی افلاک نے عرضی کا لفافہ چاک کیا اب جو دیکھا تو اُس مین یہ مضمون لکھا ہے پڑھکے افلاک
کو غصہ آیا اور کہا کہ اہل اسلام بڑے زبردست ہو گئے ہین کہ فرستادگان قدرت کو تباہ وبرباد کرتے

ہین یہ کہکر علامہ بن دمامہ سے کہا کہ تم اُس شخص کو گرفتار کرکے لائی ہو علامہ بن دمامہ
نے کہا کہ مین اُس شخص کو لائی ہون جس سے مجھے یہ خوف تھا کہ یہی ایک روز میرا قاتل ہوگا اُسنے جاکر
بارگاہ ہلال نیمچہ زن مین آفت برپا کردی ہلال نیمچہ زن کو گرفتار کرکے چلا تھا کہ میرا گذر اُس جا ہوا
دیکھا مین نے کہ وہی شخص ہے مین نے اُسکی کمر مین پنجہ دیا اور لے اُڑی افلاک نے کہا کہ آخر نام تو مین اُسکا
سنون علامہ بن دمامہ نے کہا کہ اے خداوند نام تو اُسکا لیتے ہوئے اچھا نہین معلوم ہوتا کیونکہ اُسکے
نام مین ایک تاثیر بھی ہے کہ جہان اُسکا نام لیا اور ایک دوبار کہا وہ اُس محفل مین موجود ہوا افلاک
نے کہا جب وہ اسیر ہے اور مبتلائے سحر ہے تو کیا کرسکتا ہے علامہ بن دمامہ نے کہا کہ ساربان زادہ
یعنی خواجہ عمرو جسکو سب کہتے ہین یہی عیار مشہور ہے افلاک نے جو عمرو ثانی کا نام سنا خوش ہوکر
کہا کہ اے علامہ کیا تم ساربان زادے کو گرفتار کر لائین اُسکی تو مجھکو بھی تلاش تھی لاؤ جلد اُسکو حاضر
دربار کرو مین ابھی اُسکو قتل کرونگا تب خون جہار بن مہران کا بدلا ہوگا اسی واسطے مین نے
تمسے دریافت کیا تھا کہ تم کس کو گرفتار کرکے لائی ہو علامہ نے کہا کہ مین ابھی حاضر کرتی ہون یہ کہکر وہانسے
چلی جہان خواجہ کو قید کیا تھا وہان آکر قفس خواجہ کا اُٹھا لا اور دربار مین افلاک جادو
کے لاکر رکھدیا افلاک نے کہا کہ ہلال نیمچہ زن کہان ہے علامہ نے کہا کہ مین کیا جانون یہی جانتا
ہوگا افلاک نے خواجہ سے پوچھا کہ ہلال کو تمنے کیا کیا خواجہ نے کہا کہ میرے پاس ہے کہا لاؤ
ہمکو دو عمرو ثانی نے کہا یا خداوند وہ یون تھوڑی ہی آسکتی ہے اُسکے واسطے بڑا انتظام کرنا پڑیگا جب
وہ ملیگی افلاک نے کہا کہ انتظام کیا کرنا پڑیگا خواجہ نے کہا کہ بہت روپیہ صرف ہوگا افلاک نے
کہا کہ آخر روپیہ کاہے مین صرف ہوگا خواجہ نے کہا کہ روپیہ اسمین صرف ہوگا کہ مین نے اُسکو
نذر زنبیل کردیا ہے اب وہ وہان بڑی تکلیف مین ہے جب مین اُسکو طلب کرونگا تو تین دربند ہین
ہر ایک دربند کا حاکم بے پانچ ہزار روپیہ لیے ہوئے اُسکو آنے نہین دیگا افلاک نے کہا کہ
اچھا اے خواجہ تمکو پندرہ ہزار روپیہ دیا جاتا ہے لیکن تم ہلال نیمچہ زن کو جلد نکال دو کہا تو یہان مین
تھوڑی نکال سکتا ہون کسیکے سامنے کوئی زنبیل سے برآمد نہین ہوتا ہے مجھکو ایک تخلیہ کا مقام بتایا
جائے مین وہان جاؤن حاکمان دربند زنبیل کو روپیہ پہونچاؤن تب وہ آئیگی افلاک نے کہا کہ اچھا
خواجہ تمکو ایک مقام تخلیہ بھی ملتا ہے حکم دیا کہ ہمارے خلوت خانے مین قفس خواجہ کا لیجاؤ خواجہ نے
کہا کہ قفس مین خود مشکل سے دبکر بیٹھا ہون بھلا جب اُسکو نکالونگا تو کہان بٹھاؤنگا اور زنبیل
کہان رکھونگا افلاک نے کہا کہ اچھا قفس سے خواجہ کو نکال لو لوگون نے عمرو کو قفس سے باہر
نکالا علامہ بن دمامہ نے اپنا سحر اُتارا لوگ کشان کشان عمرو کو خلوت خانۂ افلاک مین لائے
عمرو نے کہا کہ یارو میری قید تو کاٹ دو مین اُسکو کیونکر نکالونگا لوگون نے قید خواجہ کی کاٹ دی
اب خواجہ خلوت خانے مین داخل ہوئے وہان جاکر خواجہ نے ایک ضعیفہ کو زنبیل سے نکالا
کہ اسکو خواجہ نے مصر مین نذر زنبیل کیا تھا اب جو وہ ضعیفہ زنبیل سے نکلی آنکھین پھاڑ پھاڑ کے
چارون طرف دیکھنے لگی خواجہ نے کہا کہ کیا دیکھتی ہے اُسنے عرض کی کہ مین یہ دیکھتی
ہون کہ مین کہان ہون خواجہ نے کہا کہ مین تجھکو جوان بنا دون اُسنے کہا کہ بھلا یہ امر ممکن ہے

خواجہ نے کہا کیون نہین ممکن ہی یہ کہکر رنگ روغن عیاری کا نکالا اور اُس ضعیفہ کو ہلال نمیچہ زن کی صورت بنایا لباس کاغذ کا نکالا اور اُسکو پہنا کر آئینہ دکھایا اب جو وہ ضعیفہ اپنی صورت دیکھتی ہی سبحان اللہ یا تو مین سیاہ رنگ تھی یا اب ایسی سرخ و سپید ہون جو بات ہی حسن سے کے ساتھ ہی خواجہ نے اسکو جامہ قرطاس چینی تو پہنا ہی دیا تھوڑا عطر بھی اسکے لگا دیا آنکھون مین کاجل بھی لگا دیا اور اسکو تعلیم کرنے لگے کہ اگر کوئی تجھسے پوچھے کہ عمرو ثانی نے تجھکو کیونکر گرفتار کیا تو کہنا کہ مین اپنی بارگاہ مین بیٹھی تھی ایک چار برس کی لڑکی میرے پاس آئی اُسکو ایک بھیڑیا لایا تھا مین نے اُس لڑکی کو پسند کیا اپنی فرزندی مین لیا تھوڑی دیر کے بعد اُسنے مجھکو بیہوش کیا اور یہی مجھسے اور عمرو سے شرط تھی مین نے کہا تھا کہ خواجہ تمکو ایک نو برس کا لڑکا پکڑ لیجائیگا اور خواجہ نے کہا کہ تجھے چار برس کی لڑکی پکڑ لیجائیگی تو وہی لڑکی مجھکو گرفتار کر لیگئی پھر مجھے نہین معلوم کیا ہوا اسوقت جو مجھے خواجہ نے ہوشیار کیا تو مین نے اپنے تئین آپکی خلوت گاہ مین پایا سخت حیران ہون کہ مین کہان تھی اور کہان آئی اُسنے سب منظور کیا خواجہ نے نام بھی بتلا دیا کہ نام تمھارا ہلال نمیچہ زن ہی اگر کوئی یہ نام لیکر پکارے تم جواب دینا یہ کہکر آواز دی کہ جسکے مزاج مین آئے وہ اِس نازنین کو یہانسے لیجائے خواجہ کی آواز جو باہر گئی تو ثریاے تاجدار بہن ہلال نمیچہ زن کی باہر کھڑی تھی فرط مسرت سے بلا تکلف اندر چلی آئی خواجہ نے کہا کہ تم کون ہو اُسنے جواب دیا کہ مین ہون بہن ہلال نمیچہ زن کی نام میرا ثریاے تاجدار ہی خواجہ نے کہا آئیے یہ آگے بڑھی تو دیکھا کہ ہلال عروسانہ لباس پہنے ہوئے روبروے خواجہ بیٹھی ہی ثریاے تاجدار گلے سے لپٹ گئی اور کہا کہ کیون بہن مزاج کیسا ہی ہلال نمیچہ زن نقلی نے جواب دیا کہ شکر ہی خداوند افلاک کا اچھی ہون اُسنے کہا کہ اب خدمت مین خداوند کے چلو اُسنے بھی کہا اٹھو ثریاے تاجدار اور ہلال نمیچہ زن نقلی دونون پاس افلاک کے چلین یہان افلاک نے صحبت عیش و نشاط برپا کی ہی ساقیان سیمین عذار جام شراب بھر بھر کر پلا رہے ہین ایک نازنین مہ جبین حور پیکر رشک قمر ناچ رہی ہی علامہ روبرو افلاک کے بیٹھی ہی افلاک جادو منھ پر نقاب سیاہ ڈالے ہوئے بیٹھا ہی کہ اتنے مین ثریاے تاجدار مع ہلال نمیچہ زن کے آکر پہونچی ہلال نقلی نے بڑھکر تخت افلاک کو بوسہ دیا افلاک نے اُسکا مزاج پوچھا اُسنے شرما کے جواب دیا افلاک نے کہا کہ اے ثریا عمرو سے کہو کہ اسکے بانہ ہاے عیاری کیا گئے اور اِسکو عروس بنا کے محفل مین کیون بھیجا یہ خلاف حرکت کیون کی ثریا پھر خواجہ کے پاس آئی اور کہا کہ خواجہ خداوند فرماتے ہین کہ اِسکا لباس اور بانہ ہاے عیاری کیا کیے عمرو نے کہا کہ خداوند نے صرف پندرہ ہزار روپے دیے مالکون نے دربندون کے ہلال نمیچہ زن کو برہنہ بھیجا کپڑے مین نے اپنے پاس سے پہنائے ہان اگر خداوند اسی قدر روپیہ اور صرف کرین تو اسکے بانہ ہاے عیاری اور لباس بھی آجائے اگر خداوند کو اسکا لباس بہت عزیز ہوگا تو ضرور روپیہ عنایت فرمائینگے ثریاے تاجدار یہ سنکر پلٹی اور آکر افلاک سے کہا کہ یا خداوند خواجہ کہتے ہین کہ خداوند نے صرف پندرہ ہزار روپیہ صرف کیا مالکان دربند نے ہلال نمیچہ زن کو برہنہ نکال دیا لباس مین نے اپنے پاس سے پہنایا اسکی قیمت مجھکو ملنا چاہیے اور اگر اِسکے بانہ ہاے

عیاری اور لباس قدرت کو بہت عزیز ہو تو اسی قدر روپیہ اور عنایت فرمایا جائے ہین لباس بھی اسکا جسطرح بن پڑیگا منگا دونگا افلاک نے کہا کہ اچھا اے ثریا یہ باتین صبح کو ہو جائینگی لباس منگوا دیا جائیگا ہمکو تو اسکا قتل کرنا منظور ہی اسی وقت حکم دے دیتے مگر مشکل یہ ہی کہ ہلال نیچہ زن اُسکے پاس موجود تھین اگر وہ قتل ہوتا تو پھر انکا ملنا دشوار ہوتا اب یہ آگئی ہین صبح کو اُسکو روپیہ دے دیا جائیگا وہ لیکر کہان جائیگا جب ہمارے عیاری اور لباس انکا منگوا دیگا اُسکو قتل کر ڈالین گے ابھی کوئی جلدی نہین ہی آؤ یہان بیٹھو مدت کے بعد تمہاری بہن آئی ہین انکی خاطر کرو صحبت عیش و نشاط مین بیٹھو ایک دو جام شراب کے پیو اپنی بہن کو پلاؤ گانا سنو گھڑی گھڑی ساربان زادے کے پاس بجاؤ ایسا نہو کہ کوئی مکر پھیلائے ثریائے تاجدار حسب الحکم بیٹھ گئی افلاک نے ساقی بچے سے اشارہ کیا ساقی بچے نے جام بھر کر ثریائے تاجدار کو دیا ثریا نے افلاک کو سلام کرکے وہ جام ساقی بچے کے ہاتھ سے لیا اور پی گئی دوبارہ اُسنے طرف ہلال نیچہ زن کے اشارہ کیا اسنے بھی اُٹھکے سلام کیا اور جام ساقی بچے سے لیکر پی گئی اسی طرح تمام محفل مین ایک دورہ شراب کا ہوا جب دور شراب ختم ہوا تو خداوند افلاک جادو نے ایک نازنین کو اشارہ کیا اُسنے اُٹھکے پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور قصد ناچنے کا کیا افلاک نے کہا کہ بیٹھکے کوئی غزل عاشقانہ گاؤ اگر قدرت خوش ہونگے تیری تقدیر مضبوط کر دینگے عمر بھر تجھکو موت نہ آئیگی نازنین مسکرا کے بیٹھ گئی ساز ملنے لگے طبلے پر تھاپ پڑنے لگی جب ساز مل چکے تو نازنین نے گنگنا کے خداوند افلاک جادو سے آنکھ ملا کے یہ غزل شروع کی

غزل

از عشق و حسن ما و تو با ہم گرد در گفت گو
اندوہ فرصت یکطرف ذوق تماشا یکطرف
خارا فگنان ہر راہ من ترسان ز برق آہ من
نقدم بہ منزل یکطرف دل خستہ بصحرا یکطرف
ہم سر دیارم ہم جدا بر نقشم آر یدرش جدا
ز غمہای بجان خویش کن غمخواری ما یک طرف
ای گردہ غم قیم بیخبر شور زمین تماشا یکطرف
خسرو مجنون یکطرف شیرین و لیلی یکطرف
ای سینہ در بزم اثر بر غارت ہوشم کمر
طوفان نادان یکطرف پیران دانا یکطرف
بادیدۂ دل از دو سو نازم بہ بند غم فرو
خویشان بشیون یکطرف خصمان بغوغا یکطرف
غالب چہ تسکینم دہی ہر ہجر آن سرو سہی
رخ تم لبساحل یکطرف و تشنہ بدریا یکطرف
تا دل بدبنیاد اوہ ام در کشمکش افتادہ ام
مطرب الحان یکطرف ساقی و صہبا یکطرف
واماندہ در راہ وفا از بیخودی ہا جابجا
اندوہ پنہان یکطرف آشوب پیدا یکطرف
آید اگر پیش نظر مستانہ بر خود جلوہ گر
رشک رقیبم میکشد فرط تمنا یکطرف

نازنین نے جو یہ غزل بخوش الحانی گائی اہل محفل کی عجیب کیفیت ہوگئی کوئی آہ کرتا تھا کوئی واہ کہتا تھا کسیکی آنکھون سے آنسو جاری تھے کوئی ہمہ تن خاموش تھا کوئی صورت پر جوش تھا کوئی اپنے سر سے پگڑیان اُچھالتا تھا افلاک نے بھی بہت تعریف کی اور کہا کہ بائی صاحب آپ نے غزل تو اچھی گائی مگر فارسی کی تھی کوئی غزل اگر آپکو اُردو کی یاد ہو تو گائیے نازنین نے کہا کہ بہت بہتر ابھی عرض کرتی ہون افلاک نے کہا کہ ذرا توقف کیجئے یہ کہکر ساقی بچے کی طرف اشارہ کیا اُسنے جام بلورین کو شراب ارغوانی سے مملو کیا اور اپنے دست حنائی پر رکھکر خداوند کے سامنے لایا یہ شعر مناسب وقت بخوش الحانی ساقی بچے نے پڑھا شعر بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند + چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند افلاک جادو نے جام شراب ساقی بچے سے لیکر پیا اور ایک ایک جام ساقی بچے نے اسکو دیا خداوند افلاک جادو نے نازنین کی طرف اشارہ کیا اور کہا ہان بائی صاحب کوئی غزل

اُردو کی گا سیئے نازنین نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

مزے یہ دل کے لیے تھے نہ تھے زبان کے لیے
جو ہمنے دل ہین مزے سوز تپان کے لیے

نہین ثبات بلندی عز و شان کے لیے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہی آسمان کے لیے

ہزار لطف ہین جو ہر ستم مین جان کے لیے
ستم شریک ہوا کون آسمان کے لیے

فروغ عشق سے ہی روشنی جہان کے لیے
یہی چراغ ہی بس تیرہ خاکدان کے لیے

صبا جو آئی خس و خار گلستان کے لیے
قفس مین کیونکہ نہ دل پھڑکے آشیان کے لیے

سدا تپش بہ تپش ہی دل تپان کے لیے
ہمیشہ غم یہ ہی غم جان ناتوان کے لیے

حجر کو چومتے ہی یہ ہی حج کعبہ اگر
تو بوسے ہمنے بھی اُس سنگ آستان کے لیے

نہ چھوڑ تو کسی عالم مین راستی کہ یہ شی
عصا ہی پیر کو اور سیف ہی جوان کے لیے

جو یاس مہر و محبت کہین یہان بکتا
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لیے

خلش سے عشق کی ہی خار پیرہن تن زار
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کے لیے

تپش سے عشق کے یہ حال ہی مرا گویا
بجاے مغز ہی سیماب استخوان کے لیے

مرے مزار پہ کس طرح سے نہ برسے نور
کہ جان دی ترے روے عرق فشان کے لیے

الٰہی کان مین کیا اُس صنم کے پھونکد یا
کہ ہاتھ رکھتے ہین کانون پہ سب اذان کے لیے

نہین ہی خانہ بدوشون کو حاجت سامان
اثاثہ چاہیے کیا خانہ کمان کے لیے

نہ دل رہا نہ جگر دونون جل کے خاک ہوئے
رہا نہ سینے مین کچھ چشم خونفشان کے لیے

نہ لوح گور پہ مستون کے ہو نہو تعویذ
جو ہو تو خشت خم مے فقط نشان کے لیے

اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانۂ یاس
بہشت ہی ہمین آرام جاودان کے لیے

وہ مول لیتے ہین جبدم کوئی نئی تلوار
لگاتے پہلے مجھی پر مین امتحان کے لیے

مثال نے ہی مراجب تلک کہ دم مین دم
فغان ہی میرے لیے اور مین فغان کے لیے

بلند ہوئے اگر کوئی میرا شعلہ آہ
نوا ایک اور ہو خورشید آسمان کے لیے

چلے ہین دیر کو مدت مین خانقاہ سے ہم
شکست توبہ لیے ارمغان مغان کے لیے

وبال دوش ہی اس ناتوان کو سر لیکن
لگا رکھا ہی ترے خنجر و سنان کے لیے

بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
زبان دل کے لیے ہی نہ دل زبان کے لیے

رہے ہی ہول کہ برہم نہو مزاج کہین
بجا ہی ہول دل اُنکے مزاج دان کے لیے

بنایا آدمی کو ذوق ایک جزو ضعیف
اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کے لیے

نازنین نے جو غزل ختم کی خداوند افلاک نے بہت تعریف کی موتیون کا مالا اپنے گلے سے اُتار کے اسکے گلے مین ڈال دیا سب اہل محفل کی عجیب حالت ہوئی ایک ایک شعر کو تین تین مرتبہ کہلوایا تب بھی جی نہ بھرا نازنین نے دو تین غزلین ٹھمریان اور گائین آخر کو جب نازنین بہت تھک گئی خداوند سے دست بستہ عرض کی کہ حضور اب کنیز کو اجازت مرحمت ہو آواز کام نہین دیتی ہی مجبور ہون خداوند نے نازنین کو رخصت کیا بڑی دیر تک حاضرین محفل اسکی تعریف کیا کیے اور ثریا کے تاجدار نے کہا کہ خداوندا گر

حکم ہو تو مین اب خواجہ عمرو ثانی کے پاس جاؤن ہلال نیچہ زن کے اسباب کا تقاضا کرون خداوند
نے کہا کہ وہ ساربان زادہ بڑا ہوشیار و چالاک ہی عیار طرار ہی وہ بے روپیہ لیے اسباب نہین دیگا
اور اگر بے روپیہ لیے دے تو اس سے لے آنا اگر نہ مانے تو ہم روپیہ ابھی دینگے کیونکہ وہ اسباب زر کثیر
کی قیمت رکھتا ہی اے ثریا تم جاؤ پھر ساربان زادے کو حکم قدرت سناؤ اگر دے دے تو لے آؤ
ثریائے تاجدار اپنے مقام سے اٹھی اور طرف خواجہ عمرو ثانی کے چلی جب خلوتخانے کے پاس
آکے پہونچی دیکھا خواجہ عمرو ثانی خاموش بیٹھے ہین ثریائے تاجدار نے آکے کہا کہ خواجہ قدرت نے
اسباب ہلال نیچہ زن طلب فرمایا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ اب روپیہ کی کوئی ضرورت نہین جب ہمنے ایکبار
روپیہ دے دیا تو اب بار دیگر روپیہ کیون دین پندرہ ہزار روپیہ بہت ہوا اور مال غیر پر حاکمان دربند
کیون قبضہ کرتے ہین اسکی رہائی کا روپیہ تو لیچکے اب اسکا اسباب کیون نہین دیتے خواجہ عمرو ثانی
نے کہا کہ اے ثریائے تاجدار قدرت سے کہنا کہ حاکمان دربند کا یہی دستور ہی جس کسیکو رہا کرتے
ہین پوشاک اسکی اُتار لیتے ہین وہ بطور نشانی اپنے پاس رکھتے ہین اور اگر مالک پوشاک اپنی
طلب کرتا ہی تو جسقدر روپیہ اسکی رہائی کا لیتے ہین اسکا دونا روپیہ اسکی پوشاک اور اسباب کا
لیتے ہین مگر ہلال نیچہ زن کی بابت چونکہ فرمان قدرت ہی اسوجہ سے مین نے ہاتھ جوڑ کے
منتین کرکے اُتنے ہی روپیہ پر مالکان دربند کو راضی کیا ہی جتنا روپیہ کہ انکو رہائی ہلال نیچہ زن
کا دیا ہی اب میری طرف سے خداوند افلاک جادو سے کہدینا کہ اب زیادہ عذر نفرمائیے روپیہ
داخل کیجیے اسباب لیجئے ایسا نہو کہ مالکان دربند کو ضد ہو جائے روپیہ نہ لین اسباب بھی نہ دین تو مین
مفت مین خداوند سے شرمندہ ہون ثریائے تاجدار یہ باتین خواجہ کی سنکر پلٹی اور پاس
افلاک کے آکے افلاک سے کہا کہ خداوند خواجہ یہ کہتے ہین کہ بے روپیہ لیے ہوئے مالکان دربند
پوشاک اور اسباب نہین دینگے افلاک نے کہا کہ اچھا جسقدر روپیہ وہ طلب کرتا ہی لیجاؤ آخر تو
ساربان زادے کو ابھی قتل کرینگے کہان جائیگا سب روپیہ لینے کا حال کھلجائیگا علامہ بن دامہ
نے کہا کہ یا خداوند اگر آپ فرمائیے تو مین جا کر بھی اسکو ایسے سحر سخت مین مبتلا کرون کہ عاجز ہوکر سب اسباب
دے دے افلاک نے کہا وہ ہرگز نہ دیگا اور تمہارا اُسکے پاس جانا اچھا بھی نہین وہ مکار ہی بلا کا عیار ہی اگر
کوئی مکر کرکے تمھین کسی قسم کی تکلیف دے تو قدرت سے کب دیکھی جائیگی اور تمھارا یہی قول تھا کہ مجھکو اس
ساربان زادے سے خوف معلوم ہوتا ہی اس سے بہتر یہی ہی کہ روپیہ اسکو بھیجدیا جائے پھر جیسا ہوگا دیکھا
جائیگا علامہ بھی خاموش ہو رہی افلاک نے اپنے ملازمون سے کہا کہ پندرہ ہزار روپیہ عمرو کو
جاکر دو اور کہدو کہ خواجہ اب کچھ عذر باقی نرکھنا اسباب ہلال کا منگوا دینا اور ثریائے تاجدار
کی طرف اشارہ کیا کہ تم جاؤ اور اسباب اپنی بہن کا لے آؤ ثریائے تاجدار حکم پاکر دوڑتی ہنستی چلی
آکر خواجہ کے پاس پہونچی خواجہ نے کہا کیون آئی ہو ثریائے تاجدار نے کہا کہ حکم قدرت لیکر آئی
ہون آپکو روپیہ بھیجا ہی خواجہ روپیہ کا نام سنکر خوش ہو گئے کہنے لگے کہان ہی ثریا نے لوگون سے
اشارہ کیا انھون نے روپیہ خواجہ کے آگے رکھا خواجہ نے روپیہ تو اٹھا کے نذر زنبیل کیا اور لوگون سے
کہا کہ تم سب یہان سے جاؤ ثریا نے سب سے کہا کہ اچھا تم لوگ جاؤ مین خواجہ سے اسباب لیکر آتی ہون سب چلے گئے

چلی آئی ثریاے تاجدار رہ مین ٹہلا کی تھوڑی دیر کے بعد خواجہ نے آواز دی کہ ای ثریاے تاجدار اندر آؤ ثریا اندر گئی خواجہ نے کہا مین جانتا تھا کوئی تین چار لاکھ روپیہ کا اسباب ہوگا لو یہ ایک نیمچہ وہان سے آیا ہی ثریا نے پہچانا کہ یہ وہی نیمچہ ہی جو ہمشیر صاحب لگاتی ہین ثریا نے خواجہ سے نیمچہ لیا خواجہ نے کہا ای ثریا اسکو کھینچ کے دیکھو لو پھر یہ نہ کہنا کہ نیمچہ بدل لیا مجکو لوگ بدنام بہت کرتے ہین ثریا نے خواجہ کی تقریر سُنکر اُس نیمچہ کو میان سے کھینچا بیہوشی اڑی ثریا نے چھینک لی زمین پر گر کے بیہوش ہوئی خواجہ نے اُسکو بھی نذر زنبیل کیا اور آب رنگ و روغن عیاری کا نکال کے اُسکی صورت بنے کپڑے تو اُسکے اُتار ہی لیے تھے وہی پوشاک زیب جسم کر کے خواجہ خلوتخانہ سے باہر نکلے پاس افلاک کے آئے اور کہا کہ یا خداوند خواجہ کا تو وہان پتہ نہین معلوم ہوتا ہی ابھی تھے روپیہ طلب کرتے تھے مجھسے کہا کہ باہر ٹھہرو مین بھی سب کے ساتھ باہر چلی آئی بڑی دیر تک منتظر رہی کہ اب خواجہ آواز دینگے جب بہت عرصہ ہوا تو مین نے جھانک کے دیکھا وہان مجکو کچھ نظر نہ آیا مین بلا تکلف اندر چلی گئی وہان بھی خواجہ کو نہ پایا نہین معلوم کیا ہو گئے کہان چلے گئے اگر دروازے سے جاتے تو مین ضرور دیکھتی نہین معلوم کیا بات ہوئی اور کیونکر خلوتخانہ سے نکلگئے افلاک نے جو یہ بات سُنی بہت تعجب کیا ثریاے نقلی سے کہا کہ تعجب کی بات تو یہ ہی کہ میرے خلوتخانہ سے یون نکلجاے اور کسی کے ہاتھ نہ آسے ثریاے نقلی نے جواب دیا کہ خداوندا افسوس کی بات تو یہ ہی کہ اتنا روپیہ بھی صرف ہوا اور کچھ حاصل نہوا ساربان زادہ بڑی عیاری کر گیا افلاک نے جواب دیا کہ ای ثریا اب اُسکی مین دوسری تدبیر کرونگا افلاک اور ثریا تو آپسمین یہ باتین کر رہے ہین مگر علامہ بن دمامہ بغور صورت ہلال نیمچہ زن کی دیکھ رہی ہی اور اُس لباس اور انداز کو دیکھ دیکھ کر تعجب کر رہی ہی کہ یہ کیا بات ہی کہ اسکی کل باتین خلاف عادت ہین آخر کو اسے تاب نہ آئی ہلال سے مخاطب ہوکر اُسنے پوچھا کہ ای ہلال تمھاری والدہ ماجدہ کا مین نام بھول گئی ہون ذرا اُنکا نام لینا اب اسے معلوم ہو تو یہ نام لے جب اسے کچھ نہ بن پڑا تو ہلال نقلی نے ایک فرضی نام بنایا علامہ تو ہلال کی مان کا نام جانتی تھی امتحاناً اُس سے پوچھا تھا نام مین جو اُسنے فرق پایا ایک طمانچہ زور سے اُس ضعیفہ کے لگایا طمانچہ جو پڑا تو اُسکے دانت جو خواجہ نے چوکا بنا کے چڑھا دیے تھے سب ٹوٹ گئے ہلال نقلی اُٹھ کے بھاگی کپڑے جو چینی کاغذ کے تھے سب پھٹ گئے اور ضعیفہ صورت اصلی پر آگئی فریاد کرنے لگی کہ مجھے آپ کیون مارتی ہین مین تو بالکل بیخطا ہون مجکو عمرو نے نہین معلوم کیا بنا کے یہان بھیجا تھا مجھ سے کہا تھا کہ تیرے ساتھ خداوند افلاک اپنی شادی کرینگے علامہ نے ضعیفہ کو جو دیکھا غصہ اسکا بڑھ گیا اور اُسی حالت مین اُسنے اُس ضعیفہ کو بارگاہ سے باہر روانہ کیا اور افلاک سے کہا کہ آپ نے عمرو کی عیاری ملاحظہ کی ہلال کو اُسنے نہ دیا افلاک کو بہت افسوس ہوا ثریاے نقلی نے عرض کی کہ خداوندا اس بات سے میرا رنج دونا ہو گیا ہی ہی میری بہن بھی مجھ سے نہ ملی اور شونڈی کاٹا ساربان زادہ لیگیا اُسنے اتنا روپیہ بھی خداوند کا لیا اور پھر میری بہن کو نہ دیا آخر آپ بھی غائب ہو گیا تھوڑی دیر تک اِسکا افسوس رہا بعد تھوڑی دیر کے افلاک نے کہا ای ثریا اب زیادہ افسوس کرنے سے کیا فائدہ ہی بہتر ہی کہ کچھ دیر چرچا شراب و کباب کا بھی ہو جائے بہت دن ہوئے کہ تمھارے ہاتھ سے شراب نہین پی ہی ثریاے نقلی نے کہا خداوند گو میرا قلب ٹھکانے نہین ہی مگر خداوند کی خوشی سے مجھے کام ہی آپ عمرو کی کوئی ایسی تدبیر کر دین کہ ساربان زادہ از خود یہان چلا آوے میری بہن کو دے جاے افلاک نے کہا مین صبح کو اسکا بھی انتظام کر دونگا ہلال کو عمرو سے چھین لونگا خاطر جمع رکھو

پریشان نہو ثریائے نقلی اُٹھی میخانے مین گئی ساقی بچون سے کہا کہ خداوندتم سب کو طلب فرماتے ہین مع ساز و سامان جلد چلو دیر نکرو ساقی بچے اُسیطرح اسباب میکشی درست کرنے لگے خواجہ بصورت ثریا ہین انھون نے نگاہ ساقی بچون کی بچاکر بیہوشی شراب مین ملانا شروع کی بہت اچھی طرح سے شراب کو درست کیا اور بارگاہ مین افلاک جادو کی بشکل ثریا سے تاجدار آئے اور کہا کہ خداوند مین آج امیدوار ہون کہ خداوند میرے گانے کو سماعت فرمائین ایک حظ تازہ اُٹھائین مین نے اس فن مین بڑا کمال حاصل کیا ہے افلاک نے کہا کیا مضایقہ ہے اگر تمکو کچھ علم موسیقی مین مہارت ہے تو گاؤ ثریائے نقلی نے پہلے ایک دور شراب کا سب حاضرین محفل کو تقسیم کیا اور سامنے افلاک کے یہ غزل شروع کی

غزل

ہین ترے رشکِ خطِ رخسار سے
دلمین آئینے کے جوہر خار سے

شرحِ فرطِ حسرتِ دیدار سے
ہاتھ اُٹھاؤ عشق کے بیمار سے
میرے طرزِ نالہ ہائے زار سے
فرشِ گل پر مجکو ہجرِ یار سے
بے نصیب اُسکے ہین گر دیدار سے
خنجرِ فوجِ تبسم سے ترے
کرتا ہے دستِ جنون جب کشمکش
یہ بھی اُس نازک بدن کو بار ہے
اُٹھ چکا وہ ناتوان جور ہ گیا
اپنے دامن کو بچاکر جائیو
اب وہ آئے جب نگہ کو ضعف سے
اُس دہن کا نکتۂ موزون عجب
خاکِ عاشق پر اُٹھے جائے غبار
زلف کی گتھی سے دل ڈرتا نہین
جو ہے اُس سے یون اُٹھالین جسطرح

جو نگہ ہے کم نہین سوفار سے
کوئی بچتا بھی ہے اِس آزار سے
ٹپکے بلبل سے لہو منقار سے
کم نہین تارِ رگِ گل خار سے
ہے دو آنکھون کو نگہ کے مار سے
گل چمن مین ہین جگر افگار سے
جی اُلجھتا ہے نفس کے تار سے
گر کمر باندھے نگہ کے تار سے
دب کے تیرے سایۂ دیوار سے
برق ہے میرے وادیِ پرخار سے
کم نہین مژگان کی صفِ دیوار سے
منتخب ہے مخزنِ اسرار سے
فتنۂ محشر تری رفتار سے
بھوت بھاگے ہے دگر نہ مار سے
حرفِ قرطاس غلط بردار سے

کھائے داغِ آتشین رخسار سے
آس ہے کیا دل کو تیرِ یار سے
یون نگہ نکلے ہے چشمِ یار سے
آئینہ اُس شعلۂ رخسار سے
مارے گر سیلی وہ زلفِ پُرعرق
وا قسمت تلخکامی ہو نصیب
سنکے میری جان کنی کو کوہکن
نقطۂ خالِ اُسکا سودا خیر ہے
توبہ توبہ کہتی استغفار ہے
چاہیے بحرِ محبت مین ہمین
تیرے ہی پانون پہ اے قاتل گرا
صاف اک ابرِ شفق آلودہ ہے
ناکسون سے کیا رکھین وارستگان
دلکو آئینے کے گر کر دے گذار
بے تمیزون کو ہے نقصان لطفِ ذوق

کم نہین دل مرغِ آتش خوار سے
ہے مشابہ زخم بھی طومار سے
مست جیسے خانۂ خمار سے
گرم ہے دوکان آتش کار سے
جھڑ پڑین دندان دہانِ مار سے
ہمکو اُسکے لعلِ شکربار سے
جون صدا اُلٹا پھر اکہسار سے
پھرتے ہین اک پانون ہم پرکار سے
وقت توبہ میری استغفار سے
کشتی اُسکی تیغ لنگر دار سے
سر مرا اُڑ کر تری تلوار سے
زلف اُسکی سرخیِ رخسار سے
اُلجھے کب دامن حنا کا خار سے
یار اپنی گرمیِ رخسار سے
لین ہین نامِ طفل آدھا پیار سے

ثریائے نقلی نے جو یہ غزل بصد ناز و ادا گائی اور ساقیان سیمین عذار نے پے در پے سب کو شراب پلائی شراب مین خواجہ بیہوشی ملا چکے تھے تمام محفل کی عجیب کیفیت ہوگئی افلاک پر تو شیطان سوار ہوا علامہ بن دمامہ کا ہاتھ پکڑا کہا اے محبوب لاثانی اے بہار باغ جوانی اب میرے دل کو تاب نہین ہے جلد خلوت مین چلو اپنے وصل سے میرا دل شاد کرو علامہ نے نبوٹ سے تیوری چڑھائی غصہ کی صورت بنائی کہا خداوند کی سب باتین مجکو قبول ہین مگر اسمین کیا حصول ہے سب کے سامنے آپ فرماتے ہین بھلا یہ کون موقع ہے سب حاضرین محفل مجکو کیا کہینگے آپ کی نسبت کیا خیال کرینگے افلاک نے کہا پھر جو کچھ ہو مگر اسوقت خوشی کردو علامہ نے بہت انکار مناسب نہ جانا کیونکہ یہ خود عاشق جمال قدرت اپنے تئین کہتی ہے چپکی اُسکے ساتھ اُٹھی افلاک اور علامہ بن دمامہ خلوت مین جانے کے لیے اُٹھے جیسے ہی دو تین قدم چلے کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گرکے بیہوش ہوئے ملازمین جو دربار مین حاضر تھے سب اپنے اپنے مقام سے افلاک و علامہ کے اُٹھانے کو اُٹھے شراب تو

پی ہی چکے تھے سب گر گر بیہوش ہوئے اب تو خواجہ نعرہ کرکے جاپڑے خنجر کھینچ لیا چاہتے ہین کہ یہ پاس افلاک کے پہونچون اور اُس بچیا کا سر کاٹ لون کہ ایک برق چمکی اور نعرہ ہوا کہ منم مریخ جادو وایہ خداوند افلاک او ساربان زادے اب میرے ہاتھ سے کہان جایگا اپنے کیے کی سزا پایگا عمرو نے دیکھا ایک بڑھیا سیہ فام بدشکل چھوٹے چھوٹے بال اُڑتے ہوئے ہڈیان نکلی ہوئی دانت ٹوٹے ہوئے رال بہتی ہوئی جھریان تمام اعضا پر پڑی ہوئین ایک نیلی پھٹی ہوئی تہ بند باندھے پرانی جھولی کمار وے کی کاندھے پر پڑی ہوئی چلی آتی ہے خواجہ نے جو اُسکو دیکھا جلدی سے گلیم اوڑھ کے الگ ہو گئے بڑھیا جو محفل مین آئی اُسنے خواجہ کو نہ پایا حیران ہو کر چہار جانب دیکھنے لگی جب اسکو کسی طرف کوئی نظر نہ آیا مجبور ہو کر اُسنے ابر سحر برسایا وہ لونڈیان جو سب پر پڑین ہوشیار ہوئے افلاک کی بھی آنکھ کھلی علامہ بن دمامہ بھی ہوشیار ہوئی اور سب لوگون کو بھی ہوش آیا افلاک نے ثریا سے تاجدار کو نہ پایا کہا ارے ثریا کہان گئی مریخ نے کہا ارے مجھ سے سنو میری طرف مخاطب ہو جو افلاک پلٹا دیکھا مریخ جادو بیٹھی ہے کہا آپ اسوقت یہان کہان مریخ نے کہا کہ مین اسوقت اپنے مکان مین بیٹھی ہوئی اوراق سامری کی سیر کر رہی تھی دل مین آیا کہ تم لوگون کی کیفیت دریافت کرون ورق اُلٹے کے جو دیکھا تو صاف یہ ظاہر ہوا کہ اسوقت تمھارے دربار مین عمرو ثانی ثریا سے تاجدار کی شکل بنکر آیا ہے سب کو شراب بیہوشی ملا کر پلا رہا ہے مین وہان سے بہت جلد آئی اُسوقت پر پہونچی کہ جب ساربان زادہ سب کو بیہوش کر چکا تھا اور خنجر نکال کے تمھاری طرف چلا تھا مین نے وہین سے نعرہ کیا جب زمین پر آئی تو ساربان زادے کو نہ پایا نہین معلوم وہ کہان چلا گیا کون اُسکو یہان سے لے گیا اگر مین اور دم پھر نہ آتی تمھارے دشمنون کو زندہ نہ پاتی علامہ بن دمامہ اس عیاری کو دیکھکر کانپ گئی کہا خداوند آپ نے ملاحظہ فرمایا عمرو نے تو ہم سب کا خاتمہ کیا تھا اگر مریخ جادو اسوقت نہ آجاتین تو وہ اپنا کام کر چکا تھا دیکھیے ایسا عیار رہتا ہے مکار و غدار ہے اسکے مکر سے بچنا بھی بہت دشوار ہے اب اُسکو کیونکر تلاش کرین کہان پائین نہین معلوم کسی کی صورت بنکر کہین چھپ گیا یا کوئی اور تدبیر کی افلاک نے جتنے لازم اسوقت یہان موجود تھے اُن سب کا منھ دھلا دیا اور کہا سحر سے سب پر برقین گراؤ اگر عمرو انمین ہوگا ظاہر ہو جائے گا کہان بھاگ کے جایگا علامہ نے سب کے منھ دھلائے عمرو کہان یہ گلیم اوڑھے ہوئے سب کا تماشا دیکھ رہے ہین جب سب منھ دھو چکے اور گمان افلاک کا باطل ہوا خواجہ کا پتہ نہ لگا تو افلاک نے کہا اب اتنی رات باقی ہے اسکو تو ہنس بول کے گذار دو صبح کو جیسا ہوگا دیکھا جائیگا مگر پہرے پر حکم کر دو کہ سب ہوشیار رہین اور یہان بھی سب ہوشیاری سے بیٹھین سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر درست ہو کے بیٹھے وہ شراب جو محفل مین رکھی تھی افلاک نے حکم دیا کہ مع صراحیون کے اور مع جامون کے اسکو پھینک دو اور شراب لاؤ علامہ نے کہا اب شراب محفل مین نہ آئے تو بہتر ہے یونہین صحبت مین گانے بجانے کا چرچا ہو شراب کے آنے مین پھر خوف ہے افلاک نے اس بات کو منظور کیا اور شغل شراب موقوف کیا محفل مین گانا ہونے لگا آپسمین ہنسی دل لگی ہونے لگی کنیزین بھی آپسمین ہنسنے لگین کہ ایک بار ایک نے سر کھجانے کو ہاتھ جو اُٹھایا تو بال کٹے ہوئے معلوم ہوئے اب جو خیال کیا تو واقعی چوٹی ندارد ہے اُسنے پلٹ کے کہا کہ کیون بوا زیب محفل تمھین یہ کونسی دل لگی سوجھی کہ تمنے میری چوٹی کاٹ لی زیب محفل نے کہا بوا تم کچھ دیوانی ہو گئی ہو یا شراب کا نشہ تمکو ابھی تک باقی ہے بھلا مجکو تمسے کیا دشمنی تھی جو مین تمھاری چوٹی کاٹ لیتی یہ دونون تو لڑ رہی تھین کہ ایک

کنیز نے اور پلیٹ کے کہا ری نرگس تو نے میرا پاندان کہان چھپا دیا ہی واہ مجھے ایسی دلگی نہین اچھی معلوم ہوتی ہی نرگس نے کہا کہ تمھارے دماغ کو گرمی چڑھ گئی ہی مین اتنی دور بیٹھی ہون تمھارا پاندان مین کیونکر چھپا دیتی ایک کنیز نے بیٹھے بیٹھے ایک چیخ ماری اور مڑ کے کہا کیون ری سوسن تجھے یہ کیا سوجھی تھی کہ تو نے میرے کان سے بجلیان کھینچ لین سوسن نے کہا بوا گلرخسار ہوش مین آؤ بہت زبان درازی نہ کرو مین کیا سٹرن ہو گئی تھی جو تمھاری بجلیان کانون سے کھینچ لیتی خواجہ نے جو ایسی دست اندازیان کرنا شروع کین تو کنیزون مین شور مچنے لگا افلاک نے جو یہ کیفیت دیکھی پوچھا ارے کیا ہی کیون غل مچاتی ہو تم سب سے چپکا خاموش نہین بیٹھا جاتا ہی کنیزون نے کیفیت بیان کی کسی نے کہا کہ میری چوٹی کاٹ لی کسی نے کہا کہ میرا پاندان لے لیا کسی نے کہا خداوند میری تو کانون سے بجلیان کھینچ لین تمام کان زخمی ہو گئے لہو بہنے لگا کنیزین یہ باتین کر رہی تھین کہ افلاک کے سر سے تاج غائب ہو گیا علامہ کے گلے مین مالا موتیون کا تھا وہ از خود اتر گیا تب تو افلاک بھی گھبرایا علامہ کے ہوش اڑ گئے افلاک سے کہا آپ جانتے ہین یہ کیا بات ہی یہ ساری کارروائی عمرو کی ہی مگر نہین معلوم یہ کمبخت کدھر سے چھپ کے آیا ہی جو ہم لوگون کا اسباب لیے جاتا ہی ای خداوند عیاری اسکا نام ہی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے سر سے تاج خداوندی غائب ہوا میرے گلے سے موتیون کا مالا لیا نہ آپ کو خبر ہوئی نہ مجکو معلوم ہوا مگر اسنے اپنا کام کر لیا افلاک اب تو بہت حیران ہوا علامہ سے کہا کہ اب کیا تدبیر کیجاے عمرو کیونکر ہاتھ آے علامہ نے کہا مین آپ سے عرض کرونگی اسوقت موقع نہین ہی اتنی رات یہ بھی گذر جاے مین صبح کو آپ سے سب عرض کرونگی افلاک نے کہا پھر اسوقت جلسہ برخاست کردو علامہ نے کہا نہین جلسہ رہنا اچھی بات ہی اور تخلیہ کر دینا مناسب نہین ہی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اور رات بہت کم باقی ہی قریب ہی صبح ہو جاے کہ خواجہ عمرو ثانی سب کو خوب پریشان کر کے بارگاہ افلاک سے باہر آئے ایک گوشے مین آ کے خواجہ نے ہلال نیچہ زن عیار بچی کو زنبیل سے نکالا اور زبان مین اسکی دوہرا سوزن دے کر اسے ہوشیار کیا اب اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو اور مقام پر پایا دیکھا سامنے خواجہ کھڑے ہین اسنے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا کیون ای ہلال نیچہ زن مین نے جو تمسے شرط کی تھی وہ تمھارے ظہور مین آئی مین نے اپنی شرط کے مطابق تمکو گرفتار کیا ہلال بوجہ دوہرے سوزن کے زبان مین ہونے سے بول نہ سکی اور اشارے سے جواب دیا کہ خواجہ واقعی تمنے بڑا کار نمایان کیا اور جو شرط تمنے مجھ سے کی تھی اسی کے مطابق مجکو کچھ عذر نہین ہی اب مین بصدق دل مسلمان ہوتی ہون تم میری زبان سے سوزن نکال لو خواجہ نے جو اسکے تیور درست پائے زبان سے اسکی سوزن نکال لیا اور کہا ای ہلال نیچہ زن مین یہان عجیب آفت مین مبتلا ہون جس طرح بن پڑے مجھے یہان سے لے چلو ہلال نے عرض کی خواجہ آپ کہان ہین اس مقام کا کیا نام ہی خواجہ نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ تم اس مقام کو نہین پہچانتی ہو ای ہلال یہ مقام افلاک جادو کا ہی تمھارے آنے کے بعد مین گرفتار ہوا مین نے یہان آ کے عیاری کی اب جانا دشوار معلوم ہوتا ہی تم یہان کی واقف کار ہو کسی طرح مجکو یہان سے لے چلو ہلال نے عرض کی کہ خواجہ آپ نہین جانتے ہین کہ یہان کیا مقدمہ ہی اور افلاک جادو نے کیا انتظام کیا ہی خواجہ نے کہا مین تو نہین واقف ہون تم بیان کرو ہلال نے کہا خواجہ بارگاہ افلاک عجیب ترکیب سے بنی ہی افلاک نے اس بارگاہ کے چار دربند مقرر کیے ہین ان چار دربندون پر چار حاکم ہین دربند اول کا حاکم آباد جادو ہی اور دربند دوم کا مالک بہ باد جادو ہی اور دربند سوم کا منتظم بیداد جادو ہی اور دربند چہارم کا مالک حداد جادو ہی یہ چارون ساحر بلا کے ہین انسے پوشیدہ ہو کے کوئی جا نہین سکتا خواجہ نے کہا ای ہلال پھر کوئی تدبیر تو چلنے کی کرو ہلال نے عرض کی کہ اچھا آپ یہان ٹھہریے مین دربندون پر جاتی ہون سب کی خبر لاتی ہون اگر کوئی غافل ہوگا تو مین آپ کو لے چلونگی

خواجہ پھر گلیم اوڑھ کے غائب ہو گئے ہلال چلی تین دربند طے کر کے جب چوتھے دربند پر پہونچی تو دیکھا کہ حاکم اُس دربند کا حداد جادو بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہی ہلال وہان سے پلٹی اور طرف خواجہ کے چلی یہان جو آئی تو خواجہ کو نہ پایا بہت گھبرائی خواجہ نے جو ہلال کو دیکھا گلیم اُتار کے ظاہر ہو گئے اب تو ہلال نے خواجہ سے پوچھا کہ خواجہ مین نے ابھی آپ کو یہان بہت تلاش کیا مگر نہ پایا پھر آپ میرے سامنے سے ظاہر ہوئے اسکا کیا باعث ہی خواجہ نے ہلال سے کل کیفیت اپنی بیان کی اور کہا اِی ہلال کہو جس کام کو تم گئی تھین اُسکی کیا خبر ہی ہلال نے کہا خواجہ حداد ذرا سا غافل ہی چلیے مین آپ کو اُسی کی طرف سے لے چلون خواجہ راضی ہو گئے ہلال خواجہ کو لیے ہوئے دربند حداد تک آئی قریب دربند پہونچ کے اُسنے پر پرواز پیدا کیے اور خواجہ کی کمر مین پنجہ دے کر لے اوڑی حداد جادو کہ یہ بیٹھا ہوا کتاب ساحری پڑھ رہا تھا اُسنے جو نگاہ اوپر اُٹھائی دیکھا ایک ساحرہ حسین وجمیل کسی کو لیے جاتی ہی یہ بھی پر پرواز پیدا کر کے اوچا ہوا قریب آ کے جو دیکھا تو بی ہلال پنجہ زن خواجہ عمرو ثانی کو لیے جاتی ہین حداد نے کہا کیون بی ہلال تمکو ذرا بھی خوف خداوند نہین ہی اور تم عمرو کو لیے جاتی ہو پس خیریت اسی مین ہی کہ عمرو کو مجھے دے دو نہین تو تمھارے واسطے بڑی خرابی ہوگی ہلال نے کہا او مردود کیا بکتا ہی اتنا جو ہلال نے کہا حداد کو غصہ آیا اُسنے اپنی صورت ایک باز کی بنائی اور چاہا پنجون سے اور منقار سے آنکھین ہلال کی نکال کے پھینک دے ہلال نے جو دیکھا کہ اس ملعون نے صورت اپنی باز کی بنائی ہی اُسنے بھی فوراً ایک تخت سحر بنایا اور عمرو کو اُس تخت پر بٹھایا تخت کو ہوا پر معلق چھوڑا اور آپ ایک بہری کی شکل بنکر تیار ہوئی اب باز و بہری مین پنجہ و منقار چلنے لگے دونون آپسمین گتھے ہوئے لڑ رہے ہین عمرو ثانی لب تخت پر بیٹھے ہین یہ دعائین کر رہے ہین کہ اِی رب کارساز اِی مالک بے نیاز تو بچانے والا ہی اگر یہ ملعون ہلال پر قابض ہوا اور اسکو خدا نہ کردہ مار ڈالا تو اسکا سب سحر بھی مٹ جائیگا یہ تخت بھی نہ رہیگا مین اتنی دور سے زمین پر گر دنگا جیتا نہ ہونگا یا یہ ملعون مجھکو گرفتار کر کے لے جائیگا پاس افلاک بجیا کے پہونچائیگا خواجہ تو یہ دعائین مانگ رہے ہین اور باز و بہری سے لڑائی ہو رہی ہی کہ ایک چڑیمار بغل مین ٹٹی دبائے دو چار تھیلے لٹکائے دھوکے کی ٹٹی کاندھے پر رکھے لاسہ کمپا ہاتھ مین لیے اُس صحرا مین وارد ہوا باز و بہری کو لڑتے دیکھکر تماشا دیکھنے لگا کمپے کو درست کر کے ہاتھ مین لیا باز کی نگاہ جو اُسپر پڑی کہا اِی مرد مفلوک کیا دیکھتا ہی چڑیمار نے کہا تمھاری لڑائی دیکھتا ہون باز نے کہا کیا تجھے ہماری گرفتاری کی تدبیر ہی چڑیمار نے کہا سوا اسکے اور میرا کام کیا ہی اور پھر تجھ ایسا باز جو مثل طوطی کے باتین کرتا ہو تجکو پکڑ کے لیجاؤنگا کسی امیر کو نذر دونگا انعام پاؤنگا باز یہ سنکر نیچے آیا اور چڑیمار سے کہا کہ ہم جانور نہین ہین آدمی ہین مگر ساحر ہین آپسمین شکلین تبدیل کر کے لڑ رہے ہین اگر تو کسی طرح اس بہری کو گرفتار کرے تو مین تجکو تیری ہوس سے زیادہ دونگا مالا مال کر دونگا مین لڑتے لڑتے اسکو نیچے لاؤنگا تو جال مار دینا چڑیمار نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہی آپ لڑتے لڑتے نیچے ہو جیے مین گرفتار کر دونگا باز چڑیمار سے یہ بات کہکے پھر بہری کے مقابلہ مین گیا اُسی طرح منقار چلنے لگی مگر باز اب نیچا ہوتا جاتا ہی بہری بھی اُسکے ساتھ نیچی ہوتی جاتی ہی یہان تک کہ جب دونون قریب زمین پہونچے لپٹ کے باز نے بہری کو زمین پر گرا دیا چڑیمار تو اسکا منتظر تھا اُسنے بہری پر جال مار دیا بہری نے چاہا مین جال کو جلا کے نکلون مگر چڑیمار نے حباب مار دیا یہ بیہوش ہو گئی اب باز زمین پر لوٹ مار کے آدمی کی صورت بنا اپنی ہیئت اصلی پر آیا چڑیمار کی بہت تعریف کی کہا بھائی تو نے اسوقت کیا کارنمایان کیا ہی چڑیمار نے کہا آپ یہ تو فرمائیے

کہ یہ معرکہ کیا تھا اُسنے کل کیفیت کہ سُنائی اور کہا کہ عمرو وہ تخت پر بیٹھا ہی چڑیمار سے کہا اب آپ چلیئے اور عمرو کو
بھی زمین پر لایئے پھر دونون کو روبرو سے خداوند لے چلیے یہ سنکر حداد طرف آسمان کے چلا قریب تخت پہونچکے
اُسنے عمرو کو پنجے مین دبایا زمین پر لایا چڑیمار سے کہا اب چلو مین تمکو دربار خداوند مین لے جاؤنگا وہان سے
بہت کچھ انعام دلاؤنگا عمرو نے جو یہ کیفیت دیکھی بہت پریشان ہوا جی مین کہتا ہی خدا خیر کرے رنگ بیرنگ
نظر آتا ہی جب چڑیمار سے حداد نے کہا کہ خدمت مین خداوند کی چلو اُسنے کہا ٹھہریئے چلونگا یہ کہہ کے
بغل سے ایک ادھا نکالا اور حداد کے سامنے رکھدیا کہا اسکو نوش فرمایئے مین آپکے واسطے کباب بھی
تیار کرتا ہون آج صبح کو مین ایک صحرا مین گیا تھا وہان مجکو ایک تیتر نہایت فربہ ملا ہی یہ کہکے پٹکی سے تیتر
نکالا اور اسکو ذبح کیا صحرا سے خس و خاشاک جمع کرکے پتھر سے آگ جھاڑی تیتر کو صاف کیا نمک مرچ اپنے
پاس سے نکال کے اُسکے کباب تیار کیے حداد اسکی تعریفین کر رہا ہی کہ بھائی تم کتنے سلیقہ مند ہو شراب
مین تم بھی شراکت کرو چڑیمار کہتا جاتا ہی آپ پیجیے مین بہت پی چکا ہون غرضکہ اُسنے کباب تیار کرکے
حداد کو دیے اُسنے کباب کھائے تھوڑی دیر کے بعد حداد نے کہا بھائی مجکو گرمی معلوم ہوتی ہی چڑیمار نے کہا
اُٹھکر ٹہلیے جیسے ہی اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے زمین پر گرا چڑیمار نے نعرہ کیا منم شاپور شیر دل
نعرہ کرکے خنجر مارا حداد کو واصل جہنم کیا پھر عمرو کو جال سے نکال کے ہوشیار کیا یہ بھی زمین پر لوٹ مار کے اپنی حالت
اصلی پر آئی خواجہ نے اُٹھ کے شاپور کو گلے سے لگا لیا اور کہا بھائی صاحب کیا بات ہی یہ عیاری کا ہے کو
کرامات ہی اسوقت آپکی عیاری نے عجب مزہ دکھایا والدنامدار بھی اکثر آپکی تعریف فرماتے تھے ہلال نیمچہ زن
نے بھی شاپور شیر دل کی بہت تعریف کی عمرو ثانی نے پوچھا کہ بھائی صاحب اسوقت آپکا تشریف لانا کیونکر
ہوا شاپور نے کہا مین نے آپکی گرفتاری کی خبر سُنی تھی مجھے چین کہان تھا آپ ہی کی تلاش مین
پھر رہا تھا اسوقت اتفاق سے اس صحرا کی طرف نکل آیا یہان یہ سامان دیکھا دل بیتاب ہوگیا مگر شکر ہی خدا
کا کہ عیاری بن پڑی اب آپ اپنی سرگزشت بیان فرمایئے عمرو نے کہا کہ مین نے جب ہلال نیمچہ زن کو گرفتار
کیا اور اسکو داخل زنبیل کرکے چلا راہ مین مجھے ایک نیچہ اُٹھا لیگیا جب دربار افلاک مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ علامہ
بن دمامہ مجھے لیگئی تھی وہان میرے قتل کی صلاح ہوئی افلاک نے ہلال کو مجھ سے طلب کیا مین نے ایک
ضعیفہ کو اُسکی صورت بناکر دربار مین بھیجا افلاک نے انکے بہانے عیاری مجھ سے طلب کیے ثریا ے
تاجدار بہن ہلال کی میرے پاس آئی مین نے اُسکو بھی بیہوش کرکے نذر زنبیل کیا ہلال نے جو اپنی بہن کا
نام سنا کہا خواجہ کیا ثریا ے تاجدار تمھارے پاس ہین خواجہ نے کہا ہان میرے پاس ہین یہ کہکے خواجہ
نے ثریا ے تاجدار کو زنبیل سے نکال کر شاپور شیر دل کے حوالے کیا کہا بھائی صاحب آپ اسکو سمجھا کے
مشرف باسلام کیجیے ہلال نے جو اپنی بہن کو دیکھا کہا خواجہ تمنے بڑا کمال کیا مین تمھاری بہت ممنون ہوئی کہ
تمنے میری بہن کو مجھ سے ملایا خواجہ نے کہا اے ہلال وہ تمھارا طفل سحر بھی میرے پاس ہی کہو تمکو دیدون
مین نے اُس صندوق کو جسمین وہ بند تھا نذر زنبیل کر لیا ہی ہلال نے کہا وہ اب کسی مرض کی دوا نہین ہی خواجہ
نے کہا مین نے تو احتیاط کی تھی اُسکو بھی زنبیل مین رکھ لیا تھا اب شاپور شیر دل نے ثریا ے تاجدار
کو ہوشیار کیا ثریا کی جو آنکھ کھلی اپنے کو عجب عالم مین پایا زبان مین سوزن بدن کم قوت طبیعت مکدر
حواس مین خلل گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگی دیکھا ایک پہاڑ پر مین ہون سامنے ہلال نیمچہ زن کھڑی ہی

ما

دو عیار بھی بیٹھے ہین ثریا حیران ہوئی کہ مین خواب دیکھ رہی ہون یا کسی طلسم مین گرفتار ہوئی ہون مین دربار
مین افلاک جادو کے تھی خواجہ عمرو ثانی سے اپنی بہن کے بابت عیاری طلب کر رہی تھی پھر مین
اس پہاڑ پر کیونکر آئی اور ہلال یہان تک کیونکر پہونچین اور یہ دونون عیار کون ہین مجھے یہان کیون لائے ہین
ثریا اسی فکر مین تھی کہ شاپور شیر دل نے کہا اے ثریا تاجدار کیون خموش ہو کچھ باتین کرو ثریا نے
کہا کہ آپ کون شخص ہین اور مین یہان کیونکر آئی ہون اس مقام کا کیا نام ہے میرے لانے سے آپ کا کیا
فائدہ ہوا خلاصہ مجھ سے بیان فرمایئے شاپور شیر دل نے کل کیفیت از ابتدا تا انتہا بیان کی ثریا تاجدار
اور ہلال نیچہ زن دونون بصدق دل مشرف با اسلام ہوئین اور دونون نے خواجہ عمرو ثانی اور شاپور شیر دل
کی بہت تعریف کی ہلال نے بعد تعریف و توصیف کے عرض کی کہ اے خواجہ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین
کچھ عرض کرون خواجہ نے کہا اے ہلال کیا کہتی ہو ہلال نیچہ زن نے عرض کی کہ خواجہ ہمارا اور ثریا کا اعلان
آپ کے ساتھ رہنا مناسب وقت نہین ہے اگر ہم دونون کنیزون کو حکم ہو تو ہم اپنی والدہ ماجدہ ملکہ فہیم
عقل آرا کی خدمت مین جائین اور انکو یہ مژدہ سنائین وقتاً فوقتاً ہم حاضر خدمت ہوتے رہینگے
خواجہ نے کہا اے ہلال کیا مضائقہ ہے مگر ہمسے وقتاً فوقتاً ملتی رہنا ہلال نے عرض کی خواجہ آپ کے
فرمانے کی کیا ضرورت ہے مین خود آپ کے قدم مبارک سے جدا ہونی گر مناسب وقت یہی ہے اسی مین بہتری ہے
یہ کہکر خواجہ سے ہلال نیچہ زن اور ثریا تاجدار رخصت ہوکر پاس ملکہ فہیم عقل آرا کے پہونچین اور انسے
کل کیفیت بیان کی فہیم نے بھی مذہب اسلام قبول کیا سامری جمشید پر لعنت کی خواجہ ان دونون کے جانے کے بعد
مع شاپور شیر دل طرف امیر ثانی کے چلے دو چار کوس راہ طے کر کے خدمت مین امیر کی پہونچے جیسے ہی امیر نے
خواجہ کو دیکھا خوش ہو گئے کہا اے خواجہ کہو کیا گذری خواجہ نے عرض کی حضور کے اقبال سے اچھی گذری کہ
ہلال نیچہ زن اور ثریا تاجدار اسکی بہن دونون کو مسلمان کیا امیر نے کہا پھر وہ دونون کہان ہین خواجہ
نے عرض کی حضور وہ دونون مجھ سے اجازت لیکر اپنی مان سے ملنے گئین انکا ہمراہ رہنا بچند وجوہ خلاف مصلحت
تھا وہ وقتاً فوقتاً ملتی رہینگی امیر نے فرمایا کہ خواجہ اب زمرد سے آغاز جنگ کیونکر ہو کیا بات کرنا چاہیے
عمرو نے کہا ابھی تو مین اسکو نہین عرض کر سکتا ہون سمجھ کے جواب دونگا یہان تو یہ چرچے ہین اب حال
زمرد کا بیان کیا جاتا ہے کہ اسنے ایک عرضی جو پاس افلاک کے بھیجی اسکے جواب مین عرصہ ہوا زمرد نے
بختگان سے کہا کہ عرضی بھیجے ہوئے دو روز کا زمانہ گذرا ہے مگر ابھی تک جواب نہین آیا اے بختگان نے کہا
دوسری عرضی میری طرف سے خداوند افلاک کو لکھو کہ مین نے ایک عرضی ارسال خدمت کی مگر ہنوز اسکے
جواب سے مشرف نہوا قدرت اب میرے باب مین کیا ارشاد فرماتے ہین مجکو اب تاب مقابلہ نہین ہے کوئی مددگار
میرے پاس باقی نہین رہا اب جلد خبر لیجیے نہین تو اہل اسلام مجھے تنگ کرینگے یہ عرضی لکھوا کر ایک نامہ دار
کے ہاتھ پاس افلاک کے بھیجی نامہ دار جب دربارگاہ افلاک پر پہونچا ملازمون سے اطلاع کرائی افلاک نے
اسکو اندر بلا لیا اور اسکے ہاتھ سے عرضی لیکر لفافہ چاک کیا دیکھا تو اسمین یہ مضمون تحریر ہے افلاک نے
عرضی پڑھ کے علامہ سے کہا کہ کیون ملکہ عالم اب تم کیا کہتی ہو مین مدد زمرد کے واسطے کسکو بھیجون علامہ بن دانا
نے کہا مین ابھی اسکی فکر نہین کر سکتی ہون کیونکہ مجھپر یہ دن بہت ہی سخت ہین میرا قصد ہے کہ بارے چندے مین یہانسے
چلی جاؤن افلاک نے کہا اے ملکہ عالم آپ پھر کہان جایئے گا علامہ نے کہا کہ مین کچھ دنون کے واسطے باغ شاداب

مین جاکر رہونگی بلکہ خداوند بھی اپنی بارگاہ سے باہر قدم نہ نکالین تو بہت بہتر ہی افلاک نے کہا پھر ای ملکہ اگر زمرد پر اہل اسلام نے زیادتی کی تو اُسکا بچانے والا کون ہی علامہ نے کہا آپ زمرد سے کہلا بھیجیے کہ وہ بخوف طبل جنگی بجوائے بروقت جنگ ایک نقابدار آئیگا سب کو ایک عجائب تماشا دکھلائیگا مگر آپ بارگاہ کے باہر قدم نرکھیگا افلاک نے اقرار کیا اور کہا مین اپنی بارگاہ سے بیٹھ کے تماشا دیکھونگا جب تک تم نہ آلوگی باہر نہ نکلونگا علامہ نے جب اُسکے سمجھانے سے فراغت پائی پر پرواز پیدا کر کے اُڑی اور باغ شاداب مین آکر پہونچی افلاک نے زمرد سے کہلا بھیجا کہ تم طبل جنگی بجواؤ بروقت جنگ نقابدار قدرت آئیگا جو کسی نے نہین دیکھا وہ تماشا دکھائیگا زمرد نے جو یہ کیفیت سنی بہت خوش ہوا تختگان سے بلا کے کہا تختگان نے طبل جنگی بجوایا ہرکارے اسلام کے یہ خبر سنکر روانہ ہوئے خدمت مین امیر کی آئے ہاتھ اُٹھاکر دعا دی اور عرض کی کہ حضور زمرد نے طبل جنگی بجوایا ابھی ایک ہرکارہ پاس سے افلاک کے آیا تھا اُسنے زمرد بے ایمان سے کہا کہ افلاک نے کہا ہی ای زمرد تم طبل جنگی بجواؤ خوف نہ کھاؤ کل عین وقت پر ایک نقابدار آئیگا تماشا سب کو دکھائیگا اُسنے اُسکے کہنے پر عمل کیا طبل جنگی کو حکم دیا امیر نے یہ سنکر فرمایا کہ خواجہ ہمارے لشکر مین بھی بعنایت الٰہی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جوانان صف شکن آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے کسی نے تلوار کو پتھر چڑھایا کسی نے تسمہ پر لگایا کسی نے صیقل گر کو بلا کے تلوار درست کرائی کسی نے تیرون کو درست کیا کسی نے گرز کو صاف کیا کوئی زرہ کی درستی مین مصروف ہوا کسی نے خود کو مانجا کوئی اپنے دوست کے خیمے مین گیا باتین لڑائی کی کرنے لگا کہ بھائی صبح کو روز امتحان ہی اگر خدا زندہ پھیر کے لائیگا پھر یہی عیش و عشرت کی باتین ہونگی اگر مر جائینگے تو نام پردۂ دنیا پر کر جائینگے کوئی کہتا ہی زمرد فراری ہی ہزار دن مرتبہ لڑائی سے بھاگا یہ کیا مقابلہ کریگا جب کڑی پڑیگی پھر بھاگ نکلیگا کوئی کہتا ہی کیون بھائی وہ نقابدار کون ہی جو صبح کو آئیگا دیکھین کیسا جوان ہی کیا کیا کمال رکھتا ہی کس سے پہلے مقابلہ ہوتا ہی کون زیر کرتا ہی رات بھر تو بہادرون مین یہ باتین رہین لطف کی حکایتین رہین جب فوج ثوابت و سیارگان فرار ہوئی اور نقابدار زرین پوش فلک نے نقاب تیرگی کو اپنے چہرہ روشن سے اُٹھایا اور نیزہ خطوط شعاع کو ہاتھ مین لیکر تمام دنیا کو اپنے نور سے منور فرمایا صاحبقران اعظم و شان فریضہ سحر سے فراغت کر کے بقصد جنگ طرف میدان کارزار کے چلے بہادرون نے بھی اپنے اپنے مرکب چمکائے امیر ثانی کے ہمراہ ہوئے میدان مین آکر لشکر اسلام صفین جما کر ٹھہرا دیکھا سامنے سے زمرد ثانی مع اپنی فوج کے آتا ہی اُسنے بھی آکر میدان مین صف بندی کرائی گرد کیتون نے گرڑ کا کہا نقیبون نے دنیا کی مذمت تمہید اً بیان کی کہ ای سرداران صف شکن و ای پہلوانان تیغزن یہ حال ظاہر ہی ہر ایک اس رمز سے ماہر ہی کہ دنیا بے ثبات ہی براے چند سے حیات ہی ہمیشہ کوئی اس دنیاے ناپایدار مین رہا نہین بجز ذات پروردگار کسی کو بقا نہین اگر ہزار برس تک کوئی جیا ایک روز ذائقہ موت کا چکھے گا اسکے طلبگار نامرد ہین مرد اس سے گریزان ہین بڑے بڑے لوگ اسکی مذمت مین کہہ گئے ہین کہ دنیا مقام آرام نہین جاے مدام نہین جب دنیا کی یہ حالت ہی اور زیست کی یہ کیفیت تو اس عمر دو روزہ کے لیے سب اسباب دنیوی بیکار مگر نام آوری درکار ہی جو نام کریگا تا قیامت اُسکے زندہ رہیگا محفل مین بہادرون کی جب ذکر آئیگا جری کہا جائیگا بہادر فاتحہ خیر سے یاد کرینگے بعد مردن بھی عزت ہوگی روح کو راحت ہوگی اگر کسی نے بدنامی کا بار سر پر لیا تا قیامت ذلیل و خوار رہا جہان ذکر آئیگا بودا کہا جائیگا بہادر نفرت کرینگے کم ہمتی پر لعنت بھیجینگے تا بہ قیامت ذلیل و خوار رہیگا بہادر کا ذکر تا قیامت یادگار رہے گا

بہادران

نقیبون نے جو دنیا کی مذمت کے پیرایہ مین ایسی ایسی باتین کین لشکرون مین خروش ہوا سب کو حرارت کا جوش ہوا بہادر جھومنے لگے لشکر حریف پر کڑی نگاہین ڈالنے لگے کسی نے تلوار میان سے نکالی کسی نے کمان سنبھالی کوئی نیزے کو تکان دینے لگا کوئی گھوڑے کی باگ لینے لگا بہادرون کی عجیب حالت ہوئی سب نے چاہا گھوڑون کو بڑھاوین فوج حریف پر جا پڑین کسی نے دو چار قدم پیسے رہوار کو بڑھایا امیر ثانی نے پلٹ کے دیکھا اُس جری نے پھر گھوڑے کو روک لیا قاعدے سے کھڑا ہو گیا لشکر زمرد ثانی پر اُداسی چھائی تھی آپسمین سب کہتے تھے کہ زمرد دیوانہ ہوا ہے صاحبقران سے مقابلہ کرتا ہے کتنی بار اُنھین سے شکست کھائی بھاگا اب پھر اُنھین سے مقابلہ کیا ہے اسکی قضا دامنگیر ہے آج یہ ضرور امیر کے ہاتھ سے مارا جائیگا بجز حسرت و افسوس کچھ اسکے ہاتھ نہ آئیگا بعضے کہتے تھے زمرد وہ وقت ہی کا ہے کو آنے دیگا جب ذراسا دباؤ پڑیگا بھاگ کھڑا ہوگا فوج والے تو یہ باتین کر رہے تھے یہان بختگان نے زمرد سے کہا ای خداوند ابھی تک کوئی براے مدد نہین آیا بڑے تعجب کی بات ہے اب تو لشکر بھی میدان مین آچکا بڑی غلطی ہوئی جب آنے والا آچکیگا تب طبل جنگی بجتا اب اگر وہ نہ آئیگا تو کیا کیفیت ہوگی بُری حالت ہوگی مین جانتا ہون افلاک بھی شوکت اہل اسلام اور عیارون کی عیاریان دیکھ کے خائف ہو گیا اور اس حیلے سے ہم لوگون کو مقابلے مین اہل اسلام کے بھیجدیا آپ الگ رہا یہ تو اُسنے بہت بڑا مکر کیا اگر کوئی مدد کو نہ آئیگا تو ہم لوگون کا تو خاتمہ ہو جائیگا بختگان زمرد سے یہ باتین کر رہا تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی زمرد نے کہا کہ بختگان دیکھ کوئی مدد کو آتا ہے سب لوگ اُس طرف دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ ایک نقابدار سرخ پوش نیزہ ہاتھ مین لیے چلا آتا ہے آتے آتے لشکر زمرد مین پہونچا اور زمرد کو سلام کیا اور کہا اب مجکو اجازت میدان مرحمت ہو زمرد نے کہا ای نقابدار جاؤ خداوند افلاک تم کو مظفر و منصور کرین نقابدار اجازت لے کر میدان مین آیا اور نعرہ کیا کہ ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آئے اسکی نعرہ کی صدا سنکے جمہور جہانسوز نے اپنا مرکب پرے سے نکالا اور خدمت امیر مین آکے عرض کی ای شہریار اجازت میدان دیجیے امیر نے جمہور کو رخصت دی جمہور گھوڑا اُڑا کے مقابلے مین نقابدار کے آئے نقابدار تنگاور زن ہوا جمہور سے نیزہ چلنے لگا بڑی دیر تک نیزہ چلا ایک مقام پر نقابدار نے نیزہ جمہور کا کاٹا جمہور نے چاہا مین نیزہ نکالون گھوڑے کو بائین جانب اشارہ کیا ہاتھ کو تکان دی جیسے ہی جھٹکا دیا دیکھا میرے ہاتھ مین ایک مار سیاہ ہے جمہور نے چاہا کہ اس مار سیاہ کو زمین پر پٹک دون مگر اُس مار سیاہ نے اتنی مہلت نہ دی کمر سے جمہور کی لپٹ گیا اور زور کیا کہ جمہور گھوڑے سے کچھ بلند ہوئے جمہور نے دونون ہاتھون سے یال مرکب کو مضبوط پکڑ کے لنگر قایم کیا اگر وہ لنگر کو کب سماعت کرتا ہے جمہور کو اُٹھا کر آسمان کی طرف لے چلا خواجہ نے کہا لشکر زمرد مین ساحر بھی ہین جب تو سے کچھ زور نہ چلا تو یہ ترکیب کی امیر ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی بہت حیران ہوئے عمرو ثانی رکاب پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے اُنسے فرمایا ای خواجہ یہ کیا ہوا جمہور طرف آسمان کے کیونکر چلے گئے خواجہ نے عرض کی ای آقاے نامدار آپ نے ملاحظہ نہین فرمایا جمہور کے ہاتھ مین نیزہ مار سیاہ بنگیا وہی اُنکی کمر مین لپٹ کرکے اُڑا امیر نے بہت افسوس فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر خواجہ یہ ملعون اسی طرح لڑیگا تو کا ہیکو کوئی اس سے سر بر ہوگا یہ سب کو یونہین گرفتار کرکے لیجائیگا سواے افسوس کچھ ہمارے ہاتھ نہ آئیگا امیر تو خواجہ سے یہ فرما رہے تھے مگر زمرد بے ایمان بختگان سے کہتا تھا کیون بختگان اب لشکر اسلام کہان

بچ کے جائیگا تمنے اس نقابدار کے سحر کو دیکھا جمہور کی کمر مین سانپ لپٹ گیا اور لے اُڑا اصل تو یون ہی کہ
افلاک نے اب ہمارے حال پر توجہ کی جو ایسے مددگار کامل کو ہماری مدد کے واسطے بھیجا زمرد بختگان
سے تو یہ باتین ہو رہی تھین نقابدار نے پھر نعرہ کیا کہ ای فرقہ خدا پرستان کیا اب تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو
میرے مقابلے مین آئے سپہ گری کے فن دکھلائے یہ صدا جو لشکر اسلام مین پہونچی ابراہیم بن مالک نے
اپنا گھوڑا صف سے نکالا خدمت مین امیر کی آکر عرض کی ای شہریار رخصت مرحمت ہو مین جاکر اُس سے مقابلہ
کرونگا امیر نے فرمایا ای ابراہیم تم جانتے ہو کہ یہ جوان ازروے فنون سپہ گری مقابلہ کرتا ہی یہ خیال تمھارا
غلط ہی یہ نقابدار ساحر ہی تمنے جمہور جانسوز کی کیفیت دیکھی کس حسرت و یاس سے گرفتار ہو گئے جب یہ کیفیت
ہی تو مین تمکو اجازت نہ دونگا جہان تک ممکن ہوگا خود مقابلہ کرونگا ابراہیم نے عرض کی ای آقاے نامدار جبتک
غلامان جانباز کے تن مین جان ہی وہ کیونکر گوارا کرینگے آپ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے امیر ثانی مجبور ہوئے
کہا ای ابراہیم جاؤ حوالے خدا کے کیا پروردگار تمکو مظفر و منصور کرے ابراہیم اجازت لے کر میدان مین آئے
نقابدار کو دیکھا کہ کلمات لاف و گزاف بک رہا ہی کہ فوج اسلام کو تباہ کر دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا میرے
مقابلے کی کسکو تاب ہی اہل اسلام نے بہت سر اُٹھایا کچھ نہ کر سکے ایک سردار ابھی میرے سامنے سے فرار ہو گیا ہی
ابراہیم نے یہ باتین سنین اللہ اکبر آواز دی او نقابدار کیا بیہودہ بکتا ہی تیری کیا مجال ہی جو لشکر اسلام کے ایک ادنی
سے جاکر مقابلہ کر سکے وہان کا ایک غلام تیری مشکین باندھ لینے کو کافی ہی تو کیا ہمکو زیر کریگا بس کوئی کلمہ یاوہ گوئی
کا زبان سے نہ نکالنا لا جو حربہ رکھتا ہو نقابدار نے وہی نیزہ ابراہیم پر مارا ابراہیم نے خالی دے کر مرکب کو پھیرا
اسنے نیزہ گانٹھ لیا اُسنے نیزے کو ہلکان دی ابراہیم کے ہاتھ مین نیزہ مار سیاہ بنگیا اُنھون نے بھی چاہا کہ مین نیزے
کو زمین پر پھینک دون مگر اُس مار سیاہ نے اتنی مہلت نہ دی کمر مین ابراہیم کی لپٹ کے لے اُڑا گھوڑا ابراہیم کا کوتل
ہو گیا امیر نے یہ کیفیت دیکھی بہت سرد ہوئے خواجہ عمرو سے ارشاد فرمایا کہ خواجہ اگر اس نقابدار سے برسون
مقابلہ رہیگا تو بھی کوئی اس سے سر بر نہوگا کہان ازروے سحر لڑنا کہان زور بازو سے بیکار کرنا امیر تو خواجہ سے
یہ باتین کر رہے تھے کہ نقابدار نے اپنے گھوڑے کو دور تھوڑا آگے بڑھا کے نعرہ کیا کہ منم نقابدار قدرت
ای اہل اسلام بس اب تم مین سے کوئی برائے مقابلہ نہ آیگا سب نے ہمت ہار دی خیر اب آج تو مین جاتا ہون
کل پھر آکر تم سب سے مقابلہ کرونگا سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا کسکی مجال ہی جو میرے مقابلے مین آسکے سر میدان
مجھسے آنکھ ملا سکے نقابدار یاوہ گوئی کرتا ہوا زمرد کے قریب آیا زمرد کو سلام کیا اور کہا کہ اب مین اپنے بیشے مین
جاتا ہون زمرد ثانی نے نقابدار کی بہت تعریف کی اور کہا ای نقابدار اب تم کب آؤگے نقابدار نے کہا کہ مین
کل پھر حاضر ہونگا آپ خاطر جمع رکھیے کل سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا یہان ایک کو نہ چھوڑونگا نقابدار
تو یہ کہکے طرف اپنے بیشے کے چلا گیا ادھر دونون لشکر اپنی اپنی طرف پلٹے زمرد ثانی جو اپنی بارگاہ مین آیا
بختگان سے کہا کہ آج نقابدار نے کیا کار نمایان کیا ہی مین یقین کرتا ہون کہ اگر نقابدار کل بھی آئیگا تو ضرور
لشکر اسلام کو قید کرکے لیجائیگا بختگان کہتا ہی اب بچنا لشکر اسلام کا دشوار ہی واقعی افلاک نے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ
جو کچھ اسپر ناز و افتخار کرین وہ بجا ہی زمرد نے حکم دیا کہ ساقیان سیمین عذار اور ماہرویان پری رخسار حاضر بارگاہ
ہون آج ما بدولت شب بھر مصروف عیش رہینگے صبح کو پھر مقابلہ مسلمانان مین جائینگے اپنی قدرت کا تماشا
دکھائینگے اب مسلمان میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین سب کو گرفتار کرونگا سرتابی کی سزا دونگا

بختگان نے کہا کہ بہت باتین نہ بنایئے کسی کو زیادہ قدرت نہ جتایئے اگر بہت جی خوش ہوا ہی تو تھوڑی دیر شغل مینوشی لولیان حور لقا سے گرمجوشی ہو رقص و سرود کا سامان ہو دم بھر دل شادان ہو تھوڑی دیر یہ صحبت رہے صبح کو جب میدان مین مقابلہ ہو گا سب حال کھلجائیگا ابھی سے پیشین گوئی کی کیا ضرورت ہی زہرد نے بختگان کے کہنے پر عمل کیا خموش ہو رہا ساقیان پری پیکر و مہ جبینان حور منظر حسب الحکم محفل مین آئین دور شراب چلنے لگا ارمان نکلنے لگا نازنینان حور جمال غزلین گانے لگین دل کو لبھانے لگین ایک پری پیکر حور منظر نے یہ غزل گائی غزل

آئینہ بنکر رہون ہر وقت پیش روے دوست
ہم تو بیتاب ہوئے دل پر ہوا قابو دوست
سر یہ پٹکا کی نہ چھوڑین عاجزی کی عادتین
اے خوشا وہ سینہ جو آئے تہ زانوے دوست
آتی ہی آواز عاشق کی کنار قبر سے
تو بھی دیوانہ ہو ناصح دیکھ لے گر روے دوست
سیر جنت خوب جب رضوان مجھے دکھلا چکا
جب ہلال آیا نظر سمجھا کہ ہی ابروے دوست
ماہ بدلے میری عادت کا بدلنا ہی محال
جاے دل سینے مین ہی در کعبہ کے موے دوست
حسرت دیدار مین کیا کیا نہ تڑپی عندلیب
سونگھ لے پھر دامن گل آ رہی ہی بوے دوست
دلفریبی ہو چکی اب کیا غرض الطاف سے
صید کیا صیاد افگن ہو گئے آہوے دوست
خاکسارون کو نشیب آرزو در کار ہی
یہ وہ پہلو ہی کہ جو ہوتا تھا ہم پہلوے دوست
فتنہ ہاے چشم سحر آلود کی ہین شہر مین
چلتے چلتے دیکھ لین پھر اک نظر ہم روے دوست
سخت جانی کا برا ہو دل ہی شرمندہ نسیم
وہ یہ سمجھے دیکھا کر سے دیکھا کر تین سوے دوست
بے تکلف افعی رہزن کا ہوتا ہی یقین
چوستے ہین پاؤن آکر بارہا گیسوے دوست
عاشقون کی آرزو بعد فنا بھی ہی یہی
آج خالی دوست کے پہلو سے ہی پہلوے دوست
دل تڑپتا ہی طبیعت مین ہی کیا کیا کچھ خیال
بے تامل منھ سے نکلا ہاے لطف کوے دوست
لیسے بہتر روشنی یاقوت و گوہر مین نہین
چاند کوئی ہو مگر مین دیکھتا ہون روے دوست
کچھ نہ کچھ ہر شخص کو اُس سے تعلق ہی ضرور
تا قفس لائی صبا جس دم چمن سے بوے دوست
قسمت اپنی اپنی اسمین کیا کسی کا اختیار
ہی زمین تکیہ بجائے تکیہ ہی پہلوے دوست
کاٹ لین ہم آپ سر اپنا توقف کیا ضرور
عرش سے بہتر سمجھتا ہون زمین کوے دوست
سچ تو یہ ہی مرگ عاشق کے تصدق جایئے
کس طرف کس جا نہین افسانہ جادوے دوست
زینت جاوید رکھتا ہی لباس دوستی
پھر گیا خنجر کا منھ شل ہو گئے بازوے دوست
ناصحا بے راہ اپنی جاتے ہین اب سوے دوست
جب نظر پڑتی ہی میری جانب گیسوے دوست
جان نثاری کے مزے عاشق سے پوچھا چاہیے
بدلے خلعت کے ملے دو گز زمین کوے دوست
تجکو سمجھاتا ہی کیا پھر تجکو سمجھانا پڑے
دیکھیے کس دن میسر ہو ہمین پہلوے دوست
بدر کو دیکھا تو سمجھا عارض تابان یار
نور تن کیا یہ نگین ہی قابل بازوے دوست
عشق وہ شی ہی کہ پتھر مین بھی کرتا ہی اثر
کوئی محو روے جانان کوئی محو روے دوست
ہی ترا معشوق بھی عاشق کہین اے عندلیب
ہم ہین ہم پہلو سے ہجران دل ہی ہم پہلوے دوست
ہر طرف تیر نگاہ ناز کرتے ہین شکار
ہی بعید از شرط الفت بخشش بازوے دوست
چاہیے قاتل زمان جاگتن اتنا لحاظ
چشم مصروف نظارہ سر تہ زانوے دوست
ہان خدا را اے اجل اتنا توقف چاہیے
پیرہن ہی خاکسارون کا غبار کوے دوست

نازنین نے جو یہ غزل گائی اہل محفل کی عجیب حالت ہوگئی سب تعریفین کرنے لگے سرد آہین بھرنے لگے کسی نے کہا بھائی صاحب کیا اچھی غزل گائی ہی جی خوش کردیا زہرد بھی تعریفین کر رہا ہی دور شراب بڑی جل رہا ہی یہان تو یہ کیفیت تھی مگر امیر ثانی جو اپنے لشکر کی طرف پلٹ کے آئے داخل بارگاہ ہوئے خواجہ عمرو ثانی حاضر خدمت ہوئے امیر نے کہا خواجہ تمنے آج کا معرکہ دیکھا کچھ سمجھ مین نہین آتا آخر اس نقابدار سے کیونکر مقابلہ ہوا اسکو کون زیر کرے یہ تو اسی طرح مقابلہ کرکے روز دو تین سردارون کو گرفتار کرلیجایا کریگا خواجہ نے عرض کی کہ حضور مین اس امر کی تحقیق کرتا ہون کہ یہ نقابدار کون ہی اور اسکا مقام سکونت کہان ہی امیر ثانی اور خواجہ تو یہ باتین کر رہے تھے کہ ہرکارے حاضر خدمت ہوئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور زہرد کے یہان طبل جنگی بج رہا ہی امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی

بعنایت الٰہی نقارۂ رزمی پر چوب پڑے یہان طبل جنگی بجنے لگا سردار مصروف طیاری جنگ ہوئے آپسمین گفتگو ہونے لگی ایک دوسرے سے کہتا تھا کہ یہ نقابدار کون ہی از روے سحر سردارون کو گرفتار کرکے لیگیا صبح کو پھر یقین ہی یہی میدان کارزار مین آئیگا سب کو گرفتار کرکے لیجائیگا بعض کہتے ہین کہ خدا کچھ سامان پیدا کر دیگا غیب سے مدد ہوگی سب بلا رد ہوگی کفار پچھتائینگے اپنے کئے کی سزا پائینگے یہان رات بھر یہی باتین رہین جب عابد شب زندہ ماہ نے سر سجدۂ غروب مین جھکایا اور آفتاب عالمتاب نے اپنی روشنی سے دنیا کو پر نور فرمایا دونون لشکر میدان کارزار مین آئے نقیبون نے نقابت کی کرکیت کرچکا کہکر ہٹے کہ دیکھا سب نے صحرا سے گرد اڑی جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو وہی نقابدار ظاہر ہوا قریب لشکر آکر امیر ثانی کو سلام کیا اور اجازت میدان لے کر گھوڑا چمکاکے میدان مین آیا نعرہ کیا ای فرقہ خدا پرستان مین وہی نقابدار قدرت ہون جو کل تم سب کے حوصلے پست کرگیا تھا آج پھر اسی ارادے سے آیا ہون سب کو مزا چکھا دونگا اپنی جرائت دکھا دونگا ہان تم مین سے کوئی ایسا ہی جو میرے مقابلے مین آئے نقابدار نے جو یہ کلمات لاف وگزاف کہے تو بدیع الزمان نے گھوڑا بڑھایا سامنے امیر کے آئے اور کہا کہ اب مین آج اس نقابدار سے مقابلہ کرونگا امیر نے فرمایا کہ آپ کا جانا مناسب نہین ہی کیونکہ سحر کے سامنے زور بیکار ہی اگر کوئی پہلوان نامی ہوتا تو آپ اس سے مقابلہ کرتے بدیع الزمان نے کہا کہ یہ تو آپ سچ فرماتے ہین سحر سے اور قوت سے مقابلہ نہین ہوسکتا لیکن آپ سُن رہے ہین کہ یہ ملعون کیا کیا کلمات طعن وتشنیع کر رہا ہی گو اب مجکو وہ جوش باقی نہین ہی ہوس جنگ جاتی رہی یہ سب ولولے ملک قاسم کے دم تک تھے اُنکی وجہ سے کچھ عجب لطف ملتا تھا اُنکا مرنا تو قیامت ہی ہوگیا سارا ولولہ جاتا رہا اب جی نہین چاہتا کسکو دکھائین جب دیکھنے والا نرہا واقعی عجب بہادر تھا اصل یون ہی کہ اپنا مثل جرات وقوت ولیاقت وشوکت مین نرکھتا تھا مگر قضا نے نہ چھوڑا اُنکے مرنے سے تو ہماری عجیب کیفیت ہوگئی شوق جنگ تو بالکل نہین رہا آپ نے بارہا ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ مین اب امور جنگ مین بہت کم دخل دیتا ہون لیکن اسوقت اسکے کہنے سے دلپر چوٹ لگی یہی جی مین آیا کہ زبان اسکی کھینچ کر پھینکدون بدیع الزمان نے جو قاسم کا ذکر کیا تو امیر ثانی کو بھی صدمہ ہوا بدیع الزمان کی طرف سے جب یہ یقین ہوا کہ یہ اب سمجھانے سے نہ رکینگے مجبور ہوکے فرمایا آپ کو اختیار ہی خدا کے حوالے کیا تشریف لیجایئے بدیع لزمان میدان مین آئے نقابدار کے سامنے آکر نعرہ کیا کہ او بیہودہ یاوہ گو مکار غدار کیا بیہودہ بکتا ہی کل سحر کرکے دو سردارون کو کیا گرفتار کرلیا کہ پھولے نہین سماتا ہی بس اب کوئی کلام بیہودہ منھ سے نہ نکالنا یہ میدان کارزار ہی یاوہ گوئی کی جگہ نہین لاجواب رکھتا ہی نقابدار نے کہا آپ پہلے وار کیجیے بدیع الزمان نے فرمایا کہ ہمارا یہ دستور نہین ہی جب تیری طرف سے ہمکو خدا بچائیگا تب ہم بھی وار کرینگے تو پہلے وار کر نقابدار نے وہی نیزہ بدیع الزمان کو مارا بدیع الزمان نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا چاہتے ہین کہ بیچ سے گانٹھ کے نیزہ اسکا ہوائی کردین کہ نقابدار نے کہا او جوان سنبھل کے وار کرنا دیکھ تیرے ہاتھ مین کیا ہی اب جو بدیع الزمان نے ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ سانپ میرے ہاتھ مین ہی انھون نے چاہا کہ مین اسکو زمین پر پٹک کر تیغ آبدار میان سے لون مگر وہ سانپ کمر مین بدیع الزمان کی لپٹ گیا اور طرف آسمان کے لے اُڑا اب تو زمرد نے بختگان سے کہا ای بختگان مجھے یقین ہوا کہ واقعی افلاک صاحب قدرت ہی اور خداوند ہی دیکھا تونے

اب کون مشکل ان کے نامی و نامدار ہی جب انکی یہ کیفیت ہوگئی تو اب مجھے امید فتح قوی ہی بختگان
نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے اسی طرح سب سردار گرفتار ہو جاینگے امیر ثانی سب کا داغ اُٹھاینگے وہان زہرد
اور بختگان مین تو یہ باتین ہو رہی تھین یہان نقابدار نے پھر وہی یاوہ گوئی شروع کی شاہزادہ نور الدہر نے
جو یہ کیفیت دیکھی کہ سانپ کمر مین لپٹ کے والد نامدار کو اُٹھا لیگیا اور نقابدار یاوہ گوئی کر رہا ہی انکو تاب
نہ آئی گھوڑا اچکا کے روبرو صاحبقران زمان کے آئے عرض کی کہ اب اس غلام کو بھی اجازت میدان مرحمت ہو امیر
نے فرمایا ای جگر بند ابھی تمنے کیفیت دیکھی سحر کے مقابلے مین قوت کوئی چیز نہین ہی تجھسے تو یہ ہرگز نہوگا کہ دیدہ و دانستہ
تمکو اسکے مقابلے مین بھیج کے گرفتار بلا کراؤن نور الدہر نے عرض کی سماعت فرمائیے کہ وہ مردود کیا کیا بیہودہ بک
رہا ہی آخر اسکا کیا علاج ہی امیر نے فرمایا کہ مین اپنا جانا گوارا کرتا ہون لیکن آپ صاحبون کو اجازت دینا گوارا
نہین ہی نور الدہر نے عرض کی کہ ہم اسکو کب گوارا کرینگے کہ ہماری موجودگی مین آپ اس مکار کے مقابلے مین تشریف
لیجائین ان ہمارے بعد حضور کو اختیار ہی امیر ثانی نے جب انکو بھی کسی طرح رُکتے نہ پایا تو مجبور ہو کے فرمایا کہ اچھا اگر
نور نظر جاؤ خدا کے حوالے کیا حافظ حقیقی تمکو اسکے مکر سے بچائے بفتح و فیروزی ہمسے ملائے نور الدہر اجازت
پاکے میدان مین آئے نقابدار کو للکار کے کہا کہ او اجل رسیدہ کیون زیادہ یاوہ گوئی کرتا ہی لا جو حربہ رکھتا ہو نقابدار
غدار نے وہی نیزہ شاہزادہ نور الدہر پر بھی مارا نور الدہر نے نیزے کو نقابدار بدکردار کی بغل مین دبا کے چاہا کہ
مین جھٹکا دون اور نیزہ اسکے ہاتھ سے چھین لون نقابدار نے کچھ اسم سحر پڑھ کے انکی طرف پھونکا کہ گھوڑا انکا چراغ پا
ہوا نور الدہر نے چاہا کہ مین گھوڑے کو سنبھالون نقابدار نے نیزے کو زور سے جھٹکا دیا نور الدہر کا گھوڑا تو چراغ پا
ہو ہی رہا تھا یہ تو اُسکے سنبھالنے مین مشغول تھے جھٹکا جو پڑا گھوڑے پر سے پٹری نہ رہی شاہزادہ پشت زین سے بروے
زمین گرا نقابدار بدکردار نے نیزہ اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا وہ نیزہ بھی ایک افعی سیاہ بنگیا اور شاہزادے کی کمر مین
لپٹ کے لے اڑا تب تو لشکر اسلام سے ایک صدائے فریاد بلند ہوئی نقابدار نے اپنا مرکب میدان سے
موڑا اور سامنے زہرد کے آیا زہرد نے کہا ای نقابدار کیا تعریف کیجائے تمنے تو وہ سحر کیا کہ اگر سامری جمشید
ہوتے تو تمہارا حلقہ غلامی اپنے کان مین ڈالتے واقعی تم بندہ خاص قدرت ہو صاحب جرأت ہو اب کیا ارادہ
ہی نقابدار نے کہا اب مین طرف اپنے خیمے کے جاتا ہون کل پھر بوقت جنگ آؤنگا اسی طرح دو سردار کل بھی گرفتار
کر لیجاؤنگا زہرد نے کہا اگر خدمت مین خداوندی جاتا تو ہماری طرف سے سجدہ کر کے کہدینا کہ مین آپکی قدرت
کا قائل ہون پھر اسی طور سے ہمیشہ نظر عنایت رکھیے گا نقابدار بہت بہتر کہکر طرف اپنے خیمے کے روانہ ہوا یہان
امیر ثانی بھی مغموم و متفکر طرف اپنی بارگاہ کے پلٹے جب داخل بارگاہ ہوئے تو شہریارون سے فرمایا کہ اب کیا مناسب
ہی یہ تو اسی طرح روز آئیگا دو سردار دنکو گرفتار کر کے لیجائیگا سحر کے سامنے جرأت و شوکت و توانائی و قوت کچھ کام
نہین دیتی سب گرفتار و مبتلا ہونگے خواجہ عمرو ثانی نے عرض کی کہ آقاے نامدار میرے نزدیک ایک
امر بہتر ہی کہ آپ زہرد سے آٹھ روز کی مہلت طلب فرمائیں پھر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا امیر نے ارشاد کیا کہ خواجہ
اگر اُسنے مہلت نہ دی تو مفت کی ذلت ہوئی خواجہ نے عرض کی کہ جب حضور نے اُسکو صدہا بار مہلت دی
ہی تو وہ کیون نہ دیگا امیر نے کہا تمہین اسکا اختیار ہی مین نامہ تو زہرد کو نہ لکھونگا ہان زبانی کہلا بھیجو لیکن ایسا
نہ ہو کہ مین نامہ لکھون اور وہ ملعون نامے سے بے ادبی کرے نامہ دار نہ دیکھ سکیگے تو مفت مین وہ بھی بیچارہ آفت
مین مبتلا ہو اور مین اُسکو نامہ لکھنا بُرا سمجھتا ہون خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہی زبانی پیام بھیجیے خواجہ تو یہ کہکر

بارگاہ سے باہر آئے امیر ثانی نے ایک ہرکارے کی زبانی زمرد کے پاس کہلا بھیجا کہ ای زمرد ہمارا دم گھبراتا ہی براے سیر و شکار جائینگے وہان سے آٹھ روز کے بعد واپس آئینگے ہمارے آنے تک جنگ موقوف رکھو جب ہم واپس آئینگے تو تمسے مقابلہ کرینگے پیامبر یہ سنکر وہان سے روانہ ہوا بارگاہ زمرد پر آیا اپنی اطلاع کرائی زمرد نے اندر بلایا پیامبر نے پیام دیا زمرد ثانی نے بختگان سے متوجہ ہوکے کہا ای بختگان دیکھا اب یہ پیام آنے لگے صاحبقران مہلت طلب فرمانے لگے اب تمھاری کیا راے ہی مہلت دون یا لڑائی موقوف نہ کرون بختگان نے کہا آپ کے نزدیک کیا مناسب ہی زمرد نے کہا مین تو مہلت دینا نہین چاہتا ہون بختگان نے کہا کہ میرے نزدیک بھی یہی بہتر ہی بختگان نے جو یہ کلمہ منہ سے نکالا ایک خدمتگار اُسکی پشت پر کھڑا تھا اُسنے اُسکے پیٹ پر ہاتھ رکھا بختگان نے پلٹ کے دیکھا خدمتگار نے کہا او ملعون کیون تیری شامتین آئی ہین ابھی مار ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا بختگان نے خیال کرکے جو دیکھا تو انداز سے معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو ثانی ہین کہا گیا اشارے سے کہا معاف فرمایئے گا مجھ سے واقعی خطا ہوئی خدمتگار نقلی تو خموش ہو رہا بختگان نے زمرد سے کہا کہ آپ کو اُنھون نے بارہا مہلت دی ہی بہتر ہی کہ آپ بھی مہلت دیجیے اور مہلت بھی بہت نہین طلب کرتے ہین صرف آٹھ روز کے واسطے کہین براے شکار جائینگے آپ کا کیا نقصان ہی زمرد نے کہا ای بختگان اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو بہتر ورنہ مین تو ہرگز مہلت نہ دیتا بختگان نے کہا حضور یہ امر خلاف ہی آپ اجازت دین بختگان کے کہنے سے زمرد ثانی نے آٹھ دن کی مہلت دی پیامبر سے کہا کہ ہمنے آٹھ دن کی مہلت قبول کی امیر براے شکار جائین پیامبر تو وہان سے رخصت ہوا بختگان نے زمرد ثانی سے کہا کہ اب آپ ایک عرضی خدمت مین خداوند افلاک کی روانہ فرمایئے مضمون اسکا یہ ہو کہ حمزہ نے ہمسے ایک پیامبر کی زبانی کہلا بھیجا تھا کہ ہمکو آٹھ دن کی مہلت دو یا تو ہم بعد آٹھ روز کے تمسے جنگ کرینگے یا خداوند افلاک کو چلکر سجدہ کرینگے ہمنے یہ پیام تمسے سنکر حمزہ ثانی کو آٹھ دن کی مہلت دی ہی زمرد ثانی نے یہی عرضی میر منشی سے لکھوا کر پاس افلاک جادو کے روانہ کی یہان پیامبر جو پلٹ کے آیا امیر کی خدمت مین دعاے دولت دے کر عرض کی کہ حضور اُس بیحیا نے مہلت دی ہی امیر نے خواجہ عمرو کو طلب فرمایا خواجہ حاضر ہوئے امیر نے فرمایا کہ خواجہ مہلت تو ملگئی اب کیا کرنا چاہیے عمرو ثانی نے عرض کی کہ حضور اب خواجہ زادون کو بلایئے اُنسے کیفیت دریافت فرمایئے کہ اب کیا کرنا لازم ہی امیر نے خواجہ زادون کو طلب کیا خواجہ زادے آئے امیر نے چوکی صندل کی بچھوائی خواجہ زادون سے کل کیفیت بیان فرمائی خواجہ زادون نے از روے رمل امیر ثانی سے کہا کہ آپ تردد نہ فرمایئے بحیلہ شکار جانب مغرب تشریف لیجایئے وہان پروردگار کوئی صورت مد دید اکردیگا یہ ساری شعبدہ پردازی علامہ بن دمامہ کی ہی جب تک وہ قتل نہ ہوگی یہ لڑائی یونہین رہیگی امیر نے خواجہ زادون کو خلعت مرحمت فرمایا اور رخصت کیا خواجہ زادے تو رخصت ہوکر اپنے خیمون مین آئے امیر نے اُسی وقت حکم دیا کہ سامان شکار درست ہو ہم براے شکار جائینگے حسب الحکم سب سامان شکار درست ہوا امیر ثانی نے عمرو ثانی اور کرب غازی اور اندلس عیار کرب کو ساتھ لیکر جانب مغرب حسب الاجازت خواجہ زادگان کوچ کیا شکار کھیلتے ہوئے چلے جب ایک منزل کو طے کیا تو امیر ثانی نے فرمایا کہ اب یہان تھوڑی دیر استراحت کرینگے بعدہ پھر چلینگے امیر تو وہان استراحت پذیر ہوئے مگر کرب غازی حسب دستور اندلس بن عمرو کو ہمراہ لے کر راستہ دیکھتے ہوئے چلے تھوڑی

دورن کے بعد کرب نے دیکھا کہ ایک چہار دیواری عالیشان نظر آتی ہی کرب نے اندلس بن عمرو سے
کہا کہ یہ چہار دیواری کیسی ہی اس جنگل مین کس نے مکان بنایا ہی عندلس نے عرض کی کہ حضور قریب تشریف
لے چلیے کیفیت معلوم ہوجائیگی کرب آگے بڑھے دیکھا ایک ٹیکرے پر ایک فقیر بیٹھا ہی کرب اُس
فقیر کے پاس آئے اور کہا کیون شاہ صاحب یہ مکان کسکا ہی کون اسمین رہتا ہی کرب تو اُس سے یہ دریافت
کر رہے تھے کہ انکے کان مین آواز گانے کی آئی کرب بیقرار ہو گئے فقیر سے کہا شاہ صاحب یہان گانا بھی
ہوتا ہی فقیر نے کہا کہ حضور یہ مکان وقف ہی یہان برائین اُترا کرتی ہین کوئی برات اُتری ہی آپ بھی اندر تشریف
لیجائیے ملاحظہ فرمائیے کسی کی ممانعت نہین ہی کرب نے جو درویش سے یہ کیفیت سنی اندلس بن عمرو سے
فرمایا کہ تم یہین ٹھہرو مین ابھی آتا ہون ذرا اس مکان کو اندر سے دیکھ آؤن اندلس تو وہین ٹھہرا کرب مکان کے
اندر آئے دیکھا مکان کاہے کو قصر بہشت ہی جو چیز ہی نایاب ہی انتخاب ہی ایک باغ بہشت آئین بنا ہی عندلیبان
خوشنوا ہر طرف نغمہ سرائی کر رہے ہین آمد بہار کا دم بھر رہے ہین درخت میوہ دار قدرت پروردگار کا
سمان دکھا رہے ہین دل لبھا رہے ہین غنچے مسکراتے ہین چٹکتے ہین عندلیبون کو چٹکیون مین اُڑاتے ہین
ایک سمت نرگس شہلا بصد ناز و ادا مصروف نظارہ بازی ہی ایک سمت سوسن کی زبان درازی ہی سبزہ
نودمیدہ لہک رہا ہی ایک ایک پھول مہک رہا ہی عروس بہار کا جوبن غضب ڈھاتا ہی ہر سمت سوائے
غنچہ و گل نظر نہین آتا ہی ہوائے عنبر بیز عطر خیز چل رہی ہی آرزوئے بلبل شیدا نکل رہی ہی فاختہ
کی کوکو قمری کے حق سرہ سے کیفیت تازہ و لطافت بے اندازہ حاصل ہوتی ہی قلب کو سرور ہوتا ہی وحشت
زائل ہوتی ہی ایک نہر آب مصفا جاری ہی اُسپر بھی عجیب کیفیت طاری ہی پانی موتی سے زیادہ آبدار ہی تہ
کی ہر چیز نظر آتی ہی اسقدر شفاف ہی عکس گلزار جو نہر مین پڑتا ہی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اُدھر بھی باغ لگا ہی
نہر کاہے کو شاہد گلزار کا آئینہ دار ہی قدرت پروردگار ہی فوارے مثل آہ عاشقان تا بہ فلک جاتے
ہین فرشتگان ملاء اعلے پر چھینٹین پڑتی ہین اپنے مقام سے سرک جاتے ہین کرب غازی یہ کیفیت
دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین دل مین کہتے ہین عجیب باغ پُر بہار ہی یہ کیفیت آج تک نگاہ سے نہین
گذری بڑا عالی ہمت والا مرتبت ہی جس نے اس باغ کو وقف عام کیا ہی کرب یہ کیفیت دیکھتے
جاتے ہین کہ سامنے ایک بارہ دری رشک پری نظر پڑی کرب غازی بارہ دری کی لطافت
اور خوبی عمارت کو دیکھنے لگے جس چیز پر انکی نگاہ پڑتی ہی پہرون اُدھر سے نظر نہین ہٹتی کرب غازی
تو محو نظارہ تھے ہر ایک چیز کو بحیرت دیکھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کرب غازی کے
سامنے آکر سلام کیا اور عرض کی کہ اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے اسقدر زحمت کیون گوارا
فرمائی کرب نے کل کیفیت اپنے آنے کی بیان کی اُس شخص نے کہا کہ حضور اندر تشریف لیچلین
جلسہ کو رونق بخشین کرب غازی اسکے ساتھ ساتھ چلے وہ بارہ دری کے اندر کرب غازی کو
لایا کرب غازی نے دیکھا کہ بارہ دری خوب سجی ہی ایک محفل جشن آراستہ ہی امرا شرفا وہان
بیٹھے ہین ایک جانب ایک مسند بچھی ہی اُسپر ایک دولھا سہرا باندھے ہوئے بیٹھا ہی دولھا نے
جو کرب غازی کو آتے ہوئے دیکھا تعظیم کو اُٹھ کھڑا ہوا لب فرش آکر کرب غازی کو سلام
کیا عرض کی اے شہریار تشریف لائیے کرب غازی کو اپنے ساتھ لیجا کر مسند پر بٹھایا ساقی بیچھے نے

جام کرب غازی کے پیشکش کیا اُنھون نے شراب پی ایک نازنین نے کرب غازی کو سلام کیا اور اشارے سے اپنے سازندون کو طلب کیا سازندے جلدی سے ساز ملا کر محفل مین آئے نازنین نے رقص شروع کیا دو تین توڑے ناچ کے کرب غازی کو سلام کر کے بیٹھ گئی سازندون نے پھر ساز ملائے نازنین نے یہ غزل شروع کی غزل

مین ہمیشہ عاشقِ پیچیدہ مویان ہی رہا
پر مرے حق مین تو سنگِ زیرِ دندان ہی رہا
پانون کب نکلے رکابِ حلقۂ زنجیر سے
جامۂ فانوس مین بھی شعلہ عریان ہی رہا
جلوہ اُس قاتل کا گر تیرا نہین حیرت فزا
شمعِ مہ ہالا نشین سر در گریبان ہی رہا
سب کو دیکھا اُس نے اور اسکو نہ دیکھا جون نگاہ
ملکِ دل اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا
دین و ایمان ڈھونڈھتا ہی ذوق گیا اُسکو تیر

بعد مردن بھی خیالِ چشمِ فتان ہی رہا
قبر پر پیچیدہ میری عشقِ پیچان ہی رہا
بندھ سکا ہمسے نہ مضمون گیسوہان تنگ کا
توسنِ وحشت ہمارا گرم جولان ہی رہا
آدمیت اور شی ہی علم ہی کچھ اور شی
دیدۂ بسمل نے کیا دیکھا کہ حیران ہی رہا
مدتون دل اور پیکان دونون سینے مین رہے
وہ رہا آنکھون مین اور آنکھون سے پنہان ہی رہا
تجھ بن آہین رہتا ہی گویا رنگ بوے گل
اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا

سبزۂ تربت مرا وقفِ غزالان ہی رہا
پستۂ قندی ہی کام غیر مین وہ لعل لب
ہاتھ اپنا فکر مین زیرِ زنخدان ہی رہا
کب لباسِ دنیوی مین چھپتے ہین روشن ضمیر
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا
حلقۂ گیسو مین کیسے کیسے حسارے کی تاب
آخرش دل بہ گیا خون ہو کے پیکان ہی رہا
آگے دلہین بستی تہین اور اب آنکھین ترہین
وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا

نازنین نے جو اس غزل کو ختم کیا کرب غازی نے بہت تعریف کی نازنین چاہتی ہی کہ مین دوسری غزل شروع کرون کہ ایک چوبدار نے آکر کرب غازی کو سلام کیا اور دعائے دولت دے کر عرض کی کہ حضور ذرا میرے ہمراہ تکلیف فرماین ایک کار ضروری ہی رخصت تو ہو گی مگر میری کچھ خطا نہین ہی مین ایک مریض غم کا فرستادہ ہون کرب غازی بھی ہمراہ اُس چوبدار کے چلے چوبدار کرب غازی کو قریب ایک کمرے کے لایا کرب غازی سے عرض کی کہ حضور اب اندر تشریف لیجاپئین کرب نے پردہ اُٹھایا اندر تشریف لائے دیکھا کمرہ نہایت نفیس بنا ہی ایک مسہری بچھی ہی پردے مسہری کے اُٹھے ہین اُسپر ایک نازنین مہ جبین بیٹھی ہی صورت سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ کچھ علیل ہی گرد اس نازنین کے حسینان عالم بیٹھی ہین کوئی مروحہ جنبانی کرتی ہی کوئی پانون دبا رہی ہی کوئی باتین کر رہی ہی کرب نے جو اُس نازنین کو دیکھا صبر و خرد کو رونمائی مین نثار کیا قریب تھا کہ لڑکھڑا کر زمین پر گرین مگر اپنے تئین سنبھالا قریب اُس نازنین کے پہونچے نازنین کو غش مین پایا بنگاہ حیرت دیکھنے لگے خواصون نے کرب سے عرض کی کہ ملکہ عالم نے آپ کو بلایا تھا آپ نے عرصہ کیا ملکہ کو فرط غم سے غش آگیا ہی آپ سرہانے بیٹھ جایئے اپنی آواز سنایئے کرب نے سرہانے بیٹھ کے اپنے رومال سے عرق جبین ملکہ پونچھا گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا ملکہ کو ہوش آیا اپنا سر زانوے کرب پر پایا ملکہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھی کرب غازی سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ ماشاءاللہ بڑے بلا تکلف ہین جو پرائے مکان مین بے اجازت چلے آئے کرب نے مسکرا کے فرمایا کہ اس بے تکلفی کو معاف فرمایئے ملکہ ہنس پڑی خواصون سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دوسرے کمرے مین چلکر ٹھہرو ہم بھی وہین آتے ہین خواصین تو وہان سے اُٹھ گئین جب تخلیہ ہوا تو ملکہ نے کرب سے مخاطب ہو کر کہا کیون صاحب کسی بد نصیب کو یونہین تڑپاتے ہین ہم تو آپ کی فراق مین قریب مرگ پہونچے اور آپ نے ہماری خبر بھی نہ لی کرب نے کہا اے ملکہ مجھے اسکی خبر بھی نہ تھی اور اب تک اس امر کی حیرت ہی کہ تمنے مجھے کہان دیکھا جو میرے ملنے کا اشتیاق

پیدا ہوا ملکہ نے کہا کہ مین نے آپ کی تصویر ایک سوداگر کے پاس دیکھی طبیعت مائل ہو گئی تیغ ابرو کی گھائل ہو گئی تصویر اُس تاجر سے لے لی آپ کو بہت لوگون سے تلاش کرایا مگر پتہ نہ پایا آج قسمت نے یاری کی طالع نے مددگاری کی آپ یہان تشریف لائے میرے ملازمون نے مجھے اطلاع دی کہ جسکو آپ تلاش کراتی ہین وہ آج یہان تشریف لائے ہین مین نے چوبدار کو آپ کی خدمت مین بھیجا یہ کہکر ایک صندوقچہ اُٹھا اور اُسکو کھول کے تصویر کرب غازی کی نکالی کہا ای شہریار اپنی تصویر ملاحظہ فرمائیے اور اگر آپکو میرے عشق صادق کا یقین نہو تو یہ تصویر جو آپکے ہاتھ مین ہے میرے عشق کی گواہی دے رہی ہے یہ کہکر تصویر کی طرف مخاطب ہوئی اور کہا ای شبیہ محبوب سچ بتا کہ مین عاشق ہون یا نہین ہون شبیہ سے آواز آئی کہ ای کرب غازی ملکہ تمپر شیدا ہین تمھاری فکر مین انکو خواب وخور حرام ہی جب تصویر سے آواز آئی کرب کو حیرت ہوئی متحیر ہو کے تصویر کی طرف دیکھنے لگے تصویر تڑپ کے کرب کے ہاتھ سے نکلی اور زمین پر گر کے ایک شکل مہیب بن گئی اور کرب غازی کو للکار کر کہا کہ او جوان اب کہان جائیگا منم زنجبیل جادو نعرہ کر کے ماش کے دانے کرب غازی کی طرف پھینکے کرب بیہوش ہو کے گرے زنجبیل جادو نے کرب کو لیجا کے ایک کوٹھری مین بند کر دیا اور آپ بشکل کرب اُسی محفل مین آ کے بیٹھا یہان اندلس کو جو عرصہ ہوا تو اُسنے خیال کیا کہ ابھی تک آقا ے نامدار نہین آئے ہین کیا باعث ہے یہ خیال کر کے اندلس بن عمرو بھی فقیر کے پاس سے اُٹھا اور اندر بارہ دری کے آیا لوگون نے کہا تم کون ہو اندلس نے کہا ہمارے آقا ے نامدار کرب غازی یہان تشریف لائے ہین اُنکی تلاش مین ہم بھی آئے ہین لوگون نے کہا کہ وہ اندر بارہ دری کے تشریف رکھتے ہین ناچ دیکھ رہے ہین تم بھی چلے جاؤ اندلس باوجود عیار ہونے کے کچھ نہ سمجھا اور بارہ دری کے اندر آیا یہان کرب غازی کو بیٹھے ہوئے پایا کرب نقلی نے اندلس کو دیکھکر آواز دی کہ ای اندلس آؤ مین یہان سب کے روکنے سے ٹھہر گیا تھوڑی دیر کے بعد خدمت مین امیر کی چلتے ہین اندلس بھی محفل مین آکر بیٹھا زنجبیل جادو نے اُنکو بھی گرفتار کیا اور اُسے کوٹھری مین بند کر دیا یہ دونون تو گرفتار رہین مگر اب کیفیت صاحبقران ثانی کی ملاحظہ فرمائیے کہ صاحبقران کی جو آنکھ کھُلی اپنے پاس کرب غازی کو نہ پایا عمرو ثانی سے فرمایا کہ خواجہ کرب غازی کہان گئے ہین خواجہ نے عرض کی کہ اُنکو گئے ہوئے بہت عرصہ ہوا مین خود متشوش ہون کہ ابھی تک نہین آئے ہین امیر نے فرمایا چلو اُنکی تلاش کرین یہ فرما کر اُٹھے اور مع عمرو ثانی برائے تلاش کرب نقش پا کو دیکھتے ہوئے چلے تھوڑی دور جا کے دہی چہار دیواری انکو بھی نظر پڑی عمرو سے فرمایا کہ خواجہ کیا عجب ہے کہ کرب غازی یہین گئے ہون یہ فرماتے ہوئے چلے آتے تھے کہ دیکھا ایک ٹیکرا بلند ہے اُسپر ایک فقیر ضعیف بیٹھا ہے اُسنے امیر کو دیکھکر سلام کیا امیر نے جواب سلام دے کر فرمایا کہ شاہ صاحب یہ مکان کسکا ہے اسمین کون رہتا ہے درویش نے عرض کی حضور یہ مکان وقف عام ہے یہان اکثر براتین ٹھہرتی ہین چنانچہ ابھی تک ایک برات ٹھہری ہوئی ہے ابھی ایک صاحب اور بھی تشریف لائے تھے آپ ہی کی صورت سے مشابہ تھے وہ یہین تشریف لیگئے ہین امیر نے فرمایا کہ اگر ہم جائین تو کوئی مانع تو نہ ہوگا درویش نے کہا جی نہین آپ شوق سے تشریف لیجائیے کوئی مانع نہوگا امیر ثانی نے خواجہ عمرو ثانی کو اُسی درویش کے پاس چھوڑا اور آپ اندر تشریف لائے دیکھا باغ نہایت عمدہ بنا ہے

امیر سیر باغ کرتے ہوئے قریب بارہ دری پہونچے لوگون نے جو امیر کو دیکھا سب نے سلام کیا اور عرض کی ای شہریار تشریف لے چلیے بارہ دری کے اندر جلسہ ہی اپنے قدوم میمنت لزوم سے اجلسہ کو زینت بخشیے امیر ثانی نے خیال کیا کہ یہ لوگ بہت خلیق ہین بارہ دری کے اندر آئے دیکھا کرب غازی مع اپنے عیارون کے مسند پر بیٹھے ہین ایک دولھا بھی سہرا باندھے ہوئے بیٹھا ہی کرب نے جو امیر ثانی کو آتے ہوئے دیکھا اُٹھ کھڑے ہوئے عرض کی تشریف لائیے کرب کے اُٹھتے ہی سب حاضرین جلسہ اُٹھ کھڑے ہوئے امیر کو باعزاز تمام مسند پر لا کے بٹھایا امیر کے سامنے ناچ ہونے لگا تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص نے امیر سے عرض کی آپ کرب سے کچھ عداوت رکھتے ہین امیر نے کہا مین توکسی سے عداوت نہین رکھتا ہون اُسنے کہا کہ کرب غازی فرماتے ہین کہ صاحبقران مین ہون اگر یہ مجھسے مقابلہ کرین تو اِنکو زیر کردون امیر نے کہا کرب نے یہ کبھی نہ کہا ہوگا اُسنے عرض کی کہ آپ کے برابر بیٹھے ہین پوچھیے امیر نے کرب نقلی کی طرف مخاطب ہوکے فرمایا کیون ای کرب کیا مجھ سے مقابلہ کرنے کو کہتے ہو کرب نقلی نے کہا کیون کیا مین تمسے کم ہون امیر کو بہت بُرا معلوم ہوا اور کہا کہ پھر دیر کس بات کی ہی اُٹھو کرب اُٹھے اور صحن بارہ دری مین امیر سے کشتی ہونے لگی امیر چونکہ صاحب اسم اعظم تھے اسوجہ سے یک بیک وہ ملعون غالب نہ آسکا مگر امیر کی یہ کیفیت ہوئی کہ ہاتھ پانون مین رعشہ پیدا ہونے لگا اب تو امیر کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا بات ہی مگر کچھ خیال نہ کیا یہ دونون تو یہان مصروف کشتی ہین عمرو ثانی کو جو وہان بیٹھے ہوئے عرصہ ہوا تو انھون نے خیال کیا کہ مقرر یہ کوئی سحر کا معاملہ ہی یہ سوچ کے انھون نے اُس فقیر کو باتون مین لگا کے بیہوش کیا اور زمین کھود کے اُسکو وہان دفن کردیا اور اُسکے کپڑے اتار لیے اور اُسکی صورت بنکر وہی لباس پہنکر اندر بارہ دری کے چلے لوگ راہ مین جو اُنکو ملے اُنھون نے پوچھا ای نگہبان جادو تم کہان جاتے ہو عمرو نے کہا ایک ضروری امر ہی اُسکی اطلاع کو جاتا ہون جواب تو عمرو نے دیدیا مگر نام سنکر خیال کیا مقرر یہ معاملہ سحر ہی اور یہ فقیر بھی ساحر تھا شکل بدلے ہوئے بیٹھا تھا عمرو باغ وغیرہ کو طی کرکے بارہ دری مین پہونچے دیکھا صحن مین امیر ثانی اور کرب غازی سے کشتی ہو رہی ہی عمرو کو تعجب ہوا یقین ہوگیا کہ ضرور یہ کوئی ساحر ہی اسنے سحر سے اپنی صورت کرب کی بنائی پکار کر آواز دی ای آقای نامدار اسم اعظم پڑھیے امیر نے خواجہ کی آواز سنکر اسم اعظم جو پڑھا تو کرب نقلی نے چاہا کہ مین بھاگ جاؤن مگر امیر نے ایک ہاتھ سے کرب نقلی کا ہاتھ پکڑا اور اسم اعظم پڑھ کے دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارا کہ سر کرب نقلی کا اُڑ گیا اُسکے سر کا اُڑنا کہ ایک غل بلند ہوا آندھیان چلنے لگین تاریکی چھاگئی بڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من زنجبیل جادو بود جب تاریکی برطرف ہوئی تو امیر نے دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری ہی راکھ کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہی عمرو ثانی نے عرض کی کہ آپ نے یہ بھی نہ خیال فرمایا کہ اب کرب مجھ سے کیون لڑنے لگے امیر نے کہا مین نے یہ خیال کیا تھا لیکن ای خواجہ مین نہین کہ سکتا کہ میری کیا کیفیت ہوگئی تھی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ دیکھا سامنے کرب غازی اور اندلس بن عمرو چلے آتے ہین امیر نے فرمایا ای کرب غازی کیا کیفیت ہی کرب غازی نے کہا کیا عرض کرون اس مکار نے بڑا مکر کیا تھا اگر آپ تشریف نہ لاتے تو نہین معلوم یہ ملعون میرے واسطے کیا کرتا یہ باتین کرتے ہوئے چلے تھے کہ دیکھا ایک برق چمکی ثریا سے تاجدارا اور ہلال نیچہ زن

سامنے آئین دونون نے امیر کو سلام کیا اور خواجہ کی بہت کچھ تعریف کرکے عرض کی کہ حضور اب قتل علامہ بن دمامہ کی فکر کرین کیونکہ جب تک وہ قتل نہوگی یہی خرابیان درپیش آتی رہینگی امیر نے فرمایا کہ خدا مالک ہی اُسکے قتل کا بھی سامان پیدا ہوجائیگا ثریا اور ہلال نے عرض کی کہ اب کنیزین رخصت ہوتی ہین امیر نے ان دونون کو رخصت کیا اور آپ مع عمرو ثانی اور کرب غازی اور اندلس بن عمرو شکار کھیلتے ہوئے آگے بڑھے تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچے دیکھا عجیب نواح دلکش مقام فرح افزا ہی عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی غنچون کی رعنائی و زیبائی پھولون کا مہکنا سبزے کا لہکنا نرگس کی دیدبازی سوسن کی زبان درازی ہواے سرد چل رہی ہی معشوقہ بہار دھانی پوشاک بدل رہی ہی شمشاد اکڑ رہے ہین طاؤسان طناز بصد ناز پھر رہے ہین قمری کی حق سرہٗ فاختہ کی کوکو بلبلین بصد خوش الحانی بزبان بے زبانی یہ اشعار آبدار ثنا سے بہار مین پڑھتی پھرتی ہین نظم

گاہ چنین قطرہ زن از ابر بہار ست بہار
شوخے خوے ترا قاعدہ دانست خزان
در ہیت شانہ گیسوے غبار است بہار
جعد مشکین ترا غالیہ سائیست نسیم
از کمین گاہ کہ رم خوردہ شکار ست بہار
سنبل و گل اگر از ناشنیانست چہ غم
ورنہ در کوہ و بیابان بچہ کار است بہار

نازم آئین کرم را کہ بسر گرمی خویش
نخوبے ردے ترا قاعدہ دار ست بہار
ہم حریفان ترا طرف بساطست چمن
رخ رنگین ترا نمانہ نگار ست بہار
بجہان گرمئی ہنگامۂ حسن ست ز عشق
بہر ما گلخنیان دود شرار ست بہار
میتوان یافتن از ریزش شبنم غالب

چہ جنون تازہ ہوائے گل و خار است بہار
دشت را شمع و چراغ شب تار است بہار
در غمت غازۂ خسارہ ہوش است جنون
ہم شہیدان ترا شمع قرار ست بہار
وحشتی میدمد از گرد پرافشانئے رنگ
شورش اندوز ز غوغاے ہزار ست بہار
خارہا در رہ سودازدگان خواہد ریخت
کہ ز رشک نفسم در چہ فشار است بہار

امیر کو جو یہ بیابان پر فضا نظر آیا بہت پسند فرمایا ٹہلنے لگے دیکھا سامنے سے ایک ہرن چلا آتا ہی ایک جھول نہایت پر تکلف پشت پر ہرن کی آراستہ طلائی سنگوٹیان چڑھی ہوئین سُمون مین مہندی لگی ہوئی امیر نے جو اس ہرن کو دیکھا پلٹ کے فرمایا کہ خواجہ اس ہرن کو زندہ گرفتار کرنا چاہیے امیر نے جو یہ بات فرمائی تو سب نے آہو کو گھیر لیا لیکن آہو نے جو طرارہ بھرا امیر کے سر کو پھاند کے نکلگیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے تعاقب مین اُس آہو کی چلے کرب غازی اور خواجہ عمرو ثانی اور اندلس بن عمرو منع کرتے رہے مگر صاحبقران نے کسی کا کہنا نہ مانا گھوڑا ہرن کے پیچھے ڈالے ہوئے چلے گئے عقب مین انکے کرب وغیرہ بھی روانہ ہوئے لیکن امیر جو اس آہو کے پیچھے چلے جاتے تھے قریب ایک خندق کے پہونچے ہرن مُڑا امیر نے تیر لگایا آہو کی سم پر پڑا تڑپ کے آہو نے جست کی خندق کو پھاند کے اُس پار نکلگیا امیر نے بھی گھوڑے کو پیچھے ہٹا مہمیز کیا باگ ڈھیلی کردی گھوڑا بھی خندق کو پھاند گیا ہرن بھاگتے بھاگتے قریب ایک پھاٹک کے پہونچا اور سیدھا پھاٹک کے اندر چلا گیا امیر بھی بے تکلف ہرن کے ساتھ چلے گئے دیکھا اُس پھاٹک کے بعد ایک دروازہ بہت چھوٹا سا ہی ہرن تو اُس دروازے مین چلا گیا امیر نے گھوڑے کو روکا اور پشت مرکب سے اُترے گھوڑے کو تو وہین چھوڑا آپ داخل باغ ہوئے کچھ دور بڑھکے جو دیکھا تو ایک پلنگڑی مرصع کار بچھی ہی اُسپر ایک نازنین لیٹی ہی سر مین اُس نازنین کے صندل لگا ہوا ہی انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ درد سر مین مبتلا ہی ہرن اُسکے آگے کھڑا ہی وہ نازنین اپنے ہاتھ سے ہرن کے پانون مین پٹی باندھ رہی ہی خواصین کہ رہی ہین کہ نہین معلوم کس کمبخت

ستم ایجاد نے اس بیگنہ کو زخمی کیا اسکو اسکا جر غیب سے ملے ملکہ عالم معلوم ہوتا ہی کسی بیدرد نے اسکو مار کر اسکا
اسباب لینے کا قصد کیا تھا یہ بھاگا اُسنے اسکو تیر مارا ملکہ بھی افسوس کرتی جاتی ہے امیر نے جو یہ کیفیت
دیکھی اور نگاہ جمال باکمال ملکہ پر پڑی بیساختہ امیر کے منہ سے آہ نکل گئی چاہا بلٹون مگر دل نے گورا
نہ کیا کچھ دور اور آگے بڑھ کے کھڑے ہوگئے کہ خواصون مین سے ایک کی نگاہ جو امیر پر پڑی اُسنے
اور سب سے کہا اب تو اسکا چرچا ہوا ملکہ نے کہا کیا ہی خواصون نے عرض کی حضور کوئی شخص بے اجازت
اس باغ مین چلا آیا ہی ملکہ نے جو نگاہ اُٹھائی امیر کی صورت نظر آئی ملکہ نے باآواز بلند کہا کیون صاحب
آپ کون ہین اس باغ مین بے اجازت کیون تشریف لائے ہین اب امیر نے اپنے تئین پوشیدہ کرنا
مناسب نہ جانا پاس ملکہ کے چلے گئے کہا کہ مین ایک غریب الوطن مبتلائے رنج و محن ہون ملکہ نے کہا کہ
اس ہرن کو آپ ہی نے زخمی کیا اگر ایسا ہی آپ کو شکار کا شوق تھا تو آپ نے کسی اور صحرائی ہرن کو شکار
کیا ہوتا امیر نے کہا ملکہ بخدا مین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ ہرن تمھارا ہی ورنہ مین کبھی اسکا تعاقب نہ کرتا اور
مین نے تو یہ قصد کیا تھا کہ اسکو زندہ گرفتار کر لون جب یہ گرفتار ہوا تو مین نے اسکا تعاقب کیا خواصین
کوسنے لگین کہ جسنے اس بے زبان کو زخمی کیا اُسکے بھی ایسا ہی زخم لگے تاکہ اُسکو بھی زخم کا مزا معلوم ہو ملکہ
نے کہا خاموش رہو نادانستگی مین ایک بات ہو گئی امیر نے کہا ملکہ اب تم اُسکے عوض مین مجھے بھی نشانہ بناؤ
مجھپر تیر لگاؤ ملکہ نے کہا اب زیادہ باتین نہ بنائیے میرے دل کو نہ دکھایئے ایک تو مین اسوقت درد سر
مین مبتلا تھی دوسرے آپ نے اور درد دل دیا خیر جو کچھ کیا اچھا کیا تشریف رکھیے آپ تو ہمارے مہمان
ہین امیر اُسی پلنگڑی پر بیٹھ گئے ملکہ نے ایک کنیز سے کہا کہ اری تجھ سے کہا تھا فصاد کو جلد لا تو نے
اتنا عرصہ کیا کنیز نے عرض کی کہ حضور مین فصاد سے کہ آئی تھی وہ اپنا اسباب درست کرکے آتا ہی کہ اتنے
مین ایک کنیز نے آکر عرض کی حضور فصاد حاضر ہی ملکہ نے کہا اوٹ یہان کھڑا کر دو فصاد کو بلالو کنیزون
نے اوٹ کھڑا کیا فصاد کو بلا لیا فصاد اندر آیا ملکہ کو سلام کیا بیٹھ گیا کنیزون نے ایک چوکی صندل کی لاکر
بچھائی ملکہ اُس چوکی پر بیٹھین فصاد نے ایک مہرہ یاقوت نکالا ملکہ سے عرض کی حضور اس مہرہ کو ہاتھ مین
اُٹھا لین ملکہ نے اُس مہرہ کو اُٹھا لیا فصاد نے ایک پٹی نکالی ملکہ کے بازو پر باندھی امیر یہ سب کیفیتین دیکھ
رہے ہین جب فصاد پٹی ہاتھ مین ملکہ کے باندھ چکا تو نشتر آبدار مانند مژگان محبوب طرار کسوت سے نکالا
کنیزون نے ملکہ کی پشت پر آکے رومال ہلانا شروع کیا فصاد نے فصد کھولی خون جاری ہوا ملکہ کو غش
آیا کنیزون نے لخلخہ سنگھایا ملکہ ہوشیار ہوئی امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی عجیب حالت ہوگئی فرمایا اے ملکہ مین
بھی اپنی فصد کھلواؤنگا ملکہ نے کہا آپ کے دشمنون کو فصد کھلوانے کی کیا ضرورت ہی امیر نے فرمایا ملکہ
تمھاری فصد کھلی میرے دل مین نشتر غم چبھا جبتک مین فصد کھلوا نہ لونگا تب تک مجھے چین نہ آئیگا ملکہ نے
ظاہری بہت کہا کہ آپ فصد نہ کھلوایئے مگر امیر نے نہ مانا فصاد کے سامنے اپنا بھی ہاتھ بڑھا دیا فصاد نے
امیر کی بھی فصد کھولی خون دست حق پرست صاحبقران سے جاری ہوا نہایت ضعف طاری ہوا امیر تو یہان
اس حال مین ہین مگر اب حال کرب غازی کا عرض کیا جاتا ہی کہ یہ جو تعاقب مین امیر کے چلے تو نشان سم اسپ
دیکھتے ہوئے اُس باغ تک پہونچے پھاٹک مین داخل ہوئے دیکھا گھوڑا صاحبقران کا کھڑا ہی کرب
نے بھی اپنے گھوڑے کو وہین چھوڑا اندر باغ کے اندر آئے آگے بڑھ کے دیکھا ایک اوٹ بیچ مین ہی

روٹ کے اس طرف ایک فصاد بیٹھا ہی نشتر اُسکے ہاتھ مین ہی کرب بلا تکلف اوٹ کے اُس طرف گئے دیکھا امیر کی فصد کھلی ہی ہاتھ سے خون جاری ہی ایک نازنین مہ جبین بیٹھی ہی کرب غازی کو دیکھکر ملکہ نے کہا کہ تم کون امیر ثانی نے اشارے سے منع کیا کہ ملکہ انکو کچھ نہ کہو کرب نے امیر کی یہ حالت دیکھکر احوال دریافت کیا امیر نے فرمایا ملکہ کی فصد کھلی مجھے تاب نہ رہی مین نے بھی اپنی فصد کھلوالی کرب نے کہا کہ مین بھی اپنی فصد کھلواؤنگا کرب کو بھی سب نے منع کیا اُنھون نے بھی ایک کا کہنا نہ مانا ہاتھ فصّاد کے آگے بڑھا دیا فصاد نے انکی بھی فصد کھولی خون انکے ہاتھ سے بھی جاری ہوا ہنوز فصّاد نے نشتر کو صاف نہ کیا تھا کہ اندلس بن عمرو عقب مین کرب غازی کے آتا تھا وہ بھی اگر موجود ہوا یہ کیفیت دیکھکر حیران ہو گیا عرض کی اے آقاے نامدار یہ کیا کیفیت ہی کرب نے کل حال بیان کیا اندلس نے کہا کہ مین بھی فصد کھلواؤنگا اندلس کو بھی سب نے منع کیا مگر اُسنے نہ مانا اور اپنا ہاتھ بڑھا دیا فصّاد نے اُسکی بھی فصد کھولی اسپر بھی ضعف طاری ہوا اب ملکہ نے امیر اور کرب اور اندلس ان تینون آدمیون کو ایک بارگاہ مین لاکے پلنگڑیان بچھوادین اور کہا آپ لوگ آرام کرین کیونکہ آپ بہت پریشان ہین خون کے نکلجانے سے ضعف کی شدت ہی امیر اور کرب اور اندلس وہان لیٹے ملکہ نے ایک نامہ اُسی وقت علامہ بن دمامہ کو تحریر کیا کہ مین نے حسب الحکم امیر اور کرب اور اندلس بن عمرو کو گرفتار کیا ہی اب اگر ارشاد ہو تو زندہ بھیجون نہین تو سر بھیجون انکو تو قتل کیجیے مین عمرو کی بھی فکر کرتی ہون یقین ہی بہت جلد اُسکو بھی گرفتار کرکے خدمت والا مین روانہ کرون جب نامہ لکھ چکی تو ایک کنیز کو بلایا نامہ دےکر کہا کہ پاس علامہ جادو کے اس نامے کو پہونچا دینا جواب لےکر چلی آنا کنیز نامہ لےکر طرف علامہ بن دمامہ کے چلی لیکن خواجہ عمرو ثانی جو تلاش مین صاحبقران کی نکلے تو نشان سم مرکب صاحبقران دیکھتے ہوئے اُسی باغ کی طرف آتے تھے کہ دور سے اُنھون نے دیکھا ایک عورت کمسن حسین لباس مکلف پہنے ہوئے زیور جواہرات سے آراستہ ایک کاغذ ہاتھ مین لیے چلی آتی ہی خواجہ سمجھے کہ یہ مقرر کسی کی نامہ دار ہی یہ سمجھکر خواجہ نے رنگ روغن عیاری کا نکالا ایک نازنین کی صورت بنکر ایک گڑھے مین جاکے لیٹ رہے جیسے ہی وہ عورت اس گڑھے کے پاس آئی خواجہ نے فریاد کرنا شروع کی عورت نے پلٹ کے دیکھا کہ ایک نازنین گڑھے مین پڑی ہوئی ہاے ہاے کر رہی ہی عورت نے کہا اے نازنین تو کون ہی یہان کیونکر آئی نازنین نے کروٹ لی اب جو اسنے دیکھا تو تمام لباس پارہ پارہ ہاتھون پہ تلوار کے زخم پڑے ہوئے کان زخمی عجیب کیفیت ہی بُری حالت ہی نازنین نے پوچھا کہ تم کون ہو جو مجھ ایسی بدنصیب کے حال پر رحم کیا اس عورت نے جواب دیا کہ مین نامہ دار ہون ملکہ انجم مرواریدپوش کی پاس علامہ جادو کے جاتی ہون ہماری ملکہ نے امیر اور کرب اور اندلس بن عمرو کو گرفتار کیا ہی یہی نامہ مین تحریر کیا ہی اگر ملکہ علامہ جادو انکو زندہ طلب فرمائینگی تو ہماری ملکہ اُنکو زندہ بھیجدینگی اور اگر اُنکے سر مانگین گی تو اُنکو قتل کرکے سر بھیجے جائینگے نازنین نے کہا اچھا اتنا میرے حال پر رحم کرو کہ مجکو اس نشیب سے باہر نکال لو کنیز نے نشیب سے نکال کر زمین پر اُس نازنین کو بٹھایا نازنین نے کہا تم تو وہان نامہ لےکر جاؤگی مین یہان تنہا رہجاؤنگی یہ سنکر کنیز نے کہا کہ تم تو اپنی کیفیت بیان کرو کہ اس دشت ویران مین کیونکر آئین نازنین نے کہا کہ میرے باپ کا ایک زنگی غلام تھا آج اُسکے ساتھ سیر کرتی ہوئی اسطرف آئی وہ یہان آکے مجکو تنہا پاکے وصل کا خواستگار ہوا مین نے

انکار کیا اُسنے تلوار کھینچی مجکو زخمی بھی کیا اور مال و اسباب جو میرے پاس تھا وہ لے کر چلا گیا کنیز نے جو نازنین
کی یہ کیفیت سُنی رحم آیا کہا مین بہت مجبور ہون تمکو کیونکر اپنے مکان مین لیے چلون اگر پلٹ کے جاؤنگی
تو ملکہ مجھ سے ضرور جواب نامہ طلب فرمائینگی اگر نہ دونگی تو آزردہ ہو جائینگی نازنین نے کہا کہ اب
میرے حق مین تم مسیحا ہو جو مناسب جانو وہ کرو کنیز کو کچھ بن نہ پڑا کہا اچھا تم میرے ساتھ چلو مین نامہ
دے کر وہان سے جواب نامہ لے لون تو تمکو اپنے ساتھ لے چلون نازنین نے کہا مین تمھارے
ساتھ چل نہ سکونگی کیونکہ انتہا کی زخمی ہون کنیز نے کہا مین تمھین اپنی پشت پر سوار کر لونگی نازنین نے کہا
پھر تم اسصورت سے ملکہ علامہ جادو کے پاس کیونکر جا سکوگی کنیز نے کہا کہ مین اُنکے پاس نہین جاؤنگی
نازنین نے کہا پھر نامہ کیونکر دوگی اور جواب کسطرح لوگی کنیز نے جواب دیا کہ ملکہ علامہ جادو کو عمرو ثانی
کا اسقدر خوف ہی کہ کسی کو اپنے پاس نہین بلاتی ہین دروازے پر ایک سنہری پتلی قرنا ہاتھ مین لیے کھڑی
رہتی ہی جو کوئی نامہ دار جاتا ہی پتلی کو نامہ دکھاتا ہی پتلی قرنا پھونک دیتی ہی ایک طاؤس آکر نامہ لیجاتا ہی وہی
جواب بھی پہنچاتا ہی نازنین نے کہا کہ تمھاری تکلیف بھی مجکو گوارا نہین ہی نہین معلوم ملکہ علامہ جادو کتنی
دور رہتی ہین کنیز بولی کہ کیا وہ بہت دور تھوڑی رہتی ہین وہ سامنے جو دھوان نظر آتا ہی وہی باغ ملکہ
علامہ جادو کا ہی بس وہین تک جاؤنگی پھر پلٹ آؤنگی تم میری پشت پر بیٹھو تکلیف کا خیال نکرو یہ
کہکے کنیز مُنھ پھیر کے بیٹھی نازنین نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے پلٹ کے کنیز نے دیکھا حباب
بیہوشی مار دیا نعرہ کیا منم عمرو ثانی کنیز بیہوش ہو کر گری عمرو ثانی نے اُسکے کپڑے اُتار کے آپ پہنے
اور وہ نامہ بھی اپنے قبضہ مین کیا رنگ روغن عیاری کا نکال کے کنیز کی صورت بنے کنیز کو تو ایک گڑھے مین
کھود کے گاڑ دیا اور آپ اُسکی صورت بنکے طرف باغ علامہ بن دمامہ کے چلے راستہ تو کنیز سے دریافت
کر چکے تھے بخوف چلے آئے کوس بھر راہ طے کی ہوگی کہ دیکھا ایک دیوار پتھر کی معلوم ہوتی ہی لیکن دھوان
اسقدر نکل رہا ہی کہ کچھ ثبوت نہین ہوتا دھوئین کے آگے ایک سنہری پتلی قرنا ہاتھ مین لیے کھڑی ہی خواجہ
کی بصورت کنیز ہین قریب آئے اور آواز دی کہ منم نامہ دار ملکہ انجم مرواریدپوش یہ کہکے اُس پتلی کو نامہ
دکھایا اُسنے قرنا پھونکا ایک طاؤس اُڑکے قریب آیا اور مثل انسان کے گویا ہوا کہ اے شہلائے
شوخ چشم نامہ ملکہ انجم مرواریدپوش کا لاؤ اب خواجہ کو معلوم ہوا کہ نام میرا شہلائے شوخ چشم ہی
طاؤس کو جواب دیا کہ اس نامے مین کچھ ایسی باتین تحریر ہین کہ مین سوائے ملکہ کے اور کسی کے ہاتھ مین نہین دیسکتا
تم جاکر ملکہ سے اتنا عرض کر دو کہ ایک کنیز ملکہ انجم مرواریدپوش کی آئی ہی آپ کو نامہ دے کر کچھ زبانی کہنا
چاہتی ہی طاؤس نے یہ تقریر سنکر جواب دیا کہ اے شہلا آج تم نئی باتین کرتی ہو ملکہ کے پاس کبھی اور بھی نامہ
لیگئی تھین شہلائے نقلی نے کہا کہ آج ایک ایسی ہی ضرورت ہی طاؤس نے کہا تم ہرگز نجانے
پاؤگے یہان تو طاؤس اور شہلائے نقلی مین یہ باتین ہو رہی تھین وہان علامہ بن دمامہ نے خیال
کیا کہ اسوقت مین اپنے دشمن یعنے خواجہ عمرو ثانی کی کیفیت تو دریافت کرون کیونکہ مین نے جب
دریافت کیا یہی جواب ملا کہ عمرو تمھارا قائل ہی اسوقت تو دریافت کرون کہ وہ کہان ہی یہ خیال کرکے
اُسنے ایک صندوقچہ نکالا اور صندوقچہ کو کھولا اُسمین سے پانچ پتلیان سنہری نکلین اور کہا کہ ہمین
کیون طلب کیا علامہ نے چار پتلیون کو صندوقچے کے اندر رکھ دیا ایک پتلی سے پوچھا کہ اسوقت

ہمارا قاتل کہاں ہی اور اب اُسکا کیا ارادہ ہی پتلی قہقہہ مارکے ہنسی اور کہا آپکی زیر دیوار باغ بشکل شہلاے
شوخ چشم کنیز ملکہ انجم مروارید پوش ایک نامہ لیے ہوئے کھڑا ہی قصد اندر آنے کا کر رہا ہی جلد جاکر گرفتار
کیجیے اگر یہ اسوقت گرفتار نہ ہوگا تو قیامت کبرا برپا کریگا علامہ بن دمامہ نے جو یہ کیفیت پتلی سے سُنی کانپنے
لگی گھبراکر کہا پھر اب میرا جانا تو مناسب نہین ہی بہتر ہوگا کہ اس کام کو تحسین انجام دو پتلی نے لوٹ لگائی اپنی
صورت ایک ساحرہ کی بنائی سحر سے پر پرواز پیدا کرکے بلند ہوئی براے گرفتاری خواجہ عمرو چلی
یہان خواجہ نے جب دیکھا کہ رسائی مشکل ہی اور اب طاؤس آگاہ ہو جائیگا تو بڑی خرابی ہوگی یہ سوچکر
طاؤس سے کہا اچھا نامہ تو لیجاؤ مین وہ راز بھی تمسے کہے دیتی ہون میرے پاس آو طاؤس دیوار سے اُسکے پاس
آیا شہلاے نقلی نے کہا وہ راز یہ ہی کہ ملکہ عالم سے کہنا تھا کہ عمرو ثانی فکر مین ملکہ کی اسی طرف آیا ہی ملکہ
ذرا زیادہ ہوشیاری کرین یہ کہتے کہتے کہا ای طاؤس دیکھو وہ سامنے ایک دُبلا سا آدمی پتون مین بھاگ کر
ابھی چھپ گیا طاؤس نے منھ پھیرا شہلاے نقلی نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیئے طاؤس ارے
کرکے پلٹا تھا کہ حباب مار کے بیہوش کیا اُٹھاکے طاؤس کو نذر زنبیل کیا خواجہ چاہتے ہین کہ آگے بڑھین
کہ آسمان پہ برق چمکی نعرہ ہوا او عمرو ثانی کہان جائیگا مین آپہونچی عمرو نے جو یہ آواز سُنی اور نگاہ اُٹھاکے
دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ساحرہ مانند ستارے کے بلند ہی لیکن مائل بہ پستی ہوتی جاتی ہی خواجہ نے جلدی
سے منڈھی حضرت داؤد کی زنبیل سے نکال کے آراستہ کی اور آپ منڈھی مین آکے بیٹھ رہے کہ وہ
ساحرہ مائل بہ پستی ہوئی اور کڑک کے گری جیسے ہی منڈھی کے اندر آنے کا ارادہ کیا خواجہ نے کہا لینا فورا
حلقے کمند کے اُسکے دونون پالون مین پڑ گئے خواجہ نے بڑھکر اُسکو نذر زنبیل کیا اور آپ پھر آکر بیٹھ رہے
جب اسکو دیر ہوئی تو علامہ بن دمامہ نے دوسری پتلی صندوقچے سے نکال کے روانہ کی وہ بھی آکے گرفتار ہوئی
علامہ نے تیسری پتلی کو بھیجا وہ بھی گرفتار ہوئی اسی طرح پانچون پتلیان آئین اور خواجہ نے پانچون کو نذر زنبیل
کیا اور آپ منڈھی مین بیٹھے بیٹھے اپنی صورت ایک مہیب ساحرہ کی بنائی اور ایک تخت زنبیل سے نکالا اُسپر
بیٹھے جب علامہ نے دیکھا کہ کوئی پتلی پھر کے نہین آئی تو اُسنے اسباب سحر جھولی مین رکھا اور خود براے
گرفتاری خواجہ چلی جیسے ہی دیوار باغ کو پھاند کے ادھر آئی دیکھا اُسنے کہ ایک منڈھی مین ایک
عورت ضعیفہ بیٹھی ہی مگر عجب مہیب صورت لباس کی عجیب کیفیت ہی لحظہ بہ لحظہ رنگ لباس بدلتا ہی علامہ
ڈری اُسنے پوچھا آپ کون ہین اُس عورت نے کہا کہ مجھے نہین پہچانتی ہی مین ام السحر ہون سحر و ساحری
میری ذات سے رائج ہوا تونے ذرا سی چھوکریون کو میری گرفتاری کو بھیجا مین اُنکو کھا گئی علامہ
نے کہا مین نے آپ کی گرفتاری کو تو نہین بھیجا تھا بلکہ عمرو ثانی کے واسطے بھیجا تھا ضعیفہ نے کہا مین نے
اُسکو اُسی روز گرفتار کر لیا جسوقت وہ نامہ دارنیکے آیا تھا اور جا ملکہ انجم مروارید کے یہان وہان تین
شخص اور ہین اُنکو بھی مع انجم کے میری خدمت مین حاضر کر مین انجم کو تحسین و آفرین کرونگی اور ان اسیرون
کو جہنم مین ڈال دونگی علامہ نے پر پرواز پیدا کیے اور اُڑتی ہوئی باغ مین انجم مروارید پوش کے آئی
یہ کل کیفیت کہہ سنائی کہا تمکو بھی طلب کیا ہی اور قیدیون کو بھی مانگا ہی انجم نے جلدی سے تخت سحر تیار
کیا اور امیر اور کرب اور اندلس کو تخت پہ بٹھاکے مع علامہ بن دمامہ پاس ام السحر نقلی کے پہونچی انجم
نے جھک کے سلام کیا ضعیفہ نے دعا دی اور کہا ان قیدیون کو بھی سب مجھے دے دے مین جہنم مین ڈالدون

امیر نے جو اس ضعیفہ کی صورت دیکھی جی مین خیال کیا دیکھین یہ ملعونہ کیا کرتی ہی انجم نے امیر اور کرب اور اندلس
بن عمرو کو حوالے کیا ضعیفہ نے پہلے امیر کو اُٹھا کے کہا اے فرشتگان جہنم اسے لینا یہ کہکے نذر زنبیل کیا
پھر کرب کو اٹھا کر یونہین نذر زنبیل کیا پھر اندلس کو بھی نذر کیا اب تو علامہ بن دمامہ کا اعتقاد بڑھا ضعیفہ نے
انجم مرواریدپوش سے کہا کہ تمنے اپنے باپ کو دیکھا تھا انجم نے کہا مین نے اپنے والد نامدار کو نہین دیکھا
ہان سُنا ہی کہ والد نامدار سحر و ساحری مین یکتا تھے ضعیفہ نے کہا میرے پاس آ مین تیرے باپ کو دکھا دون انجم
قریب خواجہ کے آئی خواجہ نے گھنڈیان زنبیل کی کھولین اور کہا دیکھ اب جو انجم نے دیکھا تو ایک باغ
نہایت پر فضا اسکو نظر آیا یہ محو ہو کر دیکھنے لگی کہا اچھی طرح وہین جا کے دیکھ یہ کہکے ذرا سہارا دیا انجم کو
نذر زنبیل کیا اور ایک آدمی بالکل اپنی صورت کا زنبیل سے نکال کے علامہ سے کہا کہ لے اپنے قاتل کو
تو قتل کر علامہ نے خوشی خوشی عمرو نقلی کو لیا اور باہر منڈھی کے لاکر اُسنے عمرو نقلی کو زمین پر پٹک دیا
چھاتی پر چڑھ کے گلے پر چھری پھیر دی گلا کٹ گیا لیکن خون نہ نکلا عوض خون کچھ خاک سی اُڑی علامہ
چھینک لے کر بیہوش ہوئی اور دو چار کنیزین جو اُسکے ہمراہ تھین وہ بھی سب بیہوش ہوئین اب تو خواجہ نعرہ
کر کے خنجر کھینچ کے جا پڑے علامہ کے گلے پر خنجر پھیرا لیکن یہ رویین تن تھی خنجر نے کام نہ دیا عمرو ثانی نے
چاہا کہ مین کوئی ترکیب کرون کہ آسمان پر برق چمکی اور ایک صدائے مہیب آئی کہ خبردار عمرو ثانی کیا
کرتا ہی منم زلزلہ جادو دایہ علامہ بن دمامہ خواجہ تو یہ آواز سنکے منڈھی مین چلے آئے زلزلہ جادو
نے آکر باران سحر برسایا علامہ بن دمامہ کو ہوش آیا آنکھ جو کھلی تو اُسنے دیکھا کہ زلزلہ جادو کھڑی ہی منڈھی
کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ عمرو ثانی بیٹھے ہین علامہ کانپ گئی اب خواجہ نے زنبیل سے امیر اور کرب
اور اندلس کو نکالا اور کرسیان جواہر نگار نکال کے بچھائین امیر اور کرب کو کرسیو نپر بٹھایا اور ایک پلنگڑی
نہایت عمدہ نکال کے بچھائی اور ایک نازنین کو زنبیل سے نکالا اور آپ اُس پلنگڑی پر لیٹ رہے
نازنین پانون دبانے لگی علامہ کی جو نگاہ منڈھی کی طرف پڑی عجب سامان نظر آیا دیکھا کرسیان جواہر نگار
بچھی ہین اُسپر امیر ثانی اور کرب غازی بیٹھے ہین اندلس بھی بیٹھا ہوا ہی سب شراب پی رہے ہین روشنی
ہو رہی ہی خواجہ ایک پلنگڑی پر لیٹے ہین ایک نازنین پانون خواجہ کے دبا رہی ہی علامہ نے زلزلہ
جادو سے کہا کہ دیکھو تو اس عیار نے یہ کیا جال پھیلایا ہی پرائی زمین پر قبضہ کر کے بیٹھا ہی نازنین جو پانون
دبا رہی تھی اُسنے کہا او علامہ چپ رہو ابھی خواجہ کی آنکھ لگی ہی علامہ نے کہا یہ اور طرہ ہوا زلزلہ جادو
نے کہا کہ مین ابھی یہ ساری شان و شوکت مٹائے دیتی ہون اسکو خاک مین ملائے دیتی ہون یہ کہکے
اسم سحر پڑھا اور اپنے اوپر دم کیا چاہتی ہی کہ منڈھی کے اندر جائے جیسے ہی قدم اندر رکھا خواجہ نے
کہا لیتا گلے مین حلقے کمند کے پڑ گئے خواجہ نے اُٹھکر اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور علامہ سے کہا کہ تم آؤ
علامہ یہ کیفیت دیکھکر بھاگی اور اپنے باغ مین آئی باغ مین آکر سحر سے باغ کو پوشیدہ کر دیا خواجہ نے
زلزلہ اور انجم مرواریدپوش کو مع اُن پانچ پتلیون کے زنبیل سے نکال کے قتل کیا امیر ثانی نے
خواجہ کی بہت تعریف کی اور کہا خواجہ یہ عیاری تمنے ایسی کی شہنشاہ اوج عیاری یعنے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری
کو یاد دلا دیا کرب نے بھی بہت تعریف کی کہ آسمان پر برق چمکی ہلال نیمچہ زن اور ثریا سے تاجدار
آکے پہونچین خواجہ کی بہت مدح و ثنا کی کہا خواجہ کیا بات ہی یہ عیاری ہی یا کرامات ہی مگر خواجہ جب تک

علامہ قتل نہو گی یونہین خرابیان درپیش ہوتی رہینگی خواجہ نے کہا ای ہلال ابھی علامہ کو قتل کیا ہوتا مگر وہ رئین تن
تھی جب تک مین نے دوسری تدبیر کرنا چاہی کہ زلزلہ جادو آکر پہونچی اُسنے علامہ کو ہوشیار کردیا مین نے
اُسکو تو گرفتار کرکے قتل کیا لیکن علامہ بھاگ گئی اب تو اُسکا باغ بھی نہین دکھائی دیتا ہی ہلال نے
عرض کی کہ خواجہ اُسنے سحر کرکے باغ کو پوشیدہ کیا ہی خواجہ نے ثریا سے پوچھا کہ اب تم کوئی ترکیب بتاؤ
کہ علامہ کو کسطرح قتل کرین ثریا نے عرض کی کہ ای خواجہ یہان سے تھوڑی دیر پر ایک پہاڑ ہی کہ نام اُسکا
جبال ابیض ہی وہان ایک مرد خداشناس ضعیف مصروف عبادت پروردگار ہی اگر آپ اُسکے
پاس تشریف لیجائین تو وہ آپ کو تدبیر قتل علامہ بن دمامہ تبلائیگا ثریا تو یہ بات تبلاکر رخصت
ہوئی اب خواجہ عمرو ثانی اور صاحبقران ثانی اور کرب غازی اور اندلس بن عمرو طرف جبال
ابیض کے چلے دو چار کوس راہ طی کرکے امیر اور عمرو اور کرب اور اندلس اُس پہاڑ پر پہونچے دیکھا
ایک مرد ضعیف ایک پوست آہو پر دوزانو بیٹھا ہی شنجرفی کرتہ گلے مین نیلی تہمت باندھے ہوئے
سر کھلا ہوا سفید بال گھونگھر والے شانون پر پڑے ہوئے داڑھی سفید ناف سے نیچی تسبیح ہزاردانہ
ہاتھ مین آنکھین بند کیے ہوئے اسماے الٰہی پڑھ رہا ہی درویش نے قدم کی چاپ جو پائی آنکھ کھولی
گردن اُٹھائی دیکھا دو جوانان یکتا بے مثل و بے ہمتا اور دو عیاران طرارہ بانہ ہاے عیاری سے آراستہ
سامنے چلے آتے ہین درویش اپنی جگہ سے اُٹھا اور صاحبقران ثانی کا استقبال بجالایا امیر کو
سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا اور کہا ای درویش سالک مزاج کیسا ہی فقیر نے دعاے خیر امیر کو دی اور
کہا کہ ای شہریار تشریف رکھیے امیر اُس فقیر کے پاس بیٹھے درویش سے ارشاد فرمایا کہ ای فقیر سالک
ای تارک دنیاے دون اپنے نام نامی سے آگاہ فرمایے فقیر نے عرض کی کہ نام میرا زاہد قناعت پسند
ہی صاحبقران نے ارشاد کیا کہ آپ اس کوہ پر کب سے مصروف عبادت ہین زاہد قناعت پسند نے
عرض کی کہ حضور مجھے گھر بار چھوڑے عزیزون سے مُنھ موڑے دوسو برس کا عرصہ ہوا اسی پہاڑ پر رہتا ہون
شب و روز عبادت پروردگار مین بسر ہوتی ہی ہر شب جاگ کر سحر ہوتی ہی اب آپ اپنے قدم رنجہ فرمانے کا
باعث اور تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایئے کہ مجھ گداے بینوا کو کیون سرفراز فرمایا اس خاکسار کا
رتبہ کیون بڑھایا امیر مسکرائے اور فرمایا کہ ای زاہد قناعت پسند یہ امر تو ظاہر ہی اس راز سے ہر ایک
جوان و پیر ماہر ہی کہ ترقی دین اسلام کا خواہان ہون اسی کی فکر مین شب و روز پریشان ہون بالفعل ایک
کافر بدکار و بدو غا سے جنگ درپیش ہی لیکن اُسکی مدد افلاک جادو نے کی افلاک جادو کی
وجہ سے علامہ بن دمامہ نے سحر کرکے قیامت برپا کر رکھی ہی اسوقت تک تو خداے عزوجل نے اپنا فضل
شریک حال رکھا ہی مجھکو کسی طرح کا گزند نہین پہونچا لیکن میرے سردار بہت سے اُسکے دام مکر مین گرفتار ہوگیے
ہین نہین معلوم اُنپر کیا گذری اُسکو قتل کرنا منظور ہی راہ مین میرے ایک دوست قلبی نے خبر دی تھی کہ آپ
سے تدبیر قتل علامہ حاصل ہوگی اسی وجہ سے یہان تک آیا اب جو آپ ارشاد فرمایئے اسکو مین بسر وچشم
بجالاؤن یہ سنکر زاہد نے عرض کی کہ ای شہریار قتل علامہ بن دمامہ بہت دشوار تھا مگر شکر ہی کہ پروردگار
نے آپ کو مجھ تک پہونچایا اب جو مین عرض کرون آپ اُسپر عمل کیجیے صاحبقران نے کہا فرمایئے درویش
نے عرض کی کہ آپ کو کیفیت نہین معلوم ہی کہ سردار جو آپ کے لشکر کے مقید ہوگئے ہین وہ کہان ہین

امیر نے ارشاد کیا مین نہین جانتا درویش نے عرض کی وہ سب تخیل بے قال وقیل کے سپرد ہین وہ اُنکی قید
لیے ہوئے جاتا ہی آپ صحراے عجائب مین تشریف لیجایئے وہان قتل علامہ بن دمامہ کی صورت
نکل آئیگی امیر نے کل نشانات اُس صحرا کے زاہد قناعت پسند سے دریافت کرلیے اور تنہا اُس صحرا
کی طرف چلے عمرو ثانی نے عرض کی کہ آقا مین آپ کے ہمراہ چلونگا امیر نے فرمایا تمھارا کوئی کام نہین ہی
یہین ٹھہرو مین جلد واپس آؤنگا ناہر نے بھی عمرو کو روکا امیر تنہا روانہ ہوگئے امیر کے تشریف لیجانے
کے بعد عمرو ثانی بھی ایک طرف روانہ ہوگیا امیر نے دو چار کوس راہ طی کی دیکھا ایک صحراے پُر فضا و
مقام فرح افزا عجائبات سے معمور ہی ہر بات کا نیا دستور ہی جو سامان ہی نیا ہی ایک پھول ہزار رنگ سے
کھلا ہی درخت خوب بٹریان مرغوب قدرتی چمن بندی ہی نئے نئے قسم کے درخت لگے ہین پھول عجیب غریب
کھلے ہین نہرون مین رنگین پانی بھرا ہی فوارے چل رہے ہین طائر مثل انسان کے گفتگو کرتے ہین آپسمین
کہتے ہین آج اس صحرا مین صاحبقران آئے ہین ایک کہتا ہی یہ بھی تمکو معلوم ہی کہ صاحبقران کے دلمین
ارادہ کیا ہی اور یہان کسنے بھیجا ہی دوسرا جواب دیتا ہی مجھے معلوم ہی صاحبقران تدبیر قتل علامہ بن دمامہ
کرنے کو یہان آئے ہین زاہد قناعت پسند نے یہ راے دی ہی لیکن سب کوشش بیکار ہوگی ملکہ علامہ
کے قتل کی تدبیر نہ نکلیگی جب بہت عاجز ہونگے آپ پلٹ جائینگے سردار ہوا انکا اسیر ہین انکو حکیم تخیل
بے قال وقیل وزیر خداوند افلاک خدمت مین ملکہ علامہ کی لیجائینگے وہ سب کو قتل کا حکم دینگے سب
قتل ہوجائینگے وہان زمرد ثانی فوج کو تباہ کردیگا میدان قتال لاشون سے بھر دیگا جب صاحبقران
واپس جائینگے ایک کو زندہ نہ پائینگے خود مقابلہ کرینگے لقا بدار قدرت انکو بھی گرفتار کرکے خدمت مین ملکہ علامہ
کی روانہ کریگا وہ انکے نام کی دشمن ہین زندہ نہ چھوڑینگی صورت دیکھتے ہی قتل کا حکم دینگی ان بچنے کی یہ صورت
ہی کہ خداوند افلاک کی اطاعت قبول کرین اور انکو بخداوندی مانین تو کیا عجب ہی کہ خداوند انکے گناہ
معاف کردین امیر نے جو یہ گفتگو سنی حیران ہوئے کہ طائر یہان کے مثل انسان باتین کرتے ہین تمام
صحرا عجائبات سحر سے مملو ہی امیر کو یہ باتین سنکے غصہ آگیا لیکن ضبط کرکے آگے بڑھے دن بہت قلیل
باقی تھا صاحبقران نے ایک چشمہ پر آکے وضو کیا فریضہ ادا کرکے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ شام ہوگئی
صاحبقران بھی تھک گئے تھے دور سے دیکھا ایک درخت بہت بڑا معلوم ہوتا ہی ارادہ ہوا کہ
اسکے نیچے جاکر بیٹھ رہین شبنم سے بچین گے یہ سوچتے ہوئے اُس درخت کے قریب آئے دیکھا درخت
مین بجاے برگ وثمر انسان کے سر آویزان ہین افلاک جادو کی مدح وثنا کررہے ہین امیر
لاحول کہکے وہان سے ہٹے اُن سرون سے قہقہے کی آواز آئی یا تو وہ سر تعریف افلاک جادو
کی کررہے تھے یا امیر کو دیکھکر آپسمین کہنے لگے کہ صاحبقران آئے ہین جانے نہ پائین ایسی تدبیر
ہو کہ اسی صحرا مین عمر بھر تباہ رہین صاحبقران یہ سنتے ہوئے اور ایک درخت کچھ دور پر تھا جاکے
وہان بیٹھے چاندنی کی کیفیت دیکھنے لگے کہ یکایک ایک طائر اُسی درخت پر آکے بیٹھا جسکے
نیچے امیر بیٹھے تھے طائر نے درخت پر بیٹھ کے مثل انسان کے آہ کی اور بفصاحت گویا ہوا
کہ اے کریم کارساز اے بندہ نواز اب تک تونے صورت صاحبقران نہ دکھلائی جو ہماری رہائی کی
تدبیر ہوتی زاہد قناعت پسند نے تو کہا تھا کہ امیر اسی ہفتہ مین تشریف لاکر رہا کرینگے آج

اُس ہفتہ کا بھی یوم آخری ہی مگر ابھی تک کوئی بھی نہین آیا کیا آج کی رات بھی گذر جائیگی اور ہماری امید نہ
برآئیگی ای خدا اے چارہ ساز بیکسے حال زار پر رحم فرما صاحبقران نے جو یہ آواز سُنی اور پیش ساعت
فرمایا کہ یہ خدا سے التجا کرتا ہی معلوم ہوا کہ کوئی مرد مسلمان مبتلاے سحر ہوگیا ہی اسکی مدد کرنا ضرور ہی
کیونکہ اپنا نام لے رہا ہی یہ سوچ کے صاحبقران نے کہا ای آفت رسیدہ و ای مصیبت کشیدہ تو کون ہی کس
بلامین مبتلا ہی میرے پاس آ مین تیری مدد کرونگا طائر یہ صدا سنکر درخت کے نیچے اُترا صاحبقران کے
قدمون کو بوسہ دیا عرض کی ای شہریار آپ ہی صاحبقران ہین امیر نے کہا تم اپنا مطلب بیان کرو
اور یہ راز ظاہر کرو کہ تم کون ہو طائر نے عرض کی کہ حضور نام مجھ آوارۂ دشت ادبار کا کیا دریافت
فرماتے ہین جب تک قسمت برسر یاری تھی زمانہ موافق تھا تو لوگ مجھے جمشید تاجدار کہتے تھے
اور اب تو میرا نام آوارۂ دشت غربت مبتلاے رنج و مصیبت مرگ آمادہ دلدادہ ننگ خاندان
حیران و پریشان ہو گئے بجا ہی صاحبقران طرز گفتگو سے سمجھے کہ یہ مقرر کسی پر عاشق ہی معشوق توجہ
نہین کرتا ہی صدمۂ ہجر سے یہ بموت مرتا ہی یہ تصور کر کے امیر نے ارشاد کیا کہ ای جمشید تاجدار
یہ تو تمنے کچھ ایسے سے بیان کئے جو میری سمجھ مین خلاصہ طور سے نہین آئے یہ تو مین سمجھا کہ تم
کسی پر عاشق ہو مگر اپنی کیفیت خلاصہ بیان کرو حال دل عیان کرو جمشید نے آہ سرد بھر کے
عرض کی کہ یا صاحبقران مین ایک مدت سے ملکہ زرین گیسو کشا پر عاشق ہون اور علامہ بن
دمامہ میری مادر معظمہ کی حقیقی بہن ہین ایک روز مین اور ملکہ زرین گیسو کشا مع علامہ بن دمامہ
و دیگر ملازمان و عزیزان علامہ ایک جلسہ مین شریک تھے ملکہ زرین گیسو کشا نے کہا کہ ای جمشید
مین نے مذہبی کتب کی بہت سیر کی لیکن مذہب اسلام کو بمقابلہ دیگر مذاہب بہت مستحکم پایا
پونے دو سو خداوندون کی مرتب کی ہوئی کتابین دیکھین سب یہی تحریر کرتے ہین کہ ہمنے دنیا
کو بنایا اور انسان و حیوان کو خلق کیا اور جملہ اسباب دنیوی ہمکے موجد ہوئے پس انہین کسکے
کلام کا اعتبار کرین کیونکہ پونے دو سو کا یہی قول ہی کہ ہم خداوند ہین ہماری قدرت سے تمام خلقت
پیدا ہوئی اس دعوے سے سب جھوٹے معلوم ہوتے ہین علاوہ اسکے مثل ہم لوگون کے وہ بھی
بیمار ہوئے اگر ذرا بھی قدرت ہوتی تکلیف اپنے اوپر کیون گوارا کرتے بہت سے اہل اسلام کے
ہاتھ سے مارے گئے اگر خداوند تھے تو دشمن کو اپنے پر کیون غالب آنے دیا علاوہ ان سب باتون
کے پونے دو سو خداوند کی پیدائش کے سنہ موجود ہین یہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ فلان سنہ مین پیدا
ہوئے اور فلان سن مین مر گئے لیکن مسلمانون کے خداے نادیدہ کا حال آج تک نہ معلوم ہوا یہ
امر ظاہر ہی کہ خداے نادیدہ بہت قدیم ہی یہ مدعی کاذب تھے خداے اصلی نے انکو بھی پیدا کیا تھا
انھون نے اُس معبود کو نہ پہچانا از روے جہالت خود دعوے خدائی کیا پس ایسون کی پرستش کا
نتیجہ اچھا نہین ہی اُسی خداے کریم کی پرستش باعث حصول دولت عقبےٰ ہی ای جمشید تاجدار
تم اس باب مین کیا کہتے ہو ای شہریار جب مین نے ملکہ کی زبانی ایسے ایسے دعوے ہاے مستحکم
سنے مجھے بھی اس بات کا خیال ہوا کہ واقعی پونے دو سو خداوند جھوٹے ہین مگر خداے نادیدہ
وحدہ لاشریک ہی سب کو اُسی نے پیدا کیا اپنی قدرت کو ہویدا کیا یہ سوچ کے مین نے ملکہ کی

راے سے اتفاق کیا اور کہا ای ملکہ عالم آپ بہت درست کہتی ہین مذہب اسلام بہت مستحکم ہی آج سے مین نے ان کافرون پر لعنت کی اور مذہب اسلام اختیار کیا یہ کلمہ جو میرے منہ سے نکلا علامہ بن مامہ نے میری طرف بنگاہ قہر دیکھا اور جھنجھلا کر مجھ سے کہا ای جمشید یہ کیا بیہودہ بکتے ہو اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے تم ابھی مراتب سے خداوندون کے واقف نہین ہو وہ مرے نہین ہین صرف چولہ تبدیل کردیا ہی اور ہر ایک کا دعوے ایجاد صحیح ہی کیونکہ پہلے سب غائب تھے سب نے ملکے دنیا کو بنایا تھا پہلے ایک براے سیر دنیا آیا جب خوب سیر سے سیر ہو گیا پھر اپنے مقام پر چلا گیا اُسکے بعد دوسرا آیا وہ بھی چلا گیا اسی طرح یکے بعد دیگرے تا ابد مدام آمد و رفت جاری ہی اب ایسا کلمہ کبھی زبان پر نہ لانا ای شہریار علامہ نے جو یہ باتین کین سب مجھے غصہ آیا ملکہ زرین گیسو کشا نے بھی فرمایا کہ ای جمشید تاجدار یہ سب باتین فضول ہین کسی کو سچ نہ جاننا ان جہال کو ہرگز خدائی نہ ماننا مین نے کہا کہ ملکہ عالم آپ کے کہنے کی کیا ضرورت ہی مین خود سب پر لعنت کرتا ہون علامہ نے جو میری یہ حالت دیکھی خیال کیا کہ اب اسکا اعتقاد کم نہ ہوگا اُسوقت تو بمصلحت خاموش ہو رہی کیونکہ جانتی تھی کہ ملکہ زرین گیسو کشا سحر و ساحری مین یکتا ہین اگر اسوقت کچھ امر خلاف مجھ سے سرزد ہوگا ملکہ ضرور مجھ سے آمادۂ جنگ ہوگی گو مجھ سے سحر و ساحری مین کم ہی لیکن مین اسکو گرفتار نہ کر سکونگی مگر اُسکے دوسرے روز ہم لوگون کو غافل پا کر ہمکو بیہوش کر کے گرفتار کر لیا ملکہ زرین گیسو کشا کی تو زبان مین سوزن دے کر ایک چاہ عمیق مین قید کیا اور مجھے بصورت طائر بنا کر اس صحرا مین چھوڑ دیا اُس روز سے اسی صحرا مین تباہ و برباد پھرتا ہون جب ملکہ زرین گیسو کشا کی یاد آتی ہی اور اپنی اس حالت موجودہ کو دیکھتا ہون بے اختیار منہ سے نکلتا ہی نظم

در دم ز دوای تو فزون شد شده باشد
این سینہ اگر بو قلمون شد شده باشد
آن سلسلہ بید ر دمن اندیشہ ندارد
از بار ثمر شاخ نگون شد شده باشد
گفتم ز غم عشق تو دیوانہ ام ای شوخ
گفتا ز غم نیست کہ چون شد شده باشد
از زلف سیہ داچہ غم آن شاہ بتان را

این هم اگر از محنت زبون شد شده باشد
در عاشقی از مرگ چہ پروا کہ پی دل
گل در غم ساغر خون شد شده باشد
گاہی بدل از سحر لشد رام خیالش
گفتا اگرت خبط و جنون شد شده باشد
گر داشتہ بودیم از انہا طمع خام
دیوانہ از شہر برون شد شده باشد

عشق تو بصد رنگ چو بگداخت دلم را
جان هم اگر از جسم برون شد شده باشد
هر گہ گل امید نچیدیم درین باغ
در شیشہ پری گر بفسون شد شده باشد
کس مع حبیب قتل من از ان شوخ چو پرسید
گو کالشتہ نہ چرخ نگون شد شده باشد

جمشید تاجدار نے اس غزل کو اس طور سے پڑھا کہ صاحبقران اسکی مصیبت سنکے آبدیدہ ہوگئے ارشاد فرمایا ای جمشید تاجدار رہائی ملکہ زرین گیسو کشا کی کیا ترکیب ہی مجھ سے بیان کرین کوشش کرونگا جمشید نے عرض کی حضور میرے ہمراہ تکلیف فرمائین مین آپ کو بتلا دون صاحبقران جمشید تاجدار کے ہمراہ چلے رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دور پر آگے سحر ہو گئی امیر عجائب و غرائب صحرا دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین جمشید بشکل طائر صاحبقران کے سر پر پرون کا سایہ کیے ہوئے بروے ہوا جاتا ہی راستہ طے کر کے قریب ایک ستون فولاد کے پہونچے جمشید تاجدار نے عرض کی یا صاحبقران اسم اعظم پڑھ کر اس ستون کو زمین سے نکال کر پھینک دیجیے امیر نے اسم اعظم پڑھا اور ستون اُکھاڑ کر پھینک دیا ستون کے اُکھڑنے سے ایک دہنہ نقب کا ظاہر ہوا امیر نے اُس دہنہ نقب مین جانا چاہا جمشید نے

عرض

عرض کی یا صاحبقران میری بھی تدبیر رہائی فرمایئے امیر نے کہا جو کہو مین موجود ہون جمشید نے عرض کی اگر آپ اسم اعظم پانی پر پڑھ کے پانی میرے اوپر چھڑک دین تو مین ابھی اس سحر سے نجات پاؤن اپنی صورت اصلی پر آؤن امیر قریب ایک چشمہ کے آئے چلو مین پانی لیا اسم اعظم پڑھکر اُسپر دم کیا جمشید پر چھڑکا پانی چھڑکتے ہی جمشید زمین پر گرا بیہوش ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے کو بصورت اصلی پایا اب صاحبقران زمان نے جو نگاہ کی دیکھا ایک جوان والاشان حسین برہنہ کھڑا ہی صاحبقران کو اُس جوان نے سلام کیا امیر نے اپنی کمر سے پٹکا کھول کر دیا کہا ای جمشید اسکو باندھ لو جب ہم ملکہ کو رہا کر کے واپس آئینگے تو کچھ انتظام ہو جائیگا اُس جوان نے امیر سے پٹکا لے کر سلام کیا صاحبقران وہان سے اُسی نقب کے پاس آئے نام خدا لیکر نقب مین کود پڑے تھوڑی دیر کے بعد پاؤن آشنا بزمین ہوئے صاحبقران نے دیکھا ایک مکان تاریک ہی سامنے دو تین دروازے معلوم ہوتے ہین امیر اُن دروازون کے پاس آئے سب کو مقفل پایا امیر نے اسم اعظم پڑھکر قفل کو جھٹکا دیا قفل کھل گیا امیر دروازہ کھول کے اندر آئے جیسے ہی امیر نے قدم اندر رکھا رونے کی آواز کان مین آئی کہ کوئی شخص الگن بہک بہک کر بہ گریہ وزاری کہ رہا ہی کہ ای پروردگار حقیقی ای کارساز تحقیقی ابھی تک صاحبقران تشریف نہین لائے امیر نے جو یہ آواز سنی کہا ای پابند رسن مصیبت تیری دعا قبول ہوئی مین آپہونچا اب نہ گھبرانا یہ کہکر صاحبقران نزدیک آئے دیکھا زہرہ خصال خورشال ایک قفس آہنی مین بیٹھی رو رہی ہی امیر نے قفس کو اُتارا نازنین امیر کو سلام کر کے شکر پروردگار بجالائی امیر نے اسم اعظم پڑھکر قفس پر دم کیا قفس ٹوٹا نازنین باہر آئی امیر کے قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کی یا صاحبقران میری زبان کے سوزن نکال لیجیے امیر نہ سمجھے کہ یہ کیا کہتی ہی فرمایا مین تمھارا مدعا نہین سمجھا اُس نازنین نے زبان کی طرف اشارہ کیا تب صاحبقران کو خیال آیا کہ اسکی زبان مین سوزن ہی اسوجہ سے الفاظ درست اسکے مُنھ سے نہین نکلتے ہین جلدی سے صاحبقران نے اُسکی زبان سے سوزن نکالکر پوچھا ای نازنین تیرا کیا نام ہی اُس نازنین نے دست بستہ عرض کی کہ نام میرا ملکہ زرین گیسوکشا ہی یہان اسیر تھی شب کو اثنائے خواب مین ایک مرد بزرگ نے آپ کی تشریف آوری کی خبر دی تھی اور اصول مذہب اسلام تعلیم فرمائے تھے شکر ہی کہ آپ اسوقت تشریف لائے یہ کہکر اُس نازنین نے سحر کیا وہ سب مکان منہدم ہوا مکان کے گرتے ہی ایک اندھیرا ہو گیا جب تاریکی برطرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ مین اُسی مقام پر کھڑا ہون جہان نقب مین پھاندا تھا جمشید تاجدار بھی سامنے کھڑا ہی جمشید تاجدار نے جیسے ملکہ زرین گیسوکشا کو دیکھا دوڑ کے امیر کے کے قدمون پر گر پڑا آنکھین پاے امیر سے ملنے لگا امیر نے کہا ای ملکہ زرین گیسوکشا اب قتل علامہ بن دمامہ کی کیا ترکیب ہی ملکہ زرین گیسوکشا نے کہا مین آپ کا یہ ارشاد بجالاؤنگی لیکن پہلے زاہد قناعت پسند کی خدمت مین مجھے جانا ضرور ہی امیر نے کہا مین بھی اُس درویش خداشناس سے ضرور ملونگا جمشید نے عرض کی پھر ہم لوگ بھی ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہین امیر مع جمشید تاجدار و ملکہ زرین گیسوکشا طرف زاہد قناعت پسند کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا لیکن

اب دو کلمہ کیفیت خواجہ عمرو ثانی کے ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو بعد جانے صاحبقران کے ایک سمت کو چلے دو چار کوس راستہ طے کر کے دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ نہایت

بلند معلوم ہوتا ہی خواجہ اُس کوہ کی طرف چلے ہنوز قریب کوہ نہ آئے تھے کہ اُنکے کان مین صداے گریہ وزاری آئی خواجہ ادھر متوجہ ہوئے دیکھا چند عورتین نازنین مہر تمکین کمسن ایک جانب سے روتی ہوئی چلی آتی ہین پیچھے پیچھے انکے ایک ہوادار اُسپر ایک قتال عالم سوار آنکھون سے دریاے اشک جاری دل پر غم والم طاری ہوادار آہستہ آہستہ چلا آتا ہی خواجہ یہ کیفیت دیکھکر ایک گوشے مین چھپ گئے ہوادار قریب اُس گوشے کے آکر ٹھہرا وہ قتال عالم ہوادار سے اُتری سب عورتین بھی ٹھہر گئین آپسمین باتین ہونے لگین ایک نے کہا ای ملکہ عالم اب دیکھین آپ کی قدمبوسی کب نصیب ہوتی ہی اور کیا کیا مصائب آپ کو وہان پہونچکے پیش آتے ہین تنجیل سے کیا گفتگو ہوتی ہی کچھ سختی تو نہ کریگا کیونکہ آپکے نام پر جان دیتا ہی فقط طالب وصل ہوگا آپ بھی مناسب وقت جواب دیجیے گا ملکہ کہتی ہین بی بی مین تو بہت متردد ہون میری آبرو اُسکے ہاتھ سے خداوند افلاک بچاے مین تو اُسکی صورت سے خوف کرتی ہون اُسکو اپنے خداوند کا بھی پاس نہین ہی جب پہلے اُسنے مجکو نامہ لکھا تھا تو مین نے اُسکا جواب دیا تھا کہ اگر اب مجھ سے اس قسم کا سوال کروگے تو مین خداوند افلاک سے اسکی شکایت کرونگی اُس ملعون نے اپنے خداوند کا بھی خوف نہ کیا یہان آکر حشر برپا کر دیا اب اگر نہین جاتی ہون تو وہ ظالم بزور عمل مسخر کرلیگا جواب اُسکی کیفیت ہی وہ میری ہوجائیگی سب کنیزین بھی سمجھانے لگین ملکہ عالم جب آپکے والدین نے اس امر کو منظور کرلیا تو اب آپ کیا کرسکتی ہین عمرو نے جو یہ باتین سُنین بیتاب ہوگیا دل مین خیال کیا کہ ای خواجہ اگر اس مقام پر عیاری کرکے تنجیل کے پاس نہ پہونچے تو کچھ کام نہ کیا اس فکر مین بیٹھے تھے کہ ایک خواص ٹہلتی ہوئی اُس طرف آئی عمرو نے اُسکو بیہوش کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر ملکہ کے سامنے آکر عرض کی اگر مناسب جانیے تو تھوڑی دیر اس پہاڑ کے نیچے سیر کیجیے ملکہ نے کہا کہ مین کیونکر سیر کرسکتی ہون سواری آتی ہوگی کہا جب سواری آئیگی پلٹ آئیے گا ملکہ اُٹھکر اُسکے ساتھ چلین راہ مین کہا کہ واری مین ابھی اس درہ مین گئی تھی وہان عجیب وغریب درخت خوشبودار لگے ہین آپ بھی تشریف لے چلیے ملکہ اُسکے کہنے سے اُس درے مین آئین عمرو نے باتون مین لگاکے حباب مار دیا ملکہ بیہوش ہوئین خواجہ نے سب کپڑے ملکہ کے اُتارکے اُسکو تو ندرزنبیل کیا اور آپ ملکہ کی صورت بنکر وہی کپڑے پہنے درہ کوہ سے نکلکر کہا کہ یہ بھی کتنی دلگی باز ہی مجھ سے بھی ہنستی ہی نہ وہان درخت ہین نہ پھول ہین جب مین گئی تو آپ ہنس کے ایک طرف بھاگ گئی یہ باتین ہو رہی تھین کہ آسمان پر ہواے سرد چلی عطر کی خوشبو آئی سب کی آنکھین بند ہوگئین اب جو سب نے آنکھین کھولین دیکھا چار عقاب زرین بال ایک قفس طلائی پر تکلف لیے ہوئے چلے آتے ہین آکر قفس زمین پر رکھی اور ایک عقاب مثل انسان کے گویا ہوا کہ ملکہ نگار آئینہ رخسار کہان تشریف رکھتی ہین حکیم تنجیل بے قال وقیل وزیر خداوند افلاک نے طلب فرمایا ہی عمرو کہ بصورت نگار آئینہ رخسار ہین سب سے ملکے اُس قفس مین بیٹھے اُن چارون عقابون نے قفس اُٹھائی طرف تنجیل بے قال وقیل کے چلے راہ طے کرکے قریب بارگاہ تنجیل بے قال وقیل پہونچے یہ منتظر ہی تھا جیسے ہی قفس کو آتے ہوئے دیکھا بارگاہ سے باہر نکل آیا عقابون نے قفس لاکر رکھدی ملکہ نگار نقلی قفس سے اُترکر اندر بارگاہ کے آئین خواصین آکر گرد ملکہ کے بیٹھ گئین تنجیل بے قال وقیل بھی پوشاک تبدیل کرکے آیا حسن وجمال ملکہ

دیکھکر بیچین ہو گیا پریزادون سے زانو ملاکر بیٹھا ساقیان سیمین عذار کو طلب کیا ماہرویان پری پیکر آکر حاضر ہوئین ساقیے سنیجے جام تقسیم کرنے لگے ماہرویان سیمین بر کو تنجیل بے قال وقیل نے اشارہ کیا ایک نازنین مہ جبین اپنی جگہ سے اُٹھی سازندون نے ساز درست کیے نازنین نے رقص کر کے اہل محفل کو خوب خوش کیا جب محفل کو اپنی طرف مخاطب کر چکی تنجیل بے قال وقیل کو سلام کر کے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

بلا سے گر ہو لوا لادہان ماہین دل
ہمیشہ روزن سینہ سے کیون ہی چشم براہ
پروئے زلف مسلسل کے تار تار مین دل
برنگ غنچۂ پیکان و غنچہ تصویر
خوش اپنا کیونکہ ہو اس ماتمی حصار مین دل
نہ ہوئین خلد مین حورین تو رہتا خلد مین کون
رہیگا میرے عوض میرا کوے یار مین دل

بغل مین جیسا مرا دل بغل کا دشمن ہی
اگر نہین کسی مہوش کے انتظار مین دل
اُڑیگا مثل شرر ٹکڑے ہو کے سنگ مزار
نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار مین دل
ہزار دشمن جان ہی ایک دوست بڑا
لگا ہی صحبت خوبان نگعذار مین دل

پھنسے نہ حلقۂ گیسوے تابدار مین دل
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار مین دل
ترا سنگار بھی ہے نہ بلا کہ جائے گھر
ہا اگر یونہین گرم تپش مزار مین دل
فلک کے رنگ سے ظاہر ہین ماتمی آثار
جو پوچھے کون ہی تو مین کہون ہزار مین دل
اُٹھا تو لائے مجھے میرے ہمنشین اے ذوق

نازنین نے جو اس غزل کو بخوش الحانی تنابنا کے گایا تنجیل بے قال وقیل جھومنے لگا حاضرین محفل تعریفین کرنے لگے تھوڑی دیر تک یہ صحبت عیش و نشاط گرم رہی جب رات زیادہ گئی تو تنجیل بے قال وقیل نے صحبت کو برخاست کیا آپ ملکہ نگار آئینہ رخسار کا ہاتھ پکڑ کے اُٹھا نگار لقلقی سر جھکائے تنجیل کے ساتھ ساتھ چلین تنجیل ملکہ کو لیے ہوئے ایک مقام پر آیا پلنگ لگا ہوا تھا ملکہ سے کہا آپ آرام فرمائیے ملکہ اُس پلنگ پر لیٹین تنجیل بے قال وقیل بھی اُسی پلنگ پر بیٹھ کے ملکہ سے باتین کرنے لگا تھوڑی دیر کے بعد دست شوق دراز کیا ملکہ نے ہاتھ اُسکا جھٹک دیا کہا کتنے بڑے بے صبر ہو مین تو تمھارے بس ہون کیا کہین چلی جاؤنگی تنجیل نے کہا ملکۂ عالم خیال فرمائیے کہ مین ایک مدت سے تمپر فریفتہ ہون آج میری قسمت سے یہ دن نصیب ہوا کہ آپ نے میرے کلبۂ احزان کو اپنے جلوۂ حُسن سے منور فرمایا اب مجھ سے کیونکر صبر ہو سکیگا نگار لقلقی نے جواب دیا کہ صاحب مین بھلا عالم ہوشیاری مین تو کاہے کو منظور کرونگی اگر تم بہت ہی بیتاب ہو تو مجکو تھوڑی سی شراب پلا دو جب مین اُسکے نشہ مین بیہوش ہو جاؤن پھر تمکو اختیار ہی تنجیل بے قال وقیل نے گلابی اُٹھائی ملکہ نے گلابی اُسکے ہاتھ سے چھین لی جام اُٹھا کر لبریز کیا اور تنجیل کو دیا تنجیل نے کہا اے ملکۂ عالم مین نے جلسہ مین بہت شراب پی ہی اب نہ پیونگا نگار لقلقی نے کہا اب مین تمکو پوری گلابی جبتک نہ پلا لونگی ایک قطرہ شراب اپنی زبان پر نہ ڈالونگی یہ کہ کے شراب مین بیہوشی ملائی اور تنجیل کے ہاتھ پکڑ لیے صراحی اُسکے منھ سے لگا دی یہ فرط محبت ملکہ نگار سے پوری صراحی پی گیا پیتے ہی سر اسکا چکرایا کہا اے ملکۂ عالم اس شراب مین کیا ملا تھا کہ میرا سر چکرانے لگا نگار لقلقی نے کہا شاید شراب پی ہوگی اسوجہ سے سر چکرا تا ہی ذرا اُٹھ کے ٹہلو جیسے ہی اپنے مقام سے جنبش کرتا ہی بیہوش ہو کے گرا عمرو ثانی کہ بشکل نگار آئینہ رخسار تھے اُنھون نے جلدی سے تنجیل بے قال وقیل کی زبان مین سوزن دیا اور اُسکو زنبیل کیا رنگ و روغن عیاری کا نکال کے آپ تنجیل کی صورت بنے اور اُسی پلنگ پر لیٹ رہے رات تھوڑی باقی تھی دم بھر مین

صبح ہوگئی خواجہ نے نگار آئینہ رخسار کو زنبیل سے نکال کر اُس پلنگ پر لٹا یا دہی چار دن طائر قفس لیکر آئے نگار آئینہ رخسار کو قفس مین سوار کرکے لیگئے خواجہ بشکل تخیل بے قال وقیل اپنے مقام سے اُٹھے بیرون بارگاہ ملازم منتظر تھے جیسے ہی سب نے تخیل کو آتے ہوئے دیکھا اُٹھ کھڑے ہوئے تخیل نے امور ضروری سے فراغت حاصل کی اور ملازمون سے کہا آج ہم اسیران اسلام کو دیکھنے جائینگے دیکھین بلاشان جادو نے کیا انتظام اُنکے واسطے کیا کیونکر اُنکی حفاظت کرتا ہی میرا قصد یہ ہی کہ سب کو آج زیر تیغ بیدریغ کردن کیونکہ حفاظت اُنکی بہت مشکل ہی مددغد اپرستون کی غیب سے ہوتی ہی ملازم اسکے ساتھ ہوئے تخیل نقلی طرف زندان خانہ کے چلا یہان لوگون نے بلاشان جادو کو خبر دی کہ ہوشیار ہو جاؤ وزیر اعظم خداوند افلاک جادو برائے معائنہ اسیران آتے ہین بلاشان جادو یہ خبر سُنکے اپنی بارگاہ سے اُٹھکر برائے استقبال چند قدم آیا کہ اُسنے دیکھا تخیل بے قال وقیل آتے ہین اُسنے جھک کے سلام کیا تخیل نقلی نے جواب سلام دیا اور کہا ای بلاشان جادو سرداران اسلام کہان ہین میرا قصد ہی کہ آج اُن سب کو قتل کرون کیونکہ حفاظت اُنکی بہت مشکل ہی بلاشان جادو نے کہا میری بھی یہی راے تھی لیکن عرض نہ کرسکتا تھا آج آپ نے خود تجویز فرمایا تخیل نقلی نے کہا پھر وہ لوگ کہان ہین بلاشان جادو نے عرض کی کہ حضور میرے ہمراہ تشریف لیچلین مین دکھا دون تخیل نقلی بلاشان جادو کے ہمراہ طرف قید خانہ کے چلا قید خانے مین آکے دیکھا کہ سرداران اسلام مغموم مضمحل بیٹھے ہین تخیل نقلی برابر بدیع الزمان کے آیا اور آنکھ ملاکر عرض کی کہ حضور غلام یہان تک بفضل ایزدی پہونچا اب دیکھیے کیا ہوتا ہی بدیع الزمان نے پہچانا کہ خواجہ عمرو ثانی ہین خوش ہوگئے اور کہا بھائی کیا ستم کی تیاری کی ہی اب جلدی کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہاتھ سے اس بیحیا کے چھوٹین عمرو ثانی نے عرض کی خاطر مطمئن رکھیے خدا کو اختیار ہی بدیع الزمان سے اشارتاً یہ باتین کرکے طرف بلاشان کے متوجہ ہوئے اور کہا ای بلاشان جادو تمنے اِن لوگون پر کس قسم کا سحر کیا ہی مجھ سے تو بیان کرو بلاشان جادو نے کہا ای وزیر معظم ای دستور مکرم اول تو مین نے اِن لوگون کی طاقت زائل کی اور دوم ایسا سحر کیا ہی کہ یہان سے اگر فرار ہوکر جائین تو عمر بھر راستہ نہ پائین نابینا ہو جائین تخیل نقلی نے اسکی بہت تعریف کی اور کہا ای بلاشان جادو اب تم اپنا سحر انپر سے اُتار لو کیونکہ مین اِنسے بہت آزردہ ہون آج قتل کرونگا بلاشان جادو نے فوراً سحر سب سرداروں پر سے اُتار لیا تخیل نقلی نے کہا ای بلاشان جادو واقعی تمھارا سحر بہت پختہ ہی یہ کہکے ایک ڈلی مٹھائی کی رومال سے کھولی اور کہا کہ لو اسکو کھاؤ یہ مٹھائی نذر سامری کی ہی تمھارا سحر اور زیادہ پختہ ہوگا بلاشان جادو نے اُس ڈلی کو سلام کرکے تخیل نقلی سے لیا اور کھا گیا کھاتے ہی چکر کھاکے زمین پر گرا عمرو ثانی نے اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور وہان سے باہر آیا یہان ملازم در زندان پر کھڑے ہوئے تھے تخیل نقلی کو دیکھکر سب پوچھنے لگے حضور بلاشان جادو کہان ہین تخیل نقلی نے عرض کی وہ ابھی زندان خانہ کے اندر ہین قیدیون پر سحر جو کیا تھا اُسکو اُتار رہے ہین آج مین سب کو قتل کرونگا کوئی اندر قید خانہ کے نہ جاے تخیل نقلی سب سے یہ کہکر طرف اپنی بارگاہ کے چلا ملازم ہمراہ ہوئے جب در بارگاہ پر پہونچا ملازمون سے کہا کہ تم سب یہین ٹھہرو جب تک مین نہ بلاؤن خبردار اندر بارگاہ کے نہ آنا ملازم

تو وہین ٹھہر گئے تنجیل نقلی اندر بارگاہ کے آیا جیسے ہی خواجہ بصورت تنجیل داخل بارگاہ ہوئے آکر
ایک کرسی جواہر نگار پہ بیٹھے اور زنبیل سے تنجیل بے قال وقیل کو نکالا اور بلاشان جادو
کو نکالکر اُسکے زبان مین سوزن دیا دونون کو چوب بارگاہ سے باندھ کے ہوشیار کیا جیسے ہی آنکھ
کھلگئی اپنے کو مقید پایا زبان مین سوزن دل پر رنج و محن خواجہ نے تنجیل سے مخاطب ہو کے
کہا او گرفتار پنجہ اجل اگر تجکو اپنی زندگی عزیز ہی تو اقرار کر وحدانیت پروردگار کا اور لعنت
کر افلاک ناپاک بے حیا پر تنجیل نے اشارے سے کہا کہ ای خواجہ مین بصدق دل مسلمان ہوتا ہون
اب آپ مجھے رہا کرین خواجہ عمرو ثانی نے تنجیل کو چوب خیمہ سے کھولا یہ کلمہ پڑھ کے
بصدق دل مسلمان ہوا اور اطاعت دین اسلام کی قبول کی اسکے بعد خواجہ متوجہ ہوئے طرف
بلاشان بے ایمان کے اور کہا او مردود تو اپنے کو کس حال مین پاتا ہی اب بہتر اسی مین ہی کہ لعنت کر
سامری و جمشید و افلاک ناپاک پر بلاشان نے اشارہ سے انکار کیا خواجہ نے اُس سے
بہت اصرار کیا جب اُسنے گوارا نہ کیا تو خواجہ نے خنجر اُس بیدین کافر کے گلے پر پھیر دیا اُسکے
مرتے ہی اندھیرا ہوگیا آواز آئی کشتی مرا نام من بلاشان جادو بود تھوڑی دیر کے وہ تاریکی
موقوف ہوئی دیکھا لاشہ بلاشان جادو کا اُس مقام پر نہین ہی خواجہ نے تنجیل بے قال وقیل
سے پوچھا کہ لاشہ بلاشان جادو کا کون لیگیا تنجیل بے قال وقیل نے کہا ای خواجہ غضب ہوگیا
لاشہ بلاشان جادو کا پاس علامہ بن دمامہ کے پہونچا اب اسکو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی قیامت
برپا کریگی یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ دربارگاہ پر ہلڑ ہوا تنجیل بے قال وقیل دربارگاہ پر آیا ملازمان
سے پوچھا یہ غل کیسا ہی سب نے عرض کی کہ حضور نہین معلوم بلاشان جادو پر کیا افتاد پڑی جو
قیدی رہا ہوگئے اب لوگ جو اُنکو روکتے ہین وہ لڑنے پر آمادہ ہوتے ہین بہت سے آدمیون
کو سرداران اسلام نے قتل بھی کیا ہی کسی کے روکے سے نہین رُکتے ہین تنجیل بے قال وقیل
یہ سنکے باہر نکل آیا اور اپنے ملازمون کو منع کیا کہ خبردار کوئی ان لوگون سے نہ بولے اور اپنے
ہاتھ رومال سے باندھ کے روبرو بدیع الزمان کے آیا عرض کی اب حضور میری خطا عفو فرمائین
عزت بڑھائین یہ خاکسار مسلمان ہوا بدیع الزمان نے تنجیل بے قال وقیل کو گلے سے لگایا اور
کہا کہ ای تنجیل اب سحر سے توبہ کرو تنجیل بے قال وقیل نے عرض کی ای شہنشاہ غلام اپنے سحر سے توبہ
نہ کریگا کیونکہ ابھی حضور کو علامہ بن دمامہ اور افلاک ناپاک سے مقابلہ کرنا ہی ان دونون سے
بلا کے سحر پڑینگے بڑے بڑے ساحر حضور سے لڑینگے ابھی میرا سحر سے تائب ہونا مناسب وقت
نہین ہی انشاء اللہ بعد فتح سحر سے توبہ کرونگا بدیع الزمان نے فرمایا تمکو اختیار ہی یہ کیفیت جو
ملازمان تنجیل نے دیکھی بہت متعجب ہوئے آپسمین کہتے تھے کہ وزیر اعظم کو یہ کیا ہوگیا دین اسلام
قبول کرلیا تنجیل بے قال وقیل بدیع الزمان اور جملہ سرداران اسلام جو جو اسکے پاس قید تھے
ان سب کو لیکر باعزاز تمام اپنی بارگاہ مین آیا اور ملازمون کو بلا کر کہا کہ مین نے آج سے اطاعت
اہل اسلام اختیار کی ہی تم مین سے جو مذہب اسلام کو قبول نہ کریگا سزا پائیگا بہت سے لوگ
تو مشرف بہ اسلام ہوئے کچھ فرار ہوگئے کچھ کج بحثی کرکے داخل جہنم ہوئے اب تنجیل بے قال وقیل نے

شاہزادہ بدیع الزمان سے عرض کی کہ حضور کچھ روز یہان قیام فرمائین بعد اپنے لشکر مین تشریف
لیجائین عمرو ثانی نے کہا ای تنجیل مین امیر سے وعدہ کرچکا ہون کہ مین آپ کو ضرور جبال ابیض
پر لے چلونگا اور وہان کرب غازی اور اندکس بن عمرو موجود ہین صاحبقران ثانی براے قتل
علامہ بن دمامہ ایک صحرا مین تشریف لیگئے ہین اگر وہ پلٹ کے آئینگے اور سب مجھے نہ پائینگے تو بہت
متردد ہونگے ایسے وقت مین ہم لوگون کا ٹھہرنا مناسب نہین ہی تنجیل بے قال وقیل نے کہا بہت ہی
جو آپ کی راے ہو مین بھی ہمراہ رکاب ہون بدیع الزمان نے تنجیل بے قال وقیل کو بہت بہت
منع کیا مگر اُسنے قبول نہ کیا وہ شب تو بعیش و سرور وہان بسر کی صبح کو تنجیل بے قال وقیل اور شاہزادہ
بدیع الزمان اور جملہ سردار جو اسیر ہوکر آئے تھے مع عمرو ثانی کے طرف جبال ابیض کے
براے ملاقات صاحبقران ثانی چلے مگر علامہ بن دمامہ کو ترک مذہب تنجیل اور رہائی سرداران
اسلام کی خبر اُن لوگون سے ملی جو ہمراہی تنجیل کے مسلمان نہوئے تھے اور بھاگ گئے تھے اُنھون
نے جاکر علامہ بن دمامہ سے یہ کیفیت بیان کی کہ تنجیل نے اطاعت اہل اسلام قبول کی اور قیدیون
کو رہا کردیا عمرو ثانی نے ایسی عیاری کی کہ تنجیل کا اعتقاد پلٹ گیا اور بلاشان جادو مارا گیا اب سب
اسیر اور خواجہ عمرو ثانی مع تنجیل بے قال وقیل کے طرف جبال ابیض کے گئے ہین وہان
صاحبقران سے ملاقات ہوگی صاحبقران کو آپ کے قتل کی بڑی کد و کوشش ہی سنا ہی کہ زاہد
قناعت پسند نے کوئی تدبیر بھی بتائی ہی علامہ بن دمامہ نے جو یہ کیفیت سُنی غصہ مین کانپنے لگی
جھنجھلا کر کہا کہ تنجیل بے قال وقیل کے قتل کی ساعت قریب آئی ہی کہان بچ کے جائیگا دم بھر مین اسکو
پردۂ دنیا سے نیست و نابود کردونگی اور سرداران اسلام رہا ہوکر کہان جائینگے مین ابھی ان سب کا
انتظام کرتی ہون یہ کہکے علامہ بن دمامہ نے ایک دستک دی ایک طائر سبز رنگ پیدا ہوا اُس طائر
نے آکے تہی علامہ کے قدمون پر سر رکھا اور تعریف افلاک جادو مین بہت سے شعر پڑھے
علامہ نے کہا ای سبز پوش آسمان سیر میرا نامہ ہزبر فیل دندان جادو کو پہونچادے یہ کہکے ایک پرچہ
اُس طائر کے آگے ڈال دیا طائر نے اُس پرچے کو منقار مین لیا اور علامہ بن دمامہ کو سلام کرکے
اُڑ گیا تھوڑی دیر کے بعد علامہ جادو نے اپنے ملازمون سے کتاب سامری طلب کی اُسکو
پڑھا کیفیت معلوم ہوئی کہ ہزبر فیل دندان جادو براے مقابلہ سرداران اسلام و تنجیل بے قال وقیل
گیا ہی یہ تو خاموش ہورہی سب نے دریافت جو کیا کہ حضور نے کیا بات اسوقت کتاب سامری مین
ملاحظہ فرمائی تھی علامہ بن دمامہ نے کہا کہ مین نے ایک ساحر کو بھیجا ہی وہ تنجیل بے قال وقیل کو
جاکر قتل کریگا اور لشکر اسلام کے سردارون کو بھی تکلیف پہونچائیگا ملازم یہ سنکر اُسکی تعریفین کرنے لگے
یہان تو یہ باتین ہورہی ہین مگر ہزبر فیل دندان نامہ علامہ بن دمامہ دیکھکر تلاش تنجیل بے قال وقیل
مین روانہ ہوا بر دوش ہوا اُڑا ہوا چلا آتا ہی کہ دیکھا اُسنے ایک مقام پر تنجیل بے قال وقیل اور
سرداران اسلام کھڑے ہوئے ہین قریب ایک چشمہ آب ہی کچھ لوگ وہان پانی پیتے ہین سب کے آگے
ایک جوان ذیشان چہرہ آفتاب سے زیادہ روشن بند قبا کھولے ہوئے ٹہل رہا ہی ہزبر فیل دندان
وہین سے لغزہ کرکے گرا کہ او تنجیل بے قال وقیل ارے تو وزیر اعظم دستور معظم تھا خداوند افلاک جادو کا

تجھے ایسا مناسب تھا تخیل نے جو دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بدنظام بال کُھلے ہوئے تا بہ کمر دو دانت بڑے بڑے آگے نکلے ہوئے تیلی جھولی بائین کاندھے پر پڑی ہوئی سحر کرتا ہوا چلا آتا ہی تخیل نے بھی للکارا کہ او ساحر ٹھہر جا خبردار یہان آنے کا قصد نہ کرنا نہین بہت پچھتائیگا یہ سنکر ہزبر فیل دندان کو تاب نہ آئی برابر تخیل بے قال وقیل کے آکے ایک گولا مارا گولے کے پھٹتے ہی تمام صحرا مین آگ برسنے لگی خواجہ عمرو نے جو یہ کیفیت دیکھی گلیم اوڑھ کر ایک کنارے ہو گئے مگر یہان تخیل سے اور ہزبر سے سحر چلنے لگا ہزبر نے جو آگ برسائی تخیل نے پانی سحر سے برسایا آگ بجھی اسقدر سردی ہوئی کہ ہزبر فیل دندان کانپنے لگا تخیل نے چاہا کہ مین سحر کو اور زور دون لیکن ہزبر فیل دندان نے جھولی سے ایک چکر لوہے کا نکال کے طرف آسمان کے پھینکا وہ چکر بلند ہو کر مائل بپستی ہوا تھوڑی دور پر آکے قائم ہوا اب جو لوگون نے غور کر کے دیکھا تو ایک نیر اعظم چمک رہا ہی لیکن حدت اُس آفتاب کی ترقی پذیر ہوتی جاتی ہی بڑھتے بڑھتے یہان تک حدت بڑھی کہ وہ سردی دفع ہو گئی اور لوگون کا مغز استخوان پگھل کے بہنے لگا تخیل بے قال وقیل نے چاہا سحر کرون ہزبر فیل دندان نے آفتاب کو اشارہ کیا وہ نیر اعظم کڑک کر تخیل پر گرا کہ تخیل بے قال وقیل کے دو ٹکڑے ہوئے اسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا ہوا تند چلنے لگی بعد عرصہ کے آواز آئی کشتی مرا نام من تخیل بے قال وقیل بود بدیع الزمان نے جو یہ آواز سنی تیغہ کھینچکر طرف ہزبر فیل دندان کے چلے انکے بڑھتے ہی اور سب لوگ بھی تلوارین کھینچ کے بڑھے ہزبر فیل دندان نے جو یہ کیفیت دیکھی للکار کر آواز دی ای فرقہ خدا پرستان بس اب آگے نہ بڑھنا یہ کہکر ایک گولہ زمین پر دے مارا غبار بلند ہوا تاریکی چھا گئی تھوڑی دیر کے بعد وہ سیاہی جو برطرف ہوئی تو لشکر تخیل اور سرداران اسلام تا بہ گلو پتھر کے ہو گئے اُسوقت کی یاس و حسرت سرداران اسلام کا حیران حیران دیکھنا اپنی بے بسی پر افسوس کرنا کوئی جی مین کہتا تھا کہ افسوس ایسے مقام پر اجل آئی کہ زیارت امیر ثانی سے محروم رہے کوئی کہتا تھا کہ افسوس زیست نے اتنا بھی توقف نہ کیا کہ ایک بار بیت اللہ جاکر صاحبقران قدیم سے مل آتے شرف قدمبوسی حاصل کرتے یہان یہ لوگ تو اس حال پُر ملال مین ہین مگر خواجہ عمرو ثانی یہ کیفیت دیکھکر برائے اطلاع طرف جبال ابیض کے روانہ ہوئے دل مین خیال کیا کہ ای خواجہ اس مصیبت مآل کی خبر کسی طرح صاحبقران تک پہونچ جائے کہ وہ بھی کچھ تدبیر فرمائین اور اگر صاحبقران جبال ابیض پر نہ ملے تو زاہد قناعت پسند سے اس کیفیت کا اظہار کرینگے شاید وہ مرد باخدا کوئی تدبیر بتلائے یہ سوچکر افتان وخیزان طرف جبال ابیض کے چلے دو چار کوس راہ طی کر کے اُس پہاڑ پر پہونچے دیکھا امیر ایک پوست آہو پر بیٹھے ہین سامنے ایک جوان حسین اور ایک نازنین لباس مکلف پہنے بیٹھی ہین عمرو نے دل مین خیال کیا کہ شائد یہ کوئی ساحرہ ہی اور یہ جوان بھی کوئی ساحر ہی برائے قتل علامہ بن دمامہ دونون کو زاہد قناعت پسند نے بلایا ہی عمرو ثانی یہ سوچتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ نگاہ امیر کی پڑی دیکھا خواجہ بحال پریشان چلے آتے ہین گھبرا کے پوچھا کیون خواجہ خیر تو ہی عمرو ثانی نے عرض کی حضور کیا عرض کرون جو واقعہ گذرا ہی امیر نے فرمایا خواجہ جلدی بیان کرو عرض کی حضور غلام نے تخیل بے قال وقیل کو مسلمان کیا اور اپنے لشکر کے سردارون کو

رہا کر ایا سب ہمراہ خوشی خوشی حضور کے پاس آتے تھے راہ مین ایک ساحر نے آکر مقابلہ کیا تنجیل
بے قابل و فیل تو مارا گیا اور سرداران لشکر تابہ گاو پیچر کے ہو گئے ہین اُس ساحر نے وہان سحر سے ایک
مکان بنایا ہے وہان شب و روز پاسبانی مین مصروف رہتا ہے ہمین معلوم اُن سب کی کیا کیفیت ہوگی امیر
یہ خبر وحشت اثر سنکر بہت متردد ہوئے اور کہا خواجہ تونے تو بڑا کام کیا تھا لیکن فلک کجرفتار و گردون
غدار کو اچھا نہ معلوم ہوا اب ہمین معلوم وہ ملعون ساحر سرداروں سے کیونکر پیش آئے عمرو نے کہا
آقائے نامدار آپ کہان تشریف لے گئے تھے اور سامان قتل علامہ بن دمامہ کہان ممکن ہوا اور یہ
دونون صاحب کون ہین امیر نے فرمایا خواجہ سامان قتل علامہ بن دمامہ تو ابھی تک کوئی نہین
ممکن ہوا ہے ہان ان دونون صاحبون سے یون ملاقات ہوئی ہے کہ مین ایک صحرا مین گیا اُسکو عجائبات
سے مملو پایا وہان اس جوان سے ملاقات ہوئی کہ اُسوقت یہ جوان بصورت طائر تھا پھر ملکہ کو قید
سے رہا کیا اب یہ لوگ کچھ سامان قتل علامہ بن دمامہ تبلائینگے مگر پہلے مین سامان رہائی سرداران
لشکر کرونگا تب کسی اور کام مین مصروف ہونگا یہ کہکر امیر اپنے مقام سے اُٹھے اور درویش سے کہا کہ
مین رخصت ہوتا ہون اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد آپ سے ملونگا زاہد قناعت پسند نے کہا اے
شہنشاہ آپ تشریف لیجائیے خدا آپ کو مظفر و منصور کرے انشاء اللہ تعالے فقیر بھی کسی وقت حاضر
ہوگا خاطر مطمئن رکھیے گا امیر نے مع کرب نامدار و اندلس بن عمرو و خواجہ عمرو ثانی کوچ کیا
تھوڑی دور چلے تھے کہ دیکھا میدان نہایت وسیع معلوم ہوتا ہے اُس میدان مین ایک طرف کو سب
سرداران تابہ گاو پیچر کے بحبس و حرکت معلوم ہوتے ہین امیر کو بہت صدمہ ہوا چاہتے ہین کہ اپنے تئین نزدیک
اُن اسیران بلا کے پہونچائین کہ نعرہ ہنہنم ہزبر فیل دندان اے حمزہ ثانی کہان جاتا ہے خبردار
قریب اُن اسیرون کے نہ جانا نہین تو تیرا بھی وہی حال ہوگا جو اُنکی کیفیت ہے امیر نے یہ سُنکر
تیغ آبدار کو علم کیا اُسوقت دیکھا کہ ہوا سرد چلی اور پھول آسمان سے برسے ایک تخت جواہر نگار
زمین پر آیا امیر کے خیال جو کیا تو ایک تخت جواہر نگار کو چار طاؤس ان زرین بال لیے ہوئے اسپر
ثریائے تاجدار اور ہلال نیمچہ زن بڑے جاہ و تجمل سے بیٹھی ہوئی ہین امیر کو دیکھکر ثریائے تاجدار
اور ہلال نیمچہ زن تخت سے اُتر پڑین جھک کے با ادب امیر کو سلام کیا اور کہا اے شہریار آپ
توقف فرمائین کنیزین سمجھ لینگی یہ کہکے ثریائے تاجدار سحر سے پر پرواز پیدا کر کے اُڑ چلی ہوئی مثل
ستارہ آسمان پر چمکی وہان سے برق بنکر گری ہزبر فیل دندان نے جو بجلی کو گرتے ہوئے
دیکھا اپنے سر کا ایک بال توڑ کے کھینچ مارا وہ بال ریسمان بنکر ثریا کے گلے مین پڑا ہاتھ پانون بھی
اُلجھے ثریا زمین پر گری ہزبر فیل دندان چاہتا ہے کہ بڑھ کے سر ثریائے تاجدار کا کاٹے
اور ہلال نیمچہ زن کا قصد ہے کہ اپنی بہن کو اس آفت سے بچانے کہ بادل کے گرجنے کی آواز
آئی بجلی چمکنے لگی ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا ہزبر فیل دندان ٹھہر کر اُس ابر کو دیکھنے لگا ہلال
نیمچہ زن نے بھی امیر سے عرض کی کہ حضور خدا خیر کرے کسی بڑے ساحر کی آمد معلوم ہوتی ہے
خواجہ عمرو ثانی نے جو یہ بات سنی جلدی سے گلیم اوڑھ کے کنارے ہوئے وہ ابر پھٹا
اور ایک تخت ظاہر ہوا اور نعرہ ہوا کہ منم مکمل خان جادو پھر نعرہ ہوا کہ منم ابیض جادو ابرجو

امیر نے دیکھا کہ مکلل خان جادو عاشق جمال شاہزادہ نور الدہر ایک تخت پر بیٹھے ہوئے اور
پہلو مین اُنکے ایک ساحر بیٹھا ہوا تخت اوڑاتا ہوا چلا آتا ہی قریب امیر کے آکر دونون تخت سے اُتر
جھک کے امیر کو سلام کیا مکلل خان کہ یہ سحر سے توبہ کر چکے ہین امیر کو سلام کر کے اپنے تخت پر آ کر
کھڑے ہو گئے اور ابیض جادو کو اشارہ کیا کہ یہ وقت امتحان ہی کوئی بات اُٹھا نرکھنا ابیض جادو نے
سحر کر کے ایک گولہ طرف آسمان کے پھینکا ایک پنجہ آسمان سے گرا اور ثریائے تاجدار کو اُٹھا کے
لے چلا اُسوقت ہزبر فیل دندان نے بھی ایک گولا پھینکا ایک پنجہ اور پیدا ہوا اور ثریائے تاجدار
کو چھیننا چاہا دونون پنجے آپسمین گتھ گئے زور ہونے لگا اُسوقت ابیض کڑک کے گرا اور ثریا کو اس
کشاکش سے چھوڑا کے بلند ہوا مانند ستارے کے اونچا ہو کر مائل بہ پستی ہوا زمین پر آ کے ثریائے
تاجدار کو ہوشیار کیا ثریا نے چاہا کہ مین بھی سحر کرون مگر ابیض نے منع کیا کہا ای ثریائے تاجدار
تم سحر نہ کرو مین اس نابکار سے سمجھ لونگا یہ کہکر ایک دستک دی ایک طائر سفید رنگ پیدا ہوا اُسنے
آ کے ہزبر فیل دندان کے سر پر سایہ ڈالا اور آواز دی ای ہزبر فیل دندان میری طرف دیکھ ہزبر نے
گردن اُٹھا کر اوپر دیکھا جیسے ہی نگاہ ہزبر کی طائر پڑی اور طائر کا عکس اسکی آنکھون پر پڑا نابینا ہو گیا ابیض
نے چاہا بڑھ کر تیغہ سحر سے سر اُس خود سر کا کاٹ لے مگر ہزبر فیل دندان بھی بلا کا ساحر ہی جھولی مین ہاتھ ڈالا
ایک سلائی نکال کر آنکھون مین پھیری دکھائی دینے لگا سلائی جھولی مین رکھکر ایک آئینہ نکالا جیسے ہی
ابیض جادو آگے بڑھا ہزبر نے آئینہ سامنے کر دیا نگاہ جو ابیض کی آئینہ پر پڑی بصارت چشم زائل ہو گئی
ابیض جادو چاہتا ہی کہ سحر کر کے اس آفت کو دفع کرے مگر ہزبر نے مہلت نہ دی تیغہ سحر کا وار کیا ابیض نے
آواز جو تیغہ کے کھینچنے کی سُنی سپر سحر کو سر کی پناہ کیا تیغہ چل چکا تھا سپر سر تک نہ پہونچنے پائی تھی کہ تیغہ تا بجگرگاہ
اُتر آیا ابیض زمین پر گرا گرتے ہی اُسکے اندھیرا ہو گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی آندھی سیاہ چلی
بعد عرصہ دراز کے آواز آئی کشتی مرا نامم من ابیض جادو بود اُسکے مرنے کی جو صدا بلند ہوئی مکلل خان جادو
نے ہاتھ زانو پر مارا امیر سے عرض کی حضور نے ملاحظہ فرمایا ابیض جادو نثار قدم اقدس ہوا امیر کو
بھی صدمہ ہوا امیر چاہتے ہین کہ مین بڑھون مگر ثریائے تاجدار نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ابھی کنیز
جان نثاری کو حاضر ہی یہی عذر ہلال تیغہ زن ہی اور امیر کو بدقت تمام روکا ثریائے تاجدار سحر کر کے بلند
ہوئی اور کڑک کے گری تھی کہ ہزبر فیل دندان نے ہاتھ ہلایا برق چمکی ثریائے تاجدار کے دو ٹکڑے
ہوئے آواز آئی کشتی مرا نامم من ثریائے جادو بود اُسکے مرنے کی صدا سُنکر امیر کو ضبط نرہا تلوار کھینچ کے
آگے بڑھے مکلل خان جادو کہ نہایت مرد ضعیف ہی اُسنے بھی تلوار نیام انتقام سے نکالی اور تخت
سے کود کر طرف ہزبر فیل دندان کے بڑھا ہزبر نے سحر سے ایک دیوار فولادی اپنے اور امیر کے
درمیان مین بنائی مکلل خان جادو کہ سحر سے توبہ کر چکا تھا امیر سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ حضور
غلام نے تو سحر سے توبہ کی ہی اب اس دیوار آہنی کو کون توڑے حمزہ ثانی نے ارشاد کیا کہ ای مکلل خان
خدا اس مشکل کو بھی آسان کر دیگا یہ کہکر قریب دیوار کے آئے اسم اعظم پڑھکر دیوار مین گھونسا مارا کہ دیوار گری امیر
آگے بڑھے قریب ہزبر فیل دندان کے پہونچ گئے ہزبر نے چاہا کہ سحر سے پر پرواز پیدا کر کے بھاگے
کہ آسمان پر سناٹا ہوا ہوا تند چلی بادل کے گرجنے کی آواز آئی امیر ثانی نے گردن اُٹھا کے دیکھا

کہ ایک ابر سیاہ صحرا کی طرف سے آتا ہی دیکھتے دیکھتے وہ ابر قریب آیا اور ایک برق چمکی نعرہ ہوا کہ منم تاریک بلاکش خبردار او حمزہ ثانی قدم آگے نہ بڑھانا یہ کہکر تخت کو زمین پر لایا امیر نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بد انجام میلی دھوتی باندھے نیلی جھولی بائین ہاتھ پر ڈالے سحر کرتا تخت سے اترا اترتے اترتے ایک گولا طرف آسمان کے پھینکا گولہ کچھ دور جا کے پھٹا گولے کے پھٹتے ہی تاریکی چھا گئی امیر نے اسم اعظم وردزبان کیا تاریکی موقوف ہوئی روشنی ہو گئی اسوقت تاریک بلاکش نے دستک دی کہ صحرا سے ایک غول شیرون کا آکر امیر ثانی پر حملہ آور ہوا امیر نے اسم اعظم پڑھا شیر پاس سے ہٹ گئے جب امیر پھر خاموش ہوئے شیرون نے پھر نرغہ کیا امیر نے ایک شیر کو قتل کیا جتنی بوندین اس شیر کے لہو کی گرین اتنے ہی شیر اور پیدا ہوئے تھوڑی دیر مین اسی طرح رفتہ رفتہ وہ صحرا شیرون سے معمور ہو گیا شیر بہ برکت اسم اعظم امیر کو گزند تو نہین پہونچا سکتے ہین مگر ہر طرف سے حربہ کرنے کا قصد کرتے ہین مکلل جادو بھی شیرون کو قتل کر رہا ہی جب اسکو عرصہ ہوا اور شیر نہ کم ہوئے اور امیر بہت پریشان ہوئے تو دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کر کے عرض کی کہ اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اس بلائے عظیم سے نجات عطا فرما ہنوز امیر کی یہ دعا ختم نہوئی تھی کہ صحرا سے سناٹے کی آواز آئی سب ادھر دیکھنے لگے دیکھا علامہ بن دمامہ تخت اڑاتی ہوئی چلی آتی ہی مگر عجیب حالت ہی طرفہ کیفیت اسباب سحر بہت سا آگے رکھا ہی ایک چادر کاندھے پر پڑی ہوئی ہی اسکا رنگ کبھی سرخ ہو جاتا ہی کبھی سبز ہوتا ہی کبھی زرد ہوتا ہی ساحر یہ کیفیت دیکھکے حیران ہو گئے آپسمین ایک دوسرے سے مخاطب ہوکے کہنے لگا کیا خداوند افلاک کی قدرت ہی دیکھو تو چادر ملکہ عالم رنگ بدلتی ہی ساحر تو یہ باتین کر رہے تھے کہ تخت قریب آیا ساحر آگے بڑھ گئے علامہ بن دمامہ نے کہا اے ہنر بر فیل دندان واہ کیا کام کیا سب کو پتھر کا بنا دیا اب مین کیا انکو چھوڑونگی حمزہ کو بھی گرفتار کرلونگی جب وہ بھی گرفتار ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ سبکو قتل کر دون اب مسلمان بچ کے کہان جائینگے کیونکر امان پائینگے یہ کہکے دوسرے ساحر کی طرف مخاطب ہوئی کہا اے تاریک بلاکش تمنے بھی بڑا کام کیا ابیض کو ہنر بر فیل دندان نے بڑے زور شور سے قتل کیا اور تمنے حمزہ کو ایسی آفت مین مبتلا کیا ہی کہ عمر بھر اس بلا سے نجات نہ پائیگا یونہین تھک کے مر جائیگا دیکھو تمھارے کیا مرتبے ہونگے خداوند افلاک ایسی تقدیرین کرینگے کہ شاہان عالم رشک کرین یہ کہکے دو پھول دونون ساحرون کو دیے اور کہا اے ہنر بر فیل دندان اور اے تاریک بلاکش تم دونون ان پھولون کو سونگھو سو سو برس تمھاری عمرین بڑھینگی یہ گل حیات ہین دونون ساحرون نے خوشی خوشی سلام کر کے وہ پھول لیے اور سونگھنے مین ان پھولون کے مصروف ہوئے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دونون لڑکھڑا کے زمین پر گرے علامہ بن دمامہ نقلی نے نعرہ کیا منم سلطان اقلیم عیاری و تاجدار غداری عمرو ثانی نے نعرہ کر کے پہلے تاریک بلاکش کے خنجر مارا کہ یہ ملعون واصل جہنم ہوا پھر ہنر بر فیل دندان کو قتل کیا مرتے ہی اندھیرا ہو گیا پتھر برسنے لگے برف گرنے لگی ہیرون نے غل مچانا شروع کیا کشتی مرا نام من ہنر بر فیل دندان بود کشتی مرا نام من تاریک بلاکش بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی موقوف ہوئی روشنی ہوتے ہی امیر نے دیکھا کہ سب سردار جو پتھر کے ہو گئے تھے اپنی حالت اصلی پر آ گئے امیر اسطرف بڑھے بدیع الزمان وغیرہ نے جو امیر کو دیکھا جلدی سے آگے بڑھے

سب نے امیر کو سلام کیا امیر نے سب کو گلے سے لگایا کہ خواجہ نے آکر امیر کو سلام کیا صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ ای خواجہ کیا کام کیا ہی اسوقت تمنے شہنشاہ اوج عیاری یعنے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو یاد دلایا عیاری اسکا نام ہی خواجہ نے عرض کی اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہی طرف جبال ابیض کے تشریف لیچلیے اور زاہد قناعت پسند کو اس خوشی سے آگاہ فرمایئے اور سامان قتل علامہ بن دمامہ کی رائے لیجیے امیر نے کہا خواجہ چلتے ہین ذرا دم تو لینے دو خواجہ عمرو نے کہا ای شہریار یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی ایسا نہو کہ کوئی اور بلا نازل ہو امیر نے کہا خدا اس سے بھی نجات عطا فرمائیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین مگر علامہ بن دمامہ نے جب تاریک بلاکش کو برائے مدد ہزبر فیل دندان بھیجا تھا تو اسکے ہاتھ سے ایک گلدستہ سحر بنوا کر اپنی بارہ دری مین رکھا تھا یہان خواجہ نے جو تاریک بلاکش کو قتل کیا تو گلدستہ اُسکے ہاتھ کا بنا ہوا جلنے لگا علامہ بن دمامہ کی نگاہ جو گلدستہ پر پڑی اُسنے بہت افسوس کیا کنیزین جو حاضر تھین اُنھون نے کہا واری خیر تو ہی آپ کا مزاج کیسا ہی علامہ نے کہا غضب ہو گیا تاریک بلاکش کو کسی نے قتل کیا گلدستہ اُسکے ہاتھ کا بنایا ہوا جلگیا یہ کہکے اُسنے اوراق سامری طلب کیے اُنمین جو پڑھا تو صاف تحریر تھا کہ تاریک بلاکش خواجہ عمرو ثانی کے ہاتھ سے مارا گیا اور ہزبر فیل دندان بھی قتل ہوا علامہ بن دمامہ دیکھکر دنگ ہو گئی اور کنیزون سے مخاطب ہو کے کہا کہ ہرگز اپنے قصر سے باہر نہ نکلتی کیونکہ مجھپر یہ ماہ بہت سخت ہی لیکن کیا کرون مجبور ہون اگر مین نہ جاؤنگی تو حمزہ ثانی مرد جری ہی اور اُسکی مدد غیب سے ہوتی ہی علاوہ اسکے عیار اُسکا بلائے روزگار ہی ایسا نہو کہ مجھسے یہین آکے کوئی مکر کرے اس سے بہتر یہ ہی کہ مین اسی وقت جا کے اُسکی تدبیر کرون تم لوگ یہان ہوشیاری سے رہنا کسی غیر کو باغ کے اندر نہ آنے دینا اول تو مین نے باغ کو نظر مردم سے پوشیدہ کر دیا ہی لیکن شاید وہ عیار طرار کسی طور سے یہان تک پہونچے اور کوئی تدبیر میرے قتل کی کرے لہذا تم لوگ اچھی طرح محافظت باغ کرنا کنیزون نے کہا واری کسی کی کیا مجال جو اندر قصر کے قدم رکھے ہم سب کنیزین بہت ہوشیاری سے محافظت باغ کرینگی آپ تشریف لیجایئے علامہ بن دمامہ کنیزون کو سمجھا کر چلی اسباب سحر بہت سا اپنے پاس رکھ لیا تخت سحر اُڑاتی ہوئی آتی ہی یہان امیر بدیع الزمان وغیرہ سے باتین کر رہے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا بادل کے گرجنے کی آواز آئی برقین تڑپ تڑپ کے زمین پر گرنے لگین خواجہ نے تو مارے خوف کے گلیم اوڑھ لی امیر بھی اُسطرف دیکھنے لگے کہ آسمان سے نعرہ ہوا کہ باش او حمزہ ثانی منم علامہ بن دمامہ امیر نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا علامہ بن دمامہ نے تخت کو ہوا پر معلق چھوڑا کڑک کے زمین پر گری امیر پر سحر کیا صاحبقران نے بھی اسم اعظم ورد زبان کیا سحر علامہ بن دمامہ باطل ہوا اُسنے دو چار سحر کر کے ایک دستک دی ایک طائر سفید رنگ آسمان پر آکے بہ فصاحت گویا ہوا ای ملکہ عالم کیا ارشاد ہی یہ تابعدار حاضر ہی علامہ بن دمامہ نے کہا ای کافور بلند پرواز ہیجان نقارہ زن کو جلد بھیج میرا پیغام دینا کہ مع اپنے نقارے کے آئے یہان آکے نقارہ بجائے اپنا سحر کرے سب کو گرفتار کر لے طائر رخصت ہوا اسکے جانے کے بعد ایک ابر سیاہ آسمان پر معلوم ہوا آتے آتے وہ ابر شق ہوا امیر نے دیکھا کہ ایک ساحر قوی تن تخت پر بیٹھا ہی آگے

جسکے ایک نقارہ رکھا ہی تخت اُڑتا ہوا چلا آتا ہی زمین پر آکے علامہ بن دمامہ کو سلام کیا اور کہا
ای ملکۂ عالم آپ نے مجھے کیون طلب فرمایا علامہ بن دمامہ نے کہا حمزۂ ثانی کو اپنے اسم اعظم پر
بڑا ناز ہی ذرا انکی خبر لینا ہیجان نقارہ زن نے کہا ای ملکۂ عالم یہ کتنی بڑی بات ہی مگر آپ اتنی
تکلیف فرمایئے کہ یہان سے الگ تشریف لیجایئے نقارہ کی آواز کان مین نہ پہونچے کیونکہ اسکی
آواز مین یہ اثر ہی کہ جسکے کان مین آواز جائیگی وہ مبہوت ہو جائیگا علامہ بن دمامہ تخت اڑا کے
ایک طرف نکلگئی خواجہ عمرو کہ گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب معرکہ دیکھ رہے تھے اُنھون نے جو ہیجان
نقارہ زن کی یہ باتین سنین دو کو اس پر ایک گانون تھا وہان جا کے ٹھہرے یہان ہیجان
نقارہ زن نے کہا یا صاحبقران مین سحر کرتا ہون آپ اسم اعظم پڑھیے دیکھون کیونکر میرے
سحر کو باطل کرتا ہی امیر نے اسم اعظم الٰہی پڑھا اسنے ایک ماہی ابر دار جھولی سے نکالکے چھوڑی
وہ ماہی طرف امیر کے چلی قریب صاحبقران گرد پھری اور پھر ہیجان نقارہ زن کے پاس پلٹ
آئی اُسنے ماہی کو جو آتے دیکھا ایک شیشہ آگے کر دیا ماہی اُس شیشہ کے اندر آئی اُسنے شیشہ
کا مُنھ بند کر لیا امیر کی زبان مین لکنت آگئی الفاظ اسم اعظم زبان سے غلط نکلنے لگے اب ہیجان نقارہ زن
نے طبل پر چوب ماری آواز مہیب طبل سے نکلی جتنے سردار وہان موجود تھے مع صاحبقران کے
مبہوت ہو گئے ایک دوسرے کا مُنھ دیکھنے لگا تلوارین نیام مین رکھ لین ہیجان نے چاہا تلوار پکڑ کے
سب کو قتل کردن کہ پہلو سے نعرہ ہوا باش ای ہیجان کیا کرتا ہی منم زاہد قناعت پسند ہیجان رکا
زاہد کی آواز امیر کے کان مین جو گئی ہوش درست ہوئے دیکھا وہی درویش خدا پرست ایک تخت پر
بیٹھا ہوا ہی چار جوانان حسین تخت اُٹھائے ہوئے درویش تسبیح ہزار دانہ پڑھتا ہوا چلا آتا ہی قریب
امیر کے آکے سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا درویش نے عرض کی یا صاحبقران ہوشیار ہو جایئے
یہ ملعون مکار ہی دیکھیے مین اسکو سزا دیتا ہون ہیجان نقارہ زن نے کہا ای درویش اگر اپنی خیر چاہتا ہی
تو یہان سے جلد چلا جا ورنہ وہی کیفیت تیری بھی ہوگی جو لشکر اسلام کے سردارون کی ہی درویش نے
کہا او کافر بیجا کیا بیہودہ بکتا ہی تجھے اپنے سحر پر بہت ناز ہی اگر تو ساحر ہی تو حقیر عامل ہی دیکھون تو اپنا
کیا کیا سحر دکھاتا ہی ہیجان نقارہ زن نے کہا ای درویش اب مین تیرے زور عمل کو دیکھ لون تو تجھے
اپنا زور سحر دکھاؤنگا تجکو بھی مبہوت بناؤنگا زاہد قناعت پسند نے ایک اسم پڑھا اور پکار کر
آواز دی ای موکلان اسم اعظم جلد میرے سامنے آؤ زاہد قناعت پسند نے جو یہ کہا زمین شق ہوئی
اور دو جوانان حسین جمیل درویش کے پاس آئے کہا ای زاہد قناعت پسند کیا ارشاد ہی کیون ہم کو
طلب کیا ہی درویش نے کچھ اشارے کر کے ہیجان سے کہا او مردود اب نقارے کو بجا دیکھین آواز
بھی نکلتی ہی یا نہین ہیجان نقارہ زن نے مسکرا کے نقارے پر چوب ماری آواز نہ نکلی ہیجان بہت گھبرایا
چوب پر چوب سحر کر کے نقارے پر لگایا پھر آواز نہ نکلی اسی طرح کئی بار اسنے چوب نقارہ پر سحر کیا
مگر نقارے نے آواز نہ دی درویش نے کہا ای ہیجان نقارہ زن تو نے ہمارا زور عمل دیکھا اب خیر
اسی مین ہی کہ اطاعت مذہب اسلام قبول کر اور ساحری و جمشید پرستی ترک کر ہیجان نقارہ زن نے کہا او
فقیر تو مجھے صدائے نقارہ بند کر کے ڈراتا ہی دیکھ مین دوسری ترکیب کرتا ہون یہ کہہ کے اُسنے

بھول سے ایک نے نکالی ہونٹون پر رکھکر پھونکنا شروع کیا مگر نے سے بھی کچھ آواز نہ نکلی اُسنے نے کو بھی
زمین پر پھینکا کچھ پڑھکر دستک دی ایک غلام زنگی صحرا سے دوڑتا ہوا اُسکے پاس آیا ہاتھ باندھکے
کہا اب مجھے کیون یاد فرمایا ہیجان نقارہ زن نے کہا ای خیر خواہ مابدولت وہ قرنا جو اینجانب نے جنگ
ساحران مین بجائی تھی جلد لاکر حاضر کر دو زنگی دوڑتا ہوا چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک قرنا اُسنے لاکر
ہیجان نقارہ زن کو دی ہیجان نقارہ زن نے اُسکو بھی بجانا چاہا مگر آواز قرنا سے نہ نکلی درویش نے
کہا او بیحیا ابھی تجھے میرے کہنے کا یقین نہین ہوا ہی دیکھ بہت پچھتائیگا مارا جائیگا ہیجان نقارہ زن
نے کہا ای فقیر کیا بیہودہ بکتا ہی ابھی سحر کر دون تو سب موم ہو کے بہ جائین درویش نے کہا یہی حوصلہ
تیرے دل مین نہ رہجائے شوق سے سحر کر دیکھون تو کس طرح سب کو موم کا بناتا ہی مجھے معلوم ہوتا ہی
کہ اسوقت تیری قضا دامنگیر ہی ہیجان نقارہ زن نے کہا ای درویش اب مین عمل کا مشتاق ہون تو اپنا
زور عمل دکھا مین اُسکو باطل کر دونگا درویش نے یا جبار و قہار کہکر اُنگلی سے اشارہ کیا سر ہیجان نقارہ زن
زمین پر گرا ایک شور عظیم بلند ہوا زمین کو حرکت ہوئی آگ برسنے لگی تاریکی چھاگئی صدائین مہیب آنے لگین
بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام من ہیجان نقارہ زن بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود
نرسیدیم یہ آواز جو علامہ بن دمامہ نے سنی بیتاب ہوکے دوڑی دو چار کنیزین جو اُسکے ہمراہ تھین
اُنسے مخاطب ہوکے کہا کہ بڑا غضب ہوا کسی نے ہیجان نقارہ زن کو مار ڈالا بڑا کمال کیا ابھی ہیجان نے
مجھسے کہا تھا کہ ای ملکۂ عالم آپ کہین دور نکلجائیے کہ نقارہ کی آواز کان مین نہ پہونچے مین ابھی تو
یہان آکے ٹھہری تھی اپنے اوپر سحر بھی بہت سا کر لیا تھا تم لوگون پر بھی اسم سحر پڑھکے دم کر دیا تھا کہ شاید
تھوڑی تھوڑی آواز نقارے کی کانون مین پہونچے تو گزند نہو جو ایسا ساحر کامل ویگانہ ہو وہ اسطرح
مارا جائے میرے کان مین صدائے نقارہ پہونچی مجکو یقین ہوا کہ اُسنے سب کو مبتلائے سحر کر لیا ہوگا
میرا قصد تھا کہ چلکر سب کو قتل کرون کہ اُسکے مرنے کی آواز آئی وہ کون ایسا شخص تھا جسپر صدائے
نقارہ نے اثر نہ کیا امیر ثانی کا اسم اعظم بھی اُسنے پہلے بند کر لیا تھا یہ باتین کرتی ہوئی علامہ بن دمامہ
بدحواس قریب اُس میدان کے آکے پہونچی جہان ہیجان نقارہ زن مارا گیا تھا آکے جو اُسنے نگاہ
کی تو دیکھا تاریکی چھائی ہوئی ہی سنگ باری برف باری ہو رہی ہی ہیر غل مچا رہے ہین علامہ بن دمامہ
نے سحر کرکے اُس تاریکی کو دفع کیا یہان اُسکے مارے جانے سے سرداران اسلام بھی اپنے ہوش
مین آگئے امیر نے جو علامہ بن دمامہ کو دیکھا تلوار کھینچ کے اُسکی طرف چلے زاہد قناعت پسند نے
آواز دی ای شہنشاہ آپ تکلیف نہ فرمائیے مین اس ملعونہ کو ابھی داخل جہنم کرتا ہون علامہ بن دمامہ
نے جو زاہد قناعت پسند کو دیکھا کانپ گئی جلدی مین اور تو کچھ بن نہ پڑا سحر کرکے غرق زمین ہوگئی
موکلون نے جو درویش کے پاس موجود تھے چاہا علامہ کا تعاقب کرین درویش نے منع کیا سو کل
ٹھہر گئے درویش امیر کے قریب آیا عرض کی ای شہریار فتح مبارک ہو امیر نے کہا ای زاہد قناعت پسند
کیا کار نمایان کیا ہی زاہد قناعت پسند نے عرض کی اب حضور فقیر کے ہمراہ تکلیف فرمائین کچھ
ضروری امور عرض کرنا ہین امیر مع سب سردارون کے درویش کے ہمراہ چلے تھوڑی دور چلکے
امیر نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ عمرو ثانی کہان ہین درویش نے عرض کی حضور وہ بھی آجائینگے

یہ ذکر تھا کہ دیکھا سامنے سے خواجہ چلے آتے ہین امیر نے کہا خواجہ کہان گئے تھے عمرو نے عرض کی ہین اس قریہ مین چلا گیا تھا یہ کہکے امیر کے ہمراہ ہوئے امیر راہ طی کر کے جبال ابیض پر پہونچے درویش نے امیر کو بڑے اعزاز سے بٹھایا بہت خاطر سے پیش آیا عرض کی اے شہریار شکر ہی پروردگار عالم کا کہ اسوقت اتنے مسلمان یہان جمع ہین فقیر کی تجہیز و تکفین بہت اچھی طرح سے ہو جائیگی یا صاحبقران اب فقیر اس دار فانی کو چھوڑتا ہی اہل دنیا سے منھ موڑتا ہی آپ سے اتنی التجا ہی کہ اپنے ہاتھ سے اس خاکسار کو مٹی دیجیے گا کہ آپ کی شرکت سے اس عاجز کی مغفرت ہو جائیگی امیر نے کہا اے زاہد یہ کیا کہتے ہو درویش نے عرض کی کہ اب ساغر عمر اس فقیر کا مملو ہو چکا عنقریب چھلکا چاہتا ہی کیونکہ شب کو اثناے خواب مین ایک مرد بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ اے زاہد قناعت پسند اب وہ وقت قریب آیا ہی جسکی خبر تمکو بہت عرصہ ہوا کہ دیگئی تھی امیر نے فرمایا کہ اے زاہد خبر کیسی درویش نے عرض کی کہ یا صاحبقران جب مین نے لہو و لعب دنیا کو ترک کیا اور اس پہاڑ پر آکے مصروف عبادت ہوا تو یہی مرد بزرگ جو شب کو میرے خواب مین آئے تھے اُس روز بھی خواب مین تشریف لائے اور بہت سے کلمات تحسین فرماگئے اور ارشاد کیا کہ اے زاہد قناعت پسند تم بہت دنون اس کوہ پر مصروف عبادت رہوگے ایک دن ایسا آئیگا کہ صاحبقران ثانی کسی ضرورت سے تمھارے پاس تشریف لائینگے پھر ایک آفت مین مبتلا ہو جائینگے تم اُنکی مدد کروگے اُسی روز تم جان بحق تسلیم ہوگے بس اے شہریار وہ آج ہی کا دن ہی اور وہ بزرگوار برائے یاد دہانی شب کو خواب مین تشریف لائے تھے امیر نے کہا اے زاہد بڑے افسوس کی بات ہی کہ ہمارے تمھارے اچھی طرح ملاقات بھی نہونے پائی درویش نے کہا جو مرضی پروردگار یہ کہکے درویش رو بقبلہ لیٹا چاہتا ہی گلیم سے منھ ڈھانپ کے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کرے کہ خواجہ عمرو قریب درویش کے آئے اور کہا اے زاہد قناعت پسند مجھے تمھارے جان بحق تسلیم ہونے کا بڑا قلق ہوگا مگر مشیت پروردگار سے مجبور ہون کیا کرون لیکن ایک بات تمسے پوچھتا ہون درویش نے کہا خواجہ فرمایئے خواجہ نے کہا اگر پوشیدہ نہ کرو تو مین کہون درویش نے کہا خواجہ مین آپ سے پوشیدہ نہ کرونگا صاف صاف کہدونگا خواجہ نے کہا آپ کو میری وضع سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ مین ایک مرد مفلس ہون اگر مرد تونگر ہوتا تو ہرگز آپ سے نہ کہتا کیونکہ یہ بھی ایک کار ثواب تھا مجھے ہرگز عذر نہوتا مگر اب مین آپ سے یہ عرض کرتا ہون کہ اگر آپ نے اپنی عمر مین کچھ روپیہ جمع کیا ہو تو وہ مجکو مرحمت فرمایئے مین آپ کی فاتحہ وغیرہ دلاتا رہونگا درویش نے مسکرا کے کہا کہ خواجہ مین نے آپ کا حق پیشتر ہی رکھ چھوڑا تھا آپ میرے بعد کوٹھری کے اندر تشریف لیجایئے گا وہان جو کچھ ہو آپ لے لیجیے گا وہ آپ کا حق ہی خواجہ اُسی وقت کوٹھری مین پہونچے دیکھا ایک جانب جواہرات بیش قیمت کا انبار لگا ہی ایک جانب روپیون کا ڈھیر ہی ایک طرف اشرفیان بے حد رکھی ہین خواجہ نے جال الیاسی نکال کے مارا ہاتھ باتھ سب مٹی سمیٹ کے نذر زنبیل کی پھر خیال آیا خواجہ یہ تو تم نے لے لیا مگر اسباب ضروری جو درویش کا ہی یہ کیا ہوگا یہ جو خیال دل مین آیا وہین سے پکار کے آواز دی اے زاہد قناعت پسند ابھی دم روکے رہنا ایک بڑی ضروری بات تمسے کہنا ہی امیر اور بدیع الزمان وغیرہ آپس مین کہ رہے ہین کہ خواجہ کی طمع بعض وقت بری معلوم ہوتی ہی کہ

ایک شخص تو اپنی جان سے جاتا ہی انکو مسخرا بن سوجھا ہی امیر نے کہا مین منع کیے دیتا ہون کہ خواجہ باہر آئے امیر نے اشارے سے منع کیا خواجہ عمرو نے مُنھ پھیر لیا اور درویش کے پاس جا کے کہا اے زاہد قناعت پسند یہ تو تمنے میرا حق مجکو دیا مین یہان سے جا کے فرزندان کو دیدونگا تمہارا فاتحہ پھر رہجائیگا اگر کہو یہ اسباب جو تمہارے روزمرہ کے کام کا ہی اسکو لے لون لشکر مین جا کے اسی وقت فروخت کرونگا جو کچھ دام آئینگے تمہارا فاتحہ دے کے وہی کھانا کسی کے ہاتھ فروخت کرلونگا تمہاری روح کو ثواب فاتحہ بھی پہونچ جائیگا اور دام بھی واپس آجاینگے اسی طرح ہمیشہ تمہارا فاتحہ دلاتا رہونگا درویش نے مسکرا کے کہا خواجہ تمھین میرے کل مال و اسباب کا اختیار ہی جو چاہے سو کرو خواجہ بہت خوش ہو گئے اور کہا خدا تمکو غریق لجہ رحمت کرے اب دیر نہ کرو دنیا مقام زشت ہی تم فقیر اللہ کے ہو جلدی دنیا سے کوچ کرو مین اس بوریے کو اُٹھا لون جسپر تم لیٹے ہو ذرا احتیاط سے لیٹے رہنا کہ بوریہ کہنہ ہی کہین سے مسکل نہ جاے کہ نقصان عظیم ہو درویش نے مسکرا کے آنکھین بند کین اور کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا صاحبقران وغیرہ کو سلام کیا ایک ہچکی لے کر راہی ملک جنان ہوا امیر نے بہت افسوس کیا اور سرداروں نے بھی درویش کے واسطے اشک حسرت بہائے صاحبقران نے موافق حکم شرع درویش کو غسل دے کر کفن پہنایا جہان پر زاہد نے اپنی قبر کا پتہ دیا تھا وہان جا کر تھوڑی زمین کھودی ایک قبر نمایان ہوئی امیر نے درویش کو اُس قبر مین دفن کیا اور محزون و غمگین پہاڑ سے اُترے کرب غازی نے کہا اب بہتر یہ ہی کہ طرف لشکر کے تشریف لے چلیے معلوم نہین اُنکا کیا حال ہوا خدا جانے کیا گذری ہو امیر نے بھی قبول کیا اور یہ سب لوگ اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر اِنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت علامہ بن دمامہ کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو زاہد قناعت پسند کو میدان مین دیکھکر بخوف جان غرق زمین ہو کر فرار ہوئی تھوڑے عرصہ مین اپنے باغ مین آکے پہونچی یہان کنیزین اسکی منتظر تھین جیسے ہی اسکو آتے دیکھا اُٹھ کے سلام کیا عرض کی اے ملکہ عالم کیئے لشکر اسلام سے کیونکر مقابلہ ہوا سب کو آپ نے کیا سزا دی علامہ بن دمامہ نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا کہ کیا بیان کرون مسلمانون نے عاجز کر دیا اِنپر فتحیاب ہونا بہت مشکل ہی انکی مدد غیب سے ہوتی ہی کنیزون نے عرض کی واری خداوند افلاک کوئی ایسی تقدیر نہین کرتے کہ مسلمان غارت ہو جائین علامہ بن دمامہ نے کہا کہ خداوند افلاک برائے نام خداوند ہین دگر نہ جو سامری و جمشید کو منظور ہوتا ہی اُسکا ظہور ہوتا ہی مین تو افلاک کی بھی مدد نہ کرونگی کسی مقام محفوظ مین جا کے پوشیدہ ہونگی ساری خداوندی کھلجائیگی میری وجہ سے اتنے دنون اپنے تئین خداوند مشہور کیا لوگون سے سجدہ کرایا اب دیکھون کیا بنا لیتے ہین اپنی جان مسلمانون کے ہاتھ سے کیونکر بچاتے ہین کنیزون نے عرض کی آپ کہان تشریف لیجائینگی علامہ بن دمامہ نے کہا میرا قصد ہی کہ مین طلسم بہارستان سلیمانی مین جا کر رہون کہ وہان کسی کا گذر نہین ہو سکتا ہی کنیزون نے کہا کہ آپ کے اس باغ مین کون آسکتا ہی اول تو یہ باغ نظر مردمان سے پوشیدہ دوسرے بڑے بڑے ساحر نگہبان تیسرے آپ سحر مین یکتاے زمانہ اگر کوئی چلا بھی آئیگا تو آپ کے ہاتھ سے بچ کے کہان جائیگا

علامہ بن دمامہ نے جواب دیا کہ یہ سب باتین تو سچ ہین مگر تم لوگ تو نہین واقف ہو مسلمان بلا کے ہین اگر کوئی
شخص انسے بھاگ کے زمین کے نیچے پوشیدہ ہو تو یہ لوگ وہان بھی اُسکو چین نہ لینے دین عیار ایسے ایسے
بلاے روزگار ہین جنکے ہاتھ سے امان پانا دشوار ہی نہ میرا سحر اُنکے مکر سے مجھے بچا سکتا ہی نہ باغ کا پوشیدہ
ہونا اُنکے آنے کو مانع ہی نہ نگہبان روک سکتے ہین کنیزین خاموش ہو رہین علامہ بن دمامہ نے اُسی وقت
اپنے جانے کی تیاری کرنا شروع کی تھوڑے عرصے کے بعد کنیزون سے مخاطب ہوکے کہا کہ تم لوگ یہان
بعیش و آرام رہو مین طلسم بہارستان سلیمانی ہین جاتی ہون وہان سے خداوند کو سجدہ کرونگی بعیش و
آرام رہوگی تم لوگ یہان حفاظت کرنا کسی کے دام مکر مین نہ پھنسنا یہ کہکے ایک تخت سحر بنایا کچھ اسباب
سحر جو ضروری تھا وہ ہمراہ لیا اور تخت اُڑا کے طرف طلسم بہارستان سلیمانی کے روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی لکھی جاتی ہی

کہ امیر نے جو درویش کو دفن کرکے فراغت پائی تو کرب اور بدیع الزمان وغیرہ نے عرض کی کہ اب لشکر کیطرف
چلنا ضرور ہی کہ اُنکی کیفیت بہت دنون سے معلوم نہین ہوئی ہی امیر نے بھی اس بات کو پسند کیا
اور مع سب سردارون کے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان یہ واقعہ گذرا کہ جب امیر کو
گئے بہت دن گذرے تو ایک روز زمرد نے بختگان سے کہا کہ اے وزیر خوش تدبیر قاعدے
سے معلوم ہوتا ہی کہ حمزہ بھاگ گیا بختگان نے عرض کی مین تو نہین کہہ سکتا ہون کیونکہ آجتک
یہ امر نہین ہوا ہی زمرد نے کہا پھر کیا وجہ کہ آجتک شکار کھیل کے نہین آیا بختگان نے جواب دیا
کہ آپ اس مضمون کی ایک عرضی افلاک جادو کو تحریر کیجیے کہ حمزہ نے مجھ سے رخصت لی تھی
مدت رخصت ختم ہوگئی لیکن ابھی تک حمزہ نہین آیا ہی کچھ تھوڑا سا لشکر اُسکا جو اسیر ہونے سے
بچا ہی وہ اب تک یہین موجود ہی اب جو آپ ارشاد فرمائین وہ کیا جاے زمرد نے اس راے کو بہت
پسند کیا اور اسی مضمون کی عرضی لکھکر پاس افلاک جادو کے روانہ کی جب نامہ دار زمرد ثانی زیبہ
قبطول افلاک جادو پہونچا ایک شخص نے اسکو روکا کہا تو کہان جائیگا نامہ دار نے جواب دیا
کہ مین عرضی زمرد ثانی کی لایا ہون خدمت مین خداوند افلاک جادو کی جاؤنگا اُس آدمی نے نامہ دار
کو وہین ٹھہرایا عرضی اُس سے لیکر پاس افلاک جادو کے آیا عرضی پیش کی زبانی بھی کہا کہ یہ عرضی
زمرد ثانی نے ایک ساحر کے ہاتھ بھیجی تھی افلاک نے لفافہ کو چاک کیا عرضی پڑھی کیفیت معلوم
ہوئی افلاک نے اُسی وقت میر منشی کو طلب کیا میر منشی حاضر ہوا اُسنے جواب عرضی کا اسطرح لکھوایا
کہ ہماری طرف سے زمرد کو لکھو کہ اب لشکر کو تباہ کرے جب حمزہ ثانی آئیگا وہ بھی سزا پائیگا بہتر یہی
کہ آج شام کو طبل جنگی بجوا دیا جاے کل قدرت بھی تیری مدد کرینگے خود تشریف لائینگے جب جواب
تحریر ہوچکا افلاک نے اُسی شخص سے کہا کہ جو ساحر عرضی لایا تھا اُسے یہ کاغذ جاکر دو اور زبانی یہ بات
کہو کہ خبردار تباہی مسلمانان مین دریغ نہ کرے قدرت براے مسلمانان تقدیر فنا کر چکے اُس آدمی نے
وہ عرضی نامہ دار زمرد کو دی اور زبانی بھی کہا نامہ دار جواب لے کر پاس زمرد کے آیا زمرد نے جواب
کو پڑھا بختگان سے کہا بختگان نے کہا اب دیر نہ فرمائیے طبل جنگی بجوائیے کل خداوند افلاک
خود تشریف لائینگے لشکر اسلام مین ایک ذیحیات باقی نہ رہیگا زمرد ثانی نے حکم دیا طبل جنگی نہ بجے کل ہم

لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے حسب الحکم اسکے لشکر مین طبل جنگی پر چوب پڑی ہر کارے جو لشکر اسلام کے
حاضر تھے یہ خبر پاکے روانہ ہوئے خدمت مین بادشاہ لشکر اسلام کے آکے دعا و ثناے شہنشاہی
بجالائے ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور زمرد ثانی نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اُس کافر کا یہ ہے کہ صبح کو
میدان مین آکے معرکہ آرا ہو بادشاہ لشکر اسلام کو یہ خبر سنکے تردد ہوا سردارون سے فرمایا کہ اس کافر
نے ایسے وقت پر طبل جنگی بجوایا ہے کہ صاحبقران تشریف نہین رکھتے خیر جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا بہ فضل
ایزدی ہمارے لشکر مین بھی نقارہ رزمی بجے یہان بھی طبل سکندری پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین مگر اب کیفیت افلاک جادو کی عرض کیجاتی ہے کہ جب اُسنے زمرد ثانی کی عرضی کا جواب
یہ لکھوا کر بھیجا تو ایک ساحر کو حکم دیا کہ اسی وقت ملکہ علامہ بن دمامہ کے باغ مین جا اور اُنسے یہ سب
کیفیت بیان کر اور ایک رقعہ اس مضمون کا لکھکر دیا کہ اے ملکہ عالم جسطرح ہوسکے اپنے تئین جلد پہونچاؤ یا کوئی
دوسری تدبیر کرو کہ مسلمان امان نہ پائین یا گرفتار ہون یا مارے جائین یہ رقعہ دے کر اس ساحر کو روانہ کیا
چلتے وقت ایک قفس بھی اسکو دیدیا اور کہا کہ جب قریب باغ پہونچنا تو اس قفس کی کھڑکی کھولنا ایک
طائر سفید رنگ نکلے گا اسکو یہ نامہ دیدینا کیونکہ ملکہ نگاہون سے پوشیدہ ہے وہ ساحر طرف بیابان علامہ
بن دمامہ کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین وارد بیابان ہوا قفس کی کھڑکی کھولی طائر سفید رنگ باہر آیا
ساحر نے اسکو چھوڑ دیا طائر تھوڑی دور جاکے غائب ہوگیا ساحر وہین بیٹھ گیا دم بھر کے بعد طائر اُسکے
سامنے آیا اور کہا کہ اے شخص علامہ بن دمامہ کی مین کنیز ہون میری طرف سے خداوند کو سجدہ کرنا اور عرض
کر دینا کہ ملکہ عالم بخوف مسلمانان طلسم بہارستان سلیمانی مین تشریف لے گئین یہان حمزہ آیا تھا اُس سے
مقابلہ ہوا مصاحبان ملکہ عالم قتل ہوئے زاہد قناعت پسند نے امیر ثانی کی مدد کی اب ملکہ عالم کا یہان
آنا بہت دشوار ہے ساحر وہان سے واپس آیا افلاک جادو سے جو کیفیت گذری تھی حرف بہ حرف
بیان کی افلاک کو بڑا صدمہ ہوا اُسی وقت ایک رقعہ زبرجد نگار جادو کو لکھا کہ یہ ملعون بھی دعوے
خدائی کرتا ہے مضمون اس رقعہ کا یہ تھا کہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہے مین نے زمرد ثانی کی مدد کی تھی
وہ بھی پسر خداوند ہے خود بھی اپنے ملک مین خدائی کرتا تھا لہذا آپ بھی تشریف لائیے شریک جنگ
ہو جائیے یہ نامہ زبرجد نگار کو لکھکر افلاک جادو تو شراب خواری مین مصروف ہوا یہان لشکر اسلام
اور لشکر زمرد مین رات بھر سامان جنگ رہا جب سلطان زرین لباس مشرق نے عزم سیر ظلمت سرائے
عالم کیا اور عابد شب زندہ دار ماہ نے سیاہی شب کو پوشش بیت الحرام جان کے سر سجدۂ غروب مین
چھپایا اور رہنمائی عالم مین خورشید فلک نے اپنے نور کرامت ظہور سے دنیا کو منور کیا لشکر اسلام
مین صداے اللہ اکبر بلند ہوئی نسیم سحر چلنے لگی شوالون سے گھنٹے اور ناقوس کی صدائین آنے لگین
بادشاہ لشکر اسلام نے فریضہ سحر سے فراغت حاصل کی لشکر تیار ہوا بادشاہ برآمد ہوئے نعرۂ بسم اللہ سب کی
زبان سے نکلا بادشاہ لشکر اسلام بصد کر و فر اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے طرف میدان کارزار کے
روانہ ہوئے ادھر سے لشکر زمرد ثانی کی آمد ہوئی سب نے دیکھا کہ آگے آگے چار فیلان مست پر
ایک تخت زبرجدی کسا ہوا ہے اُسپر زمرد ثانی بصد نخوت و غرور بیٹھا ہے پہلو مین بختگان موجود ہے عقب مین
ایک خواص مگس رانی کرتا ہوا آتا ہے اس طور سے زمرد ثانی میدان مین آکے ٹھہرا صفین جمنے لگین

کہ ایک بارہواے سرد چلی یا سامری یا جمشید کی صدائین آئین سب نے دیکھا افلاک جادو ایک تخت طلائی پر سوار اژدہاے خونخوار تخت اٹھائے بہت سے ساحر اُسکے پیچھے باز لیا قرتر سے پر سوار آلیسیں سحر آزمائی کرتے ہوئے چلے آتے ہین نقاب چہرۂ افلاک پر پڑی ہی یہ بھی ایک سمت آکر ٹھہرا کہ ایک طرف سے ابر تیرہ و تار اٹھا برقین چمکنے لگین رعد گرجنے لگا وہ ابر تھوڑی دور آکے متفرق ہوا بے دیکھا زبرجد نگار جادو ایک اژدہے پر سوار پیچھے ساحرون کی قطار جھومتا ہوا افلاک کے برابر آکے اُترا افلاک نے مزاج پوچھا اُسنے بکبر و نخوت جواب دیا کہ قدرت کے مزاج پوچھنے کی احتیاج نہین ہر وقت اچھا رہتا ہی آج تو بڑے تکلف کی بات ہی تین خداوند ایک جگہ پر ہین خوب رل بانٹ کے خدائی ہوگی مگر جسکی مین تقدیر کرون سب اُسی کے تابع رہین افلاک نے کہا یہی میرا بھی قول ہی زمرد نے چاہا کہ مین بھی کچھ کہون تختگان نے کہا آپ چپکے بیٹھے رہیے ایسا نہو کوئی بات آپ کے خلاف ہو تو بنا بنایا کھیل بگڑ جاے زمرد خاموش ہو رہا افلاک و زبرجد نگار جادو مین دو دو چوہین ہوگئین جب کج بحثی موقوف ہوئی تو افلاک جادو نے کہا ای زبرجد نگار جادو تم کس کس شخص کو براے مقابلہ لائے ہو زبرجد نگار جادو نے کہا میرے ساتھ چار پہلوانان صف شکن تیغزن ایسے موجود ہین جنکا نظیر دنیا مین ممکن نہین ایک سپہ سالار امسام روئین تن فولاد بدن اور ایک مریخ تیغزن ایک بدست پیلتن ایک صمصام صف شکن یہ چارون پہلوان ایسے ہین جنکا مثل ممکن نہین افلاک جادو نے کہا پہلے ایک کو میدان مین بھیجو زبرجد نگار جادو نے امسام روئین تن کی طرف اشارہ کیا یہ گرز گران لیے ہوئے بڑھا میدان مین آکے سلح شوری دکھائی پکار کے آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر طرماس نامی ایک پہلوان نے رخصت لی اور میدان مین آیا امسام نے وار گرز کا کیا طرماس نے خالی دیا تلوار کھینچ کے چاہا اُسپر وار کرون اُسنے دوسرا وار گرز کا کیا کہ سر پر طرماس کے پڑا زخم کاری لگا قریب تھا کہ چکر کھا کے گھوڑے سے زمین پر گرے کہ اُسکے ساتھ والے اُسکو لے گئے امسام نے پھر پکار کے آواز دی لشکر اسلام مین سب نے سکوت کیا امسام نے دوبارہ کہا کہ ای فرقۂ خدا پرستان کیا اب تم مین کوئی مرد باقی نہین ہی جو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر بادشاہ لشکر اسلام کو تاب نہ آئی خود براے مقابلہ چلے لوگ آآ کے رخصت طلب کرنے لگے بادشاہ نے کہا مین اب قصد کرچکا یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرا سے گرد اُڑی سب اُسطرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد کا شگاف ہوا دیکھا سب نے امیر ثانی اور بدیع الزمان شاہزادہ نور الدہر وغیرہ بڑے جاہ و تجمل سے آتے ہین بادشاہ لشکر کو نہایت خوشی ہوئی امیر آکے لشکر مین داخل ہوئے سب نے کیفیت بیان کی بدیع الزمان نے میدان کی اجازت لی براے مقابلہ امسام آئے امسام نے وار گرز کا کیا بدیع الزمان نے خالی دے کے خبردار خبردار کہکے تلوار لگائی لیکن تلوار اُسکے جسم پر سے اُچٹ گئی بدیع الزمان سمجھے کہ یہ روئین تن ہی تلوار کو نیام مین کیا اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ دے کے قاش زین سے اُٹھا لیا چرخ دینا شروع کیا اور کہا او امسام شناخت مین پروردگار کی کیا کہتا ہی امسام بدانجام نے کچھ جواب نہ دیا بدیع الزمان نے اُسکو زمین پر دے مارا اور ایک پیر اُسکا اپنے پانون کے نیچے دبایا دوسرا پیر ہاتھ مین لے کر بقوت تمام اُس بدانجام کو چیر کر پھینکدیا

لشکرون سے صدائے تحسین وآفرین بلند ہوئی اسکے مرتے زبرجد کے ہوش اُڑ گئے بدیع الزمان
تو بفتح وفیروزی پلٹے زبرجد نے مریخ تیغزن کو برائے مقابلہ بھیجا مریخ نے آکے لغرہ کیا لور الدہر
نے جاکے اُسکو بھی قتل کیا جب افلاک نے یہ کیفیت دیکھی کہا اے زبرجد مین بھی اپنی کل فوج کو حکم
دیتا ہون اور تم بھی اپنے سارے لشکر کو حکم دو کہ یکبارگی نرغہ کرکے لشکر اسلام پر ٹوٹ پڑین زبرجد
نے اپنے تمام لشکر کو حکم دیا افلاک اور زمرد نے بھی کل فوج کو حکم دیا سب یلغر کرکے لشکر اسلام پر چلے
یہان جو سردارون نے یہ کیفیت دیکھی یہ بھی تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہوئی دریائے خون
جوش زن ہوا کافرون کا نشہ ہرن ہوا سر ٹھوکرین کھانے لگے کفار سوے جہنم جانے لگے آب شمشیر کا
منہ برسنے لگا امیر نے اُس ہنگامہ مین اپنے تئین قریب علمدار فوج پہونچایا علمدار نے سر امیر پر
وار کیا امیر نے علم فوج کو قلم کیا علمدار کو قتل کرکے قریب تخت افلاک پہونچے ساحرون نے سحر کیا
اسنے بھی کچھ شعبدات دکھائے امیر نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا بڑھکے تلوار اُس نابکار کے سر پر
لگائی اُسنے سپر اُٹھائی مگر سپر کیا چیز تھی سپر کو کاٹ شمشیر برق تاب تا بہ کمر آئی اسکے مرتے ہی زمین سے
غبار سیاہ بلند ہونے لگا سنگ باری ہونے لگی صدائین مہیب آنے لگین طیور اُڑنے لگے ایک آفت
برپا ہوئی بڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من افلاک جادو بود یہ آواز جو زبرجد لنگار جادو
نے سُنی افتان وخیزان میدان سے بھاگا امیر صفون کو درہم وبرہم کرکے قریب تخت پہونچے
بختگان نے کہا اے شہنشاہ بڑا غضب ہوا صاحبقران آگئے زمرد تخت سے کود کے بھاگا بختگان
بھی اُسکے ساتھ ہوا صفون مین چھپ کے یہ تو نکلگیا بختگان اور کچھ اسکے ملازم اسکے ہمراہ ہین کہ
ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا مگر صاحبقران نے جو تخت پر زمرد کو نہ پایا کہا خیر یہ بے ایمان آج بھی فرار
ہوگیا کہان جائیگا ساحرون نے جو کیفیت دیکھی چادر ہلانا شروع کی امیر نے سب کو پناہ دی ساحر
رومال سے ہاتھ باندھ باندھ کر خدمت امیر مین حاضر ہوئے امیر نے سبکو مسلمان کیا خزانہ وغیرہ افلاک کا
خواجہ عمرو نے لوٹ کے نذر زنبیل کیا صاحبقران نے کہا خواجہ یہ اتنا بڑا شخص تھا اسکا خزانہ
کہان ہے خواجہ عمرو نے عرض کی یا امیر خزانہ تو اسکا نہین تھا کچھ مٹی کے لوٹون مین پیسے کوڑیان
بھری تھین وہ مین نے فقرا کو تقسیم کر دین امیر ہنس کے چپ ہو رہے بفتح وفیروزی میدان سے
پلٹے بہادرون کو خلعت عطا ہوئے صحبت عیش ونشاط برپا ہوئی شب بھر تو غازیون نے بعیش
بسر کی صبح کو امیر نے ارشاد کیا کہ خواجہ کچھ یہ بھی خبر ہے کہ زمرد کس طرف بھاگ کر گیا خواجہ عمرو نے
عرض کی مین بے تحقیق نہین عرض کر سکتا پتہ لگاؤنگا خواجہ تو برائے تلاش زمرد بارگاہ سے نکلے
لوگون سے دریافت کرنے لگے مگر اب حال زمرد کا عرض کیا جاتا ہے کہ یہ ملعون جو بھاگا تو اسقدر
خوف امیر غالب تھا کہ تین روز تک برابر بھاگتا ہوا چلا گیا اگر تھکا دم بھر کہین زیر نخل ٹھہر گیا تیسرے
روز گذر اُسکا ایک صحرائے عجیب ومقام غریب مین ہوا دیکھا ایک صحرائے وسیع بہ از گلزار ہے
ہر چیز تھی ہر شجر پر بہار ہے انواع انواع رنگ کے پھول کھلے ہین عجائب قسم کے طیور بیٹھے ہین نغمہ سرائی
کر رہے ہین لیکن صحرا عجائبات سے مملو ہے پھول گھڑی گھڑی رنگ بدلتے ہین طائرون کی بھی صورت
تبدیل ہوتی ہے مثل انسان کے آپس مین باتین کرتے ہین زمین کا غبار جو اُڑتا ہے اُس سے رنگ

ظاہر ہوتا ہی زمرد یہ کیفیت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہو کبھی بختگان سے کہتا ہو کہ یہ کون سی جگہ ہی اسکے عجائبات
سمجھ مین نہین آتے ہین زمرد تو باتین کرتا ہوا جاتا تھا کہ ایک بار آواز آئی ای طائران صحرا برائے سجدہ
خداوند چلو اس زور سے یہ آواز آئی کہ زمرد کانپنے لگا بختگان سے کہا یہ آواز کسکی ہی بختگان
نے کہا نہین معلوم کہ دیکھا زمرد نے تمام جانور صحرا سے اُڑے درخت غائب ہوئے صحرا مین سناٹا
ہوگیا نہ وہ بہار رہی نہ وہ طائر رہے زمرد کو بہت تعجب ہوا تھوڑی دور آگے بڑھا تھا کہ دیکھا
ایک کوہ بلور ہو سر بفلک کشیدہ بلند اتنا ہی کہ جہان تک نگاہ کام کرتی ہی پہاڑ نظر آتا ہی طرفہ یہ بات ہی
کہ پہاڑ پر درخت جو جمے ہین صفائی کی وجہ سے جڑین تک نظر آتی ہین زمرد نے کہا ای بختگان ایسا پہاڑ
آجتک نگاہ سے نہین گذرا نہین معلوم یہان کون رہتا ہی اس مقام کا کیا نام ہی خداوند یہ لوگ کسکو کہتے
ہین یہ کہہ رہا تھا کہ آدمیون کی آواز کان مین آئی زمرد اُدھر متوجہ ہوا دیکھا چند گاہ فروش گٹھے گھاس
کے باندھے رہے ہین زمرد نے پوچھا اس مقام کا کیا نام یہان کا کون حاکم ہی گاہ فروشون نے کہا یہ طلسم
بہارستان سلیمانی ہی کیفیت اسکی آج تک نہین معلوم ہوئی راستہ اسکے اندر جانیکا نہین ملتا ہان سال
بھر کے بعد یہان ایک میلہ ہوتا ہی تب ایک در کا راستہ کھلتا ہو ور بند اول تک لوگ جاتے ہین میلے
مین شریک ہوتے ہین ایک قبر بہت بڑی بنی ہی اُسپر بہت تیاری ہوتی ہی شب بھر وہان صحبت حال
و قال رہتی ہی صبح کو جب سب چلے آتے ہین راہ پھر نظر مردم سے غائب ہو جاتی ہی اسقدر تو
ہم بھی جانتے ہین اور کیفیت ہمکو نہین معلوم زمرد نے جو بہارستانی سلیمانی کا نام سنا بختگان سے کہا
کہ مین نے یہ خبر پائی تھی کہ علامہ بن دمامہ یہین آکر پوشیدہ ہوئی ہی کوئی ترکیب ایسی ہو کہ مین بھی اس طلسم
مین جاکر بادشاہ طلسم سے مدد مانگون اگر وہ مدد کرین تو ضرور حمزہ ثانی قتل ہو جائین بختگان نے کہا آپ
زیر کوہ تشریف لیجائیے اور بآواز بلند فرمائیے کہ یا خداوند مین آپ کو سجدہ کرتا ہون میری مدد فرمائیے اور علامہ
بن دمامہ کو بھی پکارئیے شاید کوئی ذریعہ ایسا ہاتھ آئے کہ رسائی وہان تک ہو جائے زمرد زیر کوہ
گیا پکارنے لگا بہت سی آوازین جب زمرد نے دین اور بہت زاری کی تو ایک شخص نے اُسکے پہلو مین سے
آکے پوچھا ای زمرد شاہی کیون فریاد کرتا ہی تو نہین جاسکیگا زمرد اس شخص کے قدمون پر گر پڑا اور کہا
برائے خداوند طلسم میری جان بچائیے مجھے خدمت مین خداوندی کے پہنچائیے اُس شخص نے ہنس کے
جواب دیا ای زمرد تیرا خیال کیا ہی خدمت خداوند مین کون جاسکتا ہی مین ایک ادنی ملازم ہون ایک
ملازم خداوند کے ملازم کا مین اسوقت اپنے مقام پر بیٹھا تھا تیری آواز سنکر رحم آیا یہان تک چلا آیا
زمرد نے کہا اچھا مجھے اپنے آقا تک لیچلو اُس شخص نے جواب دیا کہ اُن تک بھی نہ جانا بہت دشوار ہی زمرد نے
جب بہت منتین کین اُس ساحر کو رحم آیا کہا پیشتر تو چلکے میرے یہان رہو مین اپنے آقا سے تذکرہ کرونگا اگر
اُنکی مرضی ہوگی تو مین وہان تک تجھے لے چلونگا زمرد راضی ہوا اُس ساحر نے کہا ای زمرد اپنی آنکھین
بند کر زمرد نے کہا میرے ساتھ میرا وزیر اور چند سردار بھی ہین اُنکو بھی لے چل ساحر نے تامل کیا زمرد نے
منتین کرنا شروع کین ساحر نے کہا ای زمرد اس طلسم مین کسی کے آنے کی اجازت نہین ہی خیر مین تیرا
خاطر سے تجھے لیکر چلتا ہون اگر فرمان شہنشاہی آئیگا کہ اس نو وارد کو نکال دو تو مین کبھی نہ رکھونگا زمرد
نے کہا تمھین اختیار ہی لیکن میرے ہمراہیون کو بھی لیچلو ساحر مجبور ہوا کہا اپنے ہمراہیون کو بھی بلا لے

زمرد نے سب کو بلا لیا نجتگان وغیرہ آئے اُس ساحر نے کہا تم سب لوگ آنکھین بند کرلو سب نے آنکھین بند کرلین تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ساحر نے کہا آنکھین کھولدو سب نے آنکھین جو کھولین دیکھا نہ وہ پہاڑ ہی نہ وہ جنگل ہی ایک قصر نہایت معقول گرد کمرے بنے ہوئے باغ بہت وسیع نہرین جاری باغبان اور باغبانیان پُر زر لباس پہنے درستی چمن مین مصروف ہین زمرد نے نجتگان کی طرف دیکھا کہا ای نجتگان یہ خواب دیکھ رہا ہون یا واقعی ہی نجتگان نے کہا یہ معاملات طلسم ہین اب آپ بہت اچھے مقام پر آئے یقین ہی یہان آپ کی مدد کیجائے زمرد نے کہا مجھے بھی یقین ہی اُس ساحر نے زمرد کو ایک کمرے مین لیجاکر بٹھا دیا دو آدمی اُسکی خدمت کو مقرر کیے زمرد بعیش تمام بسر کرنے لگا مگر اب کیفیت خواجہ عمرو ثانی کی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو برائے تلاش زمرد چلے لوگون سے پوچھتے ہوئے قریب کوہ بلورین پہونچے وہان کاہ فروشون مین پختہ خبر پائی کہ زمرد کو ایک ساحر اس طلسم مین لے گیا ہی خواجہ یہ خبر لیکے پلٹے خدمت مین امیر ثانی کی حاضر ہوئے امیر یہان عیش وعشرت مین مصروف تھے خواجہ عمرو نے آکر کل کیفیت بیان کی امیر نے حکم دیا کہ لشکر مین سامان سفر درست کیا جائے ہم طرف طلسم بہارستان سلیمانی کے کوچ کرینگے لشکر مین سامان سفر درست ہوا شام ہوتے ہوتے امیر نے وہان سے کوچ کیا بعد قطع منازل وطی مراحل امیر زیر کوہ بلورین پہونچے لوگون سے دریافت کیا کہ نامہ طلسم مین کسطرح سے بھیجین لوگون نے عرض کی اسکا راستہ کسی کو آج تک نہین معلوم ہوا ہان سال بھر کے بعد ایک میلہ ہوتا ہی تو اُس روز ایک دروازہ نمایان ہوتا ہی اہل شہر شریک ہوتے ہین وہ میلہ شب بھر رہتا ہی جب صبح کو سب میلے سے واپس آتے ہین دروازہ پھر غائب ہوجاتا ہی یہ بھی سننے مین آیا ہی کہ وہ میلہ خاص طلسم مین نہین ہوتا ہی بلکہ دربند اول پر ہوتا ہی امیر نے پوچھا وہ میلہ کون کرتا ہی اُن لوگون نے کہا مالک دربند اول کی طرف سے ہوتا ہی ہم اُسکا نام نہین جانتے امیر نے دریافت فرمایا کہ طلسم کا بادشاہ کون ہی سب نے عرض کی ہم اتنا جانتے ہین کہ کوئی حکیم ہی نام نہین معلوم امیر خاموش ہو رہے اُن لوگون کو رخصت کیا اپنی بارگاہ مین آئے سب سردارونکو جمع کیا اور کہا کہ نامہ اُس طلسم مین بھیجنے کی تدبیر کیونکر ہو سب نے موافق اپنی عقل کے رائے دی مگر کرب غازی نے کہا آپ نامہ تحریر فرمائیے مین لے جاؤنگا امیر نے نامہ تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ ای پناہ بخش زمرد کو ہمارے حوالے کردو یا اپنے طلسم سے نکال دو ہم اُس مکار کو بے مسلمان کیے نہ چھوڑینگے اور اگر مسلمان ہوگا تو قتل کرینگے یہ نامہ کرب غازی کو دے کر رخصت کیا کرب غازی نامہ لے کر روانہ ہوئے زیر کوہ بلور پہونچے آواز دی ای پناہ بخش زمرد مین نامہ امیر ثانی کا لایا ہون جب دو تین آوازین دین ایک شخص نے زمین سے سر نکالا کہا ای کرب غازی کیا کہتے ہو کرب غازی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرا نام اسکو کیونکر معلوم ہوگیا کرب نے پوچھا ای شخص تجھے میرا نام کیونکر معلوم ہوگیا اُس شخص نے جواب دیا کہ یہ طلسم بہارستان سلیمانی ہی ہر دربند پر ایک وزیر خداوند موجود ہی جو امر گذرنے والا معلوم ہوتا ہی اُسکی خبر ایک ہفتہ پیشتر سب کو ملتی ہی کرب غازی نے کہا یہ نامہ امیر کا مین لایا ہون پناہ بخش زمرد کو پہونچا دے اُس شخص نے کہا ای کرب غازی اب زمرد کی نسبت کچھ کلام نہ کرو زمرد ایسی جگہ اب پہونچا ہی کہ اگر ہزار تدبیرین اب کوئی کرے

توبھی زمرد کو نہ پاے زمرد کو یہان سے نگہبان جادو ملازم وزیر خدا وند لیگیا اُسنے جاکر وزیر سے زمرد کو ملایا اُنھون سنے بہت بڑے اعزاز سے اُسکو اپنے پاس رکھا ہی کرب غازی نے کہا وزیر صاحب کا نام کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ جمشید نام ہی کرب غازی سنے کہا یہ نامہ تم جمشید کو دیدو اُسنے کہا تم یہان توقف کرو مین پہلے دریافت کرلون اگر اجازت ہوگی تو تمسے نامہ لیجاؤنگا کرب غازی تو وہان کھڑے رہے وہ ساحر تھوڑی دور جاکے غائب ہو گیا گھڑی بھر کے بعد آکے کرب غازی سے کہا آپ بھی تشریف لیچلیے جمشید ثانی سنے بلایا ہی کرب اُس ساحر کے ساتھ ہوئے تھوڑی دور لیجاکر اُس ساحر نے کرب غازی سے کہا آپ آنکھین تو بند کرین کرب غازی سے آنکھین بند کرکے فوراً کھولدین دیکھا نہ وہ صحرا ہی نہ وہ پہاڑ ہی ایک شہر بہت آباد دیکھا مین معقول اہل شہر خوشحال کرب غازی کو بہت تعجب ہوا کہ سامنے سے کچھ سوار کچھ پیدل ایک گھوڑا لیے ہوئے آئے جو لوگ سوار تھے وہ پیدل ہوئے کرب غازی کو سلام کیا عرض کی ہمکو جمشید ثانی سنے براے استقبال حضور بھیجا ہی خود دروازے تک تشریف لائے ہین آپ کا انتظار کر رہے ہین کرب غازی بہت خوش ہوئے اپنے جی مین کہتے ہین کہ یہ لوگ نہایت مہذب ہین براے استقبال جو لوگ آئے تھے اُنھون نے کرب غازی کو گھوڑے پر سوار کیا آپ پیادہ پاہمراہ چلے راہ طے کرکے قریب مکان جمشید ثانی پہونچے کرب نے دیکھا ایک مکان رفیع الشان بڑے تکلف کا بنا ہی ملازم نگہبان بہت ہین کرب غازی کو دیکھکر کھڑے ہو گئے سب نے سلام کیا کرب غازی سنے جواب سلام دیا پھاٹک کے پاس جمشید ثانی فنس پر سوار ہوکے آیا کرب غازی کو دیکھکر فنس سے اُترا کرب غازی بھی گھوڑے سے اُترے صاحب سلامت ہوئی جمشید سنے کہا آپ سنے کیون تکلیف فرمائی کسی ملازم کو بھیجدیا ہوتا کرب نے کہا تکلیف تعمیل حکم امیر مین نہین ہوتی البتہ آپ کو تکلیف ہوئی جمشید باعزاز تمام کرب غازی کو اپنی بارگاہ مین لاکر بڑے اعزاز و اکرام سے بٹھایا کرب غازی سنے نامہ امیر کا دیا جمشید سنے نامہ پڑھا کہا اے کرب نامدار مین آپ کو اسکا جواب بروز عرس دونگا کرب غازی سنے کہا عرس کے کتنے روز باقی ہین جمشید سنے عرض کی دو روز درمیان مین باقی ہین آپ کو مع جملہ سرداران غازی تکلیف فرمانا ہوگا اور میری طرف سے دست بستہ صاحبقران سے فرما دیجیے گا کہ آپ بھی تشریف لائیے کمترین کی عزت بڑھائیے کرب غازی نے منظور کیا جمشید سے رخصت ہوئے جمشید تا دروازہ ہمراہ آیا ایک ساحر کو ہمراہ کردیا ساحر نے تھوڑی دور پہونچ کے کہا آپ آنکھین بند کیجیے کرب نے آنکھین بند کین لیکن بہت جلدی کھول دین دیکھا مین اُسی مقام پر کھڑا ہون جہان سے گیا تھا گھوڑا بھی اُسی مقام پر کھڑا ہی کرب غازی گھوڑے پر سوار ہوئے خدمت امیر مین آئے کہا مین نامہ دے آیا جواب کے لیے جمشید ثانی سنے بروز عرس وعدہ کیا ہی بلکہ تمام سردارون کو بلایا ہی اور آپ کی خدمت مین بھی عرض کی ہی کہ از راہ غریب نوازی تشریف لائیے کمترین کی عزت بڑھائیے امیر نے کہا مین نہین جاؤنگا اور سب کو اختیار ہی کرب غازی نے کہا جمشید ثانی بہت با تہذیب اور عقلمند ہی عجب نہین جو بروز عرس وہ زمرد ثانی کو حوالے کردے امیر نے کہا اچھا ہوگا اگر یون دے دیگا تو خیر ورنہ بزور شمشیر اُس سے چھین لینگے کرب غازی سنے کہا وہ خود ہی دے دیگا

صاحبقران

صاحبقران نے سب سردارون سے مخاطب ہوکے کہا میرا دم گھبراتا ہی براے شکار جاؤنگا بہت جلد آؤنگا سردارون نے کہا بہت مناسب ہی آپ تشریف لیجایئن امیر اور خواجہ عمرو ثانی تو مع چند ملازمان جانباز کے براے شکار روانہ ہوئے جملہ سردارا اور بادشاہ لشکر اسلام مصروف عیش ہوئے جب وہ دو روز گذر رہے تو لشکر اسلام مین سب نے دیکھا کہ کوہ بلورین جو معلوم ہوتا تھا اُسکا تو نشان بھی نہین ہی ایک پھاٹک رفیع الشان طلائی دکھائی دیتا ہی ایک چہار دیواری بلور کی معلوم ہوتی ہی تماشائی جوق جوق گروہ گروہ چلے آتے ہین دکاندار دکانین سیئے ہوئے جاتے ہین ارباب نشاط جو بہلون مین بیٹھے ہوئے براے سیر چلے جاتے ہین کرب نامدار نے سب سردارون سے کہا جن جن صاحب کے مزاج مین آئے میرے ہمراہ تشریف لے چلین نامہ کا جواب بھی لینگے میلے کی سیر بھی دیکھین گے بدیع الزمان نے کہا مین چلونگا شاہزادہ نورالدہر بھی چلنے پر آمادہ ہوئے بادشاہ لشکر سے کہا کہ آپ کی خدمت مین بھی جمشید نے عرض کی تھی بادشاہ نے کہا مین نہین جاؤنگا آپ لوگ تشریف لیجایئے کرب غازی اور بدیع الزمان اور شاہزادہ نورالدہر مع اور چند سردارون کے براے سیر چلے بادشاہ لشکر مین رہے یہ لوگ تھوڑی دیر مین راہ طے کرکے میلے مین پہونچے دیکھا میلہ بڑے تکلف سے آراستہ ہی بدیع الزمان نے چاہا میلے کی کیفیت دیکھین کرب غازی نے کہا بیشتر جس کام کے واسطے آئے ہین اُس کام کو انجام دے لین بعد مین جسکے مہمان ہین اُس سے اجازت لے لین پھر میلے کی سیر کرین بدیع الزمان نے منظور کیا اور طرف جمشید کے چلے لوگون سے دریافت کیا کہ جمشید سے کہان ملاقات ہوگی سب نے پتہ دیا کہ آپ کو آگے بڑھکے ایک مقبرہ ملیگا وہین جمشید ثانی وزیر خداوند سے ملاقات ہوگی کرب غازی اور بدیع الزمان وغیرہ آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد ایک مقبرہ سنگ سفید کا دکھائی دیا یہ جملہ سردار اُس مقبرے کے اندر آئے عجب سامان تکلف نظر آیا مقبرے کو خوب سجا پایا سامان روشنی ہو رہا ہی دیوارون مین گلاس براے روشنی لگائے ہین ٹھاٹھر بندی ہو رہی ہی روشین مہندی کی برابر کیجاتی ہین مقبرے مین چھوٹی چھوٹی کیاریان خوشبودار درختون کی بہ کمال آراستگی بنی ہین ایک نمگیرہ بہت بڑا استادہ ہی طلائی چوبین زربفتی نمگیرے منقش کے جھالردار آویزان نیچے اُس نمگیرے کے مردمان خوش لباس تاج شہریاری سرون پر رکھے ہوئے ایک جانب بیٹھے ہین ایک طرف درویشان تارک الدنیا شنجرفی کرتے پہنے نیلی تہ بند باندھے لنگیے کمرون مین بعض کے آگے کشکول گدائی رکھا بعض برہنہ سر مین گھونگھروالے بال نہیئے جھوم رہے ہین ایک جانب عوام کا مجمع ہی چبوترے سے ملا ہوا ایک حجرہ ہی اُسمین جھاڑ فانوس مردنگ قرینے سے اپنے اپنے مقام پر آراستہ ہین قبر پر ایک چادر مخمل کاشانی کی پر زربنی ہوئی پڑی ہی اُسپر پھولون کی چادر ایک سنہری طلائی اُسمین لڑیان پھولون کی گندھی ہوئی آویزان عود وعنبر روشن جو پہلے آتا ہی قبر کے پاس جاتا ہی مجاوران درگاہ حاضر ہین نذرین لے رہے ہین تبرک دے رہے ہین کسی نے کوئی مراد مانگی کسی نے خالی فاتحہ پڑھا کوئی جاکے قبر کے پاس خاموش بیٹھ کے اشک حسرت بہانے لگا کوئی طواف قبر کرتا ہی کوئی آستانہ پر سر دھرتا ہی کرب غازی و بدیع الزمان وغیرہ یہ کیفیت دیکھتے ہوئے اُس

چبوترے پر تشریف لائے جمشید نے جو کرب نامی وغیرہ کو آتے دیکھا برائے تعظیم کھڑا ہوا اور برطبہ استقبال تا لب فرش آیا بڑے اعزاز و اکرام سے سب سرداروں کو لیگیا فرش نفیس بچھا تھا اپنے پاس سب سرداروں کو بٹھایا ہر ایک کی مزاج پرسی کر کے عرض کی حضور آپ ہی کا انتظار تھا اب کچھ رسم معمولی ہوگا آپ حضرات نے بڑی تکلیف کی اس خاکسار کی عزت بڑھائی بدیع الزمان وغیرہ اس تقریر اور تہذیب پر بہت خوش ہوئے جمشید ثانی نے ارباب انشاط کو طلب کیا قوال محفل میں آئے آتے ہی ساز ملائے بصد سوز و گداز ایک غزل گنگنانے شروع کی چونکہ صحبت اہل تصوف ہی تارک الدنیا جمع ہین تصوف کے اشعار کی سب نے فرمایش کی قوالون نے یہ غزل گائی غزل

اے گل از نقش کف پاے تو دامان ترا
رونق صبح بہار است گریبان ترا
جذبۂ زخم دلم کارگر افتاد مباد
می شناسم اثر گرمی پنہان ترا
چشم آغشتہ بخون بین ز خلوت بدر آ
تا ربایم دل از ناز پشیمان ترا
وصفت باد کہ سر در سر و کارت کردیم
پردۂ ساز بود زمزمہ سنجان ترا

گلفشان کردہ صبا سرو خرامان ترا
ہر قدر شکوہ کہ در حوصلہ گرد آمدہ بود
عطسۂ غربال کند مغز نمکدان ترا
راحت دائی ذوق طلب ما نازم
اینک از شفق آلودہ گلستان ترا
چہ غم از سیلی سنگ ستمش کرد کبود
آفتاب لب بام ایم شبستان ترا
خار غش ساختہ از حسرت پیکان غالب

تار خون اینکہ از ین پردہ شفق باز دمد
گوئی گردید نخستین خم چوگان ترا
ندمد بوے کباب از نفس غیر و خوشم
گرد نمناک بود سایہ بیابان ترا
آئی از بزم رقیب و سر راہت میرم
سبزہ زاریست تنم طرف خیابان ترا
ہر حبابے کہ دمد روے بہنگامۂ شوق
حق بود در جگر ریش تو دندان ترا

یہ غزل جو قوالون نے گائی محفل کی عجیب حالت ہوئی مثل مرغ نیم بسمل اہل محفل تڑپنے لگے ایک ایک شعر کو چار چار بار سنا سر دھنا قوالون کو کسی نے کرتہ اُتار کے عنایت کیا کسی بزرگ نے کمر سے پٹکا کھولکر عطا فرمایا تمام شب یہی صحبت رہی حال و قال کی شدت رہی جب صبح ہوئی تو کچھ رسوم حسب معمول ہوئے فاتحہ خوانی کا دورہ ہوا مشایخین رخصت ہوئے جلسہ برخاست ہوا کرب نامدار نے جمشید ثانی سے کہا اے جمشید اب کیا جواب دیتے ہو جمشید نے کہا میری یہ گذارش ہے کہ اب زمرد کی بابت مجھ سے کچھ ارشاد نفرمایئے اسنے یہان آکے پناہ لی ہے مین ہرگز آپ کے حوالے نہ کرونگا آپ اسقدر تو اُسکو پریشان کر چکے اب کیا فایدہ وہ آپ حضرات سے کبھی دغا نہ کریگا بہتر اسی مین ہے کہ اپنے لشکر کو واپس جایئے اور امیر ثانی کی خدمت مین میری طرف سے بس از آداب فراوان و تسلیمات بے پایان گذارش کیجیے کہ آپ صاحبقران زمان ہین آپ نے بڑے بڑے کارہاے نمایان کیے اب بیت اللہ تشریف لیجایئے عبادت مین بقیہ عمر بسر کیجیے زمرد کو چین لینے دیجیے زیادہ اصرار نفرمایئے ایسا نہو کہ غلامون سے بھی کوئی امر خلاف سرکار وقوع پذیر ہو کرب وغیرہ نے جو یہ گفتگو سنی قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے کہا اے جمشید مناسب وقت یہی ہے کہ زمرد کو ہمارے حوالے کر دو کہ یہ مروت باقی رہے اور ہمارے تمھارے یہ رسم و اتحاد ہمیشہ جاری رہے جمشید نے کہا اے کرب نامدار اب زیادہ کلام کو طول نہ دیجیے ورنہ دشمنون کے حق مین اچھا نہ ہوگا یہ سنکے سب سردارون کو غصہ آیا بدیع الزمان نے فرمایا کہ اے جمشید جو ہمارے لیے تجھسے ہو سکے دریغ نہ کر جمشید نے جو سب کو برہم پایا اصلاح کی باتین کرنے لگے

۱۰

اپنے ایک ملازم کو بلایا حکم دیا کہ ابھی جا کے مضراب نی نواز کو بلا وہ خادم گیا اور مضراب نی نواز کو
لایا جمشید نے اشارہ کیا مضراب نے نی نکالی بجانا شروع کیا تھوڑی دیر مین سرداران اسلام
کی عجیب کیفیت ہوگئی سب جھومنے لگے سکتا ہوگیا جب یہ لوگ اسدرجہ مبہوت ہوئے کہ سروتن
کا ہوش باقی نہ رہا نو نی سے ایک تار پیدا ہوا اور پیچ و خم کھاتا ہوا قریب سردارون کے آیا
سب سردارون کو اس تار نے لپیٹ لیا جب سب سردارون کے دست و پا بند ہوگئے تو مضراب
نے نی کو موقوف کیا ایک دستک دی ایک طائر ہفت رنگ آیا مضراب جمشید ثانی کی طرف متوجہ
ہوا جمشید نے اسکو نامہ دے کر کہا کہ پاس آتشخوار جادو کے لیجا اور اسکو بلا لا اسنے
طائر کو پرچہ دیا وہ روانہ ہوا تھوڑی دیر مین آتشخوار جادو آکے پہونچا جمشید ثانی سے کہا کیا ارشاد
ہی جمشید نے کہا قید سرداران اسلام کی تیرے حوالے کرتے ہین اسکی حفاظت کرنا عیارون سے بچنا
ایسا نہو کوئی عیار آئے مکر کرکے تجھے بھی قتل کرے اور قیدیون کو بھی چھوڑا لیجائے آتشخوار جادو
نے کہا عیار کی کیا مجال ہی جو مجھ سے کسی طرح کا مکر کر سکے جمشید نے قید سرداران اسلام کی آتشخوار
کو دی یہ توڑے کر روانہ ہوا مگر جمشید نے زمرد ثانی کو بلایا کل احوال کہ سنایا زمرد ثانی بہت خوش
ہوا جمشید نے کہا اے زمرد خاطر جمع رکھو مین آج تمکو وزیر اعظم خداوند تاریک چہار چشم کے پاس
بھیجونگا اور اُنسے تمھاری بابت سفارش کرونگا وزیر اعظم تمھاری مدد کرینگے مسلمانون کو گرفتار
کرا دینگے اگر وہ ایک سحر بھی بنا کے بھیجدینگے تو مسلمان امان نہ پائینگے سب گرفتار ہو جائینگے زمرد
نے کہا مناسب ہی جو آپ میرے حق مین تجویز کرینگے وہ بہتر ہوگا جمشید نے زمرد کو اپنے ہمراہ لیا
اور طرف مکان وزیر کے روانہ ہوا راہ مین زمرد نے کہا وزیر اعظم کا نام کیا ہی جمشید ثانی نے کہا
نام اُنکا حکیم روشن قیاس ہی وہ علم حکمت مین آپ ہی اپنا مثل ہین آبائی کام اُنکا حکمت ہی لیکن خداوند
تاریک چہار چشم اُنکا بہت پاس کرتے ہین اُنکو بھی خداوند سے محبت قلبی ہی کسی وقت جدا نہین ہوتے
ہین زور حکمت سے عجائبات بناتے ہین اُنکے بزرگ بہت سے ہر وقت تک حبس دم کیے بیٹھے ہین
اُنکے واسطے ایک مکان الگ ہی جسکو حبس دم کرنے کی ضرورت ہوتی ہی اُس مکان مین جاتا ہی حکیم ہمانے
نے بزور حکمت چاند سورج بنائے ہین اور اُنکا طلوع غروب ہوتا ہی تمام طلسم کو اُنکی وجہ سے فائدہ
پہونچتا رہتا ہی خداوند کے واسطے آسمان از روے حکمت بنایا ہی اُسپر خداوند کو بٹھایا ہی آپ
بھی وہان جاتے ہین جب کوئی کام ہوتا ہی تو زمین پر آتے ہین سب باتون مین خداوند اُنسے
خوش ہین مگر اب ایک بات بہت ناگوار ہی زمرد نے کہا کون سی بات ناگوار ہی جمشید نے جواب
دیا کہ وہ خداوند کو سجدہ نہین کرتے ہین اور خود بھی دعوے خدائی رکھتے ہین زمرد نے کہا پھر کیا
اسمین شک بھی ہی جب اُنھون نے چاند سورج آسمان بنایا ہی تو اُنکے صاحب قدرت ہونے
مین کیا شک ہی جمشید نے کہا آخر یہ عقل اُنکو کس نے دی ہی اگر خداوند چاہین تو وہ ابھی بیوقوف
ہو جائین زمرد نے کہا ہین خداوند سے کیونکر ملون جمشید نے جواب دیا کہ وزیر اعظم سے
عرض کرنا اُن سے بڑھکر کوئی نہین ہی وہ اگر چاہینگے تمکو خداوند سے ملوا دینگے زمرد راضی
ہوگیا یہ باتین کرتے ہوئے قریب مکان روشن قیاس کے پہونچے زمرد نے دیکھا عجیب

مکان ہی عجائبات سے معمور ہی اس طور کا بنا ہی کہ عقل کام نہین کرتی مکان معلق ہی چار شہر کے پتلے چارون کونون پر مکان کے قرنا بدست کھڑے ہین طائر انسان کی طرح سے آپسمین باتین کرتے ہین زمین مثل بلور صاف معلوم ہوتا ہی کہ برف کا میدان ہی اسپر درخت اگے ہین صفائی اسقدر ہی کہ درختون کی جڑین جو زمین اندر پیوست ہین وہ صاف نظر آتی ہین درخت مین بجاے ثمر سر انسان آویزان ہین آپسمین باتین ہو رہی ہین جو کوئی آدمی وہان جاتا ہی وہ سر اسکا نام لیکر پکارتے ہین مزاج پوچھتے ہین جمشید اور زمرد زیر مکان پہونچے جمشید نے ایک قرنا نواز سے اشارہ کیا قرنا نواز نے قرنا پھونکی زمرد نے دیکھا ایک غبار سرخ بلند ہوا نفیسون کی آوازین آنے لگین زمرد حیران حیران چارون طرف دیکھنے لگا دیکھا اسی غبار سے چند جوانان کمسن گلفشانی کرتے ہوئے پیدا ہوئے اسکے بعد اور جوانان حسین بیرقین کھولے ہوئے دکھائی دیے بعد انکے ایک تخت زمردی نظر آیا زمرد نے دیکھا اسپر ایک مرد ضعیف قباے اطلس پشمینہ زیب جسم کیے ہوے سر برہنہ نہایت پر تکلف ایک کتاب ہاتھ مین لیے ہوے مطالعہ کرتے ہوئے چلے آتے ہین تخت کو چار آدمی اٹھائے ہین بد دے ہوا پرواز کرتے آتے ہین زمرد یہ جاہ وتجمل دیکھکے دنگ ہوگیا جمشید سے پوچھا کیا یہی خداوند ہین جمشید نے کہا یہ حکیم صاحب وزیر اعظم خداوند تارک جہار یہ تسخیر ہین یہ سب کارخانہ جو دکھائی دیتا ہی انہین نے بزور حکمت بنایا ہی زمرد نے کہا اب انکے پاس کیونکر جانا ہوگا جمشید نے کہا جب اپنی نشستگاہ مین جائینگے خدمتگار کو بھیجین گے وہ آکے لیجائیگا زمرد یہ باتین کر رہا تھا کہ ایک آدمی نے آکے جمشید کو سلام کیا کہا آپکو وزیر اعظم طلب فرماتے ہین زمرد نے جمشید سے پوچھا مکان تو معلق ہی کیونکر جا سکتے ہین جمشید نے جواب دیا خاموش رہو ابھی پہونچ جاؤگے کہ ایک برق چمکی زمرد کی آنکھین بند ہوگئین گھبرا کے آنکھین جو کھولین اپنے کو مع جمشید ثانی ایک باغ بہشت آئین مین پایا دنگ ہوگیا باغ کے عجائب وغرائب دیکھنے لگا جمشید نے کہا آپ میرے ساتھ چلے آئیے اگر عجائبات دیکھیے گا تو عمر گذر جائیگی عجائبات ختم نہونگے زمرد بمجبوری جمشید کے ساتھ چلا تھوڑی دور چلکے دیکھا کہ ایک مکان رفیع الشان عجیب صورت کا بنا ہی پردے زرآویزان ہین بارہ دری رشک پری بنی ہی ہر در پر دس دس جوانان کمسن دربان ہین جمشید کو جو دیکھتا ہی جھک کے سلام کرتا ہی پردہ دروازے کا اٹھا دیتا ہی سب دروازے طے کرکے زمرد اور جمشید اندر بارہ دری کے پہونچے جمشید نے زمرد سے کہا بارہ دری مین پہونچکے محو دید اشیاء عجائبات نہو جانا وزیر اعظم کو با ادب سلام کرنا زمرد نے جواب دیا مین ضرور ایسا ہی کرونگا کسی طرف نگاہ نہ پھیرونگا جیسے ہی بارہ دری کے اندر داخل ہوئے زمرد کی آنکھون مین تیرگی آگئی جمشید نے اسکا ہاتھ دبایا خود بھی بڑھ اے سلام جھکا زمرد نے بھی سلام کیا حکیم روشن قیاس نے دونون کو ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھایا بعد مزاج پرسی کے کہا اے جمشید بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم ایسے عقلمند ہوکے ایسی نادانی کرتے ہو بلکہ ایسی بیوقوفی کا کام کیا جو باعث آزردگی خداوند ہوا تمنے زمرد ثانی کو پناہ دی کتاب سلیمانی کا حکم بھلا دیا اسمین کیا تحریر ہی جمشید نے کہا اے زمرد تمنے آکے ہمکو بھی معتوب درگاہ خداوندی کیا جمشید تو زمرد سے

کہنے لگا کر حکیم روشن قیاس نے کہا ای جمشید اب بہتر یہی کہ زمرد کو ہم خداوند کے پاس پہونچا دین وہان جلنے سے شاید وہ آفات جو آنے والی ہین رُک جائین جمشید نے کہا بہت اچھی بات ہی آپ انکو خداوند کے پاس لیجائیے بلکہ خاطر جمع رکھیے مین نے بہت سے سردار اہل اسلام کے گرفتار کرلیے ہین اب صرف حمزہ اور بادشاہ لشکر اور چند سردار باقی ہین روشن قیاس نے جواب دیا کہ سردارون کے گرفتار ہونے سے کیا ہوگا مدد اہل اسلام کی غیب سے پیدا ہوجاتی ہی لیکن تمنے کون کون سردار گرفتار کیے ہین جمشید نے بدیع الزمان اور کرب غازی اور نور الدہر وغیرہ کے نام بتائے روشن قیاس نے کہا جسکا سب کو ڈر ہی وہی نہین گرفتار ہوا ان سردارون سے ہمین کیا کام ہی یہ لوگ ہمارا کیا کرسکتے ہین مگر ہمین بڑا خیال شہنشاہ گوہر کلاہ کا ہی کہ وہ قاتل ہم لوگون کا ہی اور فتاح اس طلسم کا ہی اگر وہ گرفتار ہوجاتا ہم فوراً حکم قتل دیتے ذریعہ آمد شہنشاہ موجود ہی وہ ضرور آئیگا طلسم مین فساد برپا ہوگا دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہی جمشید نے کہا آپ اطمینان رکھیے مین کسی طور سے شہنشاہ کو گرفتار کرلونگا روشن قیاس نے تصویر شہنشاہ گوہر کلاہ جمشید کو دکھائی زمرد نے کہا یہ شخص لشکر اسلام مین بہت بڑا جری ہی اور اسکا باپ بھی مرد شجاع ہی بہت سے طلسم اسکے باپ نے توڑے ہین جمشید نے کہا اب مین نے تصویر دیکھ لی شکل پہچان لی امروز فردا مین اسکو بھی گرفتار کرلونگا یہ کہکے جمشید نے روشن قیاس سے کہا کہ اب آپ زمرد ثانی کو براے زیارت خداوند کب لیجائیےگا روشن قیاس نے کہا لیجاؤنگا مگر لازم زمرد کو یہ ہی کہ خداوند کو سجدہ کرے اور بہ خداوندی مانے اور اپنی منسوخ خدائی پر غرّا نہ کرے زمرد نے کہا مین ضرور خداوند کو سجدہ کرونگا اور بخدائی مانونگا جمشید نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون زمرد کو آپ ہی کے پاس چھوڑے جاتا ہون آپ انکو اپنے ہمراہ لیجائیےگا روشن قیاس نے کہا ای جمشید ثانی تھوڑی دیر ٹھہرو ایک جام شراب تو پی لو خصوصاً آج زمرد ثانی ہمارے مہمان ہین انکی دعوت کرنا واجب و لازم ہی آج تم بھی شب کو یہین رہو بلکہ خدمت خداوند مین ہم تم ساتھ چلین جمشید نے منظور کیا روشن قیاس نے شراب طلب کی ایک ایک جام شراب سب نے پیا روشن قیاس نے تخت طلب کیا ملازمون نے تخت حاضر کیا روشن قیاس مع جمشید ثانی و زمرد ثانی تخت پر سوار ہوا طرف تاریک چہار چشم کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین تخت مقام تاریک چہار چشم پر پہونچا زمرد نے دیکھا ایک انسان عفریت مثال تاج جواہر سر پر رکھے ہوئے منھ پر نقاب سیاہ ڈالے ہوئے چار زانو معلق بیٹھا ہی زمرد یہ معرکہ دیکھکر دنگ ہوگیا جمشید نے سجدہ کیا زمرد نے بھی سر جھکایا روشن قیاس نے سلام کیا اور اپنے عہدہ وزارت پر جاکے بیٹھا جمشید بھی اپنے مقام پر بیٹھ گیا زمرد کو کرسی ملی یہ بھی یہ بھی بیٹھا زمرد نے جو محفل کو دیکھا عجیب پر تکلف پایا نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین چارون طرف بصد ناز و ادا بیٹھے ہین تاجدار اپنے اپنے مقام پر باادب فرد کش ہین خادمان سرکاری حاضر ہین دور تک دربار آراستہ ہی عرضیان گذر رہی ہین لوگ آتے ہین سجدہ کرتے ہین پاس تاریک چہار چشم کے ایک اور آدمی قوی تن کھڑا ہی وہ سب کو جواب سلام دیتا ہی اگر کوئی کچھ مراد مانگتا ہی تاریک چہار چشم اشارہ کر دیتا جو کچھ ایما اشارہ کا ہوتا ہی وہ شخص جو قریب کھڑا ہی اُس سے کہدیتا ہی زمرد تاریک چہار چشم کے قد و قامت کو دیکھکر دنگ ہوگیا کہ آج تک اس قد و قامت کا آدمی نگاہ سے

نہین گذرا مگر نازنینان مہ جبین کو دیکھکر ٹھنڈی سانسین بھرنے لگا اسقدر حیرت مبہوت ہوا کہ یہ اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا اشعار

کیا میرے دل کے حال سے آگاہ تو نہین
واعظ نہین پسند تری گفتگو نہین
غنچے مین بو بھری ہوئی ہو دیکھ باغبان
پہچان لینا مین نہین یا آج تو نہین
مے خوار آئے اٹھی گھٹا مے جو یہ کیا
بس اب تو تیرے دلمین کوئی آرزو نہین
بیٹھے ہین یہ غنچہ دہن باغ دہر مین
کیا میرے دلکے حال سے آگاہ تو نہین
عاشق کا دل دکھانا برا ہے حذر کرو
تھمتا کسی طرح دل پر آرزو نہین
اسطرح چاک دست جنون نے کیا اسے
عارض پہ انکے سبزہ خط کا نمو نہین
گلشن سے آپکے بھی اڑا لیگئی نسیم
تو یہ جہان مین جانے کی اب آرزو نہین
کیون مثل خضر حشر تلک منہ چھپائین ہم
اسکے سوا بس اور کوئی آرزو نہین
بستا اگر جہان مین کوئی خوبرو نہین
تیرے سوا کسی کی مجھے جستجو نہین
کسطرح شب گذرتی ہے شیدائے زلف کی
پہلو مین میرے یہ دل پر آرزو نہین
مین چاہتا ہون آئے نہ ارمان کوئی اور
شیشے بھرے ہوئے نہین مملو سبو نہین
نالے بلند ہو رہے ہین اپنے ہوشیار
ان مین ذرا وفا و محبت کی بو نہین
ہے زور شور نوح کے طوفان سے بڑھ گیا
سمجھائے دیتے ہین تمھین اچھی یہ خو نہین
تو چاہتا ہے یہ مرے دامن سے چھوٹ جائے
ممکن ہمارے جامہ تن مین رفو نہین
انکی کمر کے ہونے نہونے مین بحث ہے
سونگھا جو صبح ہستے ہی غنچو نہین بو نہین
سر پھوڑا کوہکن نے تو آئی یہی صدا
کچھ عمر جاودان کی ہمین آرزو نہین
ہمسا بھی کوئی عاشق پر آرزو نہین
مے کو حرام بزم مین کیون کہ رہا ہے تو
شاید کہ تمنے حال سنا مو بمو نہین
واعظ جو پھر شراب کو انکی برا کہا
دلمین ترے وصال کی کیا آرزو نہین
بعد وصال پوچھتے ہین یون وہ ناز سے
ای آسمان ہم نہین یا آج تو نہین
انجان بنکے پوچھتا ہے کیون ہر ایک سے
دریائے اشک گو کہ ابھی تا گلو نہین
جلوہ مجھے دکھا کے وہ جب سے چلے گئے
قاتل شہید ناز کا ایسا لہو نہین
سمجھو اب اسکو جوہر آئینہ عاشقو
لیکن دہن کے باب مین کچھ گفتگو نہین
کوچہ مین انکے رہ کر یہ ہے عاشقونکا قول
ہے جوئے شیر کوہ پہ جاری لہو نہین
مدفن ہو کربلائے معلی مین آبرو

یہ اشعار عاشقانہ جو زمرد کی زبان سے نکلے جمشید نے کہا ای زمرد ثانی اپنے ہوش مین آؤ ایسی باتین نہ بناؤ مقام ادب ہے ایسا نہو کوئی اور سن لے تو بڑی خرابی ہو زمرد نے چپکے سے کہا ای جمشید ثانی اسوقت ایسی دلفریب صورتین دیکھین کہ دل پر قابو نرہا بیساختگی مین یہ شعر میری زبان سے نکلگئے معاف کرنا جمشید نے کہا خاموش رہو اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ سب منظور نظر خداوند ہین اگر انکی طرف نظر بد سے دیکھوگے سزائے سخت پاؤگے بہت پچھتاؤگے عمر بھر قید غم سے آزاد نہوگے تڑپ تڑپ کے مرجاؤگے زمرد خاموش ہو رہا مار ریگ چہار چشم نے کہا ای جمشید ثانی تمنے یہ کیا حرکت ناشایستہ کی ہے ایسے شخص کو پناہ دی ہے جسکا ذکر قدیم کتب مین بانیان طلسم نے کیا ہے اور صاف صاف لکھدیا ہے کہ اگر زمرد ثانی طلسم مین آئیگا تو خرابی ہوگی تمنے اس حکم کو بھلایا اچھا نہ کیا جمشید نے عرض کی کہ خداوند اب تو مجھسے نادانستگی مین خطا سرزد ہوئی خداوند معاف فرمائیے اور یہ آپ کا بندہ گرفتار بلا ہے اسکو بھی اس آفت سے بچائیے آپ اگر توجہ فرمائینگے تو اسکے مطالب بر آئینگے اپنی مراد پائیگا خوش ہو جائیگا آپ اگر تقدیر کردین تو مسلمان کاہے کو زندہ بچین مار ریگ چہار چشم نے کہا ای جمشید سب مجھے تمھاری خاطر بھی منظور ہے مگر تم زمرد ثانی کو میرے پاس چھوڑ جاؤ یہ نہین رہنے تمھارے پاس انکار ہنا مناسب نہین ہے عیار لشکر اسلام کے ضرور آئینگے جب گرفتاری سردار ان کی خبر پائینگے آفتین برپا کرینگے کیا تعجب ہے شہنشاہ گوہر کلاہ بھی اسطرف کا

عزم کرے تو بڑی خرابی پڑے گو وہ کچھ کر تو نہین سکتا ہی لیکن ذرا ہلاکت تو ہوگی قدرت کسبب
جرأت اُسکو کسیقدر عزیز رکھتے ہین تقدیر فنا بھی کرنے مین تامل ہوگا تم زمرد کو ہمارے پاس چھوڑ جاؤ
یہین رہے جمشید نے کہا اس سے بڑھ کے کیا بات ہی کہ یہ خدمت مین خداوند کی حاضر رہین
سب طرح سے انکی مدد ہوگی بہ آرام بے اندیشہ انجام یہان بسر کرینگے زمرد نے چپکے سے
کہا ای جمشید ثانی مین تو یہان رہونگا مگر بختگان وزیر میرا بے میرے بہت گھبرائیگا ایک لحظہ اُسکو
چین نہ آئیگا اگر تم اسوقت اُسکی بھی سفارش کردوگے تو خداوند ضرور اُسے بھی یہین بلا لینگے جمشید
نے جواب دیا ای زمرد اسی کو غنیمت جانو اسوقت تمھارے حال پر رحم کیا یہ فرما دیا کہ زمرد ہمارے
پاس رہے اب اگر مین بختگان کے واسطے کہونگا تو خداوند آزردہ ہوجاینگے ایسا نہو کہ تمکو بھی
نکال دین تو پھر کوئی اپنے یہان نہین رکھ سکیگا روشن قیاس نے جو زمرد کی یہ گفتگو سنی کہا ای زمرد کیا
کہتے ہو یہان رہنا نہین چاہتے ہو کوئی اور مقام خداوند سے کہکے دلوا دون زمرد نے کہا مین نے یہ
عرض کیا تھا کہ مین تو یہان رہونگا مگر بختگان بے میرے بہت پریشان ہوگا اگر خداوند اُسکو بھی یہین طلب
فرمائین اور اپنی خدمت مین رکھین تو بعید از رحمت خداوندی نہوگا اور اگر مرضی خداوند نہوگی تو مین
کیا کرسکتا ہون روشن قیاس نے کہا کہتا ہون اگر قدرت کے مزاج مین آئیگا تو ابھی بلوا لینگے
زمرد نے کہا آپ کی وجہ سے یہ مطلب میرا ہوجائیگا روشن قیاس نے تاریک چہار چشم کی طرف
مخاطب ہوکے کہا زمرد ثانی کی ایک امید ہی قدرت اگر اُسکو بر لائین تو بعید از عنایت خداوندی
نہین ہی تاریک چہار چشم نے کہا ای وزیر اعظم تمھارا کہنا کبھی مین نے رد نہین کیا اگر تمھاری خوشی
ہو تو مین ابھی بختگان کو بلا دون زمرد نے جو یہ بات سنی دنگ ہوگیا کہا ای جمشید خداوند کو معلوم
ہوگیا جمشید نے کہا پھر کیا تعجب کی بات ہی جب خداوند ہین تو اُنکو کل چیزین اور سب حالات
معلوم ہوجاتے ہین یہ تو جمشید سے باتین کرنے لگا مگر روشن قیاس نے تاریک چہار چشم
سے کہا میری خوشی یہی ہی کہ آپ بختگان کو بھی اپنی خدمت مین بلا لیجیے روشن قیاس نے یہ کہا
زمرد ثانی کو سمجھا دیا ایک روز مین بختگان آجائیگا یہ خیال کر رہا تھا کہ بختگان نے آکے تاریک
چہار چشم کو سجدہ کیا اور تمام حاضرین دربار کو سلام کیا اسکو بھی ایک کرسی مرحمت ہوئی یہ بھی برابر
زمرد کے بیٹھا زمرد کو بڑا تعجب ہوا کہا ای بختگان تم یہان کیونکر آئے بختگان نے کہا مین اپنے
بستر پر سو رہا تھا کہ ایک شخص نے شانہ میرا ہلایا اور کہا اُٹھ تجھے خداوند تاریک یاد فرماتے ہین
آنکھ جو کھلی اپنے تئین یہان پایا زمرد ثانی بہت خوش اور کہا اب یہان سلمان کیونکر آئینگے اور
میرا کیا بنا لینگے خداوند ایک تقدیر ایسی کردینگے کہ سب مر جائینگے زمرد تو بختگان سے باتین کرنے لگا
دن بہت قلیل باقی تھا شام ہوگئی شام ہوتے ہی روشنی جابجا از خود ہوگئی تاریک نے کہا آج
زمرد اور بختگان ہمارے یہان مہمان ہین انکی خاطر قدرت کو کرنا لازم ہی داروغہ میخانہ کو
خبر کرو جلد اسباب مینوشی حاضر محفل کرے اور منتظم ارباب نشاط بھی مع ساز و سامان جلد حاضر
ہون خادم یہ سنکر دوڑے میخانے مین داروغہ کو خبر دی ارباب نشاط کے منتظم کو بھی حکم پہونچایا
دونون نے جلدی جلدی تیاری کرنا شروع کی تھوڑے عرصہ مین زمرد نے دیکھا کہ گاہ یہان

شراب کی کشتیان کباب کی محفل مین آکر رکھی گئین ساقیان سیمین عذار حاضر ہوئے ایک طرف سے نازنینان مہ جبین مہر تمکین دریاے جواہر مین غرق خرامان خرامان سامنے تاریک چہار چشم کے آکر کھڑی ہوئین سب نے جھکا کے تاریک کو مجرا کیا اُنکے بعد سازندے خوش لباس بانکی وضعین بنائے ہوئے انگے دار لوٹ پہ بال بنے آنکھون مین کاجل لگائے کتری کتری مونچھین آستین ہنستے بولتے جیسے ہی قریب پہونچے سب نے کاندھون سے دوپٹے اُتار کے سر مین آڑے ترچھے لپیٹ کے تاریک چہار چشم کے سامنے جھکے سلام کر کے اپنے مقام پر کھڑے ہوئے گئے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوئے تاریک چہار چشم نے اشارہ کیا ساقیان زہرہ عذار نے جام اٹھائے بلوری صراحی سے شراب اونڈیل کے دست حنائی پر جام رکھا پہلے تاریک چہار چشم کے سامنے لیگئے تاریک نے اشارہ کیا جام اُسکے لبون تک پہونچا جام پیکر اُسنے اشارہ کیا سب اہل محفل کو شراب تقسیم ہوئی جب دماغ سب کے بادہ ناب سے گرم ہوئے تاریک نے ایک نازنین کی طرف اشارہ کیا نازنین اپنے مقام سے اُٹھی تاریک کو سلام کر کے سازندون کو بلایا سازندے بھی آئے ساز ملائے نازنین نے دو تین گتین ناچین قیامت کے ٹکڑے لیے اہل محفل کے دل پایمال کیے جب تھک گئی سلام کر کے بیٹھی سازندون نے پھر ساز درست کیے نازنین نے یہ غزل شروع کی غزل

بگولے خاک اُڑاتے میرے آگے آگے جاتے ہین
تو آہین کرتے کرتے شمع تربت کو بجھاتے ہین
وہ میری قبر پر آج اس لگاوٹ سے تشریف لاتے ہین
حسینان زمانہ زد سے کھیچ کھیچ کے آتے ہین
الٰہی موت کس دیوانہ کو آئی ہے صحرا مین
ہیرا اُن پر تربت ہوا سے جھلاتے ہین
سحر کیونکہ گلشن مین کسی کی نیند آنے کو
پھر آج آکر مری میت پہ کیون آنسو بہاتے ہین
نہین کچھ زاہد و نیر منحصر واعظ بھی اے رندو
خطا اُنکا دوست تلقین کے عوض پڑھکر سناتے ہین
یہ گردون بھی رجوع اپنی طرف ہے وہ ستمگر بھی
ہم ایسے رند مشرب خوب ہی اُنکو بناتے ہین
چلے تاب و توان تن سے جو میرے پیری آتے ہی
غضب ہے وہ برہنہ ہوکے دریا مین نہاتی ہین
انھین انداز جور و ظلم کرنے کے زمانہ مین
وہ صبح شام وصل اسطرح میری گھڑی جاتی ہین
جنھین دعوی فن ہو وہ ہمارے سامنے آئین
امیر المومنین بہر دستگیری تشریف لاتے ہین

نشان قبر مجنون نجد مین مجکو بتاتے ہین
نجد مین مجنونے دیتے ہی نہین بتانہ ملاتے ہین
کہ پامالی کی خاطر غیر بھی ہمراہ آتے ہین
وہان وہ بال کھولے غیر کی ہٹ پہ جاتے ہین
جو وحشی سر پٹکتے ہین بگولے خاک اُڑاتے ہین
زمین پر سبزہ خوابیدہ جو ناک اُٹھے گلشن مین
نسیم صبح کے کیا ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے آتے ہین
بغش ہون طالب دیدار مثل حضرت موسی
بدل کر اپنی ہیئت شب کو مجلے زمین آتے ہین
ترقی و تنزل پر ہین قادر رہا شقو تب بھی
ہمین دیکھے کوئی ان دونو کی چوٹین بچاتے ہین
سرک اے آفتاب حشر سیر اُنمو نہ جل جائے
حواس و ہوش نے ہمپر صدا دی ہم بھی جاتے ہین
ملاکرتے ہین ہمسے تیغ و خنجر کی طرح تیغین
فلک خاک کر بتا دیتا ہے جب وہ بھولجاتی ہین
مجھے کیون بیٹھنے دیتے نہین اغیار محفل مین
انھین بھی آزمائین ہم ہمین جو آزماتے ہین

ہماری قبر پر جب رات کو احباب آتے ہین
ستانیوالے مجکو بعد مردن بھی ستاتے ہین
بتنگ آکر ہم اپنا جذب دل جسدم دکھاتے ہین
یہان سودل کھین لاکھون طرح کے وسواس آتے ہین
چراغ زندگی تو گل ہوا اب خیر ہوا انکی
صبا کہدے کہ مرغان چمن کیون غل مچاتے ہین
خوشی کی کل ملاک تو انکو مجھ عاشق کے مرنیکی
نقاب اپنے رخ پر نور سے اب وہ اٹھاتے ہین
بوقت دفن عاشق ہاے نامہ بر جب آئکر
یہ پہلے سر چڑھا کر بعد نظر دلسے گراتے ہین
جناب شیخ صاحب بھی عجب سیدھے مسلمان ہین
کہ ہم اپنے جگر کے داغ سے بھا ہا ہٹاتے ہین
ہوا پانی کی چادر دیدہ گرداب پڑ ڈالے
بباطن خون کی پیاسی ہین بظاہر جھکاتی ہین
کھنچی سی چھوٹی ہوئی پھیلا ہوا کاجل
مین کوئی نازہون اُنکا جو مجکو اٹھاتی ہین
مصیبت پڑتی ہے کوئی اگر اے آبرو ہمپر

نازنین نے اس سوز و گداز سے یہ غزل گائی کہ اہل محفل کی عجیب حالت ہوگئی سب کے منہ سے آہ نکلی کسی کی زبان سے واہ نکلی کوئی سر دھننے لگا کسی نے کہا ایک غزل

اور گاؤ رات بھر جلسہ رہا صبح کو جمشید ثانی رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا زہرد ثانی کو وہین چھوڑا اگرچہ

اب کیفیت لشکر اسلام کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب بدیع الزمان وغیرہ پلٹ کے نہ آئے تو بادشاہ لشکر اسلام اور جملہ سرداران نامور جو لشکر اسلام مین باقی تھی بہت متردد ہوئے بادشاہ نے کہا خبر کیونکر منگائی جاوے وہان کوئی جا نہین سکتا ہی اسی فکر مین تین روز گذر گئے آخر کار بادشاہ لشکر نے مجبور ہو کے ہرکارون کو بلایا اور ایک نامہ بنام امیر تحریر کیا کل کیفیت بدیع الزمان وغیرہ کی تحریر کردی اور ہرکارون کو نامہ دے کر روانہ کیا ہرکارے امیر کو تلاش کرتے ہوئے صحرا بصحرا چلے ایک روز تھک کر ایک صحرا مین زیر نخل بیٹھے کہ سامنے سے گرد اڑی ہرکارے اسطرف دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ امیر ثانی گھوڑے پر سوار عمرو ثانی رکاب پر ہاتھ ڈالے ہوئے چلے آتے ہین ہرکارے خوش ہو گئے اپنی جگہ سے اٹھے قریب امیر آئے جھک کے سلام کیا بعد دعا و ثنا کے نامہ نذر دیا امیر نے نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی امیر بھی بہت پریشان ہوئے عمرو ثانی کی طرف متوجہ ہوکے کہا خواجہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے نہ طلسم مین کوئی جا سکتا ہی جو خبر لائے نہ وہان بیک نگاہ لشکر کشی کر سکتے ہین کچھ بن نہین پڑتا ہے ہمنے ان لوگون سے کہا بھی تھا کہ ذرا سمجھ کے وہان جانا مگر انھون نے کچھ سماعت نہ کی عمرو نے کہا یا صاحبقران آپ لشکر مین تشریف لے چلیے پھر جو کچھ بن پڑیگا وہ کیا جائیگا امیر اسی وقت اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے بعد قطع منازل و طے مراحل اپنے لشکر مین پہونچے سب نے امیر کی قدمبوسی کی امیر بارگاہ مین آکے جلوہ فرما ہوئے سردار جمع ہوئے امیر نے فرمایا اب اس امر مین سب صاحبون کی کیا صلاح ہی میرا قصد یہ ہی کہ اس طلسم کی فتح کو جاؤن سردارون نے عرض کی غلامان جانثار کس واسطے ہین خواجہ عمرو نے کہا یا صاحبقران بہتر سردارون کی رہائی کی تدبیر کرنا واجب و لازم ہی امیر نے کہا پھر خواجہ تدبیر رہائی کیونکر ہو خواجہ نے کہا مین جاتا اور کوئی فکر ضرور کرتا اور بفضل ایزدی رہا کرا لاتا لیکن باہر نکلنے سے مجبور ہون کیونکہ مین ایک مرد شوقین آمد کم خرچ زیادہ جہان بازار مین نکلا حقے والون نے حقہ منھ سے لگا دیا فقیرون نے آکے چارون طرف سے گھیر لیا دو تین روپیے روز صرف ہو جاتے ہین قرضدارون کا ہجوم رہتا ہی سود کی تکرار رہتی ہی اگر کچھ اسکا بندوبست فرمایا جاوے تو مین کوئی فکر کرون سب سردار لازم جمع ہو گئے یک زبان ہوکر کہنے لگے خواجہ ہم دینگے اب تو خواجہ نے چادر پھیلائی چارون طرف سے روپیہ پیسا پڑنے لگا تھوڑی دیر مین زر کثیر جمع ہو گیا خواجہ نے اٹھا کے سب کو نذر زنبیل کیا اور آپ برائے فکر رہائی سرداران اسلام چلے برق ثانی و چالاک ثانی و قران ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ استاد جاتے ہین یہ لوگ بھی روانہ ہوئے خواجہ عمرو تو منزلین طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کوئی مسافر راہ مین ملا اسکو مارا کپڑے اتار لیے لوگون سے دریافت بھی کرتے جاتے ہین کہ لشکر اسلام یہان کیون آکے اترا ہی ان لوگون کا کیا ارادہ ہی مگر چالاک ثانی وغیرہ جو چلے قریب ایک پہاڑ کے پہونچے دیکھا پہاڑ سنگ سفید کا بہت بڑا دور تک سبزہ زار چشمہ آب شفاف جاری ان لوگون نے جو یہ کیفیت دیکھی پہاڑ پر چڑھ آئے چارون طرف گھومنے لگے پھرتے پھرتے ایک طرف جو پہونچے دیکھا ایک فقیر ضعیف ایک ماشی چادر اوڑھے بیٹھا ہی نیچے ایک پوست آہو بچھا ہی آگے فقیر کے کشکول رکھا ہی تسبیح ہزار دانہ ہاتھ مین

آنکھیں بند کیے دالون کو گردش دے رہا ہی چالاک کا اسم با مسمی ہی سب سے آگے بڑھکے کھڑا ہوا
فقیر نے جو پانون کی آہٹ پائی آنکھ کھولی گردن اوپر اوٹھائی چالاک نے جھک کے سلام کیا فقیر نے
جواب سلام دیا اشارے سے اپنے قریب بیٹھنے کی اجازت دی چالاک ثانی و برق ثانی و قران
ثانی سلام کرکے بیٹھ گئے جب فقیر اوس تسبیح کو ختم کر چکا چالاک ثانی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے جوان
صالح تیرا یہان آنے کا کیونکر اتفاق ہوا اور یہ ہمراہی تیرے کون ہیں اور کسکی تلاش مین تم سب نکلے
ہو چالاک ثانی نے کل کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اگر آپ کچھ مدد فرماینگے تو ہم آوارہ راہ
ناکامی منزل مقصود پر پہونچ جاینگے فقیر ہنسا اور کہا بابا یہ امر بہت دشوار ہی قید سرداران اسلام کی
بہت دور ہی یون اوسکا پتہ ملنا ممکن نہین بیچ مین بہت سے عجائبات واقع ہین جب تک وہ نہ مٹین گے
تا بہ قید رسائی نہوگی اگر اون عجائبات کو مٹا کے کوئی تا بہ قید پہونچا بھی تو آتشخوار جادو بڑا ساحر
مکار ہی اوسکے دام مکر سے بچنا بہت دشوار ہی عیار اسکا میمون تیز قدم اسی فکر مین رہتا ہی کہ اگر
کوئی عیار لشکر اسلام کا آوے تو اوسکو بہ مکر گرفتار کرکے پاس آتشخوار جادو کے پہونچا دے چالاک
نے کہا اے درویش سالک عیار سے کوئی خوف نہین ہی اور ساحر سے بھی ہم لوگ نہین ڈرتے ہین
ہر وقت مین خدا حامی و مددگار رہتا ہی مگر آپ یہ فرمائین کہ عجائبات درمیان مین کیا کیا واقع ہین
فقیر نے جواب دیا کہ پہلے ایک باغ ملتا ہی کہ نام اوس باغ کا گلزار ملیح ہی مالک اوس قصر کی ملکہ ملیح
شوربخت جادو ہی اگر کوئی مسلمان اوس باغ مین جاے فوراً طائر اوسے گرفتار کرا دین اور
ملیح شوربخت اہل اسلام سے بغض و عناد رکھتی ہی فوراً قتل کر ڈالے اگر اوس سے نجات پاے
اور اوس باغ سے بصحت و سلامتی گذر جاے تو کوہ قدمگاہ سامری سے گذرنا دشوار ہی وہان
ایک فقیر ہر وقت مصروف عبادت سامری رہتا ہی جو کیفیت گذرنے والی ہوتی ہی ایک ماہ پیشتر
سے بیان کر دیتا ہی خرقہ پوش سامری اوسکا نام ہی وہان سے گذرنا انسان کا کام نہین اوسکے
بعد ایک باغ ہی مرآۃ آئینہ دار وہان رہتا ہی ہر وقت اوسکے روبرو ایک آئینہ رہتا ہی ایک ہفتہ کی
آئندہ کیفیت وہ ساحر اوس آئینے مین معائنہ کرتا ہی وہ بھی دشمن اہل اسلام کا فرلا کلام ہی اوسکا قتل ہونا
بہت دشوار ہی اور جب تک وہ قتل نہوگا راستہ نہ کھلیگا اوسکے ملازم بہت سے ساحر اغدا ہر وقت
اسی تلاش مین پھرا کرتے ہین کہ کسی کو راہ مین جاتے دیکھا اوسکے طریقہ کو دریافت کیا اگر سامری پرست
نہوا اوسکو قتل کر ڈالا وہان سے جب گذر جاے تب آتشخوار جادو کا ٹھکانا پاے پھر اوسکے
مکر سے بچے قیدیون کو رہا کرے چالاک یہ سب سنکر فقیر سے رخصت طلب ہوا فقیر نے کہا اے شخص خبردار
یہ قصد نہ کرنا اس راہ مین قدم نہ دھرنا ورنہ مفت مین مارا جائیگا سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا
چالاک نے کہا شاہ صاحب خدا مالک ہی بے حکم خدا کوئی نہین گزند پہونچا سکتا ہی درویش نے بہت
سمجھایا مگر چالاک نے نہ مانا اور برق ثانی اور قران ثانی کو ہمراہ لے کر روانہ ہوا دو چار کوس
راہ طی کرکے چالاک نے دیکھا ایک باغ سامنے نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہی بیچ مین باغ کے ایک مکان
نہایت معقول سنگ سفید کا بنا ہی چالاک نے کہا اے برق درویش نے اسی باغ کا پتہ دیا تھا صورتین
تو یہ سب تبدیل کیے ہوئے تھے بےخوف اوس باغ کی طرف چلے جیسے ہی قریب دیوار باغ پہونچے اور

قصد کیا کہ دروازے مین داخل ہون غنچے چٹکنے لگے طائرون نے آپسمین گفتگو شروع کی ایک نے کہا کچھ خبر ہی دوسرے نے جواب دیا کہ یہان کوئی مسلمان آیا ہی تیسرے نے کہا عیار ہین ایک نہین کئی ہین بر اسے تلاش قید یان اسلام جاتے ہین اسلئے ڈرنا چاہیے یہ لوگ بڑے مکار ہوتے ہین ہزارہا بندگان سامری وجمشید انھون نے قتل کیے ہین چالاک نے برق کی طرف دیکھا برق نے کہا یہین ٹھہر جاؤ اندر باغ کے ابھی جانا مناسب نہین ہی جب تک اچھی طرح سے سمجھ نہ لین سب وہین ٹھہرے اس فکر مین کہ اب کیا کرنا چاہیے اور کیونکر باغ سے نکلا چاہیے یہ سوچ رہے ہین کہ غل ہوا دیکھا ایک ساحرہ اسکے گرد طائران باغ غل مچاتے ہوئے چلے آتے ہین سب کی زبانون پر یہی کلمہ ہی کہ حضور مین عیار اہل اسلام کے آئے ہین انکو جلکر قتل کر ڈالیے وہ ساحرہ بھی تیغہ سحر ہاتھ مین لیے ہوئے جھومتی ہوئی چلی آتی ہی ”اک نے جو یہ معرکہ دیکھا برق و قران سے کہا جلد کہین پوشیدہ ہو ورنہ یہ آکر قتل کر ڈالیگی سب اپنی اپنی طرف بھاگے برق تو جا کہ ایک غار تھا اُسمین پوشیدہ ہوا چالاک بھی ایک مقام پر جہان کوڑا بہت جمع تھا وہان جاکر چھپ گیا قران بھی ایک مقام محفوظ مین جاکر پوشیدہ ہوئے سب نے حلقہ ہاے کمند درست کر لیے ہین کہ وہ ساحرہ آکر اُس میدان مین ٹھہری اور پکار کے آواز دی ای عیاران اسلام اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو نکل آؤ ورنہ ایسا سحر کرونگی کہ جس مقام پر ہو گے جل کے رہجاؤ گے کسی نے جواب نہ دیا اُسنے ایک طائر سے اشارہ کیا کہا جہان جہان عیار پوشیدہ ہون اُنکو گرفتار کرلا طائر اُڑا پہلے چالاک جہان پوشیدہ تھا وہان آکر اپنے پرون کا سایہ ڈالا چالاک نے چاہا تڑپ کے نکلون لاکھ اُسنے اُٹھنے کا قصد کیا مگر نہ اُٹھ سکا مجبور ہو کے وہین بیٹھ رہا اُس ساحرہ نے آکر اُسکو بھی گرفتار کرلیا وہان سے طائر اُڑ کے جس مقام پر برق چھپا تھا وہان آیا پرون کا سایہ ڈالا برق کے بھی ہاتھ پانون بیکار ہوئے اسکو بھی ساحرہ نے گرفتار کرلیا اسی طور سے قران بھی گرفتار ہوئے جب یہ سب عیارون کو گرفتار کر چکی تو ایک ساحر کو بلایا اُسکے سپرد کیا کہا انکی حفاظت بہت اچھی طرح سے کرنا انکو یا تو آتشخوار جادو کے پاس روانہ کرینگے یا قتل کر ڈالینگے ساحر تو انکو لے کر روانہ ہوا تلیج جادو اپنی بارہ دری مین آکے بیٹھی اُسنے لا کے برق و چالاک و قران کو ایک زندان خانہ مین مسلسل کر کے قید کیا چالاک نے کہا کیون میان ساحر تمھارا نام کیا ہی اُس ساحر نے کہا میرا نام بلانوش جادو ہی مین نگہبان ہون زندان خانہ کا چالاک نے کہا تمھین اپنے زندان خانے کا اختیار بھی ہوگا جسکو چاہو رہا کردو اور جسے چاہو رہنے دو بلانوش نے کہا یہ اختیار مجھے نہین ہی قید کرنا اور رہا کرنا یہ کل اختیار ملکۂ عالم کو ہی چالاک نے کہا تمکو ملکہ عالم کی ملازمت کیے ہوئے کتنے روز ہوئے اُس ساحر نے کہا تمھین ان باتون کے پوچھنے کی کیا ضرورت ہی چالاک خاموش ہو رہا جب رات ہوئی تو چالاک نے دیکھا کہ ایک عورت کر پہ منظر ایک گلابی شراب کی ہاتھ مین لیے ہوئے آئی بلانوش نے اسکو بلا کے اپنے پاس بٹھایا شراب کا دور چلنے لگا تھوڑے عرصے کے بعد جب دونون کو نشہ اچھی طرح سے ہوا بلانوش نے طنبورہ اُٹھایا عورت نے گنگنانا شروع کیا اُسنے طنبورہ چھیڑا عورت گانے لگی چالاک نے جو یہ کیفیت دیکھی زندان خانہ سے یہ بھی تانین لگانے لگے عورت نے جو ایسی تانین سُنین جھوم گئی کہا ای بلانوش یہ تانین کون لگاتا ہی بلانوش نے کہا مین خود حیران ہون معلوم ہوتا ہی کوئی عیار گانا بھی جانتا ہی وہی گا رہا ہی اُس عورت نے کہا عیارانہ

کیسے بلالوش نے کہا آج تین عیار اہل اسلام کے آئے تھے ملکہ عالم نے انکو قید کیا ہی اُس عورت نے کہا ای بلالوش جو کوئی ہو اُسے یہان لے آؤ دو ایک چیزین اُس سے سُنین دیکھو تو کیسی تانین لگا رہا ہی کلیجہ کے پار ہوئی جاتی ہین بلالوش نے کہا ای ملکہ ایسا نہو کہ ملکہ عالم کو خبر ہو جائے تو ہمارے واسطے خرابی ہو عورت نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہو کے قیدخانہ کے اندر آیا کہا کون گاتا تھا چالاک تو خاموش بیٹھا رہا اور قیدیون نے کہا کہ یہ عیار گا رہا تھا ہم سب کے دل لبھا رہا تھا حقیقت مین کیا اچھی آواز ہی گانے مین بڑا سوز و گداز ہی بلالوش نے کہا ای عیار ہمارے ساتھ چل تھوڑی دیر محفل مین بیٹھ دو ایک چیزین گا شراب و کباب وہان موجود ہی شغل میخواری کر مطمئن رہ ملکہ عالم سے تیری سفارش کرینگے جس طرح ممکن ہو گا رہائی دلوا دینگے چالاک نے برق کی طرف اشارہ کیا کہ یہ گا رہا تھا مجھے تو گانے کے نام سے نفرت ہی بلالوش نے یہی باتین برق سے کین برق نے قران کی جانب اشارہ کیا کہ یہ گاتے تھے مین گانا نہین جانتا ہون بلالوش نے قران سے کہا قران نے کہا صاحب مین گانا نہین جانتا بلالوش نے کہا ای چالاک سب تمھین کو کہتے ہین ذرا محفل مین چلکر ایک چیز کہہ دو چاہے شب بھر وہین رہنا یا یہان چلے آنا جو تمھاری مرضی ہو وہ کرنا چالاک نے کہا صاحب مین ان دونون آدمیون کے بغیر گا نہین سکتا ہون بلالوش نے کہا ان دونون کو لے چلینگے چالاک نے کہا ہان اب مجکو انکار نہین ہی آپ لے چلیے بلالوش جادو نے چالاک و برق و قران کو ساتھ لیا اپنے ٹھکانے پر آیا کہا ہان میان عیار صاحب آپ کچھ گائیے چالاک نے کہا کیا گاؤن میری سنگت یہ لوگ کرتے ہین سب پر سے سحر اُتار دو تو ہاتھ پانون قابو مین ہون یہ لوگ ساز چھیڑین مین گا کر تمکو سناؤن بلالوش نے سب پر سے سحر اُتارا برق نے طنبورہ اُٹھایا چالاک نے کہا اگر اجازت ہو تو مین ایک جام شراب خود بھی پیون اور آپ لوگون کو بھی پلاؤن بلالوش نے کہا میان عیار صاحب ایک جام کیا تم اچھی طرح شراب پیو چالاک نے جام لبریز کیا آنکھ بچا کے تھوڑی سی بیہوشی بھی شراب مین ملائی پہلے بلالوش کو جام دیا بلالوش بے اندیشہ انجام وہ جام پی گیا دوسرا جام بھر کے اُس ساحرہ کو دیا اُسنے بھی پیا اب تو برق نے طنبورہ چھیڑا چالاک نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی

ہم ایسے سوختہ تن جوش وحشت مین جو جلتے
نہ جائیگی سیہ بختی ہماری بعد مردن بھی
کرو ان گر نالہ گرم اُس بت یکتا کی الفت مین
ہی دل کی طرح ٹکڑے ٹکڑے اپنا جامۂ تن بھی
اثر دیکھو جناب عشق کا ٹکڑے ہوا آخر
ادب سے جھک گئی میخانہ مین شیشہ کی گردن بھی
کسی مہتاب کو کیا ذبح کر کے آج آئے ہو
انوکھی ہی جوانی بھی نرالا ہی لڑکپن بھی
نہو پوشاک آلودہ لہو سے ذبح کرنے مین
گئی گردش نہ قسمت کی ہماری بعد مردن بھی
صبا نے دشمنی کی ہائے تجھسے بعد مردن بھی
ہماری آہ سوزان سے جلا صحرا کا دامن بھی
نہین تخصیص بلبل کے نشیمن ہی کی ای گلچین
تو چھینک گرد ہین رہیگا نا قوس برہمن بھی
تری آنکھو نپہ ادر ستی ملے ہو نٹو نپہ قربان ہی
زلیخا کے گریبان کیطرح یوسف کا دامن بھی
کہان تجھے شب کو تم ابتک نشان ہو سونگے خبر نہ
تمھاری آستین بھی خون مین آلودہ ہی دامن کر
ہماری قبر پر پھولونگا جب ہنستے ہوئے دیکھا
اُلٹ لو آستین گردان لو تم اپنے دامن بھی
شب تاریک فرقت مین مرا دل اور گھبرایا
اُڑا دی جا در تربت بجھا دی شمع مدفن بھی
چراغ قبر جب روشن کریگا کوئی گل ہو گا
کہ برق خندۂ گل سے جلیگا سارا گلشن بھی
نگر سودائے الفت مین ہی یکسان ظاہر و باطن
چمن مین چشم نرگس بھی زبان برگ سوسن بھی
ای بیت ٹہرا دست سبو وہ مست جب آیا
علاوہ اسکے سب سکا ہوا ہی جامۂ تن بھی
تمھین اب دیکھکر عشاق یہ حیرت سے کہتے ہین
بھلا دکر انکا تو کیا ہی نہ روئی شمع مدفن بھی
بگولے بن کے گہ خاک مین جا کر مری مٹی
بجھا دی جبکہ آہون کی ہوا نے شمع دشمن بھی

بتا مجھ بیگنہ کے قتل کو کیونکر چھپاے گا
تو پہنا دی کفن کے ساتھ ہی زنجیر آہن بھی
مرے صحراے وحشت کی کڑی تھی دھوپ اے در بہ
اگر کھلجاے دروازہ مثال چشم سوزن بھی
وہ اپنے بام پر ہین اب ہوا ایسی چلے یارب
خوشی جب ہو کہ تیرے ہاتھ سے کٹ جاے گردن بھی

بھرا ہی خون سے قاتل ترا خنجر بھی دامن بھی
بیابان مین جو موت آئی ہی مجھ وحشی عریان کو
کہ بنکر موم گھلی پانون مین زنجیر آہن بھی
ہین باطن مین عدو پر ظاہری الفت [illegible]
مرے دل کی طرح الٹے نقاب [illegible] روشن بھی
ہوئی یہ بات اب ائی آبرو فیض فصاحت سے

اچھا ہے بکے جب غسل مجھ مجنون کی میت کو
کفن کو گرد کی چادر بھی ہو صحرا کا دامن بھی
نحیف و زار ہون ایسا ترے گھر مین چلا آؤن
ہمارے دوستو نکی بزم مین آتے ہین دشمن بھی
بھری ہی تو نے رکھی ہے ابھی تو دوست [illegible]
ترے اشعار کی مدح و ثنا کرتے ہین دشمن بھی

چالاک نے اس طرح یہ غزل گائی کہ بلانوش جادو کی آنکھون مین آنسو بھر آئے مگر بیہوشی تاثیر کر چکی تھی آنکھون کے نیچے اندھیرا آنے لگا سر چکرایا بلانوش جادو نے کہا میان عیار صاحب یہ شراب کیسی تھی سر چکیا تا ہی آنکھون کے نیچے اندھیرا آتا ہی چالاک نے کہا ذرا کھڑے ہو جایئے بلانوش نے چاہا اپنے مقام سے اٹھے بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے زمین پر گرا وہ ساحرہ اسکے سنبھالنے کو اٹھی لڑکھڑا کے زمین پر گری چالاک خنجر کھینچکر بڑھا دونون کا فیصلہ کیا وہان کا مال و اسباب لوٹ کر ان دونون کافرون کو صحرا مین جا کے دبا دیا اب انکی صورت بنکر طرف باغ ملکہ ملیح جادو کے روانہ ہوا در باغ پر پہونچکے ایک دربان سے کہا کہ ملکہ عالم کو یہان بلا دو مجھے ایک ضروری کام ہی دربان نے ملیح کو اطلاع کرائی ملیح فوراً باہر نکل آئی کہا ای بلانوش جادو اسوقت کیا کام ہی کہا حضور غضب ہوا آپ نے جو نئے قیدی میرے سپرد کیے تھے وہ کہین فرار ہو گئے ملیح نے کہا مجھ سے بچ کے کہان جائینگے مین ابھی ایک طائر کو بھیجونگی گرفتار کرا لائیگا آج انکو قتل کر ڈالونگی وہ عیار ہین انکا زندہ رہنا مناسب نہین ہی ملیح بلانوش کے ساتھ چلی کہا مین چلکر قید خانہ مین دیکھون کہ وہ کس صورت سے فرار ہوئے ہین تھوڑی دور چل کے چالاک نے کہا دیکھیے حضور ایک قیدی وہ سامنے پتون کے ڈھیر مین پوشیدہ تھا ہم لوگون کو آتے دیکھ کے بھاگا ملکہ تو اسطرف مخاطب ہوئی چالاک نے حلقے کمند کے مارے ملیح الجھ کے ملٹی چالاک نے چاہا حباب ماردون مگر ملیح نے سحر کیا حلقے کمند کے جلگئے ایک دانہ ماش کا اسنے مار دیا چالاک زمین پر گر پڑا ملیح نے کہا او مکار ہمسے مکر کرتا ہی بتا وہ دونون کہان پوشیدہ ہین چالاک نے کہا ملکہ عالم مین ان دونون کو کیا جانون ملیح جادو نے کہا ارے بلانوش جادو کو کیا کیا چالاک نے کہا اسکی کیفیت وہی دونون جانتے ہین مین نے یکایک سحر سے نجات پائی جی مین آیا آپ کے پاس چلون اپنی عرض حاجت کرون آپ سے امید بر آئیگی مین آج تک قدردان کو ڈھونڈھتا تھا شکر ہی کہ آج پایا اب امیدوار ہون کہ غلام کو قدم اقدس سے جدا نہ کیجیے گا ملیح جادو نے کہا او مکار خاموش رہ ورنہ ابھی قتل کر ڈالونگی چالاک نے کہا حضور مالک ہین جو آپ کے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے آپ کی سہر ستی خداوندانہ سے مجھے امید ہی کہ آپ ضرور میری خطا معاف فرما دینگی ملیح جادو نے یہ باتین سنکے ایک دستک دی ایک طائر آیا طائر سے کہا تلاش کر وہ دونون عیار کہان پوشیدہ ہین طائر نے جا کے جہان برق و قران چھپے ہوئے بیٹھے تھے اپنے پرون کا سایہ ڈال دیا تھا پانون انکے بیکار ہوئے طائر نے پکار کے آواز دی کہ ملکہ عالم دونون عیار یہان چھپے ہوئے بیٹھے ہین ملکہ نے کہا مبہوت جادو

کو بلا طائر غائب ہو گیا چالاک نے دیکھا تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر قوی تن بالکل برہنہ جھومتا ہوا ملیح کے قریب آکر سلام کیا کہا ملکہ عالم آپ نے تابعدار کو کیون یاد فرمایا ہی ملکہ نے کہا ہمنے تیری خوراک جمع کی انکو اُٹھا لیجا نوچ نوچ کے کھا جا ساحر بہت خوش ہوا چالاک و برق و قران کو گردنین پکڑ کے اُٹھا لیا اور ملیح جادو کو سلام کر کے چلا ملکہ ملیح اپنے باغ کی طرف چلی گئی ساحر چالاک وغیرہ کو لیے ہوئے خوشی خوشی اپنے جنگل کی طرف جاتا ہی قضائے کار خواجہ عمرو ثانی جو تلاش سرداران اسلام مین نکلے تھے لوگون سے دریافت کرتے ہوئے چلے جاتے ہین اُس روز خواجہ عمرو تھک کے ایک نخل کے سایہ مین بیٹھے تھے کہ دیکھا سامنے سے ایک ساحر قوی تن برہنہ چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثانی کی گردنین پکڑے ہوئے خوشی خوشی چلا آتا ہی قاعدہ سے خواجہ سمجھے کہ یہ آدم خوار ہی انکو کھا جائیگا نہین معلوم یہ کیونکر اِس آفت ناگہانی مین مبتلا ہو گئے اب انکی رہائی کرانا ضرور ہی یہ سوچ کے ایک گوشے مین آ کے رنگ روغن عیاری کا نکالا اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی کچھ سانپ ہاتھ پاؤن مین لپٹائے ایک چیتا گلے مین ڈال لی ایک ترسول لوہے کا ہاتھ مین لے کر تخت زنبیل سے نکال کے اُسپر سوار ہوئے تخت اُڑاتے ہوئے سامنے اُس ساحر کے آئے للکار کر آواز دی او ساحر کہان جاتا ہی ساحر نے پلٹ کر صورت دیکھی کانپ کر وہین کھڑا ہو رہا خواجہ عمرو نے تخت اُتارا کہا تو کون ہی مبہوت آدم خوار نے جواب دیا کہ مین اسی صحرا مین رہتا ہون مبہوت آدم خوار میرا نام ہی خواجہ عمرو نے کہا یہ تین آدمی کہان سے لایا ہی مبہوت آدم خوار نے کہا ملکہ ملیح جادو نے ان لوگون کو گرفتار کیا مجھے کھانے کے لیے عنایت فرمایا مین انکو کھا جاؤنگا خواجہ عمرو نے کہا ہمین ہمکو بھی شریک کرلے ہم تجھے گانا سنا کینگے شراب پلائینگے مبہوت آدم خوار نے کہا کیا مضائقہ ہی آپ بھی شریک ہو جائیے خواجہ عمرو نے ایک صراحی شراب کی نکالی جام لبریز کر کے مبہوت آدم خوار کو دیا کہا پہلے شراب تو پی لے پھران سب کے کباب بنائینگے مبہوت نے شراب پی خواجہ نے متواتر دو تین جام اُسکو پلائے شراب پیتے ہی اسکو گرمی معلوم ہوئی گھبرا کے اپنے مقام سے اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے خنجر کھینچ کے اُسکا شکم چاک کیا اندھیرا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من مبہوت آدم خوار بود جب تاریکی برطرف ہوئی تو خواجہ نے چالاک و برق و قران کو اپنے پاس بلایا سب شکریہ ادا کرنے لگے خواجہ سب پر بہت خفا ہوئے برق نے کہا اب چلنے کی کیا تدبیر کیجیے گا یہان باغ ہی ملکہ ملیح شور بخت جادو کا وہان طائر گرفتار کرا دیتے ہین خواجہ نے کہا خدا سب آسان کر دیگا مگر تم لوگ عیاری کو بگاڑ دیتے ہو برق نے کہا اُستاد اب امور تقدیر کو کوئی کیا کرے سب کام تو درست کیا تھا بلا نوش جادو کو قتل کیا اسکی صورت بنکے نکلے ملیح جادو کو بھی گرفتار کر لیا ہوتا مگر اُسکی قضا نہ تھی مجبور رہ گئے خواجہ نے ایک خرما نکال کر چالاک کو دیا کہا لو چالاک یہ ایک شخص نے تحفہ ہمکو دیا تھا تم بھی کھاؤ برق تم بھی لو قران تم بھی لو ایک نے ایک کی صورت دیکھی خواجہ نے زبردستی سب کو کھلا دیا جب یہ لوگ بیہوش ہوئے سب کو نذر زنبیل کیا آپ نام خدا لیکر طرف باغ ملیح شور بخت کے روانہ ہوئی قریب باغ پہونچ کے گلیم خواجہ نے اوڑھ لی داخل باغ ہوئے

طائر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے چہار جانب دیکھنے لگے کچھ نظر نہ آیا خاموش بیٹھے رہے خواجہ نے تمام باغ کی سیر
کی ایک گوشہ مین بیٹھ کے دم لینے لگے دیکھا ایک نازنین مہ جبین زہرہ خصال حور تمثال ہوادار پر سوار گرد
کنیزان زرین پوش حلقہ باندھے ہوئے ایک سمت سے چلی آتی ہین خواجہ سمجھے کہ ملکہ ملیح شور بخت
یہی ہے جب سواری قریب آئی وہ نازنین ہوادار سے اُتری باغ مین ٹہلنے لگی کنیزین بھی عقب مین اُسکے
رومال ہلاتی ہوئی خرامان خرامان سیر باغ کرنے لگین تھوڑی دیر کے بعد وہ نازنین ہوادار پر سوار ہوئی
ہوادار چلا خواجہ عمرو بھی ساتھ ہوادار کے ہوئے تھوڑی راہ طے کرکے ہوادار قریب ایک بارہ دری کے
پہونچا نازنین اُتری اُس محفل مین داخل ہوئی خواجہ عمرو بھی ساتھ ساتھ اُس نازنین کے داخل محفل ہوئے
وہ نازنین تو جا کر مسند پر بیٹھی خواصین بھی اپنے اپنے مقام پر حاضر ہوئین ملکہ نے ایک خواص کو بلایا کہا
جاؤ ملکہ ملیح شور بخت جادو کو بلا لاؤ کہنا آپ کی بہن آپ کو بلاتی ہین تنہا ہین گھبراتی ہین اب خواجہ عمرو
سمجھے کہ یہ ملیح شور بخت نہین ہے کوئی اور ساحرہ ہے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ خواجہ نے دیکھا ایک ساحرہ
سیہ فام ایک تخت پر سوار آکے پہونچی تخت سے اُتر کے برابر اُس نازنین کے آکے بیٹھ گئی نازنین نے کہا
تم اتنی بڑی بیمروت ہو بے بلائے کبھی آتی ہی نہین ملیح نے جواب دیا کہ بہن مجھے ایک فکر ایسی لاحق ہے جسکے
باعث سے مجھے خواب و خور حرام ہے نازنین نے کہا بوا خیر تو ہے ملیح نے کہا دو روز کا عرصہ ہوا کہ تین عیار
لشکر اسلام کے آئے تھے مین اُنکو گرفتار کرکے بلانوش جادو کے حوالے کیا عیارون نے مکر کرکے
بلانوش جادو کو مار آپ قید خانہ سے نکلے ایک عیار بلانوش کی صورت بنکر میرے دربار پر آیا
مجھے بلوایا کہا بڑا غضب ہوا قید خانہ سے عیار نکل گئے ہین اُسکے ساتھ روانہ ہوئی ایک گوشے مین آکے
مجھ سے کہا دیکھئے ایک عیار وہ سامنے بھاگا جاتا ہے مین اُسطرف پلٹی اُسنے حلقے کمند کے میرے گلے مین
ڈال دیئے اگر سحر نہ کرتی تو مجھے گرفتار کرکے قتل کرتے مین نے سحر کیا زمین نے پانون اُنکے تھام لیے
مین نے مبہوت آدم خوار کو بلا کر دے دیا یقین ہے وہ کھا گیا ہوگا نازنین نے جواب دیا کہ پھر اب
کیا ہے کا اندیشہ ہے مبہوت آدم خوار تو اُنکو کھا گیا ہوگا نازنین سے ملیح شور بخت نے کہا اندیشہ اسکا
ہے کہ آمد عیارون کی شروع ہوئی جب تک یہ پلٹ کے لشکر مین نجائینگے اور عیار انکی تلاش مین آئینگے
نہین معلوم وہ کیا مکر کرین ہین یہ لوگ قیامت کے مکار ہوتے ہین کسی سے خوف نہین کرتے بڑے بڑے
ساحرون کو مار ڈالا نازنین نے کہا کوئی بھی نہین بول سکتا تمہارا سحر کسی کو کب آنے دیگا جو آئیگا گرفتار ہو جائیگا
اب تھوڑی دیر عیش و راحت مین بسر کرو دو ایک جام شراب کے پیو گانا سنو فکر بیکار ہے کوئی نیا سحر تیار کرو کوئی
نہ آسکے ملیح شور بخت خاموش ہو رہی اُس نازنین نے خواصون سے کہا کہ شراب لاؤ گانے والیون کو
بلاؤ خواصین اُٹھ کے چلی خواجہ عمرو یہ کیفیت دیکھ رہے تھے خواص کے ہمراہ گلیم اوڑھے ہوئے
چلے خواص تو میخانہ مین گئی خواجہ نے اپنی صورت ایک خواص کی بنا کے میخانے مین پہونچے اُس خواص کو
آواز دی کہ اری زرنگار اتنی دیر لگائی حضور طلب فرماتی ہین وہ خواص باہر نکل آئی خواجہ نے
کہا دیکھو آخر حضور خود تشریف لاتی ہین آج تیری شامتین آئی ہین خواص مڑ کے دیکھنے لگی خواجہ
عمرو نے حلقے کمند کے مارے اُسکے پلٹی جاب بیہوشی مار دیا خواص بیہوش ہوئی خواجہ عمرو نے اُسکو
اُٹھا کے نذر زنبیل کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر میخانے مین گئے ساقی نے پیچھے سے کہا ارے شراب

جلدی سے لے چل ملکہ عالم طلب فرماتی ہین اُسکو بھی باتون مین لگا کے بیہوش کیا اب خواجہ نے اپنی صورت ساقی کی بنا کر شراب کو خراب کیا اور شیشون مین رکھا کر محفل مین لائے سلام کر کے ایک جانب بیٹھ گئے نازنین نے کہا اب دیر نکرو دور شراب شروع ہو جاسے خواجہ عمرو نے صراحی سے شراب اونڈیل کے جام ملکہ ملیح کو دیا ملکہ ملیح نے جام پیا خواجہ عمرو نے کہا حضور مین نے اپنا بہت روپیہ صرف کر کے ایک کمال حاصل کیا ہی اگر حکم ہو تو اسوقت اُسکا اظہار کرون نازنین نے مسکرا کے کہا کیا کمال ہی خواجہ عمرو نے کہا حضور علم موسیقی کو حاصل کیا ہی اگر حکم ہو تو اسوقت کچھ سناؤن نازنین نے اجازت دی خواجہ عمرو نے نے نکالی محفل مین بیٹھ کے یہ غزل شروع کی غزل

تنگ زیست سے ہون بھرا ہی اب وبال مجھے
سنبھال لون تجھے مین اور تو سنبھال مجھے
مجھے قبول یہ ذلت بشرطا اتنی ہو
ملا کے خاک مین کرتے ہین پائمال مجھے
ہی کب سے ہجر مین ارمان ای عروس مرگ
نہین ہی عشق مین معلوم اپنا حال مجھے
وہ آکے بھی ہین تو منہ پھیر کے بیٹھے ہین
تم اپنے ہاتھ سے کرتے تو ہو حلال مجھے
کل اپنے پاس بلایا تھا مری ضد سے کسے
نہین وہ اہل نظر جو کہین غزال مجھے
ہو ضرور ہی پیری مین ای عصاے آہ
کبھی نصیب نہو تا ترا وصال مجھے
عزیز بیٹھ گئے تربت مین رکھکے اُٹھ ہی
خوشی تو جب تھی کہ کرتے تمھین حلال مجھے
ضرور شادی و غم ہین جہان مین نہ دوام
یقین ہی یہ تباہ کے عدم کا حال مجھے
فراق مین یہی ہر وقت ہی خیال مجھے
جو تجکو رحم نہ آئے تو کر حلال مجھے
اخیر وقت یہی آرزو ہے دل نکلے
کہ تو ہی اُٹھکے بھری بزم سے نکال مجھے
چھری بھی کند ہی اُنکی کلائی بھی نازک
کبھی نصیب بھی ہوگا ترا وصال مجھے
خوشی ہو غیر کی قسمت مین سارے عالم کی
ہو روز ہجر سے بدتر شب وصال مجھے
اذان دے کے موذن نے آخر شب وصل
اب آج کہتے ہو مطلق نہین خیال مجھے
کچھ اچھی طرح سمجھ مین نہ آیا ای واعظ
ہو غش تو بالون مین گرنے کو ہو کس سنبھال مجھے
دل اُسنے چپکے سے کہتا ہی میرے پہلو مین
ابھی آئینہ دینے کو متی پری جمال مجھے
فقط یہ غم ہی کہ یاد اُنکی اب رہیگی کہان
یقین ہو گیا صبح شب وصال مجھے
نہ کیون ہو ناز سب مجھے اپنی شعر گوئی پر
کہ دیکھون کب ہی میسر ترا وصال مجھے
شراب پیکے جو اُٹھنے مین لڑکھڑاین پاؤن
دبا کے سینے کو زانو سے کر حلال مجھے
ہٹے ہین دیکھ وہ ہٹی تو قبر روندتے ہین
مین سخت جان ہون کرین کسطرح حلال مجھے
جو ہی تو بس اُسی غفلت شعار کی ہی خبر
جہان بھر کا ملا ہی غم و ملال مجھے
کہین کلائی مین دیکھو نہ موچ آجائے
کیا مگر عمداً ایسے چھری حلال مجھے
یہی اشارے سے کہتی ہی چشم شوخ اُسکی
سنا یا وعظ مین تونے کہان کا حال مجھے
تڑپ تڑپ کے دعا گر نہ مانگتا شب ہجر
خبر جگر کو نہو اسطرح نکال مجھے
جو حکم قتل کا جلاد کو دیا تو کیا
وہ وال کو لیگئے اسکا نہین خیال مجھے
گھر سے نکلی ہی تیغ اُنکی تو چھولون اُسنے
ملا جو آبروے استادی کمال مجھے

خواجہ عمرو نے اس ترکیب سے یہ غزل بجائی کہ اہل محفل دنگ ہو گئے سب کی آنکھو لسے آنسو جاری ہوئے ملیح شور بخت تو چیخین مار کے رونے لگی مضطربانہ اپنے مقام سے اُٹھے بیہوشی انجام کر چکی تھی لڑکھڑا کر گری وہ نازنین بھی ارے کہکر اُٹھی بیہوش ہو گئی ساری محفل شہر خموشان کا نمونہ ہو گئی خواجہ عمرو ثانی نے خنجر نکال کر قتل کرنا شروع کیا سر کاٹتے ہوئے قریب ملیح شور بخت جادو کے پہونچے اسکو بھی خنجر مارا شکم چاک ہوا چونکہ ساحرہ زبردست تھی اسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا سنگ باری ہونے لگی آوازین مہیب آنے لگین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ملیح شور بخت جادو بود خواجہ قریب اُس نازنین کے پہونچے چاہا قتل کر ڈالون مگر یہ خیال آیا کہ عورت حسین ہی لشکر مین چل کر کسی کے ہاتھ بیچ ڈالینگے یہ خیال کر کے اُسکی زبان مین سوزن دے کر ندر

زنبیل کیا سب مال و اسباب وہان کا لوٹ لیا اب خواجہ عمرو کو خیال آیا کہ ملیح شور بخت کے باغ مین جاؤن اتنی بڑی ساحرہ تھی کچھ مال و اسباب ضرور ہوگا یہ خیال کرکے خواجہ عمرو طرف اُس باغ کے چلے تھوڑی دور راستہ طی کیا تھا کہ دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری ہی راکھ کا ڈھیر معلوم ہوتا ہی یہ ظاہر ہی کہ سب جل گیا خواجہ عمرو نے راکھ کے قریب جاکے مٹی کو ہٹا کر دیکھا مراد یہ تھی کہ اگر کچھ مال ہوگا تو ضرور اس راکھ مین دب گیا ہوگا مگر کچھ نہ پایا مجبور ہو کے وہان سے واپس آئے ایک درخت کے سایہ مین آکے بیٹھے خیال کرنے لگے کہ اب کس طرف چلنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے یہ سوچ رہے تھے کہ خیال آیا وہ نازنین جو نذر زنبیل کی ہی اُسکو نکال کے کچھ حالات یہان کے دریافت کرین شاید اُس سے کچھ مدد ملے یہ سوچ کے خواجہ عمرو نے اُس نازنین کو زنبیل سے نکالا جس درخت کے نیچے بیٹھے تھے اُسمین اُسکو باندھکر ہوشیار کیا نازنین نے آنکھ جو کھولی اپنے کو گرفتار پایا گھبرا اُٹھی چاہا سحر کرون زبان مین سوزن پایا نازنین مجبور ہو کے تقاضاے کم سنی سے رونے لگی خواجہ عمرو نے قریب آکے کہا اے نازنین مہ جبین کیون صدمہ کرتی ہی نازنین نے اشارے سے کہا مین کہان ہون اور تم کون ہو اور مین یہان کیونکر آئی خواجہ عمرو نے کہا مین عمرو ثانی عیار صاحبقران ثانی ہون برلے رہائی سرداران اسلام جاتا تھا راہ مین ایک مردم خوار سے ملاقات ہوئی وہ میرے شاگردون کو لیے جاتا تھا مین نے اُسکو قتل کیا اپنے لوگون کو چھڑایا ملیح شور بخت جادو کو مارا تم پہ مجکو رحم آیا یہان لایا اب اگر تم اسلام قبول کرو اور سامری و جمشید پر لعنت کرو ابھی تمکو رہا کر دون اپنے ساتھ لے چلون نازنین چونکہ بہت پریشان تھی بصدق دل مطیع اسلام ہوئی اشارہ کیا کہ مجھے رہا کرو مین دین اسلام قبول کرتی ہون خواجہ عمرو نے اُسکی پیشانی کو دیکھا نور اسلام سے منور پایا زبان سے سوزن نکال کر مشکین کھول دین پوچھا تمھارا کیا نام ہی اُس نازنین نے کہا نام میرا بہار تنگ قبا ہی اس صحرا مین رہتی تھی ملیح شور بخت سے بدرجہ کمال مجھے محبت تھی اور وہ میرے نام پر شیدا تھی خواجہ عمرو نے کہا مسکن خاص تمھارا کہان ہی بہار تنگ قبا نے جواب دیا کہ مسکن خاص ہمارا طلسم بہارستان سلیمانی ہی مگر جب سے والد نامدار نے دنیا کو چھوڑا عزیزون سے منھ موڑا اور کوہ گذرگاہ سامری پر جاکے معروف یاد سامری ہوئے مجھسے محبت زیادہ رکھتے تھے مجھے بھی حکم کیا کہ یہین تو بھی اپنی سکونت اختیار کر کچھ دنون مین وہان رہی جب میرا دل بہت گھبرایا ملیح شور بخت جادو کے برابر مکان بنایا یہان رہنا اختیار کیا اب روز علے الصباح والد ماجد کے سلام کو جاتی ہون خواجہ عمرو ثانی نے کہا تمھارے والد ماجد کا کیا نام ہی بہار تنگ قبا نے جواب دیا کہ نام نامی و اسم گرامی اُنکا خرقہ پوش سامری ہی بارہا سامری و جمشید اپنی صورت اصلی پر اُنکے سامنے آتے ہین راز و نیاز کی باتین ہوتی ہین جو کچھ بات اُس شہر مین گذرنے والی ہوتی ہی والد نامدار ایک مہینا قبل اُسکی خبر دیتے ہین ایک روز معین ہی اُس دن تمام باشندگان شہر وہان جمع ہوتے ہین والد ماجد ایک کرسی پر تشریف لیجا کر سب خبر بیان کرتے ہین کوئی مسلمان وہان تک جانے نہین پاتا ہی اس کی ماہ مین اُنھون نے آپ کے آنے کی خبر دی تھی اور یہ بھی بیان کیا تھا

کہ میرا ساغر عمر لبریز ہو گیا عنقریب مین سامری کے پاس جاؤنگا مجھے بہت بڑا تردد تھا کہ دیکھئے کیا ہوتا ہی قول اُنکا سچا ہوا اگر مین تو اب اسلام کو قبول کر چلی اگر اب کوئی لاکھ باتین بنلائے اور مذہب سامری کی پختگی میرے روبرو بیان کرے تو کبھی مجھے ہرگز اعتبار اُسکا نہ ہو خواجہ عمرو نے کہا ای بہار تنگ قبا وہ جلسہ کس روز ہوتا ہی بہار تنگ قبا نے جواب دیا کہ خواجہ عمرو اب اُس جلسہ کے صرف دو روز باقی ہین خواجہ عمرو نے کہا پھر ہم کس صورت سے اُس جلسہ مین جائین بہار تنگ قبا نے کہا خواجہ عمرو اگر وہان جاؤگے گرفتار ہو جاؤگے والدہ نامدار کو فوراً ہی خبر ہو جائیگی وہان پوشیدہ ہونا دشوار ہی آیندہ تمکو اختیار ہی مین تمھارے ہمراہ ہون خواجہ عمرو نے کہا ای بہار تنگ قبا خدا ہر وقت مین مددگار ہی تم مجھے وہان تک لے چلو بہار تنگ قبا نے کہا خواجہ یہ نہ کرنا کہ اپنے تئین بھی مبتلاے مصیبت کرو اور میری جان بھی مفت مین جائے خواجہ عمرو نے بہار تنگ قبا کو سمجھایا بہار نے فوراً ایک تخت سحر بنایا مع خواجہ عمرو کے تخت پر بیٹھکے روانہ ہوئی تھوڑے عرصہ مین تخت اُس پہاڑ کے قریب پہونچا بہار تنگ قبا نے تخت زمین پر اُتارا کہا خواجہ سامنے یہ جو پہاڑ معلوم ہوتا ہی اسی کا نام گذرگاہ سامری ہی یہین والدہ ماجدہ رونق افروز ہین اب جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے مین اب آگے نہین جا سکتی ہون خواجہ عمرو نے اسکو تو اسی طور سے بیہوش کرکے اندر زنبیل کیا شب بھر تو اُسی صحرا مین گلیم اوڑھ کے بسر کی جب صبح ہوئی تو خواجہ عمرو صورت تبدیل کرکے شہر کی طرف چلے جیسے ہی داخل شہر ہوئے دیکھا تمام باشندگان شہر اُسی پہاڑ کی طرف چلے جاتے ہین خواجہ نے بھی وہی وضع اپنی بنائی جو وہان کے اہل شہر کی تھی اور ہمراہ سب کے گذرگاہ سامری پر چلے جب وہان جاکے پہونچے خواجہ عمرو نے دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ ہی پہاڑ کے اوپر ایک حجرہ بنا ہی حجرے کے آگے پتھر کی زمین بہت دور تک صاف و شفاف اُسپر فرش بچھا ہی ایک فقیر حجرے کے اندر بیٹھا ہی آگے ایک انگیٹھی رکھی ہی تو گلین جلا رہا ہی جو کوئی آتا ہی فقیر کے پاس جاتا ہی فقیر کے پاؤن چومتا ہی باہر آکے قاعدے سے بیٹھ جاتا ہی خواجہ عمرو نے مصلحتاً اندر جانا مناسب نہ جانا لوگون سے آنکھ بچا کے وہین بیٹھ گئے جہان اور لوگ بیٹھے تھے تمام اہل شہر جمع ہو گئے تو ایک منادی نے در حجرہ پر کھڑے ہوکے آواز دی ای حاضرین بزم با ادب باش سب لوگ اپنے اپنے مقام سے اُٹھ کھڑے ہوئے وہی فقیر ایک عصا ہاتھ مین لیے نیلی چادر اوڑھے حجرے سے باہر آیا کرسی پر بیٹھ کے سب کے پہلے یہ بات کہی کہ ای حاضرین جلسہ آج عمرو ثانی اس محفل مین آیا ہی تم سبکو واجب و لازم ہی کہ ہوشیار رہو شب کو سامری میرے پاس تشریف لائے مجھ سے کہہ گئے کہ ای خرقہ پوش اگر کل تو نے عمرو ثانی کو قتل نہ کر ڈالا تو وہ تجھے قتل کریگا پس ای حاضرین لازم تم سب کو یہ ہی کہ پیشتر خواجہ عمرو ثانی کو ڈھونڈھ کے قتل کرو پھر مین حالات مستقبل بیان کرون خواجہ عمرو نے جو یہ بات سنی گلیم اوڑھ لی لوگ چہار جانب تلاش کرنے لگے خواجہ عمرو نے تو بیان سب کے سر پر سے لینا شروع کین یہان تک کہ سب کو ننگے سر کر دیا اور خرقہ پوش کی بھی کلاہ فقری سر سے اُتار کے نذر زنبیل کی سب لوگ جب تلاش کرکے عاجز ہوئے خرقہ پوش کے پاس آگئے

سب نے کہا کہ ہمنے عمرو کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ اُسکا نہین ملتا اگر آیا ہوتا تو یہین کہین پوشیدہ ہوتا مگر ایک نے دوسرے کو ننگے سر دیکھا کہا تمھاری ٹوپی کیا ہوگئی اُسنے سر پر ہاتھ رکھا ٹوپی نہ پائی خیال جو کیا تو سب برہنہ سر نظر آتے ہین خرقہ پوش کی بھی کُلاہ فقیری کو لیگیا سب نے خرقہ پوش سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہی کسی کے سر پر ٹوپی نہین ہی اور آپ بھی برہنہ سر ہین خرقہ پوش نے سر پر ہاتھ رکھا ٹوپی نہ پائی سب سے کہا یہ اُسی عیار طرار کا کام ہی سوا اُسکے اور کوئی ایسی حرکت نہین کر سکتا سب نے کہا وہ اگر یہان موجود ہوتا تو ہم لوگون نے اتنے سحر کیے تھے ابتک گرفتار ہو جاتا خرقہ پوش نے کہا وہ ضرور یہان موجود ہی پھر تلاش کرنا اب کیفیت سنو مین حال مستقبل بیان کرتا ہون یہ کہکے اُس فقیر نے ایک کتاب کھولی آنکھون مین آنسو بھر کے کہا اے حاضرین جلسہ شہر کے برباد ہونے کا وقت آگیا اس ہفتے مین اس شہر مین کوئی سامری پرست باقی نہ رہیگا مال و اسباب اس شہر کا قبضہ غیر مین آجائیگا مسلمانون کا قبضہ ہوگا اور آج عمرو ثانی قیامت برپا کریگا کیا عجب ہی کہ کوئی ہم مین سے اُسکا شریک ہو اور وہ اُسکی مدد کرے اور اب بھی مدد کی ہی سب نے کہا ہم لوگون مین سے جسپر گمان ہو اُسکا نام ارشاد فرمائیے ہم سب ملکر ابھی اُسکو قتل کرین خرقہ پوش نے جواب دیا کہ وہ تم لوگون کے ہاتھ سے قتل بھی نہین ہوگا اور اسوقت یہان موجود بھی نہین ہی بس اب زیادہ عرصہ نہ لگاؤ جہان تک ممکن ہو عمرو ثانی کی تلاش کرو اگر کسی کو دستیاب ہو فوراً قتل کر ڈالے زندہ نہ رکھے یہ کہکے وہ فقیر کرسی سے اُترا اور اپنے حجرے مین گیا سب لوگ اُس پہاڑ سے متردد اُترکر شہر کی جانب روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو ثانی کہ گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین سُن رہے تھے اُسی پہاڑ پر رہے جب سب لوگ چلے گئے اور سناٹا ہوا تو خواجہ عمرو گلیم اوڑھے ہوئے خرقہ پوش کے حجرے مین آئے ایک گوشہ مین بیٹھ رہے خواجہ عمرو کے آتے ہی درویش چارون طرف دیکھنے لگا کچھ نظر نہ آیا درویش خاموش ہو رہا خواجہ عمرو حجرے مین اُس درویش کے دن بھر بیٹھے رہے جب آفتاب عالمتاب غروب ہوا تو درویش نے چراغ جلایا پوجا کیا جب پوجے سے فراغت ہوئی تو اپنے مرگ چھالے پر آکے بیٹھا خواجہ عمرو اس فکر مین ہین کہ اب کیونکر عیاری کرون یہ سوچ رہے ہین کہ دیکھا خواجہ عمرو نے ایک ساحر برہنہ تن کریہ منظر بڑے بڑے بال حجرے کے اندر آیا درویش کھڑا ہو گیا تعظیم کرکے اُسکو اپنے پاس بٹھایا اُسنے کہا اے خرقہ پوش اب تیرا زمانہ موت قریب آیا ہی خرقہ پوش نے کہا اے مقبول سامری تُنے مجھسے جو کچھ کہا تھا وہ مین نے آج سب بیان کیا اہل شہر نے بہت ڈھونڈھا مگر کہین عمرو ثانی کا پتہ نہ ملا ایک بات عجیب ہوئی کہ سب کے سرون سے ٹوپیان غائب ہوگئین اور میری بھی کُلاہ فقیری غائب ہوگئی اتنا تو مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ کام عمرو کا ہی لیکن پتہ اُسکا نہین معلوم ہوا مقبول سامری نے کہا اے خرقہ پوش عمرو اسوقت بھی یہین کہین موجود ہی اور آج کی شب تم پر نہین گذریگی تا بہ سحر عمرو ثانی تمھین قتل کر ڈالیگا شاید تم اُسے گرفتار کرلینا تو ہرگز ہرگز اُسکی باتون مین نہ آنا فوراً قتل کر ڈالنا خرقہ پوش نے کہا مین جیسے ہی اُسے پاؤنگا زندہ نہ چھوڑونگا مقبول سامری نے کہا لاکھ کچھ ہو مگر آج کی شب تم عمرو ثانی کے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگے خرقہ پوش نے کہا جہان تک میرا امکان ہی مین عمرو کو زندہ نہ چھوڑونگا میرے سامنے اگر ہیئت تبدیل کرکے آئیگا رنگ و روغن عیاری کا اُڑ جائیگا

مجھے معلوم ہوگا فوراً قتل کرونگا ایک لمحہ زندہ نہ رہنے دونگا دیر تک خرقہ پوش مقبول سامری سے
ایسی باتین کرتا رہا جب رات بہت آئی تو مقبول سامری نے کہا اے خرقہ پوش اب تک تو کوئی
نہین آیا رات زیادہ آئی ہے مین جاتا ہون خرقہ پوش نے کہا تم جاؤ مین آج شب بھر بیدار رہونگا
مقبول سامری تو اپنی طرف روانہ ہوا خواجہ عمرو گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ سے نکلے ایک گوشے
مین آکے اپنی صورت مقبول سامری کی بنائی اور ایک تپلا ماش کے آٹے کا بنا کر اسمین بیہوشی
بھری اُسکو پیٹھ پر لاد کے چلے حجرے کے قریب آکے آواز دی اے خرقہ پوش مع خنجر باہر آ مین نے
عمرو کو گرفتار کرلیا خرقہ پوش خنجر لے کر باہر نکلا اُسکو پہلے تو خیال آیا تھا کہ شاید مجھے عمرو
ثانی پکارتا ہے کوئی مکر کریگا مگر جب اُسنے پشت پر لدا ہوا ایک آدمی دیکھا چراغ اُٹھا یا دیکھا واقعی ایک
عیار کو مقبول سامری پیٹھ پر لادے ہوئے کھڑا ہے خرقہ پوش باہر آیا مقبول نقلی نے کہا اے
خرقہ پوش مین نے اسے بڑی کوشش سے گرفتار کیا ہے مبتلائے سحر ہے بے حس و حرکت ہے
مین اپنا سحر بھی نہ اُتارونگا یونہین زمین پر لٹائے دیتا ہون تم ذبح کرڈالو خرقہ پوش نے کہا آپ نے
میری جان بچائی جلدی اسکو زمین پر لٹایئے مقبول نقلی نے عمرو مصنوعی کو زمین پر لٹایا خرقہ پوش
نے بڑھکر اُسکے گلے پر خنجر پھیر دیا گلے کے کٹتے ہی خون کے عوض کچھ خاک اُڑی خرقہ پوش
وہم سے لڑکھڑا کر زمین پر گرا خواجہ عمرو نے نعرہ کیا منم عمرو ثانی نعرہ کرکے خرقہ پوش پہ جا پڑا
خنجر مارا کہ شکم اُس ملعون کا چاک ہوا اُسکے مرتے ہی ایک آفت برپا ہوئی لاش اُسکی جلنے لگی
سناٹا ہوگیا خواجہ عمرو نے مارے خوف کے گلیم اوڑھ لی جب لاش اسکی بالکل جلکر خاک سیاہ ہوگئی
تب ایک آواز مہیب آئی کُشتی مرا نام من خرقہ پوش سامری بود اب ہوا بھی درست ہوئی درخت
بھی تھمے چاندنی بھی نکل آئی خواجہ عمرو نے گلیم اُتاری اُس خاک کو تو زمین مین کھود کے ایک گڑھے
مین بھر دی اور اپنی صورت خرقہ پوش سامری کی بناکے اُسی حجرے مین مرگ چھالے پر جا بیٹھے
رات چونکہ بہت کم باقی تھی تھوڑے عرصے مین صبح ہوگئی خواجہ عمرو نے دل مین خیال کیا کہ
ایسا نہو کہ مقبول سامری کچھ آفت برپا کرے اُس ملعون کی بھی خبر لینا ضرور ہے ابھی شہر مین جانا مناسب
نہین ہے اُس ملعون کو بھی واصل جہنم کرلون تو شہر کی جانب چلون یہ سوچ کے خواجہ عمرو نے
بہار تنگ قبا کو زنبیل سے نکالا بہار تنگ قبا کی جو آنکھ کھلی اپنے کو قدمگاہ سامری پر
پایا دیکھا سامنے خرقہ پوش سامری بیٹھا ہے اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ شاید میرے مسلمان
ہونے کی خبر والد کو ہوگئی اُنھون نے خواجہ عمرو کو بھی قتل کیا اور مجھے بھی تعذیر دینے کے
لیے یہان بلایا ہے جی مین کہتی ہے اے بہار اب تو جو دین اختیار کیا اُس سے منحرف ہونا خلاف ہے اگر خرقہ پوش
سامری مار بھی ڈالے تو سامری پرستی اختیار نہ کرین خدا ضرور مدد کریگا اگر زندہ بچین گے لعل قران
ثانی کے پاس پہونچین گے وہان جاکر رہینگے اِسنے جو یہ سمجھکر سکوت کیا خواجہ عمرو نے کہا اے بہار
چپ کیون ہو شاید تمنے مجھے نہین پہچانا منم عمرو ثانی اے بہار تنگ قبا مین نے خرقہ پوش کو
واصل جہنم کیا مگر ابھی ایک کافر باقی ہے اُسکا پتہ تجھسے معلوم ہوجائیگا بہار تنگ قبا یہ سنکر بہت
خوش ہوگئی کہا خواجہ عمرو کیا کارنمایان کیا مجھ سے آپ کیا تحقیق فرماتے ہین ارشاد کیجیے خواجہ

ای بہار مقبول ساحری کون شخص ہی شب کو تمھارے باپ کے پاس آیا تھا اُسنے کل حال بتایا تھا مین نے اُسکی صورت بنکر عیاری کی تھی اگر زندہ رہیگا ضرور فساد برپا کریگا اُسکا بھی قتل ہونا واجب و لازم ہی جب تک اُسکو نہ قتل کرونگا شہر مین نہ جاؤنگا بہار تنگ قبا نے کہا مین مقبول ساحری سے واقف نہین آج آپ کی زبانی سُنا ہی خواجہ عمرو بہت متردد ہوئے مگر خرقہ پوش کی شکل بنے ہوئے بیٹھے رہے وہ دن بھی گذرا آفتاب غروب ہوا خواجہ عمرو نے حسب قاعدہ چراغ روشن کیا بہار تنگ قبا سے کہا اب وہ آتا ہوگا تم کہین پوشیدہ ہوجاؤ بہار ہٹ گئی ایک گوشے مین جاکے ٹھہری خواجہ عمرو وہین بیٹھے رہے جب رات زیادہ گئی تو خواجہ نے ایک تنکہ ویسا ہی اپنی صورت بناکر سامنے اٹھا دیا اور آپ خاموش بیٹھے رہے تھوڑی دیر کے بعد وہی ساحر آیا خواجہ عمرو کو بصورت خرقہ پوش دیکھکر مسکرایا کہا ای خرقہ پوش تنے عمرو کو گرفتار کرلیا قتل نہ کر ڈالا خواجہ عمرو نے اُسکے تیور بُرے جو دیکھے چاہا الگ ہوکر گلیم اوڑھ لون مگر مقبول ساحری نے اشارہ کیا عمرو کے ہاتھ پانون بیکار ہوئے زمین پر گر پڑا مقبول ساحری نے ایک دستک دی ایک ساحر آکے پہونچا مقبول ساحری نے اُس سے کہا ای سفاک جا عمرو کو لیجا مین صبح کو اسے قتل کرونگا سفاک تو عمرو کو لے کر روے ہوا اُڑتا چلا مقبول ساحری غرق زمین ہوا بہار نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ خواجہ عمرو کو ایک ساحر لیے جاتا ہی تڑپ کے بلند ہوئی برق بنکر گری سفاک کے دو ٹکڑے کیئے خواجہ عمرو کو چھین کر زمین پر لائی سحر اُتارا خواجہ عمرو ہوشیار ہوئے دیکھا بہار تنگ قبا سامنے کھڑی ہی خواجہ نے کہا بہار یہ تو بڑے غضب کی بات ہی یہ مین جانتا ہون کہ وہ ساحری مین سب سے زیادہ ہی اُس سے تمھارا کچھ زور نہ چلیگا وہ اب تھوڑی دیر مین آکے سب مجھے اور تجھے پکڑ لیجائیگا بہار نے کہا پھر خواجہ کیا کرنا چاہیے خواجہ نے جواب دیا خدا مالک ہی کچھ تردد نہ کرو اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی نکل چلو جب سردارون کو چھڑا کے پلٹین گے تو اسکا انتظام کرینگے بہار تنگ قبا نے یہ سنکر چاہا کہ مین ایک تخت سحر تیار کرون اور خواجہ کو یہان سے لے کر چلون کہ ایک بار سناٹا ہوا خواجہ عمرو نے چاہا مین پوشیدہ ہون کہ مقبول نے نعرہ کیا باش او عمرو اب میرے ہاتھ سے بچ کے کہان جائیگا اُسوقت خواجہ نے خدا کو یاد کیا مقبول قریب آگیا چاہتا ہی کہ سحر کرون اور ہاتھ پانون عمرو کے بیکار کردون کہ ایک برق گری مقبول نے نگاہ اُٹھا کے اوپر دیکھا کہ خواجہ عمرو نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے چاہا اسنے کہ مین حلقون کو جلادون خواجہ عمرو نے فرصت نہ دی جھٹکا مارا حباب مار دیا مقبول بیہوش ہو کے زمین پر گرا خواجہ عمرو نے خنجر مارا کہ شکم اُس بیحیا کا چاک ہوا مرتے ہی اُسکی بھی لاش جلنے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من مقبول ساحری بود خواجہ عمرو نے شکر خدا کیا اور پھر اپنی صورت خرقہ پوش کی بناکر اُسی حجرے مین آئے بہار تنگ قبا بھی بہت خوش ہوئی خواجہ عمرو کی بڑی تعریف کی خواجہ عمرو نے کہا ای بہار اہل شہر اگر یہ خبر سُن پائینگے سب میری اور تمھاری جان کے دشمن ہوجائینگے اِن لوگون کو بھی سزا دینا ضرور ہی بہار نے کہا خواجہ پھر جو کچھ کہو خواجہ عمرو نے کہا ای بہار تم اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بناؤ اور شہر مین جاکر حاکم شہر سے کہو کہ خرقہ پوش ساحری نے

عمرو کو قتل کیا ہی اُسکی خوشی کرنا منظور رہی لہذا تمھین بلایا ہی جب حاکم شہر یہان آجائیگا سب کام درست
ہوجائینگے بہار نے اُسی وقت اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی اور جانب شہر روانہ ہوئے
یہان آکر لوگون سے دریافت کیا کہ حاکم شہر کا کیا نام ہی لوگون نے کہا مغرور مینوش نام ہی بہار
نے کہا ہمین خرقہ پوش سامری نے بھیجا ہی ایک ضرورت ہی ہم حاکم شہر تک جائینگے کچھ پیام اُنکا
پہونچائینگے خرقہ پوش کا نام سُنکر لوگون نے بہار کو دربار مغرور مینوش مین پہونچا دیا مغرور
مینوش نے اُسکو دیکھکر کہا ای ساحر تو کون ہی تیرا کیا نام ہی کہان سے آتا ہی کیا کام ہی بہار نے کہا
مجھے اژدر خوار صحرا نشین کہتے ہین تختگاہ سامری میری جاے مسکن ہی مجھے خرقہ پوش سامری
نے آپکے پاس بھیجا ہی اور یہ پیام دیا ہی کہ ہمنے خواجہ عمرو کو عنایت سامری سے قتل کیا لہذا اسکی
خوشی کرنا ضرور ہی آپ پیشتر ہمارے پاس ہوجائیے کچھ صلاح آپ سے کرنا ہی مغرور مینوش نے اسی وقت
ایک تخت طلب کیا طرف خرقہ پوش سامری کے روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد تخت اُسکا
کوہ قدمگاہ سامری پر آکے پہونچا یہان خواجہ عمرو نے ایک گنوار کو مار کے اپنی صورت بنایا تھا
اور لاشہ اُسکا اپنے مرگ چھالے کے آگے ڈال لیا تھا جیسے ہی مغرور مینوش آکے پہونچا تخت
سے اُترکے حجرے مین آیا دیکھا لاشہ ایک عیار کا پڑا ہی بہت خوش ہوا خواجہ عمرو نے کہا مین نے
تمکو اسواسطے بلایا ہی کہ یہ ایسا شخص قتل ہوا ہی جسکی وجہ سے اہل اسلام بے دست و پا ہوگئے لہذا
اسکی خوشی کرنا ضرور ہی تو ایک روز ایسا معین کرو کہ تمام اہل شہر جمع ہون اور یہان سب کی دعوت ہو
مغرور نے کہا آپ کو اختیار ہی جس روز فرما دیجیے سب جمع ہوجائین خواجہ عمرو نے کہا جس دن تم
مناسب جانو اپنے شہر مین سب کو اطلاع کرا دو مغرور مینوش نے کہا کچھ بیان تو فرمائیے کہ اسکو
آپ نے کیونکر قتل کیا خواجہ عمرو نے کہا کہ شب کو جب سامری میرے پاس آئے اور صحبت شراب
وکباب برپا ہوئی اور کنیزان سامری مصروف رقص ہوئین اُسوقت عمرو ایک کنیز کی صورت
بنکر آیا مین نے اُسکو پہچان لیا گرفتار کرکے فوراً قتل کر ڈالا بابا تھوڑی سی شراب سامری کی جھوٹی
ابھی تک ایک جام مین رکھی ہی تاثیر اُسکی یہ ہی کہ جو کوئی اُس شراب کو پی لے روشنضمیر ہوجاے تمھارا جی
چاہے پی لو مغرور نے کہا مین ضرور پیونگا خواجہ نے جام اُٹھا کے مغرور کو دیا مغرور نے وہ جام پیا
پیتے ہی اُسکا سر چکرایا گھبرا کے چاہا اپنے مقام سے اُٹھون بیہوشی اثر کر چکی تھی لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوگیا
خواجہ نے اُٹھکے اُسکی زبان مین سوزن دے کر کمند سے مشکین باندھ کے ہوشیار کیا آنکھ جو مغرور
کی کھلی اپنے کو گرفتار بلا پایا خواجہ عمرو سامنے آئے کہا او مغرور بہتر اسی مین ہی کہ لعنت کر سامری و
جمشید پر نہین بہت پچھتائیگا اپنی جان سے جائیگا علاوہ اسکے خواجہ نے بہت سی باتین تردید مذہب
سامری پرستی کی ایسی بیان کین کہ مغرور نے سامری پرستی سے توبہ کی اشارہ کیا کہ خواجہ عمرو مجھے
رہا کرو دین بصدق دل مسلمان ہونگا خواجہ نے اسکی پیشانی کو دیکھا ظلمت کفر سے خالی پایا نور اسلام
کی ضیا نظر آئی خواجہ عمرو نے اُسکی زبان سے سوزن نکال کے کھول دیا مغرور بصدق دل مسلمان ہوا
کہا خواجہ آپ جو کچھ فرمایئے مین بسر وچشم بجالاؤن خواجہ عمرو نے کہا اپنے اہل شہر کو ترغیب دے کہ
سب سامری و جمشید پر لعنت کرین اور اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام قبول کرین مغرور نے

خواجہ آپ شہر مین تشریف لے چلیے مین اسکا انتظام بہت اچھی طرح سے کرونگا خواجہ عمرو مع بہار تنگ قبا مغرور کے ہمراہ شہر مین تشریف لائے مغرور نے دربار عام کیا سب باشندگان شہر جمع ہوئے مغرور نے پکار کے کہا کہ اے حاضرین دربار مین نے آج سے سامری و جمشید پر لعنت کی اور مذہب اسلام اختیار کیا لہذا جسکو مذہب سامری ترک کرنا منظور ہو اسلام قبول کرے اور جسے اسلام سے انکار ہو میرے ملک سے نکل جاے بہت سے آدمیون نے اسلام اختیار کیا بہت سے لوگ شہر چھوڑ کے نکل گئے مغرور بینوش نے خواجہ عمرو کی دعوت کی بزم عیش و عشرت منعقد ہوئی ساقیان سیمین عذار پری وشان حور رخسار حاضر بزم ہوئین جام شراب گردش مین آیا ایک نازنین نے وسط محفل مین آکے اپنے سازندون کو بلا کے یہ غزل شروع کی غزل

ہے بھی کہ تیرے کمر نہین ہے
یہ آہ تو بے اثر نہین ہے
دل میرا مجھی کو پھیر دیجیے
گل کا دامن بھی تر نہین ہے
معدوم ہے بس دہن بھی یونہین
جسکو خالق کا ظہور نہین ہے
وہ لیٹے ہین چپکے غم مین میرے
نالون مین اگر اثر نہین ہے
اک بوسہ وہ دیکے دل جگر لین
دل میرا تری کمر نہین ہے
منھ کھول کے بولے وہ شب وصل
ہے باغ مین شب سحر نہین ہے
کیون سہتا ہون ظلم آبرو مین
کچھ اسکی مجھے خبر نہین ہے
اللہ ری بیخودی الفت
منظور نظر اگر نہین ہے
پہلو سے جو میرے لیگئے تم
جسطرح تری کمر نہین ہے
گھر ہے عالم کی شوخیون کا
واقع مین دردسر نہین ہے
کیون تجکو ہے دھیان اسکا اے دل
انکا تو کوئی خبر نہین ہے
کہتے ہین وہ سحر کہ مین مجھ سے
اب بھی یہ کہو سحر نہین ہے
وہ تیری گلی ہین کس کی ہے قبر
لعنت سے مجھے آسنے گر نہین ہے
نالہ جو ہے نارسا تو بس خیر
اپنی بھی مجھے خبر نہین ہے
روتی ہے چمن مین خاک بلبل
بھر گیا ہے وہ گر جگر نہین ہے
وہ بھی ڈرتا ہے تجھ سے اے بت
چشم بت فتنہ گر نہین ہے
دل تھامے ہوئے پھر آئے کیون تم
جبکو تری کچھ خبر نہین ہے
کم ہوکے ملے گا اک نہ اک دن
گر پاؤن ہٹے تو سر نہین ہے
گل چاندنی کے کھلے ہین صاحب
جسپر کوئی نوحہ گر نہین ہے

نازنین نے اس سوز و گداز سے اس غزل کو گایا کہ اہل محفل کی آنکھون مین آنسو بھر آئے سب نے تعریف کی شب بھر یہی صحبت رہی جب صبح ہوئی تو خواجہ نے مغرور سے کہا اے مغرور اب ہمین رخصت کرو بہت دور جانا ہے درمیان مین بڑے بڑے معرکے پڑینگے شکر ہے خدا کا کہ آپ نے دو مرحلون سے تو نجات دی مغرور نے کہا خواجہ آپ کہان تشریف لیجائیے گا خواجہ نے کل کیفیت اپنے آنے کی بیان کر دی مغرور متردد ہوا کہا خواجہ اب آپ تشریف نہ لیجائیے کیونکہ اُس ملعون سے سامنا ہوگا جو اس وقت سحر مین اپنا نظیر نہین رکھتا ہے ہر وقت ایک آئینہ سکندری روبرو رکھا رہتا ہے کیفیت آیندہ کا معائنہ کرتا رہتا ہے ایک ہفتہ پیشتر کی خبر اُس بدسیر کو معلوم ہو جاتی ہے اہل اسلام کے نام کا دشمن ہے میرے نزدیک تو آپ وہان تشریف نہ لیجائین صاحبقران کو جلکے اطلاع کیجیے جب وہ تشریف لائینگے بزور اسم اعظم اُس ملعون کو قتل کرینگے راستہ کھل جائیگا صاحبقران آتشخوار کو بھی قتل کرکے بدیع الزمان وغیرہ کو رہا کرینگے خواجہ نے جواب دیا کہ اے مغرور ہر وقت مین خدا معین و مددگار ہے مجھے تم وہان کا پتہ بتادو مین وہان تک پہونچ جاؤن پھر تو جو خدا چاہیگا وہ

ہو گا مغرورہ نے کہا خواجہ مین آپ کو تنہا نجانے دونگا مین بھی ہمراہ چلونگا گو مین اُس سے سحر مین کم ہون مگر جو کچھ ہو خواجہ نے مغرورہ کا ہمراہ لینا مناسب نجانا آپ اور ملکہ بہار اُس طرف چلے راہ مین خواجہ نے کہا ملکہ یہ جو مقام ملیگا اسکا کیا نام ہی اور یہان کا مالک کون ہی بہار نے جواب دیا کہ خواجہ نام تو اُس باغ کا قصر زعفران زار ہی مگر بعض لوگ اُسے آئینہ خانہ جمشیدی بھی کہتے ہین کیونکہ مالک اُس باغ کا مرآۃ صاف باطن ہی اُسکے پاس ایک آئینہ رکھا ہی جو کیفیت گذرنے والی ہوتی ہی ایک ہفتہ پیشتر معلوم ہو جاتی ہی خواجہ عمرو نے کہا ای بہار میرے پہونچنے کی بھی خبر اُسکو ہو جاے گی بہار نے کہا ضرور بلکہ معلوم ہو گیا ہو گا اُسنے انتظام کر لیا ہو گا آپ کے پہونچتے پہونچتے دیکھیے وہ کیا کرتا ہی خواجہ نے کہا خدا مالک ہی کوئی کچھ نہین کر سکتا یہ کہتے ہوئے خواجہ عمرو چلے جاتے ہین کہ ایک دھوان نظر آیا خواجہ عمرو نے بہار سے پوچھا یہ دھوان کیسا معلوم ہوتا ہی بہار نے کہا خواجہ یہی باغ ہی گرد اسکے دھوان ہی اس سبب سے معلوم نہین ہوتا ہی خواجہ نے کہا یہ دھوان گرد باغ کے کیون ہوتا ہی بہار نے کہا معلوم ہوتا ہی سحر سے گرد باغ آگ پھیلائی ہی اُسی سے دھوان اُٹھتا ہی کیا عجب ہی جو خندق بھی ہو خواجہ نے کہا پھر اس آتش سے کیونکر گذر ہو گا بہار نے کہا خواجہ یہ تو ایک چھوٹی سی بات ہی اس آتش کو جب آپ طی کر جایئے گا تو اس سے زیادہ سختیان پیش آئینگی خواجہ نے کہا پروردگار سب آسان کر دیگا بہار نے کہا خواجہ اب میرا علانیہ ہمراہ رہنا مناسب وقت نہین ہی مین وقتاً فوقتاً حاضر ہوتی رہونگی آپ بسم اللہ کہکے تشریف لیجایئے مین اور طرف جاتی ہون خواجہ نے قبول کیا بہار سحر کرکے بلند ہوئی مثل ستارے کے چمکی غائب ہو گئی خواجہ نے صورت اپنی تبدیل کی طرف اُس باغ کے روانہ ہوے تھوڑی راہ طی کرکے قریب اُس دھوین کے پہونچے خواجہ نے دیکھا ایک خندق گرد باغ کے معلوم ہوتی ہی خندق مین سے شعلہ ہاے آتش نکل رہے ہین اگر کوئی جانور بھی اُس طرف سے اُڑکے اندر باغ کے جانا چاہتا ہی تو شعلہ ہاے آتش اُو نچے ہو کے اُسکو جلا دیتے ہین کباب ہو کر اُسی آگ مین کرتا ہی جل کر خاک ہو جاتا ہی خواجہ اس کیفیت کو دیکھکر ایک جانب چلے گئے چند قدم کے بعد خواجہ کو ایک درخت ملا سایہ دار پھول اُسکے نہایت خوبصورت خواجہ زیر نخل ٹھہرے ہوا جو سرد چلی آنکھ خواجہ کی بند ہو گئی قضا سے کار مرآۃ صاف باطن کہ اسکو آئینے نے خبر دی تھی کہ خواجہ عمرو اس باغ مین آنے والے ہین اُنکے آنے سے فساد ضرور برپا ہو گا جس طرح بن پڑے اُس قاتل ساحران کو اپنے باغ مین نہ آنے دو مرآۃ نے آگ روشن کی تھی اور آپ براے تلاش باہر باغ کے پھرا کرتا تھا اور ملازمون کو بھی حکم دیا تھا کہ جو عمرو کو گرفتار کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا ملازم بھی شب و روز اسی فکر مین پھرا کرتے تھے مگر مرآۃ جو گھومتا ہوا اُس درخت کے سامنے آیا ایک مسافر کو سوتے پایا قریب جاکے دیکھا تصویر عمرو کی تصویر کے خلاف شکل پائی گمان دفع ہوا مگر اسکے آنے کی وجہ سے خواجہ کی آنکھ کھل گئی دیکھا سامنے ایک ساحر ضعیف لباس فاخرہ پہنے ہوے کھڑا ہی خواجہ نے سلام کیا مرآۃ نے جواب سلام دیا اور کہا ای شخص تو کون ہی خواجہ نے کہا مین ایک مرد مسافر ہون مگر آپ فرمایئے کہ اس صحرا مین کیون تشریف لائے ہین اور اسم اقدس واعلیٰ کیا ہی مرآۃ نے کہا میرا نام مرآۃ صاف باطن ہی یہ جو سامنے آتش معلوم ہوتی ہی اسکی پشت پر میرا باغ ہی یہ آگ مین نے براے حفاظت روشن کی ہی مین روشنضمیر ہون جو کچھ گذرنیوالا ہوتا ہی ایک

ہفتہ پیشتر اُسکی خبر سب کو دے دیتا ہون اُسوقت مین اپنے مقام سے برائے تلاش عمرو اُٹھا تھا حالات
دریافت کرنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عمرو اس ہفتے مین ضرور آئیگا اور فساد پھیلائیگا خواجہ نے کہا عمرو کیا
چیز ہی اگر عمرو آئیگا تو زیادہ کیا کریگا اور بگڑکر کہان جائیگا ارے صاحب دلگی نہ کیجیے مراۃ نے ہنس کر جواب دیا
کہ عمرو ایک آدمی کا نام ہی وہ عیار ہی خواجہ نے کہا عیار کسے کہتے ہین مراۃ نے کہا وہ ایسا شخص ہی
جسنے لاکھون ساحرون کو جان سے مار ڈالا اور اُسکی موت دست ساحران سے نہین ہی وہ دشمن ساحران
ہی اگر یہان آئیگا تو ضرور فساد پھیلائیگا خواجہ نے کہا وہ سحر سب سے بڑھ کے جانتا ہی مراۃ نے کہا وہ
ساحر نہین ہی خواجہ نے کہا جب وہ ساحر نہین ہی تو آپ کیون خوف کرتے ہین اگر یہان آئے آپ سحر
کر دیجیے اُسکو گرفتار کرکے قتل کر ڈالیے مراۃ نے کہا اُسکی تو قضا ساحر کے ہاتھ سے ممکن نہین اور گرفتار
ہو جانا بھی امر آسان نہین ہی بہت مشکل ہی اگر وہ قتل ہو تو اہل اسلام کچھ بنا نہین سکتے ہین جو کچھ کام کرتا
ہی عمرو کرتا ہی وہ لوگ بھی شجاع تیغ زن صف شکن بہادر ہین لیکن نخلی ساحر ہین عمرو اگر ساحرون کو
قتل نہ کرے تو اہل اسلام کو لشکر ساحران پر فتح نہو خواجہ عمرو نے کہا مین بھی عمرو کو دیکھون کہ وہ کیسا
آدمی ہی کیون صاحب اُسکے کئی آنکھین ہین مراۃ نے کہا اے مرد مسافر تو بالکل احمق ہی مثل انسان کے وہ بھی
ہی خواجہ نے کہا مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون جہان عمرو ملجائیگا مجھے ضرور دکھا دیجیے گا مین اُس سے
کچھ باتین کرونگا مراۃ نے کہا اے شخص کیون اپنے مال و اسباب کے پیچھے پڑا ہی اگر عمرو مل جائیگا
تجھے قتل کرکے مال و اسباب اپنے قبضے مین کریگا مسافرت مین کوئی ایسا بھی نہین ہی جو تیری لاش
دفن کر دے طعمۂ زاغ و زغن ہو جائیگا اہل وطن تیرے منتظر رہینگے خواجہ نے کہا واہ جب مین اُسنے
کہونگا کہ مین آپکا دوست ہون تو وہ مجھے کیون قتل کریگا مراۃ نے کہا وہ ایسی دوستی سے روپیے
کو اچھا جانتے ہین خواجہ اور مراۃ یہ باتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین کہ سامنے سے ایک ہرن چوکڑیان
بھرتا ہوا نکلا خواجہ نے کہا اے مراۃ صاف باطن دیکھو عمرو آتا ہی مراۃ نے کہا کہان خواجہ نے کہا ابھی
ابھی میرے دیکھتے دیکھتے آدمی سے ہرن بنگیا ہی جلدی سے سحر کرو مراۃ تو اُسطرف متوجہ ہوا خواجہ نے
حلقے کمند کے اُسکے گلے مین ڈال دیے پلٹ کے چاہا کہ سحر کرے لپٹ کے خنجر مارا شکم اُس بیحیا کا چاک
ہوا اُسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا آوازین مہیب آنے لگین اُسی عالم مین ایک پنجہ گرا خواجہ عمرو کو اُٹھا لیگیا
خواجہ بہت کچھ تڑپے مگر پنجے نے نہ چھوڑا اُٹھا لیگیا خواجہ بیہوش ہوگئے تھے جب تھوڑی دیر کے بعد
آنکھ خواجہ کی کھلی اپنے کو ایک صحرا مین زیر نخل پایا دیکھا بہار تیغ قبا زانو پر سر لیے ہوئے بیٹھی ہی خواجہ
نے کہا اے بہار مین کہان ہون بہار نے کہا خواجہ آپ قریب شہر آتشخوار جادو ہین خواجہ نے کہا مجھے وہان سے کون
لایا بہار نے کہا خواجہ مین لے آئی اگر تھوڑی دیر آپ اور وہین ٹھہر جاتے تو بڑا غضب ہوتا پھر عمر بھر رستہ نہ کھلتا خواجہ
نے کہا اسکا کیا سبب ہی بہار نے کہا ملکہ صبح سحر نگاہ بیٹی مراۃ کی بلا کی ساحرہ ہی اُسے خبر ہوگئی تھی راستہ بند کرنا چاہتی تھی
پہلے راستہ بند کرتی پھر آپکی تلاش مین نکلتی آپ کو جہان پاتی زندہ نچھوڑتی خدا نے اپنا بہت بڑا فضل کیا کہ مین اُسوقت
وہان پہونچگئی اب یہانسے تھوڑی دور پر ایک پہاڑ ہی وہان ایک بت رکھا ہی روز صبح کو تمام اہل شہر اُسکے پوجنے
کو آتے ہین سب نے یہ مشہور کیا ہی کہ یہ اصل مین خداوند ہین مگر ابھی ظہور نہین فرمایا جب ظہور کامل فرماوینگے
تمام عالم کو اپنا بندہ بنائینگے وہین آتشخوار بھی آتا ہی وہانسے پانچ کوس پر آتشخوار کا باغ ہی اب آپ تشریف

لیجائیے مین پھر کسی وقت حاضر ہونگی ہمراہ رہنا میرا مناسب نہین ہی بہار تو یہ کہکر غائب ہوئی مگر خواجہ جو چلے تھوڑی
دیر مین اُس کوہ پر آکے پہونچے جہان وہ بت رکھا تھا دل مین خیال کیا کہ اب شہر مین یونہین چلے جانا مناسب
نہین ہی اس پہاڑ پر ٹھہرین اہل شہر کی کیفیت دیکھ لین یہ سوچ کے خواجہ اُس پہاڑ پر آئے دیکھا ایک حجرہ سنگ
سرخ کا بنا ہی اُسمین ایک بُت بڑا رکھا ہی خواجہ قریب اُس بُت کے گئے دیکھا برابر اُس بت کے ایک چاہ عمیق
بنا ہی خواجہ نے جھک کے اُس چاہ کے اندر دیکھا کچھ روشنی معلوم ہوئی کچھ آواز آدمیون کی فریاد و فغان
کی سنائی دی خواجہ حیران ہوئے کہ یہ کون فریاد کرتا ہی پھر سوچے ایسا نہو کوئی آفت آجائے یہان سے
ہٹ چلو اور عقب حجرہ سے نقب لگا کر نیچے اُس بُت کے مہرہ نقب توڑین اور وہین سے بیٹھ کے اہل شہر
سے گفتگو کرین یہ سوچ کے خواجہ نے ایسا ہی کیا اور بت کے نیچے آکے بیٹھے وہ رات تو یونہین بسر
کی جب صبح ہوئی تو سب کے پہلے عبادہ آتشخوار اُسطرف آیا اسنے خیال کیا کہ جب مین ادھر آتا ہون تو خداوند
کو سجدہ بھی کرلون یہ سوچ کے عیار کہ اسکا نام میمون تیز قدم ہی اوپر اُس کوہ کے آیا یہان خواجہ نے مہرہ نقب جو توڑا
تو بت کو بھی اندر سے خالی پایا خواجہ بہت خوش ہوئے اور بفراغت اُس بت کے اندر بیٹھے عیار نے آکے بت کو سجدہ
کیا اور ہاتھ باندھ کے عرض کرنے لگا کہ یا خداوند مین جسکی تلاش مین نکلا ہون وہ مجھے ملجائے خواجہ کہ بت کے اندر موجود ہین جیسے
ہی اسنے یہ بات کہی بت کے اندر سے آواز آئی کہ جا تیری مراد بر آئیگی عیار حیران حیران چہار جانب دیکھنے لگا بت مین سے
آواز آئی کیا چار و نطرف دیکھتا ہی ہنم خداوند عیار کانپ گیا اور کہا ای خداوند اب آپ ظہور فرمایئے سب کو اپنا جمال
دکھایئے بت مین سے آواز آئی کہ جاکر ہمارے بندہ خاص آتشخوار کو خبر کرو کہ خداوند نے یاد فرمایا ہی عیار وہان سے
دوڑا ہوا آتشخوار کے پاس آیا آتشخوار اُسوقت سو رہا تھا اسنے پانون دبا کے جگایا کل حال کہ سنایا آتشخوار جلدی مین آ
مقام سے اُٹھا میمون کے ہمراہ ہوا تھوڑے عرصہ مین اُس پہاڑ پر پہونچگیا اور پوجا کرنیوالے بھی آگئے تھے مگر خواجہ نے
کسی سے بات نہین کی جب آتشخوار آکے پہونچا تو اُسنے سجدہ کیا اور کہا خداوند حسب الطلب یہ آپکا بندہ حاضر ہی بُت مین
سے آواز آئی او بیوقوف قدرت اندھے نہین ہین روشنی یکسان دیکھتے ہین جب تو اپنے مکان سے چلا تھا اُسیوقت
ہمکو معلوم ہو گیا تھا اور جو لوگ پوجا کرنے آئے تھے یہ دیکھکے دنگ ہو گئے سب ایکطرف جمع ہونے لگے بُت مین سے آواز
آئی او بندو اسوقت تم سب کے ٹھہرنے کی یہان ضرورت نہین قدرت کچھ راز کی باتین اپنے بندہ خاص آتشخوار سے
کرینگے جب اِن باتون سے فراغت پائینگے تب تم سبھونکو بلائینگے بعضون نے کہا بھی کہ اگر قدرت کی مرضی ہو تو ہملوگ
باہر حجرے کے ٹھہرین بت مین سے آواز آئی کہ زیادہ باتین نہ کرو مقام ادب ہی چلے جاؤ آتشخوار نے کہا بھائیو ضد
نکرو چپکے چلے جاؤ یہ بھی کیا تمنے کسی اور کا معاملہ مقرر کیا ہی یہ قدرت کی بات ہی جو کچھ فرماتے ہین اُسکو
بسر و چشم بجالاؤ دیر نہ کرو باہر جاؤ سب لوگ مجبوری وہان سے سجدہ کرکے باہر آئے آتشخوار نے عیار سے
کہا دیکھو کوئی یہان نہ ٹھہرنے پائے عیار نے دیکھا سب باہر چلے گئے ہین میمون اندر آیا کہا حضور سب چلے گئے کوئی بھی وہان
باقی نہین ہی آتشخوار نے بت کے سامنے ہاتھ باندھ کے کہا اب کیا ارشاد قدرت ہی بت مین سے آواز آئی ای بندہ خاص
اب بے ہمارے ظہور کے انتظام درست نہوگا آج تک بہت سے بندے ہمارے دعوٰی خدائی کیا کیے مگر انتظام درست
نہ کیا اور نہ ہوسکا اول تو مسلمانون کے ہاتھ سے سامری پرستون کو ضائع کرایا اگر کسی قابل ہوتے ایسا کیون
ہونے دیتے دوسرے بہت سے طلسم برباد کرا دیے اب بے ظہور قدرت کچھ نہوگا ای بندہ خاص تو نے کیا انتظام کیا ہی آتشخوار نے
عرض کی کہ قدرت خوب جانتے ہین بت مین سے آواز آئی کہ واقعی تو نے بہت بڑا کام کیا جو سرداران اسلام کو گرفتار کیا مگر ایسا نہ ہو

کہ وہ لوگ تا زمان ظہور قدرت کو بھی مکر کرکے نگل جائین اور بغیر قدرت کو تکلیف ہو آتشخوار نے کہا کہ
وہ سحر مین ایسے مبتلا ہین کہ نکل نہین سکتے جسوقت جمشید ثانی مالک دربند بہارستان سلیمانی نے
اُنکو گرفتار کیا تو ایسا سحر کامل کرایا کہ آپ اگر خود بھی رہا کرنا چاہین تو بے چالیس روز کے سحر اُتر نہین سکتا
ہی بت مین سے آواز آئی کہ آتشخوار جمشید وغیرہ کو اطلاع دو کہ ہماری زیارت کو آئین اور اے آتشخوار کیا
تم ہمارا جمال باکمال دیکھوگے آتشخوار نے عرض کی خداوند مین بہت مشتاق ہون کہا کہ تم جمشید ثانی اور
مضراب ذی نواز کو بلا لاؤ قدرت انھین بھی جمال دکھائینگے آتشخوار جادو اُسی وقت سجدہ کرکے
پیچھے ہٹتا باہر آکے پرپرواز پیدا کرکے بروے ہوا اُڑتا ہوا چلا تمام دن اُڑنے مین بسر کیا قریب شام قصر
جمشید ثانی مین آکے پہونچا جمشید کے سامنے آیا سلام کیا جمشید نے کہا اے آتشخوار جادو مین تمکو
بلانے والا تھا میرا قصد ہی کہ لشکر اسلام مین اور جو کچھ سردار باقی رہگئے ہین اُنکو بھی گرفتار کرکے تمھارے
حوالے کرون تم اُنھین بھی لیجا کر قید کرو پھر جسدن فرمان خداوند تاریک چہار چشم ہو سبکو قتل کرین
آتشخوار جادو نے کہا مین آپ کے پاس فرستادۂ خداوند آیا ہون ہمارے قدیمی خداوند ہین ہم ایک
مدت سے سجدہ کیا کرتے ہین اب اُنکا وقت ظہور آگیا مجھے میمون تیز قدم سے بلوایا جب مین گیا تو
ایسے کلمات فرمائے کہ میری عزت بڑھی آپ کا ذکر مین نے کیا تھا قدرت نے حکم دیا کہ وہ بھی ہمارا
بندہ خاص ہی اُسکا بھی اسوقت یہان ہونا ضرور رہی ہم اُسکو بھی جمال دکھائینگے رتبہ اُسکا بھی بڑھائینگے جلد
اُسکو ہمارے ظہور کی اطلاع کرو بلکہ کہدو کہ سنتے ہی خدمت قدرت مین حاضر ہو اور مضراب ذی نواز
کو بھی بلایا ہی جمشید کو بہت تعجب ہوا کہا مین اسی وقت چلونگا خداوند کی زیارت کرونگا ایک خادم کو
مضراب ذی نواز کے پاس روانہ کیا اور حکم دیا کہ مضراب سے کہنا ابھی آنے ہمارے ساتھ چلے
جو لوگ وہان مصاحبان جمشید سے موجود تھے اس خبر کو سنکر سب نے کہا ہم بھی چلینگے آپسمین باتین
ہونے لگین کہ مضراب آکر پہونچا جمشید فوراً اُٹھ کھڑا ہوا مع سب ہمراہیون کے آتشخوار جادو کے
ہمراہ روانہ ہوا ایک روز کی مسافت طی کرکے شام کو مکان آتشخوار پر پہونچا آتشخوار اُسیوقت پہاڑ
پر آیا بت کو اس بیدین نے سجدہ کیا دست ادب جوڑکے عرض کی حضور جمشید ثانی مع مضراب
وغیرہ کے حاضر ہی اگر حکم ہو تو یہان حاضر کرون بت مین سے آواز آئی صبح کو جسے جمال باکمال قدرت
دیکھنا منظور ہو حاضر ہوکر شرف کونین حاصل کرلے آتشخوار جادو یہ سنکر واپس آیا جمشید سے آکر
کل کیفیت بیان کی اور کہا اب صبح کو تشریف لیچلیے گا جمشید کی خاطر سے آتشخوار نے اُس شب کو جلسہ
آراستہ کیا محفل شراب وکباب برپا کی یہان خواجہ نے باہر نکل کے بارگاہ دانیالی استاد کی اور
اپنی صورت ایک مرد ضعیف کی بنائی ڈاڑھی بہت بڑی لگائی سر پر تاج زرین کج رکھا نازنینان مہجبین
کو زنبیل سے نکال کے براے خدمتگذاری مقرر کیا چار جانب عود وعنبر روشن کیا جامہ پر تکلف زیب جسم
کرکے ایک نقاب باریک چہرے پر ڈالکے تخت پر بیٹھے نازنینان مہجبین مصروف خدمتگذاری ہوئین
یہان صبح کو جمشید ثانی ومضراب ذی نواز وآتشخوار جادو وچند مصاحبان جمشید اُس کوہ کیطرف
چلے آتشخوار چونکہ سب سے زیادہ واقف کار ہی سب کے پہلے پہاڑ پر چڑھا خوشبو ایسی اسکے دماغ مین
آئی کہ جو عمر بھر نہ سونگھی تھی خیال جو کیا تو ایک بارگاہ فلک جاہ استاد ہی کنیزان مرصع پوش مصروف

اہتمام ہین غلامان زرین کمر دست بستہ حاضر ہین سامنے ایک تخت زرنگار بچھا ہی اُسپر ایک مرد ضعیف صاحب
شوکت بصد نخوت لباس پرتکلف پہنے ہوئے تاج شہریاری سر پر رکھے بیٹھا ہی آتشخوار کی آنکھین جھپک
گئین دوڑ کے سجدہ کرنا چاہا ایک غلام نے آواز دی او بے ادب وہین ٹھہر کہان آیا ہی یہ کہکے پردہ بارگاہ
کا چھوڑ دیا آتشخوار نے کہا مجھسے کیا خطا ہوئی ہی جو حاضر ہونے سے روکا گیا خواجہ نے کہا کہ جمشید کو پہلے
بلاؤ غلام نے کہا جمشید ثانی کو خداوند طلب فرماتے ہین جمشید پردہ بارگاہ کا اُٹھا کے اندر آیا جھک
کے سجدہ کیا خواجہ نے کہا ای جمشید تونے بہت بڑا کام کیا کہ سرداران اسلام کو گرفتار کر لیا ہم تیرا بہت
بڑا مرتبہ کرینگے آ ہم تجھے اپنے عرش کی سیر کرا دین جمشید آگے بڑھا خواجہ نے گھنڈیان زنبیل کی کھول کر
جمشید سے کہا دیکھ جمشید نے جو دیکھا تو عجب کیفیت ہی بغور دیکھنے لگا خواجہ نے جب دیکھا کہ اب یہ
بالکل محو ہی چوتڑوں مین ہاتھ دیکر نذر زنبیل کیا ناظرین کو خیال ہوگا کہ خواجہ نے چالاک ثانی و
برق ثانی و قران ثانی کو زنبیل مین رکھ لیا ہی جمشید کو تو زنبیل مین ڈالا اور برق کو زنبیل سے
نکال کے جمشید کی صورت بنایا برق نے کہا اُستاد یہ آپ کہان ہین خواجہ نے کہا چپ رہ تجھے
کیا ہم کہین ہین اس کرسی پر بیٹھ جا برق تو بصورت جمشید کرسی پر بیٹھا خواجہ نے ایک غلام سے کہا
کہ اب مضراب کو بلاؤ غلام نے آواز دی کہ مضراب ذی نواز کو خداوند طلب فرماتے ہین مضراب
بھی پردہ اُٹھاکے بارگاہ کے اندر آیا جلدی سے جھک کے سجدہ کیا خواجہ نے اسکو بھی باتوں مین لگا کے
نذر زنبیل کیا اور چالاک ثانی کو نکالا اسکی صورت بنا کر ایک کرسی پر بٹھایا پھر آتشخوار جادو کو بلایا اسے
بھی نذر زنبیل کیا اور قران ثانی کو اسکی صورت بنا کر ایک کرسی پر بٹھایا میمون تیز قدم کو بلایا یہ بھی اندر آیا
اسے بھی خواجہ نے نذر زنبیل کیا اور پردہ بارگاہ کا اُٹھا دیا پہلے خواجہ نے جمشید ثانی کو زنبیل سے نکال کے
مسلسل کر کے سامنے باندھ دیا اور کوڑا لیکر سامنے کھڑے ہوئے اور کہا او جمشید ثانی منم خواجہ
عمر ثانی او مردود کرے سرداران لشکر اسلام کو گرفتار کر لیا اب لعنت کر سامری و جمشید پر اور
مذہب حق اختیار کر ورنہ زندہ نہ بچیگا جمشید سے خواجہ نے ایسی باتین تردید مذہب سامری پرستی کی
بیان کین کہ جمشید بصدق دل مسلمان ہوا اور عرض کی کہ خواجہ مین نے سامری و جمشید پر لعنت کی اور بصدق دل
مذہب اسلام قبول کیا خواجہ نے اسکی پیشانی کو دیکھا نور اسلام سے منور پایا رہا کر دیا اجازت دی کہ
جمشید تم کرسی پر بیٹھو جمشید کرسی پر بیٹھا خواجہ نے مضراب ذی نواز کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی باندھا
یہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا اسکو بھی خواجہ نے کرسی پر بٹھایا آتشخوار جادو کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی باندھ
کے خواجہ نے کہا او آتشخوار اب لعنت کر سامری و جمشید پر اور مذہب حق اختیار کر آتشخوار
نے انکار کیا خواجہ نے خنجر مارا کہ شکم اس ملعون کا چاک ہوا خواجہ نے میمون تیز قدم عیار کو زنبیل سے
نکالا یہ بصدق مسلمان ہوا اسیطرح خواجہ نے اور ہمراہیان جمشید کو زنبیل سے نکال کے مسلمان کیا جمشید نے
عرض کی کہ اب آپ میرے ہمراہ زندانخانے مین تشریف لیچلیے سردارون کو رہا کیجیے اور خدمت
صاحبقران مین چلکر میری عفو تقصیر کرا دیجیے خواجہ جمشید ثانی کے ہمراہ زندانخانہ کی طرف روانہ
ہوئے زندانخانے مین آکے سردارون کی جو کیفیت دیکھی خواجہ کو بہت صدمہ ہوا دیکھا سب شیران وغا
خاک پر پڑے ایڑیان رگڑ رہے ہین نہ ہاتھون مین طاقت نہ پاؤن مین قوت عجیب حالت ہی خواجہ بہت

پریشان ہوئے جمشید ثانی نے عرض کی آپ نہ گھبرائین یہ سب صاحب ابھی تندرست ہو جائینگے یہ کہکے مضراب کی طرف اشارہ کیا مضراب نے کمر سے ڈنکالی بجانا شروع کی دیر تک اسنے ڈبجائی سرداروں نے آنکھین کھولین اُٹھ کے بیٹھے مگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ آئی خواجہ نے کہا ای جمشید یہ شیر چل نہین سکتے اسکا کیا علاج ہی مضراب نے کہا ای خواجہ سحر نے انپر اسقدر تاثیر کی ہی کہ اب میرے اُتارے سے نہین اُتر سکتا ہی جمشید نے کہا خواجہ اب آپ لشکر مین تشریف لیجلیے یہ لوگ جام شفا کا پانی پینگے تب انکے ہاتھ پانون مین طاقت آئیگی یا صاحبقران اسم اعظم پڑھکر ان سب صاحبون پر دم کرین تب یہ سحر اُترے خواجہ نے جواب دیا کہ ای جمشید ثانی اب چلنے کی کیا تدبیر ہو جمشید نے فوراً بہت سے تخت سحر طیار کیے اور سرداران اسلام کو تختون پر لٹا کے برائے نگہبانی ایک ایک ساحر ایک ایک تخت پر مقرر کیا خواجہ سے کہا آپ بھی ایک تخت پر تشریف رکھیے خواجہ نے کہا ای جمشید مین خزانہ کی تلاش مین ہون آتشخوار جادو نے اپنی عمر بھر پیدا کیا آخر سب اسنے کیا کیا جمشید نے خواجہ کو مکان آتشخوار مین پہونچایا خواجہ نے سب مال و اسباب اسکا لوٹ لیا اور تخت پر سوار ہوکے مع جمشید ثانی و مضراب ذی نوانہ و میمون تیز قدم و دیگر مصاحبان جمشید ثانی و سرداران اسلام کو لیکر لشکر صاحبقران کیطرف چلتے ہین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان لشکر اسلام کے بیان کیے جاتے ہین

کہ جب صاحبقران ثانی نے خواجہ عمرو ثانی کو برائے تلاش سرداران اسلام روانہ کیا اور آپ بھی ایک سمت مع چند سرداروں کے برائے شکار روانہ ہوئے لشکر کو اُسی مقام پر اس خیال سے چھوڑا کہ جبتک خواجہ نہ آئینگے اور خبر بدیع الزمان وغیرہ کی نہ معلوم ہوگی تب تک کوئی بندوبست جنگ نہوگا مگر علامہ بنت دامہ کہ یہ بھی بخوف مسلمانان اسی طلسم مین آکے پوشیدہ ہوئی اسنے جو زمرد ثانی کی خبر سنی برائے ملاقات زمرد آئی زمرد ثانی اپنے کمرے مین بیٹھا تھا علامہ دریافت کرکے اسکے پاس پہونچی پہلے کیفیت افلاک جادو کے قتل ہونے کی زمرد نے بیان کی علامہ بہت روئی پھر سب کیفیت زمرد ثانی نے اپنے آنیکی بیان کی اور یہ بھی کہا کہ چند سرداران اسلام کو جمشید ثانی نے گرفتار بھی کرلیا ہی اور بہت سے لوگ لشکر کے زیر کوہ اُترے ہوئے ہین بلکہ مین نے یہ خبر پائی ہی کہ خود حمزہ ثانی بھی آئے ہین کہین شکار کو گئے ہین خبر گرفتاری سرداران سنکر برائے انتظام لشکر تشریف لائے ہین علامہ نے کہا ای زمرد مجھے کسی سے خوف نہین ہی مگر وہ مکار تو نہین ہی زمرد نے کہا کون علامہ نے کہا نام نہ لونگی نہین وہ ابھی آجائیگا زمرد نے کہا عیار حمزہ علامہ نے کہا ہان اُسی کو پوچھتی ہون اُسی کے خوف سے یہان آکے پوشیدہ ہوئی ہون ابتک یہی خوف ہی کہ ایسا نہو وہ آکے مجھے قتل کرڈالے کیونکہ مین نے یہان آکے خداوند تاریک سے اپنا حال بیان کیا خداوند نے مجھے بڑا مرتبہ دیا ایک در بند کا مالک کیا مگر یہ بھی فرما دیا کہ عمرو تیرا قاتل ہی قدرت سو برس پیشتر یہ تقدیر کرچکے اور اب اس تقدیر کا منقلب ہونا ممکن نہین مین نے لاکھ لاکھ خداوند سے کہا کہ یہ تقدیر پلٹ دیجیے مگر اُنھون نے سماعت نہ فرمایا مین نے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ وہ مجھے کب ہلاک کریگا خداوند نے فرمایا اسی ہفتہ مین مجھے اسی کا بہت بڑا اندیشہ ہی طلسم سے باہر نہین جاتی ہون کسی کو اپنے پاس آنے نہین دیتی تکلیف گوارا ہی اپنے کل کام خود ہی کرلیتی ہون کنیزون کو باغ مین بھیجہ یا ہی دیکھون کیا ہوتا ہی اسوقت ڈرتے ڈرتے تمھارے پاس آئی مگر قلب کی یہ کیفیت ہی کہ تجھیر

مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ تمھین تو میرے قاتل نہو زمرد ثانی نے ہنس کر کہا تم اتنی بڑی ساحرہ ہو کر ایک
غیر ساحر سے ڈرتی ہو ابھی اشارہ کردو تو جاکر رہجائے ہمت نہ ہارو جا کر لشکر مین دیکھو اگر وہان ملے
قریب نہ جاؤ دور سے سحر کرکے مار ڈالو علامہ نے کہا مین جسوقت اُسکی صورت دیکھ لیتی ہون میرے
قلب کی عجب کیفیت ہو جاتی ہے اُس اضطراب مین سحر کرتے بن نہین پڑتا مجھسے تو یہ کبھی نہ ہوگا کہ مین اسوقت
جاؤن اور اگر وہ مل جائے تو سحر کرکے مار ڈالون اگر وہی کسی جگہ مجھے مار ڈالے تو میری جان مفت
مین جائے زمرد ثانی نے کہا تمھین اختیار ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک سرکارے نے زمرد سے
آکے کہا کہ آپ کو خداوند طلب فرماتے ہین اور ملکہ علامہ بن دمامہ کو بھی یاد کیا ہے یہ دونون وہان سے
اٹھ کے پاس تاریک چہارچشم کے آئے زمرد نے پہلے تاریک کو سجدہ کیا پھر علامہ بن دمامہ
نے اسکے قدمون سے آنکھین ملین روشن قیاس نے زمرد کو اپنے پاس بلاکے ایک کرسی پر بٹھایا
علامہ بھی بیٹھی زمرد نے کہا خداوند نے مجھے کیون طلب فرمایا ہے تاریک نے کہا اے زمرد ثانی
جمشید ثانی تو نہین معلوم کہان گیا ہے میرا قصد یہ تھا کہ اگر جمشید ہوتا تو اُسکو حکم دیتا کہ بقیہ سرداران
اسلام کو مع حمزہ ثانی کے گرفتار کرلے جب وہان گرفتار کرلیتا مین سب کو قتل کر ڈالتا کیونکہ ان
لوگون کا زندہ رہنا اچھا نہین ہے انکی ذات سے ہمیشہ فساد برپا رہتے ہین زمرد نے کہا اگر جمشید ثانی
تشریف نہین رکھتے ہین تو قدرت کو ہر طرح کا اختیار ہے کسی اور کو تجویز فرما دیجیے وہ جاکر سب کو گرفتار
کر لائے تاریک نے علامہ بن دمامہ کیطرف دیکھکر کہا اے علامہ تم جاؤ اور بقیہ سرداران اسلام
کو جسطرح بن پڑے ابھی گرفتار کر لاؤ علامہ نے کہا خداوند مین نہین جاؤنگی مجھے ہر وقت خیال عمرو سے
چین نہین ہے اگر مین جاؤن اور وہ کوئی مکر کرکے مجھی کو قتل کر ڈالے تو مفت مین میری جان جائے تاریک
نے ہنسکر جواب دیا کہ ابھی قدرت نے اس امر کی تقدیر نہین کی ہے قاتل تو تمھارا وہ ضرور ہے مگر آج
نہین کچھ بنا سکتا ہے تم بیخوف لشکر مین جاؤ سردارون کو گرفتار کرکے لاؤ مین نے خبر منگائی تھی کیفیت معلوم ہوئی
کہ عمرو یہان نہین ہے علامہ بن دمامہ ڈرتے ڈرتے اُٹھی کہا یا خداوند ذرا میری تقدیر مضبوط کر دیجیے
تاریک چہارچشم نے کہا اے علامہ تو جا اسوقت تجھسے کوئی بول نہین سکتا ہے علامہ چلی اپنے مقام پر
آئی سحر کرکے ایک تخت بنایا اُسپر اسباب سحر لادکے آپ تخت پر بیٹھی طرف لشکر اسلام کے چلی تھوڑے عرصہ
مین تخت قریب لشکر پہونچا علامہ نے باران سحر برسانا شروع کیا جسپر ایک قطرہ اُس پانی کا پڑا بیہوش
ہوگیا تمام سرداران لشکر اسلام بیہوش ہوکے گرے جو خیمون مین بیٹھے تھے وہ اُن لوگون کے دیکھنے کو باہر نکلے
وہ بھی بیہوش ہوئے جب علامہ تمام لشکر کو بیہوش کر چکی تو اسنے کچھ ساحر طلب کیے ایک کنیز کو ایک پرچہ
دیکر روانہ کیا طلسم سے بہت سے ساحر آکر موجود ہوئے علامہ نے کہا ان سب کو اُٹھا کے طلسم مین پہونچا دو
ہم بھی آتے ہین جو مناسب سمجھین گے وہ انکے واسطے کرینگے وہ ساحر سرداران اسلام کو لیکر روانہ
ہوئے علامہ بھی انکے بعد چلی ساحرون نے سب سردارون کو لاکے ایک زندانخانے مین بند کر دیا علامہ
کے انتظار مین بیٹھے تھوڑی دیر مین علامہ بھی آکے پہونچی ساحرون سے کہا سردار کہان ہین سب نے کہا
اس زندانخانے مین بند ہین علامہ نے سب سردارون کو مسلسل کیا اور سحر کامل اپنا اُتار لیا بر ایسے
نام سحر کر دیا کہ قید توڑ نہ سکین سب کو کشان کشان لیکر سامنے تاریک چہارچشم کے چلی یہان زمرد ثانی

اور نجگان وزیر زمرد اور حکیم روشن قیاس وزیر اعظم تاریک چہار چشم کرسیون پر بیٹھے ہین گرد ناز نینان مہ جبین زہرہ تمکین بصد ناز و ادا متمکن ہین دور شراب چل رہا ہی مطربان خوش گلو حاضر ہین محفل رقص و سرود برپا ہی تاریک گانا سننے مین محو بیٹھا ہی کہ علامہ نے آکر سلام کیا سجدے کو سر جھکایا تاریک نے دیکھا کہ علامہ بن دمامہ آگے آگے پشت پر سرداران اسلام مسلسل چلے آتے ہین تاریک نے خوش ہوکے کہا ای علامہ بہت بڑا کام کیا ہی ہم تیرا مرتبہ بہت بڑا کرینگے علامہ نے کہا سب قدرت کے اقبال سے ہوا تاریک نے علامہ سے کہا کہ ان قیدیون مین حمزہ بھی ہی اور شہنشاہ گوہر کلاہ بھی ہی علامہ نے کہا یا خداوند نہ اسمین حمزہ اور نہ شہنشاہ ہین تاریک نے کہا ای علامہ حاصل نہ ہوا حمزہ اور شہنشاہ کا بڑی بات ہی کیونکہ میری خوشی جب ہوگی جب شہنشاہ اور حمزہ ثانی کو گرفتار کرو علامہ نے کہا خداوند شہنشاہ اور سرداران نامی حمزہ کے ہمراہ ہین حمزہ برای شکار گیا ہی اور عیار اُسکا تلاش مین شاہزادہ بدیع الزمان وغیرہ کے گیا ہی تاریک نے کہا ایک عیار نہین اگر سو عیار بھی جائین ہرگز تا بہ قید بدیع الزمان نہ پہونچین اب جو کوئی برای تلاش گیا ہوگا زندہ پلٹ کے نہ آئیگا مفت مارا جائیگا اول تو وہانتک پہونچنا دشوار ہی اور اگر کوئی پہونچ بھی جائے تو وہان بندگان خاص قدرت ایسے ایسے موجود ہین جنسے جان بچانا بہت دشوار ہی علامہ خاموش ہو رہی تاریک نے کہا ای علامہ اب تم حمزہ ثانی اور شہنشاہ اور جملہ سرداران نامی جو ہمراہ حمزہ ثانی کے ہین اُنکو کسی طرح گرفتار کرو علامہ بن دمامہ نے کہا یا خداوند حمزہ جب یہان آئیگا اور سردارون کو نہ پائیگا ضرور کچھ فساد پھیلائیگا اُسوقت اُسکو گرفتار کرلینگے اور اگر تلاش حمزہ مین جائینگے تو پریشان ہونگے دیکھیے حمزہ پر کیا معرکہ گذرتا ہی زندہ بھی پلٹتا ہی یا نہین تاریک نے کہا اچھا ان لوگون کو کسی مقام محفوظ پر قید کرو اور محافظون سے منع کردو کہ انکے پاس کوئی نہ جائے ایسا نہو کہ یہ لوگ کچھ مکر پھیلائین علامہ نے کہا خداوند اب یہ لوگ کوئی مکر نہین کرسکتے ہین یہ کہکر ساحرون سے کہا کہ انکو لیجاؤ قید کرو ساحر تو ان سردارون کو لیکر وہان سے ایک زندانخانے مین آئے اور سب کو قید کیا کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب حال صاحبقران ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ امیر مع شہنشاہ گوہر کلاہ و دیگر سرداران نامی بحیلہ شکار برای تلاش بدیع الزمان وغیرہ روانہ ہو شکار کھیلتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ایک چار دیواری سنگ سفید کی امیر کو نظر پڑی امیر نے شہنشاہ سے فرمایا کہ یہ عمارت کیسی ہی شہنشاہ نے عرض کی کہ مین خلاصہ نہین عرض کرسکتا ہون اگر حکم ہو تو قریب جاکے تحقیق کرون امیر نے فرمایا ای شہنشاہ اگر تکلیف نہو تو قریب جاؤ تحقیق کرو شہنشاہ گوہر کلاہ صاحب عزت و جاہ اسپ صبا رفتار کو چھیڑ کر طرف اُس چاردیواری کے متوجہ ہوئے قریب پہونچ کے دروازے کی تلاش مین دیوار کے گرد پھرنے لگے جب دور ختم ہوا اور دروازہ نظر نہ آیا شہنشاہ ازبسکہ وعدہ کرکے امیر سے آئے ہین کہ مین ضرور کیفیت تحقیق کرونگا مقتضای جرأت نہوا کہ یوہین پلٹ جائین گھوڑا بہت دوڑا ہٹتا لیگئے وہان جاکر گھوڑے کو گرمایا قریب دیوار باغ کے پلٹا لیگئے تین بار اسی طور سے گھوڑے کو گرما کر قریب دیوار آئے اور پلٹ گئے چوتھی مرتبہ گھوڑے کو رانون مین داب کر باگ ڈھیلی کی تازیانہ کیا گھوڑے نے طرارہ بھرا دیوار کو پھاند کر پار پہونچا اب جو شہنشاہ نے نگاہ کی عجب مقام فرحت افزا پایا

دیکھا ایک باغ سراپا بہار عجائب و غرائب سے مملو پتھر کے ترشے ہوئے درخت نہرین بجاے آب ایک آئینہ کلان رکھا ہی اُسپر لہرین ترشی ہوئی ہین بجاے قطرات آب فوارے سے موتی بہ تسلسل گرتے ہین طائر بھی پتھر کے ترشے ہوئے درختون پر بیٹھے ہین شہنشاہ یہ کیفیت دیکھتے ہوئے حیران حیران چلے جاتے تھے کہ ایک طرف نگاہ جو کی دیکھا ہزارہا سر آدمیون کے ڈھیر ہین لیکن سب پتھر کے ہین ایک جانب دھڑ بھی پڑے ہین لیکن وہ بھی پتھر کے ہین شہنشاہ کو بہت تعجب ہوا حیران ہوئے کہ یاالٰہی یہ کیا معرکہ ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا نہ کوئی نظر آتا ہی جس سے کچھ حقیقت دریافت کرون اس سوچ مین چلے جاتے تھے کہ دیکھا ایک تصویر سنگ سفید کی ایک درخت کے سایے مین کھڑی ہی مگر تصویر سے حسن ظاہر ہی سر پر اُس تصویر کے ایک ہما سایہ فگن ہی لیکن وہ بھی پتھر کا ہی شہنشاہ کی جو نگاہ اُس تصویر پر پڑی بیساختہ منھ سے آہ نکل گئی دونون ہاتھون سے کلیجہ تھام لیا گرتے پڑتے قریب اُس تصویر کے آئے چہرہ پر جو نگاہ کی تاب نظارہ جمال نہ لاسکے لڑکھڑا کر گرے بیہوش ہوگئے شہنشاہ کو یہان عرصہ جو ہوا امیر تاقی نے اور ایک سردار کو روانہ کیا وہ بھی آکر اسی کیفیت مین مبتلا ہوا اسی طور سے امیر نے باری باری سب سردارون کو روانہ کیا آخرکار مجبور ہو کے آپ اندر باغ کے آئے کل کیفیت دیکھتے ہوئے امیر اُس تصویر کے قریب پہونچے دیکھا واقعی ایسا حسن آجتک نگاہ سے نہین گذرا عجب حسن خداداد ہی امیر بھی بڑی دیر تک اُس تصویر کی حسن و خوبی کو دیکھا کیے مگر ان وجہون سے بیہوشی ذرا طاری نہ ہوئی اول صاحب اسم اعظم ہین دوسرے جام شفا امیر کے پاس ہی امیر پر اُسکے حسن نے کچھ اثر نہ کیا تھوڑی دیر تک محو نظارہ رہے بعد چندے عرصہ کے آگے بڑھے تھوڑی دور چلکر دیکھا کچھ لوگ پتھر کے معلوم ہوتے ہین امیر اُنکے قریب آئے دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ اور دیگر سرداران نامی از سرتاپا پتھر کے بن گئے ہین امیر بہت متردد ہوئے اسم اعظم پڑھکر شہنشاہ گوہر کلاہ پر دم کیا جام شفا کا پانی بھی سب پر چھڑکا سب حالت اصلی پر آئے امیر نے کیفیت دریافت کی شہنشاہ نے عرض کی کہ مین نے ایک تصویر دیکھی ہی نہایت حسین اسقدر محو دید ہوا کہ غشی طاری ہوئی اب آنکھ کھلی تو آپ کو اپنے قریب پایا امیر نے ارشاد کیا ای شہنشاہ یہ کون مقام ہی اسکا کیا نام ہی کوئی طلسم ہی کسی ساحر کا مکان ہی شہنشاہ نے عرض کی یا صاحبقران نہین معلوم کیا ہی تھوڑی دیر یہان پھریے کچھ حال معلوم ہوجائیگا امیر نے ارشاد کیا کہ اُس تصویر کے پاس چلو اُسپر اسم اعظم دم کرین دیکھین کیا ہوتا ہی امیر اور سب سرداران نامی پاس اُس تصویر کے ٹہلتے ہوئے آئے امیر نے اسم اعظم پڑھکر اُس تصویر پر پھونکا تصویر جلنے لگی تھوڑی دیر کے بعد جب تصویر جل چکی تو اُس خاک سے ایک طائر پیدا ہوا اُڑ کے چلا تھا کہ امیر نے تیر مارا طائر کے سینے پر پڑا طائر زمین پر گرا تڑپنے لگا تڑپتے تڑپتے غائب ہوگیا امیر حیران ہوئے کہ یہ کیا معرکہ ہی اس فکر مین کھڑے ہوئے تھے کہ تمام نخل جلنے لگے دیوارین باغ کی گرین تھوڑی دیر مین سناٹا ہوگیا نہ وہ باغ رہا نہ وہ درخت رہے نہ وہ تصویرین رہین امیر نے جب اپنے کو ایک میدان مین پایا مجبور ہو کے شہنشاہ سے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی معلوم ہوتا ہی وہ جو تصویر ببرکت اسم اعظم جل گئی وہی بانیے طلسم تھی لیکن کچھ قیدی رہا ہوئے کچھ نہین ہوئے نہین معلوم یہ کیا تھا اگر اب کوئی باقی نہین رہا شہنشاہ نے چاہا گھوڑا بڑھائین کہ ایک برق چمکی سب کی آنکھین بند ہوگئین پنجہ آسمان سے گرا شہنشاہ کو اُٹھا لیگیا سب نے آنکھین کھولے تھے جو دیکھا اسپ شہنشاہ کو تل پایا امیر

کو نہایت افسوس ہوا اسنب سے فرمایا غضب ہوا نہین معلوم کون دشمن تھا شہنشاہ کو لیگیا امیر اس فکر و تردد مین آگے بڑھے کہ دیکھا ایک ابر گلنار آسمان پر معلوم ہوتا ہی امیر اُسطرف متوجہ ہوئے تھوڑی دیر مین وہ ابر قریب آکر شق ہوا دیکھا بہت تخت ہین ہر ایک تخت پر ایک ایک شخص بیٹھا ہی بعد اُن تختون کے ایک تخت پر خواجہ عمر ثانی بیٹھے ہین اُسکے بعد اور ایک تخت ہی اُسپر ایک مرد ضعیف بیٹھا ہی امیر نے خوش ہوکے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ خواجہ تو بڑے سامان سے آئے ہین امیر یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نے آکے سلام کیا جمشید نے بھی تخت سے اُترکے اپنے ہاتھ رومال سے باندھے صاحبقران کے قدمون پر گرا امیر نے سر سینہ سے لگایا ہاتھ کھولے تخت کے سامنے آئے امیر نے دیکھا بدیع الزمان وغیرہ تختون پر بیحس و حرکت پڑے ہین ان لوگون نے جو امیر کو دیکھا آبدیدہ ہوکے سلام کیا امیر نے فوراً آب جام شفا سب کو پلایا حواس درست ہوئے ہوش آیا سب سردار اُٹھ بیٹھے خواجہ نے کل کیفیت امیر سے بیان کی امیر نے خواجہ کی بہت تعریف کی بعد مین یہ بھی کہا کہ خواجہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ ہمکو ایک لحظہ بھی دلجمعی سے نہین گذرتا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران خیر تو ہی امیر نے اپنا شکار کے لیے آنا اور چار دیواری مین جانا اور وہان کی سب کیفیت آخر مین شہنشاہ کا گم ہونا بیان کیا خواجہ کو بھی افسوس ہوا مگر جمشید نے اور ملکہ بہار تنگ قبا نے کہا کہ یا صاحبقران آپ نہ گھبرایئے شہنشاہ انشاءاللہ تعالے بہت جلد آپ سے ملینگے بہار تنگ قبا نے خواجہ سے مخاطب ہوکے کہا کہ خواجہ آپ نے ملاحظہ فرمایا یہ کسکی حرکت ہی اور شہنشاہ کو کون لیگیا اور یہ کسکا باغ تھا خواجہ نے جواب دیا کہ ای بہار تنگ قبا مین نہین واقف کہ یہ باغ کسکا ہی بہار نے کہا یہ باغ ملکہ صبح سحر نگاہ کا ہی اور وہی شہنشاہ کو لیگئین خواجہ نے کہا ملکہ صبح سحر نگاہ کسکا نام ہی بہار نے کہا خواجہ صبح سحر نگاہ دختر مراۃ صاف باطن ہی جسکا ذکر مین نے آپ سے کیا تھا خواجہ نے کہا ای بہار تنگ قبا وہانتک کیونکر پہونچین بہار نے کہا خواجہ وہان جانا بہت مشکل ہی صبح سحر نگاہ ساحرہ زبردست ہی باغ اُسنے نگاہ مردم سے پوشیدہ کیا ہی اگر کوئی وہانتک جائے بھی تو باغ نظر نہ آئیگا خواجہ آپ صبر فرمایئے مین جانتی ہون کہ صبح سحر نگاہ جمال شہنشاہ پر فریفتہ ہوئی ہی وہ کسی طرح کی گزند نہین پہونچائیگی بلکہ عجب نہین کہ مسلمان ہوجائے شہنشاہ کے ہمراہ لشکر مین آئے خواجہ نے کہا ای بہار اگر وہ باغ نظر مردم سے پوشیدہ ہی تو اُسکی حد تک صاحبقران کو پہونچا دو صاحبقران اسم اعظم پڑھینگے کیا عجب ہی کہ باغ ظاہر ہوجائے بہار نے کہا ہان یہ امر ممکن ہی کہ مین حد باغ تک صاحبقران کو پہونچا دونگی خواجہ نے صاحبقران سے آکے کل کیفیت بیان کی صاحبقران نے کہا خواجہ جمشید ثانی کہتے ہین کہ آپ خاطر جمع رکھیے مین اسکا انتظام کرلونگا مگر ابھی دو چار روز صبر کیجیے دیکھیے کیا ہوتا ہی میرا گمان یہ ہی کہ صبح سحر نگاہ جمال جہان آرای شہنشاہ گوہر کلاہ پر عاشق ہوئی ہی عجب نہین ہی کہ مسلمان ہوجائے اور شاہزادے کے ہمراہ آئے خواجہ خموش ہو رہے جمشید نے کہا خواجہ مین نے سنا ہی کہ آپ نی خوب بجاتے ہین مین بہت مشتاق ہون اگر اسوقت کچھ شغل فرمایئے تو مین عنایت ہی خواجہ نے اپنے معمولی عذرات پیش کیے جمشید ثانی نے بہت کچھ مال و اسباب نذر کیا خواجہ نے نی نکالی اور یہ غزل بجانا شروع کی غزل

جب کوئی شمع جل رہی ہو پھر دھوان کیونکر نہو
کیا تعجب سوز الفت ہو جو دل مین غیر کے
سوز دل سے لب پہ آہ ای جان جان کیونکر نہو
وہ تو پتھر ہی پھر آگ اسمین نہان کیونکر نہو

بھر چکے میرے جسم مین جب آتش عشق بتان
پھر زمین کو کی قابل آسمان کیونکر نہو
راہ مین جب چھوٹکر رہجائے پھنسا ناتوان
کاوش اُسکو بھی تو ہی خوش وہ جوان کیونکر نہو
زیور گل لاکے رکھا بار احسان غیر نے
شمع کے کالکے منہ مین زبان کیونکر نہو
پوچھکر وہ پھر مری تربت سے گرجا مین جواب
عاشق پیر آگے ہم ایسا جوان کیونکر نہو
ہر فصیحان زمانہ کی تجھے صحبت نصیب

پھر رگون مین خون کے بدلے دھوان کیونکر نہو
آئی رنجش مین مرے آگے جو وہ پردہ نشین
پھر جرس کیطرح نالان کاروان کیونکر نہو
سوز الفت مین نکلتی ہی برابر منہ سے آہ
سچ ہی تیرے طبع نازک پر گران کیونکر نہو
جب اکیلا گھر سے نکلے دنکو وہ پردہ نشین
پھر وہان گور مین قفل زبان کیونکر نہو
اُنکی قسمت کا ملا ہو جب مجھے رنج و الم
آبرو تو خوش بیان شیرین زبان کیونکر نہو

پھوٹلے جب خون شہیدانکی شفق ہر صبح و شام
پھر غبار دلکا پردہ درمیان کیونکر نہو
آسمان پیر جب مجھپر کرے جور و ستم
خاک تو جلکر نہین ہی پھر دھوان کیونکر نہو
محفل جانانہ مین پروانونسے کچھ کہنے کو ہی
گرد اُسکے میرے آہ بکا دھوان کیونکر نہو
ثانیئے خلد برین اے حور ہے کوچہ ترا
پھر مری راحت نصیب دشمنان کیونکر نہو

خواجہ نے اس طور سے یہ غزل بجائی کہ جمشید ثانی کی عجب حالت ہوگئی مضراب ذی نواز نے دست بستہ عرض کی کہ خواجہ مین سنے فن ذی نوازی کو ایسا حاصل کیا کہ اسکے ذریعہ سے انسان کو مبہوت کر کے سحر مین گرفتار کرلیتا ہون لیکن یہ بات آجتک کسی اُستاد مین نہین پائی واقعی آپ اس فن مین یکتاے روزگار ہین تھوڑی دیر تک یہ صحبت رہی آخر مین صاحبقران نے فرمایا ای جمشید میرا ارادہ ہی کہ کسی طور سے اس طلسم کو فتح کرون اور زمرد بیدین کو یا تو قتل کرون یا مسلمان کرون بعد اسکے خانہ کعبہ چلا جاؤن چونکہ تم واقف کار طلسم ہو اسلیے تمسے اس معاملے مین راے لیتا ہون جو مناسب جانو وہ کہو جمشید نے دست بستہ عرض کی یا صاحبقران فتاحی اس طلسم کی بہت مشکل ہی گو کہ بنیان طلسم نے پتہ طلسم کشا کا مع نام کے تحریر کر دیا ہی لیکن بہت دشوار ہی صاحبقران نے فرمایا ای جمشید طلسم کشا کون ہی جسکا نام بانیان طلسم نے قبل سے تحریر کر دیا ہی جمشید نے عرض کی حضور فتاحی اس طلسم کی شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کے نام ہی اگر یہ کد و کاوش فرمائینگے تو ضرور یہ طلسم فتح ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کوشش تو بہت اچھی طرح کرینگے آگے مرضی خدا جو وہ چاہیگا وہ ہوگا مگر ای جمشید طریقہ اس طلسم کا کیا ہی جمشید نے عرض کی یا صاحبقران در بند اول تو فتح ہوگا جب مین جاؤنگا وہان کے سب عجائبات بتاؤنگا راستہ ظاہر ہو جائیگا مگر ابھی پانچ در بند اور باقی ہین جب اُنسے خدا نجات دیگا تب لوحدار جادو تک رسائی ہوگی لوحدار کو قتل کرنا بہت مشکل ہی صاحبقران نے فرمایا کیون مشکل کا کیا باعث ہی کیا وہ روئین تن ہی جمشید نے عرض کی یہ مجھے نہین معلوم نہین یہ جانتا ہون کہ لوحدار عورت ہی یا مرد ہی سنتا ہون کہ لوحدار کو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی مگر شہنشاہ کی اب خبر لینا ضرور ہی کیونکہ جبتک وہ نہ آئینگے طلسم مین کوئی نہین جائیگا اگر تم جاؤ اور شہنشاہ سے کل کیفیت بیان کرو بلکہ یہ بھی کہدو کہ آپ کو براے فتاحی طلسم جانا ہوگا تشریف لیچلیے کیسے ہی عیش مین مصروف ہونگے مگر یہ خبر سنکر فوراً چلے آئینگے جمشید نے کہا غلام صبح کو ضرور جائیگا جسطرح بن پڑیگا شاہزادے کو لائیگا یہ کہکر جمشید رخصت ہوا اپنی بارگاہ مین آکے سو رہا صاحبقران نے بھی آرام فرمایا رات قدرے باقی تھی تھوڑے عرصہ مین صبح ہوگئی جمشید ثانی تو رات ہی کو صاحبقران سے رخصت ہوچکا تھا صبح ہوتے ہی پر پرواز پیدا کر کے طرف باغ ملکہ صبح سحر نگاہ روانہ ہوا ساحر زبردست ہی راستہ طی کر کے تھوڑی دیر کے بعد باغ کے قریب پہونچا کچھ دانے پاس کے طرف باغ کے پھینکے دھوان اُٹھنے لگا چند عرصہ مین وہ دھوان موقوف ہوا جمشید نے دیکھا

کہ باغ ملکہ صبح سحر نگاہ کا ظاہر ہوا جمشید باغ کے اندر چلا آیا سیدھا بارہ دری کے قریب پہونچا ملکہ کو کنیزون نے
خبر دی کہ حضور جمشید ثانی نے سحر کرکے آپ کے سحر کو مٹایا اور باغ کو ظاہر کردیا ہے آپ اندر باغ کے
چلا آیا ہے جو کوئی بولتا ہے اُسکو سحر کرکے جلا دیتا ہے ملکہ اُسوقت بصد عیش و خوشی شہنشاہ گوہر کلاہ کے ہمراہ مشغول
میکشی تھی اسنے جو یہ خبر سنی نہایت ناگوار ہوا کنیزون سے کہا کہ جمشید کو کیا ہو گیا ہے یہ کہکے باہر آئی جمشید نے
اسکو آتے جو دیکھا ایک گولا ہاتھ مین لیکر کچھ اسم سحر پڑھ کے اسکی طرف پھینکا اسنے گولے کی جانب اشارہ کیا گولا
زمین پر پھٹ کے گرا صبح نے کہا ای جمشید تمھین کیا حاصل ہوا جو ہمارے سحر کو خراب کیا باغ کو ظاہر کردیا اور
بے تکلفانہ یہان چلے آئے جمشید نے کہا ای صبح سحر نگاہ خیر اسی مین ہے کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو میرے حوالے
کرو مین اُنکو لے جاؤن صاحبقران بہت متردد ہین صبح نے کہا مین شہنشاہ کو ہرگز نہ دونگی جمشید نے
کہا ای صبح بہت پچتاؤگی صبح نے جواب دیا کہ ای جمشید مین نے شاہزادہ سے عہد کیا ہے کہ مین آپ کے ہاتھ
سے طلسم بہارستان سلیمانی فتح کرادونگی جبتک مین آپ کو نکلنے کی اجازت نہ دون آپ باہر نہ نکلیے کیونکہ
آپ کا نام کتاب مین تحریر ہے کہ فتح اس طلسم کا شہنشاہ ہے اگر آپ کو کوئی دیکھ لیگا قید کر لیجائیگا پھر عمر بھر رہائی
ممکن نہو گی جمشید نے کہا ای صبح تم مجھے دشمن سمجھتی ہو صبح نے کہا اگر تم نے مکر کیا ہو یہ باتین ہو رہی تھین کہ
شہنشاہ بھی آکر کھڑے ہوگئے جمشید نے جو صورت شہنشاہ کو دیکھا حیران ہو گیا جھک کے سلام
کیا شہنشاہ نے جواب سلام دیا اور کہا آپ یہان کیون تشریف لائے ہین جمشید نے عرض کی کہ آپکو
صاحبقران نے طلب فرمایا ہے بہت گھبرا رہے ہین اور سردار بھی رہا ہوکے آئے ہین آپ کا چلنا ضرور
ہے شہنشاہ نے صبح سحر نگاہ سے کہا کہ ای ملکہ اب ہمکو جانے دو صاحبقران نے یاد فرمایا ہے اگر نہ جائینگے
وہ آزردہ ہو جائینگے علاوہ چند سردار رہا ہوکے آئے ہین اُنسے ملاقات کرنا ضرور ہے صبح سحر نگاہ نے کہا
مین بھی ہمراہ چلونگی صاحبقران کو مع سب ہمراہیون کے اپنے باغ مین لاکے رکھونگی شہنشاہ نے
کہا ملکہ تمھین اختیار ہے صبح سحر نگاہ اور جمشید ثانی اور شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ خدمت صاحبقران
مین روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد آکے پہونچے شہنشاہ نے صاحبقران کو جھک کے سلام کیا
صاحبقران نے گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا ملکہ صبح سحر نگاہ نے بھی صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران
نے ملکہ کو بھی بصد اعزاز جگہ دی صبح نے عرض کی یا صاحبقران اس کنیز کے باغ مین تشریف لیچلیے راحت
سے رہیے صاحبقران نے قبول کیا صبح کے ہمراہ باغ مین آئے صبح نے بڑے تکلف سے سامان دعوت
کیا کئی روز تک صاحبقران نے وہین مقام کیا چوتھے روز جمشید سے فرمایا اب کیا تدبیر کرنا چاہیے
شہنشاہ بھی آگئے ہین جمشید نے عرض کی اب آپ میرے یہان تشریف لیچلیے پھر جو مناسب وقت ہوگا
وہ انتظام کیا جائیگا صاحبقران نے صبح سحر نگاہ کو بلایا کل احوال کہہ سنایا آخر مین یہ بھی کہا کہ اب ہمین
اجازت دو کیونکہ اتنا بڑا کام کرنا ہے کئی روز اسکی صلاح مین گذر جائینگے صبح نے عرض کی یا صاحبقران
کنیز بھی ہمراہ رکاب چلیگی وقتاً فوقتاً مدد دیگی صاحبقران نے بہت سمجھایا مگر صبح نے قبول نہ کیا شہنشاہ
کی جوش محبت مین ہمراہ ہوئی صاحبقران صبح کو مع بدیع الزمان و نور الدہر و کرب غازی
و شہنشاہ گوہر کلاہ و خواجہ عمر ثانی و چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثانی و بہار تنگ قبا
و دختر خرقہ پوش سامری طرف مکان جمشید ثانی کے روانہ ہوئے راہ مین جمشید نے بہت سی

باتین صاحبقران سے متعلق فتاحی طلسم کین صاحبقران نے کہا سب سختیون کو خدا آسان کردیگا ای جمشید خاطرجمع رکھو شہنشاہ ہرات مین یکتاے زمانہ ہر اسی طرح تین روز تک کوچ و مقام کرتے ہوئے مکان جمشید ثانی مین آکے پہونچے جمشید نے صاحبقران کو بڑی خاطر سے اپنے مکان مین اُتارا خادم خدمتگار اسکے یہ حال دیکھکر بہت متعجب ہوئے جمشید نے سب سے یہ بات کہی کہ ہمنے سامری و جمشید پر لعنت کی جسے مذہب اسلام قبول کرنا ہو وہ ہمارے ہمراہ رہے اور جسے خیال مذہب سامری کا ہو وہ اسی وقت ہمارے یہان سے چلا جائے بعض لوگ جو راہ راست پر تھے حاضر خدمت صاحبقران ہوئے اور عرض کی کہ آپ اصول دین اسلام تعلیم فرمائیے صاحبقران نے قواعد دین اسلام تعلیم کیے وہ لوگ بصدق دل مسلمان ہوئے بعض کافرون نے اچھا نہ جانا آپسمین صلاح کی کہ کیا اب نوکری کہین اور ممکن نہ ہوگی جو اپنے مذہب کو تبدیل کرین بہتر یہ ہر کہ یہان سے نکل چلین نوکری کہین اور کرلینگے باپ دادا کے طریقے کو کیونکر چھوڑ دین آپسمین یہ صلاحین کرکے سب لوگون سے پوشیدہ ہوکے فرار ہوگئے مگر صاحبقران نے اُس رات کو تو آرام کیا کیونکہ مسافت سفر اُٹھائے ہوئے تھے صبح کو بیدار ہوکے حکم فرمایا کہ ہم اپنی فوج کو چھوڑ آئے ہین جمشید اُنکو بھی یہین بلالو جمشید نے عرض کی غلام خود جاتا ہر ابھی سب کو لاتا ہر صاحبقران نے فرمایا ای جمشید تم کیون تکلیف کرو کسی خادم کو بھیجدو وہ جاکر سب کو یہان لے آئے جمشید نے کہا مین خود جاؤنگا یہ کہکر طرف لشکر امیر کے روانہ ہوا یہان پہونچکے جو دیکھا تو کچھ آدمی حیران پریشان خیمون مین بیٹھے ہین بارگاہین اُکھڑی ہوئی پڑی ہین گھوڑے غازیون کے جنگل مین پھرتے ہین آپسمین لڑکر بہت سے مرگئے ہین عجیب حالت ہر جمشید نے اُن آدمیون سے جو باقی رہگئے تھے پوچھا کہ یہ کیا معرکہ ہر اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہمین مطلق اسکی خبر نہین ہم اُسوقت یہان موجود نہ تھے جسوقت یہ واقعہ گذرا ہر ہمنے آکے اسی حالت سے بارگاہون کو دیکھا بخوف جان ان خیمون مین پوشیدہ ہوکر بیٹھے ہین نہین معلوم کیا آفت آئی اور سب لوگ کیا ہوگئے جمشید نے اُن لوگون کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ گھوڑون کو اور بارگاہون کو لیکر ہمارے بعد آنا ہم ان لوگون کو لیکر خدمت صاحبقران مین پہلے جاتے ہین ملازمون نے گھوڑون کو جمع کرنا شروع کیا جمشید خدمت صاحبقران مین آکے حاضر ہوا کل کیفیت بیان کی صاحبقران نے بہت افسوس کیا کہا ای جمشید یہ کیا غضب ہوا کچھ عقل نہین کام کرتی جمشید نے عرض کی یا صاحبقران معلوم ہوتا ہر کہ زمردیہا نے کچھ مکر کیا اور کسی ساحر کو وہان بھیجدیا وہ سب کو مبتلاے سحر کرکے لیگیا امیر نے کہا پھر اسکا بندوبست کیونکر ہو اور سب سردار کیونکر رہا ہون جمشید نے کہا یہ لوگ بے فتح زندان طلسمی کے رہا نہونگے کیونکہ زندان طلسم مین قید ہین مالک اُس زندان کا شب بیدار جادو ہر وہ کسی وقت غافل کبھی نہین ہوتا ہر ہر وقت بیدار رہتا ہر صاحبقران نے فرمایا اب اسکی اور کوشش بیکار ہر جب اُنکا زمانہ رہائی آئیگا کوئی روک نہ سکیگا اب دربارۂ روانگی شہنشاہ کیا انتظام ہوتا ہر جمشید نے عرض کی حضور شہنشاہ کو تو پہلے طلب فرمائیے دیکھیے وہ اپنے جانے کی نسبت کیا کہتے ہین صاحبقران نے شہنشاہ کو طلب فرمایا کل کیفیت اُنسے بیان کی شہنشاہ نے عرض کی میرا قصد آپ کے ارشاد سے پہلے تھا مگر کوئی واقف کار میرے پاس موجود نہ تھا کہ جسکی راے سے مین روانہ ہوتا مگر اب جمشید ثانی جو کچھ راے دین ویسا کیا جائے جمشید نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو آمادہ پایا عرض کی ای شہنشاہ ہدایت روانگی

غیب سے ہونا چاہیے اب آپ جو مناسب سمجھیں وہ کرین صاحبقران نے فرمایا ای شہنشاہ شب
کو عبادت کرو دیکھو کیا بشارت ہوتی ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے قبول کیا جب شام ہوئی وضو کرکے
سجادے پر تشریف لائے عبادت خدا مین مصروف ہوئے جب وظائف سے فراغت ہوئے دست دعا
بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے بخشوع و خضوع مصروف دعا ہوئے ۔ بجوع قلب کے سبب آنکھون سے
آنسو جاری ہوئے اُسی عالم گریہ مین آنکھ بند ہوئی دیکھا ایک مرد بزرگوار ایک تخت پر جلوہ فرما ہین سامنے دو جوان
حسین کمسن دست بستہ حاضر ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے جھک کے سلام کیا اس مرد بزرگوار نے جواب سلام دیکر
فرمایا شہنشاہ گوہر کلاہ تم اس طلسم کے فتاح ہو مگر بہت سمجھ کے کام کرنا مین ایک پرچہ دیتا ہون جبتک لوح طلسمی دستیاب
نہو اسمین جو نوشتہ پانا اُسے عمل مین لانا طلسم انشاءاللہ تمہارے ہاتھ سے فتح ہوگا شہنشاہ نے جو یہ بات سنی اور پرچہ پایا
خوشی کے مارے گھبرا کے آنکھ کھولدی دیکھا اپنے سجادے پر بیٹھا ہون ہاتھ طرف آسمان کے بلند ہین خیال جو کیا ہاتھ
پر ایک پرچہ رکھا ہے شہنشاہ نے خوش ہوکے اُس پرچہ کو اُٹھا لیا دیکھا تو اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور
دربند جمشید فتح ہو تو لازم ہے کہ صحراے عنبرین مین جاکر ٹھہرے ایک طائر عجیب الخلقت وہان آئیگا
اپنی پشت پر سوار کرکے لیجائیگا ایک چشمۂ آب کے قریب وہ طائر اپنی پشت سے اُتار دیگا اور خود غائب
ہوجائیگا اُسوقت اپنے کو اُس چشمہ مین داخل کرے آیندہ جو مہم پیش آئے پرچہ کو دیکھ لے شہنشاہ امیر
سے رخصت ہوئے جمشید ثانی سے کہا ای جمشید صحراے عنبرین کہان ہے جمشید نے کہا حضور داہنی
جانب اس صحرا کے تشریف لیجائین یہان سے دس کوس پر صحراے عنبرین ہے غلام بھی وقتاً فوقتاً حاضر
ہوتا رہیگا جو کام غلام کے لائق ہوگا دریغ نہ کریگا شہنشاہ نے فرمایا ای جمشید صرف تمہاری دعا کافی ہے
سب کام بمدد خداوند کارساز درست ہو جائینگے یہ کہکے سب سے رخصت ہوئے ملکہ صبح سحر نگاہ کی بارگاہ
مین آئے کہا ملکہ خدا حافظ ہم صحراے عنبرین مین جاتے ہین تمھین خدا کے حوالے کیا ملکہ یہ سنکر آبدیدہ ہوئی
کہا ای شاہزادۂ والا قدر کنیز بھی ہمراہ چلیگی آپ کا تنہا جانا مجھے کیونکر گوارا ہوگا مین یہان جب مشتاق دیدار
ہونگی کیونکر قرار آئیگا دل بیقرار ہوگا جینا دشوار ہوگا ہجر کی راتین کیونکر کٹینگی دلبر کیا گذریگی شہنشاہ
نے فرمایا ای ملکہ صبر کرو خدا نے چاہا تو جلد آئینگے تمھین صورت دکھائینگے مجبور ہین طلسم کشا کو تنہا جانا چاہیے
مین تمھین کیونکر ہمراہ لے لون ملکہ نے کہا مین کیونکر کہون کہ آپ تشریف لیجائین ہان یہ ضرور کہونگی کہ ہجر
دلکو چین و صبر آئے وہ ترکیب بتلایئے اب دل قابو مین نہین ہے طبیعت گھبراتی ہے زندگی چند ساعت کی
نظر آتی ہے اصل تو یون ہے کہ جیسا کیا ویسی سزا پائی بیٹھے بٹھائے شامت آئی اب فراق ناگوار ہوتا ہے دل
بیقرار ہوتا ہے خدا دشمن کو بھی اس بلا مین نہ پھنسائے فراق محبوب نہ دکھائے کوئی مبتلائے محبت نہو
طالب وصلت نہو

غزل

گر چاہے یہ فلک مجھے راحت ذرا نہو
کس کام کا وہ دل ہے جو تجھ پر فدا نہو
کیسے مکان تنگ مین کرتے ہین لوگ قید
صائب کہین یہ شوخی و زردحنا نہو
دعوی خون نہ کرنا یہ ای دل رہے خیال
یارب کسی کو الفت زلف دوتا نہو
وہ درد دے کہ جسکی میسر دوا نہو
تجویز اگر ہزار اطبا کرین تو کیا
کیون بیقرار طائر قبلہ نما نہو
بیکس وہ ہون کہ کوئی مرا آشنا نہین
شرمندہ کوئی حشر مین پیش خدا نہو
دشمن بھی اس بلا مین کبھی مبتلا نہو
بیکار ہے وہ آنکھ نہین جسکو شوق دید
بیمار ہجر کو کوئی نافع دوا نہو
مانا یہ ہمنے تنے چرایا نہین ہے دل
مرجاؤن بھی تو رنج کسی کو ذرا نہو
دل اپنا اُس پری سے عدو بھی اگر لگاے

میری طرح سے مورد رنج و بلا نہو
بولے رقیب مجکو وہ جب ذبح کر چکے
کھنچی ہے ناز کی کہین خنجر اُٹھا نہو
میری نگاہ شوق کرے خوب اپنا کام
وقت سحر قبول بھلا کیون دعا نہو
ای آبرو یہ فہم و فراست سے ہے بعید

معشوق اگر ملا بھی تو کج خلق و بدزبان
گردن مین دیکھ لو کوئی تسمہ لگا نہو
بوسہ جو مین نے لیلیا آزردہ کیون ہوئم
وصلت کی شب جو پاس تمھارے حیا نہو
ہمخانہ ہے جو اُسکے گھر کیطرف تو یہ چاہیے
امداد غیر پر کوئی نازان ذرا نہو

مجھسا کبھی بدنصیب کوئی ای خدا نہو
وہ میرے ذبح کرنیکو ہین مستعد مگر
مرضی نہو تو پھیر لو لیکن خفا نہو
میری یہی آرزو ہے مجھے اُسکے وصل کی
مضطر مثال طائر قبلہ نما نہو

ملکہ صبح سحر نگاہ نے اس سوزو گداز سے یہ غزل پڑھی کہ شہنشاہ کے آنکھون مین بھی آنسو بھر آئے کہا ملکہ صبر کرو اب اجازت دو ہمین عرصہ ہوتا ہے ایسا نہو وقت گذر جائے تو یہ دن پھر سال بھر کے بعد ہاتھ آئے ملکہ نے مجبور ہوکے کہا آپ بسم اللہ کرین کنیز بھی کسی موقع پر انشاء اللہ حاضر ہوگی شہنشاہ ملکہ کی بارگاہ سے باہر آئے سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا نام خدا لیکر سوار ہوئے طرف صحراے عنبرین کے روانہ ہوئے صاحبقران اور جملہ سردار جہانتک نگاہ نے کام کیا دیکھا کیے جب شہنشاہ بہت دور نکل گئے سب مجبور واپس ہوئے یہان شہنشاہ بصد شوکت و جاہ صحراے عنبرین مین پہونچے گھوڑے کی پیٹ سے اُتر کر ٹہلنے لگے کہ دیکھا ایک طائر ہفت رنگ آسمان سے زمین پر آیا چاہا شہنشاہ کو اپنے پنجون مین اُٹھا لیجائے مگر انھون نے بقوت تمام اُس طائر کو زمین پر بٹھایا آپ اُسکی پیٹھ پر سوار ہوئے گھوڑے کو اُسی صحرا مین چھوڑا طائر اُڑ کے چلا شہنشاہ سیر کرتے ہوئے چہار جانب کے عجائب و غرائب دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ ایک مقام پر طائر مائل بہ پستی ہوا شہنشاہ کو قریب ایک چشمے کے اُتارا اور آپ غائب ہوگیا شہنشاہ نے پرچے کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اس چشمے مین کود پڑو قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو شہنشاہ گوہر کلاہ نام خداے عزوجل لیکر اُس چشمے مین کود پڑے آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد پانون شہنشاہ کے آشنا بزمین ہوئے آنکھ کھولی دیکھا مین ایک شہر پناہ کے قریب کھڑا ہون بہت متعجب ہوئے قریب پھاٹک کے آئے قصد کرتے ہین کہ داخل شہر ہون کہ سامنے سے اسپ صبا رفتار جسے اُس صحرا مین چھوڑا تھا چلا آتا ہے شہنشاہ بہت خوش ہوئے گھوڑے کے قریب جاکر اُسکی گردن پر تھپکی دی سوار ہو کر داخل شہر ہوئے شہنشاہ نے دیکھا شہر بہت آباد ہے ملک زرریز معلوم ہوتا ہے دوکاندار بہت قرینے سے اپنی اپنی دوکانون پر بیٹھے ہین دورویہ دوکانین پختہ بنی ہین باشندگان شہر سفید پوش صاحب وضع شریف صورت راستہ چل رہے ہین جسکا سامنا ہوتا ہے وہ جھک کے شہنشاہ کو سلام کرتا ہے دوکاندار دوکانون سے اُٹھ اُٹھ کے دیکھتے ہین آپسمین کہتے ہین دیکھو کیا جوان حسین ہے ایسے بھی جوان نگاہ سے نہین گذرے تیاری کتنی خوبصورت ہے ایک کہتا ہے تلوار کسقدر لنگر دار معلوم ہوتی ہے ہر ایک کی زبان پر مدح و ثنا ہے توسن ہے کوئی کہتا ہے پوشاک کتنی بھاری زیب جسم کیے ہے ایک کا قول ہے کہ یہ کسی ملک کا بادشاہ ہے کوئی کہتا ہے نہین آسمان سلطنت کا ماہ ہے نہین معلوم اپنا وطن کیون چھوڑا عزیزون سے کیون منھ موڑا کس لیے آوارہ دشت ادبار ہوا یہانتک نہین معلوم کیونکر پہونچا ایک کہتا ہے صحرا مین قنقاقون نے بھی اسپر حملہ کیا ہوگا ایک کہتا ہے قنقاق کیا جان رکھتے ہین جو اس جوان صاحب شوکت و شان پر حملہ کرتے اگر سو ہوتے تو یہ سب کے سر کاٹ کے ڈال دیتا بعض کہتے ہین اسکو قریب بُلائین کیفیت دریافت کرین بعض منع کرتے ہین کہ ایسا نہو بُلانا ہمارا اس جوان

کے خلاف ہو بگڑ جائے تلوار کھینچکے سامنے آئے مفت مین فساد ہو نہین معلوم کون ہے کہان جاتا ہے سبر کرو
تھوڑی دیر مین آپہی حال کھل جائے گا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ در دولت شہنشاہی پر جائیگا کچھ
عرض حال کریگا لوگ کہتے ہین اگر بادشاہ اس جوان کو دیکھین گے فوراً بلا لینگے زینت صحبت بادشاہی ہو صورت
تو ایسی ہے نہین معلوم سیرت کیسی ہو سب کہتے ہین سیرت بھی بہتسی باتون مین ظاہر ہے اول تو ہتھیار لگانے کے قاعدے
ایسے ہین جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جوان فن سپہ گری مین یکتا ہے گھوڑے پر اس شان سے بیٹھا ہے
کہ شہسوار بے بدل معلوم ہوتا ہے سب کے سلام کس خلق سے لیتا ہے بامروت ہونا بھی ظاہر ہے پھر یہ جاہ وحشم
جب ممکن ہے تو آداب خسروانہ سے ضرور ماہر ہوگا بعض کہتے ہین یہ خود شاہزادہ ہے مگر دلدادہ مرگ آمادہ ہے
کسی کے عشق مین آوارہ ہوکر ادھر نکل آیا ہے بادشاہ سے ملاقات کریگا دو چار روز رہیگا پھر چلا جائیگا افسوس
اسکا ہے کہ اپنی جوانی یونہین گنوائیگا لطف شباب کیا لیگا غنچہ تمنا کیا کھلیگا اسی بلا مین گرفتار رہیگا یونہین دیار
بدیار پھرتا رہیگا اگر کسی آفت عظیم مین پھنس جائیگا نکلنا مشکل ہوگا سر ٹکرا کے مرجائیگا داغ سب کے کلیجو پر دھر جائیگا
اب بھی مان باپ کے دل کا عجیب حال ہوگا ہر وقت اسی کا خیال ہوگا ہر گھڑی بیتاب ہوتے ہونگے اسکو یاد
کرکے روتے ہونگے نہین معلوم وہ سنگدل ستم ایجاد بیرحم بانی بیداد کون ہے جسپر یہ شیدا ہے گھر بار چھوڑکے
اسکی جستجو مین نکلا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ یہ سب باتین سنتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ ایک طرف سے نوبت نقارے
کی آواز آئی شہنشاہ نے پلٹ کے دیکھا ایک تاجدار بصد شوکت و وقار ایک فیل فلک شکوہ پر سوار آگے
آگے افسران سپاہ بڑے جاہ وحشم سے چلا آتا ہے شہنشاہ نے گھوڑے کو روکا ایک کنارے کھڑے ہوکے
تماشا سواری کا دیکھنے لگے جب سب جلوس نکل گیا اور سواری اُس تاجدار کی قریب آئی تاجدار نے
ہاتھی کو روکنے کا حکم دیا فیلبان نے ہاتھی کو روکا تاجدار نے شہنشاہ کو باد ب سلام کیا ہاتھی سے اُتر
کے سامنے آیا شہنشاہ بھی گھوڑے سے اُترے تاجدار نے کہا ای شاہزادۂ والا قدر آپ نے کمال
عزت افزائی فرمائی اس خاکسار کی آبرو بڑھائی تشریف لیچلیے غریب خانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے
رشک قصر جمشید بنائیے دعوت قبول فرمائیے شہنشاہ نے دعوت کا نام سنکر سر جھکا لیا دعوت کا رد
کرنا مناسب نہ جانا اُس تاجدار کے ہمراہ ہوئے تاجدار نے ہاتھ باندھکر عرض کی آپ گھوڑے
پر سوار ہوجیے یہ خاکسار رکاب داری کرکے ہمراہ مثل چاکران کمترین چلے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب
دیا کہ یہ امر ناممکن ہے آپ ہمارے میزبان ہین آپ بھی سوار ہون ورنہ مین پیادہ چلونگا تکلیف گوارا کرونگا تاجدار
بعد انکار سوار ہوا شہنشاہ بھی گھوڑے پر بیٹھے طرف مکان تاجدار کے چلے تھوڑی دیر نگذری تھی
کہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا ایک پھاٹک عالیشان مانند آغوش عاشق وا ہے تاجدار پھاٹک کے قریب
آکے اُترا لگام فرس شہنشاہ ہاتھ مین لی لاکھ لاکھ شہنشاہ نے منع کیا مگر تاجدار نے نہ مانا کہا حضور
اب کچھ نہ ارشاد کرین غلام کا یہ فخر ہے شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوئے کہ عجیب خلیق ہے نہین معلوم یہ کون
ہے طریقہ اسکا کیا ہے وہ تاجدار اسی اعزاز سے شہنشاہ کو اندر لایا شہنشاہ نے دیکھا ایک باغ پر بہار
میوہ دار نہایت وسیع ہے بیچ مین ایک بارہ دری بہت رفیع ہے باغ مین عندلیبان خوش نوا کے چہچہے
کہین قمری کی کوکو فاختہ کی حق سرہ پھولون کا جوبن بہار پر گلشن گل خودرو کی زیبائی درختون کی رعنائی
سبزۂ نودمیدہ کی کیفیت خوشبودار پھولون کی بھینی بھینی نکہت بلبلون کا پہلوئے گل مین ہجوم آمد بہار کی

دھوم نرگس کی نظارہ بازی سوسن کی زبان درازی نسیم کی اٹکھیلیان بہار کا سمان شبنم کے قطرے جو پھولون پر پڑے ہین عارض محبوب کے پسینے کا لطف دکھاتے ہین سنبل نے زلفون کو سنوارا ہر شمشاد نے قد زیبا کے حسن کو دکھایا ہر چمن کا ہیکو قدرت خدا کا نمونہ ہر ہر باغ سے ہر شئ کا حسن دونا ہر پانی صاف ہر اندرونی حالات نظر آتے ہین اتنا شفاف ہر نہر کا ہیکو شاہد گلزار کا آئینہ دار ہر ہر چیز کا عکس نمودار ہر فوارہ سے جو قطرات آب گرتے ہین موتی کو شرماتے ہین نہر کو معدن گوہر کہنا زیبا ہر یا گلون کی ہنسی پہ نہر مین موتی نثار کرتی ہر ماہیان نہر کی تعریف کیونکر ہو سکے سرخ سبز دھانی زرد چست و چاق پھرتی ہین صاف کبھی نظر آتین کبھی تہ نشین ہو گئین کبھی بالاے آب نظر آتی ہین کبھی دریا سے چالاکی مین غوطہ لگاتی ہین اگر تڑپین تو بیرون نہر آگئین قلب مضطر عاشق کی صورت دکھا گئین سایۂ اشجار سے زمین باغ پر گمان نقش ونگار ہر باغ کی دونی بہار ہر باغبان نوجوان حسین ہر جبین مصروف صفائی گلشن ہین اُنکی صورتون سے گمان ہوتا ہر کہ غلمان جنت مصروف سیر چمن ہین جنکی تعریف حسن مین زبانین فصیحون کی الکن ہین جو کوئی پھول بتموج صبا سے زمین پر گر پڑا اُٹھا کے باغ سے دور پھینک دیا بلبلین نالے کرتی ہوئین قریب اُس پھول کے آئین روتی ہوئین چلائین پھول کو منقار مین لیا رخ جانب گلشن کیا پر کھول کے بازو تول کے اُڑین ایک درخت پر آبیٹھین پھول منقار سے زمین پر گرا گلچین چلا بلبلین شاخ سے لوٹ کے گرین پھول کو اُٹھا لیگئین گلچین منھ دیکھ کے رہگیا ستم سہہ گیا بلبل نے پھول پایا قہقہہ لگایا شہنشاہ یہ سیر دیکھتے ہوئے اُس تاجدار کے ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین کہ قریب بارہ دری پہونچے نگاہ جو پڑی دیکھا بارہ دری ہر یا رشک پری ہر ستون خوب محراب مرغوب ابروے حسینان سے بہتر خمیدگی مین ہلال عید سے خوشتر بارہ دری بلندی مین ہمت صاحبان لیاقت ہر آگے صحن کے بڑی وسعت ہر زینہ با قرینہ دروازے مثال آغوش آرزومندان وا ہین خوبی مین یکتا ہین تاجدار بصد شوکت و وقار شہنشاہ ذیجاہ کو بارہ دری کے اندر لایا مقام صدر پر تخت بچھا تھا عرض کی حضور تشریف رکھین تخت و تاج آپکو زیبا ہر شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا ای تاجدار ہمین آجتک تخت نشینی سے انکار رہا ہر ہم مرد سپاہی ہین تاج و تخت تمکو مبارک رہے یہ کہکے برابر تخت کے ایک ذنگل زرین بچھا تھا اُسپر جلوہ فرما ہوئے وہ تاجدار سلام کرکے پائین ذنگل پر بیٹھنے لگا شہنشاہ نے کہا ای تاجدار عالیوقار تمھین یہ لازم نہین ہر ہماری خاطر سے تخت پر بیٹھو تاجدار نے انکار کیا مگر شہنشاہ نے اُسکو ذنگل سے اُٹھا تخت پر بٹھایا رتبہ بڑھایا تاجدار نے رامشگران زہرہ خصال و ساقیان پری جمال کو طلب کیا شہنشاہ گوہر کلاہ تاجدار کے جانب متوجہ ہوئے کہا ای تاجدار عالیوقار اپنے نام سے آگاہ کرو کہ تم کون ہو اس شہر کا کیا نام ہر تاجدار نے عرض کی اس خاکسار کو فریدون زرین پوش کہتے ہین اس شہر کا عنبرین سواد نام ہر غلام یہان کی حکومت کرتا ہر حضور کی تشریف آوری کی خبر پائی تھی کہ آپ براے فتاحی طلسم تشریف لاتے ہین چونکہ درمیان راہ غلام کا ملک واقع تھا قسمت سے آپ نے اسطرف بھی قدم رنجہ فرمایا کمترین کا رتبہ بڑھایا غلام پر استقبال فرض ہوا آپکو شاہ درویش نواز پایا اب مین رکاب سعادت انتساب کو نہ چھوڑونگا اگر حضور کا اقبال شامل حال ہوگا تو مرحلہ جات طلسم فتح کرادونگا لوح طلسمی دلادونگا حضور خاطر اقدس جمع رکھین یہان مصروف عیش رہین غلام سب تدبیرین کردیگا شہنشاہ گوہر کلاہ یہ تقریر فریدون زرین پوش کی سنکر بہت خوش ہوئے کہا ای فریدون تمھاری دعا کافی ہر خدا حامی ہر لوح بھی ملجائیگی مرحلہ جات بھی فتح ہو جائینگے یہ ذکر تھا کہ ساقیان سیمین عذار و ماہرویان لالہ رخسار حاضر دربار ہوئے

ارباب نشاط دستہ دستہ ایک مہ جبین مہر تمکین محفل مین آئی سازندون نے ساز درست کیے بعد ناز و ادا مصروف
رقص ہوئی ساقیون نے جام شراب مملو کرکے دورہ کرنا شروع کیا پہلے جام بھرکے شہنشاہ گوہر کلاہ کے
آگے لائے کچھ اشعار عاشقانہ بخوش الحانی پڑھے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جام بے اندیشہ انجام پیا
جام کے پیتے ہی سر چکرایا غش آیا تاجدار نے نعرہ کیا منہ خدنگ جادو منتظم طلسم بہارستان سلیمانی
ملازمون سے اشارہ کیا کہ مشکین باندھ لو ملازمون نے مشکین شہنشاہ گوہر کلاہ کی باندھ لین خدنگ
نے کہا اسکے پاس ایک پرچہ عطیہ بزرگان دین اسلام ہے اُسکو لیلو ورنہ جب ہوشیار ہوگا اُسکو پڑھے گا کوئی اسم
لکھا ہوا اینگا قید بدن سے جدا ہو جائیگی پھر ہمارے دام مکر مین نہ پھنسے گا برکت سے اُس پرچہ
کی سحر اُسپر تاثیر نہ کریگا ملازمون نے وہ پرچہ کمر سے شہنشاہ کی نکال لیا خدنگ نے کہا اسوقت لیجاکر
اسکو قید کرو صبح کو قتل کرونگا ملازمون نے زندانخانے مین لاکر قید کیا شہنشاہ کو ہوش آیا گھبرا کے
آنکھ جو کھولی نہ وہ باغ ہے نہ وہ بارہ دری ہے نہ وہ صحبت ہے ایک مکان تنگ و تاریک مین اپنے کو مسلسل
بزنجیر پایا بہت تردد ہوا دل مین کہا بڑا دھوکھا کھایا پرچے کو نہ دیکھا کمر مین ہاتھ ڈالا جستجو کی پرچہ نہ ملا مجبور
ہوکے خدا کو یاد کیا مگر اب کیفیت ملکہ صبح سحر نگاہ اور جمشید ثانی کی تحریر کیجاتی ہے کہ جب شہنشاہ کو گئے
ہوئے دو روز ہوئے تو جمشید ثانی کہ علم نجوم مین مداخلت وافی وکافی رکھتا ہے اسنے شمار کیا تو معلوم
ہوا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کسی مصیبت مین گرفتار ہوئے جمشید امیر کی خدمت مین حاضر ہوا امیر اسوقت
دربار مین بیٹھے ہین خواجہ عمر ثانی ملکہ بہار تنگ قبا ملکہ صبح سحر نگاہ اور جملہ سرداران نامی وگرامی
حاضر ہین کہ جمشید نے آکر عرض کی کہ حضور شہنشاہ گوہر کلاہ کسی مصیبت مین گرفتار ہوئے معلوم ہوتا ہے
کہ مرحلہ عنبرین مین خدنگ جادو نے کچھ مکر پھیلایا کیونکہ سحر مین تو شاہزادہ مبتلا ہو نہین سکتا تھا کسی
حیلہ سے گرفتار کیا مگر مین برائے مدد جاتا ہون ملکہ صبح سحر نگاہ نے جو یہ بات سنی دل بیقرار ہو گیا اُسیوقت
اپنے مقام سے اُٹھین صاحبقران کے سامنے آئے عرض کی اس کنیز کو رخصت مرحمت ہو شاہزادے
کی مدد کو جائیگی جمشید نے کہا اے صبح تم یہان رہو کیا کروگی مین جاتا ہون اگر فضل خدا شامل حال ہے
تو اُس ملعون کو قتل کرونگا ورنہ جو منظور الٰہی ہوگا وہ ظہور مین آئیگا ملکہ نے کہا اے جمشید ثانی تمھین اپنے
جانیکا اختیار ہے مگر مین ضرور جاؤنگی سب نے سمجھایا مگر صبح سحر نگاہ نے نہ مانا اُسی وقت پرواز پیدا
کرکے بلند ہوئین انکے جانے کے بعد جمشید ثانی بھی صاحبقران سے رخصت ہوکر روانہ ہوا کہ ذکر ان
دونون کا وقت پر کیا جائیگا یہان جو صبح ہوئی اور خدنگ جادو سوکے اُٹھا بعد فراغت ضروریات
معمولی اسنے حکم دیا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو لاؤ ملازم دوڑے ہوئے قیدخانے مین آئے شہنشاہ کو کشان
کشان لیچلے سامنے خدنگ جادو کے لاکر کہا حضور یہ قیدی حاضر ہے خدنگ نے شہنشاہ گوہر کلاہ
کی طرف بنگاہ غیظ دیکھا اور کہا اے شہنشاہ کیا تمنے فتح طلسم بہارستان سلیمانی کی بہت آسان سمجھ لی
تھی اب تمھاری کیا کیفیت کی جائے شہنشاہ نے جلاکے جواب دیا او مردود جو تجھسے ہمارے حق مین ہوسکے
دریغ نہ کر خدنگ نے کہا اے شہنشاہ مین تمکو چھوڑ دیتا لیکن تم اپنے اس ارادے سے باز نہ آؤگے پھر
فساد پھیلاؤگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا او بیحیا تو ہمکو قتل کر سکتا ہے نہ رہا کر سکتا ہے جو منظور الٰہی
تھا وہ ہوا اور جو ہونا ہے وہ ہوگا خدنگ نے کہا اے شہنشاہ زیادہ گوئی نہ کرو ماہدولت کا ادب لازم ہے

شہنشاہ نے جواب دیا او بیہودہ ہم تیرا ادب کرین یہ کہکے چاہا قید توڑ ڈالین کہ خدنگ نے سحر کردیا ہاتھ پانون شہنشاہ کے بیکار ہوگئے ہونٹھ چبا کے رہگئے خدنگ نے جلاد کو طلب کیا بہت سے جلاد تیغہ ہاے لنگردار لیے ہوئے حاضر ہوئے میدان مین آکے شلنگین لگانے لگے خدنگ نے کہا اس اسیر کو لیجاؤ قتل کرو ملازمون نے جلادون کو بلایا جلاد آئے شہنشاہ کو کشان کشان میدان مین لائے ایک نے ریگ کا چبوترہ بنایا اُس چبوترے پر شہنشاہ گوہر کلاہ کو بٹھایا گردن پر کوسے کا خط دیکر منتظر احکام خدنگ جادو ہوئے تیغہ تولتے جاتے ہین زبان پر کلمات یادہ گوئی جاری ہین کہ آج کون خاطی اپنی سزا کو پہونچا اور کسکا رشتۂ حیات قطع ہوا کون شربت مرگ کے ذائقہ سے واقف ہوگا کسکو عروس مرگ کا وصال نصیب ہوگا جلاد تو یہ کلمات یادہ گوئی بک رہے ہین مگر شہنشاہ گوہر کلاہ نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کرکے عرض کی ای سامع الدعا ای خالق یکتا تیری ذات کس بیکسان چارہ ساز دردمندان ہی اگر تو چاہے قوی کو ضعیف بالکل خفیف کرے اور ضعیف کو قوت دے پہاڑ اکھاڑنے کی طاقت دے تو خوب آگاہ ہی کہ مین نے جو اس راہ مین قدم رکھا آوارہ دشت ادبار ہوا قصد میرا ترقی دین اسلام ہی تو ارحم الراحمین ہی اسوقت رحم فرما دشمن کے ہاتھ سے بچا بخضوع و خشوع شہنشاہ نے جو دعا کی قبول درگاہ خدا ہوئی ادھر خدنگ جادو نے خادمون سے کہا کہ جلادون سے جاکے کہدو کہ اب اور حکم کا منتظر نہ رہے قتل کرے خادم نے جلادون سے آکے کہا کہ خدنگ جادو ارشاد فرماتے ہین کہ اب اور حکم کے منتظر نہ رہو قتل کرو جلادون نے جو یہ حکم پایا ہاتھ اُٹھایا چاہتا ہی کہ تلوار لگائے کہ ایک برق چمکی جلاد کا سر اُڑ گیا سب کی آنکھین جھپک گئین ایک پنجہ گرا شہنشاہ کو اُٹھا لیگیا لوگ دوڑے ہوئے خدنگ کے پاس آئے کہا حضور بڑا غضب ہوا جلادون نے چاہا ہاتھ لگائے کہ ایک برق گری خود جلاد کا سر اُڑ گیا آسمان سے کوئی آیا شاہزادے کو اُٹھا لیگیا خدنگ نے کہا خیر جو لیگیا ہی وہ بھی سزا پائیگا اور شاہزادہ کہان جائیگا بے مجھسے مقابلہ کیے کہین اور نہین جا سکتا ہی اور اب اُسکو ہدایت کرنیوالا کون ہی پہلے تو ایک پرچہ اُسکے پاس تھا جو اُسمین نوشتہ پاتا تھا وہ کام کرتا تھا اب تو وہ پرچہ بھی مابدولت نے چھین لیا اب اُسے ہدایت کون کریگا ملازم کہتے ہین حضور اب اُسکا آپکے ہاتھ سے بچنا بہت دشوار ہی اور حضور سواے یہان کے اور کہان جائیگا بے اسطرف کے آئے ہوئے راستہ نہ پائیگا یہ باتین ہو رہی تھین مگر جمشید ثانی جو براے مدد صاحبقران سے رخصت ہوکر چلا تھوڑی دیر مین داخل دربند عنبرین ہوا دیکھا اسنے کہ خدنگ جادو ایک تخت پر بیٹھا ہوا اپنے ملازمون سے کہہ رہا ہی کہ شہنشاہ میرے ہاتھ سے بچکے کہان جائیگا اب تو اُسپر سحر بھی تاثیر کریگا یہ کہکے ایک خادم سے کہا ارے وہ پرچہ لاکر حاضر کر مابدولت اُسے نیست و نابود کردین ایسا نہو پھر کسی طور سے اُسکو ملجائے اور وہ فساد پھیلائے جمشید نے جو پرچہ کا نام سنا اپنے تئین پوشیدہ کرکے داخل بارگاہ کیا خدنگ نے جھولی سے پرچہ نکالا جمشید ثانی نے ہاتھ خدنگ کی طرف بڑھایا اور بچالاکی تمام پرچہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور پر پرواز پیدا کرکے اُڑا خدنگ نے جو یہ معرکہ دیکھا نگاہ اوپر اُٹھائی اور للکار کر آواز دی اے جمشید ثانی مین نے پہچانا کہان جاتا ہی یہ کہکر خدنگ بھی بلند ہوا برق بنکر جمشید پر گرا جمشید بھی بلا کا ساحر ہی دونون مین سحر چلنے لگا لیکن جمشید کے پاس پرچہ ہی اسکی برکت سے سحر تاثیر نہین کرتا ہی خدنگ زخمی ہوتا جاتا ہی اسکے ملازم بھی تماشا دیکھ رہے ہین

بعض بعض سحر بھی کرتے ہین جب خدنگ کو یہ خیال آیا کہ جمشید پر سحر تاثیر نہ کریگا اور یہ جو جو یہ چاہتا ہی وہ کرتا
ہی میرے زخم بڑھتے جاتے ہین یہ سوچکر خدنگ تو غرق زمین ہوا جمشید نے چاہا کہ مین اسکے ساتھ جاؤن
اور جہان ملے اسکو قتل کردون مگر پھر یہ خیال کیا کہ پرچہ شہنشاہ کو پہونچ جائے تو بہت بہتر ہی ایسا نہو معاملہ
طلسم ہی کوئی اور افتادہ ہو یہ سوچکر پرپرواز پیدا کرکے چلا مگر اب حال شاہزادے کا بیان کیا جاتا ہی کہ جب
انھین چبوترۂ ریگ سے پنجہ اُٹھا لیگیا تو شہنشاہ بیہوش ہوگئے تھے جب غشی برطرف ہوئی تو اپنے کو
ایک پہاڑ پر پایا سرہانے ملکہ صبح سحر نگاہ کو دیکھا کہ سر زانو پر لیے ہوئے بیٹھی ہین شہنشاہ اُٹھ بیٹھے
صبح کی طرف دیکھا کہ آبدیدہ بیٹھی ہی پوچھا ای صبح سحر نگاہ رنجیدہ کیون ہو یہ تو خوشی کا محل ہی کہ خدا نے
جان بچائی تمسے ملایا صبح نے کہا ای شہنشاہ یہ تو آپ بہت درست فرماتے ہین مگر یہ مقدمہ طلسم ہی ہزار
جگہ ایسے سانحہ گذرینگے اسوقت تو کنیز پہونچگئی خدا نے اپنا فضل کیا آپکو دست جلاد سے بچایا اگر کوئی مرحلہ
ایسا درپیش ہو جہان کنیز کی رسائی نہو اور دشمنون پر کوئی مصیبت پڑے تو وہان کون مدد کریگا شہنشاہ نے
کہا ملکہ ہر جگہ خدا حامی ہی وہی مدد کرتا ہی وہی سب بلاؤن کو رد کرتا ہی اگر اسوقت فضل خدا شامل حال نہوتا
تو تم کیونکر وقت پر پہونچتین ہمکو کیونکر یہان لاتین اسی طرح سے خدا ہر جگہ فضل کریگا شر دشمنان سے بچائیگا
غیب سے سامان مدد پیدا ہوگا تم اسکی فکر نہ کرو اب لشکر مین جاؤ دیر نہ لگاؤ ہمین بھی ابھی منزل سخت
طی کرنا ہی پھر وہین جائینگے اُس ملعون سے مقابلہ کرینگے ملکہ نے کہا ای شاہزادۂ والاقدر اگر آپ کا یہ ارادہ
ہی تو کنیز بھی جان دینے پر آمادہ ہی آپ کے ہمراہ مین بھی چلونگی خدنگ جادو سے مقابلہ کرونگی شہنشاہ
نے فرمایا ای ملکہ مجھے تنہا جانے دو مین پیشتر بھی تنہا گیا تھا اور اب بھی تنہا جاؤنگا ملکہ نے کہا ای شہنشاہ
پہلے آپ کے پاس پرچہ تھا اُسمین جو نوشتہ پاتے تھے اُسے عمل مین لاتے تھے اب وہ بھی پاس نہین ہی
اور ایسے مکار و غدار سے سامنا ہی جبتک کنیز ہمراہ نہ ہوگی راہ بھی آپکو مشکل سے ملیگی شہنشاہ نے بہت
سمجھایا مگر صبح سحر نگاہ نے نہ مانا ہر بار یہی جواب دیا کہ اگر آپ کے پاس کوئی حربہ موجود ہوتا جسکے ذریعہ
سے آپ پر سحر تاثیر نہ کرتا اور اُسکی ہدایت کے بموجب آپ کاربند ہوتے تو میری ہمراہی کی ضرورت نہ تھی یہ باتین سنتے ہوئے
شہنشاہ چلے جاتے ہین کہ ایک جانب سے ابر تیرہ و تار اُٹھا ملکہ صبح سحر نگاہ نے کہا ای شہنشاہ خدا خیر کرے کسی ساحر
جلیل کی آمد ہی نہین معلوم کس ارادے سے آتا ہی ہنوز یہ کلمہ ملکہ کی زبان سے ختم نہوا تھا کہ وہ ابر سر پر
آگیا ملکہ نے نگاہ اُٹھا کے دیکھا ایک برق چمکی ابر منتشر ہوا ملکہ نے دیکھا ایک تخت پر ایک ساحر سیہ فام ہاتھ
مین ترسول لیے بیٹھا ہی ملکہ صبح سحر نگاہ کو دیکھکر تخت سے زمین پر آیا چاہا ملکہ کی کمر مین پنجہ دیکر لے اُڑون
لیکن ملکہ صبح بھی ساحرہ زبردست ہی اشارہ کر دیا بجلیان گرنے لگین اسنے اُس سحر کو دفع کیا اور ایک
پھول جھولی سے نکال کے کھینچ مارا پھول ملکہ کی پیشانی پر پڑا لڑکھڑا کے زمین پر گرین اُس ساحر نے کمر
مین پنجہ دیا اور لے اُڑا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بہت چاہا کہ اسکو روکین مگر اُس ساحر نے ایک پھول
شہنشاہ کو بھی کھینچ مارا یہ بھی بیہوش ہوکے زمین پر گرے اُس ساحر نے شہنشاہ کو تو اُسی حالت مین
وہین چھوڑا آپ ملکہ کو لیکر اپنے تخت پر بیٹھا ایک سمت کو چلا گیا شہنشاہ اُسی جنگل مین بیہوش پڑے رہے
قضاے کار عیار شہنشاہ گوہر کلاہ یعنے لعل بن مرجان جو خبر گرفتاری شہنشاہ سنکر چلا تھا منزلین طی کرتا ہوا
چلا جاتا تھا کہ گذر اسکا اس صحراے وحشت ناک مین ہوا دھوپ کی تیزی جو زیادہ بڑھی لعل بن مرجان کو تشنگی

تشنگی ہوئی پانی کی تلاش کی جب کہین پتہ پانی کا نہ ملا اور حد سے سوا تھک گیا مجبور ہو کے ایک درخت کے
سایے مین بیٹھا لیکن شدت تشنگی سے جو جگر کباب ہو رہا تھا تاب نہ آئی پھر براے تلاش آب چلا ایک طرف
جو نگاہ کی دیکھا ایک جوان گرد مین آلودہ ایک درخت کے نیچے پڑا ہی لعل بن مرجان سمجھا کہ شاید کوئی
مسافر ہوگا شدت تشنگی سے مر گیا ہی پھر خیال کیا کہ اسکے قریب چلکر دیکھین کہ کون آوارۂ دشت غربت ہی
یہ خیال کرکے لعل بن مرجان قریب آیا غور سے جو دیکھا تو اپنے آقاے ذیجاہ یعنے شہنشاہ گوہر کلاہ
کو پایا کہ زمین پر صحرا کی خاک مین آلودہ پڑے ہین قریب تھا کہ لعل اس حال پر ملال کو دیکھکر زمین پر گر پڑے
مگر اپنے کورو کا صبر کیا دل پر جبر کیا سینۂ شہنشاہ پر ہاتھ رکھا قریب بینی آئینہ رکھا آمد نفس سے آگاہی ہوئی
معلوم ہوا کہ جسم مین جان باقی ہی لعل کو یقین ہوا کہ کسی عیار نے بیہوش کیا ہی دواے دافع بیہوشی سونگھائی
مگر کچھ افاقہ اُسکا نہوا لعل حیران ہوا کہ یہ کیا معرکہ گذرا سر شہنشاہ زانو پر لیکر اُسی درخت کے سایے مین
بیٹھا مگر بدحواس اشک حسرت چشم تر سے جاری انتہا کی بیقراری تڑپ تڑپ کے دعائین کر رہا ہی کہ اے
کریم کارساز اے رب بے نیاز اسوقت مدد کر کسی معین کو بھیج کہ کیفیت معلوم ہو شاہزادے کی بیہوشی
دفع ہو نہین معلوم کس کمبخت نے سحر کر دیا اب کوئی ساحر آئے تو یہ بلا دفع ہو اس تردد مین لعل بن مرجان
تو دعائین کر رہا ہی کہ ایک طرف سے سناٹے کی آواز کان مین آئی دیکھا جمشید ثانی بر دوش ہوا اُڑتا
ہوا چلا آتا ہی لعل نے پکار کے آواز دی اے جمشید ثانی اسطرف آنا اور کسی طرف نہ جانا دیکھو شاہزادہ
کس مصیبت مین مبتلا ہی یہ کیا واقعہ گذرا ہی جمشید نے جو لعل کی آواز سنی نگاہ نیچی کی دیکھا لعل بن مرجان
عیار شہنشاہ گوہر کلاہ پکار رہا ہی جمشید بیتاب ہو کے زمین پر اُترا قریب شہنشاہ کے ہمراہ لعل آیا دیکھا
شہنشاہ کی عجیب کیفیت ہی بُری حالت ہی آمد و شد نفس کی باقی ہی کوئی دم کے مہمان ہین جمشید کو اُسوقت
بیکسی پر شہنشاہ کی رونا آگیا جلدی سے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پھول سفید نکالا اُسپر کچھ اسم سحر پڑھا شاہزادے
کی ناک کے پاس رکھا بڑی دیر تک وہ پھول رکھا رہا شہنشاہ کو ہوش نہ آیا مگر انتظام نفس جو بگڑا ہوا تھا
وہ کسیقدر درست ہوا جمشید نے ایک پھول اور نکالا اُسپر بھی کچھ اسم سحر پڑھا وہ پھول بھی شاہزادے
کو سنگھایا مگر ہوش نہ آیا ہاتھ پاؤن مین کچھ حرکت پیدا ہوئی جمشید نے اسی طور سے سات پھول شاہزادہ
شہنشاہ گوہر کلاہ کو سنگھائے جب ساتوان پھول سونگھا اور ہوش نہ آیا شہنشاہ اُسی طرح بیہوش رہے
ہاتھ پاؤن مین البتہ کچھ حرکت پیدا ہو گئی تھی جمشید مجبور ہو گیا کہا اے لعل یہ سواے امیر کے اور کسی سے
ہوشیار نہونگے جب وہ اسم اعظم پڑھینگے تب یہ ہوشیار ہونگے لعل نے کہا اے جمشید تم اسوقت یہان کیونکر
آئے جمشید نے کہا مین براے مدد شہنشاہ در بند عنبرین پر گیا تھا وہان شاہزادے کو نہ پایا مجبور
واپس آیا لیکن پرچہ جو انھین ملا تھا وہ میرے پاس ہی لعل نے کہا اے جمشید اُس پرچہ کو جسم شہنشاہ
سے مس کر دو وہ عطیۂ بزرگان دین ہی اپنی تاثیر دکھائیگا ابھی سب سحر اُتر جائیگا جمشید نے کہا لعل
واقعی تم بہت صحیح کہتے ہو مجھے ابھی تک اس امر کا خیال نہ تھا یہ کہکے جمشید نے جھولی سے پرچہ نکالا
شہنشاہ کے جسم سے مس کر دیا شہنشاہ نے آنکھین کھولدین بسم اللہ کہکے اُٹھ بیٹھے دیکھا سامنے
جمشید ثانی سرہانے لعل بن مرجان عیار بیٹھا ہی شہنشاہ کی جو آنکھ کھلی جمشید اور لعل کا سلام
لیکر جمشید سے کہا غضب ہو گیا جمشید نے کہا ارشاد فرمایئے شہنشاہ نے کہا ایک ستم تو پہلے کیا کم تھا

کہ ایک پرچہ عطیۂ بزرگان دین جو ہادی مراحل طلسم تھا وہ خدنگ جادو نے بمکر مجھسے لیلیا مجھے بھی زیر تیغ بٹھایا مگر خداوند کریم نے عین وقت پر ملکہ صبح سحر نگاہ کو پہونچایا اُنھون نے دستگیری کی وہان سے لے نکلین ایک پہاڑ پر لاکے ہوشیار کیا وہان سے میرے ہمراہ اسوجہ سے آئین تھین کہ پرچہ میرے پاس نہین ہی اب کون رہبری کریگا گو مین نے بہت سمجھایا مگر اُنھون نے نہ مانا میرے ساتھ رہین اس صحرا مین ایک ساحر سیہ فام تخت پر سوار آتا تھا ملکہ کو ایک پھول مار کے بیہوش کیا لیجانیکا ارادہ کرتا تھا کہ مین نے چاہا اُسکو روکون اُسنے ایک پھول مجھے بھی کھینچ مارا مین بھی بیہوش ہوکے زمین پر گرا وہ ملکہ صبح سحر نگاہ کو لیگیا ای جمشید مجھے بڑا قلق ہی جمشید نے جو شاہزادے کو بہت غمگین پایا پرچہ نکال کے دیا کہا اس پرچے کو اب احتیاط سے رکھیگا ہر بات پر ملاحظہ فرمائیگا شہنشاہ نے کہا ای جمشید پرچہ تو ملا جبتک ملکہ صبح سحر نگاہ نہ ملیگی مجھے چین نہ آئیگا مین نے اُنھین بہت سمجھایا کہ ملکہ میرے ہمراہ نہ چلو لشکر کو پلٹ جاؤ مگر اُنھون نے خیال نہ کیا ویسا ہی صدمہ اُٹھایا میرا اب یہ ارادہ ہی کہ پیشتر تلاش مین اُس یار جانی محبوب لاثانی کے جاؤن صحرا بصحرا پھرون ڈھونڈھ کے پیدا کرون غزل

ہوا ہی جوش وحشت پھر مجھے دامن ہی بیابانکی
حفاظت کر رہا ہی چہرہ پر نور جانان کی
اگر نکلے گی مجھ عاشق کے دل سے بھیڑ ارمانکی
جو یا د لعل لب مین ای فلک شکوہ لہو روؤن
شراب ناب مین بیشک ہو تاثیر آب حیوانکی
وہ وحشی ہون کیا جب قربانے دفن مجھکو صحرا مین
بنا تار نظر اپنا کرن خورشید تابان کی
یقین تو ہی فرشتے آسمانکی اوج کو بھولین
دہان زخم تن مین اتنا لذت ہی پیکانکی
ستو شب بھر یہ نہین ہی زفراق غیر ای گردون
تمھین بھیجا خدا نے وقت پر کیا مشکل آسانکی
قریب شام وہ ای آبرو سبزہ جاتے ہین
مجھے ہی دل سے الفت اسلیے غول بیابانکی
خط نوخیز بھی ہی چار دیواری گلستان کی
دیا کاندھا پری نے تخت مردہ جو اُٹھا میرا
شفق گون چاندنی ہو جائے ماہ تابانکی
دل عشاق گھبراتے ہین سینو مین اُلجھتے ہین
الفت دست جنون نے پھاڑ کر لاش اپنے عریانکی
گریبان اپنے اپنے چاک کر کے جوش وحشت مین
کبھی گر دیکھ لین رفعت زمین کوے جانانکی
بھلا عشاق شب بھر اُسکے گھر مین کسطرح جاتے
سحر ہی جسطرح ناپید ہی شام ہجر انکی
جنونمین ہی وحشتو یکسان ہی اپنا ظاہر و باطن
پسند آئی اُداسی کیا انھین گور غریبانکی
لعت پا مین خلش ہو پھر نہین خار مغیلانکی
کہ ہی امید اُسنے شب کو تربت پر چراغانکی
بھلا اس تنگنا ی دہر مین کیونکر سما ہلی
روانی ہوگئی تابوت مین تخت سلیمان کی
جو پی لے پارسا دو گھونٹ بھر جاودان پائے
بلا جب گھیر لیتی ہی تری زلف پریشانکی
کیا جب صبحدم نظارہ اُسکے روے روشن کا
اُڑائین وحشیون نے دھجیان صحرا کے دامانکی
نگاہ لطف سے کسنے لگایا تھا خدنگ ای دل
مثال دیدہ انجم نہ جھپکے آنکھ دربان کی
بتو دیدار کی حسرت تھی دم اٹکا تھا آنکھون مین
وہی حالت ہی دلکی تمنے جو دیکھی گریبانکی

شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو بصد جوش و خروش یہ اشعار وحشت آمیز حیرت خیز پڑھے جمشید ثانی کو یقین کامل ہوا کہ شاہزادہ ضرور پے تلاش صبح سحر نگاہ مین جائیگا ہاتھ باندھکر عرض کی حضور اسقدر کیون بیتاب ہوتے ہین پرچہ کو ملاحظہ فرمائیے جو کچھ ہدایت ہو ویسا عمل مین لائیے ملکہ مل جائیگی شہنشاہ نے پرچہ کو دیکھا نوشتہ پایا کہ ای شہنشاہ گوہر کلاہ اگر ابھی تلاش ملکہ مین جاؤگے بہت پچتاؤگے ملکہ نہین ملیگی تم بھی گرفتار ہو جاؤگے لازم یہ ہی کہ خدنگ جادو کو قتل کرو تا راستہ در بند دویم کا ملے خدنگ کے قتل ہونے کے بعد ملکہ کا بھی پتہ ملیگا عجلت نہ کرنا ہر امر کو اس پرچہ مین دیکھ لینا شہنشاہ نے کل کیفیت جو پرچے مین پڑھی تھی جمشید ثانی سے بیان کی جمشید نے کہا آپ تشریف لیجائیے خدنگ جادو سے مقابلہ کیجیے مگر اب کسی مکر مین گرفتار نہو جائیگا پرچہ کو دیکھکر کام کیجیگا شاہزادہ جمشید سے رخصت ہوا لعل بن مرجان بھی ہمراہ چلا جمشید نے کہا ای شہنشاہ

آپ کو تنہا جانا لازم ہو انکو بیکار اپنے ہمراہ لیے جاتے ہین شہنشاہ نے کہا ای لعل ہین تو مقابلۂ خدنگ جادو مین جاتا ہون تم تلاش ملکہ صبح سحر نگاہ مین جاؤ جہانتک ہوسکے رہا کرکے مجھسے ملانا اور اگر کوئی امر مشکل آپڑی ہو تو مجھے تلاش کرکے اطلاع دینا مین اُس کا انتظام کرلونگا لعل بن مرجان نے عرض کی حضور خاطر جمع رکھین غلام جان لڑادیگا اگر خدا نے چاہا تو ملکہ کو رہا کرکے لاؤنگا یہ کہکے لعل رخصت ہوکر ایک طرف چلا گر ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اور جمشید ثانی رخصت ہوکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ یکہ و تنہا رہے پرچہ کو پھر ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ یہان سے دس کوس پر حد مرحلہ عنبر مین ہو جسطرح ممکن ہو رات بھر مین اپنے تئین وہان پہونچاؤ قریب صبح دروازہ شہر تک پہونچ جاؤ بلا تکلف اندر شہر کے چلے جانا جب داخل شہر ہونا پھر پرچہ دیکھنا جیسا نوشتہ پانا عمل مین لانا شہنشاہ وہان سے افتان وخیزان روانہ ہوئے رات کا وقت جنگل کا سناٹا جانوران صحرا کی مہیب صدائین باد تند کا چلنا درختون کا اُسمین جھوم جھوم کر لڑجانا کہین کسی درخت کا ٹہنا پھٹ پڑا کوئی درخت جڑ سے اُکھڑ گیا دھم سے زمین پر گرا زلزلہ آگیا تاریکی کی یہ کیفیت کہ دامن صحرا پردۂ ظلمات ہو بلکہ سیاہی ظلمات بھی مات ہو کسی طرف شیر نعرہ مارکے نکلا کسی طرف سے خرس قوی ہیکل چیختا ہوا سامنے آیا علاوہ اسکے بہت سے درندگان صحرائی اُس آفت مین اپنے اپنے آشیانون سے پریشان ہوکے جو نکلے ہین تمام صحرا مین دوڑتے پھرتے ہین دامن صحرا کشادہ ہوا کا زور زور چلنا چارون طرف میدان ہر طرف سے ہوا کجو بی تمام آتی ہو کہین رکنے نہین پاتی ہو جب تھپیڑا ہوا کا آیا پانون جنگل سے اُکھڑ گئے اگر کوئی کم طاقت نحیف الجثہ اُس میدان مین ہو کوسون اُڑجائے ڈھونڈھنے والا پتا نہ پائے اس مصیبت کو طی کرتے ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ چلے جاتے تھے کہ بادل کے گرجنے کی آواز آئی شہنشاہ نے گردن اوپر اُٹھائی دیکھا ایک جانب برق چمک رہی ہو جب بجلی چمکتی ہو تو معلوم ہوتا ہو کہ بڑے زور شور سے ابر آیا ہو شہنشاہ اُس ابر کو دیکھ رہے تھے کہ دیکھتے دیکھتے وہ ابر قریب آیا ترشح ہونے لگا بجلی چمکنے لگی بادل گرجنے لگا پانی کا برسنا ترقی پذیر ہونے لگا تھوڑی دیر مین اس زور سے بارش ہونے لگی کہ راہ چلنا ناممکن ہوا شہنشاہ مجبور کیا کرین جنگل ہو کہین کوئی جا ایسی بھی نظر نہین آتی جہان جاکر بیٹھین اور پانی گزند نہ پہونچائے اگر کسی درخت کے نیچے جاکے کھڑے ہوئے ہوا کے زور سے درخت اُکھڑ گیا ہاتھ پانون مین چوٹ آئی وہان سے الگ ہٹکے کھڑے ہوئے سردی کی طغیانی ایسی ہوئی کہ دانت بجنے لگے صحرا مین پانی چارون طرف جو بہا اور بارش کی زیادتی جو ہوئی قد آدم سے پانی اونچا ہوگیا لیکن یہ شناور دریاے جرأت و آشناے قلزم شجاعت دعوی سپاہگری کا رکھتا ہو کل فنون سے ماہر ہو فن شناوری بھی خوب جانتا ہو پانی جو بڑھا ملاحی کاٹ کے ایک درخت کے قریب پہونچا درخت کے اوپر چڑھکر بیٹھا ہوا نے درخت کو جڑ سے اُکھاڑ کے اُڑا دیا اسنے درخت سے کودکے دوسرے درخت پر قبضہ کیا اسی مصیبت مین رات بسر کی جب صبح ہوئی تو شہنشاہ نے دیکھا مین قریب ایک پھاٹک کے زمین پر بیٹھا ہون نہ پانی ہو نہ وہ جنگل ہو شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اُس دروازے مین داخل ہوتے لئے پرچہ کمر سے نکالا نوشتہ پایا کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک باغ ہو دروازہ اُس باغ کا بند ہو قفل پڑا ہو جب در باغ پر پہونچنا قفل سے اِس پرچہ کو مس کرنا قفل کھل جائیگا دروازہ کھول کے داخل باغ ہونا پھر پرچہ کو دیکھنا شہنشاہ گوہر کلاہ یہ مضمون پڑھکے آگے بڑھے تھوڑا راستہ

طے کرکے اُس دروازے کے قریب پہونچے دیکھا ایک قفل آہنی بہت بڑا اُس دروازے مین پڑا ہر پھر
شہنشاہ گوہر کلاہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکے پرچہ اُس قفل سے مس کیا قفل کھلا شہنشاہ گوہر کلاہ
نے دروازہ کھولا دیکھا باغ نہایت پر بہار بنا ہر شہنشاہ گوہر کلاہ نے کمر سے پرچہ نکالا نوشتہ پایا کر اپنے تئین
قریب نہر باغ کے پہونچاؤ وہان ایک بجرا نظر آئیگا اُسپر سوار ہونا قدرت خدا کا تماشا دیکھنا شہنشاہ ٹہلتے
ہوئے قریب نہر پہونچے وہان ایک بجرا نہایت معقول نظر آیا شاہزادہ بجرے پر سوار ہوا بجرا چلا وسط نہر
مین پہونچکر بجرے نے چرخ مارا غرق ہو گیا شاہزادے کی آنکھین بند ہو گئین تھوڑی دیر کے بعد پانون
آشنا بزمین ہوئے شاہزادے نے آنکھ کھولی دیکھا ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہر شاہزادے نے پرچہ کو نکالا
نوشتہ پایا کر اسم حاشیہ کو چالیس بار پڑھو ایک مرغ آئیگا نامہ دیگا شاہزادے نے اسم حاشیہ چالیس بار پڑھا
ایک مرغ آیا منقار مین ایک کاغذ دبائے تھا وہ شاہزادے کے روبرو رکھدیا شاہزادے نے اُس کاغذ
کو اُٹھا لیا لفافہ کو چاک کیا خط نکال کے پڑھنے لگے لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم بہارستان سلیمانی اب
اگر آپ نے اتنی تکلیف فرمائی ہر اور یہان تشریف لائے ہین تو ایک روز ہمکو بھی سرفراز فرمائیے ہمسے
جو کچھ مدد ہو سکے گی دریغ نہ کرینگے آپ کی تشریف آوری سے ہماری عزت بڑھ جائیگی بعد اسکے مکان کا
پتہ نشان لکھا تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُس نامے کو پڑھا پتہ جو تحریر تھا اُسطرف روانہ ہوئے تھوڑی
راہ طے کرکے قریب ایک دیوار کے پہونچے غرضکہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا کہ ایک دیوار پتھر کی
معلوم ہوتی ہر مگر دروازہ نظر نہین آتا اسی فکر مین کھڑے تھے کہ ایک عقاب دیوار سے کندے تول
کے نیچے آیا شہنشاہ گوہر کلاہ کے سامنے آکے بیٹھ گیا اشارہ یہ تھا کہ آپ میری پشت پر سوار ہون
شہنشاہ گوہر کلاہ اُس عقاب کی پشت پر سوار ہوئے عقاب اُڑکے چلا دیوار کے اُس پار پہونچا
شہنشاہ گوہر کلاہ کو اپنی پشت سے اُتارا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک شہر نہایت آباد جابجا مساجد تعمیر ہین
اہل اسلام کی بستی ہر جیسی ہی شہنشاہ گوہر کلاہ پشت عقاب سے اُترے ایک طرف سے چند لوگ ایک ہودج
لیے ہوئے آئے شہنشاہ سے بطور اہل اسلام کے صاحب سلامت کی ہودا ار پر سوار کیا بڑے اعزاز و اکرام
سے لیچلے راہ مین سب شاہزادے کو سلام کرتے ہوے شاہزادہ سب کو جواب دیتا ہوا شہر کی خوبی دیکھتا
ہوا چلا جاتا ہر کہ ہوادار قریب ایک کمرے کے پہونچا شاہزادے کی نگاہ جو اُٹھی ایک آفتاب محشر کو دیکھا
چلمن کی آڑ مین ایک جواہر نگار کرسی پر بصد زیب و زینت جلوہ فرما ہر گردا گرد نازنین جلیسین حاضر ہین شاہزادے کی
نگاہ جو پڑی قریب تھا کہ غش آجائے مگر اپنے کو سنبھالا ضبط سے کام لیا اف کہکے کلیجہ تھام لیا رنگ روے متغیر
ہو گیا حواس گم ہوئے ملک دل پر سلطان عشق نے قبضہ کیا قلب مضطر ہوا ہوادار آگے بڑھگیا یا تو شاہزادہ
بخندہ پیشانی سب کے سلام لیتا ہوا چارون طرف نظر کرتا ہوا چلا جاتا تھا یا سر جھکا لیا دل سے باتین ہونے لگین
لوگ جو قریب شاہزادے کے تھے یہ کیفیت دیکھکے سب نے عرض کی کیون حضور مزاج کیسا ہر شاہزادے
نے کہا شکر ہر خدا کا مجھے اسوقت کچھ اپنے لشکر کا خیال آگیا تھا اسی وجہ سے سکوت مین تھا کہ کہارون نے
ہوادار زمین پر رکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی صدا بلند ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف نورانی
صورت سیاہ عبا کاندھے پر سبز عمامہ بر سر عصاے تلخ بادام ہاتھ مین کفش مخمل زرد پہنے ہوئے آہستہ آہستہ
چلے آتے ہین عقب پر اُن بزرگوار کے بہت سے آدمی کرتے پہنے ہوئے لیکن سب ضعیف بادب ہمراہ ہین

اُن بزرگوار نے آگے بخندہ پیشانی شاہزادے کو سلام کرکے معانقہ کیا شہنشاہ نے فرمایا آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین تو خود حاضر ہوتا تھا بڑی خاطر سے شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیگئے ایک کمرے مین لیجا کر مسند پر بٹھایا مزاج پرسی کے بعد کہا اے گل نودمیدہ ریاض اسلام تمنے بڑی عرقریزی و جانفشانی کی انشاء اللہ تعالے یہ طلسم تمھارے ہاتھو سے فتح ہوگا خاطر جمع رکھو شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوئے مرد بزرگ سے کہا کہ امیدوار ہون اپنے نام نامی و توصیف ذات گرامی سے آگاہ فرمائیے اُن بزرگوار نے کہا مین ایک شخص گمنام ہون اپنا کیا نام بتاؤن نام پروردگار نے آپ حضرات کو عطا فرمایا ہے شاہزادے نے کہا آپ بزرگ ہین عزت افزائی فرماتے ہین آبرو بڑھاتے ہین مناسب ہے اگر مین اسم والا سے ماہر ہوجاؤن مرد بزرگ نے کہا اے شاہزادۂ والا قدر دبیر ہفت زبان میرا نام ہے بعنایت الٰہی سات زبانون کا حاکم ہون اس گوشۂ عافیت مین بسر اوقات کرتا ہون مصروف عبادت پروردگار رہتا ہون کچھ نثر خوانی سے ذوق ہے یہی شوق ہے اس طلسم مین سب کافر ہین مجھسے عداوت قلبی رکھتے ہین مگر بفضل ایزدی کوئی برائی میرے لیے نہین کرسکتے ہین مین بھی آجتک کچھ زیادتی نہین کرتا تھا ورنہ جس روز چاہتا طلسم کو مٹا دیتا اپنا زور عمل دکھا دیتا لیکن سب کافر مانتے ہین اپنا دشمن قوی جانتے ہین جسوقت کوئی ساحر میرے سامنے آتا ہے سامری و جمشید کو برا کہتا ہے اسلام کی تعریفین کرتا ہے جب یہان سے چلا جاتا ہے میری برائیان اپنے ہمچشمون سے کرتا ہے سال بھر مین ایک دن مقرر ہے اُسدن سب اکیجا جمع ہوتے ہین میرے قتل کی تدبیرین کرتے ہین اگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہے مایوس ہوجاتے ہین حاکم طلسم یعنے تاریک چہار چشم بار بار میرے پاس آیا بصد عجز مجھسے کہا کہ آپ ہم لوگون کے حال پر اتنی عنایت فرمائین کہ ہمین عبادت کرنے کی اجازت دین ہم آپ کے خوف سے ناقوس نہین بجا سکتے ہین مین نے آجتک اجازت نہین دی اب آپ دو ایک روز یہان استراحت فرمائین پھر آپ کو مین روانہ کردونگا خدنگ جادو کو قتل کیجیے گا اُسکے تین مرحلے اور درپیش ہونگے مگر لوح آپ کو جلد حاصل ہوجائیگی مراد دلی بر آئیگی شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوئے یہ باتین ہوتی تھین کہ ایک آدمی نے آکے شہنشاہ گوہر کلاہ سے کہا ذرا میرے پاس تشریف لائیے کچھ عرض کرنا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ اپنے مقام سے اُٹھے اُس شخص کے پاس آئے اُسنے ایک نامہ شہنشاہ کو دیا اور زبانی یہ عرض کیا کہ حضور اس نامہ کو ہمین پڑھین اور جو مناسب ہو وہ جواب دین شہنشاہ گوہر کلاہ نے لفافہ جو چاک کیا ایک نامہ نکلا اُسمین لکھا تھا کہ اے گل سرسبز حسن و جمال و اے گوہر بحر اجلال پس از تمناے وصال کے واضح ہو کہ یہ مبتلاے دام محبت و کشتۂ شمشیر الفت مانند مرغ نیم بسمل ہر وقت طپیان ہے ہر دم یہ غزل آبروکی وردزبان ہے

غزل

پھر یہ دعواے مسیحائی حیا آتی نہین
تمکو تو بیمار الفت کی دوا آتی نہین
کم سنی کی وجہ سے نادان بہت ہین کیا کرین
قتل تیری ناز کرتی ہے قضا آتی نہین
اٹھ رہا ہے موسم باران مین بھٹے کا دھوان
ہے شب فرقت موذن کی صدا آتی نہین
پھول اُٹھا کر میرے سیوم مین وہ بوے بخبر سے
کل تو جاتی تھی مرے منہ سے نکلکر تا فلک
تم سکھا دو عاشقو اُنکو دعا آتی نہین
قافلہ سے چھوٹ کے ناطاقتی مین ہم نحیف
سامنا کرنیکو اب کالی گھٹا آتی نہین
یاد مین ایک چاند سے چہرے کے گھبراتا ہے دم
سونگھنا انکین تو کچھ بوے وفا آتی نہین
آج دل سے لب تک آہِ نارسا آتی نہین
شام سے مین اُسکا رستہ دیکھتا ہون ہجر مین
دور ہین اتنے کہ آواز درا آتی نہین
وصل کی راتون مین تو دیتا ہے پچھلے سے اذان
نیند شبہاے جدائی مین ذرا آتی نہین
کاروان اشک تو ہے میری آنکھون سے روان

کان مین لیکن کچھ آواز درا آتی نہین
کشتے اُس تیغ تغافل کے اُٹھین قبرونسے کیا
آج خود پیتے ہوئے تمکو حیا آتی نہین
حال بیتابی عبث دریافت کرتے ہین جنو
پر شکست شیشۂ دلکی صدا آتی نہین

جان سے اپنی تنگ آئے ہین عاشق کیا کرین
کانمین صور قیامت کی صدا آتی نہین
کل تو دل کس درد سے نالان تھا پہلو مین مرے
کیا مرے دل کے دھڑکنے کی صدا آتی نہین

منتظر بیٹھے ہین فرقت مین قضا آتی نہین
شیخ جی کل میکشی کو منع کرتے تھے ہمین
کیا ہوا یارب کہ آج اُسکی صدا آتی نہین
پڑتی ہین ای آبرو چوٹین پہ چوٹین عشق مین

اسکے بعد لکھا تھا کہ اگر آنے مین دیر لگاؤگے مجھے زندہ نہ پاؤگے شاہزادے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو یہ مضمون پڑھا نام کو دیکھا کہ کس کشتۂ شمشیر اشتیاق و مجروح ناوک فگار نے یہ نامہ لکھا ہو دیکھا راقم کے بعد ملکہ سفاک عنبرین کاکل تحریر ہو چونکہ شاہزادہ بھی دلدادہ ہو راہ مین ایک واقعہ گذر چکا ہو خیال آیا کہ یہی کیفیت اُسکی بھی ہوگی جو ہمارے دل کی ہو خدا ہمارے محبوب کو بھی ہمسے ملائے یہ سوچ کے اُس نامہ دار سے کہا کہ ہماری طرف سے ملکہ کو تسکین دینا اور کہدینا کہ ای ملکۂ عالم اگر شب کو فرصت پاؤنگا تو ضرور تمھارے پاس آؤنگا خاطر جمع رکھو زیادہ بیتاب نہو مگر اتنا ضرور ہو کہ شب کو کسی آدمی کو ہمارے پاس بھیجدینا کہ وہ تمھارے مکان تک ہمکو پہونچا دے یہ کہکے اُس نامہ دار کو رخصت کیا آپ پھر محفل مین آکے بیٹھے دبیر ہفت زبان کہ مرد روشن ضمیر ہو فوراً اس حال سے ماہر ہو گیا شاہزادے سے باتین کرنے لگا مگر باتون باتون مین یہ بھی کہدیا کہ آپ زیادہ بیقرار نہون انشاءاللہ بہت جلد مطلب دلکا آپ کا حاصل ہوگا شاہزادے نے پوچھا آپ نے یہ کیا فرمایا میری سمجھ مین نہ آیا دبیر ہفت زبان نے بات کو ٹال دیا کہا مین یہ کہتا ہون کہ طلسم آپ کے ہاتھ سے بہت جلد فتح ہوگا شاہزادہ خموش ہو رہا جب دو تین مرتبہ دبیر ہفت زبان نے ایسی باتین کین تو شاہزادہ بھی کچھ سمجھا مگر مصلحتاً جواب نہ دیا اور باتین شروع کر دین اسی گفتگو مین دن تمام ہوا شب کو دبیر ہفت زبان نے شاہزادے کے واسطے ایک کمرا نہایت معقول تجویز کرکے شاہزادے سے کہا آپ وہان تشریف لیجایئے مین بھی حاضر ہوتا ہون شاہزادہ اُس کمرے مین آیا تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی نے آکے سلام کیا عرض کی مجھے آپکے پاس ملکہ نے بھیجا ہو آپ کو بلایا ہو شاہزادے نے کہا مین ابھی یہان سے فرصت کر لون تو تمھارے ساتھ چلون یہ باتین تھین کہ دبیر ہفت زبان بھی آیا خاصہ طلب فرمایا بعد فراغت طعام دبیر ہفت زبان نے شاہزادے سے کہا اب حضور آرام فرمائین مجھے اجازت دین میرے وظیفہ کا وقت ہو شاہزادہ تو یہ چاہتا تھا دبیر کو رخصت کیا آپ بھی تھوڑی دیر کے بعد اُس فرستادۂ ملکہ کے ہمراہ طرف مکان ملکہ کے روانہ ہوا راہ طی کرکے مکان پر ملکہ سفاک عنبرین کاکل کے پہونچے مکان کو نہایت پر تکلف پایا یہان تو سب شاہزادے کے منتظر تھے جیسے ہی شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا اپنے ہمراہ لیا ایک کنیز نے جاکر ملکہ کو اطلاع دی کہ حضور شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لائے ہین ملکہ نے کہا بلا لو آپ بھی تھوڑی دور بطور پیشوائی آئین ادھر سے کنیزین شاہزادے کو لیے جاتی ہین شہنشاہ کی جو نگاہ جمال ملکہ پر پڑی دیکھا وہی قتال عالم ہو جسکو راہ مین بالائے قصر دیکھا تھا تاب نظارہ نہ لاسکے لڑکھڑا کر گرے ملکہ گھبرا گئین جلدی سے کنیزون نے مٹی خس پانڑی گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا لخلخہ سنگھایا بڑی دیر کے بعد شہنشاہ گوہر کلاہ کو ہوش آیا آنکھ کھولی سرھانے ملکہ کو پایا ملکہ محبوبانہ اُٹھی اور ہاتھ شہنشاہ کا اپنے ہاتھ مین لیا کنیزون نے گرد حلقہ کیا اس اعزاز سے شہنشاہ گوہر کلاہ کو ملکہ نے لاکر مسند پر بٹھایا مزاج پوچھا شاہزادے نے

کہا ملکہ عالم شکر ہر اُس جامع المتفرقین کا جسنے یہانتک پہونچایا تمسے یار جانی محبوب لاثانی سے یون آسانی ملایا گو دن بھر تڑپ کے بسر کیا مگر شکر ہر کہ جذب دل اور عشق صادق نے اپنا اثر بہت جلد دکھایا ملکہ سے باتین ہونے لگین شراب محفل مین طلب ہوئی نازنینان خوش گلو حاضر ہوئین دور شراب چلنے لگا شاہزادہ زانو بدلنے لگا کبھی ملکہ کے جانب بنگاہ شوق دیکھا کبھی بیتاب ہوکے دست تمنا کو دراز کیا ملکہ نے شرماکے ہاتھ جھٹک دیا چپکے سے کہا آپ بہت گستاخ ہین ہمنے تو اپنا مہمان سمجھ کے آپکو تکلیف دی کہ آپ ہمارے شہر مین تشریف لائے ہین ہمپر بھی خاطر فرض ہر مگر آپ نے ہمارے بلانے سے اور اپنے بے تکلفانہ چلے آنے سے نہین معلوم کیا سمجھا ہوش مین آیئے حواس کی باتین کیجئے آپ نے مجھے کیا کوئی زن بازاری مقرر کیا ہر شہزادہ ان باتون پر اور بیتاب ہوتا ہر مسکرا کے جواب دیتا ہر آپ نے بڑی عنایت فرمائی میری عزت بڑھائی مجھے بندہ بے دام بنایا اپنے دام زلف مین پھنسایا اب اختیار ہر جو جفا کیجیے جسطرح چاہے حق محبت ادا کیجیے ہمارے دل لگانے کی سزا ہر آپ پر کیا منحصر ہر سب معشوقون کا یہی شیوا ہر ملکہ یہ سنکر ہنس دیتی ہین کہتی ہین صاحب آپ کی باتین عجیب ہین جب دست درازی سے مجبور ہوئے تو زبانی حوصلے نکالنے لگے کیون صاحب معشوق کسے کہتے ہین اور عاشق کسکا نام ہر ان دونون کے ذکر کا اس محفل مین کیا کام ہر وفا کیا چیز ہر جفا کیونکر کی جاتی ہر معشوق عاشق پر جفا کیون کرتا ہر عاشق محبت کا دم کیون بھرتا ہر میرے نزدیک تو بڑا بیوقوف ہر جب معشوق اپنے اوپر ظلم کرے تو آپ اُسکی محبت کا دم کیون بھرے یہ بات قرین قیاس نہین ہر کہ معشوق جفا کرتا ہر اور عاشق اُسکے بدلے مین وفا کو دخل دیتا ہر یہ بھی شاعرون نے ایک بات بنائی ہر جہان اور سب جھوٹی باتین بناتے ہین کہ معشوق ایسا حسین ہوتا ہر کہ مثل اُسکا سوا اُسکے دوسرا ممکن ہی نہین ہر کمر تو بیچارے معشوق کو نصیب ہی نہین ہوتی ہر دہن تنگ ایک نقطہ موہوم ہوتا ہر آنکھین غزال حرم ابرو تیغ دودم مژگان پیکان زلف آفت جان ناخن ہلال معشوق کیا ہوا ایک عجائب المخلوقات ہوا اور عاشق نہ کھاتے ہین نہ سوتے ہین رات دن فراق محبوب مین روتے ہین شب ہجر اُنکے لیے کبھی سحر نہین ہوتی چین سے بسر نہین ہوتی جنگلون مین جاتے ہین پہاڑون سے سر ٹکراتے ہین کبھی خوش نہین ہوتے چین سے نہین سوتے یہ سب شعرا کی باتین ہین نرے بے کی گھاتین ہین کیون صاحب آپ بھی عاشق ہین جنگل مین تشریف لیجائیے حضرت قیس کا بدلا لیجیے گریبان چاک کیجیے چشم نمناک کیجیے اپنے کو ثانی فرہاد بنائیے مجنون کو اُستاد بنائیے لیکن آپ کا معشوق ستمگار و مکار و عیار کون ہر وہ آپ پر بہت بیداد کرتا ہوگا ستمگر نئے ستم ایجاد کرتا ہوگا آپ اُسکے خوشی مین وفا کرتے ہونگے اُسکے ترقی حسن کی دعا کرتے ہونگے شاہزادے نے مسکرا کے جواب دیا کہ اے تسکین قلب مضطر و اے حور پیکر آپکا ارشاد بجا ہر قول سچا ہر سچ ہر عاشق بیوقوف ہوتے ہین معشوقون کے ظلم سہتے ہین روتے ہین لیکن بعض خوش نصیب جو کسی طور اپنے محبوب پر قابو پاتے ہین وہ آپکی طرح سے باتین بناتے ہین دل کا تو خدا ہی حافظ ہوتا ہر بے اختیار یہی جی چاہتا ہر کہ جلد آرزوے دل بر آئے حوصلہ نکل جائے مگر ظاہرا ایسی باتین کرتے ہین دوست پر الزام دھرتے ہین در پردہ اپنا بدلا لیتے ہین تھوڑی دیر کے لیے اُسکو بھی صدمہ دیتے ہین محبوب کو اپنے بس مین جو پاتے ہین پھولے نہین سماتے ہین آپ بہت سچ فرماتی ہین مگر مجھ بیچارے کو عاشق کیون بناتی ہین مین ایک

آوارۂ دشت غربت گرفتار رنج و مصیبت یہان آیا آپ کو خدا سلامت رکھے کہ مجھے اپنا مہمان بنایا عزت افزائی فرمائی آبرو بڑھائی مین تو عشق و عاشقی سے آگاہ نہین دل مین کسی یوسف جمال کی چاہ نہین اور اگر ہی تو اُسکا ظاہر کرنا کسی کو اس راز سے ماہر کرنا سراسر خلاف قصور معاف **شعر** بے جرم تہ تیغ ہی رکھا تمہاسے گلا کو کچھ بات بڑی منہ سے نہ نکلی تھی بھلے کو × ملکہ نے جو یہ تقریر سنی شرماکے سر جھکا لیا ناز سے چین بجبین ہوکے جواب دیا کہ اب بہت باتین نہ بنائیے تیزی طبیعت نہ دکھائیے دیکھیے گائن نے غزل شروع کی ہی اُدھر مخاطب ہوجیے آبرو لکھنوی کی غزل ہی یہ شخص بھی کتنا شوخ طبیعت ہی کلام سے ظاہر ہوتا ہی کہ طبیعت مین شوخی کوٹ کوٹ کے بھری ہی آپ خود ملاحظہ فرمائینگے **شہنشاہ** گوہر کلاہ اُدھر متوجہ ہوئے گائن نے یہ غزل شروع کی اور اس طرح گانے لگی **غزل**

جہانین چین سے سوئے ہین سونے والے سب
کہ ایک تیر ہو کافی دل و جگر کے لیے
ترے خدنگ نگاہ مژہ نہین بیکار
اُدھر مین نالے کیا کرتا ہون سحر کے لیے
فلک بڑھاتا ہی ضد سے اُسیقدر شب ہجر
اب آج کیون نہین کرتے دعا سحر کے لیے

اگر ہی عشق مین دوران درد سر کے لیے
شب فراق تڑپتا ہون مین سحر کے لیے
تری گلی سے جب اُٹھتا ہی وقت صبح غبار
ہر ایک دل کے لیے دوسرا جگر کے لیے
مین اُنکی تیر مژہ دیکھکر یہ کہتا ہون
دعائین کرتا ہون مین جسقدر سحر کے لیے
گیا جو ہجر کی شب روتے روتے آنکھون کا نور

تو داغ دل کے لیے زخم ہین جگر کے لیے
اگر ہی مشق تو یون تاک او قدر انداز
تو غازہ بنتا ہی وہ چہرۂ سحر کے لیے
ادھر لگاتے ہین وہ قہقہہ شب فرقت
کچھ انہین دل کے لیے ہین تو کچھ جگر کے لیے
شب وصال وہ کہتے ہین میرے چھیڑنے کو
فلک نے لیلیا وہ چہرۂ سحر کے لیے

دیر تک صحبت عیش و نشاط رہی جب رات تھوڑی رہی **شہنشاہ** نے بحسرت یاس ٹھنڈی سانس بھر کے کہا **شعر** باغ کی سیر بھی کی پھول بھی چنے شاد رہے × باغبان جاتے ہین گلشن ترا آباد رہے × ای ملکہ عالم خدا حافظ و ناصر اب ہمین اجازت دو رخصت کرو رات بہت کم باقی ہی تھوڑی دیر مین صبح ہو جائیگی اسوقت ہمارا جانا مناسب ہی یقین ہی کہ وہ **پیر ہفت زبان** علی الصباح ہمارے پاس تشریف لائینگے اگر بستر پر ہمکو نہ پائینگے تو کیا کہینگے گو اسکا پوشیدہ ہونا ممکن نہین جسوقت تمنے نامہ بھیجا تھا وہ اُسیوقت سمجھ گئے تھے کنایہ مین مجھسے فرمایا جب مین نے کچھ تحریک کی تو باتون مین ٹال دیا اب جو بستر پر نہ پائینگے یہی خیال کرینگے تاڑ جائینگے اسمین تمہارے واسطے بھی بدنامی ہی اور مجھے بھی ذلت ہوگی ملکہ نے یہ کلام سنکر ٹھنڈی سانس بھر کے کہا **شعر** جانیکا قصد اگر ہی تو اچھا سدھاریے × نوبت ابھی بجے سحر کی ذرا راستہ سیجیے ای شاہزادۂ والاقدر یہ آپ نے کیا فرمایا میرے دکھے ہوئے دل کو اور دکھایا افسوس صد ہزار افسوس **شعر** حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد × اب آپ تو تشریف لیجائینگے ہم رنج مفارقت اُٹھائینگے یہ دن کیونکر بسر ہوگا چین کیونکر آئیگا قلب کسطرح راحت پائیگا **شہنشاہ** نے فرمایا ای ملکہ اسقدر بیتاب ہو خاطر جمع رکھو خدا مسبب الاسباب ہی ہمارا تمہارا ساتھ ہوگا عیش و عشرت کی راتین ہونگی لطف کی باتین ہونگی ارمان دل بیخوف نکلین گے لیکن ابھی تو ہمکو فتاحی **طلسم بہارستان سلیمانی** درپیش ہی انشاء اللہ اسکے بعد ہم بے تکلف **پیر ہفت زبان** سے اس بات کو ظاہر کرینگے اس راز سے ماہر کرینگے ہمکو یقین کامل ہی کہ جب وہ اس امر کو ہماری زبان سے سنین گے تو ضرور منظور کرینگے ملکہ نے کہا پھر یہ امر تو آج نہین ہوتا ہی نہین معلوم کب اسکا ظہور ہو جبتک صدمۂ مفارقت ہماری جان کیون چھوڑیگا شاہزادے نے بہت تشفی دی کہا ملکہ تم رنج نہ کرو انشاء اللہ بہت جلد اسکا ظہور ہوگا یہ امر ضرور ہوگا مگر چندے صبر کرو دلپر جبر کرو کیا ہمین اس بات کا خیال فرقت کا ملال نہوگا لیکن

چندے صبر کرینگے تکلیف اُٹھائینگے بالفضل ایزدی یہ ایام ہجر بہت جلد گذر جائینگے جب ملکہ نے دیکھا کہ سفی الواقع صبح
بہت قریب ہی بخوف بدنامی شہنشاہ گوہر کلاہ کو رخصت کیا ادھر تو شہنشاہ طرف اپنے ٹھکانے کے
روانہ ہوئے ادھر ملکہ کی عجیب کیفیت ہوگئی مانند مرغ نیم بسمل وہ برشتہ دل طپان ہوئی آتش عشق شعلہ فشان
ہوئی کنیزین انیسین جلیسین قریب آگئین سمجھانے لگین ای ملکہ عالم صبر فرمائیے اسقدر بیتاب نہ ہوجیے خدا وہ بھی
دن دکھائیگا کہ شاہزادہ بیخوف وبیم یہان آئیگا آپ کیون تردد فرماتی ہین دل کو بہلائیے ملکہ جواب دیتی
ہین کہ مین کیونکر خموش رہون کس طرح نہ تڑپون دل پر قابو نہین آرام کسی پہلو نہین ہی جی چاہتا ہی گریبان
چاک کرون شہر سے نکل جاؤن جنگل بساؤن مزار مجنون کی جاروب کشی اختیار کرون مرقد فرہاد پر اپنی آرزو
اظہار کرون کیا تعجب ہی جو مراد برآئے ان حضرات کی مدد سے کام نکل جائے کیونکہ یہ لوگ ثابت قدمان
کوے محبت تھے مشتری بازار الفت تھے براے عشق انکی خلقت ہوئی انھین کے دلون کے لیے خلق محبت
ہوئی گو ہمین بھی خالق نے اسی واسطے بنایا نیرنگ عشق کا تماشا دکھایا نظم

آنکھین پائی ہین فقط دید کی حسرت کے لیے
دلمین گھیرا ہی کچھ اس طرح ہجوم غم نے
دھوپ پڑتی ہی مری سبزۂ تربت کے لیے
مرے نالون سے اڑی نیند جو انکی شب ہجر
شوخی اتنی بھی نہین اچھی طبیعت کے لیے

ہوگا فیصل نہ یہان میرا تمھارا جھگڑا
مضطرب آرزوئین ہین مری حسرت کے لیے
گو سزا دیگیا یار یہ کچھ اسیے گا
صبح کو خود ہی چلے آئے شکایت کے لیے
آبرو طعنہ زنی یون تو کرینگے احباب

دل ملا ہمکو حسینون کی محبت کے لیے
اب اُٹھا رکھو اسے روز قیامت کے لیے
ناگوارا اسکا لگتا ہی جو گورستان مین
کیا ہی تجویز گنہگار رجعت کے لیے
جو مرے پھولو نہین روتا ہی وہ ہنس دیتے ہین
ڈھونڈھ لو حیلہ کوئی ترک محبت کے لیے

کنیزون نے ملکہ کی جو عجیب کیفیت دیکھی سب نے عرض کی ای ملکہ عالم صبر فرمائیے بہت بیتاب نہ ہوجیے
اگر ایسا ہی دم گھبراتا ہی تو باغ مین تشریف لیچلیے وہان طبیعت بہل جائیگی تھوڑی دیر وہان تشریف رکھیگا
قریب شام پھر چلی آئیگا امید ہی کہ شاہزادہ آج بھی ضرور آئے ملکہ کو بھی یہ بات پسند آئی سواری منگائی اور
خواصون کو ساتھ لیکر طرف باغ کے روانہ ہوئین مگر اب حال شہنشاہ گوہر کلاہ کا عرض کیا جاتا ہی کہ
یہ جو ملکہ سے رخصت ہوکر طرف مکان دبیر ہفت زبان کے روانہ ہوئے انکی بھی فراق مین عجیب حالت
ہی آنکھون مین اشک حسرت بھرے ہوئے جی مین اُسی محبوب کی یاد لب پر فریاد کبھی آہ گرم کرتے ہین کبھی ٹھنڈی
سانسین بھرتے ہین اسی حالت سے گریان ونالان اپنے ٹھکانے تک پہونچے بستر خواب پر جاکے لیٹے تڑپنے
لگے گو رات بہت کم باقی تھی مگر شاہزادے کو پہاڑ ہوگئی خدا خدا کرکے روی سحر پردہ مشرق سے نمایان ہوا
دبیر ہفت زبان وظائف سے فراغت حاصل کرکے شاہزادے کے پاس آیا صاحب سلامت کرکے
کہا ای شہنشاہ آج مزاج مبارک کیسا ہی چہرہ بہت متغیر نظر آتا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا
کہ الحمد للہ چہرہ تو میرا متغیر نہوگا اور اگر شاید کچھ تغیر ہی تو شب کو زیادہ عرصہ تک بیدار رہا اسکا
باعث ہوگا دبیر ہفت زبان نے کہا ای شہنشاہ اب آپکی کیا راے ہی آج بھی تشریف لیجائیگا یا ابھی
چندے یہان قیام فرمائیے گا شہنشاہ نے جواب دیا کہ ای دبیر ہفت زبان جو آپ کے نزدیک مناسب
ہو ویسا کرون دبیر ہفت زبان نے کہا اگر آپ کو اپنے دل پر اختیار ہو تو تشریف لیجائیے ورنہ اور
دو چار روز یہین تشریف رکھیے انشاء اللہ مین بہت اچھا بندوبست کردونگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے
جواب دیا کہ ای دبیر ہفت زبان مین اس تقریر کا مدعا نہ سمجھا دبیر ہفت زبان نے کہا اب آپ خلاصہ

جناب

بیان کرائیگا جوامور گذرے ہین وہ سب مجھے معلوم ہین نیر شکر ہر خداوند کارساز کا کہ ہماری عزت وحرمت
مین فسراوانی ہر آپ زیادہ تردد نہ فرمائین براے فتاحی طلسم تشریف لیجائین جب وہان سے تشریف لائیگا جوامر شرعی
ہر اُسکا ظہور ہوگا جسطرح آپ کو منظور ہوگا شہنشاہ نے جو یہ کیفیت سنی سر جھکالیا کہا ای دبیر ہفت زبان
ہمارے جانے کا بندوبست فرما دیجیے ہمکو رخصت کیجیے دبیر ہفت زبان نے ایک بازوبند شاہزادے
کو دیا اور رخصت کیا پتہ سب بتا کے آخر مین یہ کہا وہ پرچہ جو آپ کو بزرگان دین نے عنایت فرمایا ہر اُسکو
ہر قدم پر دیکھیے بے اُسکے کوئی کام نہ کیجیے گا انشاء اللہ مین بھی اگر زندہ رہا تو وقتاً فوقتاً حاضر ہوتا رہونگا
اگر جب خداوند اپنا فضل کرے اور آپ خدنگ جادو کے قریب پہونچیے تو اُسکے قتل کی تدبیر یہی ہر کہ یہ
بازوبند جو اِسس خاکسار نے حاضر خدمت کیا ہر اُسکو ملاحظہ فرمائیگا جو اسمین تدبیر تحریر ہو اُس طور سے
اُس ملعون کو قتل کیجیگا اگر مکر سے امان طلب کرے ہرگز نہ دیجیگا شاہزادہ دبیر ہفت زبان سے رخصت
ہو کر طرف دربند خدنگ کے روانہ ہوا اگر اب کیفیت خدنگ جادو کی عرض کیجاتی ہر کہ یہ باطمینان تمام
اپنے مکان مین آ کے بعد روانگی شہنشاہ بیٹھا تو اسنے اوراق سامری ایک صندوقچے سے نکال کے کیفیت
شہنشاہ گوہر کلاہ دریافت کی معلوم ہوا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ دبیر ہفت زبان کے پاس پہونچا اور
دبیر ہفت زبان نے بازوبند سلیمانی دیکر براے فتاحی طلسم بہارستان سلیمانی روانہ کیا ہر
خدنگ جادو کے ہوش پراگندہ ہوگئے مشیرون سے کہا کہ کسی طرح شاہزادے کو دام مکر مین پھنساؤ
بازوبند چھین لاؤ اگر بازوبند نہ ملیگا تو وہ یہان آ کے مجھے ضرور قتل کریگا اور میرے بعد لوح ارتنگ
اُسکی رسائی بآسانی ہوجائیگی لوح ملجائیگی فتاحی مین مصروف ہوگا اُس سے مقابلہ کون کرسکتا ہر جب اُسکی
مدد کرنے کو دبیر ہفت زبان ساعاقل یگانہ فرد فرزانہ موجود ہر تو اب کسکی مجال ہر جو اُس سے مقابلہ
کرسکے مشیرون نے عرض کی کہ خداوند جب اُسکے پاس دو چیزین ایسی موجود ہین کہ جسکی وجہ سے نہ مکر اُس سے
کرتے بنیگا نہ سحر تاثیر کریگا خدنگ جادو نے کہا کوئی ایسا مکر کرنا چاہیے کہ شہنشاہ بازوبند وغیرہ نہ دیکھین
ایسے محو ہوجائین ایک ساحر نے عرض کی کہ اگر مجھے اجازت ہو تو مین جا کر شاہزادے کو اپنے دام مکر مین
پھنساؤن خدنگ جادو نے کہا اگر تو شاہزادے کو گرفتار کر کے لائیگا تو دولت دنیا سے تجھکو نہال کردونگا
یہ ساحر اجازت لیکر روانہ ہوا خدنگ جادو سے یہ دریافت کر لیا تھا کہ شاہزادہ کسطرف سے آئیگا خدنگ
نے اوراق سامری مین دیکھکے مفصل پتہ تبلا دیا تھا نام اس ساحر کا کاروان جادو ہر خدنگ نے
یہ بھی کہدیا تھا کہ اے کاروان جادو جو کام کرنا بہت سمجھ کے کرنا ایسا نہو کہ شاہزادے کے ہاتھ سے
قتل ہو کاروان جادو نے کہا حضور خاطر مطمئن رکھیے مین ایسا مکر پھیلاؤنگا کہ شاہزادے کو گرفتار
کر کے لاؤنگا یہ کہکے یہان سے روانہ ہوا دو چار کوس راہ طی کر کے قریب ایک دریا کے آ کر بیٹھ کر سحر سے
کچھ شعبدات بنانے لگا مگر شہنشاہ گوہر کلاہ جو دبیر ہفت زبان سے رخصت ہو کر براے قتل خدنگ
روانہ ہوئے راستہ طی کرتے ہوئے آتے تھے کہ قریب دریا پہونچے کشتی طلب کر کے سوار ہوئے دریا
کے پار ہوئے گھاٹ پر جو آئے عجیب کیفیت دیکھی کہ ایک مکان رفیع الشان لب دریا بنا ہر دروازے
چارون طرف سے کمرے سے کے کھلین ہین معلوم ہوتا ہر کہ اندر کمرے کے جلسہ ہو رہا ہر شاہزادے نے جو
گانے کی آواز سنی طبیعت بہت بیچین ہوگئی ایک گوشے مین آ کے کھڑے ہوگئے گانا سننے لگے محفل مین جو نگاہ کی

تو عجیب رونق پائی کہ نازنینان مہ جبین مہر تمکین بصد ناز و ادا دریائے جواہر مین غوطہ مارے مسند ہائے پرزر پر بیٹھی ہین جام شراب گردش مین ہی ارباب نشاط حاضر ہین ناچ ہو رہا ہی شاہزادہ ایک ایک نازنین کی صورت کو بغور دیکھ رہا ہی جی مین کہتا ہی یہ رشک مین تبخانہ آذری کس صاحب جاہ و تقدیر کی ذات باین حسن و خوبی آراستہ ہی نہین معلوم کون اس چمن بےنظیر کا گلچین ہی شاہزادہ تو کھڑا ہوا یہ سوچ رہا تھا کہ ایک کنیز محفل سے اُٹھ کے باہر آئی اُسکی نگاہ جو شاہزادے پر پڑی محو جمال جہان آرائی شہنشاہ ہو گئی اسی عالم مین پلٹ کے اندر کمرے کے چلی گئی شاہزادے نے دیکھا ایک مہ پارہ چرخ حسن کا ستارہ مہر جمال یوسف خصال لباس شاہانہ پہنے ہوئے تاج پُرزر سر کج دھرے ہوئے ایک مسند پر جلوہ فرما ہی وہ کنیز جو گھبرائی ہوئی گئی اُس نازنین نے کہا اری مہر انگیز تو دیوانی کیون ہو گئی جو محفل مین گھبرائی گھبرائی پھرتی ہی کنیز نے ہاتھ باندھکر عرض کی واری آج ایک نئی بات دیکھی ہی آپ حضور یہان تشریف لائیے اکثر صحبت عیش و عشرت برپا ہوئی ہی مگر کبھی ایسا واقعہ نگاہ سے نہین گذرا اُس نازنین نے کہا اری بیان تو کر کیا واقعہ ہی کنیز نے عرض کی واری ایک جوان صاحب شان رشک قمر حور پیکر لباس شاہانہ پہنے دروازے کی آڑ مین خاموش کھڑا ہی سب کی کیفیت دیکھ رہا تھا مین جو باہر گئی اُسکو دیکھکر دنگ ہو گئی وہ نازنین کنیز سے یہ بات سنکے گھبرا کے کہنے لگی کہ اُس جوان کو ہمارے سامنے لاؤ ہم بھی دیکھین چند کنیزین گئین شاہزادے نے چاہا کہ اپنے تئین پوشیدہ کرلے مگر کنیزون کی نگاہ پڑ گئی سب نے آکے شاہزادے کو گھیر لیا اور کہا اندر تشریف لیچلیے ملکہ عالم بلاتی ہین آپ کی مشتاق ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا مین ایک مسافر غریب الدیار ملکہ عالم مجھے کیون طلب کرتی ہین مین نہ جاؤنگا جب کنیزون نے بہت کہا تو شاہزادہ مجبور ہوکر سب کے ہمراہ ہوا محفل مین جاکے پہونچا اُس نازنین نے اُٹھ کے شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس مسند پر بٹھا لیا ایک ساقی بچے نے جام شراب لبریز کرکے شاہزادے کے پیشکش کیا شاہزادہ چاہتا ہی کہ جام کو ہونٹھون سے لگائے شراب پی جائے کہ بازوبند کھل گیا شاہزادے نے تامل کیا بازوبند کو اُٹھا کر دیکھا لکھا تھا کہ اگر شراب پی لی تو ابھی جلبجاؤ گے یہی جام جمشید ہی اسکی تاثیر یہ ہی کہ جو اسمین شراب پی لے فوراً جل کے مر جائے اور اگر خالی جام کو دیکھے تمام عالم کی کیفیت نظر آئے خبردار جام نہ دینا اس شراب کو پھینک دو جام لیکے کمرے سے باہر نکلو کوئی کچھ نہ کرسکیگا جو بولیگا مارا جائیگا شاہزادے نے جو یہ کیفیت دیکھی بازوبند کو بازو پر باندھا اُس نازنین نے کہا صاحب شراب پیو جام ہاتھ مین لیے کیون بیٹھے ہو شاہزادے نے شراب زمین پر پھینکدی تلوار ٹیک کر اُٹھے جام ہاتھ مین لیے ہوئے باہر چلے تب تو اُس نازنین نے نعرہ کیا کہ او شہنشاہ کہان جاتا ہی منم کاروان جادو شاہزادے پر سحر کیا مگر بسبب بازوبند وغیرہ کے کچھ تاثیر نہوئی شاہزادے نے تیغ آبدار میان سے نکالی اس کافر کے دو ٹکڑے کیے اسکے مرتے ہی وہ مکان جلنے لگا وہ کنیزین جسقدر معلوم ہوتی تھین اُسی مکان کے ساتھ جلکر خاک ہوئین شاہزادے نے شکر خدا کیا پرچہ کمر سے نکال کے ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم اگر خداوند اپنا فضل شریک حال کرے اور جام جمشید ہاتھ آجائے تو خدنگ جادو کے سامنے اس جام مین پانی بھرکر اور اسم جو کچھ بازوبند سلیمانی مین لکھا ہے اُس پانی پر پڑھکے وہ پانی طرف خدنگ جادو کے پھینک دے شاہزادہ بہت خوش ہوا آگے بڑھا یہان خدنگ جادو نے اوراق سامری منگائے کاروان جادو کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کاروان جادو ہاتھ سے

شہنشاہ کے قتل ہوا خدنگ جادو یہ مضمون دیکھکر بہت حیران ہوا اپنے مصاحبون سے کہا ارے یارو جلد کاروان کے مکان پر جاؤ اُسکے پاس جام جمشید ہو وہ تو لے آؤ کہین ایسا نہو اُس خداپرست کے ہاتھ وہ جام لگے تو میرے قتل کی تدبیر کرے لوگ تو مکان کاروان کے جانب روانہ ہوئے یہان خدنگ جادو کو یہ خیال آیا کہ مین جاکر دیکھون تو کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کتنی دور آیا ہو یہ خیال کرکے خدنگ نہایت جلد اپنے مقام سے چلا اور راق سامری سے سمت دریافت کر چکا تھا تھوڑی دیر کے بعد ایک گانون کے قریب آکے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت وجاہ چلے آتے ہین اسنے یہ خیال کیا کہ اسوقت اس صحرا مین چلکر شہنشاہ سے مکر کرنا چاہیے اور دام مکر مین گرفتار کرکے بازو بند و پرچہ ان سے چھین لینا چاہیے یہ سوچ کے جسطرف شہنشاہ جاتے تھے اُس طرف روانہ ہوا دوسری راہ سے اُس صحرا مین پہونچکر اپنی صورت ایک درویش خداپرست کی بنائی کچھ اسباب درویشی بھی آگے رکھ لیا ایک بوریا بچھا کر ہزار دانہ صندل کا لیکر اُس صحرا مین بیٹھ رہا تھوڑی دیر کے بعد شہنشاہ گوہر کلاہ بھی اُس صحرا مین پہونچے دیکھا ایک فقیر سامنے بیٹھا ہے مگر نہایت ضعیف تسبیح ہزار دانہ ہاتھ مین آنکھین بند کیے جھوم رہا ہے شہنشاہ دیکھتے ہوئے چلے گئے جب تھوڑی دور پر نکل گئے تو فقیر نے آنکھ کھولی گردن اُٹھائی پکار کے کہا بابا خدا بھلا کرے شاہزادے نے پلٹ کے دیکھا فقیر نے کہا بابا اگر تھک گیا ہو ٹھہر جا شاہزادہ مسافت راہ سے مضمحل بھی ہو رہا تھا فقیر کے پاس جا کے بیٹھا فقیر نے کہا بابا اگر پیاسا ہو تو پانی لاؤن تجھے پلاؤن اگر کچھ خواہش طعام ہو تو جو فقیر کو میسر ہو حاضر کرے شاہزادے نے کہا شاہ صاحب مجھے کچھ ضرورت نہین ہے فقیر نے کہا بابا اتنی دور سے آیا ہے ہاتھ پانون دھو ڈال منہ پر بہت گرد پڑی ہے شاہزادے نے کہا شاہ صاحب مجھے آپ کی تکلیف کا خیال ہے فقیر نے کہا بابا مجھے کچھ تکلیف نہو گی یہ کہکے اپنے مقام سے اُٹھا کہا بابا تو یہین ٹھہر جا مین پانی تیرے لیے لے آؤن شاہزادہ تو اُسی مقام پر ٹھہرا فقیر وہان سے چلا جب فقیر کچھ دور چلا گیا تو شاہزادے کو خیال آیا کہ پرچہ دیکھنا چاہیے کہین اسنے بھی مکر نہ کیا ہو یہ سوچ کے شاہزادے نے پرچہ کمر سے نکالا نوشتہ پایا کہ اگر ہاتھ منہ دھولوگے تو نابینا ہو جاؤگے پانی مین ایسے اجزا شامل ہین جو اندھا کر دینگے یہی خدنگ جادو ہے تمکو چاہیے جب یہ پانی لائے تو جام جمشیدی مین اس سے پانی لو اور بازو بند سلیمانی کو دیکھو جو اسم اُسمین مرقوم ہو اُسے ایک بار پڑھ کے پانی پر دم کرنا پانی کو اس فقیر پر چھڑک دینا شاہزادے نے جلدی سے بازو بند نکالا اسم اعظم الٰہی لکھا ہوا پایا اُسکو جلدی حفظ کیا اتنے مین وہ فقیر بھی پانی لیکے آیا کہا بابا مین پانی لایا ہون شاہزادے نے جام جمشیدی کے گرد رومال لپیٹ کے کہا بابا اسمین پانی دو مین پیونگا فقیر نے جام کو نہ پہچانا کیونکہ گرد اُسکے کپڑا لپٹا ہوا تھا جیسے ہی جام مین پانی بھرا شاہزادہ اسم اعظم بازو بند تو حفظ کر ہی چکا تھا ایک بار پڑھکے اُس پانی پر دم کیا پانی فقیر پر پھینک دیا پانی کے پڑتے ہی فقیر نے ایک چیخ ماری صورت بدل گئی شاہزادے نے دیکھا خدنگ جادو ہے صورت بدلتے ہی جلنے لگا بہت کچھ فریاد و فغان کی مگر کچھ حاصل نہوا جل گیا شاہزادے کو اسکے مارے جانے کی بڑی خوشی ہوئی شکر خدا بجا لائے پرچہ کو کمر سے نکال کے دیکھا نوشتہ پایا کہ اب اپنے تئین خدنگ کے مکان پر پہونچاؤ اور اسکا سب مال و اسباب اپنے تحت و تصرف مین لاؤ شاہزادہ روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد راستہ طے کرکے مکان پر

پہونچا دیکھا قلعہ مین آگ لگی ہوئی ہی بہت سے لوگ چارون طرف بھاگتے پھرتے ہین باشندگان شہر کی عجیب کیفیت ہی آگ تمام شہر مین پھیلتی جاتی ہی جو جو چیزین خدنگ جادو کے سحر کی بنی ہین وہ جل رہی ہین گر رہی ہین شہر مین ایک آفت برپا ہی شاہزادے کو جو سب نے دیکھا کہا اسی جوان صاحب شوکت و شان نے خدنگ جادو کو قتل کیا ہی اب ہمکو بھی ہلاک کرنے آیا ہی اگر یہ خود نہ ہلاک کریگا تو آگ ہمکو جلا دیگی اسمین بہتر یہ ہی کہ اسی سے پناہ مانگین سب نے یہ راے آپسمین قرار دیکر شاہزادے کے پاس آئے قدمون پر گر پڑے کہا ای شہنشاہ ہم ساحری و جمشید پر لعنت کرتے ہین اور بصدق دل مسلمان ہوتے ہین ہمکو پناہ دیجیے اس آگ سے بچا لیجیے شاہزادہ نے پرچہ کمر سے نکالا لکھا تھا کہ اسم حاشیہ پڑھکر سنگریزے طرف اس آگ کے پھینکو آگ بجھ جائیگی سب کو امن ہوگی شاہزادے نے ویسا ہی کیا آگ موقوف ہوئی سب لوگ وہان کے بصدق دل مسلمان ہوئے شاہزادے کو باعزاز قلعہ مین لیگئے وہان سب مال و اسباب شاہزادے کے پیشکش کیا شاہزادے نے سب کو انعام دیا خلعت تقسیم کیے اہل شہر بہت خوش ہوئے شب کو محفل عیش و نشاط منعقد ہوئی سب باشندگان شہر حاضر ہوئے مگر جو لوگ معززین تھے وہ قریب شاہزادہ کے و الاقدر بیٹھے شہزادہ کو بشاش نہ پایا سب نے متفق ہوکے عرض کی ای شہنشاہ ذیجاہ کیا سبب ہی جو حضور کو مکدر پاتے ہین نصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہی کچھ غلامون سے ارشاد فرمائیے شاہزادے نے آہ سرد بھر کے کہا کیا کہون **شعر** سر کنم شکوہ اگر تاب شنیدن داری ✿ سینہ لبریز گام اگر طاقت دیدن داری عجیب حال ہی دل ہجوم ملال ہی پہلا صدمہ تو ملکہ صبح سحر نگاہ کا اُٹھایا دوسری مرتبہ دل کو دام زلف ملکہ عنبرین کاکل دختر دبیر ہفت زبان مین پھنسایا نہین معلوم کہ وہ بستہ زنجیر الفت اپنی شام فرقت کیونکر بسر کرتی ہوگی اور یہ کشتہ شمشیر محبت شب کو کسطرح رو رو کر سحر کرتی ہوگی دونون کی عجیب کیفیت ہوگی ایک حیران ایک پریشان ایک کو جینے سے یاس ایک کو مراد بر آنے کی ہراس ایک اسیر رنج و غم ایک ذبیح خنجر الم ایک جاندادہ ایک مرگ آمادہ ایک بیتاب ایک بیخواب ایک گریان ایک نالان ایک تشنۂ دیدار ایک کشتۂ انتظار ایک مجروح خنجر اشتیاق ایک مجروح خدنگ فراق ایک حریق آتش محبت ایک غریق ورطۂ الفت غرض دونون جاندادہ مرگ آمادہ جینے سے بیزار ہونگی انتہا کی بیقرار ہونگی جو میرے دل کی کیفیت ہی یہی اُنکی بھی حالت ہی یہان تو دل پریشان ہی چشم گریان ہی فرقت کا ملال ہی یہ غزل حسب حال ہی **نظم**

بطفلی ما بسر بردم جوانان زندگانی را
سحر چون در برش دیدم لباس زعفرانی را
بصد زاری نمودم یار را مائل بقتل خود
چرا پوشیدهٔ جانان لباس زعفرانی را

بہ صرف عشق طفلان کردم ایام جوانی را
ز ضعف از جا نجنبد ذرهٔ خاک من از صرصر
بخونناب جگر شستم غبار سرگرانی را
نہ از بہر فریب سادگان بستم خضاب الکنون

بچشم ریخت چشم تر سرشک ارغوانی را
کشتی دامن ہنوز از من بنام بدگمانی را
نمیخواہی اگر ہم رنگ ما بودی تو خود فرما
سیہ پوش است ہر مو در تنم مرگ جوانی را

شاہزادے نے اس سوز و گداز سے یہ اشعار پڑھے تمام حاضرین جلسہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے جنکو شاہزادے نے مخاطب کیا تھا اُنھون نے عرض کی حضور ہمین خلاصہ پتہ بتائیے ہم جائین ملکہ عالم جہان ہون لے آئین شاہزادے نے جواب دیا کہ ایک ہجران دیدہ اپنے مکان مین ہی دوسری آفت کشیدہ کا پتہ نہین معلوم راہ مین ایک ساحر اُٹھا لیگیا مجھے بیہوش کرکے وہین ڈال دیا حیات باقی تھی کہ میرا عیار لعل بن مرجان اُس صحرا مین آیا مجھے بیہوش پایا سر اپنے زانو پر رکھا اتنے عرصہ مین جمشید ثانی نے آ کے

ہوشیار کیا جب مین نے ملکہ کو نہ پایا بہت پریشان ہوا چونکہ فتاحی طلسم درپیش تھی عرصہ کرنا مناسب وقت نہ جانا ادھر چلا آیا راہ مین دختر دبیر ہفت زبان پر مائل ہوا اُسکی تیغ ابرو کا گھائل ہوا وہ تو اپنے گھر مین ہی صرف تکلیف فراق اُٹھاتی ہوگی آنسو بہاتی ہوگی مگر ملکۂ صبح سحر نگاہ نہین معلوم کہان ہوگی کیا گذری ہوگی کسکے قابو مین ہون افسوس صد ہزار افسوس شعر گذشت آنکہ مرا بود جا بگوی کسے + کنون من و غم ہجران و جستجوے اُسپر طرہ یہ ہوا کہ میرا مونس و غمگسار یار وفادار یعنے لعل بن مرجان عیار براے تلاش ملکۂ صبح سحر نگاہ گیا تھا ابتک پلٹ کے نہین آیا نہین معلوم اُس بیچارے مصیبت کے مارے پر کیا گذری کہان گیا کہان ہوگا غربت مین سرگردان ہوگا لوگون نے جو اس درجہ شاہزادے کو بیتاب پایا ہاتھ باندھ کے سمجھایا کہ حضور اسقدر بیتاب نہون ہم براے تلاش ملکۂ صبح سحر نگاہ جاتے ہین اگر بن پڑتا ہی تو اُنکو ڈھونڈھ کے لاتے ہین حضور چندے یہان قیام فرمائین جبتک غلام نہ آجائین حضور کہین تشریف نہ لیجائین یہ سب لوگ صبح کو شاہزادے سے رخصت ہوکر طرف صحرا کے روانہ ہوئے چار جانب چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ مختصر کیفیت ملکۂ صبح سحر نگاہ اور لعل بن مرجان عیار اور قہرمان جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب قہرمان جادو ملکۂ صبح سحر نگاہ کو اُٹھا لیگیا اور شاہزادے کو بیہوش اُسی صحراے وحشتناک مین پڑا رہنے دیا اور تخت پر ملکہ کو ڈال کے اپنے قلعہ مین پہونچا تخت اُتارا ملکہ کی زبان مین سونگھنی بھی نہ دیا غرور مین یونہین ہوشیار کیا مسند پر بٹھایا آپ ہاتھ باندھ کے سامنے آیا عرض کی اے ملکۂ عالم یہ تابعدار خطاوار حاضر ہی جو چاہے سزا دیجیے یا قصور معاف کیجیے آپ مالک و مختار ہین اب جو ہمارے حق مین بہتر جانیے وہ کیجیے ملکہ نے کہا اے شخص تو کون ہی خطاوار تو ہم ہین جو اسوقت مانند اسیرون کے تیرے سامنے حاضر ہین یہ کلمات اگر ہم کہین تو زیبا ہی مگر کیا تیری منت کرین تو ہمارے قید کرنے اور رہا کرنے پر قادر نہین ہی ان سب باتون کا اختیار پروردگار وحدہ لاشریک کو ہی ہم اُسی سے اپنی عرض حاجت کرتے ہین مگر تو کیون اسقدر بیتابانہ خطا معاف کراتا ہی قہرمان نے کہا اے ملکۂ عالم نام اس حقیر کا قہرمان جادو ہی اس ملک کا بادشاہ ہون بڑا عالیجاہ ہون بہادری مین کوئی میرا ہمسر نہین مجھسے بہتر نہین صورت بھی سامری نے ایسی بنائی کہ دوسرے کو عنایت نہ فرمائی حسینان جہان ہمیشہ مجھپر مائل رہے میری تیغ ابرو کے گھائل رہے مگر مین نے کسی پر توجہ نہ کی آجتک اپنے حسن کا غرور رہا سب سے دور رہا مگر آپ کا جمال جہان آرا جو دیکھا شیدا ہوگیا دل مین آرزوے وصل پیدا ہوئی چہرے سے حسرت ہویدا ہوئی آپ کے اخلاق سے امید قوی ہی اسی سے زیادہ خوشی ہی کہ آپ میرا سوال رد نہ کرینگی زیادہ کد نہ کرینگی میری جان بچالینگی اپنا بندہ بے دام بنالینگی میری آرزو نکل جائیگی مصیبت راحت سے بدل جائیگی یہ ملک و مال تاج و تخت آپ کو مبارک ہو مین ایک ادنی چاکر کیطرح سے حاضر خدمت رہونگا جور و جفا سہونگا ملکہ نے جو یہ تقریر واہیات سنی غصہ مین آکے کانپنے لگی کہا او بیہودہ کیا بکتا ہی زبان کو روک ایسے کلمات اب زبان سے نہ نکالنا تو نہین جانتا کہ مین کسکی واللہ شیدا عاشق و مبتلا ہون اگر وہ سن پائیگا یہان ضرور آئیگا تجھے زندہ نہ چھوڑیگا بس خیریت اسی مین ہی کہ مجھے چھوڑ دے اور میرے عشق سے درگذر ورنہ بہت پچتائیگا سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا قہرمان جادو نے جو ملکہ کو اسدرجہ برہم پایا کہا ملکۂ عالم تم کسکو کہتی ہو کہ زندہ نہ چھوڑیگا وہ ایک خداپرست نہین معلوم کب کام گیا ہوگا

درندگان صحرا اُسکو کھا گئے ہونگے ہڈیان بھی اب باقی نہونگی جسوقت مین تمکو لیکر چلا اُسنے مجکو ردکا مین نے اشارہ کر دیا وہ بیہوش ہوکے وہین گر پڑا درندون نے اُسکو کھا لیا ہوگا اب اگر تمھین اپنی خیریت لازم ہو تو وصل قبول کرو ورنہ بہت پچتاؤ گی ملکہ نے جو یہ سنا کہ شاہزادے کو درندے کھا گئے ہونگے قریب تھا کہ فرط غم سے جان نکل جائے صدمہ اُٹھانے کی تاب نہ لائی مگر زندگی باقی تھی ملکہ کی آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے دلمین خیالات فاسد آنے لگے اب قہرمان نے کلمات سخت وسست کہنا شروع کیے ملکہ نے کسی کا جواب نہ دیا خموش بیٹھی رہین جب قہرمان بہت کچھ کہہ چکا تو مجبور ہوکے ایک قفس طلائی طلب کیا ملکہ سے کہا اے ملکہ عالم اس قفس مین تشریف لیجائیے اب تا قید حیات رہائی آپکی ممکن نہین ہے ملکہ سحر قہرمان مین اس درجہ مبتلا تھین کہ نہ سحر یاد آتا تھا نہ کچھ کہتے بن پڑتا تھا قہرمان نے جب قفس کی طرف اشارہ کیا ملکہ خموش اُٹھکر قفس مین چلی گئین قہرمان نے قفس کو بند کرکے ایک زنگی کے سپرد کیا کہا اسکو لیجاؤ حفاظت سے رکھو اگر ملکہ کسی وقت زیادہ بیچین ہون تو ہمارے روبرو لانا ہم تشفی ملکہ کو دینگے وہ زنگی قفس ملکہ لیکر روانہ ہوا قہرمان باحال پریشان اپنے ٹھکانے پر گیا مگر فراق ملکہ مین اسکی عجیب کیفیت ہورہی ہے دل سے کہتا ہے کہ اے قہرمان اگر اس آفت جان جانان نے وصل قبول نہ کیا اور مین نے مدعاے دلی حصول نہ کیا تو میری کیا حالت ہوگی زندگی کسیطرح وفقہ نہ کریگی مرجاؤنگا زندہ نہ بچونگا کیا بات کرنا چاہیے کہ یہ ستمگار منظور کرلے پھر اپنے جی مین کہتا ہے کہ ابھی نئی نئی اُس جوان سے چھوٹی ہے وہ جوان نہایت حسین اور جمیل تھا اسپر جان دیتی تھی جب تھوڑے دنون مین اُسکا خیال جاتا رہیگا تو قبول کرلیگی کیا ہمیشہ اُسکے سوگ مین مبتلا رہیگی کبھی گھبرا کے قفس ملکہ کے پاس جاتا ہے باتین بناتا ہے ملکہ سے عرض کرتا ہے کہ ملکہ عالم اب بھی اپنا تابعدار جانو قبول کرلو تم اُسکا بھروسا ناحق کرتی ہو وہ خداپرست مارا گیا جان سے بیچارہ گیا اور اگر زندہ بھی ہوتا تو سامنے ما بدولت کے یہ بھی اُسکی طاقت تھی کہ تیز نگاہ ڈال سکتا اسی وجہ سے مین نے پہلے ہی اُسکا خاتمہ کر دیا اول تو وہ مسلمان تم سامری پرست تمہارا اُسکا ساتھ کیا ہم لوگ تو مسلمانون کو برا جانتے ہین وہ ایک ہم پونے دو سو خداوندون کو مانتے ہین تمنے اُسکو کیونکر قبول کرلیا معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے کسی ساحر کامل سے تمھارے بابت مدد لی تب تو تم اُسکے قابو مین ہو گئین اے ملکہ عالم وہ ایک مفلس و محتاج تھا کیا مال و زر رکھتا تھا جو تمھین دیتا مین اس ملک کا بادشاہ ہون ملک تمھارے نام کرتا ہون سارے ملک کی حکومت کرو عیش و عشرت کرو مین مانند چاکران کمترین کے حاضر خدمت فیضدرجت رہونگا اور اُس خداپرست کو کیا نصیب تھا جو تمکو دیتا ملکہ نے جھلاکے جواب دیا کہ او بیہودہ اُس شہنشاہ اقلیم شجاعت و کجکلاہ ملک جرات کو کس چیز کی کمی تھی مگر نہین معلوم کس کس کو تجھسے بہتر بادشاہ بنا دیا ہوگا کتنا خزانہ لٹا دیا ہوگا جسقدر سلطنتین اُنھون نے لوگون کو دیدی ہونگی اُسقدر تجکو خواب مین بھی دیکھنی نہ نصیب ہونگی اے کافر اگر اب کچھ کلمات اُس شہنشاہ اقلیم جرات کے باب مین منہ سے نکالیگا تو مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی جان دیدونگی قہرمان جب بہت مجبور ہوتا ہے تو ملکہ سے الگ جاکے بہرون روتا ہے یہان تو یہ کیفیت ہورہی ہے مگر لعل بن مرجان عیار شہنشاہ گوہر کلاہ جب رخصت ہوکر براے تلاش ملکہ روانہ ہوا لوگون سے دریافت کرتا ہوا خود بھی دیکھتا بھالتا شکل تبدیل کیے ہوئے قلعۂ قہرمان کے نزدیک

پہونچا دیکھا بہت سے آدمی بدحواس ایک جانب بھاگے جاتے ہین لعل یہ کیفیت دیکھکر ٹھہر گیا اُن لوگون سے
دریافت کیا کہ تم اسقدر بدحواس کیون ہو اُنھون نے جواب دیا کہ آجکل ہمارے بادشاہ کی عقل مین فطور آگیا
ہی جب سے ایک شاہزادی کو کہین سے اُٹھا کے لائے ہین تب سے اُسکے پاس دست بستہ بامید وصل بیٹھے رہتے
ہین ہر وقت اُس سے سوال وصل کرتے ہین وہ جواب صاف دیتی ہی راضی نہین ہوتی ایک خداپرست پر
جان دیتی ہی بادشاہ نے اُس خداپرست کو تو مار ڈالا تھا اب شاہزادی کو قید کیا ہی آجتک بہت منت کی آخر
مجبور ہوکے یہ سوچے کہ اب مین ایک سحر ایسا کرون کہ وہ خود مجھپر عاشق ہو جائے اُسی کے تیار کرنے کے
لیئے کچھ اسباب ضروری ہم لوگون سے منگوایا ہی ہمین قبر جمشید پہ بھیجا ہی وہان جائینگے قبر کی خاک لائینگے
وہ قہرمان جادو کو دینگے وہ نازنین پر کچھ پڑھکے ڈال دیگا نازنین خود اُسپر عاشق ہو جائیگی لعل
نے جو یہ خبر سنی جی مین خیال کیا کہ اس موقع پر چوک جانا اچھا نہین ہی اُن سب لوگون کو لعل بن مرجان
نے باتون مین لگا کر بیہوش کیا اور آپ اُنہین سے ایک کی صورت بنکر روانہ ہوا راہ مین خیال آیا کہ بڑے
افسوس کی بات ہی کہ مین نے نام اُسکا نہ دریافت کر لیا جسکی مین صورت بنا ہون یہ سوچتا ہی چلا جاتا تھا
کہ راہ مین ایک چوبدار نے پکار کے کہا بھائی احول چشم جادو تمکو تو بادشاہ نے قبر جمشید پر روانہ
کیا تھا تم کیون نہین گئے لعل نے جواب دیا کہ مین کیا کرتا میرے پاس خاک قبر جمشید موجود ہی جب بادشاہ
کے سامنے سے باہر آیا تو مجکو یاد آگیا اور میرے ہمراہی چلے گئے میرا قصد ہی کہ اُنکو کسی سے بلوالون بیکار
وہانتک جائینگے اتنی مصیبت اُٹھائینگے یہان میرے پاس موجود ہی مین ابھی جاکر بادشاہ کو دیدونگا اُسکے عوض
مین بہت کچھ خلعت و انعام لونگا چوبدار ہنسنے لگا احول چشم نقلی نے قدم آگے بڑھایا در دولت شاہی پر
آیا معرفت ایک چوبدار کے اطلاع کرائی کہا جاکر عرض کرو کہ حضور نے برائے طلب خاک سامری جو
احول چشم جادو کو روانہ فرمایا تھا وہ حاضر در دولت ہی امیدوار قدمبوسی ہی چوبدار نے آکے اسی
طرز سے قہرمان کے سامنے بیان کیا قہرمان کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنی جلد خاک قبر جمشید کیونکر لایا چوبدار
سے کہا بلا لو جب احول چشم نقلی اندر آیا قہرمان کو سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ و یاد عاے دولت دیکر
عرض کی کہ خداوند حضور کے اقبال سے خاک قبر جمشیدی ہمین ممکن ہو گئی وہان جانے کی ضرورت بھی
نہین ہوئی اور ہمراہی میرے چونکہ مجھسے الگ ہو گئے تھے ایک مقام پر سب کے ملنے کا وعدہ تھا وہ سب
تو چلے گئے مگر مین اس خاک کو پاکر خدمت والا مین حاضر ہوا قہرمان نے خوش ہوکے کہا لاؤ ہمین دو
احول چشم نے عرض کی کہ حضور اس خاک کو یہان نہین دے سکتا ہون اگر آپ تخلیہ مین تشریف لیچلیے تو حاضر
کرون قہرمان وہان سے اُٹھا اور تخلیہ مین آیا احول چشم نے ایک پڑیا جھولی سے نکالی قہرمان سے کہا
حضور اسکو ملاحظہ فرمائین کہ اصل خاک قبر جمشید ہی ابھی تک اسمین بوے عرق جمشید آتی ہی ذرا سونگھیے تو
قہرمان نے جیسے ہی اُس پڑیا کو کھولکر سونگھا احول چشم نقلی نے ہاتھ کی تھپکی دی کہ تمام خاک دماغ
مین چڑھ گئی قہرمان کو چھینک آئی دھم سے زمین پر گرا بیہوش ہو گیا احول چشم نقلی نے نعرہ کیا منم
لعل بن مرجان عیار شہنشاہ گوہر کلاہ ذیشان چاہا خنجر نکالکر شکم اس بیدین کا چاک کرے مگر پھر خیال آیا
کہ یہ اچھا نہین ہی کیونکہ اس ملک کا بادشاہ ہی اسکے مرنے مین بہت سی خرابیان واقع ہونگی سب جان
جائینگے زندہ یہان سے نکلنا بہت دشوار ہوگا یہ سوچکے وہان بہت گہری زمین کھودی قہرمان کو کپڑے تمام

کے دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کے اُس گڑھے مین دفن کر دیا اور آپ قہرمان کی صورت بن کے وہی
باس قہرمان کا پہنکے باہر آیا ایک پڑیا اپنے ہاتھ مین لایا کہا واقعی اسوقت احول چشم جادو نے
کیا کام کیا ہے اصلی خاک قبر جمشید کی لا کے دی اب مین ملکہ کو راضی کر لونگا تھوڑی دیر مین وہ مثل میرے
تصویر عاشق ہو جائیگی سب مصاحبین عرض کرتے ہین حضور بہت بجا فرماتے ہین قہرمان نقلی نے کہا کہ قفس
ملکہ کا لاؤ مین اُس سے کچھ باتین کرونگا ملازم فوراً دوڑے گئے قفس لیکر تھوڑی دیر مین آئے قہرمان
نے کہا اس قفس کو تخلیہ مین رکھدو مین بھی وہان آتا ہون ملازمون نے قفس کو تخلیہ مین رکھدیا قہرمان
نقلی وہان سے اُٹھکر تخلیہ مین آیا پہلے تو ملکہ سے دیر تک باتین کین آخر مین کہا ای ملکہ عالم آگے بڑھیے
مین آپ کی زبان سے سوزن تو نکالوں منم لعل بن مرجان عیار شہنشاہ گوہر کلاہ ذیشان ملکہ
نے جو یہ بات سنی کہا ای مرجان میری زبان مین سوزن نہین ہے بلکہ مجھے سحر فراموش ہے جبتک قہرمان
مارا نہ جائیگا مجھے ہوش نہ آئیگا لعل نے جواب دیا کہ ملکہ اگر مین نے قہرمان کو مارا تو بہت سی چیزین
جو اُسکے سحر کی بنائی ہوئی ہین وہ برباد ہونگی لوگ مجھے پہچان لینگے زندہ نہ چھوڑینگے ملکہ نے کہا جسوقت
کوئی تیر حملہ کریگا ہم تمھین بچا لینگے لعل بن مرجان نے کہا ای ملکہ ایسا نہو کہ تم اپنے تئین بچا کر نکل جاؤ
اور مجکو دشمنون مین چھوڑ جاؤ ملکہ نے جواب دیا کہ ای لعل تم ایسی بات کہتے ہو لعل نے کہا مین ابھی
جاتا ہون اُسے قتل کر ڈالونگا یہ کہکے لعل وہان سے چلا باہر آیا کہا ملکہ کو کوئی نہ لیجائے مین ابھی آتا ہون
یہ کہکے وہان پر آیا جہان قہرمان کو گاڑ دیا تھا جلدی جلدی زمین کھودی قہرمان کو زمین سے نکالا خنجر اسکے شکم
مین مار دیا کہ یہ لعین واصل جہنم ہوا اسکے مرتے ہی اندھیرا چھا گیا آواز آئی کشتی مرا نام من قہرمان جادو بود
یہ صدا جو اسکے مصاحبون نے سنی سب دوڑے وہان قفس ٹوٹا ملکہ صبح سحر نگاہ قفس سے نکلین سحر کرنا شروع
کیا پہلے آکر لعل بن مرجان کو اپنے ہمراہ لیا سحر کرتی ہوئی چلین لاکھون کو نابینا بنا دیا بہت سے ساحر مار
ڈالے ساحر تو ملکہ سے لڑنے مین مصروف ہوئے لعل بن مرجان نے جو اتنی مہلت پائی ایک سمت جھپٹ کر
روانہ ہو گیا یہان ملکہ سے اور ساحرون سے بڑی لڑائی ہوئی پھر کہان ایک کہان اسقدر سب نے
ملکہ کو گرفتار کر لیا قہرمان جادو کا بیٹا کجکلاہ جادو تخت پر بیٹھا اسنے فوراً حکم دیا کہ ملکہ صبح سحر نگاہ
کو قتل کرو حکم پاکر جلاد حاضر ہوئے قتل کی تیاری ہونے لگی ملکہ کو ریگ کے چبوترے پر بٹھایا گردن پر کوئلے
کا خطہ دیا احکام کے منتظر ہوئے یہان ملکہ صبح نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے اور عرض کی ای
رب بے نیاز ای چارہ ساز ای حاجت روائے بیکسان ای توجہ فرمائے بحال غریبان وقت مدد ہے ایک
تیرا بندہ حقیر دست کفار سے قتل ہوا چاہتا ہے ای معبود اسوقت مدد فرما کسی کو برائے کفالت پہونچا ملکہ نے
جو تڑپ کے دعا کی قبول درگاہ احدیت ہوئی وہ ساحر جو خدنگ جادو کے قلعہ سے شاہزادے کی
اجازت سے روانہ ہوئے تھے تلاش کرتے ہوئے اسوقت آکر پہونچے شاہزادے نے بناہ تقریر مین تصویر
ملکہ کی دکھا دی تھی ان ساحرون نے جو دیکھا یقین ہو گیا کہ یہ وہی گل گلزار خوبی وسرو باغ محبوبی ہے جسکے
فراق مین شاہزادہ شب و روز بیتاب رہتا ہے نعرہ کر کے گرے ملکہ کی کمر مین پنجہ دیکر اُٹھا لیگئے یہان
ساحرون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب نے کجکلاہ جادو سے آکر مفصل حقیقت بیان کی کجکلاہ باہر نکل
آیا یہ سب ساحر قندیل ہو چکے تھے کجکلاہ جادو نے بہت سے سحر کیے مگر یہ لوگ کب سماعت کرتے

مڑکے اشارہ کردیا سحر اُلٹا پھرا کسی کا زور نہ چلا مجبور ہو گئے یہ لوگ ملکہ صبح سحر نگاہ کو لیکر روانہ ہوئے
تھوڑی مسافت طے کر کے شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے ملکہ کو شاہزادے کے
حوالے کیا شاہزادہ بہت خوش ہوا انعام و اکرام عطا فرمایا ملکہ کو حمام مین بھیجا پوشاک تبدیل کرائی ملکہ سے
کہا کہ اے ملکہ ہمارا دوست قلبی پہلے لعل بن مرجان عیار تمھاری تلاش مین گیا تھا نہین معلوم اُسپر کیا
گذری ملکہ نے جواب دیا کہ اُسی نے ہمکو بھی رہا کیا تھا مگر ساحرون نے ہمپر یورش کیا نہین معلوم وہ موقع
پاکر کس طرف نکل گیا شاہزادے نے کہا اب امید اُسکے آنیکی قوی ہو گئی ایک دو روز مین ضرور آ جائیگا مگر
اے ملکہ اب تم یہان کی حکومت کرو ہمین اب برائے تلاش لوح جانا ہے کل ہمنے پرچہ عطیۂ بزرگان کو دیکھا تھا
نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور خدنگ جادو قتل ہو تو لوح مدار کی تلاش مین جانا ضرور
ہے اگر دو روز اور گذر جائینگے تو پھر سال بھر تک اسی جگہ قیام کرنا ہوگا تب لوح ملیگی اس سے بہتر ہے کہ ہمین
رخصت کرو تم یہان حکومت کرو ملکہ نے کہا اے شہنشاہ ذیجاہ اتنے دنون کے بعد تو صحبت حاصل ہوئی ہے تسکین
دل ہوئی ہے پھر آپ جانیکا ارادہ کرتے ہین مجھے مرنے پر آمادہ کرتے ہین مین کیونکر آپ کو اجازت دون
اپنے سر بلا لون مجھے شبہاے فرقت کی درازی ایام ہجر کی طعنہ سازی چین نہ لینے دیگی جان دینی پڑیگی جب
آپ کا خیال ہوگا دلپر ہجوم ملال ہوگا ایسی عجیب کیفیت ہوگی بری حالت ہوگی شاہزادے نے جب ملکہ
کو انتہا درجہ بیقرار پایا تسکین دی گلے سے لگایا کہا اے گل گلزار خوبی و اے سرو باغ محبوبی تمکو اگر جدائی
نامنظور ہے تو ہمین فتاحی طلسم ضرور ہے اپنا اشتیاق ظاہر کرو کیفیت سے ماہر کرو ویسا انتظام ہو اس گفتگو سے
درد آمیز کا اختتام ہو ملکہ نے کہا مین بھی ہمراہ چلونگی یہان تنہا نہ رہونگی شاہزادے نے بہت انکار کیا جب
ملکہ نے از حد اصرار کیا شاہزادہ مجبور ہوا ہمراہ لینا ضرور ہوا مگر یہ بھی فرمایا کہ اے ملکہ یہ امر تمکو ناگوار ہے اُسکی
وجہ سے دل بیقرار ہے ہمارے یہان ناموس پر جہاد ساقط ہے تمھارا چلنا بہتر نہین ہمارے ہمراہ اور ساحر
ہین فن جادوگری سے بخوبی ماہر ہین وہ ہماری مدد کرینگے جو آفت آئیگی رد کرینگے ملکہ نے نہ مانا تنہا چھوڑنا
بہتر نہ جانا کہا اے شاہزادۂ والا قدر آسمان جلالت کے بدر مین ایسے عذرات بیجا نہ سنونگی ہمراہ چلونگی آخر
شہنشاہ نے حکم دیا کہ کل کُل فوج ہماری طیاری سفر کرے ہمین برائے تلاش لوح جانا ضرور ہے فتاحی اس
طلسم کی جلد منظور ہے فوج ساحران تو سامان سفر مین مصروف ہوئی یہان محفل عیش و نشاط گرم ہوئی شب بھر
محفل رہی صبح کو شہنشاہ نے کوچ کیا پرچہ کو ملاحظہ فرما چکے تھے ہدایت ہوئی تھی کہ اپنے کو طرف
جبال آتش فشان کے پہونچاؤ وہان لوح ملیگی کلی آرزو کی کھلے گی شاہزادہ نماز صبح سے فراغت کر کے
مع سپاہ ساحران و ملکہ صبح سحر نگاہ طرف اُس پہاڑ کے روانہ ہوئے منزلین طے کرتے ہوئے چلے ایک
روز ایک صحراے عنبر بیز و فرحت خیز مین پہونچے ملکہ صبح نے کہا اے شہنشاہ آجکی شب یہین مقام کیجیے رات بھر آرام کیجیے
صبح کو پھر کوچ کیجیے گا شاہزادے کو بھی یہ بات بہت پسند آئی حکم دیا کہ آج لشکر یہین اُترے صبح کو چلینگے
حسب الحکم لشکر شہنشاہ وہان اُترا سب ساحران نامی اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے دن
بہت کم باقی تھا کہ دیکھا ایک سمت سے گرد عظیم بلند ہوئی سب اُسطرف دیکھنے لگے جب دامنۂ گرد
شگاف ہوا تو دیکھا بہت سے ساحران غدار باز و بط قرقرے پر سوار یا سامری یا جمشید پکارتے
نعرے مارتے چلے آتے ہین شاہزادے نے ملکہ صبح سحر نگاہ سے کہا کہ ملکہ یہ لشکر کسکا ہے تم تو یہان کے

لوگون سے واقف ہو ملکہ نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ مجھے وقفیت اچھی طرح سے نہین ہے مگر یہ لشکر مجھے
اشرار گرگدن سوار جادو کا معلوم ہوتا ہے یہ بہت بڑا پہلوان اور ساحر بھی زبردست ہے شہنشاہ
نے کہا یہ کہان جاتا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ یہ ملازم طلسم بہارستان سلیمانی ہے سپرد اسکے یہان کی نگہبانی
ہے برائے پاسبانی نکلا ہے چارون طرف پھرتا ہے یہ باتین تھین کہ وہ لشکر قریب آیا اور اشرار نے دیکھا کہ
ایک لشکر ادہر بھی یہان پڑا ہے فوراً ایک ہرکارے کو خبر کے واسطے روانہ کیا ہرکارے نے خبر دی کہ حضور
شہنشاہ گوہر کلاہ برائے فتح طلسم جاتے ہین ایک ساحرہ اُنکے ہمراہ ہے خدنگ جادو کو قتل کیا ہے
اُسکی سپاہ پر قبضہ کیا ہے اب تلاش لوح مین نکلے ہین اشرار نے کہا کیا طاقت شہنشاہ کی جو قدم آگے
بڑھا سکین یہ کہکے ایک نامہ بنام شہنشاہ گوہر کلاہ تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے شہنشاہ بہتر اسمین
ہے کہ اب قدم آگے نہ بڑھاؤ اُسی طرف پلٹ جاؤ ورنہ بہت خرابی ہوگی ہزارہا بندگان سامری و جمشید
کی جانین مفت جائینگی تمھارے ہاتھ کچھ نہ آئیگا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور طرف لشکر شہنشاہ کے
روانہ کیا نامہ دار نے وہ نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے اُسکے مضمون کو پڑھکر نامہ چاک کیا نامہ دار
نے کچھ کلمات سخت کہے شہنشاہ نے نامہ دار کو قتل کیا یہ خبر جو اشرار کو ہوئی اسنے طبل جنگی بجوا دیا
شہنشاہ نے بھی یہ خبر سُنکر نقارۂ رزمی کے بجنے کا حکم دیا دونون لشکرون مین شب بھر تیاریان رہین
جب صبح ہوئی تو ایک طرف سے شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت و جاہ میدان مین آئے ایک طرف سے
اشرار بدکردار لشکر لیکر آیا خود ہی اپنا گینڈا بڑھایا پکار کر آواز دی کہ اے شہنشاہ مین تمھارا اشتیاق
ہون شہنشاہ نے بھی مرکب بڑھایا مقابل مین آکے کھڑے ہوئے اشرار نے نیزے کا وار کیا شہزادہ
شہنشاہ گوہر کلاہ نے خالی دیکر نیزے کا تھپیڑا مارا کہ اسکے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا نیزے کے نکلنے سے
اسکا غصہ زیادہ ہوا تلوار کھینچ کے وار کیا شہنشاہ نے وار بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اسنے کمر
مین شاہزادے کے ہاتھ ڈالا دونون جوان گتھے ہوئے زمین پر آئے تا شام کشتی رہی جب غروب
آفتاب قریب ہوا اشرار کا حال عجیب ہوا شہنشاہ ریل کرکے دوڑے اکیس قدم پر لاکے ہکا مارا
بایان گھٹنا اسکا آشنائے زمین ہوا چاہا لنگر قائم کرون شہنشاہ نے فرصت نہ دی ایک ہی زور مین سر
بلند کیا چاہا زمین پر دے مارون اشرار نے کہا اے شہنشاہ امان دیجیے مین اطاعت اسلام قبول
کرتا ہون شہنشاہ نے آہستہ سے زمین پر رکھا اشرار بصدق دل مسلمان ہوا اسکی فوج کے بھی بہت
سے سردار مطیع اسلام ہوکر سب مصروف عیش ہوئے شب بھر صحبت نشاط گرم رہی صبح کو شہنشاہ
نے پرچہ کو احتیاطاً ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اگر تنہا تلاش لوح مین نہ جاؤگے تو روز ایک آفت ایسی ہی
ہوتی رہیگی شہنشاہ گوہر کلاہ نے یہ مضمون ملکہ صبح سحر نگاہ سے بیان کیا اور سب کو وہین چھوڑا
آپ تنہا تلاش لوح مین روانہ ہوئے تین روز کے بعد شہنشاہ نے دیکھا ایک پہاڑ سے شعلہ ہائے
آتش نکل رہے ہین جانیکا راستہ معلوم نہین ہوتا ہے بہت پریشان ہوئے پرچہ کو ملاحظہ فرمایا اُسمین
لکھا تھا کہ اسم اعظم الٰہی جو اسمین تحریر ہے اُسکو ورد زبان کرو اور بے تکلف اس آگ مین چلے جاؤ جب
تھوڑی دور جاؤگے ایک چاہ پختہ ملیگا اُس کنوئین کو کود پڑنا قدرت الٰہی کا تماشا دیکھنا شہنشاہ نے اسم
کو ورد زبان کیا اور اُس آگ کی طرف چلے بسبب اسم کے آگ نے کچھ تاثیر نہ کی شاہزادہ برابر چلا گیا تھوڑی

دور

دورہ جا کے ایک چاہ ملا شہنشاہ اُس کنوئین مین نام خدا لیکر پھاند پڑے تھوڑی دیر کے بعد پانون
آشنا بزمین ہوئے دیکھا کہ مین ایک باغ بہشت آئین رشک خلد برین مین کھڑا ہون مگر باغ اتنا وسیع ہے
کہ آجتک نگاہ سے نہین گذرا کوسون میدان مین گیاہ سبز نظر آتی ہے کہین پر درخت گنجان کہین پر کف دست
میدان کسی طرف ایک ٹیلہ معلوم ہوتا ہے اُسمین سے اژدر نکلتے ہین منہ سے قلابۂ آتشین چھوڑتے ہین
ماران سیاہ منہ نکالتے ہین عجیب باغ ہے صحرا کی کیفیت معلوم ہوتی ہے مگر صحرا ایسے پر بہار مقام کو کہنا خلاف
ہے کیونکہ صحرا مین بہت سے مقام ویران ہوتے ہین درخت خشک کہین کوڑا ڈھیر کہین کوئی جانور مردہ
پڑا ہوا کسی طرف پانی میلا بھرا ہوا ہوتا ہے اور یہان تو صاف وشفاف درخت میوہ دار باغ کی بہار
سبزے کا لہکنا پھولون کا مہکنا صبا کا مست ہوکے بہکنا بلبلون کا جوش مین چہکنا عجیب لطف دکھاتا ہے باغبان
قدرت کی صناعی کا لطف آتا ہے جھاڑیان اپنی بہار دکھاتی ہین باردار شاخین پھولے نہین سماتی ہین پھولون
کی رنگت بھینی بھینی نکہت صبا کا رُک رُک کر درختون سے اٹکھیلیان کرنا صنعت باغبان قدرت کا دم بھرنا
قمری کا سرو پر نعرۂ حق سرہ بلند ہے رعنائی قد شمشاد پسند ہے نرگس شہلا اپنی خوش چشمی دکھاتی ہے سوسن اپنے
پھولون کی اُداہٹ سے پھولون نہین سماتی ہے سنبل نے زلف بنائی ہے عشق پیچان نے عجب ادا دکھائی
ہے یاسمن کی نزاکت گل لالہ کی شوخ رنگت گلون کی خوشبو جو پھیلی ہے دماغ معطر ہو رہا ہے اگر کوئی گل چٹکا تو
صبا نے کہا کیا کرتا ہے سبزہ سوتا ہے ایک جانب نہر آب روان ہے نرالا سمان ہے پانی کی لہرین شمشیر آبدار ہین
یہی وجہ ہے جو ماہیان نہر گلو بریدہ اور از سر تا پا زخمدار ہین ماہیان نہر کے جسم مین کوئی جگہ ایسی نہین
جسپر نشان زخم نہو ہزارون شمشیرین پڑتی ہین گویا حبابون کو بجائے سپر اپنی حفاظت کیواسطے چہرون
کی پناہ کرتی ہین مگر شمشیرہاے موج اُنکو کاٹ کر تباہ کرتی ہین فوارے نہر مین سر بفلک کشیدہ ہین عجب
لطافت رسیدہ ہین نخل شمشاد سے ہمسری کرتے ہین اُسکی برابری کرتے ہین تن تن کے اپنا جوبن دکھاتے
ہین سرو لب جو کو شرماتے ہین شاہزادہ یہ کیفیت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہے ہر قدم پر لطف تازہ و کیفیت بے انداز
اُٹھاتا ہے کہ ایک طرف سے کچھ آواز آدمیون کی آئی شاہزادہ اُدھر متوجہ ہوا دیکھا ایک مجمع پریوشان مہجبین
رشک بتان چین از سر تا پا زیور جواہر بے بہا زیب جسم کیے ہوئے ہاتھون مین طبق گل لیے ہوئے پھول
لٹاتی جوبن دکھاتی ہوئی چلی آتی ہین سب کمسن مرادون سے دن آفت جان غارت گر دین و ایمان حسین
مہر تمکین لباس پر زر پہنے ہوئے چلی آتی ہین شاہزادہ اُس طرف متوجہ ہوا دیکھا بیچ مین ایک زہرہ خصال
حور جمال اُٹھتی جوانی آفت کی نشانی بادۂ حسن سے مخمور سراپا نور گدرایا بدن اُٹھتا جوبن زلفین مار سیاہ
ہین عاشقون کا دود دل آہ ہین پیشانی رشک عارض حور ہے یا صبح نور ہے ابرو ہلال ہین آنکھین غزال ہین مژگان برچھیان
ہین آفت جان ہین عارض کو کس چیز سے تشبیہ دون اگر قمر کہون تو اُسمین داغ ہے رخسار مہجبین روشن چراغ
ہے یہ تشبیہ بھی باطل ہے چراغ کس قابل ہے گل سر سبز باغ رضوان ہے اصل تو یہ ہے کہ تشبیہ ناممکن ہے سخندان
حیران ہے بینی شمع حسن کی لو ہے عجب پرتو ہے تشبیہ ہاتھ آئی ہے زیر محراب ابرو نے جگہ پائی ہے دہن کے
باب مین گفتگو بیکار ہے اتنے نکتہ کا ظاہر ہونا دشوار ہے دہن معدوم ہے یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے مگر چاہ زنخدان
ہے یا یوسف دل کے لیے وہ کنوان ہے جسمین گر کے نکلنا دشوار ہے قریب زنخدان قطرات عرق کی عجیب
بہار ہے گلوے نازک صراحی بلور ہے عجب پر نور ہے دونون بازو حسن کی ترازو تشبیہ باصواب ہے ایک کا دوسرا

جواب ہی سینہ بے کینہ مخزن ناز و ادا ہی اور معدن غمزہ بھی کتنا بجا ہی سینہ کا اُبھار آفت روزگار ثمر باغ جوانی شباب کی نشانی ہی شکم نازک از حد صاف ہی نرم ہی شفاف ہی دریاے حسن کہیے تو بجا ہی اور ناف کو ایسے دریا کا بھنور کہنا زیبا ہی کمر کی تعریف مین عقل حیران ہی کیونکہ یہان عنقا نام ہی مگر بے نشان ہی راہ عدم تشبیہ دین یا جواب دہن کہین اب بعد کمر کیا کہون کس چیز سے تشبیہ دون کیونکہ جب کمر ہی نظر نہ آئے تو اُسکے بعد کا حال کیونکر ظاہر ہو جائے پانؤن کو ستون حسن کہنا بجا ہی تشبیہ زیبا ہی اب تعریف زیور جواہرات مین زبان لال ہی اور تو کیا کہون زیور کے زیب جسم کرنے سے دونا جمال ہی پوشاک کی خوبی ہر شی کی خوش اسلوبی اپنا اپنا رنگ دکھاتی ہی عاشق مزاجون کے دلون کو پھنساتی ہی بناو سنگار کی تعریف باعث طول ہی عبارت بڑھانے سے کیا حصول ہی زیادتی عبارت بیجا ہی ایک شعر پر تعریف تم کرنا اچھا ہی شعر سنا یوسف کو حسینان جہان بھی دیکھے ایسا جنس طرحدار نہ دیکھا نہ سُنا ❊ شاہزادے کی جو نظر اُس جمال باکمال پر پڑی قلب کی عجیب حالت ہو گئی صبر رخصت ہوا جوش محبت ہوا دل سے آہ زبان سے واہ نکلی محو دید ہوئے رنج سے قریب راحت سے بعید ہوئے وہ نازنین ٹہلتی ہوئی قریب آئی اچھی طرح اپنی صورت دکھائی شاہزادہ بیقرار تو تھا ہی بیساختہ منہ سے نکلا مصرعہ ❊ بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم ❊ یہ سُنکے وہ نازنین مسکرائی کلمات محبت آمیز زبان پر لائی کہا اے مسیحاے زمان اے راحت بخش جہان آپ نے بڑی تکلیف فرمائی میری آبرو بڑھائی آپکی تشریف آوری سے شاد ہو گئی قید حیات سے آزاد ہو گئی شاہزادے نے کہا ملکہ یہ کیا قید حیات سے آزاد ہونا کیسا یہ سمجھ مین نہ آیا نازنین نے کہا کہ آپ میرے قاتل ہین مگر ہم آپ پر مائل ہین اپنی جان دینگے آپ کی خوشی کرینگے جو آپ کی خوشی ہوگی ہمین انکار نہین بے تعمیل حکم کیے دل کو قرار نہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا ملکہ ہوش مین آؤ زیادہ باتین نہ بناؤ مین تمھارا قاتل ہونگا تمھاری جان لونگا بھلا یہ آجتک ہوا ہی کہ کسی عاشق نے اپنے معشوق کو قتل کیا ہی نازنین نے جواب دیا کہ اسکا حال کھل جائیگا آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلین یہان تکلیف نہ اُٹھائین شاہزادہ اسکے ہمراہ ہوا پرچہ کا خیال آیا پرچہ پر جو نگاہ کی اپنی حالت تباہ کی لکھا تھا کہ یہ نازنین لوح کی حامل ہی نہ مسلمان ہی نہ کافر نہین شامل ہی خورشید روشندل اسکا نام ہی شب و روز عیش و عشرت سے کام ہی اسی کی وجہ سے کل کاروبار طلسم جاری ہی بانیان طلسم نے اسکے سینے مین لوح اُتاری ہی جب اسکو ہلاک کرے سینہ کو چاک کرے تب لوح ملے غنچۂ آرزو کھلے مدعا ہاتھ آئے محنت رائگان نہ جائے اے شہنشاہ اب دیر نہ کرو جلد خنجر کھینچ لو یہ اسم پڑھکر اسکے گلے پر خنجر پھیر دو عرصہ نہو اگر یہ چند ساعتین گذر جائینگی تو پھر خورشید روشندل ہاتھ نہ آئیگی شاہزادے نے جو یہ مضمون دیکھا قلب تھرا گیا پسینہ آگیا آنکھون سے اشک حسرت روان ہوئے قلب و جگر بریان ہوئے بنگاہ یاس خورشید کی طرف دیکھا خورشید نے حسرت آلود نگاہ کی شاہزادے نے دل تھام کے آہ کی چونکہ پرچہ مین دیکھ چکے ہین کہ چند ساعتین گذرنے نہ پائین کہ یہ قتل ہو جائین مجبور کمر سے خنجر نکالا اسم مذکور ورد زبان کیا آنسو جاری دل پر بیقراری کبھی قصد قتل مین بڑھے جوش نے روک دیا ٹھہر گئے خورشید روشندل نے جو یہ حالت شہنشاہ کی دیکھی کہا اے بہار حسن گلشن جمال واے گل سرسبد ریاض اجلال اب دیر نہ کیجیے رحم کا نام نہ لیجیے ہمنے آپ سے پیشتر ہی کہا تھا کہ آپ ہمارے قاتل ہین ہم مقتول ہین ہر طرح آپ کے مطالب حصول ہین آپ نے تعجب کیا تھا یہ جواب دیا کہ ہم تمکو قتل کرین خاک و خون مین

غلطان دیکھین یہ ہمسے تو نہو گا ہمپر کیا منحصر ہی کسی عاشق نے ایسا نہین کیا ملکہ نے کہا خیر جو کچھ فرمایا بہت درست
ثواب جو مین کہون اُسکو قبول فرمایئے گا کبھی کبھی مزار غریبان پر بھی تشریف لائیگا گو آپ کو کمال زحمت ہوگی لیکن
اس جاندادہ کی روح کو راحت ہوگی بھول نہ جائیگا اگر ہوسکے تو گاہے گاہے ضرور آئیگا اتنا اور احسان کیجیگا
ثواب بیحساب لیجیگا کہ یہان سے ایک کوس پر صحراے بہارستان سب جنگلون کی جان ہی وہان میری
نعش کے تشریف لیجائیگا درویش بوریا نشین کو بلائیگا اُس سے کل کیفیت بیان کیجیے گا حال عیان کیجیے گا
وہ آپکو ایک درخت کے نیچے لیجائیگا میری قبر بتائیگا مجکو وہین دفن کیجیگا اتنا ثواب لیجیگا بسم اللہ اب عرصہ نہ
لگایئے گا حاضر ہی خنجر پھراییے ساعت نہ گذر جائے کہ قیامت آجائے شاہزادے نے مجبورانہ اُس نازنین
کو زمین پر لٹایا سر اپنے زانو پر رکھا صورت زیبا دیکھکر جوش رقت ہوا منہہ پر رومال رکھکے رونے لگے
جان کھونے لگے پہلو سے آواز آئی او نادان کیا غضب کرتا ہی ارے جلد اپنے کام مین مصروف ہو نصف
ساعت اور باقی ہی شاہزادے نے پلٹ کے دیکھا دبیر ہفت زبان ایک تخت پر بیٹھے ہوئے کہ رہے
ہین جیسے ہی شاہزادے کی نگاہ دبیر پر پڑی دبیر غائب ہو گئے شاہزادے نے صبر کرکے دل پر جبر کرکے
آہستہ سے خنجر اُس نازنین کے گلوے نازک پر پھیرا کہان وہ گلوے نازک کہ جسمین پانی پینے مین ظاہر
ہوتا تھا کہان خنجر آبدار کس طرح برداشت کرسکے صرف خنجر کے رکھنے کی دیر تھی ہاتھ پھرانا بھی بیکار تھا گلا جو
کٹا حلق بریدہ سے صدا آئی **شعر** کیا کیسا صفائی سے جدا سر اپنے بسمل کا ✥ جو بس چلتا تو قبضہ چوم لیتا تیغ قاتل کا
شاہزادے کو ایسا صدمہ ہوا کہ فرط غم سے بیہوش ہوگیا پھر پہلو سے آواز آئی ارے نادان یہ مقام رنج وغم نہین
ہی معاملہ لوح طلسم ہی اپنے کام مین مصروف ہو رنج وغم کو دخل نہ دو اسکا سینہ چاک کرکے اپنی راہ لو شاہزادے
کو ہوش آیا دیکھا دبیر ہفت زبان پہلو مین کھڑے ہوئے فرما رہے ہین نگاہ پڑتے ہی غائب ہو گئے
شہنشاہ نے سینہ اُس نازنین کا چاک کیا دل کو نکال لیا خنجر سے دل کے دو حصہ کیے جیسے ہی دل کو چاک
کیا شاہزادے کی آنکھین جھپک گئین دیکھا کہ ایک تختی الماس کی نہایت صاف اُسپر یاقوت سرخ کے
حرف ایک ڈورا ریشمی پڑا ہوا شاہزادے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لوح گلے مین ڈالی لوح کے گلے مین
آتے ہی شاہزادے کا رنج وغم کچھ دفع ہوا اب جو دیکھا تو اُس باغ مین عجیب قیامت برپا ہی کنیزان بہر تمکین
باقلب حزین گریان و نالان ہین نام خورشید سب کے ورد زبان ہی کوئی کہتی ہی ملکہ عالم کو قضا نے نہ چھوڑا
یون ہی چند ساعتین اور گذر جاتین تو پھر کبھی ملکہ کی موت نہ تھی دیکھین اب کیا ہوتا ہی ملکہ کی نعش کیا ہوتی ہی
بعض کہتی ہین شہنشاہ سے تو وصیت کی ہی کہ صحراے بہارستان مین جاکر درویش کو بلائیگا جہان وہ
آپکو پتہ بتائیگا وہان دفن کر دیجیگا جلانیکو منع کیا ہی بہانے کو بھی اجازت نہین دی ہی بعض کنیزین کہتی ہین کہ ملکہ
مسلمان ہین بعض کہتی ہین وہ سامری پرست تھین آپسمین یہ جھگڑا ہو رہا ہی کہ شاہزادہ گوہر کلاہ وہان تشریف
لائے سب کو تسلی و تشفی دے کر خاموش کیا کنیزون نے پوچھا ای شاہزادۂ والا قدر ملکہ نے آپ سے کیا
وصیت کی ہی شہنشاہ نے کل کیفیت بیان کردی سب نے عرض کی کہ آجتک ملکہ کے طریقہ مذہب سے ہملوگ
نہ آگاہ ہوئے آپ سے ضرور فرمایا ہوگا شہنشاہ نے جواب دیا کہ مجھسے دربارۂ مذہب تو کچھ بھی نہین کہا
اگر سینہ مین اُنکے لوح اور لوح مین اسماے الٰہی تحریر ہوئے ہین اسوجہ سے سامری پرستی سے اُنکو نفرت
تھی سحر نہین جانتی تھین برکت لوح سے روشن ضمیر تھین اب نعش انکی صحراے بہارستان مین لیجائینگے غرض

ایک درویش ہے اُسکو بلاکر قبر کا پتہ پوچھین سے گے وہین دفن کر دینگے سب نے جلدی جلدی انتظام کیا شہزادہ
لاش لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد اُس صحرا مین پہونچا فقیر کو بلایا وہ حاضر ہوا شاہزادے نے
کل کیفیت اُس سے بیان کی اُسنے قبر بتائی شاہزادے نے وہان کی زمین کھودی تین ہاتھ کے بعد قبر
نمودار ہوئی شاہزادے نے نعش کو قبر مین اُتارا قبر کو بند کرکے اُسپر نشان بنا دیا سبزہ جما دیا بصد حسرت
و یاس وہان سے چلے تھوڑی دور آکے لوح ملاحظہ فرمائی نیت یہ تھی کہ اب کیا کرنا چاہیے نوشتہ پایا کہ
ابھی ایک جزو اس لوح کا باقی ہے وہ ایک مہرہ گران بہا ہے خورشید روشندل کا شوہر جو کافر قرار دیا
جاتا تھا اور جسکے ساتھ ملکہ کی نسبت قرار پائی تھی وہ مہرہ اُسکی ران مین ہے جبتک وہ مہرہ نہ آئیگا لوح ناقص
ہے شہنشاہ بہت متردد ہوے مہرہ اُسکی ران مین ہے نہین معلوم وہ کہان ہے لوح مین دیکھا اُسکے شہر کا
پتہ پایا شاہزادہ تنہا اُسطرف روانہ ہوا تھوڑی دور پر جاکے ٹھہر گئے چونکہ مسافت کشیدہ اور آفت رسیدہ
تھا اس طرز سے خورشید کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا تھا اسکا صدمہ دل کو کب چین لینے دیتا تھا ایک چشمۂ آب
نظر آیا شاہزادہ قریب اُس چشمہ کے جا بیٹھا منھ ہاتھ دھو رہا تھا کہ ایک جانب سے ابر سیاہ اُٹھا شاہزادہ
اُس ابر کو دیکھنے لگا وہ ابر قریب آکے شق ہوا دیکھا شاہزادے نے کہ ایک ساحرہ ضعیفہ ایک تخت پر
بیٹھی ہوئی آنکھون سے آنسو بہ رہے ہین بہت سے آدمی گرد ہاتھ پکڑے ہین ہر مرتبہ قصد کرتی ہے
کہ اپنے کو ہلاک کرے لوگ جو پاس بیٹھے ہین وہ ہاتھ پکڑ لیتے ہین سمجھاتے ہین اس صورت سے وہ ساحرہ
زمین پر آپڑی قریب شہنشاہ گوہر کلاہ کے آئی روئی پیٹی چلائی کہا اے شاہزادہ والا قدر تمنے جو کیا بہت
خوب کیا اُس ناشاد نامراد کی یونہین قضا آئی تھی منظور خدا یونہین تھا تمھاری اسمین خطا نہین ہے مگر اے
شہنشاہ اب مجھے تجھسے الفت ہو گئی ہے دلمین محبت ہو گئی ہے مین بدنصیب خورشید روشندل کی دایہ
ہون اُسکو بچپن سے اسوقت تک پرورش کیا کبھی کسیطرح کا رنج نہ دیا خیر جو منظور الٰہی تھا وہ ہوا اب مین
تمھارے ساتھ ہون ساحری و جمشید پر لعنت کی تمھارے طریقہ کو اختیار کیا شاہزادہ خوش ہوا
ملکہ کا پرسا دیا پوچھا آپ کا نام کیا ہے مجھے آگاہ کیجیے دایہ نے جواب دیا کہ نام میرا معین سحر آفرین ہے
یہان سے دو کوس پر میرا باغ ہے اے شہنشاہ وہان تشریف لیچلیے دو ایک روز وہان آرام فرمائیے بعد ازان
جیسا مناسب جانیے گا ویسا کیجیگا شاہزادہ اُسکی مہربانی دیکھکے بہت خوش ہوا کہا مجھے ابھی تکمیل لوح کرنا ہے کیونکہ جبتک
مہرہ نہ ملیگا لوح ناقص رہیگی معین سحر آفرین نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ مہرہ تو ایسے شخص کے پاس ہے جو ہر علم و
کمال مین یگانۂ دہر مشہور ہے سحر و ساحری مین بھی یکتا ہے جرأت و شوکت مین بھی بے ہمتا ہے صورت بھی یکتائے جہان
ہے ہر علم مین بھی طاق ہے اُس تک پہونچنا دشوار ہے اگر پہونچ بھی گئے تو مقابلہ پڑیگا خوب لڑیگا اُسپر ظفر پانا مشکل
ہوگا شہنشاہ نے کہا ہمتو یہی چاہتے ہین کہ کسی نامی گرامی سے مقابلہ پڑے کوئی جری صاحب شوکت ہمسے
آکے لڑے اُسکی جرأت کی ہم داد دین وہ ہماری شجاعت کی قدر کرے معین سحر آفرین نے بہت سمجھایا
مگر شہنشاہ نے نہ مانا کہا آپ مجھے اُسکے مکان کا پتہ بتلا دین مین چلا جاؤنگا انشاء اللہ دو ایک روز مین مہرہ
لیکر آؤنگا معین سحر آفرین نے جواب دیا کہ یون بہتر نہین ہے کہ آپ تنہا اُسکے ملک مین تشریف لیجائیے
بلکہ ہم ایسی تدبیر کرتے ہین کہ اُسی کو یہان بلاتے ہین شہنشاہ نے کہا جیسا آپ مناسب سمجھیے مجھے تو مقابلہ کرنے
سے کام ہے معین نے اُسیوقت ایک کنیز کو طلب کیا اور ملکہ خورشید روشندل کی کیفیت اُس سے بیان

کی اور طرف مکان سہراب اختر جمال کے روانہ کیا کنیز جو نامہ لیکے چلی تھوڑے عرصہ مین اسکے مکان پر آ پہونچی سہراب اختر جمال کو اطلاع کرائی سہراب نے اندر بلایا کنیز نے نامہ دیا سہراب اختر جمال نے نامہ پڑھا قریب تھا کہ اپنے تئین ہلاک کرے لوگون نے ہاتھ پکڑ لیا سہراب کا جب گریہ موقوف ہوا تو اسنے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین جاکے کہدو کہ آج سب سامان سفر درست کرین ہم کل صبح کو یہان سے کوچ کرینگے لشکر مین جو یہ خبر پہونچی سب نے تعجیل تمام اسباب سفر درست کیا صبح ہوتے ہوتے سہراب اختر جمال مع فوج بیشمار روانہ ہوا لیکن سہراب کی عجیب حالت ہے خبر مرگ ملکہ خورشید رو وشمشاد دل سنکر دیوانہ ہوگیا آپ سے آپ باتین کیا کرتا ہے کبھی کہتا ہے ملکہ تم کہان جاتی ہو مین تمہارے قاتل کو قتل کرونگا لوح تمہارے دل مین رکھونگا زندہ ہوجاؤگی ایک تصویر ملکہ خورشید رو وشمشاد دل کی گلے مین ڈالے ہے کبھی اُس تصویر کو دیکھتا ہے چیخین مارکے روتا ہے لوگ اگر سمجھاتے ہین تو اُنکو سزا دیتا ہے کہتا ہے مین ابھی ملکہ سے ہمکلام تھا تمنے کیون مجھسے بات کی جو ملکہ عالم تشریف لیگئین لوگ مجبور ہین سب نے سمجھانا چھوڑ دیا ہے ہان جسوقت قصد ہلاکت کرتا ہے اُسوقت بہت سے آدمی ہاتھ پکڑ لیتے ہین اس صورت سے تین روز کے بعد سہراب اختر جمال معین سحر آفرین کے باغ کے قریب پہونچا معین کو بلایا بہت رویا معین بھی از بسکہ خورشید رو وشمشاد دل سے محبت رکھتی تھی اُسکو بھی تاب نہ رہی خوب روئی جب گریہ موقوف ہوا تو سہراب نے کہا اے معین سحر آفرین یہ تو بتاؤ کہ قاتل اُس نامراد کا کون ہے اور کہان ہے معین نے جواب دیا کہ اے سہراب قاتل ملکہ کا شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ ہے اسی شہر مین کہین مقیم ہے مین دریافت کردونگی یہ سنا ہے وہ شخص بلا کا پتلا ہے جرأت مین یکتا ہے قوت مین بھی اپنا مثل نہین رکھتا سہراب نے کہا مجھسے کیا مقابلہ کرسکیگا بہت سے لوگ یونہین دعوے جرأت کرتے ہوئے آئے جب مقابلہ ہوا اپنی جان سے گئے اور اُسکو تو ایک قلم صفحۂ دنیا سے مٹادونگا قتل ملکہ کا مزہ چکھادونگا بعد مین بھی خود خنجر مارکے مرجاؤنگا زندہ نہ رہونگا معین سحر آفرین نے کہا اپنی جان دینے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا سہراب نے کہا اے معین سحر آفرین بعد ملکہ زندگی ہیچ ہے جب راحت جان قلب مضطر نہ رہا تو اب جینا بیکار ہے مگر اس سے عوض خون ملکہ لینا ضرور ہے یہ کہکے معین کو رخصت کیا اور چلتے چلتے یہ کہدیا کہ اتنی عنایت فرمائیگا کہ بہت جلد پتا لگائیگا معین نے کہا مین تھوڑی دیر مین دریافت کرکے تمکو اطلاع دونگی کیا خاموش رہونگی یہ کہکے معین تو اپنے گھر مین آئی اور شاہزادے کو ایک مکان مین لیجاکر تنہا بٹھادیا اسباب ضروری شاہزادے کے پاس رکھدیا اور کل کیفیت سہراب اختر جمال کی بیان کی کہا اے شاہزادۂ والا قدر مین بھی مدد کرونگی مگر بہت ہوشیاری سے مقابلہ کیجیگا شہنشاہ نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے خدا مالک ہے ملاحظہ فرمائیگا اگر خدا نے چاہا تو میرے مقابلہ کی تاب نہ لائیگا مہرہ مین اُس سے ضرور لے لونگا لوح کو کامل کرونگا یہ کہکے شاہزادے نے سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیے اور دنگل زرین پر بصد شوکت آکر بیٹھی معین رخصت ہوکر آئی اور سہراب کے پاس ایک کنیز کو روانہ کیا اور یہ بھی کہدیا کہ جسوقت چاہے اُس سے مقابلہ کرلو وہ سروقت مکان مین رہتا ہے نہین معلوم کس کے دھیان مین رہتا ہے سنتی ہون کہ ملکہ پر وہ بھی فریفتہ تھا مگر کچھ اسباب ایسے تھے جنکی وجہ سے ملکہ کو قتل کیا بغیر قتل ملکہ چارہ نہ تھا اب بہت پچھتاتا ہے رات دن آنسو بہاتا ہے کنیز نے یہ کل کیفیت سہراب اختر جمال سے بیان کی سہراب نے جو یہ

جملہ سنا کہ ملکہ کا قاتل ملکہ پر عاشق بھی ہوا اور غضب ہو گیا اُسیوقت اپنی جگہ سے تلوار ٹیک کر اُٹھا تھوڑا سامان
سفر بھی ساتھ لیا سو دو سو افسران سپاہ بھی ساتھ ہو لیے گھوڑے پر سوار ہو کے طرف مکان شہنشاہ گوہر کلاہ
کے روانہ ہوا یہان شہنشاہ بصد شوکت و جاہ بالاخانے پر ذنگل زرین بچھائے جلوہ گر تھے آیندورفت کی سیر
کر رہے تھے کہ دیکھا ایک طرف سے گرد اُڑی شہنشاہ اُسطرف متوجہ ہوئے جب دامن گرد شگاف ہوا شہنشاہ
نے دیکھا چند سوار قوی تن چلے آتے ہین آگے اُنکے ایک جوان کم سن حسین مہر تمکین مگر قوی تن سینہ چوڑا کمر پتلی
بازو بھرے بھرے جسم پر خوبصورتی کی ملیاری سلاح جنگی جسم پر آراستہ کیے ہوئے مرکب صبا رفتار پر سوار چلا آتا
ہی شاہزادہ سمجھ گیا کہ سہراب اختر جمال یہی ہی شاہزادے نے بھی اپنا مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر
کیا شہنشاہ گوہر کلاہ بھی مرکب پر سوار ہوئے اپنے مکان کے دروازے پر آکے گھوڑے کو کاوے پر لگایا کہ
سہراب نے قریب آکے آواز دی او جوان تو کون ہی کیا نام ہی شہنشاہ نے کہا منم شہنشاہ گوہر کلاہ ابن
بدیع الزمان عالیجاہ او کافر کہان آتا ہی وہین ٹھہر سہراب نے کہا او شہنشاہ تو اسقدر سنگدل اور نڈر ہی کہ تو نے
ایسے حسین مہر تمکین کو قتل کیا اور راہ بدولت کا خوف نہ کیا شہنشاہ کو غصہ آیا قبضہ پر ہاتھ ڈال کے فرمایا او بیہودہ
کیا واہیات بکتا ہی اگر کچھ دعوے جرأت ہو تو لا جو حربہ رکھتا ہو سہراب نے وار نیزے کا شہنشاہ گوہر کلاہ پر
کیا شہنشاہ نے اسکے وار کو خالی دیا پیچھے ہٹ کر خود وار کیا سہراب نے خالی دیا اسیطرح بڑی دیر تک
نیزہ بازی رہی ایک مقام پر شہنشاہ گوہر کلاہ نے نیزہ سہراب کا گانٹھکر اپنے نیزے کو اڑا کیا کہ نیزہ سہراب کے
ہاتھ سے نکل گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ چشم سہراب مین دنیا تاریک ہو گئی للکار کر کہا او شہنشاہ تو نے میرے ہاتھ سے
نیزہ نکال دیا دیکھ تو اسکی کیا سزا تجھے دیتا ہون کہ تو مان جائے شہنشاہ نے فرمایا او سہراب اب بیہودہ نہ بک یہ معرکہ
جنگ ہی یہان زبان تیغ و سنان سے گفتگو ہو رہی ہی سہراب نے تلوار میان سے کھینچی شہنشاہ پر وار کیا شہنشاہ
نے اسکے وار کو خالی دیا اسنے دوسرا وار کیا شہنشاہ نے چاہا کہ سپر کو چہرے کی پناہ کرین کہ گھوڑے نے سکندری
کھائی تیغہ سپر تک پہونچ چکا تھا خود پر پڑا خود کو کاٹ کے دو اُنگل سر مین در آیا شاہزادے نے داستانہ مار دیا
تیغہ جھنناکے نکل گیا لیکن زخم جو لگا تو شہنشاہ کو غصہ آیا للکار کر آواز دی او سہراب اب ایک وار مردان عالم
کا بھی قبول کر یہ کہکے خبردار کہکے تلوار کا وار کیا سہراب نے جھک کے سپر اُٹھائی بھلا سپر کیا روک سکتی ہی
تلوار سپر کو کاٹ کے خود مین در آئی خود کو کاٹتی ہوئی سر و سینہ کا لہو چاٹتی ہوئی قاش زین پر آکے مرکب کو دو ٹکڑے
کر کے زمین کو بوسہ دیا لشکر سہراب مین جو مردان جری تھے اُنکی زبان سے واہ نکل گئی بعضون نے اچھی طرح سے
شہنشاہ کو داد دی بعض سوارون نے جو مالک کو قتل ہوتے دیکھا نعرہ کر کے لوٹ پڑے شہنشاہ بھی بیدریغ
تہ تیغ کرنے لگے کسی کو لاش کے قریب نہ آنے دیا لاشۂ ملعون نہ اُٹھانے دیا بعض دلیر جو شجاعت کے دھنی جرأت
کے قدردان تھے وہ شہنشاہ کے شریک ہوئے جہان اور سب فوج پڑی تھی وہان بھی خبر پہونچی وہ لوگ بھی
آئے تا شام تلوار چلی آخر شہنشاہ کے ہاتھ سے بہت سے کافر قتل ہوئے شہنشاہ نے لوح نکالی اُسکو دیکھا
لکھا تھا کہ داہنی ران اس بے ایمان کی چاک کر و مہرہ نکال لو شہنشاہ گوہر کلاہ نے داہنی ران چاک کی مہرہ
نکال لیا اسکو بھی ایک صحرا مین دفن کرا دیا وہ شب تو وہین بعیش و عشرت بسر کی صبح کو شہنشاہ نے لوح دیکھی
نوشتہ پایا کہ اپنے تئین تنہا طرف مرحلہ موسیقار جادو کے پہونچاؤ مگر بہت بچتے رہنا راہ مین بڑے بڑے
مکر تمہے کیے جائینگے لوح لینے کیواسطے لوگ مکر کرینگے ہر امر مین لوح دیکھنا اپنی طبیعت سے کوئی کام نہ کرنا نہین

زک اُٹھاؤ گے بہت پچھتاؤ گے شہنشاہ کل سپاہ کو چھوڑ کے یکہ و تنہا طرف مرحلہ موسیقار جادو کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

مگر اب کچھ کیفیت دربار تاریک چہار چشم کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب لوح شہنشاہ گوہر کلاہ کو ملی اور مہرہ بھی دستیاب ہوا تو حکیم روشن قیاس نے کہا آپ کو کچھ خبر بھی ہی کیا ستم ہوگیا
تاریک نے گھبرا کے کہا خیر تو ہی حکیم صاحب نے کہا لوح مع مہرے کے شہنشاہ گوہر کلاہ کے ہاتھ آگئی اور طلسم کے
کئی مرحلے فتح ہو چکے جمشید ثانی و مضراب نی نواز وغیرہ اہل اسلام کے شریک ہو گئے ہین اب شہنشاہ گوہر کلاہ
طرف مرحلہ موسیقار جادو کے جاتا ہی اگر وہ قتل ہو گیا تو غضب ہو جائیگا اشتہار جادو کے مرحلہ کا راستہ کھل جائیگا
تاریک چہار چشم یہ جملہ سنکے دنگ ہو گیا کہا ای حکیم روشن قیاس اب کیا کرنا چاہیے اور کیونکر اسکا انتظام درست
ہونا چاہیے روشن قیاس نے کہا میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ کچھ ساحران نامی کو حکم ہو جائے وہ جا کر ہمکر
شاہزادے سے لوح لے لین جب لوح لے چکین تو شاہزادے کو بھی گرفتار کر لین جب دربار حضور مین حاضر کر دین آئے
فوراً اُسکو قتل کر ڈالیے زندہ نہ رکھیے تاریک کو یہ بات بہت پسند آئی حکم دیا کہ ہمارے یہان دربار خاص کے آئینوا
جسقدر ساحر ہین اُن سب کو بلالاؤ خادمون نے اُسیوقت سب کو اطلاع دی ساحر حاضر ہوئے تاریک نے
پانچ ساحر نامی و گرامی چھانٹ لیے اور سب کو رخصت کر دیا ان پانچون ساحرون مین علامہ بن دمامہ بھی ہی اسنے
جو دیکھا کہ آج مجھے باہر جانا پڑیگا جلدی سے اپنے ٹھکانے پر آئی کتاب سامری اُٹھائی اپنی زیست کا حال دریافت
کیا معلوم ہوا کہ ساغر عمر لبریز ہوا عنقریب چھلک جائیگا اسنے کتاب لا کر تاریک چہار چشم کے پیشکش کی کہ خداوند
ملاحظہ فرمائین تاریک نے کہا یہ سب واہیات ہی جب سامری و جمشید کی خدائی منسوخ ہی تو لکھا ہوا اُنکا کب سچ
ہی قدرت نے تیری عمر پانچ سو برس کی تقدیر کی اب تجھے کوئی نہین ہلاک کر سکتا ہی پانچسو برس کے بعد پھر قدرت
زیادہ خوش ہونگے تو دس ہزار برس کی تقدیر کر دینگے علامہ نے کہا قدرت ایسا نہ کیجیگا کہ تقدیر بودی کی ہو
یا پھر پلٹ دیجیے تاریک نے کہا جا اب تیری تقدیر بہت مستحکم ہی نہ مین پلٹونگا نہ تقدیر مین کوئی نقص واقع ہوگا
علامہ کو جب یقین آیا تو مجبور ہو کے اُن پانچون ساحرون کے ہمراہ برائے تلاش شہنشاہ گوہر کلاہ روانہ ہوئی
کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا مگر اب کیفیت لشکر اسلام بیان کیجاتی ہی کہ جب شاہزادۂ گوہر کلاہ کو جمشید ثانی
نے اُس آفت سے بچایا اور اپنے کو خدمت صاحبقران مین پہونچایا تو کل کیفیت شاہزادے کی بیان کی امیر
نے دعائے خیر سے شہنشاہ گوہر کلاہ کو یاد فرمایا مگر جب کئی روز گذر گئے تو جمشید ثانی سے صاحبقران
نے فرمایا کہ ای جمشید کئی روز گذرے کچھ احوال شہنشاہ گوہر کلاہ کا نہ معلوم ہوا اگر تم اتنی تکلیف کرو کہ برائے خبر
چلے جاؤ اور مفصل خبر سناؤ تو جمعیت خاطر ہو جمشید نے کہا غلام ابھی جاتا ہی مفصل خبر لاتا ہی قضائے کار اُسوقت خواجہ بھی
موجود تھے خواجہ نے کہا ای جمشید ثانی ہمنے اس طلسم کی سیر نہین کی ہی اگر تم ہمکو اپنے ساتھ لیچلو تو ہم اس طلسم کی سیر کرین
جمشید نے کہا خواجہ طلسم کا مقدمہ ہی سب میرے دشمن ہین اگر کوئی آپ کو کسیطرح کا گزند پہونچائے تو کیا ہو خواجہ نے
کہا مین سرحد طلسم پر پہونچکر گلیم اوڑھ لونگا مضراب نی نواز نے کہا کیا حرج ہی خواجہ کو بھی لیچلین تھوڑی دیر کے لیے
تو چلتے ہین جمشید نے بہت منع کیا مگر خواجہ نے نہ مانا مع مضراب نی نواز و خواجہ عمرو ثانی و جمشید برائے خبر
شہنشاہ روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لعل بن مرجان عیار کی بیان کی جاتی ہی

کہ یہ جو ملکہ صبح سحر نگاہ کو رہا کر کے روانہ ہوا تو پھرتا گھومتا صحرا کی خاک چھانتا تھک کے ایک درخت کے

نیچے بیٹھ گیا دیکھا سامنے کچھ لوگ آتے جاتے ہین لعل وہان سے اُٹھا اور اُن لوگون کے ساتھ ہوا وہ سب لوگ ایک خیمے کے قریب آئے لعل نے دیکھا خیمے مین بڑی تیاری ہی بہت سے خادم جمع ہین گرد اُس بارگاہ کے بہت سے خیمے استادہ ہین معلوم ہوتا ہی ایک لشکر مختصر سا یہان اُترا ہی لعل بن مرجان نے لوگون سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ لوگ برائے گرفتاری شہنشاہ گوہر کلاہ تاریک چار چشم کے بھیجے ہوئے جاتے ہین لعل نے خیال کیا کہ اگر یہ لوگ آقا تک پہونچ جائینگے تو قباحت ہی بہتر ہوگا کہ ان سب کو اگر بن پڑے تو مین قتل کر دون یہ خیال کرکے لعل بن مرجان نے ایک چوبدار کو الگ بلایا اوسکو بیہوش کرکے آپ اُسکی صورت بنکر اندر بارگاہ کے آیا دیکھا چار ساحر اور ایک ساحرہ بیٹھے ہوئے کچھ باتین کر رہے ہین جب لعل بن مرجان قریب آیا تو اُسنے سنا کہ وہ ساحرہ اُن سب سے کہہ رہی ہی کہ خداوند اگر آج میری تقدیر پانچ سو برس کی نہ کرتے تو مین ہرگز باہر نہ نکلتی کیونکہ آج مین نے کتاب سامری مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ آج ایام زیست پورے ہوئے ساغر عمر بھر چکا عنقریب چھلکے گا اور آج ہی شہنشاہ تک پہونچنا ضرور ہی گو خداوند تقدیر بہت مستحکم کر چکے ہین مگر مجھے خوف آتا ہی کہین ایسا نہو خداوند نے میری خوشی سے کہدیا ہو کہ ہمنے تیری پانچسو برس کی تقدیر کی لعل بن مرجان نے جو یہ تقریر سنی بصورت چوبدار تو کھڑا تھا بڑھکے عرض کی حضور جب خداوند نے تقدیر کی تو اب آپ کو شک لانا خلاف ہی کیونکہ خداوند کبھی کسی سے جھوٹ نہین بولتے ہین آپ یقین کرین اور شوق سے برائے گرفتاری شہنشاہ جائین اور اُنکو گرفتار کرکے لائین علامہ بسکہ عیارون سے خوف کھائے ہوئے ہی کسیقدر انداز بھی عیارون کے پہچان گئی ہی اسکو کچھ شک جو ہوا فوراً سحر کیا لعل بن مرجان کے چہرے سے رنگ و روغن عیاری کا اُڑ گیا اصلی صورت نکل آئی علامہ نے دیکھا ممکن نہین کہ عیارون کا کوئی ذکر کرے اور یہ لوگ وہان موجود ہون لعل نے چاہا بھاگ کے نکل جاؤن علامہ نے سحر کیا کہ زمین نے اسکے پاؤن پکڑ لیے ایک آدمی کو اسنے بلایا لعل بن مرجان کی مشکین باندھنے کا حکم دیا اُسنے فوراً لعل کی مشکین باندھ لین علامہ نے کہا تو کون ہی لعل نے کہا مین ایک مرد مسافر ہون یہان جاتا تھا لشکر کو دیکھا ٹھہر گیا علامہ نے کہا اگر ذرا ابھی خلاف کہیگا تو ابھی تجھے جلا دونگی اگر تو نہ بتائیگا مین اپنے سحر سے دریافت کر لونگی لعل نے دیکھا کہ اب حال تو کھل ہی گیا پوشیدہ کرنا بیکار ہی کل کیفیت بیان کردی علامہ نے سب کیفیت سنکر لعل کو تو اُسی ساحر کے حوالے کیا جسنے مشکین باندھین تھین اُسنے لیجاکر لعل کو ایک خیمے مین قید کیا علامہ نے سب کو بلایا منہ دھلوائے دیکھے اُسیوقت وہان سے روانہ ہوئی راہ مین علامہ نے کہا کہ بہتر ہوگا اگر لعل بن مرجان کی صورت بنکر فریب دین اور لوح لین سب نے کہا بہت بہتر ہی ایک ساحر کو علامہ نے سحر سے لعل بن مرجان کی صورت بنایا اور اپنے ہمراہ لیا سحر سے کل کیفیت دریافت کی حال معلوم ہوا کہ شاہزادہ فلان مقام پر ہی اُڑتے ہوئے اُسی مقام پر آکے سب لوگ پہونچے علامہ نے کہا تم لوگ اب شاہزادے کو تلاش کرو ہم لوگ تو ایک گوشے مین پوشیدہ ہوتے ہین مگر ہمصورت لعل کو شاہزادے کے قریب بھیجو یہ جا کر جو مناسب گفتگو ہو وہ کرے مدعا یہ ہی کہ لوح لے سب ایک گوشے مین پوشیدہ ہوئے ہمصورت لعل کو روانہ کیا کہا جہان شاہزادہ ملجائے لوح لے لینا ہم لوگ بھی آکر اُسکو گرفتار کرینگے یہ سنکے وہ تو تلاش مین شہنشاہ گوہر کلاہ کے روانہ ہوا یہ لوگ یہین ٹھہرے ہمصورت لعل تلاش کرتا ہو قریب ایک چشمے کے پہونچا دیکھا اُس چشمے پر شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت و جاہ رونق افروز ہین ہمصورت لعل بن مرجان سامنے آیا جھک کے شاہزادے کو سلام کیا شہنشاہ نے جو دیکھا لعل بن مرجان

گو پایا اُٹھکے اپنے گلے سے لگا لیا مرجان سے کہا اے لعل بن مرجان تم کہان تھے لعل نقلی نے عرض کی حضور مین نے
بڑی بڑی جفائین اُٹھائین خیر شکر ہے کہ آج حضور تک پہونچا راہ مین خبر پائی تھی کہ حضور نے بفضل ایزدی لوح طلسمی مع
مہرے کے پائی اور علاوہ اسکے اور تحفہ جات بھی حاصل ہوئے شاہزادے نے کہا اے لعل خدا نے اپنا فضل شریک حال کیا
لوح بھی حاصل ہوئی مہرہ بھی ملا دبیر ہفت زبان سے ایک بازوبند سلیمانی بھی پایا اب انشاء اللہ بہت جلد طلسم
کو فتح کرتا ہون لعل نے عرض کی اے شہنشاہ مین مشتاق ہون کہ لوح دیکھون اور بازوبند اور مہرے کی بھی زیارت
کرون شہنشاہ نے لوح گلے سے اُتاری مہرہ کمر سے نکالا بازوبند ڈنڈ سے کھول کے لعل نقلی کے حوالے کیا
اسنے سب چیزین شاہزادے سے لیکر کہا اے آقاے نامدار سامنے سے ساحر کیون آتے ہین شہنشاہ تو اُسطرف
متوجہ ہوئے اور لعل نقلی سحر کرکے بلند ہوا تھوڑی دور پر جاکے نعرہ کیا باش اے طلسم کشا منم مکار سحر ساز جادو
ملازم خداوند تاریک چہار چشم شاہزادے نے چاہا تیر مارون مگر مکار سحر ساز بلند ہو چکا تھا بہت سے تیر
شاہزادے نے لگائے مگر اسنے پڑھ کے سحر کیا کہ سب تیر جلکر گر پڑے یہ تو لوح لیکر اونچا ہوا مگر ایک آواز اسنے
دی کہ اے ملکہ علامہ بن دمامہ مین نے لوح شہنشاہ سے لے لی ہے اب تم اسکو یہان نہ چھوڑنا گرفتار کرکے لیجانا
علامہ نے جو یہ آواز سنی اُسیوقت مع سب ساحرون کے آکر شاہزادے کے سامنے کھڑی ہوئی کہا کیون او طلسم کشا
اب تیری کیا کیفیت کیجائے گی اسیر ہوگا یا حکم قتل کیا جائیگا طلسم کشائی کا دعوے کرنے کی سزا پائیگا شہنشاہ گوہر کلاہ
نے چاہا کہ اس بیحیا کو تیر مارین مگر اسنے سحر کیا شاہزادے کے ہاتھ سے کمان چھوٹ گئی لڑکھڑا کر زمین پر گرے
علامہ بڑھی کہ مین اُٹھالون کہ آسمان سے نعرہ ہوا باش او علامہ منم مضراب نے نواز یہ کہکے مضراب نے
نے کو پھونکا علامہ کے ہمراہ جو ساحر تھے وہ تو مبہوت ہوئے مگر علامہ نے چند دانے ماش کے نے کیطرف پھینکے کہ نے بند
ہوگئی مضراب گھبرایا علامہ نے بڑھکے ایک گولا مارا کہ برق گری مضراب کے دو ٹکڑے ہوئے جمشید نے
جو یہ کیفیت دیکھی گولہ لیکر بڑھا سحر کرکے طرف ہمراہیان علامہ اور علامہ کے پھینکا گولہ جو پھٹا تو ہمراہیان علامہ
کے سر کٹ کے زمین پر گر پڑے علامہ نے اسپر گولہ مارا جمشید نے گولے کو روک کے کچھ تھوڑی سی خاک طرف
علامہ کے پھینک ماری قریب تھا کہ علامہ لڑکھڑا کر گرے مگر ساحرہ زبردست ہے اسنے سنبھل کے سحر جو کیا
جمشید ساحر مبہوت ہوگیا علامہ چاہتی ہے کہ مین بڑھکے سر جمشید کا کاٹ ڈالون کہ ایک آواز قریب کی معلوم ہوئی کہ ملکہ
ذرا صبر کیجیے یہ فرمان خداوند لیجیے علامہ نے مڑکے دیکھا ایک ساحر سیہ فام ایک نامہ ہاتھ مین لیے ہوئے
دوڑا چلا آتا ہے علامہ نے ہاتھ روکا ساحر نے آکر نامہ دیا علامہ نے جیسے ہی لفافہ کو چاک کیا نامہ اُس سے
کھینچا کچھ خاک اُڑی علامہ چھینک لیکر بیہوش ہوئی نعرہ ہوا کہ منم عمرو تائی خنجر کھینچ کے جا پڑے گلے پر خنجر پھیرا
مگر سر تن سے جدا نہوا سمجھے کہ یہ روئین تن ہے تمام لباس اسکا خواجہ نے اُتار لیا اور اسکے جسم مین خواجہ نے
آگ لگا دی تھوڑی دیر مین جلکر خاک سیاہ ہوگئی آواز آئی کشتی مرا نام من علامہ جادو بود افسوس مردیم و
جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم اسکے مرتے ہی جمشید کو بھی ہوش آیا خواجہ کی بہت کچھ مدح و ثنا کی شہنشاہ گوہر کلاہ
کو بھی ہوش آیا خواجہ نے جمشید سے کہا کہ اب چلنا مناسب ہے جمشید نے خواجہ کی کمر مین پنجہ دیا شہنشاہ سے
رخصت ہوا کہا آپکو خدا کے حوالے کیا یہ کہکے بلند ہوا تھوڑی دیر مین لشکر صاحبقران مین آکے پہونچا کل کیفیت
بیان کی امیر نے عمرو کی بہت تعریف کی لیکن وہ ساحر کہ جو لوح لیکر چلا تھا راہ مین اسکو مکان موسیقار جادو
کا ملا جی مین آیا تھوڑی دیر یہان ٹھہر جاؤن دم لے لون شاید اتنے عرصہ مین وہ لوگ بھی قید شہنشاہ لیکر آجائین

تو سب ہمراہ چلین یہ سوچکر مائل بہ سپتی ہوا تھوڑی دیر مین باغ موسیقار مین آکے پہونچا موسیقار جادو کو سلام کیا موسیقار نے کہا ای مکار سحر ساز کہانسے آئے ہو مکار نے عرض کی حضور کو خبر نہین طلسم کشا لوح طلسمی پا گیا تھا آپکے مرحلہ پر دو مرحلہ فتح کرکے آتا تھا مین اُس سے لوح طلسمی اور مہرہ طلسم اور بازو بند سلیمانی جو اسکو وبیر ہفت زبان نے دیا تھا فریب دیکر لے آیا ہون اب اُسکو لوگ قید کرکے لاتے ہونگے موسیقار یہ خبر سنکر بہت حیران ہوا کہا ای مکار مجکو اسوقت تمھاری زبانی یہ کیفیت معلوم ہوئی تمنے واقعی بہت بڑا کام کیا مکار کی بہت خاطر کی جب مکار کو وہان بیٹھے بیٹھے بہت عرصہ ہوا تو گھبرا گیا کہا ای موسیقار جادو ابھی تک طلسم کشا کو لوگ قید کرکے نہین لائے کیا باعث ہی موسیقار نے کہا شاید دوسری راہ سے چلے گئے ہونگے موسیقار کسے مکار نے کہا سوائے اس راہ سے اور کسیطرف نہین جائینگے کیونکہ میرا خیال اُنکو ضرور ہوگا اور تمسے بھی سب ضرور ملینگے وہان کسی آدمی کو روانہ کرو کیفیت کچھ معلوم ہو موسیقار نے ایک ساحر کو اُسیوقت روانہ کیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ وہ لوگ وہان کیا کر رہے ہین وہ ساحر فوراً حکم پاکر روانہ ہوا جس صحرا کا پتہ مکار سحر ساز جادو نے دیا تھا اُس صحرا مین جو آئے تو دیکھا چند لاشین پڑی ہین ایک طرف ڈھیر راکھ کا پڑا ہوا ہی ساحر وہان سے روتا پیٹتا پاس موسیقار جادو کے آیا عرض کی ای شہنشاہ بڑا غضب ہوا معلوم ہوتا ہی طلسم کشا نے سب کو قتل کیا آپ جان بچاکر کسی طرف کو نکل گیا موسیقار نے یہ کیفیت جو سنی ہوش اُڑ گئے چند ملازمون کو بلاکر حکم دیا کہ اسیوقت تمام اس طلسم مین اس امر کی خبر کردو کہ طلسم کشا اتنے آدمیون کو مارکر کسی طرف نکل گیا جہان جائے قتل کیا جائے یا گرفتار کرکے ہمارے پاس بھیجدین اور مکار سحر ساز سے کہا کہ ای مکار لاؤ لوح طلسمی اب مجکو دیدو ایسا نہو کہ تمسے طلسم کشا سے مقابلہ پڑ جائے اور وہ پھر لوح طلسمی وغیرہ تمسے چھین لے تو پھر اسکا ملنا بہت دشوار ہوگا مکار کی بھی سمجھ مین بات آگئی اسنے جلدی سے لوح طلسمی و مہرہ و بازو بند سلیمانی موسیقار کے حوالے کیا موسیقار نے اپنی جھولی مین رکھا اور اُسیوقت سب اہل دربار کو طلب کیا جب سب لوگ جمع ہوئے تو موسیقار نے کہا کہ تم مین سے کوئی ایسا ہی جو طلسم کشا کو پکڑ کر گرفتار کر لائے جو گرفتار کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا یہ سنکر بہمن سرخ چشم جادو کہ ساحرہ بھی زبردست ہی اور بلا کی مکار ہی اپنے مقام سے اُٹھی اور کہا مین طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤنگی اپنے دام مکر مین پھنساؤنگی موسیقار جادو نے اُسکو اُسیوقت خلعت دیکر رخصت کیا بہمن سرخ چشم چلی

مگر اب حال شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ جو بعد قتل علامہ وغیرہ وہان سے چلے تو اُس مقام پر آکے پہونچے جہان اُس نازنین یعنے لو حدارہ کو دفن کیا تھا شہنشاہ نے جو قبر اُس نازنین کی دیکھی ضبط کا یارا نرہا آنکھون سے آنسو جاری ہوئے قبر کے پاس بیٹھکر رونے لگے غم سے جان کھونے لگے بحسرت و افسوس فرماتے تھے کہ جسکے واسطے مین نے یہ امر بھم گوار کیا کہ اس نازنین کو قتل کیا وہ چیز بھی میرے پاس نہ رہی افسوس مین نے ناحق اسکو قتل کیا اگر یہ زندہ رہتی میرے نام پر جان دیتی شاہزادہ تو بحسرت و افسوس یہ فرمارہا تھا کہ دیکھا ایک ضعیفہ بال کھولے ہوئے چادر سر سے ڈھلکے ہوئے آنکھون سے آنسو بہتے ہوئے دونون ہاتھون سے سر پیٹتی ہوئی چلی آتی ہی شاہزادے نے جو اسکو دیکھا قبر پر سے اُٹھ کھڑا ہوا وہ ضعیفہ قبر پر آکے گر پڑی گریہ وزاری کرنے لگی شاہزادے نے جو اسکو حال خراب سے دیکھا قریب جاکر ہاتھ پکڑ لیے کہا ای ضعیفہ اب اس آہ و فغان سے کیا ہوتا ہی صبر کرو جو ہونا تھا وہ ہوا تمسے ملکہ خورشید سے کیا واسطہ تھا ضعیفہ نے کہا کہ ملکہ خورشید رو شمائل میری نواسی تھی اسکی مان نے بہت صغیر سنی مین اسکی انتقال

کیا تھا مین نے جب سے اسکو پالا تھا ہاے اٹھارہ سال کی محنت کسی ظالم نے برباد کردی نہین معلوم وہ کون
ستمگر تھا جسکو اسکی جوانی پر رحم نہ آیا شاہزادے نے فرمایا ای ضعیفہ یہ میری خطا ہی مجھے جو تیرے مزاج مین آئے سزا دے
افسوس ہی کہ مین نے بے سمجھے اسکو قتل کیا ارے لوح میرے پاس کبھی نہ رہی جو تسکین ہوتی ایسے محبوب لاثانی کو
قتل بھی کیا اور پھر مراد دل حاصل نہ ہوئی ای ضعیفہ بہتر ہی کہ تو اسکے عوض مین مجھے قتل کر تیرا دل ٹھنڈا ہو اُس ضعیفہ
نے کہا ای شاہزادۂ والا قدر اسکے قتل ہونے سے مجھے کیا خوشی ہوئی جو آپ کے دشمنون کو بھی قتل کرون مین
اب بجاے اسکے آپکو تصور کرتی ہون جب دل بیقرار ہوگا آپ کی صورت دیکھ لونگی شاہزادے نے کہا ای ضعیفہ
تیرے دل کو تو یون صبر آجائیگا جب مجھے اسکی یاد آئیگی تو مین کیونکر تسکین دل کرونگا کسے دیکھونگا ضعیفہ نے کہا
ای شہنشاہ یہ امر تو ناممکن ہی اب اس گفتگو کو جانے دیجیے یہ فرمائیے کہ لوح طلسمی کیا ہوئی شاہزادے نے کل
کیفیت لوح کی بیان کی اُس ضعیفہ نے کہا اب آپ ہمارے ہمراہ تشریف لیچلیے ہم آپ کو موسیقار جادو کے پاس
لیچلین وہ مالک مرحلہ ہی تاریک چہار چشم سے آزردہ ہی وہ آپکی دستگیری کریگا لوح طلسمی لادیگا اب آپ فتاحی
طلسم کیجیے شاہزادے نے کہا ای ضعیفہ اگر ایسا ہو تو مین موسیقار جادو کو بعد فتح طلسم بادشاہ طلسم بناؤن بڑا
مرتبہ کرون اُس ضعیفہ نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے شاہزادہ راضی ہوا ضعیفہ کے ہمراہ چلا پیشتر یہ اپنے
مکان پر آئی اسکی ایک بیٹی ہی ملکہ نرگس شوخ چشم اسنے جو شاہزادے کو دیکھا کہا ای مادر مہربان یہ کون ہین اسنے
جواب دیا کہ یہ بھی ایک میرے فرزند ہین اور تنہائی مین جاکے کہا کہ یہی طلسم کشا ہی اسنے لوح لے لی تھی مگر لوح تو
مکارہ سحر سازہ جادو وہ اس سے دھوکھا دیکر لیگیا اور لوگون نے اسکو بھی گرفتار کرنا چاہا تھا مگر نہین معلوم اسنے
کیونکر اُن سب ساحران نامی کو قتل کیا یہ خبر جو موسیقار جادو کو ہوئی اُسنے کہا جو طلسم کشا کو گرفتار کرکے
لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا مین نے اقرار کیا اسے دھوکھا دیکر گرفتار کر لائی ہون اب صبح کو موسیقار جادو
کے پاس لیجاؤنگی وہ اسے زندہ نہ چھوڑیگا فوراً قتل کر ڈالیگا نرگس شوخ چشم کو اسکی تقریر سنکے بہت صدمہ ہوا
اور حال پر شہنشاہ کے رحم آیا مگر بخوف کچھ کہہ نسکی دلمین بات لیے رہی خیال کیا اگر اسوقت کچھ زبان سے نکالتی
ہون تو نہین معلوم یہ کیا خیال کرے بروقت قتل اسکی جان بچاؤنگی براے مدد ضرور جاؤنگی بہمن سرخ چشم نے
شب بھر تو شاہزادے کو اپنے یہان رکھا بہت خاطر کی صبح کو اپنے ہمراہ لیکر پاس موسیقار جادو کے روانہ
ہوئی جب دربار مین پہونچی موسیقار جادو کو پہلے الگ بلایا جسطرح لائی تھی سب کیفیت بیان کردی آخر مین یہ بھی
کہا کہ پہلے بہت خاطر کیجیگا جب اچھی طرح گرفتار دام مکر ہولے تب اسے سحر کرکے بیکار کردیجیگا موسیقار نے اسکو بہت
کچھ انعام دیا تعریف کی وہان سے آکے شاہزادے کو ایک دنگل زرین پر بٹھایا کہا ای شہنشاہ گوہر کلاہ اپنا ارادہ
ظاہر کیجیے ہمکو بھی اس راز سے ماہر کیجیے شہنشاہ نے فرمایا ای موسیقار جادو اگر تم لوح طلسمی دلادوگے اور تمھارے
ذریعہ سے سب تحفہ جات مجھے دستیاب ہوجائینگے تو بعد فتح طلسم تمھین بادشاہ بناؤنگا موسیقار نے کہا ای شہنشاہ
اب بھی تمھین ہوس طلسم کشائی باقی ہی بس ایسے کلمات واہیات زبان سے نہ نکالنا تمکو قتل کرونگا تمنے بڑا ستم کیا اُن
ساحرون کو قتل کیا جنکا مثل و نظیر ممکن نہین اب میرے ہاتھ سے بچکے کہان جاؤگے اپنے کیے کی سزا پاؤگے شہنشاہ
نے جو یہ گفتگو سنی اپنے مقام سے تیغہ کھینچکے اُٹھنا چاہا مگر اُٹھ نہ سکے دنگل مین پانون لپٹ گئے شہنشاہ دانت پیسکر رہگئے
موسیقار نے ایک ساحر کو بلایا حکم دیا کہ اس جوان کے ہتھکڑیان بیڑیان پہنادو لیجاکر قید کردو مین اسے زندہ نہ چھوڑونگا
دو ہی ایک روز کے عرصہ مین قتل کرونگا اُس ساحر نے شہنشاہ کے ہتھکڑیان و بیڑیان پہنائین قید خانے مین

لیجاکر قید کیا یہان موسیقار جادو نے محفل عیش و نشاط برپا کی مطربان خوش گلو طلب ہوئے ساقیان سیمین عذار حاضر محفل ہوئے جام شراب گردش مین آیا ایک نازنین نے محفل مین آکے یہ غزل شروع کی اور اسطرح گانے لگی غزل

ادھر خوش وہ تغافل کیش غیر وہ نہین رہا برسون
اسی دلمین رہا ہی حسرت تو نکا جگمگھٹا برسون
مرے پاس آکے بیٹھے تو جو غیرونکے بلانے سے
تو شبنم رونگی اور خاک اڑائیگی صبا برسون
مکان تنگ مین تڑپا کریگا کب تلک آخر
رہین ہین ملکی خاک و آتش و آب و سوا برسون
دم زینت جو روی صاف اپنا اک نظر دیکھا
زمین پر بیٹھے ہم دیکھا کیے ہین آستہ برسون
یوہین جایا کرینگے اُسکے کوچے مین جو ہم وحشی
کرین صاحب اسی صورت سے ایسی ہی جفا برسون

ادھر تنہائی فرقت مین ہین دیا کیا برسون
ہمارے خونکی کبھی آنکھین کچھ شرکت ضروری ہی
اُسی دم اُٹھ گئے وہ ہنس کے ہین دیا کیا برسو
گیا جب غیر کے گھر وہ ستمگر میرے مرتے ہی
یوہین گذرے گئے ای طائر قبلہ نما برسون
کسیکے عشق مین تنگ آگئے ہین تنے جان لقی دیدی
تو مثل آئینہ وہ شوخ خود حیران رہا برسون
عجائب لطف دانائی و نادانی نے دکھلایا
دو کانون کیطرح سے بند ہوگا راستا برسون
برآ فاتحہ گور غریبانمین بہت ڈھونڈا

اسی سر مین رہا سودا اُسکی زلف کا برسون
نہ دیگی رنگ اگر خالی لگاؤگے حنا برسون
جو مجھ بلبل کو بھی صیاد لیجائیگا گلشن سے
تو دلکی طرح سے لاشہ مرا تڑپا کیا برسون
تن انسانمین ہین کیا جمع اضداد اُسکی قدرت سے
جگر بزم حسینان مین مرا جچا رہا برسون
رہا ہی اشتیاق اُسکی سواری سے نکلنے کا
دعا دیتے رہے ہم اُسکو وہ کوسا کیا برسون
گلے مل کے لیجیے چٹکیان دلمین ہین اپنی ہون
نہ پایا آبرو کی قبر کا اُسنے پتا برسون

تھوڑی دیر یہ صحبت رہی بزم عیش و عشرت رہی آخر موسیقار جادو نے محفل کو برخاست کیا خاص خاص لوگون کو روک لیا آخر مین یہ بات ظاہر کی کہ اب طلسم کشا کو کیا کرنا چاہیے میرا ارادہ تو یہ ہے کہ طلسم کشا کو قتل کرون زندہ نہ رکھون ایسا نہو کہ اسکی ذات سے اور کوئی فساد پھیلے سب نے کہا اگر آپ طلسم کشا کو قتل کیجیگا تو طلسم مین کوئی آفت ضرور پیدا ہوگی بلکہ بعض واقف کارون کا تو یہ قول ہی کہ اگر طلسم کے اندر خون طلسم کشا گریگا تو طلسم مین آگ لگجائیگی سارا طلسم جلیگا کوئی زندہ نہ بچیگا موسیقار نے جواب دیا کہ ہم طلسم کشا کو حد طلسم سے باہر لیجائینگے تب قتل کرینگے سب نے کہا یہ بات تو اچھی ہی مگر بانیان طلسم نے ایک قید مقرر کر دی ہی کہ جب طلسم کشا گرفتار ہو دو سال قید رہے جب دو برس گذر جائین پھر اختیار ہی چاہے اُسکو قتل کرو خواہ رہا کر دو اگر اس میعاد مقررہ کے اندر طلسم کشا قتل ہوگا تو اچھا نہوگا موسیقار جادو نے کہا اب قتل طلسم کشا کی راے کسی ایسے شخص سے لیجائے جو واقف کار طلسم بھی ہو اور علم سحر وغیرہ مین اچھی طرح دخل رکھتا ہو سب نے یہ راے دی کہ حضور اسکے واسطے جوگی جیپال سے بڑھکر کوئی شخص نظر نہین آتا وہی اس امر مین راے دیگا جو فائدے کی بات ہوگی وہ کہیگا موسیقار جادو نے کہا واقعی یہ بات مجھے بھی پسند آئی صبح کو ایک شخص جائے میری طرف سے جوگی صاحب کو سلام کہے اور اپنے ہمراہ میرے پاس لے آئے وہ شب تو ایسی ہی باتون مین بسر ہوگئی جب صبح ہوئی تو ایک ساحر کو موسیقار نے جوگی جیپال کے پاس روانہ کیا اُسکو سمجھا دیا کہ بہت ادب سے جوگی صاحب سے باتین کرنا میرا پیام دینا اپنے ہمراہ یہان لے آنا وہ ساحر رخصت ہوکر چلا اسکو تو راہ مین چھوڑیے

اب کیفیت لعل بن مرجان کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب بعد قتل علامہ وغیرہ اسنے قید سے رہائی پائی تو اسے یقین ہوا کہ شاہزادے نے سب کو قتل کیا یقین ہی کہ کہین نہ کہین ہوگا تلاش کرتا ہوا شاہزادے کو چلا اتفاق سے شہنشاہ اور طرف چلے گئے اور لعل بن مرجان اور طرف گیا کئی روز تباہ رہا تھک کے ایک درخت کے سایے مین بیٹھا سامنے ایک چشمہ آب تھا دیکھا اُس چشمۂ آب پر ایک ساحر نے آکے پانی پیا اور سحر کرکے بلند ہوگیا لعل نے چاہا تھا کہ مین اسے کسی ترکیب سے بیہوش کرون یا اسکی کیفیت دریافت کرون کہ یہ کہان جاتا ہی مگر وہ نہ ٹھہرا ایک طرف اُڑکر چلا گیا جسطرف یہ گیا تھا اُسیطرف لعل بھی روانہ ہوا تھوڑا راستہ

ٹھ کر کے دیکھا کہ وہی ساحر پیادہ پا چلا جاتا ہے لعل نے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی اُسکے برابر آیا پوچھا کیون بھائی ساحر تم کون ہو کہان جاتے ہو اُس ساحر نے جواب دیا کہ مین موسیقار جادو کا ملازم ہون جوگی جیپال کے پاس جاتا ہون مجھے موسیقار جادو نے بھیجا ہے جوگی صاحب کو بلایا ہے طلسم کشا کے قتل کرنیکی صلاح لینیکے لعل نے پوچھا طلسم کشا کون ساحر نے جواب دیا کہ ایک خدا پرست ہے اُسنے قصد طلسم کشائی کیا تھا موسیقار جادو نے اُسکو گرفتار کیا ہے قتل کرنیکا ارادہ کیا تھا لوگون نے کہا کہ اگر آپ اسکو قتل کیجیگا تو طلسم مین آگ لگجائیگی موسیقار جادو کی راے ہوئی کہ ہم اسکو حد طلسم کے باہر لیجا کر قتل کرینگے سب نے کہا تو بھی خرابی درپیش ہے کیونکہ بانیان طلسم نے ایک میعاد مقرر کی ہے کہ جو کوئی ارادہ طلسم کشائی کر کے آئے اور وہ گرفتار ہو جائے تو اُسکو دو برس قید رکھین جب دو سال گذر جائین تب قتل کرین اُسیکی صلاح کیواسطے موسیقار جادو نے جوگی جیپال کو بلایا ہے کیونکہ اُنکو طلسم کشا کا زندہ رکھنا منظور نہین ہے لعل نے جو یہ کیفیت سنی بیتاب ہو گیا کہا بھائی ہو گا اور ذکر کرو یہ تو بڑے لوگون کی باتین ہین ہمین تمھین اُمین کیا دخل ہے ارادہ لعل کا یہ ہوا کہ اسکو بیہوش کر کے قتل کرے اور آپ اسکی صورت بنکر جوگی کے پاس پہونچے اُسکو عیاری کر کے قتل کرے جوگی جیپال کی صورت بنکر موسیقار جادو تک پہونچے اُسکو قتل کر کے شاہزادے کو رہا کرے لیکن وہ ساحر قریب جیپال کے مکان کے پہونچ گیا تھا لعل سے کہنے لگا کہ بھائی ہم تو اس باغ مین جائینگے تمھین جہان جانا ہو جاؤ لعل نے بہت سی باتین کین اسکو ٹھہرانا چاہا مگر یہ نہ ٹھہرا باغ کے اندر چلا گیا لعل کو بہت افسوس ہوا کہ اسکو کیون جانے دیا مگر مجبور تھا وہان اُس ساحر نے جوگی جیپال کو جا کر سلام کیا کہا آپکو ہمارے مالک نے سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ ہمنے طلسم کشا کو گرفتار کیا ہے زندہ رہنا اُسکا ہمارے نزدیک بہتر نہین ہے اگر قتل کرتے ہین تو طلسم پر آفت آتی ہے کیونکہ اندر طلسم کے خون طلسم کشا طلسم کو جلا دیگا اور اگر حد سے باہر لیجا کر قتل کرین تو میعاد پوری نہین ہوئی بانیان طلسم نے دو برس مقرر کیے ہین لہذا آپکو تکلیف ہوگی تشریف لیچلیے جو مناسب ہو وہ صلاح دیجیے اور جشن قتل طلسم کشا مین شریک ہوجیے جوگی جیپال نے کہا مین ضرور آؤنگا اور جشن مین شریک ہونگا لیکن راے دینا میرا کام نہین ہے اسکو وہ خود بخوبی سمجھ سکتے ہین مین اُنکی خاطر سے چلا آؤنگا میری طرف سے بھی سلام کہنا کہ آپ نے بہت بڑا کام کیا سارے طلسم مین خوب نام کیا یہ کہکے اُس ساحر کو رخصت کیا جوگی نے اپنے چیلون کو بلایا سب سے یہ حال بیان کیا چیلے باتین کر رہے تھے کہ گوشہ باغ سے رونیکی آواز آئی جوگی حیران ہو کے چارون طرف دیکھنے لگا دیکھا در باغ کے جانب سے ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین روتی ہوئی چلی آتی ہے جوگی نے جو اسکا جمال جہان آرا دیکھا طبیعت کو اچھا معلوم ہوا چیلون سے کہا اس نازنین کو یہان لاؤ نہین معلوم اسپر کیا مصیبت پڑی جو اسقدر بیتاب ہے چیلے گرو کا حکم پا کر اُٹھے اُس نازنین کے پاس آئے کہا اے نیکبخت تجھے ہمارے مرشد نے طلب فرمایا ہے چل جو تیری حاجت ہوگی وہ بر آئیگی نازنین نے جواب دیا کہ مین خود مرشد صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئی ہون چلکر کچھ عرض حال کرونگی اگر اجازت دینگے تو شب و روز اُنکی کی خدمت مین رہونگی چیلے اُس نازنین سے باتین کرتے ہوئے جوگی کے پاس آئے نازنین نے جوگی کو سلام کیا جوگی نے دلداری اپنے پاس بٹھایا حال دریافت کیا کہ اے نازنین تجھپر کیا مصیبت پڑی ہے جو اسطرح تو اپنے گھر سے نکلی ہے تیرا کیا نام ہے کہان رہتی ہے یہان کیون آئی ہے کیا فریاد لائی ہے نازنین نے کہا جوگی صاحب مین ایک زمیندار کی بیٹی ہون باپ کو مرے ہوئے عرصہ ہوا ایک بہن میری تھی وہ بھی مرگئی صغیر سنی مین میری شادی والدین نے کردی تھی شوہر کے اطوار اچھے نہ تھے اُسنے مجھے طلاق دی ایک اور عورت کو گھر بٹھا لیا مین مجبور ہوئی کیا

کرتی کہان جاتی اپنی عصمت کا بھی خیال آیا لاچار اسطرف نکل آئی آپکا نام نامی و توصیف ذات گرامی ہر صغیر و کبیر
بزماد ہیر سے سنتی تھی آپکی بھی خدمت مین حاضر ہونا مناسب وقت تصور کیا اب امیدوار اس امر کی ہون کہ
شب و روز آپکی خدمت گذاری مین معروف رہون جوگی نے کہا بابا یہ فقیر کا گھر ہی جو کچھ میسر ہی تو بھی شریک ہو
اللہ تیرا ابھی کوئی سامان پیدا کر دیگا مگر جوگی اس نازنین سے بہت خوش ہوا ایک ٹھکانا اسکے رہنے کے لیئے
بتادیا کہا تم یہان چین سے اپنی بسر کرو جو کچھ فقیر سے تمھاری خدمتگذاری ہو سکے گی کمی نہ کریگا اپنا نور نظر سمجھونگا کسی
وقت نگاہ سے پوشیدہ ہونے دونگا بالفعل تو مجھے موسیقار جادو نے بلایا ہی وہان جانا ضرور ہی جب وہان سے
فرصت پاؤنگا اور یہان آؤنگا تو تمھارا سامان ضروری درست کر دونگا نازنین نے کہا کہ آپکو موسیقار نے کیون
بلایا ہی اور موسیقار جادو کون شخص ہی کہان رہتا ہی جوگی نے جواب دیا کہ موسیقار طلسم بہارستان سلیمانی کا منتظم
ہر ایک شخص طلسم مین بارادۂ فتاحی آیا تھا موسیقار نے اُسکو گرفتار کیا ہی منظور یہ ہی کہ اُسکو زندہ نہ چھوڑے
قتل کر ڈالے لیکن شرائط طلسم سے مجبور ہی کہ طلسم کشا اندر طلسم کے قتل کیا جائے تو طلسم بن آگ لگجائے اور اگر بعد
طلسم سے علیحدہ لیجائیگا تو ایک میعاد مقرر ہی جب اُسکی تعداد ختم ہو تب قتل کا اختیار ہی اسی امر کے نسبت کچھ رائے لیگا
اور جشن بھی بہت بڑا کریگا نازنین نے کہا پھر مین بھی آپکے ہمراہ چل سکتی ہون فقیر نے کہا کیا مضائقہ ہی اگر تمھین زحمت
نہو تو مین لیچلون نازنین نے کہا مجھے زحمت نہو گی ضرور آپ کے ساتھ چلونگی جوگی نے اُسیوقت سامان سفر درست
کیا قریب شام اُس مقام سے کوچ کیا چیلے ہمراہ ہوئے گھنٹ و ناقوس ہاتھ مین لیے جوگی کو آگے پالکی پر بٹھایا پیچھے
مین سب نے ہلڑ مچایا اُچھلتے کودتے طرف موسیقار جادو کے روانہ ہوئے نازنین بھی ایک پالکی مین سوار ہی
اور چند آدمی بھی ٹٹوؤن پر بیٹھے ہین کوئی بچھنے پر زین کسے بے تکلف بیٹھا ہی اس شان سے جوگی صاحب نے
دو چار کوس راستہ طے کیا یہان موسیقار جادو مع اپنے جملہ ملازمین کے برائے استقبال جوگی جیپال ایک
میدان مین ٹھہرا ہوا تھا کہ اسکے کان مین آواز ناقوس آئی موسیقار آگے بڑھا جوگی صاحب کو دیکھا کہ ایک
پالکی مین سوار ہین بہت سے چیلے جے بولتے ہوئے ہمراہ ہین موسیقار نے جوگی کو سلام کیا جوگی نے دعا دی
موسیقار کی نگاہ اُس پالکی پر پڑی جسمین وہ نازنین بیٹھی تھی دیکھا ایک آفتاب محشر بصد ناز و ادا جلوہ گر ہی
دیکھتے ہی اسکے دل کی عجیب کیفیت ہوگئی قریب اسکے بہمن سرخ چشم جادو تھی بہمن سے مخاطب ہوکے کہا کہ دیکھو تو یہ کون ہی
بہمن نے کہا حضور مین اس نازنین سے واقف نہین ہون مگر کیا بلا کی صورت پائی ہی موسیقار نے کہا اگر جوگی
جیپال اس نازنین کو مجھے دین تو مین اسکو اپنے کل محلات سے بڑھکے مرتبہ دون اسکے ساتھ شادی کرون
بہمن نے کہا اگر آپ جوگی صاحب سے کہیے گا تو یقین ہی کہ وہ انکار نہ کرینگے لیکن یہ امر خلاف ہی کہ وہ تو آپکے
یہان مہمان آئے ہین اور آپ اُنسے ایک شخص کے سائل ہو جیے موسیقار نے کہا پھر مین کیا کرون میری تو جان
جاتی ہی بہمن نے کہا ترکیب سے اس بات کو ظاہر کیجیگا وہ خود مرد عاقل ہی ایمائی گفتگو سے ضرور آپ کے حوالے کر دیگا
موسیقار نے کہا مین ضرور کہونگا اور جسطرح ممکن ہوگا اُس نازنین کو ضرور لونگا بہمن سرخ چشم نے کہا زیادہ جبر نہ
کیجیے گا جوگی جیپال نازک مزاج ہی ایسا نہو رنجیدہ ہو جائے اور کسیطرح بر سر پرخاش ہو تو اسکا بگڑنا بہتر نہین ہی
موسیقار نے کہا اگر بگڑیگا تو میرا کیا بنا لیگا بہمن نے کہا آپکو اختیار ہی یہ باتین کرتا ہوا جوگی جیپال کو لیکر اپنے
مکان پر آیا بڑی تعظیم و تکریم سے جوگی کو اُتارا مسند پر بیٹھنے کو کہا جوگی نے اپنے ایک چیلے سے اشارہ کیا اُسنے
مسند پر مرگ چھالا بچھا دیا جوگی بیٹھا موسیقار اسکے پہلو مین مودب بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد موسیقار نے

پوچھا کیون جوگی صاحب یہ نازنین کون ہی اور آپ کے پاس کیونکر آئی آجتک ہمنے اسکو آپ کے پاس نہین دیکھا تھا جوگی نے کہا بابا یہ بھی ایک مصیبت کشیدہ ہی فقیر کے پاس آئی جو کچھ مجھسے خاطر ہوسکتی ہی کمی نہین کرتا ہون اور یہ بھی میرا بہت لحاظ کرتی ہی اپنا بزرگ جانتی ہی بہت مانتی ہی موسیقار نے کہا کہ اگر آپ اتنی عنایت فرماوین کہ انکو میرے حوالے کرین تو مین حسب قاعدۂ مذہبی انسے عقد کرون جوگی نے کہا بابا اگر یہ راضی ہون تو فقیر کو کسی کے مقدمہ مین دخل نہین ہی جوگی نے موسیقار جادو سے یہ کہا تو مگر کمال غصہ جوگی کو آگیا خیال کیا کہ بڑا بیہودہ ہی اسکو یہ راز ظاہر کرنے سے کچھ شرم نہ آئی مگر آدمی باتہذیب ہی خاموش ہورہا موسیقار نے تنہائی مین بہمن سرخ چشم کو بلایا کہا ای بہمن مین نے جوگی صاحب سے کہا تھا انھون نے فرمایا کہ اگر وہ نازنین قبول کرے تو تمکو اختیار ہی عقد کرلو مجھے دخل نہین اب یہ کام تمھارا ہی کہ اس نازنین کو جاکے راضی کرو بہمن نے کہا مین جاکر اُس نازنین سے کہتی ہون اگر راضی ہوگی تو آپ سے عرض کرونگی ورنہ جبر یہ ممکن نہین موسیقار نے کہا ای بہمن جسطرح بن پڑے اُسکو راضی کرنا کہنا یہ بادشاہ ہی کل سلطنت تمھارے نام کر دیگا آپ بھی خدمتگذاری مین مصروف رہیگا جو تمھارے مزاج مین آئیگی وہ کرنا اور اب تم ایک فقیر کے پاس کیا آرام پاتی ہوگی بہت سی آرزوئین تمنائین تمھاری غنچۂ دل کو پژمردہ کرتی ہونگی کیونکہ ابھی ایام جوانی ہین جو کچھ ہو وہ تھوڑا ہی ابھی تمھارا یہ دن مین نہین ہی کہ سب سے منھ موڑ کے دنیا کو چھوڑ کے ایک فقیر کے پاس جاکر رہو ابھی دنیا مین تمنے کیا دیکھا کس چیز کا مزہ چکھا ہی کیا بات ناگوار ہوئی جو اُسکو ترک کیا ای بہمن ایسی ایسی باتین کہنا کسی مقام پر بند نہ رہنا اُسنے بھی تو جوگی جیپال کی صحبت اٹھائی ہی اور جوگی کتنا بڑا لسان مشہور ہی یہ بھی تقریر کو طول دیگی مگر سمجھ سمجھ کے جواب دینا وہ راضی ہو جائیگی میرا نام سنکر خود خواہش کریگی بہمن سرخ چشم نازنین کے پاس آکر بیٹھی اور کہا ای ملکۂ عالم میرا بہت جی چاہا کہ اسوقت آپ سے کچھ باتین کرون گو گستاخی تو مجھسے ہوئی کہ بے اجازت چلی آئی لیکن اب معاف فرماوین نازنین نے جواب دیا کہ ملکۂ عالم آپ ہونگی ہم تو خاکساران جہان ہین آپ نے بڑی عنایت فرمائی فقیر نوازی کی جو مجھے سرفراز کیا تشریف رکھیے مین تو کسی قابل نہین ہون جو موافق رتبہ حضور خاطر کرسکون بہمن نے کہا آپکی شیرین زبانی سب خاطرون سے زیادہ ہی بس یہی کافی ہی مگر امیدوار ہون کہ کچھ اپنی سرگذشت بیان فرمائیے بہت مشتاق ہون نازنین نے کہا میری سرگذشت آپکے سماعت فرمانے کے قابل نہین ہی آپ کو زیادہ تکلیف ہوگی بہمن نے کہا میری خاطر سے آپ کچھ تو بیان فرمائیے نازنین نے کہا اب زیادہ اصرار نہ کیجیے اس امر کو یونہین رہنے دیجیے مین اُسکو بیان کرونگی اور آپ سنکے غمگین ہوجائینگے دونون شخص تاب نہ لائینگے اس سے کیا ضرورت ہی کوئی اور تذکرہ کیجیے بہمن نے کہا اگر آپکو میری خوشی درکار ہی تو ضرور کسیقدر بیان فرمائیے مجھے حد سے زیادہ اشتیاق ہی جب نازنین نے دیکھا کہ اب یہ بہت ہی بیتاب ہی کہا آپ نے نہ مانا اور مجھے بھی مجبور کردیا خیر سنیے مین آوارۂ دشت غربت و گرفتار دام مصیبت ایک زمیندار کی بیٹی ہون باپ میرا بہت بڑا امیر و شجاع تھا اُسکو لوگون نے زہر دیکر مار ڈالا مان بھی اُسکے تھوڑے دنون کے بعد مرگئی عقد میرا صغیر سنی مین والدین نے کردیا تھا جب یہ دونون آدمی مرگئے تو میرے شوہر نے آکر سب مال و اسباب پر قبضہ کیا تھوڑے دنون تو مجھسے موافق رہا بعد چند دنون کے اُسکے اطوار خراب ہوئے ایک زن بازاری کو لاکر گھر مین رکھا مجھسے اُسکی خدمتگذاری کو کہا یہ جفا مجھسے نہ اٹھ سکی اُسنے مجھے طلاق دیکر نکالدیا مین ایک مدت سے جوگی صاحب کا نام سنتی تھی انکے پاس چلی آئی یہ کہکر نازنین رونے لگی بہمن نے اسکے آنسو پوچھے کہا ای نازنین تو کیون اسقدر اپنا حال تباہ

کرتی ہے اگر تیرے شوہر نے تجھے طلاق دی تو کیا خوف ہے اسوقت حاکم شہر بادشاہ دہر موسیقار جادو تجھپر مائل ہوا ہے
تیری تیغ ابرو کا گھائل ہوا ہے اگر تیرے شوہر نے تجکو چھوڑ دیا تو سامری نے اُس سے بہتر عطا کیا موسیقار کا دل
ہے کہ مین سب محلات سے مرتبہ بڑھا دونگا سلطنت انھین کے نام لکھدونگا خود مانند چاکران کمترین خدمتگذاری مین
مصروف رہونگا نازنین نے جو یہ بات سنی چین بجبین ہو کے جواب دیا کہ اے بہمن سرخ چشم جادو آپ جانتی ہین
کہ جوگی صاحب میری کیسی خاطر کرتے ہین مجھے بجاے اولاد تصور کرتے ہین یہ امر خلاف ہے کہ مین اُنکا ساتھ چھوڑ دون
اور عیش زیادہ دیکھکر یہان رہون اور مجھے جوگی صاحب کے یہان کیا تکلیف ہے جو یہان عیش ہوگا بہمن نے
کہا جوگی صاحب سے اسکا تذکرہ آیا تھا اُنھون نے خود فرمایا تھا کہ اگر وہ راضی ہون تو مین بہت اچھی طرح
سے شادی کردون نازنین نے جواب دیا کہ دیکھا جائیگا مین سمجھ کے اس بات کا جواب دونگی بہمن وہان سے
رخصت ہوئی اور پاس موسیقار کے آئی کہا لیجیے مبارک ہو وہ نیم راضی ہے مجھسے کہا ہے کہ مین سمجھکر جواب دونگی
موسیقار خوش ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد نازنین نے بہمن کو بلایا کہا مین نے اس امر مین بہت فکر کی
میرے نزدیک بھی بہتر ہے مگر اسطرح ہو کہ جوگی صاحب کو نہ معلوم ہو اپنے بادشاہ سے کہنا کہ ہمین پوشیدہ طور
سے اپنے پاس بلائین جوگی صاحب سے ذکر نہ کرین جب ہم اُن تک پہونچ جائین تو کسی مکان مین پوشیدہ
کر دین بہمن نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے ابھی اسکا انتظام ہوا جاتا ہے یہ کہکر موسیقار جادو کے پاس آئی کہا حضور
نازنین کہتی ہے کہ جوگی صاحب سے اس راز کو نہ بیان کیجئگا مین پوشیدہ طور سے آپکے پاس آؤنگی کہین مکان پوشیدہ
مین مجھے رکھیے موسیقار نے کہا مین ابھی اسکا انتظام کیے دیتا ہون اے بہمن وہ باغ جو ہمارا دریا کے کنارے
ہے تم وہان اس نازنین کو لیجانا مین جوگی جیپال کو مین اپنے ہمراہ براے سیر لیجاؤنگا لیکن اے بہمن اُس باغ مین
تنہا اسکا دم گھبرائیگا تم تو یہان چلی آؤگی کچھ ایسا انتظام کرو کہ اُسکے پاس کسی کو چھوڑ دو بہمن نے کہا پھر ایسا کون
ہے جو اُنکے پاس وہان رہے موسیقار نے جواب دیا کہ ایک آدمی ضرور رہنا چاہیے جہان تمنے سب انتظام
کیا ہے ایک آدمی بھی تجویز کر دو بہمن نے کہا کہ سواے اسکے کہ مین اپنی لڑکی نرگس شوخ چشم کو تھوڑی دیر کے
واسطے اُنکے پاس باغ مین چھوڑ دون موسیقار نے کہا اس سے بڑھ کے کیا بات ہے اور اُنسے زیادہ کون
خاطر کر سکیگا یہ کہکے موسیقار تو باہر آیا جوگی جیپال سے کہا کہ اگر مناسب ہو تو اسوقت تفریح کے لیے
تشریف لیچلیے جب واپس آئینگے تو قتل طلسم کشا کی تدبیر کرینگے جوگی نے کہا بہت مناسب ہے مین چلتا ہون
یہ کہکر سب چیلون کو بلایا موسیقار کے ہمراہ ہوا براے سیر چلا یہان بہمن سرخ چشم جادو نے اُس نازنین سے کہا
کہ اب بہت اچھا موقع ہے جوگی صاحب ہمارے بادشاہ کے ہمراہ براے تفریح گئے ہین اگر وہ آجائینگے تو پھر چلنا دشوار
ہوگا اب دیر نہ کیجیے اُٹھیے نازنین اُٹھی بہمن کے ہمراہ ہوئی بہمن نے ایک تخت سحر بنایا نازنین کو اُس تخت پر بٹھایا
وہان سے لے نکلی تھوڑی دیر مین اپنے مکان کے قریب پہونچی نرگس شوخ چشم کو بلا کے کہا میرے ہمراہ آؤ کچھ کام ہے
نرگس نے جو اس نازنین کو دیکھا اور اپنا ہمسن پایا کہا اے مادر مہربان یہ کون ہین بہمن نے کہا تمھین معلوم ہو جائیگا
ابھی چپکی میرے ساتھ چلی آؤ نرگس شوخ چشم بہت تیز ہے شوخی اسکے مزاج مین کوٹ کوٹ کے بھری ہے اسنے
پھر پوچھا کہ اے مادر مہربان پہلے بتا دیجیے کہ یہ کون ہین بہمن نے کہا تجھے چین نہین ہے اب مجھسے نہ پوچھنا نرگس نے
اس نازنین سے پوچھا کیون بوا تم کون ہو نازنین کی نگاہ جو نرگس پر پڑی اور اسکی شوخیان دیکھین دل مین اُسکے محبت
پیدا ہوئی وصل کی آرزو ہوئی بوس و کنار کی جستجو ہوئی مگر نرگس کے پوچھنے پر مسکرا کے کہا کہ مین آدمی ہون نرگس

نے جواب دیا کہ مین آپکو خارج انسانیت کب جانتی ہون مگر یہ دریافت کرتی ہون کہ آپ کہان سے تشریف لائی
ہین یہان کیون آئی ہین نازنین نے کہا باغ مین چلو معلوم ہو جائیگا سب کیفیت بیان کر دینگے خاطر جمع رکھو یہ باتین
ہوتی تھین کہ بہمن نے تخت اُتارا ۔ نازنین نے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس بنا ہے بیچ مین اُس باغ کے ایک بارہ دری
تھی بہمن نے نازنین و نرگس کو وہان لیجا کر بٹھایا نرگس سے کہا یہ موسیقار جادو کے ایک دوست ہین اُنھون
نے حکم دیا تھا کہ انکو باغ مین پہونچا دو مین لیکر جب آنے لگی تو مجھسے کہا کہ تنہا انکا دم گھبرائیگا کسی کو وہان انکے ہمراہ
رہنے کے لیے تجویز کر لو سر دست مجھے تمھارا خیال آگیا یہان رہو دو ایک روز مین اور مصاحب آجائینگے اپنے
مکان چلی جانا نرگس شوخ چشم نے منظور کیا بہمن نے کہا ای نرگس اب مین جاتی ہون ہوشیار رہنا
شب کو سرکار سے خاصہ آئیگا کچھ خدمتگار بھی آئینگے مگر جبتک کوئی نہ آئے بہت ہوشیار رہنا زیادہ شرارت نہ
کرنا ملکہ عالم بہت نازک مزاج ہین ایسا نہو کوئی بات ناگوار طبیعت گذر جائے تو پھر عتاب سلطانی آئے نازنین نے
مسکرا کے کہا کہ یہ آپ کیا فرماتی ہین بہن تو نازک مزاج نہین ہون اور نازک مزاجی کیون کرون مین ایک فقیر
محتاج ہون بہمن نے کہا یہ آپ بیکار فرماتی ہین یہ بھی گردش قسمت تھی کہ جو آپ وہان تشریف لیگئین ابھو لفضل سامری
مالک تاج و تخت ہوئین نازنین مسکرا کے خاموش ہو رہی بہمن سرخ چشم جادو وہان سے روانہ ہوئی نرگس نے
شوخی شروع کی زیادہ تیزی کا یہ باعث ہے کہ نرگس کو اس نازنین کی صورت دیکھکر محبت دلی پیدا ہو گئی ہے اور
نازنین تو آزردہ و ملال ہے نرگس جیسی بات کہتی ہے نازنین اُسکا جواب بھی ویسا ہی دیتی ہے نرگس اور زیادہ
بیتاب ہوئی جاتی ہے یہانتک اسنے شوخی اور شرارت شروع کی کہ ہاتھا پائی پر نوبت پہونچی نرگس شوخ چشم کا ہاتھ
جو بیجا پڑا جلدی سے ہاتھ کھینچ لیا نازنین سے پوچھا بہن ایک بات پوچھین بتا دوگی پوشیدہ تو نہ کروگی نازنین
نے کہا صاف صاف کہدینگے پوشیدہ نہ کرینگے نرگس نے کہا اب تمھاری کیفیت کھل گئی چھپانے کی کیا ضرورت
ہے اگر چھپاؤگی تو بہت پچتاؤگی تمنے بہت بری حرکت کی اگر اسکی خبر بادشاہ کو ہو جائے تو تمھاری کیا حالت بنائے
لعل نے چاہا مین بات بناؤن نرگس نے کہا اب اگر زیادہ باتین بناؤگے تو مین سہر کردونگی صاف صورت نکل
آئیگی خیریت اسی مین ہے کہ سچ کہو تم کون ہو نازنین نے کہا ای ملکہ نرگس شوخ چشم مین عیار ہون شہنشاہ گوہر کلاہ
کا جنکو موسیقار نے قید کیا ہے انکی رہائی کی فکر مین آیا ہون اب جو تمھارے مزاج مین آئے میرے حق مین کرو نرگس
نے جواب دیا کہ ای لعل بن مرجان واقعی تمنے بہت بڑا کیا مجکو شاہزادے کی بیکسی پر رحم آیا تھا لیکن مجبور
تھی اگر کچھ کوشش کرتی تو خوف مادر درپیش تھا کسی سے کہتی تو بدنامی کا ڈر تھا ہر طرح مجبور تھی خیر اب تم یہان آگئے امید
ہے کہ صورت رہائی شہنشاہ ہو جائے مگر ای لعل بن مرجان جب تم اپنے شاہزادے کو رہا کر لوگے تو مین ضرور
تمھاری شکایت شاہزادے سے کرونگی اُسکی سزا تمکو دیدونگی تمنے مجھسے بہانہ کیا اور مجھے دھوکھا دیا مین نادانستگی
مین تمسے باتین کرنے لگی تمنے موقع پاکے ارمان نکالنا شروع کیے لعل نے ہاتھ باندھکر کہا ملکہ مجھسے بیشک خطا
تو ہوئی معاف کرنا میری خطا نہ تھی دل نے مجکو مجبور کر دیا تھا ملکہ نے کہا کیا خوب اب آپ در پردہ میرے عاشق
بھی بنتے ہین ہوش مین آئیے منہ بنوایے خدا کی شان آپ مجھپر مائل ہون لعل نے کہا ملکہ جو کچھ کہتی ہو بہت صحیح کہتی
ہو اب تو مجھسے خطا ہو گئی معاف فرما دیجیے ملکہ اور لعل بن مرجان مین تو یہ باتین ہو رہی تھین لیکن جب موسیقار اور
جوگی جیپال سیر کرکے واپس آئے جوگی نے موسیقار سے کہا نازنین کہان ہے موسیقار نے کہا مین تو آپ کے ہمراہ تھا
مجھے کیا معلوم جوگی نے بہت تلاش کرایا مگر وہان نازنین کا پتہ نہ پایا جوگی خموش ہو رہا موسیقار جادو جوگی کے

پاس سے بہمن سرخ چشم جادو کے پاس آیا کہا کہ تم سب انتظام کر لینا بہمن سرخ چشم جادو نے کہا حضور سب انتظام
درست ہو گیا موسیقار بہت خوش ہوا بہمن کو بہت کچھ انعام دیا یہاں جوگی جیپال نے اپنے جوگ کے
قاعدے سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دریا کے کنارے ایک عورت کے ہمراہ مصروف بوس و کنار ہے
جیپال بہت حیران ہوا کہ عورت کے ساتھ مصروف بوس و کنار ہونا کیسا اسنے پھر دریافت کیا پھر یہی کیفیت معلوم
ہوئی اسی طور سے سات بار جوگی نے دریافت کیا اور سات بار اسے وہی کیفیت نظر آئی تب جوگی نے نام دریافت
کیا معلوم ہوا کہ اسکا نام لعل بن مرجان ہے جوگی نے دریافت کیا یہ کون ہے معلوم ہوا کہ عیار ہے طلسم کشا کا پھر جوگی
نے دریافت کیا کہ یہ میرے پاس کیوں آیا تھا کیفیت معلوم ہوئی کہ یہاں سے آسنے کی خبر تھی جوگی نے سب چیلوں
کو بلا کے کہا کہ دیکھو موسیقار کی موت آئی ہے اسنے اُس نازنین کو پوشیدہ کیا ہے وہ اصل میں عورت نہیں ہے عیار
ہے وہ اسکو قتل کر ڈالیگا اور اب میں بھی اُسکا ساتھ نہ دونگا بلکہ اُس عیار کی مدد کرونگا کیونکہ قتل موسیقار یوں ممکن
نہیں ہے جبتک سامان قتل موسیقار جادو ممکن نہو چیلوں نے پوچھا سامان قتل موسیقار کیا چیز ہے جوگی نے کہا
اب سب کو معلوم ہو جائیگا لیکن لعل بن مرجان کو کسطرح ہم تک سے آگاہ کریں اُس سے سب باتیں تعلیم کر دیں
چیلوں نے کہا اب کیونکر ممکن ہے کسطرح جا سکتے ہیں وہاں موسیقار جادو کے پہرے دروازے پر مقرر کیے ہیں
جوگی نے کہا وہ آئیگا تب دیکھا جائیگا اور یہاں لعل بن مرجان نے نرگس سے کہا کہ ملکہ شاہزادہ کس جگہ قید
ہے نرگس نے کہا مجھے اسکی کیفیت کا حال نہیں معلوم ہوئی اور جبتک موسیقار جادو قتل نہوگا تب تک شاہزادے
کے ہاتھ پاؤں بیکار … ہیں … اسنے شاہزادے پر سحر بھی کر دیا ہے کہ ہاتھ پاؤں شاہزادے کے قابو میں
نہیں ہیں لعل نے کہا … موسیقار کو تو بہت جلد میں قتل کرونگا … اسکے پاس … مجھے آپ سے
کہو کتنا … اسکو میں قتل کرونگا نرگس نے کہا اس خیال میں نہ رہیگا قتل
موسیقار بے سامان کے نہیں ہے جبتک اسکا سامان قتل مہیا نہوگا وہ قتل نہوگا لعل بن مرجان نے کہا آخر اسکا
سامان قتل کیا ہے ملکہ نے کہا یہ میں جانتا ہوں اور کوئی نہیں جانتا یا شاید جوگی جیپال جانتا ہے لعل نے کہا اگر جوگی
جیپال جانتا ہے تو میں اُس سے ابھی جا کر دریافت کیے لیتا ہوں تم اتنی مہربانی کرو کہ مجھے راستہ اُس طرف
جانیکا بتا دو ملکہ نے کہا ارے ایسا غضب نہ کرنا کسی پر بے سمجھے … یہاں سب کے قتل کے سامان مقرر
ہیں جبتک وہ دستیاب نہونگے کوئی قتل نہوگا لعل نے کہا میں کسی کو قتل نہیں کرونگا صرف جوگی جیپال
سے تحقیق کر کے ابھی چلا آؤنگا اسکو بھی فقرہ دونگا ملکہ نے کہا چلو ہم تمہیں پہونچا دیں لعل بن مرجان اُسکے
ہمراہ ہوا ملکہ نے تھوڑی دیر میں اُسکے پہونچا دیا کہا اے مرجان ہم یہیں ٹھہرتے ہیں وہ سامنے باغ جو معلوم ہوتا
ہے اسی میں جوگی جیپال اُترا ہے لعل بن مرجان پوشیدہ ہو کر ایک نخل کی آڑ میں آیا اچھی طرح راہ کا اندازہ کیا
چھپتا ہوا چلا تھوڑی دیر میں اُسکے اُس باغ میں پہونچا چھپکر دیکھا کہ یہاں موسیقار جادو تو نہیں بیٹھا ہے
موسیقار اُسوقت وہاں موجود نہ تھا لعل بن مرجان وہی نازنین کی صورت بنائے ہوئے سامنے جیپال جوگی کے
آیا جھککے سلام کیا جیپال نے مسکرا کے سلام لیا لعل بن مرجان نے کہا مجھے بمشکل ملکہ بہمن سرخ چشم اپنے گھر
لیگئی تھیں وہاں جا کر مجھے ایک کمرے میں بند کیا کہا تم پر موسیقار جادو فریفتہ ہے اُسنے ہمسے فرمایش کی تھی کہ ملکہ کو کسیطرح
اپنے یہاں بلاؤ ہمارا پیام دو میں نے اُسکو دھوکا دیا اور اپنی آبرو بچا کر نکل آئی جوگی نے کہا آپ نے بہت خوب
کیا اور جو کچھ کیجیگا بہت خوب کیجیگا جب آپ نے مجھ بڈھے کو اپنے دام مکر میں پھنسایا تو بہمن کی کیا حقیقت ہے بہتر

اب یہ ہے کہ آپ منہ دھو ڈالیں اور اپنی صورت اصلی ظاہر کریں میں آپکا دوست ہوں لعل کو اس کلام سے کچھ تسکین ہوئی کہا میں نے اور کوئی خطا ایسی نہیں کی یہ آپ اسقدر خفا کیوں ہوتے اور آخر میں یہ کلمہ کیا فرمایا کہ اپنی صورت اصلی پر آؤ میں کیا کوئی ساحرہ ہوں جو سحر سے صورت بدلی ہے جوگی نے کہا اے لعل بن مرجان تم ساحر کش ہو ساحروں کی تمھارے سامنے کیا حقیقت ہے اب بیشتر اپنا ارادہ ظاہر کرو مجھسے جو کچھ ہوسکیگا مدد کرونگا لعل نے جب اسکو اپنا دوست پایا تو کہا میرا ارادہ تھا کہ میں شاہزادے کو رہا کروں مگر یہ سنا کہ شاہزادہ مبتلاے سحر موسیقار ہے اور جبتک موسیقار قتل نہوگا تب تک شاہزادہ رہائی نہیں پاسکتا قتل موسیقار بہت دشوار ہے کیونکہ اُسکے واسطے سامان فراہم کرنا پڑتا ہے اور وہ سامان سواے آپکے کوئی نہیں جانتا جوگی نے کہا میں سامان قتل موسیقار بھی آپکو بتا دونگا مگر پہلے آپ شاہزادے کو رہا کر لائیے میں آپ کو ایک مہرہ دیتا ہوں جب آپ قریب شہنشاہ پہونچیگا اُس مہرے کو جسم شہنشاہ گوہر کلاہ سے مس کر دیجیے گا ہاتھ پاؤں میں طاقت آجائیگی سب سحر اُتر جائیگا لعل بن مرجان نے کہا ایک محسن میرے ہمراہ اور ہے جوگی نے کہا اُسے آپ میرے پاس لے آئیے وہ یہاں رہیگا میں جانتا ہوں جو آپ کا محسن ہے آپ نے بھی اُسپر بڑا احسان کیا ہے لعل بن مرجان ہنس کے خاموش ہو رہا وہاں سے اُٹھ کے ملکہ نرگس شوخ چشم کے پاس آیا کہا خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا جیپال موسیقار جادو سے بری ہو گیا مجکو براے رہائی شہنشاہ گوہر کلاہ بھیجا ہے یہ ایک مہرہ دیا ہے اور سامان قتل موسیقار جادو بتانیکا وعدہ کیا ہے اور تمھیں بھی بلایا ہے نرگس شوخ چشم نے کہا اے لعل مجھے وہاں جاتے ہوئے شرم آئیگی لعل نے کہا سواے وہاں کے اور کوئی جاے امن نہیں ہے بہتر ہوگا کہ تم وہاں چلکر ٹھہرو میں تھوڑے عرصے میں شاہزادے کو رہا کر کے لاتا ہوں پھر ملونگا پھر جو کچھ کہوگی وہ کرونگا نرگس نے کہا مجھے اپنے ہمراہ جوگی جیپال کے پاس لے چلو تنہا میں نہیں جاؤنگی لعل نے نرگس شوخ چشم کو اپنے ہمراہ لیا اور پاس جوگی جیپال کے آیا نرگس کو جیپال کے سپرد کیا اور آپ طرف قیدخانے کے چلا راہ میں اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی در قیدخانے پر آکر ایک ساحر پاسبان بیٹھا تھا اُس سے کہا کیوں بھائی داروغہ جی یہاں کسوقت تشریف لاتے ہیں اُسنے کہا اب تھوڑی دیر کے بعد آئینگے کیوں تمھیں اُنسے کیا کام ہے کہا مجھے ایک ضرورت ہے وہ اُنھیں سے کہونگا یہ کہکر اُس ساحر کے پاس بیٹھ گیا کہا کیوں بھائی تمھارا نام کیا ہے اُس ساحر نے کہا کہ نام نگہبان جادو ہے کہا کیوں بھائی اسوقت داروغہ صاحب یہاں آکے کیا کرینگے نگہبان نے جواب دیا کہ بھائی رات کا وقت ہے قیدیوں کو کھانا پہونچائینگے جب سب قیدی کھانے سے فراغت کر چکینگے تب قفل بند کر کے کنجی لیکر چلے جائینگے کہا کیوں بھائی کھانا قیدیوں کو کون کھلانے جاتا ہے نگہبان نے کہا کبھی میں چلا جاتا ہوں کبھی خود داروغہ صاحب جاتے ہیں لعل نے باتوں میں لگا کے اُس ساحر کو بیہوش کیا اور آپ اُسکی صورت بنے اسکو تو ایک کونے میں جہاں کوڑا پڑا تھا اُس کوڑے کے نیچے دبا دیا تھوڑی دیر کے بعد داروغہ قیدخانہ آیا سب نے کہا داروغہ صاحب آتے ہیں نگہبان جادو ہوشیار ہو جاؤ نگہبان نقلی نے کہا کہ میں بہت ہوشیار ہوں داروغہ صاحب تشریف لائیں کہ داروغہ نے قدم پہلے دروازے میں رکھا نگہبان نقلی نے وہیں آواز دی ابے تو کون ہے اسوقت کیوں آتا ہے داروغہ صاحب کے آنیکا وقت ہے داروغہ نے کہا ارے نگہبان جادو آج تو سڑی ہو گیا نگہبان نقلی نے کہا سڑی تو تیرا باپ بس مجھسے زیادہ باتیں نہ بنا نا میں ابھی داروغہ صاحب سے کہکر اسکے جوتے کھلواؤنگا کہ سر میں ایک بال باقی نہ رہیگا داروغہ نے کہا ارے تو کسی کو پہچانتا بھی ہے کہ بکے جاتا ہے نگہبان نقلی وہاں سے

دوڑ کے پاس آیا صورت دیکھ کے ہاتھ باندھنے لگا کہا داروغہ صاحب مین نے جانا کوئی اور راہگیر یہان چلا آتا ہی اسوجہ
سے مین نے روکا اور اتنی باتین کین خطا معاف کر دیجیے داروغہ ہنسنے لگے کہا ای نگہبان اب کبھی ایسی خطا نہ کرنا کہا
حضور کیا مجال آپکی غلامی سے کبھی گردن تابی نہ کرونگا داروغہ اپنے ٹھکانے پر آکے بیٹھے کنجی ازاربند سے کھولی کہا نگہبان
ذرا جا کر قفل تو کھولو سب کیواسطے کھانا لیکر آئے ہین نگہبان نقلی نے کنجی لیکر قفل کھولا قفل کھولکر داروغہ صاحب کو آواز دیکر
کہا حضور تشریف لائیے داروغہ آئے اندر جا کر سب کو کھانا تقسیم کیا جب قیدیون سے فراغت کی داروغہ نے کہا نگہبان
تمنے قفل کہان رکھا ہی لاؤ ہم بند کرین سب قیدی فراغت کر چکے نگہبان نقلی نے قفل داروغہ کو دیا داروغہ نے قفل بند
کر کے کنجی اپنے ازاربند مین باندھی کہا نگہبان بہت ہوشیار رہنا طلسم کشا قید ہی نگہبان نقلی نے کہا حضور خاطر جمع رکھین
مین شب بھر بیدار رہتا ہون داروغہ تو وہان سے چلا گیا نگہبان نقلی یعنے لعل بن مرجان نے اُٹھکر قفل کاٹا دروازہ
کھولا قیدخانے کے اندر آیا چارونطرف تلاش کی مشعل روشن کرلی ہی ہر ایک مقام پر شہنشاہ کو دیکھتا ہوا چارونطرف
پھرتا ہی مگر شہنشاہ کا کہین پتہ نہین ملتا لعل بن مرجان بہت گھبرایا گھومتا ہوا ایک مقام پر آیا دیکھا ایک چھوٹی سی
کھڑکی معلوم ہوتی ہی لعل نے اُس کھڑکی کے قریب آکے چاہا کھولون قفل پڑا ہوا تھا جلدی سے اُس قفل کو کاٹا کھڑکی کھولی ایک
کنوان معلوم ہوا لعل اُس کنوئین مین اُترا دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ ذیجاہ بیہوش پڑے ہین لعل نے وہ مہرہ جسم سے
شاہزادے کے مس کیا شہنشاہ نے کروٹ لی آنکھ کھولی اُٹھ بیٹھے لعل نے جھک کے سلام کیا شہنشاہ نے لعل کو
گلے سے لگا لیا کہا ای لعل بن مرجان کیا کار نمایان کیا ہی شاباش و مرحبا یہ کہکر اُٹھے لعل کے ہمراہ باہر آئے لعل نے
ایک قیدی کو بیہوش کر کے شہنشاہ کی صورت بنایا اور گلے مین گیند عیاری کا ٹھونس کے اُسی کنوئین مین ڈال دیا
اور کھڑکی مین قفل لگا کے باہر آیا باہر کا دروازہ بند کیا نگہبان جادو کو اُسکے ٹھکانے پر لا کے لٹا دیا اور آپ وہان سے
مع شہنشاہ طرف جوگی جیپال کے روانہ ہوئے یہان جوگی بھی ان لوگون کا منتظر تھا لعل نے آکے جوگی کو سلام کیا
شہنشاہ کو دکھایا جوگی نے شہنشاہ کی تعظیم کی بہت خوش ہوئے جمال بیمثال دیکھکے محبت پیدا ہوگئی شہنشاہ سے عرض کی کہ
فقیر آپکو اپنا آنکھونکا نور سمجھتا ہی جو آپ کی خوشی ہوگی وہ بسر و چشم بجا لاؤنگا شاہزادے نے بھی بہت کچھ تعریف جوگی
جیپال کی کی لعل نے کہا ای جیپال اب سامان قتل موسیقار تو بہم ہونا ضرور ہی کیونکہ بے اسکے میرا راستہ نہین کھلیگا
جیپال نے کہا ای لعل راستہ کھلنے کے علاوہ لوح بھی اُسکے پاس ہی اور مہرہ اور بازوبند بھی قبضہ مین ہی تم جا کر فوج کا
بندوبست کرو ہم یہان لوح کی تدبیر کر لینگے لعل نے کہا ای جیپال جو حکم ہو وہ مین بجا لاؤن جیپال نے کہا تم دشت
طاؤسان مین جاؤ اور ایک خنجر اپنے پاس رکھو جسوقت تم سب عجائب و غرائب راہ کے طی کر جاؤگے اور دشت طاؤسان
مین پہونچوگے تو بہت سے طاؤس تمھین دکھائی دینگے مگر ایک طاؤس بہت بڑا اور نہایت حسین اُس صحرا مین آخر وقت
رقص کرتا ہوا برآمد ہوگا اُس طاؤس کو دیکھکر سب طاؤسان صحرا اُسکے گرد حلقہ کر لینگے اور وہ رقص کرتا ہوا ایک
چاردیواری کے قریب جائیگا جیسے ہی قریب چاردیواری کے پہونچیگا دروازہ کے چاردیواری کے اندر جائیگا اگر ہمت
ہو تو تم بھی اُسی کے ہمراہ کسیطرح اپنے کو اندر پہونچا نا اگر وہان تمسے کام بن پڑا تو ایک ایسی چیز دستیاب ہوگی جسکا مثل
دنیا مین ممکن نہین ہی اور اگر جرات نہو سکے تو باہر ہی ٹھہرے رہنا وہ طاؤس تھوڑے عرصہ کے بعد پھر رقص کنان آئیگا
سب طاؤس اُسکو پھر گھیر لینگے اُسوقت تم اُسکو گرفتار کر کے ذبح کرنا اور خنجر کو اُسکے خون مین خوب آلودہ کر لینا جب وہ
خنجر موسیقار جادو کے گلے پر پھیروگے تب یہ قتل ہوگا ورنہ ہزار کوشش کوئی کریگا لیکن یہ قتل نہوگا لعل بن مرجان
نے کہا مین جاؤنگا اُس طاؤس کو ضرور قتل کرونگا اور اُس دیوار کے اندر بھی ضرور جاؤنگا جوگی جیپال نے ایک اشتر

پ

لعل بن مرجان کو دی کہا جب کوئی مصیبت درپیش ہو اس انگوٹھی کو دیکھنا جو اسم تحریر ہو اُسکو پڑھنا مصیبت برکت اسم دفع ہوگی لعل نے سلام کرکے وہ انگوٹھی لی اور جوگی سے رخصت ہوا شاہزادے کو سلام کیا نرگس شوخ چشم سے بھی رخصت ہوا کہا ای جان جان خدا حافظ اب دیکھیں خدا کب ملاتا ہی اور کیا سامان اب ہمارے لیے پیش آتا ہی نرگس آبدیدہ ہوئی اور کہا ایسے کام کو تم جاتے ہو کہ روکنا بھی مناسب نہین اور ہمارے جانے سے یہ کام انجام نہ پائیگا کیونکہ ہمکو تمام طلسم مین لوگ پہچانتے ہین اگر ہم جائینگے لوگ والدہ ماجدہ کو خبر کر دینگے وہ آکر ہمکو گرفتار کرلینگی اور تمہارا جانا بہت مناسب ہی ہم صبر کرینگے دل پر جبر کرینگے شاید کبھی ایسا ہی دل بیقرار ہوگا تو آپکے دیکھنے کو چلے آئینگے جہان ملاقات ہوگی آپ سے ضرور ملینگے لعل نے کہا ملکہ تمہارا تکلیف کرنا مجھے گوارا نہین ہی ایسا نہو کہ یہان سے نکلو اور میری ملاقات کو چلو کوئی راہ مین دیکھ لے تمہاری والدہ سے خبر کردے تو تمہارے لیے قباحت ہو ہمکو اور زیادہ مصیبت ہو تم خاطر جمع رکھو اگر خدا نے چاہا تو ہم بہت جلد آئینگے یہ کہکے لعل رخصت ہوا یہان جوگی جیپال نے شاہزادے سے کیفیت دریافت کی کہ آپ نے فتاحی کا عزم کیون کیا اثنائے راہ مین کیا کیا سانحے گذرے شاہزادے نے کہا ای فقیر سالک ایک کافر بیدین زمرد ثانی بیٹا لقا کا دعوی خدائی کا کرتا تھا بہت داستان طویل ہی مین تجسے کہانتک بیان کرونگا مختصر یہ ہی کہ وہ امیر ثانی کے مقابلے سے بھاگا افلاک جادو کہ وہ بیچیا بھی دعوی خدائی کرتا تھا وہان جاکر زمرد نے پناہ لی صاحبقران ثانی نے وہان جاکر افلاک جادو کو مارا وہان سے زمرد بھاگا اس طلسم مین آکے پوشیدہ ہوا یہان صاحبقران نے مجکو حکم کیا کہ تم جاکے اس طلسم کو شکست دو مین حسب الحکم صاحبقران یہان آیا فتاحی طلسم مین مصروف ہوا راہ مین بڑے بڑے مصائب اُٹھائے مگر شکر ہی خدا کا کہ اسوقت تک صحیح و سلامت رہا جوگی جیپال نے کہا ای شہنشاہ صاحبقران کون صاحب ہین مین مدت سے انکا نام سنتا ہون گو شوق زیارت از حد ہی لیکن کیونکر اُن تک پہونچون آپ کچھ تعریف اُنکی بیان فرمائیے مین نے سنا ہی کہ وہ پردۂ قاف مین تشریف لیگئے دیوان شریر سے مقابلہ کیا اُنھین زیر کرکے ملک لیا ملکہ آسمان پری سے شادی ہوئی علاوہ اسکے اور بڑے بڑے کار ہائے نمایان کیے سنتا ہون طاقت و قوت مین آج کوئی انکا مثل نہین ہی اور ان اذکار سے بھی ظاہر ہی کہ واقعی طاقت و شجاعت مین یکتا ہین اگر ایسے نہوتے تو پردۂ قاف مین کیونکر جاتے دیوان شریر کو زیر کسطرح کرتے مگر آپ کچھ اُنکی تعریف بیان فرمائیے مین اُنکے اوصاف سننے کا بہت مشتاق ہون شہنشاہ نے کہا وہ صاحبقران اعظم تھے جو پردۂ قاف مین تشریف لیگئے اور دیوان شریر سے مقابلہ کیا اُنکو زیر کرکے ملک و مال لیا اور یہ صاحبقران ثانی ہین اُنھین کی نشانی ہین انھون نے بڑی کدوکوشش سے بانہائے صاحبقرانی پائے ہین جوگی جیپال نے کہا وہ صاحبقران کون تھے اور یہ کون ہین اور وہ صاحبقران کیا ہوئے جو عہدۂ صاحبقرانی انکو ملا شاہزادے نے کہا وہ صاحبقران امیر حمزۂ عالیشان فرزند دلبند عبد المطلب تھے اور یہ اُنکے پارۂ جگر نور نظر ہین وہ خانۂ کعبہ مین تشریف رکھتے ہین جوگی نے کہا وہ خانۂ کعبہ کیون تشریف لیگئے ہین شہنشاہ نے فرمایا کہ وہ منتظر ہین بعثت حضرت محمد مصطفے خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب وہ جناب مبعوث رسالت ہونگے اُنکے ہمراہ رہینگے شرف کونین حاصل کرینگے اب انکا ارادہ ہی کہ زمرد بے ایمان کو قتل کرین یا مسلمان کرین اور خانۂ کعبہ مین تشریف لیجائین جوگی نے کہا ای شاہزادۂ والا قدر مین چاہتا ہون کہ شرف خدمت حاصل کرون اُنکی زیارت سے مشرف ہون شاہزادے نے فرمایا انشاء اللہ بعد فتح طلسم ہمارے ہمراہ چلنا اُنسے ملاقات کرنا تمھاری بڑی خاطر کرینگے شفقت فرمائینگے تمکو حظ ملاقات حاصل ہوگا وہان اور سرداران نامی موجود ہین اُنسے ملنا وہ بھی تمھاری خاطر کرینگے ای جیپال خوشخصال افسوس اسکا ہی کہ کئی سرداران نامی جو لشکر کی جان تھے وہی نہین ہین خدا جانے اُنپر کیا گذری کہان ہین زندہ ہین یا نہین جوگی نے پوچھا ای شہنشاہ

وہ کیا ہوئے شہنشاہ نے جواب دیا کہ وہ غرق ہوگئے اُنہین ہمارے والد نامدار جنکا اسوقت شجاعت مین مثل و نظیر ممکن نہین ہر صاحبقران بھی اُنکو اچھا جانتے ہین اپنے برابر یقین کرتے ہین بہت سے طلسم فتح کیے بڑے بڑے ساحرون سے مقابلے پڑے بفضل خدا سب کو زیر کیا دین اسلام کو ترقی دی جوگی نے پوچھا ای شہنشاہ اُنکا نام نامی تو ارشاد فرمائیے کیونکہ بہت زمانہ ہوا ایک جوان صاحب شان حسین و جمیل بڑے جاہ و حشم سے لشکر گران ہمراہ لیے صحرا کی طرف سے جاتا تھا اتفاق سے مین اُسوقت کسی ضرورت سے در باغ پر کھڑا تھا مین نے جو اُس جوان کو دیکھا طبیعت خوش ہوگئی سلام کیا مزاج پوچھا ہاتھ باندھ کے عرض کی اگر تکلیف نہو تو آجکی شب یہین قیام فرمائیے اس فقیر کی مہمانی قبول کیجیے اُس جوان نے میرے حال پر بڑی عنایت فرمائی لشکر کو روک لیا آپ گھوڑے سے اُترکے میرے باغ مین آیا شب بھر میرے یہان مہمان رہا مین نے جو شب کو اُسسے کیفیت دریافت کی انھون نے فرمایا کہ ہم اپنے لشکر سے چھوٹ گئے راہ مین غرق دریا ہوئے بڑی بڑی مصیبتین اُٹھائین جفائین سہین مگر خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا ایک شہر مین گذر ہوا وہان کے حاکم نے قدردانی کی ایک آفت عظیم ہر سال اُس ملک پر آتی تھی کوئی اُسکو رد نہ کر سکتا تھا مجھسے لوگون نے اُسکا تذکرہ کیا مین نے اُسکے دفع کرنیکا وعدہ کیا بادشاہ نے مجھے بڑی عزت سے اپنا مہمان کیا جب سال ختم ہوا اور آفت اُس ملک پر آئی مین نے اُسے تو دفع کیا مگر بہت پریشان ہوا اُسی تباہی مین ایک طرف اور نکل گیا وہان لوگون نے گرفتار کیا کسی نے اُس شہر کے ولیعہد کو قتل کیا تھا قاتل اُسکا میری صورت سے بہت مشابہ تھا لوگون نے مجھپر گمان کیا گرفتار کر کے پیش بادشاہ لیگئے اُسنے حکم قتل دیا خدا نے ایک مددگار کو عین وقت پر بھیجدیا اُسنے بچایا ایسی ہی بہت سی مصیبتین پڑی اگر بیان کرون تو ایک دفتر کا دفتر ہو لیکن شکر ہو پروردگار کا کہ اُسنے پھر وہی جاہ و حشم عنایت کیا اب اپنے لشکر کو تلاش کرتا ہون خدا اُنکو بھی کہین ملا ہی دیگا شہنشاہ یہ خبر سنکے بہت خوش ہوئے فرمایا ای جوگی جیپال اُن نیک خصال کا سن شریف کا کیا تھا کیا وضع تھی بات کا کیا انداز تھا جوگی نے تقریر مین تصویر دکھائی شاہزادے نے فرمایا کہ ہمارے والد ماجد کا نام نامی پہلوان یکتا شیر میدان ہیجا صف شکن و تیغزن صاحب جرأت و شوکت منبع شجاعت یکتاے جہان بدیع الملک ذیشان ہو انتہا کے خلیق ہین بہادری مین یکتاے زمانہ ہین عجز مزاج مین بہت ہو باوجود اس جرأت و طاقت کے کبھی دعوی اپنی زبان سے کسی بات کا نہین کیا علاوہ اسکے شاہزادے نے بہت سے پتے دیے جوگی نے کہا یہ امر تو بالکل خلاف پائے جاتے ہین ہان کچھ باتین البتہ ملتی ہین شہنشاہ سمجھے کہ کوئی اور سردار ہمارے لشکر کا ہوگا مگر شکر ہو کہ صحیح و سلامت ہو خدا جلد ملائے اُنکی صورت دکھائے امید تو ذات پروردگار سے یہ ہو اور یہی تمنا ہو کہ خدا سب کو بخیر و خوبی ہمسے ملائے مدعاے دلی بر آئے لیکن جو مشیت پروردگار ہوگی وہی ہوگا جوگی نے عرض کی ای شہنشاہ عالیجاہ اس طلسم مین آپ سے موافق کون کون شخص ہین شاہزادے نے فرمایا سواے ایک شخص کے اور مین کسی کو اپنا شریک نہین سمجھتا تھا لیکن اسوقت آپ سے ملاقات ہوئی نرگس شوخ چشم کو دیکھا شکر ہو کہ اب تین دوست اس طلسم مین ہوئے جوگی نے عرض کی سواے ہم دو شخصون کے اور کون ہو شاہزادے نے فرمایا کہ دبیر ہفت زبان ایک مرد عاقل و دانا ہو بہت بڑا عامل زبردست ہو نشۂ عبادت سے مست ہو جوگی نے جو دبیر ہفت زبان کا نام سنا کان پکڑ لیا کہا ای شہنشاہ آپکی رسائی وہانتک کیونکر ہوئی شہنشاہ نے اسکی بھی کیفیت بیان کی مگر خیال ملکہ نے دل کو بیقرار کر دیا کہا ای جیپال نیک خصال تمنے ناحق اسوقت یہ کیفیت پوچھی دل بیقرار ہو گیا جینا دشوار ہو گیا قلب کی عجیب کیفیت ہو گئی یہ حالت ہو گئی کہ دل گھبرانے لگا

نظم

آئینہ دل نے تصویر اُس ماہرو کی دکھائی ہاے کیا کرون کیونکر اُس یار جانی کو دیکھون	عاجز بہت ہین طالب دیدار کیا کرین

ہین بند اُنکے روزن دیوار کیا کرین
رحمت بھی ہر کنارہ کش اُنسے میان حشر
نالے بھلا ہم ایسے گرفتار کیا کرین
شیخ و برہمن آپ پہ ہو کر فریفتہ
اب میان سے وہ کھینچ کے تلوار کیا کرین
پونہچے نہ دور تلک ترے رستے مین گر پڑے
ہم اُنکو خواب ناز سے بیدار کیا کرین
آتا نہین ہر بادہ کشو میکدے کے سمت
درمان تمھاری چشم کے بیمار کیا کرین
بیلین اُتر کے ہمکو چڑھالین کرین نحیف
اک جام مُرد پہ شیخ سے تکرار کیا کرین
بہتر تو ہی کہ شعر بھی کچھ کہ لین آبرو
مُردے سنان جو تھوڑی سی تکرار کیا کرین
تو ہی بتا کہ تیرے گنہگار کیا کرین
ای عشق دل وہ مانگتے ہین دل ابھی ہین اُنھین
سبحہ ہین کے توڑین نہ زنار کیا کرین
دل اپنا ایک بوسے پہ ہم کس حسین کو دین
باقی نہین ہر طاقت رفتار کیا کرین
جاتے نہ ہمتو کوی ستمگر مین عمر بھر
جاتا ہر ابر جانب گلزار کیا کرین
روندے ہماری قبر یہ ہر قصد غیر کا
اونچی بہت ہر بانکی دیوار کیا کرین
قبر شہید ناز پہ پھینکے ہین دور سے
آخر اکیلے بیٹھے ہین ناچار کیا کرین
خون جگر پئین نہ تو میخوار کیا کرین
کہتے ہین دام زلف مین ہم عاشقون کے دل
اتنی سی بات کے لیے تکرار کیا کرین
مین اُنکے عزم قتل سے پہلے ہی مر گیا
ایک جنس کم ہین اتنے خریدار کیا کرین
وہ سو رہے ہین وصل کی شب اینڈ اینڈ کر
پر شوق دل نے کر دیا لاچار کیا کرین
مدت سے اُنکی آنکھین نہین آشناے خواب
لیٹین نہ بڑھکے پانؤن سے تو غار کیا کرین
بے پوچھے میکدے سے اگر لیگیا تو خیر
آخر وہ اپنے اُترے ہوئے ہار کیا کرین

شاہزادے نے اسطور سے یہ غزل پڑھی کہ جوگی کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے بیتاب ہو گیا شاہزادے کو سمجھانے لگا چونکہ آدمی سن رسیدہ ہر جہاندیدہ ہر تجربہ کار ہر ہوشیار ہر ہزارون باتین دیکھی ہین بہت سی سختیان جھیلین ہین پندآمیز باتین کرنے لگا کہ ای شاہزادہ والاقدر میرا سن زیادہ ہر بہت اچھی طرح سے زمانے کو دیکھا ہر اس دنیا کی خوب سیر کی ہر برسون خاک چھانی ہر جب خوب جان لیا دنیا کو خوب پہچان لیا تو مجبور ہو کے دنیا کو چھوڑا لہو لعب سے منہ موڑا فقیری اختیار کی گوشۂ تنہائی کو غنیمت جانا ابھی آپکی ماشاءاللہ جوانی ہر نہین معلوم دشمنون کو کیا کیا مصیبت اُٹھانی ہر اتنی ہی سی بات مین ایسے عاجز ہوئے کہ جان کھونے لگے فراق محبوب مین رونے لگے ای شہنشاہ سب کو دیکھا ہر بہت سے عاشق نگاہ سے گذرے ہین بہت سے محبوب خوش اسلوب دیکھے مگر سب کو اپنے مطلب کا پایا کسی کو دوست صادق یار موافق نہ دیکھا اور آپ کو خدا نے جری کیا ہر بڑا مرتبہ دیا ہر مقتضاے جرأت یہ ہر کہ صبر کیجیے دل پر جبر کیجیے ہراسان نہ ہو جیے جان نہ کھوئیے ہمنے مانا کہ آپ ملکہ پر شیدا ہین مگر اُنکو بھی تو آپکی تمنا ہر یہ بیتابی جب زیبا تھی کہ کوئی دسترس نہوتا کسی طرح آپ وہانتک نہ جاسکتے یا کوئی اور مشکل درپیش ہوتی جب ہر وقت یہ امر ممکن ہر تو بیتابی بیکار ہر بعد فتح طلسم وہان تشریف لیجائیگا ملکہ کو دیکھیے گا آپ تو خود ہی اس ارادے سے تشریف لائے ہین کہ پیشتر طلسم کو فتح کر لین پھر ملکہ سے ملین اب ایسے کلمات زبان سے نہ نکالیے گا اگر کوئی سنے گا تو یہی کہیگا کہ باین جرأت و شوکت شاہزادے سے صبر نہین ہو سکتا ہر اُسوقت آپکو ملال ہوگا اس سے بہتر یہ ہر کہ ابھی خموش رہیے زیادہ بیتابی کو دخل نہ دیجیے جب طلسم کو فتح کر چکیے گا تو آرزوے دل نکالیے گا جوگی نے جو یہ نصیحت کی باتین کین شاہزادے کے دل پر اثر ہوا جواب دیا کہ ای فقیر سالک مین اپنی کیفیت کیا بیان کرون کیونکر حال دل عیان کرون اگر ایک صدمہ ہوتا اور مین صبر نہ کرتا تو آپکا فرمانا بجا تھا مین قائل ہو جاتا لیکن میرے دل کی تو عجیب کیفیت ہر ملکہ صبح نگاہ کی جب یاد آتی ہر دلکی بیقراری اور زیادہ ہوتی ہر علاوہ ان دونون کے جب لوح میرے ہاتھ آئی ہر تو عجیب معرکہ گذرا ہر جوگی نے کہا ای شہنشاہ مین اُس معرکہ سے بخوبی آگاہ ہون واقعی آپ نے بڑی جوانمردی کا کام کیا مگر وہ حسن ظاہری تھا اور وہ محبت آمیز باتین آپکے قابل نہین ہین اگر آپ اُنپر توجہ فرماتے دشمنون

کو زندہ نہ پاتے وہ نازنین باتین بناتی تھی عرصہ لگاتی تھی منشا اُسکا یہ تھا کہ آپ باتون مین محو ہو جائین ساعتین نکل جائین شاہزادہ مجبور رہو مین اپنا کام کرون اسکی جان لون آپ نے بہت اچھا کیا جو اُسکی باتون کی سماعت نہ کی اب اُسکا صدمہ بیکار ہی اگر وہ زندہ بھی رہتی تو آپ کے پاس نہ آتی اور آپ سے راضی نہوتی اور اب یہ قول فقیر کا یاد رکھیے گا کہ شاید اس طلسم مین کوئی اور موقع ایسا ہو تو للہ کچھ خیال نہ فرمائیگا جو مناسب وقت ہو وہ عمل مین لائیگا یہ مقدمات طلسم ہین اور آپ تو ماشاء اللہ بہت عاقل و دانا ہین امور طلسم سے بھی بخوبی آگاہ ہین آپ کو تو خود ایسے امور کا خیال رکھنا چاہیے شاہزادہ جوگی کی باتون سے بہت خوش ہوا کہا ای جیپال نیک خصال اسوقت تمہاری باتون سے لطف بزرگی آیا میرے دل نے باین بیقراری قرار پایا جیسا تم کہتے ہو انشاء اللہ ایسا ہی کرونگا دھوکھا نہ کھاؤنگا تمہاری راے بہت مناسب ہی اور سب باتین درست ہین جوگی نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ایک امر باعث تردد ہی کہ دبیر ہفت زبان جب آپکا شریک ہوا تو اُسنے آپکی مدد کیون نہ کی وہ تو اس طلسم مین ایسا شخص ہی جسکے خوف سے تمام ساحران غدار زیادہ سر نہین اُٹھا سکتے مگر تعجب ہی کہ آپکا شریک ہو اور کسی وقت مشکل پر کام نہ آوے کوئی ایسا ہی امر عظیم واقع ہوا ہی جو اُسنے کمی کی ہی ورنہ وہ ایسا شخص نہین ہی اور خبر آپکے جملہ امور کی اُسکو ہر وقت ہوتی ہی شاہزادے نے فرمایا ای جیپال دبیر ہفت زبان دو ایک جگہ میرے پاس آئے جب مین نے لوحدار کے قتل کا ارادہ کیا اور ہاتھ بسبب محبت نہ اُٹھا تو اُسوقت دبیر نے آکے میری طبیعت کو قتل پر راغب کیا اور تاکید قتل کی آخر یہانتک مجھسے کہا کہ مین نے اُسے قتل کیا علاوہ اسکے بہت سے مقامات پر آیا لیکن اب کئی روز سے البتہ مین نے اُسکو نہین دیکھا مجھے خود بھی تشویش ہی اگر کسی طور سے بن پڑیگا تو بعد اس مرحلے کے فتح ہونے کے انشاء اللہ ضرور اُسکے وہان جاؤنگا ملکہ کو بھی ایک نظر دیکھ آؤنگا اور دبیر کے بھی مزاج کی کیفیت معلوم ہو جائیگی طبیعت کو سکون ہوگا خاطر جمع ہو جائیگی جوگی نے کہا ای شہنشاہ بعد فتح ہونے اس مرحلے کے آپکو فوراً یہان سے کوچ کرنا ہوگا کیونکہ اسکے بعد مرحلۂ آتشبار جادو ہی اور وہ بیحیا بلا کا مکار ہی جبتک اُسکو قتل نہ کریجیگا اور کوئی قصد نہ فرمائیگا اُسکے مرحلے کی تمام کیفیت بروقت مین آپ سے عرض کرونگا اور خود بھی ہمراہ رکاب چلونگا دبیر کی خبر آپ کو معلوم ہو جائیگی ملکہ کا بھی حال دریافت ہو جائیگا آپ اطمینان تمام رکھیے بعد فتح ہونے اس طلسم کے مین سب کیفیت آپکو دریافت کرونگا شاہزادہ یہ سنکر نہایت خوش ہوا یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک چوبدار نے آکے جوگی جیپال سے کہا کہ آپکو موسیقار جادو نے بلایا ہی تشریف لیچلیے جوگی نے کہا تم چلو ہم بھی آتے ہین چوبدار تو وہان سے واپس ہوا جوگی نے شاہزادے سے عرض کی کہ اگر آپکی اجازت ہو تو مین اُس کافر کے پاس تھوڑی دیر کیواسطے چلا جاؤن میرا جانا مناسب وقت بھی ہی کہ اُسکا عندیہ معلوم ہو جائیگا دیکھون اب وہ بیحیا کیا کہتا ہی لوح کو اچھی طرح سے دریافت کرونگا آپ سے آکر عرض کرونگا گو گستاخی تو ہی لیکن مناسب وقت تصور کرکے جاتا ہون ابھی آتا ہون جبتک نرگس شوخ چشم سے باتین کیجیے یہ آپکا دل بہلائینگی اور آپکی ہم مذاق بھی ہین انکو بھی لعل بن مرجان کا خیال ہی بڑا ملال ہی جبسے خموش بیٹھی ہین کسی سے بات نہین کرتی ہین اب آپ انسے باتین کیجیے تشفی دیجیے شاہزادے نے فرمایا آپ بڑے ظریف ہین ہین تو خیر نرگس شوخ چشم نے آپکا کیا نقصان کیا ہی جو آپ نے اُنکو یہ خلعت دیا جوگی ہنسکر چلا گیا خادمون سے تاکید کر گیا کہ خبردار حکم شاہزادہ کا نہ ٹالنا مثل میرے بلکہ مجھسے بڑھکے جاننا تم میرے تابعدار ہو اور مین شاہزادے کا غلام ہون بندۂ بے دام ہون خادمون نے عرض کی حضور جو کچھ شاہزادہ والا قدر فرمائینگے ہم آنکھون سے بجا لائینگے آپ تشریف لیجائیے تردد نہ فرمائیے جوگی چند چیلے ساتھ لیکے موسیقار کے دربار مین آیا موسیقار نے جوجوگی

جیپال کو آتے ہوئے دیکھا تعظیم کیواسطے کھڑا ہو گیا مسند کیطرف اشارہ کیا چیلون نے مرگ چھالا مسند پر بچھا دیا
جوگی بیٹھا موسیقار نے مزاج پوچھا کہا اسوقت آپ کیا کر رہے تھے جوگی نے کہا بابا اپنے ایک دوست صادق
یار موافق سے باتین کر رہا تھا تمھارے ملازم نے جاکر خبر دی کہ یہان چلا آیا کیون تمنے اسوقت کیون بلایا ہے
موسیقار جادو نے کہا مین نے دو وجہون سے آپکو اسوقت تکلیف دی اول تو یہ ہے کہ اسوقت صحبت عیش و نشاط
یہان برپا ہے گانا شروع ہوگا دور شراب ہوگا آپ کی شرکت ضرور تھی جوگی نے ہنس کے جواب دیا کہ بابا ہمکو شراب
وکباب سے کیا کام اور گانا سننے سے کیا علاقہ ہم فقیر تارک الدنیا ہر وقت نشۂ قناعت سے مست رہتے ہین اور
گانا سننا تم دنیا دارون کا کام ہے ہمین ناحق تکلیف دی اپنی صحبت بے مزہ کی موسیقار نے کہا واہ آپکی تشریف آوری
ہملوگون کا باعث فخر ہے اور یہ راگ رنگ تو یہان روز رہتا ہے اسوقت آپ نے عنایت فرمائی ہے سب سے
زیادہ ہملوگون کو حظ ملیگا اور خاص مدعا میرا یہ تھا کہ جسواسطے مین نے آپکو خاص آپ کے شہر سے یہان بلایا ہے
یعنے برائے صلاح قتل طلسم کشا بلایا ہے لہذا اب آپ کیا فرماتے ہین طلسم ہین یہ قید ہے کہ جو کوئی دعوی طلسم کشائی کر کے
آئے وہ اندر طلسم کے گردن نہ مارا جائے اگر اُسکا خون زمین طلسم پر گریگا تمام طلسم مین آگ لگجائیگی کچھ نہ بن آئیگی مین نے
یہ تجویز کیا تھا کہ حد طلسم سے باہر لیجا کر قتل کرین لیکن دوسری شرط کے خلاف ہوا جاتا ہے وہ شرط یہ ہے کہ اگر
طلسم کشا گرفتار ہو تو اُسے دو برس تک قید رکھین بعد دو برس کے اُسکے قتل کرنیکا اختیار ہے اب آپ کیا
فرماتے ہین اور مجھے زندہ رہنا طلسم کشا کا ناگوار ہے ایسا نہو کہ کوئی آفت پھر برپا ہو یہ لوگ مسلمان ہین انکی
مدد غیب سے ہوتی ہے جوگی نے جواب دیا کہ ای موسیقار میرے نزدیک تو قتل کرنا طلسم کشا کا کسیطرح مناسب
وقت نہین ہے سب سے بہتر یہ ہے کہ قید طلسم کشا کی پاس تاریک چہار چشم کے روانہ کردو وہ جب اسکو ملاحظہ
فرمائینگے تمھاری عزت بڑھائینگے جو مناسب جانینگے وہ کرینگے اور مجھے بھی تجھسے ایک بات ضروری دریافت
کرنا منظور تھی مگر تخلیہ مین کہونگا موسیقار نے اُسیوقت سب کو ہٹا دیا تخلیہ ہو گیا جیپال نے پوچھا کہ تمنے
لوح طلسمی جو پائی تو کسکو دی موسیقار نے جواب دیا کہ مین نے لوح کسی کو نہین دی اپنے پاس رکھی اسوقت
بھی میری جھولی مین موجود ہے یہ کہکے لوح اور مہرہ اور بازوبند سلیمانی جوگی کو دکھایا جیپال کے جی مین بھی آیا
کہ لوح اس سے اسیوقت چھین لون مگر پھر سوچا کہ اسوقت اسپر سحر تاثیر نہ کریگا اگر مین نے لوح لینے کا قصد کیا
اور اسنے اپنے ملازمین کو بلا لیا تو سب ملکر مجھپر حملہ آور ہونگے مین سحر نہ کرسکونگا قباحت ہوگی یہ سوچ کے خاموش
ہو رہا صرف اتنا تو کہا کہ اس لوح کو اچھی طرح رکھنا کسی وقت اپنے پاس سے جدا نہ کرنا اور اپنے تئین مکر سے بچانا
کسی کے دام مکر مین نہ پھنس جانا موسیقار نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مجھسے کوئی مکر نہین کرسکتا ہے عیار کی تو
مجال نہین کہ میرے سامنے آئے فوراً رنگ و روغن اڑ جاتا ہے اصلی نقشہ رہجاتا ہے آپکی عنایت سے سحر مین اسوقت
کوئی میرا جواب دینے والا نہین ہے خود تاریک چہار چشم باوجودیکہ خداوند ہین مگر مجکو بہت مانتے ہین
اپنا قوت و بازو جانتے ہین بارہا وہان ساحرون سے مقابلے ہوئے کئی مرتبہ میرے امتحان لیے گئے مگر
جب کوئی میرے مقابلے مین آیا ذلت اُٹھا کے گیا جمشید ثانی جواب مسلمانون کا شریک ہو گیا ہے بہت
بڑا ساحر زبردست ہے لیکن مجھے اُستاد کہتا ہے میرے سامنے آجتک اُسنے سحر نہین کیا جوگی دلمین اسکی باتون
پر ہنستا ہے کہتا ہے کہ لعل بن مرجان نے اسکو اچھا احمق بنایا اُسکا رنگ و روغن انکی ساحری نے نہ اُڑایا
اگر اُسکو یہ تدبیر نہ کرنا ہوتی تو ابتک وہ انکی خبر لے چکا ہوتا مگر مصلحتاً اسکی باتون پر ہان ہان کرتا جاتا ہے جب

پہیرا خوب اپنی تعریفین کر چکا تو پھر اسنے کہا ای جوگی صاحب اب آپکی کیا راے ہی اب طلسم کشا کو کیونکر قتل کرنا چاہیے جوگی نے کہا ای موسیقارہ جادو تمھین اختیار ہی جب شرائط طلسم کے خلاف ہی تو مین راے نہین دے سکتا موسیقارہ نے پھر ایک روز آپ ہی مقرر کیا تمام رعایا کو بھی اطلاع ہو جاے سرحد طلسم سے باہر نکل چلین وہان چلکر طلسم کشا کو قتل کرین جوگی نے کہا آپکو اختیار ہی جسدن خوشی ہو اُس روز قتل کیجیے ایک دن موسیقارہ بدکردار نے مقرر کیا ہرکارون کو بلاکے حکم دیا کہ تمام شہر مین اس بات کی خبر کر دو کہ فلان روز طلسم کشا قتل کیا جائیگا اور جشن عام ہوگا سب کو اُس روز حاضر ہو کر شریک خوشی ہونا ضرور ہی اور جو اُس روز آئیگا سرکار سے کچھ انعام بھی پائیگا ہرکارے یہ خبر سنکر روانہ ہوے جوگی جیپال بھی موسیقارہ سے رخصت ہوا موسیقارہ خود دروازے تک پہونچانے آیا جوگی دروازے کے باہر نکل آیا موسیقارہ واپس گیا جوگی جیپال یہان جو آیا شاہزادے کو بیدار پایا آپسمین باتین ہونے لگین شاہزادے نے پوچھا جوگی صاحب آپکو موسیقارہ نے کیون بلایا تھا کیا باتین ہوئین شاہزادے سے جوگی نے عرض کی ای شہنشاہ اُسکے دماغ مین خلل واقع ہی خود ہی کہتا ہی کہ قتل طلسم کشا اندر حد طلسم و میعاد طلسم کے باعث بربادی عجائبات ہی اور پھر خود ہی کہتا ہی کہ مین طلسم کشا کو ضرور قتل کرونگا زندہ نہ چھوڑونگا مجھے ہزارون خوف ذات طلسم کشا سے ہین ان لوگون کی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہی مبادا طلسم کشا رہا ہو جاے اور آفت برپا کر دے میرے در پی قتل ہو تو مجھے پھر مشکل پڑے گی اس سے بہتر یہ ہی کہ مین قتل ہی کر ڈالون یہ سوچ کے ایک روز معین کیا ہی ہرکارون سے کہا ہی کہ جاکر ہر ایک رئیس و امیر و شریف کو اطلاع دین اور باقی تمام شہر مین منادی ہو جاے کہ سب فلان روز ضرور شریک ہون شاہزادے نے فرمایا ای جیپال نیک خصال عجب دلگی ہوگی اگر تمھارے نزدیک مناسب ہو تو مین بھی اس تماشے کے دیکھنے کو چلون جوگی نے کہا آپ کو اختیار ہی تشریف لے چلیگا مگر ای شاہزادۂ والا قدر مین یہ بہت حیران ہون کہ جسوقت قید خانے مین جائینگے تو وہان کیا پائینگے شہنشاہ نے مسکرا کے کہا جوگی صاحب آپ ملاحظہ فرمائیگا کہ ایک جوان میری ہی صورت کا میدان خونی مین آئیگا نہ منہ سے بول سکیگا نہ ہاتھ پانون مین حرکت ہوگی اُسے قتل کرینگے عجب تماشا ہوگا جوگی نے گھبرا کے کہا ای شہنشاہ اسکی کیا وجہ شاہزادے نے جواب دیا کہ جسوقت لعل بن مرجان نے مجھے رہا کیا تو ایک قیدی کو میری صورت بنا کر اور وہی سب قید آہن پہنا کر گلے مین گیند عیاری کا ٹھونس کے دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کر اُسی قعر عمیق مین ڈال کے چلا آیا تھا وہ اُسی حالت سے اسوقت تک وہان پڑا ہوگا جب لوگ قید خانے مین جائینگے اُسی کو لے آئینگے اپنے دل کا حوصلہ نکالینگے جوگی بہت ہنسا کہا لعل بن مرجان بھی بڑا چالاک و بیباک ہی کمال کیا آپکی صورت کسی کو بنا کر وہان چھوڑ دیا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اور موسیقارہ اپنی بارہ دری مین بیٹھا ہوا شراب پی رہا ہی ایک روز قتل طلسم کشا اسنے مقرر کیا سبکو ہی اُس روز بلایا ہی اسکو بڑی خوشی پیدا ہوئی ہی

مگر اب کیفیت مہتر لعل بن مرجان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جوگی جیپال وغیرہ سے رخصت ہو کر چلا تو ایندو روز کے ایک صحرا مین پہونچا دیکھا تمام درخت صحرا کے جلے ہوئے نظر آتے ہین زمین سیاہ ہی مگر انتہا کی گرم ہی لعل بن مرجان حیران ہوا کہ اس جنگل مین آگ کیونکر لگی اور کسنے لگائی اور پھر بجھ کیونکر گئی اسی تعجب مین لعل بن مرجان حیران و پریشان چلا جاتا تھا کہ ایک طرف سے آوازین مہیب آنے لگین لعل ایک غار مین جا کر پوشیدہ ہو گیا مگر بہت ہوشیاری سے اُس غار مین

چھپا ہے حلقہ کمند کے درست ہین خیرت یہ ہے کہ اگر کوئی یہانتک آئے جھانک کے دیکھے تو حلقہ کمند کے مارے دون سنبھالنے نہ دون حباب مار کے بیہوش کرون گرتے گرتے خنجر مارون فیصلہ کر دون یہ خیال کر رہا تھا کہ لعل بن مرجان نے دیکھا ایک مرد قوی الجثہ عجیب الخلقت فیل بلند پر سوار ہاتھ مین ایک گرز گران سیلیے ہوئے ہاتھی کو دوڑاتا ہوا چلا آتا ہے لعل بن مرجان نے جو اسکے قد و قامت کو دیکھا مانند بید کانپنے لگا وہ فیل سوار قریب اُس غار کے آیا فیل سے اُتر کے بیٹھا کچھ اسباب سحر جھولی سے نکالا سحر کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین ابر آسمان پر آیا پانی برسنے لگا اس زور سے مینھ برسا کہ جل تھل بھر گئے وہ جو زمین کی سیاہی تھی دفع ہوئی درخت جو جلے ہوئے معلوم ہوتے تھے ہرے نظر آنے لگے یا تو زمین انتہاے درجہ گرم تھی یا خنکی زمین کی اس درجہ بڑھی کہ پانوٗن رکھنا ناگوار ہوا سردی اسقدر ترقی پذیر ہوئی کہ دانت سے دانت بجنے لگے تھوڑی دیر مین وہ سردی بھی دفع ہوئی ہواے معتدل چلنے لگی جنگل نمونہ گلشن بنگیا گویا بہار آگئی لعل بن مرجان حیران ہوگیا کہ یہ کیا معرکہ ہے مگر بہار کو دیکھ کے بہت خوش ہو رہا تھا کہ یکایک پھر ہواے گرم چلی پھول درختون کے مرجھانے لگے وہ فیل سوار اپنے فیل پر سوار رہا لعل بن مرجان نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بلند بالا ایک اژدہے پر سوار ہے اژدہا منھ سے شعلے چھوڑتا ہوا چلا آتا ہے جو چیز سامنے آتی ہے اُسکے منھ مین چلی جاتی ہے لعل بن مرجان بہت پریشان ہوا دل مین خیال کیا کہ اگر مین اسکے سامنے آجاؤنگا تو زمین پر کیونکر ٹھہر سکونگا اسکے دہن مین چلا جاؤنگا بے موت مرجاؤنگا یہ خیال کرتا تھا کہ وہ اژدر قریب آگیا دم جو کھینچا تو جو کچھ خس و خاشاک وہان تھا اُسکے منھ مین چلا گیا لعل بن مرجان کب سنبھل سکتا ہے یہ بھی لقمۂ دہن اژدر ہوگیا لعل بن مرجان بیہوش ہوا کیونکہ یقین موت اسکو ہوگیا تھا مگر تھوڑی دیر کے بعد لعل بن مرجان کو ہوش جو آیا اپنے کو ایک اور صحرا مین پایا خیال جو کیا تو معلوم ہوا یہ وہی صحرا ہے جسکا پتہ جوگی جیپال نے دیا تھا دیکھا بہت سے طاؤس درختون پر بیٹھے ہین اور کوئی طائر نظر نہین آتا صرف طاؤس ہی طاؤس دکھائی دیتے ہین لعل بن مرجان بہت خوش ہوا اور اُس طاؤس کا منتظر ہو کر بیٹھا دیکھا سامنے ایک چار دیواری بھی پتھر کی معلوم ہوتی ہے لعل بہت حیران ہے کہ مین تو دہن اژدر مین چلا گیا تھا اس صحرا مین کیونکر آگیا یہ کیا معاملہ ہے مین جاگتا ہون یا خواب دیکھ رہا ہون پھر خیال کرتا ہے کہ مقدمہ طلسم تو ہے کیا ہوا جہان اور سب عجائبات ہین وہان ایک یہ بھی واقعہ عجیب تھا پھر خیال کرتا ہے کہ آخر اُس فیل سوار نے بہار اس صحرا مین کیون بنائی اور اژدر سوار نے آکے اُس بہار کو مٹا کیون دیا ایسے خیال کر رہا ہے کہ یکایک سب طاؤس ایک جانب چلے لعل سمجھا کہ اب وہ طاؤس بزرگ آتا ہوگا یہ سوچ رہا تھا کہ دیکھا صحرا سے ایک طاؤس بہت بڑا لیکن نہایت حسین اور نئے انداز سے رقص کرتا ہوا پیدا ہوا سب طاؤسون نے گرد اُسکے حلقہ کیا وہ رقص کنان طرف اُس چار دیواری کے چلا لعل بن مرجان بھی اسکے پیچھے پیچھے پوشیدہ ہوتا ہوا روانہ ہوا جب وہ طاؤس قریب اُس چار دیواری کے پہونچ گیا تو اُڑ کے اندر اُس چار دیواری کے چلا سب طاؤس پر پھیلا کر باہر رہگئے لعل بن مرجان نے دیکھا کہ دیوارین بہت اونچی ہین کسی طرح جانا ممکن نہین ہے دن ہے پوشیدہ بھی نہین ہو سکتے اگر شب ہوتی تو کمند مار کے چڑھ جاتے یہ خیال کر کے چارون طرف پھرنے لگا ایک جانب دیکھا کہ دیوار تھوڑی ٹوٹی ہوئی ہے لعل بن مرجان اُس راہ سے اندر آیا عجیب

مقام پایا دیکھا سب پتھر کا مکان ہی پتھر کے درخت ہین پتھر کے آدمی ہین پتھر کے جانور کل چیزین پتھر کی ہین لعل بن مرجان یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی دیکھا سامنے بارہ دری بنی ہی اُسمین حسینان عالم کا مجمع ہی لیکن سب پتھر کے ہین لعل بن مرجان بہت حیران ہوا کہ یا الٰہی سب پتھر کے کیونکر بن گئے پھر خیال کیا کہ ابھی طاؤس یہان آیا تھا وہ کہان ہی طاؤس کو چہار جانب دیکھنے لگا لیکن پتہ نہ پایا اور زیادہ حیران ہوا بیچ مین ایک نہر بے آب بہتی تھی وہان آکر کنارے نہر کے بیٹھا خیال کر رہا تھا کہ جوگی جیپال نے مجھے یہان ناحق بھیجا یہان تو کچھ بھی نہین ہی سب پتھر کی تصویرین رکھی ہین کہا انمین سے ایک تصویر لیچلون جوگی صاحب کو لیجا کر دون دل مین کہہ رہا تھا کہ ایک تصویر کھینچی لعل بن مرجان نے دیکھا اُس تصویر مین سے ایک طائر پیدا ہوا اور قریب لعل بن مرجان کے آکے چاہا کہ اپنی منقار مین اُٹھا لیجاوے لعل بن مرجان نے حلقے کمند کے مارے طائر کو اسیر کیا خنجر نکال کے بے اندیشہ انجام خنجر مار دیا اُسکے طائر کے مرتے ہی ایک شور و غل پیدا ہوا سب تصویرین متحرک ہوئین صدائین مہیب آنے لگین اندھیرا ہو گیا لعل بن مرجان نہر کے قریب تو کھڑا ہی تھا پانون پھسل گیا نہر مین گرا نہر مین پانی نہ تھا مگر لعل بن مرجان کو معلوم ہوا کہ مین پانی مین گرا بہت چاہا سنبھلون مگر رک نہ سکا ایک طرف بہتا ہوا چلا تاریکی چھائی ہوئی تھی کہ دکھائی نہین دیتا تھا لعل بن مرجان بہت پریشان ہی کہ یہ مین کس آفت مین مبتلا ہوا ہون الٰہی خیر کرنا کہ ایکبار پانی نے چکر کھایا لعل بن مرجان نے سنبھلنا چاہا نہ سنبھل سکا غرق ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد پانون زمین سے آشنا ہوئے لعل بن مرجان نے گھبرا کے آنکھین کھولین دیکھا مین اُسی صحرا مین کھڑا ہون جہان سے اژدہے کے منھ مین چلا گیا تھا حیران ہوا کہ یہ کیا سانحہ گذرا دیکھا وہی دشت تپ رہا ہی درخت جلے ہوئے معلوم ہوتے ہین لعل بن مرجان ایک سمت کو راہی ہوا دیکھا ایک طرف سے سناٹے کی آواز آتی ہی لعل بن مرجان ایک درخت پر چڑھ گیا دل مین کہہ رہا ہی کہ یا الٰہی خیر کرنا یہ کیا آفت آتی ہی یہ خیال کر رہا تھا کہ دیکھا وہی فیل سوار آیا اُسی طرح اُسنے مینھ برسایا درخت ہرے ہوئے ہوائے سرد چلی دشت مین بہار آئی کہ یکایک پھر ہوائے گرم چلی دیکھا وہی اژدر سوار آیا سب بہار کو برباد کیا اژدر نے دم کھینچا لعل بن مرجان پھر اژدر کے منہ مین چلا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد اپنے کو پھر اُسی جنگل مین پایا لعل بہت گھبرایا اسی طرح تین بار لعل بن مرجان وہان گیا اور پلٹا پھر اسی صحرا مین آیا جب بہت مجبور ہوا تو اسنے خیال کیا کہ اب یہان سے واپس چلون جوگی جیپال سے کل کیفیت بیان کرون جیسی وہ راے دین وہ کیا جائے یہ سوچ کے وہان سے چلا تھوڑی دور چلکے دیکھا کہ ایک دیوار عالیشان پتھر کی بنی ہوئی ہی آگے راستہ نہین معلوم ہوتا ہی لعل بن مرجان نے بہت افسوس کیا یہ خیال ہوا کہ اب تمام عمر اسی صحرا مین بسر ہو گی کہ یہان سے وہان جائینگے اور وہان سے یہان آئینگے اگر کسی روز کچھ زیادہ اد بار آئیگا کوئی ساحر پکڑ لیجائیگا زندگی دشوار ہو جائیگی یہ خیال جو آیا تو اُس دیوار کے نیچے بیٹھ کے رونے لگا اثناے گریہ مین یاد آیا کہ ایک انگشتری جوگی صاحب نے عطا کی تھی اور کہدیا تھا کہ جب کوئی مشکل درپیش ہو تو اس انگوٹھی کو نکالنا جو اسم اسمین تحریر ہو اُسکو پڑھنا لعل نے جلدی سے اُس انگوٹھی کو دیکھا اُسمین ایک اسم لکھا تھا لعل بن مرجان نے اُس اسم کو ورد زبان کیا دیکھا ایک طائر ہفت رنگ آیا اور قریب لعل بن مرجان کے آکر گویا ہوا اور کہا کہ اے لعل بن مرجان

کیون مجھے بلایا ہی کونسی مشکل درپیش ہی لعل بن مرجان نے کہا مین دشت طاؤسان مین جاؤنگا لیکن وہان سے بے اپنا کام کیے نہین آؤنگا اگر یہ امر نہ ممکن ہو تو مجھے پاس جوگی جیپال کے پہونچا طائر نے کہا ای لعل بن مرجان تم خوف نہ کرو ہم تمکو دشت طاؤسان مین ابھی پہونچا دینگے اور کام بھی تمھارا ہو جائے گا اتنے ہی سے عجائبات مین تم گھبرا گئے ابھی تو بڑی بڑی باتین ظہور پذیر ہونگی ایسا نہ گھبرانا کرو ہر حال مین خدا کو قادر و توانا جانا کرو لعل بن مرجان نے کہا ای طائر مین گھبرایا نہین ہون بلکہ سبب مجھے خیال یہ ہی کہ نہین معلوم شاہزادہ گوہر کلاہ پر کیا گذری لوح ملی یا نہین ملی کچھ فساد تو نہین برپا ہوا یہ خیالات مجھے جسوقت آتے ہین طبیعت بہت پریشان ہو جاتی ہی لعل بن مرجان نے شہنشاہ وغیرہ کا جو ذکر کیا تو یاد ملکہ نرگس شوخ چشم کی آگئی اور زیادہ حواس باختہ ہو گئے ایک آہ کر کے کلیجہ تھام لیا دل جو زیادہ بیقرار ہوا آنسو آنکھون سے بہنے لگے دل تڑپنے لگا تصویر خیالی ملکہ نرگس شوخ چشم کی پیش نگاہ ہو دلمین سوزش لب پر آہ زیادہ بیقراری جو بڑھی یہ اشعار حسب حال زبان سے بیساختہ نکل گئے

نظم

مزن انگشت برلب ہمچو من آزردہ جانی را
بزیر تیغ گاہی دیدہ باشی نیم جانے را
دلا کے بیکسا نرا بوسۂ پا میشود روزے
اگر پائی خورد در خون بغلطاند جہانی را
بترس از روز محشر و ز سر بیگانگی بگذر
چہ پروا گر تو خواہی مرو بے پروا جوانی را
بیا و بذلہ سنجی ہا او من می روم از خود
اگر بیند شبے با ما بخلوت دلستانی را
ز قتل زخمی مسکین حسین برخود ببین ہر دم
کہ از یک نالہ برہم میزنم اینک جہانے را
بصیادی کہ بوے گل گر آن بر خاطرش آید
زہے قسمت اگر بوسیم روزی آستانی را
جدا از صبح رویت شمع سان عمر لبسیہ میسوزم
مکش بیجرم چون من نیم جانی ناتوانی را
اگر از چشمت افتادیم و گر خواریم در بزمت
کسے چون میکشد در بر جوانی نکتہ دانی را
اگر از حال لم داری خبر ہمدم مکن پنہان
چہ شد گر کشتہ بے ہیچ چون او ناتوانی را
چہ می پرسی ز سر دم حال چون من ناتوانی را
کہ میگوید پیام بلبل آتش زبانے را
اگر نالی مسی بر لبہ شود روزم سیہ چون شب
بیا بنما سے رو دیگر مسوز آزردہ جانی را
چہ حاصل لاف عشق ای دل چہ سود اظہار بیتابی
ستمگر آنکہ دل دادیم چو ستو بد گمانے را
ببیند اضطرابش را باین شوخی و استغنا
نہ گوئیش میزند امروز تیغ خون چکانی را

لعل بن مرجان کو جو طائر نے اس درجہ بیقرار پایا کہا ای لعل بن مرجان بیتابی کو ایسے مقام پر کام نہ دو اپنی آنکھین بند کر و میری پیٹھ پر سوار ہو مین تمھین سرحد صحراے طاؤسان مین پہونچا دونگا وہان سے تم چلے جانا لعل بن مرجان اُس طائر ہفت رنگ کی پشت پر سوار ہوا طائر اُڑا تھوڑی دیر کے بعد کہا ای لعل بن مرجان آنکھین کھولو لعل بن مرجان نے جو آنکھین کھولین اپنے کو ایک پہاڑ کے قریب پایا گھبرا کے طائر سے پوچھا اب مین کس طرف جاؤن طائر نے راستہ بتایا اور کہا ای لعل بن مرجان بہت ہوشیاری سے جانا کسی کے مکر مین نہ پھنسنا زیادہ لالچ نہ کرنا عجائبات کو دیکھکر گھبرا نہ جانا جو چیز نظر آئے اُسکی طرف زیادہ خیال نہ کرنا اپنی راہ چلے جانا تھوڑے عرصے مین صحراے طاؤسان مین پہونچ جاؤ گے جسطرح جوگی جیپال نے تعلیم کیا ہی اُسی طرح سب کام کرنا بلکہ کچھ اپنی طرف سے اضافہ کرنا اگر کسی کے فریب مین نہ آؤ گے تو صحیح و سلامت اپنا کام کر کے جاؤ گے طائر تو یہ کہکر اُڑ گیا لعل بن مرجان جدھر طائر نے کہا تھا اُسی طرف روانہ ہوا آگے جا کے پہاڑ ملا لعل بن مرجان اُس پہاڑ پر چڑھا بہت دور تک راستہ طے کرتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ شام ہو گئی لعل بن مرجان بہت تھک گیا تھا خیال کیا کہ رات بھی ہو گئی ہی ٹھہر جانا ضرور ہی ایسا نہو کہ کوئی جانور پہاڑ سے نکلکر گزند پہونچائے یہ سوچکر جاے امن تجویز کرنے لگا دیکھا سامنے ایک درہ معلوم

ہوتا ہی لعل بن مرجان وہان سے چلا جب قریب درہ کے پہونچا خوب غور سے دیکھا تو وہی جگہ ہی جہان سے پہاڑ پر چڑھا تھا لعل بن مرجان نے بہت افسوس کیا کہ آج دن بھر کی محنت رائگان ہوئی اب کل بہت خیال سے چلینگے یہ شب کو اُسی درہ مین بیٹھ رہا رات بھر بسر کر دی صبح وہان سے پھر چلا مگر اب خوب راہ کو خیال کرتا جاتا ہی دن بھر لعل بن مرجان نے راہ طی کی شب کو پھر اُسی مقام پر آکے پہونچا جہان سے چلا تھا لعل بن مرجان کو بڑا صدمہ ہوا اور ہمت جاتی رہی مگر دوسرے روز پھر آمادہ سفر ہوا اسی طور سے تین روز تک لعل بن مرجان نے چلنے کی ہمت کی مگر شب کو وہین آکر پہونچا کہ جہان سے روانہ ہوا تھا تیسرے روز اسنے انگشتری کو نکالا دیکھا ایک اسم تحریر ہی اُسکو ورد زبان کیا ایک مرد ضعیف سامنے آئے اور کہا کہ ای لعل بن مرجان تمنے ہمین کیون طلب کیا ہی لعل بن مرجان نے سب کیفیت بیان کی پیر مرد نے کہا ای لعل بن مرجان نہ گھبراؤ ہم تمھین ابھی پہونچائے دیتے ہین لعل بن مرجان نے کہا بہت مناسب ہی پیر مرد نے ایک چادر سفید کمر سے کھولی اور لعل کو دیکے کہا کہ ای لعل بن مرجان تم اس چادر کو اوڑھ لو کوئی عضو کھلا نہ رہے لعل بن مرجان نے اُس چادر کو اوڑھ لیا پیر مرد نے کہا اب کچھ دکھائی تو نہین دیتا ہی لعل بن مرجان نے کہا اب کچھ نہین معلوم ہوتا ہی پیر مرد نے کہا چادر اُتار ڈالو لعل بن مرجان نے چادر اُتار ڈالی دیکھا مین اُسی صحرا مین ہون جہان سے طاؤس کے ساتھ چاردیواری کے اندر گیا تھا وہ پیر مرد چادر لیکر غائب ہوگئے لعل بن مرجان اُس طاؤس کی تلاش مین بیٹھا جب دن آخر ہوا تو حسب معمول وہ طاؤس صحرا سے رقص کنان پیدا ہوا سب طاؤسان صحرا نے اُسے گھیر لیا لعل بن مرجان اُسکے ہمراہ ہوا طاؤس چاردیواری کے اندر گیا لعل بن مرجان تو راہ جانے کی دیکھ چکا تھا یہ بھی چاردیواری کے اندر گیا اُسی طرح سے سب کارخانہ سنگین پایا لعل نے اور کچھ تجسس نہ کیا خاموش طاؤس کے انتظار مین بیٹھا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو ایک تصویر ٹوٹی اور وہ طاؤس رقص کنان اُس تصویر سے نکلا لعل بن مرجان نے چاہا کہ مین بھی اسی طاؤس کے ہمراہ اُس چاردیواری سے نکل چلون مگر پھر خیال آیا کہ جوگی جیپال نے کہا تھا کہ اُس چاردیواری کے اندر سے ایک ایسی شی دستیاب ہوگی جسکا مثل و نظیر ممکن نہین ہی وہ کیا چیز ہی لعل بن مرجان تو اس خیال مین یہان ٹھہرا رہا مگر طاؤس نکل کے چلا اُسوقت لعل بن مرجان نے یہ خیال کیا کہ پہلے طاؤس کی خبر لینا چاہیے اُسکے بعد جیسا ہوگا دیکھا جائیگا یہ سوچ کے طاؤس کے پیچھے چلا باہر آکے کمند طاؤس پر ماری حلقہ کمند کے طاؤس کے گلے مین پڑے جھٹکا دیا طاؤس زمین پر گرا یہ واقعہ جو طاؤسان صحرا نے دیکھا سب دوڑ کے لعل بن مرجان کے لپٹ گئے کوئی بازو مارتا تھا کوئی منقار سے زخمی کرتا تھا مگر لعل بن مرجان نے ایک کے جانب نہ دیکھا جیسے ہی طاؤس گرا لعل بن مرجان نے خنجر نکال کے اسکی گردن پر پھیر دیا لعل بن مرجان نے خوب خنجر اسکے خون مین آلودہ کیا اسکے ذبح ہوتے ہی جسقدر طاؤس لعل بن مرجان کے گرد جمع تھے سب اشجار صحرا سے سر ٹکرانے لگے تڑپ تڑپ کے سب نے جان دی اب لعل بن مرجان نے پلٹ کے چاردیواری کے جانب دیکھا وہانکا عجیب نقشہ پایا دیکھا دیوارین گر گئین ہین سب تصویرین ٹوٹ گئی ہین لعل بن مرجان اندر آیا دیکھا اُس باغ کی عجیب حالت ہوگئی ہی یا تو پتھر مین نقش و نگار کا لطف بھی کاری کی زیبائی معلوم ہوتی تھی یا اب

ہر مقام پر خاک کے ڈھیر ہین لعل بن مرجان نے کہا کہ جوگی جیپال نے مجھسے دل لگی کی تھی یہان سوا خاک کے اور کیا ہی یہ باتین دل سے کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک چاہ عمیق پتھر کا بنا ہوا ہی چارون طرف زنجیرین پڑی ہین لعل بن مرجان اُس کنوئین کے قریب آیا دیکھا کنوئین کے اندر روشنی معلوم ہوتی ہی جھک کے نظر کی تو کچھ درخت معلوم ہوئے لعل بن مرجان ایک زنجیر پکڑ کے اُس کنوئین مین اُترا دیکھا یہان بہت سے آدمی جلے پڑے ہین بیچ مین ایک بنگلہ سنگ سرخ کا باقی ہی اور سب عمارتین گر پڑی ہین لعل بن مرجان اُس بنگلے کے قریب آیا دروازے کو مقفل پایا قفل کو کاٹا دروازے کو کھولکر اندر آیا دیکھا بنگلے کے اندر ایک تخت جواہر نگار بچھا ہی اُسپر ایک تاج اور ایک تلوار ایک سپر اور ایک صندوقچی طلائی جواہر نگار علاوہ اسکے کچھ اور اسباب زینت وہان رکھا ہی جواہرات بیش قیمت کا ایک طرف انبار ہی لعل بن مرجان نے سب کا پشتارہ باندھا جلدی مین صندوقچی کو کھولکے نہ دیکھا کہ اسمین کیا ہی وہان سے باہر آیا چارون طرف دیکھ بھال کے زنجیر کے ذریعے سے چاہ کے اوپر آیا ایک سمت چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال موسیقار جادو کا عرض کیا جاتا ہی

کہ اسنے جو جوگی جیپال کو رخصت کیا اور بزم عیش و عشرت برپا ہوئی تو موسیقار جادو نے بہمن سرخ چشم جادو کو بلا کر کہا کہ اسوقت تو جیپال کو بھی مین نے نہین بیٹھنے دیا اور عوام لوگون کو بھی آج محفل مین نہین بلایا بہتر ہوگا کہ اسوقت جا کر اُس نازنین کو لے آؤ بہمن سرخ چشم جادو نے کہا جب اُسکو صرف یہان بلانا ہی ہی تو میرے جانے کی کیا ضرورت ہی کسی اور ملازم کو روانہ فرما دیجیے وہ جا کر اُسکو بلا لائے بلکہ نرگس شوخ چشم آپکی کنیز بھی وہین ہی اُسکو مکان پر پہونچا دے موسیقار جادو نے کہا اے بہمن سرخ چشم جادو نرگس شوخ چشم اپنی دختر کو یہان کیون نہین بلاتی ہو تھوڑی دیر ٹھہر کے چلی جائیگی وہ بھی شریک صحبت ہوئے بہمن سرخ چشم نے کہا حضور میرے بھی مالک ہین اور اُسکے بھی مالک ہین مگر مین نے آجتک اُسکو کسی صحبت مین نہین جانے دیا آپس مین جو اکثر شادیان ہوتی ہین مین وہان بھی اُسکو مجبوری بھیجتی ہون موسیقار جادو نے کہا تمھین اختیار ہی یہ کہکے ایک خادم کو بلایا کہا ہمارے باغ مین جاؤ اور وہان سے ملکہ عالم کو لے آؤ سامان سواری لیتے جانا بہمن سرخ چشم نے سب سے کہدیا کہ وہ باغ جو دریا کے کنارے ہی وہان جانا ملکہ اور نرگس شوخ چشم دونون وہین ہین نرگس شوخ چشم کو تو میرے مکان پر پہونچا دینا اور ملکہ کو یہان لے آنا ملازم سواری لیکر روانہ ہوئے یہان موسیقار جادو انتظار کرنے لگا کبھی ملکہ بہمن سرخ چشم جادو سے کہتا ہی کہ اب ملکہ آتی ہوگی آج مین اپنا حوصلہ تو نکال لون پھر عقد بھی ہو جائیگا بہمن سرخ چشم کہتی ہی آپ شوق سے آرزوے دل نکالیے عقد کی کیا ضرورت ہی ایسی ایسی باتین ہو رہی تھین کہ ایکبار ملازم جو ملکہ کو لینے گئے تھے درِ دولت پر حاضر ہوئے اپنی اطلاع کرائی موسیقار نے اندر بلایا ملازمون سے پوچھا سواری کہان ہی سب نے عرض کی حضور ہملوگ باغ مین گئے سب مکانات جو باغ مین بے ہین اُسکے گرد و نواح تلاش کیا مگر ملکہ عالم کو نہ پایا اور نہ نرگس شوخ چشم کو دیکھا بہمن سرخ چشم نے کہا نرگس شوخ چشم ملکہ عالم کو اپنے ساتھ مکان پر نہ لیگئی ہون وہان جا کر دیکھو

ملازم وہان بھی گئے تھوڑی دیر مین پلٹ کے آئے موسیقار جادو اور بہمن سرخ چشم سے کہا کہ حضور آپکے مکان پر بھی گئے وہان بھی کوئی نہین ہے اب جہان حکم محکم صادر ہو غلام جائین ملکہ کو لائین موسیقار جادو نے جو یہ کیفیت سنی فرط غم سے عجب حالت ہو گئی قریب تھا کہ بیہوش ہو جائے تاب ضبط نہ لائے مگر بہمن سرخ چشم جادو نے سمجھا کے کہا حضور صبر فرمائین ہمکو ملاحظہ فرمائین کہ اپنی بیٹی کے گم ہونے کی کیفیت سنی ہے مگر دامن استقلال دست صبر سے نہین چھوٹا ہے جو کچھ ہوگا ظاہر ہو جائیگا موسیقار جادو نے کہا ای بہمن سرخ چشم جادو مین کیونکر صبر کرون اور کسطرح اپنے دل کو بہلاؤن جب ایسا محبوب یکتائی ناز و ادا یون چھوٹ جائے تو دل کو کیونکر قرار آئے اسوقت اُسکی تصویر بے نظیر میری آنکھون کے نیچے پھر گئی دل اور بیقرار ہو گیا ایک تو یونہین مین اُسکا والہ و شیدا تھا لیکن ابتو اور زیادہ ملال ہوا اور میرا یہ حال ہوا

نظم

امروز کوئے آن پری دارد تماشائے دگر
ہر شب جنونے تازہ ہر روز سودائے دگر
از بسکہ ابر چشم من دریا داآن سیب ذقن
ای من بلا گردان او کو سرو بالائے دگر
از من چہ شد سرزد خطا کز بہر قتلم غمزہ اش
کافر بمیرم گر جز این دارم تمنائے دگر
بگذار تا در کوی او رزق سگی باشد ترم

ای بردہ زلفش دل ز من با شور و غوغائے دگر
افتادہ جائے کشتۂ بسمل تپان جائے دگر
او پرست آن گلپیرہن با غیر در طرف چمن
بگریست اندر ہر چمن زد موج دریائے دگر
بر جان غیرت پیشہ ام بخشا ای پیمان شکن
با غیر دارد ہر زمان ہر روز ایمائے دگر
یکشب بیا بنشین بمن پیمانہ خور پیمانہ دہ
زخمی مکن مدفون مرا بہر خدا جائے دگر

امشب پری جان حزین دارد تقاضائے دگر
دارو دل دیوانہ ام از زلف و روئے آن پری
مائیم خنجر در کف و در سر تمنائے دگر
گیرم کہ گردم کو بکو اما چنین پاکیزہ خو
ہان بادہ پیمائی مکن با بادہ پیمائے دگر
خواہم کہ دین بفروشم چون تو مسلمان شوم
تا چند آری بر سرم ہر دم جفاہائے دگر

موسیقار جادو کو جو بہمن نے اسقدر بیقرار پایا تشفی دی سمجھایا کہا حضور آپ اسقدر کیون بیتاب ہوتے ہین مین اُسکا پتہ لگاؤنگی جہان ملیگی حضور مین حاضر کرونگی کیونکہ مجھے بھی تو بڑی فکر ہے نرگس شوخ چشم نہین معلوم کہان گئی اور کیا ہوئی لیکن آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ مین کسقدر اپنے تئین سنبھالتی ہون مگر افسوس ہے کہ آپ بہت بیتاب ہوئے جاتے ہین ذرا تو صبر فرمائیے بہمن سرخ چشم جادو نے جو ایسی باتین کین تو موسیقار کے دل کو کچھ تسکین ہوئی مگر دو تین روز اس امر کا خیال رہا جب دو تین روز گذر گئے اور یوم مقرر قتل طلسم کشا قریب آیا یعنے ایک روز اور باقی رہا موسیقار جادو نے کہا تمام شہر کو آئینہ بند کرو آرایش عمدہ طور سے ہو سب لوگ لباس مکلف پہنین دربار عام کی تیاری ہو ہم طلسم کشا کو یہین قتل کرینگے دیکھین کیونکر طلسم مین آگ لگتی ہے یہ بھی بانیان طلسم نے ایک بات کہدی بھلا طلسم کشا کے قتل سے آگ کیون لگنے لگی اور آفت کیون آنے لگی سب کہنے کی باتین ہین بہمن سرخ چشم جادو نے کہا حضور جو بات ہے اُسکے خلاف کیون کیجیے موسیقار جادو نے کہا ای بہمن سرخ چشم ابد دولت کل امور اپنے نزدیک خوب سمجھتے ہین سب باتون کا خیال ہے کوئی امر خلاف ہو کیا مجال ہے جو ہم کرینگے بہتر ہوگا تم ہمارے حکم کی تعمیل کرو ایسا نہو کوئی بات رہجائے تو کارپردازان سلطنت پہ بدنامی آئے بہمن سرخ چشم نے جو کچھ موسیقار جادو سے سنا تھا ویسا انتظام کیا دوسرے روز ایک انبوہ کثیر و جم غفیر مکان موسیقار کے سامنے ایک میدان وسیع تھا وہان مجتمع ہوا بہت سے دوکاندار گئے ایک بہت بڑا میلہ قرار پایا موسیقار بدکردار لباس فاخرہ پہن کے تخت شاہی پر بیٹھا تلوار کھینچکے آگے رکھی جوگی

جیپال کو بلایا ہرکارے نے آکے جوگی صاحب کو حکم سلطانی سنایا جوگی جیپال نے جواب دیا کہ تم چلو
ہم آتے ہین ہرکارہ وہان سے واپس آیا جوگی جیپال نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو بلاکے کہا حضور تشریف
لے چلین یہ تماشا قابل دید ہی شہنشاہ گوہر کلاہ بھی چلنے پر آمادہ ہوئے نرگس شوخ چشم نے کہا مین
بھی چلونگی یہ سیر دیکھونگی جوگی جیپال نے دونون کی صورتین بدلین اپنے ہمراہ لیا اور سب چیلون کو ساتھ
لیکر طرف دربار موسیقار جادو کے روانہ ہوا یہان وہ وقت ہی کہ موسیقار جادو جوگی جیپال
کا انتظار کر رہا ہی کہ لوگون نے عرض کی حضور جوگی صاحب بڑے مجمع سے تشریف لاتے ہین یہ خبر سنکر
موسیقار جادو اپنی جگہ سے اُٹھا کچھ دور بطور استقبال جوگی جیپال کے لینے کو آیا اور بڑے اعزاز
سے تا بہ تخت لیگیا کہا حضور تخت پر تشریف رکھین مین آپ کے روبرو کرسی پر حاضر رہونگا جوگی جیپال
نے جواب دیا کہ بابا فقیرون کو بوریا تخت شاہی سے افضل ہی بجاے دوشالہ کمل ہی زمین ہمارا تخت
ہی اور قناعت تاج زرتار ہی بجاے چنور سر پر سایۂ پروردگار ہی ہمین تخت سے کیا علاقہ تخت
تمھین زیب ہی ہمارے واسطے یہ مرگ چھالا غنیمت ہی اسی سے ہماری وقعت ہی تم تخت پر بیٹھو
ہم اپنے مرگ چھالے پر بیٹھتے ہین موسیقار جادو نے بہت اصرار کیا مگر جوگی جیپال نے
نہ مانا ایک طرف اپنا مرگ چھالا بچھایا شہنشاہ گوہر کلاہ کو کرسی پر بٹھایا نرگس شوخ چشم کو بھی بیٹھنے
کی جگہ دی موسیقار جادو نے ان سب کی بہت خاطر کی جب جوگی جیپال باطمینان بیٹھ چکے اور
سب لوگ بھی آگئے تو اُسوقت موسیقار جادو نے جوگی جیپال سے کہا اب اگر آپ اجازت
دین تو طلسم کشا کو بلوائین جوگی جیپال نے کہا تمھین اختیار ہی بلواؤ موسیقار جادو نے
ہرکارون سے کہا کہ داروغہ زندانخانہ کو بابدولت کا حکم پہونچاؤ کہ طلسم کشا کو حاضر کرین اور جلاد بھی حاضر
ہون ہرکارے دوڑے پاس داروغہ زندانخانہ کے حکم موسیقار جادو سے داروغہ کو مطلع کیا
داروغہ تو منتظر ہی بیٹھا تھا فوراً قید خانے مین گیا اور وہان سے طلسم کشای نقلی یعنے جسکو لعل
بن مرجان نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی صورت بنا دیا تھا لیکر نکلا ایک ارابہ پر ڈال لیا اور فوراً
موسیقار جادو کے پاس آیا موسیقار جادو نے داروغہ زندانخانہ و محافظ و نگہبان زندانخانہ
سب کو خلعت ہاے فاخرہ دیے اور جلاد کو طلب کیا جلاد فوراً حاضر ہوا موسیقار جادو نے
جلاد سے کہا کہ طلسم کشا کو ابھی لیجا کر قتل کرو اور پکار کے آواز دیدو کہ جو ایسی خطا کرے گا یعنے
دعوے طلسم کشائی رکھتا ہوگا اُسکا بھی یہی حال ہوگا سب کو لازم یہ ہی کہ سر و چشم سے اطاعت خداوند
تاریک چہار چشم مین مصروف رہین اور خداوند کو بخدائی مانین جلاد کشان کشان اُس اسیر کو میدان
مین لایا حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ جو اس جرم کا مرتکب ہوگا اُسکا یہی حال ہوگا بہتر اسی مین ہی کہ
خداوند تاریک چہار چشم کو بخدائی مانو اور اُنکی اطاعت قبول کرو یہ کہکے تلوار کھینچکے منتظر احکام
کھڑا ہوا کہ ایک حکم آیا جلاد نے شلنگین لگانا شروع کیا کلمات معمولی ورد زبان کیے جب دوسرا
حکم آیا جلاد نے پیترا بدلا تلوار اونچی کر کے درست کھڑا ہوا کہ تیسرا حکم بھی ہرکارے نے سنایا جلاد
نے ہاتھ لگایا سر اُڑ گیا نقارچی نے طبل پر چوب لگائی خوشی کی نوبت بجنے لگی شہنشاہ گوہر کلاہ
کو ہنسی آئی جوگی جیپال نے کہا آپ نے اس حماقت زدہ کے اس قتل کو ملاحظہ فرمایا اور پھر مسخرا

اپنے تئین ساحر کہتا ہی اور عاقل و دانا تصور کرتا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا ای جیپال نیک خصال ہمارا خدا قادر و توانا ہی کوئی کیا کر سکتا ہی اب اسکی بھی اجل دامنگیر ہی نرگس شوخ چشم بھی ہنسنے لگی موسیقار جادو نے ارباب نشاط کو طلب فرمایا ساقیان سیمین اندام صراحیان لیکر حاضر ہوئے جام شراب گردش مین آیا نازنینان زہرہ خصال پریوشان حور جمال نے محفل مین آکے رقص آغاز کیا مبارکباد گانے کے بعد سب نے ملکر موسیقار جادو سے بہت کچھ انعام لیا اپنے ٹھکانے پر بیٹھین ایک نازنین نے یہ غزل شروع کی غزل

تھی جو گردش مرے مقدر مین
رہا مانند چرخ چکر مین

مجھسے مے و اغذا حرام نہین
اور اگر ہو تو ہجر دلبر مین

دل نے مجبور کر دیا مجھکو
ورنہ چلتا نہ کوی دلبر مین

برج مین آفتاب ہو رندو
مہ گلرنگ کب ہی ساغر مین

اُنکے سونے سے ہی شعاع مہر
ایک ایک تارا اپنے بستر مین

پیاسے آئے ہین میکدہ مین شیخ
دون شراب آج بھر کے ساغر مین

ہو رہا ہی سنگار صبح سے کیون
آج مہمان ہوگے کس گھر مین

کیا عجب گر جگر بھی چھوڑ کے ساتھ
جا چکا دل تو کوی دلبر مین

کل بلائے سے تو نہین آئے
آج خود آئے وہ مرے گھر مین

رند وہ میکدے سے نکلا شیخ
مے کی بوتل چھپائی چادر مین

دلکی سب آرزوئین کشتہ ہوئین
نہ رہا کوئی بھی بھرے گھر مین

اور اک حشر ہوگیا برپا
چال ایسی چلے وہ محشر مین

سمجھے تم غیر کا مکان شاید
ورنہ آتے نہ یون مرے گھر مین

گردش بخت مرے کبھی نہ گئی
لٹی ہے ہماری ساغر مین

دل رہا غیر کے یہان اُنکا
وہ بظاہر رہے مرے گھر مین

صبح کو بدلے آئینہ کے وہ تبر
اپنا منہ دیکھتا ہی خنجر مین

کیا نہین رکھی تو نے ای صانع
رحم کی جا دل ستمگر مین

قطرۂ خون نے جم کے صبح کے بعد
اک نگینہ جڑا ہی خنجر مین

کدورت گیا ہی جو قلب تنگ مین درد
تور ہی بھیل بھیل کے سر مین

خون فرہاد سے بھری ہوئی ہی
جو ہر رگ بیستون کے پتھر مین

آبرو پھر وہ پہلی سی راحت
ہو گی گر ہی ترے مقدر مین

نازنین نے اس غزل کو ختم کیا موسیقار جادو نے بہت کچھ انعام دیا جوگی جیپال نے شاہزادے سے کہا کہ ای شہنشاہ گوہر کلاہ لوح موسیقار بدکردار کے پاس ہی آپ اسوقت اس سے کشتی لڑکے چھین لیجیے مگر اتنا توقف فرمائیے کہ اسکو اور تمام حاضرین دربار کو شراب پی کے بدمست ہونے دیجیے جب یہ سب نشہ مین آئینگے انکے ہاتھ پانون بھی بے قابو ہو جائینگے طبیعت کی بھی عجیب کیفیت ہوگی بیہوشی کی سی حالت ہوگی اُسوقت آپ اسکے سامنے جائیگا یہ ضرور پوچھے گا کہ آپ کون ہین صورت آپکی اُسوقت اصل ہوگی اس بیمیا سے تھوڑی دیر کیلئے گا فرما دیجیے گا کہ مین روح طلسم کشا ہون تیرے لینے کو آیا ہون یا تو میرے ہمراہ چل یا لوح مجھے دیدے اُسوقت یہ ملعون ضرور کچھ ہان نہین کریگا آپ اسکو تو وہین دے ماریے گا اور لوح جھولی سے نکال لیجیے گا سحر کر نہین سکتا ہی کیونکہ لوح اسکے پاس موجود ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے قبول کیا نرگس شوخ چشم کی بھی یہی رائے ہوئی کہ ایسا ہی ہو تو بہتر ہی جب لوح اسکے قبضے سے نکل آئیگی پھر کیا بنا سکیگا اور اگر اس سے لوح لینے کے درمیان مین کوئی ساحر آپ سے بولیگا تو ہم لوگ سمجھ لینگے اُسکو زندہ نہ رہنے دینگے شاہزادہ خموش بیٹھا رہا تھوڑی دیر کے بعد محفل کی عجیب کیفیت ہوئی سب کے دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوئے سب ساحر بے شرم ہوئے آپس مین جوتی پیزار ہونے لگی ایک دوسرے سے لڑنے لگا بیکار کو بگڑنے لگا شہنشاہ گوہر کلاہ کی صورت اصلی جوگی جیپال نے ظاہر کی شاہزادہ اپنے مقام سے اُٹھا موسیقار جادو کے سامنے آیا موسیقار جادو نے کہا ای طلسم کشا تمکو ابھی قتل کیا تھا تم اب

کیونکر چلے آئے شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا مین روح طلسم کشا ہون تیرے لینے کو آیا ہون موسیقار نے کہا مین تمھارے ہمراہ نہین جاؤنگا شاہزادے نے کہا اگر تو نہین جائیگا تو لوح مجھے دے موسیقار نے کہا مین لوح بھی نہ دونگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا تو مین تجکو اپنے ہمراہ لیچلونگا موسیقار جادو نے کہا تمھاری اتنی مجال نہین جو مجھے اپنے ہمراہ لیچلو شاہزادے نے نعرہ کیا او بیحیا کیا بیہودہ بکتا ہی مین شاہزادۂ شہنشاہ گوہر کلاہ ابن بدیع الزمان عالیجاہ او موسیقار بدکردار تیری بھی یہ ہستی تھی کہ تو ہمارے قتل پر قادر ہوتا یہ کہکے اُسکی گردن مین ہاتھ ڈالا اور دوسرا ہاتھ تخت کے نیچے دیکر مع تخت سر سے بلند کیا اور زمین پر دے مارا چھاتی پر چڑھکر خنجر کمر سے نکالا اور اسکے گلے پر پھیرا اگر یہ ملعون ذبح نہ ہوا شاہزادہ سوچ رہا ہی کہ مین کیا کرون کہ پہلو سے آواز آئی ای شہنشاہ یہ خنجر لیجیے اس سے حرامزادے کو حلال کیجیے پلٹ کے جو شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا لعل بن مرجان اپنے عیار کو پایا خنجر لعل بن مرجان کے ہاتھ سے لیکر اسکے گلے پر پھیرا اگلا کٹا یہ بیحیا واصل جہنم ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے جھولی مین ہاتھ ڈال کے لوح نکال لی مہرہ و بازو بند سلیمانی قبضے مین کیا اسکے مرنے سے اندھیرا ہو گیا آسمان سے پتھر گرنے لگے برقین چمکنے لگین بعد عرصہ کے آواز آئی کشتی مرا نام من موسیقار جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بر مطلب خود نرسیدیم ساحران غدار اسکے مرنے کی آواز سنکے آپڑے سحر کرنے لگے جوگی جیپال نے ایک سحر ایسا کیا کہ سب کو بیکار کر دیا شاہزادے نے تلوار کھینچی لوح گلے مین ڈالی ساحرون کو بیدریغ زیر تیغ کرنے لگے جب بہت سے ساحر قتل ہوئے اور افسر مارے گئے تو مجبور ہوکے سب نے امان طلب کی شاہزادے نے تلوار روکی سب ساحر وہان سے اپنے ہاتھ باندھکر خدمت شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہوئے شاہزادے نے سب کی خطائین معاف کین سب لوگ مشرف باسلام ہوئے شاہزادے نے جوگی جیپال سے کہا کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ اس سلطنت کو آپ قبول فرمائین کچھ عذر درمیان مین نہ لائین جوگی جیپال نے عرض کی ای شہنشاہ ذیجاہ مین ایک مرد فقیر ہون مجھے سلطنت سے بڑھکے یہ ہی کہ آپ کے ہمراہ رکاب رہون شاہزادے نے جوگی جیپال سے ہرچند کہا جوگی نے ہر مرتبہ یہی عرض کی آخر مین یہ بھی کہا کہ میرے علاوہ حضور جسکو انتظام سلطنت کے موافق سمجھین اُسکے حوالے کرین مجھے زیارت حضور بہتر از سلطنت ہفت اقلیم ہی شاہزادے کو جب یقین کامل اس امر کا ہوا کہ جوگی جیپال سلطنت نہ قبول کریگا مجبور ہوکے ایک اور شخص کو وہان کا حاکم کیا تخت پر بٹھایا رتبہ بڑھایا لوگون نے آکے نذرین دین شاہزادے نے صحبت عیش و نشاط منعقد کی جام شراب گردش مین آیا نازنینان زہرہ خصال پریوشان حور جمال نے محفل مین آکے رقص آغاز کیا اُسکے بعد ایک نازنین نے یہ غزل شروع کی

غزل

دیکھنا جی خودپسندی اُس بت مغرور کی
ہجر مین دیکھ آنکھ کو بہتی مری بولا طبیب
جسطرح سرمہ ہوئی تھی خاک کوہ طور کی
شمع تیرے آگے کیسی ہو گئی جل کے ہوا
اگرچہ کوشش کوہکن نے اپنے تا مقدور کی

نام عاشق سنکے چونکیگا بھلا ای قصہ خوان
یار کا دیدار ہی دار و اسی ناسور کی
تیر کی خست سے ترے ڈرتا ہون نہین آگے آ
کیا بلا رکھتی تھی وہ کچھ خاصیت کافور کی
ہی انانیت مین ایدل سو بلا منت لواکھ

کچھ نہین ہی اُسکے آگے قدر وخوبی حور کی
کیجیو مت اُس سے کہانی اس دل مہجور کی
یون تجلی سے تری جل بھن گیا ہی دل مرا
ضم کرون کیونکر تیرے آیات سورۂ نور کی
کشش شیرین نے کوئی وصل آسکتا تھا کہ
ورنہ قائم ہوتی ہی حالت ابھی منصور کی

اب تو پھیر تا ہی پیتے تلوار وہ ظالم تر آب | کچھ نہین معلوم کسکی قتل ہی منظور کی | نازنین نے اس غزل کو ختم کیا

شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواہرات بیش بہا لوگون کو تقسیم کیا لعل بن مرجان کو بھی بہت بھاری
خلعت دیا اور احوال دریافت کیا لعل بن مرجان نے مفصل سب کیفیت بیان کی اور شاہزادے
کے سامنے وہ سب مال پیش کیا شاہزادے نے وہ سب مال لعل بن مرجان کو معاف کر دیا مگر جب
لعل بن مرجان نے صندوقچہ دکھایا تو عرض کی ای شہنشاہ مین نے اس صندوقچے کو جلدی مین نہین کھولا
خدا جانے اسمین کیا ہی آپ اپنے ہاتھ سے اسکو کھولین جوگی جیپال نے کہا ای شہنشاہ گوہر کلاہ
اس صندوقچی مین کچھ نہین ہی خالی ہی لعل بن مرجان کو دے دیجیے آپ نہ کھولیے اور پھر لعل کیطرف
دیکھ کے اشارہ کیا کہ صندوقچہ شاہزادے کے ہاتھ سے تو کھولنے نہ دو شاہزادے نے اشارہ
کرتے جوگی کو دیکھ لیا مسکرا کے کہا کہ ای جیپال مین ضرور اس صندوقچے کو کھولونگا اسمین کچھ بھید ہی
جوگی جیپال نے کہا آپکو اختیار ہی مین ہرگز رائے اسکے کھولنے کی نہ دونگا شہنشاہ گوہر کلاہ
نے فرمایا اچھا آپ یہ فرماوین کہ اسمین کیا ہی اور آپ مجکو کیون منع کرتے ہین جوگی نے عرض کی کہ اگر
آپ اس صندوقچی کو کھولیے گا بہت پریشان ہو جائیگا دل بیقرار ہو جائیگا اسوقت کچھ ہاتھ نہ آئیگا
شاہزادے نے کہا ای جوگی صاحب مین ضرور اس صندوقچے کو کھولونگا اور دیکھونگا جوگی نے
بہت منع کیا مگر شاہزادے نے نہ مانا صندوقچے کو کھولا نگاہ کی دیکھا ایک آئینہ غلاف مخمل مین رکھا
ہی شاہزادے نے اُس غلاف کو اُٹھایا جوگی نے کہا حضور اب بھی نہ ملاحظہ فرمایئے اسی صندوقچے
مین اس آئینے کو رکھدیجیے یہ آئینہ باعث غبار طبیعت ہوگا شاہزادے نے فرمایا اب تو مین صندوقچے
کو بھی کھول چکا اب اس آئینے کے دیکھے مجھے چین نہ آئیگا یہ کہکے اُس غلاف کو ہٹایا دیکھا ایک
تصویر کسی مہ جبین مہر تمکین کی اُسمین ہی گویا شیشے مین پری کو اُتارا ہی مگر صورت خوب ہی ہر دل کو
مرغوب ہی خوبصورتی مین یکتائے عالم کتنا زیبا ہی شاہزادے کی نگاہ جو تصویر پر پڑی تاب نظارہ
تصویر نہ لا سکے بیہوش ہو کے گر پڑے جوگی نے سنبھالا سر اپنے زانو پر رکھا لعل بن مرجان سے
مخاطب ہو کے کہا کہ ہم اسی وجہ سے منع کرتے تھے تمنے بیکار صندوقچہ شاہزادے کے ہاتھ مین
دیا بیٹھے بٹھائے دشمنون کو دیوانہ کیا اب شاہزادے کو قرار نہ آئیگا لعل بن مرجان نے کہا
جوگی صاحب مجھے کیا معلوم تھا کہ اس صندوقچے مین یہ قیامت ہی نہین مین اسکو یہان کیون لاتا
شاہزادے کو کیون دکھاتا خیر اب تو جو ہوا وہ ہوا شاہزادے کو ہوشیار کیجیے جوگی جیپال نے گلاب
و کیوڑا منگوایا لخلخہ بنایا شاہزادے کو سنگھایا بڑی دیر مین ہوش آیا مگر عجب حالت ہی لب پر کلمات
یاس و حسرت ہین جوگی نے تصویر چھپا دی تھی شاہزادے نے غش سے جیسے ہی آنکھ کھولی تصویر کو
ڈھونڈھنے لگے جب نہ پایا تو کسی سے کلام نہ کیا رونے لگے جان کھونے لگے جوگی جیپال نے
کہا کیون شاہزادۂ عالم مزاج کیسا ہی دشمنون پر کیا صدمہ گذرا ہی کیون گریہ فرماتے ہین آنسو بہاتے
ہین شاہزادے نے آہ سرد بھر کے کہا اور رونے لگے اور شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ✽ ای جیپال اسوقت دل قابو مین نہین ہی بیقراری حد سے گذری ہی
جی مین آتا ہی چیخین مار مار کے خوب روؤن یا گریبان چاک کر کے جنگل کی راہ لون حضرت قیس کی تربت

پر جاؤن مزار فرہاد کا پہلو بساؤن ان حضرات سے مشورہ کرون ماجراے عشق سنون ایک تو میرے دلکی یہ حالت تھی عجیب کیفیت تھی اُسپر طرہ یہ ہوا کہ کسی بیرحم نے تشفی قلب مضطر یعنے شبیہ حور پیکر کو بھی مجھسے جدا کیا بڑا ستم کیا مجھے قتل کر ڈالا للہ آپ لوگون سے جن صاحب نے وہ تصویر بے نظیر لی ہو وہ مجکو دیدین مین اُسے اپنے سینے سے لگاؤن حرز جان بناؤن اُسکے باعث سے کچھ دل کو تسکین ہوگی اضطراب کم ہو جائیگا کچھ کچھ دل مضطر کو قرار آئیگا جب جوگی جیپال نے دیکھا کہ شاہزادہ گوہر کلاہ بہت مضطر و پریشان ہین اور بے تصویر دیے ہوئے قرار نہ آئیگا چین نہ پائیگا مجبور ہو کے تصویر شاہزادے کے حوالے کر دی شاہزادہ اُس تصویر کے پاتے ہی نہایت خوش ہو گیا جلدی سے سینے پر رکھا اور ایسا بیخود تھا کہ بوسے عارض تصویر کے لینے لگا یہ بھی خیال نہ کیا کہ یہان کون کون بیٹھا ہی جوگی جیپال نے جب شاہزادے کو اسدرجہ بیقرار پایا ہاتھ جوڑ کے عرض کی ای شاہزادۂ والا قدر آپ سا عقلمند ایسی باتین کرے تو بالکل خلاف ہی آپ اس تصویر کو کیا تصور فرماتے ہین آپ یہ سمجھتے ہین کہ یہ کسکی شبیہ ہی یہ خیال آپ کا خام ہی تصویر ناتمام ہی کسی مصور نے اپنے ہاتھ کی قوت دکھائی ہی خیالی تصویر بنائی ہی اس تصویر کو الگ رکھیے ہوش کی باتین کیجیے اگر یہ کسی کی اصلی شبیہ ہوتی تو صاحب تصویر کا نام ضرور تحریر ہوتا شاہزادے نے کہا ای جوگی صاحب آپ مجکو سمجھاتے ہین بگڑی ہوئی بات کو بناتے ہین اگر یہی تھا تو آپ مجکو صندوقچے کے کھولنے سے کیون مانع ہوئے تھے اب آپ کو یہ ضرور بتانا ہوگا کہ صاحب تصویر کا نام کیا ہی جوگی نے عرض کی ای شاہزادۂ عالم مین جو کچھ آپ سے عرض کرتا ہون یہ بہت صحیح ہی آپ یقین فرمائین زیادہ بات نہ بڑھائین اس تصویر کی کچھ اصل نہین ہی محض خیالی تصویر ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی فقیر مجبور و لاچار ہی جو حق سمجھانے کا تھا عرض کر چکا اب دخل نہ دونگا اس بات مین نہ بولونگا جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے ہم لوگون سے رائے نہ لیجیے شاہزادے نے فرمایا جوگی صاحب آپ کو ضرور اس صاحب تصویر کا نام بتانا ہوگا بلکہ دیار محبوب تک پہونچانا ہوگا سواے آپ کے اس مقدمہ مین ہمارا کون کفیل ہوگا آپ ہی کی وجہ سے یہ امر انجام پائیگا مدعا میرے ہاتھ آئیگا اگر آپ اسکے افشا مین پہلوتہی کرینگے مین اپنی جان دونگا گناہ بے لذت اپنے سر لونگا اگر آپ کو مجھسے محبت ہوگی تو اس راز کو نہ چھپائیگا ضرور بتائیگا میری زندگی ہو جائیگی آپ کا ممنون احسان ہونگا یہ آپ کو بھی میری طبیعت سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ اب اس خیال کا میرے سر سے دور ہونا بہت مشکل ہی بلکہ ممکن نہین اب اگر آپ کو مجھسے محبت ہوگی ضرور میرے صدمہ و رنج کا خیال فرمائینگے نام و نشان اس محبوب جانی یار لاثانی کا بتائینگے اور اگر پوشیدہ کرینگے مجھے زندہ نہ پائینگے جب جوگی جیپال نے دیکھا کہ شاہزادہ اب کسی طرح قرار نہ پائیگا تو مجبور ہو کے کہا ای شہنشاہ گوہر کلاہ آپ نے اس فقیر کو بہت مجبور کر دیا یہ وہ شخص ہی کہ جس تک پہونچنا کسی طرح ممکن نہین اگر طلسم بھی فتح ہو جائے تو بھی یہ ہاتھ نہ آئے اس قتال عالم کو مرد سے نفرت ہی صورت دیکھنا تو بڑی بات ہی آواز تک سنا اسکے مشرب مین عیب ہی یہانتک مزاج مین احتیاط ہی کہ جس پھول کا نام مذکر ہی اُسکو اپنے باغ مین نہین رکھتی ہی آپ اسکے باغ تک بھی تشریف لیجائینگے تو یہ کیونکر آپ کے ہاتھ آئیگی

شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا آپ ہمکو اسکے باغ تک پہونچا دیجیے پھر خدا کو اختیار ہی جیسا ہماری قسمت
مین ہی ویسا ہوگا جوگی جیپال مرد سن رسیدہ تجربہ کار جہاندیدہ ہی اور شاہزادے کا دوست صادق
ہی اپنے دل مین سوچا کہ اگر ابھی شاہزادے کو اُسکے باغ تک پہونچا دیا تو فتاحی طلسم مین خلل پڑجائیگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے شاہزادے سے اس طلسم کو فتح کرالین پھر جو کچھ ہوگا وہ کیا جائیگا یہ سوچ کے
جوگی جیپال نے کہا کہ شاہزادۂ عالم جبتک آتشبار جادو کو قتل نہ کیجیے گا تب تک کچھ خلاصہ کیفیت
اسکی نہ معلوم ہوگی اور مل جانا اس محبوب کا فتح طلسم پر موقوف ہی جب طلسم فتح ہوگا تو اسکے باغ
تک رسائی ہوگی وہان بھی چند ساحرون سے مقابلہ ہوگا اُنکو قتل کیجیے گا تب اس محبوب کو خبر ہوگی
اور آپ تک آئیگا بہت مکر پھیلائیگا جب سب سے خدا آپ کو نجات دیگا تب یہ حاضر خدمت ہوگا آپکا عشق
قبول کرے گا پھر آپ کو اختیار ہی شاہزادے نے کہا ای جوگی جیپال اس حور خصال کا نام تو بتاؤ
کہ اسکا نام کیا ہی اور کون ہی جوگی نے کہا حضور نام اس قتال عالم کا ملکہ تمکین ابرو کمان ہی یہ دختر
بلند اختر ہی تاریک چہار چشم کی جو بھیا اس طلسم مین خدائی کرتا ہی شاہزادہ نام سنکر اور زیادہ
بیقرار ہوا فرمایا ای جیپال نیک خصال اب جلد کوئی تدبیر ایسی کرو کہ رسائی اس محبوب تک ہو جوگی
نے عرض کی کہ حضور یہان سے مرحلہ آتشبار پر تشریف لیچلین اور اُس مکار کو قتل کرین آگے
راہ کھلے پھر جیسا ہوگا وہ دیکھا جائیگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا کہ ای جیپال مرحلۂ آتشبار
یہان سے کتنی دور ہی اور وہان کی کیا کیفیت ہی جوگی نے عرض کی حضور وہ مرحلہ تو بہت نزدیک ہی
لیکن کیفیت وہان کی اگر مین عرض کرونگا تو حضور یقین نہ لائینگے مجھے جھوٹا بنائینگے وہان کے
ایسے عجائبات ہین کہ عقل کام نہین کرتی ہی جو بات ہی وہ خلاف عقل ہی پہلے تو ایک پہاڑ ملتا ہی اور پہاڑ
کے نیچے دور تک ایک جنگل بہت وسیع ہی دن بھر تو اُس جنگل مین خاک اُڑتی ہی اور رات کو نار جلتی ہی شب
پھر ایک دریاے ذخارہ ناپیدا کنار موجزن رہتا ہی کسیکی مجال نہین ہی جو رات کو بے تاؤ اُس صحرا مین
جا سکے اور جب اُس صحرا سے گذر جائے اور پہاڑ پر چڑھے تو وہان کے عجائبات دیکھنے سے تعلق
رکھتے ہین عقل کام نہین کرتی انشاءاللہ اب حضور وہین تشریف لیجائینگے سب ملاحظہ فرمالینگے شاہزادے
نے فرمایا کہ ای جیپال جب آتشبار جادو قتل ہو جائیگا تو سب پانی خشک ہو جائیگا راہ دیار محبوب
کی کھل جائیگی جوگی نے عرض کی حضور پانی تو اُسکے مرنے سے البتہ خشک ہو جائیگا مگر راہ دیار محبوب
کی بے طلسم کے توڑے نہین کھلیگی شاہزادۂ گوہر کلاہ یہ سنکر خاموش ہو رہا جوگی جیپال نے عرض
کی اب حضور بہت تردد نہ فرمائین انشاءاللہ بہت جلد آپکی تمنا برآئیگی جو آرزو ہی وہ نکل جائیگی
چندے دلپر جبر کیجیے کیونکہ طلسم کی فتاحی درپیش ہی اگر اس اثنا مین دل کو نہ سنبھالیے گا تو کہین دھوکھا
کھا جائیگا اور عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ ابھی اس کام کو استقلال سے انجام دے لیجے جب طلسم
فتح ہو جائیگا آپ راستہ نکل آئیگا شاہزادے نے فرمایا ای جیپال اب یہ بتاؤ کہ طرف مرحلۂ آتشبار جادو
کے کب چلین اور کیونکر چلین جوگی نے عرض کی آج کی شب یہان قیام کیجیے صبح کو یہان سے کوچ فرمائیے
بلکہ میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ لوح ملاحظہ کیجیے جو کچھ لوح خبر دے وہ کیجیے شہنشاہ نے
اسوقت تو لوح کا دیکھنا موقوف رکھا جب صبح کو بعد ادائے فریضۂ سحر لوح ملاحظہ

فرمائی نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم اگر خدا اپنا فضل کرے اور موسیقار جادو قتل ہو تو طرف
مرحلہ آتشبار جادو کے جانا ضرور ہی لیکن لازم یہ ہی کہ فوراً کوچ کرے اور بے لوح دیکھے کوئی
کام نہ کرے اور مکر سے ساحران غدار کے بچے مگر شرط یہ ہی کہ تنہا ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے جوگی
جیپال سے کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہی کہ فوراً یہان سے جائے مگر شرط یہ ہی کہ طلسم کشا تنہا ہو کوئی ہمراہ
نہ جائے مکارون سے بچے کوئی کام بے لوح دیکھے نہ کرے جوگی جیپال نے کہا آپ علی الصباح
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے تشریف لیجائیے انشاء اللہ خدا آپ کی مدد کریگا اور بخیال تنہائی نہ گھبرائیگا
اور غلام کو ہر وقت اپنی خدمت مین تصور فرمائیے گا مین ہر وقت آپکی کیفیت یہان دریافت کرتا رہونگا
جب دشمنون پر کوئی وقت سخت ہوگا اپنے کو ضرور پہونچاؤنگا ہر بات مین لوح ملاحظہ فرمائیے گا بے
لوح دیکھے کوئی کام نہ کیجیے گا اگر کوئی کسی دوست کی صورت بنکے لوح مانگے تو ہرگز نہ دیجیے گا
اور آپ خود ماشاء اللہ عاقل و ہوشیار مرد شجاع و تجربہ کار ہین مگر احتیاطاً غلام نے عرض کر دیا
ان امور کا خیال رکھیے گا شاہزادے نے کہا ای جیپال نیک خصال تم خاطر جمع رکھو مجھسے کوئی
امر خلاف نہوگا اگر فضل خدا شامل حال ہی تو بعد فتح مرحلۂ آتشبار جادو صحیح و سلامت تم سب سے
ملینگے جوگی جیپال نے کہا مجھے امید قوی ہی لعل بن مرجان نے کہا ای آقائے نامدار اگر مین
آپ کے ہمراہ چلون تو کوئی حرج تو نہین ہی جوگی جیپال نے کہا طلسم کشا کو بقصد مقابلہ تنہا ہی جانا
چاہیے یہی دستور ہی شب بھر تو یہ باتین رہین صبح کو شہنشاہ گوہر کلاہ سب سے رخصت ہوکے
طرف مرحلہ آتشبار جادو کے روانہ ہوئے

مگر اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب امیر ثانی کو کل کیفیت سے آگاہی ہوئی تو صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ ای جمشید ثانی آب
قصد میرا یہ ہی کہ مین بھی کسی طرح سے مدد شہنشاہ گوہر کلاہ کی کرون اور انکا شریک ہون کیونکہ
یہ معاملہ طلسم ہی اور وہ شیر غرا شجاعت مین کسی کی حقیقت نہین سمجھتا ہی ایسا نہو کہ ساحران غدار
کے ہاتھ سے کچھ گزند پہونچے جمشید ثانی نے عرض کی حضور آپ خاطر جمع رکھین مین امید کرتا
ہون کہ اب شاہزادہ بفتح فیروزی واپس آئیگا کیونکہ جوگی جیپال شریک حال ہوا ہی اور وہ مرد
دانا ہی بہت بڑا ساحر ہی علم فقیری مین بھی کمال حاصل ہی تمام طلسم مین اسکا شہرہ ہی علاوہ اسکے
دبیر ہفت زبان جب قید سے رہائی پائیگا تو ضرور تمام طلسم کو درہم و برہم کر دیگا صاحبقران
نے فرمایا کہ ای جمشید ثانی جوگی جیپال کون ہی اور دبیر ہفت زبان کن صاحب کا نام
ہی جمشید ثانی نے عرض کی جوگی جیپال شہنشاہ گوہر کلاہ کا بہت بڑا دوست واقف کار
عجائبات طلسم سے ہی ابھی شریک ہوا ہی اور دبیر ہفت زبان ایک مرد عاقل تھا شاہزادہ
وہان تشریف لے گیا اسکی دختر بلند اختر روے زیبا شہنشاہ گوہر کلاہ پر فریفتہ ہوئی اور پھر
دبیر ہفت زبان نے ایک مقام پر شاہزادے کی مدد کی یہ حال کھل گیا مقابلہ تو اس سے
کوئی بھی نہین کر سکتا تھا تاریک چہار چشم نے اسکو حیلے سے گرفتار کرکے ایک مقام تاریک
و تنگ مین قید کر دیا ہی سینے پر اس مرد دیندار کے ایک سنگ گران رکھا ہی گلے مین ایک طوق

اسقدر بھاری پہنایا ہی کہ جسکی وجہ سے کلام کرنا دشوار ہی اور علاوہ اُسکے لب اُس باادب کے ٹانک دیے ہین تاکوئی عمل پڑھ نہ سکے اور اُسکی تمام ریاست کو تباہ و برباد کردیا ہی سب لوگون کو قتل کرڈالا ایک کو زندہ نہ چھوڑا یہانتک کہ دختر نیک اختر اُسکی جو شید اے حال شہنشاہ تھی اُسکا بھی پتہ نہین ہی کہ کیا ہوگئی جب شہنشاہ گوہر کلاہ اُسکی خبر پائینگے غم سے اپنی عجیب حالت بنائینگے کوشش رہائی دبیر ہفت زبان ضرور کرینگے غافل نہ رہینگے امیر نے کہا ای جمشید ثانی اگر ہوسکے تو ہمکو وہانتک پہونچا دو کہ جہان دبیر ہفت زبان قید ہی ہم اُس مرد دیندار کو رہا کرینگے جس طرح بن پڑیگا لڑ بھڑ کر اُسے قید خانے سے نکال لائینگے جمشید ثانی نے عرض کی حضور وہانتک بشر کا مقدور نہین جو جاسکے تاریک چہار چشم نے بڑے بڑے انتظام راہ مین کیے ہین جب اُنکو بھی طی کر جاے تو مقام قید دبیر ہفت زبان مین نہین پہونچ سکتا ہی صرف ایک غبار سا معلوم ہوتا ہی ہم مین اتنی قدرت نہین ہی جو اُس غبار کو بر طرف کرین اور مقام قید ظاہر ہو امیر نے فرمایا ای جمشید ثانی خدا مالک ہی تم مجھے لیچلو جیسا مناسب وقت ہوگا کرینگے اور اُس مرد دیندار کو قید الم سے رہا کرکے شہنشاہ گوہر کلاہ کی مدد کو روانہ کرینگے پھر خود بھی تمام لشکر اپنے ہمراہ لیکر براے مدد شہنشاہ گوہر کلاہ جائینگے اور اُس شہر کو ہر ایک آفت سے بچائینگے امیر نے جو یہ گفتگو کی تو جمشید ثانی نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی تعمیل حکم منظور ہی زیادہ عذر کیا ضرور ہی اگر آپکا ارادہ مستحکم ہی تو مع لشکر ظفر اثر تشریف لیچلیے امیر نے منظور کیا اور اُسی وقت حکم دیا کہ غازیان تہور شعار اسباب سفر درست کرین ہمارا قصد ہی کہ کل یہان سے کوچ کرینگے طرف زندانخانے کے چلینگے یہ حکم قضا شیم سنکر ہر ایک دلاور درستئ اسباب سفر مین مصروف ہوا شب بھر طیاری کی اطاعت باری کی صبح کو امیر ثانی نے بعد فراغت نماز جمشید ثانی کو طلب فرمایا کہا ای جمشید ثانی یہ وقت براے روانگی بہت مناسب ہی اور لشکر بھی چلنے پر آمادہ ہی بہتر ہوگا اگر اسوقت روانہ ہو جائین جمشید ثانی نے بھی امیر ثانی کے کلام کی تائید کی اُسی وقت صاحبقران زمان مع فوج گران ہمراہ جمشید ثانی روانہ ہوا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب مختصر کیفیت مہتر لعل بن مرجان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو تلاش کرتے ہوئے جاتے تھے جب دن تمام ہوا تو ایک درخت کے قریب پہونچے درخت بہت گنجان تھا لعل بن مرجان نے خیال کیا کہ آجکی شب اس درخت پر بسر کرون اگر زمین پر بیٹھون تو کیا عجب ہی کوئی جانور صحرائی آکر تکلیف پہونچائے یہ خیال کرکے اُس درخت پر چڑھ گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک سناٹا اُس صحرا مین ہوا لعل بن مرجان خائف ہو کر چپ ورا سمت دیکھنے لگا دیکھا ایک سمت سے ایک ساحر عجیب شیر پر سوار ہاتھ مین مشعل سحر لیے ہوئے چلا آتا ہی لعل بن مرجان نے اپنی شکل رنگ و روغن عیاری کا نکال کے ایک حسین عورت کی بنائی اتنے عرصے مین وہ ساحر بھی اُس درخت کے قریب آیا درخت کے نیچے بیٹھ کے تھوڑی زمین کھودی ایک صندوقچہ جھولی سے نکال کے اُس گڑھے مین دفن کیا اور جسطرف سے آیا تھا اُسی جانب راہ لی اُسکے جانے کے بعد لعل بن مرجان درخت سے نیچے اُترا زمین سے

اُس صندوقچے کو نکالا ۔ کے کھولا جیسے ہی صندوقچے کو کھولا آنکھیں جھپک گئیں لعل بن مرجان نے دیکھا کہ
ایک تختی الماس کی اور ایک مہرہ یاقوت سرخ کا اور ایک بازو بند اُس صندوقچے مین ہی تختی پر بغور جو نگاہ کی تو معلوم
ہوا کچھ تحریر ہی درخت کے نیچے سے ہٹ آیا روشنی ماہ مین بغور دیکھا اُس تختی پر لکھا تھا کہ ہذا لوح طلسم
بہارستان سلیمانی لعل بن مرجان کو خوشی تو حاصل ہوئی مگر فوراً خیال آیا کہ نہین معلوم شہنشاہ گوہر کلاہ
پر کیا گذری جو لوح اس ساحر کے ہاتھ آئی یہ خیال جو آیا لعل بن مرجان بیتاب ہو گیا اُسیوقت اُس صحرا
سے روانہ ہوا خوف سحر تو جاتا رہا تھا اور مہرہ و بازو بند پاس ہونے سے یہ بھی خیال تھا کہ کوئی جانور صحرائی
گزند نہین پہونچا سکیگا لعل بن مرجان تین روز برابر طی مراحل و قطع منازل کرتا ہوا چلا گیا اگر کہین کوئی درخت
سایہ دار ملا بھی تو بوجہ عجلت ٹھہرنا مناسب نہ جانا تیسرے روز قریب ایک کوہ کے پہونچا چونکہ بہت پریشان
تھا آگے نہ بڑھا گیا اُسی کوہ کے قریب جا کر ٹھہر گیا سامنے ایک چشمۂ آب تھا وہان جا کر پانی پیا ہاتھ منھ
دھو کر چاہا کہ ذرا دیر دم لے لون کہ سامنے سے گرد اُڑی لعل بن مرجان ادھر متوجہ ہوا جب دامن
گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا ایک لشکر آتا ہی لعل بن مرجان نے بخوف اپنی صورت تبدیل کی لشکر کی سیر
دیکھنے کو آگے بڑھا جب لشکر کے قریب پہونچگیا تو دیکھا صاحبقران زمان بصد شوکت و شان پشت
اسپ پر سوار اور جملہ سردار ہمراہ رکاب شکار کرتے ہوئے چلے آتے ہین لعل بن مرجان رو دیا
صاحبقران کو دیکھکر بہت خوش ہوا قریب جا کر سلام کیا صاحبقران نے پوچھا ای لعل بن مرجان
شہنشاہ گوہر کلاہ کی کیفیت بیان کرو کہ وہ شیر بیشۂ جرأت کہان ہی لعل بن مرجان نے عرض کی
حضور مجھکو کیفیت آقاے نامدار کی نہین معلوم ہان ایک امر حضور سے عرض کرنا ضرور ہی جسکی وجہ سے
قلب مین ناسور ہی صاحبقران نے فرمایا ای مہتر لعل جلد کہو دیر نہ کرو لعل بن مرجان نے کل کیفیت
ساحر کے آنے کی اور لوح پانے کی بیان کی صاحبقران نے لوح طلب کی لعل بن مرجان نے صرف
لوح حوالے کی اور مہرہ وغیرہ نہ دیا جب صاحبقران نے لوح کو دیکھا تو جمشید ثانی سے متوجہ ہو کر
فرمایا کہ ای جمشید ثانی نہین معلوم اُس شیر پر کیا گذری اور لوح اُس ساحر کو کیونکر ملی اور اب کس حال
مین ہی جمشید نے از روے نجوم صاحبقران سے کیفیت شہنشاہ بیان کی کہ یا صاحبقران شہنشاہ ایک
صحراے وحشت ناک مین بیہوش پڑے ہین اگر کل تک ہم لوگ وہان نہ جائینگے تو پھر شاہزادے کو زندہ
نہ پائینگے صاحبقران نے جو یہ کیفیت جمشید ثانی سے سنی لوح تو لعل بن مرجان کے حوالے کی
اور فرمایا کہ ای لعل بن مرجان اب تمکو اختیار ہی چاہے ہمارے ہمراہ اپنے آقا کے پاس چلو یا تنہا
جاؤ اگر تمھین یہ امید ہووے کہ ہمسے پیشتر پہونچ جاؤ گے تو الگ جاؤ ورنہ ہمارے ساتھ رہو لعل نے
منظور کیا ہمراہ لشکر صاحبقران ہوا جمشید ثانی راہ بتاتا ہوا بہ تعجیل تمام صاحبقران کو دوسرے
روز علے الصباح اُس صحرا مین لایا جب سرحد صحرا مین داخل ہوئے تو جمشید ثانی نے عرض کی یا امیر
اسی صحرا مین تلاش کرائیے شہنشاہ گوہر کلاہ کا پتہ ملیگا صاحبقران نے لعل بن مرجان سے فرمایا
کہ تمھارے آقاے نامدار اسی صحرا مین ہین جلد تلاش کرو جہان ملین پیشتر لوح گلے مین ڈال دینا پھر بازو بند
باندھنا مہرہ جسم سے مس کرنا اُنکو فوراً ہوش آ جائیگا لعل تلاش کرتا ہوا شاہزادے کو جنگل کیطرف
روانہ ہوا قریب دوپہر ایک نشیب کے قریب پہونچا چاہتا ہی کہ کسی درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھ کے

دم لون کہ نشیب کی طرف نگاہ کی دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ ریگ گرم پر تابش آفتاب مین پڑے ہین حس و
حرکت جسم مین نہین معلوم ہوتی آمد و شد نفس بند ہی لعل بن مرجان سمجھا کہ آقا مین دم باقی نہین ہی عرصہ
ہو گیا روح نے مفارقت کی اگر پیشتر سے یہان پہونچ جاتے تو آقا کو زندہ پاتے یہ خیال کر کے روتا ہوا
اُس نشیب کے جانب چلا جب نشیب مین پہونچا اور نگاہ قائم ہوئی تو سینے پر ہاتھ رکھنے سے معلوم
ہوا کہ ابھی قدرے جان جسم ناتوان مین باقی ہی لعل بن مرجان نے خوش ہو کر لوح گلے مین ڈالی
شہنشاہ گوہر کلاہ نے آنکھ کھولی نام خدا لیکر اُٹھ بیٹھے لعل بن مرجان نے جھک کے سلام کیا
شہنشاہ گوہر کلاہ نے گلے سے لگا لیا اور کہا ای لعل بن مرجان کیا کار نمایان کیا مرنے سے بچا لیا
لعل بن مرجان نے عرض کی حضور صاحبقران ثانی آپ کی تلاش مین اس صحرا مین تشریف لائے ہین
جمشید ثانی اُنکے ہمراہ ہی اگر مناسب وقت ہو تو اُنسے بھی مل لیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے خوش ہو کر
کہا ای لعل بن مرجان مین خود چاہتا تھا کہ کسی صورت سے قدمبوسی صاحبقران زمان کی نصیب ہو
رنج دور راحت قریب ہو جلد یہان سے چلو یہ کہکر شہنشاہ گوہر کلاہ اُس مقام سے اُٹھے لعل بن
مرجان کے ہمراہ ہوئے صاحبقران ثانی کو تلاش کرتے ہوئے چلے جب دو چار کوس راہ طے کی
نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے لعل بن مرجان سے فرمایا کہ معلوم ہوتا
ہی لشکر صاحبقران اس طرف آتا ہی کہ سامنے سے لشکر ظفر اثر صاحبقران زمان ظاہر ہوا شہنشاہ
نے دیکھا کہ صاحبقران ثانی بصد شوکت و شان مرکب بادرفتار پر سوار ہمراہ سرداران جرار نوبت
نقارے بجاتے شان و عظمت دکھاتے چلے آتے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوئے اپنے
مقام سے بتعجیل تمام بڑھکر صاحبقران ثانی کے مرکب کے قریب آئے سلام کر کے قدمبوسی کو جھکے
صاحبقران ثانی نے گلے سے لگا لیا بہت کچھ تعریف و توصیف کی شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی
کہ حضور اس خاکسار نے دامن ہمت اسوقت تک ہاتھ سے نہین چھوڑا ہی کسی معرکہ سے منھ نہین موڑا
ہی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہی تو اس طلسم کو فتح کرتا ہون صاحبقران ثانی نے فرمایا مجھے تمھاری
ذات سے امید قوی ہی اور اگر یہ امید نہ ہوتی تو اس مہم عظیم کے سر کرنے کو تمھین کیون مقرر کرتا مگر ای شیر بیشۂ
دلاوری و ای ہزبر میدان صفدری یہ معرکہ طلسم ہی جو کام کرنا بہت سمجھ کے کرنا کہین دھوکھا نہ کھا جانا اول
تو تم خود ہوشیار ہو و لاور ہو جرار ہو میرے سمجھانے کی ضرورت نہین زیادہ تاکید کی حاجت نہین لیکن تمھارے
دعوے جرأت سے خوف معلوم ہوتا ہی کہ جوش جرأت مین دشمنون پر کوئی مصیبت نہ آ جائے گو مین تمھاری
مدد کے لیے ہمراہ ہون لیکن تم طلسم کشا ہو تمھارے واسطے بہت دقتین پیش آئینگی وہ سوائے تمھارے
دوسرے کی مدد سے آسان نہونگی اور مجھے جمشید ثانی کی زبانی معلوم ہوا ہی کہ یہ مرحلہ آتشبار جادو
بہت مقام سخت ہی اگر فضل خدا سے یہ در بند لوٹے تو طلسم کی قوت مین کمی واقع ہو جائے فتح کرنا بہت
آسان ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا کہ آپ از راہ بزرگی جو فرماتے ہین بہت بجا و درست ہی مجھے
خود ایسے امور کا خیال رہا ہمیشہ احتیاط ہر کام مین کی یقین ہی آپ نے لوحدار جادو کا ماجرا سنا ہو گا علاوہ
اسکے اور جسقدر معرکے اس طلسم مین واقع ہوئے لیکن فضل ایزد متعال اور حضور کے اقبال سے سبکو
فتح کیا اور یہی ارادہ ہی میرے نزدیک تو حضور تکلیف نہ فرمائین میرے حق مین دعا کرین یہ سب مرحلہ جات

فتح ہو جائینگے صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ ای دلاور مین نے سنا ہی کہ اس طلسم مین تمھارا ایک دوست
خیر اندیش دبیر ہفت زبان بھی ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی حضور وہ بڑا مرد کامل ہی مگر نہین معلوم
کیا باعث ہی جو بہت دنون سے ملاقات کا اتفاق نہین ہوا اُس سے ملاقات نہونا خالی از علت نہین ہی
شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو یہ کیفیت بیان کی یاد محبوب مین بیقرار ہو گئے دختر دبیر ہفت زبان کی یاد
نے دل کو بیتاب کر دیا مگر بلحاظ صاحبقران ثانی شہنشاہ گوہر کلاہ نے ضبط کیا مختصر باتین کر کے
عرض کی کہ مین مناسب جانتا ہون کہ آج شب کو اسی جا مقام فرمایئے صبح کو جسطرف لوح خبر دیگی روانہ
ہونگے صاحبقران ثانی نے بھی اس بات کو پسند کیا مگر کیفیت چہرۂ شہنشاہ دیکھکر بہت متحیر ہوئے
کہ ابھی تو نہایت خوشی خوشی مجھسے باتین کر رہے تھے یا دفعتاً ایسی کیفیت ہو گئی کہ چہرے پہ زردی چھا گئی
آنکھون مین تری آگئی بہکی بہکی باتین کرنے لگے ٹھنڈھی سانسین بھرنے لگے صاحبقران ثانی نے
جو یہ حالت شہنشاہ گوہر کلاہ کی دیکھی نہایت حیرت ہوئی جمشید ثانی نے چپکے سے عرض کی حضور
غلام نے جو کچھ عرض کیا تھا آپ نے ملاحظہ فرمایا شہنشاہ گوہر کلاہ کی یہ حالت یک بیک کیون ہو گئی
صاحبقران ثانی نے کہا مجکو تمھارے کہنے کا مطلق خیال نہین ہی جلد آگاہ کرو جمشید ثانی نے عرض
کی حضور شہنشاہ گوہر کلاہ شیدائے جمال جہان آرائے دختر دبیر ہفت زبان ہین آپ نے جو
دبیر ہفت زبان کا اسوقت نام لیا شہنشاہ گوہر کلاہ کو یاد اُس سرو باغ حسن و جمال کی آئی آپکے
لحاظ سے اور تو کچھ نہ کہہ سکے باتون کو مختصر کر کے یہ کہدیا کہ آجکی شب یہین مقام فرمایئے صبح کو جو کچھ ہوگا وہ
سمجھا جائیگا صاحبقران ثانی نے جواب دیا کہ ای جمشید اب تمھاری کیا رائے ہی مین کیفیت خود
ظاہر کرون اس راز سے شاہزادے کو ماہر کرون کوئی خرابی کی شکل تو ظہور پذیر نہو گی جمشید ثانی
نے عرض کی آپ کو اختیار ہی کوئی برائی تو نہین ہی بلکہ میرے نزدیک اس بات کا ظاہر کر دینا مناسب وقت
ہی کیونکہ شاہزادہ صاحب لوح ہی اور کیفیت دبیر ہفت زبان سنکر ضرور تلاش مین روانہ ہوگا مین
وہان پہونچا دونگا ببرکت لوح دبیر ہفت زبان کو شاہزادہ رہا کر لیگا اور اُسکے رہا ہونے سے
بڑی مدد حاصل ہو گی وہ رہا ہوتے ہی تمام طلسم کو درہم و برہم کر دیگا صاحبقران ثانی نے کہا مین
ابھی اس بات کو شہنشاہ گوہر کلاہ سے بیان کرتا ہون جمشید ثانی نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین
اچھی طور سے شاہزادے سے یہ کیفیت بیان کرون اور سب پتے خلاصہ کرون آپ لشکر کو حکم دین
کہ ملازمان جانباز بارگاہ مین استادہ کرین صاحبقران ثانی یہ سنکر طرف سرداران کے
متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آج شب کو اسی صحرا مین قیام کرینگے صبح کو جس طرف شہنشاہ گوہر کلاہ کی
رائے ہو گی روانہ ہونگے لشکر ظفر اثر یہ حکم پاکر مصروف انتظام قیام ہوا یہان جمشید ثانی نے شہنشاہ
سے ایسی تقریر دلپذیر کی کہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے کل واقعہ خود بیان کر دیا جب جمشید ثانی کل واقعہ
زبانی شہنشاہ گوہر کلاہ کی سن چکا تو ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور دبیر ہفت زبان کو لوگون نے
جعلسازی سے قید کر لیا ہی اور اُسکی ریاست کو تباہ و برباد کر ڈالا شاہزادے نے جو یہ خبر وحشت اثر
سنی گھبرا کے پوچھا ای جمشید ثانی کچھ کیفیت اُس یار جانی محبوب لاثانی کی بھی معلوم ہی جمشید ثانی نے
عرض کی خداوند مین نے بہت کچھ کوشش کی مگر پتہ اُس نامدار دیار حسن و جمال کا نہین پایا خدا جانے

کیا ہوئی کون لیگیا شاہزادے نے جو یہ کیفیت سنی بہت متردد ہوا دل سے آہ سرد کھینچکر کہا **نظم**

چہ امکان است تنہائی زمن آن یار تنہا را	کہ باخود برد آغوش وداع موج دریا را	بقربان سر غیبان مردن ہوش این مردم
بلاگردان شود دنیا فراموشان عقبی را	زتشویش سیہ بختان بود جمعیت عالم	شکست مومیائی مید ہد پیوند اعضا را
دل شوریدہ ام خواہد از ان سنگ عدم دستے	کر از ہمسائگی این شہر دارد ننگ صحرا را	شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو بقرار

ہوکے یہ اشعار پڑھے جمشید ثانی کی بھی آنکھون مین آنسو بھر آئے چونکہ مرد سنجیدہ کار آزمودہ وجہاندیدہ تھا شاہزادے کو سمجھانے لگا بگڑی ہوئی بات کو بنانے لگا عرض کی حضور اسقدر کیون صدمہ کرتے ہین اگر منظور الٰہی ہی تو وہ یوسف گم گشتہ پھر ملیگا آرزوے دلی برآئیگی مراد حاصل ہوگی تسکین دل ہوگی اُسکی فکر کرینگے جسطرح سے بن پڑیگا پتہ اُسکا لگائینگے جہان ملیگا اُسکو ڈھونڈھ کے لائینگے مگر اب آپ کو دبیر ہفت زبان کی رہائی کی فکر مین جانا ضرور ہی جب اُس مرد عاقل کو رہا کیجیے گا تو وہ سب کام بتادیگا اُس محبوب مطلوب کو بھی آپ سے ملادیگا شاہزادے نے فرمایا ای جمشید ثانی مین تلاش مقام قید دبیر ہفت زبان مین کسطرف جاؤن کیونکر اُس مرد بزرگ کا پتہ پاؤن جمشید ثانی نے جواب دیا کہ مین آپ کو وہان پہونچادونگا سب پتہ بتادونگا مگر ای شہنشاہ وہان کے عجائبات سے بچنا اور بجرأت اُس مہم عظیم کو فتح کرنا آپ کی جرأت کا کام ہی جہانتک ممکن ہو صبر کیجیگا احتیاط ہر کام مین واجب و لازم جانیے گا وہان تاریک چہار چشم نے بڑے بڑے ساحران غدار براے حفاظت زندانخانہ مقرر کیے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا ای جمشید ثانی مجھے کمال تعجب ہی کہ اُس مرد کامل کو اتنے بڑے زبردست عاقل کو ان ساحران مکار نے کیونکر گرفتار کرلیا اُسنے کچھ تدبیر نہ کی اور اب اگر وہ قید بھی ہی تو کوئی بات ایسی نہین پیدا کرسکتا ہی جو باعث رہائی ہوجاے جمشید ثانی نے جواب دیا کہ ای شہنشاہ گوہر کلاہ اُسکو دغا سے لوگون نے گرفتار کرلیا اب قید مین اُسپر اتنی سختی ہی کہ کوئی تدبیر اُس سے ہو نہین سکتی اول تو لب اُسکے ٹانک دیے ہین کہ کوئی اسم پڑھ نہ سکے دوسرے گلے مین ایک طوق خاردار پہنایا ہی جسکی وجہ سے وہ حس و حرکت بھی نہین کرسکتا ہی جسطرف گردن پھراتا ہی خار طوق تکلیف دیتے ہین سینے پر ایک سنگ گران رکھا ہی ہر طرح اُس کو مجبور کردیا ہی تاریک چہار چشم اُسکو زندہ نہ رہنے دیگا ضرور قتل کرڈالیگا آپ جلد یہان سے روانہ ہوجیے بموجب احکام لوح کام کیجیے شاہزادہ یہ سنکر دنگ ہوگیا بڑی دیر تک افسوس کرتا رہا جمشید نے عرض کی اب مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران ثانی کی بارگاہ مین تشریف لائیے وہان اور صلاح بھی اس امر کے متعلق ہوگی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا مین بھی تمھارے ہمراہ بارگاہ صاحبقران مین چلتا ہون جمشید ثانی اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور لعل بن مرجان بارگاہ صاحبقران مین آئے صاحبقران ثانی نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو جو بدرجۂ کمال غمگین و ملول پایا بہت کچھ تشفی دے کر فرمایا ای نور نظر اسقدر تشویش کرنے کی کیا ضرورت ہی انشاء اللہ مراد دلی حاصل ہوگی اور مین خود بھی تمھارے ہمراہ فکر رہائی دبیر ہفت زبان مین چلونگا جسطرح بن پڑیگا اُس مرد بزرگ کو رہا کرونگا خاطر جمع رکھو رنج نہ کرو شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی آپ کے تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہی ان ساحران غدار کی سرکوبی کو غلام کافی ہی وہان پہونچکر آفت برپا کردونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا مجھے

بچکر کہان جائینگے امان نہ پائینگے دبیر ہفت زبان کو رہا کرونگا پھر آکر انشاءاللہ قدمبوس ہونگا صبح کو مجھے اجازت مرحمت ہو وہاکا اب بھی امیدوار ہون صاحبقران نے جمشید ثانی کی طرف دیکھا جمشید ثانی نے عرض کی کہ ای شہنشاہ بے فتح ہوئے طلسم یعنے مرحلۂ آتشبار جادو کے وہانتک رسائی مشکل ہی پیشتر اسکی فتح کی تدبیر کیجیے پھر وہان تشریف لیجائیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا کہ یہ کیا بڑی بات ہی مین اس دربند کو بھی بفضل الٰہی فتح کرونگا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین آخر کار سب سردار صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر اپنی اپنی بارگاہون مین گئے شہنشاہ گوہر کلاہ بھی رخصت ہوکر آئے بعد فراغت طعام بستر خواب پر گئے مگر یاد دختر دبیر ہفت زبان مین نیند کیونکر آتی تڑپ تڑپ کے وہ رات بسر کی بوقت صبح بعد فراغت نماز شہنشاہ گوہر کلاہ نے لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ ای طلسم کشا اگر اس صحرا تک رسائی ہو تو لازم ہی جانب کوہ عقیق جاکر چشمۂ عقیق نگار پر ماہیان جادو کو قتل کرے جب وہ قتل ہوگی تو آتشبار جادو خود برائے مقابلہ آئیگا اُسکو بھی جسطرح بن پڑے قتل کرے یہ دربند ٹوٹ جائیگا راستہ کھلیگا منزل مقصود تک بخیر و خوبی پہونچیگا مگر وجہ یہ ہی کہ عجائبات سے ساحرون کے بچے اُنکے دام مکر مین نہ پھنسے شہنشاہ گوہر کلاہ اس مضمون کو ملاحظہ فرما کے خدمت صاحبقران ثانی مین آئے کل کیفیت بیان فرمائی دست ادب جوڑ کے رخصت طلب کی صاحبقران نے گلے سے لگایا رخصت دی شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت و جاہ جانب چشمۂ عقیق روانہ ہوئے لوح کے دیکھنے سے پتہ تو بخوبی معلوم ہوگیا تھا اُسی طرف چلے لعل بن مرجان نے بہت بہت کہا کہ ای شہریار مجھے بھی ہمراہ لیتے چلیئے مگر شہنشاہ نے منظور نہ کیا لعل بن مرجان کو لشکر مین چھوڑا تنہا روانہ ہوئے انکے جانے کے بعد جمشید ثانی نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ حضور یہ مقام بہت سخت ہی مین بھی اجازت طلب ہون کہ برائے مدد شہنشاہ گوہر کلاہ جاؤن اور حضور سے امیدوار ہون کہ مع لشکر ظفر اثر آپ بھی کوچ و مقام کرتے ہوئے جانب کوہ عقیق نگار تشریف لائیے وہان بڑے معرکے ہونگے بہت سے ساحر لڑینگے پہلے ماہیان جادو سے مقابلہ ہوگا وہ آفت کی ساحرہ ہی بہت عرصہ ہوا کہ اُسنے اپنا مکان زیر چشمۂ عقیق نگار بنایا ہی وہین رہتی ہی اگر کسی وقت جی چاہا تو باہر نکلکر سبزہ زار کی سیر کی مگر اُسکے ملازم جو برائے نگہبانی پھرا کرتے ہین سب مکار و غدار ہین جسوقت شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھینگے ضرور اپنے دام مکر مین پھنسائینگے اور حضور سے بھی تاکیداً عرض کرتا ہون کہ آپ بھی وہان بہت ہوشیاری سے تشریف لیجائیگا صاحبقران زمان نے فرمایا ای جمشید ثانی تم روانہ ہو مین بھی تمہارے عقب مین آتا ہون جمشید ثانی تو رخصت پاکر اُسی وقت روانہ ہوا یہان صاحبقران نے سردارون کو طلب کیا جب سب سردار و جانباز حاضر ہوئے تو امیر ثانی نے فرمایا کہ مین آج شب کو یہان سے کوچ کرونگا اور برائے مدد شہنشاہ گوہر کلاہ چلونگا کیونکہ مجھسے جمشید ثانی نے کہا ہی کہ یہ مرحلہ بہت سخت و صعب ہی اور شاہزادہ مبتلائے آفت عشق ہی ایسا نہو کہ جوش مین کسی ساحر کے مکر مین پھنس جائے تو خرابی پیش آئے اسوجہ سے میرا چلنا بھی ضرور ہی جمشید تو روانہ ہوگیا ہی تم سب لوگ اپنے اپنے اسباب درست کر دو مین قریب شام یہان سے کوچ کرونگا یہ حکم پاکر تمام سرداران لشکر درستی سامان سفر مین مصروف ہوئے قریب شام سب اسباب درست

ہوگیا صاحبقران ثانی نے بعد فراغت نماز مغرب اُس صحرا سے کوچ کیا اور طرف کوہ عقیق کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاویگا

مگر اب چند کلمے جوگی جیپال کے ملاحظہ فرمایئے

کہ جب شہنشاہ گوہر کلاہ کو کئی روز کا عرصہ ہوا تو جوگی جیپال نے بقاعدۂ نجوم دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی کہ شاہزادہ جانب کوہ عقیق براے تلاش چشمۂ عقیق نگار روانہ ہوا ہی جوگی جیپال نے یہ کیفیت دیکھی سب لوگون کو جمع کرکے کہا کہ شاہزادہ جانب کوہ عقیق براے تلاش چشمۂ عقیق نگار روانہ ہوا ہی اور یہ وہ مقام ہی کہ جہان انسان تو کیا فرشتے کا بھی گذر دشوار ہی ماہیان جادو جو چشمۂ عقیق نگار مین رہتی ہی بڑی زبردست ساحرہ ہی اُسکے اور ملازمین بعہدۂ نگہبانی بیرون چشمہ گشت کیا کرتے ہین وہ بھی بڑے مکار ہین جسوقت وہ لوگ شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھینگے عجز ونیاز سے مکر وحیلہ سے کسی حیلے سے گرفتار کرکے ماہیان جادو تک لیجائینگے وہ مکارہ فوراً حکم قتل دیگی پھر شہنشاہ کا رہا ہونا بہت دشوار ہوگا ہم سب اگر ہزار کوشش کرینگے لیکن کچھ نہوگا بہتر اسی مین ہی کہ ہم ابھی سے جاکر شاہزادے کی مدد کرین تم سب لوگ یہین ٹھہرو جبتک ہم نہ آئین تب تک کہین جانے کا قصد ہرگز نہ کرنا سب نے اس بات کو منظور کیا جوگی جیپال سب سے رخصت ہوکر روانہ ہوا اسکو بھی راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ کی بیان کیجاتی ہی

کہ شہنشاہ جب صاحبقران سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے منزلین طی کرتے ہوئے چلے جب دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے صحرا کو نہایت پرفضا پایا ازبسکہ دو روز کی مسافت طی کیے ہوئے تھے تھک کے ایک نخل سایہ دار کے نیچے گھوڑے سے اُترے زین پوش بچھاکر زیر درخت بیٹھے تھوڑے عرصے کے بعد ایک آواز دردناک آئی شہنشاہ گوہر کلاہ گھبراکے چارون طرف دیکھنے لگے ایک طرف جو نگاہ اُٹھائی دیکھا کہ ایک جوان نہایت حسین سلاح جنگی سے آراستہ زنجیر آہنی مین بندھا ہوا زمین گرم پر پڑا ہی اور اپنی مصیبت پر گریہ وزاری کر رہا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ کو اُسکے حال پر رحم آیا جھپٹ کے قریب اُس جوان کے آئے پوچھا ای شخص تو کس مصیبت مین ہی اور تجھسے کیا خطا سرزد ہوئی ہی جو تیرے واسطے یہ سزا تجویز کی گئی اُس جوان نے عرض کی ای شہریار مین مرد مسلمان ہون اور باپ میرا بادشاہ ہی اتفاق سے ایک جنگل مین شکار کھیلتا ہوا چلا گیا تھا وہان ایک ساحرہ کا گذر ہوا مجکو دیکھکر فریفتہ ہوئی اُٹھا لیگئی اپنے مکان پر لیجاکر مجھسے سوال وصل کیا مین نے اُس سے کہا کہ ہمارے طریقہ مین غیر کفو سے عقد جائز نہین ہی اگر تو اس ملت کو ترک کردے اور بت پرستی چھوڑ دے تو البتہ تیری مراد دلی برآوے اُس مکارہ نے اس بات کو قبول نہ کیا اور یہی جواب مجکو بھی دیا کہ تو اپنا طریقہ چھوڑ کر مذہب سامری پرستی اختیار کر یہ کلام اُس بدانجام کا سنکر مجکو بہت برا معلوم ہوا چاہا اسکو ضرب تیغ سے قتل کرون مگر اُسنے سحر کردیا کہ میرے ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے زمین پر گر پڑا اُسنے کہا ای شخص اب بھی مجکو تجسے دشمنی نہین ہی تو آیندہ ایسی بات نہ کہنا اور اپنا تبدیل مذہب بھی نہ کر مگر مجھسے وصل حاصل کر ای شہریار اُسنے بہت کچھ مجھسے کہا مین نے قبول نہ کیا جب

وہ لیکر عاجز ہوئی اور امید وصل قطع ہوئی تو اُسنے مجھے اسطور سے قید کرکے یہان ڈالدیا اور قریب شام میرے پاس آتی ہی تشفی دیتی ہی سمجھاتی ہی لیکن یہی کہتی ہی کہ میرا وصل قبول کرو تو رہائی ممکن ہی اگر وصل میرا نہ قبول کروگے تمام عمر اسی صحرا مین مبتلاے رنج و محن رہوگے مین نے ابتک تو وصل اُس مکارہ کا قبول نہین کیا ہی ہر وقت خدا سے یہی دعا ہی کہ یا تو پروردگار عالم اس رنج و محن سے نجات عطا فرمائے یا موت آجائے کہ اس کشاکش سے مہلت ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو یہ تقریر سنی کہا ای جوان تو نہ گھبرا پروردگار عالم نے تیری تکلیف برطرف کی زمانہ راحت قریب آگیا یہ کہکر لوح گلے سے اُتاری مہرہ کمر سے کھولا لوح کا عکس اُس اسیر پہ ڈالا مہرہ چمکایا عکس پڑتے ہی جسم سے سب قید جدا ہوگئی مگر بیتابی اُس جوان کی کم نہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا ای جوان ابتو قید بھی تیری جدا ہوگئی کیون نہین اُٹھتا ہی اُسنے جواب دیا کہ ای شہریار میرے قلب مین آگ لگی ہوئی ہی اور ہاتھ پانؤن قابو مین نہین ہین آپ یہ لوح مجکو مرحمت فرمائیے تاکہ اسکی برکت سے یہ تکلیف بھی دفع ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے کچھ خیال نہ کیا لوح اور مہرہ اُس مکار کے حوالے کردیا جیسے ہی لوح اُسکے ہاتھ مین آئی کروٹ لیکر اپنے مقام سے اُٹھا کہا ای شہریار آپ نے اسوقت کار مسیحائی کیا برای خدا اپنا نام و نشان بتلائیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے کل کیفیت اپنی بیان کی ہنوز گفتگو ختم نہوئی تھی کہ دیکھا سامنے سے چند ساحران غدار چلے آتے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ اُسطرف متوجہ ہوئے ساحرون نے چند دانے ماش کے طرف شہنشاہ کے پھینکے شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُس جوان سے لوح طلب کی اسنے نعرہ کیا کہ باش او شہنشاہ گوہر کلاہ منم گرداب جادو شہنشاہ نے چاہا کہ بڑھکر اسکو قتل کرین یہ مکار پیچھے ہٹ گیا بسبب لوح کے سحر تو نہ کرسکا اور ساحر جو آگئے تھے اُنسے اشارہ کیا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو جانے نہ دینا اب گرفتار کرلینا انکا کتنی بڑی بات ہی سب ساحرون نے سحر کرکے شہنشاہ گوہر کلاہ کو بیہوش کردیا گرداب جادو تو مہرہ اور لوح لیکر اُسی وقت روانہ ہوگیا اور اُن ساحرون سے کہ گیا کہ شہنشاہ کو گرفتار کرکے پاس ملکہ ماہیان جادو کے لے آؤ سب ساحرون نے شاہزادے کو ایک تخت سحر پر ڈال کے ریسمان سے باندھ دیا اور آپ تخت سحر تیار کرکے طرف ملکہ ماہیان جادو کے روانہ ہوئے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ دیکھا آسمان پر ایک ابر سیاہ معلوم ہوتا ہی ساحرون نے آپس مین کہا کہ یہ ابر کیسا ہی ایک نے اُنھین کے ہمراہیون مین سے جواب دیا کہ کوئی ساحر طلسم برای سیر کہین جاتا ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ ابر قریب آیا اور ایک برق کڑک کر گری اور نعرہ ہوا کہ باشید ای ساحران بیحیا منم جمشید ثانی ساحرون نے جو جمشید ثانی کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا گئے سب نے کہا کہ ہم مین اتنی طاقت نہین ہی جو جمشید ثانی سے مقابلہ کرین اگر جمشید ثانی سے لڑینگے تو انجام اچھا نہوگا جان مفت جائیگی اور قید بھی شہنشاہ گوہر کلاہ کی ہم سے چھٹ جائیگی ساحر تو اس گھبراہٹ مین ایک جانب بھاگنے کے ارادے سے دیکھنے لگے مگر جمشید ثانی نے ایک گولا جھولی سے نکالا اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے اُن جادوگرون پر کھینچ مارا اُس گولے کے پھٹتے ہی اندھیرا ہوگیا جمشید ثانی نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو اُس تخت سے اُتار کر اپنے پاس لاکر رکھا اور ایک گولا اور پھینکا کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی ساحرون نے اپنے

تئین بجیس وحرکت پایا جمشید ثانی نے تلوار کھینچکر سب کو قتل کیا اور شہنشاہ گوہر کلاہ پر سے سحر اتارا شہنشاہ گوہر کلاہ کو جو ہوش آیا جمشید ثانی کو اپنے قریب پایا متحیر ہوکر چارون طرف دیکھنے لگے جمشید ثانی نے کہا آپ کیا ملاحظہ فرماتے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا مین دیکھتا ہون کہ ان ساحرون مین وہ نہین ہی جس نے بکر مجھسے لوح لی ہی جمشید ثانی نے عرض کی ای شہنشاہ وہ ایک ہی مکارہ ہی گردہ اب جادو آپ سے لوح لیگیا ہی اگر غلام اوردم بھر نہ آتا تو یہ سب ساحر آپکو ماہیان جادو کے پاس لے جاتے وہ مکارہ فوراً حکم قتل دیتی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا ای جمشید ثانی اب لوح کیونکر ہاتھ آئیگی اور ماہیان جادو کس طرح قتل ہوگی جمشید ثانی نے عرض کی حضور اب یہ امر بہت دشوار ہی لوح ماہیان جادو کے پاس جائیگی یا تو وہ لوح کو اپنے پاس رکھے گی یا پاس تاریک چہار چشم کے روانہ کردیگی مگر اُس سے مقابلہ کرنا بہت بڑی بات ہی ہر ایک کا کام نہین ہی علاوہ سحر کے وہ مکر اسقدر جانتی ہی کہ اُسکے مکر سے بچنا انسان کو بہت مشکل ہی اب آپ تامل فرمایئے صاحبقران بھی تشریف لاتے ہین اگر وہ کچھ کوشش کرینگے تو کیا عجب ہی یہ مرحلہ طے ہوجائے میری اتنی مجال نہین ہی کہ تنہا اس معرکے مین کوشش کرون شہنشاہ نے کہا ای جمشید ثانی مین بہت محجوب ہونگا صاحبقران ثانی مجھے دیکھکر یہی فرماوینگے کہ آخر کو ناتجربہ کار تھے دھوکھا کھا گئے جمشید ثانی نے عرض کی حضور یہ معاملہ طلسم ہی بڑے بڑے دھوکے کھا جاتے ہین آپ پر کیا منحصر ہی کیا خود صاحبقران نے کہین دھوکھا نہ کھایا ہوگا آپ خاطر جمع رکھین اس امر مین محجوب ہونے کی کوئی بات نہین ہی یہ باتین کرتا ہوا جمشید ثانی شہنشاہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے ایک جانب کو جاتا ہی کہ دیکھا صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی جمشید ثانی نے کہا لیجیے صاحبقران ثانی بھی آپہونچے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو شہنشاہ گوہر کلاہ کی نگاہ صاحبقران پر پڑی براے استقبال شہنشاہ گوہر کلاہ آگے بڑھے جمشید ثانی عقب مین چلا صاحبقران نے بھی وہین شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا اپنا راستہ طے کرکے قریب آئے گھوڑے سے اُترکے شہنشاہ گوہر کلاہ کو گلے سے لگایا مزاج کی کیفیت دریافت فرمائی جو واقعہ گذرا تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے حرف بحرف صاحبقران ثانی سے سب بیان کیا جمشید کے رفاقت کی بہت تعریف کی صاحبقران ثانی نے بھی یہ کیفیت سنکر بہت افسوس کیا لوح کے جانے سے بہت تشویش ہوئی جمشید ثانی سے فرمایا کہ اب تمھاری کیا راے ہی جمشید ثانی نے عرض کی جو آپ مناسب جانین وہ کرین یہ بندہ بے دام ہر حال مین جان نثار کرنے کو موجود ہی اتنا ضرور عرض کرونگا کہ ماہیان جادو بڑی زبردست ساحرہ ہی اُس سے مقابلہ کرنا ہر ایک کا کام نہین ہی غلام موجود ہی جو آپ حکم کرین صاحبقران نے فرمایا ای جمشید ثانی تمھاری راے مقدمات طلسم مین مناسب ہی کیونکہ تم واقف کار طلسم ہو اور ہم اس طلسم کے قواعد سے بالکل واقف نہین ہین تم جو کچھ کہوگے وہ بہت مناسب ہوگا اور اُسپر عمل کرنا باعث بہتری ہوگا جمشید ثانی نے عرض کی میرے نزدیک یہ بات ہی کہ ابھی دو ایک روز تامل فرمائیے دیکھیے ان لوگون کی خبر قتل سنکر ماہیان جادو کیا کرتی ہی اگر اُسنے کچھ سامان جنگ کیا تو دیکھا جائیگا نہین تو چشمۂ عقیق نگار پر جاکر اُس سے

مقابلہ کرینگے آپ کو بھی تکلیف ہوگی یہ معرکہ قابل دید ہوگا عجائبات سحر ملاحظہ فرمائیے گا صاحبقران نے بھی اس راے کو بہت پسند کیا اور بارگاہین استاد کرنے کا حکم دیا حسب الحکم بارگاہین فوراً استادہ ہوئین صاحبقران ثانی مع شہنشاہ گوہر کلاہ اور جمشید ثانی کے داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہوئے اور لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے مگر گرداب جادو جو لوح لیکر روانہ ہوا تو پاس ماہیان جادو کے پہونچا پہلے لوح نذر دی بعد سب کیفیت بیان کی اور یہ بھی کہا کہ اور ساحر قید شہنشاہ گوہر کلاہ لاتے ہین ماہیان جادو بہت خوش ہوئی اور قید شہنشاہ گوہر کلاہ کا انتظار کرنے لگی جب بہت عرصہ گذر گیا اور کوئی نہ آیا تو اسنے گرداب جادو سے مخاطب ہوکر کہا کہ ابھی تک کوئی قید شہنشاہ گوہر کلاہ لیکر نہین آیا گرداب جادو نے کہا ای ملکہ عالم مجکو بھی اس امر مین تشویش ہی ماہیان جادو نے چند ملازمون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لائین کہ کیا واقعہ گذرا جو اتنی دیر ہوئی ملازم حکم پاتے ہی روانہ ہوئے تلاش کرتے ہوئے اُس صحرا مین آئے جہان سب کے لاشے پڑے تھے ملازمون نے جو سب کو کشتہ پایا وفور الم سے اپنا عجیب حال بنایا روتے ہوئے لاشے لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین ماہیان جادو کے پاس پہونچے یہان یہ منتظر بیٹھی تھی رونیکی آواز جو کان مین آئی گھبرا کے اُٹھ کھڑی ہوئی کہا ارے یہ رونے کی آواز کہان سے آتی ہی ایک ملازم نے آکر عرض کی حضور جو ملازم براے خبر گئے تھے وہ در دولت پر حاضر ہین بہت سے لاشے اُنکے ساتھ ہین حکم ہو تو یہان حاضر ہون ماہیان جادو نے کہا بلالو اُس خادم نے جاکر سب سے کہا کہ جلد چلو تمکو ملکہ عالم یاد فرماتی ہین یہ سب باحال پریشان گریان و نالان اندر آئے ماہیان جادو نے جو سب کو اس درجہ بیتاب و بیقرار پایا اور لاشے بھی اپنے ملازمون کے دیکھے گھبرا کے پوچھا ارے یہ کیا ہوا ان لوگون کو کسنے قتل کیا ساحرون نے جواب دیا حضور یہ کیفیت تو ہمکو نہین معلوم ہی ہمنے لاشے انکے ایک صحرا مین پڑے ہوئے دیکھے وہان سے اُٹھا لائے ماہیان جادو نے کہا ارے کوئی اور لشکر وہان تھا یا کچھ آدمی اور نظر آئے ان لوگون نے جواب دیا وہان تو کسی کا نشان بھی نہین ہی ہمنے خود تلاش کیا کہ اگر کوئی لشکر یہان ہمکو ملے تو اُس سے کیفیت دریافت کرین اور قاتل کو تحقیق کرکے عوض خون ان بیگناہون کا لین مگر وہان کسی کو نہ پایا مجبور ہوکے لاشے انکے اُٹھا لائے اب جیسا حضور حکم دین وہ کیا جائے ماہیان جادو نے کہا ان لوگون کو جلا دو ہم اسکی کیفیت ابھی دریافت کرتے ہین وہ ساحر تو لاشے لیکر روانہ ہوئے ماہیان جادو نے اوراق سامری طلب کرکے دیکھا کیفیت خلاصہ معلوم ہوئی کہ ان لوگون کو جمشید ثانی نے قتل کیا ہی اور لشکر صاحبقران کا اس نواح مین آگیا ہی مقابلے کی تدبیر ہو رہی ہی شہنشاہ گوہر کلاہ بھی لشکر مین موجود ہین ای ماہیان جادو اگر ہوسکے تو جلد انتظام کر ورنہ بہت خرابی واقع ہوگی صاحبقران مالک اسم اعظم ہین اگر وہ اسطرف لشکر کشی کرینگے تو بہت کشت و خون ہوگا اور اہل اسلام کی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہی جسطرح ہوسکے ان لوگون کو جلد قتل کر ماہیان جادو نے جو کتاب سامری مین یہ کیفیت دیکھی گرداب جادو سے کہا کہ ای وزیر اعظم تجھے معلوم ہی کہ ان لوگون کو کسنے قتل کیا ہی گرداب جادو نے ہاتھ باندھ کے جواب دیا کہ مین تو اس راز سے مطلق

آگاہ نہین ہون آپ نے جو کچھ کتاب ساحری مین ملاحظہ فرمایا ہو بیان کیجیے مین انتظام کرنے کو موجود ہون ماہیان جادو نے کہا قاتل ان سب ساحرون کا جمشید ثانی جو مالک دربند اول تھا وہ ہے مین نے اسکی خبر پائی ہو کہ اُس نمک حرام نے دین ساحری کو ترک کرکے مذہب مسلمانان اختیار کیا ہو اور ہر حال مین اُن لوگون کی مدد کرتا ہو جب تو لوح لیکر اسطرف آیا جمشید نے علم نجوم سے کیفیت طلسم کشا دریافت کی ہوگی اُسکو معلوم ہوا ہوگا کہ لوگ طلسم کشا کو قید کرکے پاس ملکہ ماہیان جادو کے لیے جاتے ہین بوجہ دوستی کے تاب نہ آئی آکر سب کو قتل کیا طلسم کشا کو چھڑا لیگیا اور یہ بھی معلوم ہوتا ہو کہ ایک لشکر عظیم آیا ہو اور سردار اُس لشکر کا کوئی شخص صاحبقران نام ہو اے گرداب جادو اگر اسکا انتظام جلد نہ کیا جائیگا تو بڑی خرابی واقع ہوگی کیونکہ جس شخص کا نام صاحبقران ہو وہ صاحب اسم اعظم ہو اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اگر وہ لشکر کشی کرکے یہانتک آئیگا تو قیامت برپا کر دیگا علاوہ اسکے جمشید ثانی بھی ساحر زبردست ہو سوا میرے یہان کوئی اُسکا ہمسر نہین ہو جو اُسکے مقابلہ مین جائیگا شکست فاش اُٹھائیگا اُسکا بھی مجھے اندیشہ ہو لیکن مین اُس نمک حرام سے مقابلہ کرونگی تو صاحبقران کو کسیطرح گرفتار کر کہ صاحبقران صاحب اسم اعظم ہو اُسپر سحر تاثیر نہین کریگا گرداب جادو نے کہا ملکہ عالم یہ صاحبقران وہ شخص ہو جسنے بہت سے ساحران نامی وگرامی کو قتل کیا اور بڑے بڑے طلسم برباد کیے اسکا گرفتار ہونا بہت دشوار ہو لیکن مین تدبیر کرتا ہون جسطرح ہوسکیگا اسیر کرکے حضور مین حاضر کرونگا آپ جمشید ثانی کی فکر کرین ماہیان جادو نے کہا جبتک صاحبقران قید ہو کر میرے پاس نہ آئینگے تب تک مین فکر جمشید ثانی نہ کرونگی گرداب جادو ماہیان سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا خیال کیا کہ آج شب کو چلکر صاحبقران کو گرفتار کر لاونگا اسی فکر مین دن گذر گیا جب رات ہوئی تو گرداب نے اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا اور صورت بدلکر روانہ ہوا تھوڑے عرصے کے بعد لشکر صاحبقران مین پہونچا یہان سب لوگ بیخوف معروف آرام تھے گرداب چونکہ صاحبقران کو پہچانتا تھا اس فکر مین ٹہلنے لگا کہ اگر کوئی خادم خدمتگار نظر آئے تو اُسسے کوئی فقرا دیکر بارگاہ صاحبقران کو دریافت کرون اور صورت وضع کو بھی پوچھ لون گرداب جادو تو اسی فکر مین ایک مرد مسافر کی صورت بنا ہوا ٹہل رہا تھا قضاے کار شہنشاہ اوج عیاری یعنے خواجہ عمر ثانی ایک طرف سے آتے تھے اسنے جو خواجہ کو دیکھا کہا اے شخص ذرا ٹھہر جا مجھے تجھسے کچھ کام ہو خواجہ ٹھہر گئے گرداب جادو نے قریب آکے پوچھا کہ یہ لشکر کسکا ہو اور مالک کا کیا نام ہو خواجہ نے جواب دیا کہ اے شخص تجکو اسکے دریافت سے کیا کام ہو گرداب نے جواب دیا کہ مین ایک مرد مسافر ہون اگر مالک کی مرضی ہوگی تو آج شب کو یہین رہجاونگا صبح کو اپنی راہ لونگا خواجہ نے جو اسکی پیشانی کو دیکھا علامت مکر ظاہر ہوئے سمجھے کوئی جاسوس ہو مکر کرنے کو آیا ہو اسکو گرفتار کرنا لازم ہو یہ سوچکر کہا بھائی مالک لشکر کے دریافت کرنے کی کیا حاجت ہو تم شوق سے آج شب بھر یہان آرام کرو صبح کو چلے جانا تمھین کوئی مانع نہوگا گرداب نے کہا مین مالک لشکر سے مل تو لون خواجہ نے کہا اسوقت مالک لشکر کسی سے ملاقات نہین کرتے ہین کیونکہ شب بھر عبادت خدا مین معروف رہتے ہین اُنکی عبادت مین خلل واقع ہوگا اگر تمھین اُنسے ملاقات کرنا منظور ہو تو صبح کو ملاقات ہوگی شب بھر تم یہین آرام کرو گرداب نے پوچھا اُنکی بارگاہ کہان ہو اور وہ کس خیمے مین عبادت گزاری کرتے ہین یہ سنکر خواجہ کو یقین کامل

ہوگیا ایک سردار کے خیمے کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ بارگاہ ہی اسی مین مصروف عبادت
رہتے ہین گرداب جادو نے کہا خیر اور بہت سی باتین اس قسم کی دریافت کین جنسے خواجہ
کو یقین کامل ہوگیا خواجہ نے کہا بھائی تم نہین معلوم کتنی دور سے آتے ہوگے اور کتنی دور جاؤگے
بہت تھک گئے ہوگے چلو مین تمکو اپنے خیمے مین لیچلون دو ایک جام شراب کے پیو اگر کھانے کی
ضرورت ہو تو کھانا بھی وہان موجود ہی مگر ایک بات نہوگی کہ کوئی دوسرا آدمی تمھارے پاس نہوگا
کیونکہ مین تو اسی طور سے آج شب بھر گشت کرونگا تم آرام کرنا گرداب جادو نے اپنے دلمین
خیال کیا کہ اس سے بہتر اور کیا ہوگا ایک مقام مناسب بیٹھنے کو ملتا ہی یہ آدمی نحیف الجثہ کیا بنا لیگا
جسوقت صاحبقران کو لیکر نکلونگا اگر کوئی دیکھ لیگا تو سحر کرکے بیہوش کر دونگا یہ سوچکر خواجہ
کے ساتھ ہوا خواجہ گرداب جادو کو اپنے ہمراہ ایک خیمۂ خالی مین لائے جلدی جلدی بچھونا
کرکے گرداب جادو کو بٹھایا صراحی بلورین زنبیل سے نکالی جام مین شراب بھر کے تھوڑی بیہوشی
ملائی گرداب جادو کو جام دیا گرداب جادو نے جام پیا اسی طرح پی در پی دو تین جام
ویسے جب بیہوشی نے اپنی تاثیر کی تو گرداب جادو کی آنکھون مین سرسون پھولی کہا ای شخص مجھے کوئی
آسمان پر لیے جاتا ہی خواجہ نے کہا کوئی حرج نہین ہی شراب چونکہ نئی تھی تیز زیادہ ہی اُٹھکر ٹہلو
یہ بات دفع ہوجائیگی گرداب جادو اپنے مقام سے اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گر کے بیہوش
ہوا خواجہ نے اسکی مشکین باندھین خیال آیا کہ مبادا یہ ساحر ہو یہ سوچکر زبان مین سوزن دیا اور چوب
خیمے سے مضبوط باندھکر ہوشیار کیا تازیانہ ہاتھ مین لیکر کھڑے ہوئے کہا او مکار خلاصہ بیان کر تو
کون ہی اور تجکو کسنے بھیجا ہی منم عمر ثانی عیار صاحبقران زمان گرداب جادو کی جو آنکھ کھلی
اپنے کو اس مصیبت مین پایا گھبر اسکے کل حال اپنا بیان کیا خواجہ نے اسکو شب بھر اُسی چوب مین
بندھا رکھا جب شب گذر گئی تو خواجہ گرداب جادو کو لیکر خدمت امیر مین حاضر ہوئے
امیر بارگاہ سلیمانی مین جلوہ فرما تھے سب سرداران جانباز اپنے اپنے مقامات پر رونق افروز
تھے جمشید ثانی سے صلاح ہو رہی تھی کہ خواجہ نے آکر امیر کو سلام کیا امیر نے پوچھا خواجہ یہ
کون شخص ہی جسکو تم گرفتار کرکے لائے ہو خواجہ نے تمام کیفیت شب کی بیان کی جمشید ثانی
نے گرداب جادو کو پہچانا عرض کی یا صاحبقران گرداب جادو وزیر ماہیان جادو
یہی ہی یہ بڑا مکار ہی خواجہ نے بہت بڑا کام کیا جو اسکو قید کر لیا صاحبقران نے فرمایا کہ اگر
یہ اسلام قبول کرے تو خطا اسکی معاف کرو ورنہ تمھارا قیدی ہی تمھین اختیار ہی خواجہ نے گرداب
سے کہا کہ ای گرداب جادو لات و منات پر لعنت کر اور مذہب حق اختیار کر گرداب نے
قبول نہ کیا خواجہ نے بہت کچھ اسکو سمجھایا آخر کار مجبور ہو کے گرداب جادو کو قتل کیا اسکے قتل
کے بعد جمشید ثانی نے صاحبقران سے عرض کیا کہ اب آمد ساحرون کی شروع ہوئی معلوم ہوتا ہی
ماہیان جادو کو حضور کے نزول اجلال و ورود اقبال کی خبر ہوگئی ہی جب اسکے قتل ہونے کی خبر پائیگی
تو خود قصد کریگی عجب نہین ہی کہ لشکر گران ہمراہ لیکر برائے مقابلہ آئے کیونکہ یہ اتنا بڑا ساحر زبردست
تھا کہ اس سے بہتر ساحر اُسکے یہان کوئی نہین ہی اور اس بات سے بھی ظاہر ہی کہ جب ایسا ہی تھا تو

عہدۂ وزارت اسکو ملا امیر نے فرمایا ای جمشید ثانی خدا مالک ہی جسنے اسکے شر سے بچایا وہ اُسکے
بھی مکر سے امان دیگا یہان تو یہ باتین تھین مگر تصویر گرداب جادو جو ماہیان جادو کے پاس
تھی جسوقت ماہیان جادو نے اسکو رخصت کیا تھا تو تصویر اسکی اپنے سامنے رکھ لی تھی جب
یہان خواجہ نے اسکو قتل کیا تو تصویر بھی اسکی جل گئی ماہیان کی جو نگاہ تصویر پر پڑی اسنے زانو
پر ہاتھ مار کے کہا کہ غضب ہوا معلوم ہوتا ہی کہ گرداب جادو کو کسی نے قتل کیا یہ کہکر اپنے ملازمون
کو بلایا اور کہا کہ تم مین کوئی ایسا ہی کہ جو اسوقت جاکر خبر لائے کہ گرداب جادو کو کسنے قتل کیا ہی اور
قاتل کو بھی گرفتار کرکے حاضر کرے یہ سنکر ایک ساحر موجہ جادو ماہیان جادو سے اجازت لیکر روانہ ہوا
قاتل گرداب جادو کے گرفتار کرنے کا وعدہ کیا ہی ماہیان جادو نے چلتے وقت ایک گلدستہ اسکے ہاتھ
سے بہ تدبیر سحر تیار کرا لیا کہ جو واقعہ اُسپر گذرے اُس گلدستے کے ذریعے سے وہی کیفیت معلوم ہو جائے
موجہ جادو جو وہان سے روانہ ہوا پیشتر اپنے مکان پر آیا چند ساحران نامی وگرامی اپنے ہمراہ لیے طرف
لشکر صاحبقران کے آیا لشکر صاحبقران کے نزدیک پہونچ کے لشکر کی آبادی اور مجمع کو دیکھکر بہت
پریشان ہوا دلمین خیال کیا کہ یہ لوگ اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک مشت خاک میرے لشکر پر ڈالینگے تو پتہ ہم لوگون
کا نہ معلوم ہوگا یہ بات اپنے ہمراہیون سے ظاہر کی ہمراہیون نے جواب دیا کہ آپ بیکار تشویش فرماتے ہین
یہ سب غیر ساحر ہین موجہ جادو نے کہا یہ غیر ساحر ساحرون سے بہتر ہین انہین صاحبقران جس شخص کا نام
ہی وہ مرد شجاع تیغزن صف شکن صاحب اسم اعظم ہی اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور اسم اعظم کی یہ تاثیر ہی کہ جسپر پڑھکر
پھونکا جاے کیسے ہی سحر مین مبتلا ہو نجات پائے اگر اسکے ہمراہیون کو سحر مین مبتلا کرینگے یہ اسم اعظم کے ذریعے سے
اُنکو تندرست کر لیگا اور علاوہ اسکے جمشید جوان لوگون کا بہت بڑا دوست ہی وہ کیسا ساحر زبردست ہی
اُس سے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہی مگر مجبور ہون کہ ملکہ سے مین نے وعدہ کر لیا ہی اب اگر لوٹ پلٹ جاؤنگا تو ماہیان کیا
منھ دکھاؤنگا ملکہ مجھکو اپنے دربار مین نہ آنے دینگی بہت کچھ لعنت و ملامت کرینگی علاوہ اسکے اپنے چشمون مین ذلیل
ہونگا اب جو کچھ ہوگا سہہ لونگا یہ باتین کرکے اسنے مقابلے مین لشکر صاحبقران کے اپنے لشکر کو بھی اُتارا ہرکارون نے
لشکر اسلام مین خبر پہونچائی امیر نے یہ خبر سنکے جمشید کو طلب کیا کل کیفیت بیان کی جمشید نے کہا آپ اس معاملے
مین تردد نہ فرمائین غلامان جانباز سمجھ لینگے اگر وہ طبل جنگی بجوائیگا تو کل غلام اُس سے مقابلہ کریگا حضور بھی براے تماشہ میدان
مین تشریف لیچلین گے اسکی کیا حقیقت ہی جو مقابلہ کریگا سوا اے ماہیان کے اور کسی کو اس دربند پر مین زبردست
اپنے سے زیادہ نہین جانتا ہون ہان ماہیان کے مقابلے کا البتہ تردد ہی مگر حضور کے اقبال سے اُسکو بھی زیر کرونگا
امیر نے فرمایا ای جمشید مجکو اس ساحر کے آنے سے تردد نہین ہی تمنے کیفیت بیان کردی بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ اگر اسنے
بروز جنگ میرا نام لیکر پکارا تو مین کسی کو میدان مین نہ جانے دونگا خود ہی اُس مکار سے مقابلہ کرونگا تھوڑی دیر یہ باتین
رہین کہ ہرکارون نے آکے امیر کو سلام کیا اور دعاے دولت دیکر عرض کی صاحبقران کی عمر دراز ہو موجہ جادو
نے طبل جنگی بجوایا ارادہ اُسکا یہ ہی کہ کل صبح کو میدان مین آکر معرکہ آرائی نبرد ہو صاحبقران نے کہا ہمارے لشکر مین بھی
طبل جنگی بجے حسب الحکم صاحبقران لشکر اسلام مین بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جوانان صف شکن آلات حرب و ضرب
درست کرنے لگے دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین لشکر موجہ جادو مین ساحران غدار سحر تیار کرنے لگے موجہ
داخل ہوم خانہ ہوا لوگون سے کہدیا کہ ہمارے خیمے مین کوئی نہ آئے ہم ایک سحر عجیب تیار کرتے ہین اگر کوئی ہمارے خیمے مین

آئیگا تو سزای معقول پائیگا سب نے کہا ہماری کیا مجال ہی جو آپ کے خیمے مین آئین موجہ جادو نے کہا گلہبانی
بھی بہت اچھی طرح سے کیجائے مجھے خوف ہی کہ کوئی شخص لشکر اسلام سے بعزم شبخون سواران تیغزن کو ہمراہ لیکر ادھر
نہ آئے لوگون نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین جو کوئی یہان آئیگا زندہ بچکر نہ جائیگا موجہ جادو تو داخل
حمام خانہ ہوا لوگ اس کی پاسبانی کرنے لگے مگر لشکر اسلام مین سرداران اسلام نے جب اپنے اپنے اسباب
جنگ درست کرنے سے فراغت پائی تو متفق ہوکر آپس مین باتین کرنے لگے خواجہ عمرو ثانی نے جو یہ کیفیت
دیکھی کہ اب سب اپنے اپنے خیام مین مصروف کار ہین اسیوقت طرف لشکر موجہ جادو روانہ ہوئے اپنی صورت
ایک ساحر کی بنائی موجہ جادو کے لشکر مین پہونچ کے ایک ساحر سے کہا کہ تم لوگ اس طرف پاسبانی کرتے ہو اور
پشت خیمہ پر کسی نے آگ لگادی ہی پاسبان لوگ اس طرف روانہ ہوئے خواجہ گلیم اوڑھکر اندر اس خیمہ کے
آئے جسمین موجہ جادو سحر تیار کر رہا تھا خواجہ نے آکے دیکھا کہ موجہ جادو ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہی سامنے ایک پتلا
ماش کے آٹے کا رکھا ہوا ہی کچھ سحر کرکر کے اس پر ماش کے دانے مار رہا ہی خواجہ اس کے تخت کے پیچھے
جاکر پوشیدہ ہو رہے اور صورت اپنی نہایت مہیب بنائی ماش کے دانے اپنے ہاتھ مین لئے کچھ چھوٹی گولیان آٹے
کی لیکر آواز دی او موجہ جادو کیا بیہودہ سحر کر رہا ہی موجہ جادو متعجب ہوا کہ یہ کون شخص مجھکو آواز دیتا ہی گھبرا کے
چارو نطرف دیکھنے لگا جب کچھ نظر نہ آیا بہت گھبرایا پکار اٹھا ای شخص کون ہی کیون مجھکو آواز دیتا ہی خواجہ نے
زیر تخت سے آواز دی تو مجھکو نہین جانتا ہی کہ ہم کون ہین موجہ جادو نے کہا مین آپ کو نہین پہچانتا ہون کہ آپ
کون ہین خواجہ نے جواب دیا کہ ہم وہ ہین کہ جسکی تو روز پرستش کرتا ہی موجہ جادو نے دیکھا کہ تخت کے نیچے سے
آواز آتی ہی جھککر تخت کے نیچے نگاہ کی خواجہ گلیم اوڑھے تھے اسے کچھ نظر نہ آیا موجہ جادو نے کہا اگر آپ اپنا
جمال باکمال مجھے دکھائین تو میری پرستش کا نتیجہ مجھکو حاصل ہو خواجہ نے کہا تو ہمارے جمال کے دیکھنے کی
تاب لاسکیگا موجہ جادو نے کہا اگر آپ چاہینگے تو یہ بات کیا مشکل ہی خواجہ نے کہا اب ہوشیار ہوجا ہم اپنا جمال
دکھاتے ہین موجہ جادو تخت پر سنبھل کے بیٹھ گیا خواجہ نے گلیم اتاری اور سر کو بلند کیا تخت کو جنبش ہوئی موجہ جادو
کود کر الگ ہوا خواجہ تخت کو اٹھائے ہوئے ظاہر ہوئے موجہ جادو کی جو نگاہ پڑی خوف سے کانپنے لگا جلدی سے
دوڑ کے قدم چومے گرد پھرنے لگا خواجہ نے کہا یہ کیا واہیات سحر تیار کر رہا ہی مین تجکو وہ چیز دیتا ہون کہ تمام
لشکر حریف کو ایک سحر مین درہم و برہم کردے موجہ جادو نے ہاتھ باندھکر کہا اس سے بہتر کیا ہی خواجہ سندری ماش
کے دانے اور آٹے کی گولیان موجہ جادو کو دین کہا جسوقت لشکر حریف تیرے مقابلے مین آئے ہمارا نام لیکر ایک
ماش پھینک مارنا سب بیکار ہوجائینگے موجہ جادو نے کہا مین آپ کے نام نامی سے آگاہ نہین ہون خواجہ نے
کہا تو روز کس کی عبادت کرتا ہی موجہ جادو نے جواب دیا مین سامری کی عبادت کرتا ہون خواجہ نے کہا مین سامری
ہون تیری عبادت کیوجہ سے آج تیری مدد کی یہ کہکر کہا کہ تو ہمارے رہنے کے مقام کو بھی دیکھے گا تجھے سیر ہائی لیرا دون
بہشت و دوزخ دکھاؤن موجہ جادو ہاتھ باندھے ہوئے خواجہ کے آگے آیا خواجہ نے زنبیل کی گھنڈیان کھولین
موجہ جادو کو قریب بلاکر کہا دیکھ کیا دکھائی دیتا ہی موجہ جادو نے جو نگاہ کی عجب سیر نظر آئی دیکھا ایک طرف
آگ بیشمار روشن ہی بہت سے غلامان زنگی مصروف انتظام ہین ایک جانب بیحد و بیشمار مال و زر کا انبار ہی دریا
تھار جوش زن ہی حیوانات جسمین پھرون پر بیٹھے ہوئے سیر دریا مین مصروف ہین موجہ جادو بغور دیکھنے لگا جب خواجہ نے
خیال کیا کہ اب یہ بالکل محو دید ہی ہاتھ کا سہارا دیکر داخل زنبیل کیا رنگ و روغن عیاری کا نکال کے آپ اصلی صورت

سب نے اسی تخت پر بیٹھ کے مال و اسباب اس بارگاہ کا اپنے قبضے مین کرنے لگے شب بھر تو خواجہ عمرو ثانی
اس کام مین مصروف رہے جب صبح ہوئی تو بارگاہ سے بشکل موجہ جادو برآمد ہوئے ملازمون سے اسباب
ضروری حاضر کیا خواجہ نے سب ملازمون سے کہا کہ کوئی ہرگز سحر نکرے مین نے ایک سحر اپنا تیار کیا ہی کہ وہ
سب مسلمانون کو لڑنے سے بیکار کر دیگا جملہ ملازمون نے منظور کیا خواجہ لشکر کو لیکر میدان مین آئے ادھر
صاحبقران نماز صبح سے فراغت حاصل کر کے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر عازم میدان جنگ ہوئے رزمگاہ مین
آئے صفوف لشکر جب آراستہ ہو چکین تو خواجہ کہ بشکل موجہ جادو تھے اپنی فوج سے آگے بڑھے اور ایک ملازم کو
طلب کر کے کہا کہ تو جاکر امیر سے یہ اطلاع کر کہ ہمارے افسر صاحب کچھ آپ سے کہنے کو تشریف لاتے ہین
سیر القصد یہ ہی کہ اس خدا پرست کو پیشتر سمجھا دون اگر لڑنے سے باز رہا اور جہانسے آیا ہی وہین واپس جائے تو مین
اپنے ارادے سے باز رہون اور بہت سے بندگان سامری کی جان بچے یہ سنکر ملازم خدمت مین صاحبقران
کے آیا یہ کیفیت بیان کی کہ ہمارے افسر آپسے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین صاحبقران نے فرمایا انکو یہان آنیسے کوئی
مانع نہین ہی شوق سے آئین ملازم وہانسے واپس آیا خواجہ سے کل کیفیت بیان کی خواجہ طرف لشکر اسلام چلے
چند ملازم ہمراہ ہوئے خواجہ نے سب کو منع کر دیا کہ تمہارے آنیکی کوئی ضرورت نہین ہی مین تنہا جاؤنگا وہ لوگ
وہین ٹھہر گئے خواجہ تنہا پاس صاحبقران کے حاضر ہوئے صاحبقران کو پیشتر سلام کیا بعد مین کہا کہ اے
صاحبقران میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آپ اپنے اس ارادے سے باز رہین مفت مین بہت سے آدمیونکا
خون ہوگا تم مجھسے لڑکر سر سبز نہ ہوگے مین نے شب کو ایک سحر اپنا تیار کیا ہی کہ جسکے روکنے کی تاب سامری
و جمشید مین بھی نہین ہی تم اپنے اسم اعظم پر بیکار غرا کرتے ہو دم بھر مین تمہارے اسم اعظم کو بند کر کے تمام فوج
کو ادنی سحر بیہوش کر دونگا صاحبقران نے جو یہ تقریر سنی قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا او بیہودہ گو کیا واہیات
بکتا ہی ہم ہر حال مین خدا پرست ہین تو ہمارا کیا بنا سکتا ہی جو تجھسے ہو سکے کمی نکر یہ کہکے چاہا وار تلوار کا کرین خواجہ نے
کہا امیر نہین پہچانا اسم عمرو ثانی امیر عمرو کو دیکھکر خوش ہو گئے خواجہ نے کل کیفیت جو شب کو گذری تھی روبرو
امیر بیان کر کے یہ بھی عرض کی کہ مین جاتا ہون لشکر کو آگے بڑھاتا ہون آپ جمشید ثانی کو حکم دین وہ تمام لشکر کو تباہ و
برباد کرین امیر نے کہا ای خواجہ موجہ جادو کہان ہی خواجہ نے عرض کی میرے پاس موجود ہی یہ کہکر خواجہ امیر سے
رخصت ہوئے امیر اپنے مقام پر واپس آئے جمشید نے عرض کی یا صاحبقران موجہ جادو کیا کہتا تھا امیر
نے فرمایا جمشید یہ موجہ جادو نہین تھا خواجہ عمرو نامدار تھے موجہ جادو کو خواجہ نے اسیر کر لیا ہی جمشید نے
عرض کی پھر موجہ جادو کہان ہی امیر نے فرمایا خواجہ کے پاس زنبیل مین موجود ہی اب تم تمام لشکر کو تباہ کر دو
جمشید نے چاہا کہ آگے بڑھکے سحر کرے امیر نے کہا ابھی ٹھہر جاؤ جب کوئی لشکر حریف سے مبارز طلب کریگا اس وقت
تمکو اختیار ہی دیکھو پہلے کسکو پکارتے ہین یہ باتین تھین کہ خواجہ نے لشکر موجہ جادو مین پہونچکے جملہ ملازمون سے
کہا کہ مین نے بہت سمجھایا مگر یہ شخص کسی طرح نہین مانتا ہی اب مین مجبور ہون یہ کہکے خواجہ بشکل موجہ جادو صف
سے بڑھے اور پکار کے آواز دی ای جمشید ثانی تجھے اپنے سحر و ساحری پر بڑا ناز ہی نکلکر معرکہ آرا ہو پھر دیکھ ہو آج سب
حال کھل جائیگا جمشید صاحبقران زمان سے اجازت لیکر صف سے نکلا اسباب سحر درست کیا مقابل موجہ جادو
نقلی کے آیا موجہ نقلی نے ایک گولہ مارا جمشید نے سپر کے روکا اسکو روکا اور جھولے سے ایک جال نکال کے کچھ
اسم سحر اسپر پڑھا کہ وہ جال بلند ہوا اور طرف لشکر موجہ جادو کے چلا خواجہ نے پلٹ کے لشکر کیطرف آواز دی

سنکر

کہ یارو اس جال سے مطلق خوف نہ کرنا یہ ہتھکنڈے لوگون کا کچھ نہیں بنا سکتا ہی ایسی باتین کہین کہ لشکر والے بالکل محو گفتگوی
خواجہ ہوگئے اور وہ جال آکر سب کے اوپر گرا خواجہ تو لوٹ کر الگ کھڑے ہوگئے لیکن تمام لشکر اس جال
مین لپٹ گیا جب سب لوگ جال کے اندر آگئے تو وہ جال پھر اونچا ہوا اور طرف جمشید کے چلا خواجہ خیمون
کی طرف دوڑے مال و اسباب پر انھون نے بھی جال الیاسی مارا تمام مال و متاع لشکر زنبیل کیا لیکن یہ
جال جو سب کو اسیر کرکے پلٹا اور جمشید تک آکر زمین پر گرا جمشید نے اس جال کو آدمیون سے الگ
کیا سب نے دیکھا کہ تمام سرداران لشکر موجہ جادو بیہوش اس جال مین بندھے ہوئے تھے جب جمشید نے
جال الگ کیا تو مثل مردون کے سب زمین پر گر پڑے جمشید نے سبکی زبان مین سوزن دیکر مشکین باندھ
لین اتنی دیر مین خواجہ بھی آگئے اور جمشید کے سحر کی تعریف کی اور سب کو اٹھوا کر خدمت صاحبقران مین لائے
صاحبقران بالفتح و فیروزی میدان جنگ سے طرف بارگاہ سلیمانی کے پھرے بارگاہ مین آکر دنگل صاحبقرانی پر جلوہ
افروز ہوئے خواجہ نے موجہ جادو کو زنبیل سے نکالا زبان مین سوزن دیکر ہوشیار کیا جمشید نے بھی سب کی زبانون
مین سوزن دیدیے تھے اپنا سحر آثار اسب کو بستہ کرکے سامنے صاحبقران کے لائے صاحبقران نے
خواجہ کیطرف اشارہ کیا کہ ان لوگون سے دریافت کرو اگر اسلام قبول کرین تو انھین رہا کردو اور اگر اسلام
قبول نکرین تو قتل کرو خواجہ تازیانہ ہاتھ مین لیکر کھڑے ہوئے دوات و قلم موجہ جادو کے سامنے رکھکر کہا اے
موجہ جادو اب ساحری جمشید پر لعنت کرو اور خداوند واحد و یکتا کو اپنا معبود جانو موجہ جادو نے انکار کیا خواجہ
نے اس کو بہت سے تازیانے لگائے مگر اس نے اسلام قبول نکیا امیر نے حکم دیا کہ اسکو قتل کرو اسی طرح سات
کافرون سے دریافت کیا کسی نے قبول نہ کیا آخرکار سب کو حکم قتل دیا صاحبقران نے اس خوشی کے سبب
سے محفل عیش و عشرت منعقد کی شب بھر سب پہلوانان تیغزن صف شکن مشغول مینوشی رہے جمشید نے
صاحبقران سے عرض کی کہ اب ماہیان جادو خود قصد کریگی اور لشکر گران ہمراہ لیکر آئیگی صاحبقران نے
فرمایا خدا مالک ہے جس کریم نے ان کفار پر فتحیاب کیا ہے وہی کریم اس پر بھی فتحیاب کریگا یہان تو یہ باتین تھین کہ ماہیان
جادو نے جو تصویر موجہ جادو کی اپنے پاس رکھی تھی اسکے قتل ہوتے ہی وہ تصویر ٹوٹ گئی ماہیان نے جو تصویر
کو دیکھا زانو پر ہاتھ مارکے کہا کہ بڑا غضب ہوا لوگون نے پوچھا ملکہ عالم خیر تو ہے ماہیان جادو نے جواب دیا کہ موجہ
جادو کو کسی نے قتل کیا تصویر اسکی ٹوٹ گئی معلوم ہوتا ہے یہ لوگ بڑے زبردست ہین گرداب جادو کو مارا حالان
قید طلسم کشا کو قتل کیا اب موجہ جادو کی جان لی اب مین جب تک خداوند سے کسی طرح کی تقدیر مستحکم نہ کرا لونگی تب
تک مقابلہ مین ان لوگون کے نہ جاؤنگی جب خداوند تقدیر کر دینگے تو مین ان لوگون سے لڑونگی یہ کہکر اسی وقت تخت سحر
تیار کیا اور تخت پر بیٹھ کے طرف تاریک چہارچشم کے روانہ ہوئی راہ طی کرکے مکان تاریک مین پہونچی تاریک
چہارچشم اس وقت مشغول شراب خواری تھا ماہیان کو دیکھکر پوچھا اے ماہیان جادو آج آنے کا کیا سبب ہے ماہیان
نے جواب دیا قدرت کو سب حال روشن ہے بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ مسلمانون کے
ہاتھ سے قدرت اپنے بندگان خاص کو قتل کراتے ہین گرداب جادو ساحر یکتا مارا وزیر ہوش تدبیر ہاتھ سے مسلمانون
کے مارا گیا موجہ جادو کو انھین لوگون نے قتل کیا حالانکہ قید طلسم کشا کی جان مفت گئی قدرت نے کچھ خیال نہ فرمایا
تاریک چہارچشم نے مسکراکر جواب دیا کہ اے ماہیان جادو وہ لوگ جو قتل ہوئے قدرت نے عمداً انکو قتل کرایا
اور تقدیر مستحکم نہ کی کیونکہ انکے مزاجون مین غرور از حد زیادہ ہوگیا تھا اور قدرت کو کسی کا غرور پسند نہین ہے اس وجہ

سے انکو سزا اس بابت کی دی گئی ہو واقعی وہ نہین مرے ہین قدرت تھوڑے دنون کے بعد انکو پھر زندہ کرینگے ماہیان
جادو نے کہا اب قدرت کی کیا راے ہی کہ مسلمانون سے مین مقابلہ کرون یا نہ کرون تاریک چہار چشم نے جواب
دیا کہ ای ماہیان جادو تو مسلمانون سے مقابلہ کریگی کسی وقت مین غرور نہ کرنا اگر غرور کریگی تو تیرا بھی یہی حال ہوگا
ماہیان نے کہا قدرت خوب جانتے ہین کہ میرے مزاج مین غرور بالکل نہین ہی اگر غرور ہوتا تو یاین ثروت
و خوشحالی کسی سے بات نکرتی اور آجتک قدرت مری آبرو روز افزون کیون کرتے علاوہ اسکے مین نے اتنا بڑا
کار نمایان کیا کہ جو کسی سے نہ ہو سکتا مین نے لوح اور مہرہ وغیرہ طلسم کشا سے لیا اس پر بھی پھر کچھ ناز نہین ہی اب
آئندہ قدرت مالک و مختار ہین جیسی تقدیر کرین تاریک چہار چشم نے کہا ای ماہیان جادو لوح اور مہرہ قدرت
کے حوالے کرو کہ قدرت اسکو بحفاظت تمام آسمان پر بھیجدین طلسم کشا تمام عمر اگر فکر کرے تو نہ پاوے اور تمھاری
تقدیر بہت مستحکم کی ہی ایک ہزار برس تک موت نہ آئیگی بشرطیکہ غرور کو اپنے دل سے دور رکھو ماہیان خوش ہوگئی
کہا میری کیا مجال جو غرور کرون لوح اور مہرہ وغیرہ جھولی سے نکال کے تاریک کے حوالے کیا تاریک نے لوح
اور مہرہ ایک ساحر کو دیا کہ نام اسکا بہرام گنبد نشین تھا اور تمام ساحران طلسم سے سحر مین زیادہ تھا تاریک
چہار چشم اسکو بہت مانتا تھا اپنا معین و مددگار جانتا تھا بے اسکی صلاح کے کوئی کام نکرتا تھا بہرام گنبد نشین لوح
وغیرہ لیکر روانہ ہوا تاریک چہار چشم نے ماہیان جادو سے کہا کہ تم جاؤ بر وقت مقابلہ قدرت تمھارے
واسطے مدد بھیجینگے خاطر جمع رکھنا ماہیان کا خوشی خوشی وہان سے روانہ ہوئی اپنے خیمہ کے قریب پہونچکر داخل مکان
ہوئی ملازمون کو بلا کر حکم دیا کہ لشکر تیار کرو قدرت نے اجازت جنگ دی تقدیر بھی مضبوط کی ہی کل براے مقابلہ
خدا پرستان جائینگے سب کو اسیر کرکے لائینگے ملازمون نے بھی خوشی خوشی سامان جنگ کرنا شروع کیا دوسرے روز
سب نے درستی سامان سے فراغت پائی ماہیان جادو نے اسی روز شب کو وہان سے کوچ کیا اپنے ہمراہ
علاوہ لشکر گران کے مال و خزانہ بھی بہت لیا صاحبقران کو اس کے آنے کی خبر معلوم ہوئی اپنی بارگاہ سے
تماشا دیکھنے کو باہر آئے جمشید ثانی بھی ہمراہ ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ بھی ایک سمت اگر مصروف تماشا ہوئے صاحبقران
نے دیکھا کہ لشکر ساحران غدار بیشمار آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوے اڑدران آتش فشان پر سوار کوئی بابر پر سوار بروے ہوا
پران بیچ مین ایک تخت مرصع کار پر ایک ساحرہ سیہ فام بد انجام تاج جواہر نگار کج سر پر رکھے ہاتھ مین اسباب سحر لیے ہوئے
جھوتی باتین ہاتھ پر پڑی ہوئی یا سامری یا جمشید کہتی ہوئی چلی آتی ہی صاحبقران سے جمشید نے عرض کی حضور ماہیان جادو
اسی کا نام ہی بڑی زبردست ساحرہ ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خدا مالک ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ماہیان
جادو کا لشکر اتری لشکر مین بارگاہین استادہ ہونے لگین ساحر اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے بیچ مین ایک بارگاہ
زرنگار استادہ کی گئی ماہیان جادو اس مین داخل ہوئی جب سب لشکر اپنے اپنے ٹھکانے پر گیا تو صاحبقران
بھی اپنی بارگاہ مین تشریف لائے جمشید نے عرض کی اب کیا بندوبست کرنا چاہیے صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی
تامل کرو دیکھو ماہیان جادو پیشتر کیا انتظام کرتی ہی جمشید بھی خموش ہو رہا یہان ماہیان جادو نے ایک منشی کو
طلب کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرنیکو حکم دیا کہ ہماری طرف سے صاحبقران کو تحریر کرو کہ بہتر اسی مین
ہی کہ اپنے قصد سے درگذر رو اور خداوند تاریک چہار چشم کی اطاعت کرو ہم بھی تمھاری ان باتون کو جو تمسے
خلاف سرزد ہوئی ہین درگذرینگے اور اگر اس امر کو قبول نہ کروگے تو بہت پچھتاوگے جب یہ نامہ تحریر ہو چکا تو
ایک ساحر کو بلا کر ماہیان نے وہ نامہ دیا اور کہا کہ اس نامے کو صاحبقران کے پاس لیجاؤ ابھی اس کا جواب لیکر

آؤ

اُدھر وہ ساحر اُس نامے کو دیکر صاحبقران کے پاس لشکر مین آیا ہرکارے نے آکر صاحبقران کو دعاے دولت دی
قدمبوسی کرکے عرض کی حضور ایک نامہ دار ماہیان جادو کا آیا ہی امیدوار باریابی ہی امیر نے فرمایا بلالو ہرکارے
نے باہر آکے نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا پھر امیر کی خدمت مین آیا نامہ دار نے جو دربار امیر کو دیکھا دنگ ہوگیا
اقبال واجلال امیر کا دیکھکر سلام کیا ہاتھ باندھکر عرض کی حضور ایلچی بخطا ہی آپ کو ملکہ ماہیان جادو نے یہ نامہ
بھیجا ہی امیر نے اُس نامہ دار سے نامہ لیکر پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے تو صاحبقران فرط غیظ سے کانپنے
لگے نامے کو چاک کیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے کہا کہ اُس مکارہ سے کہدینا کہ جو تجھسے ہمارے واسطے برائی
ہوسکے دریغ نکر ہم ہمیشہ سامری و جمشید پر لعنت کرتے ہین ہان اگر تجکو اپنی جان بچانا منظور ہی تو تو بھی سامری جمشید
پر لعنت کر اور تاریک چہار چشم کی اطاعت ترک کر کہ وہ ایک کافر مکار ہی اسلام اختیار کر خداوند واحد و یکتا
کو اپنا معبود حقیقی رب تحقیق جان اگر اس امر کو قبول نکریگی تو اپنے تئین بڑے غضب مین پائیگی ساحر بوجہ رعب
صاحبقران سے کچھ نہ کہ سکا خاموش اُٹھکر وہان سے چلا آیا کل کیفیت ماہیان جادو سے بیان کی بعد ہین یہ بھی
کہا کہ صاحبقران سے لڑنا بہتر نہین ہی اول تو وہ صاحب اسم اعظم ہین اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی دوسرے شجاع
صف شکن تیغزن ہین وہ کسی حال مین بند نہین رہینگے جیسا معرکہ پڑیگا قدم اُنکا پیچھے نہین ہٹیگا ماہیان جادو نے
جواب دیا کہ تجھے ان معاملات مین کیا دخل ہی اگر وہ صاحب اسم اعظم ہین تو ہون ہمین کچھ خوف نہین قدرت ہماری
مدد کریگی جو آفت آئیگی اُس کو رد کرینگے یہ کہکر اس نے حکم دیا کہ طبل جنگی ہمارے لشکر مین بجے ملازمون نے تعمیل حکم
کی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے اُنھون نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی صاحبقران نے فرمایا
کہ ہمارے لشکر مین بفضل ایزدی طبل جنگی پر ہیان ابھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی شب بھر تو دونون لشکر تیاری جنگ
مین مصروف رہے ماہیان جادو بھی ہدم خانہ مین داخل ہوئی تیاری کرنیمین مصروف ہوئی رات بھر مین اس نے
بھی سحر تیار کیا جب ساحر زرین پوش فلک میدان چرخ زبرجدی مین آکر مصروف سحر سازی ہوا اور اپنے سحر
سے عالم کو منور کیا یہان صاحبقران زمان فریضہ سحری ادا کرکے باہر تشریف لائے لشکر در دولت پر منتظر تھا
سب نے صاحبقران کو دیکھکر سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر مرکب طلب فرمایا گھوڑے پر سوار ہوکے طرف
میدان کارزار کے روانہ ہوئے تمام سرداران لشکر ہمراہ رکاب بڑے جاہ و تجمل سے صاحبقران میدان
جنگ مین آکر جلوہ فرما ہوئے دیکھا ایک جانب لشکر ماہیان جادو اُچھل کود کرتا ہوا آکر روبروے لشکر
امیر صفین جمانے لگا جب صفین جم چکین تو نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا بہادران لشکر کو جوش
شجاعت نے بیتاب کیا ہر ایک کا یہی ارادہ ہوا کہ پہلے گھوڑا میدان مین بڑھائیے دشمن کو ٹوک کے ماریے مگر خوف
افسر دونون لشکرون کے بہادر اپنے مقام سے حرکت نکر سکے ملکہ ماہیان جادو نے چاہا کہ اپنا تخت بڑھائے
مبارز طلب کرے کہ صحرا سے گرد اوڑی سب اُدھر متوجہ ہوئے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا ایک
نقابدار سلاح جنگی سے آراستہ مرکب باد رفتار پر سوار رہواری کرتا ہوا چلا آتا ہی تھوڑی دیر مین وہ نقابدار ماہیان جادو
کے لشکر مین داخل ہوا ماہیان جادو سے اجازت جنگ لیکر میدان مین آیا پہلے بہت کچھ تعریف تاریک چہار چشم
کی بیان کی بعد ہین پکار کے آواز دی ای فرقۂ خداپرستان تم سے جسکو اپنے زور بازو پر ناز ہو میرے مقابلہ مین
آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے ایک جوان قوی تن امیر کشورگیر کے سامنے آیا ہاتھ جوڑ کے عرض کی یا صاحبقران
اجازت میدان امیر نے اُس جوان کو رخصت میدان دی وہ پہلوان صف شکن میدان مین آیا نقابدار سے

نیزہ اٹھایا بڑی دیر تک خوب نیزہ بازی ہوئی آخر کار نیزہ دست نقابدار سے نکل گیا اسکو غصہ آیا تلوار میان سے
لی اور کہا او جوان تو نے غضب کیا میرا نیزہ نکال دیا اب تیرا زندہ واپس جانا محال ہی یہ کہکر نقاب چہرے سے
اٹھائی اس جوان صاحب شان نے جدہر کی طرف نگاہ کی ایک برق گری کہ اس بہادر کے دو ٹکڑے ہوئے
نقابدار نے پھر نعرہ کیا ای خدا پرستان تم مین سے ایک کو تو مین نے قتل کیا اب جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے
مقابلے مین آئے امیر کو یہ گمان ہوا کہ اس جوان کو نقابدار نے ضرب شمشیر سے قتل کیا کیونکہ نقابدار نے تلوار کھینچکے نقاب
چہرے سے اٹھائی تھی امیر نے افسوس کیا ایک اور جوان صاحب شان نے امیر سے اجازت میدان لی اور
میدان مین آکر بڑی دیر تک نقابدار سے مصروف جنگ رہا نقابدار نے اسی طور سے اس بیچارے کو بھی راہی ملک
عدم کیا اس کے بعد چالیس جوان لشکر اسلام سے یکے بعد دیگرے گئے اور نقابدار کے دام مکر مین گرفتار ہو کے راہی
عدم ہوئے امیر کو ہر مرتبہ یہی گمان ہوتا تھا کہ نقابدار ضرب شمشیر سے لوگون کو قتل کرتا ہی جب اس قدر جوانان اسلام
قتل ہوئے تو صاحبقران نے چاہا کہ مین مرکب بڑھا کر نقابدار سے مقابلہ کرون جمشید ثانی نے قریب آکر عرض کی
کہ یا صاحبقران یہ نقابدار ساحر معلوم ہوتا ہی غلام کو اجازت ہو تو اس سے جاکر مقابلہ کرے امیر نے جمشید ثانی
کو اجازت میدان دی جمشید اسباب سحر درست کر کے میدان مین آیا للکار کر نقابدار کو آواز دی کہ او نقابدار
مکار اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا تو نے اتنے بندگان خدا کی جان مفت لی اگر اُنسے بے سحر لڑتا تو
حقیقت حال معلوم ہوتی جمشید نے جو اس طرح کی باتین کین نقابدار نے جواب دیا او نمکحرام بدانجام تو اپنے سحر
و ساحری پر بہت نازان ہی دیکھ تو آج تجکو سزاے نمکحرامی دیتا ہون خون حاملان قید طلسم کشا کا بدلا لیتا ہون اور جو
تیری فوج کے جوان مین نے قتل کئے محض اپنی قوت بازو سے انکو ہلاک کیا مین علاوہ ساحری کے فنون جنگ
مین طاق ہون کس کی مجال ہی کہ مجھسے آنکھ ملا سکے اب تو سحر آزمائی کرنا چاہتا ہی مین اس مین بھی بند نہین یہ کہکے ایک
گولا طرف جمشید ثانی کے پھینکا کہ ایک برق گری جمشید نے اس گولے کو رد کیا اور ایک ماش کا دانہ کچھ اسم سحر پڑھکے
اس نقابدار مکار کی جانب پھینکا کہ نقابدار لڑکھڑایا ماہیان جادو نے آواز دی ای نقابدار قدرت سنبھل کیون بہکتا ہی
یہ آواز سنکر نقابدار سنبھلا اور نقاب اپنے چہرے سے الٹ دی جمشید کی جو نگاہ چہرہ نقابدار پر پڑی ایک برق کڑک
کر گری لاکھ جمشید نے چاہا کہ مین سحر کر کے سنبھلون مگر سنبھلا نہ گیا برق جمشید کے دو ٹکڑے کر کے زمین مین پیوست ہو گئی
ماہیان جادو کے ملازمون نے نقابدار کو بہت تحسین و آفرین کی نقابدار نے جو جمشید کو قتل کیا اور غلغلہ
بلند ہوا صاحبقران نے جو لاشہ جمشید دیکھا بہت افسوس کیا چاہا کہ اپنا گھوڑا بڑھائین مگر چارون طرف سے
سوارون نے آکے گھیر لیا سب نے متفق اللفظ یہی کہا کہ غلامان جانباز کس لیے ہین امیر نے کہا تم لوگون سے
یہ نقابدار زیر نہ ہوگا اور مین برکت اسم اعظم سے اس مکار کو زیر کرونگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ آسمان پر ایک جانب
ابر تیرہ و تار اٹھا صاحبقران اور جملہ سرداران لشکر اس ابر کی جانب متوجہ ہوئے ماہیان جادو بھی ابر کو دیکھنے لگی وہ
ابر قریب لشکر صاحبقران آکر شق ہوا سب نے دیکھا ایک مرد ضعیف ریش دراز سر مین بانوتی پگڑی لپٹی ہوئی ماتھے
پر تلک لگا ہوا ایک تخت پر مرگ چھالا بچھائے ہوئے کاٹ کا ہزارا ہاتھ مین لیے ہوئے شنجرفی کرتہ پہنے اس ابر مین سے
ظاہر ہوا صاحبقران بغور اس مرد ضعیف کی طرف دیکھنے لگے شہنشاہ گوہر کلاہ کی جو نگاہ پڑی خوش ہو گئے صاحبقران
کے قریب آکے عرض کی کہ جوگی جیپال اسی نیک خصال کا نام ہی عجب مرد نیک انجام ہی حضور کی قدمبوسی کا اشتیاق اسکو حد
سے زیادہ تھا اسوقت برای امداد آیا صاحبقران بھی خوش ہوئے جوگی جیپال پہلے صاحبقران کے پاس آیا بہت ادب ۱۱

سلام کیا دعا دی پھر شہنشاہ کی طرف متوجہ ہوا دعا دیکر کہا مزاج مبارک کیسا ہی شہنشاہ نے جواب دیا جوگی
جیپال نے امیر سے عرض کی کہ فقیر کو آپ کی قدمبوسی کا بہت دنون سے اشتیاق تھا نام نامی و توصیف گرامی
ہر صغیر و کبیر برنا و پیر سے سنا کرتا تھا شکر ہی کہ آج یہ امید بھی بر آئی اب امیدوار ہون کہ اجازت مرحمت فرمائی
جائے فقیر اس مکار کو سزا دے امیر نے فرمایا جوگی صاحب آپ ہمارے مہمان ہین جب ہم موجود ہین تو آپ کو
مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہی جوگی جیپال نے عرض کی حضور غلام کی اس عرض کو قبول کرین بہت جلد اجازت
دین دشمن مکار مبارز طلب کر رہا ہی عرصہ ہوتا ہی جب امیر نے دیکھا کہ جوگی جیپال کسی طرح نہین مانتا مجبور ہو کے
فرمایا آپ کو اختیار ہی مجھے مجوب نکیجیے جوگی نے عرض کی آپ کیا ارشاد فرماتے ہین مین ایک فقیر آپ تاج بخش
تاج ستان میری بھی یہ مجال ہی کہ آپ کو محجوب کرون یہ بھی آپ کی فقیر نوازی تھی کہ مجھ گدا ے بینوا سے بخلق و دوست
بات کی میری عزت بڑھائی یہ کہکر جوگی جیپال میدان مین آیا نقابدار کی طرف دیکھکر کہا او مکار تو نے بکر جوانان
صف شکن کو قتل کیا اب کہان جائیگا اپنے کیے کی سزا پائیگا نقابدار نے یہ سنکر ایک گولا طرف جوگی جیپال کے
پھینکا جوگی جیپال نے اشارہ کیا وہ گولا پلٹ کے نقابدار کی طرف چلا نقابدار نے نقاب پر ہاتھ ڈالا جوگی جیپال نے
جھولی سے ایک آئینہ نکالا نقابدار نے جیسے ہی نقاب الٹی جوگی نے آئینہ سامنے کیا نقابدار کی نگاہ جو اپنے چہرے
پر پڑی ایک برق کڑک کر گری نقابدار کو مع مرکب چار ٹکڑے کر کے غرق زمین ہوئی لشکر طرفین سے صدائے
تحسین و آفرین بلند ہوئی صاحبقران خوش ہو گئے شہنشاہ گوہر کلاہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ جوگی جیپال بڑا
مرد کامل معلوم ہوتا ہی ہم نے دیکھا کس جرأت و تدبیر سے نقابدار کو قتل کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی حضور اس کا نظیر تمام
طلسم مین نہین یہ دو شخص کاملین اس طلسم مین مشہور ہین سحر و ساحری مین جوگی جیپال ہی اور علم و عمل مین دبیر
نیک خصال ہی بعد دبیر کے جوگی بھی یکتا ہی نہ اس کا کوئی ثانی طلسم مین ہی نہ وہ اپنا مثل رکھتا ہی تمام ساحران غدار
ان دونون کے خوف سے مانند بید کانپتے ہین کبھی ان لوگون کے منہ نہین چڑھتے دبیر کو نہین معلوم مکارون نے
کیا مکر کر کے گرفتار کر لیا اگر وہ رہا ہو جائینگے تو تمام طلسم مین آفت برپا کر دینگے یہان تو یہ باتین تھین وہان ملکہ
ماہیان جادو نے جو نقابدار کی لاش کو جلتے ہوئے دیکھا ہوش اوڑ گئے اپنے ملازمون سے مخاطب ہو کر کہا
کہ جب نقابدار قدرت کو اس فقیر نے مارا تو اب میری کیا حقیقت ہی بہتر یہ ہی کہ مین یہان سے اپنے خیمہ مین واپس
جاؤن اور پھر خداوند کی خدمت مین جا کر یہ کیفیت بیان کرون کہ وہ کوئی تدبیر معقول کرین سب ملازمون
نے بھی اس بات کو پسند کیا ماہیان جادو تخت اوڑا کر فرار ہوئی عقب مین اس کے اور تمام ملازمین بھی چلے
چونکہ نقابدار کے مارے جانے سے ایک غلغلہ بلند تھا کسی نے خیال نہ کیا ماہیان جادو کدہر نکل گئی جب یہ تھوڑی
دور راہ طی کر چکی تب جوگی جیپال نے خیال کیا کہ ماہیان جادو نہین معلوم ہوتی ہی میدان سے یہ کہکر پلٹا کہ اگر یہ
یہان سے فرار ہو گئی تو کیا نقصان ہی اس کو خیمہ عقیق نگار پر جا کے نہ قتل کیا تو کچھ کام نہ کیا میدان سے جوگی جیپال بفتح
و فیروزی خدمت صاحبقران مین آیا صاحبقران نے بہت تعریف کی باعزاز تمام جوگی جیپال کو اپنے ہمراہ
لیکر بارگاہ سلیمانی مین آئے محفل عیش منعقد کی گو صاحبقران کو جمشید کے مارے جانیکا بہت صدمہ ہوا تھا لیکن
جوگی جیپال کے آنیکی خوشی سے اس غم کو فراموش کیا جوگی جیپال نے عرض کی کہ یا صاحبقران میرا ارادہ ہی
کہ کل خیمۂ عقیق نگار پر جا کے ماہیان جادو کو قتل کرون اس کے بعد آبشار جادو سے مقابلہ پڑیگا وہ بہت بڑا
ساحر زبردست ہی جب وہ قتل ہو لیگا تب تاریک چہار چشم تک رسائی ہوگی صاحبقران نے فرمایا جوگی صاحب

ہم بھی آپ کے ہمراہ چلین گے جوگی نے عرض کی حضور کی تکلیف فرمائی کی ضرورت نہین ہی غلام اس کام کو انجام
دیگا صاحبقران نے فرمایا ہم بھی ضرور چلینگے تمہارے لڑنیکا تماشا دیکھینگے جوگی نے عرض کی حضور مالک ومختار ہین
دوسرے روز صاحبقران نے مع جوگی جیپال وہان سے کوچ کیا دو روز کے بعد جوگی جیپال مع سب لوگون کے
خیمۂ عقیق نگار پر پہونچا اُس شب تو تمام لشکر صاحبقران اُس صحرا مین استراحت پذیر رہا دوسرے روز علی الصباح
جوگی جیپال اُس خیمہ کے نزدیک آیا ایک ماش کا دانہ کچھ پڑھکے خیمہ کے اندر ڈالا پانی کو جوش وخروش ہوا
مچھلیان منھ کھول کھول کے پانی کے اوپر تیرنے لگین لہرین مانند زلف محبوب بل کھانے لگین صدائین مہیب
آئین پانی دو دو نیزہ بلند ہونے لگا ایک عجیب ہنگامہ برپا ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ جوش وخروش کم ہوا پانی
تھا مچھلیان غائب ہوئین صاحبقران نے جو نگاہ کی تو نہ وہ خیمہ ہی نہ مچھلیان ہین ایک پہاڑ سامنے معلوم ہوتا ہی
بالاے کوہ ایک قلعہ سنگین بنا ہی ساحران غدار قلعہ پر کھڑے ہوے ہین امیر کو کمال تعجب ہوا جوگی جیپال
سے کہا جوگی صاحب وہ خیمہ کیا ہوا جوگی نے عرض کی یا صاحبقران وہ سب کارخانۂ سحر تھا ابھی دیکھیے اور کیا
کیا عجائبات نظر آئینگے اس قلعہ کا فتح ہونا بہت دشوار ہی مگر حضور کے اقبال سے اور خداوند کریم کے افضال
سے اسے بھی فتح کرونگا ماہیان جادو اسی قلعہ کے اندر ہی جب یہ قلعہ ٹوٹیگا تب فوج ماہیان جادو سے مقابلہ
ہوگا پھر ماہیان جادو خود براے مقابلہ آئیگی یہ کہکر جوگی آگے تھوڑی دور جا کے نظرون سے غائب ہوگیا
صاحبقران کی حیرت اور زیادہ بڑھی شہنشاہ گوہر کلاہ سے فرمایا کہ جوگی جیپال تو نظرون سے غائب ہوگیا
نہین معلوم کہان گیا شہنشاہ نے عرض کی حضور خاطر جمع رکھین جوگی جیپال مرد کامل ہی اسی مین کچھ مصلحت ہوگی
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ قلعہ چکر مین آیا سب لوگ اُس طرف مخاطب ہوئے یہان تک قلعہ کو چکر ہوا کہ نگاہ سے
معدوم ہوگیا صرف ایک غبار سا معلوم ہوتا تھا اور قلعہ کسی کو نظر نہ آتا تھا تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز آئی کہ
جیسے مکان گرتا ہی سب نے خیال جو کیا تو تمام قلعہ گرگیا ہی اندر کی عمارتین معلوم ہوتی ہین جوگی جیپال نے سامنے
آکر صاحبقران سے عرض کی کہ اگر حضور کو تماشاے جنگ دیکھنا مقصود ہی تو تشریف لے چلیے صاحبقران جوگی کے ہمراہ
مع لشکر ظفر اثر قلعہ کے اندر آئے دیکھا تمام قلعہ گرگیا ہی کہین کہین عمارتین باقی ہین مگر ایک فوج دریا موج سامنے معلوم ہوتی ہی
صاحبقران کثرت فوج دیکھکر متردد ہوئے جوگی جیپال نے عرض کی حضور اس کثرت کا تردد نہ فرمائین یہ سب سحر
کی فوج ہی ابھی تباہ ہوتی ہی یہ کہکر آگے بڑھا جھولی سے ایک پہل روئی کا نکالا کچھ سحر کرکے اُس پر دم کیا وہ پہل بلند ہو آسمان
پر جاکے مثل ابر پھیلا جوگی نے کچھ دانے ماش کے طرف آسمان کے پھینکے کئی دستکین دین پانی زور شور سے لشکر سحر پر برسنے
لگا جیسے ایک قطرہ آب گرا وہ پانی ہوکر بہہ گیا اسی طرح تمام فوج پانی ہوکے بہہ گئی صاحبقران کمال پر جوگی جیپال کے
آفرین فرما رہے ہین اور تماشا دیکھ رہے ہین کہ دیکھا ایک اژدر آتش فشان سامنے سے پیدا ہوا اور روبروے جوگی
جیپال آس اژدہے نے آکر دم کھینچا جوگی نے ایک کارد جھولی سے نکال کے اُس اژدر پر کھینچ ماری کہ سر اُسکا کٹ
کر دور گرا اُس کے مرتے ہی اندھیرا ہوگیا پتھر برسنے لگے آگ برسی ہواے تند چلنے لگی آوازین مہیب آنے لگین
تمام لشکر صاحبقران پر تاریکی چھاگئی صاحبقران نے اسم اعظم باواز بلند پڑھا وہ سب تاریکی دفع ہوئی ایک
آواز آئی کہ گشتی مرا نام من ماہیان جادو بود اس آواز کے آنے سے اور جسقدر مکان جابجا باقی تھے وہ بھی گر پڑے
صرف ایک بارہ دری عالیشان باقی رہگئی کہ وہ تعمیر سحر نہ تھی صاحبقران بہت خوش ہوے جوگی جیپال نے آکے عرض
کی شہنشاہ مبارک ہو کہ ماہیان جادو قتل ہوئی خواجہ عمرو اُس بارہ دری کے اندر داخل ہوئے خزانے کی تلاش

کرکے نذر زنبیل کیا امیر بھی مع جوگی جیپال و تمام ہمراہیان نیک خصال داخل بارہ دری ہوئے خزانے
کی طرف تشریف لائے خزانے کو خالی پایا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران بڑے تعجب کی
بات ہی کہ یہ ایسی ساحرہ تھی کہ تاریک چہار چشم اس کو بہت مانتا تھا اپنا قوت بازو جانتا تھا لاکھوں روپیے
اس نے پیدا کیے مگر خزانہ خالی ہی اس کا کیا سبب ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جوگی صاحب آپ اس کو نہین
جانتے ہین خزانہ ایک صاحب کی وجہ سے بچنے نہین پاتا ہی یہ فرماکر خواجہ کو بلایا مسکرا کر فرمایا کہ خواجہ تمسے
بارہا کہا کہ خزانہ حق غارت ہونیکا ہی مگر تم سماعت نہین کرتے یہ اچھی بات نہین ہی خواجہ نے کہا صاحبقران آپ
تو یونہین فرمایا کرتے ہین خزانہ یہان کہان تھا کچھ مٹی کے گھڑون مین کوڑیان بھری ہوئی تھین مین نے
فقیرون کو تقسیم کر دین آپکا گمان بیجا ہی امیر مسکرا کے خاموش ہو رہے اس شب اسی بارہ دری مین
صاحبقران نے جلسہ عیش و نشاط برپا کیا مہرویان حور پیکر مصروف رقص و سرود ہوئین تین دن تک
وہ جلسہ رہا تیسرے روز جوگی جیپال نے امیر سے عرض کی کہ اب اس جگہ کسی کو حاکم کیجیے کیونکہ
جانب آبشار جادو جو مالک خاص اس مرحلہ کا ہی جاتا ہی اور اسکو قتل کرکے پھر تلاش لوح کرتا ہی امیر
نے فرمایا جو آپ کی راے ہو وہ بہتر ہی جلسہ اس روز برخاست ہوا امیر نے حکم دیا کہ آج سب سامان
سفر درست کرین کل ہم یہان سے کوچ کرینگے تمام سرداران لشکر تیاری کوچ مین مشغول ہوئے
بوقت سحر امیر نے مع تمام لشکر و جوگی جیپال وہانسے کوچ کیا اور براے مقابلہ آبشار روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت آبشار جادو کی عرض کیجاتی ہی کہ یہ ایک ساحر غدار ہی ایک پہاڑ
کی چوٹی پر بیٹھا ہی اس کے پاؤنسے پانی جاری ہی پہاڑ کے نیچے پانی گرتا ہی وہانسے دریا مین جاکر مل جاتا ہی یہ مکار
شب و روز شراب خواری مین مشغول رہتا ہی سواے اس کے کوئی دوسرا کام اس بد انجام کو نہین ہی ایک روز
اپنے کوہ پر بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا کہ رونیکی آواز اس کے کان مین آئی متعجب ہو کے چار ونطرف
دیکھنے لگا جب کوئی نظر نہ آیا تو اس نے ایک دستک دی ایک طائر ہفت رنگ پیدا ہوا آبشار جادو نے
اس طائر سے کہا کہ اس رونیوالے کو ہمارے پاس لا وہ طائر وہان سے اوڑا تھوڑی دیر کے بعد ایک
ساحر کو اپنی منقار مین دبائے ہوئے لایا آبشار جادو نے اس ساحر کو دیکھکر حال دریافت کیا کہ ای
ساحر تجھپر کیا مصیبت پڑی ہی جو ڈاڑھین مار مار کے روتا ہی تیرا کیا نام ہی کہان رہتا ہی یہان کس طرح تیرا آنا ہوا
ساحر نے کہا مین ملازم ہوا تھا ملکہ ماہیان جادو کا ماہیان جادو کو جوگی جیپال نے مارا قلعہ برباد ہو گیا
اب وہان کوئی باقی نہین ہی آبشار جادو نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی گھبرا کے کہا ارے ماہیان جادو
کو جوگی جیپال نے کیون مارا اور وہان تک اس کی رسائی کیونکر ہوئی ساحر نے جواب دیا کہ ایک شخص طلسم کشائی
کرنے آیا تھا اس کو ماہیان جادو کے وزیر نے گرفتار کیا پیشتر اس کی مدد کیواسطے جمشید ثانی جو خداوند
تاریک چہار چشم کیطرف سے مالک دربند اول تھا آیا اور حاملان قید کو مار کے طلسم کشا کو رہا کر لیا
بعد اس کے ماہیان جادو لوح لیکر خدمت خداوند مین گئی خداوند نے تقدیر کی اور لوح لیکر اپنے قبضے
مین کی وہان سے ماہیان جادو نے آکر مقابلہ کیا ایک نقابدار براے مدد آیا اس نے جمشید ثانی کو قتل
کیا اور بہت سے لوگ لشکر طلسم کشا کے مارے گئے مگر جب بعد قتل جمشید جوگی جیپال نے آکر اس نقابدار
سے مقابلہ کیا تو نقابدار کے سحر نے تاثیر نہ کی ہاتھ سے جوگی جیپال کے مارا گیا ماہیان جادو یہ کیفیت دیکھکر

قلعہ مین پوشیدہ ہوئی جوگی جیپال نے پیچھا نہ چھوڑا وہان بھی آکر قیامت برپا کر دی آخر قلعہ کو تباہ کیا ماہیان جادو کو مارا اب آپ کیطرف جوگی جیپال نے آنیکا قصد کیا ہی طلسم کشا بھی اُسیکے ہمراہ ہی اور بہت سا لشکر بھی ہی ابشار جادو یہ سنکر سن ہو گیا اُس ساحر سے کہا کہ جوگی جیپال کی موت آئی ہی مین ایک کو زندہ نچھوڑونگا میرا کیا بنا سکتا ہی تو باطمینان خاطر یہان رہ مین ابھی اس کا انتقام لیے لیتا ہون یہ کہکے جوگی جیپال کا حال دریافت کرنیکو کچھ اوراق پریشان جھولی سے نکالے اُنکو دیکھکر اُس ساحر سے مخاطب ہوکر کہنے لگا جوگی جیپال بہت قریب آگیا ہی مین اُس کا راستہ بند کرتا ہون تمام عمر بھٹکتا رہیگا مجھ تک نہ پہونچیگا یہ کہکر ایک دستک دی اُس ساحر نے دیکھا کہ ایک آدمی عجیب الخلقت حاضر حاضر کہتا ہوا اُسکے سامنے آیا ابشار جادو نے کہا ارزنگ جادو جوگی جیپال بہت قریب آگیا ہی تو جا کر اپنا سحر کر کہ وہ آگے نہ بڑھ سکے ایک دیوار آہنی بنا دے کہ جوگی اُس دیوار کو دیکھکر وہین رہجاے ارزنگ جادو بہت بہتر کہکر ابشار سے رخصت ہوا ابشار جادو پھر شغل مینوشی مین مصروف ہوا لیکن جوگی جیپال جو مع صاحبقران و شہنشاہ گوہر کلاہ و لشکر ظفر اثر ماہیان جادو کو قتل کر کے تلاش مین ابشار جادو کے روانہ ہوا تو صحرا اور پہاڑون کی راہ طے کرتا ہوا تین روز کے بعد ایک صحراے پُرخار مین پہونچا تمام لشکر زحمت رہروی سے خستہ و پریشان ہو رہا تھا امیر نے فرمایا کہ جوگی صاحب اگر آپ کی راے ہو تو آج کی شب کوئی مقام مناسب دیکھکر وہان مقام کیجیے جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران یہان کوئی مقام ایسا نہین ہی جہان آرام ملے اس صحرا مین نہ تو پانی ممکن ہی نہ کوئی جگہ ایسی ہی کہ جہان بارگاہ استادہ ہو سکے تمام صحرا مین خار و خس اسقدر ہی کہ جسکی وجہ سے جانور تک اس صحرا مین نہین رہتے ہین آج کے روز و شب اور رہروی مین بسر کیجیے کل صبح کو کسی مقام مناسب پر ٹھہر کر دو ایک روز آرام کرینگے امیر خاموش ہو رہے تھوڑی تھوڑی دور چلکر لشکر شدت تشنگی سے بیتاب ہو گیا اور پانی بھی فوج مین باقی نرہا گھوڑے بھی شدت عطش سے پریشان جوانان لشکر کی بھی عجیب حالت زبانون مین کانٹے پڑے ہوئے قلب شدت تشنگی سے مانند کباب بریان سب نے لاکھ تلاش آب کی مگر پانی میسر نہ ہوا سب مجبور ہوکے جوگی جیپال نے کہا کہ یہانسے جلد نکل چلو آگے بڑھکے پانی ملیگا وہین مقام کرینگے یہ کہتے ہوے جب لوگ آگے چلے کہ اب جلد چلو ایسا نہو کہ پیاس کی شدت سے سب ہلاک ہو جائین اسی طور رہروی کرتے ہوئے تھوڑی دیر مین قریب چار کوس کے نکل گئے کہ مقدمۃ الجیش نے آکر خبر دی کہ آگے راستہ نہین ہی ایک دیوار آہنی بہت عالیشان معلوم ہوتی ہی جوگی جیپال اور صاحبقران بہت ہراسان ہوئے تمام لشکر کے لوگ صاحبقران سے عرض کرنے لگے کہ اب طاقت مراجعت بھی ہملوگون مین باقی نہین ہی امیر نے فرمایا خدا کو یاد کرو وہ کریم کارساز اِس مشکل کو بھی آسان کر دیگا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران فقیر کا اتفاق کئی بار اس صحرا مین آنیکا ہوا مگر دیوار کبھی نہین دیکھی یہ تعمیر جدید کسی کی ہی مین ابھی قریب دیوار جاتا ہون مفصل خبر لاتا ہون یہ کہکر جوگی قریب دیوار آیا دیوار کو تعمیر سحر پایا جوگی نے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک ترنج برنجی نکالا کچھ اسم سحر اُس پر دم کیا طرف دیوار کے پھینک دیا دیوار سے شعلے نکلنے لگے قریب جوگی جیپال کے جو شعلہ آیا اُس مرد دانا نے از روے سحر اُس کو رد کیا ایک ترنج اور اُس دیوار کی طرف پھینکا اور زیادہ شعلے نکلے جب جوگی نے دیکھا کہ یہ دیوار اِسطرح دفع نہین ہوتی تو ایک ناریل نکال کے کچھ سحر اُس پر پھونک کے اپنی زبان کا خون اُس پر چھڑکا اور ناریل کو طرف

اُس دیوار کے پھینک دیا ناریل کے پڑتے ہی دیوار مین ہزار ہا سوراخ ہوگئے مگر دیوار گرنے سے محفوظ رہی
جوگی جیپال نے جو اُن سوراخون پر نگاہ کی دیکھا ایک ساحر عجیب الخلقت عقب دیوار کھڑا ہوا کچھ سحر کر رہا ہی
جوگی جیپال نے اُس ساحر کو للکارا کہ او مکار اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا معلوم ہوا یہ تیری جعلسازی ہی
اُس ساحر نے ایک گولا طرف جوگی کے پھینکا کہ دیوار کے قریب آکر وہ گولا پھٹا اور کچھ پانی کے قطرے اُس گولے
مین سے نکلے جوگی جیپال نے اُسکو رد کیا مگر کچھ آبلے جسم پر پڑ گئے جوگی نے بھی ایک گولا اُس طرف پھینکا کہ ایک
برق کڑک کر گری اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوگئے ساحر کے مرتے ہی وہ دیوار بھی اوڑ گئی جوگی جیپال خوشی خوشی
خدمت صاحبقران مین واپس آیا دعا دولت دیکہ عرض کی حضور اب تشریف لے چلین راہ صاف ہی وہ
دیوار سحر کی بنی ہوئی تھی فقیر نے اُسکو تباہ کر دیا صاحبقران نے جوگی جیپال کی بہت تعریف کی اور مع لشکر اُدھر
روانہ ہوئے تھوڑی دور پر جاکے ایک صحرائے سبزہ زار ملا تمام لشکر وہان اُترا صاحبقران کی بھی بارگاہ استاد
ہوئی سقون نے پانی فوج مین پہونچایا سب نے پانی پیا جانورون کو بھی پلایا سیراب ہوئے دو روز تک لشکر صاحبقران
اُسی صحرا مین مقیم رہا تیسرے روز علے الصباح امیر نے وہان سے کوچ کیا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران
اب آبشار جادو کو بھی آپ کی تشریف آوری کی خبر ہوگئی ہی اُس نے انتظام شروع کر دیا ہی امیر نے فرمایا خدا
مالک ہی جوگی جیپال نے کہا اب مقام آبشار جادو بہت نزدیک ہی دو روز مین وہان پہونچ جائینگے امیر
مع لشکر اسلام و جوگی جیپال رواروی کرتے ہوئے چلے جاتے ہین اور آبشار جادو اپنے کوہ پر باطمینان
بیٹھا ہی کیونکہ اُسکو یقین ہی کہ ارزنگ جادو نے دیوار سحر بنائی ہوگی جوگی جیپال دیوار کو کسطرح توڑ سکیگا
دشت پر خار مین مع تمام لشکر بے آب و دانہ مر جائیگا اسی خیال مین بیٹھا ہی کہ دیکھا سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی
اور نشان آمد لشکر کا معلوم ہوا آبشار جادو اپنے مقام سے اُٹھا پہاڑ کے نیچے آکر تماشا دیکھنے لگا جب دامنہ گرد
شگافتہ ہوا تو دیکھا ایک فوج دریا موج رواروی کرتی ہوئی چلی آتی ہی آبشار جادو کو کمال تعجب ہوا اور بچشم
حیرت فوج کو دیکھنے لگا جو ان فوج کی شوکت و شان دیکھکر حیران تھا کہ اُسکی نگاہ تخت جوگی جیپال پر پڑی دیکھا
ایک مرد ضعیف ریش دراز داڑھی مین گرہ دیے ہوئے بڑے بڑے بال سر سے لپٹے ہوئے شنجرفی کُرتہ پہنے
گیروی تہ بند باندھے ایک کشکول آگے رکھا ہوا مرگ چھالا بچھا ہوا بائین ہاتھ پر جھولی پڑی ہوئی کاٹھ کا ہزارہ
ہاتھ مین تخت اُڑتا ہوا چلا آتا ہی آبشار جادو یہ جاہ و تجمل لشکر اسلام کا اور یہ وضع جوگی جیپال کی دیکھکر دنگ
ہوگیا دلمین خیال کیا کہ اِس نے ارزنگ جادو کو کیونکر مارا اور دیوار سحر کو کس طرح برباد کیا معلوم ہوتا ہی نہایت
پُرکار آزمودہ شخص ہی آبشار جادو دیکھ رہا ہی کہ جوگی جیپال نے تخت روکا صاحبقران سے عرض کی کہ اب
حضور بھی یہین توقف فرمائین حکم دیجیے کہ خیمے استادہ ہون لشکر اسی جگہ اُترے یہ سامنے جو کوہ معلوم ہوتا ہی آبشار
جادو کا یہی مقام ہی بلکہ یہ پانی کا فوارہ جو معلوم ہوتا ہی یہ پانی اُسی کے سر سے نکل رہا ہی یقین ہی کہ ہملوگون کو دیکھ رہا ہی
صاحبقران نے حسب فرمایش جوگی جیپال اُسی جگہ مرکب صبا رفتار کو روکا سرداران لشکر سے فرمایا کہ بارگاہین
استادہ کرو اسی جگہ مقام کرینگے لوگون نے حسب الحکم بارگاہین استادہ کرنیکا انتظام کرنا شروع کیا تھوڑے عرصہ
مین سب بارگاہین استادہ ہوئین امیر بانوقیر داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے جوگی جیپال بھی اُترا ایک بارگاہ مین
داخل ہوا آبشار جادو یہ کل سحر کر دیکھکر خایف ہوا اور اس نے اپنے دلمین خیال کیا کہ اتنے بڑے لشکر
سے مقابلہ کرنا تنہا تو بہتر نہین ہی مناسب وقت یہ ہی کہ تاریک چہار چشم کے پاس چلون جیسی اُنکی راے ہو

ویسا کیا جائے یہ سوچکر اُسی وقت اپنے کوہ سے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین بارگاہ تاریک مین پہونچا
تاریک چہار چشم اُس وقت مشغول مینوشی تھا آبشار جادو کو دیکھکر پوچھا ای آبشار جادو اس وقت کسطرح
تمہارے آنیکا اتفاق ہوا آبشار نے کہا خداوند نے ماہیان جادو کو مسلمانون کے ہاتھ سے قتل کرا ڈالا اور
قلعہ اُس کا برباد ہو گیا طلسم کشا کی قید سے مسلمان چھین لیگئے ابکی بار قدرت قتل ہو گیا قدرت نے ایک کی بھی تقدیر
مضبوط نہ کی اب طلسم کشا مع لشکر گران جوگی جیپال کو ہمراہ لیکر میرے دربند پر آیا ہی جوگی جیپال کی بہت
بڑی تعریف سنتا ہون اب قدرت کیا فرماتے ہین جوگی بعزم جنگ آیا ہی اگر وہ پیام جنگ میرے پاس بھیجے تو مین
اُس کا کیا جواب دون تاریک چہار چشم اس کیفیت کو سنکر متردد ہوا آگ سب کے سنتا تھا نیکو یہ کہا کہ جوگی جیپال
اگرچہ ساحر زبردست ہی تو کیا چیز ہی اُسکو بھی تو قدرت ہی نے بنایا ہی ابھی تقدیر فنا کر دین مر جائے اور طلسم کشا
کیا چیز ہی ایک عبد ذلیل قدرت ہی مگر قدرت کو منظور یہ ہی کہ اُس سے کوئی عمل نیک ہو جائے تو عفو تقصیر کر دین
پس ای آبشار جادو تم جاؤ اور ایک نامہ اس مضمون کا جوگی جیپال اور طلسم کشا کو لکھو کہ تملوگ گنہگار قدرت
ہو لازم یہ ہی کہ اپنے افعال خود کردہ پر منفعل ہو کر عفو تقصیر چاہو اور اپنے اس ارادے سے باز آؤ اور جسطرف سے
آئے ہو اُسیطرف واپس جاؤ اگر تم اس امر کو عمل مین نہ لاؤ گے تو معتوب درگاہ قدرت ہو جاؤ گے قدرت تقدیر فنا کر دیگی
دم بھر مین نیست و نابود ہو جاؤ گے پتہ بھی نہین ملیگا اگر اسکے جواب مین وہ لکھین کہ ہمکو بروچشم منظور ہی تو سب کو ہمارے
پاس حاضر کرنا اور اگر انکار کرین تو اُن سے مقابلہ کرنا قدرت ضرور مدد کرینگے آبشار جادو نے کہا ای قدرت آپکو
یہ حال بھی معلوم ہی کہ وہ کسقدر لوگ ہین اور ہر ایک جوان صاحب شان دریائے آہن مین غوطہ زن ہی
مین تنہا ہون اتنے لوگون سے کیونکر لڑ سکونگا اگر میرے پاس بھی لشکر گران ہوتا تو ضرور اُن سے مقابلہ کرتا اور
کتاب ساحری کے دیکھنے سے یہ کیفیت بھی معلوم ہوئی ہی کہ سردار لشکر اُن سب کا ایسا ہی کہ جو صاحب اسم اعظم
ہی اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور جسپر وہ اسم اعظم پڑھکر دم کر دیتا ہی کیسا ہی مبتلائے سحر ہو مگر فوراً نجات پاتا ہی اسی
سبب سے مین تامل کرتا ہون اگر یہ امر نہ ہوتا تو مین مقابلے سے خوف نکرتا ایک سحر مین سب کو لڑنے سے بیکار
کر دیتا تاریک چہار چشم نے جواب دیا کہ ہم اس کا بھی انتظام کرینگے اور تیرے ساتھ بھی کچھ لوگ کار آزمودہ
کیے دیتے ہین اور تقدیر بھی تیری بہت مضبوط کر دی ہی آبشار نے کہا قدرت نے ماہیان جادو کی بھی تو تقدیر بہت
مضبوط کی تھی پھر وہ مسلمانون کے ہاتھ سے کیون ماری گئی تاریک نے کہا تجھے معاملات قدرت مین
کیا دخل ہی اپنے کام سے کام ہی تیری تقدیر مضبوط کر دی جب تک اپنے دلمین خیالات واہیات یعنی کبر و نخوت
کی باتین نہ رکھیگا زندہ رہیگا اور دشمن پر فتح پائیگا جسدن غرور کریگا کتے کی موت مریگا آبشار نے کہا میری
کیا مجال ہی جو غرور کو راہ دون قدرت میرے دل کی حالت سے خوب آگاہ ہین ابھی تک تو میرے دلمین
غرور نہین ہی تاریک نے کہا یہان آکے سب کی طبیعت بخوف قدرت غرور سے مبرا ہو جاتی ہی اور جب
یہان سے چلے جاتے ہین تو کبر و نخوت کی باتین بناتے ہین کبر و نخوت قدرت کو پسند نہین ہی جس بندے
مین ذرا بھی نخوت پائی فوراً تقدیر موت کر دی ذلت سے مر گیا آبشار نے بہت کچھ اقرار کیا کہ مین اپنے
دلمین بھی خیال غرور نہ لاؤنگا قدرت میری تقدیر بہت مضبوط کر دین تاریک نے کہا اگر تو یہ کہتا ہی اور
بصدق دل توبہ کرتا ہی تو جب تک تو اپنی منہ سے موت نہ مانگیگا تب تک قضا تیری نہین آئیگی آبشار جادو
بہت خوش ہو گیا دلمین کہتا ہی کہ قدرت نے میری بہت بڑی خاطر کی موت میرے اختیار مین دیدی مین کبھی طلب

موت نکرونگا قدرت کے مرنیکے بعد بھی زندہ رہونگا اسی خوشی مین تاریک سے کہا کہ اب قدرت مجھے
رخصت عنایت کرین اور جن لوگون کو میری ہمراہی کے واسطے تجویز کیا ہی اُنکو حکم ہو جاے کہ وہ میرے ساتھ
چلین اور میرے ہر حال مین شریک رہین تاریک چہار چشم نے ایک ملازم کیطرف اشارہ کیا کہ جاکر آتشخوار
بلاخیز کو اطلاع کرو کہ وہ مع اپنی فوج کے ہمراہ آبشار کے روانہ ہو مسلمانون سے مقابلہ کرے اور جو کچھ آبشار جادو
اُسے منظور کرے ملازم نے اُسی وقت جاکر آتشخوار بلا انگیز کو خبر کی وہ مکار حکم پاتے ہی فوج گران ہمراہ لیکر
چلا تھوڑے عرصہ کے بعد دربار تاریک چہار چشم مین آکر اُس مکار نے تاریک کو سجدہ کیا اور کہا کہ خداوند
کے حسب الطلب مین حاضر ہوا ہون اب جو کچھ حکم محکم صادر ہو بسر و چشم بجالاؤن تاریک نے کہا ہمنے تیری
تقدیر بہت مضبوط کی تو ہمراہ آبشار جا اور مسلمانون سے مقابلہ کر خبردار کسی امر سے خائف نہ ہونا قدرت
تیرے واسطے اور مدد بھی روانہ کرینگے آتشخوار نے کہا بھلا غلام کس سے خوف کریگا غیر ساحرون سے کیا ڈر ہی
جاتے ہی سب کو لڑنے سے بیکار کردونگا آبشار نے کہا قدرت کسی اور کو بھی میرے ہمراہ کرین تو مناسب
ہی تاریک نے کہا اور کسی کی ضرورت نہین ہی جب قدرت کو مدد روانہ کرینگی ضرورت ہوگی تو روانہ کرینگے
یہ ایک آدمی سو ساحران نامی کے واسطے کافی ہی آبشار جادو خوش ہو رہا تاریک چہار چشم سے رخصت ہوکر
مع آتشخوار جادو طرف اپنے کوہ کے روانہ ہوا راستہ طی کرکے کوہ پر پہونچا جاتے ہی اُس نے ایک منشی کو طلب
کیا اور جو کچھ مضمون تاریک نے تعلیم کیا تھا لکھوا کر ایک ساحر کے ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کے پاس روانہ کیا
ساحر نے آکر ایک ملازم سے لشکر اسلام کے دریافت کیا کہ ہم طلسم کشا کو یہ نامہ آبشار جادو کا دینے آئے ہین ہماری
اطلاع کردو ملازم نے شہنشاہ گوہر کلاہ سے آکر اطلاع کی شہنشاہ اُس وقت بارگاہ صاحبقران مین رونق افروز
تھے یہ خبر سُنکے صاحبقران کی طرف متوجہ ہوئے ہاتھ باندھکے عرض کی حضور آبشار جادو نے ایک نامہ
میرے پاس بھیجا ہی نامہ دار دولت سرا پر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی اگر حکم ہو تو اندر بلایا جاے صاحبقران
نے فرمایا بلاؤ شہنشاہ نے اُس آدمی سے کہا کہ اپنے ہمراہ لے آؤ وہ ملازم حکم پاکر باہر آیا ساحر کو اپنے ہمراہ لیگیا
ساحر نے جو رونق بارگاہ صاحبقران دیکھی دنگ ہوگیا اسقدر خوف غالب ہوا کہ ہاتھ پانون مین رعشہ پڑگیا
نامہ ہاتھ مین لیے ہوئے حیرت مین بشکل تصویر کھڑا رہا صاحبقران نے فرمایا بھائی تم جس کام کے لیے آئے ہو اُسکو
انجام دو ساحر نے نامہ صاحبقران کے ہاتھ مین دیا صاحبقران نے جو سر نامے کو دیکھا تو نام شہنشاہ گوہر کلاہ
کا تھا امیر نے وہ نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے لفافے کو چاک کیا نامہ نکال کے پڑھا پڑھتے ہی تیور بدل گئے
قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا نامے کو چاک کرکے پھینکدیا اور کہا ای نامہ دار چونکہ تو بیخطا ہی اس سبب سے تیری جان بخشی
کی ورنہ تجھے بھی قتل کرتا بہتر اسی مین ہی کہ یہان سے چلا جا اور آبشار بدکردار سے کہدینا تو کیا چیز ہی اور تاریک چہار چشم
کس بیہودہ کا نام ہی ایک دم مین سب کو زیر تیغ کرونگا اگر تم سب کو اپنی جان بچانا منظور ہو تو بصدق دل اسلام قبول
کرو اور سامری و جمشید پر لعنت کرو خداوند کریم کو یکتا و بے ہمتا جانو صاحبقران زمان کی اطاعت کرو اگر خلاف
کروگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر ساحر کو رخصت کیا ساحر بخوف جان بارگاہ سے نکل آیا اور آبشار جادو
سے کل کیفیت بیان کردی بعد مین یہ بھی کہا کہ ای آبشار جادو مین نے جو خیمہ گاہ مین جاکے دیکھا تو عجیب نقشہ پایا ہر
ایک وہان پہلوان پیلتن تنومند نظر آیا علاوہ اسکے طلسم کشا بھی بڑا مرد جری ہی ایک شخص اورنگ زرین پر بیٹھا
تھا طلسم کشا اُس کا بہت بڑا لحاظ کرتا ہی ہاتھ باندھکے مؤدب اُس سے باتین کرتا ہی ہر ایک اُسی کا مطیع و منقاد ہی

طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ وہی سب کا سردار ہی ای آبشار جادو وا ایسا مرد قوی تن آجتک نگاہ سے نہین گذرا اول تو جتنے لوگ اُس بارگاہ مین موجود تھے ایسے ہین کہ اس شکل وشمائل کے جوان آجتک مین نے نہین دیکھے آبشار نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی یہ سب خداوند تاریک کے بنائے ہوے ہین اب اُنھین سے بر سر پرخاش ہین یہ نہین سمجھتے کہ وہ خداوند ہین ابھی تقدیر فوت کر دین تو سب مر جائین اور یہی ہوتا ہی کل میدان مین جا کر سب کے غرور ونخوت کو خاک مین ملا دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا ایک تو با بدولت کا سحر اور پھر خداوند تاریک کی مدد کسکی مجال ہی جو لڑ سکے یہ کہکر اس نے آتشخوار جادو سے کہا کہ اب طبل جنگی بجوانا چاہیے آتشخوار نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے ملازمون نے تعمیل حکم اس مکارہ کی کی ہرکارے لشکر اسلام کے جو یہان موجود تھے یہ خبر پاکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہو کر دعاے دولت دی اور عرض کی کہ حضور آبشار جادو نے طبل جنگی بجوایا ہی ارادہ اُس کا یہ ہی کہ کل میدان مین آکر معرکہ آرا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل خداوند قہار طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی شب بھر دونون لشکرونمین تیاریان رہین ادھر جوگی جیپال نیک خصال اُدھر آبشار و آتشخوار ہوم خانے مین داخل ہوئے سحر تیار کرنے لگے جب شب گذر گئی اور ساحر روشن تن فلک نے اپنے سحر سے عالم کو منور کیا تو صاحبقران زمان نے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کی باہر تشریف لائے یہان سب لوگ منتظر تھے اسپ صبا رفتار حاضر کیا صاحبقران پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے ایک جانب شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت وجاہ برامد ہوئے مرکب باد رفتار پر سوار ہو کر ہمراہ صاحبقران روانہ ہوئے اتنے عرصہ مین جوگی جیپال نیک خصال بھی ہوم خانے سے برآمد ہوا اپنے تخت چوبی پر سوار ہو کے عقب صاحبقران حاضر ہوا اس جاہ وتجمل سے لشکر اسلام میدان کارزار مین آیا صفین درست ہوئین بہادر بجوش شجاعت مین تیغین تولتے تھے کہ دیکھا ایک جانب سے ساحران غدار بادرلبط پر سوار آگے تخت پر آتشخوار و آبشار ساحر آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوئے سامری وجمشید کا دم بھرتے ہوئے اُچھلتے کودتے چلے آتے ہین مقابلہ مین لشکر اسلام کے آکر آبشار نے بھی لشکر کو ٹھہرایا صفین جمین نقیب لشکرون سے نکلے نقابت کر کے ہٹے گرگیتون نے جب گرگا کہکر فرصت کی تو آتشخوار نے بآواز بلند کہا کہ ای طلسم کشا اب بھی خیر ہی جہانسے آیا ہی وہین پلٹ جا ورنہ تیرے حق مین اچھا نہ ہوگا شہنشاہ گوہر کلاہ اس کلمہ کو سنکر ہونٹ چباتے ہوئے اپنی صف سے بڑھے اور نعرہ کیا کہ او بے ایمان کیا بیہودہ بکتا ہی تو خود کیون نہین میدان جنگ سے پلٹ جاتا ہی ہم اس لیے آئے ہین کہ میدان سے پلٹ جائین اب اگر پلٹین گے تو تیرا سر لیکر پلٹین گے یہ کہتے ہوئے صف سے بہت دور نکل گئے جوگی جیپال لاکھ منع کرتا رہا کہ ای شہنشاہ یہ آپ کیا کرتے ہین وہ مکارہ تیغ وخنجر کی لڑائی سے ماہر نہین صرف اپنے سحر کی وجہ سے یہ کلمات کہتا ہی آپ کیون تشریف لیے جاتے ہین سحر کی اور قوت کی لڑائی خلاف عقل ہی چند ایسی بہت سی باتین جوگی کہتا رہا مگر شہنشاہ نے کچھ سماعت نکیا اور گھوڑے کو دبائے ہوئے جوش شجاعت مین قریب تخت آتشخوار پہونچکر کہا اور مرد ولا جو حربہ رکھتا ہو یہ میدان جنگ ہی یہان زبان تیغ سے سوال و جواب ہونا چاہیے آتشخوار جادو یہ ہمت شہنشاہ کی دیکھکر خائف ہوا قریب تھا کہ اپنے تئین تخت سے گرا دے مگر سنبھلکر اس نے جواب دیا کہ ای طلسم کشا مین تجھسے کیا لڑون مگر ایک جوان تمہارے واسطے بلاتا ہون کہ وہ تجھسے خوب لڑیگا اور تمہارا سر کاٹ کے مجھکو دیگا شہنشاہ نے جوابدیا کہ جلد اُس نابکار کو بلا کہ اب تاب ضبط نہین ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ سب نے دیکھا ایک جوان قوی تن کرگدن مست پر سوار ہاتھ مین نیزہ لیے ہوئے

جھومتا ہوا چلا آتا ہے سامنے شہنشاہ گوہر کلاہ کے آکر کھڑا ہوا اور کہا اے طلسم کشا لا جو حربہ رکھتا ہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ پیشدستی ہمارا دستور نہیں پیشتر تو وار کر جب ہمکو خدا تیری ضرب سے بچائیگا تو اپنا وار کرینگے اُس جوان نے نیزہ لگایا شہنشاہ نے وار اُسکا خالی دیکر چاہا مین وار کرون کہ گھوڑے نے شہنشاہ کے بدلگامی کرنا شروع کی شہنشاہ بہت بہت گھوڑے کو سنبھالتے ہین مگر مرکب کسی طرح نہیں تھمتا مجبور ہوکے شہنشاہ نے چاہا کہ مرکب سے اُتر پڑین مگر کسی طرح یہ بھی بن نہ پڑا مجبور ہوئے جوگی جیپال نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ گھوڑا شہنشاہ کا بدلگامی کر رہا ہے سمجھا کہ کسی مکار نے سحر کیا جھولی سے کچھ دانے ماش کے نکالے شہنشاہ کی جانب پڑھکے پھینکے گھوڑا درست ہوا شہنشاہ نے اُس جوان پر وار کیا نیزہ اُس کی جسم پر پڑکے اُچٹ گیا اُسنے دوسرا وار شہنشاہ پر کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُس وار کو بھی خالی دیا چاہا پھر وار کرین مرکب نے پھر بدلگامی کرنا شروع کی جوگی جیپال نے پھر سحر اُتارا اور چند دانے ماش کے اُس مکار کی طرف پھینکے شہنشاہ نے جو نیزہ لگایا اُس نابکار کے قلب مین در آیا جوگی جیپال نے سحر کو زور دیا شہنشاہ نے بقوت تمام اُس مکار کو قاش زین سے نیزے پر اُٹھاکے اس طور سے بلند کیا کہ لشکر طرفین سے صدائے تحسین و آفرین آئی شہنشاہ نے زمین پر اُس کو پھینک دیا گھوڑے سے کود کے اُسکی چھاتی پر سوار ہوئے کمر سے خنجر نکالکے حجت تمام کرنیکو فرمایا کہ شناخت مین خدا کے کیا کہتا ہے اُس مردود نے انکار کیا شہنشاہ نے خنجر گلے پر پھیر دیا بجبر اُتت تمام سر اُس بدانجام کا کاٹ کر اپنے مرکب پر سوار ہوئے یہ کیفیت جو آتشخوار نے دیکھی پکار کی آواز دی جوگی جیپال تم اگر میدان مین آؤ تو کیفیت ہے کیا چھپ کے ایک بیگناہ کی جان لی لطف تو یہ ہے کہ خود آکر معرکہ آرا ہو عجائبات سحر کی کیفیت سب پر روشن ہو جوگی جیپال نے تخت آگے بڑھایا کہا او بے ایمان مکار ایسے جوانان صف شکن سے یون بچکر لڑتا ہے اب جو کچھ تجھکو دعوی ہو مین موجود ہون کوئی بات اُٹھا نہ رکھ آتشخوار نے ایک کارد فولادی جھولی سے نکالی طرف جوگی جیپال کے پھینکی جوگی جیپال نے اُس چھری کیطرف اشارہ کیا کہ وہ پلٹ کے آتشخوار کیطرف چلی اس نے لاکھ چاہا کہ مین خالی دون مگر کچھ بن نہ پڑا سینہ پر کینہ ملعون پر پڑی توڑ کر پشت سے پار ہوگئی لاش اُس نابکار کا زمین پر گر کر جلنے لگا تمام میدان مین تاریکی چھاگئی آوازین مہیب آنے لگین بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من آتشخوار بلا انگیز جادو بود اس صدا کو سنکر آبشار جادو کے ہوش اوڑ گئے تخت بڑھا کر میدان مین آیا چیخ کر آواز دی کہ او جوگی جیپال تو اپنے نزدیک بڑا ساحر ہے اور سحر سے خوب ماہر ہے میرے مقابلے مین آ جوگی جیپال نے تخت بڑھایا مقابلے مین آیا نعرہ کیا کہ او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے تجھے بھی دم بھر مین اُسی بدکردار کے پاس بھیجتا ہون آبشار نے ایک ترنج شیشے کا نکالا کچھ سحر پڑھکر طرف جوگی جیپال کے پھینکا جوگی نے اُس ترنج کی طرف بھی اشارہ کیا وہ ترنج بھی پلٹا آبشار جادو تک نہ پہونچا تھا کہ آبشار نے پھر اشارہ کیا وہ ترنج پھر جوگی جیپال کی طرف چلا جوگی نے پھر اُس ترنج کو پلٹایا اسی طرح کئی مرتبہ وہ ترنج اس آنے جانے مین رہا آخر کو آبشار جادو نے اُس ترنج کو بیکار کرکے زمین پر گرا دیا جوگی جیپال نے جب دیکھا کہ یہ عاجز ہے اور ترنج کو زمین پر گرا دیا جوگی نے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک سرخ پھول نکالا کچھ اسم سحر پڑھا طرف آبشار جادو کے پھینک دیا وہ پھول قریب آبشار جادو کے پہونچ کر پھٹا کچھ قطرے خون کے اُس پھول مین سے نکلکر آبشار جادو پر جو پڑے تمام جسم مین آبلے پڑ گئے آبشار جادو نے چاہا مین بھی کوئی سحر کرون مگر سحر یاد نہ آیا جب مجبور ہوا تو فرار ہونے کا قصد کیا جوگی جیپال نے پیچھا پکڑ کے آگے بڑھا جھپٹ کے وار کیا سر اُس بیحیا کا کٹ کر زمین پر گرا تاریکی چھاگئی لاش

آبشار کی پانی ہو کر بہ گئی عرصہ کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من آبشار جادو بود اس کے مرتے ہی تمام ساحران مکار جو آتشخوار کے ہمراہ آئے تھے بھاگے جوگی جیپال گولا لیکر بڑھا بہت سے ہاتھ باندھکر جوگی کے روبرو آئے بہت سے بھاگ کر نکل گئے تمام پہاڑ اُس کے مرنے سے اوڑ گیا میدان نظر آنے لگا جوگی جیپال چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا اُنکی خطا معاف کرائی سب مشرف باسلام ہوئے صاحبقران نے جوگی کی بہت تعریف کی خواجہ عمرو ثانی نے کہا کیون جوگی صاحب آبشار جادو کا خزانہ بھی کہین ہی جوگی نے جوابدیا کہ خواجہ آبشار جادو کو خزانے اور مال سے کیا غرض ہی یہ ایک کوہ مین تھا اسکے صرف بھر کو تاریک چہار چشم روز دیتا تھا ملازمان تاریک اشیاء ضروری اسکو پہونچا جاتے تھے اور کسی کام سے اِس کو علاقہ نہ تھا اِس پہاڑ پر بیٹھا ہوا ہر وقت مصروف شراب خواری رہتا تھا خواجہ نے کہا جہان بیٹھا ہوگا کچھ اسباب ضرورت تو اس کا وہان ہوگا جوگی نے کہا خواجہ اس کا اسباب ضرورت بھی کچھ نہ تھا خواجہ خوش ہو رہے صاحبقران اپنے ہمراہ جوگی جیپال کو باعزاز تمام بارگاہ مین لائے صحبت عیش آراستہ کی شب بھر صحبت رہی صبح کو جوگی جیپال نے صاحبقران سے عرض کی کہ اب برائے تلاش لوح چلنا بہت ضرور ہی کیونکہ جبتک لوح نہ ملیگی تب تک اور حالات سے آگاہی نہ ہوگی صاحبقران نے کہا نہین معلوم لوح وغیرہ کہان ہی اور کسکے پاس ہی یہ سُنکر ملازمان آتشخوار جو مشرف باسلام ہوئے تھے دست بستہ امیر سے کہنے لگے کہ حضور لوح اور مہرہ اور بازوبند بہرام گنبد نشین وزیر تاریک چہار چشم کے پاس ہی اور وہ بڑا ساحر زبردست ہی تاریک اُسکی بہت بڑی خاطر کرتا ہی اپنا معین ومددگار جانتا ہی چنانچہ ابھی اُس سے ایک کام ایسا ظہور پذیر ہوا کہ جس کی وجہ سے اور زیادہ اُس کی آبرو بڑھی امیر نے فرمایا کیا کام اُس سے ہوا ساحرون نے عرض کی حضور دبیر ہفت زبان کو اس نے دھوکے سے گرفتار کیا چالیس روز تک ایک تہ خانہ مین قید رکھا آخر کو اُس مرد نیک کو قتل کر ڈالا اور اُس کے اہل وعیال کو نہین معلوم کس جزیرے مین جاکر قید کیا ہی وہ زندہ بھی ہین یا نہین امیر کو دبیر کی کیفیت سُنکر نہایت افسوس ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ کی بھی یاد ملک مین عجیب حالت ہوئی اور دبیر کی شفقتون کو یاد کرکے بہت غمگین ومحزون ہوئے صاحبقران نے جو شہنشاہ کو بیتاب پایا بہت کچھ سمجھایا جو جوارادے شہنشاہ کے تھے اُن سے باز رکھا مگر حال لوح وغیرہ کا اُن ساحرون کی زبانی معلوم ہوا جوگی جیپال نے کہا یا صاحبقران بہرام گنبد نشین وزیر ہی تاریک چہار چشم کا ساحری کے فن مین مثل اُس کا اِس طلسم مین نہین ہی اگر لوح اُس کے پاس ہی تو واقعی ملنا دشوار ہی وہ کوئی نہ کوئی جدید ترکیب پیدا کریگا اور لوح محفوظ کرکے آپ مقابلہ مین آئیگا اگر اُس کو قتل بھی کرینگے تو لوح کا ملنا دشوار ہوگا مگر مین آپ کے اقبال سے اُس نابکار سے مقابلہ کرونگا مجھسے کیا مگر کرسکتا ہی لیکن لوح کی کیفیت اُس وقت خلاصہ کسی طور سے معلوم ہو جاے کہ جس وقت وہ میرے مقابلے مین آئے کیونکہ جہان وہ رکھیگا وہ جگہ اُس کے مرنیکے بعد برباد ہو جائیگی اگر کیفیت معلوم ہوگی تو وہان فوراً پہونچکر لوح پر قبضہ کرینگے نہین تو زیادہ کوشش کرنا پڑیگی امیر نے فرمایا خدا مالک ہی لوح کا پتہ کبھی مل جائیگا اب اُس کے مقابلے کی فکر کرنا چاہیے جوگی جیپال نے کہا ابھی نہین تامل فرمایئے کچھ ساحر بھاگ کر نکل گئے ہین جب وہ تاریک کو قتل آبشار کی خبر پہونچا ئینگے تو وہ مردود ضرور کوئی فکر ہملوگون کے واسطے کریگا پھر دیکھا جائیگا کیا عجب ہی کہ بہرام ہی کو برائے مقابلہ بھیجدے امیر نے قبول کیا اور وہین قیام پذیر رہے اب کیفیت اُن ساحران فراری کی تحریر کیجاتی ہی کہ بعد قتل آبشار

جادو جو یہ لوگ یہان سے بھاگے تو تاریک چہار چشم کے دربار مین روتے پیٹتے پہونچے تاریک نے
جو رونے کی آواز سنی ایک ملازم سے کہا کہ دریافت کرو یہ کون گریہ وزاری کرتا ہی ملازم باہر دربار کے
آیا دیکھا ہمراہیان آتشخوار روتے پیٹتے چلے آتے ہین اس نے اُن لوگون سے دریافت کیا کہ تمھارے رونیکا
کیا سبب ہی خداوند دریافت فرماتے ہین ساحرون نے جواب دیا کہ کیا خداوند کو خود نہین معلوم ہی جو ہمسے دریافت
کرتے ہین خود ہی تو ملک الموت کو حکم دیا کہ جاکر آتشخوار اور آبشار جادو کی قبض روح کرے اور خود ہی پوچھتے
ہین اگر خداوند کو یہی منظور تھا تو پھر آنکی تقدیر کیون کی تھی سب کے سامنے تو کہدیا کہ ہمنے تمھاری تقدیر بہت
مضبوط کی اور پھر ملک الموت کو حکم دیکر آنکی قبض روح کرائی وہ ساحر یہ خبر سنکر واپس آیا تاریک سے یہ
کیفیت بیان کی تاریک کے ہوش اُڑ گئے کہا اُن لوگون کو یہان بلاؤ جب وہ لوگ سامنے تاریک کے آئے
بہت کچھ روئے پیٹے شکایت کی کہ خداوند نے ہمارے آقا کو دست دشمن سے ہلاک کرایا ذرا بھی رحم نہ آیا اگر
آپ کو انکی موت ہی منظور رہی تو سب کے سامنے آپ نے تقدیر کیون مضبوط کی تاریک نے جواب دیا کہ تمکو
مقدمات قدرت مین کیا دخل ہی نہین معلوم قدرت نے کس وجہ سے ایسا کیا ہی ظاہر مین تو سب کے تاریک
نے یہ بات کہی مگر اس خبر کے سننے سے دل کی عجب کیفیت ہوگئی ہوش اوڑ گئے اُسی وقت دربار برخاست
کرکے ایک ملازم کو بلایا حکم دیا کہ اسی وقت بہرام گنبد نشین کو بلا لا وہ ملازم بہ تعجیل تمام بہرام کے مکان پر گیا
کہا آپ کو قدرت طلب فرماتے ہین جلد چلیے کچھ ضروری کام ہی اگر دیر لگایئے گا قدرت بہت آزردہ ہونگے
بہرام نے کہا مجھے آزردگی قدرت سے مثل اور لوگون کے خوف نہین ہی مین خود قدرت ہون ابھی چاہون
تو بندے پیدا کردون اور زمین نو اور آسمان جدید تعمیر کردون مگر تاریک چہار چشم سے مجھکو محبت ہی اور انھین بھی
میرا بہت بڑا خیال ہی اس وجہ سے خموش ہون جسدن میرا جی چاہیگا خداوند سے کہدونگا کہ اب تم نے بہت دنون
خدائی کی چندے وزارت میری کرو مین خدائی کرونگا وہ فوراً تخت خداوندی سے اُتر پڑینگے اور مین خدائی کرنے
لگونگا ایسی باتین بنا کے اُس ساحر کے ہمراہ تاریک چہار چشم کے پاس آیا تاریک نے اُس کو بلاکر اپنے پاس
بٹھایا کہا ای وزیر خوش تدبیر مین نے اس وقت اس واسطے تمکو بلایا ہی کہ طلسم کشا نے تو آفت برپا کردی ہی باوجود اسکے
کہ لوح اُس کے پاس نہین ہی مگر وہ وہ آفتین برپا کر رہا ہی کہ جسکی وجہ سے مجھے خوف بربادی طلسم پیدا ہو گیا ہی اور
عمر طلسم بھی اکثر وجوہ سے تمام ہو چکی ہی آتشخوار اور آبشار کا مارا جانا کتنا بڑا امر عظیم ہی طلسم کشا تو کچھ بھی دخل نہین
دیتا ہی مگر اُس کے ہمراہ ایک شخص ایسا ہی کہ وہ کسی کے سحر کو خیال مین نہین لاتا ہی بہرام نے کہا وہ شخص کون ہی
تاریک نے جواب دیا کہ وہ جوگی جیپال ہی جو ایک مدت سے اپنے صحرا مین بیٹھا تھا اب نہین معلوم کیا
سبب ہوا کہ شریک طلسم کشا ہو گیا طلسم کشا نے بھی کئی دربند فتح کیے سنتا ہون کہ وہ بھی بڑا مرد
شجاع ہی کسی کو خیال مین نہین لاتا ہی کوئی اور شخص اُسکا بزرگ ہی کہ نام اُس کا صاحبقران ہی اُس پر سحر تاثیر
نہین کرتا ہی اور جو کوئی اُس کے ہمراہیون مین سے مبتلاے سحر ہوتا ہی اُسکو بھی اسم اعظم کی وجہ سے صحیح کر لیتا ہی
اب آبشار جادو بھی قتل ہو گیا ہی طلسم کشا وہان سے مجھ تک پہونچ جائیگا کیونکہ ہمراہ اُس کے واقف کار طلسم
یعنے جوگی جیپال سا شخص ہی وہ ضرور اُس کو یہان لے آئیگا ایسا نہ ہو کہ یہان آکر کسی طور سے لوح قبضے مین
کرے اور مجھسے مقابلہ کرکے طلسم کو شکست دے اگر تجھسے کچھ انتظام ہو سکے تو جلد کر بہرام نے کہا آپ بیکار
اسقدر اضطراب فرماتے ہین مین کل جاکر سب کو تباہ کر دونگا کہیے زندہ پکڑ لاؤن اور اگر حکم ہو تو سب کے

سر لادون تار یک نے کہا تمکو اختیار ہی کسی طور سے اس بلا کو میرے سر سے ٹال دو بہرام نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین کل یہان سے کوچ کرونگا تار یک نے کہا اگر مناسب ہو تو لوح اور مہرہ اور بازوبند کا کوئی انتظام معقول کرو بہرام نے کہا میرے پاس رہنے کے سوا اور کوئی انتظا نہین ہی اگر یہ اشیاء میرے پاس رہینگی تو بہت احتیاط سے رہینگی تار یک خاموش ہو رہا بہرام رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا اس نے ایک گنبد بنایا ہی جب کسی کے مقابلے کے واسطے جاتا ہی تو اُسی گنبد مین بیٹھ کے جاتا ہی علاوہ روانی کے اُس گنبد مین اور عجائبات بھی ہین جنکا حال بروقت بیان کیا جائیگا غرض اُس روز تو بہرام اپنے مکان مین سامان سفر درست کرتا رہا دوسرے روز علے الصباح اس نے کتاب ساحری کو دیکھا اور پتہ لشکر اسلام کا دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی بہرام اپنے گنبد مین بیٹھا اور کچھ اسم سحر پڑھا طرف لشکر اسلام کے اشارہ کیا گنبد اپنے مقام سے چلا کہ کیفیت اُسکی وقت پر تحریر کیجائیگی

اب حال صاحبقران کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ بارگاہ سلیمانی مین جلوہ فرما ہین پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوے ہین سب خوش و خورم بیٹھے ہین جوگی جیپال ذکر طلسم کر رہا ہی امیر مطلب مین شہنشاہ گوہر کلاہ بھی بدل سن رہے ہین کہ ایکبار ہواے تند چلی سب لوگ دیکھنے لگے آسمان پر سناٹا ہو گیا جوگی جیپال نے کہا یا صاحبقران کسی ساحر کی آمد ہی کیا تعجب ہی بہرام گنبد نشین آتا ہو امیر نے فرمایا کہ بارگاہ کے باہر چلکر اس کا تماشا دیکھین جوگی جیپال اپنے مقام سے اُٹھا امیر بھی باہر آئے سب سردار باہر آکر دیکھنے لگے امیر نے دیکھا کہ ایک جانب آسمان پر ابر تیرہ و تار آتا ہی وہ ابر قریب آتے آتے پھٹا سب نے دیکھا کہ ایک گنبد سنگی بہت بڑا برو ے ہوا چلا آتا ہی دروازے اُس گنبد کے کھلے ہوئے ہین اُس مین ایک ساحر سیہ فام بد انجام بیٹھا ہی اور گرد اُس گنبد کے تصاویر گلی بہت چھوٹی چھوٹی رکھین ہین ہاتھ مین اُن تصویرون کے کمانین ہین تیر جوڑے ہوے بیٹھی ہین جوگی جیپال اس معرکہ کو دیکھکر ہنسنے لگا امیر نے فرمایا جوگی صاحب یہ چھوٹے چھوٹے آدمی جو مٹی کے بنے ہوئے اس گنبد پر رکھے ہین یہ انکے ہاتھونین چھوٹی چھوٹی کمانین کس مصلحت سے ہین جوگی نے عرض کی آپ اسکا تماشہ ملاحظہ فرمائیگا یہ لشکر ہی بہرام کا امیر بھی ہنسنے لگے کہا جوگی صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین تصویر گلی کیا کام کرینگی جوگی نے کہا یہ ہمیشہ اسی طور سے لڑتا ہی بروقت جنگ عجیب کیفیت ہوگی یہ باتین ہو رہی تھین کہ بہرام نے گنبد اپنا روبروے بارگاہ صاحبقران اُتارا اور ایک پتلے کی طرف اشارہ کیا وہ بہرام کے پاس اپنے مقام سے اُٹھ کر آیا بہرام نے کچھ اُس سے کہا وہ پتلا بہرام کو سلام کرکے پھر اپنے مقام پر آیا آگے اُس پتلے کے ایک چھوٹا سا نقارہ رکھا تھا دو ٹکڑے تنکے کے بجاے چوب اُس کے ہاتھون مین تھے پتلے نے اپنے مقام پر بیٹھ کر نقارہ بجانا شروع کیا دیکھنے مین تو وہ نقارہ جام آب سے بھی چھوٹا تھا مگر جب اُس پتلے نے چوب اس پر لگائی تو ایسی آواز نکلی کہ تمام صحرا گونج گیا امیر اس واقعہ عجیب کو دیکھکر متحیر ہوے جوگی جیپال نے عرض کی حضور آپ کو منشا بھی اس امر کا معلوم ہوا اس مکار نے طبل جنگی بجوایا ہی امیر نے یہ سنکر حکم دیا کہ بفضل خدا ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جوگی جیپال اور رجا ہمراہیان صاحبقران پھر بارگاہ مین آئے لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی امیر جوگی جیپال سے کیفیت اُس کی دریافت کرنے لگے جوگی جیپال نے کیفیت بیان کرنا شروع کی اسی ذکر مین شب بسر ہوگئی امیر نے بوقت سحر نماز پڑھی لشکر کو لیکر میدان مین آ گئے لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے جوگی جیپال نے عرض کی آپ کس کا انتظار کرتے ہین امیر نے فرمایا مین لشکر حریف کو دیکھتا ہون جوگی نے کہا لشکر حریف یون ہی آتا ہی یہ ادر تر کیمپ ہی یہ ذکر تھا کہ ایک

گنبد کے نیچے اترا اور کمان کو کھینچکر تیر چلہ مین جوڑا اور للکار کر آواز دی ای فرقۂ خداپرستان تم سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آگے کچھ اپنے جوہر جرات دکھائے اس زور سے اُس نے آواز دی کہ تمام میدان کارزار ہل گیا سب کو تعجب ہوا کہ باین کوتاہی آواز مین یہ طوالت ہی لشکر امیر سے بھی ایک سردار نے نکلکر کمان کاندھے سے اُتاری اور مقابلہ مین اُس کے گیا اُس طفل گلی نے تیر طرف سردار کے سر کیا اس نے چاہا کہ تیر کو خالی دیکر مین بھی تیر سر کرون مگر وہ تیر خالی نہ گیا سینہ پر اُس سردار کے پڑا پشت کے پار گذرا اسی طرح کئی سردار لشکر صاحبقران سے نکلے سب کے سینون پر تیر پڑے اور راہی مُلک عدم ہوئے جب تو امیر کو تردد ہوا چاہا خود اپنا مرکب بڑھائین جوگی جیپال یہ کیفیت دیکھکر آگے بڑھا جھولی سے ایک ناریل نکالا کچھ اُس پر پڑھ کے زمین پر دے مارا زمین اُس جگہ کی شق ہوئی ایک شجر تناور زمین سے روئیدہ ہوا سب نے دیکھا کہ اُس شجر مین بجاے ثمر ہزارہا گرگ چھوٹے چھوٹے آویزان ہین جوگی نے ایک گرگ کی طرف اشارہ کیا وہ درخت سے زمین پر گرا اُس لڑکے کو اپنی پیٹھ پر لادکے طرف صحرا کے راہی ہوا بہرام نے دوسرے طفل کو اشارہ کیا وہ گنبد سے کود کر تیر و کمان ہاتھ مین لیکر میدان مین للکار کر مبارز طلب کرنے لگا جوگی نے بھی ایک گرگ کی طرف اشارہ کیا وہ درخت سے گرا اُس لڑکے کو بھی اُٹھا کے طرف صحرا کے راہی ہوا لشکر امیر مین جو یہ کیفیت لوگون نے دیکھی آپس مین ایک دوسرے سے ہنس ہنس کر کہنے لگا کہ یہ عجب قسم کی میدان داری ہی صاحبقران بھی اس واقعۂ غریب کو دیکھکر ہنستے بھی جاتے ہین اور جوگی جیپال کی تعریف بھی کرتے جاتے ہین مگر بہرام گنبد نشین نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ جوگی جیپال نے میری تردید سحر اِس طور سے کی ہی سب تصویرونکو اشارہ کر دیا یکبارگی سب طفلان گلی کمانین ہاتھون مین لیے گنبد کے نیچے آئے اور باران تیر کرنے لگے اِس مین کئی سردار لشکر صاحبقران کے راہی ملک عدم ہوئے جوگی جیپال نے بھی سب گرگان سحر کو اشارہ کیا جتنے گرگ اُس شجر مین آویزان تھے سب زمین پر آئے اور طفلان گلی کو اپنی پشت پر لاد کے صحرا کی طرف راہی ہونے لگے لاکھ یہ طفل چاہتے ہین کہ کسی طرح سے اپنے تئین بچائین مگر گرگ کسی کے تیر کو خیال مین بھی نہین لاتے ہین بہرام نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک گولا طرف آسمان کے پھینکا کہ ایک برق کڑک کر گری اُس برق نے اُن اطفال گلی اور گرگان شجری کو جلا کر خاک کر دیا جوگی جیپال نے کہا ای بہرام گنبد نشین کیا کہنا کیا خوب سحر کیا ہی اپنے سحر کو بھی مٹایا اور میرے سحر کو بھی روکا مین تم سے پوچھتا ہون کہ مین نے جو یہ گرگ بنائے تھے تو کس لیے بنائے تھے منشا اُنکے بنانے کا یہی تھا کہ یہ گرگ اِن اطفال بدخصال کو تباہ و برباد کرین وہی تم نے کیا میرا مطلب ہر طرح حاصل ہوا تمھارا سحر خاک مین ملا یہ تو تم نے بہت بہتر کیا کہ اپنے سحر کا خود ہی دفعیہ بھی کر دیا پھر کوئی سحر ایسا ہی کرکے خود ہی اُسکو دفع کرو ہم تماشا دیکھین صاحبقران کا بھی دل بہلے بہرام یہ کلام جوگی جیپال کا سُنکر بہت محجوب ہوا اور خیال کیا کہ واقعی یہ مین نے کیا نادانی کی اپنے سحر کو زور دیتا اون بھیڑیون کو دفع کرتا یہ سوچ کر اُسے غصہ آیا اور للکار کر اس نے آواز دی او جوگی جیپال تو اس چھوٹے سے سحر پر اتنا بڑا ناز کرتا ہی یہ سحر میرے ناپسند تھا مین نے اُسکو مٹا دیا مین تجھسے کب پایہ کمی کا رکھتا ہون تو ایسے سحر تیار کرون بہتر اسی مین ہی کہ اطاعت خداوند تاریک چہار چشم قبول کر اور میرے ہمراہ چلکر اپنی عفو تقصیر کا خواہان ہو مین سعی کرکے تیری خطا معاف کرا دونگا یون تمام عمر تو لڑا کریگا تو ہرگز فتح نہ پائیگا جسدن خداوند کو غصہ آئیگا فورا ملک الموت کو حکم دیدینگے وہ تیری قبض روح کریگا جوگی جیپال نے کہا او مکار و غدار کیا بیہودہ بکتا ہی تو کیا چیز ہی اور تاریک کیا ہی مین نے آجتک تاریک کی مذمت ہر ایک سے بیان کی اب تیرے کہنے سے آج اُس کی

اطاعت قبول کردن تو خود اطاعت صاحبقران قبول کر اور نہ ایک پر لعنت کر تا انجام بخیر ہو بہرام یہ سنکر بہت آزردہ ہوا اور غصہ مین اپنے گنبد کو آگے بڑھا کے ایک ترنج برنجی طرف آسمان کے پھینکا آگ برسنے لگی جوگی جیپال نے اشارہ کیا پانی برسا تمام آتش سرد ہوئی بہرام نے ایک جام بلورین جھولی سے نکال کے طرف جوگی کے پھینکا وہ جام سر پر جوگی جیپال کے آکر مثل ایک گنبد کے بیٹھ گیا اور قریب تھا کہ جوگی جیپال اس گنبد مین چھپ جاے مگر بہ تعجیل تمام جوگی جیپال نے کچھ دانے ماش کے طرف آسمان کے پھینکے تیر برسنے لگے وہ گنبد بھی ٹوٹا اس گنبد کے ٹوٹتے ہی جوگی جیپال نے ایک ریسمان اپنی جھولی سے نکالی اور طرف بہرام کے پھینکدی چند حلقے اس کے گلے مین بہرام کے دے آئے بہرام نے سحر کیا کہ وہ ریسمان جلی جوگی نے اور ایک ریسمان طرف اس بے ایمان کے پھینکی بہرام نے پھر سحر کر کے اسکو بھی جلا دیا جوگی نے جب یہ معرکہ دیکھا تو پنجہ پکڑ کے بہرام پر جا پڑا بہرام نے بھی سیاہ پنجہ لیا آپس مین پنجہ چلنے لگا جب بہرام کو یہ یقین ہوا کہ مین اس سے نہ بچونگا تو زمین مین لوٹ مار کے ایک اژدرھے کی صورت بنکر شعلہاے آتشین منہ سے چھوڑنے لگا جوگی نے بھی پنجہ میان مین رکھا اور بصورت اژدرہ بنکر اس کے مقابلے مین آیا بڑی دیر تک دونون مین خوب آتش فشانی رہی جب بہرام اس مین بھی عاجز ہوا تو سحر سے اپنے تئین بصورت ہنس بنا کر چاہا پرواز کر کے نکل جاؤن مگر جوگی جیپال کب جانے دیتا ہی فوراً اپنی صورت باز بلند پرواز کی بنائی اور برو سے ہوا اس کو جا کر اپنے پنجون مین داب کر زمین پر لایا اس نے بہت چاہا کہ تڑپ کر اسکے پنجے سے نکل جاؤن مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی جوگی جیپال نے نوچ کر اس کو پھینکدیا جیسے ہی اسکا طائر روح قفس تن سے نکلکر مائل پرواز ہوا ایک آندھی سیاہ چلی کہ تمام میدان مین تاریکی چھائی صدائین مہیب آنے لگین امیر نے اسم اعظم بھی وردزبان کیا تھوڑی دیر کے بعد وہ تاریکی دفع ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام مین بہرام گنبد نشین جادو وزیر خداوند تاریک چہار چشم بود افسوس مردیم و جان دادیم بر مطلب خود نرسیدیم اس صدا کو سنکر امیر نے فرمایا کہ جوگی جیپال نے بہرام گنبد نشین کو قتل کیا امیر یہ فرما رہے تھے کہ جوگی جیپال سامنے سے آیا امیر کو سلام کر کے عرض کی حضور مبارک ہو کہ حریف زبردست مارا گیا امیر نے جوگی کی بہت کچھ مدح و ثنا کی اور فرمایا کہ اب اپنی بارگاہ کیطرف واپس چلین جوگی جیپال نے کہا بہتر ہے سب لوگ طرف اپنی لشکرگاہ کے پلٹے کہ جوگی جیپال کی نگاہ گنبد بہرام پر پڑی گنبد ہنوز باقی ہے جوگی کو بہت تعجب ہوا ٹھہر کر اس گنبد کو دیکھنے لگا اس کے ٹھہرنے سے صاحبقران نے فرمایا کہ جوگی صاحب آپ نے تامل کیون فرمایا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران ایک امر ایسا ہے کہ مین حیران ہون بہرام تو مارا گیا مگر گنبد ابھی تک قائم ہے اور یہ گنبد اسیکے سحر کا بنایا ہوا ہے یہ کیون نہ منہدم ہوگیا یہ کہکر جوگی جیپال کا چہرہ ابشاش ہوگیا اور خوش ہو کر شہنشاہ گوہر کلاہ کو آواز دی کہ اے شہنشاہ جلد آیئے خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا گوہر مدعا ہاتھ آیا آپ نام خدا لیکر اس گنبد مین تشریف لیجایئے لوح و مہرہ وغیرہ اس مین موجود ہے اسی کی برکت سے گنبد اب تک قائم ہے شہنشاہ خوشی خوشی قریب اس گنبد کے آئے نام خدا لیکر قدم اندر رکھا دیکھا ایک صندوقچہ گنبد کے اندر رکھا ہے شہنشاہ نے بسم اللہ کہکر اس صندوقچہ کو کھولا لوح اور مہرہ اور بازوبند اسمین سے برآمد ہوئے شہنشاہ نے لوح گلے مین ڈالی بازوبند کو ریب بازو کیا مہرہ کمر مین رکھا اس گنبد سے باہر نکلے جیسے ہی شہنشاہ نے قدم گنبد سے باہر نکالا گنبد گر پڑا شہنشاہ گوہر کلاہ لوح گلے مین پہنے ہوئے قریب صاحبقران کے تشریف لائے امیر کو لوح دکھائی تمام لشکر مین خوشی ہوئی شب بھر محفل عیش و عشرت رہی صبح کو جوگی جیپال نے عرض کی کہ اے شہنشاہ اب آپ لوح کو ملاحظہ فرمائین جو ہدایت ہو اسکو عمل مین لایئے شہنشاہ نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اگر فضل خدا سے مرحلہ آبشار جادو فتح ہوا اور بہرام گنبد نشین مارا جاے

تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے تئین مقام تاریک چہار چشم پر پہونچائے مگر راستے کے عجائبات سے بچتا رہے ہر امر مین لوح کو دیکھے کبے ہدایت لوح کے کوئی کام نکرے کہ باعث خرابی کا ہی بعد اسکے پتہ مکان تاریک کا تحریر تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے جوگی جیپال سے کہا کہ ہدایت لوح یہ ہی کہ طرف مکان تاریک کے جاؤ اور راہ کے عجائبات سے بچنا تمہارا کام ہی جوگی نے کہا آپ تشریف لیجائیے عرصہ نہ لگائیے یہ ساعت بھی بہت مناسب ہی شہنشاہ گوہر کلاہ اُسی وقت سب سے رخصت ہوئے لعل بن مرجان نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو غلام ہمراہ چلے شہنشاہ نے فرمایا کہ شرط تنہائی کی ہی مین اکیلا جاونگا کسی کے ہمراہ رہنے کی کوئی ضرورت نہین ہی فضل خدا ہر حال مین شامل رہنا چاہیے جوگی جیپال نے عرض کی ای شہنشاہ آپ تشریف لیجائیے غلام بھی ضرور بر وقت مشکل حاضر ہوگا شہنشاہ نے فرمایا جوگی صاحب وقت مشکل سب کا حامی خدا ہوتا ہی یون آپ کو اختیار ہی تشریف لائیگا یہ کہکر شہنشاہ روانہ ہوئے انکو لوح کے دیکھنے سے معلوم ہوگیا تھا رہ واروی کرتے ہوئے چلے لشکر صاحبقران اُسی مقام پر ٹھہرا رہا جوگی جیپال نے امیر سے عرض کی کہ یا صاحبقران اب آپ بھی بے خبری مین کہین نہ تشریف لیجائیگا یہ کہکر جوگی جیپال بھی امیر سے رخصت ہوکر ایک جانب روانہ ہوا اُس کے جانیکے بعد امیر بہت گھبرائے سردارونکو بلاکر فرمایا کہ جوگی جیپال ایسا مرد لائق ہی کہ اُس کی تعریف مین زبان قاصر ہی اُسکی وجہ سے دل میرا بہلا رہتا تھا اب وہ بھی چلا گیا ہی میری طبیعت بہت گھبراتی ہی مگر مجبور ہون کہ چلتے وقت جوگی صاحب نے مجکو بھی منع کیا ہی کہ کہین جانیکا ارادہ نکرنا مین مجبور رہون سردارون نے جو امیر کو پریشان خاطر پایا صحبت عیش و نشاط برپا کی کہ اِسکی وجہ سے امیر کا دل بہلا رہیگا صاحبقران تو اسی اشتغال مین مشغول ہوئے مگر اب کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ کی عرض کیجاتی ہی کہ جب شہنشاہ امیر اور تمام سرداران لشکر سے رخصت ہوکر طرف مکان تاریک چہار چشم کے روانہ ہوئے بعد دو چار کوس راہ طی کرنیکے ایک دریاے قہار نظر آیا مگر کشتی کا پتہ نہ پایا شہنشاہ بہت مجبور ہوئے کنارے پر کھڑے ہوکر لوح کو ملاحظہ فرمایا تو نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ کو سو مرتبہ پڑھو اسی دریا سے ایک نہنگ پیدا ہوگا وہ منھ کھول کر تمہاری طرف آئیگا بخوف و بیم اُسکے منھ مین نام خدا لیکر پھاند پڑنا قدرت خدا کا تماشا دیکھنا شہنشاہ نے اُس اسم کو پڑھنا شروع کیا جب تعداد معین ختم ہوئی دیکھا ایک نہنگ مہیب اُس دریا سے پیدا ہوا منھ کھولکر طرف شہنشاہ کے آیا شہنشاہ نے نام خدا لیا اور منھ مین اُس نہنگ کے کود پڑے کودتے ہی آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد پانون زمین سے آشنا ہوئے شہنشاہ نے آنکھ کھولی دیکھا مین ایک باغ پر بہار مین کھڑا ہون شہنشاہ متحیر ہوکر باغ کو دیکھنے لگے کہ ایک طرف سے صداے دلکش کانون مین آئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی خوش گلو بصد سوز و گداز کچھ گا رہا ہی شہنشاہ اُس صدا کی طرف متوجہ ہوئے معلوم ہوا کہ گوشۂ باغ سے یہ آواز آتی ہی شہنشاہ اُدھر چلے جب قریب اُس گوشے کے پہونچے دیکھا ایک مہ جبین حسین کمسن درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی بخوش الحانی گا رہی ہی شہنشاہ اُسکی دلفریب صورت دیکھکر مائل ہوگئے تیغ ابرو کے گھایل ہوگئے بیساختہ زبان سے نکل گیا شعر میری جان تم پر طبیعت آگئی ہے اب ہماری جان پہ آفت آگئی ✦ اُس نازنین نے گردن اُٹھا کے دیکھا مسکرا کے کہا ماشاءاللہ آپ بڑے بیباک ہین چست و چالاک ہین عشق کا ہیکو کھیل ہوگیا طبیعت صورت دیکھتے ہی مائل ہوگئی جو اس کی باتین کیجیے اپنی راہ لیجیے اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالیے گا اِس صورت پر تو یہ باتین زیبا نہین ہین شہنشاہ نے کہا شعر ستم جو کچھ کرو مجھپر بجا ہی یہ میرے دل لگانے کی سزا ہی ✦ جو آپ کے مزاج مین آئے باتین سُنا لیجیے مگر ایک مرتبہ گردن اُٹھا کر جمال جہان آرا دکھا دیجیے کہ تسکین دل بیقرار ہو جائے آرام ملجائے اُس نازنین نے جواب دیا کہ آپ سے ایک مرتبہ مین نے عرض کی کہ آپ زیادہ باتین نہ

بناسئے چپکے چلے جائیے آپ سماعت نہین کرتے ہین ایک تو بے اجازت پرائے باغ مین چلے آئے اسپر طرہ یہ کہ عشق کا دم بھرنے لگے جان جانے لگی مرنے لگے شہنشاہ کو یہ باتین سنکر اور زیادہ اشتیاق ہوا اُسکا نہ دیکھنا شاق ہوا دامن گردلنے مرکب سے اُترکر اُسکے برابر آئے زمین پر بیٹھ گئے اُس نازنین نے جو شہنشاہ کی یہ کیفیت دیکھی وہانسے الگ ہٹ گئے بیٹھی شہنشاہ نے بہت کچھ منت کی مگر وہ آہوے وحشی رام نہ ہوئی جب شہنشاہ بہت منت کر چکے تو اُس نازنین نے کہا ہمین آپ کے عشق کا کیونکر یقین ہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ امتحان کر لو اُس نازنین نے کہا اگر آپ ہمپر مائل ہین اور ہماری تیغ ابرو کے گھایل ہین تو اپنا سر ہمسے عزیز نہ کیجیے جان دیدیجیے شہنشاہ نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہی یہ کہکر کمر سے خنجر نکالا جھکنے مین لوح پر نگاہ پڑی شہنشاہ کو بھی کچھ خیال آیا لوح کو نیچی نظر سے دیکھا نوشتہ پایا کہ ای طلسم کشا یہ کیا غضب کرتا ہی اپنا خون کرکے کیون گناہ عظیم مول لیتا ہی یہ نازنین نہین ہی پیر نود سالہ ہی اسی خنجر سے اسکا کام تمام کر قدرت خدا کا تماشا دیکھ شہنشاہ نے کمر سے خنجر نکالکے بسم اللہ کہکر اُس نازنین کا ہاتھ پکڑا اُس نے غل مچایا شہنشاہ نے کچھ سماعت نہ کی زانو اُسکے سینے پر رکھا خنجر پھیر دیا اُسکے مرتے ہی زمین چکر مین آئی گلے سے ایک خون کی دھار نکلی زمین پر گری درختون پر پڑی سب مین آگ لگ گئی تھوڑی دیر مین وہ باغ جلکر خاک ہوگیا قصہ پاک ہوگیا شہنشاہ گوہر کلاہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھکر آگے چلے راستہ نظر آیا ایک میدان وسیع پایا شہنشاہ آگے چلے تھوڑی دور چلکے ایک گانون مین پہونچے قریہ کو بہت آباد پایا شہنشاہ رہروی کرتے کرتے تھک گئے تھے ایک مقام پر ٹھہر گئے وہان کے لوگون نے جو شہنشاہ کو دیکھا زمیدار کو جاکر خبر کی کہ ایک جوان صاحب شوکت وشان اس گانون مین آیا ہی طریقے سے معلوم ہوتا ہی کسی ملک کا بادشاہ ہی راہ بھول کر اسطرف آنکلا ہی مگر ایسے جوان حسین شکیل آجتک نگاہ سے نہین گذرے زمیدار نے کہا اُس جوان کو میرے پاس لاؤ لوگ دوڑے شہنشاہ کے پاس آئے کہا آپ کو ہمارے زمیندار صاحب بلاتے ہین وہین چلکر بیٹھیے ہمارے زمیندار صاحب کا قاعدہ ہی کہ جو کوئی مسافر اس گانون مین آتا ہی اُسکو اپنے یہان ایک روز مہمان رکھتے ہین دوسرے روز رخصت کرتے ہین آپ کو بھی ایک روز مہمان رکھینگے شہنشاہ نے فرمایا کیا تمھارے زمیندار کے پانون مین مہدی لگی تھی جو خود یہانتک نہ آئے ہم ہرگز نہین جائینگے سب نے کہا آپ کو یہ بات لازم نہین ہی زمیدار صاحب کی عدول حکمی کرنا مناسب نہین چلیے اگر اُنکو خبر ہو جائیگی تو بہت خرابی ہوگی شہنشاہ نے قبضہ شمشیر پہ ہاتھ ڈالا کہا ہمارے واسطے سب اچھا ہوگا جاکر کہدو کہ اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو براے عفو تقصیر حاضر ہو اہل قریہ نے جو کیفیت شہنشاہ کی دیکھی بخوف جان بھاگے پاس اُس زمیندار کے آئے زمیندار نے کہا ارے وہ جوان کہان ہی سب نے کہا وہ نہین آتا زمیندار نے کہا ارے اُس سے جاکر کہو کہ مین تجھپر کچھ ظلم نہین کرونگا شاید اس وجہ سے خوف کرتا ہی کہ بے اذن میری حد مین آگیا ہی اور میری پہلوانی اور تیغ زنی کا حال لوگون سے سنا ہی تم لوگ جاکر اُسکو تشفی دیکر یہان لے آؤ مین اُس غریب الدیار کو حسب قاعدہ ایک روز مہمان رکھونگا لوگون نے کہا وہ اسوجہ سے نہین خوف کرتا ہی اور ہی سبب ہی زمیندار نے کہا کیا سبب ہی لوگون نے جوابدیا کہ ہمنے اُس سے جاکر کہا کہ تمھین ہمارے زمیندار صاحب بلاتے ہین اُس نے کہا کہ تمھارے زمیندار صاحب کے پانون مین مہدی لگی ہی جو خود میرے بلانے کو نہ آئے ہمنے بہت سمجھایا اُس نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھکر کہا کہ اپنے زمیندار سے جاکر کہدو کہ اپنی خطا معاف کرانے ہمارے پاس آئے اگر نہ آئیگا تو بہت پچھتائیگا زمیندار نے کہا یہ کون بیہودہ ہی اُسکو قید کرکے ہمارے پاس لاؤ اُسے سزا دینگے لوگون نے کہا ہمارے قید کرنے سے وہ قید نہین ہوگا آپ چلین اُسکو گرفتار کرلین زمیندار نے اپنے کاندھے پر کچ لوہیا تلوار کھاروے کے غلاف مین رکھکر بڑی سی ڈھال دوسرے شانے پر لٹکاکے کہا چلو مین ابھی اُسے گرفتار کیے لیتا ہون زمیندار تو آگے آگے چلا پیچھے پیچھے تمام گانون

۱۱

واسے لٹھ کاندھون پر دھر کے ہمراہ ہوے آپس مین یہ بھی کہتے جاتے ہین کہ مسافر کی قضا آگئی زمیندار صاحب
تو تلوار نکالتے رہینگے ہم لٹھ بارہ ہی دینگے الغرض اس طور سے زمیندار قریب شہنشاہ پہونچا شہنشاہ نے جو اُس کو
اس کیفیت سے آتے ہوے دیکھا بے اختیار ہنس پڑے زمیندار جب قریب شہنشاہ پہونچا جاہ وحشم دیکھکر
خائف ہوا ڈرتے ڈرتے اتنا کہا کہ ہمنے تمھین بلایا تم کیون نہین آئے شہنشاہ نے قبضہ پر ہاتھ رکھا تلوار ٹیک کے
اُٹھے قریب جاکر کہا او بیہودہ کیا بکتا ہی تیرے پانون مین مہندی لگی تھی جو ہمارے بلانے کو گنوارون کو بھیجا یہ کہکر ہاتھ
جو زمیندار کا پکڑا اُسے معلوم ہوا کہ کلائی ٹوٹ گئی منتین کرنے لگا پگڑی اپنی سر سے اتار کے شہنشاہ کے قدمون پر رکھدی اُنہی اپنے
ساتھ اپنی گڑھی مین لایا کیفیت دریافت کرنے لگا شہنشاہ نے کل حال بیان کیا زمیندار نے کہا اب آپ کا قصد کہان کا
ہی شہنشاہ نے جواب دیا کہ ہم تاریک چہار چشم کے مکان خاص پر جانیکا ارادہ رکھتے ہین زمیندار نے کہا وہ تو خداوند ہین شہنشاہ
نے کہا وہ ایک کافر مکار ہی خداوند سب کا پاک پروردگار ہی اپنے اس عقیدے کو ترک کر خداوند کریم کو واحد ویکتا جان
زمیندار بصدق دل مسلمان ہوا شہنشاہ سے عرض کی کہ آپ دو چار روز یہین قیام کیجیے بعیش وعشرت آرام کیجیے میرا بھائی
تاریک چہار چشم کا ملازم ہی وہ دو ایک روز مین یہان آئیگا باسانی اپنے ہمراہ آپکو لیجائیگا اگر یون تنہا تشریف لیجائیگا تو راہ
مین ساحران مکار کے ہاتھ سے تکلیف اٹھائیگا شہنشاہ کو بھی اُسکی بات پسند آئی وہین قیام کیا دوسرے روز اُس کا بھائی
آیا شہنشاہ کو جو دیکھا بھائی سے پوچھا یہ کون شخص ہی اس نے جواب دیا کہ یہ طلسم کشا ہی بارے فتاحی جاتا ہی مین نے روک لیا ہی
کہ جب میرا بھائی آئیگا وہ آپکو باسانی مکان خاص تاریک چہار چشم مین پہونچائیگا اس نے کہا ہم تو تاریک کے نمکخوار ہین
بھلا طلسم کشا کو وہان کیون لیجائینگے اسکے عوض مین خداوند سے انعام پائینگے زمیندار نے کہا ارے اس مکار کو خداوند
نہ کہو خداوند وہ ہی جس نے سب کو بنایا ہی اُسے خداوند کہنا گناہ ہی غرض ایسی باتین زمیندار نے اپنے بھائی کے سامنے
کہین کہ اُس کا دل جانب اسلام رجوع ہوا اور یہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا زمیندار اپنے ہمراہ لیکر خدمت شہنشاہ گوہر کلاہ
مین حاضر ہوا شہنشاہ نے اُس کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اس نے کلمہ پڑھا شہنشاہ نے کہا کہ اب ہمارے چلنے مین تاخیر نہ کرو کیونکہ
لوح خبر دیتی ہی کہ اسی ہفتے مین وہان تک ہمکو پہونچنا ضرور ہی اگر عرصہ ہوا تو مشکل ہوگی اُس نے عرض کی ایک دو روز تو یہان تشریف
رکھیے جو کچھ ماحضر میسر ہی اسکو قبول فرمائیے پھر غلام آپ کو لیچلے گا وہان پہونچا دیگا شہنشاہ نے فرمایا تمھارے یہان دو روز سے
مہمان ہین اب ہمارا زیادہ ٹھہرنا مناسب نہین ہی مجبور ہوکر اس نے عرض کی آج شب بھر توقف فرمائے کل علی الصباح مین
آپ کے ہمراہ چلونگا رہبری کرونگا شہنشاہ نے قبول کیا شب بھر تو اُسکے مہمان رہے دوسرے روز صبح کو اہل قریہ سے
رخصت ہوکر روانہ ہوے زمیندار نے لاکھ چاہا کہ مین بھی ہمراہ رکاب رہونگا آپ کے ساتھ چلونگا مگر شہنشاہ نے منظور نہ
کیا زمیندار کے بھائی کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے راستے کے عجائبات دیکھتے ہوے دو روز کی راہ روی مین قریب ایک شہرپناہ
کے پہونچے زمیندار کے بھائی نے کہا حضور یہی سرحد شہر ہی تاریک چہار چشم یہان سے تین کوس پر رہتا ہی وہین سب
مکانات شاہی بنے ہین جب آپ وہان پہونچین گے تو کل کیفیت معلوم ہو جائیگی شہنشاہ نے کہا اب تم جاؤ ہم بھی آتے
ہین اُس نے عرض کی مجھے ہمراہ رہنے مین بھی کچھ عذر نہین ہی شہنشاہ نے کہا کوئی ضرورت تمھاری ہمراہ رہنے کی نہین ہی
خدا مالک ہی وہ تو رخصت ہوکر داخل شہر ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے تھوڑی دیر وہان توقف کیا جب اُس کے گئے کو عرصہ
بہت ہوا تو شہنشاہ گوہر کلاہ بھی نام خدا لیکر داخل شہر ہوے شہر کو جو دیکھا تو بہت آباد پایا دوکانین خوب راستے مرغوب
دوکاندار خوش حال ہر ایک مالامال خریدارونکا انبوہ ہر دوکان پر ایک مجمع ہی دلال سودا کر رہے ہین ایک جانب بزازہ قرینے
سے بنا ہی دوکانین بلند دو رویہ بزاز بشاش ایک جانب صرافہ روپیہ پیسونکا ڈھیر ایک جانب جوہری ہیرا زمرد الماس پکھراج لیے

بیٹھے ہین کسی طرف عطر فروشونکی دکان سے خوشبو کی لپٹین آ رہی ہین شہنشاہ گوہر کلاہ بازار کی سیر کرتے ہوئے جاتے ہین
جس کی نگاہ جمال جہان آرا پر پڑتی ہی رعب وحشم دیکھکر سر تسلیم خم کرتا ہی شہنشاہ دونون ہاتھونسے سلام سب کی لیتے ہوئے
آگے بڑھتے چلے جاتے ہین سب سلام تو کر لیتے ہین مگر کسی کی جرأت اتنی نہین ہوتی ہی کہ یہ دریافت کرے کہ آپ کیون اس شہر مین
وارد ہوئے ہین اسی طور سے شہنشاہ سب کے سلام لیتے ہوئے قریب ایک باغ کے پہونچے دیکھا دروازہ باغ
مانند آغوش عاشق کھلا ہی اندر سبزہ زار کی بہار دل لبھانے کو تیار ہی شہنشاہ بیخوف اس باغ مین آئے باغ کو نہایت
پر فضا پایا ہر چیز کا نزالا سمان دیکھا بلبلونکے زمزمہ سرائی سنکے طبیعت مین جوش پیدا ہوا گلونکی رعنائی پر نظر کی دل کو سرور
آنکھون مین نور حاصل ہوا سیر باغ کرتے ہوئے قریب ایک بارہ دری کے پہونچے بارہ دری کے دروازے بھی کھلے
پائے بلا تکلف اندر آئے جیسے ہی دروازے کے اندر قدم رکھا گردن اٹھائی عجب قدرت نظر آئی دیکھا ایک جلسہ
بکمال زیب وترتیب آراستہ ہی حسینان مہ جبین ومہ جبینان مہر تمکین بیشمار اس محفل مین جلوہ افروز ہین ہر ایک کی صورت
زیبا اور جمال جہان آرا ایسا ہی جو نگاہ سے نہین گزرا ساقیان سیمین عذار جام شراب ہاتھونمین لیے ہوئے تقسیم کرتے پھرتے
ہین ایک نازنین بصد عشوہ وناز گاہ گاہ اہل محفل کو نبھا رہی سامنے ایک مسند زرتار بچھی ہی اس مسند پر ایک تاجدار دیار
حسن وزیبائی وشہنشاہ ملک رعنائی بصد شوکت وحشم جلوہ گر ہی حسن اسکا قتال عالم ہی مگر قاعدے سے معلوم ہوتا ہی
کہ اس وقت کچھ مزاج برہم ہی خواصون سے تیوری چڑھا کے باتین کرتا حسن پرستون کو بے چھرے حلال کرتا ہی عاشق مزاجونکا
عجیب حال کرتا ہی شہنشاہ کو جو یہ صورت نظر آئی طبیعت پر قابو نرہا صبر رخصت ہوا دل صفا منزل مائل حسن وصورت
ہوا دل کو تھام لیا لاکھ ضبط سے کام لیا مگر منھ سے آہ نکل گئی وہ پری پیکر کچھ آواز پاکر اپنے مقام پر سنبھل گئی شہنشاہ
گرتے پڑتے اس محفل مین پہونچے سب نے جو ایک شخص غیر کو اس طور سے آتے ہوئے دیکھا بحیرت شہنشاہ
کو سب دیکھنے لگے وہ نازنین بھی اپنی خواصون سے آزردہ ہو کر کہنے لگی کہ ہمنے تم سب سے پیشتر ہی منع کیا تھا کہ
دروازہ باغ کا بند کر دو مگر کسی نے نہ مانا دیکھو یہ کون شخص غیر بلا اجازت اس باغ مین چلا آیا شہنشاہ نے جو اس
حور شمائل کو برہم پایا بہ شیرین کلامی یہ کلمہ فرمایا کہ واقعی مین خطاوار ہون سراپا گنہگار ہون مگر اب جو سزا مناسب
جانیے مین حاضر ہون نازنین نے مسکرا کے جواب دیا کہ آپ کیون خطاوار ہین خطا ان لوگون کی ہی جو نگہبانی
اچھی طرح سے نہ کی خیر اب تو آپ تشریف لائے یہ خلاف انسانیت ہی کہ آپسے کسی قسم کی شکایت کی جاے تشریف لائے
شہنشاہ نے جو اس کو اسدرجہ مہربان پایا شکر کیا اسکے برابر جا کے بیٹھے نازنین نے کہا آپ کی تشریف آوری کا سبب
قدم رنجہ فرمانیکا باعث کیا ہی شہنشاہ نے از ابتدا تا انتہا کل کیفیت اپنی بیان کی نازنین نے کہا آپ طلسم کشائی
کیواسطے تشریف لائے ہین آپ کا خدا آپکو فتح دے مگر مین اتنا تو ضرور کہونگی کہ آپ نے تنہا قصد کیا اور لشکر وغیرہ ساتھ
نہ لیا شہنشاہ نے فرمایا لشکر میرا ایک مقام پر قیام پذیر ہی چونکہ شرط یہ ہی کہ طلسم کشا کو تنہا براے فتح طلسم جانا چاہیے
اسوجہ سے مین تنہا یہانتک آیا ہون اب دیکھون خدا کیا دکھاتا ہی اس نازنین نے کہا ابھی تو آپ کا جانا ممکن نہین ہی جبتک
میری اجازت نہو آپ تشریف نہ لیجائیگا کیون اپنے ارادے سے آپ تشریف لائے اور میری اجازت سے جائیگا
شہنشاہ نے ہنس کر جواب دیا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا جبتک آپ کی اجازت نہ ہوگی مین نہ جاؤنگا مگر امید یہ ہی کہ ابھی تو آپ
مجھے جلد اجازت دین جب مین فتح طلسم کر کے واپس آؤن پھر آپ کو اختیار ہی نازنین نے کہا اسمین آپ کچھ نہ فرمائین جو میرے
مزاج مین آئیگا وہ ہوگا شہنشاہ خاموش ہو رہے نازنین نے خواصون سے اشارہ کیا باری باری سب اس مقام سے اٹھکر
چلی گئیں تخلیہ ہو گیا نازنین نے ہاتھ بڑھا کے صراحی اٹھائی جام بلورین لبریز کر کے اپنے دست حنائی سے شہنشاہ گوہر کلاہ کے روبرو

پیش کیا کہا ایک جام نوش فرمائیے شہنشاہ اُس جام کو بے اندیشۂ انجام پی گئے اُس نے دوسرا جام بھر کے دیا شہنشاہ نے وہ بھی جام پیا شراب پیتے ہی شہنشاہ کو گرمی معلوم ہوئی کہیں چکر آیا اب شہنشاہ کو کچھ خیال آیا نازنین نے تیور جو شہنشاہ کے برے دیکھے تھوڑی دور ہٹ کے نعرہ کیا پاس لحاظ طلسم کشا ستم نگہبان جادو شہنشاہ نے دیکھا نعرہ کرتے ہی صورت اُس کی بدل گئی ایک ضعیفہ ستر اسی برس کی بنی تہمت باندھے ہوئے نظر آئی شہنشاہ نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا چاہا اُٹھ کے وار کریں لڑکھڑا کے بیہوش ہو گئے اُس مکارہ نے جلدی سے لوح شہنشاہ کے گلے سے اُتاری مہرہ بھی اپنے قبضہ میں کیا بازو بند بھی لیا شہنشاہ کی مشکیں باندھیں ایک کمرے میں لیجا کر ہوشیار کیا کہا کیوں رے طلسم کشا اب فتاحی طلسم کیونکر کریگا ارے یہ طلسم بہارستان سلیمانی ہے اس کا فتح کرنا آسان نہیں ہے اب اپنی جان سے ہاتھ دھو شہنشاہ نے جواب دیا او مکارہ کیا بیہودہ بکتی ہے اگر خدا ہمارا حامی ہے تو تو ہماری جان لینے پر قادر نہیں ہے اور ہم اس طلسم کو ضرور فتح کرینگے اُس ساحرہ نے شہنشاہ کو تو وہیں چھوڑا آپ لوح اور مہرہ اور بازو بند لیکر پاس تاریک چہار چشم کے روانہ ہوئی تاریک اُسوقت تردد میں بیٹھا تھا تمام ساحران طلسم جمع تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ طلسم کشا کا داخلہ اس شہر میں ہوا ہے طور اچھے نظر نہیں آتے ہیں تاریک کہتا تھا غضب تو یہ ہوا کہ بہرام گنبد نشین سا ساحر زبردست مارا گیا اور لوح طلسم کشا کو ملگئی اُس کی مدد سے وہ یہانتک پہونچا اب دیکھئے تھوڑے عرصے میں وہ قلعہ طلسمی تک جائیگا وہاں آفت برپا کریگا مجھے کچھ بن نہیں پڑتا ہے سب ساحر اُس کو تشفی دے رہے ہیں کہ نگہبان جادو نے آکر سلام کیا تاریک نے پوچھا اے نگہبان جادو آج کدھر آئیں نگہبان نے کہا حضور ایک خوشخبری لیکر حاضر ہوئی ہوں امیدوار ہوں کہ پیشتر یہ فرما دیجیے کہ جو کوئی طلسم کشا کو مع لوح گرفتار کرے اُسکو کیا انعام عنایت ہوگا تاریک نے کہا میں اُسکو اپنا وزیر اعظم کرونگا علاوہ اسکے بہت کچھ نقد و جنس دونگا نگہبان نے خوش ہو کر لوح اور مہرہ اور بازو بند تاریک چہار چشم کو نذر دیا تاریک نے خوش ہو کر لوح کو لیا اور مہرہ وغیرہ بھی قبضے میں کیا کہا اے نگہبان جادو کیا کار نمایاں کیا ہے طلسم کشا کہاں ہے نگہبان نے کہا حضور میرے مکان میں قید ہے تاریک نے کہا کچھ لوگ نگہبان جادو کے مکان پر جائیں اور طلسم کشا کو لائیں فوراً چند ساحر نگہبان جادو کے ہمراہ ہوئے اسکے مکان پر پہونچ گئے شہنشاہ کو ایک تخت سحر پر ڈال کے طرف تاریک چہار چشم کے روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں دربار میں آگئے شہنشاہ نے دیکھا کہ تاریک چہار چشم بہت بڑا آدمی ہے انسان ہے مگر دیو معلوم ہوتا ہے دربار میں پہونچ کے مثل اہل اسلام سلام کیا تاریک کو اور زیادہ غصہ آیا شہنشاہ کو سامنے استادہ کیا کہا کیوں رے طلسم کشا اب بھی کچھ جرأت طلسم کشائی باقی ہے شہنشاہ نے جواب دیا کہ ہماری جرأت میں کمی کس وقت پائی جو اس وقت یہ سوال کیا تاریک نے کہا اب تمھیں زندہ نہ چھوڑینگے ابھی قتل کرینگے شہنشاہ نے جھلا کر جواب دیا کہ او مردود تو ہمارے قتل پر قادر نہیں ہے جو چاہتا ہے خدا کرتا ہے تاریک نے کہا اے شہنشاہ بہت غصہ نکرو جو میں کہتا ہوں اُسکو سنو مجھے سجدہ کرو اور مجھی کو اپنا معبود جانو عفو تقصیر کراؤں میں تمھیں اپنی طرف سے اس طلسم کا حاکم اعلیٰ بناؤنگا مرتبہ بڑھاؤنگا سب تمھارے تابع فرمان رہینگے مجھے تمھاری جوانی پر اور جرأت شجاعت پر رحم آتا ہے اگر تمھارے عوض کوئی دوسرا ہوتا ابھی قتل کرتا یہ ذکر تھا کہ ایک ہرکارے نے عرض کی کہ ملکہ بہار تاجدار تشریف لاتی ہیں تاریک نے کہا آئیں ناظرین پر واضح ہو کہ ملکہ بہار تاجدار تاریک چہار چشم کی بیٹی ہے اور طلسم اسی کے نام سے نامزد ہے تاریک اس دختر بلند اختر کو بہت عزیز رکھتا ہے بے اس کی رائے کے کوئی کام نہیں کرتا ہے جیسے ہی اس نے خبر آنیکی سنی خوش ہو گیا شہنشاہ بھی دیکھنے لگے کہ ملکہ بہار تاجدار کون ہے کہ لیکا یک پردہ ڈیوڑھی کا اُٹھا خواصیں آگے آگے نظر آئیں انکے بعد جو شہنشاہ نے نگاہ کی ایک حور پیکر قمر منظر بانی غمزہ و ناز کشتہ صاحب جاہ و حشمت تاج حسینان جہان سردار دلبران محبوبان سر سے پانک بہ تن نور رشک پری غیرت حور حسن میں خوب محبوب سے ... [illegible]

تازہ و انداز سے دل کو پامال کرتی چلی آتی ہی گرد خواصون کا ہجوم ہی سارے دربار مین آمد ملکہ کی دھوم ہی اس طور سے بہار تاجدار تاریک چہار چشم کے قریب آئی برائے تسلیم گردن جھکائی تاریک نے دعا دیکر اپنے پاس بٹھا لیا شہنشاہ نے جو جمال باکمال اس گل سر سبد حسن و خوبی کا دیکھا ضبط کا یارا نہ رہا ہوش و حواس جاتے رہے دل دھڑکنے لگا خواہش وصل پیدا ہوئی بیتابی بڑھنے لگی ملکہ بہار تاجدار تاریک چہار چشم کے پاس بیٹھین سب لوگ باری باری سلام کو سامنے آئے ملکہ نے جب سب کے سلام لینے سے فراغت پائی تو نگاہ شہنشاہ گوہرکلاہ پر پڑی قریب تھا کہ بیہوش ہو جائین مگر اپنے تئین سنبھالا تیر عشق جگر کے پار ہو گیا شہنشاہ سے زیادہ ملکہ کا دل بیقرار ہو گیا تاریک سے پوچھا ای والد نامدار یہ کون شخص ہی جو مسلسل سامنے کھڑا ہی تاریک نے کہا بی بی یہ طلسم کشائی کر نیکو آئے تھے اب اپنی جان سے ہاتھ دھوئے شہنشاہ نے جو یہ بات سنی تو بقوت تمام قید توڑ ڈالی للکار کر آواز دی او مکار کیا بیہودہ بکتا ہی تو کیا ہماری جان لے سکتا ہی یہ کہکر قصد کیا کہ تاریک پر جا پڑون مگر ساحر وہان موجود تھے سب نے سحر کر دیا ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے شہنشاہ ہونٹ چبا کر رہ گئے ملکہ بہار تاجدار یہ جرات و قوت دیکھکر بیتاب ہو گئی اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسے شجاع صاحب قوت بھی دنیا مین موجود ہین کہ جنکے آگے قید آہن کا توڑ ڈالنا اور مجمع عام مین اپنی سی کہہ گذرنا کوئی بات نہین ہی اصل تو یون ہی کہ سوائے اس اسیر کے یہ بات دوسرے مین نہ ہوگی دلمین یہ خیال کرتی جاتی ہی اور صورت زیبا شہنشاہ کی دیکھتی جاتی ہی تاریک نے کہا ای شہنشاہ اس وقت مین تم کو فرصت دیتا ہون تم میری جملہ باتون کا جواب پھر مجھے دینا جہالت نہ کرنا بہت سمجھ کے جواب دینا شہنشاہ نے کہا جب سے اگر ہزار بار بھی پوچھا جائیگا تو یہی جواب دینگے جو اس وقت دیتے ہین تاریک نے کہا ان جوابات کو مین سند نہین رکھتا ہون کہ تم اس وقت تازہ اسیر ہو ہوش و حواس تمہارے بجا نہین ہین دو ایک روز قید خانہ مین رہوگے مصائب اسیری اٹھاؤگے تب مین تم سے یہی سوال کرونگا اور اس وقت کے جواب کو ٹھیک جانونگا شہنشاہ نے فرمایا کہ تو تو بد سغز ہی تیرے ساتھ زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہی تاریک نے داروغہ زندان خانہ کو بلایا کہا اس قیدی کو بیجا ؤ احتیاط سے قید کرو دو تین روز کے بعد فرصت پھر اس کو بلائینگے حال دریافت کرینگے داروغہ شہنشاہ کو لیکر زندانخانہ مین آیا طوق و سلاسل پہنا کر ایک حجرے مین بند کر دیا اور در زندانخانہ پر نگہبان بہت سے مقرر کیے کیفیت دربار تاریک یہ ہوئی کہ جب داروغہ شہنشاہ کو وہان سے لے آیا تو ملکہ بہار تاجدار کو زیادہ بیتابی ہوئی کیونکہ روے محبوب نظر سے پوشیدہ ہوا تھوڑی دیر بیٹھ کے باپ سے رخصت ہوئین اپنے مکان مین آئین گوشہ تنہائی مین جا کے بیٹھین حکم دیا کہ ہمارے پاس کوئی نہ آئے سب خواصون نے جو مزاج ملکہ برہم پایا اپنے مقام پر جا کے خاموش بیٹھ رہین ملکہ گوشہ تنہائی مین شہنشاہ گوہرکلاہ کی فراق مین ملاقات کے اشتیاق مین کراہ کراہ بصد نالہ و آہ یہ اشعار درد انگیز پڑھنے لگین **نظم** بیکسی ہین کہ غم تا بلبم جان نرسید

بزبانم سخنے از غم پنہان نرسید	نالہ گرم من آتش بجہان زد لیکن	کس شب ہجر بداد من نالان نرسید	جان بدر زور ز تنم تو تو بلب
نامہ بیکسیم آہ بپایان نرسید	ناتوانی چہ بلا بر سرم آورد کہ دوش	جان بلب آمد و دستم بگریبان نرسید	یکدم از یار جدا ماندم و جان شد سفری
لب من بار دگر بر لب جانان نرسید	خواستم گریہ کنم سر بغم دل لیکن	اشک از بیم کسے تا سر مژگان نرسید	زخمہا بجان چہ حال است کہ من مردم
برسرم گریہ کنان از در جانان نرسید	یہان تو ملکہ بہار تاجدار کی یہ کیفیت	تھی ہجر مین بری حالت تھی وہان	شہنشاہ گوہرکلاہ بصد نالہ و آہ
یاد مین ملکہ کی بار بار فرماتے تھے **نظم**	مدتے شد کہ ندیدم رخ رشک قمرش را	از کہ پرسم من بے صبر الٰہی خبرش را	من شنیدم ز تو و شعلہ خون شد جگرم
آنکہ زد بوسہ بلعل تو بنازم جگرش را	چہ بلا دشمنی است اینکہ من دلشتہ ام ہیچ	چہ شد از باتو مرا دید چہ کردم ببرش را	ہمدم از نالہ بندم لب و ہرگز نزنم سر
کر توان دید سزا نوش اغیار سرش را	نالہ من کہ دل سنگ شد از گرمی آب	بے اثر گشتہ ندانم چہ بلا زد اثرش را	چہ ضرور است کہ نقش تو بر اندازہ ہر کو کشتہ

زخمی او بستہ زشیدہ شتہ دیدار و شبیش را ⟵ یہان تو ملکہ کو حد تک [illegible] خواصون نے آپس مین کہا کہ ہمین معلوم مزاج مبارک ملکہ کا کیسا ہی

جو آج گوشۂ تنہائی پسند آیا ہی یا تو روز بے ہنسے ہنسائے چین نہ آتا تھا گوشۂ تنہائی نہ بہاتا تھا تنہا بیٹھنا ناگوار تھا مجمع حبیب
رہنا دشوار تھا آج نئی بات ہی جو ملکہ گوشۂ تنہائی مین تشریف لیگئی ہین چلو ذرا مزاج کی خبر تو دریافت کرین ایک نے کہا ملکہ
عالم نے منع فرمایا تھا کہ ہرگز ہمارے پاس کوئی نہ آئے ایسا نہ ہو ہملوگون کے جانے سے کچھ آزردہ ہو جائین صلواتین سنائین
ایک نے جواب دیا کہ ہم باتین سن لینگے مگر کیفیت تو مزاج کی معلوم ہو جائیگی یہ ذکر تھا کہ نسیم گوہرپوش وزیرزادی ملکہ بہار
تاجدارہ کی آئی خواصون سے پوچھا اری تم سب یہان کیون بیٹھی ہو ملکہ عالم کہان تشریف رکھتی ہین انکو تنہا
کیون چھوڑ دیا سب خواصون نے عرض کی آج صبح سے ملکہ عالم کی طبیعت نصیب دشمنان ناساز ہی جب سے خداوند کے
پاس سے آئی ہین کمرے مین تشریف لیگئین ہین سب کو یہ حکم دیا ہی کہ کوئی ہمارے کمرے مین نہ آئے نہین معلوم کیا بات
ہی ہملوگ خوف سے وہان نہین جا سکتے ہین اب آپ تکلیف فرمایئے تشریف لیجائیے کیفیت خلاصہ معلوم ہو نسیم نے کہا
ملکہ کس کمرے مین ہین خواصون نے کمرہ کا پتہ بتلایا نسیم گوہرپوش اُس کمرے مین آئی دیکھا ملکہ منھ لپیٹے لیٹی ہوئی ہی
ٹھنڈی سانسین بھر رہی نالے کر رہی ہی نسیم یہ حالت دیکھکر بہت متعجب ہوئی قریب ملکہ کے آئی منھ سے آنچل ہٹایا دیکھا
اشک حسرت رخسارہ گلگون پر غلطان ہین چہرہ زرد ہی لب پر آہ سرد ہی نسیم کو اور زیادہ تعجب ہوا ملکہ نے جو وزیرزادی
کو دیکھا افشائے راز کے خوف سے دل دھڑکنے لگا رنگ چہرے کا اور زیادہ اوڑ گیا نسیم نے بلائین لیکر کہا کیون مزاج کیسا ہی
یہ کیا حالت ہی ملکہ نے جواب دیا کہ کچھ طبیعت میری سست ہی اس وقت مزاج نادرست ہی جبھی تو منع کیا تھا کہ کوئی ہمارے
پاس نہ آئے تمکو یہان آنا کیا ضرور تھا اب چلی جاؤ جب ہمارے مزاج مین آئیگا باہر آئینگے اسوقت تمہارا ٹھہرنا مناسب
نہین ہی نسیم نے عرض کی بھلا مجھسے یہ کیونکر ہو گا کہ آپ کو اس حال مین دیکھون اور تنہا چھوڑ کے چلی جاؤن آپ کیفیت
مزاج بتلائے بات نہ چھپائیے ملکہ نے کہا اے نسیم کیفیت مزاج کیا بیان کرون اور حالت دل کیونکر عیان کرون ایسی بات
ہی جو کہنے کے قابل نہین ہی خلاصہ یہ ہی کہ قابو مین دل نہین ہی زیست ناگوار ہی قلب بیقرار ہی ہماری تقدیر کی راحت رنج
وکلفت سے بدل گئی دل پر غم واندوہ کی تلوار چل گئی وزیرزادی نے جو یہ تقریر ملکہ کی سنی از بسکہ عاقلہ تھی سمجھی کہ ضرور
کسی پر شاہزادی کا دل آگیا ابر ملال چھاگیا کسی کی تیغ ابرو کی گھایل ہوئی بے طرح مائل ہوئی اب اسکا راہ راست پر آنا دشوار ہی
حد سے زیادہ بیقرار ہی یہ مرض بہت برا ہی سوائے وصل حبیب دوا اسکی ناپیدا ہی یہ سوچکر کہا ملکہ عالم یہ تو جو کچھ آپ
نے فرمایا یہ سب بطور معمہ کے تھا اب خلاصہ فرمایئے دیر نہ لگایئے ہم بیقراری کو دفع کرینگے آپ کیون اسقدر
گھبراتی ہین غم کھاتی ہین خلاصہ بیان فرمایئے جب بہار تاجدارہ نے دیکھا کہ اب وزیرزادی پر یہ راز افشا ہو گیا صرف
خلاصہ تحقیق کرنا اسکو منظور ہی تو مجبور ہو کے کہا اے نسیم گوہرپوش مین آج دربار مین والد نامدار کے برائے سلام گئی تھی
وہان ایک آفت جان غارت گر دین وایمان کو دیکھا کہ صبر و ہوش رخصت ہوئے گرفتار مصیبت ہوئی اسکو والد
نامدار نے زندانخانے مین روانہ کیا مین فراق کی تاب نہ لاسکی فوراً اُنسے رخصت ہوئی یہان آکر اس گوشے مین جو
جو دل مین تھا اُس محبوب کے تصور خیالی پیش نگاہ کر کے سب بیان کیا اب اگر اُس یار جانی کو اپنے پاس نہ پاؤنگی
تو زندگی سے ہاتھ اٹھاؤنگی مرنا گوارا کرونگی تڑپ تڑپ کے جان دیدونگی نسیم نے عرض کی آپ صبر کرین اسقدر
بیتاب نہ ہون ہم اُس محبوب کا پتہ لگا لینگے جسطرح ممکن ہو گا یہان لائینگے آپ باہر تشریف لے چلیے بیٹھیے اپنا
خاطر جمع رکھیے ملکہ نے کہا اے نسیم جمعیت خاطر اور خوشی اُس وقت ہو گی جب اُس گل گلزار حسن وجمال غنچۂ نوشگفتہ
بوستان اجلال کو اپنے پاس پاؤنگی نسیم نے عرض کی ملکہ آپ کے سامنے خداوند نے اُس یوسف بیکاروان شہنشاہ
حسینان جہان کو زندانخانے مین بھیجا ہی ملکہ نے کہا میرے روبرو اُس ماہرو کو داروغہ کے حوالے کیا بلکہ یہ بھی بتاکید فرمایا

کہ اسکی نگہبانی مین غفلت نہ کرنا ایسا نہ ہو کوئی اس کا مددگار آجائے اور قید خانے سے لیجائے تو پھر ملنا اس کا دشوار ہوگا ہزار تدبیرین کیجائینگی مگر یہ نہ گرفتار ہوگا نسیم نے عرض کی کنیز آج شب کو اس کی تدبیر کریگی ملکہ نے کہا اے نسیم ایک امر میرے نزدیک بہتر ہے کہ شاہزادے کی رہائی باسانی ہوجائے اور اگر کوئی کوشش بھی کرے تو نہ پائے نسیم نے کہا مجھے ارشاد کیجیے اگر ہو سکیگا دریغ نکرونگی ملکہ نے جواب دیا کہ لوح والدہ نامدار کے پاس ہے اگر لوح ہاتھ آجائے تو وہ اسیر دام بلا ابھی رہا ہوجائے نسیم نے کہا ملکہ عالم لوح کے لانے سے حضور کی بدنامی ہوگی اور خداوند بہت آزردہ ہونگے اور شاہزادہ جسوقت لوح پائیگا کسی کو خاطر مین نہ لائیگا طلسم کے برباد کرنے مین مصروف ہوگا آپ کے والد سے لڑائی پڑیگی نہین معلوم کیا ہو ملکہ نے کہا وہ شیر بیشہ جرأت کسی سے کم نہین ہے اگر لاکھ آدمی ہون تو بھی اسے خوف نہین ہے میرے سامنے بند آہنی سرد بانہ اس نے توڑ ڈالے والد نامدار سے سخت گفتگو آگئی مگر جوابات معقول دئے اپنی جان کا خوف نکیا والد نامدار کو اس کے حسن و شباب پر رحم آیا زندان خانے مین بھجوا دیا ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم ہمارے تئین بخداوندی مانو اور اپنا معبود جانو تو تمہاری خطا معاف کرکے اس طلسم کا حاکم کرین سب باشندگان طلسم تمہارے زیر حکومت رہین مگر انھون نے منظور نہین کیا نسیم نے کہا میرے عرض کرنیکا منشا یہ ہے کہ اگر لوح وہ پا گئے تو خداوند سے مقابلہ ضرور کرینگے مبادا خداوند کو غصہ آجائے اور تقدیر فنا کر دین تو پھر آپ کیا کیجیگا اور یہ امر پوشیدہ بھی نہین رہیگا خداوند کو سب خبرین اور تمام کیفیتن جو دنیا مین گذرتی ہین معلوم ہوجاتی ہین تو کیا یہ پھر پوشیدہ رہیگا بلکہ مجھکو تو یہ خوف ہے کہ کہین یہ کیفیت بھی نہ معلوم ہوگئی ہو ملکہ نے کہا کسی کے دل کا حال کوئی نہین جانتا ہے خداوند ہمارے دل کی بات کو کیا جانین نسیم نے کہا پھر جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے ہمسے بھی جو کچھ ہو سکیگا حتے الوسع کوتاہی نکرینگے ملکہ نے کہا مین آج شب کو پھر والدہ نامدار کے پاس جاونگی جس طرح بن پڑیگا لوح طلسمی اور کل اسباب یعنے مہرہ اور بازوبند لاونگی نسیم خاموش ہو رہی شاہزادی نے تڑپ تڑپ کے اپنا دن بسر کیا جب شام ہوئی تو خواصون کو ملکہ نے طلب فرمایا کہا ہمارا ہوادار جلد تیار کرو اسوقت والدہ نامدار کے پاس جائینگے کچھ ضروری کام ہے خواصون نے جلدی جلدی ہوادار تیار کیا ملکہ ہوادار پر بیٹھ کے تاریک چہار چشم کی طرف روانہ ہوئین تاریک اس وقت اپنے محل مین داخل تھا خواصون نے جو دریافت کیا تو یہ کیفیت معلوم ہوئی سب نے ملکہ سے آکر عرض کی کہ حضور خداوند اسوقت محل مین جلوہ فرما ہین آپ کی والدہ بھی آپ کو طلب فرماتی ہین ملکہ نے کہا وہین چلو خواصین ہوادار لیکر اسطرف متوجہ ہوئین تھوڑے عرصہ مین ملکہ محل مین داخل ہوئین باپ کو سلام کیا تاریک نے دعائین دین مان نے بلائین لین ملکہ قریب تاریک چہار چشم کے بیٹھ گئین تاریک اسوقت اپنی زوجہ سے کہ رہا تھا کہ مین نے آج طلسم کشا کو گرفتار کر لیا ہے لوح طلسمی اس سے چھین لی ہے اب اسے قید خانے مین بھیجا ہے اگر وہ مجھے بخداوندی مانیگا اور اپنا معبود جانیگا تو اسکی خطا معاف کر دونگا کیونکہ ایسا جوان حسین جری بہادر میری نگاہ سے آجتک نہین گذرا اسے تمام طلسم کا حاکم کرونگا یہ سنکر ملکہ بہار تاجدار نے کہا کیون اے والد مہربان لوح طلسمی کیسی ہے مین نے آجتک نہین دیکھی اور مہرہ کیسا ہے تاریک نے لوح اور مہرہ اور بازوبند بیٹی کو دیا کہا دیکھو لوح ایسی ہوتی ہے ملکہ نے لوح اچھی طرح دیکھکر کہا اے والد نامدار یہ تو بہت اچھی چیز ہے اور بازوبند کو بھی بہت پسند کیا کہا آخر آپ کسی کو ضرور دیجیگا کہ وہ اپنے پاس رکھے اگر یہ میرے پاس رہے تو کوئی ہرج تو نہین ہے تاریک نے کہا تمہین اپنے پاس رکھو مگر احتیاط کرنا کسی کو کبھی نہ دکھانا یہ تمام طلسم کی جان ہے جس کے پاس یہ تختی اور مہرہ ہو اسکے نزدیک اس طلسم کا توڑ ڈالنا بڑی بات نہین ملکہ نے کہا مین اپنی جان سے زیادہ اسکی احتیاط کرونگی تاریک نے کہا اب تم سدھارو رات زیادہ آئی ہے تمہاری وزیرزادی منتظر ہوگی ملکہ بہار تاجدار لوح لیکر تاریک [illegible] وزیرزادی کو دکھائی کہا اے نسیم اب اتنا کام تم کرو کہ کسی صورت سے

شاہزادے کو یہانتک لاؤ یا مجھے اُس تک پہونچاؤ نسیم نے کہا واری گو یہ امر بہت دشوار ہی لیکن آپ کی وجہ سے مین
کوشش کرتی ہون یہ کہکر نسیم نے کنیزون سے شراب منگائی اُسمین خوب بیہوشی ملائی طعام لذیذ جو کچھ اُس وقت
موجود تھا اُسکو بھی بیہوشی ملا کر درست کیا اور چند خوان کھانے کے اور کشتیان شراب کی خواصونکے سرون پر رکھواکر
شاہزادی کی ہیئت بدلواکر طرف قید خانے کے روانہ ہوئی جب درِ زندان پر پہونچی نگہبانون نے کہا اسوقت یہان
کون آتا ہی خداوند کا حکم نہین ہی یہان طلسم کشا قید ہی وزیرزادی نے کہا کوئی غیر نہین ہی ہم ملکہ بہار تاجدار کے لازم ہین
شاہزادی کی طبیعت دو روز سے کچھ ناساز ہوگئی تھی تو منت مانی تھی کہ جب شاہزادی کو شفا ہوگی تو اسیرونکو کھانا کھلائینگے
لہذا قیدیونکے واسطے کھانا لائین ہین تم لوگ بھی شریک ہوجاؤ شاہزادی نے تمھارے واسطے بھی شراب بھیجی ہی نگہبانون
نے کہا اسوقت ہم قیدیونکو کھانا نہین دے سکتے ہین کنجی قفل درِ زندان کی داروغہ صاحب کے پاس ہی نسیم نے کہا اسوقت
کھانا لیکر اپنے پاس رکھو صبح کو جب داروغہ صاحب آئین تو اُنکو یہ کھانا دیکر کہدینا کہ اسیرونکو تقسیم کردین اور تم لوگ
شراب پیو نگہبانون نے اس بات کو قبول کیا اور خوان کھانے کے لیکر رکھے نسیم نے گلابیان شراب کی دین اُنھون
نے خوب شراب پی بیہوشی چونکہ زیادہ ملی تھی پیتے ہی سب بیہوش ہوئے نسیم نے ملکہ سے کہا آپ کیا فرماتی ہین ملکہ
نے کہا کہ قفل کو کسی ترکیب سے دور کرو نسیم نے کہا ملکہ عالم آپ جانتی ہین کہ یہ سب جادو کا کارخانہ ہی اور یہ قفل سحر ہی
لوح اس قفل سے مس کیجئے قفل کھل جائیگا ملکہ نے لوح کو قفل سے مس کیا قفل کھل گیا بہار تاجدار مع نسیم گوہر پوش
داخل زندانخانہ ہوئین خواصین آگے آگے شمعین لیے ہوئے عقب مین اُنکے ملکہ ہیئت تبدیل کیے ہوئے دو چار قدم
بڑھکے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ ایک گوشے مین قید سحر پہنے ہوئے بیٹھے ہین آہ سرد لب پر ہی اشعار عاشقانہ زبان پر
جاری حالت غم طاری ملکہ نے کہا اے نسیم معلوم ہوتا ہی یہ بھی کسی پر مائل ہین کسی کے تیر نظر کے گھائل ہین دیکھو اسوقت
انکی کیا حالت ہی کیسی مصیبت ہی اشعار عاشقانہ پڑھ رہے ہین نسیم نے کہا آپ ہی ملاحظہ فرمائیے اب بھی اُنکے
عشق سے درگذریئے ملکہ نے کہا واہ اتنو جو کیا وہ کیا یہ کہتی ہوئی قریب شہنشاہ کے آئین شہنشاہ نے جو گردن
اُٹھائی تو ملکہ ہیئت تبدیل کیے ہوئے تھین مگر حسن و جمال کا عجیب عالم تھا شاہزادی کی نظر سے نظر لڑی ادھر شہنشاہ
بیہوش ہوئے اُدھر ملکہ پر غشی طاری ہوئی نسیم نے ملکہ کا سر زانو پر لیا اُسوقت اور تو کچھ ممکن نہ تھا بازو کھینچ کر پاتو
دیا ڈوپٹے کے انچل سے ہوا دی ملکہ نے آنکھ کھولی تو دیکھا شاہزادہ بھی بیہوش پڑا ہی ملکہ نے نسیم سے کہا کہ تمنے انکا خیال
نہ کیا یہ کہکر خود اپنے زانو پر سر شاہزادے کا لیکر لوح گلے مین ڈالی مہرہ سینے پر رکھا قید سحر کٹ کر گری شاہزادے
نے آنکھ کھولی دیکھا سر زانوے حبیب پر ہی خوش ہوگئے ملکہ نے جو آنکھین کھلی ہوئی پائین اپنا زانو سر کے نیچے سے نکالکر
کہا چہ خوش ہنسے جو اتنی خاطر کی آپ نے نہین معلوم کیا قصور فرمایا اب اُٹھکر بیٹھیے شاہزادہ اُٹھا لوح اپنے گلے
مین پائی شکر خدا کیا ملکہ نے کہا اب یہان ٹھہرنا آپ کا مناسب نہین ہی میرے باغ مین تشریف لیچلئے یہ کہکر اپنے
ہاتھ سے بازو بند باندھ دیا مہرہ دیکر کہا اسکو احتیاط سے رکھیے شاہزادے نے مہرہ کمر مین رکھا اور وہان سے اُٹھکر
بہار تاجدار کے ہمراہ چلا در زندانخانے پر پہونچ کے سب کو بیہوش پایا کیفیت دریافت کی بہار تاجدار نے
کل کیفیت بیان کردی شاہزادے نے شکر خدا کیا ملکہ کے ہمراہ باغ مین آس شب تو عیش مین بسر کی نسیم گوہر پوش نے
صبح کو کہا واری آپکا یہان اس طور پر رہنا مناسب نہین ہی میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ کوئی مکان آپکے واسطے الگ
تجویز کیا جائے تھوڑے دنون وہان تشریف رکھیں دیکھیے اب آپکے والد نامدار کو خبر ہوتی ہی وہ کیا انتظام فرماتے ہین ملکہ
نے کہا اے نسیم اب اسوقت تو اسکا انتظام نہین ہوسکتا ہی سواے شب کے جب کوئی مکان [illegible]

جاکر رہین نسیم نے کہا تعمیل حکم ہو جایگی آپ خاطر جمع رکھین یہان تو یہ باتین ہو رہین تھین صبح کو نگہبان جو زندانخانے کے ہوشیار ہوئے قفل در زندانخانہ ٹوٹا ہوا پایا اندر آئے شہنشاہ کو نہ دیکھا سب بہت گھبرائے روئے پیٹے داروغہ زندانخانہ کے پاس آئے سب کیفیت بیان کی شب کا واقعہ بھی کہدیا داروغہ اسیوقت تاریک کے پاس گیا تاریک سے کل کیفیت بیان کی کہ حضور شاہزادی کے یہان سے کچھ خواصین آئین نگہبانون کو بیہوش کر کے شاہزادے کو قید خانے سے نکال لیگئین تاریک نے جو یہ ماجرا سنا ہوش اوڑ گئے یہ بھی خیال آیا کہ شب کو بہار تاجدار لوح مجھسے مانگ لیگئی ہی کہین یہ فساد اُسی نے تو برپا نہین کیا ہی یہ سونچ کے محل مین آیا اپنی زوجہ سے کہا کہ بڑا غضب ہوا بہار تاجدار نے آفت برپا کر دی شب کو مجھسے دھوکا دیکر لوح لیگئی طلسم کشا کو قید خانے سے جاکر رہا کر دیا نہین معلوم طلسم کشا کہان ہی اور لوح شاہزادی نے کیا کی اُسکی زوجہ نے جوابدیا کہ مین ابھی کسیکو اُسکے پاس بھیجتی ہون کیفیت دریافت ہو جائیگی تاریک نے کہا مین خود یہ چاہتا ہون کہ کوئی ایسا آدمی جاے کہ وہ کیفیت دریافت کر کے جلد چلا آوے وہان کسیکو خبر بھی نہ ہو یہ کہکر ایک خواص کو زوجہ تاریک نے بلایا کہا تم بالا بالا اس خبر کو دریافت کر کے چلی آنا بہار سے اسکا ذکر مطلق نہ کرنا خواص اسیوقت روانہ ہوئی طرف باغ ملکہ بہار تاجدار کے چلی باغ مین پہونچکر یہ کیفیت دریافت کرتی ہوئی جاتی تھی کہ دیکھا ایک طرف سے باجنکی صداے رقص و سرود آرہی ہی خواص اُسی طرف آئی دیکھا ایک بنگلے مین ملکہ بہار تاجدار اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور نسیم گوہر پوش بیٹھے ہین جام شراب گردش مین ہی گانا ہو رہا ہی خواص یہ کیفیت دیکھکر پلٹی اپنے تئین بہ تعجیل پاس تاریک چہار چشم کے پہونچایا یہان آکر کل کیفیت بیان کی تاریک کی آنکھون مین دنیا تاریک ہوئی اپنی زوجہ سے کہا کہ اس وقت مجھے کوئی تدبیر بن نہین آتی ہی اب طلسم کشا کا گرفتار ہونا بہت دشوار ہی اگر اسوقت باغ ملکہ کا محاصرہ کراتا ہون تو طلسم کشا لوح کی برکت سے نکلکر مقابلہ کریگا اور خود بھی مرد شجاع ہی لڑبھڑکر نکل جائیگا آخرکار یہ صلاح ہوئی کہ باغ ملکہ کو سوارانِ سپاہ جو سحر مین بھی دخل رکھتے ہون جاکر گھیر لین تاریک نے باہر آکے سب لشکر کو درست کر کے طرف باغ ملکہ کے روانہ کیا اور لشکر نے آکر باغ کا محاصرہ کر لیا ایک سوار نے آکر دربان باغ سے کہا کہ ہمین اندر جانے دو یہان خداوند کا قیدی پوشیدہ ہی اُس کو ہم گرفتار کر کے لیجائینگے نگہبان باغ نے کہا ہمین ملکہ کا حکم نہین ہی کسی کو اندر نہین جانے دینگے سوار نے جوابدیا کہ ہم لوگ اسقدر ہین تمکو قتل کرینگے اور باغ کے اندر زبردستی چلے جائینگے نگہبان نے جوابدیا کہ اسکا تمھین اختیار ہی جبتک ہم زندہ ہین تب تک تم باغ کے اندر نہین جاسکتے وہ سوار وہان سے پلٹا اور جملہ فوج سے جاکر اطلاع دی سب نے متفق ہوکر دربانون کو قتل کیا اور باغ کے اندر آگئے یہ خبر ملکہ بہار تاجدار کو معلوم ہوئی یہ گھبرائین شاہزادے سے یہ کیفیت بیان کی کہ بڑے غضب کی بات ہی والد نامدار کو خبر آپ کی پہونچی وہانسے فوج بیشمار آئی ہی اور نگہبانون کو بھی قتل کیا سب لوگ باغ کے اندر آگئے ہین شاہزادے نے کہا ملکہ خدا کو یاد کرو یہ فوج کیا چیز ہی اگر تمام طلسم کے ساحر اور تاریک چہار چشم خود بھی آئے تو کچھ نہین بنا سکتا ہی یہ کہکر اُٹھے ملکہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہا بھلا مین آپ کو جانے دونگی اتنے مجمع مین تنہا جانا بالکل خلاف عقل ہی شاہزادہ نے کہا ملکہ اس امر مین اصرار کرنا اچھا نہین ہی میرے خلاف ہی تم مجھے جانے دو جب ملکہ عاجز ہوئین اور یہ یقین ہو گیا کہ اب شہنشاہ نہ رکین گے مجبور ہو کے ہاتھ چھوڑ دیا شہنشاہ لوح گلے مین پہنے ہوئے بارہ دری سے باہر آئے دیکھا فوج کے لوگ باغ کے اندر چلے آتے ہین شاہزادے نے آگے بڑھکے ایک سوار کو مارا اُسکا سلاح اور گھوڑا اپنے قبضے مین کیا گھوڑے پر سوار ہو کے آگے بڑھے اور لوگون نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا یارو جانے نہ دینا طلسم کشا یہی ہی یہ کہکر جسقدر فوج تھی سب ٹوٹ پڑی سحر کرنا شروع کیا شاہزادے

پر بسبب لوح سحر نے تاثیر نہ کی بیخوف شہنشاہ نے قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین باغ مین لاشونکے انبار لگا دیئے
سب کو مار کر باغ کے باہر کر دیا آپ بھی بیرون باغ آئے فوج تاریک پیچھے ہٹنے لگی شاہزادہ سب کو نہ پیر کرتا ہوا چلا آتا ہی
کر کسی نے یہ خبر تاریک چہارچشم کو پہونچائی کہ طلسم کشا باغ سے لڑتا ہوا نکلا ہی تمام فوج کو پسپا کرتا ہوا اسی طرف چلا آتا ہی
تاریک کو خوف طاری ہوا کہا ارے ایک شخص کسے اتنے لوگونکا بس نہین چلتا یہ کہکر اور ساحرونکو روانہ کیا اور
یہ بھی کہدیا کہ جو اس وقت طلسم کشا کو قید کر کے میرے سامنے لائیگا نصف طلسم کی حکومت پائیگا ساحر یہ سُنکر روانہ
ہوے راہ مین آکر سب نے شہنشاہ کو گھیرا جب سب کو یقین ہوا کہ سحر کرنا بیکار ہی تو تلوارین پکڑ کے ٹوٹ پڑے شہنشاہ
سے تلوار چلنے لگی کہان ایک اور کہان لشکر ایسی تلوار چلی کہ بہت سے ساحران نامی مارے گئے اور شاہزادہ بھی تنہا
کا زخمی ہوا اُس وقت شہنشاہ گوہر کلاہ نے ہاتھ درگاہ بے نیاز مین بلند کیے اور عرض کی ای رب کارساز وقت
مدد ہی مین تنہا کہانتک اس مجمع کثیر سے لڑون یہ کہکر شاہزادے نے چاہا کہ گھوڑے پر سنبھل کے بیٹھے مگر سنبھلا نہ گیا پشت
مرکب سے زمین پر گرے ساحرون نے چاہا دوڑ کے گرفتار کرین کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا اور شاہزادے کو اُٹھا لیگیا
سب نے ہرچند سحر کیا لیکن وہ پنجہ تھوڑی دور جا کے غایب ہوگیا سب ساحر وہان سے پلٹ گئے تاریک
کے پاس آئے کل حقیقت بیان کی تاریک نے کہا مین اکثر سُنتا تھا کہ مسلمانون کی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہی یہ
بات بہت سچ ہی نہین معلوم کون دوست شاہزادے کا اس وقت مین آگیا جو اُسکو اُٹھا لیگیا یہ کہکر اس نے حکم دیا
کہ بہار تاجدار کو چند آدمی جا کر لے آئین قدرت اُسکو اسیر کرینگے اُسیوقت کچھ ساحر ملکہ کے باغ مین آئے مگر ملکہ کو بھی نہ
پایا سب نے ذکر تاریک سے یہ بات بھی بیان کی کہ حضور وہان نہ ملکہ ہین نہ خواصین ہین باغ خالی پڑا ہی تاریک کو
اور زیادہ تعجب ہوا سب سے کہنے لگا اب طلسم کشا اگر زندہ رہیگا تو آفت برپا کر دیگا بہتر یہ ہی کہ ہماری تمام فوج درستی کر کے
اور تیار رہے قدرت بھی براے مقابلہ جائینگے جہان ملیگا طلسم کشا کو زندہ نہ چھوڑینگے فوج یہ حکم پا کر درستی مین مصروف
ہوئی تاریک چہارچشم نے زمرد ثانی اور نجتگان کو طلب کیا جب زمرد ثانی آیا تو اُس سے کل کیفیت بیان کی اور یہ
بھی کہدیا کہ یہ سب مصائب تمہاری وجہ سے پیدا ہوئے اب بہتر یہ ہی کہ تم بھی سامان سفر درست کرو قدرت براے
تلاش طلسم کشا جائینگے زمرد نے نجتگان سے کہا نجتگان نے کہا حضور اب اس طلسم کا باقی رہنا ممکن نہین ہی بہتر
اسمین ہی کہ یہانسے کسی طرف نکل چلیے شہنشاہ اس طلسم کو توڑین گے تاریک ضرور قتل ہوگا ایسا نہ ہو کہ آپ پر بھی
کوئی صدمہ پہونچے زمرد نے کہا یہ تو صحیح ہی مگر اسطرح سے تاریک کا ساتھ چھوڑنا مناسب نہین ہی یہانسے اس کے ہمراہ چلو جب
کوئی موقع ایسا ملیگا اُس وقت کسی طرف نکل چلینگے نجتگان نے بھی منظور کیا اور درستی سامان سفر مین مصروف ہوا تیسرے روز
تاریک کی تمام فوج تیار ہوئی تاریک نے اپنے ہمراہ لشکر گران لیکر کوچ کیا اور طرف قلعہ طلسمی کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شہنشاہ اور ملکہ بہار تاجدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ شہنشاہ کو جو عین گرمی جنگ سے پنجہ اُٹھا لیگیا تو بوجہ زخمداری کے شہنشاہ کو غش آگیا تھا تھوڑی دیر کے
بعد آنکھ جو کھولی اپنے تئین ایک بارگاہ مین پایا گردن پھیر کے دیکھا کہ سرہانے جوگی جیپال بیٹھا ہی اور اُس کے تمام جوگی چیلے
مصروف خدمت ہین شہنشاہ کو ہوش مین پا کر جوگی نے سلام کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب سلام دیکر کہا جوگی جی
آپ یہان کیونکر تشریف لائے جوگی نے کہا فقیر آپ کے جانیکے بعد صاحبقران سے رخصت ہوا جہان یہ سب
ہمراہی مقیم تھے وہان جا کر اُنھین ہمراہ لیا جب اُس مقام پر پہونچا حضور کا خیال آیا نجوم سے دریافت کیا معلوم ہوا
کہ اسوقت یہ کیفیت ہی تاب نہ رہی حاضر خدمت ہوا وہان آپ کی کیفیت نظر آئی عین گرمی جنگ سے لے آیا شہنشاہ

نے کہا جوگی صاحب ایک امر بہت ہی میرے دل کو بیقرار کریگا جوگی نے کہا ارشاد کیجیے شہنشاہ نے فرمایا کہ فراق ملکہ بہار تاجدار کا جوگی جیپال نے کہا اے شہنشاہ وہ بھی موجود ہین یہ کہکر جوگی نے سب کو بارگاہ سے ہٹا دیا ملکہ کو لاکر شہنشاہ کے پاس بٹھا دیا شہنشاہ کو بہت مسرت حاصل ہوئی جوگی نے عرض کی اب آپ یہان دو ایک روز قیام فرمائیے مین خدمت صاحبقران مین جاتا ہون لشکر کو یہان لاتا ہون جبتک آپ کا لشکر نہ آئیگا یہ جنگ سر نہ ہوگی شہنشاہ نے کہا آپ کو اختیار ہے جوگی رخصت ہوکر روانہ ہوا شہنشاہ سے سب لوگ آکر ملے دو تین روز کے بعد زخم بھی شہنشاہ کے بھر آئے منتظر لشکر صاحبقران ہوئے یہان جوگی جیپال نے آکر صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی صاحبقران نے جوگی کی بہت تحسین و آفرین کی دوسرے روز مع لشکر ظفر اثر صاحبقران نے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت تاریک چہار چشم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو مع لشکر گران طرف قلعہ طلسمی کے چلا راہ مین دیکھا کہ چند خیمے ایک جگہ پر استادہ ہین بیچ مین ایک بارگاہ بھی معلوم ہوتی ہے اس نے ہرکارون سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کون لوگ ہین اور یہان کیون اترے ہوئے ہین ہرکارے روانہ ہوئے یہان آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ یہان مقیم ہین ہرکارون نے کہا کون شہنشاہ گوہر کلاہ سب نے کہا جو اس طلسم کے فتح کرنیکو آئے ہین ہرکارے یہ خبر لیکر تاریک چہار چشم کے پاس آئے کیفیت بیان کی تاریک نے کہا ہمارا ابھی لشکر اسی جا پر اترے طلسم کشا کو گھیر کر مار لینگے تمام لشکر تاریک اسی صحرا مین براے مقابلہ شہنشاہ گوہر کلاہ کے اترا شہنشاہ نے جو لشکر کو دیکھا خبر منگائی کہ یہ لشکر کس کا ہے معلوم ہوا کہ تاریک چہار چشم قلعہ طلسمی پر جاتا تھا ارادہ یہ تھا کہ وہان جاکر براے جنگ تیار رہے جس وقت آپ کی خبر سنے لشکر کشی کرے چونکہ آپ کو اس صحرا مین مقیم پایا یہین اترا شہنشاہ نے کہا کچھ خوف نہین ہے دشمن اگر قوی ہے ست نگہبان قوی تر ہست کچھ خوف کی جگہ نہین ہے دیکھو وہ کیا انتظام کرتا ہے یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکے سلام کیا دعاے دولت دیکر عرض کی حضور تاریک چہار چشم نے طبل جنگی بجوایا ہے شہنشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی تاریک کے لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا یہان اس لشکر قلیل مین جو کچھ چند سوار و پیدل تھے تیاری جنگ مین مصروف ہوئے شب بھر تیاری کی صبح کو دونون لشکر میدان کارزار مین آئے شہنشاہ نے دیکھا ایک طرف تخت تاریک بڑے جاہ و حشم سے گرد غلامان زنگی چنور ہاتھون مین لیے ہوئے مروحہ جنبانی کرتے بروے ہوا معلق قائم ہین ایک جانب زمرد ثانی تخت اسکا فیلان مست کے اوپر رکھا ہوا پہلو مین نجتگان بیٹھا ہوا اسپر بھی چنور ہو رہا ہے عقب مین ان دونون بدکردارون کے فوج بیشمار ایک جانب ساحران غدار ایک طرف غیر ساحران بڑے مجمع سے یہ دونون نابکار میدان کارزار مین آکر ٹھہرے صفین لشکر کی درست ہوئین ایک ساحر بلند قامت پرے سے نکلکر مبارز طلبی کرنے لگا کہ اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر شہنشاہ نے چاہا کہ اپنا مرکب بڑھاوین ایک جوگی بچے نے آکے عرض کی کہ غلامان جان نثار کس لیے ہین ہمارے بعد آپ کو اختیار ہے یہ کہکر شہنشاہ سے رخصت ہوا میدان کارزار مین آیا اس ساحر سے سحر چلنے لگا بڑی دیر تک آپس مین سحر چلا آخر کو جوگی بچہ مجبور ہوکے نیمچہ پکڑ کے اس ساحر پر جا پڑا ساحر نے بھی نیمچہ نکالا دونون سے نیمچہ چلا جوگی بچہ قتل ہوا ساحر نے پھر آواز دی اور ایک جوگی بچہ گیا وہ بھی قتل ہوا ایسے ایسے جوگی اس ایک ساحر کے ہاتھ سے قتل ہوئے تب تو شہنشاہ نے اپنا مرکب بڑھایا اسکے مقابلے مین آیا اس نے سحر کیا شہنشاہ نے لوح چمکائی سحر باطل ہوا ہاتھ تلوار کا شہنشاہ نے مارا ساحر واصل جہنم ہوا پھر تو شہنشاہ گوہر کلاہ تلوار پکڑ کے لشکر تاریک مین در آئے ساحرون کو بیدریغ تہ تیغ کرنے لگے جب بہت سے ساحر شہنشاہ نے قتل کیے تو تاریک نے کہا

ارے اس جوان پر سحر نکر اس کے پاس لوح موجود ہی سحر تاثیر نہین کریگا سب ملکر حملہ آور ہو اس کی فوج پر ٹوٹ
پڑو اور اسے بھی گرفتار کرلو ساحرون نے یہ حکم جو پایا یکبار سب بدکردار شہنشاہ گوہر کلاہ پر حملہ آور ہوئے لشکر
شہنشاہ نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ لوگ بھی ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی کہان اُس لشکر کا اسقدر مجمع کثیر کہان
یہ چند کس کیا ہوسکتا ہی شہنشاہ بھی انتہا کے زخمدار ہوئے علاوہ اسکے فوج بھی اُنکی سب برباد ہوئی ساحر چارون
طرف سے حملہ آور شہنشاہ مجبور فرط زخمداری و تنہائی سے رنجور اب قوت باقی نہین ہی شہنشاہ کو اُسوقت
اپنی حالت پر بہت افسوس ہوا اور دل مین خیال کیا کہ ایسے مقام پر موت آئی کہ زیارت صاحبقران بھی نصیب
نہ ہوئی نہین معلوم یہ کافر لاش کو کیا کرینگے گور و کفن بھی نصیب ہوگا یا تن مجروح طعمہ زاغ و زغن ہو جائیگا یہ خیال
جو آیا درگاہ کبریا مین بصد الحاح و زاری عرض کی کہ ای کس بیکسان ای رب دو جہان وقت مدد ہی شہنشاہ نے برجوع قلب
جو دعا کی فوراً قبول درگاہ جناب باری ہوئی دیکھا کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی سب اُسطرف متوجہ ہوئے شہنشاہ کو
دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہی تاریک نے کہا غضب ہوا لشکر طلسم کشا
آ پہونچا شہنشاہ نے صاحبقران کو جو دیکھا شکر خدا کیا ہاتھ پاؤن مین قوت آگئی پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے
ساحرونکو قتل کرنے لگے تاریک نے اپنی فوج سے کہا کہ یارو اگر ہوسکے تو جلدی طلسم کشا کو گرفتار کرلو لشکر اُسکا
آپہونچا لوگ کمندین لیکر بڑھے مگر صاحبقران مع لشکر قریب آگئے دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ بڑی جوانمردی سے معرکہ
کارزار مین شہنشاہ نے صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے قریب آکے شہنشاہ کو گلے لگایا ہمت و جرأت
کی تعریف کی نعرہ کرکے لشکر کفار پر جا پڑے تمام لشکر اسلام بھی تلوارین کھینچکر ٹوٹ پڑا جنگ مغلوبہ ہونے لگی صاحبقران
قریب تخت زمرد کے پہونچے تھے کہ خنگان نے کہا ای حضور جلدی تاریک سے کہیے کہ طبل امان بجوادے صاحبقران
بہت قریب آگئے ہین زمرد نے تاریک سے کہا کہ جلدی طبل امان بجوادو ورنہ اسوقت شکست فاش ہو جائیگی
صاحبقران قریب پہونچ گئے ہین اور لشکر بھی تمہارا تھکا ہوا ہی تاریک نے بھی یہی بات مناسب جانی حکم دیا
کہ طبل امان بجے لشکر مین اُس کے طبل امان پر چوب پڑی صاحبقران ٹھہر گئے تاریک اپنے لشکر کو لیکر پلٹا صاحبقران
بھی پلٹے جہان پر شہنشاہ گوہر کلاہ کی بارگاہ تھی وہان بارگاہ سلیمانی استادہ ہوئی اور بہت دور تک خیام لشکر استادہ
ہوئے سب بہادرون نے کمرین کھولین اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے شہنشاہ کی زخمدوزی ہوئی امیر نے
جرأت شہنشاہ کی بہت تعریف کی مگر تاریک چہار چشم جو اپنی بارگاہ مین آیا اس نے زمرد ثانی کو بلایا کہا اب تمہاری کیا
رائے ہی زمرد نے کہا دو ایک روز کی مہلت طلب کرو اور کچھ انتظام جدید اتنے عرصہ مین کرکے مقابلہ کرو تاریک نے اُسی
وقت ایک نامہ امیر کی خدمت مین روانہ کیا کہ ہمین چار روز کی مہلت دیجائے امیر کے پاس وہ نامہ آیا امیر نے
مہلت دی تاریک نے مہلت پاکر اپنی مدد کیواسطے جہان جہان اسکی عملداری تھی وہانسے اور فوجین طلب کین
پہلوانون کو خطوط روانہ کیئے چار روز مین اسکے یہان بہت سی فوجین آکر جمع ہوئین چوتھے روز اس نے پھر طبل جنگی
بجوایا لشکر اسلام مین بھی نقارۂ رزمی جواب مین بجا جب شب گذر گئی صبحکو دونون لشکر میدان کارزار مین آئے صفین درست
ہوئین نقیبون نے نقابت کی گرگیت کرکا کھڑ کر رہے تاریک چہار چشم نے ایک ساحر کو میدان مین بھیجا اُس ساحر نے آکے
کہا کہ مین بہت مشتاق ہون اگر جوگی جیپال میرے مقابلے مین آئین کچھ اپنے ہنر دکھائین تو میری عین خوشی ہی جوگی
جیپال نیک خصال نے جو یہ آواز سنی نزدیک صاحبقران کے آیا ہاتھ باندھکے عرض کی حضور مجھے اجازت عطا
فرمائین یہ مکار میرا نام لیکر پکارتا ہی صاحبقران نے فرمایا ای جوگی صاحب حوالے خدا کے کیا جوگی شہنشاہ سے

رخصت ہوا اپنے تخت کو اُڑاتا ہوا میدان مین آیا پکار کر آواز دی او مکار مین موجود ہون اُس ساحر نے کہا جوگی
صاحب مین نے آپ کی بہت کچھ تعریف سُنی ہو مشتاق ہون کہ آپ کچھ ہنر دکھائیے جوگی نے کہا ہمارا قاعدہ یہ نہین ہو
کہ قبل دشمن جنگ مین سبقت کرین جو تیرے مزاج مین آئے حملہ کر اگر خدا چاہیگا تو ہم بھی جواب دینگے اُس ساحر
نے ایک ترنج طرف جوگی جیپال کے پھینکا جوگی نے اُس کو رد کیا اور اپنی جھولی سے ایک گولا نکالا اُسکی طرف مارا
کہ سینہ کو توڑ کے پار گذرا اور وہ ساحر مر کے گرا اسیطرح سات ساحر جوگی جیپال نے مارے تاریک چہار چشم
نے جب دیکھا کہ جوگی جیپال کسی کے سحر کو نہین مانتا ہو تو ایک ساحر کو اشارہ کیا کہ سحر و ساحری مین اُسکا مثل نہ تھا اور
طرفین تاریک چہار چشم کے اکثر قریات و دیہات کی حکومت کرتا تھا بہت سے ساحر اسکے تابع فرمان تھے بیس برس
ایک غار مین بیٹھ کر اس نے سامری پرستی کی تھی یہ جو میدان مین آیا جوگی جیپال نے اس کا نام پوچھا اس نے اپنا نام
بتایا کہ میرا نام مہیب مردم خوار ہو میرا مثل سحر و ساحری مین ممکن نہین ہو جوگی نے کہا او بے ایمان تو نے بیس برس
اپنی اوقات ضائع کی سامری کو پوجا کیا اس سے کیا حاصل ہوا اب بہتر یہ ہو کہ لعنت کر سامری و جمشید پر اور اطاعت
اسلام قبول کر مہیب مردم خوار نے کہا ای جوگی جیپال تو نے ہوشربا طلسم کشا ہو کے اپنی عاقبت بربادی اس کے
شر انجام کیا دی جای جوگی نے جواب دیا او بیہودہ اب زیادہ یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو اگر کچھ حوصلہ ہو تو حربہ کر مہیب نے
ایک گولا جھولی سے نکال کے جوگی کی طرف پھینکا جوگی نے اُس گولے سے بچکر ایک ترنج اُسکی طرف پھینکا مہیب نے ترنج کو
خالی دیا اسی طرح بڑی دیر تک آپس مین رد و بدل رہی جب مہیب نے دیکھا کہ جوگی سے سحر کر کامیاب نہ ہونگا تب
اس نے ایک دستک دی ایک طائر ہفت رنگ آیا اُس نے بخوش الحانی کہا ای جوگی جیپال میری طرف متوجہ ہو اور
سُن کہ مین کیا کہتا ہون جوگی اُس طائر کی طرف متوجہ ہوا طائر نے کہا جوگی صاحب چونکہ تم مرد فقیر ہو اس وجہ سے
چند نکات تمہارے سامنے بیان کرتا ہون امید ہو کہ ضرور تاثیر کرینگے جوگی نے کہا بیان کر طائر نے کہا اصل تو یون ہو کہ
تجھسا عاقل و دانا فہیم و فرزانہ ساحری مین یکتا دوسرا نہین ہو لیکن سب عقل و فراست و فہم و کیاست بیکار دنیا مقام
ناپائدار ہو ای جوگی جیپال اتنے دنون تو نے دنیا سے دنی کو ترک کیا فقیری کا مزہ لیا جب ایام مرگ قریب آئے تو اپنی
محنت کو یون برباد کر دیا جیسے کبھی نہ کی تھی ای فقیر سالک تو نے جو اپنی فقیری کو ان مسلمانون کے واسطے چھوڑا اس سے
کیا حاصل ہوا اپنی محنت کو برباد کیا اب بہتر اسی مین ہو کہ اس دنیا داری کو ترک کر اپنے قدیمی اطوار اختیار کر طائر نے اس
خوش الحانی اور دلچسپی سے اس تقریر کو ادا کیا کہ جوگی جیپال کو سکتہ ہو گیا طائر کی طرف بغور دیکھنے لگا جب مہیب جادو
نے دیکھا کہ جوگی اب بالکل محو ہو پنجہ کھینچکر قریب آیا اور پنجہ کا کیا پنجہ جوگی جیپال کی گردن پر پڑا سر کٹکر الگ گرا جوگی جان
بحق تسلیم ہوا امیر نے جوگی جیپال کو جو قتل ہوتے دیکھا بہت افسوس کیا شہنشاہ گوہر کلاہ کی آنکھون سے آنسو
ٹپک پڑے امیر کے لاشہ اس کا میدان سے منگوا لیا مہیب مردم خوار نے آواز دی ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے
جس کو تمناء مرگ ہو میرے سامنے آئے یہ سُنکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنا مرکب آگے بڑھایا سب نے منع کیا مگر
شہنشاہ نہ رُکے میدان مین آکر اس سے مقابلہ کیا اُس نے بہت سے سحر کئے لیکن کسی نے تاثیر نہ کی شہنشاہ نے
تیغ بیزنہار انتقام سے لی اس نے بھی مجبور ہو کے تلوار نکالی شہنشاہ پر وار کیا شہنشاہ نے اُس وار کو خالی دیکر تلوار
اس کے سر پر لگائی تا جگرگاہ اُتر آئی یہ گھوڑے سے گر کر واصل جہنم ہوا اسی طرح شہنشاہ نے بہت سے ساحرون کو
قتل کیا جب تاریک نے دیکھا کہ اگر ایک ایک لڑیگا تو عمر بھر شہنشاہ پر فتحیاب نہ ہونگے اپنے مجمع کو حکم دیا کہ تم سب
لشکر شہنشاہ پر حملہ کرو ساری فوج نے لشکر شہنشاہ پر حملہ کیا شہنشاہ بھی ہنگامہ مشغول کارزار ہوئے امیر ثانی ۱۰

نے جو یہ معرکہ دیکھا تلوار پکڑ کے جا پڑے تمام فوج امیر بھی ٹوٹ پڑی جنگ مغلوبہ ہونیلگی شہنشاہ گوہر کلاہ اسی ہنگامے
مین قریب تخت تاریک پہونچگئے تاریک نے جو شہنشاہ کو آتے ہوئے دیکھا سحر کرنا شروع کیا شہنشاہ نے لوح
سامنے کی سحر باطل ہوا جب بالکل قریب پہونچے تو اُس نے تلوار کا وار کیا شہنشاہ نے خالی دی اُسکی کمر پر تلوار لگائی
تیغ اصیل ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کا تاریک چہار چشم پر پڑا دو ٹکڑے ہوئے شہنشاہ نے چاہا کہ زمرد کو بھی پہونچیں نجنگان
نے زمرد سے کہا اب ٹھہرنے کا موقع نہین ہے جلد یہان سے فرار ہونا بہتر ہے زمرد ثانی نے اپنے تئین تخت سے نیچے
گرادیا نجنگان بھی کود پڑا مگر تاریک کے مرتے ہی ایک زلزلہ آیا زمین ہلنے لگی تاریکی چھاگئی بہت سے سوار گھوڑون سے
گر پڑے کانمین آوازین مہیب آنے لگین ہنگامہ برپا ہوا سنگ باری برف باری ہونیلگی دوپہر کامل یہی غلغلہ
رہا بعد دوپہر کے ایک آواز ہیبت ناک آئی کہتی مرا نام مین تاریک چہار چشم جادو مالک طلسم بہارستان سلیمانی
ہو وساحران ندا اس آواز کو سنکر جادوگر ہانپنے لگے امان طلب کی امیر نے تلوار روکی اہل لشکر کو بھی منع کیا
سب رک گئے سب ساحر ہاتھ باندھ کر خدمت شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہوئے عفو تقصیر چاہی شہنشاہ نے
سبکو امیر کے قدمون پر گروایا سب کی خطائین معاف کرائین امیر نے فرمایا کہ زمرد بے ایمان کہان ہے شہنشاہ نے
عرض کی جب مین نے تاریک چہار چشم کو قتل کیا اور اسکی طرف متوجہ ہوا اُس نے اپنے تئین تخت سے گرادیا پھر
تاریکی اسقدر چھاگئی کہ کیفیت اُس کی معلوم نہ ہوئی کہین فرار ہوگیا امیر نے فرمایا میرے ہاتھ سے کہان جائیگا اہل
طلسم جو آئے تھے انھون نے عرض کی ہم اُسکا پتہ لگا دینگے اب حضور تختگاہ تاریک مین تشریف لیچلین وہان جلوس
فرمائین شہنشاہ اور امیر ثانی مع تمام لشکر تختگاہ تاریک مین آئے تمام مال طلسمی قبضے مین آیا شہنشاہ نے فرمایا کہ دختر نیک
اختر تاریک چہار چشم ملکہ بہار تاجدار میرے ہمراہ ہے اُس سے بڑھکر اس سلطنت کا اور کون مستحق ہے ملکہ بہار کو تخت سلطنت
پر بٹھایا محفل عیش وعشرت منعقد کی دو روز تک جلسہ رہا تیسرے روز صاحبقران نے فرمایا کہ اب مجھکو تلاش زمرد ثانی
مین جانا ضرور ہے کیونکہ زمانہ صاحبقرانی میرا بہت کم ہے قصد میرا یہ ہے کہ یا تو اس بے ایمان کو دایرۂ اسلام مین لاؤن یا قتل کرون
بعد اسکے بیت اللہ کو جاؤن شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی پھر جو حضور کی مرضی مین موجود ہون امیر نے فرمایا آج شب کو
اسکی صلاح ہوگی یا تو یہانسے کوچ کرینگے یا جو اور امر مناسب ہوگا اُسکو عمل مین لائینگے شہنشاہ خاموش ہو رہے جب وہ
دن تمام ہوا تو امیر نے سب کو ایک جگہ جمع کیا اور فرمایا زمرد ثانی کے نسبت کیا صلاح ہے مین چاہتا ہون کہ وہ کسی طرف
بھاگ کے نکل گیا ہے اُس کی تلاش مین کوچ کرنا بہتر ہے سب نے عرض کی یا صاحبقران آپ بہت بجا فرماتے ہین لیکن
بے سمجھے کیونکر کوچ کرین نہین معلوم وہ کدھر گیا ہے اور کہان جاکے پوشیدہ ہوا ہے بہتر یہ ہے کہ چند ہرکارے چہار جانب
روانہ کیے جائین تاکہ وہ اُس مکار کا پتہ لگائین جہان ہوگا مفصل کیفیت معلوم ہو جائیگی اُسوقت مع لشکر تشریف
لے چلیگا آیندہ جو مرضی مبارک مین آئے غلامان جانثار حاضر ہین امیر نے اس رائے کو پسند فرمایا اور چند ہرکارون کو طلب
حکم دیا کہ تم لوگ چارون طرف جاؤ زمرد ثانی کا پتہ لگاؤ مگر جہانتک ممکن ہو اس کام مین تعجیل لازم ہے ہرکارون نے عرض کی
حضور ہم بہت جلد پتہ لگائین گے جائے امن اُسکی تلاش کرکے دو ہی ایک روز مین آئینگے یہ کہکر ہرکارے امیر سے
رخصت ہوئے شب بھر تو لشکر مین رہے صبح کے وقت چارون طرف روانہ ہوئے مگر اب کیفیت زمرد ثانی کی عرض کیجاتی
ہے کہ یہ جو مع نجنگان تاریک چہار چشم کے قتل ہونے مین تخت سے اپنے تئین گرا کر بھاگا نجنگان بھی اس کے ہمراہ ہوا دو روز
تک برابر بھاگتا ہوا چلا گیا پلٹ کے بھی اس نے نہ دیکھا تیسرے روز قریب شام یہ بدانجام تھک کر گر پڑا نجنگان بھی
بہت خستہ تھا زمرد ثانی کو زمین سے اٹھایا ایک سایہ دار درخت کے نیچے لایا زمرد نے کہا اے نجنگان اب تو شدت

اگر سنگی سے بات کرنا دشوار ہے اور پیاس کی بھی شدت ہے اگر ممکن ہو تو کچھ انتظام کر نخجگان نے کہا اس صحرا مین کیا ممکن ہو سکتا ہے دیکھیے اگر پانی کہین بہم پہونچتا ہے تو حاضر کرتا ہون یہ کہکر نخجگان تلاش آب مین روانہ ہوا زمرد بھی اٹھ کے پانی تلاش کرنے لگا پھرتے پھرتے ایک منڈھی اسکو دکھائی دی منڈھی کے قریب آیا دیکھا ایک فقیر نہایت ضعیف اس منڈھی مین بیٹھا ہے زمرد نے اس فقیر کو سلام کیا فقیر نے کہا بابا خوش رہ کہا سے آیا ہے کسطرف جائیگا ارے وہ ہے زمرد نے کہا مین شدت گرسنگی سے بات نہین کر سکتا ہون اگر کچھ ممکن ہو تو مجھے عنایت فرمایے فقیر نے کچھ پھل صحرائی زمرد کو دیے اس نے کھائے تھوڑا پانی پیا کچھ حواس درست ہوئے فقیر سے اپنی سرگذشت بیان کی کہا کہ مین خداوندزادہ ہون اور خود بھی چندے خدائی کی ہے مگر دست مسلمانان سے بہت پریشان ہون تاریک چہار چشم کے یہان آکر پناہ لی تھی ان لوگون نے یہان بھی آکر قیامت برپا کردی طلسم کو درہم وبرہم کیا مین بھاگ کر اس طرف نکل آیا یقین ہے وہ لوگ بھی میرے تعاقب مین آتے ہونگے مین یہان بھی نہ ٹھہرونگا کہین اور جاونگا فقیر نے کہا اے زمرد اگر تجھے یہی منظور ہے تو یہانسے تھوڑی دور پر ایک صحرا ہے کہ اسے صحرائے یاقوت نگار کہتے ہین ظاہر مین وہ صحرا معلوم ہوتا ہے مگر اصل مین طلسم بند ہے اس صحرا مین سب کچھ موجود ہے لیکن نظر مردم سے نہان ہے تو اس صحرا مین جاکر ایک درخت ہے کہ اسکو سب لوگ خداوند شجر کہتے ہین اور خداوندی مانتے ہین اسیکی سب لوگ پرستش کرتے ہین تو اسی درخت کے پاس جاکر اپنے حال کو بیان کر شاید تیری اطلاع یاقوت تاجدار تک ہو جائے اور وہ تیرے حال پر رحم کرے اور تجھکو قتل مسلمانان کیواسطے مدد دے زمرد ثانی نے فقیر سے سب کیفیت دریافت کی اور رخصت ہو کر اسی مقام پر آیا جہانسے نخجگان کو برائے تلاش آب روانہ کیا تھا وہان جو آیا دیکھا نخجگان بیٹھا ہوا ہے زمرد نے پوچھا کہین پانی کا پتہ پایا نخجگان نے کہا مین تمام صحرا مین پھرا مگر کہین پانی نہ ملا زمرد نے کہا اگر تمکو پیاس معلوم ہوتی ہو اور بھوک کی شدت ہو تو اس جانب ایک فقیر ہے اسکے پاس جاؤ وہ پانی بھی دیگا اور کھانے کا بھی انتظام کردیگا مین ابھی وہین گیا تھا اسی نے ایک تدبیر مجھکو بتائی ہے پیشتر تم فراغت کر آؤ تو مین تمسے کل حقیقت بیان کرون بلکہ فقیر سے تم کہدینا کہ مین وزیر ہون خداوندزادہ زمرد ثانی کا نخجگان اس طرف چلا فقیر کی منڈھی مین پہونچا فقیر کو سلام کرکے کہا اے مرد قناعت پسند مین وزیر ہون زمرد ثانی کا ابھی آقاے نامدار یہان تشریف لائے تھے آپ کی بہت کچھ مدح وثنا بیان کی مجھے اشتیاق قدمبوسی ہوا حاضر خدمت ہوا اگر پانی ممکن ہو تو غلام کو بھی عطا فرمائیے دو روز سے بے آب ودانہ رہرو بادیہ مصیبت ہین فقیر نے کچھ ثمر ہاے صحرائی نخجگان کو بھی دیے اور ایک جام آب بھی سامنے رکھدیا نخجگان نے ان پھلون کو کھا کر پانی پیا جب ہوش درست ہوئے تو اس فقیر سے کہا کہ آپ نے ہمارے شہنشاہ کو کیا راے دی ہے فقیر نے کل قصہ کہہ سنایا نخجگان بھی خوش ہوا فقیر سے رخصت ہو کر زمرد کے پاس آیا کہا فقیر نے راے تو بہت مناسب بتائی ہے اگر وہان تک رسائی ہو جائے زمرد نے کہا پھر وہان چلنا ضرور ہے نخجگان نے کہا آج شب بھر تو اسی صحرا مین قیام کیجیے صبح کو اس درخت کے پاس چلینگے زمرد بھی تھکا ہوا تھا اس شب اسی صحرا مین رہا دوسرے روز صبح کو اٹھکر جانب صحراے یاقوت نگار یہ دونون بدکردار روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد مسافت راہ طی کرکے قریب اس درخت کے پہونچے نخجگان نے زمرد سے کہا اب آپ درخت کے پاس تشریف لیجائیے اپنی عرض حاجت کیجیے زمرد درخت کے پاس گیا کلمات منت آمیز زبان پر لایا کہا اے خداوند شجر تمکو معلوم ہے کہ مین زمرد ثانی خداوندزادہ ہون اور خود بھی دعوی خدائی رکھتا ہون مگر دست مسلمانان سے پریشان ہو کر تمھارے پاس آیا ہون تم مجھے پناہ دو درخت سے ایک آواز مہیب آئی کہ واہ خداوندی کا دعوی کرکے بندون کی شکایت کرنا صاف حماقت کا ظاہر کرنا ہے ارے ہم خداوند ہین کہ سب کو ہمنے بنایا ہے اپنی قدرت کا جلوہ دکھایا ہے تو کیا خدائی کریگا اور تیرا

باپ کیا چیز تھا اگر وہ خداوند ہوتا تو دست مسلمانان سے کیون مارا جاتا اُسکو بھی قدرت نے بنایا تھا جب اُس کا رہنا ناگوار ہوا ملک الموت کو حکم دیدیا اُس نے اُسکی قبض روح کرکے مسلمانون کے ہاتھ سے مارے جانیکا صرف حیلہ کردیا اگر تجھکو ہمارے تئین سجدہ کرنا منظور ہو تو سجدہ کر ہم تجھے پناہ دینگے اور مسلمانونکو مٹا دینگے اور اگر خداوندزادہ بنیگا تو اپنے باپ کی طرح سے تو بھی مارا جائیگا بختگان نے کہا جب آپ مسلمانون کو تباہ کر دیجیگا تو ہم آپ کو ضرور سجدہ کرینگے اور زمرد ثانی بھی بسر و چشم آپ کو بخداوندی مانینگے درخت سے آواز آئی ہمنے قبول کیا اب تیری مدد کیجائیگی گھبرانا نہین آج کے دوسرے روز یہان لوگ ہمارے سجدہ کرنیکو آئینگے اُس روز تو بھی آنا ہم تیرے واسطے اپنے بندۂ خاص یاقوت تاجدار سے کہدینگے وہ تجھکو اپنے ہمراہ لیجائیگا جب لشکر اسلام یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا زمرد نے کہا مین دو روز تک کہان رہون درخت سے آواز آئی کہ دو روز تک تو اسی صحرا مین بسر کر زمرد خاموش ہو رہا دو روز تک مع بختگان زمرد نے اسی صحرا مین بسر کی جب تیسرا روز ہوا تو زمرد نے دیکھا وہان لوگ جمع ہونے لگے تھوڑی دیر مین دیکھا ایک تاجدار تخت یاقوتی پر سوار سرخ لباس پہنے ہوئے بہت سے ملازم مروحہ جنبانی کرتے ہوئی تخت بروے ہوا اوڑتا ہوا چلا آتا ہی زمرد نے کہا یاقوت تاجدار شاید اسی کا نام ہی بختگان نے کہا اب آپ بھی تشریف لے چلئے زمرد بھی قریب درخت آیا کہا مین حاضر ہون حضور نے آج طلب فرمایا تھا اب میرے نسبت کیا ارشاد ہی درخت سے آواز آئی کہ تامل کرو یاقوت تاجدار کو آنے دو یہ گفتگو تھی کہ یاقوت نے آکر درخت کو سجدہ کیا درخت سے آواز آئی اے یاقوت تاجدار یہ زمرد ثانی بیٹا ہی لقا کا اور اسے اپنے باپ کی خدائی پر ناز ہی اور خود بھی دعوی خدائی کرتا ہی مگر بندونکے ہاتھ سے عاجز ہی اسکی قدرت بھی عجب حماقت زدہ ہی مگر وعدہ کرتا ہی کہ اگر خداوند میری مدد کرین اور مسلمانون کو برباد کردین تو مین بھی سجدہ کرون لہذا تو اس کو اپنے ہمراہ لے اور اسکی مدد کر مسلمانون کے غارت کرنے کے لئے خداوند عجائب سے مدد لے زمرد نے کہا خداوند عجایب کون ہین درخت سے آواز آئی کہ اصلی خداوند وہی ہین مین صرف نیابتاً خدائی کرتا ہون زمرد نے بختگان سے کہا کہ عجائب کوئی بہت بڑا شخص معلوم ہوتا ہی جسکے نائب مین بڑی قدرت ہی بختگان نے کہا واقعی جب نائب کو یہ قدرت حاصل ہی لوگ اسے سجدہ کرتے ہین تو خداوند مین کیا بات ہوگی یقین ہی یہان مطلب براری ہو زمرد بھی بہت خوش ہوا تھوڑی دیر تک لوگ وہان جمع رہے بعد اپنے اپنے مکانون کی طرف روانہ ہوئے یاقوت تاجدار زمرد ثانی کو ہمراہ لیکر چلا صحرا مین آکر کہا اے زمرد ثانی یہ صحرا سب طلسم بند ہی یہان جو جو عجائبات موجود ہین وہ نظر نہین آتے ہین کسی وقت تمکو یہ کل کیفیت دکھائینگے ایک مسلمان کو زندہ نہ چھوڑینگے تمہارا مطلب دلی بر لائینگے یاقوت تاجدار زمرد ثانی سے باتین کرتا ہوا اپنی تختگاہ مین آیا زمرد کو باعزاز اپنے برابر تخت پر بٹھایا رامشگران شاہی کو طلب کیا سامان جلسۂ عیش و طرب مہیا کیا ساقیان سیمین عذار حاضر ہوئے جام شراب گردش مین آیا زمرد نے ہر ایک چیز کو اُس مکان کی نہایت نفیس پایا یاقوت تاجدار نے ایک نازنین کو اشارہ فرمایا وہ اپنی جگہ سے سلام کرکے اُٹھی سازندون کو بلایا سب نے ساز ملایا جب ساز درست ہو چکا نازنین نے ناچ شروع کیا اہل محفل کو جب خوب محو پایا اور اچھی طرح سے اپنا کمال دکھایا سلام کرکے بیٹھ گئی گنگنا کے یہ غزل گانا شروع کی

غزل

رقیبم داشت شب انکار چشم نامسلمانش
بیا در عالم مستی بہ بین چاک گریبانش
پریشان گشتہ چون مار سیہ بر خویش پیچیدم
کند شبنم باطراف چمن آلودہ دامانش

جو ازہم وا شنود وقت تکلم لعل خندانش
بہار خوشمن گل کرد از لبہا کے خندانش
دلا از جام وا ز جبین اودست کوتہ کن
سحر دیدم بہ برگ غنچہ چون کاکل پریشانش
کواکب بیناید در شب تاریک روشن تر

نماید روز روشن با ہم سی مالیدہ خندانش
اگر نظارۂ صبح قیامت آرزو داری
شرنج ماہ خواہد رو نما تا رنج پستانش
گلے دارم کہ من گریان ببویش مردم و ہر شب
بسی بخشند صفای تازہ ای زخمے بدندانش

جب نازنین نے اس غزل کو ختم کیا یاقوت تاجدار نے جلسہ برخاست کرکے زمرد کو ایک مکان معقول مین رہنے
کو بھیجا نجتگان بھی ہمراہ آیا زمرد نے کہا کہ ای نجتگان یہان کی کیفیت دیکھی یہ سب مقام سحر سے معمور ہی یہان خدا پرستون
کی کیا مجال ہی جو آسکین نجتگان نے کہا میرا یہ قول کبھی نہین ہی کیونکہ مسلمان کہان کہان آپکے واسطے گئے اور کیسے
کیسے طلسم توڑے یہان بھی انکا آنا تعجب نہین ہی ہان یہ اور بات ہی کہ مقابلے پڑین یہان کے ساحر انسے خوب لڑین باقی
لشکر اسلام کا یہان نہ آنا اور شکست پانا یہ ممکن نہین ہی امیر ثانی جب خبر پائینگے لشکر کشی کرکے ضرور آئینگے زمرد نے
کہا جو کچھ ہو اگر میری قسمت مین ہی تو ضرور یہان اگر امیر ثانی شکست پائینگے ذلت اُٹھائینگے اور اگر اُنھون نے یہان بھی
تباہی ڈالی تو جب تک یہان رہونگا چین کرونگا نجتگان نے کہا مین یہ بھی نہین عرض کر سکتا کہ امیر اس عجائبات کو بھی
ضرور فنا کرینگے اور یہان آکے فتح پائینگے کیونکہ یاقوت نگار جو صحرا ہی وہ عجائبات سے مملو ہی آپ سے خود یاقوت تاجدار
نے کہا تھا کہ یہ سب طلسم بند ہی یہان جو جو عجائبات ہین وہ کسی وقت دکھائینگے یہان کا خلاصہ حال بتائینگے امید تو
قوی ہی آگے جو قسمت مین لکھا ہو وہ ضرور ہوگا تھوڑی دیر تک نجتگان اور زمرد مین یہ باتین رہین جب رات بہت
آئی تو دونون مکار محو خواب ہوئے اب کیفیت لشکر اسلام کے ہرکارون کی تحریر کیجاتی ہی کہ یہ لوگ جو چارون طرف
برائے سراغ زمرد روانہ ہوئے تھے دو روز تک تباہ و برباد رہے ایک ہرکارہ لشکر اسلام کا اتفاق سے پتہ لگاتے لگاتے
اُس صحرا مین آکے پہونچا جہان زمرد نے فقیر سے صحرائے یاقوت نگار کا پتہ پایا تھا یہ ہرکارہ دشت غربت کا آوارہ بہت
تھک گیا تھا سامنے فقیر کی منڈھی جو نظر آئی دلمین خیال کیا کہ اس فقیر کے پاس چلین تھوڑی دیر یہان آرام لین پھر
اُٹھکر کسی طرف کو چلین گے یہ سوچ کے اُس فقیر کی منڈھی کے قریب آیا فقیر نے جو اُسکو دیکھا پوچھا بابا کیا تم بھی زمرد
ثانی کے ہمراہی ہو ہرکارے نے زمرد کا جو نام سنا کچھ سمجھا مصلحت وقت جانکر کہا ہان مین اُسکے ہمراہیون مین تھا
مگر ساتھ چھوٹ گیا نہین معلوم وہ کہان گیا مین اُسیکی تلاش مین پھر رہا ہون فقیر نے کہا زمرد ثانی صحرائے یاقوت نگار
مین گیا ہی اُسکو یاقوت تاجدار نے اپنا مہمان کیا ہی وہی اُسکو مدد بھی دیگا جب مسلمان یہان آئینگے شکست پائینگے سامنے جو
صحرا معلوم ہوتا ہی یہ سب طلسم بند ہی اسی صحرا مین ایک درخت ہی کہ سب اُسکو خداوند شجر کہتے ہین مہینا بھر کے بعد اُس درخت
سے ایک آواز آتی ہی اسی روز سب وہان جمع ہوتے ہین سجدہ کرتے ہین تھوڑی دیر ٹھہر کر چلے جاتے ہین زمرد ثانی نے
درخت سے اپنی عرض حاجت کی تھی درخت نے اُسکو یاقوت تاجدار کے سپرد کیا یاقوت اپنی تختگاہ مین لیگیا اگر تجھے زمرد
سے ملنا منظور ہی تو تختگاہ یاقوت تاجدار مین جا وہان ملاقات ہو جائیگی ہرکارے نے کہا تختگاہ کہان ہی فقیر نے سب پتے بتلا دئے
ہرکارہ وہانسے خوشی خوشی پلٹا یہان امیر ثانی مع تمام لشکر منتظر تھے شب و روز یہی ذکر تھا کہ ابھی تک ہرکارے واپس نہین
آئے نہین معلوم اُس بیدین کا پتہ معلوم ہوا یا نہین شہنشاہ گوہر کلاہ کہتے تھے کہ جبتک وہ لوگ اچھی طرح سے پتہ نہ لگالینگے
واپس نہین آئینگے یہان تو یہ ذکر تھا کہ ایک ہرکارے نے آکر امیر کو سلام کیا دعائے دولت دیکر عرض کی حضور غلام نے بہت
سے صحرا چھان ڈالے لیکن اُس بیدین کا پتہ نہین ملتا امیر خاموش ہو رہے تھوڑی دیر کے بعد دوسرا ہرکارہ بھی حاضر ہوا اور
اُس نے بھی یہی عرض کی اسی طرح اور ایک جاسوس نے آکر عرض کی کہ حضور زمرد بے ایمان کا نشان نہین پایا بہت سے
جنگلون مین اور پہاڑون پر تلاش کیا امیر متردد ہوئے کہ چوتھے ہرکارے نے آکر سلام کیا قدم کو بوسہ دیا عرض کی یا صاحبقران
زمرد بے ایمان صحرائے یاقوت نگار مین پوشیدہ ہوا ہی یاقوت تاجدار نے اُسکو اپنے یہان رکھا ہی مگر وہ صحرا طلسم بند ہی ایک
درخت ہی سب اُسکی پرستش کرتے ہین مہینا بھر کے بعد اُس درخت سے آواز آتی ہی اُس روز خلقت وہان جمع ہوتی ہی
سب اُس درخت کو سجدہ کرتے ہین امیر نے فرمایا وہان پوشیدہ ہو کر کیا میرے ہاتھ سے بچ جائیگا انشاء اللہ وہان بھی جاؤنگا

اُس طلسم کو بھی توڑونگا یاقوت تاجدار کو بھی یا مسلمان کرونگا یا قتل کرونگا یہ فرماکر حکم دیا کہ لشکر سامان کوچ درست کرے کل یہانسے طرف صحراے یاقوت نگار کے کوچ کرینگے لشکر یہ حکم پاکر درستی سامان سفر مین مصروف ہوا تیاری ہوئی اُثال بارگاہ کا اُسی روز لدوادیا گیا دوسرے دن امیر نے کوچ کیا بڑے جاہ وحشم سے لشکر ساحران وغیر ساحران ہمراہ لیکے روانہ ہوئے یہان ملکۂ بہار تاجدار کو حاکم کیا گو ملکہ نے بہت کہا کہ مین ہمراہ چلونگی مگر شہنشاہ نے یہ فرمایا کہ اے ملکہ جب ہم زمرد کو قتل نہ کرینگے تب تک تمہین اپنے ہمراہ نہین لینگے بعد قتل زمرد جب امیر با توقیر خانہ کعبہ کا قصد فرمائینگے اُس وقت دیکھا جائیگا یہ فرماکر ملکہ کو وہین چھوڑا آپ ہمراہ امیر روانہ ہوئے لشکر امیر چار روز برابر رواروی کرتا ہوا چلا گیا پانچوین روز قریب صحراے یاقوت نگار پہونچا ہرکارون نے آکر عرض کی یا صاحبقران صحراے یاقوت نگار یہانسے بہت قریب ہے امیر مع لشکر وہین اُترے اُس روز تو شب کو راحت و آرام سے بسر کی دوسرے روز امیر نے فرمایا کہ ایک نامہ اس مضمون کا یاقوت تاجدار کو تحریر کیا جاے کہ زمرد ثانی کو ہمارے حوالے کردو ورنہ بزور شمشیر ہم لے لینگے اور تمہین بھی زحمت ہوگی آیندہ اختیار ہے جب اس مضمون کا نامہ لکھا گیا تو امیر نے نامہ ہاتھ مین لیکر کہا کون صاحب اس نامے کو یاقوت تاجدار تک پہونچائینگے یہ سنکر داراب کشور کشا پسر صاحبقران اپنی جگہ سے اُٹھکر قریب امیر کے آئے اور وہ نامہ امیر کے ہاتھ سے لیکر عرض کی مجھکو اجازت فرمائی جاے اس کا جواب لاؤنگا یاقوت تاجدار کے پاس جاؤنگا امیر نے داراب کشور کشا کو رخصت کیا داراب بارگاہ کے باہر تشریف لائے اپنی فوج کو طلب کیا اُنمین سے اسّی جوانان رودار کو اپنے ہمراہ لیکر طرف تختگاہ یاقوت کے روانہ ہوئے ہرکارون نے یہ خبر یاقوت تاجدار کو پہونچائی کہ داراب کشور کشا پسر صاحبقران نامہ امیر کا لیکر آتے ہین یاقوت نے زمرد سے کہا انکے واسطے کیا کرنا چاہیے بختگان نے جواب دیا کہ استقبال ضرور لازم ہے بعد ہین نامے کے مضمون کو ملاحظہ فرمائیگا جو امر مناسب جانیے گا عمل مین لائیے گا یاقوت تاجدار اپنے وزرا امرا کو براے استقبال روانہ کیا آپ بھی دروازے پر آکے ٹھہرا لوگ آئے داراب کشور کشا کی شان وشوکت دیکھکر باعزاز و افتخار تمام لیکے یہانتک دروازے پر یاقوت تاجدار جو منتظر تھا جیسے ہی اس نے داراب کو دیکھا شان وشوکت دیکھکر محو جمال ہو گیا رعب اسقدر غالب ہوا کہ اسکا ہاتھ خود براے سلام پہلے اُٹھا داراب نے جواب سلام دیا یاقوت تاجدار نے کہا آپ ہمارے ہمراہ تشریف لائے زمرد کو بھی بلایا بختگان کو بھی ہمراہ کیا صحراے یاقوت نگار مین آکر اپنے جوڑے سے ایک مہرہ نکالا گلے سے ایک تختی اُتار کر مہرے کو تختی سے ملحق کیا آفتاب کے جانب دونو کا عکس ڈالا زمین پر برقین کڑک کڑک کر گرنے لگین تھوڑی دیر مین داراب نے دیکھا کہ یا تو میدان وسیع معلوم ہوتا تھا یا سب مکانات بہت نفیس پیدا ہوگئے سب صحرا باغ پر بہار بن گیا نسیم فرحت خیز چلنے لگی داراب کشور کشا کو تعجب ہوا یاقوت تاجدار نے داراب سے کہا آپ تشریف لے چلیے آپ بھی ہمراہ ہوا داراب کو اپنے ہمراہ لیکر ایک بارہ دری رشک پری مین جسکے گرد وپیش مکانات نفیس بنے تھے یاقوت تاجدار داراب کو اُس بارہ دری مین لایا داراب نے دیکھا بارہ دری بہت معقول ہے نقش ونگار کی زیبائی ہر تصویر گل کی رعنائی پردے اطلس رنگارنگ کے آویزان سب اسباب آرایش نادر جہان شیشہ آلات اور تحفہ جات سے مکان سجا ہے فرش نہایت معقول بچھا ہے یاقوت تاجدار داراب نامدار کو جب بارہ دری کے اندر لایا ایک مسند پر زر پر باعزاز تمام بٹھایا زمرد ثانی کو بھی اپنے برابر بیٹھنے کی اجازت دی بختگان بھی لب مسند دوزانو مودب بیٹھا داراب کے اور ہمراہی بھی وہان موجود تھے سب نے دیکھا کہ دو پردے اُٹھے سب کی آنکھین جھپک گئین پردون کے اندر سے نازنینان مہ جبین برآمد ہوئین حلقہ کیے ہوے کشتیان شراب کی لیے ہوئے محفل مین آئین قرینے سے کشتیان لگائین یاقوت تاجدار کو سلام کرکے وہین گئین اور ایک پردہ اُٹھا اُس مین سے بھی نازنینان مہر تمکین برآمد ہوئین اُنھون نے صراحیان شراب کی اُٹھا کر جام ہاتھون مین

لیے شراب انڈیلی تقسیم کرنا شروع کی داراب یہ ماجرا دیکھکر حیران ہین کہ ابھی تو یہ سب صحرا تھا یکایک کیا ہو گیا جو ایسے مکانات اور یہ سامان پیدا ہوا اس شش و پنج مین تھے کہ ایک پردہ اور اٹھا ایک شہنشاہ حسینان جہان و فرمانرواے ملک مہ جبینان پیشواز پر زر زیب جسم کیے ہوئے ہاتھ مین بصد ناز و ادا ایک صراحی لیے ہوئے محفل مین آئی داراب اُس نازنین کو دیکھکر محو دیدار ہو گئے اُس نازنین نے صراحی رکھی ایک خواص کو طلب کیا وہ بھی پردہ اٹھا کے حاضر ہوئی نازنین نے کہا جام لاؤ خواص گئی ایک جام زمرد کا لائی نازنین نے شراب صراحی سے انڈیلی جام مملو کر کے ایک دور محفل مین اپنے ہاتھ سے تقسیم کیا جب صراحی خالی ہوئی نازنین نے خواص کیطرف اشارہ کیا خواص سلام کر کے نیچے بیٹھی تھوڑی دیر کے بعد پردہ جو اٹھا داراب نے دیکھا کہ چند جوانان حسین کمسن ساز ہاتھو نمین لیے محفل مین آ گئے سب نے یاقوت تاجدار کو سلام کیا قاعدے سے سب فرش پر کھڑے ہو گئے نازنین بھی اُٹھی سازندون نے ساز چھیڑے نازنین نے ناچ شروع کیا تھوڑی دیر تک وہ مہ جبین مشغول رقص رہی جب تھک گئی سلام کر کے بیٹھی دو ایک غزلین گائین اہل محفل کو سنائین اس کا گانا سُنکر سب کو سکتا سا ہو گیا اور داراب کشور کشا ہمہ تن ساکت ہو گئے اُس نازنین کی صورت ایسی پسند آئی کہ طبیعت پر قابو نرہا مگر صبر کیا دل پر جبر کیا تھوڑی دیر یہ جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی تو یاقوت تاجدار نے کہا جو رسم ہمارے یہان کا تھا وہ ختم ہوا اب آپ جس کام کے واسطے تشریف لائے ہین ارشاد فرمائیے داراب کشور کشا نے کہا مین نامہ امیر ثانی لیکر آیا ہون یہ کہکر نامہ کمر سے نکال یاقوت کے حوالے کیا یاقوت نے نامے کو کھول کر پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکا تو اس نے مسکرا کے جواب دیا کہ مین جواب نامے کا اسکی پشت پر لکھے دیتا ہون مگر آپ میری طرفسے زبانی یہ فرمائیے گا کہ آپ اس ارادے در گذرین زمرد کو میرے پاس رہنے دین آپ خانۂ کعبہ کو تشریف لیجائے اس کو نہ ستائے اور مجھسے لڑکر سر بر ہونا ممکن نہین ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ابھی یہان صحرا تھا ابھی ایسا مکان نفیس بنگیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہی مکان زندان بنجائے آپ سب لوگ یہین اسیر ہو جائین امیر کے پاس تک بھی نہ پہونچ سکین مین جسوقت چاہون تمام دنیا کو اسیر کر لون مجھسے لڑنا بیکار ہے اور آپ لوگون کی شجاعت و ہمت و جرات کا شہرہ ہے اور آجتک آپ حضرات نے جس مہم کیطرف رخ کیا اُس کو سر کیا اور بڑے بڑے پہلوانان نامی نے آپ کے حلقۂ غلامی اپنے کان مین ڈالے ہین آپ کو سب جانتے ہین ایسا نہو کہ مجھسے بحث کر کے کسی طرح کی خرابی واقع ہو داراب کو ان کلمات کے سُننے سے غصہ تو آیا مگر مصلحت وقت جانکر کچھ جواب نہ دیا رخصت ہوئے اپنے لشکر کی طرف چلے قریب صبح بارگاہ صاحبقرانی مین پہونچے یہان صاحبقران منتظر تھے جیسے ہی داراب کشور کشا کو دیکھا فرمایا کہ بہت عرصہ ہوا مین تو خیال کرتا تھا کہ کچھ بحث آگئی اور خدا نہ کرے کہ کچھ خرابی پیدا ہوئی ہو داراب نے کہا بحث تو واقعی آجاتی مگر مصلحت نہ تھی یہ کہکر نامہ دیا اور زبانی بھی جو کچھ یاقوت نے کہا تھا عرض کیا امیر نے نامے کو ملاحظہ فرمایا جواب نامہ مین لفظ جنگ تحریر تھا امیر نے ارشاد کیا کہ یاقوت تاجدار کو جنگ منظور ہے ہمین کیا عذر ہے داراب نے عرض کی حضور وہان کے عجائبات دیکھکر میرے ہوش جاتے رہے جب مین یہان سے گیا تو یاقوت نے چند آدمیونکو براے استقبال روانہ کیا آپ در تختگاہ پر آکر منتظر کھڑا ہوا جب مین وہان تک پہونچا تو مجھکو اپنے ہمراہ ایک میدان مین لایا جوڑے سے ایک مہرہ نکالا ایک تختی گلے سے اتاری آفتاب کی طرف عکس دونون کا ڈالا برقین زمین پر گرنے لگین جو برق گرتی تھی ایک مکان معقول بن جاتا تھا تمام صحرا باغ پر بہار بنگیا مجھکو بارہ دری کے اندر لیگیا وہان کی آرایش و زیبایش کیونکر عرض کرون ایسا اسباب زینت آجتک تو میری نگاہ سے نہین گذرا دوسری بات یہ ہوئی کہ اُس مکان مین پردے اطلس کے پڑے تھے جو پردہ اُٹھا اُسمین سے ایک غول نازنینان مہ جبین کا برآمد ہوا سب نے شراب پلائی بعد مین ایک پردے سے ارباب نشاط برآمد ہوئے سب نے مجرے کیے چلتے وقت مجھسے یاقوت تاجدار نے کہا کہ امیر کو ہماری طرفسے بعد سلام یہ اطلاع دینا کہ آپ نے

کہ

بہت تکلیف اٹھائی یہان تشریف لائے اگر خلاف نہ ہو تو دعوت ہماری قبول فرمائیے اور زمرد ثانی کو زیادہ نہ ستائیے اب قصد خانہ کعبہ جانیکا کیجیے اس کے خون ناحق سے درگذر کیجیے کعبہ البتہ تشریف لیجائیے اور اگر اس امر کو منظور نہ فرمائیگا تو مین بھی مجبور ہون جسطرح بن پڑیگا زمرد کو آپسے بچاؤنگا اور مجھسے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے کیونکہ آجتک آپ حضرات نے جس مہم کا مقصد کیا اسکو سر کیا اور زمانے مین اپنی شجاعت کے ڈنکے بجادیئے یہ مقام مثل اون طلسمون کے نہین ہے کہ جنکو آپ نے فتح کیا اس طلسم کا فتح ہونا کسی طرح ممکن نہین آپ قصد جنگ کر کے بہت پچھتائیگا سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا میرے عجائبات مشہور دیار و امصار ہین مجھسے لڑنا بہتر نہین ہے امیر نے فرمایا اب تو اس نے نامے مین لفظ جنگ تحریر کیا ہے مین بے لڑے نہ مانونگا جسطرح ہوگا بفضل ایزدی اس لڑائی کو بھی فتح کرونگا اگر وہ لفظ جنگ نہ لکھتا تو مین زمرد کو بے قتل کیے نہ چھوڑتا اور جسطرح سے ممکن ہوتا اس کو لیتا داراب نے عرض کی دہان عجائبات تو واقعی نادر زمانہ ہین وہ خود مجھسے بھی کہتا تھا کہ کہیے تو ابھی یہ مکان عیش و راحت آپ کے واسطے زندان بن جاے اور آپ لوگ اسمین اسیر ہو جائین اس سے تو لڑنا اچھا نہین ہے امیر نے فرمایا ہمیر کیا کیا جاے اس نے جواب نامہ مین لفظ جنگ لکھا ہے اب مین کیونکر اس سے نہ لڑون خدا مالک ہے جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے لڑنے سے باز نرہینگے داراب خاموش ہو رہے امیر نے بھی اور ذکر آغاز کیا لیکن لشکر مین یہ حکم دیا کہ سب درستی سامان جنگ کرین صبح و شام مین کفار کی طرف سے طبل جنگی بجا چاہتا ہے فوج تو یہ خبر سنکر اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے مین مشغول ہوئی امیر ثانی منتظر طبل جنگی ہوے اسی انتظار مین تین دن گذر گئے یاقوت تاجدار نے تیسرے روز ایک ہرکارے سے کہا کہ جا کر خبر لا کہ صاحبقران ہین یا چلے گئے ہرکارہ لشکر صاحبقران مین آیا تھوڑی دیر کے بعد واپس گیا یاقوت سے کل کیفیت بیان کی کہ صاحبقران موجود ہین لشکر سامان جنگ کر رہا ہے یاقوت نے نجنگان سے کہا کہ امیر ثانی اب یہان کیون مقیم ہین نجنگان نے جواب دیا کہ طبل جنگی بجنے کے منتظر ہین جب تمہاری طرف طبل جنگی بجے گا تو وہ بھی اپنے یہان حکم دینگے سبقت وہ نہین کرتے ہین یاقوت تاجدار نے کہا مین نے اتنا امیر کو سمجھایا زبانی داراب کشور کشا کے کہلا بھیجا مگر امیر کی سمجھ مین نہین آیا نجنگان نے کہا اے شہنشاہ صاحبقران ایسے نہین ہین کہ آپ کی طرف سے جواب نامہ مین لفظ جنگ تحریر ہو کے جاے اور وہ خوش ہو رہین اب بے مقابلہ کیے ہوئے نہین مانینگے یاقوت نے کہا اب مین مجبور ہون یہ کہکر طبل جنگی بجنے کا حکم دیا اسکے یہان طبل جنگی بجنے لگا ہرکارون نے لشکر امیر کے صاحبقران کو بھی خبر پہنچائی یہان بھی جواب مین نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر امیر مین سامان تو درست تھا ہی مگر اس شب بھی لشکر تیاری مین مصروف رہا یاقوت تاجدار نے زمرد اور نجنگان کو اپنے ہمراہ لیا ایک پہاڑ پر آیا کہ اس کو سب کوہ عجائب کہتے تھے پہاڑ پر آکے اس نے مہرہ کو کوہ سے لگایا پہاڑ شق ہوا زمرد نے دیکھا کہ پہاڑ کے اندر سے ایک مرد ضعیف پیدا ہوا یاقوت تاجدار نے اسکو سجدہ کیا زمرد سے کہا انکو جلدی سجدہ کرو اصلی خداوند یہی ہین زمرد بھی گھبرا گیا اس ضعیف نے زمرد کا نام سنا کہا اے یاقوت تاجدار تو نے اس شخص کو عبث اپنے یہان رکھا زمرد ثانی سبز قدم مشہور ہے جہان جاتا ہے اس اقلیم کو خاک مین ملاتا ہے تو نے اسکو اپنے یہان پناہ دی بہت برا کیا یاقوت نے کہا مجھسے اسکی سفارش خداوند شہر نے کی تھی جو ہونا تھا وہ ہوا اب یہ فرمائیے کہ صبح کو لشکر اسلام سے مقابلہ ہے آپ کیا انتظام فرماتے ہین اس ضعیف نے کہا اے یاقوت تاجدار اگر تیری خوشی ہو تو کل ہی سب کو اسیر کر لون نہین تو ہر روز سو پچاس سردار لشکر اسلام کے اسطرح گرفتار کیے جائین کہ ان سب کو معلوم ہو کہ یہ جا کر مر گئے یاقوت تاجدار نے کہا آپ کو اختیار ہے وہ ضعیف اس کوہ سے باہر نکلا ہمراہ یاقوت ہوا راہ مین زمرد نے پوچھا کیون یاقوت تاجدار یہ کون صاحب ہین یاقوت نے کہا کہ خداوند عجائب نگار جادو انکا نام ہے اصلی خداوند یہی ہین عجائب ہمراہ یاقوت تاجدار لشکرگاہ مین آیا جب اتنی

شب وہ بھی بسر ہوئی اور سلطان زرین پوش فلک نے چرخ زبرجدی پر جلوس فرمایا امیر با توقیر نے نماز صبح سے فراغت
حاصل کی در دولت پر تشریف لائے اپنے لشکر ظفر اثر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے میدان کارزار
مین آکر جلوہ فرما ہوئے صفوف لشکر سردارون نے درست کین امیر منتظر لشکر یاقوت تھے کہ دیکھا میدان کارزار اتنا
روشن ہوگیا کہ نگاہ خیرگی کرنے لگی امیر حیران کہ یارب یہ کیا شعبدہ ہے اسی حیرت مین تھے کہ سامنے سے ایک آفتاب
نمایان ہوا سب نے آنکھ اٹھاکر جو دیکھا تو ایک تخت زیر آفتاب نظر آیا مگر کچھ خلاصہ کیفیت نہ دکھائی دی کیونکہ آفتاب کی
چمک اسدرجہ تھی کہ نگاہ خیرگی کرتی تھی امیر نے فرمایا کہ یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ زیر آفتاب ایک تخت ہے مگر نہین معلوم تخت پر کون
شخص بیٹھا ہے خواجہ عمرو ثانی نے جو یہ تماشا دیکھا ایک گوشے مین آکر ایک ظرف مین پانی بھر کر نگاہ کی تو عجیب کیفیت نظر آئی دیکھا
آفتاب مین کچھ طائر کچھ آدمی مثل ماہیان دریا کے پیرتے نظر آئے اور تخت پر ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ بیٹھا ہے گرد اسکے بہت سے
جوانان شکیل مروحہ جنبانی کرتے ہوئے چلے آتے ہین عمرو نے امیر ثانی سے آکر عرض کی حضور مین نے ماہیت اس آفتاب
کی دریافت کی آفتاب کے اندر کچھ طائر کچھ آدمی چھوٹے چھوٹے پیرتے ہوئے نظر آتے ہین اور تخت پر ایک مرد ضعیف تاج سر پر
رکھے ہوئے بیٹھا ہے نہین معلوم آفتاب مین کیا اسرار ہے امیر نے فرمایا جو کچھ ہوگا وہ سب ظاہر ہو جائیگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے
سے یاقوت تاجدار ایک تخت پر سوار چار اژدر آتش فشان اس کا تخت اٹھائے ہوئے ظاہر ہوئے ایک طرف زہرہ بھی مع نجگان
کے آکر برائے تماشا کھڑا ہوا اور وہ آفتاب روبروے امیر ثانی آکر ٹھہرا اس مرد تخت نشین نے آواز دی کہ ای صاحبقران بہتر
اسمین ہے کہ اب بھی اپنے ارادے سے باز رہو اور جہان سے آئے ہو واپس جاؤ کیونکہ مجھسے آجتک کسی نے ارادہ جنگ نہین کیا
ہے کوئی ایسا نہین ہے جو میرا ہم نبرد ہو مین علاوہ سحر و ساحری اور قدرت خداوندی کے جوانان صاحب قوت اسیر کئے ہون
کہ جنکے مقابلے کی تاب رستم و اسفندیار نہین لاسکتے ہین امیر نے فرمایا جو کچھ تو کہتا ہے وہ ظاہر ہوگا مگر اپنا یہ شیوہ نہین ہے کہ
مقابلہ حریف سے واپس جائین جو کچھ ہوگا اسکو جھیلین گے اب زیادہ کلام نکر یہ معرکہ رزم ہے یہان سوال و جواب زبان
تیغ و خنجر سے ہوتے ہین عجائب جادو کہ اس تخت پر سوار تھا اس نے آفتاب کی طرف نگاہ کی ایک شعلہ چمک کے گرا
سب کی آنکھین جھپک گئین نگاہ جو قائم ہوئی تو دیکھا ایک سردار جوان قوی ہیکل سلاح جنگ ذات پر آراستہ کئے ہاتھ مین
نیزہ لئے مرکب کوہ کفل پر سوار میدان کارزار مین سلحشوری دکھا رہا ہے جب اس نے سلحشوری دکھا کے مرکب کو روکا
تو آواز دی اے فرقۂ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے اپنے جوہر جرأت دکھائے
لشکر اسلام سے بھی ایک سردار برائے مقابلہ میدان مین آیا اس جوان نے وار نیزہ کا کیا سردار اسلام نے خالی دیکر اپنا
وار کیا اس جوان نے نیزہ اسکے نیزے سے ملایا سردار کے ہاتھ مین نیزہ ایک شعلہ آتش بنگیا اس نے گھبرا کے
نیزہ ہاتھ سے پھینک دیا تلوار میان سے کھینچی یہی کیفیت تلوار کی بھی ہوئی اس نے تلوار بھی پھینکدی آخر کو نوبت کشتی
کی آئی وہ سردار ہمہ تن ایک شعلہ آتش بنکر اس سردار اسلام سے لپٹا اور اسکو بھی ہمہ تن شعلہ بنا کر لے اڑا تھوڑی
دور جاکے سب کی آنکھون سے غائب ہوگیا امیر کو اس واقعہ عجیب کے معاینہ سے کمال تعجب ہوا عجائب جادو نے
پھر آفتاب کیطرف دیکھا اسیطرح دوسرا سردار میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے اور ایک سردار
اسکے بھی مقابلے مین گیا اسکی بھی یہی کیفیت ہوئی اسیطرح اس روز کی میدان داری مین چالیس سردار لشکر اسلام
کے ضائع ہوئے تب تو امیر کو بہت تردد ہوا چونکہ دن ختم ہوچکا تھا دونون لشکر میدان کارزار سے پلٹے تب عجائب جادو
نے یاقوت تاجدار سے کہا کہ ہم اسی صحرا مین رہینگے حکم دو کہ بارگاہین استادہ ہو جائین یاقوت تاجدار نے اسیوقت حکم دیا
بارگاہین استادہ ہوگئین عجائب جادو داخل بارگاہ ہوا ادھر امیر ثانی بھی بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے عمرو ثانی ۱۱

سے کہا کہ آج کی کیفیت تمنے دیکھی کہ چالیس سردار نامی وگرامی ضائع ہوئے عمرو نے عرض کی یا صاحبقران مجھے انکی بابت کچھ
شک ہی اگر آپ بھی مناسب جانیے تو خواجہ زادون کو بلا لیجیے آنسے کچھ انکی کیفیت دریافت فرمالیجیے اور اسکی نسبت بھی تحقیق
کیجیے کہ اس مہم کے سر ہونیکی کیا صورت ہی امیر کو بھی یہ بات پسند آئی خواجہ زادون کو بلایا بارگاہ مین صندل کی چوکی بچھی جسپر
جو سامان ہمیشہ ہوتا تھا آمادہ کیا گیا خواجہ زادے بارگاہ مین آئے چوکی پر بیٹھے بعد تحقیق امیر سے کہا یا صاحبقران آپ خاطر اقدس
جمع رکھین یہ سردار جو آج اثنائے جنگ سے غائب ہوئے ہین خانۂ حیات انکا خبر دیتا ہی کہ ہنوز زندہ ہین اور یہ بھی معلوم
ہوتا ہی کہ بہت جلد آپ سے ملینگے اور مہم یون سر نہ ہوگی اس مین کچھ کوشش خواجہ عمرو ثانی کو کرنا واجب و لازم ہی بے انکی
کوشش کے کچھ نہ ہوگا خواجہ نے جو یہ سنا کہا سبحان اللہ آپ نے بھی کسکو ڈھونڈھ کے برائے کوشش تجویز فرمایا مین تو بیچارہ
ساحرون کے نام سے خوف کرتا ہون بھلا مین کیا کوشش کرونگا ہان کسی سردار کو تجویز کیا ہوتا تو قرین قیاس بھی یہ بات تھی
کہ وہ بزور تیغ کوشش کرکے اس مہم عظیم کو سر کرتا اگر مین جاؤن بھی تو کیا کرونگا اول تو مین قرضدارون کی وجہ سے باہر نکل
نہین سکتا جہان باہر نکلا چارون طرف سے قرضدارون نے آکے گھیر لیا اوقات کم خرچ زیادہ قرض داری کی یہ صورت ہی کہ
کبھی پورا ایک مہینے کا سود بھی نہین ادا ہوتا ہی مگر خرچ کی وہی کیفیت چلی جاتی ہی جہان بازار مین نکلا سب نے چارون طرف سے آکے
گھیر اچھے والے اپنی طرف بلاتے ہین حقہ زبردستی پلاتے ہین تنبولی زبردستی گلوریان بناکر دیتے ہین فقیرونکا ہجوم ہوتا ہی
حرف گیر علی العموم ہوتا ہی جب مین اپنی مصیبت مین آپ مبتلا ہون تو پھر اور کوئی کوشش کیا کرون ہان اگر کوئی میری فکر کو رفع کرے
تو جہانتک مجھسے ہوسکیگا کوشش کرونگا حاضرین دربار نے جو یہ گفتگو خواجہ کی سنی سب نے کہا خواجہ جو ہماری اوقات ہی ہم آپ
کی نذر کرینگے آپ تشریف لیجائیے کوئی تدبیر فرمائیے خواجہ نے کہا صاحب نذر کرینگے یہ مین جائز نہین رکھتا بلکہ آپ سب
صاحب یہ فرمائیے کہ خواجہ ہم ابھی تمھاری نذر کرتے ہین تو البتہ مین بھی عرض کرون کہ ابھی جاتا ہون غرض تمام ملازمان لشکر
اسلام نے حسب اوقات خواجہ کو دیا خواجہ نے اس زر کثیر کو نذر زنبیل کیا کہا اب مین کوئی ساعت نیک دیکھکر جاؤنگا جب تو
وہان سے کامیاب ہوکر آؤنگا اگر بے ساعت دیکھے ہوئے جاؤن اور خدا نکرے وہان کسی بلا مین گرفتار ہون تو آپ حضرات سے
تو یہ بھی امید نہین ہی کہ میری رہائی کی کوشش کیجیگا سب خوش ہوئے لیکن مہتر برق ثانی اور قران ثانی اور شاپور نے
یہ کیفیت دیکھکر آپسمین صلاح کی کہ خواجہ تو یونہین فرمایا کرتے ہین کہ مین ساعت دیکھلون اور دن دیکھلون عیاری کیواسطے
ساعت اور دن دیکھنے کی ضرورت نہین فقط ہم لوگون کے ڈرانے کو ایک فقرا انھون نے بنایا ہی اگر ہم سب کی رائے
اتفاق کرے تو چلکر عیاری کرنا بہت مناسب ہی یہ سب لوگ یکدل ہوئے اور طرف بارگاہ عجائب جادو کے روانہ
ہوئے مہتر برق ثانی الگ روانہ ہوئے اور قران ثانی الگ چلے شاپور شیردل الگ سب عیاران طرار الگ الگ
روانہ ہوئے پیشتر سبکے مہتر برق ثانی جو گئے راہ مین انھون نے دیکھا کہ ایک بہلی چلی آتی ہی ٹھہر کر اس بہلی کو دیکھنے لگے
جب وہ گاڑی قریب آئی مہتر برق نے دیکھا کہ ایک نازنین چہاردہ سالہ حسن مین بیمثال اس بہلی پر سوار ہی برق قریب
بہلی کے آیا اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی گاڑیبان سے کہا میان گاڑیبان ذرا ٹھہر جانا گاڑی بان ٹھہر گیا گاڑی کو روک
لیا برق بصورت ساحر گاڑی بان کے پاس آیا پوچھا کیون بھائی تم کہان جاتے ہو کہان سے آتے ہو گاڑی بان نے جواب
دیا کہ ہم ملازم ہین یاقوت تاجدار کے بہت دنون کے بعد خداوند عجائب نگار جادو نے ظہور فرمایا ہی اس نازنین کے
مانیکو حکم ہوا تھا اسکو دربار مین لیے جاتے ہین وہان صحبت عیش و عشرت آراستہ ہی انکا آج مجرا ہی برق نے کہا یہ بھی
ملازم ہین شہنشاہ یاقوت نگار کی گاڑی بان نے کہا اسکی کیفیت مجھکو نہین معلوم برق قریب اس نازنین کے آیا پوچھا
کیون بائی صاحب کیا آپ بھی ملازم ہین یاقوت تاجدار کی نازنین نے کہا مین مدتسے ملازم ہون برق نے کہا تڑے

تعجب کی بات ہے کہ مین نے آجتک تمکو وہان نہین دیکھا نازنین نے جواب دیا کہ اتفاق جانیکا بہت کم ہوتا ہے برق نے کہا ہملوگ اسواسطے مقرر کیے گئے ہین کہ جو کوئی نیا آدمی آئے اُسکو تعلیم کرین کہ جب سامنا خداوند عجائب نگار جادو کا ہو تو اس قاعدے سے سجدہ کرے اگر کوئی شخص اُسکے خلاف کریگا خداوند فوراً اُسکو فنا کر دینگے اُس نازنین نے کہا آپ مجھکو بھی وہ طریقہ بتا دیجیے برق نے کہا الگ آؤ وہ نازنین بہلی سے اُتری برق کے ساتھ الگ آئی برق نے باتون مین محو کرکے بیہوش کیا رنگ روغن عیاری کا نکال کے اُس نازنین کی صورت بنے سب کپڑے اُسی کے زیب جسم کیے وہان سے ہنستی ہوئی بہلی کے قریب آئے خیال آیا کہ برق سب کچھ تو کیا مگر نام نہ دریافت کیا اگر کوئی موقع ایسا آگیا تو کیا کروگے یہ سوچ رہے تھے کہ گاڑی بان نے کہا کیون بی مہتاب بائی میان ساحر صاحب نے تمھین طریقہ سجدہ خداوند کا بتا دیا برق نے جواب دیا کہ ہان مجھے معلوم ہوگیا اگر وہ نہ بتاتا تو مین آج ضرور معتوب درگاہ خداوند ہوجاتی اب برق کو معلوم ہوگیا کہ نام اُس نازنین کا مہتاب بائی تھا ہنستے ہوئے بہلی پر سوار ہوئے گاڑی بان نے گاڑی ہنکائی تھوڑی دیر مین بارگاہ عجائب نگار مین نازنین داخل ہوئی اہل محفل نے دیکھا کہ آج تو بی مہتاب بائی غضب کے ناز و انداز دکھاتی چلی آتی ہین ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ چال کیسی خوب ہے اُس نے جواب دیا کہ علاوہ چال کے جو بات ہے وہ مرغوب ہے نازنین نے آکر پہلے عجائب نگار کو جھک کے سجدہ کیا عجائب نے مسکرا کے پیٹ پر ہاتھ رکھدیا کہا بی مہتاب بائی اپنے کام مین مشغول ہو نازنین نے سازندون کو طلب کیا سازندے حاضر ہوئے ساز درست ہوتے ہی نازنین نے ناچ شروع کیا دو تین توڑے لیکے کچھ گھنگرو بجا کے اپنا کمال دکھا کے سلام کرکے بیٹھ گئی گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل کہ امی ترک افگن باقبائے لالہ گون آمد

کہ در گلشن بہر سو رو نہادم بوی خون آمد
مکن اے دل تکبر باکسے زنہار چون مینا
کہ شیرین نغمہ در گوش من از بیستون آمد
چہ مے پرسید یاران از قدوم عشق در جانم

ہنر دیگر صد جفا از ناز اُو و آسمان بر من
کہ ہر کس گر دمے افراخت آخر سرنگون آمد
کہ مے آید بہ بین شمشیر در کف از رہ ہم دم
نگاہے کردہ ام دیگر نمیدانم کہ چون آمد

بسے اینچہ رنگینش لباس نیلگون آمد
بجائے کوہ کن اراست شاید محفلے شیرین
اگر گوئی آفتاب محشر از مغرب برون آمد
بخوان افسانہ عشق و خموشی بیشہ کن زخمی

کہ در شرح حشن زبانی قصہ پروانان زبون آمد ٭ نازنین نے اس ناز و ادا اور خوش الحانی سے یہ غزل گائی کہ اہل محفل محو ہوگئے عجائب نگار نے کہا بی مہتاب بائی کیا کہنا کس حسن سے اس غزل کی ایک ایک شعر کو ادا کیا ہے کیا جی خوش ہوا اب مین یہ چاہتا ہون کہ اس وقت ساقی گری بھی تمھین کرو نازنین نے جھک کے سلام کیا کہا خداوند ہماری تمنا سے دل بھی یہی تھی کیون نہو آپ خداوند ہین ہر ایک کے دل کا مطلب خوب جانتے ہین یہ کہکر صراحی پر ہاتھ ڈالا خوشی خوشی جام اُٹھایا جی مین کہتا ہے کہ برق عیاری تو بن پڑی اب میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے شراب پی اور بیہوش ہوا ایک کو تو زندہ نہ چھوڑونگا سب اسباب اپنے قبضے مین کرونگا استاد سے کہونگا کیون اب تو عیاری کی وہ بھی بہت خوش ہونگے صاحبقران بھی تعریف کرینگے یہ خیال کرتا جاتا ہے اور شراب انڈیلتا جاتا ہے جب جام شراب سے بھر چکا کہا ئی سے پڑیا بیہوشی کی ملائی شراب درست کرکے پاس عجائب نگار کے لایا عجائب نے مسکرا کر برق کا ہاتھ پکڑ لیا کہا واقعی اے مہتر برق تمھارے اُستاد ہونے مین کوئی شک نہین ہے تم نے بہت اچھی عیاری کی اب تمھین اس کار نمایان پر کیا سزا دون اپنے مقام پر کیا کہوگے بہتر یہی ہے کہ یہانسے چلے جاؤ اور اب نہ آنا برق کے ہوش اوڑ گئے مگر جی درست کرکے کہا حضور خداوند ہین قدردانی فرماتے ہین ہملوگ بھی یہی ڈھونڈتے ہین کہ قدردان سے سابقہ ہو اب غلام امیدوار ہے کہ حضور کی خدمتگذاری کیا کرے عجائب نے کہا اب آپ مہربانی فرمائیے زیادہ باتین نہ بنائیے برق یہ کہہ رہا تھا کہ ایک پنجہ کمر مین برق کے لپٹا اور اٹھا کر باہر بارگاہ کے پھینکدیا برق گرتے ہی ہائے ہائے اُٹھ کے

بھاگا ایک گوشے مین آکر چھپا دیکھنے لگا پھر تھوڑی دیر کے بعد دھم سے آواز آئی برق نے گردن اٹھا کے دیکھا کسی نے ایک
چوبدار کو باہر پھینک دیا ہے غور جو کی معلوم ہوا یہ قران ثانی ہین بشکل چوبدار یہان آئے تھے قران بھی ایک جانب بھاگ
کر روپوشیدہ ہوئے پھر ایک آواز آئی برق نے دیکھا بشکل ساقی بچہ شاہپر شیر دل ہین انکو کسی نے باہر پھینکدیا ہے برق
کو کچھ تو اس حالت کے دیکھنے سے ہنسی بھی آئی اور یہ صدمہ بھی ہوا کہ برق اب عیاری کرنا بہت دشوار ہے اگر استاد
بھی یہان آینگے تو اسی طرح وہ بھی پھینک دیئے جائینگے یہ سوچکر لشکر اسلام کی طرف بھاگا

مگر اب حال خواجہ عمرو ثانی کا تحریر کیا جاتا ہے

کہ انھون نے جو برق و قران کی یہ کیفیت دیکھی سمجھے کہ اب اس کی بارگاہ مین جانا بہت مشکل ہے وہان تو عیار ٹھیرا بھی
نہین ہونے پاتا جاتے ہی ایک پنجہ اٹھا کر باہر پھینکدیتا ہے دل مین خیال کیا کہ خواجہ اب کیا کرنا چاہیئے جو اس مکار کی بارگاہ
تک رسائی ہو سوچے کہ خواجہ بہتر یہ ہے کہ تخشگان کے پاس چلین اور اس سے یہ کیفیت دریافت کرین جو واقعہ اصلی ہوگا وہ
بتلاویگا اس کے دفعہ ہونیکی تدبیر کرینگے یہ سوچکر اپنی صورت ایک مزدور کی بنائی اور ایک خوان سر پر رکھکر خیمہ تخشگان کو پوچھتے
ہوئے چلے جو کوئی راہ مین ملا اس سے دریافت کیا تخشگان وزیر زمرد ثانی کس بارگاہ مین ہین انکے واسطے خداوند
عجائب نگار جادو نے کچھ تحفہ بھیجا ہے ایک شخص نے بارگاہ کا پتہ بتلا دیا مگر تخشگان نے یہ انتظام کیا تھا کہ چند ملازم در
بارگاہ پر اپنے مقرر کیے تھے اور انسے یہ کہدیا تھا کہ جو کوئی ہماری بارگاہ مین آنیکا قصد کرے اسکو ہرگز نہ آنے دینا مجھے بہت
بڑا خوف ہے ملازم شب و روز نگہبانی مین مصروف رہتے تھے اسوقت بھی بہت سے لوگ در بارگاہ پر بیٹھے تھے اور یہی
ذکر کر رہے تھے کہ وزیر صاحب نے زبردستی یہ حکم دیا ہے کہ یہان کوئی آنے نہ پائے خداوند عجائب نگار یہان موجود
ہین کسکی طاقت ہے جو اسطرف آنیکا قصد کرے کہ دیکھا ایک مزدور خوان سر پر رکھے ہوئے چلا آتا ہے در بارگاہ پر آکے
اس نے کہا کہ خداوند عجائب نگار نے کچھ تحفہ وزیر صاحب کیواسطے بھیجا ہے ملازمون نے کہا لاؤ ہم پہونچا دین مزدور
نے کہا خداوند نے مجھسے کہدیا تھا کہ کسی دربان کے ہاتھ نہ بھیجنا خود جا کر دینا دربانون نے جا کر تخشگان سے خبر کی
کہ حضور ایک مزدور کچھ تحفہ لایا ہے خداوند عجائب نگار نے آپکو بھیجا ہے مگر تاکید یہ فرمائی ہے کہ ہرگز کسی دربان کی معرفت یہ
تحفہ بارگاہ کے اندر نہ جانے پائے بلکہ خود جا کر اپنے ہاتھ سے دینا تخشگان نے کہا مین خوف کرتا ہون ایسا نہو
کوئی صاحب لشکر اسلام سے تشریف لائے ہین دربانون نے کہا جی نہین واقعی مزدور ہے تخشگان نے کہا بلاؤ دربان
باہر آئے مزدور کو اپنے ہمراہ بارگاہ مین لیگئے مزدور خوان لیے ہوئے سیدھا مسند کے پاس پہونچا لاکھ دربان کہتے رہے
کہ ارے بے ادب کہان جاتا ہے مگر اس نے کچھ سماعت نہ کی تخشگان کے قریب پہونچکے باتین آنکھ کا تل دکھایا تخشگان
اٹھ کھڑا ہوا جلدی سے جھک کے سلام کیا دربانون سے کہا آپ لوگ باہر جائین جبتک مین نہ بلاؤن یہان آنیکا
ارادہ نہ کرنا سب لوگ باہر آئے مزدور نے کہا صاف صاف بتلاؤ کہ یہ کیا کیفیت ہے کہ ہم لوگ بارگاہ مین عجائب نگار
جادو کے نہین جا سکتے ہین اور یہ سرداران ہمارے لشکر کے ضائع گئے یہ سب کہان ہین تخشگان نے قسم کھا کر کہا کہ
مجھکو مطلق اس کی خبر نہین ہے ہان اسقدر جانتا ہون کہ وہ لوگ مرے نہین ہین ہنوز زندہ ہین مگر کسی عذاب سخت
مین مبتلا ہین یہ نہین معلوم کہ کہان قید ہین خواجہ نے کہا پھر ہم اسکی بارگاہ مین کیونکر جائین تخشگان نے کہا مین نہین
عرض کر سکتا خواجہ نے خوان کو کھولا اسمین سے ایک ڈلی مٹھائی کی اٹھائی کہا یہ ایک تحفہ ہے تم اسکو کھاؤ تخشگان نے کہا
آپ کو کچھ کیفیت میری بنانی منظور ہو مین موجود ہون اسکی کیا ضرورت ہے خواجہ نے کہا بہت باتین نہ بنایئے نہین تو
ابھی نیمچہ کمر دونگا تخشگان خوف کے مارے اس ڈلی کو کھا گیا خواجہ نے ناک اسکی ملدی چھینک کر بیہوش ہوا خواجہ

نے ایک روغن عیاری کا نکالا بختگان کو اپنی صورت بنایا آپ بختگان کی صورت بنے نگاہین بختگان کے گیند
عیاری کا ٹھونس دیا کہ آواز نہ نکل سکے ایک ریسمان اپنے پاس سے نکال کے مشکین اُسکی باندھین ملازمون کو
آواز دی سب اندر آئے یہان عجیب واقعہ دیکھا کہ وزیر صاحب نے ایک آدمی کو گرفتار کیا ہی سب نے عرض کی
حضور وہ مزدور کہان گیا اور یہ کون ہی بختگان نقلی نے کہا ارے یہی یہ عمرو عیار ہی مزدور کی شکل بنکر آیا تھا مین نے اسے
بڑی کوشش سے گرفتار کیا ہی سواری جلد لاؤ مین اس کو خدمت مین خداوند عجائب نگار کے لے چلونگا ملازم گئے
اور اُسکا اسپ ترکی لاکر حاضر کیا بختگان نقلی خچری پر سوار ہوا اور عمرو نقلی کی مشکین باندھکر اپنے ہمراہ لیا اسی صورت
سے بارگاہ عجائب نگار مین پہونچا لوگون سے کہا جاکر اطلاع کردو کہ بختگان وزیر زہرہ ثانی عمرو عیار کی مشکین باندھکر
لایا ہی امیدوار باریابی ہی ملازمون نے جاکر عجائب نگار سے اطلاع کی عجائب نگار نے ہنس کے کہا بلا لو ملازم اُسکو
اندر لیگئے بختگان نقلی نے عجائب کو سلام کیا عجائب نگار نے پوچھا کیون وزیر صاحب اس وقت آپ کے آنیکا
کیا باعث ہی بختگان نقلی نے کہا کہ حضور مین نے اسوقت وہ کار نمایان کیا ہی کہ جسکا ہونا بہت دشوار تھا عمرو عیار کو
گرفتار کر لیا حضور اس کو بھی وہین بھیجدین جہان اور سرداران امیر قید ہین بلکہ میرے نزدیک تو قتل اسکا بہتر ہی عجائب نگار
ہنسا اور کہا خواجہ واقعی کیا اچھی عیاری کی ہی اگر دوسرا ہوتا تو ضرور تمھارے دام مکر مین گرفتار ہو جاتا مگر مین خداوند ہون
ایسی باتین مجھسے کرنا بیکار ہین مین تمھارے مکر مین گرفتار نہ ہونگا تمھاری اُستادی مین کچھ شک نہین ہی مگر اب میری
بارگاہ مین آنیکا قصد نکرنا خواجہ دنگ ہو گئے کہا حضور مدت سے مین اس کام کو کرتا ہون مگر آجتک کوئی قدردان
نہین ملا تھا شکر ہی آج آپ سا قدردان میرے حال پر مہربان ہوا اب مین دامن دولت کو چھوڑکر کہا جاؤن عجائب نگار
نے کہا زیادہ باتین نہ بنائیے تشریف لیجائیے عمرو نے چاہا مین کچھ کہون مگر ایک پنجہ انکی کمر مین پڑا اور اُس نے بارگاہ کے باہر
پھینک دیا عجائب نگار جادو نے ملازمون سے کہا کہ پہچانا عمرو عیار یہی تھا اور یہ جو بشکل عمرو بارگاہ مین موجود ہی بختگان
اسکے گلے مین کچھ کارروائی کی گئی ہی لوگون نے بڑھکے گلے کو جو دیکھا گیند عیاری کا پایا سب نے گیند نکالکے منھ دھلایا صورت اصلی
بختگان کی ظاہر ہوئی بختگان تو مغموم و منفعل اپنی بارگاہ کی طرف پلٹا مگر خواجہ کو کمال افسوس ہوا کہ اس محنت سے تو مین نے
عیاری کی اور وہ یون بیکار گئی خیر پھر دیکھا جائیگا یہ سوچکر خواجہ بھی اپنے لشکر مین واپس آئے رات بہت کم باقی تھی
تھوڑی دیر مین صبح ہو گئی امیر ثانی نے نماز صبح سے فراغت کی لشکر اسلام بھی مسلح و مکمل ہوکر در دولت صاحبقران
پر حاضر ہوا امیر برآمد ہوئے مرکب طلب کیا گھوڑے پر سوار ہوکے مع لشکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے
جنگاہ مین آکر صفوف لشکر جماکر انتظار آمد لشکر یاقوت کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد وہی تخت عجائب نگار جادو کا پیدا
ہوا سب نے دیکھا کہ وہی آفتاب سر پر عجائب جادو کے سایہ فگن ہی زیر تخت یاقوت تاجدار و زہرہ ثانی بڑے
جاہ و حشم سے کچھ سوار لیے ہوئے ایک طرف میدان مین آکر ٹھہر کر تماشا دیکھنے لگے عجائب نگار جادو نے
اپنا تخت روکا وہین سے نعرہ کیا منم خداوند عجائب نگار جادو ای امیر ثانی اب بھی میرے مقابلے سے باز آؤ ورنہ ایک
سحر مین سب کو گرفتار بلا کرونگا امیر نے جواب دیا کہ یہ میدان جنگ ہی یاوہ گوئی کا مقام نہین ہی جو تجھسے ہمارے حق مین
ہو سکے کمی نکر یاقوت تاجدار نے یہ کلام امیر کا سنکر جواب دیا کہ صاحبقران آپ کی شجاعت کا زمانے مین شہرہ ہی آپکو
ایسا نہین لازم ہی کہ اپنے نام کو یون مٹائیے ہلکو گون سے لڑکر آپ سرسبز نہ ہونگے صاحبقران نے فرمایا کیا بیہودہ بکتا
ہی یاقوت خموش ہو رہا عجائب نگار نے آفتاب کی طرف اشارہ کیا ایک شعلہ بھڑک کے گرا سب نے دیکھا اسی شعلہ
کی طرح ایک سردار میدان مین کھڑا ہوا مبارز طلب کر رہا ہی لشکر امیر سے بھی ایک سردار اُس کے مقابلے مین گیا وہی واقعہ

گذرا کہ شعلۂ فکر نظر مردم سے غائب ہوگیا اُس روز بھی لشکر اسلام کے اسّی سردار غائب ہوئے جب شام قریب ہوئی تو عجائب نگار نے کہا صاحبقران مجھ میں یہ بھی قدرت ہو کہ مین ایک ہی مرتبہ سب کو گرفتار کر لیجاؤن مگر آپ حضرات کو کوئی حوصلہ باقی نہ رہا اور اب بھی مین چاہتا ہون کہ آپ حضرات اپنے اس ارادے سے باز آئین اور زمرد ثانی کو ہمیسے نہ طلب فرمائین تو بہتر ہو یہ کہکر یہ بھی کہا کہ مین آپ لوگون کو چار روز کی مہلت دیتا ہون سمجھ کے اس کے جوابات مجھکو دیجیے گا یہ کہکر عجائب اپنے تخت کو پھیر کر اپنی بارگاہ کیطرف چلا گیا امیر متردد اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے بارگاہ مین آکر مغموم و منفعل بیٹھے خواجہ کو بلا یا کہا خواجہ اگر اب تمنے کوئی کام نہ کیا تو سب ہلاک ہو جاینگے خواجہ نے عرض کی حسب الارشاد غلام جائیگا جہانتک ممکن ہو کوشش کرونگا یہ کہکر خواجہ سب لوگونسے رخصت ہوئے اودھر طرف بارگاہ عجائب نگار کے روانہ ہوئے مگر عجائب نگار جادو جو میدان جنگ سے واپس آیا اس نے کہا مین نے آج مسلمانون کو چار دن کی مہلت دی ہو قصد میرا یہ ہو کہ جاکر شکار کھیل آؤن یاقوت نے کہا بہت مناسب ہو اس نے تو اسیوقت سامان سفر درست کیا اور صبح ہوتے ہوئے وہان سے کوچ کیا خواجہ جو وہان پہونچ گئے تھے انھون نے بھی اپنی صورت ایک خدمتگار کی بنا کر ہمراہی عجائب نگار کی اختیار کی علاوہ انکے شاپور بھی وہان موجود تھے یہ بشکل میدان ہمراہ عجائب نگار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر امیر کی ملاحظہ فرمائیے

کہ خواجہ کے جانیکے بعد امیر نے فرمایا کہ چار دن کی مہلت اُس مکار نے دی ہو میرا دل گھبراتا ہو سامان شکار درست کرو کل شکار کو جاؤنگا اور جسکو چلنا ہو میرے ہمراہ چلے یہ حکم پاکر ملازمون نے سامان شکار درست کیا نماز صبح سے امیر نے فراغت حاصل کرکے برائے شکار ایک جانب کوچ کیا ہمراہ امیر علاوہ ملازمونکے خورشید نیرداں پرست بدیع الزمان ہوئے تلاش شکار مین ایک طرف چلے تھوڑی دور جاکے ایک صحراے وسیع نظر آیا امیر نے فرمایا کہ یہان تھوڑی دیر ٹھہرو شاید شکار ممکن ہو سب لوگ وہان ٹھہرے قراول برائے تلاش شکار روانہ ہو تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دو ہرن اُس صحراے کر چالین بھرتے ہوئے نکلے امیر کی نگاہ پڑی خورشید نیرداں پرست سے فرمایا کہ دیکھو وہ دو ہرن معلوم ہوتے ہین یہ کہکر دونون بہادرون نے گھوڑے اُٹھائے ہرن تھوڑی دور تک تو برابر بھاگے جب کچھ دور نکل گئے ایک جانب راست دوسرا جانب چپ کر چھال بھرکے نکل گیا جانب راست شاہزادہ خورشید نیرداں پرست روانہ ہوئے اور جانب چپ امیر عالیشان نے رخ کیا خورشید نیرداں پرست تا شام اُس ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالے ہوئے چلے گئے قریب شام وہ ہرن ایک خندق کے نزدیک پہونچا خندق جو ہرن کو نظر آئی جست کرنے کے ارادے سے ٹھہرا شاہزادے نے تیر بہ کمان مین پیوست کرکے مارا ہرن کا نشانہ خطا نہ ہوا خورشید جلدی سے جھپٹ کے اُس آہو کو بقربانے پہونچا کمر سے چقماق پتھری نکالی آگ نکالی صحرا سے خس و خاشاک جمع کرکے اُس آہو کے کباب تیار کیے بہت تھکے ہوئے تھے زین پوش ایک درخت کے نیچے بچھایا تلاش آب مین روانہ ہوئے تھوڑی دور جاکے دیکھا کہ پھاٹک نہایت عالیشان بلند بنا ہوا ہو مگر بند ہو صرف ایک کھڑکی کھلی ہوئی ہو شاہزادہ چونکہ شدت تشنگی اور زیادہ گرسنگی سے بہت بیتاب تھا تلاش آب مین بے تکلف اُس کھڑکی مین در آیا جیسے ہی قدم اندر رکھا باغ مین خوشبودار پھولونکی بو آئی دماغ نے قوت پائی شاہزادے نے دیکھا کہ باغ ہمیشہ بہار ہر طرف لالہ زار جابجا قرینے سے روشنی ہو رہی فراش ماہ نے سطح زمین پر چاندنی کا فرش بچھایا ہو اپنا جلوہ دکھایا ہو روشین سب صاف نظر آتی ہین بار ثمر سے درختوں کی ڈالیان جھکی جاتی ہین ہوا سے جو پھول ٹوٹ کر گرا گل قالین بنگیا بھینی بھینی خوشبو سے

سے دماغ جان معطر ہو گلشن بہار پر چراغان کی کیفیت عجیب سماں دکھاتی ہو خدا کی قدرت کا تو کیا ذکر بشر کی جدت نظر آتی ہو گل شبو کا جوبن غضب ڈھاتا ہو صفائی مین عکس ماہ کو شرماتا ہو چاندنی صاف صحن چمن شفاف طائرونکو صبح کا دھوکا ہوتا ہو بے اختیار ہو کر بولتے ہین مرغ چمن مین زبان کھولتے ہین آسمان پر دھوکا ہوتا ہو کہ صحن باغ مین شامیانہ زربفتی کھچا ہو خورشید یہ سیر کرتے چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے صدائے دلکش ایسی آئی کہ خورشید یزدان پرست کا قلب مضطر ہو گیا گھبرا کے چارونطرف دیکھنے لگے اُس آواز کی سمت کو پہچان کر روانہ ہوئے جو جو قریب ہوتے جاتے ہین آواز اچھی طرح سے آتی ہو جاتے جاتے قریب ایک بارہ دری کے پہونچے نگاہ جو اٹھائی عجیب قدرت خدا نظر آئی دیکھا ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بنی ہو چبوترے پر سائبان زربفتی کھچا ہو ایک جلسہ آراستہ ہو مگر اہل محفل سب قتال عالم عابدکش و زاہد فریب ہین سب حسین مہ جبین کمسن زیور جواہرات سے آراستہ پوشاکین نفیس پہنے ہوئے حلقہ باندھے بیٹھی ہین ایک جانب ایک مسند زرنگار بچھی ہو اُس پر ایک نازنین حسن و جمال مین یکتا دریائے جواہر مین غوطہ مارے بیٹھی ہو اُسی کے سامنے گانا ہو رہا ہو دور شراب چل رہا ہو خورشید کو جو صورت اُس نازنین کی نظر آئی دل پر قابو نہ رہا تاب نظارہ نہ لا سکے تھرتھرا کر گر پڑے گرنے کی آواز جو محفل مین گئی سب خواصین پلٹ کے دیکھنے لگین اُس نازنین نے کہا خیر تو ہو سب نے عرض کی حضور کوئی آدمی اُس درخت کے قریب گر پڑا نہین معلوم کون ہو کہان سے آیا ہو ملکہ نے کہا ارے وہان جا کر دیکھو یہ تو آج ایک نئی بات ہوئی آجتک ایسی واردات نہین ہوئی ہم روز یہان آتے ہین کبھی ایسا واقعہ نہین گذرا خواصین قریب اُس درخت کے آئین دیکھا ایک آفتاب عالمتاب شہریاری و نجم درخشان اوج جہانداری زیر درخت بیہوش پڑا ہو خواصون نے جو صورت زیبا و طلعت جہان آرا دیکھی ہمہ تن محو دیدار ہو گئین اُس نازنین نے کہا ارے کیا ہو ہمارے باغ مین کون آیا ہو کسکی اجل قریب ہوئی موت نصیب ہوئی ہمارے باغ مین آیا ابھی شامتین لایا خواصون نے عرض کی ملکہ عالم نہین معلوم کون ہو اتنا تو ضرور عرض کرینگے کہ بشر نہین ہو یا تو کوئی فرشتہ ہو یا کوئی پرستان کا شاہزادہ مرگ آمادہ ہو عجب صورت زیبا پائی ہو خدا نے اُسکی شکل اپنے ید قدرت سے بنائی ہو اگر انسان ہو تو ہمہ تن خدا کی شان ہو ملکہ نے کہا ارے ہم تجھسے یہ نہین پوچھتے حسین ہو تو اپنے لیے ہو صورت دیکھکر کیون بیتاب ہوئی جاتی ہو زبانی حوصلے نکالتی ہو ملکہ نے یہ بات تو کہی مگر مشتاق دیدار ہوئی اپنے مقام سے اُٹھکر قریب شجر آئی جیسے ہی نگاہ جمال بیمثال خورشید یزدان پرست پر پڑی تاب نظارہ یہ بھی نہ لائی تھرتھرا کر گری بیہوش ہو گئی خواصون نے جو یہ کیفیت دیکھی جلدی سے زمین مین بیٹھ گئین سر زانو پر رکھکر گلاب کیوڑا چھڑکا آنچل سے ہوا دی ملکہ ہوش مین آئی کہا ارے اس مسافر غریب الوطن پابند رنج و محن کو اُٹھا کر بٹھلاؤ نہین معلوم کون ہو کہان سے آیا ہو کس طرف جاتا ہو کیونکر یہان آ گیا ہو نہین معلوم کیا مصیبت پڑی ہو کیون اس صحرا مین آیا ہو خواصون نے جو ملکہ کی نگاہ بے طور پائی شاہزادے کو ہاتھون ہاتھ اُٹھا کر بٹھایا ملکہ خود قریب آئی پاس بیٹھ گئی زلف محبوب کی خوشبو نے لخلخے کا کام کیا شاہزادہ ہوش مین آیا دیکھا وہی یار جانی محبوب جاودانی قریب ہو اوج پر نصیب ہو شاہزادے نے آنکھین جو کھولین اُس نازنین نے کہا کیون صاحب آپ کون ہین کہان سے تشریف لائے ہین کس طرف کا ارادہ ہو یہان آنیکا کیونکر اتفاق ہوا شاہزادے نے ایک آہ سرد کھینچکر کہا مین اپنی سرگذشت کیا بیان کرون مناسب یہی ہو کہ خموش رہون ملکہ نے کہا ہم آپ کی سرگذشت نہین دریافت کرتے ہین اسکا سبب پوچھتے ہین کہ آپ نے اس وادی پر خار کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے کیون رشک گلزار بنایا یعنے اس باغ مین تشریف آوری کا سبب کیا ہوا تو بے اذن یہان چلے آئے یہ بھی نہ سمجھے کہ نہین معلوم یہ باغ کسکا ہو کون اسمین رہتا ہو بے تکلفی کی حد کر دی شاہزادے نے جو یہ تقریر دلپذیر اُس ماہ منیر کی سنی اُد

زیادہ بیتابی دل بڑھی جواب دیا کہ آپ کے باغ میں مجھے میری قسمت لائی یہان آکے سنان غم دل پر الم پر کھائی یا یہ کہوں کہ آئینگی سزا پائی نازنین نے کہا آپ جو چاہین فرمائین باتین بنائین مگر آپ کو ایسا لازم نہ تھا جیسا قصد کیا شاہزادے نے کہا مین بہر طور خطاوار ہون جو تعذیر تجویز فرمایئے سزاوار ہون ملکہ یہ سنکر ہنس پڑی کہا آپ ایسی باتین ضرور بنائیے گا ہم آپ کو کیا سزا دینگے خیر آپ نے اگر سرفراز فرمایا ہے تو تشریف لے چلیے شعر رواق منظر چشم من آشیانہ تست کرم نما و فرود آکہ خانہ خانہ تست ٭ شاہزادہ اُس حور جمال خورشید مثال کو اپنے حال پر مہربان پاکر بہت خوش ہوا شکر خدا بجا لایا اُس جگہہ سے اُٹھکر ہمراہ اُس نازنین کے محفل مین آکے بیٹھا نازنین نے اشارہ کیا خواصون نے جام شراب لبریز کرکے شاہزادے کو دیا پھر از سرِ نو گانا شروع ہوا دور شراب چلنے لگا آپسمین لطف کی باتین ہونے لگین ملکہ نے کہا اب تو اپنا نام و نشان بتایئے زیادہ نہ چھپایئے آپ کون ہین کہان سے آئے ہین خورشید یزدان پرست نے فرمایا اے ملکہ یہی میرا بھی سوال ہے پیشتر تم اپنا نام و نشان ظاہر کرو اِس راز سے ہمکو ماہر کرو پھر ہم بھی بتا دینگے ملکہ نے جواب دیا کہ کیا میرا نام آپ کو نہین معلوم ہے اگر نام نہ معلوم ہوتا اور میرا ذکر نہ سنتے تو یہان کیون تشریف لاتے اتنی مسافت کیون اُٹھاتے ملکہ کو یہ خیال ہوا کہ شاید یہ مشتاق دیدار ہے عاشق زار ہے کسی ملک کا شاہزادہ ہے اسیر و دلدادہ ہے میرے واسطے اتنی مسافت طے کرکے آیا ہے بڑی کوششین کین ہین جب میرا پتہ پایا ہے یہ سوچ کر ملکہ نے کہا کہ میرا نام آپ خوب جانتے ہین جب شاہزادے نے قسم کھائی ملکہ کو یقین آیا فرمایا کہ میرا نام جمیل ہلال ابرو ہے باپ میرا اِس ملک کا بادشاہ ہے یاقوت تاجدار اُسکا نام ہے عدل و انصاف سے کام ہے خورشید یہ کلام اُس گل اندام سے سنکر زیادہ خوش ہوئے جب شاہزادی نے کمال اصرار کیا اور نام پوچھا تو خورشید یزدان پرست نے اپنا نام بتایا کل قصہ اپنے آنیکا کہہ سنایا ملکہ اِس واقعہ کو سنکر سُن ہو گئی دانتون مین انگلی دبا کے کہنے لگی کہ غضب کیا بیٹھے بٹھائے اچھا سودا مول لیا دیکھین قسمت کیا دکھاتی ہے کون سی راہ پیش آتی ہے خورشید نے جو جمیل کو اسدرجہ بیتاب پایا بہت کچھ سمجھایا کہا ملکہ کچھ اندیشہ نکرو اگر خدا نے چاہا تو کوئی خرابی پیش نہ آئیگی بگڑی بات بن جائیگی ملکہ خموش ہو رہی دور شراب چلنے لگا گانا شروع ہوا اُن کو تو اِس کیفیت مین چھوڑیئے

اب حال خواجہ عمرو نامدار اور عجائب نگار کا ملاحظہ فرمایئے

کہ خواجہ جو بشکل خدمتگار عجائب نگار کے ہمراہ ایک صحرا مین آئے دیکھا صحرا نہایت سرسبز و شاداب ہے آہوان وحشی کثرت سے ہین اور درندگان صحرا بھی چلتے پھرتے نظر آتے ہین عجائب نگار مشغول شکار ہوا عمرو نے شاپور کو دیکھا کہ ایک چوبدار کی صورت بنائے ہمراہ ہے اشارے سے اپنے پاس بلایا کہا آپ نے جو اپنی یہ صورت بنائی ہے اِس مین کیا بہتری سوچی ہے اب جو کچھ مین بتاؤن وہ تدبیر کیجیے بیوقوفی کو راہ نہ دیجیے شاپور نے کہا جو آپ فرمائین ہم بسر و چشم بجا لائین خواجہ نے ایک جانور زنبیل سے نکال کے شاپور کو دیا کہا تم اِس کو لیکر عجائب نگار کے پہلو مین کھڑے ہو مین باز بلند پرواز کو جسوقت چھوڑون تم اِس جانور کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینا مگر اتنا خیال رہے عجائب نگار جادو کے برابر یہ جانور چھوٹے شاپور نے کہا انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا وہ جانور لیکر پہلوے عجائب نگار مین آئے جب سب باز دارون نے باز اُڑائے خواجہ نے بھی ایک باز کو اُسی جانب چھوڑا جہان عجائب نگار کھڑا تھا ادھر تو خواجہ کے ہاتھ سے باز اُڑا ادھر شاپور نے اُس طائر کو چھوڑ دیا باز نے طائر پر حملہ کیا جیسے ہی طائر کے پنجہ لگا ایک دھوان نکلا طائر کا پیٹ پھٹ گیا عجائب نگار جادو قریب تھا اُس نے چھینک لی بیہوش ہو گیا پہلو سے نعرہ ہوا منم شاپور شیر دل ایک جانب سے نعرہ ہوا منم عمرو ثانی عیار صاحبقران خنجر لیکر یہ دونون عیار

طرار چلے تھے کہ تخت عجائب نگار جادو سے ایک تڑاقے کی آواز پیدا ہوئی دو پتلے نکلے انھون نے عجائب نگار کو ہوشیار
کیا اس نے جو آنکھ کھولی عمر و وشاپور کو خنجر بکف دیکھا تعریف کرنے لگا کہا واقعی عیاری مین تم لوگون کا مثل ونظیر
نہین ہو کیا غضب کی عیاری کی ہو مجھ سے آدمی کو بیہوش کیا یہ تمھارا ہی کام تھا عمرو نے جھک کے سلام کیا کہا حضور آپ
قدردانی فرماتے ہین آبرو بڑھاتے ہین ہمین مدت العمر مین قدردان آپ ہی ملے ہین ہمتو خود چاہتے ہین کہ کچھ دنون
حضور کی خدمتگذاری کرین عجائب نگار نے کہا زیادہ باتین نہ بناؤ تمھاری یہ خطا بھی عفو کی اپنے لشکر مین چلے جاؤ
خواجہ نے کہا حضور مین نے اتنا بڑا کار نمایان کیا ہو امیدوار ہون کہ خلعت عطا فرمایا جاے انعام بھی بحساب ملے
عجائب نگار نے اسیوقت حکم دیا ملازمون نے خلعت لاکر عمر و وشاپور کو دیا جب خلعت پہن چکے تو خواجہ نے کہا اب
انعام کے بھی امیدوار ہین عجائب نگار نے کہا خواجہ مجھی پر عیاری کی اور مجھی سے انعام چاہتے ہو عمرو نے جواب دیا ہم پہنچ
لشکر مین جائینگے صاحبقران دریافت فرمائینگے آپ کی کیفیت بیان کرینگے کہ ایسے قدردان پر عیاری کی اتنا انعام پایا
اور اگر انعام مرحمت نہ ہوگا صاحبقران فرمائینگے کہ بابین ریاست قدردانی نہین کرتے اہل ہنر کو حوصلہ نہین دیسکتے
عجائب نگار نے دو ہزار روپیہ خواجہ کو بطور انعام دیا اور کہا کہ خواجہ اب کبھی میرے پاس آنیکا قصد نکرنا ورنہ بہت
پچھتاؤگے مصیبت اٹھاؤگے خواجہ نے کہا ہم لوگ اسی کام کے واسطے پیدا ہوئے ہین اور جب ایسا قدردان پایا ہو تو
ضرور ہی جی چاہیگا کہ حضور کو اپنا کمال دکھائین اور اب حضور کو لازم ہو کہ آپ ہماری عیاری سے بچین ہمین کسی قسم کی
تکلیف نہ دین اور ہمارے کمالات ملاحظہ فرمائین عجائب نگار نے کہا مین آپ کے کمالات کا مشتاق نہین ہون
تشریف لیجائیے خواجہ وہانسے مغموم پلٹے کہ ذکر انکا کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کی جاتی ہو

کہ صاحبقران نے جو اس آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا تھوڑی دور پر جاکے اُسے شکار کیا بقربانی پہونچایا کباب تیار کرکے
نوش کیے وہانسے واپس ہوئے جہان سب ہمراہی منتظر تھے وہان تشریف لائے آتے ہی دریافت فرمایا کہ خورشید
یزدان پرست کہان ہین سب نے عرض کی وہ آپ ہی کے ہمراہ گئے تھے جب سے ابتک یہان نہین آئے صاحبقران
نے لوگون کو چہار جانب روانہ کیا کہ خورشید یزدان پرست کو تلاش کرین سب لوگ بہت دور دور گئے مگر خورشید
کا پتہ نہ پایا مجبور ہوکے واپس آئے سب نے امیر سے عرض کی حضور بہت دور دور ہمنے تلاش کیا مگر پتہ شاہزادے
کا نہین ملا صاحبقران بہت غمگین ہوئے خود بھی بہت دور تک تشریف لیگئے جب خورشید کے ملنے کی امید منقطع ہوئی
تو مغموم وناچار اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے دوسرے روز داخل لشکر ہوئے یہان آکر سب سے خورشید کی روداد
بیان کی سب کو کمال افسوس ہوا دعاے خیر حق مین خورشید کے کرنے لگے صاحبقران اسی فکر مین بیٹھے ہین کہ خواجہ
عمر ثانی اور شاپور نے آکر سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ کہو کیا بندوبست کیا عمرو نے جواب دیا کہ یا صاحبقران ہم اُسکے
ہمراہ ایک صحرا مین گئے وہ براے شکار گیا تھا وہان جاکے ایسی عیاری کی کہ اُسکو بیہوش کیا چاہتے تھے کہ خنجر سے سر
اس کا جدا کرین کہ تخت سے کمبخت کے دو پتلے پیدا ہوئے اُنھون نے ہوشیار کر دیا اپنی حکمت سے جان بچائی
اُس سے خلعت لیا مجبور واپس آئے امیر نے فرمایا اب کل کا ایک دن باقی ہو وہ کافر میدان مین آکر سب کو مبتلاے
بلا کر دیگا جسطرح ممکن ہو خواجہ براے خدا اُسکی کوئی تدبیر کرو خواجہ سے جب امیر نے بہت کہا تو خواجہ نے عرض کی
یا صاحبقران مین اب بہت پریشان ہون خانہ کعبہ جاؤنگا یہان نہ رہونگا امیر نے فرمایا خواجہ باتین نہ بناؤ
اپنے کام کو جاؤ خواجہ نے کہا مین آپ سے خلاف نہین عرض کرتا ہون میرا قصد مصمم یہی ہو آج ضرور یہانسے روانہ

ہو جاؤنگا آپ جو چاہیں تدبیر کریں یہان اور بھی عیاران طرار موجود ہین وہ کوئی تدبیر کرینگے امیر نے جبکہ خواجہ کو خانہ کعبہ
جانے پر مستعد پایا اور زیادہ غمگین ہوئے پہلے تو بہت سمجھایا جب دیکھا خواجہ اب سماعت نکرینگے مجبور ہوکے
خاموش ہو رہے خواجہ سب سے رخصت ہونے لگے جو خواجہ کے پاس آتا ہے سمجھاتا ہے خواجہ انکار کرتے ہین جب
سب سے مل چکے تو صاحبقران کو سلام آخری کر کے روانہ ہوئے صاحبقران کو خواجہ کے جانیکا ایسا ملال ہوا کہ
اشک آنکھون مین بھر لائے مگر ضبط کیا خواجہ ایک طرف کو روانہ ہوئے شب بھر اسی طور سے چلے گئے جب مسافر روشن
اندام فلک یعنے آفتاب عالمتاب مسافت شرق کو طی کر کے رہروی منزل فلک ہوا تو خواجہ نے دیکھا ایک پھاٹک
نہایت بلند سامنے معلوم ہوتا ہے خواجہ نے گلیم اوڑھی اس پھاٹک کے اندر آگئے باغ پر بہار دیکھا کچھ پھل باغ کے
توڑے گرسنہ تھے ان پھلون کو کھایا نہر باغ سے پانی پیا آگے بڑھے قریب بارہ دری پہونچے بارہ دری کو نہایت پر
تکلف پایا اندر آئے عجب سامان دیکھا نگاہ جو کی تو دیکھا کہ خورشید یزدان پرست ایک نازنین مہ جبین کو بغل مین
لیے ہوئے بیٹھے ہین خواجہ بہت خوش ہوئے سوچے کسطرح اپنے تئین خورشید یزدان پرست پر ظاہر کرون
یہ فکر کر ہی رہے تھے کہ ایک خواص ملکہ کی اٹھکر کسی کام سے باہر آئی خواجہ نے اسکو بیہوش کیا آپ اس کی صورت
بنکر ہنستے ہوئے بارہ دری کے اندر آگئے خورشید یزدان پرست کے قریب آکے بیٹھے کان مین کہا کہ تم تو یہان عیش و
عشرت مین مصروف ہو وہان صاحبقران کی تمہارے خیال مین عجب حالت ہے علاوہ اسکے کل لشکر کفار سے
مقابلہ ہے تمہارا جانا بھی ضرور ہے خورشید نے پہچانا پہچکے سے کہا خواجہ تم یہان کیونکر آئے خواجہ نے جوابدیا کہ یہ مین بعد
مین بیان کرونگا تم اپنے جانیکا سامان کرو خورشید نے کہا خواجہ مین مجبور ہون یہ جانے ہی نہین دیتی مجھے خود
صاحبقران کا خیال ہے خواجہ نے کہا یہ کون ہے خورشید نے کل کیفیت ملکہ جمیل کی بیان کی خواجہ کو اور زیادہ خوشی
ہوئی کہا تم اس سے کہو کہ افسوس ہے ہمارے مذہب مین پابندی نکاح ایسی ہے کہ جو مانع ہے حسرت دل کی نکالنے کو یہ اپنی
کہیگی کہ نکاح کیونکر ہوتا ہے تم کہنا کہ ہمارے لشکر مین خواجہ سب کا نکاح پڑھتے ہین اگر وہ آئین تو نکاح ہو جاے اگر ملکہ
دعا کرو تو خواجہ ابھی آجائین کہ جب یہ دعا کریگی مین اپنے تئین ظاہر کرونگا خورشید نے منظور کیا اور ملکہ سے لفظ
بلفظ بیان کیا ملکہ نے کہا مین ابھی دعا کرتی ہون یہ کہکر ہاتھ اٹھائے دعا کی کہ یارب اکبر خواجہ عمرو کو جلد پہونچا ہنوز اسکی
دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ خواجہ نے اپنے تئین ظاہر کیا سب خواصون نے جو صورت خواجہ کی دیکھی متحیر ہوگئین آپس مین کہنے
لگین کہ یہ تو ہمارے ساتھ کے خواص تھے خواجہ نے کہا صاحب مجھکو اس وقت کیون تکلیف دی خورشید نے کہا خواجہ
مین چاہتا ہون کہ نکاح میرا ملکہ کے ساتھ ہو جاے خواجہ نے کہا بھلا نکاح کیونکر ہو سکتا ہے صاحبقران اس رنج مین
مبتلا ہین لشکر کفار سے مقابلہ ہے جب تک یہ لڑائی فتح نہ ہوگی نکاح کیونکر ہو سکتا ہے ملکہ جمیل نے کہا خواجہ لڑائی کا فتح ہونا
تو بہت مشکل ہے خواجہ نے جوابدیا کہ نکاح کا ہونا بھی آسان نہین ہے جب تک عجائب نگار جادو قتل نہ ہوگا اور یہ لڑائی
فتح نہ ہوگی نکاح نہین ہوگا ملکہ جمیل نے کہا خواجہ قتل عجائب نگار ایک طور سے ممکن ہے کہ کوئی میرے باپ کے پاس
جاے اور اسکے جوڑے سے مہرہ اور گلے سے تختی لائے تاثیر اس کی یہ ہے کہ جب مہرہ کو تختی سے وصل کر کے آفتاب
کی طرف عکس ڈالیگا تو مکانات نفیس تیار ہو جائینگے اور خالی مہرہ کا عکس جسپر ڈالدیگا وہ جل جائیگا آفتاب
جو سر عجائب نگار پر سایہ فگن رہتا ہے اگر اس مہرے کا عکس اس پر پڑ جائے تو آفتاب غربال ہو جاے وہ سامان
موت عجائب نگار ہے اسکو خود ہی عجائب نگار نے بنایا ہے مگر جسکے پاس وہ مہرہ ہو وہ عجائب نگار کو قتل کر سکتا ہے
خواجہ نے کہا ملکہ پھر وہ مہرہ کیونکر دستیاب ہو اور وہ تختی کیونکر ہاتھ آئے جمیل نے کہا خواجہ مجھ مین اتنی قدرت

نہین ہی کہ مین اُس مہرے کو لا سکون خواجہ نے کہا تم مجھے اپنے ہمراہ لیچلو مین ایک خواص کی صورت بنکر چلونگا جسطرح سے بن پڑیگا مہرہ اور تختی لے لونگا جمیل نے کہا یہ امر ممکن ہی آج ہی شب کو میرے ساتھ چلو خواجہ نے رنگ روغن عیاری کا نکالا ایک خواص کی شکل بنے ملکہ نے بہت تعریف کی کہ خواجہ واقعی تم صاحب کمال ہو ایسی صورت بدلی کہ شناخت نہین ہو سکتی خواجہ نے کہا ملکہ یہ کیا بات ہی عیاری تمنے ابھی نہین دیکھی ہی جمیل نے بھی آئینہ طلب کیا بعد فراغت آرائش پوشاک تبدیل کے دن بھی تمام ہوا ملکہ نے تخت پر جلوہ فرمایا خواجہ کو بصورت کنیز اپنے عقب مین بٹھایا تخت کو اُڑاتی ہوئی تھوڑی دیر مین اپنے باپ کے پاس پہونچین اُسوقت یاقوت تاجدار کسی ضرورت سے محل ہی مین تھا ملکہ نے جاکر سلام کیا یاقوت نے گلے سے لگایا کہا اے نور نظر مزاج کیسا ہی چہرہ آج کیون اُترا ہوا ہی ملکہ نے کہا مین نے خبر پائی ہی کہ حضور سے اور لشکر اسلام سے جنگ آغاز ہی اسی کی فکر مین میری عجب حالت ہی یاقوت نے کہا تم اسکی کچھ فکر نہ کرو اتنی طاقت کسی مین نہین ہی جو مجھپر فتح پائے خداوند عجائب نگار جادو اپنے کوہ فلک شکوہ سے باہر تشریف لائے ہین مسلمانون سے مقابلہ کر رہے ہین اُنکو کچھ یہ شغل پسند آیا ہی چاہین تو دم بھر مین سب کو گرفتار کرلین مگر انھین بھی اچھا معلوم ہوتا ہی کہ ساٹھ ساٹھ ستر ستر سردار نامور لشکر اسلام کے گرفتار کرلیتے ہین جمیل نے کہا اب خاتمہ لشکر اسلام کا کب تک ہو جائیگا یاقوت تاجدار نے جوابدیا کہ خداوند نے چار یوم کی مہلت صاحبقران کو دی تھی اگر وہ راہ راست پر آگئے ہونگے تو اُنکی گرفتاری سے درگذر کرینگے اور اگر وہ لوگ پھر برائے مقابلہ آئینگے تو اُسی روز سب گرفتار ہو جائینگے ملکہ نے جوابدیا کہ اب مجھے تسکین ہوئی یاقوت نے پوچھا کہ یہ تمھارے ساتھ کون ہی ملکہ نے کہا یہ میری خواص خاص ہی اپنا مثل نہین رکھتی یاقوت تاجدار نے پوچھا کس فن مین اپنا مثل نہین رکھتی ملکہ نے کہا علم موسیقی مین یکتا ہی بیمثل و بے ہمتا ہی علاوہ اسکے اور بہت سے فنون لائق مصاحبت اسکو معلوم ہین یاقوت نے کہا ہمنے اجتک اسکو نہین دیکھا تھا خواص نقلی نے کہا حضور اگر ارشاد ہو تو کنیز کچھ حضور کو محظوظ کرے یاقوت تاجدار نے کہا مین مشتاق ہون خواص نقلی نے کہا حضور سازندون کو حکم ہو جائے کہ میری سنگت کرین یاقوت نے اُسیوقت سازندون کو طلب کیا سامان محفل عیش و طرب کیا سازندے فوراً حاضر ہوئے کنیز سنبھل کے بیٹھی سازندون نے ساز ملائے کنیز نے گنگنا کے ایک غزل شروع کی اس خوش الحانی سے غزل گائی کہ یاقوت تاجدار جھومنے لگا کنیز نے کہا حضور یون مین گاتی ہی رنگ ہی ہان اگر ساقی گری مجکو مرحمت ہو تب لطف زیادہ حاصل ہو یاقوت نے میخانے کی کنجی خواص نقلی کو دی خواص اُٹھی میخانے مین گئی شراب کو درست کیا گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی بڑے تکلف سے محفل مین لاکے رکھین یاقوت تاجدار سلیقہ مندی اُس خواص کی دیکھکر نہایت خوش ہوا اپنی بیٹی سے کہا کہ واقعی خواص بڑی سلیقہ شعار ہی لائق صحبت رئیسان ہی جمیل نے عرض کی حضور ابھی کیا ہی اسکی ساقی گری ملاحظہ فرمائیگا تو اور زیادہ محظوظ ہوجیے گا یاقوت تاجدار نے کہا ہان خواص صاحب اب شراب پلائیے دیر نہ لگائیے خواص نقلی نے جام شراب سے بھر کے پہلے یاقوت تاجدار کے پیش کش کیا کچھ شعر مناسب وقت بخوش الحانی ادا کیے یاقوت تاجدار جام بے اندیشہ انجام پی گیا پھر تو تمام محفل مین ایک دورہ شراب کا ہوا بیہوشی شراب مین زیادہ ملی تھی جس نے پی اُس کی آنکھون مین سرسون پھولی ایک نے بیٹھے بیٹھے کہا کہ عجائب نگار جادو تشریف لاتے ہین یاقوت تاجدار نے کہا اگر وہ اسوقت یہان آئینگے جوتے کھائینگے ایک نے کہا آپ بادشاہ وقت ہوکے خداوند کو بُرا کہتے ہین یاقوت نے کہا ایسے خداوند بہت میرے یہان خدمتگاری کیا کرتے ہین پھر تو اس بحث نے ایسا طول کھینچا کہ نوبت بہ فساد پہونچی یاقوت تاجدار تلوار کھینچکر اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کے دھم سے گرا خواص نقلی نے نعرہ کیا منم عمرو ثانی عیار صاحبقران زمان پھر تو جو اُٹھا زمین پر گرا خواجہ نے چلایا یاقوت

تاجدار

تاجدار کا سر کاٹ لین جمیل سے کہا خواجہ انہین میری خاطر سے زندہ گرفتار کرو شاید تمہارے مذہب کو یہ قبول کرین تو کیون انکی جان جائے خواجہ نے سوزن یاقوت تاجدار کی زبان مین دیکر نذر زنبیل کیا اور جتنے لوگ وہان تھے سب کے کپڑے اتار لیئے زبانون مین سوزن دیکر ایک کوٹھری مین سب کو بند کر دیا رنگ روغن عیاری کا لگایا اپنی صورت یاقوت تاجدار کی بنائی جمیل سے کہا کہ ملکہ تم خورشید یزدان پرست کو اس معرکہ کی خبر پہونچا دو جمیل نے کہا خواجہ مہرہ اور تختی تمنے اپنے قبضے مین کر لیا خواجہ نے مہرہ اور تختی دکھائی جمیل نے کہا مین شاہزادے کو لیکر یہین آتی ہون آپ میرے منتظر رہیگا جبتک مین نہ آؤن تب تک کہین جانیکا قصد نفرمائیگا خواجہ نے کہا تم جاؤ لیکن بہت جلد آنا کیونکہ صبح کو عجائب نگار جادو ہمارے مقابلہ آئیگا جمیل اسی وقت خواجہ سے رخصت ہوئی خواجہ برآمد ہوئے بشکل یاقوت تاجدار بنے ہین جسطرف جاتے ہین لوگ باادب پیش آتے ہین وہ شب تو خواجہ نے بعیش و آرام بسر کی صبح ہوتے جمیل بھی مع خورشید یزدان پرست خواجہ کے پاس آئی خواجہ نے جمیل کو تو محل مین چھوڑا خورشید سے بھی کہا کہ تم بھی یہین رہو جب یہ معرکہ فتح ہو جائیگا تم اسوقت صاحبقران سے ملنا ابھی موقع نہین ہے ملکہ کی بدنامی کا خوف ہے خورشید نے قبول کیا رات تو بہت تھوڑی باقی تھی انھین باتون مین صبح ہوگئی خواجہ بشکل یاقوت محل سے باہر آئے خادم خدمتگار جو در دولت شاہی پر حاضر تھے یاقوت تاجدار نقلی کو دیکھکر برائے تسلیم خم ہوئے مہرہ اور لوح خواجہ کے پاس ہے ملازمون نے وہی چار اژدرونکا تخت حاضر کیا یاقوت نقلی تخت پر بیٹھکے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا راہ مین بختگان اور زمرد ثانی سے ملاقات ہوئی زمرد نے کہا شب کو آپ کہان تشریف رکھتے تھے بارگاہ مین بہت انتظار کیا یاقوت نقلی نے جواب دیا کہ شب کو محل مین ایک کار ضروری تھا اس وجہ سے نہین آسکا زمرد نے کہا خداوند عجائب نگار آپ کو بہت یاد فرمایا کیئے یاقوت نے کہا اب اسوقت انکی قدمبوسی حاصل ہو جائیگی مجھے انسے کچھ ضروری امور طے کرنا ہین یہ باتین کرتے ہوئے میدان جنگ مین آکر کھڑے ہوئے عجائب نگار جادو بھی اپنا تخت اڑاتا ہوا جاہ و تجمل دکھاتا ہوا آفتاب کو اونچا کیے ہوئے میدان جنگ مین آکر ایک طرف بروے ہوا معلق ٹھہرا زمرد نے سلام کیا یاقوت نقلی نے بھی کراہتاً سلام کرکے کہا خوب شکار کھیلا عجائب نگار جادو نے کہا ای یاقوت مین بچ گیا نہین خود شکار ہو جاتا یہ کہکر کل کیفیت عیاری خواجہ کی بیان کی یاقوت نے کہا واقعی خواجہ کی استادی مین تو کوئی شک نہین ہے عجائب نگار نے کہا مین صاحبقران سے آج پھر کہتا ہون کہ اب بھی اپنے ارادے سے باز رہین یاقوت نقلی نے دیکھا کہ لشکر صاحبقران زبان صفین جمائے ہوئے مرنے پر آمادہ کھڑا ہے صاحبقران بھی مع عموم و تجمل صف سے بڑھے کھڑے ہین یاقوت تاجدار نقلی نے جو امیر کو متفکر پایا اپنا تخت آگے بڑھایا پکار کے آواز دی ای عجائب نگار جادو مین تجھسے ایک بات کہتا ہون مگر پیشتر وعدہ اسکا کرلو کہ ضرور منظور کرینگے عجائب نگار نے کہا مین نے آجتک کوئی بات تمہاری ردکی ہے یاقوت نقلی نے کہا کہ تم صاحبقران سے جنگ موقوف کرو اور زمرد ثانی کو انکے حوالے کر دو ایسا مرد شجاع بروے دنیا پر پیدا نہین ہوا ہے اور واقعی تم انسے لڑکے فتح نہ پاؤگے کتنے کی موت مارے جاؤگے بختگان نے جو یہ تقریر سنی خوف طاری ہوا ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا زمرد ثانی سے کہا غضب ہوا یاقوت تاجدار بھی راہی ملک عدم ہوئے زمرد نے کہا یہ خلاف بات ہے یاقوت کو کون مار سکتا ہے اور اگر یاقوت مارے گئے تو یہ کون ہے جو عجائب نگار سے کلام کر رہا ہے بختگان نے کہا یہ خواجہ صاحب ہین بشکل یاقوت یہان تشریف لائے ہین زمرد نے کہا تم اس بات کو نہین

مانونگا نجتگان نے کہا آپ کو تھوڑی دیر مین یہ حال کھل جائیگا زمرد نے کہا دیکھتے ہین اگر ایسا ہوا تو بڑی آفت برپا ہوگی
نجتگان نے کہا مجھے اب یہ خوف ہو کہ یہانسے کسطرح نکلنے پائینگے زمرد نے کہا ابھی سے یہ خیال کرنا کیا ضرور ہو دیکھیو
طریقہ جنگ کیسا ہو آج کیا ہوتا ہو اگر کچھ خرابی دیکھینگے مثل اور مقاموں کے یہانسے بھی نکل چلینگے نجتگان نے کہا یہانسے
نکلنا بھی مشکل ہوگا کیونکہ اور جگہ تو لشکر ہوتا تھا فوجین ہوتی تھین یہان تو وہ بھی نہین ہین جو سرداران اسلام کو روکین
گی اور انکے ذریعہ سے چھپ کر نکل جائینگے زمرد نے کہا پھر جو کچھ تقدیر مین ہوگا وہ پیش آئیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین
مگر عجائب نگار جادو نے جو یاقوت نقلی کی یہ گفتگو سنی کہا ای یاقوت آج تمکو کیا ہوگیا ہو کیا قلب الٹ گیا ہو جو ایسی
باتین کرتے ہو یاقوت نقلی نے جواب دیا کہ ای عجائب نگار مین بہت سچ کہتا ہون اگر میرے کہنے پر عمل کروگے بہت اچھے
رہوگے اگر اسکے خلاف کروگے پچھتاؤگے عجائب نگار نے کہا کہ دنیا مین کوئی ایسا نہین ہو جو مجھسے مقابلہ کر سکے مین
سامری و جمشید کو بھی خیال مین نہین لاتا ہون خواجہ نے کہا مین خود انکو لغو جانتا ہون اور تمھین کو کب سچا خداوند تصور
کرتا ہون عجائب نگار اور یاقوت تاجدار کی جو یہ گفتگو صاحبقران نے سنی تعجب کیا اور اہل لشکر سے فرمایا کہ آج کیا
امر ہو جو آپسمین ایسی گفتگو ہو رہی ہو سب نے جواب دیا کہ نہین معلوم کیا امر ہو یہ گفتگو صاحبقران سب سے کر رہے
تھے کہ یاقوت نقلی نے پکار کر آواز دی کہ یا صاحبقران اگر مین اس لڑائی کو سر کر دون تو اسکے عوض مین مجھے کیا عطا
فرمائیے گا صاحبقران نے پہچان کر کہا جو طلب کرو یاقوت نقلی نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا عجائب نگار جادو نے کہا
یاقوت آج تمکو کیا ہوگیا ہو یاقوت نقلی نے کہا ای عجائب زبان سنبھال کے بات کرنا نہین تو ساری شان و
شوکت خاک مین ملا دونگا ابھی تجھکو جلا دونگا عجائب نگار نے جو یہ بات سنی غصہ آیا آفتاب کیطرف دیکھکر
اشارہ کیا آفتاب طرف یاقوت کے چلا یاقوت نقلی نے مہرہ نکالا آفتاب کیطرف عکس ڈالا آفتاب مین گہن
لگنے لگا عجائب نگار نے سحر کو زور دیا یاقوت نقلی نے مہرے کو اچھی طرح سامنے کیا شعاعین جو مہرے کے
پڑین آفتاب مثل غربال کے ہوگیا سیکڑون سوراخ پڑ گئے عجائب نگار چونکہ ساحر زبردست تھا بخوف جان
سحر کرکے غرق زمین ہوگیا آفتاب سیاہ ہوکر زمین پر گر پڑا سب نے دیکھا کہ ایک لوہے کا توا ہو خواجہ نے نعرہ کیا تھا
کہ نجتگان نے زمرد ثانی سے کہا ایسے مین خیر ہو جلد نکل چلئیے زمرد اپنے تخت کو بڑھا کر نکل گیا بہت سے آدمی بھی اسکے
ہمراہ ہولیئے اسوقت ہلڑ مین کسی نے خیال نہ کیا خواجہ خدمت امیر مین حاضر ہوئے امیر نے بہت تعریف کی سب
لشکر نے بھی خواجہ کی عیاری دیکھکر بہت بہت تعریفین کین عیاران لشکر اسلام نے بھی کہا کہ اسوقت خواجہ عمرو
بن امیہ ضمری کی عیاری کی کیفیت ظاہر ہوگئی واقعی عیاری اسکا نام ہو قران ثانی بھی آکے قدم چومے برق نے
بھی آکے کہا کہ مرشد زادے یہ آپ ہی کا کام تھا کیا طاقت کسی مین ہو جو ایسے مقام نازک پر عیاری کرے خواجہ کو
بہت کچھ مال و زر اسوقت وصول ہوا امیر نے فرمایا خواجہ تمنے زمرد ثانی بے ایمان کو کہان چھوڑا خواجہ نے عرض کی
یا صاحبقران زمرد ثانی مع نجتگان کے ابھی یہین موجود تھا کہین فرار ہوگیا امیر نے فرمایا خیر جانے دو پہلے اس
مرحلے کو تو سر کرو معلوم ہوتا ہو عجائب نگار جادو اسکو اپنے ہمراہ لیگیا ہو جبتک عجائب نگار قتل نہ ہوگا زمرد کا
خلاصہ پتہ نہ معلوم ہوگا خواجہ نے کہا پیشتر اپنے لشکر کے سرداروں کو تو رہا کرین اور خورشید یزدان پرست کو بھی
لادین امیر نے فرمایا خواجہ خورشید تمھین کہان ملے خواجہ نے عرض کی کہ مجھسے راہ مین ملاقات ہوئی ایک باغ مین
مصروف عیش تھے ایک نازنین کو پہلو مین لیے بیٹھے تھے جب مین نے جا کر کیفیت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ وہ نازنین
بیٹی ہو یاقوت تاجدار کی مین نے اسکی مدد سے یہ مہرہ اور تختی حاصل کی یاقوت تاجدار کو زندہ گرفتار کیا امیر نے فرمایا

خواجہ یاقوت تاجدار کہان ہی خواجہ نے کہا میرے پاس زنبیل مین موجود ہی امیر نے فرمایا خواجہ پیشتر تم خورشید کو لاو خواجہ اُسیوقت روانہ ہوئے خیمہ گاہ یاقوت تاجدار مین آئے خورشید یزدان پرست اور ملکہ جمیل ہلال ابرو کو جاکر خبر فتح دی جمیل سے کہا اب مقام قید سرداران اسلام بتاؤ جمیل نے کہا خواجہ جبتک اُس درخت کو نہ تباہ کروگے تب تک اسیران اسلام رہا نہ ہونگے خواجہ نے کہا تملوگ لشکر مین چلو مین اُس درخت کے تباہ کرنیکو جاتا ہون خورشید نے کہا خواجہ صاحبقران کو بھی ہمراہ لے لو مقابلہ سحر و ساحری ہی نہین معلوم وہان کیا واقعہ ہو خواجہ نے اس بات کو قبول کیا اور خورشید اور جمیل کو ہمراہ لیکر لشکر مین آئے صاحبقران کو خورشید کے ملنے کی نہایت خوشی ہوئی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب اُس درخت کو برباد کرنا باقی ہی آپ تشریف لے چلیے تو اُسکو بھی مین برباد کرون اُسکے بعد پھر عجائب نگار جادو کی تدبیر قتل ہو صاحبقران چند سردارون کو ہمراہ لیکر خواجہ کے ساتھ درخت کے پاس تشریف لائے خواجہ نے درخت پر مہرے کا عکس ڈالا ایک آواز مہیب آئی کہ مین جنگ قاف سے بھاگ کر بخوف صاحبقران یہان پوشیدہ ہوا تھا مگر مجھے یہان بھی آرام نہ لینے دیا یہ صدا آتے ہی وہ درخت زمین پر گرا اور ایک دھوان اُسکی جڑ سے نکلکر طرف آسمان کے چلا گیا اب جو خواجہ نے نگاہ کی تو دیکھا ایک دہنہ نقب دکھائی دیتا ہی خواجہ نے کہا اب کوئی صاحب اس نقب مین تشریف لیجائین تو عجائب جادو کو قتل کرین امیر نے خواجہ زادونسے جو دریافت کیا تو بنام خواجہ کے فتاحی قرار پائی خواجہ سے سب نے کہا کہ اب آپ ہی تشریف لے جلیئے خواجہ نے جواب دیا کہ مین تو ہرگز نہ جاونگا مین طلسم کا فتح کرنا کیا جانون یا صاحبقران آپ خود کیون نہین تشریف لیجاتے ہین جو مجھے مجھ ساحران مین بھیجتے ہین امیر نے فرمایا کہ خواجہ فتاحی اس طلسم کی تمھارے نام ہی مین جاکر کیا کرونگا جب خواجہ ہر طرح سے مجبور کیے گئے تو ناچار اُس نقب مین داخل ہوئے خواجہ کے جانیکے بعد امیر کو خیال آیا کہ خواجہ تنہا گئے ہین ایسا نہ ہو کہین جنگ عظیم پڑ جائے تو خواجہ کا کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہی لیکن مین بھی ضرور جاؤنگا سب نے روکا مگر امیر نہ رُکے اسم اعظم پڑھکر اُس نقب مین پھاند پڑے مگر خواجہ عمرو ثانی جو داخل نقب ہوئے تھوڑی دور جاکے خواجہ نے ایک میدان وسیع دیکھا خیال کیا کہ اب کس طرف مجھے جانا چاہیے یہ خیال کرتے ہوئے ایک جانب چلے دیکھا ایک ساحر سامنے سے آتا ہی خواجہ نے اُسکو بلاکر کیفیت مقام عجائب نگار کی دریافت کی اُس ساحر نے پتہ بتلادیا خواجہ اُسی جانب روانہ ہوئے تھوڑا راستہ طی کرکے خواجہ نے دیکھا کہ دھوان معلوم ہوتا ہی مہرے کا عکس اُس دھوئین پر ڈالا ایک برق چمک کر گری کہ وہ دھوان برطرف ہوا ایک قلعہ سنگین دکھائی دیا خواجہ نام خدا لیکر اُس قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا زیر قلعہ ایک خندق عمیق کھدی ہی اُس مین آگ روشن ہی خواجہ نے وہین سے مہرے کا عکس ڈالا وہ آگ برطرف ہوئی قلعہ چکر مین آیا دو تین گردش کے بعد وہ سب عمارت منہدم ہوگئی راستہ صاف ہوگیا سامنے ایک دیر نظر آیا یہ دیکھا کہ وہان چند ساحر گھنٹ و ناقوس لیے ہوئے کھڑے ہین خواجہ کو جو آتے ہوئے دیکھا سب نے سحر کرنا شروع کیا خواجہ نے مہرے کا عکس ڈالا ساحرون پر بہتین کڑک کے گرین جلکر خاک ہوئے خواجہ قریب دیر پہونچے چاہتے تھے کہ دیر پر چڑھ جاؤن کہ ایک دریچہ سے آواز آئی خبردار یہان آنیکا قصد نکرنا خواجہ نے گردن اُٹھاکے جو دیکھا تو عجائب نگار جادو کو پایا کہ دیر مین بیٹھا ہوا ہی خواجہ نے اُس پر بھی مہرے کا عکس ڈالا عجائب نگار نے ہاتھ ہلادیا ایک برق چمکی آواز تو بہت بڑی ہوئی مگر کچھ اثر اُسکا بسبب مہرے کے ظاہر نہ ہوا خواجہ نے پھر عکس مہرے کا ڈالا عجائب نگار شکست ہوا جب عرصہ تک اُس پر عکس مہرے کا پڑتا رہا تو بیحس و حرکت ہوکر زمین پر گر پڑا خواجہ دیر کے

اوپر چڑھ آئے کمر سے خنجر نکالکر سر عجائب نگار جادو کا تن سے جدا کیا اُسکے مرتے ہی ایک زلزلہ آگیا تمام زمین ہلنے لگی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونی شروع ہوئی بجلیاں گرین عرصہ کے بعد آواز آئی کہ کشتی مرا نام مین عجائب نگار جادو بود خواجہ اس دیر سے باہر نکلے وہ تاریکی رفع ہوئی خواجہ نے باہر آکے جو دیکھا تو بہت سے ساحر مرے پڑے ہین حیران ہوئے کہ ان کو کس نے قتل کیا سب کے کپڑے تو خواجہ نے اپنے قبضے مین کیئے اور دیر مین جو کچھ مال و زر تھا وہ سب خواجہ نے نذر زنبیل کیا آگے بڑھے تھے کہ دیکھا سامنے سے صاحبقران بصد شوکت و شان تشریف لاتے ہین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ یہان کیونکر تشریف لائے امیر نے فرمایا کہ خواجہ تمہاری تنہائی کا خیال جو آیا مین بھی نقب مین کود پڑا پوچھا عجائب نگار جادو کہان ہی خواجہ نے سر اُسکا دکھا دیا امیر بہت خوش ہوئے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ دیکھا وہ سردار جو شعلہ بنکر غائب ہوگئے تھے چلے آتے ہین سب نے امیر کو سلام کیا امیر نے ایک ایک کو گلے سے لگایا وہانسے آگے بڑھے تھوڑی دور چلکے اپنے تمام لشکر کو پایا امیر نے فرمایا کہ خواجہ ہم تو نقب کی راہ سے آئے تھے یہان لشکر کیونکر ملا خواجہ نے عرض کی وہ سب سحر عجائب نگار کا تھا اُسکے مرنے سے باطل ہوگیا امیر نے شکر خدا کیا بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوگئے محفل عیش و عشرت منعقد ہوئی جام شراب گردش مین آیا دو روز تک جلسہ رہا تیسرے روز صاحبقران نے فرمایا کہ تلاش مین زمرد ثانی کے جانا ضرور ہی سب سرداران لشکر سامان سفر درست کرین کل یہانسے کوچ ہوگا سرداران نے جو یہ خبر سنی اسباب سفر درست کرنے مین مشغول ہوئے دوسرے روز امیر نے سب کو تیار پاکر شہر یاقوت نگار سے مع لشکر گران برائے تلاش زمرد کوچ کیا کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جاوے گا

دو کلمہ داستان جلالت عنوان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نجات پانا آفت ناگہانی سے یعنے برآمد ہونا دریائے قہار سے بمدد ساحرہ اور قتل کرنا اُس ساحرہ کو اور پہونچنا ملک سبز لون کے مین باقی حالات متعلقہ داستان ہذا خمسہ عوض ساقینامہ

کرین کسواسطے بدنام عشق شعلہ رویان کو
جلایا آپ ہمنے ضبط کرکے آہ سوزان کو
نگہ تیری وہ فتنہ جس سے رخنہ اک غدر عالم مین
گہر کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجان کو
تری آنکھون ہی سے کیا چشم نرگس محو حیرت ہی
عجب سامان عشرت آج پہونچا ہی بہم ساقی
یہی قلقل رعا دیتا ہی شیشہ دمبدم ساقی
ہنسین گل اور شبنم کیطرح رویا کرے کوئی
ہوا کو ابر کو سبزے کو گل کو صحن بستان کو
کسیکا کچھ قصور اس مین نہین پایا گیا اپنا
نہین جاتے چمن تک آپکو بیحس سمجھتے ہین
ہمیشہ کنج تنہائی مین ہم مونس سمجھتے ہین
کہ مجھسے سخت جانی سے بھی ہی سخت ہی مشکل
بتیہ دوری کو کیون الزام دین اور دل حیران کو
جگر کو سینے کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو
ہوا ہے نور رخ کے روبرو جب بدر عالم مین
دہن سے تیرے کیا ای رشک گل غنچے کو نسبت ہی
ترے اندام و رو و قد و زلف و خط سے خجلت ہی
کہ محفل ہی سراسر رشک گلزار ارم ساقی
سبو کو خم کو مے کو میکدے کو مے پرستان کو
جو تو ہو تو بہار باغ بھی دیکھا کرے کوئی
نگاہون مین جو کچھ راز محبت کہدیا اپنا
لڑا کر آنکھ ہمنے آپ دشمن کر لیا اپنا
جگر کے روزن اپنے دیدۂ نرگس سمجھتے ہین
الم کو یاس کو حسرت کو بینائی کو حرمان کو
کئی ہین ہمدم پہلو نشین اور ایک میرا دل
لگائین کس لیئے بہتان ناحق سوز پنہان کو
پری بزم حسینان تو ہی زیب صدر عالم مین
ترے دندان و لب نے کردیا بیقدر عالم مین
کہان گلبرگ مین تیرے لبونکی سی نزاکت ہی
سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو
رہین اسباب کیفیت یونہی سب ہون نہ کم ساقی
مزا کیا گر گذر سوئے چمن تنہا کرے کوئی
نہو جب تو ہی ای ساقی بھلا پھر کیا کرے کوئی
تو پھر آنکھون مین کیا یہ بھر کے خون دل پیا اپنا
نظر کو تازہ کو انداز کو ابرو کو مژگان کو
یہی ہین یار جسکو رونق محفل سمجھتے ہین
نہ تڑپون خاک پر کیونکر برنگ طائر بسمل
جگہ بس کسکو دون ہاتھون سے تیرے دمبدم ہی قاتل

گلمانی کو چھری کو ناوک کو خنجر کو پیکان کو
اگر تو چاہے کوئی تشبیہ تو من کہدون برابر انسے

فزون عزت ہو کسی کی آدمی کی عزت و شان سے
بنایا ایک ہے بتر ای ظفر خالق نے انسان سے

شرف اس خاک کے پتلے کا جب ثابت ہوا انسان کے
ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو

چہرہ شناوران بحر شجاعت و آشنایان دریاے جرأت در مضامین جنگ و جدال یون غواصی فرماتے ہین شعر آشنایان قلزم ہیجا ۔ مینگارندہ داستان و خار ہناظرین ذوی الاحترام کو یاد ہوگا خاکسار نے قبل مین تحریر کیا تھا کہ جب صاحبقران زمان تحوت بشیر سر کو قتل کر چکے تو زمرد ثانی بھاگ کر افلاک جادو کے پاس پہونچا صاحبقران زمان نے قصد سفر کیا راہ مین ایک دریاے قہار بلا میر کشتیان طلب کرکے طرف افلاک کے روانہ ہوئے راہ مین چار کشتیان تباہ ہوگئین جنمین شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اور ملک ایرج اور شاہزادہ سکندر بن فرخ لقا اور رستم بن ایرج سوار تھے چنانچہ کیفیت بدیع الملک نوجوان کی تحریر کیجاتی ہے کہ انکی کشتی جو تباہ ہوئی تو جملہ ہمراہی غرق دریا ہوکر فنا ہوئے مگر بدیع الملک نوجوان بقدرت خالق یزدان ایک تختے پر بہتے ہوئے چلے تکلیف تباہی سے بیہوش ہوگئے تھے اک شب و روز ہوش نہ آیا دوسرے دن غش سے آنکھ کھلی اپنے تئین اس کیفیت مین پایا کہ تختہ مین دن تک برابر بہتا ہوا چلا گیا جو تھے روز بدیع الملک نوجوان بھوک کی شدت سے اسقدر بیتاب ہوئے کہ قلب و جگر آتش گرسنگی سے کباب ہونے لگے ضبط کا یارا نہ رہا دست دعا جانب خالق یکتا بلند کرکے عرض کی اے چارہ ساز غریبان اے کس بیکسان وقت مدد ہے اب ضبط دشوار ہے زندگی سے دل بیزار ہے یا کوئی ذریعہ الفت پیدا کر یا ملک الموت کو حکم دے کہ وہ میری قبض روح کرے بالک کر شاہزادے نے جو دعا کی قبول درگاہ حق سبحانہ تعالے ہوئی قضا اسے کہ ایک ساحرہ کسی کام سے تخت اڑاتی ہوئی جاتی تھی قریب دریا تخت جو پہونچا ساحرہ نے نیچی نگاہ کی عجب کیفیت نظر آئی دیکھا ایک آفتاب چرخ حسن و جمال ایک تختہ پر بہتا ہوا جاتا ہے ساحرہ کی جو نگاہ جمال عدیم المثال بدیع الملک پر پڑی عاشق جمال ہوگئی تخت کو زمین پر اتارا اچھی طرح دیکھا پھر سحر کرکے بلند ہوئی بدیع الملک کی کمر مین پنجہ دیا اپنے تخت پر لا کے بٹھایا بدیع الملک سے کیفیت دریافت کی شاہزادے نے جواب دیا کہ شدت گرسنگی سے مجھمین یارائے گفتگو نہین ہے علاوہ اسکے چار روز کا زمانہ ہوا کہ اس آفت مین مبتلا ہون جب حواس درست ہونگے تو اپنا حال بیان کرونگا تجھپہ عیان کرونگا ساحرہ تخت کو اپنے باغ مین واپس لائی کچھ میوہ بدیع الملک کے پیش کش کیا شاہزادہ نے اسکو نوش کیا ازبسکہ چار دن سے گرسنہ تھے غذا جو ملی ضعف کی شدت ہوئی شاہزادہ مسہری پر جاکے لیٹا ساحرہ نے اپنی کنیزون سے کہا کہ مجھے تو اسوقت برائے ضرورت جانا ہے تم بدل و جان خدمت مین شاہزادے کی مصروف رہنا کنیزین بھی مسہری پر آئین شاہزادے کے پائون دبانے لگین ساحرہ اپنے کام کو روانہ ہوئی شاہزادہ چونکہ چار روز کا مسافت کشیدہ تھا راحت جو پائی بیخبر سو گیا ساحرہ جو گئی تھی تھوڑی دیر مین بیتابانہ واپس آئی دیکھا شاہزادہ محو خواب ہے منھ سے دوشالہ ہٹا کر روے زیبا دیکھ لیا دل کو تسکین ہوگئی تھوڑے عرصے کے بعد بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے آنکھ کھولی انگڑائی لیکر اٹھے ساحرہ نے پوچھا کیون شہریار مزاج کیسا ہے شاہزادے نے جواب دیا کہ چار روز وہ تکلیف اٹھائی ہے کہ جسکا بیان کرنا بھی تکلیف ہے مگر اب تو بفضل خدا سے طبیعت کچھ اصلاح پر آتی جاتی ہے ساحرہ نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے یہان کسی قسم کی تکلیف آپ کو نہین ہوگی اگر مزاج مبارک مین آئے تو براے سیر تشریف لیچلیے شاہزادے نے جواب دیا کہ ابھی مسافت و ماندگی سفر کی زائل نہین ہوئی ہے طبیعت جانے کو نہین چاہتی ہے جب طبیعت درست ہوگی ضرور چلینگے ساحرہ خموش ہو رہی شاہزادہ چپ مسہری پر لیٹ رہا اسی طرح کئی روز تک بدیع الملک نوجوان ساحرہ کے مکان سے باہر نہین نکلے ساتوین روز جب خستگی سفر زائل ہوئی تو بدیع الملک نے کہا اب میری طبیعت بفضل خداوند درست ہے لیکن اپنے ہمراہیون کا خیال

جب آتا ہی دل پر عجب صدمہ گذرتا ہی اگر یہان ممکن ہو تو برای شکار چلئین ساحرہ نے عرض کی آپ تشریف لےچلین یہان ایک
صحرا بہت پر فضا ہی شکار بھی بہت ملتا ہی یہ کہکر ساحرہ اُٹھی اپنی بارگاہ سے باہر آئی ملازمون کو طلب کرکے کہا کہ ایک
مرکب اور سلاح بہت جلد حاضر کرد ملازمون نے اُسیوقت جملہ اسباب مطلوبہ بہم پہونچایا ساحرہ نے بدیع الملک
نوجوان کے پیش کش کیا شاہزادے نے خوشی خوشی سب سلاح ذات پر آراستہ کیے مرکب پر سوار ہوئے برائے شکار
جانب صحرا ہمراہ اُس ساحرہ کے روانہ ہوئے جب صحرا مین پہونچے معروف سیر و شکار ہوئے ساحرہ زبسکہ عاشق
جمال تھی وہان بدیع الملک کو تنہا جو پایا ہاتھ باندھکر سامنے آئی عرض کی ای شہریار یہ کنیز کچھ عرض حال کیا چاہتی ہو اگر
قبول افتد زہے عز و شرف بدیع الملک نے فرمایا کہ جو مزاج مین آئے کہو تمہارے کہنے کو ضرور قبول کرونگا تم نے میرے
ساتھ احسان کئی ہین ہمارے ملت مین احسان فراموشی روا نہین ہی جو کوئی اسکا بجوجنہم قبول کرینگے ساحرہ نے عرض
کی کہ یہ کنیز عاشق جمال باکمال ہی امیدوار وصال ہی اگر منظور ہو تو میری زندگی ہو جائے مراد دلی بر آئے بدیع الملک
نے جواب دیا کہ ہمارے ملت مین اس طور سے یہ امر جائز نہین ہی اور اسکے منظور کے واسطے بہت سے سبب ہین
جب وہ امور تمکو منظور ہونگے تو دیکھا جائیگا ساحرہ نے عرض کی بیان فرمائیے دیر نہ لگائیے کنیز بدل و جان منظور کریگی
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ شرط اول تو یہ ہی کہ سامری پرستی ترک کرے اور دوسری بات یہ کہ سحر سے توبہ کرکے
خداپرستی اختیار کرے سب ہم لوگ قبول کرتے ہین ساحرہ نے عرض کی مین سحر سے توبہ کیونکر کرسکتی ہون اسکی وجہ سے یہ جاہ
و حشم مجھکو میسر ہی اور مذہب سامری پرستی کو ترک کرکے دوسرا مذہب اختیار کرنا یہ امر بالکل خلاف ہی مجھسے یہ شرطین
پوری نہین ہو سکتی ہین اُنکے علاوہ اور جو کچھ فرمائیے بسر و چشم بجا لاؤن ہان یہ اقرار کرتی ہون کہ کبھی آپکے مذہب
کے نسبت کوئی حرف ناشائستہ زبان پر نہ لاؤنگی بدیع الملک نے جھنجھلاکے جواب دیا کہ آیندہ ایسے کلمات زبان پر نہ
لانا چونکہ تو نے ہمارے ساتھ احسانات کیے ہین اسوجہ سے ہم خوش ہو رہے اگر دوسرے کی زبان سے یہ کلمات
سنتے تو ابھی قتل کر ڈالتے ساحرہ یہ باتین سُنکر دنگ ہو گئی کہا ای شہریار آپ جانتے ہین کہ ہم لوگ ساحر ہین ہمسے خوف
جرأت کرنا بیکار ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہم ساحر کش ہین یہ کہکر قبضے پر ہاتھ رکھا ساحرہ نے چاہا کہ مین سحر کرون مگر
فرط محبت سے دل نے قبول نہ کیا اپنے کو بچاکر ہٹ گئی کہا ای شہریار غصہ نہ فرمائیے جو مین کہتی ہون اُسکو قبول کیجیے مجھے
کنیزان کنیز سے تصور فرمائیے اگر ہمارے کہنے کو خیال مین نہ لائیگا بہت پچھتائیگا یہی صحرا آپکے واسطے زندان بن
جائیگا عمر بھر پھرئیے گا مگر راہ نہ پائیے گا اسی مقام پر ہر طرف سے پھر کر رہیئے گا بدیع الملک نے چاہا مین جھپٹ کے ایک ہاتھ
تلوار کا ماردون ساحرہ سحر کرکے بلند ہو گئی پھر بدیع الملک کو بہت سمجھایا جب بھی انکے خیال مین نہ آیا تو ساحرہ مجبور
ہوکے یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ ای شہریار اب آپ اس صحرا سے اگر کہین جانیکا قصد فرمائیے گا راستہ نہین ملیگا مین البتہ
دو وقت حاضر ہوا کرونگی بدیع الملک نے خیال بھی نہ کیا ساحرہ چلی گئی اُسکے جانیکے بعد بدیع الملک کو خیال آیا
کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی خدا نے اس کافر کے پاس سے مجھے نجات عطا فرمائی کسی طرف چلین یہ سوچکر ایک جانب
روانہ ہوئے قریب شام تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھے جب رات زیادہ آئی اور غلبہ خواب سے پریشان کیا
تو بدیع الملک زین پوش بچھاکر اسی درخت کے نیچے سو گئے جب صبح کو آنکھ کھلی اپنے تئین اُسی صحرا مین پایا جہان اُس سے
گفتگو ہوئی تھی اب تو بدیع الملک کو کلام اُس ساحرہ کا یاد آیا سمجھے اس نے سحر کرکے راستہ روکا ہی پھر گھوڑے پر سوار
ہوئے اور دوسری جانب روانہ ہوئے قریب شام پھر تھک کر ایک مقام پر بیٹھے نیند آگئی جب صبح کو آنکھ کھلی اپنے تئین
اُسی صحرا مین پایا دیکھا وہ ساحرہ بھی برو سے ہوا اپنا تخت قائم کیے ہوئے کہ رہی ہی کہ ای شہریار آپ نے ملاحظہ فرمایا

اب بھی اقرار وصل کیجیے نہین تو عمر بھر اسی صحرا مین پھرتے رہیےگا بدیع الملک نے جواب بھی نہ دیا ساحرہ مجبور ہوکے چلی گئی بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوکر تیسری جانب روانہ ہوئے قریب شام ایک دریا ملا خیال کیا آج شب کو لب ساحل سیر کرین جاگ کر سحر کرین صبح کو یہان سے روانہ ہوجاینگے یہ سوچ کے دریا کے کنارے زین پوش بچھا کے بیٹھے ہواے سرد چلنے لگی بدیع الملک کی آنکھ بند ہوگئی تھکے ہوئے تھے بیخبر سو گئے صبح کو جب آنکھ کھلی اپنے تئین اُسی صحرا مین پایا بہت پریشان ہوئے دیکھا وہی ساحرہ بالاے ہوا کہہ رہی ہی کہ ای شہنشاہ اب بھی غصہ سے درگذر کیجئے وصل قبول کیجیے بدیع الملک نے پھر کچھ جواب نہ دیا ساحرہ یہ کہکر غائب ہوئی کہ اگر کل بھی آپ نے قبول نہ کیا تو مین اس سے بھی زیادہ سختی سے کام لونگی بدیع الملک نے اتنا تو کہا کہ ہمارا خدا سب سختیون کو آسان کردیگا ساحرہ تو غائب ہوگئی بدیع الملک نے درگاہ کبریا مین دعا کی کہ ای رب بے نیاز جب تو نے ایسی بلاے عظیم سے نجات عطا فرمائی ہی تو یہ کیا بڑی بات ہی اس مشکل کو بھی آسان کر یہ دعا کرکے گھوڑے پر سوار ہوئے چوتھی سمت روانہ ہوے تھوڑی مسافت طے کی تھی کہ ایک پہاڑ نظر آیا بدیع الملک جب زیر کوہ پہونچے خیال آیا کہ اس پہاڑ پر چل کے دیکھین کیا ہی یہ خیال کرکے گھوڑے سے اُترے پہاڑ پر چڑھے دیکھا کوہ عجیب طریقہ سے واقع ہوا ہی معلوم ہوتا ہی کسی نے تراش کے زینے بنائے ہین جن مین زینہ گئی ہی بدیع الملک سیر قدرت الٰہی دیکھتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک جانب کچھ دھوان نظر آیا اسطرف متوجہ ہوئے معلوم ہوا کہ کچھ آدمی بھی اسطرف ہین بدیع الملک اُدھر روانہ ہوئے جون جون اُس دھوئین کے قریب پہونچتے تھے عود و عنبر کی خوشبو سے دماغ معطر ہوتا جاتا تھا بدیع الملک حیران کہ یہ کیا سانحہ ہی پہاڑ پر عود و عنبر کا کیا کام ہی کہین کوئی اور بلا تو نہین ہی مگر بجرأت تمام اُس دھوئین کے قریب پہونچے دیکھا ایک گوشہ کوہ سے دھوان نکل رہا ہی بدیع الملک اُس گوشے مین آئے جیسے ہی قدم رکھا دیکھا ایک مرد بزرگ پاک صورت نیک سیرت آنکھین بند کیے ایک ہرن کی کھال پر بیٹھا ہی سامنے ایک مجمر فولادی رکھی ہی اُسمین عود و عنبر سلگ رہا ہی بدیع الملک نے باواز بلند سلام کیا فقیر نے آنکھ کھولی گردن اُٹھائی جواب سلام دیا اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا بدیع الملک اُس فقیر کے قریب جاکے بیٹھ گئے فقیر دیر تک آنکھین بند کیے بیٹھا رہا جب عرصہ گذرا تو فقیر نے آنکھین کھولین بدیع الملک سے پوچھا کہ بابا کہان سے آنا ہوا ہی کسطرف جانیکا ارادہ ہی بدیع الملک نے اپنی کیفیت بیان کی فقیر نے مسکرا کے جواب دیا کہ اتنی ہی سی بات سے آپ پریشان ہین راستہ آپ پر کوئی نہین بند کرسکتا ہی یہ کہکے اپنے بازو سے ایک مہرہ کھولا بدیع الملک کو دیکر کہا اس مہرے کو احتیاط سے رکھنا جب تک یہ تمھارے پاس رہیگا سحر تاثیر نہین کریگا جب اُس ساحرہ کا سامنا ہو اس مہرے کو کھینچ مارنا قدرت معبود کا تماشا دیکھنا بدیع الملک نے کہا مہرہ تو ضائع نہین جائیگا فقیر نے کہا مہرہ تمھارے پاس پھر واپس آئیگا جب تک تم خود کسیکو اپنے ہاتھ سے نہ دوگے تب تک کوئی اُسپر قابض نہین ہوسکتا بدیع الملک مہرہ پاکر بہت خوش ہوئے فقیر نے کہا اب آپ دیر نہ لگائیے تشریف لیجائیے شاہزادہ فقیر سے رخصت ہوا پہاڑ سے اُترکے گھوڑے پر سوار ہوکر ایک جانب روانہ ہوا حسب معمول دن بھر رہروی کی شام کو ایک مقام پر تھک کر بیٹھے نیند آگئی نصف شب گذری تھی کہ رونیکی آواز بدیع الملک کے کانون مین پڑی گھبرا کے آنکھ کھولی دیکھا وہی ساحرہ بروے ہوا اپنا تخت لیے ہوئے گریہ وزاری کرتی ہی یہ کہہ رہی ہی کہ افسوس مجھے اس امر کا خیال نہ رہا بڑی غفلت کی اپنی جان مفت دی شاہزادہ جو بیدار ہوا اور ساحرہ کی نگاہ پڑی کہا ای شہنشاہ اب بھی مین آپسے منت کرتی ہون میرے کہنے کو قبول کرلیجیے نہین تو ایک سحر مین قیامت برپا کردونگی آپ جو فقیر کی مدد پر نازان ہین اُس سے کچھ نہ ہوگا بدیع الملک نے وہی مہرہ کھینچ مارا ایک آواز آہ کی شاہزادہ نے سنی ساحرہ زمین پر گری لاش اُسکی جلنے لگی آواز آئی کشتی مرا نام مین سیران جادو بدیع الملک نے شکر خدا کیا اتنی رات

اسی صحرا مین جاگ کر بسر کی خیال یہ تھا کہ شاید کوئی اسکے ملازمین مین سے یہ خبر سنکر آئے پھر شاہزادے کو بہرے کا خیال آیا اُنکو
باز و پر بندھا پایا بہت خوش ہوئے جب صبح ہوئی نماز سحر سے فراغت کی گھوڑے پر سوار ہو کے ایک جانب روانہ ہوئے
دن بھر رہروی مین مصروف رہے قریب شام ایک دروازہ عالیشان نظر آیا کچھ آدمی بھی نظر آئے بدیع الملک نے
اُن لوگون سے دریافت کیا کہ یہ دروازہ کیسا ہے اور آپ لوگ یہان کسطرح تشریف رکھتے ہین اُن سب نے شان و
شوکت بدیع الملک کی دیکھکر عرض کی کہ یہ در شہر پناہ ہے اور ہم لوگ اسی شہر کے باشندہ ہین بدیع الملک نے پوچھا کہ نام
اس شہر کا کیا ہے اور بادشاہ کون ہے یہان کے قواعد کیسے ہین اُن لوگون نے جواب دیا کہ زرین سواد اس شہر کا نام ہے اور
قہرمان زرین پوش یہان کا حاکم ہے قواعد اور شہر و قصبے یہان کے اچھے ہین بادشاہ عادل ہے رعیت خوش حال
باشندگان شہر سب وضیع و شریف ہین بدیع الملک سب کیفیت دریافت کر کے داخل شہر ہوئے جیسا سنا تھا
اُس سے زیادہ شہر کو پر تکلف پایا دوکانین بہت آراستہ دیکھین بدیع الملک ایک طرف روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے
کی ہوگی کہ دیکھا ایک مرد ضعیف درباری پوشاک پہنے ہوئے ایک ہوادار پر سوار گرد ملازمون کی قطار شہر کی بازار کو
دیکھتا ہوا چلا آتا ہے جیسے ہی بدیع الملک کے قریب سواری آئی اُس مرد بزرگ نے شان و شوکت شاہزادے کی
دیکھکر برائے سلام ہاتھ اُٹھایا بدیع الملک نے جواب سلام دیا پوچھا آپ یہان کس عہدے پر مامور ہین اُس مرد بزرگ
نے عرض کی مین یہان حضور بادشاہ مین عہدۂ وزارت سے کامیاب ہون اگر آپکا ارادہ ملاقات شاہ کا ہو میرے ہمراہ
تکلیف فرمائیے مین آپ کو بادشاہ تک پہونچا دونگا جب سلطان آپ کو دیکھین گے بڑی قدر و منزلت کرینگے اگر آپ کسی امید
کو ظاہر کرینگے یقین ہے کہ ہرگز نکرین آپ کے سوال کو رد نکرینگے بدیع الملک نے جواب دیا کہ امید جاری سوائے خدا کے
اور کسی سے نہین ہے مگر ملاقات اُنکی ضرور لازم ہے وزیر نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے مین اسوقت دربار مین
جاتا ہون بدیع الملک اُسی حالت سے ہمراہ وزیر دربار قہرمان زرین پوش کی طرف روانہ ہوئے شہر کی سیر
کرتے جاتے ہین ہر ایک چیز کو نہایت پر تکلف پاتے ہین اس کیفیت کو دیکھ رہے تھے کہ کہارون نے ہوادار زمین پر رکھا
وزیر اُترا بدیع الملک بھی گھوڑے سے اُترے وزیر کے ہمراہ چلے وزیر نے اپنی وزارت کی کچہری مین لا کر بدیع الملک
کو بٹھایا عرض کی حضور یہان تشریف رکھین غلام حضور سلطان مین جاتا ہے آپ کا ذکر کر کے ابھی تکلیف دیتا ہون
بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہے وزیر دربار مین آیا بادشاہ کو سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا عرض کی حضور
آج ایک جوان صاحب شوکت و شان اس شہر مین نظر آیا قرینے سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ملک کا بادشاہ ہے
بڑا صاحب عزت و جاہ ہے مین نے بہت چاہا کہ حال دریافت کرون مگر رعب مانع رہا کچھ نہ کہ سکا ایما اُس کا دریافت
کیا معلوم ہوا حضور کی ملاقات چاہتا ہے آپ یہان بلائیے سبب دریافت فرمائیے یقین ہے حضور بھی اُس جوان کی
شان و شوکت دیکھکر بہت خوش ہونگے ایسے جوان آجتک نگاہ سے نہین گذرے باتون سے جرأت و ہمت
ٹپکتی ہے غرض وزیر نے ایسی تعریف کی کہ بادشاہ کو بھی آرزوے دید پیدا ہوئی کہا اے وزیر وہ جوان صاحب شوکت
و شان کہان ہے مجھکو تمھارے بیان سے دیکھنے کا اشتیاق ہوا ہے وزیر نے عرض کی حضور میری کچہری مین تشریف فرما
ہے اگر حکم شہنشاہ ہو تو ابھی حاضر کرون بادشاہ نے کہا جلد لاؤ بلکہ اپنے ہمراہ اور ارکین دولت کو بھی لیتے جاؤ وزیر
نے چند عمائدین کو اپنے ہمراہ لیا اور طرف اپنی کچہری کے چلا یہان بدیع الملک نوجوان منتظر آمد وزیر کے بیٹھے تھے
جب اور عمائدین کو آتے ہوئے دیکھا اپنی جگہ سے اُٹھے سب نے شوکت بدیع الملک دیکھکر سلام کیا شاہزادے
نے جواب سلام دیا لوگون نے عرض کی آپ کو ہمارے بادشاہ طلب فرماتے ہین اگر تکلیف نہ ہو تشریف لے چلیے بدیع الملک

نے فرمایا مین بسر و چشم چلونگا بادشاہ سے ملاقات کرونگا یہ کہکر اُن اہل دربار کے ہمراہ دربار قہرمان مین تشریف
لائے قہرمان کی نگاہ جو شان و شوکت بدیع الملک پر پڑی تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا برائے استقبال چند قدم
آگے بڑھا با اعزاز تمام بدیع الملک کو لیگیا قریب تخت جاکر کہا حضور تخت پر تشریف رکھین بدیع الملک نے
کہا ہملوگون کا یہ قاعدہ نہین ہی کہ تخت پر بیٹھین ہمارے واسطے تخت کی ضرورت نہین ہی قہرمان بہت کہتا رہا
مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے خود بھی زیر تخت بیٹھا اور بدیع الملک کے واسطے ایک ڈنگل
زرین اسیوقت منگایا تخت کے پاس بچھوایا بدیع الملک ڈنگل پر رونق افروز ہوئے قہرمان نے ساقی بچون
کو اشارہ کیا ساقی بچون نے جام شراب لبریز کیئے محفل مین دور شراب چلنے لگا بادشاہ بدیع الملک کی طرف متوجہ
ہوا کہا ای شہنشاہ آپ کی تشریف آوری کا باعث قدم رنجہ فرمانیکا سبب کیا ہوا کہان سے تشریف لائے یہان
کیونکر آئے بدیع الملک نے جواب دیا کہ ای قہرمان زرین پوش اس حکایت کو نہ پوچھ یہ قصہ بہت طول طویل
ہی کہانتک بیان کرونگا بادشاہ نے یہ جملہ جو بدیع الملک کی زبانی سُنا اور زیادہ اشتیاق ہوا کہا اب تو ضرور تکلیف
وہ ہونگا خطا معاف فرمایئے مختصر ہی کچھ بیان کیجیے بدیع الملک نے ابتدا سے کیفیت بیان کرنا شروع کی اس فصاحت
سے گفتگو شاہزادے نے شروع کی کہ قہرمان ہمہ تن ساکت ہوگیا اور محو خوبی گفتار ہوا شاہزادے نے جب سب
کیفیت اپنی بیان کردی قہرمان زرین پوش نے عرض کی واقعی حضور نے بڑی مسافت اُٹھائی اور بڑے
بڑے مصائب حضور پر گذرے مگر اب چندے یہان استراحت فرمایئے غلام آپ کے لشکر کے تلاش کرنیکو چند آدمی
روانہ کرتا ہی جب اُنکا پتہ مل جائیگا آپ اپنے لشکر مین تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے منظور کیا قہرمان نے شاہزادے
کو ایک مکان نہایت نفیس آراستہ کرادیا بدیع الملک اُس مکان مین تشریف لیگئے تھوڑے زمانے تک براحت و آرام
وہان بسر کی جب زمانہ قریب ایک ماہ کے گذرا طبیعت بدیع الملک کی گھبرائی اپنے ہمراہیون کی یاد آئی اسی خیال مین خموش
بیٹھے تھے کہ قہرمان نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے فرمایا اسوقت کیونکر آنیکا اتفاق ہوا قہرمان نے عرض کی اسوقت
برائے قدمبوسی حضور حاضر ہوا تھا کیون نصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہی خموش ہونیکا کیا باعث ہی بدیع الملک
نے فرمایا کہ مین تنہا تھا اسوجہ سے خموش بیٹھا رہا قہرمان نے عرض کی یہ تو بجا ارشاد ہوتا ہی لیکن کیفیت روے مبارک
سے یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ اسوقت کسی قسم کی فکر عظیم لاحق ہی جب قہرمان نے بہت اصرار کیا تو بدیع الملک نے فرمایا
کہ ای قہرمان مجھے اسوقت اپنے ہمراہیونکا خیال آیا کہ نہین معلوم اُن بیچارون پر کیا گذری ہوگی اور صاحبقران زمان کا مزاج
کیسا ہوگا اور تمام سرداران لشکر اسلام کس حال مین مبتلا ہونگے اسی فکر مین اسوقت سر بزانو تھا قہرمان نے عرض کی
غلام نے چند ہرکارے چارون طرف روانہ کیے ہین وہ بہت جلد خبر لیکر آئینگے حضور کیون گھبراتے ہین بدیع الملک نے
کہا میرے قلب کی واقعی عجب حالت ہی قہرمان نے عرض کی حضور برائے شکار تشریف لے جائین وہان دل بہلائین جبتک
خبر بھی آپ کے لشکر کی آجائیگی بدیع الملک کو بھی یہ بات پسند آئی فرمایا ای قہرمان مین بھی یہی خیال کر رہا تھا اچھا سامان
شکار درست ہو مین ضرور جاؤنگا قہرمان نے اسیوقت اپنے ملازمون کو بلاکر حکم دیا کہ اسباب شکار درست کرو ہمارے
شہنشاہ برائے شکار تشریف لیجائینگے ملازم بہ حکم پاکر اسیوقت روانہ ہوئے اسباب شکار بہ تعجیل تمام درست کیا تھوڑی
دیر کے بعد حاضر ہوکر عرض کی کہ سب سامان درست ہی جسوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لیچلیئے قہرمان نے بدیع الملک
سے عرض کی کہ اب حضور کا کیا قصد ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ بہتر ہوگا آپ دیر نکرین قہرمان نے کہا مین بھی ہمراہ رکاب
ہون بدیع الملک نے کہا اگر تمہارے امور سلطنت سے کسی کام کا ہرج نہ ہو تو میرے ہمراہ چلو ورنہ کوئی ضرورت نہین ہی

قہرمان نے عرض کی امور سلطنت مجھکو حضور سے زیادہ عزیز نہین ہین مین ضرور چلونگا بدیع الملک نے منع کیا بڑی تکرار سے قہرمان رکا بدیع الملک بہت سے لوگون کو ہمراہ لیکر برائے شکار روانہ ہوئے جو لوگ واقف کار تھے اور مقامات شکار ملنے کے بخوبی جانتے تھے وہ شاہزادے کو ایک صحرا مین لیگئے وہان دن بھر شکار کھیلا بہت سے آہوان صحرائی کو زندہ اسیر کیا جب بالکل شام ہوگئی تو بدیع الملک نے کہا اب اسی صحرا مین آج شب بھر رہین کل شکار کھیلتے ہوئے یہانسے چلینگے ملازمون نے عرض کی یہان کیون رہیے تھوڑی دور پر ایک باغ ہی وہ باغ بھی بادشاہی ہی وہان سب اسباب موجود ہی تشریف لیچلیے شب کو وہین آرام فرمائیے یہان سو طرحکی تکلیف ہی بدیع الملک نے کہا بہت مناسب ہی لوگ شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیکر طرف اُس باغ کے روانہ ہوئے جب قریب باغ پہونچے شاہزادے نے دیکھا کہ دور روشنی معلوم ہوتی ہی ملازمون سے دریافت کیا کہ یہی باغ ہی سب نے عرض کی حضور باغ یہی ہی بدیع الملک نے کہا یہان اسقدر روشنی ہونیکا سبب کیا ہی کوئی اس باغ مین رہتا ہی ملازمون عرض کی یہ باغ ملکہ زہرہ جبین دختر قہرمان زرین پوش کا ہی معلوم ہوتا ہی کہ شاہزادی صاحب خود باغمین تشریف رکھتی ہین اسی سبب سے اسقدر روشنی یہان ہورہی ہی بدیع الملک نے کہا پھر وہان جانا مناسب نہین ہی لوگون نے عرض کی حضور کے واسطے ممانعت نہین ہی جہان مزاج مین آئے تشریف لے چلین بدیع الملک نے جوابدیا کہ یہ تو صحیح ہی لیکن باغمین شاہزادی خود موجود ہین میرے جانے سے اُنکو کمال تکلیف ہوگی سب نے کہا اب تو حضور یہان تشریف لا چکے کچھ خیال نہ فرمائیے بدیع الملک نے کہا اچھا اگر یہی قصد ہی تو پیشتر ایک آدمی جاکر ہماری اطلاع وہان کردے جیسا ہوگا دیکھا جائیگا یہ سنکر ایک ملازم اُسیوقت باغ کی جانب روانہ ہوا باغ مین پہونچکر دربانسے کہا کہ اطلاع کردو کہ مہمان شاہ یعنے بدیع الملک ذیجاہ برائے شکار یہان تشریف لائے تھے رات ہوجانیکے باعث سے شب کو یہین رہنے کا قصد کیا ہی دربان نے محلدار کو طلب کیا یہ کیفیت محلدار سے بیانکی محلدار نے جاکر اُسیوقت تمام کیفیت ملکہ زہرہ جبین سے عرض کی ملکہ نے کہا شوق سے تشریف لائین باغ انکا ہی پوچھنے کی کیا ضرورت تھی جب ہمارے والد نامدار کے مہمان ہین تو ہمکو بھی اُنکی خاطر فرض عین ہی محلدار یہ حکم لیکر باہر آئی اور فرستادہ بدیع الملک سے کہا کہ تم ملکہ عالم کی جانب سے کہدو کہ آپ شوق سے تشریف لائیے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی ملازم نے آکر یہی کیفیت بدیع الملک سے بیان کی بدیع الملک سوے باغ روانہ ہوئے یہان ملکہ زہرہ جبین نے جو خبر آمد بدیع الملک سنی جس کمرے مین آپ بیٹھتی تھین اُسے خالی کردیا اپنی خواصون سے کہا کہ دوسری بارہ دری مین جاکے جلد فرش کرو ہم وہان بیٹھین گے یہان شاہزادہ بدیع الملک تشریف لائینگے اب سر دست دوسری بارہ دری اسباب تکلف سے آراستہ نہین ہوسکتی ہی بہتر یہی ہی کہ ہم کسی دوسری جگہ چلے جائین اور شاہزادے کو یہان بٹھائین خواصون نے جلدی جلدی دوسری بارہ دری مین فرش کیا ملکہ زہرہ جبین وہان تشریف لیگئین مسند پر جاکے بیٹھی تھین کہ ایک خواص نے آکر عرض کی کہ حضور شاہزادہ در باغ پر آگیا ملکہ نے کہا ہماری طرفسے بعد سلام شاہزادے سے کہنا کہ مجبور ہون کہ برائے استقبال خود حاضر نہین ہوسکتی ہون نہ کسی کو روانہ کرسکتی ہون میری اس گستاخی کو معاف فرمائیے گا بدیع الملک سے اُس خواص نے آکر جو جو ملکہ نے کہا تھا سب عرض کیا بدیع الملک نے کہا ہماری طرفسے ملکہ سے کہدینا کہ مین خود محجوب ہون کہ اسوقت آکر تمکو تکلیف دی نہین معلوم آپ اسوقت کس شغل مین مشغول تھین میرے آنے سے تمہاری صحبت بہم بحشتہ ہوئی خواص نے جاکر ملکہ سے یہ باتین کہین ملکہ نے مسکراکے کہا کہ مین کس شغل مین مشغول تھی اچھا جاکر کہنا جاکر میری طرفسے کہدو کہ مین تو کسی شغل مین مشغول نہ تھی اور آپ کی تشریف آوری سے راحت حاصل ہوئی لیکن آپ البتہ اس وقت نہین معلوم کہان سے پریشان و خستہ کس خیال مین رہروی کرتے ہوئے ہماری قسمت سے اسوقت یہان

آنکلے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس مقام پُرخار کو رشک گلزار بنایا ہمین محجوب ہونا ضرور ہی کہ آپ کی خاطرداری
بالکل نہین ہو سکتی خواص نے آکر پھر یہ کیفیت بدیع الملک سے بیان کی بدیع الملک اپنی بات کا جواب باصواب
سُنکر پھڑک گئے دلمین خیال کیا کہ شاہزادی ظرِیف طبع معلوم ہوتی ہی اُسی طور کے دو چار جملے پھر خواص سے کہدیئے خواص
نے پھر شاہزادی سے جاکر بیان کیئے شاہزادی نے پھر اُسکا جواب اُسی کی زبانی بدیع الملک کو کہلا بھیجا ملکہ زہرہ جبین
کے بھی دلمین شاہزادے کی ظرافت اور تیز طبع ہونیکا خیال اس طور سے جما کہ آرزوی دیدار پیدا ہوئی اور یہی کیفیت
بدیع الملک کی بھی ہوئی اسی خیال مین بدیع الملک اُس بارہ دری مین آکر بیٹھے بارہ دری کو دیکھکر بہت خوش
ہوئے آرایش بہت اچھی دیکھی چارون طرف نظر کرنے لگے ایک جانب دیوار پر جو نظر کی ایک تصویر دیکھی تاب نہ رہی اُٹھکر
کے قریب اُس تصویر کے آئے روشنی تو بارہ دری مین بہت اچھی طرح ہو رہی تھی قریب آکر جو نگاہ کی تاب ضبط
نہ رہی قریب تھا کہ لڑکھڑا کے گر پڑین مگر ضبط سے کام لیا دل کو تھام لیا دیکھا لکھا ہی کہ یہ تصویر ملکہ زہرہ جبین دخترِ
شہریار زرین پوش کی ہی بدیع الملک نے اُس تصویر کو اُتار کر اپنی جگہ پر لاکے سامنے رکھا محو دید ہو گئے اور ملازمین
شہریار جو ہمراہ تھے اُنھون نے جانا کہ نہین معلوم کس کی تصویر ہی شاہزادہ اسکی تختگی پر غور کر رہا ہی اور یہان بدیع الملک
کے قلب کی عجیب کیفیت ہی تھوڑی دیر کے بعد سب نے عرض کی حضور اس مرقع مین کیا بنا ہی جو آپ بڑی دیر سے اسکو
ملاحظہ فرما رہے ہین بدیع الملک نے فرمایا کہ اسمین کسی اچھے مصور نے ایک تصویر بنائی ہی اپنے ہاتھ کی قوت دکھائی ہی
مین اُسکے کمال کو دیکھ رہا ہون یہ کہکے بات کو ٹال دیا آپ پھر محو دید ہو گئے یہان بدیع الملک تو اس شغل مین تھے
وہان ملکہ زہرہ جبین اشتیاق دیدار مین جو زیادہ بیقرار ہوئین خواصون سے کہا کہ مین نے سُنا ہی شاہزادہ بہت حسین ہی
والد نامدار ایک روز فرماتے تھے کہ آجتک ایسے حسین نگاہ سے نہین گذرے فرمائین بھی کسی صورت سے دیکھ سکتی ہون
خواصون نے عرض کی ملکہ عالم یہ کیا بڑی بات ہی شاہزادہ بارہ دری مین ہی آپ اوپر کے کمرے مین تشریف لیچلیے چلمنین تو
پڑی ہین دیکھ لیجیے ملکہ نے کہا ایسا نہ ہو کوئی خرابی پیدا ہو خواصون نے عرض کی کسی کو ظاہر بھی تو نہین ہوگا ملکہ کا دل تو چاہتا
تھا اُٹھین خواصون کنول آگے آگے روشن کیئے ملکہ کمرے پر تشریف لائین چلمن کے پاس آکے بیٹھین نگاہ جو کی دیکھا
کہ شاہزادہ ایک تصویر کی طرف متوجہ ہی غور سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ تصویر میری ہی ہی شاہزادہ اُس کو بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہی خواصون
سے کہا کہ شاہزادہ تو اُس طرف مخاطب ہی صورت نہین دکھائی دیتی یہ کہتے کہتے ہاتھ مین انگوٹھی تھی اُسے اُتار کر بدیع الملک
کی جانب پھینک دی وہ انگوٹھی پیٹھ پر بدیع الملک کے پڑی شاہزادے نے پلٹ کے دیکھا ملکہ کی نگاہ جو جمال پر بدیع الملک
پڑی بیہوش ہو گئین خواصون نے جلدی سے سر زانو پر لیا گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا پنکھا جھلا تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو
ہوش آیا مگر عجیب کیفیت سینہ مین قلب مضطر آنکھین تر رنگ رو متغیر لب پر آہ خواصون نے پوچھا اری مزاج کیسا ہی ملکہ
نے کچھ جواب نہ دیا خواصین سمجھ کے خاموش ہو رہین مگر بدیع الملک نے جو پلٹ کے دیکھا کسیکو اپنی پشت پر نہ پایا پیچھے جو نگاہ
کی ایک انگشتری پڑی دیکھی اُسکو اُٹھا کر نگینے پر نگاہ کی اُس پر نام ملکہ زہرہ جبین تحریر تھا شاہزادہ خموش ہو رہا انگوٹھی کو
چھپا لیا لوگون نے پوچھا بھی کہ ای شہنشاہ خیر ہی آپ کسکو ملاحظہ فرماتے ہین بدیع الملک نے بات کو بنا کر کہا کہ میرے ہاتھ
سے انگوٹھی نکل گئی تھی اُسکو دیکھتا تھا سب خاموش ہو رہے مگر اب بدیع الملک کی اور حالت ہو گئی زانو بدلنے لگے اوپر
کمرے سے بھی کچھ عورتون کی آواز معلوم ہوئی سمجھے کہ جناب عشق نے اپنا اثر دکھایا لیلی کو مجنون بنایا اسی سوچ مین بیٹھے تھے
وہان ملکہ نے ایک خواص سے کہا کہ جاکر شاہزادے سے دریافت کرو کہ آپ کہان آرام فرمائینگے خواص نے بدیع الملک کو
آکر سلام کیا اور عرض کی کہ ہماری ملکہ عالم فرماتی ہین کہ آپ آرام کہان فرمائینگے شاہزادے نے جواب دیا کہ جہان شاہزادی صاحبہ

سے کہدیتا کہ یہ امر آپکی مرضی پر موقوف ہی جس جگہہ کو آپ پسند فرمائیے مجھے انکار نہین ہی خواص پلٹی ملکہ سے آکر عرض کی حضور
آپ نے جو دریافت فرمایا کہ شاہزادہ عالم کہان آرام فرمائینگے لہذا وہ فرماتے ہین کہ جس جگہہ کو آپ پسند فرمائیے ملکہ نے
کو سمجھ کر ہنسی ہو اور یہ کہا کہ جا کر کہدو میرے نزدیک تو مناسب ہی کہ باغ مین آرام فرمائیے وہان بھی سب اشیا سے راحت موجود
ہی بنگلہ نہایت عمدہ ہی وہین تشریف لیجائیے خواص نے آکر شاہزادے سے جو جو ملکہ نے کہا تھا سب بیان کیا بدیع الملک بھی
کچھ سوچ کر خموش ہو رہے تھوڑی دیر کے بعد وہان سے اُٹھے ملازمون سے کہا کہ تم سب لوگ شب کو یہین سو رہو
ہم بنگلے مین جا کر سوئینگے ملازمون نے عرض کی حضور کو تنہا ہم کیونکر چھوڑ سکتے ہین بدیع الملک نے جواب دیا کہ اس کا
کچھ خیال نکرو ہم خود بخوشی اجازت دیتے ہین تم لوگ بھی دن بھر کے خستہ ہو شب بھر آرام سے سو میری تنہائی کا
خیال نکرو یہان ملازمان ملکہ میری خدمت کو کافی ہین ملازمین زیادہ اصرار نکر سکے بدیع الملک کو سب بنگلے تک
پہونچانے گئے جب بنگلے کے دروازے پر پہونچے بدیع الملک نے سب سے کہا کہ اب تم لوگ جاؤ سب وہان سے
سلام کر کے واپس ہوئے بدیع الملک بنگلے کے اندر آئے دیکھا بنگلہ کے اندر شان خدا نظر آتی ہی چہار جانب شیشے
کے دروازے گرد بنگلے کے ایک نہر بہت وسیع بنی ہی بنگلے کے اندر سے اس نہر کی کیفیت بھلی معلوم ہوئی
شاہزادہ ایک دروازے کے قریب کرسی مرصع پر بیٹھکے نہر کی سیر کرنے لگا خواصون نے یہ خبر ملکہ زہرہ جبین کو پہونچائی
کہ حضور شاہزادہ بنگلے مین داخل ہو گیا نہر کی سیر مین مشغول ہی ملکہ نے کہا اب تم سب لوگ بھی اپنے اپنے مقام پر
جا کے سو رہو خواصین ملکہ کی طرز گفتگو سے تاڑ گئین کہ مقرر کچھ بھید ہی مصلحت وقت سمجھ کر سب اپنے اپنے ٹھکانے
پر گئین ملکہ نے اپنی وزیرزادی گلعذار نازک تن کو بلایا سب حال اپنا کہدیا آخر مین یہ بھی جملہ کہا کہ اگر ملاقات
شاہزادے سے اسوقت نہ ہوگی تو میری زندگی محال ہی وزیرزادی نے جو ملکہ کو اسقدر بیتاب پایا کہا واری
آپ نے غضب کیا بیٹھے بٹھائے بُرا سودا مول لیا اگر شہنشاہ کو خبر ہو جائیگی وہ میری کیا حالت کرینگے اور آپ
سے کسطرح پیش آئینگے اور اس بیچارے مسافر کا کیا حال ہوگا آپ نے بہت ہی بُرا کیا اب بھی اس خیال سے درگذر کیجیے
ملکہ نے کہا اے گلعذار زیادہ باتین نہ بنا مین کسیکا کہنا قبول نکرونگی اگر تجھے میری جان عزیز ہی تو اسیوقت اسکی تدبیر کر نہین
تو مین اپنی جان دیدونگی گلعذار نے دیکھا کہ ملکہ کا مزاج درست نہ ہوگا اگر زیادہ کد کرینگے تو مفت مین یہ اپنی جان دینگی
مناسب یہی ہی کہ اسکو شاہزادے کے پاس پہونچا دین یہ خیال کر کے کہا کہ پھر کیا مشکل ہی شاہزادہ بنگلے مین موجود ہی وہان
تشریف لے چلیئے ملکہ نے کہا مین تو ہرگز پہلے نہ جاؤنگی اگر انھین غرض ہو تو خود میرے پاس یہین آوین وزیرزادی نے کہا
یہ آپ نے بہت ہی خوب فرمایا کہ اگر انکو غرض ہو تو یہین آوین انھون نے آپ کے پاس پیام بھیجا ہی ملکہ نے کہا تجھے ان
جھگڑون سے کیا کام ہی جا کر ان سے کہو کہ اگر تم ہمارا احسان مانو تو ہم تمھین اپنی ملکہ کے پاس لیچلین گلعذار نے کہا یہ فقرا
اس سے بھی گرا ہوا جب تو ملکہ بہت ہی خفیف ہوئی تو مجبور ہو کے رونے لگی کہا اے گلعذار میری تو جان پر بنی ہی اور تمکو
دل لگی سوجھتی ہی گلعذار نے جواب دیا کہ ملکہ عالم مین ابھی جاتی ہون آپ نہین معلوم کیا سمجھتی ہین مجھے کیا کسی بات مین انکار
ہی یہ کہکر ملکہ کے پاس سے اُٹھی ملکہ نے کہا گلعذار دیکھو خبردار کوئی ایسی بات نہ آنے پائے جس سے یہ بات ثابت
ہو کہ مین نے بلایا ہی گلعذار نے کہا آپ خاطر جمع رکھیئے مین بہت ہی خوبصورتی سے انکو یہان لاؤنگی یہ کہکر شاہزادی کے پاس
چلی بنگلے کے قریب آکے دیکھا کہ ایک دروازہ بنگلے کا کھلا ہی شاہزادہ سرنگون بیٹھا ہی لب پر آہ ہی حالت تباہ ہی نام ملکہ کا بلب
ہی گلعذار نے اپنے دل مین کہا کہ انکی تو حالت ملکہ سے بھی زیادہ ہی قریب نہر آکے کہا کہ دروازے کے قریب کون بیٹھا ہی
بدیع الملک آواز سنکر چہار جانب دیکھنے لگے دیکھا سامنے ایک نازنین مہر جبین پائنچے ہاتھ مین اٹھائے ہوئے ایک

روش پر کھڑی ہے شاہزادے نے جواب دیا کہ اپنے پوچھنے کا پیشتر سبب بتاؤ گلعذار یہ چست فقرا سنکر پھڑک گئی ولیکن
سوچی ایسے حاضر جواب کو اپنے دام مکر مین گرفتار کرنا بہت دشوار ہوگا مگر پھر کچھ دلمین سوچ کے جواب دیا مین اس سے
پوچھتی ہون کہ یہ وقت ہر ایک شخص کے راحت و آرام کا ہوتا ہے آپکو تنہا اس کیفیت سے دیکھکر عرض کی معاف فرمائیگا
مین نے پہچانا نہین تھا بدیع الملک نے جواب دیا مین تو اپنی راحت کو ترک کرکے تاہم اس مقام پر فضا مین بیٹھا ہون بہت
سے لوگ ایسے ہین جو اسوقت اپنی راحت کو ترک کرکے مارے مارے پھرتے ہین گلعذار نے خیال کیا کہ شاہزادے سے اگر زیادہ
باتین کرونگی تو سواے خفت کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا بہتر یہ ہے کہ خلاصہ طور سے بیان کرون پھر سوچی کہ خلاصہ کہدینے مین یہ شخص
حاضر جواب ہے ایسا نہ ہو ملکہ سے باتون باتون مین اس قسم کے جملے بیان کرے تو ملکہ کو خفت ہو اور مجھسے آزردہ ہو جائین یہ
سوچ کر بنگلے کے اندر آئی کہا اگر آپکا دم گھبراتا ہے تو میرے ہمراہ تشریف لیچلئے مین آپکو ملکہ کے جلسہ مین لیچلون گو ملکہ عالم کے یہ
امر خلاف تو ہوگا مگر آپ مہمان ہین آپ کی خاطر سب پر واجب ہے جو کچھ انکی آزردگی ہوگی مین سمجھ لونگی آپ کی طبیعت بہل جائیگی اور
ملکہ عالم آپ سے کچھ نہ کہہ سکین گی بلکہ خاطر زیادہ کرینگی کیونکہ مہمان کا خیال از حد ہوتا ہے بدیع الملک اس بات کے سننے کو سمجھے اور ہنسکر
جواب دیا کہ آپ نے بہت بجا فرمایا صرف آپ کے آنے سے اور ایسے گرما گرم فقرے سنانے سے میری طبیعت بہل گئی آپ بھی بہت
بڑی مہمان نواز ہین اور آپ کی ملکہ عالم کی تعریف مین تو زبان لال ہے مین بھلا اس لائق ہون کہ ملکہ کی صحبت مین جاؤن آپ میرے
عوض اور کو احمق بنائیے ملکہ عالم کی مہمان نوازی ظاہر ہے گلعذار نے کہا کیون انھون نے کیا کیا جو آپ کے خلاف ہے بدیع الملک
نے کہا خوب مین اگر ملکہ کی تعریف کرون تو آپ اسکو مذمت تصور کیجیے گلعذار نے کہا آپ ظرافت طبیعت کو ظاہر کرتے ہین مین
بھلا ان باتون کو کیا جانون میری دانست مین تو ملکہ عالم نے کوئی دقیقہ مہمان نوازی کا اٹھا نہین رکھا بدیع الملک نے کہا
مین کب انکار کرتا ہون یہی کیا کم مہمان نوازی فرمائی کہ ایسا مقام راحت بخش جہان انسان تو کیا حیوان کا بھی نام نہین میرے
واسطے تجویز فرمایا دوم یہ کہ مجھے اپنے باغ مین بلایا اور خود یہ کہلا بھیجا کہ مین آنے سے مجبور ہون براے استقبال کیونکر آؤن
گلعذار نے ہنس کر جواب دیا کہ پھر اسمین کیا چارہ ہے وہ کیونکر آپ کے لینے کو آسکتی ہین مگر اسوقت انکو خود خیال آیا مجھے
فرمایا کہ جاکر خبر لاؤ بدیع الملک نے کہا آپ میری طرف سے کہدیجیے گا کہ جو مقام آپ نے میرے واسطے پسند فرمایا تھا شاید
وہان جانا مجھکو ممکن نہین ہوا اور بھول کر کسی اور جگہ آپ کے ملازمین نے مجھکو پہونچا دیا مین اس مقام تنہائی مین
بمشکل تمام رہا لیکن اب وحشت دل زیادہ ہوگئی یہان ٹھہرنا بہت مشکل ہے گلعذار نے کہا مین ابھی جاکر آپ کے ارشاد
کو ملکہ سے بیان کرتی ہون اور جو کچھ جواب وہان سے ملیگا آپ سے آکر عرض کرونگی یہ کہکر گلعذار ملکہ کے پاس آئی کہا
ملکہ عالم شاہزادہ بلا کا حاضر جواب ہے اس سے بات کرنا ممکن نہین بعد اسکے جو جو باتین بدیع الملک نے کہی تھین
سب ملکہ سے بیان کین ملکہ نے کہا ابکی بار جاکر کہو کہ آپکو ملکہ نے بلایا ہے تشریف لیچلئے گلعذار پھر بدیع الملک کے پاس آئی
کہا ادھر دیکھیے آپ نے مہمان نوازی ہماری ملکہ کی ملاحظہ کی مین نے جو جاکر آپ کی تنہائی کی شکایت کی مجھسے فرمایا کہ ہماری
طرف سے جاکر کہو کہ اگر آپکا دم وہان گھبراتا ہے تو ہمارے پاس تشریف لائیے یہان تھوڑی دیر دل بہلائیے بدیع الملک نے
کہا واقعی آپ کی ملکہ پر مہمان نوازی ختم ہے مگر تنہا تھی اسکے مزاج مین امارت بھی حد سے زیادہ تھی کیون نہ ہو شاہزادی
ہین اگر اس کہنے کے بدلے خود تشریف لاتی تو خلاف شان ضرور تھا مگر مہمان نوازی سے نہ دور تھا گلعذار نے کہا
پھر اب کیا مرضی ہے بدیع الملک نے کہا جہان آپ نے میری سب باتین اپنی ملکہ سے بیان کی ہین وہان یہ چند جملے بھی کہ دیجیے
پھر مین بسر و چشم آپ کے ہمراہ چلونگا اور آپ کی ملکہ کی مہمان نوازی کی بہت کچھ تعریف کرونگا گلعذار پھر ملکہ کے پاس
آئی اور کل تقریر بدیع الملک کی کہہ سنائی ملکہ نے کہا انکو یہان آنا منظور نہین ہے خیر ہمین چلتے ہین واقعی مہمان نوازی کے

خلاف بھی ہے یہ کہکے وزیرزادی کا ہاتھ ہاتھ مین لیکر اُٹھی طرف بنگلے کے چلی بدیع الملک بنگلے مین بیٹھے ہوے تھے
ملکہ کو دیکھکر اپنے مقام سے بنگلے کے نیچے اُترے سیہرین راستہ آمد و رفت کا بنا ہوا تھا اُسکو طی کرکے قریب ملکہ کے پہونچے
ملکہ نے بدیع الملک کو دیکھکر شرم سے انچل دوپٹے کا منھ پر ڈال لیا وزیرزادی نے کہا شاہزادۂ عالم یہ بات آپ کو لازم
نہ تھی کہ اسطور سے سامنے آجاتے ہیں وہان آکر جب پردہ کر دیتی تو ملکۂ عالم خود وہین تشریف لاتین آیسی باتین نہ ہو
آپ کو سامنے آجانا مناسب نہ تھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ رسم استقبال چونکہ ملکۂ عالم سے رہگیا تھا اس لیے مین
اسکو بجالایا خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ ملکہ کے خلاف ہو ملکہ یہ سنکر بیتاب ہوگئی چپ نہ رہا گیا بول اُٹھی کہ صاحب آپ نے خوب
کیا آپ کو کوئی مانع نہین ہے بدیع الملک نے کہا یہ سب آپکی مہمان نوازی ہے اسی طرح کی چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے سب آدمی بنگلے
مین گئے ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ اری دو گلابیان بھی اپنے ہمراہ لیتی نہ آئی اب کیا خاطر شاہزادے کی کیجائے گلعذار نے
کہا مین ابھی حاضر کرتی ہون یہ کہکر اُٹھی اور گلابیان لینے کو چلی گئی یہان بدیع الملک نے جو ملکہ کو خلوت مین پایا اظہار عشق
کرنا شروع کیا ملکہ بھی دلدادہ تھی لیکن شرم و حیا کے سبب انداز معشوقانہ ظاہر کیے گئی تیوری چڑھائے گئی ہنس کر ٹال دیا
کبھی جواب دیا کبھی خموشی اختیار کی بدیع الملک زن دلفریب کی اداؤن پر اور زیادہ بیتاب ہوے ملکہ بھی حسن تقریر
بدیع الملک سے اپنے دلمین بیچین ہوئی جاتی تھی یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ وزیرزادی شراب کی گلابیان اور جام
زمردین لیکر حاضر ہوئی ملکہ نے وزیرزادی کو آتے دیکھکر بدیع الملک سے کہا کہ اپنی زبان روکیے گلعذار آتی ہے اگر وہ یہ باتین
سُن پائیگی مجھے اور آپ کو چٹکیون مین اُڑائیگی بدیع الملک بھی مصلحت جانکر خموش ہو رہے گلعذار نے صراحیان اور جام
لاکر ایک میز پر رکھدیا ملکہ نے کہا جہان تمنے اسقدر تکلیف کی وہان اتنی زحمت اور گوارا کرو کہ ساقی ہو گلعذار نے ہنس کے جام
اور صراحی کو اُٹھاکر شراب انڈیل کے پہلے بدیع الملک کے پیش کش کی بدیع الملک نے جام گلعذار کے ہاتھ سے لیکر
ملکہ کیطرف بڑھایا ملکہ نے کہا پیشتر آپ شوق فرمائیے بدیع الملک نے کہا یہ کیونکر ہوگا پیشتر آپ سے دورہ شروع آخر مین
مین بھی پیونگا ملکہ نے بہت کچھ انکار کیا آخر بدیع الملک نے اپنے ہاتھ سے ملکہ کو جام پلایا پھر گلعذار نے دوسرا جام بھر
کے چاہا بدیع الملک کی طرف بڑھائے ملکہ نے جلدی سے گلعذار کے ہاتھ سے لیکر بدیع الملک کو اپنے ہاتھ سے
پلایا اسیطرح تھوڑی دیر شغل مینوشی رہا جب رات بہت کم باقی رہی اور بدیع الملک کو یقین ہوا کہ اب صبح بہت قریب
ہے دل دھڑکنے لگا خیال فراق کی صورت آنکھون مین پھرنے لگی ملکہ نے جو چہرہ شاہزادے کا اُداس پایا کہا ای شہنشاہ خیر تو ہے
بدیع الملک نے جواب دیا کہ اب ایک دم بھر مین یہ صحبت برہم ہو جائیگی ہم بھی چلے جائینگے تم بھی یہان نہ ٹھہر سکوگی یہ بات
جو بدیع الملک نے کہی ملکہ کی بھی عجیب کیفیت ہوگئی سمجھین کہ یہ نہ ٹھہرینگے چلے جائینگے بیتاب ہو کے کہا کیون ای شہنشاہ
ایسی بیمروتی آپ کو زیبا نہین ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک گرفتار دام محبت کو تڑپتا چھوڑکے آپ چلے جاتے ہیے
بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ بات کیا مین اپنی خوشی سے کرتا ہون مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا اگر نہ جاؤنگا اور اسی باغ مین
رہجاونگا تو خبر اسکی قہرمان کو ضرور پہونچیگی اور تم بھی اس باغ مین موجود ہو نہین معلوم وہ کیا خیال کرے اور قہرمان میرا محسن
ہے مجھے بھی اسکا لحاظ ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا تو مین خود کاہیکو جاتا ملکہ نے کہا ای شہنشاہ یہ تو بتاسیئے کہ اب صورت ملاقات
کیونکر ہوگی بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہے کوئی صورت نکل ہی آئیگی میرا ارادہ یہ ہے کہ کل پھر براے شکار ادھر آؤنگا
باغ مین رہجاؤنگا یہین تم سے ملاقات ہو جائیگی ملکہ بھی خموش ہو رہی اتنے مین صبح ہوگئی بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ
اب تم سدھارو اپنی بارہ دری مین ایسا نہو یہ راز کسی پر افشا ہو جاے ملکہ زہرہ جبین بناچاری روتی ہوئی شاہزادے
سے رخصت ہوئین بدیع الملک کے بھی قلب کی عجیب کیفیت ہوئی ملکہ کے جاتے ہی ہوش و حواس درست نہ رہے زبان سے

کلمات درد آمیز جاری ہوئے مائل گریہ وزاری ہوئے دل کی تڑپ بڑھ گئی بیتاب ہو کر بنگلے کے باہر نکلے دروازے پر سب
ملازم بھی جمع ہو گئے سب نے شاہزادے کو دیکھ کر سلام کیا اور پاس آ کر مزاج پوچھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ شب کو
نیند نہیں آئی اسوجہ سے طبیعت نادرست ہے ملازم خموش ہو رہے بدیع الملک نے حوائج ضروری سے فراغت حاصل
کی ملازمون سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہیں ہے جلد چلو قہرمان زرین پوش ہمارے منتظر ہونگے ملازمون نے
جلدی جلدی چلنے کی تیاری کی تھوڑی دیر مین شاہزادہ وہان سے روانہ ہوا مگر کیفیت ملکہ زہرہ جبین بعد جانے بدیع الملک
کے دگرگون ہو گئی بستر غم پر مضطربانہ آہ وزاری کرنے لگین ٹھنڈی سانسین بھرنے لگین آنکھون سے آنسو جاری ہوئے
غم والم دلپر طاری ہوئے خواصون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب پاس آئین پوچھا کیون واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے کچھ جواب نہ
دیا گلعذار نے کہا کچھ طبیعت سست ہے تملوگ اپنے اپنے کام مین مصروف ہو کنیزین تو پہلے ہی سے اس بات کے سر ہو چکی
تھین اپنے اپنے مقام پر جا کے آپسمین باتین کرنے لگین کہ بوا ملکہ عالم کی کیفیت اچھی نہین ہے دیکھئے کیا ہوتا ہے اگر شہنشاہ کو خبر
ہو جائیگی تو وہ کیا کرینگے ایک نے کہا بوا سوا اسکے کہ شاہزادی کو تو چشم نمائی کر دینگے مگر مفت مین اس بیچارے مسافر کی
خرابی ہوگی نہین معلوم اسکے واسطے کیا سزا تجویز کیجائے دوسری نے جواب دیا کہ بوا انہی تو خاطر کرتے ہین اور انھین کیواسطے
سزا تجویز کرینگے سب نے کہا کیون کیا ہوا خاطر کرتے ہین تو اسواسطے کرتے ہین کہ ہمارے ناموس مین دھبا لگائے مہمان
تھے شرط مہمان نوازی پوری کر رہے ہین ایسی ایسی باتین خواصین تو آپسمین کر رہی ہین مگر ملکہ کی کیفیت بیقراری لحظہ
بلحظہ ترقی پذیر ہوتی جاتی لاکھ لاکھ گلعذار سمجھاتی ہے مگر ملکہ کو کسی پہلو چین نہین آتا ملکہ اسی کیفیت مین تھین کہ در باغ
پر ہلہلا ہوا گلعذار نے چند خواصون سے کہا کہ جاکر دریافت تو کرو یہ غل کیسا ہے خواصون نے جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ بادشاہ نے سواری بھیجی ہے ملکہ کو بلایا ہے خواصون نے آکر ملکہ سے عرض کی حضور کو سلطان عالم نے بلایا ہے سواری دردولت
پر حاضر ہے ملکہ نے وزیرزادی کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے گلعذار اب مین کیا کرون مجھسے وہان کیونکر بات ہو سکے گی یہان
تو تنہائی ہے اور پاس تجھسا غمگسار موجود ہے اگر مین وہان جاؤنگی زندہ نہ رہونگی گلعذار نے عرض کی حضور تشریف لیجائین
اس امر مین کچھ عذر نہ کرین اگر نہ تشریف لیجائیگا تو واقعی خرابی ہے سلطان عالم ضرور اس بابت کی پرسش کرینگے کہ ہمنے طلب کیا
اور تمھارے نہ آنیکی کیا وجہ اسوقت کیا جواب دیجئیگا ملکہ نے کہا پھر مجھسے تو اب صبر مشکل ہے گلعذار نے عرض کی آپ اسوقت
تشریف لیچلیے ہم تھوڑی ہی دیر مین پھر آپ کو باغ مین لے آئینگے ملکہ زہرہ جبین گلعذار کے کہنے سننے سے سوار ہوئین تھوڑی
دیر مین اپنے باپ کی ڈیوڑھی پر پہونچین محلدار نے سواری کو دیکھکر اندر اطلاع کی محل کی عورتون نے آمد خبر ملکہ سنکر
ڈیوڑھی پر ہجوم کیا کہارون نے محافہ ملکہ کا دوسری ڈیوڑھی پر لگایا ملکہ مع گلعذار کے اترین لیکن غمسے کلیجہ خون سرنگون
اشک حسرت آنکھون سے جاری قلب پر ہجوم بیقراری گلعذار لاکھ لاکھ سمجھاتی ہے مگر ملکہ سے ضبط نہین ہو سکتا ہے اسی حال
پر ملال سے ملکہ اپنی مادر مہربان تک پہونچین جھک کے سلام کیا مان نے ملکہ کو گلے سے لگایا مزاج پوچھا کیفیت دیکھکر کہا
کیون بی بی یہ کیا حالت ہے ملکہ تو جواب نہ دے سکین مگر گلعذار نے عرض کی حضور نصیب دشمنان کچھ طبیعت ناساز
ہے باغ مین جب تک تشریف فرما تھین کسیقدر طبیعت کو سکون تھا راہ مین اور زیادہ طبیعت بیچین ہو گئی ملکہ کی مان یہ
کیفیت گلعذار سے سنکر گھبرا گئی کہا ارے طبیعت کیون بیچین تھی گلعذار نے عرض کی حضور خود بخود ملکہ عالم کا دم
گھبراتا ہے نہین معلوم کیا بات ہے اسیوقت قہرمان زرین پوش کو ملکہ کی مان نے اطلاع کرائی کہ حسب الطلب آپکے
صاحبزادی باغسے تشریف لائی ہین مگر دشمنون کی طبیعت کچھ ناساز ہے آپ جلد تشریف لائیے اور حال قہرمان کا عرض
کیا جاتا ہے کہ اپنے دربار مین بیٹھا ہے اراکین دولت حاضر ہین ذکر شاہزادہ بدیع الملک کا ہو رہا ہے کہ ہرکارون نے آکے

عرض کی کہ خدا حضور کی دولت و اقبال کو روز افزون کرے اور یہ جاہ و حشم تا بقاے جہان قائم رہے شاہزادہ بدیع الملک
شکار سے تشریف لائے ہین اپنی دولت سرا کیطرف تشریف لے گئے ہین قہرمان نے لوگون سے کہا کہ بدیع الملک
شکار سے تو تشریف لائے مگر مجھے ابھی تک سرفراز نہین کیا اسکا کیا باعث ہے کیا مجھسے کچھ آزردہ ہین لوگون نے عرض کی نہین
مسافت سفر اُٹھائے ہوئے ہین براے آرام اپنی دولتسرا مین تشریف لیگئے ہین جب خستگی سفر زائل ہو جائیگی ضرور
تشریف لائینگے قہرمان نے کہا اب میرا جانا بہت ضرور ہے یہ کہکر چند ارکین دولت کو ہمراہ لیا اور جہان بدیع الملک
فروکش تھے وہان آکر موجود ہوا اگر بدیع الملک جو سواری سے اُترے اور مکان مین داخل ہوئے خادم خدمتگار دوڑے
سب نے ہاتھون ہاتھ شاہزادے کو سواری سے اُتار مسند پر لا کے بٹھایا بدیع الملک بھی از حد بیتاب تھے
آخر کار ضبط نہ ہو سکا ملازمین سے کہا کہ تم سب لوگ باہر جا کر اپنے اپنے کامون مین مشغول ہو جب تک ہم نہ بلائین ہرگز
یہان نہ آنا اور جو کوئی بلا اجازت ہمارے یہان آئیگا وہ سزا پائیگا خادمون نے عرض کی ہمارے کیا مجال ہے جو بدون
اجازت حاضر خدمت ہو سکین یہ کہکر سب ملازم باہر آئے بدیع الملک بھی بستر غم پر مصروف آہ و زاری ہوئے دروازے
کمرے کے بند کر لیے تصویر خیالی ملکہ زہرہ جبین کی پیش نگاہ کرکے شکایت رنج فرقت کرنے لگے لیکن قہرمان زرین پوش
جو بہرے ملاقات بدیع الملک اپنے دربار کو برخاست کرکے چلا تھوڑی دیر مین آکر پہونچا ملازمون سے دریافت کیا
کہ اسوقت شہنشاہ کہان تشریف رکھتے ہین لوگون نے عرض کی ابھی ہم سب لوگون کو ہٹا دیا آپ تنہا کمرے مین ہین
قہرمان نے کہا ہماری اطلاع کردو ملازمون نے عرض کی ہمین حکم یہ ہے کہ جبتک ہم نہ بلائین یہان کوئی آنیکا قصد نکرے
اور جو بے اجازت ہماری آئیگا وہ سزاے سخت پائیگا قہرمان چونکہ بدیع الملک سے زیادہ بے تکلف تھا سب سے کہا
اطلاع کی کچھ حاجت نہین ہے مین جاتا ہون یہ کہکر اُس کمرے مین آیا جہان بدیع الملک مصروف گریہ و زاری تھے دروازے
ہی سے اس نے آہ و زاری کی آواز سنی جلدی سے کمرے کے اندر آیا دیکھا بدیع الملک پلنگ پر لیٹے ہوئے کروٹین بدل
رہے ہین لب پر آہ ہے حالت تباہ ہے رنگ رو متغیر ہے قلب مضطر ہے قہرمان گھبرا گیا قریب آکر باواز بلند سلام کیا بدیع الملک
نے جو قہرمان کو اپنے نزدیک پایا طبیعت کو سنبھالا گھبرا کے اُٹھ بیٹھے بگڑی ہوئی بات کو بنایا قہرمان سے فرمایا کہ ابھی مین نے
ایک خواب ایسا پریشان دیکھا جسکی وجہ سے مجھپر یہ حالت طاری ہوئی اگر آپ اور تھوڑی دیر نہ آتے تو یقین تھا کہ میری
بیتابی بڑھ جاتی آپ کے آنے سے آنکھ کھل گئی قہرمان زرین پوش نے شاہزادے کی خاطر سے بجا و درست کہدیا مگر
صورت دیکھکر سمجھا کہ ضرور بدیع الملک پر کوئی مصیبت پڑی چہرے سے کیفیت معلوم ہوتی ہے تھوڑی دیر بدیع الملک
سے سیر و شکار کی باتین رہین قہرمان نے اپنے دلمین خیال کیا کہ اسوقت اس راز کے دریافت کرنے کی ضرورت نہین
ہے پھر کسی وقت بطور مستحسن دریافت کرونگا یہ خیال کرکے بدیع الملک سے عرض کی اب آپ آرام فرمائیے مین رخصت
ہوتا ہون بدیع الملک تو یہ چاہتے تھے قہرمان سے کہا کہ بہتر ہے آپ تشریف لیجائیے مین بھی بہت خستہ ہون تھوڑی
دیر اپنے تئین راحت دونگا قہرمان وہان سے واپس آیا جو ملازم کہ بدیع الملک کے ہمراہ گئے تھے انکو بلایا سب سے
کہا سچ سچ بیان کرو کہ شاہزادے پر راہ مین کیا کیا واقعے گذرے ملازمون نے عرض کی حضور صحرا مین جا کر شکار کیا
بہت سے آہوان صحرائی کو زندہ گرفتار کیا وہ موجود ہین قہرمان نے کہا ہم اسکو نہین پوچھتے ہین بلکہ یہ پوچھتے
ہین کہ راہ مین کسی سے ملاقات تو نہین ہوئی لوگون نے کہا حضور کسی سے ملاقات نہین ہوئی دن بھر وہان شکار
کھیلا جب قریب شام وہانسے پلٹے تو قریب ملکہ عالم کے باغ کے پہونچے شام ہو گئی شاہزادے نے فرمایا کہ آجکی
شب یہین مقام کرو صبحکو چلینگے بارگاہ استادہ ہونے کو حکم دیا ہم لوگون نے عرض کی کہ حضور بارگاہ استادہ ہونیکی کیا ضرورت

ہی یہان سے قریب جو یہ باغ دکھائی دیتا ہی یہ بھی باغ شاہی ہی یہان تشریف لیچلیے شب بھر یہین رہیے گا صبح کو اختیار ہی شاہزادے
نے بھی اس صلاح کو منظور کیا اور باغ تک سب آئے در باغ پر پہونچکے معلوم ہوا کہ ملکہ عالم خود باغ مین تشریف رکھتی ہین
شاہزادے نے کہلا بھیجا کہ ملکہ عالم سے ہماری طرف سے کہنا کہ اگر ایک شب کیواسطے کوئی مقام ہم لوگون کو مل سکے تو شب
بھر یہین رہین صبح کو چلے جائینگے ملکہ نے یہ سنکر بڑے اعزاز و اکرام سے شاہزادے کو اندر بلایا اپنی بارہ دری خالی
کردی شاہزادہ وہان جاکر بیٹھا دعوت قبول کی شب کو برائے آرام وہ بنگلہ نہر مین جو بنا ہی وہان شاہزادہ تشریف لیگیا صبح کو
ملکہ سے رخصت ہوکر ہم سب لوگون کو ہمراہ لیکر یہان تشریف لے آئے اسکے سوا اور کوئی سانحہ راہ مین نہین گذرا
قہرمان نے کہا جب سے شاہزادہ شکار سے واپس آیا ہی طبیعت کی کیفیت دگرگون ہی یہ سنکر سب نے عرض کی حضور
کیفیت طبیعت تو ملکہ عالم کی باغ مین ایسی ہی ہی جب بارہ دری مین جاکے بیٹھے ایک مرقع وہان نصب تھا اسکو جب سے
دیکھا تب سے شاہزادے کی کیفیت ابتر ہی ملکہ اُس تصویر کو بڑی دیر تک اپنے سامنے رکھے محویت کے عالم مین رہے
ہم لوگون نے عرض کی حضور خموش کیون ہین ہمسے فرمایا کہ اس مصور کے کمال کو دیکھتا ہون کہ اس نے اس تصویر کے بنانے
مین اپنا کمال ظاہر کیا ہی اُسکے بعد جب آرام کرنیکو بنگلے مین تشریف لیگئے تو ہم لوگون کو حکم دیا کہ تم سب یہین سو مین تنہا
بنگلے مین جاکے سوؤنگا ہم سب نے دو ایک بار کہا جب قبول نہ کیا تو مجبور ہوگئے شاہزادہ بنگلے مین تشریف لیگیا اور
شب بھر تنہا اُس بنگلے مین رہا اب تو قہرمان کے خیالات منتشر ہونے لگے اسی خیال مین تھا ہی کہ ایک چوبدار نے آکر
بعد دعاے دولت کے عرض کی کہ قبلہ عالم کو محل مین بلایا ہی قہرمان اسی فکر مین سرنگون محل مین آیا جہان ملکہ زہرہ جبین
اور گلعذار اور مادر ملکہ زہرہ جبین تھین وہان آکر بیٹھا بیٹی کی جو حالت دیکھی پوچھا کیون بی بی مزاج کیسا ہی ملکہ نے جواب دیا
کہ جب سے مین باغ سے آئی ہون خود بخود طبیعت کی عجیب کیفیت ہی قہرمان زرین پوش جو نہایت مرد عاقل تھا دلمین اپنے
سمجھ گیا کہ ضرور باغ مین کچھ گل کھلا شاہزادی کی ادھر یہ حالت ہی وہان بدیع الملک کی وہ کیفیت ہی مگر سوچ کے خاموش ہو رہا
دلمین خیال کیا کہ اگر اس بات کو ابھی ملکہ سے ظاہر کرتا ہون تو سراسر خلاف ہی مگر بدیع الملک کی توجہ کو خیال کرکے
بہت خوش ہوا کہ اگر یہ منظور کرلے تو اس سے بہتر دوسرا شخص برائے ملکہ کہین نہ ملیگا یہ سوچکر اپنی زوجہ کو تنہائی مین بلایا
کہا مین ایک امر تجھسے بیان کرتا ہون مگر اسکو اپنے تک رکھنا کسی اور سے اس بات کا تذکرہ نکرنا یہ جوان صاحب شوکت
و شان ہی جو میرے یہان مہمان ہی بہت بڑا عالی ہمت ہی اور شجاعت مین فرد ہی مین نے اسکی شجاعت و ہمت دیکھی ہی نیت
کی ہی کہ ملکہ زہرہ جبین کا عقد اسکے ساتھ کرون ایسا صاحب شوکت کہین نہ ملیگا اور ملکہ کی بیقراری کی بھی یہی وجہ ہی اُنکی
کیفیت بھی بہت ابتر ہی مجھسے بدیع الملک شکار کو کہکے گئے جب زہرہ جبین کے باغ کے نزدیک پہونچے شام ہوگئی ہمراہی
ملازمون نے راے دی کہ شب کو یہین استراحت فرمایئے صبح کو پھر چلیئے گا بدیع الملک شب بھر وہان رہے کسیطور سے ملکہ
کا سامنا ہوگیا وہ بھی جوان حسین ہی اور ملکہ بھی حسن و جمال مین یکتا ہی دونون کے سامنا ہوجانے سے یہ حالت پیدا
ہوئی ہی بہتر ہوگا کہ عقد ہوجائے مگر تم ملکہ سے اس بات کو یون دریافت کرنا کہ تمھارا عقد شاہزادہ بدیع الملک کے
ساتھ قرار پایا ہی تمھاری کیا خوشی ہی مادر ملکہ زہرہ جبین نے قبول کیا اور قہرمان زرین پوش سے رخصت ہوکر اپنے
مقام پر آئین گلعذار کو اپنے پاس بلایا کہا چونکہ تم ملکہ کی ہمراز ہو تمسے ایک بات کہتی ہون اسکو ملکہ سے دریافت کرو گلعذار
نے عرض کی جو آپ ارشاد فرمائین زہرہ جبین کی مان نے کہا کہ شاہزادہ بدیع الملک سا عالی حسب و نسب بہت کم ہی
ہماری تقدیرون سے یہ جوان یہان آگیا لہذا سلطان عالم نے برائے عقد اُنکو تجویز کیا ہی ملکہ کی بھی راے لینا ضرور ہی تم انکی
ہمراز ہو اس بات کو اُنسے دریافت کرو گلعذار نے کہا مجھے عرض کرنے مین کوئی عذر نہین ہی مگر جو آپ حضرات کی راے اُسکا حق

مین ہوگی وہ بہتر ہوگی یہ کہکر دلمین یہ خیال کرتی ہوئی اُٹھی کہ معلوم ہوتا ہی یہ بات سلطان عالم کو ظاہر ہوگئی اور شاہزادی کی بھی حالت انھون نے دیکھی اور یہ انتظام فرمایا یہ خیال کرتی ہوئی ملکہ کے پاس آئی کہا مین ایک خوشخبری لیکر آئی ہون ملکہ نے جواب دیا کہ خوشخبری سوائے ملاقات شاہزادہ ہمارے واسطے نہین گلعذار نے عرض کی ملاقات تو درکنار تمام عمر کے لیے بعیش و آرام ہمراہی ہوئی ملکہ نے کہا جلدی بیان کر گلعذار نے تمام حقیقت بیان کی ملکہ سنکر سن ہوگئی دانت کے نیچے انگلی دبائی مگر چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا و زیر زادی سے کہا گلعذار غضب ہوا معلوم ہوتا ہی کہ شاہزادے کی بیقراری والدنامدار نے ملاحظہ فرمائی اور مجھے بھی اس حال پر ملال مین دیکھا کسی طور سے اس امر کو تحقیق بھی کیا اُنکو سب حال معلوم ہوگیا گلعذار نے ملکہ کے دل سے اس بات کو دور کیا لیکن ملکہ کو خیال ضرور رہا اور شرم سے آنکھین چار نہ ہوسکین گلعذار سے کہا کہ جو تمہارے مزاج مین آئے مناسب سمجھو میری طرف سے اماجان سے بیان کردو مجھسے تو اسوقت بات نہین کیجاتی معلوم نہین کس نے یہ خبر مفصل والد نامدار کو دی گلعذار ملکہ کے پاس سے اٹھکر آئی دیکھا تو سلطان عالم بھی اپنی زوجہ کے پاس بیٹھے ہین گلعذار نے آکر عرض کی کہ حسب الارشاد مین نے ملکہ سے عرض کیا تھا انھون نے آپکی خدمت مین عرض کی ہی کہ ان امور مین مجھے دخل نہین ہی جو آپ کے نزدیک مناسب ہو مین حاضر ہون قہرمان وہان سے اٹھکر باہر آیا بدیع الملک کے کمرے مین جاکر حسن کے ساتھ اس امر کو ظاہر کیا بدیع الملک نے بھی منظور کیا عقد کا سامان ہونے لگا دو تین روز کے بعد قہرمان زرین پوش نے نجومیون کو طلب کیا تاریخ کے نسبت تحقیق کیا نجومیون نے مناسب سمجھکر ایک تاریخ مقرر کی شاہزادہ بھی دربار مین رونق افروز ہی کہ ایک چوبدار روتا ہوا سامنے سے آیا قہرمان نے کہا خیر تو ہی چوبدار نے عرض کی حضور کس منہ سے عرض کرون کہ کیا معرکہ ہی قہرمان گھبرا گیا کہا ارے جلدی بیان کر چوبدار نے عرض کی حضور شاہزادی کو کوئی اٹھا لیگیا قہرمان یہ خبر وحشت اثر سنکر گھبرا گیا کہا ارے کون اٹھا لیگیا چوبدار نے عرض کی یہ نہین معلوم آپ محل مین تشریف لیجائیے قہرمان گھبرایا ہوا اٹھا محل مین آیا بدیع الملک بھی یہ خبر سنکر بہت پریشان ہوئے قہرمان جو محل مین آیا کہرام برپا دیکھا سیدھا اپنی زوجہ کے پاس گیا پوچھا ارے یہ کیا معرکہ گذرا زوجہ بیان کررہی تھی کہ شاہزادی مع گلعذار اور چند خواصون کے برائے سیر گئی تھین تھوڑی دیر سیر کی جب وہان سے واپس آنے لگین خود بخود زمین سے بلند ہوئین گلعذار نے یہ معرکہ جو دیکھا شاہزادی کو دوڑکر پکڑ لیے مگر شاہزادی بلند ہوگئی گلعذار نے غل مچایا جبتک سب پہونچین شاہزادی نگاہ سے غایب ہوگئی قہرمان کو بڑا صدمہ ہوا اسی فکر مین باہر آیا نجومی تو اسوقت دربار مین موجود تھے سب سے اس کیفیت کو بیان کیا نجومیون کو حکم دیا کہ دریافت کرو یہ کیا بات ہی سب نے اپنی اپنی عقل کو زور دیا تھوڑی دیر کے بعد متفق اللفظ یہ بات کہی کہ جانب شمال ملکہ کو ایک ساحر لیگیا قاعدے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ ملکہ بصحت و سلامتی بہت جلد ملین گی اگر کوئی شخص شجاع اس امر کی کوشش کرے اور جانب شمال جائے اس ساحر کا پتہ لگائے بدیع الملک نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالکر قہرمان سے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیئے مین جاؤنگا اگر فضل خدا شامل حال ہی تو ضرور ملکہ کو لاؤنگا قہرمان نے کہا اے شہنشاہ مجھے آپکا جانا گوارا نہین آپ تشریف نہ لیجائیے مین کسی اور کو روانہ کرتا ہون بدیع الملک نے کہا اگر اسمین آپ کچھ عذر کرینگے تو مجھے بہت ملال ہوگا جانے دیجیئے اگر حیات مستعار باقی ہی تو انشاء اللہ بہت جلد آپ سے ملونگا قہرمان نے جب دیکھا کہ بدیع الملک اب کسیطرح نہ مانینگے مجبور ہوکے کہا اچھا اتنا تو تامل فرمایئے کہ مین اپنے لشکر کو درستی کا حکم دون اور ہمراہ چلنے کی تیاری کرون بدیع الملک نے فرمایا کہ آپکو چلنے کی کیا ضرورت ہی اور فوج کشی کی کیا حاجت ہی مین تنہا جاؤنگا ملکہ کو لاؤنگا قہرمان نے کہا اے شہریار اب اسمین جو عذر کیجیگا تو مجھے ملال ہوگا بدیع الملک مصلحت جانکر خموش ہورہے قہرمان نے اسیوقت حکم دیا کہ ہماری کل فوج تیار ہو ہم برائے تلاش ملکہ جائینگے یہ حکم پاکر تمام فوج نے سامان کوچ درست کیا دوسرے دن قہرمان

زرین پوش نے بدیع الملک سے کہا کہ اب بھی آپ میری عرض کو قبول کیجیے تاج و تخت لیجیے یہان انتظام فرمائیے تلاش ملکہ مین نہ جائیے مین جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو ملکہ کو لاتا ہون بدیع الملک نے کہا اب نہ فرمائیگا مجھے ملال ہوتا ہے مین ہرگز قبول نکرونگا قہرمان خوش ہو رہا صرف اتنا کہا کہ آپ کو اختیار ہے بدیع الملک نے کہا اب دیر نہ کیجیے جلد چلیے فوج اسیوقت تیار ہوئی سواری بادشاہ کی آئی بدیع الملک ایک اسپ صبا رفتار پر سوار ہو کے سلاح جنگی تن پر آراستہ کر کے بسم اللہ کہکے جانب شمال روانہ ہوئے قہرمان بھی ہمراہ فوج دریا موج ساتھ روارو ی کرتے ہوئے چلے کہ ذکر انکا آیندہ کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ زہرہ جبین کی بیان کی جاتی ہے

کہ انکو جو کوٹھی پر گلعذار وزیرزادی اپنے ہمراہ لیگئی تھی اور شاہزادی چارون طرف مصروف سیر و تماشا تھی قضارے کار مغرور ہفت جوشن بادشاہ ملک ہفت جوشن بروے ہوا اڑتا ہوا جاتا تھا نگاہ جو جمال ملکہ زہرہ جبین پر پڑی شیفتہ جمال جہان آرا ہو گیا تاب نرہی سب کی نگاہ کو سحر بند کیا آپ شاہزادی کو اٹھا لیگیا شاہزادی اس صدمہ سے بیہوش ہو گئی اسنے اپنے تخت پر ڈال لیا جب اپنے مکان پر آیا شاہزادی کو تخت سے اتارا گلاب کیوڑا بید مشک طلب کیا خادمون نے فوراً حاضر کیا مغرور نے شاہزادی پر چھڑکا ملکہ کو غش سے افاقہ ہوا آنکھ جو کھولی اپنے کو ایک مکان پر تکلف مین پایا مگر گردن جو اٹھائی دیکھا سامنے ایک شخص سیہ فام بد انجام لباس شہنشاہی پہنے ہاتھ باندھے بیٹھا ہے ملکہ نے ڈر کے آنکھین بند کر لین مغرور نے کہا ملکہ عالم مین غلام ہون مجھے اپنا بندہ بے دام تصور فرمائیے یہ کمترین اس سر زمین کا بادشاہ ہے سات ملک میرے قبضے مین ہین علاوہ اسکے بہت سے بادشاہان ذیجاہ خراج دیتے ہین میرا نام ہفت اقلیم مین مشہور ہے سب بادشاہ میرے نام سے کانپتے ہین یہ سب سلطنت آپ کو مبارک ہو مین ہر وقت تابعداری مین حاضر رہونگا جو آپ کے مزاج مین آئیگا وہ کیجیے گا مجھے اپنا بندہ بیدام جانیے گا شاہزادی خاموش بیٹھی رہی دل مین خیال کرتی تھی کہ مین یہ خواب دیکھتی ہون یا بیدار ہون کس حال مین مبتلا ہون اور یہ شخص سیہ فام کون ہے اس خیال مین بیٹھی ہے دل مین بدیع الملک نوجوان کی یاد باعث گریہ و زاری عجب حالت طاری کبھی خیال کرتی تھی افسوس کہ وصل حبیب سے محروم رہی گرفتار دام مصیبت ہوئی اور مغرور ہفت جوشن یہ باتین کر رہا تھا جب اس نے ملکہ کو بالکل خموش پایا اور بہت بیتاب ہوا تو ہاتھ بڑھایا ملکہ نے اپنے تئین ڈوپٹے سے بہت اچھی طرح پوشیدہ کر لیا تھا جب دیکھا کہ یہ ہاتھ بڑھاتا ہے دبی زبان سے کہا اے شخص تو کون ہے مجھے یہان کیون لایا ہے تیرا مطلب کیا ہے مغرور نے ہاتھ باندھ کر کہا مین تابعدار ہون غلام جان نثار ہون مجھے غلامی مین قبول فرمائیے میری آرزوے دلی بر لائیے یہ تاج و تخت آپ کو مبارک رہے مین آپ کی خدمتگزاری سے تا بقاے حیات منہ نہ موڑونگا ملکہ نے کہا حواس مین آ بہت باتین نہ بنا آئینہ لیکر اپنی صورت دیکھ اگر مجھکو ہاتھ لگائیگا اپنی جان دیدونگی مغرور نے کہا ملکہ عالم ایسی باتین آپ کو زیبا نہین ہین مجھ مین آپ نے کیا خرابی تجویز کی ہے جو ایسی باتین فرماتی ہین بہتر اسی مین ہے کہ اب مجھے قبول فرمائیے یہ تاج و تخت لیجیے ملکہ نے جواب دیا کہ اب بہت باتین نہ بنا مجھے تاج و تخت کی کیا پروا ہے خدا نے سب کچھ دیا ہے تجھکو خوف خدا نہ آیا مجھے تمام عزیز و اقارب سے چھڑایا مغرور نے کہا ملکہ اب بھی مین منت کرتا ہون کہ مجھے قبول فرمائیے ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا جب مغرور بہت کہہ چکا اور دیکھا کہ ملکہ کسی طور سے راضی نہین ہوتین مجبور ہو کے ایک ساحر کو بلایا کہا ملکہ کو لیجا کر بحفاظت رکھ اور چند کنیزین اسکی خدمت کیواسطے مقرر کر دے وہ ساحر ملکہ کو اپنے ساتھ لیگیا ایک مکان معقول مین لیجا کر رکھا کنیزین برائے خدمت حاضر ہوئین مگر سب کنیزین بھی ملکہ سے ہر وقت یہی کہتی تھین کہ ملکہ عالم مغرور ہفت جوشن بادشاہ عالیجاہ ہے آپ اسکو کیون نہین قبول فرماتی ہین ملکہ کسی کو جواب نہین دیتی تھین ہر وقت یاد مین شاہزادہ بدیع الملک کے رویا کرتی تھین مغرور دن بھر مین دو بارہ آتا تھا ملکہ سے منت و سماجت کرتا تھا کہ ملکہ عالم مجھکو اپنی غلامی قبول فرمائیے ملکہ کچھ جواب

نہ دیتی تھین جب ایسی صورت پر بہت زمانہ گذرا تو ایک روز مغرور ہفت جوشن نے آکر ملکہ سے کہا کہ ملکہ اگر آج آپ نے قبول نہ کیا تو مین ایک سحر ایسا کرونگا کہ آپ از خود مجھسے راضی ہو جائین ملکہ نے جو یہ کلمہ سنا ہوش اوڑ گئے دلمین خیال کیا کہ یہ ساحر تو ہی کیا عجب کہ ضرور ایسا سحر کرے اگر ایسا ہوا تو بڑا غضب ہوگا یہ سوچکر ملکہ نے جواب دیا کہ ای مغرور اگر تو ایسا کریگا تو مجھے جب ہوش آئیگا اپنی جان دیدونگی مغرور نے کہا پھر آپ کیون منظور کرنے مین کون مانع ہو سب طرح سے منت و سماجت کی جب آپ کو کسیطرح منظور نہین ہی تو مجبور ہو گئے ہین مینے یہ ارادہ کیا ہی اگر اب بھی آپ اپنی اس ضد کو ترک کیجیے مین اپنے اس ارادے سے باز رہون مغرور تو لگا کیا مگر ملکہ زہرہ جبین نے کچھ جواب نہ دیا آخر کار مغرور مجبور ہو کے یہ کہتا ہوا اُٹھا کہ ملکہ اسوقت تو مین جاتا ہون مگر کل ضرور فساد برپا کرونگا اور سحر تیار کر کے لاؤنگا ملکہ کے ہوش اوڑ گئے مغرور تو چلا گیا ملکہ نے بصد زاری ہاتھ اُٹھا کر درگاہ بے نیاز مین عرض کی کہ ای والی غریبان ای کس بیکسان تو اس کافر کے دست ظلم سے میری عصمت کو بچا یا موت دے کہ میری عصمت باقی بچجائے یہان تو ملکہ الحاح و زاری کر رہی تھین اور مغرور اپنے مقام پر آکے سحر تیار کرنے لگا کہ فکر ان دونونکا وقت مرگ کیا جائیگا

اب کیفیت قہرمان زرین پوش اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہی

کہ دونون جرار جو برائے تلاش ملکہ روانہ ہوئے فوج بیشمار ہمراہ تھی راہ مین بدیع الملک نے قہرمان سے کہا کہ یون بے تحقیق ایک سمت چلے جانا مناسب نہین ہی نہین معلوم شاہزادی کو کون لیگیا اور کہان ہی اسکی سراغرسانی بھی ضرور کرنا چاہیے قہرمان نے کہا امیر اعیار معتبر بیباک کمندکش موجود ہی اس سے بہتر سراغرسانی کون کر سکیگا بہتر ہی کہ اسکو روانہ کیجیے کہ یہ پتہ ملکہ کا لگائے بدیع الملک نے کہا آپ روانہ کیجیے قہرمان نے اسیوقت بیباک کمندکش کو بلایا کہا جسطرح بن پڑے اس بات کی سراغرسانی کرو کہ ملکہ کہان ہی بیباک اسیوقت بصورت مبدل روانہ ہوا ہر ایک سے دریافت کرتا ہوا کہ یہان کون رہتا ہی اور حاکم کا کیا نام ہی اسی طور سے دو روز تک برابر چلا گیا تیسرے روز قلعہ ہفت جوشن جہانکا حاکم مغرور ہفت جوشن جادو تھا پہونچا لوگون سے دریافت کیا کہ اس قلعہ کا کیا نام ہی یہان کا حاکم کون ہی سب نے نام و نشان سے آگاہ کیا بیباک نے پوچھا حاکم سے یہانکے کس وقت ملاقات ہوتی ہی کیا قرینہ ہی لوگون نے کہا اب تو کوئی قرینہ چندروز سے نہین ہی بیباک نے پوچھا کیون کیا سبب ہی سب نے کہا شہنشاہ کہین سے ایک شاہزادی کو لائے ہین اُسکے حسن و جمال پر فریفتہ ہین وہ وصل پر راضی نہین ہوتی ہی اُسکی منت و سماجت کیا کرتے ہین بیباک سمجھ گیا اور سب امور بھی جو ضروری تحقیق کرنا تھے پوچھ لیے اور وہانسے روانہ ہوا ایک دن کے بعد قہرمان سے سب کیفیت آکر بیان کی بدیع الملک سے بھی کہا کہ حضور وہ ساحر بہت بڑا ہی اول قلعہ ایسا ہی کہ جسمین گذر ہونا دشوار ہی بعد اسکے فوج اُسکے پاس بیشمار ہی مقابلہ کرنا بہت مشکل ہی بدیع الملک نے فرمایا بیباک خدا مالک ہی تردد نکرو مین خدا پر بھروسا رکھتا ہون وہی فتح دینے والا ہی یہ کہکر قہرمان زرین پوش سے کہا کہ اب تامل نکیجیے قلعہ ہفت جوشن کی راہ لیجیے قہرمان حسب الارشاد بدیع الملک اسیوقت روانہ ہوا ایک روز کے بعد قلعہ ہفت جوشن کے قریب پہونچا لشکر کو وہین آتارا بارگاہین استادہ ہوگئین سب سرداران ہانتے اترے اس شب کو قہرمان نے بدیع الملک سے کہا کہ اب آپ کی کیا رائے ہی کس طور سے اطلاع کیجائے بدیع الملک نے کہا ایک نامہ اس مضمون کا لکھو کہ ای مغرور ہفت جوشن تمنے ایسی حرکت ناشائستہ کی کہ جسکے عوض مین اگر تمکو کیسی ہی سزائے سخت دیجائے تو بھی تلافی ممکن نہین مگر ہم درگذر کرتے ہین اب بہتر تمھارے واسطے اسی مین ہی کہ شاہزادی کو یہان بھیجدو اور خود حاضر ہو کر عفو تقصیر کراؤ اگر ذرا بھی اسکے خلاف کروگے تو بہت پچھتاؤگے اسئد

تمکو اختیار ہی اطلاعاً تمکو یہ تحریر کیا جاتا ہی قہرمان نے میر منشی کو طلب کیا اور اس مضمون کا نامہ تحریر کرا کے ایک جوان کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ مغرور ہفت جوش کو دینا اور جواب معقول لینا خبردار کوئی گستاخی نکر سکے اگر کچھ کلمات ناشایستہ زبان سے نکالے تو جواب باصواب دینا رہ نہ جانا جیسا ہوگا سمجھا جائیگا وہ جوان بڑے جاہ وتجمل سے اسپ صبا رفتار پر بیٹھ کے روانہ ہوا جب در قلعہ پر پہونچا دربانوں نے روکا جوان نے کہا میں نامہ لایا ہوں سلطان قہرمان زرین پوش کا میری اطلاع کردو دربان نے اسیوقت اطلاع کرائی مغرور اسوقت باہر بیٹھا تھا اور لوگ بھی جمع تھے چوبدار نے جو اس سے آکر یہ بات بیان کی اس نے کہا اس نامہ دار کو اندر بلاؤ ہم دیکھیں نامہ دار کیسا ہی اور کس واسطے نامہ لایا ہی نامہ دار کو لوگ اندر لیگئے مغرور نے کہا کہاں سے نامہ لائے ہو نامہ دار نے کہا سلطان قہرمان زرین پوش کا نامہ لایا ہوں مغرور نے نامہ کو لیکر مضمون پڑھا اور اسکے جواب میں اسی وقت اپنے ہاتھ سے لکھا کہ جو کچھ میرے واسطے خرابی تمھارے کیے ہو سکے دریغ نکرو میں موجود ہوں اور اگر اپنی خیریت درکار ہو تو یہاں آؤ اپنی بیٹی کو سمجھاؤ راضی کر کے میرے ساتھ عقد کر دو یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا کہا ہماری طرف سے زبانی بھی کہدینا کہ کشت و خون کرانے سے تمھیں کیا حاصل ہوگا مجھسے مقابلے کی تاب نہ لاؤگے بہتر یہ ہی کہ میرے تمھارے باہم اتحاد رہی جو کچھ میں نے لکھا ہی اسکو قبول کرو اور یہاں چلے آؤ نامہ دار نے کہا آپ نے زیادہ تقریر کو کیوں طول دیا مجھے شہنشاہ نے یہ بھی فرمادیا تھا کہ اگر اپنی عفو تقصیر کرانے پر راضی نہ ہوں تو جواب جنگ لکھوا لانا ہم آنسے کسی طرح ہند نہیں ہیں مغرور چونکہ اسم بامسمے ہی اس نے جھنجلا کے منشی سے کہا کہ لکھدے ہمکو جنگ منظور ہی دیکھوں میاں قہرمان میرا کیا بنا لیتے ہیں یہ کہکر جواب نامہ تو نامہ دار کو دیا اور ملازموں کو بلاکر کہا کہ طبل جنگ بجنے کا حکم دیا جائے یہاں تو طبل جنگی بجا اور نامہ دار جواب نامہ لیکر پاس قہرمان زرین پوش کے آیا خط کا جواب دکھایا بدیع الملک نے کہا بہت بہتر ہوا ہم اس مغرور کا سر نیچا کرینگے نامہ دار نے کہا حضور اس نے طبل جنگی بھی بجوادیا ہی بدیع الملک نے کہا ہمارے لشکر میں بھی بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونوں جانب تیاریاں ہونے لگیں قہرمان نے بدیع الملک کو بلاکر کہا کہ مغرور تو سحر سے لڑیگا اور ہمارے لشکر میں کوئی سحر سے آگاہ نہیں ہی بدیع الملک نے کہا آپ خدا پر نگاہ رکھیے کچھ گزند نہیں پہونچیگا میں اس سے مقابلہ کرونگا قہرمان نے کہا مجھے یہ بات کب گوارا ہوگی کہ آپ مقابلے میں ساحروں کے جائیں بدیع الملک نے کہا آجتک کبھی فضل خدا سے ساحروں کے مقابلے میں خوف نہیں کیا علاوہ اسکے کچھ عطیۂ بزرگان میرے پاس موجود ہی سحر کی کیا حقیقت ہی جو مجھپر تاثیر کر سکے جب میں دریا سے نکلا تھا اور ایک ساحرہ نے مجھے لیجاکر اپنے مکان میں رکھا تو مجھسے طالب وصل ہوئی میں نے اس سے انکار کیا اس نے ایک صحرا میں مجھے قید کیا اور سحر اس طور سے کیا کہ راستہ بند کر دیا قدرت خدا سے ایک معین میرا پیدا ہوا ایک پہاڑ پر ایک روز جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک پیر مرد سے ایک مہرہ دستیاب ہوا تاثیر اس مہرے کی یہ ہی کہ جسکے بازو پر ہوگا اس پر سحر تاثیر نہیں کریگا قہرمان نے جو یہ کیفیت سنی کچھ خاطر جمع ہوئی لیکن بدیع الملک سے کہا آپ اکیلے تنہا ہیں اس کی فوج بیشمار ہی اگر آپ پر سحر نے تاثیر بھی نکی تو آپ کیا کیجیئےگا بدیع الملک نے کہا تم کل تماشا دیکھنا قہرمان زرین پوش خاموش ہو رہا بدیع الملک رخصت ہو کر اپنی بارگاہ میں آئے شب بھر عبادت ذوالجلال میں مصروف رہے جب عابد شب زندہ دار نے اپنا سر سجدہ میں جھکایا اور زاہد زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب نے براے ادائے فریضہ سحر اپنا قدم طرف سجادہ فلک کے بڑھایا اور وقت

نماز صبح آیا بدیع الملک نے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کرکے دست تمنا طرف آسمان کے بلند کیے
اور درگاہ بے نیاز مین بصد الحاح و زاری برجوع قلب عرض کی اے رب بے نیاز اے کریم کارساز تو واحد
و یکتا ہی قادر و توانا ہی دشمن قوی پر تو ہی فتح دینے والا ہی بہت ہی بلک بلک کے دعا کی جب دعا سے فراغت
پائی تو خادمون نے سجادہ اٹھایا بدیع الملک برآمد ہوئے یہان سب سرداران لشکر منتظر تھے بدیع الملک
کو جو قہرمان زرین پوش نے دیکھا شان و شوکت دیکھکر دنگ ہوگیا گو شاہزادے کو بارہا ہتیار سجے ہوئے قہرمان
نے دیکھا تھا مگر بوقت جنگ کبھی دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا تھا بدیع الملک اپنے مرکب پر سوار ہوئے فوج ہمراہ ہوئی
قہرمان سے فرمایا کہ آپ صرف تماشا دیکھیئے گا لڑائی مین دخل نہ دیجیئے گا قہرمان نے کہا اے شہنشاہ مجھسے نہ ہوسکے
گا بدیع الملک نے جواب دیا کہ اگر آپ لوگ دخل دینگے تو لڑائی خراب ہو جائیگی کیونکہ وہ ساحر ہی قہرمان
نے کہا میدان مین چلکر دیکھا جائیگا یہ باتین کرتے ہوئے میدان کارزار مین آئے بدیع الملک نے قاعدے
سے صف بندی کرائی انتظام تو ان سے بہتر کون کرسکتا ہی بہت خوش انتظامی سے لشکر کو میدان کارزار
مین لاکر جمایا دیکھا کہ سامنے سے لشکر مغرور ہفت جوش آتا ہی لیکن ساحران غدار بازیطہ قرقری پر سوار آگے
آگے مغرور ایک اژدر آتش فشان کو اڑاتا ہوا اس طور سے آکر میدان مین اس نے بھی صف بندی کی جب
جانبین کے لشکر مین صف بندی ہو چکی تو نقیبون نے نقابت کی کڑکیت گاکر ہٹے مغرور نے اپنا اژدر
میدان مین بڑھایا کہا مین قہرمان زرین پوش سے کچھ کہنا چاہتا ہون قہرمان سامنے گیا مغرور نے کہا
مین چاہتا ہون کہ آپ بادشاہ ہین صاحب عزت و جاہ ہین بہتر ہے کہ مجھسے اور آپ سے نفاق
نہ ہونے پائے بلکہ باہمی اتحاد سے ہم آپ ہمیشہ بسر کرین آپ امر مذکورہ کو منظور فرمائیے میرے یہان تشریف
لائیے گو یہ امر آپ نے خود نہین کیا ہی مین جانتا ہون کہ جس شخص نے آپ کو ترغیب دی ہین اُنسے ڈرتا نہین
ہون بہت سے اس طور کے جوان یہان آئے مگر آجتک میرے ہاتھ سے کسی نے امان نہین پائی قہرمان
نے کہا اے مغرور خبردار اب زیادہ بیہودہ گوئی نکرنا ورنہ حسرت کلام تیرے دل کدورت منزل مین رہ
جائیگی اور مجھے کسی نے ترغیب نہین دی ہی مگر تیری حرکت ناشایستہ نے مغرور یہ سنکر پلٹا کہا تمھین اختیار
ہی مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا ایک سحر مین سب کا خاتمہ کردونگا یہ کہتا ہوا اپنے لشکر کے قریب جاکر کھڑا ہوا
اور پکارنے کے آواز دی کہ مین بہت مشتاق ہون اُن صاحب کے جوہر جرأت دیکھنے کا جو بڑے دم
دعوے سے یہان آئین بدیع الملک نے یہ سنکر اپنا مرکب بڑھایا قہرمان نے کہا شہریار ہملوگ جان نثار
کس لیئے ہین بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہملوگونکا قاعدہ یہ ہی کہ جب کوئی نام لیکر پکارے تو وہی
شخص جائے جسکا نام لیکر پکارا ہی قہرمان مجبور ہوگیا بدیع الملک میدان مین آئے کہا اے مغرور
مین موجود ہون جو تیرے دلمین حوصلہ ہو اُسے اٹھا نہ رکھ مغرور نے جواب دیا کہ پہلے آپ وار کیجیے کہ حسرت
دل مین باقی نہ رہجائے بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہمارا یہ دستور نہین کہ پیشدستی کرین جب تیرے
وار سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی وار کرینگے یہ سنکر مغرور نے ایک کارد سحر جھولی سے نکالی اور بدیع الملک
کیجانب کچھ اسم سحر پڑھکر پھینک دی بدیع الملک نے بازو پر مہرہ دافع سحر کا بندھا ہوا تھا چھری الگ گری بدیع الملک
پر نہ پڑی مغرور متحیر ہوا بدیع الملک سے کہا اے جوان کیا تو سحر بھی جانتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ہم سحر اور
ساحر دونون کو برا جانتے ہین ہمارا خدا ہر وقت حامی و مددگار ہی مغرور نے کہا اچھا اب تم بھی وار کرو بدیع الملک ۲۰

نے تلوار میان سے لی مغرور نے ہاتھ جھولی پر ڈالا کچھ دانے ماش کے نکالے چاہا بدیع الملک کیجانب پھینکے مگر بدیع الملک نے اتنی مہلت نہ دی تلوار کا وار کیا مغرور نے دانے پھینک کر سپر سحر کو اُٹھایا بدیع الملک کی تلوار جو ٹری بازوبند کی برکت سے سپر سحر کٹی اور تلوار اُس کے سر پر پڑی قریب تھا کہ تلوار کا ٹکر جگرگاہ تک اُتر آئے مغرور جلدی سے سحر کر کے غرق زمین ہو گیا قہرمان زرین پوش یہ حال دیکھکر بیخود ہو گیا سب کی زبان سے شور تحسین بلند ہوا لشکر مغرور نے جو یہ کیفیت دیکھی سب بدیع الملک پر سحر کرتے ہوئے آ پڑے بدیع الملک تلوار پکڑ کے غول میں در آئے بیشرانہ وغا کرنے لگے قہرمان نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ شاہزادے پر تمام فوج نے نرغہ کیا ہے یہ بھی تمام فوج لیکر ٹوٹ پڑا مگر یہ سب غیر ساحر تھے ساحروں نے سحر کر کے اِن سب کو بیکار کر دیا بدیع الملک نے یہ حال دیکھکر قہرمان کو منع کیا کہ آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں صرف آپ تماشا دیکھیئے قہرمان نے کہا شہریار آپ اتنی فوج سے تنہا کیونکر وغا کرینگے بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہے قہرمان پھر اپنے مقام پر آ کے کھڑا ہوا شاہزادہ پھر فوج کو قتل کرنے لگا ساحر لاکھ لاکھ سحر کرتے ہیں مگر بدیع الملک پر تاثیر نہیں ہوتی بدیع الملک بیدریغ سب کو قتل کر رہے ہیں جب تھوڑی دیر بازار کارزار گرم رہا اور بہت سے ساحر قتل ہوئے تو سب نے امان طلب کی بدیع الملک نے ہاتھ روک لیا سب ساحر رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہوئے بدیع الملک نے مشرف باسلام کیا ساحروں نے بدیع الملک سے عرض کی اب حضور قلعہ کے اندر تشریف لیچلیں بدیع الملک قہرمان زرین پوش کو لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوئے کہ حال اُنکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت مغرور ہفت جوشن کی تحریر کی جاتی ہے

یہ جو گری جنگ میں روبروے بدیع الملک سے غرق زمین ہو کر فرار ہوا تو اپنے قلعہ میں آ کر دیر لیا سوچا کہ اب بدیع الملک سب کو زیر کر کے قلعہ میں داخل ہو گا اور مجھکو بھی قتل کریگا ملکہ کو بھی لیجائیگا یہ خیال کر کے ملکہ کے پاس آیا اور ملکہ کو سحر کر کے بیہوش کیا جلدی سے ایک تخت سحر تیار کر کے ملکہ کو تخت پر ڈالا اپنے وزیر نخوت کند ذہن کو بلایا کہا میں اسوقت بہت متردد ہوں کیا کروں اور کہاں بھاگ جاؤں یہ یہ واقعات درپیش ہیں اب میں ملکہ کو لیکر کہاں جاؤں وزیر نے کہا بہتر یہ ہے کہ آپ طرف طلسم ہندسہ کے تشریف لے جائیے میں جب یہاں شاہزادے کو مع قہرمان وغیرہ کے گرفتار کرونگا آپ کو اطلاع دونگا آپ تشریف لے آئیگا مغرور نے کہا اے نخوت بھلا شاہزادے کی گرفتار کرنیکی کیا تدبیر ہے نخوت نے عرض کی حضور خاطر جمع رکھیں میں کسی حکمت عملی سے گرفتار کرونگا ملکہ کو بھی لیجانا بیکار ہے مغرور نے کہا اے نخوت ذرا مجھے معلوم ہو جاے کہ تم کس طور سے بدیع الملک کو گرفتار کروگے نخوت نے کہا میں پیشتر شاہزادے کا دوست بنکر اُس کو بکمر گرفتار کرونگا مغرور نے کہا بہت مناسب بات ہے میں بھائیصاحب کے پاس جاتا ہوں یہ کہکر مغرور تو اُسی وقت طلسم ہندسہ کیجانب روانہ ہوا کہ یہاں کا مالک اِس کا بھائی تھا شاہزادی کو بھی یہیں چھوڑا نخوت کند ذہن نے ملکہ کو ہوشیار کر کے کمرے میں بٹھا دیا اتنے عرصے میں غُل ہوا لوگ قلعہ سے نکلکر دیکھنے لگے سب نے دیکھا کہ آگے آگے ایک جوان رعنا جرأت و شوکت میں یکتا برابر اُسکے ایک تاجدار پیچھے فوج بیشمار سب قلعہ کی سیر کرتے ہوئے چلے آتے ہیں لوگوں نے جاکر نخوت کو اطلاع دی کہ حضور

شاہزادہ اور قہرمان زرین پوش قلعہ مین آگئے نخوت کندذہن نے کہا کہ پھر اب کیا انتظام
ہو سکتا ہی جب ہمارا بادشاہ فرار ہو گیا تو ہم کیا کر سکتے ہین سب خاموش ہو رہے بدیع الملک
اور قہرمان زرین پوش تختگاہ مین داخل ہوے بدیع الملک نے قہرمان سے فرمایا کہ آپ تخت پہ
تشریف رکھیے قہرمان نے کہا مجھسے یہ نہ ہوگا کہ آپ کے ہوتے مین تخت پر بیٹھون بلکہ یہین
پر منحصر نہین ہی خاص اپنے شہر مین چلکر آپ ہی کو تخت پر بٹھاونگا تخت آپ ہی کے لیے خدا
نے بنایا ہی بدیع الملک نے کہا ہمارے گھرانے کا یہ بھی قاعدہ ہی کہ تاج و تخت کے جانب توجہ نہین
کرتے ہین ہمین اِس کی ضرورت نہین جب قہرمان بہت مجبور ہوا تو تخت پر بیٹھا شاہزادہ
بدیع الملک ونگل زرین پر رونق افروز ہوئے قہرمان نے جرأت و جلالت کی بہت
تعریف کی نخوت کندذہن وزیر مغرور ہفت جوشن کا رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہوا
شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ کون صاحب ہین وہ ساحر جو مسلمان ہوئے تھے اُنھون
نے عرض کی کہ یہ نخوت کندذہن وزیر ہین ہفت جوشن کے بدیع الملک نے اپنے
ہاتھ سے نخوت کے ہاتھ کھولے کہا ای نخوت اب بہتر اِس مین ہی کہ اقرار وحدانیت پروردگار
کرو اور کلمہ پڑھو نخوت نے کہا غلام کی ایک مدت سے تمنا تھی شکر ہی اُس خداے یکتا کا کہ
آج یہ امید بر آئی یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک سے کہا کہ اب مجھے کلمہ تعلیم کیجیے بدیع الملک
نے کلمہ بتایا نخوت کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا اُسی وقت شاہزادے بدیع الملک کو نذر دی
بعدہ عرض کی حضور ملکہ عالم آپ کی یاد مین بہت بیقرار ہین اُنکے پاس تشریف لیچلیے شاہزادہ
بدیع الملک نے قہرمان کی طرف دیکھا قہرمان نے کہا آپ تشریف لیجائیے بدیع الملک
نے کہا ابھی مجھے جانا مناسب نہین آپ جاکر تسکین دیجیے قہرمان اُٹھا ملکہ کے پاس آیا بہت کچھ
تسلی دی کہا خدا نے پھر تجھے زندہ ملایا ہم تو سمجھ چکے تھے کہ اب تمھارا ملنا بہت دشوار ہی مگر
بدیع الملک نے جو کام کیا اصل تو یون ہی کہ آدمی سے نہین ہو سکتا ہی شاہزادی خموش بیٹھی
سب سنا کی قہرمان زرین پوش تھوڑی دیر کے بعد شاہزادی سے یہ کہکے اُٹھا کہ اب ہم تو شاہزادہ
بدیع الملک کے پاس جاتے ہین تم یہان باطمینان خاطر رہو جب سب انتظام یہان کا درست
ہو جائیگا اور خزانہ وغیرہ روانہ کر لینگے یہان کسیکو حاکم کرینگے تب ہم لوگ چلینگے تمھارے بھیجنے کے
لیے مین شاہزادے سے دریافت کرونگا جیسا وہ فرمائینگے وہ کیا جائیگا ملکہ زہرہ جبین نے کہا
مین بھی آپ ہی کے ہمراہ یہان سے چلونگی قہرمان نے کہا اب جیسی مرضی بدیع الملک
نوجوان کی ہوگی وہ کیا جائیگا تمھاری بابت اب انھین کو اختیار ہی یہ کہکر قہرمان زرین پوش
پھرتا ہوا آیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا آپ ملکہ کو تسلی دے آئیے قہرمان زرین پوش
نے کہا ہین تسلی تو دے آیا لیکن اب آپ اُنکے جانے کی بابت کیا ارشاد فرماتے ہین اُنکو
آج روانہ کر دین کیونکہ ہمین تو ابھی یہان کا انتظام کرنے مین عرصہ ہوگا اُس وقت تک ملکہ
یہان بیکار کیون رہین بدیع الملک نے کہا آپ کو اختیار ہی قہرمان زرین پوش نے
کہا کہ میرے نزدیک تو اُنکا جانا بہت مناسب ہی بدیع الملک نے کہا بہت بہتر آج ہی روانہ کر دیجیے قہرمان

اُسیوقت اپنے لشکر مین سے چند سردار چھانٹ کر کہا کہ تم سب ملکہ لیجاؤ مگر راہ مین بہت بڑی حفاظت کرنا اُنھون نے کہا ہماری جان تک نثار ہی بھلا ہم لوگ حفاظت مین کوتاہی کرینگے قہرمان نے سبکو جمع کرکے محافہ طلب کیا فوراً محافہ آیا قہرمان محافہ لیکر جہان ملکہ تھین آیا بیٹی سے کہا بی بی ہمنے شاہزادے سے اس بات کا اظہار کیا اُنکی بھی راے ہی کہ تمھارا جانا مناسب ہی ملکہ نے عرض کی مجھے کیا عذر ہی قہرمان نے کہا بسم اللہ سواری موجود ہی ملکہ کے دل مین اتنا تو خیال ضرور تھا کہ اگر کسی طرح ممکن ہوتا تو ایک نظر شاہزادے کو دیکھ لیتی اور یہی کیفیت بدیع الملک کی بھی تھی لیکن دونون بپاس قہرمان زرین پوش کچھ اپنا حال اظہار نہین کر سکتی بلکہ یہ تمنا لیے ہوئے محافے مین سوار ہوئی وزیر یعنے نخوت کند ذہن کو جو اس امر کی خبر ہوئی کہ ملکہ کو قہرمان اور بدیع الملک نے سوار کر دیا ہی اُسی وقت اپنے مکان سے چلا یہان محافہ کنار لیکر مع اُس فوج کے جو قہرمان نے ہمراہ کر دیے تھے روانہ ہو گئے قہرمان بدیع الملک کے پاس آیا کل کیفیت بیان کر دی شاہزادے نے کہا آپ نے بہت بہتر کیا یہ گفتگو تھی کہ نخوت کند ذہن بھی آیا شاہزادے کی طرف دیکھکے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ مین نے سنا ہی کہ حضور ملکہ عالم کو روانہ کرتے ہین بدیع الملک نے جواب دیا کہ انھین سوار ہوئے عرصہ ہوا نخوت دلمین تو بہت متردد ہوا مگر بدیع الملک سے یہ بات ظاہر کی کہ اگر اب حضور کی مرضی ہو تو ملکہ عالم کو روک لیجیے کیونکہ غلام نے آج کچھ سامان دعوت کیا ہی اور آپکی کنیزون نے بھی براے ملکہ عالم یہی انتظام کیا ہی اگر ملکہ سرفراز فرمائینگی تو ہماری عزت بڑھ جائیگی ایسا ہی ہی تو کل اُنھین روانہ کر دیجیے گا قہرمان نے بدیع الملک کیطرف اشارہ کیا منشا یہ تھا کہ جو امر ہو گیا اب اُسکو معطل کرکے کوئی ضرورت نہین ہی بدیع الملک نے کہا مین اسمین دخل نہین دے سکتا ہون قہرمان کے جانب اشارہ کرکے کہا کہ آپ مالک ہین انسے کہیے نخوت نے قہرمان سے کہا قہرمان نے جواب دیا کہ اب ملکہ کو واپس بلانا زحمت سے خالی نہین ہی ہملوگ تو موجود ہین اُنکی کیا ضرورت ہی نخوت نے بہت اصرار کیا مگر قہرمان نے قبول نہ کیا آخر کو مجبور ہو کے خاموش ہو رہا مگر اسے بڑا تردد ہوا کہ اب مین مغرور دل کو کیا جواب دونگا بڑا غضب ہوا اب جو مغرور صفت جوشن مجھسے فرمائینگے کہ تمنے ملکہ کو خود یہان رکھنے کی صلاح دی تھی اور اُنکا کچھ انتظام نہ کیا تو مین کیا جواب دونگا یہ سوچتا ہوا اپنے مکان پر واپس آیا جب وہ دن تمام ہوا اور شام ہوئی تو نخوت پھر حاضر ہوا قہرمان اور بدیع الملک سے عرض کی حضور اگر سرفراز فرمائینگے تو غلام کی عزت بڑھ جائیگی امیدوار ہون کہ تشریف لیچلیے جو کچھ ماحضر میسر ہی اُسکو قبول کیجیے مصرعہ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا * بدیع الملک اور قہرمان نے کہا ہم ضرور چلینگے اور تمھاری دعوت قبول کرینگے نخوت نے کہا زہے نصیب اور زہے طالع میرے کہ آپ ایسا بادشاہ اور شاہزادے سا ذیجاہ مجکو سرفراز فرماے میری عزت بڑھ جاے بدیع الملک قہرمان کا ہاتھ پکڑ کے اُٹھے کہا بسم اللہ تشریف لیچلیے عرصہ نہ کیجیے قہرمان زرین پوش اور بدیع الملک نوجوان دونون خرامان خرامان مع اپنے چند سرداران نامی کے نخوت کے مکان کی طرف چلے نخوت ان دونون سے رخصت ہو کر بیشتر براے انتظام اپنے مکان مین آیا اور یہان آکر ساقیون سے کہا کہ شراب مین اسقدر بیہوشی ملا دو کہ جسکا ایک جام فوراً بیہوش کرنے کو

کافی ہو مین بدیع الملک اور قہرمان کو ابھی گرفتار کیے لیتا ہون ساقیون نے ایسا ہی کیا کہ شراب
مین بہت اچھی طرح بیہوشی ملادی محفل مین کشتیان لاکر چنین اتنے عرصہ مین بدیع الملک نوجوان اور
قہرمان بھی آکر پہونچے نخوت نے بڑے اعزاز واکرام سے دونون کو لیجا کر مسند پر بٹھایا بہت کچھ الفاظ
خوشامد زبان پر لایا پھر ساقی کو حکم دیا کہ جام شراب کا دور شروع ہو اور فوج جو کچھ کہ قہرمان کے ہمراہ
برائے جنگ گئی تھی سب کو اسنے شراب بھجوادی یہان ساقی نے جام شراب بھر کر پہلے بدیع الملک
کو دیا بدیع الملک نے ساقی سے اشارہ کیا کہ پہلے قہرمان کو پلاؤ قہرمان نے کہا بیشتر آپ نوش
فرمائین بدیع الملک نے وہ جام ساقی سے لیکر پیا ساقی نے دوسرا جام بھر کر قہرمان زرین پوش
کو دیا قہرمان بھی بے اندیشہ انجام پی گیا شراب کے پیتے ہی بدیع الملک کا سر چکرایا فوراً دلمین
خیال آیا کہ اس نخوت کند ذہن نے دغا کی معلوم ہوتا ہے شراب مین بیہوشی ملادی یہ خیال جو آیا تو
بدیع الملک نے قہرمان سے فرمایا کہ غضب ہوا قہرمان نے کہا خیریت ہے شاہزادے نے جوابدیا
کہ نخوت نے بڑا دھوکا دیا شراب مین ضرور کچھ خرابی ہے قہرمان نے کہا سر تو میرا ابھی چکراتا ہے یہ باتین
تھین کہ نخوت سامنے آیا بدیع الملک نے کہا کیون نخوت کند ذہن یہ شراب کیسی تھی نخوت نے
کہا آپ کو کیسی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک نے کہا میرا تو سر چکراتا ہے نخوت نے کہا مجھے نہین معلوم یہ
شراب کیسی تھی اُسمین کچھ ملا ہوگا بدیع الملک نے یہ سنکر قبضے پر ہاتھ ڈالا چاہا اُٹھون لڑکھڑا کر گرے
بیہوش ہوئے قہرمان نے جو یہ کیفیت دیکھی شاہزادے کے اُٹھانے کو اُٹھا یہ بھی لڑکھڑا کر گرا اسیطرح
اور سب سردار جو ہمراہ تھے باری باری اُٹھے سب گر کر بیہوش ہوئے نخوت نے اپنے ملازمون سے
کہا کہ سب کی مشکین باندھ لو ملازمون نے سب کی مشکین باندھ لین نخوت نے اُسی وقت سب کو مسلسل
ومطوق کیا اور اُسی وقت ایک ساحر کو بلایا اور ایک نامہ لکھکر مغرور ہفت جوشن کو بھیجا اُسمین یہ لکھا
تھا کہ اب آپ اس نامے کے دیکھتے ہی تشریف لائیے مینے قہرمان اور بدیع الملک کو قید کر لیا ہے
مگر ایک خطا بھی غلام سے سرزد ہوئی ہے جسکی معافی کی امید ہے ساحر تو یہ نامہ لیکر مغرور کی طرف روانہ
ہوا نخوت نے ان سب کو زندانخانے مین بھیجا شاہزادے کی آنکھ جو کھلی اپنے تئین مقید پایا قہرمان
سے کہا کہ بڑا غضب ہوا اسنے فریب کیا ہمنے اُسی وقت آپ سے کہا تھا کہ اسنے شراب مین کچھ مکر
کیا ہے مگر شکر ہے کہ ملکہ کو روانہ کر دیا تھا اگر ملکہ یہان ہوتین تو البتہ کچھ فکر زیادہ ہوتی اب تو ہم ہر طرح سمجھ لینگے پروردگار
اس مشکل سے بھی نجات عطا فرمائیگا قہرمان نے کہا اب بچنا بہت مشکل ہے نخوت مغرور کو اطلاع کریگا
وہ آکر ضرور ہم لوگون کو حکم قتل دیگا بدیع الملک نے کہا اسکا کچھ خوف نہین ہے آخر کو ایک روز مرنا
ضرور ہے قہرمان خموش ہو رہا لیکن وہ ساحر جو نامہ لیکر مغرور کے پاس گیا تھا راہ کو طے کر کے طلسم
کی سرحد پر پہونچا وہان ساحرون نے روکا اسنے نامہ دکھایا سب نے کہا ہم نامہ وہان پہونچائے
دیتے ہین تم یہین ٹھہرو جواب ابھی لادینگے یہ ساحر تو یہین ٹھہرا اور نامہ بھیجدیا مغرور اُسوقت اپنے
بھائی کے پاس بیٹھا تھا ساحر نے اسکو لاکر نامہ دیا مغرور نے نامے کو کھولکر دیکھا تو مضمون
مندرجۂ ذیل سے آگاہی ہوئی بہت خوش ہوا اپنے بھائی سے کہا کہ مین اب رخصت ہوتا ہون دشمن
کو وزیر نے گرفتار کر لیا ہے اب مین جاکر اسکو قتل کردونگا بھائی سے رخصت ہو کر اُسی وقت روانہ ہوا

تھوڑی دیر مین راہ طی کرکے قلعہ پر پہونچا فوراً وزیر کو طلب کیا بہت کچھ خلعت و انعام دیا وزیر نے کہا حضور یہ سب تو مین نے حضور سے پایا لیکن امیدوار ہون کہ ایک امر اور منظور فرمایا جاوے مغرور نے کہا نخوت جو کچھ کہو مین منظور کرون تمنے ایسا کار نمایان کیا ہی جسکے صلے مین تمکو جو کچھ دون تھوڑا ہی وزیر نے جب اپنے حال پر مغرور کو بہت مہربان فرمایا تو ہاتھ باندھکر عرض کی کہ غلام سے ایک خطا ہوگئی ہی پیشتر وعدہ فرمائیے کہ مین معاف کردونگا تو عرض کرون مغرور نے کہا ای نخوت مین ضرور معاف کردونگا تم بیان تو کرو وزیر نے کہا حضور ملکہ کو قہرمان نے پیشتر روانہ کر دیا جیسے ہی قلعہ مین داخل ہوا سب سے پیشتر یہی کام کیا کہ ملکہ کو سوار کر دیا جب مجھے اسکی اطلاع ہوئی تو مین نے بہت کچھ مکر پھیلایا مگر قہرمان نے ملکہ کو نہ روکا مین مجبور ہو گیا زیادہ اصرار بھی نہ کر سکا قہرمان و بدیع الملک کو البتہ گرفتار کر لیا مغرور یہ سنکر سن ہو گیا اور کہا ای نخوت مین اگر وعدہ نہ کر لیتا تو ہرگز تیری خطا معاف نہ کرتا بلکہ حکم قتل دیتا مگر مجبور ہون کہ وعدہ کر چکا نخوت نے کہا حضور مالک ہین مغرور نے کہا اچھا اب قہرمان اور بدیع الملک کو جلدی حاضر کر نخوت اُسیوقت اُٹھا زندانخانہ مین آیا داروغہ کو بلایا کہا شہنشاہ قیدیون کو طلب فرماتے ہین جلد لیچلو داروغہ اُسی وقت سب قیدیون کو لیکر نخوت کے ہمراہ ہوا مغرور ہفت جوشن کے سامنے نخوت قہرمان اور بدیع الملک کو لیکر آیا مغرور نے بدیع الملک اور قہرمان کو دیکھکر کہا کہ کیون بدیع الملک اب وہ ہمت وجرأت تمھاری کیا ہوئی بدیع الملک نے جواب دیا کہ موجود ہی اب بھی ارادہ رکھتا ہون کہ تجکو مع تخت زمین پر پٹک کے پیوند خاک بنا دون مغرور نے کہا ایسے کلمات بیہودہ مت زبان سے نکال ورنہ ابھی حکم دونگا تو تیرا سر کاٹ لیا جائیگا بدیع الملک کو یہ کلمہ سنکر تاب نہ رہی زور کرکے قید توڑ ڈالی اور قید کو توڑکے مغرور کو مع تخت اُٹھا لیا چاہا زمین پر مارون کہ استخوان اسکے طوطیا ہنجائین مگر مغرور ساحر تھا پر پرواز پیدا کرکے بلند ہو گیا بدیع الملک نے وہی تخت سامنے نخوت کھڑا تھا اُسپر پھینک دیا کہ استخوان اسکے چور چور ہو گئے اب شاہزادے نے قصد کیا کہ قہرمان کی قید بھی جدا کرے ہنوز قریب نہ پہونچا تھا کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا اور قہرمان کو اٹھا لیچلا بدیع الملک نے بہت کوشش کی مگر تھوڑی دور جاکے وہ پنجہ غائب ہو گیا بدیع الملک کو اس امر کا بڑا صدمہ ہوا کہ ایک دوست اس طرح ضائع گیا دیکھیے اب اُس سے ملاقات ہوتی بھی ہی یا نہین پھر یہ خیال ہوا کہ جبتک اس امر کا پتہ نہ معلوم ہو تب تک دوسرا کام کرنا خلاف ہی یہ بھی ہمارا دوست صادق تھا ضرور اسکا پتہ لگانا چاہیے یہ خیال کرکے بدیع الملک آگے بڑھے چونکہ سب ساحرون نے اطاعت قبول کر لی تھی یعنے بہت سے تو پیشتر ہی بصدق دل مسلمان ہوئے تھے بہت سے اب مطیع اسلام ہوئے ہین اور بدیع الملک کی سب نے اطاعت قبول کی ہی چنانچہ بدیع الملک نے ان لوگون سے کہا کہ مجکو ایک امر کی بہت بڑی فکر ہی سب نے عرض کی ہمسے ارشاد فرمائیے بدیع الملک نے کہا نہین معلوم قہرمان کو کون لیگیا ساحرون نے عرض کی ہم اسکا پتہ لگا دینگے آپ تشویش نہ فرمائیے بدیع الملک نے کہا جہانتک ممکن ہو جلد اسکی سراغ رسانی کرو سب نے کہا ہم ابھی جاتے ہین یہان ایک مقام ہی وہان ایک آئینہ رکھا ہی اُسکو مرآۃ سامری کہتے ہین جب کبھی مغرور کو کوئی بات تحقیق کرنا منظور ہوتی تھی اُسی آئینے کے ذریعے

سے دریافت کرلیتا تھا بدیع الملک نے کہا مین ابھی اُس آئینے کو دیکھونگا ساحرون نے شاہزادہ
بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا اور اُس آئینے کے پاس آئے بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک آئینہ
قدآدم رکھا ہے ساحرون نے اُس آئینے کے قریب جاکر پوچھا کہ اے مراۃ سامری قہرمان کی کیفیت
کا اظہار کر جو لیگیا ہو اُسکی صورت دکھا دے اور جہان لیگیا ہے وہان کی شکل بھی دکھا بدیع الملک
نے دیکھا کہ آئینے مین مغرور ہفت جوشن کی صورت دکھائی دی بعد اُسکے ایک زندانخانہ
معلوم ہوا سب نے بدیع الملک سے عرض کی کہ حضور مغرور ہفت جوشن قہرمان کو لیگیا ہے
طلسم ہندسہ مین جاکر قید کیا ہے نہین معلوم اس بات مین اُسکے کیا منشا سوچا ہے بدیع الملک نے
جواب دیا کہ سواے بغض و عداوت کے اور کوئی منشا نہین ہے خیر اسکی تدبیر کی جائیگی یہ کہکر آئینے
کے پاس سے چلے آئے ساحرون نے بارہ دری مغرور ہفت جوشن کی کھولی بدیع الملک
نے بارہ دری مین جلوس فرمایا سب ساحر حاضر ہوئے بدیع الملک نے سب سے کہا کہ اب
مین طلسم ہندسہ مین جاؤنگا اور قہرمان کو قید سے چھڑاؤنگا ساحرون نے کہا ہم سب بھی ہمراہ رکاب
ہین بدیع الملک نے کہا آپ لوگون کے تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہے ساحرون نے عرض کی
حضور طلسم ہندسہ ایسی جگہ ہے جہان جانا بہت دشوار ہے اور مقام لوح طلسم سے بہت دور ہے کسی
صحرا مین ہے جبتک لوح ہاتھ نہ آئیگی فتاحی طلسم ممکن نہین اگر لوح کا پتہ ل جائیگا راستہ نہ پایئے گا شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا لوح کے واسطے کہان جانا چاہیے ساحرون نے کہا اسکی کوشش بھی ہم کرینگے
آپ خاطر جمع رکھیے ابھی تو آپ کو یہان کے انتظام مین بہت دن گذرینگے بدیع الملک نے
جواب دیا کہ یہان کے انتظام کیواسطے ہم کسی منتظم آدمی کو مقرر کر دینگے اور ہم براے رہائی
قہرمان روانہ ہونگے ساحرون نے عرض کی حضور کیون اسقدر تعجیل فرماتے ہین کیفیت تو قہرمان
کی اب معلوم ہی ہو گئی ہے تدبیر رہائی بھی خدا کرہی دیگا بدیع الملک نے کہا سراغ لوح بھی لگانا ضرور
ہے سب نے جواب دیا کہ ہم بسر و چشم لوح کی کوشش کرینگے بدیع الملک خاموش ہو رہے اُس
شب تو قہرمان کا خیال بدیع الملک کو ایسا رہا کہ کوئی سامان عیش نہونے پایا دوسرے روز
علے الصباح جب شاہزادہ بیدار ہوا سب ملازم حاضر ہوے سب نے شاہزادے کو سلام کیا
بدیع الملک اُٹھے حوائج ضروری سے فراغت حاصل کرکے دیوانخانے مین تشریف لائے عمائدین دولت
حاضر خدمت ہوے بدیع الملک نے سب کی طرز طبیعت دیکھکر ایک مرد عاقل انجام بین کو اخذ کیا اور کہا میرے آنے تک
اس جوار کا انتظام چندے آپ کیجیے جبتک مین قہرمان زرین پوش کو رہا کرکے لاؤن تب تک آپ یہان
انتظام کرین جب قہرمان یہان آئینگے تب استقلال کی بھی صورت ہو جائیگی نام اُس مرد عاقل و خردمند کا
خورشید خوش تدبیر تھا بدیع الملک نے خورشید کو جب منتظم شہر قرار دیا تو خورشید سے کہا اب یہ انتظام
پہلے ہونا ضرور ہے کہ میرا ارادہ کوچ کرنیکا ہے پیشتر کچھ لوگ ایسے واقف کار یہان سے جائین جو لوح طلسم ہندسہ
کا پتہ لگائین جب لوح کا پتہ معلوم ہو جائیگا تب مین یہان سے روانہ ہو جاؤنگا خورشید نے کہا مین بھی لوگون
کو روانہ کرتا ہون اور اسباب سفر بھی مع فوج کے درست کرتا ہون آپ باطمینان خاطر مشغول عیش
ہوجیے یہ کہکر خورشید نے بہت سے ساحرون کو طلب کرکے حکم دیا کہ لوح طلسم ہندسہ کا پتہ لگاؤ

جہان لوح ملے اُسکا حال بتاؤ ساحر تو یہ حکم پاکر روانہ ہوگئے یہان خورشید نے فوج جمع کرنا شروع کی اور اسباب سفر درست کیا تھوڑے دنون مین بہت سی فوج جمع ہوئی اور اسباب سفر درست ہوگیا خورشید نے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی حضور فوج تو بیشمار تیار ہی مگر ابھی وہ لوگ واپس نہین آئے ہین جو سراغ رسانی لوح کو گئے ہین بدیع الملک نے کہا بس مین اُنھین کا منتظر ہون جب وہ واپس آئینگے اور مجھے لوح کا پتہ بتائینگے مین اُسی وقت یہان سے کوچ کرونگا مگر خورشید کے حسنِ انتظام کو دیکھکر بدیع الملک بہت خوش ہوئے اور بہت تعریف کی دو تین روز کے بعد وہ ساحر جو براے سراغ رسانی لوح گئے تھے واپس آئے سب نے آکر خورشید سے کہا کہ ہم نے بہت کچھ صحرا نوردی کی مگر لوح کا پتہ نہین ملا بلکہ یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ لوح کس صحرا مین ہی اور کسکے قبضے مین ہی خورشید نے افسوس کیا اور سب سے کہا تمنے تلاش کرنے مین کوتاہی کی سب نے بقسم اس بات کو ظاہر کیا کہ ہمنے ذرا بھی تلاش لوح مین کمی نہین کی خورشید نے یہ خبر بدیع الملک کو دی کہ لوح کی بہت تلاش کی مگر مقام لوح نہین معلوم ہوتا بدیع الملک نے کہا اب ہم خود جائینگے اور لوح کا پتہ لگائینگے خورشید نے عرض کی حضور یون بے سر و سامان جانا خلاف ہی بدیع الملک نے کہا ہم لوح کی تدبیر کر لینگے تم اتنا بند و بست کردو کہ فوج درست ہو جائے ہم کل جائینگے خورشید نے عرض کی کل آپ کو فوج تیار ملیگی بدیع الزمان پھر اپنی بارہ دری مین آئے اُس شب کو بدیع الملک نے عبادت الٰہی مین بسر کیا جب صبح ہوئی تو بدیع الملک بعد اداے فریضہ سحر بارہ دری کے باہر تشریف لائے فوج کو طلب کیا خورشید نے فوج در دولت پر حاضر کی بدیع الملک نے دیکھا کہ فوج بیشمار ہی ہر ایک جوان صاحب شان جرار ہی بہت خوش ہوئے شکر خداے عزوجل بجا لائے خاصہ کی سواری کا گھوڑا سائیس نے حاضر کیا نام خدا لیکر پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے فوج کو پشت پر لیا خورشید سے رخصت ہوکر چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قہرمان زرین پوش اور مغرور ہفت جوشن کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب مغرور بخوف جان پر پرواز پیدا کرکے بلند ہوا تو اسکو خیال آیا کہ قہرمان کو کبھی لیچلون اور اسپر سختی کرون شاید یہ تکلیف مین قبول کرے اور ملکہ کا عقد میرے ساتھ کردے یہ سوچ کے قہرمان کی کمر مین پنجہ دیا اور لے اُڑا جب اُسنے لاکر طلسم ہندسہ مین قہرمان کو اُتارا اور اُسکو ہوشیار کیا تو قہرمان نے اپنے کو نئی جگہ پایا آنکھ اُٹھا کے دیکھا سامنے مغرور کھڑا ہی قہرمان نے کہا اے مغرور تو نے مجھے شاہزادے سے چھڑایا تجھے کیا فائدہ ہوا مغرور نے کہا اے قہرمان اب بھی مین تیرے خون سے درگذر ونگا مگر میری بات قبول کرلے ملکہ کو میرے حوالے کر اگر اسکے خلاف کریگا تو ابھی تجھے قتل کر ڈالونگا اب شاہزادہ کہان ہی جو تیری مدد کرے اور اس مصیبت سے چھڑائے قہرمان نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا اگر تجھے میرا قتل کرنا منظور ہی تو شوق سے قتل کر اول تو تو میرے قتل پر قادر نہین ہی جبتک انسان کی موت نہین آتی ہی اُسکو کوئی نہین مار سکتا ہی تو کیا چیز ہی جب بے موت مجھے مار ڈالے مغرور نے کہا تیرا عقیدہ تو اب خدا پرستون کا سا ہوگیا ہی اس پیرانہ سالی مین تجھے یہ ننگ کیونکر گوارا ہوا کہ اپنے آبا و اجداد کے مذہب کو ترک کرکے نیا طریقہ اختیار کیا قہرمان نے

جواب دیا کہ تجھے ہمارے افعال سے کیا کام ہے اور ان امور مین کیون دخل دیتا ہے مغرور نے
کہا مجھے دخل دینے کی کیا ضرورت ہے تمھین اپنے فعل کا اختیار ہے جو مین نے تمسے کہا ہے اُسکا بندوبست
البتہ تمکو کرنا ہوگا قہرمان نے جواب دیا کہ ہرگز نہین ہوگا مغرور نے کہا اسکا جواب پھر دینا یہ کہکر
لوگون کو بلایا اور قہرمان کو اُنکے سپرد کیا آٹھ دن تک قید رہا مگر اسقدر تکلیفین دین کہ قہرمان بہت
پریشان ہوا اور زیست سے بیزار ہوگیا آٹھوین روز پھر اسکو مغرور نے بلایا اور کہا اے قہرمان
اب کیا کہتے ہو قہرمان نے کہا جو قول اُسوقت تھا وہی اب بھی ہے مغرور نے جھلا کر حکم دیا کہ اسکو
ابھی قتل کرو یہ حکم پاکر جلاد آیا قہرمان کو لوگون نے کشان کشان ایک میدان تک پہونچایا جلاد نے ریگ
کا چبوترہ بناکر شانگین لگانا شروع کیا منتظر احکام ہوا کہ مغرور خود آکر کھڑا ہوا اور کہا اے قہرمان اب
بھی مین تیرے خون سے درگذر رون بشرطیکہ تو میرا کہنا قبول کرے قہرمان نے کچھ جواب نہ دیا مغرور نے
مکرر سوال کیا قہرمان پھر خاموش رہا جب تیسری بار مغرور نے کہا تو قہرمان نے جواب دیا
کہ میرا قول تو وہی ہے جو کچھ مین تجھسے ایک بار کہ چکا ہون اب جو تیرے دل مین آئے میرے حق مین
کو تاہی نہ کر قہرمان نے جو ایسا جواب دیا مغرور نے جلاد سے کہا کہ سر اس زبان دراز کا تن سے
جدا کر جلاد نے کہا اے شہنشاہ قتل کرنا میرا کام ہے جلانا میرا کام نہین ہے سمجھ کے حکم فرمائیگا مغرور
نے کہا ظالم رے مین سو حکمون کا ایک حکم دے چکا ہون اپنا کام کر جلاد نے پھر توقف کیا مغرور نے
کہا تو کیون تامل کرتا ہے جلاد نے کہا حضور ایک بار اور فرمادین مغرور نے کہا کہ ہم ایکبار تجھسے کہ چکے
کہ ہمنے سو حکمون کا ایک حکم دیدیا ہے تو اپنا کام کر جلاد نے جو حکم ثالث پایا گردن پر کوے کا خط لگایا
پیترا بدل کر تلوار گردن قہرمان پر لگائی کہ سر اُس بیگناہ کا تن سے جدا ہوگیا مغرور نے کہا کہ
لاشہ اسکا پھینکدو جلاد نے لاشہ قہرمان زرین پوش کا پھینک دیا مغرور نے پھر قصد کیا
کہ اب اگر مین قہرمان کے ملک مین جاؤنگا تو وہان ملک کو خالی پاؤنگا بدیع الملک تو یہان
مین قہرمان قتل ہو چکا تھوڑی سی فوج ہمراہ لیکر جاؤن جو آجکل وہان حاکم ہو اُسکو گرفتار کر لاؤن
اور شاہزادہ بھی مل جائیگا یہ خیال کرکے تھوڑی فوج ہمراہ لیکر سفر کیا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ فوج قاہرہ ہمراہ لیکر براے تلاش لوح طلسم ہندسہ روانہ ہوئے رواروی کرتے ہوئے
ایک روز برابر چلے گئے جب شام ہوئی تو شاہزادے نے کہا کہ آج دن بھر کی مسافت بہت ہوئی
بہتر یہ ہے کہ اس شب بھر اسی صحرا مین ٹھہرین صبح کو جو صلاح مناسب ہوگی کیجائیگی تمام فوج ٹھہر گئی
بارگاہین خیمے استادہ ہونے لگے جب بدیع الملک کی بارگاہ استادہ ہو چکی شاہزادہ اندر داخل ہو
سب فوج بھی اپنے اپنے خیمون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے بدیع الملک نے پھر چند ساحرون
کو بلایا اور کہا کہ تم لوح کا مقام دریافت کرنے کو روانہ ہو شاید کہین پتہ ملے ساحر روانہ ہوئے
بدیع الملک مع سرداران نامی اپنی اپنی بارگاہ مین رونق افروز ہوئے تھوڑی دیر کے بعد صحبت
برخاست ہوئی سب نے جاکر آرام کیا صبح کو جب بدیع الملک نوجوان فریضہ سحری سے فراغت
حاصل کر چکے سرداروں نے آکر عرض کی اب آپکی کیا رائے ہے تشریف لے چلیگا یا ابھی یہین قیام

بنا

فرمائیگا بدیع الملک نے کہا کہ ہمین نے چند آدمی برائے کارروائی بھیجے ہین جبتک وہ نہ آئینگے تب تک یہان سے جانا مناسب نہین ہی سب خاموش ہو رہے اور ذکر ہونے لگا بدیع الملک نے بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیے وقت صبح صحرا کی کیفیت دیکھ رہے ہین کہ ایک جانب سے غبار بلند ہوا سب اُسطرف متوجہ ہوئے جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ مغرور ہفت جوشن تھوڑا سا لشکر ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی بدیع الملک نے کہا یقین ہی قہرمان کی قید بھی اسکے ساتھ ہو یہ کہہ رہے تھے کہ لشکر قریب آیا اور مغرور نے بھی لشکر بدیع الملک کو دیکھا مگر یہ خیال نہوا کہ یہ لشکر کسکا ہی ایک آدمی سے کہا کہ خبر لو لایہ کون شخص ہی جسکا لشکر اس کر و فر سے صحرا مین اُترا ہی ہرکارے لشکر بدیع الملک مین آئے لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر بدیع الملک کا ہی ہرکارون نے جاکر یہ خبر مغرور ہفت جوشن کو پہونچائی کہ یہ لشکر بدیع الملک کا ہی برائے فتح طلسم ہندسہ جاتے ہین مغرور یہ سنکر بہت گھبرایا دل مین خیال کیا کہ یہ جوان جرأت و ہمت مین یکتا ہی کیا ارادہ کیا ہی یہ سوچکر اُسی وقت ایک خط اپنے بھائی کو جو بادشاہ طلسم تھا تحریر کیا کہ آپ کے مقابلے کو ایک شخص آتا ہی مین نے اُسکو راہ مین روکا ہی لیکن لشکر میرے ساتھ بہت کم ہی جلد میری مدد کے لیے فوج روانہ کیجیے تو مین اُسکو قتل کرون یا گرفتار کرکے آپ کی خدمت مین پہونچاؤن یہ نامہ جب طلسم مین پہونچا اور سلطان طلسم کی نگاہ سے گذرا اُسنے کہا بھلا یہ تو کسکی مجال ہی جو مجھسے مقابلے کے لیے آئے اور یہان آنے پائے خیر اگر کسی نے اس خیال محال کو اپنے نزدیک بہتر سمجھا ہی تو بتلا سے بلا ہوگا مین ایک ساحر کو اپنے یہان سے روانہ کردونگا وہ تمام لشکر کو گرفتار کرکے لے آئے گا یہ لکھکر جواب نامے مین لکھا کہ اے مغرور ہفت جوشن بڑے تعجب کی بات ہی کہ تم اتنے بڑے ساحر زبردست ہوکر مجھسے مدد طلب کرتے ہو کیا تم اُسکے گرفتار کرنے کو کافی نہین ہو تم جنگ آغاز کرو مین ایک ساحر کو روانہ کرتا ہون یہ سب کو گرفتار کرکے لے آئیگا یہ نامہ لکھکر مغرور کے پاس بھیجا مغرور نے جو مضمون اسکا پڑھا کہا افسوس ہی بھائی صاحب سے مین نے یہ امر ظاہر کیا کہ سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا ہی لشکر کی ضرورت ہی لوگون نے کہا اب دوسرا نامہ لکھکر روانہ کیجیے مغرور نے اُسیوقت دوسرا نامہ روانہ کیا اس نامے کو دیکھکر بادشاہ طلسم نے سکوت کیا اور فوج بیشمار تیار کرنیکا حکم دیا اور یہان مغرور کو لکھ بھیجا کہ اب ہمکو کیفیت خلاصہ معلوم ہوئی تمہاری مدد کے لیے فوج بیحساب روانہ کرتے ہین تم جنگ آغاز کرو مغرور نے اُسی وقت طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہرکارے جو لشکر شاہزادہ بدیع الملک کے حاضر تھے خبرین لیکر روانہ ہوئے بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے دعا و ثنائے بادشاہی بجا لائے بعد مین عرض کی حضور مغرور ہفت جوشن نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل صبح کو میدان مین آکر معرکہ آرائے نبرد ہو بدیع الملک نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین شب بھر تیاریان رہین مغرور نے اپنے ہواخواہون سے کہا کہ اگر سحر اس جوان پر تاثیر نہین کرتا ہی مگر اسکی فوج کے برباد کرنے کے لیے تو کچھ سحر تیار کر لون گو کہ شاہزادہ بدیع الملک کے لشکر مین ساحر بھی بہت جمع ہین مگر بادولت کے سحر کو روک نہین سکتے سب نے

کہا حضور ضرور سحر تیار فرماوین ہوم خانے مین تشریف لیجائین مغرور ہوم خانے مین داخل ہوا اسباب
اسباب سحر مہیا کیا بعد فراغت تمام وہان بیٹھکر سحر تیار کرنے لگا یہان بدیع الملک نے بعد برخاست دربار
اپنی خوابگاہ مین تشریف لاکر آرام فرمایا جب آفتاب عالمتاب نے اپنے نور سے ظلمت سراے عالم
کو منور کیا یعنے صبح ہوئی تو بدیع الملک نوجوان فریضۂ سحری ادا کرکے باہر تشریف لائے یہان
لشکر منتظر تھا شاہزادے کو دیکھکر سب نے سلام کیا سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بدیع الملک
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے طرف معرکہ کارزار کے چلے میدان مین پہونچے صفوف لشکر درست
ہوئین سب باقاعدہ میدان مین کھڑے ہوئے کہ دیکھا مغرور ہفت جوشن ایک اژدر آتشین پر
سوار عقب مین ساحرون کی قطار اُنکے بعد لشکر غیر ساحران سب کے سب یا سامری یا جمشید
کہتے ہوئے چلے آتے ہین اسطور سے مغرور نے بھی آکر مقابلے مین بدیع الملک کے اپنا لشکر
صف آرا کیا نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے مغرور نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا اور
ایک جوان سے اشارہ کیا کہ میدان مین جاکر مبارزطلبی کرے اُس جوان نے اپنے گھوڑے کو صف
سے نکالا میدان مین آکر سلحشوری دکھانے کے بعد آواز دی ای فرقہ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنا
مرگ کی ہو میرے سامنے آئے ادھر سے بھی ایک جوان بدیع الملک سے اجازت میدان لیکر
مقابلے کو آیا پہلے تو آپس مین بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوئی جب نیزہ بازی سے مطلب دلی حاصل نہوا
تو دونون نے تیغین میان سے لین مغرور نے سحر کیا کہ گھوڑا سردار لشکر اسلام کا بدلگامی کرنے لگا اسنے
بہت چاہا کہ مین گھوڑے کو روکون مگر گھوڑا نہ تھم سکا آخرکار یہ سردار زمین پر گرا اسکے گرتے ہی
حریف نے وار تلوار کا کیا کہ سر اس بہادر کا کٹ کے دور گرا بدیع الملک سے دوسرا جوان اجازت
لیکر میدان مین آیا اُسکا بھی یہی حال ہوا اسی طرح چالیس جوان متواتر میدان مین آئے سب پر یہی واقعہ
گزرا بدیع الملک بہت پریشان ہوئے اور چاہا کہ اپنا مرکب بڑھاوین لوگ قدمون پہ سر رکھنے لگے کہ جبتک
غلامان جانباز زندہ ہین آپ کے تشریف لیجانے کی کیا ضرورت ہے بدیع الملک نے کہا مجھے رنگ
اچھا نہین معلوم ہوتا ہے جو جائیگا اسی آفت مین مبتلا ہوگا ساحرون نے عرض کی ابکی بار کسی جوان کو میدان
مین روانہ فرمائیے اگر سحر ہے تو ہم روک لینگے بدیع الملک نے سکوت کیا ایک جوان نے اجازت
طلب کی میدان مین آیا پہلے نیزہ بازی رہی جب تیغزنی پر نوبت آئی اسکا گھوڑا بھی بدلگامی کرنے لگا
ساحر جو لشکر مین موجود تھے انھون نے کچھ ماش کے دانے پھینکے گھوڑا درست ہوا بدلگامی موقوف
کی ساحرون نے اُس سوار کے گھوڑے کی طرف کچھ سحر پڑھ کے پھونکا کہ وہ بدلگامی کرنے لگا مغرور
نے بھی اُس گھوڑے کو درست کیا اب تو آپس مین چوٹین چلنے لگین یہانتک نوبت پہونچی کہ خلاصہ طور سے
مغرور ہفت جوشن گولہ ہاتھ مین لیکر میدان مین آیا اور پکار کے آواز دی کہ جسکو ساحری مین
دعوے ہو میرے مقابلے مین آئے لشکر بدیع الملک سے بھی ایک ساحر نیرنگ جادو برائے
مقابلہ مغرور نکلا مغرور نے گولا اسکی طرف پھینکا اسنے اشارہ کیا کہ گولا پھر مغرور کی جانب پلٹا
مغرور نے سحر کیا کہ گولا زمین پر گر کے پھٹ گیا نیرنگ نے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک گلدستہ نکالا
مغرور کی طرف پھینکدیا گلدستہ جو کھلا ہر ایک پھول برق بنکر مغرور پر گرا مغرور نے سحر کرکے دفع کیا مگر

بہت جگہ سے سر اسکا شگافتہ ہو گیا مغرور نے رومال نکالکر سر مین باندھا اور للکار کر آواز دی
او نیرنگ نمک حرام تو نے برسون بادولت کا نمک کھایا اسوقت تجھے ذرا خیال نہ آیا اگر بادولت
سحر مین طاق نہوتے تو اسوقت تو نے جان لی تھی مگر اب میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی یہ کہکر ایک
کارد سحر جھولی سے نکالی نیرنگ کے جانب پھینک ماری نیرنگ نے روکا مگر تھوڑا سا سر زخمی ہوا
نیرنگ نے بھی رومال سر سے باندھا اور آواز دی کہ او مغرور یہ تیرا حد کا سحر تھا بیکار ہوا اب
کیا کریگا دیکھ سحر اسکو کہتے ہین یہ کہکر جھولی سے ایک ریسمان نکالی کچھ اسم سحر اسپر دم کیا ریسمان سے مغرور
نے بہت کچھ چاہا کہ بچون مگر پناہ نہ ملی ریسمان گلے مین آکر پڑی از سر تا پا اُس ریسمان مین مغرور لپٹ گیا
اسکی فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ گولے ترنج نارنج لیکر آپڑے سب نے ملکر سحر کیا کہ ریسمان
مغرور کے جسم سے جدا ہونے لگی نیرنگ جادو نے پھر کچھ پڑھکر اُسس جانب پھونکا سحر کو اپنے
زور دیا ریسمان اپنی قدیمی حالت پر آگئی نیرنگ نے آگے بڑھکے تلوار میان سے نکالی قریب جاکر
چاہتا ہی کہ مین سر کاٹ لون لشکر مغرور نے آپس مین صلاح کی کہ یہ وقت جانبازی کا ہی جسطرح ہوسکے
اسوقت آقا کی جان بچاؤ سب ملکر اسپر ٹوٹ پڑو ساحر ایک جانب سے سحر کرین اور غیر ساحر ایک
طرف حملہ آور ہون ساری فوج نے یہ صلاح کرکے نیرنگ جادو پر حملہ کیا بدیع الملک نے
جو یہ کیفیت دیکھی اپنے گھوڑے کو بڑھایا انکے بڑھتے ہی تمام فوج بڑھی لشکر مغرور پر جا پڑی مگر
لوگ نیرنگ کے قریب پہونچ چکے تھے ساحر اور غیر ساحر ملکر جو ایک بار حملہ آور ہوئے نیرنگ
تاب مقابلہ نہ لاسکا جہانتک طاقت بیکار رہی لڑا جب قوت نے جواب دیا ہاتھ بیکار ہوئے
سب نے ملکر اسکو قتل کر ڈالا اسکے قتل ہوتے ہی مغرور نے رہائی پائی یہان سے فوج شاہزادہ
بدیع الملک جا پہونچی جنگ مغلوبہ ہونے لگی بدیع الملک قریب مغرور کے پہونچے تھے کہ صحرا
کی طرف سے گرد اُڑی سب اُسطرف مخاطب ہوئے دیکھا کہ ایک لشکر گران ساحران غدار کا
مانند دریا کی موج مارتا ہوا چلا آتا ہی بدیع الملک نے کہا خدا خیر کرے معلوم ہوتا ہی یہ سب
ساحر بھی اسی کی مدد کو آتے ہین کہ وہ فوج قریب آگئی سردار فوج نے خیال کیا کہ لشکر مغرور کسطرف
ہی مغرور کو دیکھا کہ پریشان و ہراسان صفون مین چھپتا پھرتا ہی ایک جوان صاحب شوکت وشان
اُسکی فکر قتل مین ہر ایک صف کو جہان جاکر وہ پوشیدہ ہوتا ہی درہم وبرہم کر دیتا ہی سردار نے
جو یہ کیفیت دیکھی نعرہ کیا کہ خبردار او جوان کیا کرتا ہی بدیع الملک نے پلٹ کے دیکھا ایک سردار
گھوڑے پر سوار عقب مین فوج بیشمار لیے چلا آتا ہی بدیع الملک تلوار علم کرکے اُسی پر جا پڑے
اُسنے اپنی تمام فوج کو اشارہ کیا کہ خبردار جنگ مین دریغ نہ کرنا اور مغرور کو سلام کرکے کہا
کہ حضور خاطر جمع رکھیے گا مین آگیا آپ کے بھائی صاحب نے فرمایا ہی کہ کسی طور سے پریشان
نہونا مین اور فوج بھی روانہ کرونگا مغرور خوش ہو گیا لیکن اتنا کہا کہ ای سرہنگ جادو بہتر
یہ ہی کہ سحر کی لڑائی موقوف کرو کیونکہ سحر کی لڑائی مین کچھ حاصل نہین ہوتا ہی تیغ و سپر کی لڑائی رہے
سرہنگ نے کہا جسطرح آپ فرمائین مغرور نے جواب دیا کہ اپنی فوج کو بھی منع کر دو پھر تو
سرہنگ نے تمام فوج کو تاکید کر دی کہ کوئی سحر نہ کرے سب لشکر تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے بڑی شان

سے جنگ مغلوب ہونے لگی بدیع الملک صفون کو درہم وبرہم کرکے سرہنگ کے قریب
پہونچے اسنے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے اسکے ہاتھ سے گرز چھین کے اس زور سے جھٹکا دیا
کہ گھوڑے سے منہ کے بل زمین پر گرا بدیع الملک نے تلوار سے اسکے دو ٹکڑے کیے اسکے
مرتے ہی تمام فوج کے حواس جاتے رہے بدیع الملک جیمون کو درہم وبرہم کرنے لگے شام تک
بدیع الملک نے اورانکی فوج نے دریاے خون میدان رزمگاہ مین بہا دیا لاشون کا انبار لگادیا
مغرور نے یہ کیفیت دیکھکر طبل امان بجوانے کا حکم دیا طبل امان پرچوب پڑی دونون لشکر اپنی اپنی
طرف واپس گئے بدیع الملک بفتح وفیروزی اپنی بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے سب نے کمرین
کھولین سرداران نامی بارگاہ بدیع الملک مین حاضر ہوئے صحبت عیش آراستہ ہوئی جام شراب
گردش مین آیا لیکن مغرور جو طبل امان بجواکے پلٹا جب اپنی بارگاہ مین آیا سرداران نامی کو بلایا
اور کہا میرے نزدیک کل جنگ کرنا مناسب نہین ہے چار روز کی مہلت طلب کرتا ہون اگر بدیع الملک
نے چار دن کی مہلت دی تو کچھ انتظام کرونگا اور لشکر جمع کرونگا بھائی صاحب کو اطلاع کیجائیگی وہان
سے فوراً فوج گران آئیگی پھر بدیع الملک سے لڑونگا سب نے کہا آپکی راے بہت بہتر ہے ایک نامہ
تحریر کرائیے بدیع الملک کے پاس بھیجیے یقین تو ہے کہ مہلت ملجائے مغرور نے اُسی وقت ایک
نامہ تحریر کرایا ایک سوار کو دیا کہ جاکر بدیع الملک کو یہ نامہ دینا اور زبانی بھی کہنا کہ کچھ انتظام ضرور
کرنا ہے اسوجہ سے چار دن کی مہلت کی ضرورت ہے نامہ دار روانہ ہوا جب دربارگاہ بدیع الملک
پر پہونچا دربانون نے روکا اسنے کہا کہ مین نامہ مغرور ہفت جوشن کا لایا ہون دربان نے کہا
تمھاری اطلاع کرتے ہین جیسا کچھ حکم ہوگا ویسا کرینگے دربان نے اطلاع کرائی بدیع الملک سے
آکر چوبدار نے عرض کی حضور کی عمر ودولت مین ترقی رہے نامہ دار مغرور ہفت جوشن کا آیا
ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو چوبدار اسکو اپنے ہمراہ لیگیا جب نامہ دار بارگاہ کے اندر
آیا رعب وداب بدیع الملک کا دیکھکر کانپنے لگا جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے بیٹھنے کا
اشارہ کیا نامہ دار بیٹھا بدیع الملک نے کہا کس غرض سے آنیکا اتفاق ہوا ہے نامہ دار نے نامہ
پیش کیا بدیع الملک نے نامے کو کھولکر دیکھا اُسی وقت جواب لکھ دیا کہ ہمنے مہلت دی تم شوق
سے اپنے انتظامات کرلو لوگون نے عرض کی حضور نے اس نامے مین کیا پڑھا بدیع الملک نے
کہا کہ مغرور ہفت جوشن نے چار دن کی مہلت طلب کی ہے مین نے لکھدیا مہلت دی سردار بھی
خموش ہو رہے نامہ دار جواب نامہ لیکر رخصت ہوا مغرور کو جواب نامہ لاکر دیا مغرور بہت
خوش ہوا یہان بدیع الملک نوجوان شب بھر تو عیش وعشرت مین مشغول رہے جب صبح ہوئی تو
سرداران نامی سے کہا کہ جنگ تو ابھی چار دن تک موقوف ہے بہتر ہوگا براے شکار چلین سردار
بھی راضی ہوئے بدیع الملک ایک جانب براے شکار روانہ ہوئے تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ وہ
ساحر جنکو براے تلاش مقام لوح طلسم ہندسہ روانہ کیا تھا ملے بدیع الملک کو دیکھکر سب نے
سلام کیا عرض کی حضور کے دولت واقبال مین ترقی ہو غلامون نے پتہ لگایا مقام لوح معلوم ہوا مگر
بہت دشوار ہے کہ وہانتک پہونچ سکین بدیع الملک نے کہا اگر فضل خدا شامل حال ہے تو سب آسان

ہو جائیگا کوئی تردد کا محل نہین ہر بیان کرو ساحرون نے عرض کی یہان سے تین منزل پر ایک صحرا ہر
کہ اُسکو صحراے گرگساران کہتے ہین وہان لوح ہر اور بھی جو کچھ حالات وہان کے دریافت کیے
تھے سب بدیع الملک کے روبرو بیان کیے بدیع الملک نے فرمایا کہ بعد فراغت جنگ
انشاء اللہ تعالے وہان جائینگے اور لوح لائینگے ساحرون سے یہ کہکر رخصت ہوئے کہا تم سب لشکر
مین جاؤ ہم آج کے تیسرے روز آئینگے ساحر تو لشکر کے جانب روانہ ہوئے بدیع الملک صحرا مین
جا کر مصروف شکار رہوئے چونکہ صحرا ابھی بہت پر بہار تھا بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہ مین استاد
کی جائین شب کو بھی یہین قیام کرینگے وہان بارگاہ استادہ ہوئی بدیع الملک اور چند سردار ایک
جانب شکار کھیلتے نکل گئے دیکھا چند آہوان صحرائی ایک مقام پر چرا کر رہے ہین بدیع الملک
نے کہا انکو شکار کرنا ضرور ہی جتنے سردار ہمراہ تھے سب نے ایک ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا
بدیع الملک بھی ایک آہو کے پیچھے چلے ہرن بھی چوکڑیان بھرتا ہوا چلا تھوڑی دور جا کے ہرن
تو ایک جانب نکل گیا بدیع الملک نے بہت تلاش کیا مگر کہین نشان بھی نہ پایا مجبور ہو کے واپس
ہوئے تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک آہو تیر خوردہ نظر آیا بدیع الملک نے اُسپر ایک اور تیر
لگایا آہو چونکہ زخم کھا چکا تھا دوسرا زخم جو پڑا زمین پر گر کے تڑپنے لگا بدیع الملک نے بہ تعجیل اُسکو
قربانی کیا چاہتے تھے کہ صاف کر کے اُسکے کباب درست کرین کہ کان مین صداے لعل سم مرکب
آئی بدیع الملک دیکھنے لگے دیکھا ایک جانب سے غبار بلند ہر اور غبار مین ایک سوار نظر آتا
ہر بدیع الملک سمجھے ہمارے ہمراہیون مین سے کوئی آتا ہر ٹھہر گئے جب وہ غبار برطرف ہوا تو دیکھا
کہ ایک تاجدار پوشاک سبز پہنے تاج شہریاری سر پر رکھے گھوڑے کو ڈالے ہوئے چلا آتا ہر
بدیع الملک نے خیال کیا کہ یہ کون شخص ہر اور کہان جاتا ہر مگر جاہ و حشم اُس جوان کا دیکھکر یہ
بھی دل مین خیال آیا کہ یقین ہر یہ جوان صاحب ہمت و جرأت بھی ہوگا اگر بن پڑے تو کسی طور سے
اُسکا امتحان جرأت کرین یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ سوار قریب آیا بدیع الملک کو دیکھکر کہا
کیون اے جوان تو نے ہمارے شکار کو اپنے قبضے مین کیون کیا بدیع الملک نے جواب دیا کہ
اُس آہو پر تمھارا نام لکھا تھا یا یہ خاص تمھارے واسطے خلق ہوا تھا اُس جوان نے کہا کہ مین نے
اُسپر تیر لگایا تھا میری نشانی ابتک موجود ہر بدیع الملک نے کہا ہمنے خوب کیا اُسکو شکار
کیا اب جسکو اتنی جرأت ہو ہمسے لے لے اُس جوان نے کہا زیادہ گفتگو سے کیا فائدہ آپ
یہ آہو مجھے دیدیجیے اپنی راہ لیجیے زیادہ تکرار کرنا مناسب نہین آپ مجھے نہین جانتے ہین مجکو
آپکی جوانی اور جرأت پر رحم آتا ہر اگر دوسرا یہ کلمہ مجھسے کہتا مین اُسکو سزاے معقول دیتا
بدیع الملک نے کہا آپ ہی مہربانی فرمائیے یہان سے چلے جائیے آہو کا ملنا بہت دشوار ہر
یہ ہماری جان کے ساتھ ہر اور اگر کچھ امتحان جرأت منظور ہو بسم اللہ ہم اسمین کبھی بند نہین ہین
اُس جوان نے کہا آپ نے مجبور کر دیا اب بھی مین درگذر کرتا ہون آہو مجھے دیدو بدیع الملک
نے کہا کہ آہو تو نہین ملیگا وہ جوان یہ کہکر آہو کی طرف بڑھا کہ کیا مجال کسیکی جو آہو کو یہان سے
لیجائے بدیع الملک بھی بڑھے اُس جوان نے تلوار میان سے کھینچ لی بدیع الملک نے بھی

تیغ کھینچی آپس مین تلوار چلنے لگی ایک مقام پر بدیع الملک نے بار بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اُس جوان
نے دوسرا ہاتھ کمر بدیع الملک پر ڈالا بدیع الملک نے تلوار چھین لی جوان لپٹ گیا دونون گتھے ہوئے
گھوڑون سے زمین پر آ گئے بڑی دیر تک آپسمین زور رہا آخر کو بدیع الملک ریل کر لے دوڑے دس
قدم پر لا کے ہکہ مارا اُسنے چاہا لنگر قائم کرون بدیع الملک کب لنگر قائم ہونے دیتے ہین ایک ہی زور مین سر
سے بلند کیا اُس جوان نے کہا ای شہنشاہ امان کا طلبگار ہون بدیع الملک نے کہا امان بے ایمان
ممکن نہین جوان نے عرضکہ اطاعت ہر طرح سے قبول کی بدیع الملک نے زمین پر باہستگی رکھدیا
کلمہ تعلیم فرمایا وہ جوان بصدق دل مطیع اسلام ہوا بدیع الملک سے عرض کی حضور اپنے نام نامی
سے آگاہ فرمایئے اور غلام کی خطا عفو کیجیے بدیع الملک نے فرمایا بھائی مردان عالم کا یہی شغل
ہی تمھاری خطا کیا ہی بلکہ ہم بہت خوش ہین اور تمھاری ہمت و جرأت مین شک نہین ہی واقعی صاحب
غیرت و جرأت ہو جوان نے عرض کی مین بہت مشتاق ہون اپنا نام نامی مجھے بتایئے شاہزادہ
بدیع الملک نے اپنا نام بتایا اور بہت سے پتے دیے بعد اسکے پوچھا کہ تم اپنے نام و نشان
سے آگاہ کرو جوان نے عرض کی خادم کا نام سہراب سبز پوش ہی بدیع الملک نے کہا اس
صحرا مین کیونکر آپکا اتفاق ہوا سہراب نے عرض کی یہان ایک فقیر سالک دنیا کو ترک کر کے
برسون سے رہتا ہی جناب والد ماجد کا اگرچہ آفتاب ریاست فلک چہارم پر تابان ہی لیکن بے اولاد
گھر بے چراغ تھا بہت کچھ تمنا تھی مگر اولاد کی شکل نظر نہ آتی تھی اسی غم مین آوارہ دشت و جبل ہوئے
اتفاق سے اس صحرا مین پہونچے درویش کامل سے ملاقات ہوئی انھون نے اپنی حاجت عرض کی
درویش نے دعا دی بقدرت الٰہی مین پیدا ہوا والد ماجد پھر مجکو اپنے ہمراہ لیکر اُنھین درویش کی
خدمت مین حاضر ہوئے درویش نے اپنی چادر مجھپر ڈال دی اور والد ماجد سے فرمایا کہ اسکی پوشاک ہمیشہ
سبز رنگ رکھنا اور نام بھی اُنھین نے رکھا بدیع الملک نے فرمایا کہ نام اُن درویش کا تمکو معلوم
ہی سہراب نے کہا درویش سبز پوش اُنکا لقب ہی اسی وجہ سے اُنھون نے میرا نام سہراب
سبز پوش رکھا اور پوشاک کی نسبت فہمایش کی بدیع الملک نے کہا ہم بھی کسی طرح اُنسے مل سکتے
ہین سہراب نے عرض کی کیا مشکل ہی جب مزاج مبارک مین آوے میرے ہمراہ تشریف لے چلیے
اُنسے ملاقات کیجیے بدیع الملک نے کہا یہان سے کتنے فاصلے پر ہین سہراب نے عرض کی
اسی صحرا مین بہت نزدیک ہین بدیع الملک نے کہا ابھی چلینگے سہراب نے کہا تشریف لیچلیے
بدیع الملک اُسی وقت سہراب کے ساتھ درویش کی ملاقات کو حاضر ہوئے تھوڑی دور جا کے
دیکھا کہ ایک مقام پر درخت اسقدر گنجان ہین کہ معلوم ہوتا ہی کسی نے فرض کر کے اسطور سے درخت لگائے
ہین جو چیز ین کہ اُسطرف کی ہین وہ نظر نہین آتین بدیع الملک نے فرمایا کیون سہراب یہ
درخت کیسے ہین سہراب نے عرض کی یہی مقام ہی درویش صاحب اسی جگہ فروکش ہین اسکی کیفیت
وہان چلکر ملاحظہ فرمائینگا کہ درختون مین کیا کیا تکلف ہی بدیع الملک کا اشتیاق اور زیادہ بڑھا
سہراب نے عرض کی اگر خلاف مرضی مبارک نہو اور میری خطا بھی معاف فرمائی جاوے تو کچھ
گستاخانہ کلمہ عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا کہو میرے خلاف نہوگا سہراب نے ڈرتے

ڈرتے عرض کی کہ ذرا یہان توقف فرمائیے مین شاہ صاحب سے اطلاع کر دون شہزادہ
بدیع الملک نے کہا بہت اچھی بات ہے سہراب اندر گیا بدیع الملک وہین ٹھہرے رہے
سہراب نے آکر درویش سبزپوش سے کہا کہ حضور کی ملاقات کے مشتاق ایک شہنشاہ عالیجاہ
ہمارے آقاے دین پناہ تشریف لائے ہین اگر اجازت ہو تو یہان لاؤن حضور کو بھی اُنکی ملاقات
سے لطف حاصل ہوگا فقیر نے کہا مین تارک الدنیا مجھے شہنشاہ کی ملاقات سے کیا حظ ملیگا سہراب
نے عرض کی آپ بہت خوش ہونگے وہ بھی مرد خداشناس ہین نیک اساس ہین درویش نے
کہا بلالو سہراب باہر آیا کہا اب حضور تشریف لیچلین بدیع الملک نے قدم آگے بڑھایا عجب
سما نظر آیا دیکھا درخت اسطور رستے ہین کہ عجائبات کی صورت نظر آتی ہے قدرت خدا کا ظہور
ہے ہر ایک درخت اس قاعدے سے ہے کہ جیسا ہونا چاہیے تھا بدیع الملک نے سہراب
سے پوچھا کہ یہ درخت کسنے لگائے ہین سہراب نے عرض کی اسکے حال سے غلام آگاہ نہین
ہے بدیع الملک نے کہا کیا درختون کی عمارت بنائی ہے بڑی صنعت دکھائی ہے سہراب سے
باتین کرتے کرتے بدیع الملک قصر تک پہونچے دیکھا ایک مرد پیر نہایت ضعیف سبز کپڑے پہنے
ہوئے ایک سجادے پر بیٹھا ہے آگے ایک کتاب رکھی ہے کچھ پڑھ رہا ہے درویش سبزپوش
نے جو بدیع الملک کی شوکت و جلالت دیکھی محو جمال ہو گیا خود ہی سلام مین سبقت کی بدیع الملک
کو اپنی جگہ پر بٹھایا آپ الگ ہٹ کے بیٹھا سہراب بھی یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا دل مین کہتا
تھا کہ فقیر نے بڑی منزلت کی میرے والد نامدار جب تشریف لاتے تھے اتنی منزلت اُنکی نہین ہوئی
تھی یہ خیال کر رہا تھا کہ فقیر نے بدیع الملک سے کہا کہ اے شہنشاہ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے
بدیع الملک نے اپنا نام بتایا خاندان کا پتہ دیا فقیر نے ہاتھ چومے کہا آپ حضرات کی تعریف توصیف
فقیر ایک مدت سے سنتا تھا شکر ہے خدا کا کہ آج قدمبوسی حاصل ہوئی آرزوے دلی بر آئی یہ تو
فرمائیے کہ آپ کے آنے کا اتفاق کیونکر ہوا بدیع الملک نے تمام و کمال قصہ بیان کیا فقیر
نے بہت افسوس کیا اور آخر مین بدیع الملک نے یہ بھی کہا کہ اب میرا ارادہ یہ ہے کہ طلسم ہندسہ
کو فتح کرون پھر جسطرح ممکن ہو صاحبقران زمان سے ملون فقیر نے طلسم ہندسہ کا نام سنکر
کہا اے شہنشاہ آپ نے بڑے مرحلۂ عظیم کے فتح کرنے کی کوشش کی خیر خدا مالک ہے آپ فتحیاب
ہونگے لوح اُس طلسم کی صحراے گرگساران مین ایک گرگ بزرگ کے شکم مین ہے جب اُس
گرگ کو مارے لوح قبضے مین آئے تب فتاحی طلسم مین مصروف ہوا اور وہ گرگ اصلی نہین ہین سب
سحر کے بنے ہین اُنسے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے مگر اے شہنشاہ آپ کچھ تردد نہ فرمائیے خدا اُس
مشکل کو آسان کر دیگا یہ کہکر ایک تختی اپنے بستر کے نیچے سے نکالی اور کہا درویش کے پاس اور کچھ
نہین ہے جو آپکی نذر کرے اس تختی کو قبول فرمائیے جب صحراے گرگساران مین پہونچیے گا اور
سب منازل طے کر کے بھیڑیون سے مقابلہ پڑے اس تختی کو اپنے گلے مین رکھیے گا جو کچھ کام کیجیے گا
اس تختی کو ملاحظہ فرما لیجیے گا جیسا کچھ اسمین مرقوم ہو اُسپر عمل فرمائیگا فتح دینے والا خدا ہے شہزادہ
بدیع الملک بہت خوش ہوئے فقیر سے اُس تختی کو لیکر اپنے گلے مین پہنا رخصت ہو کر مع سہراب

اُس سبزہ زار کے باہر آئے گھوڑے موجود تھے سوار ہو کر چلے سہراب نے عرض کی اب اتنی تکلیف اور فرمائیے اس غلام کی آبرو بڑھائیے یہان سے دو کوس پر میرا لشکر قیام پذیر ہی مین وہان سے اپنے لشکر کو ہمراہ لے لون اور حضور میرے غریب خانے پر تشریف لیچلین دعوت قبول کرین بدیع الملک نے فرمایا کہ ای سہراب مجھے کسی طرح انکار نہین ہی مگر کیا کرون کہ مجبور ہون میرا لشکر بھی یہان سے دو کوس کے فاصلے پر اُترا ہی براے شکار اس صحرا مین آیا تھا ایک آہو کے تعاقب مین اسطرف چلا آیا یہان بھی کچھ لوگ میرے ہمراہ ہین اور مغرور ہفت جوشن سے جنگ پڑی ہی اُسنے چار دن کی مہلت طلب کی تھی اُسکو مہلت دیکر یہان آیا تھا اگر جنگ واقع نہوتی تو مین ضرور تمہارے ہمراہ چلتا ہان وعدہ کرتا ہون کہ بعد ختم جنگ مین تمہارے یہان ضرور آؤنگا تم اپنے لشکر مین جاؤ مین بھی اپنی بارگاہ کی طرف جاتا ہون سہراب نے عرض کی اے شہنشاہ یہ تو ممکن ہی نہین کہ مین اب قدم مبارک سے جدا ہون میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ حضور اسوقت میرے لشکر مین تشریف لیچلین دن اب باقی نہین ہی شب کو اب وہین استراحت فرمائین صبح کو غلام مع لشکر آپ کے ہمراہ رکاب حضور کی بارگاہ کی طرف چلینگے اور وہان سے آپ کے لشکر مین پہونچ کے حضور کی خدمتگذاری مین مصروف رہینگے بدیع الملک نے کہا ای سہراب مین مجبور ہون اگر میرے سردار مجکو نہ پائینگے تو بہت گھبرائینگے سہراب نے عرض کی مین اپنے لشکر مین پہونچکر چند آدمیون کو آپ کے لشکر مین بھیجکر خبر کرادونگا بدیع الملک نے کہا تمھین ہر طرح میرا لیچلنا منظور ہی اچھا مین چلتا ہون سہراب خوش ہو گیا اور بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے اپنے لشکر مین آیا لوگون نے دیکھا آج آقا کے ہمراہ کوئی اور جوان صاحب شوکت و شان آتا ہی لوگون نے کہا یہ جوان کون ہی سردارون نے کہا معلوم ہوتا ہی آقا نے اس جوان کو زیر کیا ہی اور اسنے اطاعت قبول کی ہی جب سہراب لشکر مین آیا سب نے سلام کیا سہراب نے کہا آقاے نامدار کی قدمبوسی کرو اب تو سب کے ہوش اُڑ گئے جو لوگ زیادہ گستاخ تھے اُنھون نے سہراب سے پوچھا کہ آپکی کچھ تعریف فرمائیے اپنے آقا کہنے کا سبب بتائیے سہراب نے کہا مین نے انکی اطاعت قبول کی اور تمام قصہ بیان کیا آخر مین یہ بھی کہا کہ جسکو اطاعت اسلام قبول ہو میرے پاس رہے ورنہ چلا جاے سب نے بسر وچشم اطاعت قبول کی اور بصدق دل مطیع اسلام ہوئے سہراب بدیع الملک کو اپنی بارگاہ مین لایا مسند پر بٹھایا خاطر مین مصروف ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا کہ اب میرے لشکر مین اطلاع کرادو سب سردار گھبرا رہے ہونگے سہراب نے اُسی وقت چند سردارون کو روانہ کیا بدیع الملک نے اچھی طرح سے سب کو پتہ دے دیا اور اپنی کمر سے پٹکہ کھول کے دیا کہ اسکو بطور نشانی سب کو دکھا دینا اور کہدینا کہ انشاء اللہ کل ضرور آئینگے سردار روانہ ہوے راستہ طی کرکے بارگاہ بدیع الملک کے قریب جو پہونچے دیکھا سب سردار گھوڑون پر سوار براے تلاش بدیع الملک جانے کو ہین ان لوگون نے جاکر سب کو تشفی دی پٹکہ دکھایا کہا آقاے نامدار ہمارے لشکر مین ہین انشاء اللہ صبح کو ضرور آئینگے شاہزادہ بدیع الملک کے سردارون نے کہا آپ لوگ اسوقت کہان تشریف لیجائیگا رات کا وقت ہی

صبح کو تو آقاے نامدار یہان تشریف لائینگے پھر آپ کے جانے کی کیا ضرورت ہی شب کو یہین
تشریف رکھیے دعوت قبول فرمائیے آپ ہمارے مہمان ہین اور خاطر مہمان ہمارے مذہب مین فرض
ہی آپ کو اسوقت ہرگز نہین جانے دینگے سردارون نے کہا یہین رہنے مین کوئی انکار نہین ہی مگر خیال
یہ ہی کہ آقا کے خلاف ہوگا ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم آقا سے کہدینگے آپ اسکا خیال نہ فرمائیے
مجبوراً ان لوگون کو شب کو یہین رہنا پڑا بدیع الملک کے سردارون نے بڑی خاطر سے
اُن لوگون کو مہمان رکھا یہان سہراب نے بدیع الملک کی بہت خاطر کی شب بھر عیش و عشرت
مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نے کہا کہ اب چلنے کی تیاری کرو سہراب نے عرض کی شہنشاہ
مین نے شب کو چند سردار آپکی بارگاہ کے جانب روانہ کیے تھے ہنوز واپس نہین آئے ہین
بدیع الملک نے کہا وہ سب رات کو وہین رہگئے ہونگے سہراب نے عرض کی ایسا
ممکن نہین بدیع الملک نے کہا وہان چند سردار موجود تھے اُنھون نے اصرار کیا ہوگا آنے
نہ دیا ہوگا مجبور ہوکے وہین رہگئے ہونگے اُنکی کچھ خطا اسمین نہین ہی سہراب خموش ہو رہا چلنے
کا سامان ہونے لگا تھوڑی دیر مین بارگاہین بھی لدگئین اور جملہ اسباب بھی روانہ کیا گیا اس
سب کے بعد سہراب سبزپوش اور بدیع الملک نوجوان لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے
بدیع الملک نے راہ مین سہراب سے کہا کہ مین بعد فراغت جنگ انشاء اللہ صحراے
گرگساران مین جاؤنگا وہان سے لوح طلسم لاؤنگا تم اتنا انتظام کرنا کہ قلعہ ہفت جوشن پر میری
فوج کو لیجانا اور وہان کا انتظام بطرز احسن کرنا گو مین وہان ایک شخص آزمودہ کار کو چھوڑ
آیا ہون مگر وہ انتظام حکومت سے واقف نہین ہی سہراب نے عرض کی غلام آپکے ہمراہ رکاب
چلیگا بدیع الملک نے کہا شرطاً ایسے امور مین تنہائی کی ہوتی ہی نہین مین خود تمھین ہمراہ لے چلتا
راہ بھر یہی باتین کرتے ہوئے چلے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آکر داخل ہوئے
سب نے دیکھا لشکر گران ہمراہ ایک جوان تاجدار سبزپوش مسلح و مکمل ساتھ سردار دیکھکر
بہت خوش ہوئے بدیع الملک نے سہراب کو اپنی بارگاہ مین اُتارا کہا آجکی شب یہان
مقام کرو کل اپنے لشکر کے جانب روانہ ہونگے اُس شب بھی صحرا مین بسر کی صبح کو بدیع الملک
مع سہراب اور لشکر سہراب اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

مگر اب کیفیت مغرور کی بیان کی جاتی ہی

کہ اسنے جو چار دن کی مہلت پائی اپنے ہواخواہون سے صلاح کی کہ میرے نزدیک یہان ٹھہرنا مناسب
وقت نہین ہی کیونکہ بدیع الملک سے جب مقابلہ پڑیگا ہمکو فتح نصیب نہوگی اور اُسکا قصد یہ ہی کہ
طلسم ہندسہ کی طرف جائے اور جنگ آغاز کرے اُسکو وہین جانے دو بھائی صاحب سمجھ لینگے
اور سواے اُنکے یہ کسی سے زیر نہوگا سب نے کہا حضور کی راے بہت مناسب ہی مغرور نے
کہا پھر آج شب کو اسکا انتظام کرنا چاہیے رفتہ رفتہ سب کو روانہ کردو ایسے مین بدیع الملک یہان
نہین ہی جب وہ آجائیگا تو جانا بہت مشکل ہوگا سردارون نے اُسی وقت سے اسباب سفر درست
کرنا شروع کیا سر شام بارگاہین بھی اُکھڑ کر بار ہوگئین اور سب اسباب بھی روانہ کر دیا کچھ تھوڑے

سے خیمے باقی رہے مغرور نے کہا کہ یہ بھی حکم دیدو کہ گھوڑے تیار رہین سائیسون نے یہ خبر پاکر
گھوڑون کو تیار کیا سب جوانان لشکر بھی درست بیٹھے جب تکلف لیلائے شب کمر سے گذری تو
مغرور نے ایک تخت سحر بنایا سب سے کہا کہ اب طلسم مین ملاقات ہوگی یہ کہکر تخت پر بیٹھکر
سحر کیا تخت اُڑا یہان سب فوج بھی روانہ ہوئی جلدی مین خیمے جو باقی تھے اُنکو بھی چھوڑ دیا
صبح جو ہوئی سرداران بدیع الملک نے دیکھا کہ لشکر مغرور مین نہ تو کوئی آدمی نظر آتا ہے نہ بارگاہون
کا پتہ ہے ہر چند خیمے دکھائی دیتے ہین یہ لوگ قریب گئے دیکھا وہان ایک آدمی بھی نہین ہے سب نے
کہا مغرور شب کو فرار ہوگیا یہ ذکر ہورہا تھا کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی سب اُس طرف دیکھنے
لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان گھوڑے پر سوار
پشت پر فوج بیشمار برابر بدیع الملک کے ایک تاجدار سبزپوش اس جاہ وحشم سے تشریف
لاتے ہین سب حیران ہوئے کہ اسقدر لشکر آقاے نامدار کو کہان سے دستیاب ہوا اور یہ جوان
سبزپوش کون ہے اسی حیرت مین تھے کہ بدیع الملک لشکر مین داخل ہوئے لوگون نے سلام
کیا بدیع الملک سہراب کا ہاتھ پکڑے ہوئے بارگاہ مین داخل ہوئے بڑے اعزاز واکرام
سے تمام لشکر سہراب کو اُتارا اور اُسی وقت حکم دیا کہ محفل عیش ونشاط کا سامان ہو ملازمون نے
بارگاہین آراستہ کرنا شروع کین جبتک بدیع الملک اور سہراب سبزپوش حمام مین گئے
غسل کرکے لباس تبدیل کیا حمام سے برآمد ہوئے یہان ملازمون نے بارگاہ کو آراستہ کر دیا
تھا بدیع الملک مع سہراب سبزپوش بارگاہ مین آئے سہراب کو بڑے اعزاز وافتخار
سے بٹھایا اور جملہ سردار بھی حاضر ہوئے ساقیان سیمین ساق کو حکم ہوا کہ جام شراب تقسیم کرین
ارباب نشاط طلب ہوئے محفل عیش ونشاط گرم ہوئی بدیع الملک نے اُسی عالم مین اپنے
سردارون سے پوچھا کہ اب مغرور ہفت جوشن کی کیا کیفیت ہے اور کس انتظام مین ہے سب نے
عرض کی کہ وہ بخوف جان یہان سے فرار ہوگیا بلکہ چند خیمے ابتک باقی ہین تعجیل کے سبب نہ لیجا سکا
بدیع الملک نے فرمایا کہ خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا معلوم ہوتا ہے کہ یہ غدار پھر طلسم مین جاکر
پوشیدہ ہوا لوگون نے عرض کی حضور یہ بھی نہین معلوم ہوا کہ کب یہان سے بھاگ گیا بدیع الملک
نے کہا جانے دو مین انشاء اللہ طلسم مین جاکر اُسکو زیر کرونگا تھوڑی دیر تک محفل گرم رہی جب رات
بہت گئی تو بدیع الملک نے صحبت کو برخاست کیا سہراب کے واسطے ایک بارگاہ الگ
استادہ کرائی تھی سہراب تو رخصت ہوکر اپنی بارگاہ مین آیا بدیع الملک اپنی خوابگاہ مین
تشریف لیگئے فرش خواب پر جاکے آرام کیا رات چونکہ بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی
بدیع الملک بیدار ہوئے سہراب بھی سو کر اُٹھا سب ہمراہ سلام بدیع الملک کی بارگاہ
مین آئے دربار جمع ہوا بدیع الملک نے کہا اب مین جانب صحرائے گرگسار ان جاؤنگا لوح
طلسم سہندسہ کا پتہ لگاؤنگا آپ سب لوگون کو مناسب یہ ہے کہ قلعہ ہفت جوشن پر جاکے قیام
کیجیے مین انشاء اللہ بہت جلد واپس آؤنگا سردارون نے عرض کی ہم لوگ آپکو تنہا نہ جانے دینگے
ہم بھی ساتھ چلینگے بدیع الملک نے فرمایا کہ قید یہ ہے کہ جسکو لوح لینا ہو یا ایسے امور مین دخل دینا

ہو

ہو وہ تنہا جائے کوئی ہمراہ نہو مین لوح کو دیکھونگا جو کچھ اسمین لکھا ہوگا اُسکے بموجب کرونگا
سردارون نے پوچھا شہنشاہ لوح کیسی بدیع الملک نے کل قصہ فقیر کے پاس جانے کا
اور تختی پانیکا بیان کیا سردار بہت خوش ہوئے بدیع الملک نے اُس روز شب کو بعیش
وعشرت بسر کیا صبح کو تختی جو فقیر نے دی تھی اُسکو دیکھا نوشتہ پایا کہ اپنے کو صحرائے گرگساران
مین پہونچا مگر شرط تنہائی کی ضرور ہی اور بعد اسکے پتہ اُس صحرا کا لکھا تھا بدیع الملک نے
سب سے کہا کہ اسمین تنہائی کی شرط ہی آپ لوگ قلعہ ہفت جوشن پر تشریف لیجائین بفضل ایزدی
بہت جلد وہان سے آؤنگا سردار مغموم ہوئے بدیع الملک سے رخصت ہوکر جسطرف
کا پتہ تختی مین دیکھا تھا ادھر روانہ ہوئے اور سہراب کو تمام لشکر کا منتظم قرار دیا اور یہ بھی کہدیا
کہ جب قلعہ پر پہونچنا وہان کا بھی انتظام دیکھنا جو جو امر خلاف ہون اُنکو اصلاح دینا سہراب
جب بدیع الملک سے رخصت ہونے لگا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے
فرمایا کیون اسقدر تردد کرتے ہو مین بہت جلد تمسے ملونگا بدیع الملک تو ادھر روانہ ہوئے
اور تمام سپاہ قلعہ مین آکر خورشید سے ملی خورشید خوش تدبیر نے پوچھا کہ تم سب نے شاہزادے
کو کہان چھوڑا اور یہ جوان سبز پوش کون ہی سب نے کہا کہ شاہزادہ لوح لینے کے واسطے صحرائے
گرگساران مین گیا ہی اور ہملوگون کو یہ حکم دیا تھا کہ تم سب قلعے پر جا کے ٹھہرنا ہمارے منتظر رہنا
اور جو کچھ ضروری کہنا تھا خورشید سے کہدیا خورشید نے سہراب سبز پوش کو بڑے
اعزاز و اکرام سے اپنے برابر بٹھایا کہا آپکو اختیار ہی جسطرح مزاج مین آئے یہان کا انتظام کیجیے
سہراب نے جواب دیا کہ مین انتظام آپ سے بہتر نہین کر سکتا یہ بھی آقا کی قدردانی تھی جو
اُنھون نے ایسا فرما دیا آپ کو مبارک رہے ہان جو خدمت میرے لائق ہوگی انشاء اللہ
اُسمین دریغ نہ کرونگا خورشید بھی سہراب سبز پوش سے بہت خوش ہوا سب فوج براحت
وآرام قلعہ مین قیام پذیر ہوئی

اگراب کیفیت بدیع الملک کی گذارش کیجاتی ہی

کہ یہ جو اپنے لشکر سے رخصت ہوکر حسب ہدایت لوح طرف صحرائے گرگساران کے روانہ
ہوئے تھوڑی دور چل کے ایک دیوار سنگین نظر آئی شاہزادہ حیران ہوا کہ اب کدھر جاؤن
لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ لوح کو دیوار سے مس کرو پھر قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک
نے دیوار کے قریب پہونچ کے لوح کو مس کیا ایک آواز مہیب آئی دیوار اُڑ گئی راستہ صاف
ہوا بدیع الملک آگے بڑھے تھے کہ ایک مرد ہفت سر ظاہر ہوا اُسنے آواز دی کہ او جوان
تو نے اس دیوار کو کیون گرایا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسی تختی کا عکس اسپر
ڈالو جل جائیگا بدیع الملک نے عکس لوح کا اُسپر ڈالا وہ مرد ہفت سر جلکر خاک ہوا قصہ پاک
ہوا بدیع الملک آگے بڑھے دن تھوڑا باقی تھا ایک صحرا مین پہونچ کے شام ہوگئی شاہزادہ
بدیع الملک ایک درخت کے نیچے آکر بیٹھے گھوڑا درخت سے باندھ دیا نیند آئی زین پوش
بچھا کر سو رہے جب صبح ہوئی اور آنکھ کھلی اپنے کو ایک تختے پر دریا کے بہتے پایا بدیع الملک

کو سخت تعجب ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ خوف کا مقام نہیں ہی تختے پر بیٹھے رہو اسم حاشیہ
ورد زبان کرو بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح ورد زبان کیا تختہ تھوڑے عرصہ مین بہکر دریا
کے کنارے پہونچا بدیع الملک تختے سے اُترے خشکی مین آئے شکر خدا بجا لائے لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ جانب شمال جاؤ بدیع الملک پیادہ پا جانب شمال روانہ ہوئے شام تک رہروی
کی آخر تھک کر ایک مقام پر ٹھہر گئے رات کا وقت صحرا کا سناٹا دن بھر کی مسافت طے کیے ہوئے
تھے ہوا سے سرد جو چلی بدیع الملک کی آنکھ بند ہوگئی جب صبح کو آنکھ کھلی اپنے کو ایک کوہ پر پایا
سخت حیران ہوئے کہ مین تو جنگل مین سویا تھا کوہ پر کیونکر پہونچا لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ نام خدا لیکر اِس
کوہ سے پھاند پڑو بدیع الملک قلۂ کوہ پر آئے نام خدا لیکر پھاند پڑے آنکھین بند ہوگئین تھوڑی
دیر کے بعد پاؤن آشنا بزمین ہوئے شاہزادے نے آنکھ کھولی اپنے کو ایک صحرا مین پایا لوح
کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ صحرا سے گرگسار ان یہی ہی وہ سامنے جو صندل کا درخت معلوم ہوتا
ہی اُسکے قریب جاؤ اسم حاشیہ لوح سات بار پڑھو درخت کو جڑ سے اُکھاڑ و گرگ ظاہر ہونگے
اِس لوح کو سب کے سامنے پھینک دینا عجب تماشا دیکھنا بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو
ورد زبان کیا درخت کے قریب آئے جب سات بار اسم پڑھ چکے نام خدا لیکر درخت کو اُکھاڑ
کر پھینک دیا درخت کے اُکھڑتے ہی ایک دہنہ نقب ظاہر ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ نقب
سے ایک گرگ نے سر نکالا اور بدیع الملک کی جانب چلا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ یہی اسم پڑھے جاؤ کوئی تمہارے پاس نہ آئیگا جب سب گرگ جمع ہو جائینگے تو آخر
مین ایک گرگ بزرگ آئیگا اُسکے بعد پھر کوئی نہین ہی جب وہ بھی آچکے تب اس لوح کو زمین پر
پھینک دینا بدیع الملک اُس اسم کو پڑھتے رہے جب سب گرگ نکل چکے تو آخر مین وہی گرگ
بزرگ نقب سے نکلا تو بدیع الملک نے لوح کو زمین پر پھینکدیا سب گرگ لوح کی طرف جھپٹے ہر
ایک نے چاہا ہم اُٹھالین مگر آپسمین اسقدر مجمع ہوا کہ کوئی لوح تک نہ جا سکا تنگ آکے لڑنے
لگے یہانتک لڑے کہ تھوڑی دیر مین سب لڑ بھڑ کر مرے فقط وہ ایک گرگ بزرگ باقی رہا جب
سب مر گئے تو اُسنے قصد کیا کہ مین بھاگون بدیع الملک نے جلدی سے لوح کو اُٹھا کے دیکھا
لکھا تھا کہ یہ جانے نہ پائے جلد اسکو مارو بدیع الملک نے کمان کاندھے سے اُتاری ترکش
سے تیر نکالا تیر کمان مین پیوست کرکے طرف اُس گرگ کے سر کیا گرگ نے چاہا جست کرون
کہ ناوک اُسکی پشت پر پڑا پار نکل گیا گرگ زمین پر گر کے تڑپنے لگا بدیع الملک نے پھر لوح
کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ شکم اسکا چاک کرو لوح نکال لو بدیع الملک نے جھپٹ کے خنجر سے شکم
اُس گرگ کا چاک کیا دیکھا ایک تختی الماس کی اُسپر حرف یاقوت سرخ کے ہین گرگ کے دلمین رکھی ہوئی
ہی بدیع الملک نے وہ تختی اُسکے دل سے نکالی اور اپنے گلے مین ڈالی شکر خدا کیا پھر لوح
کو دیکھنا چاہا مگر وہ تختی جو شاہ صاحب نے دی تھی گلے مین نہ پائی بدیع الملک سخت حیران
ہوئے جو خاص لوح طلسم ہندسہ تھی اُسکو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور لوح
طلسمی ملے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ جانب مغرب روانہ ہو تا منزل مقصود پر پہونچے بدیع الملک ہے؟

جانب مغرب روانہ ہوئے ایک صحرا مین پہونچے دن تھوڑا باقی تھا چونکہ کئی سے پہلے
کے حادثات دیکھ چکے تھے کہ صحرا مین سوے دریا نکلے خوف کھایا کہ مبادا اب
ایسا نہو اور لوح میرے پاس ہر کوئی دشمن گلے سے لوح اُتار لیجائے یا کوئی اور مشکل
پیش آئے تو اب وہ تختی جو شاہ صاحب نے عطا فرمائی تھی موجود نہین ہر پھر خیال
آیا کہ لوح کو تو دیکھ لین یہ سمجھکر لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ کو اکیس بار پڑھو
ایک طائر آئیگا اُسکی پشت پر سوار ہونا وہ تمھین تمھارے لشکر کے قریب پہونچا
دیگا مگر آنکھین اپنی بند کر لینا شاہزادہ بدیع الملک نے اُس اسم کو اکیس بار پڑھا دیکھا
طائر سفید رنگ پیدا ہوا بدیع الملک کے قریب آیا چاہا شاہزادے کو منقار مین دبا کے
لے اُڑے ون بدیع الملک نے اُسکے بازو پکڑے طائر بیٹھ گیا بدیع الملک پشت پر اُس
طائر کے سوار ہوئے آنکھین بند کر لین طائر اُڑا تھوڑے عرصہ مین پاؤن شاہزادے کے
زمین سے آشنا ہوئے اور آواز بھی آئی کہ ای طلسم کشا آنکھین کھولیے بدیع الملک نے آنکھین
کھولدین دیکھا سامنے قلعہ ہفت جوشن دکھائی دیتا ہر بدیع الملک نے شکر خدا کیا
قلعہ کی طرف روانہ ہوئے لوگ جو قلعے پر آتے جاتے تھے انھون نے جو شاہزادے کو
دیکھا سب حاضر خدمت ہوئے بعض نے آکر سہراب اور خورشید کو اطلاع دی کہ
آقاے نامدار پیادہ پا تشریف لاتے ہین جلد مرکب لیجاؤ سہراب نے جو یہ خبر سنی بہت
خوش ہوگیا جلدی سے مرکب تیار کرایا خود لیکر خدمت مین بدیع الملک کے حاضر ہوا اور
جھکے سلام کیا بدیع الملک نے گلے سے لگایا سہراب نے پوچھا کیون آقاے نامدار
مراد حاصل ہوئی بدیع الملک نے لوح دکھائی سہراب بہت خوش ہوا شکر کا سجدہ کیا
خورشید بھی فرط مسرت سے بدیع الملک کے ہاتھ چومنے لگا اسیطور سے سب شاہزادے
کو قلعے مین لائے صحبت عیش ونشاط برپا ہوئی بدیع الملک نے کہا کہ اب دیر کرنا خلاف
مصلحت ہر مین تو کل جانب طلسم روانہ ہونگا آپ لوگ لشکر کو لیکر آئیگا سہراب نے کہا کیا
ہمراہ آپ کے اب بھی جانا خلاف ہر بدیع الملک نے کہا بھائی یہ معاملات طلسم مین ہین
تنہائی کی شرط ہوتی ہر سہراب نے پھر عرض کی کہ ابھی آپ اسقدر مسافت سفر اُٹھائے
ہوئے آتے ہین وہ ایک روز تو یہان استراحت فرمایئے ابھی نہ جایئے بدیع الملک
نے کہا جب خدا نے لوح دلوا دی ہر تو اب تامل بہتر نہین مین آج سے کل تک یہان ہون پھر تو
سہراب خموش ہو رہا مگر صبح کو حکم دیا کہ سب سپاہ درست ہو اُسدن بھی بدیع الملک مصروف
عیش رہے جب دن تمام ہوا تو بدیع الملک نے خدمتگار سے کہا کہ سجادہ بچھاؤ خدمتگار
نے سجادہ بچھایا بدیع الملک جاکر مشغول عبادت ہوئے شب بھر عبادت خدا مین بسر کی
صبح ہوتے ہی فریضہ سحر سے فراغت حاصل کر کے دست دعا طرف آسمان کے بلند کیے اور
بالحاح وزاری درگاہ جناب باری مین عرض کی کہ ای فتاح حقیقی وای رب تحقیقی اپنے اس عبد ذلیل
کی دعا کو قبول کر اور تمناے دل کو پورا کر عرصہ تک بدیع الملک برجوع قلب دعا مانگا کیے

جب دعا سے بھی فراغت پائی تو باہر تشریف لائے اسپ صبا رفتار طلب کیا سب سے ملکر گھوڑے پر سوار ہوئے نام خدا لیکر جانب طلسم ہندسہ روانہ ہوئے لوح کے ذریعے سے پتہ تو بخوبی معلوم ہو گیا تھا اور بلکہ سہراب وغیرہ کو بھی تعلیم کر دیا تھا کہ لشکر کو اسطرف سے لیکر آنا شاہزادہ بدیع الملک تو جانب طلسم روانہ ہوئے ہین کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب حال مغرور ہفت جوشن اور بادشاہ طلسم ہندسہ یعنے قباد اژدر ہر کا ملاحظہ فرمائیے

کہ مغرور جو بخوف بدیع الملک فرار ہو کر طلسم ہندسہ مین پہونچا تو اپنے بھائی سے یعنے قباد اژدرہر کے پاس گیا اسنے پوچھا کیون مغرور کیا واقعہ گذرا جو تم چلے آئے مغرور نے کہا بھائی صاحب بدیع الملک سے مقابلہ کرنا آدمی کا کام نہین ہی اب اُسکا ارادہ یہ ہی کہ آپ کے طلسم کی طرف آئے اور لوح کی فکر کر رہا ہی آپ کو لازم ہی کہ اب بندوبست لوح کا کیجیے کیونکہ جبتک مین اُسکے مقابلے مین ٹھہرا ہوا تھا تب تک وہ بھی رکا ہوا تھا اب مین ادھر آیا ہون وہ ضرور لوح کی تلاش مین جائیگا اور جسطرح ممکن ہوگا لوح کی تدبیر کریگا قباد نے کہا کہ لوح کا پانا بھی انسان کا کام نہین ہی اگر وہان جائیگا مارا جائیگا لوح نہ پائیگا مغرور نے کہا آپکا فرمانا تو بہت بجا ہی مگر لوح کا بندوبست ضرور فرمائیے مین جو کچھ آپ سے بیان کرتا ہون اُسکو یقین کیجیے کہ بدیع الملک ضرور لوح تک جائیگا اور سو تدبیرین کر کے لوح لائیگا اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی قباد نے کہا جسوقت مقام لوح تک کوئی پہونچے گا دیکھا جائیگا اور کسکی مجال ہی کہ لوح تک جا سکے مغرور نے کہا آپ کو اختیار ہی قباد نے کہا جب مقام لوح تک کوئی پہونچے گا مجھے اُسی وقت خبر ملجائیگی مین بندوبست کر لونگا مغرور خاموش ہو رہا قباد دوسرے روز اپنے دربار مین آیا مغرور کو بھی ہمراہ لایا سب اہل دربار جمع ہین کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی کہ حضور کاہن طلسم تشریف لاتے ہین قباد نے کہا آنے دو مغرور نے کہا کیون بھائی صاحب کاہن صاحب کے آنے کی کیا ضرورت ہی کہین بدیع الملک لوح تک تو نہین پہونچ گئے قباد نے کہا تمھارے ایسے ہی خیالات رہتے ہین یہ ذکر تھا کہ کاہن طلسم نے آکر قباد اژدرہر کو سلام کیا قباد نے بیٹھنے کی اجازت دی کاہن طلسم بیٹھا قباد نے پوچھا کیون کاہن صاحب آج آنیکا کیونکر اتفاق ہوا کاہن نے کہا حضور زائچہ ختم سال کا جو کیا تو عمر طلسم تمام معلوم ہوئی اور یہ ظاہر ہوا کہ یہ سال اس طلسم کا سال آخری ہی جب مین نے یہ کیفیت دیکھی تو لوح کے جانب نگاہ کی قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ لوح اپنے مقام پر نہین ہی قباد کا رنگ زرد ہو گیا مغرور نے کہا بھائیصاحب مین نے آپ سے جو کچھ عرض کیا تھا اُسکا امتحان آپ نے کیا قباد نے کہا تمھین نے تو بلا لگائی ہی یہ کہکہ ایک ملازم کو بلایا کہا ارے کتاب سامری تو جلدی لا مین اُس لوح کی کیفیت تو دیکھون ملازم جا کر کتاب سامری لایا قباد نے کتاب مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ واقعی گرگسار جادو قتل ہوا اور لوح بدیع الملک کو مل گئی بدیع الملک دو ہی ایک روز مین داخل حد طلسم ہونے والا ہی اگر ممکن ہو تو جلد کوئی بندوبست کیا جاوے ورنہ پھر کچھ بن نہ پڑیگا قباد نے جو یہ کیفیت دیکھی رنگ اُڑ گیا مغرور سے مخاطب ہو کے کہا کہ تمنے میرے

پیچھے اچھی بلا لگائی بڑا غضب ہوا لوح بدیع الملک کو مل گئی اگر کچھ بند وبست نہ کیا جائیگا
تو وہ دو ایک روز مین سرحد طلسم مین آجائیگا مغرور نے کہا بھائی صاحب مین نے کیون بلا
لگائی اُسکا ارادہ پیشتر سے یہی تھا کہ اس طلسم کو فتح کرے قباد نے کہا فتح تو کیا کرسکے گا اپنی
جان کے پیچھے پڑا ہی اب مین ایک ساحر کو روانہ کرتا ہون وہ جاکر لوح بھی لے آئیگا اور اُسکو
بھی گرفتار کر لیگا مغرور نے کہا بھائی صاحب اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی آپ ساحر کو ناحق روانہ
کرتے ہین قباد نے کہا سبب بھی تو معلوم ہو کہ سحر کیون نہین تاثیر کرتا مغرور نے کہا اسکی وجہ
مجھکو نہین معلوم کہ اُسپر سحر کیون نہین اثر کرتا ہی قباد نے کہا خیر سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ کہکر
ایک ساحر کو بلایا اور کہا ای صمصام جادو تم جاؤ طلسم کشا لوح پا گیا ہی برائے فتح طلسم آتا
ہی جسطرح بن پڑے اُس سے لوح بھی لے لو اور اُسکو بھی گرفتار کرکے لاؤ صمصام جادو نے
کہا غلام جائیگا بسر وچشم ارشاد حضور بجا لائیگا قباد نے کہا ایک امر کا خیال رہے کہ اُسکے پاس
کوئی چیز ایسی ہی کہ اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا اسکو بھی تحقیق کرنا اور جو شی اُسکے پاس ہو اُسکو بھی اپنے
قبضے مین کرنا جب اُسپر سحر تاثیر کریگا اگر اسکا انتظام نہ کروگے تو اُسکا ہاتھ لگنا بہت مشکل ہی
صمصام جادو نے کہا حضور کے اقبال سے مین لوح اور طلسم کشا کو حاضر خدمت کرونگا
قباد نے کہا اگر اس کام کو تم انجام دوگے تو بہت کچھ خلعت و انعام پاؤ گے صمصام رخصت
ہو کر قباد سے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو اپنے لشکر سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تو سہراب اور خورشید بھی بدیع الملک
کے جانے کے بعد مع لشکر گران طرف طلسم ہندسہ کے چلے کہ ان لوگون کا ذکر بھی وقت پر ضرور
ہوگا مگر بدیع الملک جو چلے ایک دریا کے قریب پہونچ کے شام ہوئی بدیع الملک
نے لوح کو دیکھا لوح مین نوشتہ پایا کہ یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی اسم حاشیہ کو پڑھو ایک نہنگ
ظاہر ہوگا تمھارے نزدیک آکر منھ کھولیگا نام خدا لیکر اُسکے منھ مین کود پڑنا بدیع الملک
کے قریب آئے اُس نہنگ نے منھ کھولا شاہزادہ بسم اللہ کہکے نہنگ کے منھ مین کود پڑا
آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد پانون آشنا زمین ہوئے شاہزادے کی آنکھ کھلی
دیکھا ایک صحرائے لق و دق کوسون میدان ہی بدیع الملک بہت گھبرائے پھر لوح کو
دیکھا نوشتہ پایا آج کی شب اسی صحرا مین قیام کرو یہ مقام اگرچہ ویران ہی مگر بیخوف ہی شاہزادہ
بدیع الملک جہان کھڑے تھے وہین بیٹھ گئے دن بھر کی رہروی سے بہت خستہ تھے
صحرا مین ہوائے سرد چلی بدیع الملک کی آنکھ بند ہوگئی جب بوقت سحر آنکھ کھلی شاہزادہ
اُٹھا فریضۂ سحر سے فراغت حاصل کرکے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جانب شمال روانہ ہو
مگر بدون حکم لوح کے کوئی بات نہ کرنا بدیع الملک جانب شمال روانہ ہوئے تھوڑی دور چلنے کے
بعد ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا بدیع الملک نے دیکھا کہ بہت سے دربان اُس پھاٹک
پر بیٹھے ہوئے ہین دربانون نے بدیع الملک کو جو دیکھا سب نے سلام کیا بدیع الملک

سے جواب سلام دیکر پوچھا کہ یہ مکان کسکا ہی دربانون نے کہا یہ باغ ملکہ سیمتن دختر حکیم
زردشت ضمیر کا ہی بدیع الملک نے کہا اس باغ کے اندر جانے کی ممانعت ہی نگہبانون نے
کہا اگر آپ کا جی چاہے تشریف لیجائیے سیر کر آئیے بدیع الملک نے کہا تمپر تو کوئی خرابی
نہ آئیگی نگہبانون نے کہا اس باغ مین ساحر اور بت پرست لوگون کو جانے کا حکم نہین ہی اہل اسلام
کے لیے ممانعت نہین ہی بدیع الملک بہت خوش ہوئے باغ کے اندر تشریف لیگئے دیکھا
باغ بہت پر بہار ہی ہر طرف لالہ زار ہی بدیع الملک سیر کرتے ہوئے بارہ دری کے قریب
آئے دیکھا ایک بارہ دری رشک پری بہت عالیشان بنی ہی نیچے بارہ دری کے نہر بہت نفیس
سنگ سفید کی بنی ہی بدیع الملک نہر کو دیکھنے مین مشغول ہوئے پانی مین ایک عکس نظر آیا شہزادہ
بدیع الملک نے جو غور کیا تو دیکھا ایک نازنین زہرہ جبین کوٹھے پر کھڑی ہوئی ہی شاہزادہ
بدیع الملک صورت زیبا اور طلعت جہان آرا دیکھکر مائل ہوگئے تیغ ابرو کے گھائل ہوگئے گردن اوپر
اٹھائی دیکھا واقعی ایک نازنین کوٹھے پر کھڑی ہی سمجھے یہی ملکہ سیمتن ہی رشک نسرین و یاسمن
ہی شاہزادے نے جو گردن اُٹھائی اور ملکہ سے چار آنکھین ہوئین اُس نازنین نے اشارہ کیا
کہ یہان آؤ بدیع الملک مائل تو ہو ہی چکے تھے راستہ تلاش کرکے کوٹھے پر پہونچے نازنین نے
کہا آپ تو بڑے بیباک ہین چست و چالاک ہین ایک تو بے اجازت باغ مین آگئے دوسری
بلاتکلفی تو حد کی ہوئی کہ کوٹھے پر چلے آئے بدیع الملک نے کہا واقعی آپ بجا فرماتی ہین
مین خطاوار ہون اب جو مزاج مین آئے سزا دیجیے ملکہ نے کہا اب تو آپ میرے مہمان ہین
آپکی خاطر مجھپر واجب و لازم ہی بدیع الملک نے کہا آپکی بندہ نوازی ہی ملکہ نے کہا پھر اب تو
آپ تشریف لائے ہین نیچے تشریف لیچلیے آرام سے بیٹھیے بدیع الملک نے کہا ہان حکم
ہو مین چلنے کو موجود ہون ملکہ نے ہاتھ مین ہاتھ لیا کوٹھے سے نیچے اُتری بدیع الملک کو
لیکر ایک کمرے مین آئی بدیع الملک نے دیکھا کمرا نہایت آراستہ ہی شیشہ آلات بہت
قاعدے سے آویزان ہی ایک مسند پر زر بچھی ہی ملکہ نے کہا تشریف رکھیے بدیع الملک مسند
پر بیٹھے ملکہ بھی برابر بیٹھی کنیزون کو طلب کیا جب کنیزین آئین ملکہ نے شراب طلب کی کنیزون
نے شراب حاضر کی ملکہ نے خود اپنے ہاتھ سے جام مین شراب بھری بدیع الملک سے کہا
کہ نوش فرمائیے بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیا تھا کہ دل دھڑکنے لگا بدیع الملک
چونکہ تجربہ کار تھے جلدی سے لوح پر نگاہ کی نوشتہ پایا کہ ایسا غضب نہ کرنا کہ جام پی جانا اگر جام
پی جاؤ گے ابھی بیہوش ہوگے بدیع الملک کو جو عرصہ ہوا نازنین نے کہا اب جام ملاحظہ فرمائیے
بدیع الملک نے نازنین سے کہا کہ مین جام پیتا ہون یہ کہکر پھر لوح دیکھنے لگے اسمین لکھا تھا
کہ یہ نازنین نہین ہی صمصام جادو ہی یہ سب کارخانہ سحر کا بنا ہی اسم حاشیہ لوح ایکبار اس جام پر پڑھ
کے پھونک دو اور یہی جام اسپر پھینک مارو بدیع الملک نے اسم پڑھا جام پر پھونک کے
اُس نازنین کی طرف جام پھینک دیا شراب جو اُس نازنین کے جسم پر پڑی آگ لگ گئی تھوڑی
دیر مین جلکر خاک ہوا ایک آواز مہیب آئی کہ کشتی مرا نام من صمصام جادو بود اس آواز کے

۱۰

آتے ہی وہ سب مکان منہدم ہوگیا بدیع الملک نے دیکھا کچھ بانس گڑے ہین اُنمین تیلا
سوت لپٹا ہی بدیع الملک لاحول ولاقوۃ کہکر باہر آئے لوح کو دیکھا اُسمین نوشتہ پایا کہ اب
یہ صحرا بیخوف ہی اسی سمت چلے جاؤ کل سرحد طلسم مین داخلہ ہوگا بدیع الملک اُسی جانب کو
روانہ ہوئے مگر صمصام کے مرنے کی خبر قباد کو پہونچی وہ ساحر جو بشکل دربان دروازے
پر بیٹھے تھے اسکے مرنے کی آواز سنکر پر پرواز پیدا کرکے قباد کے پاس پہونچے اور اُس سے
بیان کیا کہ صمصام جادو کو طلسم کشا نے قتل کیا قباد کا رنگ زرد ہوگیا مغرور سے کہا تمھاری
وجہ سے دیکھون اب کیا ہوتا ہی نہ تم ہمارے طلسم مین آکر گوشہ گیر ہوتے نہ یہ آفت یہان آتی
مغرور نے کہا بھائی صاحب آپ زبردستی مجکو الزام دیتے ہین بدیع الملک کا پیشتر سے
ارادہ تھا کہ وہ اس طلسم کی طرف آئے قباد نے کہا اور تمھارے آنے سے مصمم ارادہ ہوگیا
مغرور خاموش ہو رہا قباد نے کہا اب سردست کوئی تدبیر ایسی بن نہین آتی ہی کہ طلسم کشا گرفتار
ہو جائے مین اس امر کا وعدہ کرتا ہون کہ جو طلسم کشا کو گرفتار کرکے لائیگا اُسکو ایک شہر کا حاکم
کرونگا اور علاوہ اسکے بہت کچھ انعام دونگا یہ سنکر ایک ساحر ارزنگ جادو اپنے مقام سے
اُٹھا قباد اژدر سر کے سامنے آکے کہنے لگا کہ مین جاؤنگا طلسم کشا کو ضرور گرفتار کرکے
لاؤنگا قباد نے کہا واقعی تمھاری ذات سے امید تو قوی ہی مگر اتنا خیال رکھنا کہ طلسم کشا
کے پاس علاوہ لوح کے کوئی چیز ایسی ہی جسکی وجہ سے اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی ارزنگ
نے کہا مین سب اُس سے لے لونگا لیکن ایک امر کا امیدوار ہون کہ تھوڑا سا
لشکر میرے ہمراہ کردیا جائے قباد نے حکم دیا فوراً تھوڑے سے جوان آکر ارزنگ
کے ہمراہ ہوئے ارژنگ چلا گیا بدیع الملک نوجوان جو صمصام جادو کو قتل کرکے حسب
ہدایت لوح چلا تو دوسرے روز ایک خندق ملی بدیع الملک نے دیکھا کہ خندق مین آگ روشن
ہی شعلے سر بفلک کشیدہ ہین بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ یہ آتش سحر ہی برکت
لوح کچھ تاثیر نہین کریگی یہی طلسم کی سرحد ہی بسم اللہ کہکے چلے جاؤ بدیع الملک نام خدا لیکر
اُس آگ پر سے سیدھے چلے گئے دو تین قدم چلکے آگ ختم ہوگئی بدیع الملک ادہر چڑھے
اب تو طلسم کی عمارتین نظر آنے لگین بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جسطرح ممکن
ہو اپنے کو زنجبیل جادو کے مقام پر پہونچاؤ اور اُسکو قتل کرو تاکہ وہ مرحلہ ٹوٹے راستہ
کھلے بدیع الملک کو علاوہ اسکے اور بھی امور لوح کے دیکھنے سے معلوم ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا
بدیع الملک اُس طرف روانہ ہوئے اب جو لوگ راہ مین ملتے ہین بدیع الملک کو بنگاہ
حیرت دیکھتے ہین بعض لوگ پوچھتے ہین کہ آپ کون صاحب ہین کہان سے تشریف لائے
ہین یہانتک کیونکر آسکے خندق کی آگ نے کچھ گزند آپ کو نہ پہونچائی بدیع الملک مناسب
سمجھکر جواب دے دیتے ہین لوگ تعجب کرتے ہین اور جنکو معلوم ہوجاتا ہی کہ یہ طلسم کشا
ہین وہ خوف کے مارے بدیع الملک کے سامنے سے بھاگ جاتے ہین بدیع الملک
بیخوف آگے بڑھتے چلے جاتے ہین کہ سامنے سے گرد اُڑی بدیع الملک اُس گرد کیطرف

دیکھنے لگے جب دامن گرد ختگافت ہوا تو دیکھا کہ چند سوار گھوڑون کو ڈالے ہوے چلے آتے
ہین آگے آگے اُن سب کے ایک جوان نہایت حسین تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ
زیب جسم کیے بڑے جاہ و حشم سے آتا ہے بدیع الملک بغور اُس جوان کو دیکھنے لگے جب
بالکل قریب آیا تو اُس جوان نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام
دے کر پوچھا اے جوان تو کون ہے اپنے نام سے آگاہ کر اُس جوان نے عرض کی مین اسی
طلسم مین رہتا ہون مگر کوئی تعلق قباد سے نہین رکھتا ہون مغرور نے آپکی بہت کچھ صفت
بیان کی مجھے شوق دید پیدا ہوا اب امیدوار ہون کہ امتحان جرأت ہو جائے بدیع الملک
نے کہا بسم اللہ ہمین کیا انکار ہے جوان نے نیزہ سنبھالا بدیع الملک کو بھی ایک نیزہ دیا شہزادہ
بدیع الملک نے کہا اسکی کیا ضرورت ہے تو ہمیر وار کر ہمین نیزے کی کوئی ضرورت نہین ہے اگر
ہمارے مقدر مین فتح ہے تو ہر طرح فتح ہو گی جوان نے بہت کچھ اصرار کیا مگر بدیع الملک نے
نیزہ نہ لیا آخر کو اُسنے تلوار لگائی بدیع الملک نے بھی تیغ آبدار نیام سے لی تلوار چلنے
لگی بدیع الملک نے بھی ایک مقام پر تلوار اسکے ہاتھ سے چھین لی جوان کو غصہ آیا شاہزادہ
بدیع الملک کے کمربند مین ہاتھ ڈال دیا آپس مین زور ہونے لگا بدیع الملک اُس جوان کو
لے دوڑے دس قدم پر لا کے یکبار اسر سے بلند کیا اُس جوان نے امان طلب کی شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا امان بشرط ایمان وہ جوان ظاہر مین کلمہ پڑھ کے بظاہر مسلمان ہوا شاہزادہ
بدیع الملک سے کہا کہ میری تمنا بھی یہی تھی کہ آپ کی خدمت اختیار کرون بدیع الملک
اسکے شریک ہونے سے بہت خوش ہوئے اس جوان نے بارگاہ استاد کرائی شاہزادہ
بدیع الملک کو لیکر بارگاہ مین آیا خاطرداری مین مصروف ہوا دن تو بہت قلیل باقی تھا تھوڑی
دیر مین شام ہو گئی جوان نے بزم عیش و عشرت منعقد کی بدیع الملک نے تھوڑی دیر بزم
عیش طرب مین بسر کی جب رات زیادہ گئی تو فرمایا کہ ہمنے مسافت بہت بڑی طے کی ہے بہتر ہوگا
کہ اب جلسہ کو برخاست کرو جوان نے جلسہ کو برخاست کیا بدیع الملک خوابگاہ مین تشریف
لائے چونکہ دن بھر کے مسافت کشیدہ تھے لیٹتے ہی سو گئے یہ مکار غدار تو اسی فکر مین تھا
شاہزادے کو جو غافل پایا بارگاہ مین آیا بیہوشی رومال مین رکھکر بدیع الملک کے دماغ
کے پاس رکھی شاہزادے نے سانس جو کھینچی چھینک اکے بیہوش ہوئے اسنے اُسی وقت
لوح گلے سے بدیع الملک کے اُتاری اور قید آہن طلب کی ملازمون نے طوق بیڑیان حاضر
کین اسنے بدیع الملک کو مسلسل و مطوق کر کے ہوشیار کیا جب شاہزادے کی آنکھ کھلی اپنے
کو گرفتار دام مصیبت پایا بدیع الملک نے کہا او مکار اس سے کیا ہوتا ہے اگر فضل خدا شامل حال
ہے تو ہم پھر رہا ہو جائین گے اُس مکار نے کہا اے طلسم کشا میرے قید سے رہا ہونا دشوار ہے
مین ارژنگ جادو اب جو بدیع الملک نے خیال کیا تو صورت اُس جوان کی نہین ہے بلکہ
اور ایک ساحر سیہ فام بدانجام بیٹھا ہے بدیع الملک خاموش ہو رہے ارژنگ نے اپنے
ہمراہیون سے کہا کہ اب زیادہ توقف کرنا یہان اچھا نہین ہے طلسم کشا کو خدمت بادشاہ مین لیچلو

اور پھر قتل کر ڈالو سب ہمراہی اسکے قید بدیع الملک لیکر روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے
کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

مگر اب چند کلمے کیفیت لشکر بدیع الملک کے ملاحظہ فرمایئے

کہ بعد بدیع الملک کے جانے کے خورشید خوش تدبیر اور سہراب سبز پوش جو لشکر
گران ہمراہ لیکر چلے بدیع الملک حسب ہدایت لوح ان لوگون کو بھی پتا بتا چلے تھے
اور آپ دوسری راہ سے گئے تھے لشکر اُسی پتہ پر شب و روز کوچ و مقام کرتا ہوا چلا جاتا تھا
روز خورشید نے کہا نہین معلوم آقاے نامدار کا مزاج کیسا ہی کچھ کیفیت نہین معلوم ہوئی ہی سہراب
نے کہا خدا مالک ہی حال معلوم ہو جائیگا یہ تو یقین ہی کہ آقاے نامدار اقبال مند ہین جہان جائینگے
کوئی ضرورت موقوف نہین رہیگی علاوہ اسکے صاحب جرأت ہین اُنسے کون مقابلہ کر سکتا ہی
اور بڑی بات یہ ہی کہ لوح اُنکے پاس موجود ہی خورشید نے جواب دیا کہ ای سہراب تم ابھی
طلسم کے نشیب و فراز سے آگاہ نہین ہو لوح مل جانے سے ہماری امید قوی تو ہی کہ طلسم فتح ہو جائیگا
مگر ساتھ ہی اسکے یہ خیال بھی ہی کہ ساحران غدار بلا کے مکار ہوتے ہین مبادا آقاے نامدار
کو مکر گرفتار کرین اور خدانخواستہ لوح لے لین سہراب نے کہا لوح سب کے مکر کی بھی خبر
دیتی ہی اور جملہ حالات اُسکے ذریعہ سے معلوم ہو جاتے ہین اور اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہوگا
تو آقاے نامدار پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی جو کوئی لوح بھی لے لیگا تو وہ ننگ بحر شجاعت بزور شمشیر
پھر لوح حاصل کرینگے خورشید نے کہا یہ سب صحیح ہی لیکن معاملات طلسم بُرے ہوتے ہین تم اُنسے
آگاہ نہین ہو ہمنے تمام عمر اپنی انھین کیفیتون کے دیکھنے مین بسر کی ہی اسکے سب نشیب و فراز
ہم خوب جانتے ہین اور یہ بھی ضرور ہی تمہارا کہنا بھی بجا و درست ہی کہ آقاے نامدار اقبال مند
بھی ہین اور تجربہ کار بھی ہین اُنپر بھی بہت سے واقعات گذر چکے ہین مگر پھر مکر بری چیز ہی ہر وقت
آقاے نامدار کے حق مین دعاے خیر کرنا چاہیے پروردگار عالم اُنکو مکر سے ساحران غدار کے
بچائے اور بخیر و خوبی ہمسے ملائے یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرا سے گرد اُڑی سہراب نے
کہا معلوم ہوتا ہی آقاے نامدار آتے ہین خورشید نے کہا اُنکے ہمراہ لشکر کہان تھا سہراب
نے جواب دیا کہ انھین لشکر کی کمی نہین ہی کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ تھوڑے
سے سوار آتے ہین آگے آگے ایک ساحر ایک شیر ببر پر سوار ہی خورشید بیٹھکر یہ تماشا
دیکھنے لگا جب وہ سوار قریب آئے تو سب نے دیکھا کہ ایک قفس آہنی مین شاہزادہ
بدیع الملک مسلسل و مطوق بند ہین خورشید اور سہراب اس معرکے کو دیکھکر بیتاب
ہو گئے تاب نہ رہی سہراب تلوار کھینچکر لشکر ساحران پر جا پڑا ارژنگ نے جو یہ کیفیت
دیکھی سحر کر دیا سہراب کے ہاتھ پانون بیکار ہو گئے خورشید گولہ لیکر بڑھا اور جو ساحر لشکر
مین تھے وہ بھی آمادہ کارزار ہوئے آپس مین سحر چلنے لگا ساحرون نے سہراب پر سے
سحر اُتارا خورشید نے ارژنگ کے جانب گولہ پھینکا ارژنگ نے گولے کو روک کر جھولی
سے کچھ دانے ماش کے نکالے خورشید کو کھینچ مارے بہت سی برقین کڑک کڑک کر خورشید

پہر گہمین خورشید نے سب رہ گین اسی طور سے بڑی دیر تک آپسمین سحر چلتا رہا ایک مقام پر خورشید نے ایک کارد جہولی سے نکالی کچھ اسم سحر پڑہکے ارژنگ پر ماری چہرے سے سینے پر پڑے پشت کو توڑکے پار گذرے تاریکی چہاگئی سنگ باری ہونے لگی بعد عرصہ کے آواز آئی کشتی مرا نام من ارژنگ جادو بود اسکے مرنیکی صدا سنکے ہمراہی اسکے گہبراگئے سب نے کہا اب جنگ بیکار ہی جب آقاے نامدار مارے گئے تو ہمین فتح کی کیا امید ہوگی یہ کہکر سب ہمراہیان ارژنگ خورشید کے پاس ہاتھ باندہکر حاضر ہوئے خورشید نے قفس شاہزادے کا طلب کیا ساحرون نے فوراً قفس حاضر کیا خورشید نے قفس سے بدیع الملک کو نکالا ساحرون سے پوچھا کہ لوح شاہزادے کے گلے مین تھی کیا ہوئی سب نے کہا لوح ارژنگ نے لی تھی پھر ہمین نہین معلوم کیا ہوئی خورشید کو تردد ہوا قریب ارژنگ کی لاش کے آیا اسکی جہولی مین دیکھا لوح نہ ملی اور خود بھی خیال کیا کہ اگر لوح اسکے پاس ہوتی تو سحر اسپر کیون تاثیر کرتا بدیع الملک سے کہا کہ آقا لوح کا پتہ نہین ملتا ہی اس تردد مین تھے کہ ساحرون نے عرض کی کہ لوح ایک ساحر کو دیکر روانہ کر دیا تھا آپ صرف قید لیکر جاتا تھا لوح قباد اژدرسر کے پاس پہونچ گئی ہوگی خورشید نے بہت افسوس کیا بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہی پھر کوئی صورت نکل ہی آئیگی سہراب نے کہا آقاے نامدار پھر درویش سبزپوش کے پاس تشریف لے چلیے وہ کوئی تدبیر بتادینگے لوح مل جائیگی بدیع الملک نے کہا پروردگار سے بہتر کوئی نہین ہی جب اُسکی مرضی ہوگی لوح خود مل جائیگی اسی گفتگو مین شام ہوگئی اُسی مقام پر بارگاہ استادہ ہوئی شب کو اُسی صحرا مین قیام کیا صبح کو ایک جانب روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

مگر اب کیفیت لوح کی بیان کی جاتی ہی

کہ جب ارژنگ جادو نے بدیع الملک نوجوان کو بحکر گرفتار کر لیا تو لوح بعالم بیہوشی مین شاہزادے کے گلے سے اُتار لی تھی اور اپنے مقام پر لاکے یہ سوچا کہ لوح کو اپنے پاس رکھنا مناسب نہین ہی ایسا نہو کہ یہ شخص کسی طور سے رہا ہوا ور بزور شمشیر مجھسے لوح لے سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہی یہ لوح ضرور لے لیگا جب ایسے مقام سخت سے لوح لے آیا تو میرے پاس سے لیجانا کتنی بڑی بات ہی یہ سوچکے اسنے اپنے بھائی خرچنگ جادو کو بلایا اور سب سے پوشیدہ کرکے لوح اُسکو دی اور کہا بھائی صاحب اسکو اپنے پاس رکھیگا جب مین قید بدیع الملک کی لیکر قباد کی خدمت مین جاؤنگا تو بدیع الملک کو قباد کے سپرد کرکے آپ کے پاس آؤنگا اُسوقت آپ سے لوح لے لونگا ابھی مین اپنے پاس رکھنا مناسب نہین جانتا ہون اور قباد نے مجھسے وعدہ بھی کیا ہی کہ مین ایک شہر کی حکومت دونگا جب مین بدیع الملک کو اُسکے سپرد کرونگا اور حکومت لے لونگا تب لوح دونگا ایک ہی مرتبہ دونون کا دینا اچھا نہین ہی خرچنگ نے کہا بہت مناسب ہی آپ لوح مجکو عنایت فرمائے مین اپنے پاس رکھونگا اسنے لوح اُسکو دیدی اور اپنے ہمراہیون سے یہ بات کہی کہ مین نے

لوح قباد اژدر سحر کی خدمت مین روانہ کردی ہر یقین ہر کہ اُنکو مل بھی گئی ہو سب سنے جانا سچ کہتا ہر مگر خرچنگ جو فوج لیکر آیا سو نچا کہ اس لوح کے ذریعے سے بھائی صاحب حکومت پا ئینگے مجھے کیا نفع ہوگا بہتر یہ ہر کہ لوح بھائی صاحب کو نہ دون اور قید بھی بدیع الملک کی اُنسے لے لون پھر سونچا کہ قید کا بے لڑے بھڑے ملنا ممکن نہین ہر کچھ سامان لشکر کشی درست کرون کیونکہ اُسکے ساتھ بھی کچھ لوگ ہین اور وہ خود بھی ساحر زبردست ہین یہ خیال کرکے اسنے چند آدمی مہیا کیے اور چھوٹا سا لشکر درست کرکے برا سے مقابلہ ارژنگ جادو چلا دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا صحرا کو نہایت پر فضا پایا سب سے کہا کہ آجکی شب یہین مقام کرو صبح کو چلین گے لوگون نے اسکے کہنے کے بموجب خیمے استادہ کردیے خرچنگ اسی صحرا مین اُترا اور اپنی بارگاہ مین جاکے بیٹھا کچھ دن باقی تھا اسنے صحرا کی سیر دیکھنے کو پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے مصاحبون کو اپنے پاس بلاکے بٹھایا صحرا کی سیر دیکھنے لگا کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی خرچنگ جادو نے کہا معلوم ہوتا ہر بھائی صاحب آتے ہین اگر وہ ہونگے تو مین اسی وقت اُنسے کہونگا کہ آپ طلسم کشا کی قید میرے سپرد کیجیے مین لیجاؤنگا ایسا نہو کہ کوئی مددگار اُسکا آئے اور آپ سے چھین لیجائے تو محنت رائگان ہو اگر وہ مجھے دیدینگے تو خیر ورنہ بزور شمشیر و سحر اُنسے لے لونگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ لشکر عظیم بڑی شان و شوکت سے آتا ہوا بتو خرچنگ نے بھی کہا کہ یہ لشکر تو بھائی صاحب کا نہین ہر اُسکے پاس اتنی فوج کہان تھی یہ باتین ہو رہی تھین کہ لشکر قریب آگیا سب نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بصد عظم و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین جو نہ جانتے تھے اُنھون نے خرچنگ سے پوچھا کہ یہ جوان صاحب شوکت و شان کون ہر خرچنگ نے کہا یہی طلسم کشا ہر نہین معلوم اسنے کیونکر رہائی پائی اور اتنا لشکر کس طرح فراہم ہوا اب مین اس جوان کو جانے نہ دونگا فوراً گرفتار کرلونگا سرداران لشکر نے کہا بھلا اس جوان کا گرفتار ہونا ممکن ہر خرچنگ نے کہا کیون اسکا گرفتار ہو جانا کیا بڑی بات ہر سب نے کہا اُسکے لشکر کے ساتھ ساحر اور غیر ساحر بھی کسی قدر ہین اور آپ کے ہمراہ بہت کم لشکر ہر خرچنگ نے جواب دیا کہ جسوقت مین سحر کرونگا سب بیکار ہو جاوینگے اور تم سب اس جوان پر لوٹ پڑنا سحر نہ کرنا تیر و نیزہ سے زخمی کرکے گرفتار کرلینا اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہر سب نے اسکے کہنے کو بجبر قبول کرلیا مگر بدیع الملک نوجوان نے جو دیکھا ایک لشکر چھوٹا سا صحرا مین اُترا ہر ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ یہ لشکر کسکا ہر ہرکارے گئے اور خبر لائے کہ حضور یہ لشکر خرچنگ جادو برادر ارژنگ کا ہر اور قصد اُسکا یہ ہر کہ حضور سے معرکہ آرا ہو بدیع الملک نے بھی حکم دیا کہ ہمارا لشکر بھی اسی صحرا مین اُترے حسب الحکم فوراً بارگاہین استادہ ہوئین غازیان لشکر اپنی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے خرچنگ نے آپس مین یہ صلاح کی کہ پیشتر اس جوان کو بذریعہ ایک نامے کے اطلاع دینا چاہیے کہ اگر تمھین اپنی جان بچانی منظور ہر تو ہمارے ساتھ خدمت مین

قباد واژدرسر کے چلو خطا تمھاری معاف کرادی جائیگی اور اگر اس حکم کی تعمیل نہ کروگے
تو بہت پچھتاؤگے سب نے صلاح دی کہ بہت مناسب ہی خرچنگ نے اُسی وقت اِس
مضمون کا نامہ لکھا اور آخر مین نامے کے یہ بھی لکھدیا کہ اگر ہمسے لڑنے کا ارادہ کروگے اور
اپنے لشکر کے بھروسے پر ہمارے حکم کی تعمیل نہ کروگے تو بہت مصیبت اُٹھاؤگے تمھارے
لشکر کا اگر دہ چند بھی لشکر ہو تو مجھے کچھ خوف نہین ہی سحر مین مجھسے کوئی عہدہ برا نہوگا کیونکہ
میرے پاس لوح اس طلسم کی ہی اسی واسطے تمھاری گرفتاری کو آیا ہون مجھے حکم قباد واژدرسر
کا پہونچا ہی جب یہ نامہ ختم ہوا ایک ساحر کو دیا کہ جاکر بدیع الملک کو دے ساحر آیا دربارگاہ
پر دربانون نے روکا چوبدار نے بدیع الملک سے آکر اطلاع کی بدیع الملک نے کہا
اندر بلالو چوبدار اُس ساحر کو اپنے ہمراہ لیگیا ساحر شان وعظمت بدیع الملک کی دیکھکر
کانپنے لگا نامہ نذر دیا بدیع الملک نے نامے کو پڑھا بہت غصہ آیا فوراً اُس نامے کو چاک
کرڈالا اور جھلاکے جواب دیا کہ اُس بے ایمان سے کہدینا کہ ہم خود تیری تلاش مین اسطرف
آئے ہین اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو اطاعت اسلام قبول کر اور لوح لیکر جلد حاضر ہو ورنہ کل
تیرا نشان تک نہ معلوم ہوگا ساحر خوف کے مارے کچھ کہہ نہ سکا چپکا سلام کرکے بارگاہ سے
باہر آیا خورشید اور سہراب نے پوچھا کیون اے آقا سے نامدار یہ کیا معاملہ تھا بدیع الملک
نے کہا کہ خرچنگ جادو وارژنگ جادو کا بھائی کچھ لشکر لیکر میرے گرفتار کرنے کو آیا
ہی اور یہ بات بھی ظاہر کرتا ہی کہ میرے پاس لوح طلسمی موجود ہی اُسنے نامہ لکھا تھا کہ میرے پاس
چلے آؤ مین قباد کے پاس لیچلون اور تمھاری خطا معاف کرادون مجھے غصہ آیا نامے کو چاک
کرڈالا سہراب نے عرض کی اگر حکم ہو تو اِسی وقت اُسکی بارگاہ مین جاکر اس گستاخی کی سزا
دون بدیع الملک نے کہا کیا ضرورت ہی وہ تو صبح کو میدان جنگ مین آئیگا یہان تو یہ گفتگو تھی
مگر نامہ دار جو بدیع الملک کے یہان سے واپس گیا اُسنے جاکر خرچنگ جادو سے کہا
کہ وہان تو رنگ ہی اور ہی ہم سمجھتے تھے کہ نامے کو دیکھکر طلسم کشا خائف ہوگا ضرور کوئی معاملے
کی بات کریگا مگر حضور مین نے جو نامہ دیا طلسم کشا کو غصہ آگیا نامے کو چاک کرکے ایسے کلمات
ناشایستہ آپکی شان مین مجھسے کہے کہ مین دنگ ہو گیا خرچنگ نے کہا تو نے کچھ جواب نہ دیا
نامے دار نے کہا مین اگر جواب دیتا تو طلسم کشا کے ملازم مجھے بیطرح دیکھ رہے تھے
قتل کرڈالتے خرچنگ نے کہا آخر طلسم کشا نے کیا کلمات کہے تھے نامہ دار نے کہا مین
اُن کلمات کو اپنی زبان سے نہین کہہ سکتا ہون خرچنگ نے کہا مین نے تیری گستاخی معاف
کی بیان کر نامہ دار نے کہا حضور طلسم کشا نے کہا ہی کہ ہم خود تیری تلاش مین یہان آئے ہین
اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو مع لوح ہمسے آکر عفو تقصیر کا خواہان ہو اور اطاعت اسلام قبول
کر ورنہ کل تیرا نشان مانند حرف غلط کے صفحۂ دنیا سے مٹادونگا خرچنگ کو غصہ آیا کہا اچھا کل
طلسم کشا کو حال کھل جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ طبل جنگی بجے خرچنگ کے لشکر مین طبل پر چوب
پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے باہر جاسوسی حاضر تھے خبر لیکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے

بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوکر دعاے دولت دی اور عرض کی کہ حضور خرچنگ
نے طبل جنگی بجوایا ہر اُسکا ارادہ ہر کہ کل میدان مین نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو بدیع الملک
نے کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی
پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر اسی سامان مین غازیون نے
بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کرکے سواری طلب
کی لشکر مسلح وکمل ہوا سواری در دولت پر حاضر ہوئی بدیع الملک نام خدا لیکر پشت مرکب
پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے دیکھا ایک جانب سے
خرچنگ جادو بھی تھوڑا سا لشکر ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آیا پرا جمایا بدیع الملک
کے لشکر مین بھی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے خرچنگ
نے اپنا اژدر آتشین میدان مین بڑھایا آواز دی کہ ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا
مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے لشکر بدیع الملک سے ایک ساحر موسوم بہ
گلپوش جادو میدان مین آیا خرچنگ نے کہا ای گلپوش تیری قضا تجھے میدان مین
لائی ہر اگر اپنی جان کو عزیز رکھتا ہر تو میری رفاقت قبول کر تیرا بڑا مرتبہ کرونگا گلپوش نے
کہا او بیہودہ کیا بکتا ہر یہ میدان جنگ ہر یہان ایسی باتین بیکار ہین لا جو کچھ حربہ رکھتا ہر خرچنگ
نے ایک گولا سحر کا گلپوش کے جانب پھینکا گلپوش نے چاہا اُس گولے کو دفع کرے
وہ گولا آپ زمین پر سر پڑا گلپوش نے کہا ای خرچنگ مین تو تیرے سحر کی بڑی تعریف سنتا
تھا مگر ایسا سست سحر کرتا ہر خرچنگ نے جواب دیا کہ اب مین تیرے سحر کا مشتاق ہون
گلپوش نے بھی ایک گولا خرچنگ کے جانب پھینکا خرچنگ کے پاس لوح موجود ہر
اُسنے لوح کو جھکا دیا گولا زمین پر گر پڑا گلپوش نے اسی طور سے دس گولے خرچنگ
کے جانب پھینکے مگر بوجہ لوح کے کوئی گولا کارگر نہوا خرچنگ تلوار کھینچ کے گلپوش
کی طرف چلا گلپوش نے سحر کیا مگر بوجہ لوح کے کچھ بھی نہوا خرچنگ نے قریب
پہونچ کے وار تلوار کا کیا کہ سر گلپوش کا کٹ کر زمین پر گرا خرچنگ نے پھر پکار
کے آواز دی اور ایک ساحر لشکر اسلام سے مقابلے کو گیا خرچنگ نے اُسکو بھی قتل
کیا اسی طرح متواتر دس ساحر لشکر اسلام سے گئے اور خرچنگ کے ہاتھ سے مارے
گئے ابتو سب کو خیال ہوا اور سب نے سکوت کیا خرچنگ نے پکار کے کہا کہ کیا تم مین
کوئی اس قابل نہین ہر جو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر خورشید نے رکاب شاہزادۂ
بدیع الملک کو بوسہ دیا اور عرض کی کہ ای آقاے نامدار اجازت میدان بدیع الملک
نے مجبوراً خورشید کو اجازت میدان دی خورشید خرچنگ کے مقابلے مین آیا بڑی
دیر تک ردوبدل رہی آخر خرچنگ نے اُسی طور سے خورشید کو بھی قتل کیا کہ جیسے اور
سب ساحر قتل ہوئے تھے بدیع الملک نے جو یہ معرکہ دیکھا بہت صدمہ ہوا اپنا گھوڑا
بڑھایا سب نے اکر گھیر لیا بدیع الملک نے کہا بے میرے جائے یہ قتل نہوگا آپ سب

صاحب یہین توقف کرین سب کو چھوڑ کے بدیع الملک میدان مین آئے خرچنگ
سے کہا او مکار اب تیرا مکر مجھپر کھلا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا خرچنگ نے وار
شمشیر کا کیا بدیع الملک نے اُس وار کو خالی دیکر چاہا کہ اسپر ہاتھ مارین کہ یہ ملعون دو ٹکڑے
ہو مگر تمام فوج خرچنگ کی یہ معرکہ دیکھکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑی بدیع الملک بھی
شیرانہ وغا کرنے لگے خرچنگ مہلت پاکر پیچھے ہٹ گیا ادھر لشکر بدیع الملک نے جو
یہ حال دیکھا یہ سب لوگ بھی تلوارین لیکر گرے جنگ مغلوبہ ہونے لگی سحر بھی چل رہا ہے تلوارین
بھی برس رہی ہین بدیع الملک صفون کو درہم وبرہم کرکے خرچنگ کے قریب پہونچے
اسنے پھر تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے پھر خالی دیکر اسکی کلائی پہ ہاتھ ڈالا اور دوسرے
ہاتھ سے تلوار چھین کر جھٹکا دیا کہ منحوس کے مثل اژدر سے زمین پر آیا اژدر نے چاہا کہ شاہزادہ
بدیع الملک کو گزند پہونچائے مرکب بدیع الملک نے اس زور سے اژدر کے سر پر ٹاپ
ماری کہ اژدر مر گیا بدیع الملک نے خرچنگ سے کہا کہ اب شناخت پروردگار مین گیا
کہتا ہے خرچنگ نے جواب نہ دیا بدیع الملک گھوڑے سے کودے اور اسکو چیر کر
پھینک دیا جھولی اسکی اُٹھالی لوح نکالی بسم اللہ کہکر اپنے گلے مین پہنی مگر اسکے مرتے ہی تاریکی
چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من خرچنگ جادو
بود ملازمان خرچنگ بھی سب قتل ہو چکے تھے کچھ لوگ باقی تھے اُنھون نے جو صدا سنی
کانپ گئے سب نے چلانا شروع کیا بدیع الملک نے اپنے لشکر والون کو روکا ملازمان
خرچنگ ہاتھ باندھکر خدمت مین بدیع الملک کی حاضر ہوئے شاہزادے نے سب کو
مشرف باسلام کیا سب نے بدل وجان اطاعت بدیع الملک قبول کی بدیع الملک
کو لوح ملنے کی نہایت خوشی ہوئی مگر خورشید کے مرنے کا رنج بھی بہت ہوا سہراب سے
فرمایا کہ جلسہ کی تیاری کرو آج شب کو یہین رہینگے کل لوح جہان کی ہدایت کریگی وہان جائینگے
سہراب نے حسب الحکم محفل عیش وعشرت کی تیاری کی بارگاہ سجی گئی بدیع الملک بارگاہ
مین داخل ہوئے تھوڑی دیر تک عیش وعشرت مین مصروف رہے جب رات زیادہ گئی تو خوابگاہ
مین جاکر آرام فرمایا صبح کو بعد فراغت فریضہ سحر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اپنے کو جسطرح بن
پڑے زنجبیل جادو کے مقام پر پہونچاؤ جبتک وہ قتل نہوگا راستہ نہ کھلیگا دربند اول وہی
ہے بدیع الملک باہر آئے گھوڑا طلب کیا لشکر کو اُسی مقام پر چھوڑ سب سے رخصت ہوکر
طرف زنجبیل جادو کے روانہ ہوئے دو چار کوس کے بعد ایک صحرائے لق ودق نظر آیا راستہ
اُسکا چارون طرف تھا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا داہنے ہاتھ کے جانب جاؤ
تھوڑی دور کے بعد ایک چاہ عمیق ملیگا بخوف اُس چاہ مین پھاند پڑنا پھر جو معاملہ درپیش ہو
لوح دیکھنا بدون حکم لوح کوئی کام نہ کرنا بدیع الملک داہنے ہاتھ کے جانب روانہ ہوئے
دو کوس کے بعد ایک چاہ عمیق نظر آیا بدیع الملک نام خدا لیکر اُس کنوئین مین پھاند پڑے
گرتے ہی بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد پانون آشنا زمین ہوئے شاہزادے نے آنکھ

کھولی دیکھا ایک قلعہ آہنی نظر آتا ہی گرد قلعہ کے خندق بہت عمیق کھدی ہوئی ہی خندق مین خون بھرا ہی بہت سے لاشے پڑے ہین ایک منارہ پتھر کا بنا ہوا اُسپر ایک زنگی کھڑا ہی اُسکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ ہی جو کوئی جانور اُڑ کر قلعے کے پھاٹک تک جانیکا ارادہ کرتا ہی زنگی وہین سے تلوار کا اشارہ کر دیتا ہی یہان جانور ذبح ہو جاتا ہی لاش اُسکی خندق مین گر پڑتی ہی شاہزادہ بدیع الملک اس معرکے کو دیکھکر بہت حیران ہوئے لوح کو ملاحظہ فرمایا لوشتہ پایا کہ یہ سب کارخانہ سحر ہی اصلی کیفیت نہین ہی صرف خوف کے واسطے یہ سامان یہان کیا گیا ہی اس سے خوف نہ کرو اسم حاشیہ لوح سات بار پڑھ کے اس خندق مین کود پڑو یہ خون اصلی نہین ہی شہزادہ بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھا قریب خندق آکر کود پڑے دریاے خون مین ایک طلاطم برپا ہوا زنگی نے بہت کچھ تلوار سے اشارے کیے جب مجبور ہوا خود مینار پر سے کود پڑا بدیع الملک جو خندق مین کودے بعد طلاطم کے وہ دریاے خون خشک ہو گیا بدیع الملک نے اپنے کو قریب منارے کے پایا دیکھا ایک زنگی تلوار برہنہ لیے ہوئے وار کرنا چاہتا ہی بدیع الملک نے لوح پر نگاہ کی لکھا تھا کہ اسکو تلوار سے قتل کرو مگر اسم جو تحریر ہی ایکبار اُسکو پڑھ لو بدیع الملک نے اُس اسم کو ایکبار پڑھا زنگی نے خود سر آگے کر دیا تلوار کے پڑتے ہی سر اُڑ گیا تاریکی چھا گئی آوازین مہیب آنے لگین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من سیہ فام جادو بود اسکے مرتے ہی منارہ گرا کچھ دیوارین بھی منہدم ہوئین بدیع الملک نے دیکھا کچھ سوار زنگی تلوارین کھینچے ہوئے چلے آتے ہین بدیع الملک بھی تلوار سنبھال کے درست ہوئے زنگی قریب آئے سب نے ملکر شاہزادہ بدیع الملک پر حملہ کیا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ خبردار انپر تلوار کا وار نہ کرنا اگر ایک قطرۂ خون انکا زمین پر گریگا تو ایک سوار انھین کی شکل کا پیدا ہوگا اسیطور سے جسقدر قطرے زمین پر گرینگے اُتنے ہی زنگی پیدا ہونگے انکے قتل کی یہ تدبیر ہی کہ لوح کو بیچ مین ڈال دو یہ سب آپس مین لوح کے قبضہ کرنے پر لڑین گے آخر کو ایک نہ باقی رہیگا جب وہ لوح اُٹھا چکے تو اُس سے کشتی لڑکر لوح چھین لینا شاہزادہ بدیع الملک نے لوح گلے سے اُتار کے زمین پر ڈال دی زنگی اُٹھانے کو بڑھے ایک نے چاہا لوح مین اُٹھا لون دوسرے نے چاہا مین قبضہ کرون اس طمع کی وجہ سے آپس مین تلوار چلنے لگی یہانتک کہ سب زنگی آپسمین لڑکر مرے ایک باقی رہا اُسنے لوح اُٹھائی بدیع الملک نے اُس زنگی کو زمین پر دے مارا بقوت لوح اُس سے لے لی جب لوح شاہزادے کے قبضے مین آئی زنگی خود تڑپ کے مر گیا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اب مقام زنجبیل جادو پر جاؤ وہان مقابلہ پڑیگا زنجبیل لشکر کو لیکر آئیگا سحر بھی کریگا مکر بھی پھیلائیگا جو معاملہ درپیش ہو بے معائنہ لوح کوئی کام نہ کرنا بہت سخت مقام ہی بدیع الملک حسب ہدایت لوح ایک جانب روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کرکے پھاٹک قلعہ کا نظر آیا بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پھاٹک نہایت عالیشان بنا ہوا ہی بہت سے ساحر اُس پھاٹک پر بیٹھے نگہبانی کر رہے ہین بدیع الملک نے چاہا مین پھاٹک

کے اندر جاؤن اپنے کو زنجبیل تک پہونچاؤن دربانون نے جو دیکھا منع کیا کہا او جوان
تو کون ہر جو بے اذن یہانتک چلا آیا تجھے سیہ فام جادو نے بھی نہ منع کیا بدیع الملک
نے کہا مجھے سیہ فام جادو کیا روک سکتا تھا اور تمھاری کیا مجال ہر جو مجھے مانع ہوئین
جاتا ہون نگہبانون نے جو یہ کیفیت بدیع الملک کی دیکھی آلات حرب لیکر کھڑے ہو گئے
بدیع الملک نے بھی تلوار میان سے لی وہ لوگ ساحر تھے چاہا سحر کرین بدیع الملک
جا پڑے وہ لوگ بھی ماش کے دانے پڑھ پڑھ کے شاہزادے کے جانب پھینکنے لگے
مگر بدیع الملک چونکہ صاحب لوح تھے انپر سحر نے تاثیر نہ کی سب سحر انکے بیکار ہوئے
جب ساحر لاچار ہوئے تو تلوارین لیکر بدیع الملک پر چلے بدیع الملک نے بھی بیدرنگ
سب کو قتل کرنا شروع کیا جب بہت سے نگہبان قتل ہوئے تو ساحر وہان سے بھاگ کر
زنجبیل جادو کے پاس آئے زنجبیل جادو اسوقت اپنے دربار مین بیٹھا یہ ذکر کر رہا تھا
کہ مین نے سنا ہر کہ کوئی شخص بعزم طلسم کشائی یہان آیا ہر اور بڑی عرق ریزی و جانفشانی
سے لوح بھی اُسنے حاصل کی ہر مگر نہین معلوم ابھی وہ کہان ہر یہانتک تو مجال نہین جو آسکے
اگر لوح اُسکے پاس ہر تو کیا ہو سکتا ہر یہ وہ دربند ہر کہ اگر سامری وجمشید بھی آینکا قصد کرتے
تو بغیر میری اجازت کے یہان قدم نہ دھر سکتے زنجبیل جادو تو یہ ذکر کر رہا تھا کہ لوگون نے
آکر سلام کیا زنجبیل نے کہا اسوقت تم لوگ مضطرب کیون ہو سب نے کہا حضور بڑا غضب
ہوا زنجبیل نے کہا ارے کیا ہوا سب نے کہا حضور ایک جوان بے اجازت نہین معلوم
کس طرح سے قلعے کے پھاٹک تک آگیا تعجب یہ ہر کہ اُسکو سیہ فام جادو نے بھی منع نہ کیا
جب ہم لوگون نے اُس جوان کو روکا تو اُسنے تلوار میان سے لی اور بہت سے ساحر قتل
کر ڈالے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا ہر یہ عجیب بات ہر یہ سنکر زنجبیل جادو کا رنگ زرد ہو گیا
کہا طلسم کشا یہانتک آگیا اور اُسنے سیہ فام جادو کو قتل کیا سب نے کہا اب کیا تدبیر
کی جائے زنجبیل جادو نے کہا اب بے میرے جائے کچھ نہوگا یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا
اور ملازمون کو بلاکر حکم دیا کہ ہماری فوج سے جاکر اطلاع کرو کہ جلد مسلح و مکمل ہو کر حاضر ہو ہم
برائے گرفتاری طلسم کشا جائینگے ملازمون نے اُسی وقت فوج کو اطلاع کی فوج تیار رہوئی
زنجبیل ایک تخت سحر پر بیٹھ کے قلعے کے باہر آیا دیکھا بدیع الملک ساحرون کو بیدریغ قتل
کر رہے ہین زنجبیل نے دہن سے نعرہ کیا او طلسم کشا ہوشیار ہو منم زنجبیل جادو مالک
دربند طلسم ہندسہ تو نے غضب کیا ہماری بے اجازت یہان چلا آیا اور سیہ فام جادو کو
قتل کیا دیکھ تو تجھے اس خطا کی کیسی سزا دیتا ہون اور یون سیہ فام کا بدلہ لیتا ہون میرے
ہاتھ سے کہان جائیگا بدیع الملک نے کہا او مکار تیری کیا طاقت ہر جو ہمسے بدلہ لے سکے
ہم خود تجھے سیہ فام جادو کے پاس بھیجتے ہین زنجبیل تو نعرہ کرکے بدیع الملک کے
قریب آیا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا پیشتر اسکی فوج سے مقابلہ کرو جب فوج کو
شکست دوگے تب مراد حاصل ہوگی اسکی موت یون نہین ہر بدیع الملک نے تلوار

پکڑکے اسکی فوج پر جا پڑے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا مگر بدیع الملک پر سحر کیونکر تاثیر کرتا
یہ البتہ بیدریغ قتل کرنے لگے جب زنجبیل نے یہ معرکہ دیکھا اپنی فوج سے کہا کہ ارے اس
جوان پر سحر تاثیر نہین کریگا تلوار و نیزہ و تیر سے لڑو جہانتک ممکن ہو اسکو زندہ گرفتار کرلو اسکی
فوج نے بھی تلوارین میان سے لین مگر ساحر نیزہ بازی اور شمشیر بازی کیا جانین بیدریغ قتل ہونے
لگے جب زنجبیل جادو نے دیکھا کہ اب فوج اسی طور سے قتل ہوجائیگی اور طلسم کشا قلعے
مین داخل ہوجائیگا نہین معلوم وہان کیا بات پیش آئے قلعے مین طلسم کشا کا جانا مناسب نہین ہی
یہ سوچکر اسنے ایک ملازم کو بلایا اور کہا ارے جلد جاکر ہمارے قلعہ مین حکم دے کہ لشکر غیر
ساحران اور لشکر ساحران جسقدر اسوقت موجود ہی مسلح و مکمل ہوکر یہان آئے اتنے آدمیون
سے یہ جوان نہین رکیگا اُس ملازم نے قلعے کے اندر آکے رسالہ دارون کو خبر دی رسالہ دارون
نے اُسی وقت سب لشکر درست کیا اور جتنی فوج قلعے مین تھی اُسکو لیکر باہر آئے زنجبیل جادو
نے کہا ارے پھاٹک قلعے کا جلد بند کرلو سب نے پھاٹک قلعے کا بند کرلیا فوج باہر آئی
بدیع الملک نے جو کثرت فوج کو دیکھا خدا کو یاد کیا گلے سے لوح اُتار کے دیکھنے لگے
نوشتہ پایا کہ بہت سمجھ کے جنگ کرنا لشکر بہت ہی مگر پریشان خاطر نہونا خدا تمھاری فتح کریگا
بدیع الملک کے حواس بجا ہوئے نام خدا لیکر پھر مصروف کارزار ہوئے زنجبیل جادو نے
اپنی تمام فوج کو حکم دیا کہ ساحر و غیر ساحر چارون طرف سے اس جوان کو گھیر لین اور چند کمند انداز
بھی اسکی جستجو مین تھے یہ سنکر زنجبیل کی تمام فوج نے بدیع الملک کو گھیر لیا کمند انداز بھی کمند
درست کرکے عقب مین بدیع الملک کے پہونچ گئے اس گھات مین ہوئے کہ کہین شاہزادہ
کو غافل پائین تو اپنا کام کرین بدیع الملک نہنگ نہ پلنگانہ وغا کرنے لگے مگر کہان ایک جوان
مسافت کشیدہ اور کہان اسقدر فوج دریا موج کیونکر مقابلہ ہوسکتا ہی شاہزادہ انتہا کا زخمدار
ہوگیا اور قوت کارزار باقی نرہی قبضہ شمشیر ہاتھ مین جم گیا زرہ مانند آتش تیر کے دہکنے لگے
پانون لڑکھڑانے لگے چکر آنے لگے ہاتھ کا اُٹھنا دشوار ہوا شاہزادہ بہت لاچار ہوا کافرون
نے جو اتنی مہلت پائی چاہا شاہزادے کو گرفتار کرلین بدیع الملک زمین پر بیٹھ گئے
گھٹنون کے بھل کھڑے ہوکر تلوار ہلانے لگے اُس عالم مین بھی جو قریب آیا اُسکو قتل کیا اُس
خوف سے کوئی قریب نہین آتا تھا زنجبیل پکار پکار کے آواز دیتا تھا کہ ارے طلسم کشا
کو جلد ہی گرفتار کرلو ایسا نہو کوئی اسکا مددگار آجائے اور لڑ بھڑ کر یہان سے لیجائے تو پھر
ہاتھ آنا دشوار ہوگا لشکر والے کہتے تھے اب بھی تو اُسکے پاس جانیکی کسیکو ہمت نہین ہوتی
ہی کیونکر اُسکے پاس جائین اور گرفتار کرین جو اُسکے پاس جاتا ہی وہ قتل ہوجاتا ہی زنجبیل
کہتا تھا کہ نرغہ کرکے گرفتار کرلو ارے تم تو اتنے ہو اور طلسم کشا تو تنہا ہی مگر افسوس ہی کہ
ہمت ہارے دیتے ہو اگر ایک کی جرأت نہین ہوتی ہی تو سب ملکر گرفتار کرلو اہالیان لشکر
نے جواب دیا کہ ای شہنشاہ اس جوان کو زخمی اور تنہا نہ تصور فرمائیے اسوقت بھی کسی کی
مجال نہین کہ اس جوان کے قریب جاسکے زنجبیل نے کہا اگر تم سب نے اسوقت طلسم کشا

سے خوف کیا اور اگر وہ نکل گیا تو مین ایک کو بھی تم مین سے زندہ نہ چھوڑونگا سرداران فوج مجبور
وناچار بدیع الملک کے قریب آئے بدیع الملک نے جو سب کو آتے ہوئے دیکھا
دست دعا طرف آسمان کے بلند کیے اور درگاہ قاضی الحاجات مین عرض کی کہ ای کس بیکسان
ای چارہ ساز غریبان سوا تیری ذات کے اسوقت مین کون معین و مددگار ہی ای رب حقیقی و
ای مالک تحقیقی اپنے عبد ذلیل کو اس آفت سے بچالے اور شر دشمنان سے محفوظ رکھ بلک
کے جو بدیع الملک نے دعا کی قبول درگاہ حق تعالے ہوئی ایک پنجہ آسمان سے گرا اور
بدیع الملک کو اُٹھا لیگیا زنجبیل نے اُس مجمع مین اس واقعہ کو نہین دیکھا جب سردارون
نے کہا کہ ای شہنشاہ کیا آپ نے طلسم کشا کو گرفتار کر لیا زنجبیل نے کہا اگر مین گرفتار
کر لیتا تو تمسے کیون تاکیداً کہتا کہ طلسم کشا کو جلد گرفتار کر لو یہ سنکر سب گھبرا گئے کہا ای شہنشاہ
طلسم کشا کا پتہ نہین معلوم ہوتا ابھی ابھی آسمان سے ایک پنجہ گرا اور طلسم کشا کو اُٹھا لیگیا
ہم سمجھے کہ آپ نے سحر کے زور سے طلسم کشا کو گرفتار کر لیا زنجبیل یہ کیفیت سنکر زرد
ہو گیا اپنی فوج والون سے کہا کہ مجھے جس امر کا خیال تھا آخر وہی پیش آیا نہین معلوم کون مددگار
طلسم کشا کا اسوقت مین آگیا جو ہم لوگون سے بچا کر طلسم کشا کو نکال لے گیا افسوس صد ہزار
افسوس کہ تم لوگون کی غفلت سے یہ بات ہوئی اب طلسم کشا جب صحت پائیگا تو اپنے مددگار کو
بھی ہمراہ لیکر یہان آئیگا قیامتین برپا کر دیگا کسی کے بنائے کچھ بن نہ پڑیگا مجھے بدنامی حاصل ہوگی
قباد اژدر سحر مجھے اپنا قوت بازو جانتا ہی بہت مانتا ہی اسی وجہ سے اس دربند کی حکومت
میرے حوالے کی ہی جب طلسم کشا یہان سے گذر جائیگا تو اور دربندون کا فتح کر لینا اُسکے
نزدیک کتنی بڑی بات ہی ایک ہی دو روز کے عرصے مین سب دربندون کو تباہ کر کے خاص
طلسم مین داخل ہو جائیگا قباد اژدر سحر سے لڑائی ہوگی نہین معلوم کیا گذرے مگر قباد
یہ ضرور کہے گا کہ زنجبیل جادو نے کچھ توجہ نہ کی طلسم کشا کو گرفتار نہ کر لیا یہانتک کیون آنے
دیا اگر مین ابھی اُسکے پاس جاتا ہون تو وہ ضرور کہے گا کہ ہمنے تمھین اُس دربند کا حاکم کیا ہی تمسے
کچھ انتظام نہین ہو سکتا ہی گو وہ مدد تو ضرور دیگا مگر مجھے خجالت ہوگی آجتک دربار زنجبیل
مین میرا رتبہ سب سے زیادہ ہی ہر ایک ساحر مجھے سحر مین کامل جانتا ہی کسی کو آجتک یہ جرأت
نہوئی جو میری ہمسری کا دعوے کرتا یا امتحان سحر کی درخواست کرتا ایسی باتین کرتا ہوا اور
اپنے لشکر کو کلمات سخت و سُست کہتا ہوا مغموم قلعے مین داخل ہوا امرا وزرا اسکے آنے کی خبر
سنکر آئے سب نے پوچھا کیسے طلسم کشا سے کیونکر مقابلہ ہوا کیا واقعہ پیش آیا زنجبیل جادو
نے کہا کہ مین نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا تھا مگر میرے لشکر کے لوگون نے بخوف جان ایسی
غفلت کی کہ طلسم کشا کا کوئی مددگار آپہونچا اور اُسکو اُٹھا لیگیا نہین معلوم وہ کون تھا اور
طلسم کشا کو کہان لیگیا لیکن ابکی بار اگر طلسم کشا زندہ رہا اور صحت پا گیا تو اپنے مددگار کو
بھی ہمراہ لائیگا پھر مقابلہ کریگا اور قلعے مین در آئیگا ایسے شجاع وصف شکن جری و تیغزن نگاہ سے
نہین گذرے اسکے ہوا خواہون نے جواب دیا کہ اگر آپ کو بھی خوف ہی تو قباد اژدر سحر

کے پاس تشریف لیجائیے اُنسے مدد ملیگی طلسم کشا اسیر ہو جائیگا مطلب دلی بر آئیگا زنجبیل جادو نے جواب دیا کہ مجھے جاتے ہوئے شرم آتی ہر کبھی ذکر مین راہ مین کرتا تھا کہ آجتک میرے سحر کا شہرہ رہا اور کبھی کسی نے مجھسے ہمسری کا دعوے نہین کیا اور قباد مجھے سحر مین طاق جانتا ہر اگر مین اُس سے مدد طلب کرونگا وہ سب کی گرجاوُنگا اور کیا عجب ہر کہ قباد یہ بھی کہے کہ جب تم اس دربند کے حاکم ہو تو وہان کی بھلائی برائی سب تمکو سمجھنا چاہیے کیا تم اس امر کا انتظام نہین کرسکتے ہو جو مجھسے مدد چاہتے ہو مین کیا جواب دونگا وزراسنے کہا یہ آپ کا خیال خام ہر قباد آپ کو بہت عزیز رکھتے ہین جسوقت سنین سگے کہ یہ مشکل درپیش ہر فوراً بندوبست فرماوینگے یا خود ہی یہان تشریف لائینگے اُنکے تشریف لانے سے طلسم کشا ضرور گرفتار ہوگا زنجبیل نے جواب دیا کہ مجھے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے شرم آئیگی آجتک مین قباد کے روبرو سب ساحرون کی مذمت کیا کیا اور اپنے کو ہمیشہ سب پر ترجیح دی اگر آج جاکر اُس سے مدد طلب کرونگا سب اہل دربار جنکو مین اپنے سے کمتر سمجھا کیا وہ کیا کہین گے سب نے کہا اسوقت پر ان باتون کا لحاظ نہین کرنا چاہیے آپ ضرور تشریف لیجائیے زنجبیل جب سب لوگون کے کہنے سے مجبور ہوا تو اسنے اپنا تخت سحر طلب کیا ملازمون نے فوراً تخت حاضر کیا زنجبیل جادو تخت پر بیٹھا دو تین ساحر جلیل کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب قباد اژدر سحر روانہ ہوا اگر ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی تحریر کیجاتی ہر

کہ یہ جو انتہاے جنگ مین انتہاے درجہ زخمدار ہوئے اور انکو ایک پنجہ اُٹھا لیگیا شاہزادہ فرط زخمداری اور تکان سے بیہوش ہو گیا ہوش جو آیا تو اپنے کو ایک مکان معقول مین پایا گھبراکر چارون طرف دیکھنے لگے دیکھا گرد نازنینان مہجبین و مہجبینان مہر تمکین شیشہ ہاے گلاب ہاتھون مین لیے بیٹھی ہین اور ایک نازنین سردار حسینان جہان یکتاے زمان لباس مرصع کار زیب جسم کیے ہوئے ایک لخلخہ ہاتھ مین لیے ہوئے سنگھا رہی ہر بدیع الملک کی نگاہ جو جمال جہان آرا پر پڑی بیخود ہو گئے مگر نازنین نے جو شاہزادے کو ہوش مین پایا لخلخہ ہاتھ سے رکھدیا بدیع الملک سے کہا اب مزاج کیسا ہر بدیع الملک نے جو اپنے حال پر سب کو مہربان پایا آنکھین کھولین اُٹھ کے بیٹھے نازنین کو جواب دیا کہ خدا کے فضل سے اور آپ کی عنایت سے اچھا ہون آپ کا شکریہ کیونکر ادا کرون جو کچھ احسان آپ نے کیا ہر اُسکا شکر ادا نہین ہو سکتا نازنین نے گردن جھکا کے کہا آپ کیا فرماتے ہین احسان کیسا دنیا مین ایسا ہی ہوتا ہر مگر آپ اسکا سبب بیان کیجیے کہ اسقدر فوج نے آپ کو کیون گھیر لیا تھا اور آپ یہان کیونکر تشریف لائے تھے اور کہان جانیکا عزم تھا بدیع الملک نے تمام قصہ اپنا بیان کیا نازنین نے جو تمام کیفیت سنی رنگ زرد ہو گیا بدیع الملک نے انتشار کا سبب پوچھا نازنین نے کہا اس امر کو نہ دریافت فرمائیے میری تقدیر برائی پر تھی بڑا غضب ہوا شاہزادے نے جب بہت اصرار کیا تو نازنین نے عرض کی کہ زنجبیل جادو میرے والد نامدار ہین آپ ارادہ فتح طلسم

یہان تشریف لائے ہین اور والد ماجد سے مقابلہ بھی پڑا ہین آپ کو اس مشکل مین دیکھکر لے آئی اب اگر والد کو خبر ہوگی تو وہ میری کیا حالت کرینگے اور آپ کو بھی گرفتار کرکے لیجائینگے نہین معلوم آپ سے کس طرح پیش آئین مجھے اسکی فکر ہے بدیع الملک نے کہا ملکہ تم خاطر جمع رکھو ہمارا خدا ہمکو آفت دشمنان سے امان دیگا کسی کی یہ طاقت نہین ہے کہ ہمین گرفتار کرسکے اور تم اپنے واسطے جو کہتی ہو تو جبتک مین زندہ ہون کوئی تمھاری جانب آنکھ نہین اُٹھا سکتا ہے اور اگر زنجبیل جادو یہان آئیگا تو میرا کیا بنائیگا ایکبار مقابلہ کرکے میرا کیا نقصان ہوا اور اگر پھر مقابلہ ہوگا تو کیا بگڑ جائیگا ملکہ نے کہا آپ یہ تو بہت بجا فرماتے ہین کہ آپ سے مقابلے کی کسکو تاب ہے مگر والد ماجد کے پاس لشکر بیشمار ہے آپ تنہا ہین اتنے لشکر سے کیونکر مقابلہ کیجیے گا شہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا نازنین نے کہا مجھے یہ تعجب ہے کہ آپ نے اتنے بڑے امر عظیم کا تو قصد کیا اور لشکر ہمراہ نہ لیا بدیع الملک نے کہا کہ لشکر تو بفضلہ میرے ہمراہ بے شمار تھا مگر حکم لوح سے مجبور ہو گیا لوح کی ہدایت تھی کہ تنہا جاؤ اور اپنے کو زنجبیل جادو تک پہونچاؤ اُسکو قتل کرو تو طلسم کا راستہ کھلے مین اس وجہ سے تنہا اسطرف آیا لشکر کو ایک صحرا مین چھوڑ دیا نازنین نے عرض کی پھر اب لشکر آپکا کیونکر یہانتک آئے اور اُنکو کون خبر پہونچائے بدیع الملک نے کہا لشکر کو اگر کیفیت معلوم ہو تو ابھی اپنے مقام سے روانہ ہو جائے نازنین نے کہا اگر آپ کا لشکر چلے تو یہان کتنے عرصے مین آجائے بدیع الملک نے فرمایا کہ مین خلاصہ نہین کہ سکتا ہون کیونکہ مین تو عجائب و غرائب راہون سے آیا ہون نازنین نے کہا آپ اپنے لشکر کا پتہ اچھی طرح بتا دیجیے جہانتک ممکن ہوگا مین اس بارے مین کوشش کرونگی آپ کے لشکر کو اس امر کی اطلاع ہو جائیگی بدیع الملک نے فرمایا کہ ملکہ اسمین جلد کوشش کرو اگر تمکو منظور ہے کہ یہ آفت ٹل جائے تو میرے لشکر کو اطلاع کرو اور مجھے اپنے حال کا خیال نہین ہے کیونکہ جو چاہتا ہے پروردگار کرتا ہے وہی ہر وقت میرا نگہبان ہے اور مجھے دشمن پر فتحیاب کریگا مگر تمھاری بدنامی کے خیال سے یہ بات چاہتا ہون اگر فوج میری یہان آجائیگی تو مین اپنے لشکر مین چلا جاؤنگا تمھاری کیفیت کسی کو معلوم بھی نہوگی ملکہ نے کہا مین اس امر کا بہت جلد انتظام کرونگی تھوڑی دیر تک یہی گفتگو رہی بعد مین بدیع الملک نے اور ذکر شروع کیا ملکہ سے پوچھا کہ اے ملکہ اپنا نام نامی تو بتاؤ ملکہ نے کہا مجھے زرین روشن تن کہتے ہین شاہزادہ بدیع الملک نے اور حالات زنجبیل جادو کے ملکہ زرین روشن تن سے دریافت کیے ملکہ نے سب کیفیتین بیان کین اسی گفتگو مین شام ہو گئی ملکہ نے شاہزادے کیواسطے صحبت عیش و نشاط آراستہ کی بدیع الملک محفل مین آکر رونق افروز ہوئے جام شراب گردش مین آیا شاہزادے کے سامنے ناچ ہونے لگا ملکہ نے اپنے ہاتھ سے جام بھر کے شاہزادہ بدیع الملک کے ہاتھ مین دیا شاہزادے نے بھی جام شراب مملو کرکے ملکہ کو دیا تھوڑی دیر تک یہ شغل رہا جب رات بہت گئی تو ملکہ نے بدیع الملک سے کہا اب اگر مزاج مین آئے تو آرام فرمائیے زیادہ تکلیف نہ اُٹھائیے بدیع الملک نے کہا ملکہ مین تمھارے سبب سے

محفل مین بیٹھا تھا ورنہ مجھے اسوقت بہت سے خیالات گھیرے ہوئے ہین ملکہ نے جلسہ کو برخاست کیا شاہزادے کو خوابگاہ مین لائین بدیع الملک مسہری پر لیٹے تھوڑی دیر کے بعد آرام کیا جب شب گذر کر سحر ہوئی ملکہ زرین روشن تن نے بدیع الملک سے عرض کی کہ اب آپ یہان تشریف رکھیے مین آپ کے لشکر کی تلاش مین جاتی ہون اگر ممکن ہوا تو اُنکو آپ کی کیفیت سے آگاہ کر دونگی اور یہان کا پتہ بخوبی تمام اُنکو دونگی بدیع الملک نے کہا جاؤ خدا حافظ و مددگار ہو زرین بدیع الملک سے رخصت ہوکر ایک جانب روانہ ہوئی بدیع الملک نے پتہ بخوبی دیدیا تھا زرین نشانات دیکھتی ہوئی اُسی طرف روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی تحریر کیجاتی ہو

کہ بعد جانے بدیع الملک کے سہراب سبز پوش نے سب سردارون کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ شاہزادہ تو برائے مقابلہ زنجبیل جادو تشریف لیگیا ہو نہین معلوم وہان کیا واردات گذری آقا تنہا ہین بہتر یہ ہو کہ کسی طور ستے ہملوگ بھی اپنے تئین زنجبیل جادو کے مقام تک پہونچائین سردار بھی اس بات پر راضی ہوگئے سہراب نے کہا کہ آج کی شب تو یہین قیام کرو کل صبح کو یہان سے پتہ پوچھتے ہوئے زنجبیل جادو کے مقام تک چلین گے اگر راہ مین آقا سے ملاقات ہوگئی تو بہتر ہو ورنہ وہان پہونچ کے تو ضرور ملین گے سردارون نے قبول کیا سہراب نے وہ شب تو اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو ساحر جو لشکر مین تھے اُنسے پوچھا تھین مکان زنجبیل جادو کا معلوم ہو ساحرون نے کہا کہ ہمین مکان تو نہین معلوم ہو لیکن یہ جانتے ہین کہ صحرائے نرگستان کے بعد زنجبیل جادو کا مقام ہو سہراب نے کہا کہ وہ صحرا کس طرف ہو ساحرون نے سمت بتلائی سہراب سبز پوش سب لشکر کو لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زنجبیل جادو کی تحریر کیجاتی ہو

کہ یہ جو وزرا و امرا کی صلاح سے چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر قباد کے دربار کے پاس آیا اُسوقت قباد اپنے دربار مین بیٹھا تھا مغرور بہفت جوشن بھی بھائی کے برابر موجود تھا کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی کہ حضور زنجبیل جادو مالک دربند اول یہان آیا ہو باریابی خدمت کا امیدوار ہو قباد نے کہا بلالو چوبدار باہر آیا زنجبیل جادو سے کہا کہ آپ تشریف لیچلیے شہنشاہ کا حکم ہو زنجبیل چوبدار کے ہمراہ اندر آیا قباد کو سلام کیا دعائے دولت دیکر جو قدیمی اسکا مقام تھا وہان بیٹھا قباد نے کہا زنجبیل جادو آج کیونکر آنے کا اتفاق ہوا زنجبیل نے کہا کہ مدت سے شرف خدمتگذاری سے کبھی مشرف نہین ہوا تھا اور ایک امر ضروری بھی عرض کرنا تھا قباد نے گھبرا کے پوچھا کہ کوئی امر طلسم کشا کے نسبت تو نہین ہو زنجبیل نے عرض کی حضور اُسی کے بابت کچھ عرض کرنا ہو قباد نے کہا ارے جلدی بیان کر زنجبیل نے کہا حضور نہین معلوم طلسم کشا کس طرح سے میرے دربند تک پہونچا اور لوح کیونکر ہاتھ آئی اور میرے قلعے کی سرحد مین کس طرح چلا آیا جب مین نے یہ خبر پائی کہ

طلسم کشا سرحد قلعے مین آگیا تو اُس سے مقابلہ کیا اُس یکہ و تنہا نے لشکر کو بھگا دیا میرا
حوصلہ پست کر دیا اگر اُسی وقت براے مدد اور فوج نہ طلب کرتا تو بڑا غضب ہو جاتا طلسم کشا
لڑ بھڑ کر قلعے مین چلا آتا قلعے کو تباہ و برباد کرتا اگر مین نہوتا تو اُس سے کون مقابلہ کر سکتا
تھا مین نے اُسی وقت براے مدد اور فوج بلائی اُس جوان کو چارون طرف سے گھیر لیا مگر
اُسنے کچھ خیال نہ کیا بیخوف تلوار پکڑکے مانند شیر غضبناک لشکر پر حملہ آور ہوا اتنے جوان
قتل کیے کہ میدان مین سواے خون کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا مگر پھر ایک ایک ہی ہے میری
تمام فوج نے اُسکو گھیر کر مجروح کیا جب اُس جری مین کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی گھٹنون
کے بھل بیٹھ کے تلوار ہلانے لگا اُس عالم مین بھی جو اُسکے قریب گیا اُسکو قتل کیا یہ کیفیت جو
میرے لشکر نے دیکھی سب ایک طرف اُس سے دور جا کے کھڑے ہوگئے گو مین نے
سب کے دلون کو بڑھایا بہت کچھ لالچ دیا مگر بخوف جان کوئی اُس جوان کے پاس نہ گیا مین نے
چاہا کہ خود بڑھ کے اسکو گرفتار کرلون اتنے عرصہ مین طلسم کشا غائب ہو گیا نہین معلوم کون
لیگیا کیا ہوا مجھے بہت قلق ہے اور اگر ابکی بار طلسم کشا آئیگا اور اپنے مددگار کو بھی اپنے ہمراہ
لیکر آئیگا تو قیامت برپا کر دیگا مجھ مین تو اتنی قدرت نہین ہے جو اُسکو روک سکونگا اگر آپ کچھ
مدد فرمایئے تو البتہ طلسم کشا گرفتار ہو جائے ورنہ وہ ابکی بار قلعے کو تباہ کر دیگا قباد نے
جھلا کر کہا اے زنجبیل جادو تم اتنے مدت سے تنخواہ پاتے ہو اپنے دربند پر حکومت کرتے ہو
اب تمام عمر کے بعد جو ایک بات پیش آئی ہے تو اسقدر گھبرائے گھبرائے پھرتے ہو اور مجھسے
مدد طلب کرتے ہو مین تمکو کیون مدد دون تم خود جا کر اسکا انتظام کرو یا نوکری سے ہاتھ دھو
اُسکی سزا تمکو دی جائے اور وہان کوئی کا آزمودہ شخص روانہ کیا جائے زنجبیل نے کہا آپ مالک
و مختار ہین جو مزاج مبارک مین آئے سزا دیجیے حاضر ہون مگر وہان کا انتظام بہر طور حضور
کو کرنا پڑیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ میری خطا کو معاف فرمایئے اور جو انتظام تجویز فرمانا ہو جلد کیجیے
ہیں مدت والا مین زیادہ نہین ٹھہر سکتا ہون طلسم کشا ایک ہی دو دن مین وہان آجائیگا پھر
کچھ انتظام نہ بن پڑیگا قباد نے کہا میری سمجھ مین تو کچھ نہین آتا ہے مین کیا انتظام کرون مین نے
آجتک کسی سے طلسم کشا کے نسبت کوئی کلمہ خلاف جرأت نہین سنا ہر شخص یہی کہتا ہے کہ ایسا شخص
نگاہ سے نہین گذرا اور لوح مل جانے سے تو قوت طلسم کشائی زیادہ ہوتی ہے سحر اُسپر یون بھی
تاثیر نہین کرتا ہے زنجبیل نے کہا کچھ انتظام تو ضرور ہی کرنا چاہیے قباد نے مغرور ہفت جوشن
کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے مغرور تمہین نے یہ بلا میرے پیچھے لگائی ہے اگر مناسب جانو تو فوج
بیشمار لیکر طلسم کشا کے مقابلے کو جاؤ مغرور نے جواب دیا کہ اگر فوج گران میرے ہمراہ
ہوگی تو مین ضرور طلسم کشا کو اسیر کر لاؤنگا قباد نے زنجبیل سے کہا کہ تم اپنے قلعے پر جاؤ ہم
مغرور ہفت جوشن کو مع فوج گران تمہاری مدد کو روانہ کرینگے اگر طلسم کشا پیشتر انکے آنیکے
آجائے تو اُس سے مہلت طلب کر لینا جب یہ وہان پہنچ جائینگے تو جنگ آغاز کرنا زنجبیل
خوش ہو کر وہان سے رخصت ہوا دوسرے روز قباد نے مغرور ہفت جوشن کے ہمراہ

بہت سی فوج کی اور طرف دربند زنجبیل کے روانہ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ زرین روشن تن کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہ جو بدیع الملک سے رخصت ہوکر براے تلاش لشکر چلی ہین تو شاہزادے نے بہت اچھی
طرح پتے دیے تھے راہ کے نشانات دیکھتی ہوئی جاتی تھین کہ صحرا سے گرد اُڑی ملکہ زرین
نے تخت زمین پر اُتارا اُس گرد کے جانب مخاطب ہوئین جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا
ایک فوج دریا موج گھوڑون کو گرمائے ہوئے روا روی کرتی ہوئی چلی آتی ہے ملکہ نے سہراب
کی شکل و شمائل بھی بدیع الملک سے تحقیق کر لی تھی کچھ شباہت جو دور سے معلوم ہوئی ملکہ ٹھہر
گئین جب فوج قریب آئی تو ملکہ نے دیکھا کہ ایک جوان اُسی صورت کا جو بدیع الملک
نے سہراب کی شکل بتائی تھی سب کے آگے گھوڑے پر آتا ہے ملکہ نے اپنی صورت
سحر سے تبدیل کی ایک ہرکارے کی صورت بنا کر قریب اُس سوار کے آئین سوار کو سلام
کیا کہا آپ ذرا گھوڑا ٹھہرائیے مجھے کچھ عرض کرنا ہے اُس سوار نے گھوڑا روکا ملکہ نے کہا
آپ اپنا نام نامی بتائیے اُس سوار نے کہا میرا نام سہراب سبز پوش ہے ملکہ نے کہا کہ شہزادہ
بدیع الملک نے آپ کو پیام دیا ہے کہ مین قلعہ زنجبیل جادو پر قیام پذیر ہون آپ مع فوج
یہین آئیے یہان سے پھر جسطرف منظور ہوگا مین جاؤنگا لڑائی بھی زنجبیل جادو سے ہونے
والی ہے اور اتنا اپنی طرف سے بھی کہا کہ جلد جائیگا تو شریک جنگ ہوجیے گا اور اگر عرصہ لگائیگا
تو شاہزادہ خود فوج گران کے مقابلے مین جائیگا سہراب نے جو یہ کیفیت سنی کہا اے شخص
تیرے پاس کوئی نامہ بھی ہے اُسنے جواب دیا کہ میرے پاس نامہ تو نہین ہے مگر شاہزادے
کی کچھ نشانیان البتہ موجود ہین یہ کہکر انگشتری بدیع الملک کی جو زرین نے شاہزادے
سے بطور نشانی بروقت رخصت لے لی تھی سہراب کو دکھائی سہراب نے انگوٹھی کو
پہچان کے کہا کہ اے شخص یہان سے قلعہ زنجبیل جادو کتنی دور ہے ملکہ نے جواب دیا کہ یہان سے
دو روز کی راہ ہے اور سب پتے اپنے خلاصہ طور سے دیے سہراب نے کہا اے شخص ہمارے
ساتھ ہی چل ملکہ نے جواب دیا کہ مجھکو حکم زیادہ ٹھہرنے کا شاہزادے نے نہین دیا ہے یہ کہکر
ملکہ سب کے سامنے سے سحر کرکے غائب ہوگئین سہراب دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے
کہا کہ یہ عجب معرکہ نظر آیا ابھی جس شخص نے مجھے آقا کا پیام دیا تھا یہین کھڑے کھڑے غائب ہوگیا
نہین معلوم کہان گیا لوگون نے کہا کہ کوئی ساحر ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ آقاے نامدار
نے اور جمع کیے ہین یہ ذکر کرتے ہوئے قریب ایک دریا کے پہونچے اُسوقت کشتیان ممکن
نہوئین سہراب مجبور ہو کے وہین قیام پذیر ہوا شب کو اُسی جا بسر کی صبح ہوتے ہی کشتیان
طلب کین سوار ہو کے دریا کے پار گیا اسی طور سے دو روز تک سہراب روا روی کرکے
قلعے پر زنجبیل جادو کے پہونچا ملکہ زرین روشن تن نے اس امر کی خبر کے واسطے آدمی
مقرر کر دیے تھے کہ جب کوئی لشکر آتے ہوئے دیکھنا مجھے اطلاع کرنا انھون نے جو اس لشکر
کو دیکھا ملکہ سے آکر اطلاع کی ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی کہ حضور کا لشکر آگیا مین جاکر

دیکھو آؤن بدیع الملک نے یہ خبر فرحت اثر جو سنی خوش ہو گئے ملکہ زرین دیکھنے کو
روانہ ہوئین آکر جو دیکھا تو سہراب کو پہچانا فوراً خوشی خوشی واپس گئین بدیع الملک سے
کہا کہ لشکر تو آپ کا آتا ہی مگر اب کیا حکم ہی بدیع الملک نے کہا کہ آنے دو مین آج شب کو سب
سے ملونگا اگر تمھاری بدنامی کا خیال نہوتا تو اسی وقت جاتا ملکہ نے کہا یہ تو آپ نے فرمایا کہ مین شب کو
سب سے ملونگا مگر لشکر کس مقام پر ٹھہرے بدیع الملک نے کہا کہ لشکر مین جا کر یہ اطلاع
کردو کہ خندق کے اس پار آ کے بارگاہین استادکرے قلعے کے سامنے جو میدان ہی وہان
سب ٹھہرین مین شب کو سب سے ملونگا اور اگر کوئی مانع ہو تو صاف صاف کہدین کہ ہم
طلسم کشا کی طرف سے آئے ہین طلسم کشا بھی آتا ہی یہان اُترینگے کیونکہ تمسے جنگ آغاز
ہی ہم لوگون کو روکنا مناسب نہین ہی ملکہ نے کہا مین ابھی جاکر اطلاع دیتی ہون یہ کہکر ملکہ اپنی
صورت سحر سے تبدیل کر کے سہراب کے پاس آئین اور جو کچھ شاہزادے نے کہا تھا وہ سب
سہراب سے کہدیا سہراب بہت خوش ہوا اور تمام لشکر کو لیکر خندق کے تختے پر سے
میدان قلعے مین آیا یہان فوج زنجبیل نے جو لشکر کو خندق پھاندتے دیکھا سب مسلح و مکمل
ہو کر پہونچے سہراب تو خندق کو پھاند چکا تھا اور تمام فوج آرہی تھی کہ لشکر زنجبیل سے
لوگ جا پہونچے سب نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو کہان سے آئے ہو اور یہان کیون بے اذن
آتے ہو ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم سب طلسم کشا کے ملازم ہین اور طلسم کشا بھی تشریف
لاتے ہین ایک ضروری کام سے ایک جگہ مقیم ہین یقین ہی کہ آج ہی کل مین وہ بھی تشریف لائین
ہم لوگون کو پیشتر روانہ کیا ہی زنجبیل کی فوج نے کہا کہ ہمارے مالک یہان نہین ہین اور نہ
ہمکو اس بابت کچھ حکم ملا ہی کہ اگر تم لوگ یہان آؤ تو تمھین آنے دین یا روکین اور اب تو تم خود
بیان کرتے ہو کہ جنگ آغاز ہی لہذا اب تو تمھین ہرگز نہین آنے دینگے سہراب نے جواب
دیا کہ اگر تم ہمین نہ آنے دوگے تو ہم زبردستی یہان آئینگے فوج زنجبیل نے کہا کہ تم لوگون
کی کیا تاب و طاقت ہی جب بے ہماری اجازت کے یہان قدم رکھ سکو بس خیریت اسی مین ہی
کہ واپس جاؤ اپنی جان بچاؤ سہراب نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا تمام لشکر اسلام نے تلوارین
کھینچ لین یہ حال دیکھکر فوج زنجبیل کے لوگون نے بھی تلوارین کھینچ لین سہراب لشکر پر جا
پڑا اسکی فوج کے بھی سب لوگ حملہ آور ہوئے آپس مین تلوار چلنے لگی لشکر اسلام کے بعض
لوگون نے فوج زنجبیل کو جو مصروف کارزار دیکھا جلدی سے ایک مقام مناسب پر بارگاہین
استادکین مگر ملکہ زرین برائے خبر لشکر یہان موجود تھین انھون نے جو یہ کیفیت دیکھی فوراً
جاکر بدیع الملک کو اطلاع دی بدیع الملک نے کہا ملکہ اب مجھسے یہان نہین ٹھہرا
جائیگا مین ضرور جاؤنگا اپنی فوج کی مدد کرونگا ملکہ نے کہا اے شہنشاہ اگر آپ اسوقت یہان سے
تشریف لیجائینگے تو یہ راز فاش ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا کہ پھر کوئی تدبیر ایسی کرو کہ مین
اپنے لشکر تک پہونچ جاؤن اور یہ راز بھی فاش نہو ملکہ نے کہا میرے ذہن مین کوئی تدبیر ایسی
نہین آتی ہی بدیع الملک نے کہا ملکہ میرا ٹھہرنا کسی طرح نہین ہو سکتا ہی ملکہ نے کہا آپکی فوج بہت

ہی یقین ہی کہ غالب آئے اور بہادرون نے وقت پاکے بارگاہین استادگی لین ہین آپ شب کو پوشیدہ ہوکر چلے جائیگا بدیع الملک نے جواب دیا کہ ملکہ یہ ممکن نہین ہی کہ مین اپنے لشکر کی خبر سنون اور یہان راحت سے بیٹھا رہون ملکہ جب بہت مجبور ہوئین تو کہا ای شہریار اگر آپ کو جانا ہی منظور ہی تو مین مجبور ہون آپ پشت باغ پر جائیے دیوار سے نیچے اُتریے مین مرکب کا بندوبست کرتی ہون بدیع الملک کو ملکہ نے سلاح جنگ حاضر کیا بدیع الملک نے سلاح زیب جسم کیا پشت باغ پر آئے دیوار پھاند کے نیچے اُترے ملکہ نے کسی طور سے مرکب وہانتک پہونچایا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے جانب لشکر روانہ ہوئے قریب پہونچ کے دیکھا کہ سہراب لشکر کو ہمراہ لیے ہوئے مصروف پیکار ہی فوج زنجبیل بھی جان دیے ہوئے لڑ رہی ہی شاہزادۂ بدیع الملک وہین سے نعرہ کرکے جا پڑے سہراب نے جو شاہزادۂ بدیع الملک کو دیکھا قریب تھا کہ فرط مسرت سے شادی مرگ ہو جائے دوڑکر رکاب سعادت انتساب کو بوسہ دیا بدیع الملک نے سہراب کا مزاج پوچھا اب تو لشکر زنجبیل نے بھی دیکھا کہ طلسم کشا تندرست و توانا گھوڑے پر سوار بارادۂ جنگ آیا ہی لشکر بدیع الملک مین سب جوان خوش ہوئے فوج زنجبیل نے آپس مین صلاح کی کہ اب مقابلہ کرنا درست نہین ہی اس روز تنہا جب طلسم کشا سے معرکہ پڑا تو یہ جوان ہم لوگون سے کیسا لڑا آج تو اسکے ہمراہ فوج ہی اگر آج اس سے مقابلہ کرینگے تو زندہ کیونکر رہین گے سب نے اس راے سے اتفاق کرکے بدیع الملک کے پاس ایک سردار کو بھیجا کہ تم جاکر طلسم کشا سے کہو کہ ابھی ہمارے شہنشاہ یہان نہین ہین جبتک وہ تشریف نہ لائین آپ جنگ کو ملتوی رکھیے شاہزادۂ بدیع الملک نے یہ سنکر فرمایا کہ ہمتو خود نہین چاہتے ہین کہ بے اُنکے جنگ ہو کیونکہ ہمین تم لوگون سے کیا مطلب ہی ہمین قلعے کے اندر جانے دو جب زنجبیل آئیگا ہمارے اُسکے فیصلہ ہو جائیگا فوج زنجبیل نے عرض کی کہ ہم بے اجازت اگر آپ کو قلعے مین بلا لینگے تو ہمارے آقا ہمسے بہت ناخوش ہونگے آپ اسی میدان مین تشریف رکھیے بدیع الملک نے کہا یہ تو ممکن نہین ہم صرف میدان قلعے مین رہین گے اور اسباب قلعے کی ہمین کوئی ضرورت نہین ہی سب فوج نے جب بدیع الملک کے سامنے ہاتھ باندھے تو شاہزادے نے قبول کیا اور اپنے لشکر کو وہین اُتارا اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سہراب اور چند سردار خدمت مین حاضر ہوئے بدیع الملک نے سہراب سے پوچھا کہ تمھین اطلاع کیونکر ہوئی سہراب نے عرض کی کہ ایک ہرکارے نے مجھسے کہا تھا بدیع الملک مسکرا کے خاموش ہو رہے سہراب نے مسکرانے کا سبب پوچھا بدیع الملک نے بات کو ٹال دیا پھر سہراب نے عرض کی کہ آپ یہان کہان فروکش تھے بدیع الملک نے کہا کہ مین ایک محسن کے مکان مین تھا اُسنے میرے ساتھ بڑے بڑے احسان کیے سہراب نے کہا آقاے نامدار ہمکو بھی اُسسے ملائیے بدیع الملک نے فرمایا کہ بہتر حال کھل جائیگا پھر سہراب بھی کچھ سمجھ کے چپ ہو رہا بدیع الملک نے کہا نہین معلوم زنجبیل جادو کہان

گیا ہر انھین باتون مین شام ہو گئی بدیع الملک نے حکم دیا کہ آج بہت دنون کے بعد اپنے
ہم صحبتون سے یکجائی ہوئی ہر بہتر ہر کہ کچھ دیر شغل مینوشی ہو سہراب نے اُسی وقت ساقیان سیمین تن
کو طلب کیا محفل مین دور شراب چلنے لگا بدیع الملک کو اس کیفیت کے دیکھنے سے ملکہ
زرین روشن تن کی یاد آئی دل بیقرار ہو گیا یہی ارادہ ہوا کہ ابھی اُٹھکر ملکہ کے باغ مین جائین
دل بہلائین کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی حضور کچھ کشتیان شراب کی اور کچھ خوان آدمی لیکر
آئے ہین بدیع الملک نے کہا اُنکے ہمراہ کوئی اور بھی ہر چوبدار نے عرض کی کہ ایک چوبدار
ایک نامہ بھی لیے ہوئے ہر بدیع الملک نے کہا نامہ دار کو اندر بلالو اور کشتیان اور خوان بھی
لیلو چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اندر لایا چوبدار نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک
نے چوبدار کو پہچانا چوبدار نے نامہ نذر دیا شاہزادے نے لفافے کو کھولا نامہ پڑھا طرف
سے ملکہ زرین روشن تن کے تحریر تھا کہ آجکی رات کا بسر ہونا دشوار ہر آپ کے نہ ہونے
سے زندگی سے دل بیزار ہر صحبت گذشتہ یاد آتی ہر مگر کیا کرین مجبور ہین آپ سے دور ہین دعوت
قبول فرمائیے اور اگر ممکن ہو تو جب نصف شب گذ جائے تو یہین تشریف لائیے دم بھر باتین
رہینگی طبیعت بہل جائیگی شاہزادہ نامے کو دیکھکر خوش ہو گیا جی مین آیا کہ ابھی پہونچون مگر پھر
خیال کیا کہ سب کے سامنے جانا مناسب نہین ہر جب نصف شب گذر جائیگی تو سب سے
پوشیدہ ہو کر یہان سے چلا جاؤنگا دم بھر وہان ٹھہرونگا پھر چلا آؤنگا یہ سوچکر جواب نامے کی
پشت پر لکھدیا کہ اے تاجدار دیار محبوبان و اے شہنشاہ ملک مہرویان تمہارا نامہ وصول ہو کر
تشفی بخش قلب مضطر ہوا یہ احسان بھی ہمپر ہوا کہ تمنے اپنی خیریت مزاج سے آگاہ کیا دل گم گشتہ
کو رو براہ کیا مین انشاء اللہ تعالی ضرور آؤنگا مگر دم بھر ٹھہر کر چلا جاؤنگا اگر خیال بدنامی نہوتا تو ابھی
آتا یہ لکھکر اپنی مہر کی اور لفافے مین بند کر کے اُس چوبدار کو دیا چوبدار رخصت ہوا شاہزادہ
بدیع الملک نے بیتاب ہو کر جلسہ بہت جلد برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین
گئے بدیع الملک بھی اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے چاہتے ہین کہ لباس شبروی زیب جسم
کر کے جانب باغ ملکہ روانہ ہون کہ ایک برق چمکی بدیع الملک کی آنکھین جھپک گئین شہزادے
نے آنکھین کھول کے جو دیکھا تو ملکہ زرین روشن تن کو اپنے پاس پایا خوش ہو کر پوچھا
ملکہ تم کیونکر آئین مین تو خود تمہارے یہان آتا تھا زرین نے جواب دیا کہ مجھے آپکی تکلیف
گوارا نہوئی خود چلی آئی آپ وہان تشریف لاتے اگر راہ مین کوئی دیکھ لیتا تو مشکل ہوتی شہزادہ
بدیع الملک ملکہ کو لیکے پھر بارگاہ مین آئے یہان بعض لوگ بارگاہ کی حفاظت کر رہے تھے شہزادہ
بدیع الملک کو جو سب نے آتے ہوئے دیکھا کہا اے شہنشاہ اسوقت مزاج کیسا ہر جو نیند
نہین آئی بدیع الملک نے کہا وہان طبیعت بہت گھبراتی ہر تھوڑی دیر بارگاہ مین بیٹھین گے
اُن لوگون نے چاہا سب کو بیدار کرین مگر بدیع الملک نے منع کیا سب نے دیکھا کہ ایک
نازنین بھی آقا کے ہمراہ ہر مصلحت جانکر خموش ہو رہے بدیع الملک مع ملکہ کے بارگاہ مین
آکر بیٹھے چند ملازمون کو جو ہمراز تھے طلب کر لیا پھر جام شراب گردش مین آیا تھوڑی دیر

صحبت رہی جب رات بہت کم باقی رہی تو ملکہ نے کہا اب مین رخصت کی امیدوار ہون شاہزادے نے کہا مین کیونکر کہون دل تو نہین چاہتا کہ تم ایک دم بھی جدا ہو مگر مجبوری ہی خدا حافظ جاؤ ملکہ تو یہین بدیع الملک سے رخصت ہوکر اپنے باغ کے جانب روانہ ہوئین شاہزادے کی بیقراری دونی ہوگئی رات تو تھوڑی باقی تھی بدیع الملک نے جاگ کے کاٹی جب صبح ہوئی تو سب ملازمین شاہزادے کے سلام کو آئے چہرہ متغیر پایا سہراب نے عرض کی کیون آقائے نامدار مزاج کیسا ہی بدیع الملک نے کہا کہ شب کو نیند نہین آئی اسی سبب سے طبیعت بہین ہی سہراب کو کل کیفیت تو زبانی ملازمون کے معلوم ہو ہی چکی تھی خموش ہو رہا بدیع الملک بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے لڑائی کے ذکر ہونے لگے انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیے

مگر اب مختصر حال زنجبیل جادو کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ یہ جو قباد سے رخصت ہوکر چلا تو اپنے قلعے پر پہونچا یہان عجب سامان نظر آیا ایک لشکر کو مقیم پایا پیشتر تو اسکو یہ گمان ہوا کہ شاید قباد نے میرے پہونچنے سے قبل فوج بھیجدی پھر خیال کیا کہ اگر وہان سے فوج آتی تو قلعے کے اندر جاتی نہین معلوم یہ لشکر کسکا ہی اس خیال مین گھبرایا ہوا اپنے قلعے مین داخل ہوا اُسی وقت ملازمون کو بلا کے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا اُترا ہی سب نے عرض کی کہ حضور یہ لشکر طلسم کشا کا ہی یہ اسے مقابلہ آیا ہی اگر ہم لوگ جانبازی نہ کرتے تو قلعہ طلسم کشا نے لے لیا تھا زنجبیل نے کہا کہ کیا تم لوگون نے طلسم کشا کو بزور شمشیر قلعہ مین نہین آنے دیا ملازمون نے عرض کی پہلے تو صرف فوج طلسم کشا کی آئی ہمنے منع کیا کہ ہم تمھین خندق کے اس پار نہ آنے دینگے اُن لوگون نے قبول نہ کیا آمادہ فساد ہوئے ہم لوگون نے بھی جنگ شروع کی تھوڑی ہی دیر نہ گذری تھی کہ طلسم کشا بھی آپہونچا جب طلسم کشا آیا تو فوج بھی دلیر ہوکے ہمسے لڑنے لگی چونکہ آپ یہان تشریف نہ رکھتے تھے ہم لوگون نے جنگ مناسب نہ جانی اور یہ خیال کیا کہ طلسم کشا جری و بہادر ہی جب تنہا اُس روز ہم لوگون سے لڑا اور سب کے حوصلے پست کر دیے تو آج تو فوج اسکے ساتھ بیشمار ہی اگر ہم لوگ اس سے لڑینگے تو یہ ضرور قلعہ لے لیگا یہ سوچ کے ہمنے طلسم کشا سے مہلت طلب کی کہ جبتک ہمارے آقائے نامدار تشریف نہ لائین آپ جنگ ملتوی رکھیے طلسم کشا نے کہا کہ ہمین قلعے کے اندر جانے دو ہمنے اسکے نسبت بھی طلسم کشا سے عذر کر لیا وہ آپ کے منتظر اس جگہ اُترے ہین زنجبیل نے کہا اگر طلسم کشا اسقدر فوج لیکر آیا ہی تو اب میرا کیا بنا لیگا میرے واسطے قباد اژدر سر اپنے بھائی مغرور ہفت جوشن کو مع لشکر گران بھیجینگے یقین ہی کہ آج سے کل تک لشکر میرے یہان بھی آجائے ملازمون نے کہا کہ آپ سے وعدہ مستحکم ہو گیا ہی زنجبیل نے کہا مجھسے وعدہ مستحکم کیا ہی بلکہ میری راے تو یہ ہی کہ طبل جنگی بجادو اور صبح کو طلسم کشا سے مقابلہ کرو ملازمون نے کہا کہ ہم اس امر کو مناسب وقت نہین جانتے ہین کیونکہ اگر فوج کے آنے مین عرصہ ہوا تو طلسم کشا قیامت برپا کر دیگا زنجبیل نے

کہا تم لوگون کو اختیار ہی اور ایک روز خاموش ہو رہو خیال یہ ہی کہ طلسم کشا جب میرے آنیکی
خبر پائیگا تو ضرور کچھ سامان کریگا کیا عجب ہی کہ طبل جنگی بجوا کے میرے مقابلے مین آئے اپنے
دل مین یہ تصور کرے کہ زنجبیل جادو مجھسے خائف ہو گیا ملازمون نے کہا حضور کے آنیکی
خبر اُسکو کیونکر ہو گی زنجبیل نے کہا میرے آنے کی خبر جب تمام شہر مین مشہور ہی تو کیا طلسم کشا
کو نہ معلوم ہو گی ملازمون نے کہا پھر جو کچھ ہو ابھی تو طبل جنگی بجوانے کا وقت نہین ہی زنجبیل
خاموش ہو رہا محل مین آیا اپنی زوجہ سے سفر کی کل کیفیت بیان کرکے پوچھا کہ زرین روشن تن
کہان ہی اسکی زوجہ نے جواب دیا کہ اپنے باغ مین ہو گی زنجبیل نے کہا مین نے بہت دنون
سے نہین دیکھا ہی اسوقت کسی کو بھیجدو کہ وہ جا کر بلا لائے اسکی زوجہ نے ایک خواص سے
کہا اُسنے پہرے پر آ کے خبر کی جلدی سے محافہ زرین تیار ہو کے ملکہ زرین روشن تن کے
باغ مین آیا جو لوگ محافے کے ہمراہ گئے تھے اُنھون نے اندر خبر کرائی محلدار نے آ کے ملکہ
زرین سے کہا کہ حضور آپ کو آپ کے والد نامدار نے طلب فرمایا ہی کہین سفر سے تشریف
لائے ہین ملکہ مغموم و مضمحل اُسوقت بیٹھی شاہزادے کی یاد مین بیقرار تھین یہ خبر جو سنی اور زیادہ
بیتابی بڑھ گئی مجبور اُٹھکر در باغ تک آئین محافے مین سوار ہوئین بہت سی کنیزون کو ہمراہ
لیکر زنجبیل کے پاس آئین زنجبیل کو سلام کیا اسنے بیٹی کو گلے سے لگایا مزاج پوچھا چہرہ چونکہ
ملکہ کا اُداس تھا زنجبیل نے کہا کیون بی بی آج چہرہ کیون اُترا ہوا ہی ملکہ زرین روشن تن نے
کہا کہ طبیعت میری نادرست ہی اکثر لوگون سے سنا ہی کہ کوئی شخص بارادۂ طلسم کشائی یہان آیا
ہی اُس سے اور آپ سے جنگ شروع ہی آپ بھی اُسی کے سبب سے بہت متردد ہین
زنجبیل نے کہا بی بی تم اسکی فکر نہ کرو ہم سمجھ لین گے دیکھو اب ہماری مدد کو قباد اژدرسم
لشکر روانہ کرینگے طلسم کشا بھی فوج گران لیکر آیا ہی واقعی محل تردد ہی طلسم کشا بڑا جری ہی
تنہا میرے تمام لشکر سے ایسا لڑا کہ فوج کے حوصلے پست کر دیے مگر پھر تنہا نہایت زخمی
ہوا ہاتھ ٹیک کر بیٹھ گیا تلوار ہلانے لگا اُسوقت بھی کسیکو اتنی جرأت نہوئی جو طلسم کشا
کو گرفتار کر لیتا اقبال مند ایسا بڑا ہی کہ اُسی عالم مین کوئی مددگار اُسکا آیا اور اُس ہجوم سے اُٹھا
لیگیا نہین معلوم وہ شخص کون تھا اب جو طلسم کشا آیا اس جمعیت سے آیا کہ لشکر بیشمار ہمراہ ہی
دیکھیے اب کیا ہوتا ہی مگر تمھین ان معاملات سے کیا نسبت ہم سمجھ لینگے تم اسکا صدمہ نہ کرو اپنے
باغ مین بعیش و خوشی آرام کرو ملکہ نے کہا بھلا میرے دل کو کیونکر تاب آئے مجھے تو ہر وقت
یہی خیال رہتا ہی کہ ایسا نہو کوئی خرابی آپ کے دشمنون کے واسطے ہو تو ہم سب کی زندگی
بیکار ہی زنجبیل نے کہا بی بی اسکا خیال نہ کرو مجھے کوئی ہلاک نہین کر سکتا ہی میرے ہلاک
کے واسطے اسباب مہیا کرنا ہو گا وہ ایک طلسم کشا نہین ہزار طلسم کشا اگر یہان آئینگے تو اُس
چیز کو کہان پائینگے جو میرے قتل کا سبب ہی ملکہ نے جو یہ بات سنی کان کھڑے ہوئے دل مین خیال
کیا کہ اُس سبب کا بھی اسوقت دریافت کرنا ضرور ہی شاید کوئی محل ایسا ہو کہ بدیع الملک
کو ضرورت ہو تو پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا یہ سوچ کے ملکہ نے زنجبیل جادو سے پوچھا کہ

واللہ نامدار وہ سبب کیا ہی زرنجبیل نے کہا یہان سے دو کوس پر ایک صحرا ہی وہان ایک چشمۂ آب مصفا ہی اُس چشمے کے اندر ایک ماہی ہی اُس ماہی کے شکم مین ایک خنجر ہی جب کوئی اُس صحرا مین جائے اول تو صحرا مین جانا دشوار ہی درمیان مین بہت سے عجائبات ہین اگر ان عجائبات کو فتح کر کے اُس صحرا مین پہونچ بھی جائے تو اُس ماہی کا ہاتھ آنا ممکن نہین اُسکے بلانے کے لیے بھی ایک سامان درکار ہی جبتک وہ سامان نہ پیدا کرے ماہی ہاتھ نہ آسئے تو اُسکو لیکر کوہ الوان پر جائے وہان ایک ساحر الوان جادو رہتا ہی اُسکو قتل کرے اور اُسکے خون سے کارد کو تر کر کے ماہی کا شکم چاک کرے تب اُسکے شکم سے خنجر نکلے جب وہ خنجر میری گردن پر پھیرا جائے تو مین ہلاک ہون اور بے میرے ہلاک ہوئے یہ راستہ صاف نہوگا قلعہ اسی طرح قائم رہیگا راہ بند رہیگی طلسم کشا بھٹکا بھٹکا پھریگا اور ان اسباب کا مہیا ہونا ممکن نہین ان راہون مین عجائبات اس طرح کے ہین جنسے گذرنا دشوار ہی خود بادشاہ طلسم ان راہون مین جاتے ہوئے گھبراتے ہین طلسم کشا تو کیا چیز ہی جو ان راہون کو طے کر جائے ملکہ نے کہا اب میری تسکین دل ہوئی خوشی حاصل ہوئی اجازت مرحمت فرمائیے میرے تردد کی وجہ سے تمام کنیزین انیسین جلیسین محزون و غمگین ہین اُن سب کو بھی جا کر تشفی دون زرنجبیل نے بیٹی کو رخصت کیا ملکہ تو اپنے باغ مین آئی زرنجبیل بھی باہر آکر اپنے دربار مین بیٹھا مصاحبون نے عرض کی حضور ابھی تک فوج نہین آئی کیا سبب ہی زرنجبیل نے کہا کہ عرصہ ہونا محل تردد نہین ہی یقین ہی کہ لشکر راہ مین ہوگا یہ ذکر تھا کہ ایک چوبدار نے آکر زرنجبیل سے کہا کہ مغرور ہفت جوشن لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین یہ سنکے زرنجبیل نے اپنے رفقا سے کہا کہ جلد تیار ہو مین خود استقبال کے واسطے جاؤنگا برادر شاہ ہین خود بھی صاحب سلطنت تھے سب لوگون نے جلدی جلدی سامان روانگی درست کیا زرنجبیل بھی اپنی کل فوج کو ہمراہ لیکر برائے استقبال روانہ ہوا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین فروکش تھے اُنھون نے جو دیکھا زرنجبیل جادو اپنے تمام لشکر کو ہمراہ لیے ہوئے قلعے کے اندر سے نکلا ہرکارون کو روانہ کیا کہ خبر لاؤ یہ کس ارادے سے باہر آیا ہرکارے زرنجبیل کے لشکر مین آئے احوال دریافت کیا معلوم ہوا کہ برائے استقبال مغرور ہفت جوشن یہ سب لوگ جاتے ہین ہرکارون نے یہی کیفیت بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا کہ مغرور دو بار تو فرار ہو چکا اب پھر آیا ہی ابکی بار اسکی قضا لائی ہی یہ فرماتے ہوئے باہر بارگاہ کے تشریف لائے تماشا دیکھنے لگے دیکھا ایک جانب سے گرد اُڑی مغرور کے لشکر کی آمد معلوم ہوئی لشکر زرنجبیل بھی اُس گرد کے قریب پہونچ گیا جب دامن گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ آگے آگے مغرور ایک تخت سحر پر سوار تاج کج سر پر رکھے ہوئے عقب مین اسکے لشکر بیشمار بڑے بڑے پہلوان گینڈون پر سوار ایک جانب ساحران غدار بڑے بڑے ترسول ہاتھ مین لیے ہوئے سامری جمشید کو پکارتے ہوئے چلے آتے ہین بدیع الملک نے سہراب سے کہا کہ مجمع لشکر کو دیکھا سہراب نے عرض کی کہ واقعی کثرت لشکر کو دیکھکر مجھے تردد ہی شاہزادہ

بدیع الملک نے فرمایا اے سہراب کچھ تردد کی بات نہین ہے خدا حامی ہے مین تمسے یہ کہتا ہون
کہ مغرور اپنی اس جمعیت پر بہت نازان ہے اور اس دعوی سے آیا ہے کہ مین ضرور شکست دونگا
مگر اس بیچارے کی قضا لائی ہے میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچےگا دو مرتبہ اسنے میرے سامنے سے
فرار کیا اور زنجبیل بھی اب بہت خوش ہے اُسکو بھی یہی خیالات خراب کیے ہوئے ہین مگر جب معرکہ
پڑیگا فتح وشکست کا حال کھل جائیگا یہ ذکر تھا کہ لشکر مغرور قریب آگیا بدیع الملک اور آگے
بڑھ گئے زنجبیل نے گھوڑے سے اُترکے مغرور ہفت جوشن کو سلام کیا بدیع الملک یہ
سب تماشا دیکھا کیے جب زنجبیل اپنے ہمراہ لیکر مغرور ہفت جوشن کو پلٹا تو بدیع الملک
پر جو نگاہ مغرور کی پڑی رعب و داب اسقدر غالب ہوا کہ مغرور کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ
پڑ گیا پر اسے سلام ہاتھ اُٹھا دیا بدیع الملک نے مسکرا اسکے جواب سلام دیا مغرور نے
سر جھکا لیا زنجبیل اس معرکے کو دیکھکر حیران ہو گیا مغرور سے کہا آپ نے طلسم کشا کو سلام
کیون کیا مغرور نے بات کو بنا کے کہا کہ میرا یہ دستور نہین ہے کہ کسی کو بنگاہ حقارت دیکھون چونکہ
طلسم کشا ایک مرد شجاع ہے اسوقت اُسکا سامنا ہوا مین نے اپنے اخلاق کو ظاہر کیا زنجبیل
خاموش ہو رہا اور بڑے اعزاز و اکرام سے مغرور ہفت جوشن کو قلعے مین لاکر اُتارا لشکر
کیواسطے بھی مقام مناسب تجویز کر دیا مغرور کی خاطر مین مشغول ہوا جلسہ آراستہ کیا مغرور
نے کہا طبل جنگی بجنے کا حکم دو زنجبیل نے اُسی وقت طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہرکارے لشکر شاہزادہ
بدیع الملک کے یہ خبرین لیکر روانہ ہوئے خدمت مین بدیع الملک کے حاضر ہو کر
دعاے دولت دینے کے بعد عرض کی کہ حضور زنجبیل جادو نے جلسہ آراستہ کیا ہے مغرور
کی خاطر کر رہا ہے اُسوقت مغرور نے کہا کہ طبل جنگی کا حکم دو زنجبیل نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اُسکا
یہ ہے کہ کل میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو بدیع الملک نے فرمایا کہدو ہمارے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین جب سلطان زرین پوش فلک یعنے آفتاب عالمتاب نے ظلمت کدۂ عالم کو منور کیا تو شہزادہ
بدیع الملک نوجوان فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کر کے باہر تشریف لائے یہان لشکر منتظر تھا
شاہزادے کو دیکھکر سب نے سلام کیا بدیع الملک نے مرکب طلب کیا ملازمون نے گھوڑا
حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہو کر طرف میدان کارزار کے روانہ
ہوئے ایک طرف سے زنجبیل جادو اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا پرا جمایا مغرور ہفت جوشن
بھی فوج بے شمار لیے ہوئے قلعے سے نکلا اسنے بھی اپنی فوج کو آراستہ کیا نقیبون نے نقابت
کی کڑکیت کڑکا کڑکر ہٹے مغرور نے ایک جوان کو اپنے لشکر سے میدان مین بھیجا اُس جوان
نے میدان مین آکے پہلے سلحشوری دکھائی پھر نعرہ کیا کہ اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو
تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے لشکر بدیع الملک سے بھی ایک جوان بہرام لشکر شکن
نامے بدیع الملک سے اجازت لیکر میدان مین آیا پہلے خوب نیزہ بازی ہوئی بہرام نے
اُس جوان کا نیزہ ٹکڑا کر دیا اُسنے تلوار میان سے کھینچی دونون مین تلوار چلنے لگی بہرام نے ایک مقام

پر اسکی گردن پر وار کیا کہ سر اس بیچیا کا کٹ کر زمین پر گرا لشکر اسلام سے صداے تحسین بلند ہوئی
ایک اور جوان لشکر مغرور سے آیا بہرام نے اسکو بھی اُسیطرح قتل کیا پھر متواتر سات جوان
لشکر مغرور کے بہرام نے قتل کیے آخر کو مغرور نے ایک جوان کو میدان مین بھیجا اور کہا
کہ تو جاکے اُس سے مقابلہ کر مین سحر کرکے اسکی قوت گھٹا دونگا تیرا زور بڑھا دونگا وہ جوان میدان
مین آیا پہلے نیزہ بازی کی بہرام کے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا بدیع الملک یہ کیفیت دیکھکر
دنگ ہو گئے بہرام نے بھی فرط غیرت سے آنکھین نیچی کر لین اُس جوان نے کہا اے پہلوان
اگر نیزہ تیرے ہاتھ سے نکل گیا ہے تو تلوار میان سے لے بہرام نے تلوار نکالی اُس جوان
نے بھی تلوار کھینچکر بہرام پر وار کیا کہ سر بہرام کا کٹکر زمین پر گرا بدیع الملک کو اسکے
مارے جانے کا بہت صدمہ ہوا سہراب نے کہا نہین معلوم کیا بات ہوئی جو یہ جوان مارا
گیا تمنے دیکھا کہ کس جرأت و ہمت سے لڑا متواتر سات جوان قتل کیے خود ایک زخم بھی
نہ کھایا تو اس بیکسی و بے بسی سے مارا گیا سہراب نے عرض کی کہ اے آقاے نامدار ظاہر
مین تو کوئی بات نہین معلوم ہوئی ہان باطن کا حال نہین معلوم بدیع الملک نے کہا ابھی معلوم
ہو جائیگا کسی اور جوان کو جانے دو یہ باتین کر رہے تھے کہ قاتل بہرام نے پکار کے آواز
دی کہ کیا اب تم مین کوئی ایسا باقی نہین ہے جو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر ایک جوان شہزادہ
بدیع الملک کے قریب آیا رکاب سعادت انتساب کو بوسہ دیکر عرض کی کہ اے شہریار رخصت
میدان بدیع الملک نے اجازت دی وہ جوان میدان مین آیا لشکر مغرور سے جو جوان
آیا تھا اُسنے کہا اے جوان تو مفت میرے ہاتھ سے مارا جائیگا بہتر ہو گا رفاقت ہمارے
آقاے نامدار کی اختیار کر اُسنے جھلا کے جواب دیا کہ او بیہودہ کیا بکتا ہے تو کیا چیز ہے اور تیرا مالک
کیا ہے یہ میدان رزم ہے اگر تجھے صلح کرنا منظور ہے تو ہمارے آقا کی خدمت مین چل اپنی عرض کر
وہ صاحب مروت ہین تیری خطا معاف کر دینگے یہ سنکر اُسنے وار نیزے کا کیا اُس جوان
نے اسکے وار کو خالی دیکر چاہا کہ تھپڑ ماروں کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا گھوڑے نے
سکندری کھائی اُسنے چاہا کہ سنبھلوں مگر سنبھلا نہ گیا پشت مرکب سے زمین پر گرا اُسنے وار تلوار
کا کیا کہ سر اس بیچیا کا بھی جدا ہو گیا بدیع الملک نے سہراب سے کہا کہ ابکی بار کسی ساحر
کو میدان مین بھیجو یہ لوگ ضرور سحر کرتے ہین سہراب نے کہا مجھے بھی کچھ شبہہ ہوتا ہے پھر اُس
جوان نے آواز دی کہ اب کوئی میرے مقابلے کو نہین آتا ہے بدیع الملک نے سہراب
کے جانب اشارہ کیا سہراب نے ایک ساحر کو بلا کر اُس جوان کے مقابلے مین بھیجا مگر
سلاح جنگ سب آراستہ لیے اُس ساحر نے آکر اُس جوان سے مقابلہ کیا پہلے تو نیزہ بازی
ہوئی بارے ساحر کو سمجھا دیا تھا کہ اسماے ردسحر پڑھتے رہنا اس ساحر نے اسماے ردسحر
ورد زبان کیے نیزے ہی سے اُس جوان مکار کو مارا مغرور نے بہت کچھ سحر کیا مگر یہ اسماے ردسحر
پڑھ رہا تھا سحر نے تاثیر نہ کی بہت متعجب ہوا اسنے دوسرے جوان کو میدان مین بھیجا اِس ساحر
نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طور سے دس جوان لشکر مغرور کے مارے گئے تب تو مغرور نے

نے سحر کرنا موقوف کیا اور خود لشکر سے بڑھ گئے کہا اے زنجبیل جادو لڑائی کا لطف یون
نہین ہی کہ تین تین روپیہ کے ملازمون کو بھیجکر قتل کرائین بہتر یہ ہی کہ تم میدان مین جاکر یا تو
سہراب سبز پوش کو اپنے مقابلے مین بلاؤ کہ یہ طلسم کشا کا بہت بڑا دوست ہی اور طلسم کشا
کو اسکی جرات پر ناز ہی یا تو خود طلسم کشا کو بلاؤ زنجبیل نے کہا آپ دیکھتے ہین کہ طلسم کشا صاحب
لوح ہی اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اگر اُس سے مقابلہ بہ تیغ و نیزہ کیا جائے تو فنون سپہ گری مین ہمارے
یہان کوئی اُسکا ہمسر نہین ہی اگر آپ کے یہان کوئی پہلوان نامی ہو تو اُس کو بھیجیے کہ وہ طلسم کشا
سے جاکے مقابلہ کرے مغرور نے کہا میرے ہمراہ پہلوان تو بہت ہین اور سب نامی و گرامی
ہین مگر مین اُنکا بھیجنا مناسب نہین جانتا ہون زنجبیل نے کہا کیون مغرور نے جواب دیا کہ
وہ اپنی جرات و ہمت پر اسقدر نازان ہین کہ اُنکو طلسم کشا سے مقابلہ کرنا ننگ ہی اور اُنسے
کہتے ہوئے مجکو شرم آتی ہی زنجبیل نے کہا ایسے وقت مین کوئی بات ننگ کی نہین ہی اور اگر
اُنسے نہ کہوگے تو یونہین ایک ایک جوان میدان مین جائیگا اور قتل ہوگا مغرور نے کہا
تم اُنسے کہو زنجبیل نے کہا مجھے اُنکے نام سے آگاہی نہین ہی اُنکے نام مجھے بتادو اور صورت
دکھادو مین خود اُنسے جاکر کہون مغرور نے کہا تم نہین جانتے ہو سفاک مردم در اور بیباک خودسر
یہ دونون پہلوان بھائی صاحب کے یہان ایک مدت سے رہتے ہین اور ہمیشہ اُنکے صرف کے لیے
ایک ہزار روپیہ ماہواری ملتا ہی اور جملہ خاطرین اُنکی بھائی صاحب کرتے ہین بر اسے میرے ساتھ
آئے ہین اُنکا ہم نبرد کون ہی جس سے مقابلہ کرین زنجبیل نے کہا بھلا مین اُنسے جاکر کہون
منظور کرینگے مغرور نے کہا ایسا نہو کہ مزاج برہم ہو جائین اور دونون آدمی کچھ شکایت
بھائی صاحب سے کرین کہ ہمین ایسا حقیر سمجھا کہ ایک مرد ناتوان کے مقابلے کیو اسطے تجویز کیا
زنجبیل نے کہا مین بڑی خوبصورتی سے کہونگا کہ اُنکو ناگوار نہوگا مغرور نے کہا مین بھی تمہارے
ہمراہ چلتا ہون یہ صلاح کرکے دونون مکار سفاک اور بیباک کے پاس آئے زنجبیل
نے پہلے سفاک اور بیباک کی تعریفین کرنا شروع کین مغرور نے بھی ہان مین ہان ملانا
شروع کیا جب بہت کچھ تعریفین اُنکی سب کر چکے تو زنجبیل جادو نے کہا اب مین ایک بات عرض
کرون اگر آپ حضرات کے خلاف مرضی نہو سفاک نے کہا یہان کچھ بھلا آپکی بات ہمارے
خلاف مرضی ہوگی زنجبیل نے کہا کہ یہ جوان جو بارادۂ طلسم کشائی یہان آیا ہی اسنے لوح کسی طرح
سے پائی ہی اور اُسکے سبب سے یہ ساحرون کی اور اس طلسم کی کچھ حقیقت نہین جانتا ہی اور یہ
تین روپیہ کے ملازم اس سے مقابلہ بھی نہین کرسکتے ہین اور ساحر اگر سحر کرے تو اُسپر
تاثیر نہین کرتا ہی لہذا اب جان کیونکر بچے اگر آپ کچھ مدد فرمائیے اور اُس جوان کو اس خطا
کی سزا دیجیے تو بہت مناسب ہو سفاک نے کہا اے زنجبیل جادو آپ بخوبی واقف ہین
کہ یہ جوان ناتوان میرا ہم نبرد نہین ہی اور اُس سے مقابلہ کرنا میرے واسطے باعث ننگ ہی
اگر آپ کی یہی خوشی ہی تو مین آپ کے ہمراہ چلتا ہون اور اُس سے کہدونگا کہ بہتر اسی مین ہی
کہ لوح ہمین دیدو اور تم جہان سے آئے ہو وہان واپس جاؤ یقین ہی وہ میری صورت دیکھکر لوح

دیویگا اور اگر نہ دیگا تو مین اُسکے گلے سے اُتار دونگا زنجبیل نے کہا ہمین بھی یہی منظور ہی کہ آپ
کی بات مین بھی فرق نہ آئے اور ہمین لوح بھی مل جائے سفاک مردم در زنجبیل کے ساتھ
ہوا بیباک نے کہا مین بھی چلتا ہون سفاک نے کہا بھائی صاحب آپ کیا کیجیے گا ایسے
بہت سے تماشے دیکھے ہین بیباک وہین ٹھہر گیا سفاک زنجبیل جادو اور مغرور
کے ہمراہ میدان مین آیا اور پکار کے کہا کہ طلسم کشا کون شخص ہی بدیع الملک نے گھوڑا
بڑھا کر کہا کہ منم بارادۂ طلسم کشائی یہان آئے ہین سفاک نے کہا مجھے کچھ کہنا ہی بدیع الملک
نے کہا پھر یہان آکے بیان کرو سفاک گینڈے کو بڑھا کے بدیع الملک کے مرکب
کے قریب آیا اور کہا مجھے آپکی جرأت و جوانی پر رحم آتا ہی اس وجہ سے کہتا ہون کہ لوح
طلسم آپ زنجبیل جادو کو دیدیجیے اور یہان سے واپس جائیے شاہزادۂ بدیع الملک
نوجوان نے کہا اب ایسا بیہودہ کلمہ زبان سے نہ نکالنا اگر کچھ دعوے جرأت ہو اور
برابر مقابلہ آئے ہو تو یہی گویہی میدان ہی سمجھ لو سفاک نے ہنس کر جواب دیا کہ مین
آپ سے مقابلہ کر کے اپنے تئین بدنام کراؤن آج بڑے بڑے بادشاہان ذیجاہ
میرے نام سے تھراتے ہین اور بڑے بڑے پہلوان میری تیغ آبدار سے خوف کھاتے
ہین آپ بھلا مجھسے کیا مقابلہ کیجیے گا شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا اسقدر زیادہ گوئی
بیکار ہی اگر کچھ دعوے جرأت ہی تو تیغ میان سے لے سفاک نے کہا یہ کیا خیال خام
ہی مین اور تجھسے مقابلہ کرون یہ کہکر لوح کی طرف ہاتھ بڑھایا شاہزادۂ بدیع الملک
نے ہاتھ پکڑ کے ایک طمانچہ مارا اگر سفاک خالی نہ دے تو سر اُڑ جائے مگر خالی دے کر
بچ گیا ہاتھ جو شاہزادۂ بدیع الملک نے اسکا بقوت تمام پکڑا تھا اُسکو معلوم ہوا
کہ ہاتھ ٹوٹ گیا بہت کچھ زور کیا کہ اپنے ہاتھ کو چھڑاؤن مگر شیر کے پنجے سے کیا چھوٹ
سکتا تھا مجبور ہو کے پھر اسنے گریبان کی طرف ہاتھ بڑھایا شاہزادۂ بدیع الملک
نے بھی گردن مین ہاتھ ڈال دیا دونون پہلوانون مین زور ہونے لگا دونون لنگر آگے
بڑھ آئے بیباک نے جو یہ کیفیت سنی کہ بھائی صاحب اور طلسم کشا سے خوب لڑائی
ہو رہی ہی یہ بھی میدان مین آکے تماشا دیکھنے لگا مگر اپنے ساتھ والون سے کہتا جاتا ہی کہ
طلسم کشا بھی بڑا پر قوت معلوم ہوتا ہی ورنہ آجتک بھائی صاحب سے کوئی فن کشتی مین مقابل
نہوا اور یہ جوان لڑ رہا ہی یہان تو یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک سفاک کو لے دوڑے دس قدم
پر لا کے ہکہ مارا ایک گھٹنا سفاک کا آشنا بزمین ہوا چاہا لنگر قائم کرون مگر بدیع الملک کب
لنگر قائم ہونے دیتے ہین پہلے زور مین تا بزانو دوسرے زور مین تا بسینہ تیسرے زور
مین سر سے اُس خود سر کو بلند کیا سفاک نے کہا ای شہریار الامان بدیع الملک نے
فرمایا کہ امان بشرط ایمان سفاک نے کہا مجھے اطاعت قبول ہی بدیع الملک نے آہستہ
سے زمین پر رکھدیا سفاک کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کو بہت خوشی حاصل
ہوئی سفاک کی بڑی عزت کی سہراب آکر سفاک سے بغلگیر ہوا اور باعزاز تمام سفاک

کو لشکر مین لائے مگر بیباک نے جو یہ کیفیت دیکھی زنجبیل سے کہا بھائی صاحب نے بڑی حرکت
ناشایستہ کی اگر زیر ہوئے تھے تو مذہب تو انکا نہ اختیار کرتے اگر وہ قتل بھی کر ڈالتے تو نام
پر وہ دنیا پر رہجاتا مگر اب طلسم کشا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر بیباک بھی میدان
مین آیا اور للکار کر آواز دی کہ او طلسم کشا اگر تجھے کچھ دعوے جرأت ہی تو میرے مقابلے
مین آ بدیع الملک نے گھوڑے کو میدان مین نکالا سفاک نے عرض کی آپ مین غلام تازہ
مجھے اجازت ہو کہ اس دریدہ دہن کو جاکر اس خطا کی سزا دون بدیع الملک نے فرمایا
کہ ہمارے یہان کا یہ دستور نہین ہی جو جسکا نام لیکے پکارتا ہی وہی اُسکے مقابلے مین جاتا ہی تم
ابھی اس امر سے بخوبی تمام ماہر نہین ہو انشاء اللہ یہ کیفیت بھی بہتر خلاصہ ہو جائیگی سفاک
نے عرض کی کہ آپ ابھی اسقدر عرق ریزی فرما چکے ہین ابھی آپ کا تشریف لیجانا مناسب
نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ خدا قادر و توانا ہی مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترا ست
تم اس امر مین دخل نہ دو مجھے میدان مین جانے دو سہراب نے بھی کہا کہ ای سفاک
آقائے نامدار اب نہ رکین گے بیکار اصرار کرتے ہو جانے دو خدا حامی ہی کسکی مجال ہی جو
آقائے نامدار سے مقابلہ کر سکے سفاک خموش ہو رہا بدیع الملک میدان مین آئے
بیباک نے نیزہ کا وار کیا بدیع الملک نے وار کو رد کرکے تھپیڑا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے
بیباک کے نکل گیا بہت خفیف ہوا تلوار کو نیام سے نکالا بدیع الملک نے بھی شمشیر آبدار
کھینچی آپس مین تلوار چلنے لگی ایک مقام پر بدیع الملک نے باڑھ بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈال
دیا بیباک نے کمر مین ہاتھ ڈالا دونون پہلوان گتھے ہوئے اپنے اپنے مرکبون سے
زمین پر آئے آپسمین زور ہونے لگا بدیع الملک تھوڑی دیر کے بعد اسکو بھی لے دوڑے
دس قدم پر لاکے ٹکر مارا ایک ہی زور مین اسے زمین سے اُٹھا لیا بیباک نے چاہا بھی
کہ مین کسی طرح سے تڑپ کے نکل جاؤن مگر بدیع الملک کے قبضے سے نکل جانا ممکن نہ
تھا شاہزادے نے زمین پر دے مارا خنجر کھینچکر چھاتی پر سوار ہوئے فرمایا اب شناخت
مین پروردگار عالم کے کیا کہتا ہی بیباک چونکہ سیہ قلب تھا مسلمان ہونے سے انکار کیا
بدیع الملک نے خنجر اسکی گردن پر پھیر دیا سر اسکا تن سے جدا ہو گیا لاشہ زمین مین تڑپنے
لگا بدیع الملک وہان سے اُٹھکر پھر مرکب پر سوار ہوئے مغرور اور زنجبیل نے جو یہ
کیفیت دیکھی آپسمین صلاح کی کہ اسوقت طلسم کشا سے لڑنا مناسب وقت نہین ہی بہتر ہو گا کہ
طبل بازگشت بجوا کے پلٹ چلین اسوقت ہم لوگ بھی خستہ ہین اور تمام فوج بھی بہت پریشان ہی
کل جیسا کچھ ہو گا مناسب سمجھ کے پھر جنگ آغاز کرینگے زنجبیل نے بھی اس رائے کو بہتر جانا
اور طبل بازگشت اپنے لشکر مین بجوا دیا بدیع الملک میدان سے اپنے لشکر مین واپس آئے
اور لشکر کو لیکر طرف اپنی بارگاہ کے روانہ ہوئے اُدھر زنجبیل جادو اور مغرور ہفت ہیکل بھی اپنے
قلعے مین آئے مگر متردد و متفکر آپس مین کہتے ہوئے کہ اُن جوانون کو طلسم کشا نے زیر کیا ہی کہ جنکا
عدیل و نظیر ممکن نہ تھا طلسم کشا آدمی نہین ہی جن ہی یہ طاقت بشری نہین ہی کہ ایسے پہلوانون کو زیر

گرے اب کسکی طاقت ہی جو طلسم کشا سے مقابلہ کریگا تمام طلسم مین یہ دو پہلوان یکتا مانے جاتے تھے انکے خوف سے کسی نے آجتک سر نہین اُٹھایا اُنکی یہ کیفیت ہوئی کہ میدان مین جاتے ہی زیر ہو گئے بہتر یہ ہوگا کہ یہان سے چلکر ایک انجمن مشاورت مقرر کرو اور جو بات مناسب ہو وہ کرو زنجبیل اور مغرور یہ باتین کرتے ہوئے قلعے مین داخل ہوئے اور اُسیوقت ملازمون کو بلاکر زنجبیل نے کہا کہ ہمارا قصد یہ ہی کہ ایک انجمن مشاورت مقرر کرین لہذا ہمارے وزرا کو اطلاع دو کہ سب آکر حاضر ہون ملازم اُسیوقت روانہ ہوئے وزیرون اور مشیرون کے مکانون پر جاکے اطلاع دی کہ آپکی طلبی ہی جلد تشریف لے چلیے یہ خبر سنکر تمام وزرا امرا مکان زنجبیل جادو مین آئے زنجبیل نے سب سے کہا کہ ایک مقدمہ بہت سخت درپیش ہی کہ طلسم کشا کا روکنا کسی طرح ممکن نہین ہی وہ پہلوان جو تمام طلسم بلکہ تمام عالم مین یکتا مانے جاتے تھے اُنکو زیر کیا ایک اُنمین سے مطیع طلسم کشا ہوا دوسرے نے اپنی جان دی اطاعت طلسم کشا قبول نہ کی سحر بھی اُسپر تاثیر نہین کرتا ہی صاحب لوح ہی اقبال مندی مین کبھی فتک نہین ہی وزرا نے صلاح دی کہ بہتر یہ ہی کہ آپ ایک عرضی بھیجی بخدمت قباد ازدرہی روانہ فرمایئے اور اُنکو اس حال سے آگاہ کیجیے جبتک وہ کوئی انتظام معقول نہ کرینگے تب تک طلسم کشا کا گرفتار ہونا ممکن نہین ہی زنجبیل جادو نے کہا مین ابھی تو قباد سے مدد لے چکا ہون اُنھون نے اپنے بھائی صاحب کو میری مدد کے واسطے بھیجا اگر انکی بار مدد طلب کرونگا تو مجھے نہین معلوم کیا سزا دینگے سب نے کہا کہ آپ اپنے نام سے عرضی نہ روانہ فرمایئے بلکہ مغرور ہفت جوشن اپنی طرف سے اُنکو اطلاع دین کہ مین یہان آیا اور طلسم کشا سے مقابلہ پڑا کئی دن تک خوب لڑا اگر طلسم کشا کے ہمراہ لشکر بیشمار ہی اُسپر فتح پانا دشوار ہی جبتک آپ کوئی انتظام نہ فرمائیگا تب تک کوئی صورت معقول فتح پانے کی نہوگی زنجبیل جادو نے کہا کہ ہان یہ بات بہت درست ہی مغرور نے بھی پسند کیا اور اس مضمون کی عرضی تحریر کراکے ایک ساحر کو دی اور تاکید کردی کہ جلد اس عرضی کو بھائی صاحب تک پہونچانا اور جواب لیکر بہت جلد آنا وہ ساحر عرضی مغرور کی لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو بفتح و فیروزی میدان سے پھرے تو سفاک مردم در کو ہمراہ لیکر بارگاہ مین تشریف لائے بزم عیش و نشاط برپا کی عین گرمی صحبت مین ایک چوبدار نے آکے دعاے دولت دیکر عرض کی حضور دردولت پر ایک نامہ دار حاضر ہی باریابی کا امیدوار ہی بدیع الملک نے کہا اندر بلالو چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اندر لیگیا نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے دیکھا کہ ملکہ زرین روشن تن کی طرف سے مرقوم ہی کہ مجھے آپ سے کچھ ضروری باتین عرض کرنا ہین اگر تکلیف نہو تو آپ تشریف لایئے ورنہ مین خود حاضر ہون بدیع الملک نے پشت پر نامے کے لکھدیا کہ اگر میرے آنے مین کچھ خرابی نہو تو مین آؤن ورنہ تم خود تکلیف کرو جو مناسب جانو مجھے ابھی اطلاع دو یہ جواب لکھکر اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار رخصت ہو کر چلاگیا یہان ملکہ زرین روشن تن اپنے باغ مین ٹہل رہی ہین نامہ دار کا انتظار ہی قلب بیقرار ہی کہ نامہ دار نے

آکر نامہ دیا ملکہ نے اُسکے جواب کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی دوسرا نامہ اُسی وقت تحریر کیا خلاصہ مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین خود آتی ہون آپ تکلیف نہ فرمائیے یہ کہکر اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار پھر بدیع الملک کے پاس آیا بدیع الملک نے نامے کو دیکھکر حکم دیا کہ دوسری بارگاہ بھی آراستہ کی جائے ہمارا ایک دوست محسن ہماری ملاقات کو آئیگا ملازمون نے فوراً بارگاہ کو جاکے آراستہ کیا سب اسباب آرائش درست کر دیا بدیع الملک نے نامہ دار سے کہا کہ ملکہ سے جاکر ہماری طرف سے کہنا کہ یہان سب سامان درست ہو جسوقت مزاج مین آئے آؤ اور بارگاہ بھی نامہ دار کو بتادی کہ ملکہ کے ہمراہ جب آنا تو اسی بارگاہ مین ہمسے ملاقات ہوگی ہم یہان منتظر ہین یہ کہکر شاہزادہ بارگاہ مین جاکر ملکہ کا انتظار کرنے لگا نامہ دار نے آکر ملکہ کو خبر دی ملکہ نے اُسیوقت تخت سحر بنایا نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا بدیع الملک کی بارگاہ مین آکر داخل ہوئین شاہزادے نے ملکہ کو اپنے پاس بٹھایا جام شراب اپنے ہاتھ سے بھر کر پلایا ملکہ نے نامہ دار کو تو رخصت کیا بدیع الملک سے کہا کہ اب کیفیت لڑائی کی بیان فرمائیے بدیع الملک نے سب حقیقت بیان کی ملکہ نے کہا والد ماجد جب تشریف لائے تھے تو مجھے طلب فرمایا تھا مین نے جاکر اُنسے افسوس ظاہر کیا اُنھون نے میری تشفی کے لیے ایک راز جو آجتک کسی پر ظاہر نہ تھا بیان فرمایا بدیع الملک نے کہا وہ کیا ہو ملکہ نے جواب دیا کہ اگر آپ تمام عمر لڑے جائیگا مگر یہ قلعہ فتح نہوگا کیونکہ قلعہ اصلی نہین ہو بلکہ والد ماجد کے سحر کی قوت سے بنا ہو جبتک وہ زندہ ہین تب تک قلعہ بھی قائم ہو بدیع الملک نے فرمایا کہ پھر اُنکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہو کل کی میدان داری مین سب کو تباہ و برباد کردونگا ملکہ نے کہا کہ والد ماجد یون قتل نہین ہوسکتے اُنکے قتل کو اسباب درکار ہو بدیع الملک نے کہا اسباب کیا درکار ہو اور یون قتل کیون نہین ہوسکتا ملکہ نے جواب دیا کہ یہان سے دو کوس پر ایک صحرا ہو اُس صحرا مین ایک چشمۂ آب ہو چشمہ مین ایک ماہی رہتی ہو اُس ماہی کے شکم مین ایک خنجر ہو جب اُس صحرا مین عجائبات راہ کو فتح کرکے جائے اور اُس ماہی کے دستیاب ہونے کا اسباب بہم پہونچائے اور ماہی کو اپنے قبضے مین کرے کوہ الوان پر جاکے الوان جادو کو قتل کرے اُسکے خون مین خنجر بھرے اُس خنجر سے اُس ماہی کا شکم چاک کرے تب وہ خنجر ملے کہ جسکے وجہ سے والد ماجد ذبح ہون بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ کتنی بڑی بات ہو کل مین زنجبیل جادو کو زندہ گرفتار کرکے لیجاؤنگا یہ سب سامان بہم پہونچاؤنگا خدا حامی ہو مین سب کام انجام دونگا ملکہ نے کہا بس اس امر کی اطلاع دینے حاضر ہوئی تھی اب رخصت ہوتی ہون آجکل والد ماجد مجھے بہت طلب کیا کرتے ہین ایسا نہو اُنھون نے بلایا ہو اور مین باغ مین نہ ملون تو یہ امر باعث بدنامی ہو بدیع الملک نے ملکہ کو رخصت کیا اور آپ پھر اُسی بارگاہ مین تشریف لائے جہان موجود تھے تھوڑی دیر تک یہان بھی صحبت رہی جب رات کم رہگئی تو بدیع الملک اور جملہ سردار اپنے اپنے خیمون مین آئے استراحت پذیر ہوئے مگر نامہ دار زنجبیل جادو جو طرف سے مغرور ہفت جوشن کے نامہ لیکر قباد کے پاس گیا ایک دن کے بعد دربار قباد مین

پہونچا قباد اُسوقت یہی ذکر کر رہا تھا کہ نہین معلوم بھائی نے وہان کا کیا انتظام کیا طلسم کشا گرفتار ہوا یا نہین گرفتا ہوا اب بچنا تو طلسم کشا کا محال ہی اگر سحر کے ذریعے سے نہ گرفتار ہوگا تو مین نے دو پہلوان جو باعث بقاے سلطنت ہین روانہ کیے ہین وہ اُسکو اور اُسکی تمام فوج کو گرفتار کر لائینگے سب کہ رہے تھے کہ اگر طلسم کشا گرفتار ہو جاتا تو ابھی حاضر ہوتا یہ ذکر تھا کہ نامہ دار نے آکے سلام کیا قباد نے دیکھا طلسم کشا گرفتار ہو گیا فتح نامہ میرے بھائی نے مجھے تحریر کیا ہی یہ کہکر لفافے کو چاک کیا نامے کو جو پڑھا منہ پیٹ لیا لوگون نے کہا خیر تو ہی قباد نے گھبرا کے کہا کہ غضب ہو گیا طلسم کشا نے سفاک کو تو اپنا مطیع بنایا اور بیباک کو عدم آباد کا راستہ دکھایا ارے یہ پہلوان جنکا عدیل و نظیر تمام دنیا مین ممکن نہ تھا طلسم کشا نے انھین یون زیر کیا اب کسکی طاقت ہی جو اُس سے مقابلہ کرے اور مین کیسے بھیجون اجو مغرور ہفت جوشن کی مدد کرے سب نے کہا حضور سفاک کو مطیع کر لیا قباد نے کہا مجھے بھی تعجب ہی کہ طلسم کشا نے سحر کیا کہ ایسے پہلوان زیر ہو گئے یہ کہکر نامہ دار کو جواب نامہ اُسی وقت لکھدیا اور کہا کہ ہم دو ایک روز مین براے مدد ایک اور پہلوان کو روانہ کرینگے کہ وہ طلسم کشا کو ضرور زیر کر لیگا تم خاطر جمع رکھنا جبتک ہم اُس پہلوان کو روانہ کرین تب تک تم جنگ آغاز نہ کرنا ہم نامہ اُسکے پاس بھیجتے ہین یقین ہی کہ وہ نامے کے دیکھتے ہی چلا آئے نامہ دار تو یہ جواب لیکر روانہ ہوا قباد نے اُسیوقت ایک نامہ تیران شیر قوت کو لکھا کہ یہ بہت بڑا پہلوان نامی تھا اور ہمیشہ اسنے ایک صحرا مین بسر کی جس جانور کو زبردست دیکھا شکار کیا اور گوشت اُسکا کھا گیا بارہا جب قباد اژدر سر نے کسی لڑائی پر بھیجا تو اسنے تنہا تمام فوج کو شکست دی قباد اسکو بہت عزیز رکھتا تھا اور اسپر دعوی تھا کہ کوئی پہلوان دنیا مین اسکا ہم نبرد نہین ہی جب اسکو نامہ قباد کا پہونچا تو اپنے صحرا سے جھومتا ہوا مانند فیل مست کے جانب قباد روانہ ہوا قباد کے پاس دو روز کے بعد پہونچا قباد اسوقت دربار مین بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا کہ چوبدارون نے آکر کہا کہ حضور تیران در دولت پر حاضر ہی قباد نے کہا بلا لو چوبدار اسکو اپنے ہمراہ دربار مین لیگیا قباد نے تیران کو ذنگل زرین پر بٹھایا کہا اے پہلوان دوران مین نے تمھین اسواسطے تکلیف دی ہی کہ ایک شخص باراده طلسم کشائی یہان آیا ہی اُسنے بہت میرے ملازمون کو ہلاک کیا ہی ابھی دو روز کا زمانہ ہوا کہ میرے بھائی مغرور ہفت جوشن نے مجھے خط لکھا کہ طلسم کشا نے سفاک سے پہلوان کو تو اپنا مطیع کیا اور اُسکے بھائی بیباک کو سر میدان ذبح کیا کوئی طلسم کشا سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی مین نے خیال کیا کہ طلسم کشا سوا تمھارے اور کسی سے زیر نہو گا تیران نے جواب دیا کہ سفاک اور بیباک کو تو ایسے پہلوان نہ تھے کہ جنکے مارے جانے سے آپ کو تعجب ہی وہ بھی مثل اور لوگون کے تھے قباد نے کہا تمھارے مقابل مین تو دیو بھی مانند مور ہی مگر اور لوگ اُنکو بہت کچھ جانتے تھے تیران نے کہا مین جاکر طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤنگا اور اگر حکم ہو تو چیر کر پھینک دون قباد نے کہا جو تم مناسب سمجھنا وہ کرنا

تمھین اختیار ہو اور جسقدر رجی مین آئے لشکر اپنے ہمراہ لو تیران نے کہا مین لشکر کو ہمراہ لیجاکر کیا کرونگا قباد نے کہا تنہا جانا خلاف ہو تیران نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہو تو پانچسو جوان میرے ہمراہ کر دیجیے اگرچہ کوئی ضرورت نہین ہو مگر براے زینت اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون قباد نے حکم دیا کہ اسیوقت پانچسو جوان جو بہت نامی و نامدار ہون اُنکو مسلح و مکمل کر ایا جاے پھر قباد کو آکر خبر دی کہ سب جوان تیار رہین قباد نے تیران سے کہا اب عرصہ نہ کرو جاؤ تیران قباد سے رخصت ہوا باہر آکر پانچسو جوانون کو ہمراہ لیا طرف زنجبیل جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک اور مغرور اور زنجبیل جادو کی تحریر کیجاتی ہو

کہ جب میدان سے مغرور رطبل بازگشت بجواکر واپس آیا تو اُسنے اُسیوقت نامہ حسب صلاح بعض وزرا قباد کو تحریر کیا اور زنجبیل سے کہا کہ میرے نزدیک بہتر یہ بات ہو کہ اسی وقت طلسم کشا کو بھی ایک نامہ لکھو کہ ہمین تین روز کی مہلت دو نہین معلوم بھائی صاحب کیا جواب تحریر کرین زنجبیل نے کہا اگر طلسم کشا نے مہلت نہ دی مغرور ہفت جوشن نے جواب دیا کہ طلسم کشا کی عادت ہو کہ جو کوئی مہلت طلب کرتا ہو فوراً مہلت دیدیتے ہین زنجبیل جادو نے کہا تمکو اختیار ہو مغرور نے اُسیوقت ایک نامہ بدیع الملک کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ہمکو کچھ انتظام ضروری کرنا ہو لہذا تین روز کی مہلت درکار ہو یہ نامہ ایک نامہ دار کو دیکر طرف لشکر شاہزادہ بدیع الملک کے روانہ کیا بدیع الملک یہان محفل عیش و نشاط مین رونق افروز تھے چوبدار نے آکر دعاے دولت دی اور عرض کی کہ حضور ایک نامہ دار مغرور جادو کا آیا ہو امیدوار باریابی ہو بدیع الملک نے کہا بلالو چوبدار نامہ دار کو بلا لیگیا نامہ دار نے بدیع الملک کو سلام کیا نامہ نذر دیا بدیع الملک نے نامے کے مضمون کو پڑھ کے فوراً تین دن کی مہلت دی اور اُسکی پشت پر جواب لکھدیا کہ شوق سے جو چاہو انتظام کرو ہمنے تین دن کی مہلت دی نامہ دار جواب لیکر روانہ ہوا مغرور کو بلاکر دیا مغرور نے خود پڑھ کے زنجبیل سے کہا کہ ہمنے تمسے کہا تھا کہ طلسم کشا مرد شجاع ہو جو کوئی مہلت اُس سے مانگتا ہو انکار نہین کرتا زنجبیل خوش ہو گیا یہ ذکر تھا کہ وہ ساحر بھی آیا جو نامہ مغرور کا قباد انڈورس کے پاس لیگیا تھا اُسنے بھی جواب مغرور کے ہاتھ مین دیا مغرور نے جواب کو پڑھا تو لکھا تھا ابھی دو تین دن جنگ ملتوی رکھو ہم ایک پہلوان کو روانہ کرتے ہین وہ آکر طلسم کشا کو اسیر کریگا زنجبیل سے مغرور نے کہا وہی بات بھائی صاحب نے بھی تحریر فرمائی ہو جو ہمین نے تمسے کہی تھی اور جسکا بندوبست پیشتر سے کر لیا تھا زنجبیل نے کہا واقعی آپ نے بہت ہوشیاری کی یہان تو یہ ذکر تھا مگر شاہزادہ بدیع الملک نے سہراب سبز پوش سے کہا کہ تین دن تک جنگ تو ملتوی رہیگی مین اور ایک ضروری کام سے جاؤنگا اگر تمھین یہان رہنا منظور ہو تو یہین رہو ورنہ میرے ہمراہ چلو سہراب نے عرض کی مین ہمراہ رکاب چلونگا یہان سقاک مردم در موجود ہین انکا یہان رہنا مجھسے بہتر ہو بدیع الملک کو بھی یہ بات پسند آئی سہراب کو ہمراہ لیا اور براے تلاش سامان نقل

زنجبیل جادو کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب چند کلمے نیران شیر قوت کے ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو پانچسو جوان اپنے ہمراہ لیکر براے مقابلہ بدیع الملک روانہ ہوا تو دو روز کے
بعد زنجبیل جادو کے قلعے پر پہونچا چوبدارون نے مغرور ہفت جوشن اور زنجبیل جادو
کو اطلاع دی کہ نیران شیر قوت کو آپ کے بھائی صاحب نے براے مدد روانہ کیا ہو عنقریب
قلعے مین داخل ہوا چاہتا ہو مغرور نے زنجبیل جادو سے کہا کہ تم براے استقبال جاؤ اور
بڑے اعزاز و اکرام سے اُسکو قلعے مین لاؤ یہ شخص واقعی بڑا آبرو دار ہو اسکا ہمسر پیدا نہین
ہوا بھائی صاحب اسے اپنا قوت بازو جانتے ہین سلطنت اسی کی وجہ سے بیخوف ہو جو کوئی
آفت آتی ہو یہی اُسکو دفع کرتا ہو بارہا اسنے تنہا فوجون کو شکست دی ہو طلسم کشا کی تو کیا حقیقت
ہو جو اُس سے مقابلہ کر سکے اکثر دیوون سے اسنے مقابلہ کیا ہو اور زیر کر کے اپنا مطیع بنایا
ہو زنجبیل جادو چند سردارون کو ہمراہ لیکر نیران کے استقبال کو آیا دیکھا ایک دیو خصال
پانچسو سوارون کے آگے پیادہ دوڑتا ہوا چلا آتا ہو سوارون مین دم باقی نہین ہو گھوڑون
نے زبانین نکالدی ہین ہانپ رہے ہین مگر نیران ہنستا ہوا چلا آتا ہو زنجبیل اسکی صورت
دیکھکر سہم گیا جب نیران قریب پہونچا زنجبیل نے اسکو سلام کیا نیران نے سلام کا جواب
دیا کہا تمنے کیون تکلیف کی اپنے ملازم کو بھیجدیا ہوتا زنجبیل نے جواب دیا کہ تکلیف آپ نے
البتہ فرمائی کہ اتنی دور سے پیادہ پا تشریف لائے راہ مین بہت کچھ مصائب اُٹھائے نیران
ہنسا اور کہا ہو زنجبیل سوارون کی وجہ سے عرصہ ہو گیا کہ مین جلدی نہ پہونچ سکا یہ لوگ میرے
ہمراہ نہ آسکے ساتھ چلنے کی تاب نہ لا سکے نہین تو مین ایک ہی روز مین یہان پہونچ جاتا اسقدر
تو میری روز کی دوڑ ہوتی ہو تم پیادہ آنیکا خیال نہ کرو زنجبیل یہ باتین سنکر دنگ ہو گیا نیران کو
قلعے مین لیچلا جیسے ہی اسنے پانؤن تختۂ خندق پر رکھا تختہ ٹوٹ گیا نیران جست کر کے
خندق کے پار پہونچا زنجبیل اور زیادہ حیران ہوا کہ یہ آدمی ہو یا دیو ہو واقعی یہ طلسم کشا کو
ضرور گرفتار کر لیجائیگا اب کسی طرح کا ڈر طلسم کشا کا نہ رہیگا خوشی خوشی مغرور کے پاس لایا
مغرور بھی دروازے تک اسکے لینے کو آیا بڑی خاطر سے نیران کو بارہ دری کے اندر لیگیا
ایک دنگل زرین اُسی وقت طلب کیا نیران اُس دنگل پر بیٹھا مغرور نے مزاج پرسی کے بعد
تمام کیفیت جنگ کی اس سے بیان کی اسنے کہا کہ کسکی طاقت ہو جو مجھسے مقابلہ کرے آپ خوب
جانتے ہین کہ مین نے لشکرون کو تنہا شکست دی ہو کبھی کسی کی مدد نہین چاہی اور نہ کبھی کسی پہلوان
نے مجھسے مقابلہ کرنے کا دعوی کیا طلسم کشا کیا چیز ہو اور اُسکی فوج کیا ہو آپ طبل جنگی بجوائیے
مین جا کر اُسکی تمام فوج کو گرفتار کر لاؤنگا اور طلسم کشا کو بھی قید کر لونگا مغرور نے کہا یہ امید تجھسے
قوی ہو اب ضرور سب بگڑے ہوئے کام بن جائینگے نیران نے کہا اب دیر نہ کیجیے طبل جنگی
بجوائیے زنجبیل نے کہا ابھی آپ اتنی مسافت اُٹھائے ہوئے آتے ہین ایک روز کی استراحت
کیجیے ہمنے تین دن کی مہلت طلسم کشا سے طلب کی تھی ابھی ایک روز باقی ہو وہ دن بھی گذر جائے

تو ہم طبل جنگی بجوا دین اور یہ بھی خبر سنی ہر کہ طلسم کشا کہین برا سے سیر گیا ہر وہ بھی آجائے نیران نے کہا اگر طلسم کشا میری آنیکی خبر سنکر بھاگ گیا ہو تو کیا ہوگا زنجبیل نے کہا اُسکے لشکر کو تباہ کرینگے نیران نے کہا مین بھی کہتا ہون کہ اگر طلسم کشا کل نہ آئے تو تم شوق سے طبل جنگی بجوا دینا مین اُسکے لشکر کو تباہ کرونگا کوئی ضرورت نہین ہر کہ طلسم کشا کا انتظار کرو زنجبیل نے منظور کیا نیران اسی طرح کی باتین کرتا رہا یہان تو یہ گفتگو درپیش ہر کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

ذکر اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہر

کہ یہ جو برائے تلاش سامان قتل زنجبیل جادو روانہ ہوئے ملکہ زرین روشن تن نے پتہ تو بخوبی بتا دیا تھا اُسی جانب جاتے تھے کہ راہ مین ایک دریاے قہار ملا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پڑھ کے دریا مین قدم بڑھاؤ پایاب چلے جاؤ شاہزادہ بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح پڑھا دریا منجمد ہو گیا بدیع الملک زمین کی طرح دریا مین بھی راہ رو ہوئے سہراب وغیرہ نے ارادہ کیا کہ ہم بھی جائین انکو وہ بات حاصل ہوئی بدیع الملک نے کہا تم سب لوگ یہین توقف کرو جب کوئی کشتی آئیگی اُسپر سوار ہو کے پار اُتر آنا اور اگر شام تک کوئی کشتی نہ آئے تو لشکر کو واپس جانا میرے تنہا جانے مین بہتری ہر سہراب مجبور ہو کے ٹھہر گیا بدیع الملک روانہ ہوئے جہانتک سہراب کی نگاہ نے کام کیا بدیع الملک کو دیکھتا رہا جب بدیع الملک بہت دور نکل گئے سہراب آبدیدہ ہو گیا کنارے پر بیٹھ کے کشتی کا انتظار کرنے لگا مگر بدیع الملک جو روانہ ہوئے تو دریا کو طی کر کے پار پہونچے رات ہو گئی تھی شاہزادے نے چاہا شب بھر اسی جا بسر کرون پھر خیال آیا کہ بے لوح کی ہدایت کوئی کام نہ کرنا چاہیے یہ سوچ کے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور دریا سے گذر ہو جائے تو طلسم کشا کو لازم ہر کہ مکان درویش ذوفنون مین جائے کہ وہ کوہ سہمان پر واقع ہر بدیع الملک حسب ہدایت لوح مکان ذوفنون کو تلاش کرتے ہوئے روانہ ہوئے تھوڑی دور جا کے ایک پہاڑ نظر آیا جو کچھ نشانات لوح مین تحریر تھے وہ سب اُس پہاڑ مین پائے گئے بدیع الملک نام خدا لیکر اُس پہاڑ پر آئے دیکھا ایک مکان پتھر کا تراشا ہوا بنا ہر اُسمین ایک درویش پاکیزہ صورت بیٹھا ہر بدیع الملک اُس درویش کے قریب آئے جھک کے سلام کیا درویش نے جواب سلام دیکر کہا کہ تشریف لائیے بدیع الملک اُس درویش کے پاس بیٹھ گئے درویش نے پوچھا کہ آپ کے تشریف لانیکا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث کیا ہر بدیع الملک نے اپنی تمام حقیقت بیان کی درویش نے کہا آپ شب بھر یہان آرام فرمائیے صبح کو مین آپ سے کچھ عرض کرونگا بدیع الملک چونکہ خستہ بھی تھے اُسی بستر پر شب کو آرام فرمایا فقیر شب بھر بیدار رہا جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے اُٹھکر فریضہ سحری ادا کیا فقیر سے پوچھا کہ اب جو کچھ آپ کو فرمانا ہو ارشاد فرمائیے درویش نے کہا آپ چشمے پر جب پہونچ جائیگا تو فقیر بھی وہین حاضر ہوگا اُس ماہی کو چشمے سے بلا کے آپ کے حوالے

کریگا لیکن آپ بہت سخت سمت سے جاتے ہین کوئی کام بدون ہدایت لوح نہ کیجیگا اچھی طرح وہان پہونچ جایئے گا مین آپکو وہین ملونگا بدیع الملک فقیر سے رخصت ہوکر چلے تھوڑی دور پر جاکے ایک باغ پربہار نظر آیا بدیع الملک اُس باغ کی سیر کرنے لگے دیکھا بیچ مین اُس باغ کے ایک نہر آب مصفا ہی بدیع الملک اُس نہر کے قریب آئے دیکھا ایک ماہی پانی کے اوپر آئی بدیع الملک نے دیکھا کہ بہت بڑی مچھلی ہی بدیع الملک اُسکو بغور دیکھنے لگے ایک آواز آئی کہ او طلسم کشا کیا دیکھتا ہی کود پڑ یہ وہی مچھلی ہی جسکی تلاش مین تو چلا ہی بدیع الملک نے پلٹ کے جو دیکھا تو درویش ذوفنون کھڑا ہوا کہہ رہا ہی شہزادہ بدیع الملک فوراً اُس نہر مین کود پڑے پانی مین کودتے ہی شاہزادہ بیہوش ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد پاؤن آشنا بزمین ہوئے بدیع الملک نے دیکھا کہ مین ایک مکان تاریک مین بند ہون بہت گھبرائے اب خیال آیا کہ بہت بڑا دھوکھا کھایا لوح کو نہ دیکھ لیا یہ خیال آتے ہی لوح پر ہاتھ ڈالا لوح گلے مین نہین ہی بدیع الملک بہت غمگین ہوئے خدا کو یاد کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز مہیب آئی بدیع الملک دیکھنے لگے دیکھا ایک عورت کریہ منظر ایک مشعل ہاتھ مین لیے ہوئے سامنے سے آتی ہی بدیع الملک کے قریب آکے کہا کیون ای طلسم کشا اب کیا کرسکتا ہی بدیع الملک نے جھلا کے جواب دیا کہ او مکارہ ہمارا خدا حامی ہی تو کیا چیز ہی جو ایسی یاوہ گوئی کرتی ہی اُس ساحرہ نے کہا مین دشت بان جادو ای طلسم کشا لوح میرے پاس موجود ہی یہ کہکر لوح بدیع الملک کو دکھائی بدیع الملک نے چاہا آگے بڑھون مگر دیکھا ہاتھ پاؤن بندھے ہوئے ہین بدیع الملک اپنے مقام سے حرکت نہ کرسکے اُس ساحرہ نے کہا کہ ای طلسم کشا اگر ایک بات منظور کرلو تو لوح بھی تمکو دون اور تمہاری مدد بھی کرون بدیع الملک نے کہا کس بات کو کہتی ہی ساحرہ نے کہا ای طلسم کشا اگر میرا وصل قبول کرو تو مین ابھی یہ لوح تمکو دیتی ہون شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا اب ایسی بات زبان پر نہ لانا ساحرہ نے بہت کچھ فیل کیے مگر بدیع الملک نے جوابات سخت دیے جب ساحرہ کو یقین کامل ہوا کہ اب طلسم کشا مجھے قبول نہ کریگا تو مجبور ہوکے یہ کہتی ہوئی پلٹی کہ ای طلسم کشا مین نے ایک دن کی مہلت دی اس بات کو سمجھ کے جواب دینا اگر ابکی بار تو نے انکار کیا تو مین تجھکو اسی طور سے قباد اژدر سر بادشاہ طلسم ہندسہ کے پاس بھیجدونگی بدیع الملک نے فرمایا کہ اگر تو لاکھ بار بھی ہمسے دریافت کریگی تو ہم یہی جواب دینگے جو اسوقت کہہ رہے ہین ساحرہ نے کہا ابھی تمہارے حواس درست نہین ہین اسوجہ سے مین اس گفتگو کو درست نہین رکھتی ہون یہ کہکر وہ ساحرہ تو بدیع الملک کو چھوڑکر واپس ہوگئی مگر درویش ذوفنون جو اپنے مقام سے چلا اور چشمۂ اصلی پر پہونچا بدیع الملک کو وہان نہ پایا بہت گھبرایا سمجھا کہ شاہزادہ گرفتار مصیبت ہوا یہ سوچکر بدیع الملک کی تلاش مین چلا اور جو عجائبات راہ مین ملے سب کے حاکمون کو بلاکے دریافت کیا مگر کسی کے یہان بدیع الملک کو نہ پایا درویش بہت گھبرایا جب دشت بان کے مکان پر آیا اور دشت بان کو طلب کیا تو یہ مکارہ آئی درویش نے پوچھا کہ تو نے بدیع الملک کو دیکھا ہی دشت بان جادو نے کہا کہ وہ جوان میری سرحد سے گذر گیا نہین معلوم کہان گیا درویش نے بزور علم تحقیق کیا تو کل کیفیت آئینہ ہوئی درویش نے کہا او مکارہ تو نے شاہزادے کو پوشیدہ کیا ہی اور مجھسے حیلہ کرتی ہی یہ کہکر درویش نے ایک مہرہ اپنی جھولی سے نکالا چاہا اُس ساحرہ کے جانب کھینچ مارے ساحرہ ہاتھ باندھ کے درویش کے قدمون پر گر پڑی کہا مین ابھی شاہزادے کو حاضر کرتی ہون آپ توقف فرمائیے درویش نے

وہین توقف کیا دشت بان جادو شاہزادے کو جاکر قید خانے سے لائی بدیع الملک نے دیکھا
کہ درویش ذوفنون کھڑا ہی بدیع الملک نے سلام کیا درویش نے کہا بابا فقیر کی بات پر عمل نہ کیا آخر
زک اُٹھائی بدیع الملک نے گردن جھکالی درویش نے کہا لوح کہان ہی بدیع الملک نے کہا کہ اسی مکارہ کے
پاس ہی درویش نے لوح بھی اُس ساحرہ سے لے لی بدیع الملک سے کہا کہ اسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہی اسے
قتل کر ڈالو بدیع الملک نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اُس مکارہ کا کٹکر زمین پر گرا درویش نے بدیع الملک
سے کہا کہ اب مجھے تمھاری ذات سے خوف ہی کہ تم لوح کو نہین دیکھتے ہو اب تمھارا تنہا جانا برا ہی بہتر یہ ہی کہ تم آنکھین
اپنی بند کرو بدیع الملک نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد فقیر نے کہا کہ آنکھین کھولدو بدیع الملک
نے آنکھین کھولین دیکھا ایک صحراے لق ودق ہی بیچ مین صحرا کے ایک نہر آب جاری ہی درویش نے کہا بابا وہ
چشمہ یہی ہی اور اسی مین ماہی رہتی ہی یہ کہکر ایک مہرہ بدیع الملک کو دیا اور کہا کہ اس مہرے کو پانی مین ڈالو
ماہی خود تمھارے پاس آئیگی بدیع الملک نے اُس مہرے کو پانی مین ڈالا مچھلی نے منھ نکالا بدیع الملک نے
مہرے کو اُٹھا لیا مچھلی جست کرکے بدیع الملک کے پاس آئی بدیع الملک نے قبضے مین کیا درویش نے کہا
بابا مہرہ مجھے دے اور کوہ الوان کا راستہ لے اب فقیر رخصت ہوتا ہی جو میرے کرنیکا کام تھا وہ کیا اب تیرا خدا
حافظ ہی فقیر سے کچھ علاقہ نہین ہان اتنی بات البتہ کہتا ہون کہ بے ہدایت لوح کام نہ کرنا نہین تو اسی طرح کے مصیبت
اُٹھائیگا بدیع الملک نے کہا انشاءاللہ بے ہدایت لوح کے کوئی کام نہ کرونگا آپ نے بڑی عنایت فرمائی مین بہت مشکور
ہوا فقیر تو رخصت ہوکر چلا گیا اور بدیع الملک جانب کوہ الوان روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ مختصر کیفیت سہراب سبزپوش کی تحریر کی جاتی ہی

کہ جب آفتاب غروب ہوگیا اور اسنے کشتی نہ پائی تو اپنے ہمراہیون سے کہا کہ آقاے نامدار نے فرمایا تھا کہ اگر
شام تک کشتی ملے تو پار چلے آنا وگرنہ واپس جانا اب پلٹ چلنا مناسب ہی سب نے اسکی راے سے اتفاق کیا تو
سہراب وہان سے پلٹا طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

پہلے کیفیت مغرور ہفت جوشن وزنجبیل جادو اور نیران شیر قوت کی تحریر کیجاتی ہی

کہ جب تین روز گذر گئے تو زنجبیل سے نیران نے کہا کہ ابتو ایام مہلت گذر گئے طبل جنگی بجوانے مین کیا دیر ہی
زنجبیل نے کہا بہتر ہی جو آپکی خوشی ہو وہ کیا جائے یہ کہکر اسنے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگی بجے اُسیوقت طبل جنگ
پر چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوے سفاک سے کل کیفیت بیان کی کہ ایک
پہلوان نیران نامے جو قباد کیطرف سے آیا ہی زنجبیل نے اُسکے نام پر طبل جنگی بجوایا ہی سفاک نیران کا نام سنکر گھبرایا مگر
اسنے کہا کہ ہمارے یہان بھی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین
سفاک نے شب کو سب سے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ آقاے نامدار نے ابھی تک ادھر کا قصد نہین کیا شاید
ان فراموش ہو گیا بعض لوگون نے کہا نہین معلوم مزاج مبارک کیسا ہی جو ابھی تک تشریف نہین لائے بعض کا یہ قول تھا کہ نہین
معلوم آقاے نامدار سے اور کس سے مقابلہ پڑ گیا یا کسی نے اپنے یہان مہمان کر لیا جو ابھی تک تشریف نہین لائے اسی ذکر مین صبح
ہوگئی اور لشکر اسلام تیار ہوا سفاک کو سب نے اپنا سردار بنایا بڑے جاہ و حشم سے میدان مین آئے اودھر تلخی سے
مغرور اور زنجبیل سب کے آگے نیران پیادہ پا ایک گرز گاؤسر ہاتھ مین لیے ہوئے مانند فیل مست کے جھومتا ہوا
نکلا سفاک نیران کو دیکھکر گھبرا گیا دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کرکے عرض کی کہ اے رب بے نیاز میرے

قدم کو میدان جنگ مین ثبات عطا فرمانا کہ مین آقاے نامدار کے سامنے محجوب نہون دعا کرکے اسنے اپنی فوج کو قاعدے سے آراستہ
کیا ادھر فوج کفار مین بھی صف بندی ہوئی نیران خود میدان مین آیا دیو کیطرح چیخ کے آواز دی کہ اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آئے بہتر تو یہ ہے کہ تم سب کا جو سردار ہو وہ مجھسے دوچار ہو سفاک نے اپنا گینڈا بڑھایا اور
نیران کے مقابلے مین آیا نیران نے سفاک کو دیکھکر بہت کچھ کلمات سخت کہے کہ تو نے ایسی نمکحرامی کی ہے جسکے عوض مین
تجھسے کوئی انتقام تو ممکن نہین اگر تجھے قتل بھی کر ڈالے اور لاش کو طعمہ زاغ و زغن بنالے تو بھی سزا اسے کامل نہین ہوتی
سفاک نے بقہر و غضب کہا او بیہودہ کیا واہیات بکتا ہے یہ میدان جنگ ہے لا جو حربہ رکھتا ہو نیران نے وہی گرز جو اسکے ہاتھ
مین تھا سفاک کے سر پر مارا سفاک نے روکنے کیواسطے سپر اٹھائی گرز سپر پر پڑا سپر کو توڑ کے کاسہ سر کو شگافتہ
کیا سفاک چکرا کر گینڈے سے زمین پر گرا جان بحق تسلیم ہوا نیران نے نعرہ کیا کہ منم نیران شمشیر قوت اے فرقہ مسلمانان
اگر اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو میری اطاعت قبول کرو ورنہ سب کو اسیطرح ہلاک کرونگا پیوند خاک کردونگا اگر تمکو طلسم کشا کے
زور و طاقت پر کچھ دعویٰ ہے تو بالکل بیجا ہے میرا ہمنبرد دنیا مین خلق ہی نہین ہوا فوج اسلام سے اور ایک جوان اسکے مقابلے
کو گیا اُسکی بھی یہی کیفیت ہوئی اسیطرح سے اس مکار نے اسی جوان لشکر اسلام کے اُسدن قتل کیے جب شام ہوئی تو سپاہ
اسلام طبل بازگشت بجواکر واپس ہوئی مغفر ور وغیرہ بھی داخل قلعہ ہوئے سب نے نیران کی قوت کی بہت کچھ تعریف
کی مگر لشکر اسلام جو میدان سے پھر کر آیا بارگاہ مین آکر سب سردار ایک جا ہوئے سب نے کہا اب کیا کرنا چاہیے
جب سفاک سا پہلوان اسکے ہاتھ سے قتل ہوا تو اب کسکی مجال ہے جو اسپر فتح پائے ہان اگر آقاے نامدار یہان ہوتے
تو وہ اس ملعون کو زیر کرتے اور سہراب بھی یہان نہین ہے اگر وہ دلیر بھی ہوتا تو البتہ اس سے مقابلہ کرتا سب کی رائے
ہوئی کہ جو کچھ قسمت دکھائے دیکھین گے کل پھر اس سے لڑینگے اگر موت آئی ہے تو مر جائینگے مگر صفحہ دنیا پر نام کر جائینگے اسی ذکر مین
رات گذر گئی جب صبح ہوئی تو نیران پھر لشکر لیکر میدان مین آیا پرا جمایا لشکر اسلام کے سردار بھی میدان مین گئے بادستانہ صفین جما کر
کھڑے ہوئے نیران پھر میدان مین آیا للکار کر آواز دی اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے
مین آئے لشکر اسلام سے یہ سنکر ایک سردار میدان مین آیا نیران سے مقابلہ کیا اسنے ایک ہی ضرب مین سردار اسلام
کو قتل کیا دوسرا سردار گیا وہ بھی لقمۂ دہان اجل ہو گیا اسیطرح سے تا شام سو سردار لشکر اسلام کے اسکے ہاتھ سے قتل ہوئے
پھر دونون لشکر اپنی آرامگاہ کے جانب پلٹے جب تیسرا روز ہوا اور لشکر اسلام پھر میدان مین آیا تو نیران نے
زرجبیل سے کہا کہ طلسم کشا کے ملازم بڑے ثابت قدم ہین اگر دوسرے کی فوج ہوتی تو اب تک مطیع ہو جاتی یا بھاگ جاتی
زرجبیل نے کہا واقعی یہ بات مین نے پیشتر ہی ان لوگون مین پائی تھی نیران نے کہا آج ان لوگون مین سے ایک کو زندہ
نہ رکھونگا سب کو قتل کرونگا یہ کہکر گرز لیکر بڑھا مانند فیل مست لشکر اسلام پر جا پڑا جسکے ایک گرز مارا دیا وہ زمین پر
گر کے راہی ملک عدم ہوا یہ کیفیت دیکھکر لشکر اسلام نے درگاہ قاضی الحاجات مین عرض کی کہ اے کس بیکسان اے چارۂ
بیچارگان وقت مدد ہے دشمن قوی ہے ہماری جان بچا تڑپ کے جو سب نے دعا کی قبول درگاہ ایزدی ہوئی دیکھا
صحرا کی جانب سے گرد بلند ہوئی دونون لشکر اسطرف دیکھنے لگے سب نے کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا آگیا جب
دامن گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا چند سوار آگے سب کے سہراب سبز پوش گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے
چلا آتا ہے لشکر اسلام نے کہا نہین معلوم آقاے نامدار کہان گئے سہراب تنہا آتا ہے سہراب نعرہ کرکے آپڑا مگر سہراب
نے جو نیران کو دیکھا گھبرا گیا دلمین خیال کیا کہ اس قد و قامت کا جوان آجتک نگاہ سے نہین گذرا فوج مین آیا
سب سے یہ پوچھا ارے سفاک کہان ہے فوج اسلام نے از اول تا آخر سب کیفیت بیان کی سہراب نے بڑا افسوس

کیا بدیع الملک کی کیفیت کر سنائی نیران کو لوٹا کہ او پہلوان ٹھہر جا کہ میرے تیرے مقابلہ ہوگا نیران نے ہنسکر کہا
پھر تجھے کون مانع ہے شوق سے میرے مقابلے مین آ سہراب نیران کے مقابلے مین آیا نیران نے گرز کا وار کیا
سہراب نے اُس وار کو روک دیا سب نے سہراب کی اس جرأت پر صداے آفرین بلند کی اسیطرح دیر تک دو بدو لڑائی
رہی ایک مقام پر نیران نے گرز سہراب کے سر پر مارا سہراب نے چاہا کہ خالی دون مگر گھوڑے نے سکندری کھائی
وار کو نہ روک سکا گرز سر پر پڑا کاسہ سر شکستہ ہوا سہراب گھوڑے سے زمین پر گرا نیران نے فوراً دوسرا وار کیا کہ
سہراب کے استخوان سر چور چور ہو گئے لشکر اسلام سے صداے ماتم بلند ہوئی سہراب راہی ملک عدم ہوا شام
تو ہو ہی گئی تھی لشکر اسلام نے طبل بازگشت پر چوب لگائی دونون لشکر اپنے آرامگاہ کیطرف پلٹے لشکر اسلام جو بارگاہ
مین آیا سب نے صلاح کی کہ اگر مہلت مل سکے تو تین دن کی مہلت طلب کرنا مناسب ہے سب نے اس راے کو پسند کیا ایک
نامہ زنجبیل کے نام لکھا کہ ہمارے آقاے نامدار یہان نہین ہین لہذا ہم چاہتے ہین کہ جبتک آقاے نامدار نہ تشریف
لائین تب تک جنگ موقوف رہے یہ نامہ لکھکر ایک سوار کو دیا کہ زنجبیل کو جا کر دینا اور اسکا جواب شافی لینا وہ سوار
نامہ لیکر زنجبیل کیطرف آیا نگہبانون نے روکا اسنے نامہ دکھایا سب نے جاکر زنجبیل کو اطلاع کی کہ ایک نامہ دار
لشکر اسلام سے آیا ہے زنجبیل نے اندر بلایا نامہ دار نے نامہ دیا زنجبیل نے نامے کو پڑھ کے نیران کو دیا نیران
نے کہا مین ہرگز مہلت نہین دونگا ہان دو صورتین جان بچنے کی ہین کہ یا تو ہماری اطاعت قبول کرین یا طلسم کشا
کی رفاقت سے ہاتھ اُٹھائین یہی جواب نامے کی پشت پر تحریر کر دیا اور نامہ دار کو رخصت کیا نامہ دار پھر اپنے
لشکر مین واپس آیا سب کو نامہ دکھایا سردار جواب نامہ دیکھکر بہت غمگین ہوئے سب نے اپنی اپنی حاجت
پروردگار عالم سے رجوع کی اور مشغول عبادت ہوئے انکو تو اس حال مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

اب دوسرے داستان بدیع الملک کے ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو تلاش مین کوہ الوان کے روانہ ہوئے دو روز کے بعد دیکھا کہ ایک کوہ ہفت رنگ معلوم ہوتا ہے مگر پہاڑ کی عجب کیفیت
ہے گھڑی گھڑی رنگ تبدیل ہوتا ہے بدیع الملک عقل سے سمجھے کہ یہی کوہ الوان ہے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین تحریر تھا
کہ کوہ الوان یہی ہے اسی پہاڑ کے بیچ مین الوان جادو بیٹھا ہے لوح کو پہاڑ سے مس کرو قدرت خدا کا تماشا دیکھو
بدیع الملک نے لوح کو پہاڑ سے مس کر دیا ایک آواز مہیب آئی پہاڑ شق ہوگیا بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک
ساحر بہت ضعیف اُس پہاڑ کے اندر سے بر آمد ہوا مگر جوشان وخروشان بدیع الملک کو دیکھکر اُسنے ایک
گولا مارا بدیع الملک نے لوح چمکائی گولا زمین پر گرا ساحر نے اور سحر کیا بدیع الملک نے بڑھ کے تلوار کا وار کیا
ساحر نے بہت کچھ سحر سے بچنا چاہا مگر سحر کیا اثر کرتا تلوار سے سر اُسکا جدا ہوا خون بہنے لگا بدیع الملک نے کمر سے
خنجر نکالا خون مین خنجر کو آلودہ کیا ماہی کو نکالا وہی خنجر شکم پر ماہی کے پھیر دیا کہ مچھلی کا پیٹ چاک ہوا آوازین مہیب آئین
اندھیرا ہوگیا بدیع الملک نے دیکھا کہ مچھلی کے پیٹ مین ایک خنجر آبدار رکھا ہے خوش ہوکر بدیع الملک نے اُس خنجر کو
نکالا اپنی کمر مین لگایا لوح کو ملاحظہ کیا اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور الوان جادو قتل ہو اور خنجر بھی ہاتھ آئے
تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئین دریاے ہفت رنگ تک پہونچائے اور وہان جاکر سامان قتل مغرور بہم پہونچائے
بدیع الملک نے پتہ دریاے ہفت رنگ کا لوح مین دیکھا وہان سے طرف دریاے ہفت رنگ کے روانہ
ہوئے یہ دریا کوہ الوان سے بہت نزدیک تھا بدیع الملک ایک روز کے بعد دریا کے کنارے پر پہونچے
دیکھا ایک دریاے قہار موجزن ہے سات رنگ کا پانی ایک دریا مین بہ رہا ہے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا

لکھا تھا کہ اسم حاشیہ کو ایکبار پڑھو ایک کشتی ظاہر ہوگی اُس کشتی پر بیٹھ جانا پھر جو واقعہ گذرے لوح کو دیکھنا بدیع الملک
نے اسم کو ایکبار پڑھا دیکھا ایک کشتی نہایت نفیس طلائی دریا میں ظاہر ہوئی بدیع الملک کے قریب آئی شاہزادہ
بدیع الملک بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اُس کشتی پر سوار ہوئے کشتی روانہ ہوئی جب وسط دریا میں پہونچی کشتی غرق
ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد پانوں بدیع الملک کے آشنا زمین سے ہوئے آنکھ کھولی دیکھا ایک قصر معقول میں
ہوں بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ سامنے جو مکان پتھر کا معلوم ہوتا ہے اسکے دروازے سے لوح کو مس
کرو دروازہ کھل جائیگا اندر جانا کیفیت عجائب و غرائب دیکھنا بدیع الملک اُس مکان کے قریب آئے لوح
کو قفل سے مس کیا قفل کھل گیا بدیع الملک دروازہ کھول کے اندر آئے دیکھا مکان بہت تکلف سے آراستہ
ہے ہر طرف شیشہ آلات قرینے سے آویزاں مگر نہ کوئی مکاندار نہ کوئی نگہبان بدیع الملک کیفیت اُس مکان کی دیکھتے
ہوئے جاتے تھے جیسے ہی وسط مکان میں پہونچے ایک تصویر پتھر کی نظر آئی بدیع الملک اُس تصویر کو دیکھنے
لگے دلمیں کہتے تھے کہ یہ تصویر کسنے بنائی ہے اپنی صناعی دکھائی ہے جو چیز ہے خوب ہے دلکو مرغوب ہے حسن کیسا بنایا ہے
اصل تو یہ ہے نقل کو اصل کر دکھایا ہے ایسا حسن نگاہ سے نہیں گذرا نہیں معلوم یہ کسکی شبیہ ہے یا صرف بنانے والے نے
اپنی صناعی دکھائی ہے اگر شبیہ ہے تو جسکی تصویر ہے وہ کون عابد کش زاہد فریب ہے بدیع الملک تو اس خیال میں تھے
مگر لوح کا عکس جو تصویر پر پڑا تو حجریت اُسکی رفع ہوئی بدیع الملک نے دیکھا کہ دیکھتے دیکھتے تصویر کی کیفیت
بدل گئی اور اصلی حالت پیدا ہوگئی بدیع الملک نے یہ کیفیت دیکھکر لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ لوح کو اس تصویر
کے جسم سے مس کردو بدیع الملک نے لوح اُس تصویر کے جسم سے مس کردی سب کیفیت تو بدل ہی چکی
تھی نازنین نے آنکھیں کھولدیں گویا تن بیجان میں جان آگئی بدیع الملک کو دیکھکر منہ چھپالیا شاہزادے
نے جو یہ حالت دیکھی محو جمال ہوگئے مگر صبر کرکے دلپر جبر کرکے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمیں لکھا تھا کہ اِس نازنین کے
پاس ایک انگشتری ہے جبتک وہ ہاتھ نہ آئیگی مغرور قتل نہوگا مگر اِس نازنین کے دام مکر میں نہ پھنسنا اور انگوٹھی
جسطرح بن پڑے اس سے لینا جب انگوٹھی تمہارے قبضے میں آجائیگی تو کیفیت عجیب ظاہر ہوگی بدیع الملک
یہ حال دیکھکر خموش ہوئے نازنین نے دبی آواز سے کہا کہ آپ کون صاحب ہیں یہاں کیونکر تشریف لائے شاہزادہ
بدیع الملک نے جواب دیا کہ میں غربت زدہ راہ بھولکر اسطرف نکل آیا تقدیر نے تم تک پہونچایا نازنین نے
ایک تصویر اپنے پاس سے نکالی بدیع الملک کی صورت سے ملائی تصویر بالکل مشابہ ہوئی نازنین نے ہنسکر
کہا آپ یہاں بارادۂ طلسم کشائی تشریف لائے ہیں اے شہریار گو میں اسی واسطے یہاں مقرر ہوں کہ جو کوئی بارادۂ
طلسم کشائی آتا ہے اُسکو قتل کرتی ہوں مگر اب میری کیا مجال ہے جو آپسے دشمنی کرسکوں آپنے لوح حاصل کی ہے خود بھی
صاحب تبرکات بزرگان ہیں آپ سے کون آنکھ ملاسکتا ہے آپ ضرور اس طلسم کو فتح کیجیے گا یہاں کی حکومت لیجیے گا
آپ جسواسطے یہاں تشریف لائے ہیں وہ بھی میں حاضر کرتی ہوں لیکن اے شہریار اس کنیز کو شر دشمنان سے بچا لیجیے گا
جب میں انگشتری آپکو دونگی تو مغرور میرا دشمن ہوجائیگا اُسکے ہاتھ سے میری جان نہ بچیگی سوا اسکے کہ آپ
میری مدد کیجیے کیونکہ اصلی طلسم کشا آپ ہی ہیں یوں تو بہت سے لوگ یہاں آئے مگر آپکی شبیہ بانیان طلسم نے
بناکر رکھی تھی کہ جب اس شکل و شمائل کا آدمی آئے تو اُس سے خوف کرنا وہ ضرور طلسم کو فتح کریگا پس اے شہریار آپ تو
ضرور اس طلسم کو فتح کرینگے لیکن مغرور یہ خبر سنکے مجھے زندہ نہ چھوڑیگا نازنین نے ایسی باتیں کیں کہ بدیع الملک اسکی
دام تقریر میں گرفتار ہوئے اور یقین کامل ہوا کہ یہ نازنین سچ کہتی ہے یہ جو خیال آیا نازنین سے کہا کہ کسی کی اتنی مجال

نہین جو تمھاری جانب نگاہ سخت اُٹھا سکے تم انگوٹھی دو اور میرے ہمراہ چلو میرے لشکر مین آرام رہنا کچھ خوف کی جا
نہین نازنین نے دیکھا کہ طلسم کشا مکر مین گرفتار ہو گیا ہی فوراً ہاتھ پکڑ کے شہ نشین پر لائی ایک مسند زرنگار بچھی تھی شاہزادہ
بدیع الملک کو اُس مسند پر بٹھایا وہان بہت سی تصویرین پتھر کی جام و صراحی لیے ہوئے کھڑی تھین نازنین نے ایک
شیشہ اُتارا اُسمین سے کچھ شراب سب تصویرون پر چھڑکی کہ سب جاگ اُٹھین نازنین نے کہا اپنے اپنے کام مین مصروف
ہو شہنشاہ آئے ہین انکی خاطر کرو اُن سب نے جام شراب سے مملو کیے نازنین کے سامنے لائین نازنین نے ایک جام
اُٹھا کے بدیع الملک کے پیشکش کیا شاہزادے نے چاہا جام پی جائے مگر لوح کا خیال آیا نگاہ نیچی کی لوح کو دیکھا تو
لکھا تھا کہ اگر اس شراب کو پیوگے تو ابھی پانی ہوکر بہ جاوگے خبردار نہ پینا پیشتر اسکے ہاتھ سے انگوٹھی جو ہفت رنگ
ہی وہ اُتار لو پھر اور باتین کرو بدیع الملک نے یہ مضمون دیکھکر نازنین سے کہا کہ مین نے آپکے اخلاق کو دیکھا
اور دعوت آپکی قبول کی مگر جام اُسوقت تک نہ پیونگا جبتک انگشتری آپ مجھے نہ دینگی نازنین نے کہا اے شہنشاہ انگشتری کیا
چیز ہی مین تو عرض کر چکی کہ آپ حضور ہی کے قدم اقدس پر جان تصدق کرونگی انگشتری نذر دونگی بلا سے مغرور میرا دشمن
ہو جائیگا اگر آپ مہربان ہین تو میرا کیا بنائیگا بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ لیا انگوٹھی پر دوسرا ہاتھ ڈالا نازنین نے
کہا اے شہنشاہ یہ انگشتری نقلی ہی اصلی انگشتری یہ نہین آپکی خدمت مین ابھی حاضر کرتی ہون آپ میرا ہاتھ چھوڑ دیجئے
بدیع الملک نے پھر لوح کیطرف نگاہ کی لکھا تھا کہ اگر اسوقت اسکا ہاتھ چھوڑ دوگے تو پھر عمر بھر یہ ہاتھ نہ آئیگی اور ابھی
بے تعب ہی مناسب وقت یہی ہی کہ انگوٹھی اسکے ہاتھ سے اُتار لو اگر نہ اُتر سکے تو اسکا ہاتھ کاٹ کر اپنے قبضے مین کرو
رحم کو اس مقام پر کام نہ دو یہ صورت اسکی اصلی نہین ہی جب انگشتری تمھارے قبضے مین جائیگی تو اسکی اصلی صورت ظاہر ہوجائیگی
بدیع الملک نے یہ مضمون دیکھکر اُس نازنین کا کہنا قبول نہ کیا اور انگشتری کو اُتارنا شروع کیا مگر انگوٹھی نازنین
کے ہاتھ سے نہ اُتری بدیع الملک نے کمر سے خنجر نکالا نازنین کا ہاتھ کاٹا جسقدر وہان کنیزین اسکی موجود
تھین وہ غل مچایا کین خود یہ نازنین بھی بہت چیخی چلائی مگر بدیع الملک نے نہ مانا ہاتھ کاٹ لیا جیسے ہی نازنین
کا ہاتھ کٹا اور انگشتری اسکے قبضے سے جدا ہوئی اُسنے ایک چیخ ماری اور صورت بدل گئی بدیع الملک نے دیکھا
ایک عورت ضعیفہ سیاہ فام بد انجام نیلی ساری باندھے ایک جھولی گاڑھے کی کاندھے پر ڈالے بیٹھی ہوئی زمین پر
ایڑیان رگڑ رہی ہی بدیع الملک کے دیکھتے ہی اُسکے تمام جسم مین آگ لگ گئی تھوڑی دیر مین جلکر خاک ہوئی اسکے
مرنے سے تمام مکان منہدم ہو گیا باغ بھی جل گیا بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک صحرا نمایان ہوا وہ سب تکلف جاتا رہا
شاہزادے نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اب جسطرح ہوسکے جلد اپنے تئین لشکر مین پہونچاؤ کہ یہ وقت
بہت تنگ ہی تمھارا لشکر برباد ہورہا ہی بدیع الملک اس معرکے کو دیکھکر گھبرا گئے لوح کی اور آگے عبارت پڑھی
لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح سات بار پڑھو ایک مرکب پرند پیدا ہوگا اُسکی پیٹھ پر بیٹھ لینا وہ تمکو باسانی نہایت جلد تمھارے
لشکر مین پہونچا دیگا بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو پڑھا ایک مرکب پرند پیدا ہوا بدیع الملک کے قریب
آیا شاہزادہ اُسپر سوار ہوا مرکب سے اُڑا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سپاہ بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

اب سپاہ بدیع الملک کو جو مہلت نہ ملی تو دوسرے روز صبح کو یہ لوگ پھر میدان مین آئے اپنے لشکر کے پرے
باندھے ادھر سے مغرور اور زنگیل اور ضمران لشکر ہمراہ لیکر قلعے سے باہر آیا اپنے لشکر کو درست کیا ضمران نے
[illegible] طلسم کشا اب بھی ہین تمھارے خون سے درگذرون اور واپس جاؤن مگر میری [illegible]

قبول کرو کہ رفاقت طلسم کشائی ترک کرو کہین اور جا کے نوکری کر لو یا میرے ہمراہ چلو مین تمھین حضور مین
قباد اژدر سر کے لیچلون اور سبکو عہدہ ہاے جلیل دلا دون لشکر اسلام کے سردارون نے کہا کہ ہمین عہدہ ہاے جلیل
کی ضرورت نہین ہر کسی عالم مین ہم رفاقت اپنے آقاے نامدار کی ترک نہ کرینگے اگر ہماری جان جائیگی تو بلا سے نام تو
باقی رہینگے نیران نے کہا ایسی رفاقت کس کام کی کہ جسکی وجہ سے جان جاتی رہے اور جسکے لیے جان دوگے وہ
تمھاری لاش تک نہ اُٹھائیگا سردارون نے کہا ہمین یہ سب باتین منظور ہین مگر ترک رفاقت نہ کرینگے نیران نے
کہا ہم سبکو قتل کر ڈالینگے سردارون نے کہا تیری کیا مجال ہر تو ہمارے قتل پر قادر نہین ہر نیران نے کہا ارے
تم لوگ کیسے کم عقل ہو جسکی رفاقت کی سبب سے تم اپنی جان دیتے ہو وہ خود میرے آنیکی خبر سنکر کہین پوشیدہ ہو گیا
ہر سردارون نے کہا او بیہودہ کیون یاوہ گوئی کرتا ہر اگر خدا نے چاہا تو تیری سرکوبی کو وہ بھی تشریف لاتے ہونگے
نہین معلوم کیا بات ہر جو ابتک تشریف نہین لائے ہین نیران نے کہا اب مجھے جسقدر حجت تمام کرنی تھی تمام کر چکا
تم لوگ نہین مانتے ہو تو مین مجبور ہون یہ کہکے گرز ہلاتا ہوا بڑھا لشکر اسلام پر آپڑا پہلوانون کو قتل کرنا شروع کیا تھوڑی
ہی دیر مین اسنے تمام فوج مین ایک تہلکہ ڈال دیا سبکو زندگی سے یاس ہو گئی لشکر اسلام نے ہاتھ طرف آسمان کے
بلند کیے اور درگاہ مجیب الدعوات مین بصد الحاح وزاری عرض کی کہ اے رب بے نیاز تو اسوقت ہماری مدد فرما
دشمن قوی سے جان بچا تڑپ کر جو سب نے دعا کی قبول درگاہ کبریا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک جانب سے ایک
لکہ ابر آتا ہر مغرور اُسطرف مخاطب ہوا زنجبیل بھی دیکھنے لگا نیران بھی ٹھہرا مغرور نے زنجبیل سے کہا
کہ یہ کون آتا ہر اور اسطرف سے آنا کیسا زنجبیل نے کہا مجھے بھی تعجب ہر کہ اسطرف سے ابر کا اُٹھنا کیسا یہ باتین
تھین کہ وہ ابر قریب فوج آکر شق ہوا سب نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان ایک مرکب پرند پر سوار بصد جاہ و
وقار نمایان ہوئے زنجبیل نے مغرور کے جانب دیکھکر کہا بڑا غضب ہو گیا معلوم ہوتا ہر طلسم کشا سامان قتل
لینے گیا تھا اور وہان سے لے آیا میرا ٹھہرنا تو مناسب نہین ہر مغرور نے کہا مجھے بھی ایسا ہی کچھ خیال ہر مین
بھی یہان نہ ٹھہرونگا یہ باتین کرکے دونون مکارون نے نیران سے یہ حقیقت بیان کی نیران نے کہا یہی طلسم کشا
ہر مغرور نے کہا ہان یہی شخص ہر نیران نے کہا تم لوگ ناحق خوف کرتے ہو ابھی مین اسکو گرفتار کیے لیتا ہون
جب اتنے بڑے بڑے جوان مین نے گرفتار کیے اور قتل کیے تو یہ کیا چیز ہر تم خوف نہ کرو مغرور کو اسپر بھروسا
تھا زنجبیل سے کہا کہ نیران سچ کہتا ہر بھلا طلسم کشا اس سے کیا مقابلہ کر سکیگا یہ ایک وار مین قصہ تمام
کر دیگا زنجبیل کی بھی سمجھ مین آیا کہ واقعی جب اسنے اتنے بڑے بڑے پہلوان قتل کیے تو طلسم کشا کی کیا حقیقت ہر
یہ سوچکر دونون نے جانا مناسب نہ جانا مگر وہ مرکب پرند بدیع الملک کو لشکر مین اُتار کر اُڑ گیا لشکر اسلام
نے جو شاہزادے کو دیکھا فرط مسرت سے شادی مرگ کے قریب ہوئے بدیع الملک کا مرکب عیار فقا نے
جلد حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر بیٹھا سردارون سے پوچھا کہ سفاک اور سہراب کہان ہین کیا سہراب ابھی تک
واپس نہین آیا اور لشکر سب کیا ہوا سردارون نے کل حقیقت بیان کی سہراب اور سفاک کے مارے جانیکی خبر سنکر
شاہزادے کو نہایت ملال ہوا یہانتک کہ آنسو ٹپک پڑے مگر صبر کرکے صفون کو درست کرایا اپنا گھوڑا آگے بڑھایا
نیران نے جو یہ صولت و حشمت شاہزادہ بدیع الملک کی دیکھی محو جمال ہو گیا دلمین خیال کیا کہ ایسے جوان حسین کا جان
سے مارنا مناسب نہین ہر بہتر ہر اسکو نشیب و فراز سمجھا دو جب نہ مانے تو زندہ گرفتار کرکے بادشاہ طلسم کے پاس لیجلو نہ
وہان اسکی خطا معاف کرا دون پھر کوئی عہدہ جلیل اسکو دلا دون ایسے شہا[illegible] ہوتے ہین وہ کام کیا کہ تمام

طلسم مین تہلکہ ڈالدیا اور پھر تنہا ہو کیسے کیسے پہلوانون کو زیر کیا کس کس ساحر کو قتل کیا اکیلا آیا تھا یہان اگر
اسقدر فوج فراہم کی اصل تو یہ ہو کہ اسی کا کام تھا یہ سنکر گرز ہلاتا ہوا فوج کے باہر آیا میدان مین آکے کہا ای طلسم کشا
مین افسوس کرتا ہون کہ تم ایسے شجاع اور بہادر ہو کے ایسی نادانی کرتے ہو کہ اتنے سے لشکر لیکر فتاحی طلسم کو آئے ہو
بھلا طلسم تمسے فتح ہو گا اب اتنے ہی نام کو غنیمت جانو تمنے وہ کام کیا جو دوسرے سے نہو سکتا تھا طلسم مین آئے
اسقدر فوج یہین سے پیدا کی لوح حاصل کر لی بڑے بڑے پہلوانون کو زیر بھی کیا ساحرون کے حوصلے پست کر دیے
واقعی شجاعت اسی کا نام ہو اب میرے ہمراہ چلو مین تمہارے اور بادشاہ طلسم کے صفائی کرا دون سفارش کر کے
عہدۂ جلیل دلا دون تمہاری بہتری چاہتا ہون مجھے تمہاری اس شجاعت پر رحم آتا ہو بدیع الملک نے فرمایا کہ جس
خدا نے ہمین اس طلسم مین اسقدر عزت عطا فرمائی ہو وہ ہماری ذلت کو روا نہ رکھے گا اور ہم ضرور اس طلسم کو فتح کرینگے
بہتر یہ ہو کہ تم اس معاملے مین دخل نہ دو نیران نے کہا مین جو کچھ کہتا ہون وہ تمہارے مفید ہو مجھسے لڑنا اور فتح پانا
ممکن نہین یون اگر میرے ہمراہ چلوگے تو عزت ہوگی ورنہ مین تمھین گرفتار کر کے لیجاؤنگا یہ جسقدر تمنے یہان آکے عزت
پیدا کی ہو سب مٹ جائیگی بدیع الملک نے فرمایا اب زیادہ گفتگو کی کوئی ضرورت نہین ہو یہ میدان جنگ ہو مقام
وعظ و پند نہین ہو یہان زبان شمشیر سے سوال و جواب ہوتے ہین اگر تمھین جنگ منظور ہو تو زیادہ قیل و قال کی حاجت
نہین نیران نے کہا ای طلسم کشا مجھے رحم آتا ہو کہ تمہاری عزت جسکو تمنے اس شجاعت سے پیدا کیا ہو ایک دم مین
مٹ جائیگی بدیع الملک نے فرمایا ادبادہ گو تو ہماری عزت بڑھانے اور گھٹانے پر قادر نہین ہو جس خدا نے
ہمکو عزت دی ہو وہی نگہبان ہو بس ایکبار تجھسے کہدیا کہ یہ میدان جنگ ہو یہان پند و نصیحت کا کام نہین جو تجھے ہمارے
حق مین کرنا منظور ہو اسے اٹھا نہ رکھ ابھی حال کھل جائے یہ سنکر نیران کو غصہ آیا گرز ہلاتا ہوا بڑھا بدیع الملک
نے بھی مرکب میدان مین نکالا نیران نے کہا ای جوان جسقدر وار تجھے کرنا منظور ہون کر لے کہ حوصلہ باقی نہ رہجائے
بدیع الملک نے کہا ہمارا یہ شیوہ نہین ہو جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا ہم بھی وار کرلینگے نیران نے کہا ای
طلسم کشا اب یہان باتون کا کام نہین اس آن بان کو اپنی رہنے دو وار کرو بدیع الملک نے کہا تجھے اس
بات مین کیا دخل ہو تو وار کر نیران نے جھلا کر وہی گرز بدیع الملک کے سر پہ لگایا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر
گرز پہ ہاتھ ڈالکے جھٹکا دیا کہ نیران کے ہاتھ سے گرز نکل گیا بدیع الملک نے زمین پر پھینکدیا اور مسکرا کے کہا
اسی قوت پہ دعوی جرات تھا لاجو کہ جرات رکھتا ہو نیران یہ قوت بدیع الملک کی دیکھکر دنگ ہو گیا اور زیادہ خجل
اور مغرور کا عجب حال ہوا نیران نے خفیف ہو کر تلوار کھینچی بدیع الملک نے بھی شمشیر آبدار نیام انتقام سے
نکالی نیران نے پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر رد کیا اسیطرح بڑی دیر تک آپسمین رد و بدل رہی نیران عاجز ہوا
تو اسنے خود کہا کہ مین چاہتا ہون کہ میرے آپکے زور ہو جو غالب آئے مغلوب اسکی اطاعت کرے بدیع الملک
نے فرمایا کہ تمھین اختیار ہو ہم ہر حال مین موجود ہین یہ کہکر گھوڑے سے اترے نیران آگے بڑھا ہاتھ بڑھا کے
بدیع الملک کے گریبان مین ڈالا بدیع الملک نے بھی ہاتھ کمر بند مین نیران کے ڈالدیا آپسمین زور ہونے
بڑی دیر تک رد و بدل رہی جب شام ہوئی تو نیران بدیع الملک کو روک کر کھڑا ہوا کہا ای طلسم کشا آپ مجھسے
بہت خوب لڑے دوسرے پہلوان کی اتنی مجال نہ تھی کہ مجھسے یون مقابلہ کر سکتا یہ بات آپہی کیواسطے تھی مگر اب
شام ہو گئی ہو کل پھر ہمارے آپکے مقابلہ ہوگا بدیع الملک نے فرمایا کہ ای نیران ہمارا یہ قاعدہ ہی نہین ہو کہ میدان
سے پلٹ جائین اب یا تو زیر کر کے پلٹینگے یا زیر ہو کے نیران نے کہا اسوقت ہماری آپکی جانبازی کون

دیکھیے بدیع الملک نے فرمایا کہ رات کا دن کر دینا کتنی بڑی بات ہے یہ کہکر اپنے لشکر کے جانب اشارہ کیا کہ سامان
روشنی کا درست کرو نیران نے بھی روشنی کرائی مید انمین اسقدر روشنی ہوئی کہ اگر سوزن باریک کہین گرتی تو
صاف نظر آتی مغرور اور زنجبیل یہ کیفیت دیکھ رہے ہین بدیع الملک اور نیران پھر زور کرنے لگے وہ شب بھی
گذر گئی دوسرا دن ہوا نیران کے حواس جاتے رہے بدیع الملک زیادتیان کرنے لگے نیران کا زور گھٹنے
لگا دم بھر گیا مغرور نے زنجبیل سے کہا کہ اب آثار اچھے نہین ہین نیران کمی کر رہا ہے قریب ہے کہ طلسم کشا سے
امان طلب کرے زنجبیل نے کہا امان تو نہین طلب کریگا کیا تعجب ہے کہ مہلت مانگے اور اپنے لشکر مین واپس آنے یہ ذکر
تھا کہ ایک مقام پر بدیع الملک نیران کو لے دوڑے اکیس قدم پر لا کے رکھ مارا نیران کا بائیان گھٹنا زمین سے
آشنا ہوا چاہا تڑپ کے لنگر قائم کرون مگر حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہے بدیع الملک نے پہلے زور
مین تا بکمر دوسرے زور مین تا بسینہ تیسرے زور مین سر سے اُس خود سر کو بلند کیا چرخ دیکر چاہتے ہین کہ زمین پر
ماریں نیران نے کہا اے شہریار الامان بدیع الملک نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان نیران نے عرض کی مجھے کچھ عذر
نہین ہے بدیع الملک نے آہستہ سے زمین پر رکھدیا نیران کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کے
قدمون کو بوسہ دیا شاہزادے ہنے گلے سے لگایا یہ قوت دیکھکر دونون لشکر دنگ ہوگئے صدائے احسنت و آفرین
آنے لگی مغرور و زنجبیل کے چہرون سے رنگ اُڑ گیا تمام فوج کو حکم دیا کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو بدیع الملک پر چار جانب
سے فوجین ٹوٹ پڑین بدیع الملک بھی شیرانہ وغا کرنے لگے ایک جانب نیران صفون کو درہم و برہم کرنے لگا شاہزادہ
بدیع الملک اُسی ہنگامہ مین مغرور کے قریب پہونچے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ وہی انگشتری اسپر کھینچ مارو جلکر خاک
ہوجائیگا بدیع الملک نے کمر سے انگوٹھی نکال کے مغرور کیطرف کھینچ ماری اسکی پیشانی پر پڑی جلنے لگا زنجبیل نے جو اسکی
یہ کیفیت دیکھی اسکے قریب آیا بدیع الملک اسکے قریب پہونچے زنجبیل نے چاہا مین سحر کرکے نکل جاؤن مگر موت
دامنگیر تھی بدیع الملک نے اسکے گریبان مین ہاتھ ڈال کر جھٹکا دیا یہ منہ کے بھل زمین پر گرا بدیع الملک نے وہی
خنجر جو اسکے لیے لائے تھے کمر سے نکالا اسکے گلے پر پھیر دیا زنجبیل کا گلا کٹنا تھا کہ ایک قیامت برپا ہوگئی تمام میدان
مین تاریکی چھا گئی برف باری سنگ باری ہونے لگی آوازین مہیب آنے لگین مکان گرنے لگے اسکی لاش جلنے لگی ایک
آواز آئی کہ کشتی مرا نام من زنجبیل جادو مالک دربند طلسم منہدسہ بود اسکے مرنیکے بعد اور جسقدر مکانات باقی تھے وہ بھی
گر گئے تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا کہ نہ وہ قلعہ ہے نہ وہ مکانات ہین دو مکان بہت وسیع بنے ہین شاہزادے
نے سب سے کہا کہ یہ سحر کے نہین بنے تھے ورنہ یہ بھی گر جاتے لشکر جو کچھ زنجبیل اور مغرور کا باقی تھا کچھ تو فرار ہوگیا اور
کچھ شاہزادے کے پاس آئے عفو تقصیر کے جویا ہوئے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا پھر وہانسے ملکہ زرین کے
باغ مین تشریف لائے ملکہ نے شاہزادے کو مبارکباد فتح دی ساحرون نے خزانہ زنجبیل کا بتایا بدیع الملک نے قبضہ
کیا ملکہ نے اپنے باغ مین بدیع الملک کو رکھا تمام فوج اور مقامون پہ رہی تین روز تک شب و روز جلسہ عیش منعقد رہا تیسرے
روز بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب دربند ظلمات جادو کے جاؤ وہان
ظلمات جادو سے مقابلہ کرو جبتک وہ قتل نہو گا راستہ آگے نہ ملیگا بدیع الملک نے ملکہ زرین سے کہا کہ ملکہ اب ہمکو
اجازت دو اگر حیات مستعار باقی ہے تو انشاء اللہ تعالی بہت جلد تم سے ملینگے ملکہ نے کہا اے شہریار مین بے آپکے یہان کیونکر
رہونگی مجھے بھی ہمراہ لیجیے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مین مجبور ہون تمکو کیونکر ہمراہ لیجاؤن ہان یہ وعدہ کرتا ہون کہ
بہت جلد آؤنگا مین تمھاری حفاظت اور خدمت کیواسطے آدمی یہان چھوڑے جاتا ہون تم یہان بحفاظت رہو گی

ملکہ مجبور ہوگئیں بدیع الملک نوجوان رخصت ہوئے فوج گران ہمراہ لیکر طرف دربند ظلمات کے روانہ ہوئے لوح
کی وجہ سے پتہ بخوبی تمام معلوم ہوگیا تھا رہروی کرتے ہوئے ایک صحرا میں پہونچے شام ہوگئی تھی بدیع الملک نے
فرمایا کہ آج شب کو اسی صحرا میں مقام کرو صبح کو یہان سے چلینگے حسب الحکم فوراً بارگاہین استادہ ہوگئیں شہزادہ
بدیع الملک اپنی بارگاہ فلک جاہ مین داخل ہوئے نیران کیواسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی اسکو مرتبہ اعلی
دیا سب سپاہ کا افسر کیا نیران بھی بہت خوش ہوکر مالک قدردان ملا قباد کیا قدر کرتا تھا آجتک جرأت کی داد
نہ دی بدیع الملک نے اس صحرا مین وہ شب بعیش و آرام بسر کی صبح کو اٹھکر کوچ کیا اسیطور سے منزل بمنزل مقام
کرتے ہوئے جانب دربند ظلمات جاتے ہین کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قباد کی بیان کیجاتی ہے

کہ اسنے جو نیران کو بدلے مقابلہ بدیع الملک بھیجا تھا اسدن سے بہت خوش تھا اور شب و روز یہی ذکر کیا کرتا تھا
کہ نیران طلسم کشا کی مشکین باندھکر لاتا ہوگا کیا مجال ہے طلسم کشا کی جو اس سے مقابلہ کرسکے سب حاضرین دربار بجا و
درست کہتے تھے ایک روز یہی گفتگو ہورہی تھی کہ جو لوگ کہ بدیع الملک کے خوف سے بھاگ گئے تھے روتے پیٹتے
ہوئے پہونچے قباد نے غل سنا ہرکارون سے کہا ارے دریافت تو کرو یہ شور کیسا ہے ہرکارے باہر آئے وہان یہ سامان
دیکھا گھبرائے ہوئے اندر آئے کہا حضور کچھ لوگ زنجبیل کے قلعے پر سے آئے ہین امیدوار اندر آنے کے ہین قباد
نے گھبرا کے کہا جلد بلا لو چوبدار باہر آیا سب لوگون کو اپنے ہمراہ لیگیا ساحرون نے قباد کو دیکھکر سلام کیا قباد نے
کہا ارے کیا مصیبت پڑی ہے جو تم سب اس کیفیت سے آئے ہو ساحرون نے کہا حضور غضب ہوگیا آپکے بھائی صاحب
قتل ہوئے اور زنجبیل بھی قتل ہوئے قباد نے گھبرا کے کہا ارے منحوسو کسنے مارا ساحرون نے عرض کی حضور
طلسم کشا نے نہین معلوم کیا سحر کردیا کہ انکے تمام جسم مین آگ لگ گئی اور زنجبیل کو ذبح کر ڈالا قباد نے کہا ارے
نیران نے مدد نہ کی ساحرون نے کہا حضور وہ طلسم کشا کے شریک ہوگئے قباد نے کہا ارے کیونکر شریک ہوگئے
سب نے کہا حضور پہلے تو تین دن تک طلسم کشا نہین آیا نیران نے جتنے پہلوان نامی طلسم کشا کے لشکر کے تھے
ان سبکو قتل کیا جب تیسرے دن طلسم کشا ایک مرکب پرند پر سوار ہوکر آیا اسنے نیران سے مقابلہ کیا نیران نے
بہت کچھ سمجھایا کہ میرے ہمراہ چلو مین تمہاری خطا معاف کرا دونگا بلکہ سعی کرکے کوئی عہدۂ جلیل دلا دونگا جب طلسم کشا نے
نہ مانا تو مجبور ہوکے نیران نے مقابلہ کیا حضور ایک دن ایک رات اور پھر دوسرے دن دوپہر تک طلسم کشا اور نیران
سے کشتی رہی آخر طلسم کشا نے نیران کو زمین سے اٹھا لیا چرخ دینا شروع کیا نیران نے امان طلب کی طلسم کشا
نے امان دی نیران مسلمان ہوگیا طلسم کشا کیطرف سے لڑنے آیا سبکو ہلاک کر ڈالا آخر کو طلسم کشا نے آپکے بھائی صاحب
کے قریب آکے نہین معلوم کیا کیا کہ وہ جل گئے انکی کیفیت دیکھکر زنجبیل بڑھے طلسم کشا نے انکو بھی زمین پر لٹا کے
ذبح کر ڈالا تمام فوج طلسم کشا کی مطیع ہوگئی قلعہ منہدم ہوگیا خزانے پر طلسم کشا نے قبضہ کیا قباد یہ سنکر بہت رنجیدہ ہوا
اور نیران کی کیفیت باعث حیرت ہوئی سب سے کہا اب طلسم کشا کہان گیا ساحرون نے کہا ہمارے سامنے تو
کہین نہین گیا تھا وہی جو مکان زنجبیل کے رہنے کا تھا وہین مقیم تھا اب نہین معلوم کہان جائے قباد نے کہا
اب مین جانتا ہون کہ طلسم کشا دربند ظلمات پر آئیگا اور ظلمات جادو سے مقابلہ کریگا لوح اسکو خبر دیگی جب ایسے ایسے
ساحر اس سے نہ لڑسکے تو ظلمات کیا چیز ہے جو اسکو گرفتار کریگا بے میرے نکلے کچھ نہین بن پڑیگا ابھی تک تو مین یہ سمجھا کیا
کہ طلسم کشا کیواسطے یہ لوگ کافی ہونگے مگر اب بے میرے کوشش کیے ہوئے کچھ نہ ہوگا طلسم کشا دربندون کو تباہ

کریگا یہ کہکر اُسنے منشی کو بلایا اور ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ ای ظلمات اپنے دربند سے بہت ہوشیار رہنا اب طلسم کشا قریب آپہونچا ہی ایسا نہو تمھین غافل پاکے اپنا کام کرے لازم تمکو یہ ہی کہ جسوقت طلسم کشا تمھارے دربند پر آجائے تو تم ہمکو فوراً اطلاع دینا ہم تمھارے واسطے مدد روانہ کرینگے جب منشی اس نامے کو تحریر کر چکا تو قباد نے ایک ساحر کو بلاکے یہ نامہ دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ ہماری طرف سے ظلمات کو تاکید کردینا کہ بہت ہوشیار رہے طلسم کشا آفت برپا کر دیگا وہ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا ظلمات کے پاس پہونچا نامہ دیا ظلمات نے نامے کو پڑھا اُس ساحر سے کہا کہ مین جواب بھی ابھی دیتا ہون اور زبانی بھی جو کچھ کہون وہ جاکر عرض کر دینا ساحر نے کہا جو کچھ آپ فرمائیے مین عرض کر دون ظلمات نے کہا میری طرف سے آداب وتسلیمات بجا لانا اور عرض کرنا مجھے آپ غافل سمجھتے ہین ایک نہین ہزار طلسم کشا اگر میرے دربند پر آئینگے تو کیا بنا لینگے آپ جانتے ہین کہ مین نے برسون سامری کی صحبت اُٹھائی ہی کتنے دنون تک حبس دم کیے رہا بڈھا تھا جوان ہو گیا سحر مین میرا مثل پیدا نہین ہوا اور آپ ہرگز مدد بھیجنے کا قصد نہ فرمائیگا مین تنہا ہزار ساحرون کو کافی ہون اگر طلسم کشا صاحب لوح ہی تو سبب مجھے کچھ خوف نہین ہی لوح بھی لونگا اور طلسم کشا کو بھی گرفتار کرونگا اگر آپ مدد روانہ فرمائینگے تو مجھے صدمہ ہوگا اگر مین طلسم کشا کو نہ گرفتار کر سکون اور لوح نہ لے لون تو آپ جو سزا تجویز فرمائیگا مین حاضر ہو جاؤنگا بلکہ مین نے اسکے عوض مین اپنا خون معاف کیا اور اس دربند کی حفاظت تو مجھے ضروری ہی واجب و لازم ہی کیونکہ یہ حکومت ذاتی میری ہی مثل اور لوگون کے ملازم نہین ہون مین خود یہان کا حاکم ہون میرے اس علاقہ پر کسی کا قبضہ نہین ہی آپ نے مجھے اس امر سے مطلع کر دیا مین بہت خوش ہوا جب ساحر سے یہ کہ چکا تو اسی مضمون کا نامہ بھی لکھکر دیا اور ساحر کو رخصت کیا ساحر نامے کا جواب لیکر قباد کے پاس آیا اُسکو دکھایا قباد نے کہا ظلمات بڑا گستاخ ہی ایسے کلمات اسنے تحریر کیے اسکو بادولت کے قہر وغضب سے خوف نہ آیا میری وجہ سے آجتک وہان پڑا رہا جناب والد نامدار نے بارہا چاہا کہ اسکو وہان سے نکال دین اور وہانکی حفاظت کسی اور کے حوالے کرین مین نے ہمیشہ اُنکو سمجھایا کہ آپکا کیا نقصان ہی ظلمات وہانکا قدیم باشندہ ہی اور ہمین کچھ دینا بھی نہین پڑتا ہی اُسکو رہنے دیجیے اور کج نامے مین یہ لکھتا ہی کہ مین یہان کا حاکم قدیم ہون اور کسی کو اس علاقے پر دعوی نہین ہو سکتا ہی یہ اپنے دلمین کیا سمجھا ہی یہ کہکر ایک چوبدار کو بلایا اور ایک نامہ کجباز جادو کو تحریر کیا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ ای کجباز جادو تم اس نامے کے دیکھتے ہی ہمارے پاس چلے آؤ کہ ہمکو تمسے ایک ضروری کام ہی اگر دیر لگاؤگے تو بڑا کام حرج ہو جائیگا یہ نامہ بھی ایک ساحر کو دیکر کجباز کے پاس روانہ کیا کجباز بڑا ساحر زبردست ہی اور اسکے پاس بہت سے عجائبات ایسے ہین جو سحر سے نہین بنے ہین بلکہ حکمای اشراقین نے بزور حکمت وہ چیزین تیار کین ہین اس سبب سے ہمیشہ ساحران نامی اس سے خوف کھاتے رہے کہ یہ سحر نہین کرتا تھا بلکہ اُنھین اشیا سے کام لیتا تھا اور اُنکا دفعیہ سحر سے ہو نہین سکتا تھا اسی وجہ سے سب ساحر اس سے خوف کرتے تھے اور قباد بھی اسکو بہت مانتا تھا جب اسکو نامہ قباد کا پہونچا اسنے فوراً چلنے کا سامان کیا ساحر کو تو جواب لکھدیا کہ مین ابھی حاضر ہوتا ہون اور رخصت کیا نامہ دار کے روانہ ہونے پر آپ بھی تھوڑی دیر کے بعد روانہ ہوا قباد کے پاس آکے پہونچا جھک کے سلام کیا قباد نے اپنے پاس بلاکے بٹھایا پہلے تو مزاج پوچھا پھر تمام قصہ طلسم کشا کا بیان کیا اُسکے بعد یہ کہا کہ اسوقت مین نے ظلمات کو نامہ لکھا اور اُسنے ایسا جواب خلاف تہذیب تحریر کیا کہ میرے بہت خلاف ہوا تمکو اسواسطے تکلیف دی ہی کہ جاؤ اور ظلمات کو اس گستاخی کی سزا دو بلکہ قید کرکے میرے پاس روانہ کرو مین

گستاخ کی زبان کٹوا کر قتل کرونگا تاکہ سبکو عبرت ہو اور آیندہ کوئی ایسی خطا نہ کرے اور تم اس دربند پر منتظر رہو جب طلسم کشا
آوے تو اُسکو گرفتار کرلو گجباز نے کہا آپ ابتک خموش رہے ایک دربند کو مٹوا دیا پیشتر مجکو اطلاع نہ کی ورنہ
ابتک طلسم کشا گرفتار ہو جاتا آپ نے بڑی غفلت کی قباد نے کہا ای گجباز مین تمکو بہت تکلیف نہین دینا چاہتا
ہون اگر ظلمات ایسی گستاخی نہ کرتا تو مین اب بھی تمکو تکلیف نہ دیتا براے مقابلہ طلسم کشا خود جاتا گجباز نے
کہا اگر مجھے اطلاع نہوئی تو رنج ہوتا جب ہم لوگ موجود ہین تو آپکو تشریف لیجانیکی کیا ضرورت ہی قباد نے کہا مین
تمکو اپنا قوت و بازو جانتا ہون اور تمسے بڑی بڑی امیدین رکھتا ہون مگر جسطرح بن پڑے طلسم کشا کو ضرور گرفتار کرلینا
کیونکہ مین نے سنا ہی وہ بلا کا آدمی ہی کبھی کسی کے مکر مین گرفتار نہین ہوتا ہی اور لوح بھی اُسکو مل گئی ہی گجباز
نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین ایک دن مین طلسم کشا کو گرفتار کرکے حاضر خدمت کرونگا قباد نے کہا پھر
جسقدر فوج چاہو ہمراہ اپنے لیتے جاؤ گجباز نے کہا جسقدر حضور کے مزاج مین آئے لشکر میرے ہمراہ کیا جائے
قباد نے چار لاکھ ساحر و غیر ساحر گجباز کے ہمراہ کیے اور اسکو رخصت کیا گجباز تو رخصت ہوکر جانب ظلمات روانہ ہوا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو منزلین عجائب و غرائب کی طی کرکے چلے تو دربند ظلمات کے قریب پہونچے ظلمات جادو تو پہلے ہی خبر پا چکا تھا
بدیع الملک کے آنیکا منتظر تھا ہر گھڑی ہرکارون تعینہ رہتی تھی کہ جب کسی لشکر کو آتے ہوئے دیکھو ہمین اطلاع دو ہرکارون نے
جو بدیع الملک کے لشکر کو آتے ہوئے دیکھا جاکر اطلاع دی کہ حضور لشکر خدا پرستو نکا آتا ہی ظلمات نے اُسیوقت حکم دیا کہ ہماری فوج
بھی تیار ہو طلسم کشا کے گرفتار کرنیکو جائینگے اسکی تمام فوج مسلح و مکمل ہو گئی ظلمات نے کہا آج شب بھر توقف کرو کل
صبح کو چلکر طلسم کشا کو گرفتار کر لائینگے یہ مجال نہین جو طلسم کشا دربند کے اندر چلا آئے کیونکہ بیچ مین ایک تاریکی
حائل ہی اُس تاریکی سے گذرنا ممکن نہین ہی جبتک طلسم کشا اُسکے رفع کرنیکی فکر کریگا تب تک ہم لوگ چلکر اُسکو گرفتار کرلینگے
فوج تو یہ حکم پاکر اپنے ٹھکانے پر گئی اور ظلمات بھی اپنے دربار مین آکر بیٹھا مگر بدیع الملک جو آگے بڑھے دیکھا آگے
تاریکی چھائی ہوئی ہی کچھ نظر نہین آتا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ لوح کو ہاتھ مین لو اور اسم حاشیہ ورد
زبان کرو لوح چمکاتے ہوئے چلے جاؤ تاریکی رفع ہو جائیگی ظلمات کے مقام پر جاکے پہونچو گے پھر لوح کو دیکھنا جو کچھ
ہدایت ہو اُسپر عمل کرنا بدیع الملک نے لوح گلے سے اُتاری اسم حاشیہ کو ورد زبان کیا لوح چمکاتے ہوئے
چلے تاریکی دفع ہونے لگی جب سب راہ تاریک طی ہو گئی تو بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پھاٹک عالیشان نظر آتا
ہی مگر دروازہ کھلا ہی بدیع الملک اُس پھاٹک کے اندر آئے جیسے ہی بدیع الملک پھاٹک مین داخل ہوئے
اور ملازمان ظلمات نے دیکھا کہ ایک جوان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے پھاٹک کے اندر چلا آتا ہی سب بخوف
جان گریزان ہوئے اسقدر گھبرائے کہ کسی نے ظلمات کو اس بات کی خبر بھی نہ کی بدیع الملک اُسیطرح سے چلے
گئے تھوڑی دور کے بعد اور ایک پھاٹک ملا بدیع الملک اُس پھاٹک مین بھی داخل ہوئے اسیطرح در پھاٹک
اور طی کیے جب پانچوین پھاٹک پر پہونچے تو بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پردہ پڑا ہی بدیع الملک نے پردہ
اُٹھایا دیکھا ایک ساحر سیہ فام تاج سر پر رکھے تخت پر بیٹھا ہی اور بہت سے ساحر جمع ہین بدیع الملک
نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسکا سر کاٹ لو یہی ظلمات جادو ہی بدیع الملک آگے بڑھے اُسنے جو بدیع الملک
کو دیکھا سحر کیا بھلا سحر کیا تاثیر کرتا اور اسکے مصاحب آگے بڑھے مگر بدیع الملک کے خوف سے کوئی قریب نہ آیا
شاہزادہ ظلمات جادو کے پاس پہونچ گیا تلوار تو ہاتھ مین تھی براے انتقام حجت اس کافر سے کہا کہ شناخت مین

پروردگار واحد و یکتا کے کیا کہتا ہی ظلمات نے کہا او طلسم کشا کیا بیہودہ بکتا ہی مین پہلو نشین سامری ہون سوا
اُنکے اور کسی کو خدا نہین جانتا بدیع الملک نے سر اسکا کاٹا جتنے مصاحب وہان موجود تھے سب نے عوغا کیا او
بدیع الملک پر حملہ آور ہوئے شاہزادے نے سبکو زیر تیغ کیا ظلمات کے مرنے سے تاریکی ہوئی آواز آئی
کُشتی مرا نام من ظلمات جادو بود اس آواز کے سننے سے اور جو جو ملازم اسکے تھے وہان آکر موجود ہوئے
بدیع الملک کے ہاتھ سے مارے گئے لشکر ظلمات نے جو یہ خبر سنی سب کی ہمت پست ہو گئی کچھ تو بخوف جان
اُسیوقت فرار ہوئے کچھ آمادہ کارزار ہوئے بدیع الملک ظلمات کو قتل کرکے باہر تشریف لائے فوج ظلمات
سے مقابلہ ہوا بدیع الملک کے ساتھ بھی لشکر تھا آخر لشکر ظلمات کی شکست ہوئی بہت سے ساحر مارے
گئے بہت سے مشرف باسلام ہوئے بہت سے بھاگ گئے بدیع الملک نے دیکھا کہ بہت سی عمارتین
جو ظلمات کے سحر سے بنی ہوئی تھین منہدم ہو گئین مرحلہ فتح ہوا بدیع الملک کو وہان کے باشندون نے
خزانے وغیرہ بتائے شاہزادے نے سب مال و اسباب قبضے مین کیا مکان ظلمات کا بہت نفیس بنا تھا
وہان جا کر مع فوج بدیع الملک سکونت پذیر ہوئے جشن کا سامان ہوا سب لوگون نے آکر شاہزادے
کو نذرین دین بدیع الملک نے بہت کچھ خلعت و انعام تقسیم کیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو شاہزادے نے
لوح ملاحظہ فرمائی اُسمین تحریر تھا کہ ابھی یہین رہو ایک ساحر کجباز جادو آتا ہی اُسکو قتل کرکے جانیکا قصد کرنا
بدیع الملک مجبور ہو گئے سب لوگون سے کہا کہ ابھی چلنا مناسب نہین ہی کوئی شخص کجباز جادو ہی وہ برائے
مقابلہ آتا ہی جو جو لوگ واقف کار تھے اُنھون نے عرض کی حضور کجباز ساحر یکتا ہی تمام طلسم اُس سے ڈرتا ہی
اول تو کسی کا سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا اور جب وہ سحر کرتا ہی تو لاکھ کوئی اپنے تئین بچائے مگر بچنا دشوار ہوتا ہی
نہین معلوم اُسے یہ کمال کیونکر حاصل ہوا ہی عجائب و غرائب سحر کرتا ہی اُس سے مقابلہ کرنا بہتر نہین ہی وہ لوح کی
بھی حقیقت نہین جانتا ہی بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہی وہ کیا بنا لیگا جب مقابلے مین آئیگا سب حال کھل
جائیگا یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کی کہ حضور کجباز جادو جو اس طلسم مین ساحر یکتا ہی فوج گران ہمراہ
لیکر آیا ہی اُسکو بھی قتل ظلمات کی خبر ہو گئی ہی بارگاہین اُسنے استادہ کرائی ہین سب لشکر یہین اُترا ہی یقین ہی کہ
طبل جنگی بجنے کا حکم بھی دے بدیع الملک نے کہا کچھ خوف نہین ہی خدا مالک ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک طائر
بدیع الملک کے قریب آیا اور ایک نامہ بدیع الملک کے آگے ڈالکر چلا گیا بدیع الملک نے اُس نامے کو
دیکھا تو لکھا تھا کہ اے طلسم کشا ہم تمسے بہت خوش ہوئے کہ تمنے ظلمات جادو کو قتل کیا اسنے گستاخی کی تھی قبا؟
کا بھی یہی حکم تھا مگر اب اپنے ارادے سے باز آؤ ہمارے ساتھ خدمت مین بادشاہ کے چلو تمھاری جرأت و
شوکت دیکھکر بادشاہ کوئی عہدہ جلیل تمکو دینگے اور اگر وہ کچھ انکار کرینگے تو ہم تمھاری خطا معاف کرا دینگے اگر
اس امر کو منظور نہ کروگے تو بہت پچھتاؤگے مین تمھین دم بھر مین گرفتار کر لونگا بدیع الملک اس نامے کو پڑھکے
چین بجبین ہوئے اور نامے کو چاک کرکے پھینکدیا لوگون نے پوچھا کیون حضور اسمین کیا تحریر تھا بدیع الملک
نے تمام کیفیت بیان کی سب سردارون نے عرض کی کہ حضور اس سے بہت سمجھ کے مقابلہ کیجئیگا یہ بلا کا ساحر ہی
اسکا سحر ہر ایک شخص پر تاثیر نہین کرتا ہی آپ اسکی کیفیت سے ابھی واقف نہین ہین بدیع الملک نے فرمایا کہ فضل خدا
اگر شامل حال ہی تو اس مکار کی کیا مجال ہی جو ہمسے آنکھ ملا سکے یہ کہکر اپنی جگہ سے اُٹھے باہر بارہ دری کے تشریف
لائے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین سب لوگ درست رہین اگر وہ طبل جنگی بجوائیگا تو اُس سے مقابلہ کرینگے یہان

تو فوج تیاریان کرنے لگی بدیع الملک برائے سیر لشکر کجباز اُس میدان مین تشریف لائے جہان اسکا لشکر اُترا ہوا تھا
بدیع الملک تو میدان مین کھڑے تماشا اسکے لشکر کا دیکھ رہے ہین مگر ہرکارے جو انکے لشکر کے خبر طبل جنگی بجنے کی لیکر روانہ ہوئے
انھون نے دیکھا کہ آقا یہین موجود ہین سب نے آکر قدم مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی کہ حضور کجباز سے ایک طائر
نے کل کیفیت آپکے دربار کی بیان کی اُسنے کہا کیا مضائقہ ہے دین کل سمجھ لونگا یہ کہکر طبل جنگی کا حکم دیا ہے بدیع الملک نے
فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان لشکر مین خبر ہوئی نقارہ رزمی پر چوب پڑی سرداران
لشکر اسلام سامان جنگ مین مصروف ہوئے شب بھر سب نے تیاری جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک
باہر تشریف لائے لشکر لیکر طرف میدان کے روانہ ہوئے اُسطرف سے کجباز ایک تخت سحر پر سوار پیچھے چار لاکھ
ساحران غدار میدان مین آگے پرا جما کے کھڑا ہوا بدیع الملک نے بھی اپنے لشکر کو آراستہ کیا نقیبون نے
نقابت کی کڑکیت کڑکا کیکر ہٹے کجباز نے اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کو آواز دی کہ اے طلسم کشا اگر کچھ دعوے
طلسم کشائی ہے تو میرے سامنے آ بدیع الملک نے لوح ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ یہ مکار سحر خوب جانتا ہے بلکہ شعبدات اسکے
پاس بہت ہین لازم ہے کہ اسکے مکر سے بچو اور یہ تیغ و تیر سے زخمی نہوگا دشمن تن ہے بدیع الملک نام خدا لیکر آگے
بڑھے کجباز نے کہا اے طلسم کشا اگر تجھے اپنی قوت پر ناز ہے تو مجھسے قوت آزمائی کر لے اور جس فن مین تجھے دعوی ہو
مجھسے مقابلہ کر بدیع الملک نے فرمایا جو تیرا جی چاہے مین ہر حال مین موجود ہون کجباز نے کہا اے طلسم کشا یہ نہ
جاننا کہ میرے پاس لوح ہے اور سحر مجھپر تاثیر نہ کریگا ابھی ایک سحر کردون تو تجھے گرفتار کر لون مگر مین خلاف سمجھتا ہون
کہ غیر ساحر سے سحر کرکے مقابلہ کرون بدیع الملک نے فرمایا کہ شوق سے سحر کر کجباز نے کہا اے طلسم کشا ایک
سحر مین سب کو نابینا کردونگا بدیع الملک نے کہا تیری کیا مجال ہے جو کسی کی طرف نگاہ سخت ڈال سکے کجباز نے
جھولی مین ہاتھ ڈالدیا ایک حباب نکالا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ حباب سحر نہین ہے مگر جب یہ
حباب ٹوٹیگا اور دھوان اسمین سے برآمد ہوگا سب نابینا ہو جائینگے اسکے پاس ایسے شعبدات بہت سے ہین اگر
اسنے نہ بچوگے تو یہ ضرور گرفتار کرکے لیجائیگا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا قریب اسکے تخت کے آئے چاہتا
تھا کہ حباب مارے بدیع الملک نے اسکے ہاتھ سے حباب چھین لیا کجبار نے چاہا ہاتھ چھڑاؤن بدیع الملک
نے جھٹکا دیا کہ تخت سے نیچے آیا فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک کو چارون طرف سے گھیر لیا بدیع الملک
کی بھی فوج ٹوٹ پڑی تلوار چلنے لگی مگر شاہزادے نے کجبار کو جو تخت سے کھینچا خود بھی گھوڑے سے اُترے
اِسکو ایک پانون کے نیچے رکھا دوسرے پانون کو ہاتھ مین لیکر زور کیا اور چیر کر پھینک دیا سب لوگ یہ
قوت بدیع الملک کی دیکھکر دنگ ہو گئے کجباز کے مرنے سے اسکی فوج بدحواس ہوئی شاہزادے کی جرأت
و قوت کا حال سب پر ظاہر ہو گیا آپسمین صلاح کی کہ اب لڑنا مناسب نہین ہے بہتر اسی مین ہے کہ شاہزادے کی
اطاعت قبول کرو ورنہ جان نہ بچیگی اگر ہم لوگ بھاگین گے تو طلسم کشا کی فوج ہمارے تعاقب مین آئیگی مفت جان جائیگی
سب نے اطاعت قبول کی بدیع الملک اُس روز بھی بفتح و فیروزی میدان کارزار سے پلٹے ظلمات جادو
کے قلعے مین آئے شب بھر تو عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نے لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا
اپنا فضل شامل حال کرے اور در بند ظلمات فتح ہو تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ خاص قلعہ طلسم کیطرف جائے اور قلعے پر
قبضہ کرے بدیع الملک نے سرداران لشکر سے کہا کہ سامان کوچ کرو مین قلعہ طلسمی پر جاؤنگا فوج حسب الحکم درست
ہوئی پیشین خیمہ روانہ ہو گیا دوسرے روز بدیع الملک نے بھی مع لشکر گران وہانسے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قباد اژدر سر بادشاہ طلسم کی بیان کی جاتی ہی

کہ اُسنے جو کجبار کے مرنے کی خبر پائی اور یہ بھی سنا کہ ظلمات مارا گیا ور رنبد فتح ہوا اب طلسم کشا خاص قلعہ طلسمی کے
جانب روانہ ہوا ہی قباد نے کہا ہماری سب فوج تیار رہو ہم خود طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے وہ تین ساحرون کو قتل
کر کے طلسم کشا کو ناز ہو گیا ہی جبتک مین نہ جاؤنگا طلسم کشا اسیر نہو گا یہ حکم دیکر قباد نے چند نامے تحریر کرائے
اور جابجا ساحرون کو روانہ کیے مضمون اُن سب کا یہ تھا کہ ایک شخص بارادۂ طلسم کشائی یہان آیا ہی اور چند
ساحرون کو اُسنے قتل بھی کیا ہی بلکہ دو ور رنبد جو طلسم کی جان تھی وہ بھی توڑے بڑے بڑے ساحر نامی یعنے کجبار کو مارا
اور بہت سے پہلوان جنکا عدیل و نظیر اب ممکن نہین انکو بھی اُسنے زیر کیا اب خاص قلعہ طلسمی کیطرف گیا ہی لہذا میرا
قصد یہ ہی کہ مین خود اُس سے مقابلہ کرون جبتک وہ قتل نہو گا مجھے چین نہ آئیگا اور بے میرے جائے اُسکا قتل ہونا
ممکن نہین اسی وجہ سے تم سبکو اطلاع دیجاتی ہی کہ اس نامے کے دیکھتے ہی جلد اپنے تئین مجھ تک پہونچاؤ میرا قصد
یہ ہی کہ بعد تین روز کے قلعہ طلسمی مین جاؤنگا اس عرصہ مین تم سبکو یہان جمع ہو جانا چاہیے اس مضمون کے نامے لکھوا کر
ساحرون کو اور جہان جہان بڑے بڑے جادوگر رہتے تھے اُنکو روانہ کر دیے آپ درستی لشکر وغیرہ مین مصروف
ہوا وہی روز گذرے تھے کہ جگہ جگہ سے ساحرون کی آمد شروع ہو گئی تیسرے روز تین ہزار ساحران نامی جنھین
اپنے سحر پر ناز تھا اور سب لوگ اُنکو سحر و ساحری مین کامل جانتے تھے قباد کے یہان آکر جمع ہوئے اُسی دن
سے کوچ کیا علاوہ ان تین ہزار ساحرون کے بہت سا لشکر ہمراہ لیا دو روز کے بعد قلعہ مین پہونچا جسقدر قلعہ مین کارخانۂ سحر
تھا اُسکو اور زور دیا بہت کچھ انتظامات جدید کیا بہت سے لوگ اس کام پر مقرر کیے کہ وہ آمد طلسم کشا کی خبر دین
اور آپ قلعے مین آیا اور سحر جدید ہر ایک مقام پر کرنے لگا کہین کچھ طائر سحر کی بنا کے چھوڑ دیے کہ جب طلسم کشا آئے تو یہ اُسکی
فوج کو تباہ کر دین کہین کچھ ابر سحر بنا کر قائم کر دیا کہ جسوقت اسکو اشارہ کرون اسقدر باران سحر برسے کہ طلسم کشا
مع فوج غرق آب ہو جائے کہین کچھ آتش سحر ایسی بنائی کہ جب داخلہ قلعے مین طلسم کشا کا ہو تو یہ آگ اُسکو جلا دے
اسی طور سے بہت سے انتظام جدید کیے جب اسکو تین روز قلعے مین گذرے تو اپنے مصاحبون سے کہا کہ ابھی تک
طلسم کشا یہان نہین آیا ہی شاید راہ مین کسیطرف اُسکو روکا یا کسی عجائب و غرائب مین گرفتار ہو گیا مصاحب
اسکے کہ رہے تھے کہ کیا عجب ہی جو ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا حضور طلسم کشا آپہونچا اسقدر
لشکر ہمراہ ہی جسکا شمار مشکل ہی قباد نے کہا ارے کہان ہی ہرکارون نے کہا ابھی یہان سے چار کوس پر ہی یقین
ہی کہ قریب شام سب لشکر اور طلسم کشا یہانتک آجائے قباد نے کہا تمنے بچشم خود دیکھا یا خبر سنی ہی ہرکارون نے
کہا ہمنے بچشم خود دیکھا قباد نے پوچھا کہ طلسم کشا بہت بڑا جوان قوی ہیکل ہی ہرکارون نے کہا واقعی بڑے
رعب و داب کا جوان ہی ایسے حسین ایسے صاحب شوکت نگاہ سے نہین گذرے نیز ان لشکر کا انتظام کرتا
ہوا ہمراہ ہی طلسم کشا سب کے آگے آگے ایک مرکب کوہ کفل پر سوار ہی بڑے جاہ و تجمل سے آتا ہی قباد نے
کہا ہم بھی آمد طلسم کشا کا تماشا دیکھینگے سب نے کہا حضور کے قلعے سے دور تک کی کیفیت معلوم ہوتی ہی تشریف
لیچلیے قباد اُسوقت قلعے پر آیا دوربین طلب کی ہرکارون سے سمت دریافت کر کے اُس جانب جو دیکھا تو لشکر
کی شان و شوکت اور بدیع الملک کی جلالت دیکھکر دنگ ہو گیا مصاحبون کو دوربین دی کہا دیکھو طلسم کشا
بہت قریب آگیا ہی سب کیفیت صاف معلوم ہوتی ہی یقین ہی اب کوس بھر فاصلہ باقی ہو دیکھو کسقدر لشکر ہمراہ
ہی اور طلسم کشا کیا اچھا جوان ہی مصاحبون نے بھی دیکھا سب نے کہا حضور طلسم کشا کے ہمراہ لشکر بیشمار ہی

قباد نے کہا اسکا کچھ خوف نہین ہر لشکر کچھ نہین بنا سکتا ہر جب طلسم کشا میرے مقابلے مین آئیگا حال کھل جائیگا
ابھی اُسکو گرفتار کر لونگا چین کبھی نہ لینے دونگا یہ کہکر قلعے کے نیچے آیا اپنی فوج کے سرداروں سے کہا کہ
طلسم کشا تھوڑی دیر مین یہانتک پہونچ جائیگا اور قلعے کے سامنے جو میدان ہر یقین ہر یہین ٹھہرے آج تو
شب بھر استراحت کریگا جو کچھ اُسکا ارادہ ہوگا کل وقوع پذیر ہوگا اس سے بہتر یہ ہر کہ آج شب کو اسکا خاتمہ
کر دین یعنے لشکر طلسم کشا پر شبخون مارین تم لوگ شبخون کی تیاری کرو سرداران لشکر قباد تو شبخون کی تیاری
مین مصروف ہوئے بدیع الملک نوجوان تھوڑی دیر مین قلعے کے مقابل آپہونچے شاہزادے نے قلعے کو دیکھا
کہ نہایت عمدہ بنا ہر ہر طرف سنہری پتلیان ہاتھون مین قرنائین لیے کھڑی ہین جیسے ہی طلسم کشا قلعے کے
سامنے پہونچے پتلیون نے قرنا پھونکنا شروع کیا اور عجائب و غرائب آوازین آنے لگین بدیع الملک نے
لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ یہان سے دو کوس پر ایک صحرا ہر وہان جاؤ ایک درخت صندل کا ہر اُسکو بقوت
خاص اُکھاڑو جب دہنہ نقب ظاہر ہو اُسمین پھاندپڑو اور فوج بھی تمھاری تمھارے بعد باری باری اُس
نقب مین جائے جب راہ نقب طے کر وگے تو قلعے کے اندر پہونچوگے اُسوقت قباد سے مقابلہ کرنا
یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہر بدیع الملک نے پہلے تو نیران سے کہا تھا کہ ہم یہین ٹھہرینگے مگر جب لوح
مین دیکھا اور یہ نوشتہ پایا تو نیران سے فرمایا کہ ہم یہان نہ ٹھہرینگے یہان سے دو کوس تک اور جائینگے
نیران نے چاہا تھا کہ لشکر کو یہین اُتارین مگر جب بدیع الملک نے یہ فرمایا تو نیران نے لشکر سے کہا
کہ آقائے نامدار یہان نہین ٹھہرینگے یہ کہکر آگے بڑھا بدیع الملک نے بھی گھوڑا بڑھایا ہرکارون نے
قباد سے آکر کہا کہ حضور طلسم کشا تو سیدھا چلا گیا ہمکو یہ گمان تھا کہ قلعے کے سامنے جو میدان ہر یہین
ٹھہریگا مگر اُسکا قصد کسی اور طرف کا ہر قباد نے کہا ارے کس طرف گیا ہر ہرکارون نے سمت کا پتہ تبلایا
قباد نے کہا نہین معلوم کیا کرنے گیا ہر آپ ہی آئیگا قباد تو اس خیال مین رہا مگر بدیع الملک اُس
صحرا مین پہونچے دیکھا ایک درخت صندل کا معلوم ہوتا ہر بدیع الملک درخت کے قریب آئے درخت
کو بقوت تمام زمین سے اُکھاڑا ایک دہنہ نقب ظاہر ہوا بدیع الملک نے نیران سے کہا کہ مین اس
نقب مین جاتا ہون تم لوگ بھی باری باری میرے عقب مین آؤ نیران نے عرض کی کہ آپ تشریف لیچلیے
مین سب کو لیکر آپکے تعقب مین آتا ہون بدیع الملک نام خدا لیکر نقب مین کود ے انکے بعد نیران نے
ایک ایک آدمی کو نقب مین بھیجا جب سب سپاہ جا چکی تو نیران بھی کود پڑا جب راہ نقب طے ہوئی تو شہزادہ
بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک دروازہ معلوم ہوتا ہر شاہزادہ اُسکے قریب آیا سر باہر نکالا دیکھا ایک
میدان نہایت وسیع ہر سامنے قلعہ بنا ہر گرد اُس میدان کے ایک چار دیواری پتھر کی بنی ہر بدیع الملک
نے قلعے کی طرف جو نگاہ کی تو فوج قباد کو دیکھا کہ سب مسلح و مکمل ہو رہی ہر مکانات قلعے مین نہایت نفیس
بنے ہین بدیع الملک نے وہین توقف کیا جب سب سپاہ انکی آگئی تو شاہزادہ آگے بڑھا لشکر قباد
نے جو دیکھا کہ ایک سپاہ بیشمار آتی ہر سب گھبرا گئے کہ یہ لوگ کس طرف سے آئے رسالدار نکل کر دوڑے
بدیع الملک کے قریب آئے پوچھا آپ کون ہین کدھر سے تشریف لائے ہین یہان آپکا کیا کام ہر بدیع الملک
نے فرمایا مین یہان بعزم جنگ آیا ہون قباد کہان ہر اُس سے کچھ باتین ضروری کرنا ہین یہ کیفیت دیکھکر
لوگون نے قباد کو خبر دی کہ حضور بڑا غضب ہوا طلسم کشا تو قلعے مین آگیا قباد نے کہا ارے طلسم کشا کدھر

کدھر سے آیا کیا دروازے پر کوئی نگہبان نہ تھا اور تختہ خندق کیا اٹھا ہوا تھا جو طلسم کشا مع فوج چلا آیا
سب نے کہا حضور تختہ خندق بھی اُٹھا دیا گیا تھا اور در قلعے پر بھی کئی ہزار جوان مقرر ہین جو اسوقت تک وہان
موجود ہین مگر نہین معلوم طلسم کشا کدھر سے آیا قباد گھبرا گیا اور حکم دیا کہ ہماری فوج جلد تیار ہو ہم اسیوقت
طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے بڑا غضب کیا فوج تو تیار تھی قباد کا کہنا تھا کہ سب رسالدارون کو اطلاع ہوئی
سب نے گھوڑے طلب کیے گھوڑے بھی تیار ملے کیونکہ وہ بقصد شبخون جانیکے تھے جلدی جلدی سب گھوڑون
پر سوار ہوئے قباد ایک تخت پر سوار ہوا فوج کو لیکر بدیع الملک کے مقابلے مین آیا جیسے ہی
قباد نے بدیع الملک کو دیکھا کہا اے جوان تو نے یہ کیا حرکت کی کہ میرے بے اجازت قلعے مین
چلا آیا بدیع الملک سے نیران شیر قوت نے کہا کہ اے شہریار قباد اژدرسر یہی ہے اسکے قبضے مین
طلسم ہے بدیع الملک نے کہا او قباد تو کیا ہے اور تیری اجازت کی ہمین کیا ضرورت ہے اب جو تجھسے
ہمارے حق مین برائی ہو سکے دریغ نہ کر قباد نے کہا تو اپنی جرأت پر جو نازان ہے تو یہان جرأت سے
کچھ کام نہ نکلیگا مفت ذلت اُٹھائیگا بدیع الملک نے دیکھا کہ قباد بہت کلمات سخت کہہ رہا ہے قبضۂ شمشیر
پر ہاتھ رکھکر کہا او مکار بہتر اسی مین ہے کہ میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ ایک ضرب مین تیرا فیصلہ ہوگا
سب ارمان دل مین رہجائیگا نیران شیر قوت بھی سینہ سپر کرکے آگے بڑھا قباد اژدرسر سے
کہا کہ اگر اب تو نے کوئی کلمہ لاطائل زبان سے نکالا تو اپنے تن پر سر نہ پائیگا قباد نے کہا او نمک حرام
اب یہ باتین بناتا ہے یاد کر کہ مجھسے کیا وعدہ کرکے گیا تھا ان نے کہا مین نے قدردان مالک پایا
علاوہ اسکے جو میرا عہد تھا وہ پورا ہوا یعنے یہ عہد کیا تھا کہ جو مجکو زیر کریگا مین اُسکی اطاعت کرونگا اور
آقاے نامدار سے سرمیدان زیر ہوا مین نے بدل وجان انکی اطاعت قبول کی تیری ملازمت مین
آجتک داد جرأت نہین ملی گو مین نے کیسے کیسے کارہاے نمایان کیے مگر تو نے کبھی مجھے داد جرأت
نہین دی اور اب مجھے آقاے قدردان اور مالک مہربان ملا ہے قباد اژدرسر نے جھلا کے ایک
گولا نیران شیر قوت کے مارا بدیع الملک نے لوح کا عکس ڈالا گولا زمین پر گرا قباد اژدرسر
نے کہا اے طلسم کشا تو لوح طلسمی پر ناز کرتا ہے ارے لوح کیا چیز ہے لوح ہمسے ہے جب ہم موجود ہین
تو لوح کیا بنا سکتی ہے یہ کہکر دستک دی کہ آسمان سے آگ برسنے لگی بدیع الملک نے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ خوف نہ کر وایسے بہت سے شعبدے دکھائیگا مگر تمپر کوئی کارگر نہوگا ہان فوج کی حفاظت
ضرور ہے اگر عکس لوح کا فوج پر نہ پڑیگا تو یہ آگ جسپر گریگی اُسکو جلا کر خاک کردیگی بدیع الملک یہ دیکھکر
لوح لیکر بڑھے اپنی فوج پر عکس ڈالنا شروع کیا جسپر عکس پڑا وہ تو بچا اور جسپر عکس لوح نہ پڑا وہ جل گیا
جب قباد اژدرسر نے دیکھا کہ طلسم کشا اب بھی باحواس ہے اسنے پھر دستک دی بدیع الملک
نے دیکھا کہ ایک دریاے قہار موج مارتا ہوا چلا آتا ہے بدیع الملک نے پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا
کہ کچھ خوف نہ کرو سب کے آگے بڑھ کے کھڑے ہو جب دریا قریب پہونچے لوح کا عکس دریا پر ڈالنا
پانی خشک ہو جائیگا بدیع الملک سب سے آگے بڑھ کے کھڑے ہوئے جب دریا قریب آیا شہزادے
نے لوح کا عکس ڈالا پانی خشک ہو گیا قباد نے پھر ایک دستک دی آسمان سے خنجر اور تلوارین برسنے
لگین دو چار سو آدمی بدیع الملک کے جان بحق تسلیم ہوئے بدیع الملک نے پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا

کہ لوح کا عکس قباد کے چہرے کی طرف ڈالدیہ بارش شمشیر وخنجر موقوف ہوجائیگی بدیع الملک نے
عکس لوح قباد کے چہرے کی طرف ڈالا یہ سحر بھولا بارش شمشیر وخنجر موقوف ہوئی قباد نے پھر ایک دستک
دی قلعے کے ایک جانب سے سنہری پتلی تیر وکمان ہاتھون مین لیے ہوئی پیدا ہوئے بدیع الملک
نے پھر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ یہ جب تمھارے لشکر کے قریب پہونچے لوح کو ایک جام آب مین ڈالنا
اور وہی پانی ان سب پر چھڑک دینا بدیع الملک نے نیران سے کہا کہ جلدی ایک جام پانی کا لاؤ
نیران نے اور ملازمون سے کہا سب نے جام آب حاضر کیا بدیع الملک نے اُس جام مین لوح کو
دھویا اتنے عرصے مین وہ پتلی بھی لشکر کے قریب آگئی بدیع الملک نے پانی چھڑکنا شروع کیا جسپر ایک
قطرہ آب پڑا وہ جلکر خاک ہوگیا اسیطرح سے سب پتلیان جلکر خاک ہوگئین اب قباد کو امید قطع ہوئی
اور یقین ہوگیا کہ طلسم کشا بہت ہوشیار ہی بے لوح دیکھے کوئی کام نہین کرتا ہی یہ سوچکر اسنے اپنی فوج
سے اشارہ کیا کہ طلسم کشا کو مع فوج گھیر لو جو اسوقت طلسم کشا کو قید کرکے میرے حوالے کریگا اُسکو
ایک ملک کی سلطنت دونگا سلطنت کے لالچ مین ساری فوج بدیع الملک پر لوٹ پڑی بدیع الملک
کی فوج بھی یہ کیفیت دیکھکر آپڑی اور خود شاہزادہ بھی شیرانہ نشگانہ وغا کرنے لگا تلوار چلنے لگی دریاے
خون روان ہوا سر مثل حباب بہنے لگے بدیع الملک اُسی عالم مین صفون کو درہم وبرہم کرکے قباد
کے قریب پہونچے چاہتے تھے کہ ہاتھ تلوار کا ماردون قباد نے اپنے تئین تخت سے گرادیا زمین پر گرکے
سحر کیا غرق زمین ہوکر نکل گیا بدیع الملک تلاش کرنے لگے لشکر قباد نے یہ جانا کہ طلسم کشا نے
قباد کو مارا یہان سب نے ہمت ہاردی چادرین ہلانا شروع کین بدیع الملک نے تلوار روکی لشکر
بدیع الملک بھی ٹھہرا ساحر جسقدر نامی نامی تھے رومال سے ہاتھ باندھکر بدیع الملک کی خدمت
مین حاضر ہوئے شاہزادے نے سب کو مشرف باسلام کیا قلعے مین تشریف لائے غازیون نے
کمرین کھولین سب لوگ انتہا کے خستہ تھے بدیع الملک نے حکم دیا کہ ابھی سب لوگ آرام کرین
اب جو کچھ انتظام کرنا ہو گا کل سمجھا جائیگا سب لوگ اپنے اپنے بستر درست کرکے محو خواب ہوئے
مگر قباد ادھر سے جو بھاگا تو اپنی تختگاہ مین آکر پہونچا وزرا کو جمع کیا سب کیفیت جو گذری تھی بیان
کی وزرا سے اسکے بابت راے لی سب نے کہا اب قلعہ طلسم کشا سے قبضے مین آنا بہت مشکل
ہی مناسب یہی ہی کہ آپ یہین تشریف رکھیے دیکھین لشکر مین سے کون کون زندہ بچکر آتا ہی جو جو لوگ
آئینگے وہ اور کیفیت بھی وہان کی بیان کرینگے آپ مناسب سمجھ کے انتظام کیجیے گا قباد نے کہا میرے
نزدیک یہ راے مناسب ہی کہ مجھسے اور چنار آتش اندام جادو جو بادشاہ طلسم چینار ہی انتہا کا رسم ہی
اور اکثر مین نے اُنکی مدد بھی کی ہی اُنکو ایک نامہ تحریر کرون اور اُسمین یہ مضامین لکھون کہ مین نے بارہا
آپکی شراکت کی اور اپنی جان عزیز کی اور بڑی بڑی مشکلون سے آپکو بچایا اسوقت مجھپر یہ ایک بلاے
ناگہانی نازل ہی اگر آپ کچھ میری مدد کیجیئگا تو بعید از بندہ نوازی نہوگا وزرا نے کہا بہت مناسب ہی جب
دو شاہان طلسم ایک امر مین کوشش کرینگے تو ضرور ہی کہ یہ مرحلہ سر ہوجائے آپ ضرور یہ نامہ روانہ فرمائیے
اور اُس سے مدد طلب کیجیے قباد نے کہا اسمین ایک بات اور بھی ہی کہ وہ طلسم بھی اسی طلسم سے ملحق ہی
اگر اسپر کوئی زوال پہونچا تو اُسکے واسطے بھی ہی اگر کوئی وہان کی لوح حاصل کرے تو اُسکے احکام یہان کام

دے سکتے ہین اور یہان کی لوح سکے احکام وہان کام دے سکتے ہین اس راز کو مین نے آجتک زبان سے نہین نکالا سب نے کہا حضور اسکا کیا سبب ہو قباد نے کہاکہ یہ دونون طلسم ایک ہی شخص کے بنا کیے ہوسے ہین اور پیشتر یہ طلسم دو حصون مین منقسم نہ تھا طلسم ہندسہ اور طلسم چنار ایک ہی تھا جب سے چنار آتش اندام کی عملداری وہان ہوئی اور اُنکے بزرگون کو وہان کی حکومت ملی تو اس طلسم کے دو حصے ہوگئے ایک حصے پر ہمارے بزرگ قائم رہے اور دوسرے حصے پر اُنکے بزرگ قابض رہے پیشتر اس طلسم کا نام بھی کچھ نہ تھا جب سے چنار آتش اندام کی حکومت ہوئی تو انھون نے اسکو طلسم چنار کے نام سے مشہور کیا اور اصل یہی ہو کہ یہ اور وہ طلسم دونون ایک ہی ہین اگر اُس طلسم پر زوال آئے تو یہ طلسم کمزور ہو جائے اور اگر اس طلسم مین کوئی خرابی واقع ہو تو وہ ناقص ہو جائے وزرا نے کہا جب یہ بات ہو تو آپ ضرور نامہ تحریر فرمائیے بلکہ یہ حال خلاصہ لکھ دیجیے کہ تم جانتے ہو کہ یہ طلسم اور وہ طلسم ایک ہو اگر یہان کوئی بات پیدا ہوگی تو اُسکا اثر وہان بھی ضرور ہوگا اس سے لازم ہو کہ جسطرح ہوسکے ہماری مدد کرو اس بلا کو رد کرو تاکہ طلسم مین خرابی نہ پڑے اور یہ سلطنت یونہین قائم رہے قباد نے اسوقت منشی کو بلایا اور نامہ مطابق مضمون مذکور کے تحریر کرایا اور ایک ساحر کو بلا کر نامہ دیا کہ اسکو چنار کو دینا اور جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب مختصر کیفیت طلسم چنار اور چنار آتش اندام جادو کی تحریر کیجاتی ہو

کہ یہ طلسم ملحق ہو طلسم ہندسہ سے اور یہان کا بادشاہ چنار آتش اندام ہو یہ مکار سحر مین یکتا ہو اور اس طلسم مین چار حکیم ہین جو شب و روز اس طلسم کے محافظ و نگہبان رہتے ہین اور عجائب و غرائب بھی بنایا کرتے ہین انھین چار شخصون پر دار مدار طلسم ہو اور یہی لوگ رکن اعظم ہین اس طلسم کی چنار صرف بادشاہی کرتا ہو جو کچھ امور متعلق طلسم ہوتے ہین وہ انھین لوگون کی راے سے ہوتے ہین ہر روز شب کو ایک مجلس مباورت منعقد ہوتی اور یہ حکما ترقی طلسم کی صلاحین اور عجائبات بڑھانے کی تدبیرین کرتے ہین جو بات سب کے پسند ہوتی ہو وہ کیجاتی ہو اس طلسم کو ان لوگون نے ایسی ترقی دی ہو اور ایسے ایسے عجائبات بنائے ہین کہ جنکا ذکر وقت پر ہوگا اور ناظرین انشاء اللہ تعالی بہت محظوظ ہونگے چنار کے واسطے ایک مکان معلق ان لوگون نے بنایا ہو چنار شب و روز وہان مصروف عیش رہتا ہو گرد طلسم کے برف اسقدر ہو کہ دور سے دیکھنے والے کو بلور کی دیوار معلوم ہوتی ہو اُسی برف کا قلعہ بھی بنا ہو جو کوئی نامہ دار یا اور کوئی کسی ضرورت سے آتا ہو دیوار کے قریب آکر پھرتا ہو چارون طرف چار برج برف کے بنے ہین اور برف کی پتلیان قرنا ہاتھون مین لیے کھڑی ہین جب کوئی وہان آکر ٹھہرتا ہو پتلیان قرنا پھونکتی ہین اندر سے ایک طائر آتا ہو وہ آنے والے کی صورت دیکھکر واپس جاتا ہو اندر طلسم کے اطلاع کرتا ہو اُسکے بابت جو حکم ہوتا ہو وہ طائر آکر اُس سے بیان کر دیتا ہو اور اگر طلبی ہوتی ہو تو اپنی منقار مین دباکر لیجاتا ہو یہ انتظام یہان کا ہو مگر قباد داڑھ درسر نے جو نامہ دار کو روانہ کیا تھا تو یہ باتین بوقت روانگی تعلیم نہین کین تھین یہ جو نامہ لیکر وہان پہونچا قصد کیا کہ پرواز سحر سے پیدا کرکے اس دیوار کو پھاند جاؤن کچھ دور جاکر اسنے پرواز پیدا کیے چاہتا ہو کہ دیوار کے پار پہونچے ناگہان سر کٹ کے زمین پر گر پڑا ساحر مرگیا پتلیون نے قرنا پھونکی طائر طلسم آیا اسکا سر اُٹھاکر لیگیا وہان کے حاکم سے

وہ سر حکیمون کے پاس بھیجدیا حکیمون نے اُس سر کو چنار آتش اندام کے پاس روانہ کیا اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ آپ آئینہ سامری مین ملاحظہ فرما لیجیے کہ یہ سر کسکا ہو اور یہان کیون آیا تھا چنار کے پاس جو سر پہونچا اور حامل سر نامہ دار نے پیغام حکیمون کا بیان کیا چنار اُس سر کو لیے ہوئے مراۃ سامری کے قریب آیا سوال کیا کہ اے مراۃ سامری یہ سر کسکا ہے اور یہ شخص یہان کیون آیا تھا آئینے مین سے آواز آئی کہ یہ نامہ وار تھا قباد کا ایک ضروری کام کیواسطے یہان آیا تھا یہان کے دستور سے واقف نہ تھا اسنے اندر آنیکا قصد کیا سرکٹ کے گر پڑا نامہ اسکی جھولی مین موجود ہے لاش باہر پڑی ہے نامہ منگا کر دیکھو تو چنار وہان سے واپس آیا فوراً حکم دیا کہ اسکی جھولی مین ایک نامہ ہے اور لاشہ اسکا باہر پڑا ہے جلد اُس نامے کو منگایا اور کہا مین بھائی صاحب سے بہت محجوب ہونگا وہ مجھسے ضرور پوچھینگے کہ تمنے میرے نامہ دار کو کیون مار ڈالا تو مین اُنکو کیا جواب دونگا مگر نامہ تو جلد لاؤ مین دیکھون اُسمین کیا لکھا ہے یہ سنکر ایک ملازم گیا اور نامہ اسکی جھولی سے نکالکر چنار کو لا کر دیا چنار نے نامے کو کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکا تو اسنے اُس نامے کو حکما کے پاس روانہ کیا کہ اس امر مین جو راے مناسب ہو وہ کی جائے حکیمون نے اُس نامے کو لیکر اپنے پاس رکھا جب شب کو انجمن مشاورت منعقد ہوئی تو اُس نامے کو نکالکر پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی سب نے بالاتفاق یہ بات کہی کہ قباد وہین آکر رہین اُنکو گزند نہ پہونچے گی طلسم کشا قلعے مین آئیگا کیا بنالیگا یہان آ نہین سکتا آخر مجبور ہو کے چلا جائیگا اور اگر کچھ سر اُٹھائیگا تو اُسکو سزا دیجائیگی جب یہ بات قرار پائی تو دوسری صبح کو حکیمون نے چنار کو اطلاع دی کہ آپ اس نامے کا جواب یہ تحریر کیجیے کہ اگر تمھین طلسم کشا سے بہت خوف ہے تو میرے یہان چلے آؤ مین تمھین مدد دونگا اول تو جب یہان ہوگے تو طلسم کشا تمھارا کیا بنا سکیگا اور اگر اُسنے کچھ طلسم کی بربادی کا قصد تمھارے آنے کے بعد کیا بھی تو تم یہین رہوگے اور طلسم کشا گرفتار ہو کر آجائیگا میرے طلسم مین بعزم جنگ طلسم کشا آ نہین سکتا چنار نے یہ بات سنکر پسند کی اور منشی کو بلا کے ایک نامہ اسی مضمون کا لکھوا کر ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ ابھی قباد کو پہونچاؤ اور جواب اسی وقت لیکر آؤ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد قباد کے پاس پہونچا قباد نے نامے کو پڑھا اسنے وزرا سے صلاح چاہی سب نے کہا ہم لوگ یہان کا انتظام کرتے ہین آپ تشریف لیجائیے مگر جاتے ہی اس بات پر زور دیجیے گا کہ طلسم کشا کو گرفتار کرا کے یہان بلائیے قباد نے کہا مین ضرور ایسا ہی کرونگا تم سب لوگ یہان سے خبردار رہنا مین اسیوقت جاتا ہون وزیرون نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے بہت اچھی طرح سے یہانکا انتظام ہوتا رہیگا مگر آپ طلسم کشا کی گرفتاری کے باب مین جہانتک ہو سکے کوشش کیجیے گا قباد سبکو سمجھا کر اُسی وقت روانہ ہوا بتعجیل تمام راہ کو طے کر کے طلسم چنار مین پہونچا ساحر جو چنار کا نامہ لیکر آیا تھا اُسنے کہا کہ آپ یہان توقف فرمائیے مین آپ کے لیچلنے کا انتظام کرون قباد وہین ٹھہرا ساحر اندر گیا جاتے ہی اسنے چنار کو اطلاع کی کہ قباد آئے ہین چنار تخت سے اُٹھا اور مصاحب بھی اسکے ہمراہ ہوئے خود طلسم کے باہر آیا قباد کو باعزاز تمام استقبال کر کے اندر لیگیا قباد نے جو عجائبات اور انتظام طلسم کو دیکھا اپنے طلسم سے بہت زیادہ پایا چنار سے کہا بھائی صاحب آپ نے تو اپنے طلسم کو اسقدر زور دیا ہے کہ ہوا تک بے اجازت آپ کے نہین آ سکتی ہے بھلا انسان کی تو کیا مجال ہے جو طلسم کے اندر چلا

آئے چنار نے جواب دیا کہ اُسکو طلسم مین ایک تکلف اور ہر کہ اسکی عمر کبھی ختم نہین ہو گی ہر یہ ہمیشہ
یون ہی رہیگا اور اسکے عجائبات روز افزون ہوتے جائینگے قباد دیجاہ درست کہتا اسکے ساتھ ساتھ
آیا جب چنار اپنے مکان معلق کے قریب پہونچا اسنے اشارہ کیا چار عقاب زرین بال ایک تخت
لیکر آئے چنار قباد کو لیکر اُس تخت پر بیٹھا عقاب تخت کو لیکر اُڑے مکان مین لاکر اُتارا قباد
یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا اپنے دلمین کہا کہ ہمارے طلسم مین یہ عجائبات نہوئے اگر ایسا ہی وہان
بھی ہوتا تو طلسم کشا کی کیا حقیقت تھی جو ہمکو عاجز کرتا اسی خیال مین بیٹھا تھا کہ چنار نے کہا
بھائی صاحب اب آپ کیون متردد ہین جو حکم کیجیے وہ ابھی ہو قباد نے کہا تردد مجھے اس بات
کا ہر کہ جبتک مین طلسم مین موجود تھا تب تک تو بخوف میرے طلسم کشا بربادی طلسم مین کیقدر رکمی
کرتا اور اب میرا نہونا باعث خرابی ہر اگر آپ اتنی مہربانی فرمائیے کہ طلسم کشا کو قید کرا لیجیے تو مین
اطمینان خاطر اپنے طلسم مین چلا جاؤن جو جو در بند ٹوٹ گئے ہین اُنکو درست کرون چنار نے کہا
کہ بھائی صاحب آپ اسقدر کیون گھبراتے ہین جسوقت فرمائیگا مین طلسم کشا کو قید کر لونگا مع قلعہ یہان
آجائے مع فوج گرفتار ہو کے آئے آپ سے عفو تقصیر کرائیکو دست بستہ ہین حاضر ہو قباد نے
کہا کہ یہ تو آپ بہت بجا فرماتے ہین مگر اُسکے پاس لوح موجود ہر اور وہ لوح اس طلسم مین بھی کام دیسکتی
ہر وہ ایسے سحر مین مبتلا ہو نہین سکتا اور کیا عجب ہر جو وہ ادھر آئے کیونکہ جب لوح کو دیکھے گا
تو اُسکو میری کیفیت معلوم ہو گی ضرور اسطرف آئیگا چنار نے کہا بھائی صاحب آپ کس خیال مین ہین
کسکی مجال ہر جو یہان آسکے اگر یہانتک آئیگا بھی تو سرحد طلسم سے کیونکر اسطرف آسکتا ہر قباد نے
کہا میرا قلعہ آپ نے بارہا ملاحظہ فرمایا ہر کسقدر راہین اُسکی مسدود ہین جو ایک راستہ سب کے آنیکا
ہر وہان پہرا ہر وقت رہتا ہر جب مین برلے مقابلہ اُس قلعے مین آیا تو مین نے کئی ہزار آدمی اُس
دروازے پر مقرر کیے مگر نہین معلوم طلسم کشا کس طرف سے آیا ہر ناگاہ غل ہوا کہ ایک لشکر عظیم
قلعے مین آگیا مین گھبرا کے باہر آیا تو دیکھا طلسم کشا اپنے لشکر کو لیے کھڑا ہر اسطرح تو وہ میرے
قلعے مین آگیا تھا یو ہین یہان بھی چلا آئیگا چنار نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین نے ایسا بندوبست
نہین کیا ہر جو کوئی یہان آسکے قباد نے کہا اگر وہ یہان بھی نہ آئیگا تو تمام طلسم کی عمارتین اور عجائبات
کو برباد کریگا جسقدر میرے رفیق دوست وہان ہین سب کو قتل کریگا طلسم پر اپنا قبضہ کریگا چنار نے
کہا مین فوج روانہ کرتا ہون وہ سب لڑ بھڑ کر طلسم کشا سے قلعہ خالی کرا لینگے اور گرفتار کر کے یہان
لے آئینگے قباد نے کہا لشکر کثیر بھیجیے گا اُسکے ہمراہ بھی فوج بہت ہر اور سحر و ساحری کے ذریعے
سے وہ ہاتھ نہ آئیگا اگر سحر زیر ہو گا تو بزور شمشیر زیر ہو گا چنار نے کہا آپ اس معاملے مین دخل
نہ دیجیے مین طلسم کشا کو آپ کے حوالے کر دونگا قباد نے کہا مجھے اسکی ضرورت ہر چنار
نے اُسی وقت چار دن حکیمون کو ایک رقعہ لکھا کہ یہان سے فوج جانب طلسم ہندسہ روانہ کیجائے
کہ وہ طلسم کشا کو گرفتار کر کے جلد حاضر کرے حکما نے اس رقعہ کو دیکھکر سات لاکھ کا لشکر جانب طلسم
ہندسہ روانہ کیا اور سب سے یہ کہدیا کہ جب طلسم کشا کو گرفتار کر کے لاؤ گے تو اُسکے صلے مین خلعت و
انعام بیحساب پاؤ گے فوج تو اُسطرف روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو قلعے مین داخل ہوئے تو اُس روز بوجہ خستگی کے کوئی انتظام نہ کیا بلکہ بعد فراغت آب و طعام سب
محو خواب ہوئے جب صبح ہوئی اور شاہزادہ بدیع الملک بیدار ہوئے تو بعد فراغت فریضہ سحری شاہزادے
نے لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ جبتک قباد قتل نہو گا طلسم شکست نہو گا سحر باقی رہیگا لازم ہی کہ قباد کو قتل کرو
یہان نہ ٹھہرو جانب طلسم چنار جاؤ کہ وہ بھی وہین جاکر پوشیدہ ہوا ہی اگر چنارہ آمادہ کارزار ہو تو اُس سے
بھی مقابلہ کرنا یہی لوح وہان بھی کام دیگی بدیع الملک حسب ہدایت لوح آمادہ سفر ہوئے نیران کو بلا یا حال
کہ سنایا کہا ای نیران تم تھوڑی فوج لو یہان رہو قلعے کا انتظام تمہارے حوالے ہی مین طلسم چنار کے جانب
جاتا ہون اگر بفضل خدا انشاءاللہ ہی تو وہان سے بفتح و فیروزی بہت جلد پلٹونگا اور تمسے آکر ملونگا نیران نے کہا
ای شہریار مین ہمراہ رکاب چلونگا یہان کسی اور کو چھوڑ جائیے بدیع الملک نے فرمایا کہ زیادہ اصرار نہ کرو تمہارا
یہین رہنا مناسب ہے جب نیران نے دیکھا کہ آقائے نامدار کی مرضی نہین ہی اور مجھے اپنے ہمراہ نہیجائینگے
تو مجبور ہوکے قلعے مین رہنا قبول کیا بدیع الملک نے تھوڑا سا لشکر نیران کے پاس چھوڑا اور باقی لشکر
ہمراہ لیکر اُسی روز وہان سے کوچ کیا اور جانب طلسم چنار روانہ ہوئے ناظرین کو خیال رہے کہ چنارہ بھی فوج
روانہ کرچکا ہی کہ ذکر ان دونون کا وقت پر کیا جائیگا

ذکر داستان شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا نکلنا دریائے ذخار سے اور پہونچنا قلعے پر اور باقی حالات متعلقہ

ناظرین والامقام کو یاد ہوگا کہ کمترین نے پیشتر ذکر کیا ہی کہ جب کشتیان تباہ ہوئین تو شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی
بھی کشتی تباہ ہوگئی تھی کشتی تو ہوا کے تھپیڑون سے ٹوٹ گئی اور جسقدر ہمراہی سکندر کے تھے سب غرق
بحر فنا ہوئے مگر شاہزادہ ایک تختے پر بہتا ہوا دوسرے روز کنارے پر پہونچا غش سے آنکھ کھلی تختے سے
اتر کر خشکی مین آیا مگر کبیدہ خاطر امیر کا خیال اپنے رفیقون کے ڈوب جانیکا ملال غمگین و محزون شکر خدا کرتا
ہوا آگے بڑھا چونکہ دو دن سے کھانا بہم نہ پہونچا تھا شدت گرسنگی سے ضعف کی شدت تھی عجب حالت تھی ہر
گام پر گر پڑتا پھر اُٹھکر چلتا اسیطور سے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ صحرا نظر آیا شاہزادے نے دیکھا کہ کچھ درخت
ثمردار اُس صحرا مین ہین قریب اُن درختون کے آکر کچھ پھل کھائے سامنے ایک چشمۂ آب نظر آیا شاہزادے
نے اُس چشمے سے پانی پیا ایک تختہ سنگ اُس چشمے کے قریب رکھا تھا شاہزادہ اُس تختے پر جاکے بیٹھا اتنے
دنون کا مسافت کشیدہ تھا لیٹتے ہی سو گیا مگر یہ مقام ایک ساحرہ کا تھا جب یہ قریب شام اپنے مقام پر آئی دیکھا
ایک جوان قریب چشمۂ آب سو رہا ہی ساحرہ نے نعرہ کیا سکندر کی آنکھ کھل گئی دیکھا ایک ساحرہ سیہ فام
بدانجام غل مچا رہی ہی شاہزادہ اُٹھا ساحرہ نے پوچھا ای شخص تو کون ہی سکندر نے اپنا نام بتایا اور یہ بھی فرمایا
کہ مین حمزہ کا نور نظر پارۂ جگر ہون دریا مین کشتی تباہ ہوئی اسطرف ایک تختے پر بہتا ہوا نکل آیا نہین معلوم
اور ہمراہیون پر کیا گذری ساحرہ نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا صاحبقران نے بہت سے ساحرون کو
قتل کیا ہی اُن سب کے عوض مین تجھے قتل کرونگی سکندر نے چاہا کہ بڑھ کے اسکو طمانچہ مارین کہ سر اُڑ جائے
ساحرہ نے سحر کیا سکندر کے پاؤن زمین نے پکڑ لیے ساحرہ نے چاہا کہ مین بڑھ کے سکندر کو قتل کرون شاہزادے
نے ہاتھ اُٹھا کر درگاہ کبریا مین بالحاح و زاری عرض کی کہ ای رب بےنیاز وقت مدد ہی تڑپ کے جو دعا کی
قبول درگاہ الٰہی ہوئی ایک پتھر آسمان سے گرا کر ساحرہ کا سر پارہ پارہ ہو گیا زمین پر گر کے ایڑیان رگڑنے لگی

سکندر حیران ہوئے کہ اسکو کسنے مارا چار ونطرف دیکھنے لگے ایک جانب نگاہ جو کی دیکھا ایک دیو قوی ہیکل کھڑا ہی
سکندر نے اُس دیو سے پوچھا ای نیک خصال اُس ساحرہ کو تو ہی نے مارا ہی دیو نے عرض کی مین ہی نے اسکو قتل
کیا ہی سکندر نے بہت کچھ آفرین و مرحبا کہا دیو سے نام پوچھا دیو نے عرض کی کہ نام میرا سداب آہن پیکر ہی مین
ایک وجہ سے آپ کے پاس حاضر ہوا ہون سکندر نے کہا بیان کرو دیو نے عرض کی کہ مین پردہ قاف مین قلعہ زبرجد حصار
پر رہتا ہون مجھسے اور دیو اولال سے اُس قلعے کی بابت جنگ آغاز ہوئی آخر کار اُس سے شکست پائی تین بار مقابلہ
کیا یہی سانحہ پیش آیا مجبور ہو کر رمالون سے دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ دیو اولال کی موت آدمزاد کے ہاتھ سے
مین تلاش مین آدمزاد کے نکلا تھا کہ اگر کسی کو جری و صف شکن پاؤنگا اپنے ہمراہ لیجاؤنگا فوج دیوان بیشمار اُسکے
ہمراہ کرونگا اور دیو اولال سے مقابلہ کراؤنگا اُسنے قلعے پر قبضہ کر لیا ہی سکندر نے فرمایا کہ مین بسر و چشم موجود ہون
جبتک دیو اولال کو قتل نہ کر لونگا تب تک چین نہ لونگا دیو سداب یہ تقریر سکندر کی سنکر بہت خوش ہوا نام و
نشان پوچھا سکندر نے بتایا امیر کا نام سنکر دیو خوش ہوا کہا آپ ضرور اُس بدخصال کو قتل کرینگے یہ کہکر عرض
کی کہ آپ تشریف لیچلیے شب کو صحرا مین کہان رہیگا میرے یہان تشریف لیچلیے با آرام بسر کیجیے یہ کہکر سداب بیٹھا
سکندر اسکی پشت پر سوار ہوئے دیو سداب لے اُڑا تھوڑی دیر مین راہ طی کر کے قلعہ زبرجد حصار پر پہونچا
اپنے مکان مین شاہزادے کو لایا بخاطر تمام پیش آیا سکندر نے آرام کیا دیو شب بھر نگہبانی مین مصروف رہا جب صبح کو شہزادے
کی آنکھ کھلی سداب نے عرض کی شہریار حمام مین تشریف لیچلیے سکندر حمام مین گئے دیو سداب نے پوشاک
اور سلاح حاضر کیے سکندر نے بعد غسل پوشاک تبدیل کی سلاح ذات پر آراستہ کیے سکندر گھوڑے پر سوار ہوئے
پھر سداب کے مکان مین آئے دیو نے عرض کی شہریار دو ایک روز آپ تشریف رکھین پھر مین آپکو براے
مقابلہ لیچلونگا سکندر نے کہا مجھے ضرورت ٹھہرنے کی نہین ہی تم شوق سے مجھکو لیچلو دیو نے جب سکندر کو آمادہ
پایا اپنے ہمراہ لیکر ایک صحرا مین آیا سکندر نے دیکھا کہ لشکر دیوان بیشمار وہان مقیم ہی سب نے جاہ و جلالت
سکندر کی دیکھکر سلام کیا شاہزادے نے سب کا سلام لیا دیون نے سداب سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین
سداب نے کل کیفیت بیان کی سب دیو خوش ہوئے سداب نے ایک بارگاہ سکندر کے لیے استادہ کرائی
شب بھر شاہزادہ اُسی صحرا مین رہا صبح کو سداب نے کہا اب قلعے پر تشریف لیچلیے تاکہ اولال سے
مقابلہ ہو سکندر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر دیوان ہمراہ ہوا طرف قلعہ زبرجد حصار کے روانہ ہوئے
راہ طی کر کے قلعے کے سامنے پہونچے شاہزادے نے دیکھا قلعے پر دیو اُن شہر پر اُچھل کود کر رہے ہین اُنھون
نے جو سداب کو آتے ہوئے دیکھا وہان سے چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد سداب نے آکر سکندر
سے عرض کی کہ حضور بارگاہ یہین استادہ ہو گی اسی میدان مین مقابلہ ہو گا سکندر نے کہا تمھین اختیار ہی جو
مناسب جانو وہ کرو سداب نے بارگاہ استادہ کرائی سکندر مع لشکر دیوان وہین اُترے دن بہت
کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی سداب نے آکر سکندر سے عرض کی کہ حضور اولال نے طبل جنگی
بجایا ہی صبح کو مقابلے مین آئیگا لشکر بیشمار ساتھ لائیگا سکندر نے فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی
طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب آفتاب عالمتاب
نے اپنے نور سے ظلمت کدۂ عالم کو منور کیا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی شاہزادۂ سکندر نے بعد ادائے
فریضۂ سحر سلاح طلب کیے خادمون نے سلاح جنگ حاضر کیے سکندر نے ہتھیار ذات پر آراستہ کر کے باہر تشریف

لائے یہان اسپ باد رفتار دربارگاہ پر موجود تھا سکندر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے اُسطرف سے اولال بدخصال لشکر دیوان ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آیا دونون لشکرون مین صف بندی ہوئی اولال بدخصال آگے بڑھا پکار کے آواز دی ای سداب یہ آج تو نے کیا تماشا بنایا ہی کسکو ساتھ لیکر آیا ہی ارے یہ آدمزاد مجھسے مقابلہ کر سکیگا اسکے بھروسے پر لڑنے آیا ہی جب بڑے بڑے دیوان نامی تیرے لشکر کے میرے مقابلے کی تاب نہ لا سکے تو یہ آدمزاد کس شمار مین ہی جو مجھسے مقابلہ کریگا سداب نے کہا ارے اولال تو نہین جانتا کہ یہ جوان کون ہی ارے یہ اُس شیر کا فرزند ہی جسنے پردہ قاف مین اپنی جرأت کے سکے بٹھا دیئے اب یہ تیری سرکوبی کو تشریف لائے ہین اگر اپنی جان عزیز ہی تو ہاتھ باندھکر خدمت باسعادت مین حاضر ہو خطا اپنی معاف کر ورنہ ایک دم مین یہ تمام لشکر یہان سے گریزان ہوگا اولال نے کہا ای سداب مین تجھسے نہین کہتا بلکہ اس آدمزاد سے کہتا ہون کہ مفت اپنی جان سے بیزار ہوا ہی یہ سنکر سکندر نے جواب دیا کہ او بدخصال یہ میدان جنگ ہی اگر تجھے کچھ دعوی جرأت ہی تو سامنے آ یادہ گوئی سے کیا مطلب نکلتا ہی اولال نے کہا مین تو اسی عزم سے آیا ہون اور تیرے سامنے کھڑا ہون اگر تجھے تمنا مرگ کی ہو تو میرے مقابلے مین آ سکندر نے یہ سنکر گھوڑا بڑھایا دیو کے مقابلے مین آئے اولال نے کہا ای جوان جو وار تجکو کرنا منظور ہو کرلے کہ یہ حسرت نہ رہجائے سکندر نے فرمایا کہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ پیشدستی کرین جب تیری ضرب سے خدا ہمکو بچائیگا ہم بھی ابنا وار کر لینگے لاجواب رکھتا ہوا اولال نے وار شمشاد کا وار کیا سکندر نے اُس وار کو رد کر دیا اولال نے دوسرا وار کیا سکندر نے اُس وار کو بھی رد کیا اسیطور سے اولال نے سات وار شاہزادے پر کیے اور سکندر نے سب کو رد کیا جب اولال عاجز ہوا تو اسنے کہا اب مین مشتاق ہون تو وار کر سکندر نے کہا ابھی اور جو حسرت باقی ہو تو وار کر لے اولال نے کہا اب تم وار کرو سکندر نے خبردار خبردار کہکر شمشیر آبدار کا وار کیا اولال نے چاہا سپر پر اس وار کو روکون مگر کہان رک سکتا ہی سپر اسکے سر تک پہونچی مگر تیغہ جو گرا تو سپر کو کاٹ کر خود کو کاٹتا سر مین در آیا اولال نے چاہا دا ستانہ مارون کہ تیغہ نکل جائے مگر اتنی فرصت نہ ملی تلوار تا جگرگاہ اُتر آئی اولال زمین پر گرا لشکر سداب سے صداے احسنت و آفرین بلند ہوئی فوج اولال نے جو یہ کیفیت دیکھی بخوف جان گریزان ہوئی سداب کے ہمراہیون نے تعاقب کیا بہت دور تک اُن فراریون کے پیچھے گئے بہت سے دیو لشکر اولال کے قتل ہوئے آخر کو سپاہ سداب واپس آئی نوبت نقارے بجاتے ہوئے پلٹے قلعے مین داخل ہوئے سداب نے سکندر کے قدمون کو بوسہ دیا سکندر نے کہا ای سداب اب ہمین رخصت کرو کہ فراق حمزۂ ثانی بہت شاق ہی دل اُنکے دیدار کا مشتاق ہی سداب نے کہا ای شہریار غلام کی خوشی یہ ہی کہ ابھی چند روز یہان تشریف رکھیے کیا جلدی ہی مین یہ تو دریافت کرا لون کہ امیر کہان ہین جب یہ کیفیت معلوم ہو جائیگی مین آپکو خود اُن تک پہونچا دونگا ابھی یہین تشریف رکھیے دعوت قبول فرمائیے غلام کی عزت بڑھائیے سکندر رفرخ لقا مجبور ہوئے فرمایا تمھاری خوشی ہی پہلے سداب نے جلسۂ تہنیت برپا کیا سکندر رفرخ لقا کو دیکھنے کو دور دور سے بہت سے دیوان قوی ہیکل آئے جسنے شوکت و صولت سکندر رفرخ لقا کی دیکھی بدل و جان اطاعت قبول کی اسیطور سے تین روز تک جلسہ رہا لیکن ہمراہیان اولال جو بعد قتل اولال بخوف جان فرار ہوئے تو دور دور تک براہ

بھاگتے ہوئے چلے گئے تیسرے روز دیوکرنال کہ برادرزادہ دیوادلال تھا اُسکے قلعہ پر پہونچے کرنال نے
جو گریہ وزاری کی آواز سُنی اپنے قلعہ سے باہر آیا دیکھا ادلال کی فوج گھبرائی ہوئی چلی آتی ہی آگے بڑھ
کے دریافت کیا کہ تم لوگ کہان سے آتے ہو چچا صاحب کہان ہین فوج کے افسرون نے جواب دیا کہ
آپ کے چچا صاحب قلعۂ زبرجد حصار پر ہاتھ سے ایک آدم زاد کے مارے گئے اگر ہم لوگ وہان سے
نہ بھاگتے تو ہماری جان بھی مفت جاتی کرنال یہ خبر سُنکر بہت غمگین و ملول ہوا فوج کو اپنے ہمراہ قلعہ پر
لایا سب سے کہا کہ تم لوگ یہان آرام بسر کرو مین چلنے کی تیاری کرتا ہون اُس آدم زاد سے عوض
خون ضرور لونگا فوج قلعہ مین آئی سب نے راحت پائی تین دن تک کرنال سامان سفر مین مصروف
رہا چوتھے دن لشکر گران ہمراہ لے کر طرف قلعہ زبرجد حصار کے کوچ کیا دو روز مین مسافت راہ
طی کر کے قلعہ کے نزدیک پہونچا میدان مین لشکر اپنا اُتارا ایک نامہ دیو سداب کو اس مضمون کا لکھا کہ
ای سداب اگر اپنی خیریت درکار ہی تو اُس آدم زاد کو جسنے ہمارے چچا صاحب کو قتل کیا ہی گرفتار کر کے
ہمارے پاس بھیجدو اور قلعہ کو خالی کردو اگر اس بات کو قبول نہ کروگے تو بہت پچھتاؤگے یہ نامہ ایک
دیو کو دیا اور کہدیا کہ سداب سے خوف نہ کرنا جیسا موقع ہو مناسب سمجھ کے جواب دینا دیو نامہ لیکر روانہ
ہوا قلعہ کے دروازے پر آیا یہان جشن ہو رہا تھا ہر ایک مشغول عیش و مصروف راحت تھا دربان
نے روکا دیو نے کہا مین نامہ لایا ہون کرنال کا پاس سداب کے جاؤنگا دربان نے اطلاع کرائی
سداب اُسوقت شاہزادہ سکندر فرخ لقا کے پاس بیٹھا تھا دور شراب چل رہا تھا کہ ایک دیو
نے آکر عرض کی ایک نامہ دار کرنال کا آیا ہی ایک نامہ لایا ہی سداب نے شاہزادہ سکندر سے کہا کیا حکم
ہوتا ہی ایک نامہ دار آیا ہی شاہزادے نے کہا بلالو دیو وہان سے باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیگیا
نامہ دار نے سداب کے ہاتھ مین نامہ دیا سداب نے نامہ کو پڑھکر چاک کیا سکندر نے پوچھا ای
سداب خیریت تو ہی تمنے نامہ کیون چاک کیا سداب نے سب کیفیت بیان کی سکندر کو بھی غصہ
آیا فرمایا کہ لکھدو جو تیرے دل مین آئے شوق سے کہ ہم موجود ہین اگر خدا نے چاہا تو تجکو بھی ادلال
کے پاس بھیجتے ہین مگر نامہ دار کرنال یہ حال دیکھکر چین بر جبین ہوا کہا ای سداب کیا وہ زمانہ تو بھولگیا
کہ تجھ سے لڑا بھڑا کر ہم لوگون نے قلعہ چھین لیا تھا اور تیری فوج کو دور تک بھگا دیا تھا اب ایک آدم زاد پر
اسقدر دعوے ہی اگر اپنی جان عزیز ہی تو چلکر اپنی عفو تقصیر کرا اور مضمون نامہ پر عمل کر سداب نے اُٹھکر
ایک طمانچہ نامہ دار کے ایسا مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا سداب نے ایک دیو سے کہا کہ اسکی لاش ابھی
جاکر لشکر کرنال مین پھینکدو تاکہ اُس بدخصال کو بھی معلوم ہو جاے دیو نے لاش نامہ دار کی اُٹھائی لشکر
کرنال مین لاکر پھینکدی اور دیو جو اُسطرف آئے اُنھون نے دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہی کرنال کو
خبر کی کرنال خود دیکھنے آیا لاش کو پہچان کر بہت پیچ و تاب کھایا اُسی وقت اپنی فوج مین طبل جنگ
بجنے کی فرمایش کی دیوؤن نے اُسی وقت طبل جنگی پر چوب لگائی لشکر سداب مین جو آواز پہونچی ان
لوگون نے شاہزادہ سکندر کو خبر پہونچائی کہ حضور کرنال نے اپنی فوج مین طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا
ارادہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرائی نبرد ہو شاہزادے نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی
بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان

ہونے لگین شب تو اسی سامان مین گذری جب صبح ہوئی تو شاہزادہ سکندر فرخ لقا مع لشکر میدان کارزار مین تشریف لائے اُدھر سے کرنال بدخصال بھی لشکر دیوان ہمراہ لے کر آیا دونون لشکرون مین صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کرکیت کرڑکا کہکر ہٹے کرنال نے صف سے نکلکر نعرہ کیا کہ ای آدم زاد اگر تجکو تمنا مرگ کی ہو تو میرے مقابلے مین آ شاہزادہ سکندر نے اپنا گھوڑا بڑھایا کرنال کے مقابلے مین آئے کرنال نے دار شمشاد کا وار کیا شاہزادے نے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا دار شمشاد پنجہ مرد سے چھین لی اُسنے چاہا شاہزادے پر ایک پتھر اُٹھا کر کھینچ مارے سکندر نے تلوار اُسکے سر پر لگائی اُسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا سپر کو کاٹ کر تیغہ تھوڑا سا سر مین در آیا کرنال زمین پر بیٹھ گیا تیغہ نکل گیا سکندر چاہتے تھے کہ دوسرا وار کرون مگر کرنال سامنے سے شاہزادے کے فرار ہوا اپنے لشکر کو بھی اشارہ کیا کہ یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہو سب فرار ہوئے سکندر کی فوج نے چاہا تعاقب کرین شاہزادے نے منع کیا کرنال بھاگ کر نکل گیا سکندر بفتح و فیروزی قلعہ مین آئے سدراب نے جشن فتح کی پھر تیاری کی مگر کرنال جو بھاگا تو اپنے قلعہ پر پہونچا اُسکی مان نے جو یہ کیفیت دیکھی پوچھا ای نور نظر کیا حال ہی اُسنے زخم سر دکھایا اور کل حال کہ سُنایا اُس مکارہ نے جواب دیا کہ مین آج سکندر کو اسیر کر لاؤنگی اُس سے عوض لونگی کرنال نے پوچھا کہ وہ کیا تدبیر ہی اُسنے جواب دیا کہ شب کو قلعہ زبرجد حصار مین جاؤنگی سکندر کو خوابگاہ سے اُٹھا لاؤنگی کرنال بہت خوش ہوا یہ مکارہ اس عزم سے اُسی وقت روانہ ہوئی قریب شام قلعۂ زبرجد حصار کے قریب پہونچی ایک درخت کے نیچے پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہی جب نصف رات گذری تو اُسنے اپنے تئین قلعہ مین پہونچایا سکندر کی خوابگاہ مین آ کر شاہزادے کو سوتا پایا اُٹھا کر اپنی پیٹھ پر لادا پرواز کرتی ہوئی اپنے مکان کی طرف چلی شاہزادے کو جو تکان پہونچی آنکھ کھل گئی اپنے کو ہوا پر ہوا پایا سخت گھبرایا نعرہ کیا کہ او مکار تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ مین مادر کرنال ہون تو نے میرے نور نظر کو زخمی کیا مین تجھے زندہ نہ چھوڑونگی سکندر نے اُسکی گردن پر ایک گھونسا اس زور سے مارا کہ استخوان پشت اور رگہاے گلو ٹوٹ کر اُسکی گردن کج ہو گئی شاہزادے نے ایک گھونسا اور مارا کہ سر اُسکا پاش پاش ہوا زمین پر گری شاہزادہ اُسکی پشت سے اُترا شکر خدا کیا رات کا وقت تھا خیال جو کیا تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا چاہا ایک سمت کو روانہ ہون مگر راہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ایک درخت کے نیچے قیام کیا شب بھر اُسی درخت کے نیچے بسر کی صبح کو ایک سمت راہ لی تھوڑی دور جا کے ایک باغ نظر آیا شاہزادہ بلا تکلف اُس باغ مین آیا سیر باغ مین مشغول ہوا کہ ایک جانب سے آواز دردناک ایسی آئی کہ کلیجہ پاش پاش ہو گیا سکندر اُس باغ کی طرف چلے تھوڑی دور جا کے ایک حجرہ نظر آیا سکندر نے جو خیال کیا تو آواز اُسی حجرے سے آتی ہی مگر در حجرہ پر قفل بہت بڑا پڑا ہی سکندر نے اُس قفل کو بقوت تمام توڑا دروازہ حجرے کا کھول کر اندر آئے دیکھا قریشہ اور سلیمان ثانی اُس حجرے مین قید ہین سکندر کو دیکھکر یہ لوگ بہت خوش ہوئے شاہزادے نے دریافت کیا کہ یہان کس نے لا کر تمھین قید کیا سلیمان ثانی نے کہا کہ دیو جرجاق نے یہان لا کر گرفتار کیا ہی سکندر نے بند قید کو دونون کے جسم سے جدا کیا حجرے سے برآمد ہوئے تھے کہ ایک دیو بلند قامت

سکندر کے سامنے آیا گرز کا وار سکندر پر کیا شاہزادے نے پنجہ مردی سے گرز چھین لیا وہی گرز اُسکے سر پہ مارا
کہ سر اُسکا پارہ پارہ ہوا لڑکھڑا کر زمین پر گرا اور تڑپ کر جان دی سلیمان نے سکندر کی بہت تعریف کی باغ سے
نکلے طرف گلستان ارم کے روانہ ہوئے راہ مین ایسے سامان مہیا ہوئے کہ بہت جلد منزل مقصود پہ پہونچے
قرلیشہ اور سلیمان نے سکندر کے واسطے جلسہ عیش و نشاط آراستہ کیا دو روز تک شاہزادہ سکندر یہان
مہمان رہا تیسرے روز رخصت چاہی سلیمان تو کل کیفیت سُن چکے تھے سکندر سے کہا کہ مجھے بہت دنون
سے اشتیاق دیدار صاحبقران ہی مین بھی تمھارے ہمراہ چلونگا سکندر نے قبول کیا اور انکو ہمراہ
لیا برائے ملاقات صاحبقران روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

دو کلمہ داستان جلالت عنوان شہزادہ ایرج نامدار برآمد ہونا دریا سے اور پہونچنا سرحد لہانیہ
مین اور ملاقات ہونا لمعان تاجدار سے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا مخمسہ عوض ساقی نامہ

سمجھو نہ گلا تو کہدون جی کی | مانو نہ برا تو کہدون جی کی | بگڑو نہ ذرا تو کہدون جی کی | اگر ہو نہ خفا تو کہدون جی کی
اس دم تمھین یاد ہی کسی کی

آرائش تن ہی خون بہنا | زیور ہی جراحتون کا پہنا | مردون کے لیے یہی ہی گہنا | پھولون کا کبھی نہ ہار پہنا
بدہی جو بڑی تری چھڑی کی

تھا ایک تو وار بر سر شمع | بے تیغ کے ہر سحر سر شمع | قینچی سے بھی تیز تر سر شمع | گلگیر نے کاٹ کر سر شمع
پروانے سے شب جلی کٹی کی

کعبہ مین گذر طریق دیندار | بتخانہ مین جا مثال کفار | کہہ شیخ نہ برہمن سے تکرار | تسبیح مین چاہیے ہی زنار
خاطر نہ شکستہ کر کسی کی

سوتے تھے جہان تم او نکو فال | ہمخواب وہ کون تھا بد اقبال | پوشیدہ نہین ہی سب کھلا حال | بس شب کا چھپائیے نہ احوال
گذری ہی جسے گھڑی گھڑی کی

محفل مین جو دیکھنے چلا فرش | آنکھین نہ بچھین کہ ہو گیا فرش | اللہ ری صفائی خس کیا فرش | بیٹھا جو وہ مہ جبین بچھا فرش
چادر ہولی گرد چاندنی کی

یہ الفت زلف مین ہی احوال | ہر تار نفس ہی جی کا جنجال | اک دم نہین غمسے فارغ البال | صیاد کبھی تو ذبح کر ڈال
مر جائیگی بار دہ کیا چھُری کی

دندان ہی ہر اک خوش آب السا | آب آب ہی جس سے دُر یکتا | تار و نکی چمک نہین جو نخا کا | آئینہ برق مین ہی زیبا
تصویر کھینچی تری ہنسی کی

مرغان چمن کی وضع ای عرش | ہر کامل فن کی وضع ای عرش | شاد اہل سخن کی وضع ای عرش | ترتیب کہین کی وضع ای عرش
ہمنے دیوان مین نئی کی

چہرہ - آشنایان دریائے علم و ہنر تبلاش گوہر مضامین قلزم ذخار سخن مین یون غواصی فرماتے ہین شعر واقفان
رموز حیرت خیز ✤ می نگار ند داستان ستیز ✤ ناظرین والامقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ جب
کشتیان ہمراہیان صاحبقران ثانی کی دریا مین تباہ ہوئی تھین تو منجملہ سب کشتیون کے کشتی ملک ایرج
کی بھی تباہ ہو گئی تھی اور لطمہ باد تند سے شکستہ ہو کر غرق دریا ہوئی لیکن بقدرت خداوند بحر و بر

ملک ایرج نامور ایک تختے پر بہتے ہوئے تیسرے روز بادل پر سوز بدحواس کنارے پر پہونچے جیسے ہی قریب ساحل پہونچے ہولنے جاباپھر بہاوے مگر ایرج نامدار تختے سے کود کر کنارے پر آئے شدت گرسنگی سے عجیب حالت تھی ضعف نے قدم تھامے آگے نہ بڑھ سکے ایک شجر سایہ دار کے نیچے جاکر بیٹھے قضاے کار لمعان تاجدار بادشاہ شہر لمعانیہ اُس صحرا مین براے شکار آیا تھا بارگاہ ملازمون نے ایک جانب استادکی تھی اُسوقت ایک آہو کے پیچھے گھوڑا اڑالا آہو اُسی جانب کو بھاگا جس طرف ایرج عالی وقار بیٹھے تھے لمعان بھی آہو کے تعاقب مین آتا تھا کہ اُسکی نگاہ ایرج پر پڑی گھوڑا روک لیا بنگاہ غور ایرج کو دیکھا شان وشوکت ایرج کی دیکھکر گھوڑے سے اُترا شاہزادے کے قریب آیا ایرج سے پوچھا کہ اے مصیبت کشیدہ تو کون ہے اور اس صحرا مین کیونکر آنے کا اتفاق ہوا ایرج نے جواب دیا کہ مین غریب زادہ دریا مین بہکر اسطرف چلا آیا ہون لمعان نے جو تقریر دلپذیر ایرج نوجوان کی سُنی اُسکو یقین ہو گیا کہ کوئی عالی خاندان مصیبت مین مبتلا ہوا ہے یہ سمجھکر لمعان تاجدار نے ایرج نوجوان سے کہا آپ یہان کیون تشریف رکھتے ہین میرے ہمراہ تشریف لیچلیے ایرج نوجوان اُٹھے لمعان تاجدار بھی پیادہ پا ہمراہ باتین کرتا ہوا اپنی بارگاہ تک آیا لوگون نے دیکھا کہ لمعان تاجدار ایک جوان صاحب شوکت وشان کو اپنے ہمراہ لاتا ہے سب نے بڑھ کے گھوڑا لمعان کے ہاتھ سے لیا لمعان بارگاہ مین داخل ہوا ایرج نوجوان کو اُسی وقت حمام مین بھیجا پوشاک تبدیل کرائی ایرج جب پوشاک تبدیل کر چکے تو بارگاہ مین لمعان تاجدار کی آئے لمعان نے اپنے پاس بُلا کے بٹھایا کہا آپ اپنی سرگذشت بیان فرمایئے ایرج نے جو کیفیت تھی وہ بیان کردی حسب ونسب سنکر لمعان نے بہت افسوس کیا مگر نام صاحبقران کا سنکر ازبسکہ کافر تھا کسیقدر خیال ہوا ایرج سے کہا کہ آپ میرے یہان تشریف لے چلیے مین یہان براے شکار آیا تھا اب نہ ٹھہرونگا ایرج نے کہا جو آپ کی خوشی لمعان نے اُسی روز وہان سے کوچ کیا شہر لمعانیہ مین آیا ایرج کا بڑا رتبہ کیا لیکن خیال یہی تھا کہ انھین لوگون نے ہلوگون کی بڑی بڑی سلطنتین تباہ کردین اور بڑے بڑے بت پرستون کو قتل کیا جسوقت یہ خیال لمعان کو آتا تھا ایرج کی جانب سے طبیعت ہٹ جاتی تھی اور جسوقت شجاعت وہمت کا خیال ہوتا تھا اُسوقت طبیعت رغبت کرتی تھی چندے یونہین گذرے ایک روز لمعان اپنے دل مین سوچا کہ مین نے ایرج کی بہت خاطر کی ہے اور ایرج کو مجھسے محبت بھی ہو گئی ہے کیا عجب ہے کہ میرے کہنے سے تبدیل مذہب کرے اگر یہ اپنا مذہب تبدیل کردے تو مین سلطنت اسکو دیدون اور آپ وزارت کرون کیونکہ ایسا عقیل وفہیم جری بہادر جب سلطنت کریگا تو کسی طرح کا اندیشہ نرہیگا اور سلطنت مین بھی ترقی ہوگی یقین تو ہے کہ سلطنت کے لالچ مین مذہب تبدیل کردے یہ خیال کرکے اُسی وقت ایرج کے پاس آیا پہلے تو بہت کچھ مدح وثنا ہمت وجرأت ایرج کی بیان کی بعد مین کہا اے شہریار آپ جانتے ہین کہ مجھے راحت دینا ہر طرح سے ممکن ہے اور کوئی صدمہ نہین ہے کسی شی کی پروا نہین ہے مگر جسوقت مجھے یہ خیال آتا ہے دل مرجھا جاتا ہے ایرج نے کہا اے لمعان بیان کرو شاید وہ امر ہمسے انجام پاے اور تمھاری مراد بر آئے تو ہم کوشش کرین لمعان نے عرض کی اے شہریار افسوس اسکا ہے کہ میرے بعد کوئی وارث سلطنت نہین ہے اگر کوئی اسکا وارث ہوتا تو بعد میرے قبضہ غیر مین نہ جانے دیتا ایرج نے جواب دیا کہ اے لمعان یہ امر تو خدا کے اختیار ہے اسمین کسی کا اختیار نہین ہے لمعان نے عرض کی اے شہریار مجھے اسکا صدمہ بھی نہ ہوتا اگر

ایک امر ہو جاتا اور وہ آپ کے دل پر ہی اگر قبول فرمایئے تو یہ رنج والم میرا برطرف ہو جائے ایرج
نے کہا ای لمعان اگر وہ امر مجھسے ہو سکیگا تو بخدا دریغ نہ کرونگا میرے ہاتھ سے تمھارا کام ہو اور مین
پہلوتہی کرون یہ ممکن نہین ہم لوگ احسان فراموش نہین ہین لمعان نے کہا ای شہریار یہ کیا [illegible] آپ فرماتے
ہین میری کیا حقیقت جو آپ کے ساتھ احسان کرسکون یہ بھی میری خوش قسمتی تھی کہ آپ اسطرف اتفاق
سے تشریف لائے بلکہ مین محجوب ہون کہ مجھسے آپ کی خدمتگزاری اچھی طرح سے نہین ہوسکتی ہی ایرج نے کہا
آپ اپنے مطلب کو فرمایئے مین جب تک آپ کے کام کو نہ کرلونگا تب تک کسی راحت کی جانب متوجہ
نہ ہونگا مگر ای لمعان ایسا امر ہو کہ میرے امکان مین ہو لمعان نے کہا ای شہریار آپ کے امکان مین ہی
ایرج نے فرمایا کہ اگر میرے امکان مین ہی تو ہرگز دریغ نہ کرونگا لمعان نے عرض کی یہ سلطنت آپ کو
مبارک ہو مگر ایک شرط ہی ایرج نے فرمایا ای لمعان ہم لوگ سلطنت کی پروا نہین کرتے اگر اسکے متمنی
ہوتے تو آج تک نہین معلوم کتنے ملکون پر قبضہ ہوتا لیکن شرط بیان کرو اور سلطنت کی نسبت یہ امید نکرو
کہ مین اسکو منظور کرونگا ہان شرط اگر میرے امکان مین ہوگی تو پوری کردونگا لمعان نے عرض کی ای شہریار
اب شرط کو نہ دریافت فرمایئے مجھے قطع امید ہوگئی ایرج نے فرمایا بیان تو کرو قطع امید کیون ہوگئی کیا
اسی امر پہ منحصر تھا کہ اگر مین تمھاری سلطنت لیتا تو شرط کو بھی پورا کرتا مین تو خود انکار کرتا ہون لمعان نے
کہا اسی وجہ سے تو قطع امید ہوگئی اگر آپ سلطنت کو قبول کرتے تو شرط بھی پوری ہوتی ایرج نے فرمایا
کہ بیان تو کرو مین سنون تو کہ شرط کیا ہی لمعان نے کہا کہ پیشتر قسم کھایئے کہ مین آزردہ نہونگا اور اگر خلاف
بھی میرے ہوگا تو خطا کو معاف کرونگا ایرج نے قسم کھائی لمعان نے عرض کی کہ ای شہریار مجھے آپ سے
محبت قلبی ہی اور مین نہین چاہتا کہ قدم مبارک سے جدا ہون مگر جب خیال مذہب آتا ہی تو طبیعت کی
عجیب کیفیت ہوتی ہی اگر آپ اپنے مذہب کو ترک کرکے میرے طریقے کو اختیار کرین تو موجب میری خوشی کا ہی
ایرج نے جو یہ کلمہ لمعان سے سنا چہرہ سرخ ہوگیا مگر مجبور تھے کہ قسم کھا چکے تھے صرف اتنا کہا کہ ای لمعان
اب اس باب مین کچھ نہ کہنا مین مجبور ہون کہ قسم کھائی ہی ورنہ اسکا جواب دیتا مگر اتنا ضرور کہونگا کہ اگر تمکو
مذہب کا بھی ایک کرنا منظور ہی تو بت پرستی کو ترک کرو اور خدا پرستی اختیار کرو کیونکہ بت کوئی چیز نہین مین خود
اپنے ہاتھ سے انکو بناتے ہو اور آپ ہی انکی پرستش کرتے ہو ارے اسکی پرستش کرو کہ جسنے سب کو بنایا
ہی کیا تمنے شبیہ سامری کو بنایا اور اسکی پرستش کی اول تو سامری پرستی ساحرون کا کام ہی تم ساحر
نہین ہو تمھین لازم ہی کہ اس ملت کو ترک کرو اور خدا کو واحد و یکتا جانو لمعان نے کہا ای ایرج نامدار
سامری پرستی خاص ساحرون کے واسطے نہین ہی بلکہ جو انھین بخداوندی مانے انکی شبیہ کو سجدہ کرے
ایرج نے فرمایا کہ انکو کس نے بنایا تھا لمعان نے کہا انھین کون بناتا خود انھون نے سب کو بنایا
ہی ایرج نے فرمایا جب انھون نے سب کو بنایا تھا تو خود فنا کیون ہوگئے لمعان نے کہا وہ فنا
نہین ہوتے ہین بلکہ انھون نے چولہ تبدیل کردیا ہی پیشتر زمین پر ہم سب کے سامنے رہتے تھے اب
اپنے آسمان پر ہم لوگون کی نظرون سے غائب رہتے ہین ایرج نے فرمایا کہ یہ سب خلاف ہی اپنے
دوسو خدا اور ہر ایک کا یہی قول کہ دنیا کو ہمنے بنایا ہی اب کسکے کلام کو سچ جانین اور کسکو دروغ گو تصور
کرین ایک کے بعد دوسرا جو آیا اسنے اسکی ہجو کی یہ کیسی خداوندی ہی لمعان نے کہا ای ایرج نامدار

سب نے ملکر دنیا کو بنایا پہلے ایک براے سیر دنیا مین آیا شراکت اُسکی بھی تھی اُسنے کہدیا کہ ہمنے دنیا کو بنایا ہی
جب یہان کی سیر سے دل سیر ہو گیا تو پھر اپنے خاص مقام پر چلا گیا دوسرا آیا اُسنے تعمیر دنیا مین شراکت
کی تھی یہ بات ظاہر کی کہ مین نے دنیا کو بنایا ہی تو ہر ایک کا کلام صحیح ہی اور سب نے ملکر دنیا کو بنایا ہی اور یہ
جو آپ نے فرمایا کہ ایک دوسرے کی مذمت کرتا رہا تو ای شہریار ہم پیشہ سے ضرور عداوت ہوتی ہی
اور چار کے سامنے اپنے تئین اپنے ہم پیشہ سے اچھا بیان کرتے ہین یہ جملہ سنکر ایرج نامدار بے اختیار
ہنس پڑے فرمایا کیون ای لمعان خدائی بھی پیشہ ہی لمعان نے کہا پیشہ کیا بلکہ یہ سب لوگ ہم فن ہین
ایرج اسکی باتون پر بہت ہنسے لمعان کو نہایت ناگوار ہوا کہ میرے مذہب کو بنظر تضحیک دیکھا مگر
خوف کے مارے کوئی کلمہ لاطائل طریقۂ اسلام کی نسبت مُنہ سے نہ نکال سکا لیکن ایرج کے دل مین
بھی خیال آگیا کہ اب یہان رہنا مناسب نہین ہم سمجھتے تھے کہ چند روز مین لمعان مسلمان ہو جاے گا
لیکن زنگ کفر اسکے سینے سے زائل نہوا ایسے کے پاس رہنا مناسب نہین یا تو اسے مسلمان کرین یا
ان کلمات سخت کی سزا دین یہ سوچکر ایرج نے فرمایا کہ ای لمعان اب تمہین طریقہ اسلام قبول کرنے
مین کیا انکار ہی لمعان نے جواب دیا کہ جب تک میرے جسم مین جان باقی ہی اپنے ابا و اجداد کے مذہب کو
ترک نہ کرونگا ایرج نے یہ سنکر فرمایا کہ ہماری اس رسم مین فرق آئیگا ہمنے اسقدر تمکو سمجھایا ہمارے
سوالات کے جواب تمنے کیسے مہمل دیے جنکو عقل قبول نہین کرتی اور استحکام طریقۂ اسلام ہمنے تمکو ثابت
کر دیا مگر ابھی تک تمہین حق و باطل مین فرق نہین معلوم ہوا لمعان نے جواب دیا کہ اگر آپ کو ہمارا مذہب
قبول کرنا ہو اور ہمسے یہ رسم رکھنا ہو تو اپنے مذہب کو ترک کیجیے ورنہ مجھسے یہ امید نہ رکھیے کہ مین اپنے
مذہب قدیم کو ترک کرون ایرج کو غصہ آیا فرمایا کہ او بے ادب اگر تو نہ قبول کریگا تو ہمارا کیا نقصان ہو گا
آپ پچھتائیگا لمعان نے چاہا ایرج کو جواب دون مگر سمجھا کہ ایرج مرد شجاع ہی سخت کلامی کی برداشت
نہ کریگا ایسا نہ ہو کہ بگڑ جاے اور مجھے قتل کرے تو یہان کوئی بچانے والا بھی نہین ہی یہ سوچ کر لفظرت
ایرج نامدار سے عرض کی کہ مین اسکا جواب پھر دونگا یا تو آپ کا مذہب اختیار کرونگا یا کچھ سوالات
آپ سے دربارۂ مذہب کرونگا اگر آپ اُنکا جواب دینگے اور عقل گوارا کریگی تو مین ضرور آپ کا مذہب
اختیار کرونگا اسوقت مجکو معاف کیجیے ایرج نے کہا تمہین اختیار ہی لمعان تاجدار ایرج نامدار
سے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آکے اُسنے وزرا کو طلب کیا یہ واقعہ سب سے بیان کر دیا آخر مین یہ بھی
کہا کہ ایرج کو قید کر لینا مناسب ہی ایسا نہو کہ اسوقت کی باتون کا عوض لے لیکن ہمکو قید کرنا لازم ہی
یون تو اسکا قید بھی ہونا دشوار ہی دھوکا دے کر اسیر کرنا چاہیے وزرا نے کہا یہ کیا مشکل ہی براے شکار
تشریف لے چلیے ایرج کو بھی ہمراہ لیجیے وہان گرفتار کر لینگے شہر مین بھی کسی کو نہ معلوم ہو گا کہ کس خطا پر
گرفتار کیا لمعان تاجدار نے اس راے کو بہت پسند کیا اُس روز تو خوش ہو رہا دوسرے روز خود ہی ایرج
کے پاس آیا عرض کی ای شہریار مین براے شکار جاتا ہون اگر مزاج مبارک مین آئے تشریف
لے چلیے دل بہل جایگا ایرج اس بات کے مطلب کو کچھ نہ سمجھے اقرار چلنے کا کر لیا لمعان تاجدار
دوسرے روز شہر سے مع چند رفقا و ایرج نامدار جانب صحرا روانہ ہوا اور یہ حکم دیا کہ ہمارے جانے
کے بعد تھوڑی سی فوج بھی آئے اسکے جانے کے بعد شہر لمعانیہ سے تھوڑا سا لشکر روانہ ہوا مگر

لمعان اور ایرج نامدار جو صحرا مین آئے تو سیر و شکار مین مصروف ہوئے آہوان صحرائی کا خوب شکار
کیا جب آفتاب غروب ہوا تو لمعان اپنی بارگاہ مین آیا لشکر بھی آگیا تھا ایرج نامدار لشکر کو دیکھکر
مسکرائے لمعان کے ساتھ اُسکی بارگاہ مین آئے لمعان نے تھوڑی دیر کے بعد کہا ای ایرج نامدار
اب کیا رائے ہی تمھاری میرے مذہب و ملت کو قبول کرتے ہو یا نہین ایرج نے جواب دیا کہ او مکار
کیا بیہودہ بکتا ہی ہم تیرے مذہب باطل کو قبول کرین اور ملت اشرف المذاہب کو ترک کرین لمعان
نے کہا او جوان بیہودہ گوئی نہ کر مین ابھی تجھے قتل کر ونگا ایرج نے کہا تیری کیا مجال ہی جو مجھے قتل
کر سکے تو ہرگز میرے قتل پر قادر نہین ہی لمعان نے اشارہ کیا چند مصاحب ایرج کی طرف چلے
ایرج نامدار نے تلوار کھینچی لمعان نے لوگون سے کہا کہ لشکر مین اطلاع کردو فوراً وہان اطلاع ہوئی
لشکر والے تو مکمل و مسلح اسی واسطے بیٹھے تھے جیسے ہی یہ خبر پہونچی سب آگئے ایرج بارگاہ سے باہر نکلے
فوج نے لمعان کی گھیر لیا ایرج شیرانہ وغا کرنے لگے لشکر تو بہت کم تھا تھوڑی دیر مین ایرج نے سب کو
بیحواس کر دیا آخر لشکری تاب مقابلہ نہ لائے گریزان ہوئے ایرج لمعان تک پہونچے اُسنے چاہا مین تلوار
کا وار کرون ایرج نے تلوار اُسکی چھین کر زمین پر پھینک دی اور خنجر لیکر اُسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھے فرمایا کہ اب
شناخت مین خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتا ہی لمعان ازبسکہ سیہ قلب تھا اُسنے مسلمان ہونے سے انکار
کیا ایرج نے خنجر اُسکے گلے پر پھیر دیا فوج نے جو دور سے یہ کیفیت دیکھی کہ لمعان ایرج کے
ہاتھ سے قتل ہوا سب کے حوصلے پست ہو گئے آپسمین صلاح کی کہ اب اس جوان سے کون مقابلہ
کر سکیگا جب اُسنے ہمارے بادشاہ کو اس جرأت سے قتل کیا تو اب فوج کسکی طرف سے مقابلہ
کریگی بہتر یہ ہی کہ اسکی اطاعت قبول کرو یہ رائے متفق کرکے ایرج کے پاس دست بستہ سب فوج کے
سردار حاضر ہوئے اپنی خطا معاف کرائی ایرج نامدار پھر شہر لمعانیہ مین تشریف لائے لوگون سے
دریافت فرمایا کہ وارث تاج و تخت کون ہی سب نے عرض کی سوائے حضور کے اور کسکی مجال ہی جو
اسکا دعوے کرے ایرج نے فرمایا کہ ہمکو تو اس امر سے آج تک انکار ہی مگر جو وارث شرعی ہو اُسکو
تخت پر بٹھاوین سب نے کہا کہ لمعان تاجدار کا ایک بھائی ہی جو ایک مدت سے قید ہی لمعان نے
اُسکو قید کیا تھا وہ البتہ وارث سلطنت ہو سکتا ہی ایرج نے فرمایا کہ اُسکو رہا کرکے لاؤ لوگ گئے اور
لمعان تاجدار کے بھائی کو رہا کرکے لائے اُسنے ایرج کو سلام کیا ایرج نے بیٹھنے کا حکم دیا پوچھا
کہ ای برادر لمعان تمھارا کیا نام ہی اور کیا خطا تم سے سرزد ہوئی کہ تمھارے بھائی نے تمکو قید کیا تھا اُسنے
عرض کی ای شہریار محکو ریحان تاجدار کہتے ہین میری بھی سلطنت شہر ریحانیہ مین تھی مگر برگشتگی طالع
سے گرفتار مصیبت ہوا بھائی صاحب نے ازراہ خصومت مجھے اسیر کیا تھا آپ سا رحم دل یہان تشریف
لایا کہ مین رہا ہوا ایرج نے پوچھا کہ تمکو لمعان نے کیون اسیر کر لیا تھا ریحان نے عرض کی ای شہریار
اس امر کو نہ تحقیق فرمایئے ایرج نے بہت اصرار کیا ریحان نے مجبور ہو کر عرض کی ای شہریار مین جب
ملک ریحانیہ مین سلطنت کرتا تھا تو ایک روز بہ ارادۂ شکار صحرا مین گیا ایک آہو کے پیچھے گھوڑا اُٹھا یا
آہو نکلگیا مین راہ بھولا بھٹک کر ایک جانب نکل گیا ایک دروازہ باغ نظر آیا مین باغ کے اندر گیا
باغ کو نہایت پر بہار پایا چارون طرف سیر کرنے لگا یکایک برق چمکی کہ میری آنکھین جھپک گئین آنکھ

جو کھلی اپنے کو اُس باغ مین نہ پایا گھبرا کے چارون طرف نگاہ کی دیکھا ایک مکان نہایت معقول بنا
ہی مگر تنہائی ہی سب اسباب عیش موجود ہی مین حیران ہوا کہ یہ مکان کسکا ہی اور یہان کون رہتا ہی
اسی حیرت مین تھا کہ ایک دروازے کا پردہ اُٹھا مین نے دیکھا ایک نازنین مہ جبین لباس پر تکلف پہنے
ہوئے اُس دروازے سے برآمد ہوئی عقب مین اُس نازنین کے بہت سی کنیزان زرین پوش کا جمگھٹ تھا اس جاہ و حشمت
سے اُس نازنین نے آکر مجھسے کہا کہ آپ یہان کیون آئے مین نے سب کیفیت بیان کی وہ نازنین
مسکرائی اپنے ساتھ مجھکو قریب مسند لائی اپنے پاس بٹھایا جام شراب گردش مین آیا مین چندروز اُس نازنین
کے باغ مین رہا خو سلطنت کا خیال آیا اُس سے اس راز کو بیان کیا نازنین نے مجھے جواب دیا کہ مین
بھی ہمراہ چلونگی تو مین نے بہت سمجھایا مگر اُسکے خیال مین مطلق نہ آیا دوسرے روز چلنے کی تیاری کی وہانسے
روانہ ہوئی مین اپنے شہر مین آیا ہر ایک کو مغموم و مضطرب پایا سب مجھے دیکھکر شاد ہوئے قید غم و الم
سے آزاد ہوئے۔ خبر جو مشہور ہوئی تھی تو بھائی صاحب میرے ملک مین برائے انتظام تشریف لیگئے تھے
جب مین آیا تو مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے محافہ اُس نازنین کا میرے ہمراہ تھا مجھسے دریافت فرمایا کہ یہ محافہ
کسکا ہی مین نے حقیقت جو تھی بیان کی بھائی صاحب سے کچھ پوشیدہ نہ کیا جب محفل مین تشریف لیگئے
تو اُس نازنین کو دیکھکر فریفتہ ہوئے پہلے تو بہت دنون تک اپنے عشق کو پوشیدہ کیا جب صبر نہو سکا تو
زبانی کنیزون کے در پردہ اظہار عشق اُس نازنین پر کیا چونکہ وہ صاحب عفت تھی اُسنے انکار کیا جب
بھائی صاحب کو کچھ بن نہ پڑا تو مجھسے کہا کہ اگر ایک بات میری قبول کرو تو مین کہون مین نے کہا آپ کی
بات اور مین نہ قبول کرون جب مجھسے بہت کچھ قسمین لے چکے تو فرمایا کہ اس نازنین کو مجھے دو ای شہریار
مین نے انکار کیا بھائی صاحب اُسوقت تو خوش ہو رہے میرے یہان سے چلے آئے دوسرے روز مجھے
اپنے یہان طلب کیا تو مین عادت سے آگاہ تھا اپنے ہمراہ چند لوگون کو لیگیا تھا بھائی صاحب نے اپنی محبت
ختم کی مجھے شراب مین بیہوشی پلا کے گرفتار کر لیا جب مجھے ہوش آیا تو اپنے کو اس کیفیت مین پایا بھائی صاحب
نے میرے واسطے کوئی سختی اُٹھا نہین رکھی اور ایک بار قیدخانہ مین جاتے تھے مجھسے فرماتے تھے کہ
اب بھی قبول کرو اور اس نازنین کو میرے حوالے کرو مین ہمیشہ انکار کرتا رہا بعد چند سے کے مین نے
لوگون سے دریافت کیا کہ اُس نازنین کی کیا کیفیت ہی تو یہ سُننے مین آیا کہ **لعان** تاجدار وہان گئے
اور میرے شہر کو تباہ و خراب کیا اُس نازنین کے پاس پہونچے وہ نازنین علم موسیقی و ساحری مین بہت
ہوشیار تھی سحر کر کے غرق زمین ہوگئی اُس دن سے اُسکا پتہ نہین ہی مین اکثر لوگون سے دریافت
کرتا رہتا ہون لیکن جب کسی سے پوچھا اُسنے یہی جواب دیا کہ ابھی تک اُسکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی ای شہریار
اب اگر مجھکو اجازت ہو تو مین اُسکی تلاش کو جاؤن کیونکہ بے اُسکے میری زندگی دشوار ہی ایرج نامدار
نے فرمایا کہ ای ریحان تم خاطر جمع رکھو تمھارے واسطے مین تجسس کرونگا اور یہ سلطنت تمکو مبارک
ہو اگر تمھارے مزاج مین آئے تو میرے ہمراہ چلو مجھے وہان کے مقامات سے آگاہ کرو مین تمھارے
واسطے کوشش کرون اُس مہ جبین کو پیدا کرون ریحان نے عرض کی ای شہریار سلطنت آپکو مبارک
رہے مین اتنی تکلیف دینا آپ کو نہین چاہتا ہون ایرج نامدار نے فرمایا کہ مجھے سلطنت سے
انکار ہی تم اسکے وارث ہو سلطنت کرو ریحان نے جب دیکھا کہ ایرج نہ مانینگے اور مجھے ضرور

ہے

قبول کرنا ہوگی عرض کی ای شہریار مین پیشتر رخصت چاہتا ہون کہ اُس آرام جان و تسکین قلب مضطر کو تلاش کرلاؤن
ایرج نے فرمایا کہ ہم تمھارے ہمراہ چلینگے ریحان نے بہت اصرار کیا مگر ایرج نے قبول نہ کیا ریحان
کو اُسی وقت حمام مین بھیجا ریحان بعد فراغت غسل پوشاک تبدیل کرکے ایرج نامدار کے پاس آیا
ایرج نامدار نے تخت پر بٹھایا جلسہ عیش و نشاط گرم ہوا دو روز تک برابر جلسہ رہا تیسرے روز ایرج
نے ریحان سے کہا کہ اب لشکر درست کرو چلنے کے سامان جلد ہون ریحان کو تو خود اس امر کا
خیال تھا اُسی وقت حکم دیا کہ ہمکو سفر کرنا ہی لہذا ہماری تمام فوج تیار ہو اور اسباب سفر درست ہو ہم بہت
جلد کوچ کرینگے حکم کے سنتے ہی رسالون مین سامان سفر درست ہونے لگے دوسرے روز رسالہ دارون
نے آکر عرض کی حضور ہم لوگ تیار ہین جسوقت مزاج مبارک مین آئے سفر کیجیے ریحان ایرج نامدار کے
پاس آیا عرض کی حضور لشکر تیار ہی اور سب سامان سفر مہیا ہی ایرج نے فرمایا پھر دیر کیا ہی یہ بھی حکم دے دو
کہ اٹالہ بارگاہ کا لدجائے پیش خیمہ روانہ ہو ریحان نے وہان سے آکر حکم دیا اٹالہ بارگاہ کا اُسی روز
لدگیا دوسرے روز ایرج نامدار اور ریحان تاجدار لشکر گران ہمراہ لے کر بہ تجسس معشوقہ ریحان
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کچھ کیفیت اُس نازنین کی عرض کیجاتی ہی

کہ جسکی تلاش مین یہ لوگ روانہ ہوئے ہین وہ نازنین دختر بلند اختر سمنگان جادو کی تھی اور نام
اُسکا ملکہ سحاب نازک چشم تھا ریحان تاجدار پر فریفتہ ہوکر اُسکو صحرا سے اُٹھوا منگوایا تھا جب
ریحان نے اپنے ملک مین آنے کا قصد کیا تو یہ بھی اُسکے ہمراہ جوش محبت مین چلی آئی تھی جب
لمعان نے ریحان کو گرفتار کرلیا اور فوج عظیم لے کر اُسکے ملک پر چڑھ آیا تمام شہر کو تباہ و برباد
کردیا جسوقت اُس نازنین کے قریب آیا اسکو کچھ بن نہ پڑا سحر کرکے غرق زمین ہوئی اپنے باغ مین آکر
نکلی یہان سمنگان جادو اُسکا منتظر تھا جس دن سے یہ ریحان کے ساتھ چلی آئی تھی سمنگان
کو اسکے آنے کی خبر نہ تھی کیونکہ یہ ملازم تھا طلسم نخشب مین گاہے ماہے اپنے مکان مین آتا تھا دو
روز رہ کے چلا جاتا تھا بعد جانے ملکہ سحاب کے یہ جو آیا اور ملکہ کو نہ پایا تو بہت تعجب ہوا اپنی زوجہ
ملکہ گل اندام جادو سے کہا کہ آپ کی صاحبزادی نے اچھے قاعدے اختیار کیے ہین مین جو آج اُسکے
باغ مین گیا اُسکو نہ پایا کنیزون سے کیفیت معلوم ہوئی کہ کبھی کبھی باغ مین آتی ہین مین نے دریافت کیا
کہ آخر کہان رہتی ہین کنیزون نے کہا کہ یہ راز ہمکو بھی نہین معلوم ہی جب کبھی اسکو دریافت کرنا چاہا ملکہ برہم
ہوگئین گل اندام نے یہ خبر وحشت اثر سنکر کہا کہ کبھی میرے سلام کو بھی دو دو تین تین دن نہین آتی ہین
سمنگان نے کہا کہ مین ابھی اُنکو تلاش کرتا ہون جہان ہونگی لاؤنگا گل اندام نے کہا بھلا یہ کیونکر
معلوم ہوسکتا ہی کہ ملکہ کہان ہین سمنگان نے جواب دیا کہ مین کتاب سامری سے یہ کیفیت دریافت
کیے لیتا ہون سب حال آئینہ ہوجائے گا یہان تو یہ ذکر تھا اور ملکہ سحاب جو لمعان کو دیکھکر غرق
زمین ہوئین اور اپنے باغ مین آکے پہونچین کنیزون نے دست بستہ عرض کی وارثی ابھی آپکے
والد نامدار تشریف لائے تھے بہت خفا ہوتے تھے جلد تشریف لے چلیے ایسا نہو کہ آزردہ
ہوجائین ملکہ یہ باتین سنکے سن ہوگئی اُسی وقت کنیزون کو ہمراہ لیا اور سمنگان کی جانب روانہ ہوگی

یہان سمنگان جادو کتاب سامری کھول چکا تھا کہ ملکہ نے آکر سلام کیا سمنگان نے بنگاہ قہر و غضب
ملکہ کی جانب دیکھکر کہا اب تو تمنے اچھے قاعدے اختیار کیے ہین کہ باغ سے دو دو روز غائب رہتی ہو
مین جو یہان نہین رہتا ہون تمھارا باعث آزادی یہی ہی سچ بیان کرو کہ تم کہان تھین ملکہ نے بات کو بنانا چاہا
مگر سمنگان نے کہا ای سحاب اگر خلاف کہو گی تو بہت پچھتاؤ گی میرے پاس کتاب سامری موجود ہی
ابھی تمام کیفیت تمھاری معلوم ہو جائیگی ملکہ نے پھر بھی پوشیدہ کیا سمنگان نے کتاب کو کھولا دیکھا تو
کیفیت جو کچھ ملکہ کی تھی وہ صاف معلوم ہوئی سمنگان کو غصہ آیا بقہر و غضب کہا او ننگ خاندان تونے
میری عزت مٹادی اپنی آبرو خاک مین ملادی اری تجھے ہمارا خوف نہ آیا یہ کہکر اُسنے زوجہ سے کہا کہ
مین تمکو بھی اسی ننگ خاندان کی وجہ سے یہان رکھتا تھا اب تمھارے یہان رہنے کی ضرورت نہین ہی
میرے ہمراہ چلو طلسم نخشب مین رہو وہین چلکر اس گیسو بریدہ کو سزا دونگا اس آوارگی کا مزا چکھا دونگا
گل اندام نے بھی ساتھ چلنا اور طلسم مین رہنا قبول کیا سمنگان نے ملکہ گل اندام اور ملکہ سحاب کو
اُسی وقت روانہ کردیا آپ انتظام کے واسطے ٹھہر گیا دو تین روز کے بعد ایک منتظم کو تجویز کرکے وہان چھوڑا
اور آپ بھی طلسم نخشب مین آیا ملکہ سحاب جادو کی فراق ریحان مین عجیب کیفیت پائی جھنجھلا کر سحاب
کو قید کیا کیونکہ اس سے خوف تھا کہ کسی وقت موقع پاکر چلی نہ جاے سحاب کی تو یہ کیفیت گذری
اُسکو تو اس حال مین چھوڑیئے

اب دو کلمہ داستان جلالت عنوان ایرج نوجوان اور ریحان تاجدار کے ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو تلاش مین ملکہ سحاب کی روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے ایرج نوجوان
کو وہ مقام بہت پسند آیا ریحان تاجدار سے فرمایا کہ آج شب کو یہین مقام کرو صبح کو پھر چلینگے ریحان
نے منظور کیا بارگاہ استادہ ہوئی ایرج نامدار بارگاہ مین داخل ہوئے ریحان بھی حاضر خدمت ہوا
ایرج نے پوچھا کہ اب منزل مقصود کتنی دور ہی ریحان نے عرض کیا حضور اب بہت قریب ہی شاید
دو تین دن کی راہ ہو ایرج نے فرمایا کہ اب انشاءاللہ وہین چلکر قیام کرینگے ریحان نے کہا جو مرضی
حضور کی تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ آئی ایرج اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے
آرام فرمایا صبح کو اُٹھکر بعد فراغ نماز شاہزادہ ایرج نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے صحرا کی سیر کو تشریف
لیگئے ریحان تاجدار بھی شاہزادے کے ہمراہ ہوا اور دو تین سردار سپاہ کے ساتھ ہوئے ایک جانب
چلے ایرج نے دیکھا کہ ایک آہو تیز قدم سامنے سے چوکڑی بھر کر نکلگیا ایرج نے اُسکی تجسس مین
گھوڑا دوڑایا ریحان نے عرض کی اے شہریار یہ صحرا ملک ساحران کی سرحد مین ہی نہین معلوم اسمین
کیا عجائب و غرائب ہین اکثر بڑے بڑے لشکرون نے اس صحرا مین دھوکا کھایا ہی راہ بھول کر اسی صحرا
مین جان دی ہی آپ اس آہو کا تعاقب نفرمایئے ایرج نے فرمایا کہ اے ریحان اب تو مین کہہ چکا بغیر
اسکے شکار کیے ہوئے نہ مانونگا ریحان نے کہا اے شہریار یہ ہرن اصلی نہین ہی بلکہ بہکانے کے لیے
کوئی غول صحرائی بصورت ہرن آیا ہی آپ میری عرض کو قبول کیجیے لاحول کہکر پلٹ چلیے ایرج نے
نہ مانا گھوڑا بڑھایا ریحان بھی مجبور ہوگیا ایرج کے ہمراہ ہوا سب سردار بھی چلے ہرن دیر تک
جہان کھڑا ہوتا کھڑا رہتا جب ایرج کا گھوڑا قریب پہونچا ہرن چوکڑیان بھرتا ہوا آگے بڑھا ریحان نے

عرض کی ای شہریار یہ حرکت آپ سے نے ملاحظہ فرمائی اگر یہ ہرن اصلی ہوتا تو اتنی دیر تک آپ کے آنے کا منتظر
کیون رہتا جیسے ہی صورت دیکھی تھی بھاگ جاتا اب بھی واپس چلیے میری عرض کو قبول فرمایئے ایرج
نے فرمایا ای ریحان اب اس مقدمے مین مجھسے کچھ نہ کہنا ریحان مجبور ہو کے خاموش ہورہا ایرج
آگے بڑھے ریحان بھی ہمراہ دوڑا دور جا کے ایک آہو اور نظر آیا ایرج نے فرمایا ای ریحان یہ آہو بھی
نہ جانے پاسئے ریحان نے مجبور ہو کے اُسکے عقب مین گھوڑا اڑالا آہو چوکڑیان بھرتا ہوا چلا ہمراہیان
ایرج نے بہت چاہا کہ ساتھ رہین مگر ایرج کو نہ پایا تھک کے سب پیچھے رہگئے ایک جانب ایرج نامدار
ایک طرف ریحان تاجدار آوارۂ دشت ادبار ہو کر نکلگئے جسقدر ہمراہی تھک کر رہگئے تھے وہ مجبور ہو کر
واپس آئے لشکر مین داخل ہوئے اہالیان لشکر سے سب کیفیت دونون کی بیان کی لشکر مین سردارون
نے چاہا کہ براے تلاش چلین مگر سب نے کہا کہ اب جانا بیکار ہی نہین معلوم کس جانب گئے ہین تھوڑی دیر مین
واپس آجائینگے سردارون نے بھی خیال کیا کہ یہ لوگ واقعی سچ کہتے ہین یہ سوچکر سب نے جانا مناسب
نہ جانا مگر ایرج نامدار جو تعاقب مین آہو کی گئے تھوڑی دور جا کے آہو نظرون سے غائب ہو گیا
ایرج نامدار نے گھوڑے سے اُتر کے ایک چشمہ کے قریب جا کے وضو کیا دن بہت کم باقی تھا نماز سے
فراغت حاصل کی اسقدر مسافت طی کی تھی کہ بہت خستہ ہوئے تھے زین پوش بچھا کر لیٹے ہوا سے سرد جو چلی
آنکھ لگ گئی وہ صحرا سرحد مین طلسم تخشب کی تھا ساحر ہر وقت اُسطرف سے آتے جاتے رہتے تھے قضاکار
اُسوقت تخشب ثانی بادشاہ طلسم اپنے حوالی کی سیر کرتا ہوا اُسطرف گذرا دیکھا ایک جوان رعنا سلاح جنگی
سے آراستہ قریب ایک چشمہ کے سو رہا ہی تخشب ثانی زمین پر آیا قریب آکر دیکھا اپنے تخت پر بیہوش
کر کے ڈال لیا تخت اُڑتا ہوا طلسم مین آیا سب سے کہا آج وہ کام مین نے کیا ہی کہ جو کسی سے نہو سکتا
وزرا اُمرا نے پوچھا ہمسے بھی ارشاد کیجیے تخشب ثانی نے کہا کہ جب یہ طلسم بنایا گیا تھا تو بانیان طلسم نے
ایک تصویر بھی بنائی تھی اور یہ لکھدیا تھا کہ اس شکل و شمائل کا جب کوئی آدمی اس طلسم مین آئیگا تو یہ طلسم باقی
نہ رہیگا مین نے اُس تصویر کو اپنے گلے مین ڈال لیا تھا آج جب مین اپنے طلسم کی سیر کرتا ہوا جاتا تھا اس
جوان پر میری نظر پڑی بالکل اُس تصویر سے مشابہ پایا یہان اُٹھالایا اب ایک امر اس سے تحقیق کرنا باقی
ہی اسکو بھی دریافت کر لون سب نے کہا وہ امر کیا ہی تخشب ثانی نے کہا کہ یہ بھی کتاب طلسم مین لکھا ہوا
تھا کہ طلسم کشا کا طریقہ خدا پرستی کا ہوگا اور اپنے ملت مین شریف قوم و عالی نسب ہوگا یہ کہکر قید آہن طلب
کی ایرج نامدار کو طوق زنجیر پہنا کر ہوشیار کیا شاہزادے ایرج کی آنکھ جو کھلی اپنے کو مسلسل و مطوق پایا
حیران ہوئے دیکھا سامنے ایک مرد قوی ہیکل تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہی گرد اُسکے بہت سے درباری
جمع ہین ایرج نے چاہا زور کر کے قید کو توڑون ساحرون نے سحر کیا کہ ہاتھ پانون ایرج کے بیکار ہو گئے
شاہزادہ ہونٹ چبا کر رہگیا تخشب ثانی نے کہا ای جوان مین چند باتین تجھسے تحقیق کرتا ہون اگر سچ سچ
بتائیگا امان پائیگا ورنہ ابھی حکم قتل دونگا اپنی جان سے جائیگا ایرج نے فرمایا کہ تو ہمارے قتل پر
قادر نہین ہی تخشب ثانی نے کہا ای جوان بدزبانی سے کیا حاصل ہی جو کچھ سوال کرون اُسکا جواب
مجھے دے ایرج نے فرمایا کہ جو تجھکو پوچھنا ہو دریافت کر تخشب ثانی نے کہا کہ اول تو یہ بیان کر
کہ تمھارا طریقہ بت پرستی ہی یا خدا پرستی ایرج نے فرمایا کہ ہم بتون کو لعنت کرتے ہین خدا کو واحد

دیکتا جانتے ہین تخشب نے کہا ای جوان تو بڑا زبان دراز ہی ہمارے سامنے خداوندون کو برا کہتا ہی ہم تجھے اسکی سزا دینگے مگر ایک بات اور تجھسے دریافت کرنا ہی کہ تو کس خاندان سے ہی ایرج نامدار نے اپنے خاندان کو ظاہر کیا تخشب ثانی نے مصاحبون سے کہا کہ میرا خیال کسی طرح غلط نہ تھا بڑی خیر ہوگئی اگر مین اسوقت نہ پہونچ جاتا تو غضب ہوجاتا اب اس جوان کو قید کردو کوئی تدبیر معقول تجویز کرکے اسکو قتل کرینگے کیونکہ اس امر سے مجبور ہین کہ دو برس تک اس شخص کو قتل نہین کر سکتے ہین مگر کوئی راہ نکالینگے اسی وقت لوگ کشان کشان ایرج نامدار کو طرف قیدخانہ کے لے چلے شہر مین ہلڑ ہوگیا کہ ایک شخص کو تخشب گرفتار کر کے لائے تھے وہ قیدخانہ مین جاتا ہی اگر وہ اسکو نہ گرفتار کرتے تو وہ طلسم پر حملہ کرتا ہر ایک مشتاق ہوکر دیکھنے آتا ہی شدہ شدہ یہ خبر ملکہ نسرین سرو قد دختر تخشب ثانی کو پہونچی ملکہ نے کہا ہم کیونکر اس شخص کو دیکھ سکتے ہین کنیزون نے عرض کی واری آپ ہی کے کمرے کے نیچے سے سب اسکو لیجائینگے ملکہ نے کہا وہان انتظام کرو ہم بھی دیکھنے کو جائینگے کنیزون نے کمرے کے دروازون پر چلمنیں آویزان کین کرسیان بچھادین سب اسباب راحت مہیا کیا ملکہ وہان آئین چلمنون مین بیٹھکر تماشا دیکھنے لگین کہ ایک جانب سے ہلڑ ہوا ملکہ نے اسطرف نگاہ کی دیکھا ایک جوان آفتاب مثال صاحب جاہ وجلال زنجیرون مین جکڑا ہوا چلا آتا ہی نگاہ پڑتے ہی ملکہ کی عجیب حالت ہوگئی اتنے عرصے مین سب لوگ زیر برآمدہ ملکہ آپہونچے ملکہ نے چلمن کو ذرا سا ہٹاکر نگاہ کی ایرج نامدار کی بھی نگاہ اٹھ گئی چونکہ حسن ملکہ بھی عابد کش و زاہد فریب تھا ایرج نامدار بھی عاشق جمال ہوگئے یہان ملکہ نے جو جمال باکمال ایرج نامدار کو اچھی طرح دیکھا تاب نظارہ نہ لاسکی بیہوش ہوگئی کنیزون نے جو یہ حال ملکہ کا دیکھا سب گھبرا گئین جلدی جلدی گلاب وکیوڑا ہی خس بازہی ملکہ کو سونگھایا بعد عرصۂ دراز کے ملکہ کو ہوش آیا سب نے پوچھا کیون واری مزاج کیسا ہی ملکہ نے آہ سرد بھر کر کہا مین نے آج تک اس حال سے کسی آدمی کو نہین دیکھا تھا میرا قلب قابو مین نہین رہا ایسی باتین کرکے ملکہ نے کنیزون کو تو ٹال دیا مگر وہان سے بادل پریشان اٹھکر اپنے مقام پہ آئین سبکو اپنے پاس سے اٹھادیا تخلیہ کرکے مسہری پہ لیٹین تصویر خیالی ایرج نامدار کی پیش نگاہ کی دل سے باتین ہونے لگین قلب سوا بیقرار ہوا صبر رخصت ہوگیا کراہ کراہ بانالہ وآہ یہ اشعار دردانگیز مصیبت خیز وردزبان کیے

نظم

مرتے ہین ترے پیار سے ہم اور زیادہ
قیمت مین بڑھے دل کے درم اور زیادہ
تیز اسنے جو کی تیغ ستم اور زیادہ
جو شاخ بڑھی ہوکے قلم اور زیادہ
دیتا ہی وہ دمباز جو دم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینے مین دم اور زیادہ
لذت سے محبت کے ہی ہر زخم جگر کو
نالی سے نہین کوئی قلم اور زیادہ
گر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت

تو لطف مین کرتا ہی ستم اور زیادہ
ساتھ اپنے ہی اب فوج الم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ
گر شرح جنون کیجیے رقم اور زیادہ
شیشے کی طرح پھوٹے ہین ہم اور زیادہ
کچھ کی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق نمک درد والم اور زیادہ
کیا ہو وے گا دو چار قدح سے مجھے ساقی
ہو پشت فلک مین ابھی خم اور زیادہ

دین کیونکہ نہ وہ رنج والم اور زیادہ
کر تو بھی بلند آہ علم اور زیادہ
سر کٹ کے سرافراز ہین ہم اور زیادہ
ہوجاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبراتا جو یاد آیا ترا ہوکے ہم آغوش
اٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرنے کو سیہ نہ ورق چرخ کو اے دل
مین لونگا ترے سر کی قسم اور زیادہ
ہو جسکو بس از مرگ بھی یاد دہن تنگ

ننگ اُسکو کرے کنجِ عدم اور زیادہ
اُس شوخ ستمگر کو مری مرگ ہی منظور
یارون کا گیا اُسنے بھرم اور زیادہ
دکھلائے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی
بھڑکے ہی جو یون آتشِ غم اور زیادہ
صیدِ دلِ عاشق مین ہی مصروف وہ کافر
ہان تجکو مرے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہوگا جو ہوگی تپِ غم اور زیادہ
کیون مین نے کہا تجسا خدائی مین نہین اور
گریہ سے ہی آنکھون پہ ورم اور زیادہ
جو کنج قناعت مین ہی تقدیر پہ شاکر

اُس زلف کے مارے کی اگر خاک کو چاٹے
ہی زہر نہ کھانا مجھے سم اور زیادہ
ہی سوزِ محبت سے مری خاک مین گرمی
ہوا آہوِ رم دیدہ کو رم اور زیادہ
ہی نکہتِ ریحان کا دماغ اب کسے تجھ بن
بخوف ہین اب صید حرم اور زیادہ
کیا قہر ہی جتنا کہ وہ چاہت سے رُکی کر
کہا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ
کتنا ہی مرا شوقِ جراحت کہ صد افسوس
مغرور رہا اب وہ صنم اور زیادہ
بیٹھے سرِ بستر پہ بڑا پانون کہان تک
ہی ذوق برابر کسے کم اور زیادہ

بیدادم افعی مین ہو ستم اور زیادہ
وہ دل کو چرا کر جب گئے آنکھ چرانے
کیونکر نہ اُٹھاوے وہ قدم اور زیادہ
ہی روغن لقطاب مری گریہ مین اے چشم
آتا ہی مرا ناک مین دم اور زیادہ
ای خنجرِ خونخوار نہ تہ مشق مین کمی کر
اُتنا ہی اُسے چاہتے ہین ہم اور زیادہ
سرعت ہی رہی نبض مین جون صبح دمِ برق
اُس تیغ دو دم مین نہین دم اور زیادہ
اُس عاشقِ بیچارہ کا ہی آج برا حال
بس پانون نہ پھیلا شبِ غم اور زیادہ

یہان ملکہ کی تو یہ کیفیت تھی کہ کسی پہلو قرار نہ تھا اور زندان خانہ مین ایرج نامدار کی یہ کیفیت تھی کہ سرنگون کلیجہ خون دل مین درد لب پر آہ سرد ملکہ کا خیال ہی ملال کہ کیونکر گل گلزار جوانی تک رسائی ہو جاے دل بر آئے کبھی یہ خیال کہ یہ دن کاہیکو نصیب ہوگا کہ اُس صنم تک جائینگے دل کے ارمان بر آئینگے نہین معلوم وہ سفاک کون ہی کسکے گلستان امید کا گل نو دمیدہ ہی ہم تو اُسکی یاد مین تڑپ رہے ہین اُسکو ہمارا خیال بھی نہوگا کبھی یہ کہتے ہین کہ کیا تعجب ہی جو ہماری یاد ہوتی ہو کیونکہ اس صورت سے کبھی کسی کو نہ دیکھا ہوگا رہ رہ کے میرا خیال آتا ہوگا اپنی جلیسون سے کچھ ذکر بھی ہمارا ضرور ہی ہوتا ہوگا مگر اس حالت کی خبر نہوگی اسطرح کی باتین دل سے کر رہے تھے آہ سرد بھر رہے تھے مگر ملکہ کی جو حالت ابتر ہوئی اور کمرے سے باہر نہ نکلی تو کنیزون نے کہا آج ابھی تک ملکہ عالم برآمد نہین ہوئین اور ہم سب کو یہ حکم ہی کہ کوئی ہماری بدون اجازت اندر نہ آئے اب کسکی مجال ہی جو اندر جاے ہان اگر گلعذار ہوتین تو وہ ضرور ملکہ کے پاس جاتین وہ وزیرزادی ہین ملکہ کی رازدار ہین کنیزون نے کہا پھر اُنکو اس امر کی اطلاع کرنا چاہیے یہ صلاح کرکے سب ملکہ گلعذار کے مکان پر آئین کہا واری جسوقت سے آپ یہان تشریف لائی ہین ملکہ کمرے مین داخل ہوئی ہین ہم سب لوگون کو منع فرمایا ہی حکم یہ ہی کہ جب تک ہم نہ بلائین کوئی ہمارے پاس نہ آئے ہم لوگ مجبور ہین اور ملکہ عالم ابھی تک باہر تشریف نہین لائی ہین آپ تشریف لے چلیے ملاحظہ فرمایئے کہ مزاج کیسا ہی دشمنون کو کس بات کی فکر ہی گلعذار یہ خبر سُنکر گھبرا گئی کہا ارے ہین تو ملکہ کو تم سب کے ساتھ چھوڑ کر ایک کار ضروری سے یہان آئی تھی تم لوگون کی ذات سے کوئی صدمہ تو اُنھین نہین پہونچا کنیزون نے کہا بھلا ہماری یہ مجال ہی کہ سرتابی کر سکین گلعذار نے کہا نہین ملکہ عالم بہت ہی نازک مزاج ہین ذرا سی بات ناگوارِ خاطر ہو جاتی ہی اور عادت یہ ہی کہ اُسکو زبان سے نہین نکالتی ہین ملکہ دل ہی دل مین اُسکا خیال کیا کرتی ہین کنیزون نے کہا اب آپ تشریف لے چلیے تو یہ امر خلاصہ ہو جاے اگر ہم لوگون سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہو تو ہمکو سزا دیجیے گا مگر ملکۂ عالم کا رنج و ملال تو جاتا رہے گلعذار

اُسی وقت کنیزون کے ہمراہ ہوئی کنیزین تو کمرے تک پہونچا کے پلٹ گئین گلعذار دروازہ کھولکے اندر گئی ملکہ نے دیکھا کہ گلعذار آتی ہی جلدی سے آنسو پونچھ کر اُٹھ بیٹھی گلعذار نے کہا واری مزاج کیسا ہی چہرہ کیون اُترا ہوا ہی ملکہ نے بات کو ٹالا کہا مین ابھی سو رہی تھی اس وجہ سے طبیعت سُست ہو گئی ہی گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم کنیز آپ کے ساتھ کھیل کر اتنی بڑی ہوئی ہی آپ کے مزاج کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہی آج تک یہ کیفیت چہرے کی نہین دیکھی اور یہ بھی جانتی ہون کہ آپ کوئی راز مجھ سے پوشیدہ نہین کرتی ہین جو کیفیت ہو خلاصہ بیان فرمائیے ملکہ نے بہت ٹالا مگر گلعذار چونکہ بہت گستاخ تھی اُس نے ملکہ سے بہت کچھ اصرار کیا جب ملکہ مجبور ہوئی تو خیال کیا یہ میری ہمراز ہی اس سے بیان کر دینے مین کوئی ہرج نہین ہی شاید کوئی تدبیر نکالے یہ سوچ کر ملکہ نے کل کیفیت بیان کر دی گلعذار یہ بات سُنکر خوش ہوئی ملکہ نے کہا کیون گلعذار تمھاری خوشی کا کیا باعث ہی گلعذار نے عرض کی واری مین اِس سے خوش ہوئی کہ آج تک ایسے ایسے شاہ و شہریار جنکا عدیل و نظیر ممکن نہین اُنھون نے آپ کی خواستگاری کی اپنے ملک و مال کو چھوڑ کے آپ کے در پر آئے لیکن آپ نے اُنکو قبول نہ کیا اور ایک شخص بیرونی کو ایسا پسند فرمایا کہ جسکا فراق شاق ہی ملکہ نے جواب دیا کہ ای گلعذار یہ ملنے اسواسطے تمسے نہین بیان کیا ہی کہ تم مجھے نصیحت کرو بلکہ اپنا ہمدرد جانکر تمسے ایک بات کہی ہی گلعذار نے دیکھا کہ ملکہ کا دل ہی قابو مین نہین ہی میرے کہنے کو قبول نہ کریگی اگر زیادہ کہونگی تو آزردہ ہو جائیگی یہ سوچکر عرض کی ای ملکہ عالم مین نے جو کچھ عرض کیا وہ آپ کے خلاف ہوا میرے عرض کا منشا یہ نہین تھا کہ آپ اپنے اس خیال کو ترک کرین بلکہ ایک واجبی بات عرض کی تھی اب اسکا خیال رہیگا کبھی زبان سے ایسے کلمات نہ سُنیئے گا ملکہ نسرین نے جواب دیا کہ اب تم کسی بات مین دخل نہ دینا گلعذار نے دیکھا کہ ملکہ کا مزاج بالکل برہم ہو گیا مسکرا کے جواب دیا کہ مین نے ایک بات دل گی سے کہی آپ کے خلاف ہوئی بھلا میری اتنی مجال تھی کہ آپ کو نصیحت کرتی اور ایسی بہت سی باتین کر کے ملکہ کو راضی کیا جب غصہ برطرف ہوا تو ملکہ نے کہا ای گلعذار اب کیا تدبیر کیجائے جو اُس محبوب لاثانی سے ملاقات ہو گلعذار نے عرض کی کہ واری یہ تو بہت مشکل ہی کیونکہ آپ کے والد ماجد نے اُسکو قید کیا ہی اور در زندان خانہ پر بڑے بڑے ساحرون کا پہرہ ہی ملکہ نسرین نے جواب دیا کہ ساحر کیا کر سکتے ہین اگر ایک سحر کر دون سب بیکار ہو جائین کسی کو ہوش نہ رہے مگر والد نامدار کا خوف ہی کہ اگر اُنکو اطلاع ہو جائیگی تو البتہ اُنسے تو سحر مین مقابلہ نہ کر سکونگی ورنہ اور جسکا جی چاہے مجھسے سحر مین مقابلہ کرے گلعذار نے کہا ملکہ عالم پھر یہ تو آپ ہی کی کوشش سے ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ اگر مین یکایک اُس جوان تک جاؤنگی تو اچھا نہین بلکہ تم کسی طور سے جا کر شاہزادے سے میری ملاقات کا اشتیاق دلاؤ گلعذار نے جواب دیا کہ میری رسائی وہان تک کیونکر ہوگی ملکہ نے کہا مین تمھارے ساتھ چلتی ہون سب دربانون کو سحر کر کے بیہوش کر دونگی تم زندان خانہ کے اندر جانا اُسکو لے آنا کسی مقام محفوظ مین لیجا کر رکھنا پھر اُسکو میری ملاقات کا مشتاق کرنا جب اُسکا اشتیاق حد سے سوا بڑھ جائے تو سیر کے باغ مین لے آنا یا مجھی کو لیجانا گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم بھلا یہ ہو سکتا ہی کہ مین اُسکو لا کر کسی مکان مین پوشیدہ کر دون اور یہ حال چھپ جائے ملکہ نے کہا دو ایک روز کے واسطے الگ رکھنا پھر تو اپنے باغ مین پوشیدہ کر رکھینگے کسی کو بھی خبر نہوگی گلعذار نے

کہا جو آپ کی خوشی ہے مجھے کیا عذر ہے آپ تشریف لے چلیے سحر سے سب کو بیہوش کیجیے اگر میرا دسترس ہوگا
تو شاہزادے کو ضرور لے آؤنگی ملکہ نسرین گلعذار کے ہمراہ ہوئی شب کا وقت ہے ملکہ نسرین کی کنیزو
نے جو جاتے دیکھا عرض کی اگر حکم ہو تو شمعین روشن کر لین ملکہ نے منع کیا کنیزین خاموش ہو گئین ملکہ گلعذار
کے ہمراہ زندان خانہ کے دروازے تک پہونچین ملکہ نے دیکھا کہ بہت سے ساحر دروازے پر بیٹھے ہین
ملکہ نے سحر شروع کیا ہوا سے سرد چلنے لگی ساحر جو نگہبانی کر رہے تھے انکو نیند کا غلبہ ہوا ملکہ نے سحر کو اور
زور دیا سب کی آنکھین بند ہو گئیں غفلت اسدرجہ بڑھی کہ ایک کو ہوش باقی نہ رہا ملکہ نسرین نے گلعذار سے
کہا کہ اب دیر کرنا مناسب نہین ہے قفل زندان خانہ کو کھولو جلد اندر جا کر اُس یوسف ثانی کو قید سے رہائی دو
گلعذار دروازے کے قریب آئی سحر کیا قفل کھلا ملکہ تو روانہ ہوئین گلعذار اندر آئی دیکھا ایرج نوجوان
مانند ماہی بے آب تڑپ رہے ہین گلعذار کو جو آتے دیکھا سنبھل کر بیٹھے گلعذار نے قریب آ کر
سلام کیا ایرج نے جواب سلام دے کر پوچھا تم کون ہو یہان کیونکر آنے کا اتفاق ہوا گلعذار نے
جواب دیا کہ مین اِس زندان خانہ کے داروغہ کے یہان مہمان آئی تھی آپ کے کرب نے دل کو بیچین کر دیا
آپ اپنے نام و نشان سے آگاہ فرمائیے اور بیچینی کی وجہ بتائیے کیونکہ یہان بہت سے قیدی ہین مگر
کسی کو اسدرجہ تکلیف نہین ہے جو مثل آپ کے گریہ وزاری کرے اور آپ ہی کی طرح سے سب مسلسل و
مطوق ہین ایرج نے فرمایا کہ میرے کرب کی کیفیت نہ پوچھو مین تکلیف قید سے نہین بیچین ہون بلکہ
اور ہی وجہ ہے گلعذار نے عرض کی کہ مین آپ کی دوست ہون اور ابھی اِس زندان خانہ سے آپ کو
لیے چلتی ہون مگر اپنے کرب کا سبب بیان کر دیجیے ایرج نے فرمایا کہ قصہ بہت طویل ہے اگر اُسکو بیان
کرونگا تو صبح ہو جائیگی اور قصہ ختم نہو گا انشاء اللہ تعالے باطمینان تمسے بیان کرونگا گلعذار نے بھی
قبول کیا اور سحر کر کے سب قید ایرج نوجوان کے جسم سے دور کی شاہزادہ نام خدا لے کر کھڑا ہوا گلعذار
نے اپنے ہمراہ لیا زندان خانہ کے باہر لائی یہان ملکہ کو نہ پایا اپنے باغ کی طرف ایرج نوجوان کو لے چلی
تھوڑی دور راستہ طے کیا ہو گا کہ کوتوال گشت کرتا ہوا اُسطرف آ نکلا ایرج اور گلعذار کو جاتے
دیکھکر آواز دی کون جاتا ہے گلعذار نے ایرج سے کہا کہ بڑا غضب ہوا اب کوتوال آ کر گرفتار کریگا اور
بادشاہ کے سامنے لیجائیگا آپ کے واسطے بھی خرابی ہے اور میرے واسطے بھی بُرائی ہے ایرج نے فرمایا گھبرانے
کی بات نہین ہے خدا مالک ہے کوتوال کیا چیز ہے جو گرفتار کر لیجائے یہ باتین تھین کہ کوتوال قریب آیا ایرج کا
ہاتھ پکڑا ایرج نامدار نے ہاتھ چھوڑا کر ایک طمانچہ مارا کہ سر کوتوال کا اُڑ گیا گلعذار یہ کیفیت دیکھکر خائف
ہوئی سحر کر کے اونچی ہو گئی کوتوال جو مر کے گرا ایرج نے اُسی کا گھوڑا لیا تلوار پر بھی قبضہ کیا جسقدر لوگ
اسکے ہمراہ تھے سب تلوارین کھینچکر ایرج پر جا پڑے ایرج نے بھی بیدریغ قتل کرنا شروع کیا
لیکن گلعذار سوچی کہ اگر شاہزادہ اتنے آدمیون سے لڑیگا تو کاہے کو زندہ بچے گا یہ سوچ کر سحر کرنا
شروع کیا سب کو بیہوش کیا مگر انکی غل سے بہت سے لوگ مجتمع ہو گئے تھے اور آتے جاتے
تھے آنے والون نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ جو وہان جاتا ہے وہ بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے یہ لوگ سمجھے کہ یہ شخص جو
لڑ رہا ہے مقرر ساحر ہے یہ تصور کر کے ساحرون کو خبر کی وہ جھولیان کاندھون پر ڈال کے چلے گلعذار
چونکہ سحر کم جانتی تھی ساحرون کو جو آتے ہوئے دیکھا دل مین خوف پیدا ہوا خیال آیا کہ ملکہ کو جا کر

اطلاع کرون جب تک وہ نہ آئینگی یہ معرکہ سر ہوگا یہ سوچکر طرف باغ ملکہ نسرین کے چلی یہان ساحر ایرج
نامدار کے قریب آگئے شاہزادے نے چاہا انکو بھی قتل کرون ساحرون کو تو خیال تھا کہ یہ جوان بھی ساحر
ہی سب نے کہا او جوان تو اتنے سے غیر ساحرون کو اپنے سحر مین مبتلا کرکے بہت نازان ہی اب ہم
لوگون کے ہاتھ سے کہان جائیگا ایرج نے فرمایا کہ ہم ساحر پر لعنت کرتے ہین اور سحر کو برا جانتے ہین
ساحرون نے جو یہ سنا ایرج نامدار پہ سحر کیا کہ ہاتھ پانون شاہزادے کے بیکار ہوگئے قریب تھا
کہ زمین پہ گرین کہ ایک برق چمکی اور سر بہت سے ساحرون کے اڑ گئے ایرج نامدار کے ہاتھ پانون
قابو مین ہوئے سنبھلکر گھوڑے پر بیٹھے تلوار کو قبضے مین کیا ساحرون پر جا پڑے مگر پہلے دس
بیس ساحرون کے جو سر اڑ گئے باقی جو رہگئے تھے انھون نے اور ساحران غدار کو اطلاع کرائی مدد
منگائی تھوڑی دیر مین اور ساحران بد اندیش مجتمع ہوگئے لیکن ایرج نامدار دیکھتے ہین کہ آسمان سے
برق گرتی ہی دس بیس ساحرون کے سر اڑ جاتے ہین آخر کار ساحران غدار جب لڑنے سے عاری
ہوئے تو اس ارادے سے بھاگے کہ چلکر خاص دردولت شاہی پر اس امر کی خبر کرین وہان سے
برائے مدد لوگون کو لائین ملکہ نے جو کیفیت دیکھی کہ یہ لوگ اور ساحرون کو لیتے جاتے ہین بڑھ کر
انپر بھی سحر کیا کہ بہت سے ساحر مر کر گرے رات بہت کم باقی رہ گئی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی ملکہ اور
گلعذار طرف اپنے باغ کے روانہ ہوئین راہ مین ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ اسے کسی طرح شاہزادے
کو لے آؤ گلعذار پلٹی مگر ایرج نامدار نے جو یہ معرکہ دیکھا سب لوگ بھاگ گئے مناسب وقت
سمجھکر ایک جانب روانہ ہوئے گلعذار جو آئی شاہزادے کا پتہ بھی نہ پایا بہت تلاش کیا جب ایرج
نامدار نہ ملے تو مجبور ہوکر پلٹ گئی ملکہ نسرین سے آکر کل کیفیت بیان کی ملکہ کو سنکر کمال صدمہ ہوا
کہا ای گلعذار بڑا غضب ہوا معلوم ہوتا ہی تو نے جانے مین عرصہ کردیا اور لوگ آکر شاہزادے کو گرفتار
کر لیگئے گلعذار نے عرض کی واری مین نے اپنے تئین بہت جلد وہان پہونچایا بلکہ دور تک شاہزادے
کو دیکھ آئی اگر قید کرکے لوگ لیجاتے تو ضرور معلوم ہوجاتا جب مین گئی ہون اسوقت تک وہان کوئی بھی
نہین آیا تھا ملکہ اور گلعذار مین تو یہ باتین ہین مگر حال ایرج نوجوان کا یہ ہوا کہ یہ جو ایک جانب
نکل گئے اسکے بعد پھر بہت سے ساحر وہان آئے جب ایرج کو نہ پایا مجبور ہوکر واپس گئے اور ایرج
نامدار جو روانہ ہوئے تو شام تک برابر چلے گئے لیکن دل مین اپنے خیال کرتے جاتے ہین کہ یہ
کون تھا جسنے اسیری سے رہائی بخشی اور لڑائی مین بھی مدد کی کہین اسی محبوب لاثانی و یار جادو دانی کا
فرستادہ تو نہین تھا کبھی خیال کرتے ہین کہ وہ کسی کو کاہے کو بھیجنے لگا اسے ہمارے حال کی کیا خبر
دل سے ایسی باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ سامنے ایک مکان نظر آیا ایرج اس مکان کے قریب
آئے خیال ہوا کہ دن بھر دشت نوردی کی ہی اگر مالک مکان کی مرضی ہوگی تو شب بھر یہان قیام کرینگے
صبح کو پھر روانہ ہوجائینگے یہ سوچ کے اس مکان کے دروازے کے قریب آئے دیکھا دروازے پر
ایک مرد قوی ہیکل ایک دنگل بچھائے بیٹھا ہی گرد اسکے اور بہت سے جوان آدمی کھڑے ہین سب کے
بدن مین مٹی بھری ہی قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی زور کرکے فراغت پائی ہی ایرج خوش ہوکے
اس جوان کے قریب آئے جوان نے جو ایرج نوجوان کی صورت دیکھی محو جمال ہوگیا دنگل سے

اُٹھ کھڑا ہوا اسلام کیا کہا تشریف لائیے ایرج گھوڑے سے اُترے اُس جوان نے اُسی وقت ایک
کرسی طلب کی لوگون نے کرسی لا کر بچھائی ایرج نامدار کرسی پر بیٹھے جوان نے پوچھا آپ کے آنے کا
اتفاق کیونکر ہوا ایرج نے کل کیفیت اپنی بیان کی اُس جوان نے حال ایرج نامدار کا سنکر کہا اے
جوان یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی مجھے تیری صورت پر رحم آتا ہی اسوجہ سے کہتا ہون اگر کوئی دوسرا ہوتا تو
مین گرفتار کرکے نخشب ثانی کے پاس روانہ کر دیتا مین برسون سے اس سرکار کا نمکخوار ہون جب کوئی امر
عظیم واقع ہوتا ہی تو میری طلب ہوتی ہی ایک بار ایک دیو اس طلسم مین بارادہ فتاحی آیا کوئی اُسکے
مقابلے کی تاب نہ لا سکا مگر مین نے اُسکو زیر کیا مگر آپ کی جوانی پر رحم آتا ہی یہان نہ ٹھہریئے کہین دور
نکل جایئے اگر ہمسے پرسش ہوگی تو ہم کہدینگے کہ ہماری طرف سے اس صورت کا کوئی شخص نہین گیا
ایرج نے فرمایا کہ واقعی جو کچھ تمنے کہا وہ سب سچ ہی اور جو کچھ دعوی جرأت کر رہا ہی لیکن ہرگز کوئی کسی کے
گرفتار کر لینے اور قتل کر ڈالنے پر قادر نہین ہی پروردگار عالم نے ایک سے ایک کو بہتر بنایا ہی تمہارا
یہ دعوے بیجا ہی کہ مین ضرور گرفتار کرکے بھیجدیتا اُس پہلوان نے جو ایرج کی یہ تقریر سُنی جھلا کر جواب دیا
کہ اے جوان اس طلسم بھر مین سب میرے نام سے کانپتے ہین علاوہ اسکے شہر در شہر میرا نام مشہور رہا ہی آجتک
کسی نے میرے سامنے دعوے جرأت نہین کیا ایرج نامدار نے فرمایا کہ مین تمھارے نام کا مشتاق ہون
پہلوان نے کہا میرا نام نزدیک و دور مشہور ہی فیروز کوہ پیکر مجکو کہتے ہین نخشب ثانی نے میری قوت و جرأت
دیکھکر تمام پہلوانان طلسم کا افسر کیا ہی سب سے مقابلہ ہوا ہین نے طلسم بھر کے پہلوانون کو زیر کیا اے جوان
مین پھر کہتا ہون کہ کسی کی مجال نہین جو مجسے مقابلہ کر سکے ایرج نے پھر فرمایا کہ اے فیروز کوہ پیکر کلمہ تکبر
خداوند کو پسند نہین بڑے افسوس کی بات ہی کہ باین جرأت ایسی باتین کرتا ہی جسکو شجاعان عالم عیب
جانتے ہین دو تین بار جو ایرج نے ایسے کلمات کہے فیروز کے بہت خلاف ہوئے جھلا کر کہا اے جوان
کیا تجھے مقابلہ کرنا منظور ہی ایرج نامدار نے فرمایا کہ اگر تیری مرضی یہی ہی تو ہم ضد نہین ہین فیروز نے کہا مین
تو تجھسے مقابلہ نہ کرونگا مگر ہان یہ میرے شاگرد تجھ سے سمجھ لینگے اور اگر ان سب کو تو زیر کر لیگا تو سب کے بعد
مین مقابلہ کرونگا ایرج نامدار نے قبول کیا فیروز اُسی وقت اُٹھ کر اکھاڑے مین آیا اپنے ایک حقیر شاگرد
کی جانب اشارہ کیا وہ اکھاڑے مین آیا ایرج نامدار بھی اکھاڑے مین آئے باہم زور ہونے لگا تھوڑی سی
دیر بھی نہ ہوئی کہ ایرج نے اُسکو زیر کیا فیروز قوت ایرج دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اب کل دوسرے شاگرد سے
مقابلہ کیجیے گا ایرج نے فرمایا کہ آج کی بات کو کل پہ اٹھا رکھنا عقلمندی کے خلاف ہی فیروز نے کہا مجھے
آپ کی تکلیف کا خیال ہی ایرج نے فرمایا تکلیف اور اندر اور بروے جرأت کوئی چیز نہین فیروز نے دوسرے
شاگرد کو بھیجا ایرج نے اُسکو بھی اُسیطرح زیر کیا کچھ عرصہ نہوا فیروز نے تیسرے شاگرد کو بھیجا ایرج نے
اُسکو بھی زیر کیا اسی طرح بیس شاگردون کو فیروز نے باری باری بھیجا مگر ایرج نے اُنکو بہت جلد زیر کیا
جب اسکے بیسون شاگرد اس صورت سے زیر ہوئے تو فیروز کا رنگ سرخ اڑ گیا ایرج کی جرأت و
قوت پر عاشق ہو گیا کہا اے شہریار مین آپ کو ایسا نہ جانتا تھا یہ زیر کردہ آپ کے بڑے بڑے پہلوانون
کو زیر کر چکے ہین بھلا بیس کا تو کیا ذکر جو ایک شب مین زیر ہوتے انہین ایک ایسا تھا کہ اگر کسی بڑے
پہلوان سے مقابلہ ہوتا اور برابر کشتی رہتی تو دو روز مین بھی ایک زیر نہوتا مگر اب آپ آرام فرمایئے

بہت دور سے تشریف لائے ہین مین بہت شرمندہ ہون کہ آپ کو اسقدر تکلیف دی دو تین روز استراحت
کر لیجیے پھر بعد مجھسے مقابلہ کیجیے گا ایرج نامدار نے فرمایا اے فیروز ایسا وقت پھر ہاتھ نہ آئیگا اور یہ معاملہ
رہ جائیگا بہتر یہی ہے جو کچھ ہونا ہو اسی وقت ہو جاے فیروز نے عرض کی آپ بیس پہلوانون سے زور کر چکے
ہین اب زیادہ تکلیف اٹھانا مناسب نہین ہے ایرج نے کہا میری خوشی اسی مین ہے کہ جو کچھ ہونا ہے
اسی وقت ہو جاے فیروز نے عرض کی اے شہریار اب مین مجبور ہون جیسی آپ کی خوشی یہ کہکر اکھاڑے
مین آیا ایرج نامدار سے ہاتھ ملایا سب شاگرد جنکو ایرج نامدار زیر کر چکے تھے متفق اللفظ آپس مین
کہنے لگے کہ استاد اس جوان کا کیا بنا سکین گے قوت کی انتہا نہین رگ رگ مین خون کے عوض قوت بھری
ہے یہان تو یہ ذکر تھا اور ایرج نامدار سے فیروز ہاتھ ملاکر زور کرنے لگا ایرج نامدار نے پہلے کوئی
زیادتی نہین کی فیروز زور کرتا رہا جب تھوڑی دیر گذری تو ایرج نے بھی زور کرنا شروع کیا کبھی ایرج
نے دوڑے کبھی فیروز ہٹا لیکن انھین زورون مین صبح ہو گئی مگر دونون پہلوان زور کیے گئے جب دن
بھی ڈھل گیا تو فیروز ایرج کو روک کر کھڑا ہو گیا عرض کی اے شہریار ہم آپ شب سے زور کر رہے ہین اور
آپ اتنی مسافت طے کر کے آئے تھے ضرور ہے کہ خاصہ بھی کل سے تناول نہ فرمایا ہو اب مجھے اشتہاے
غذا ہے بہتر ہو گا کہ کچھ آپ بھی نوش فرما لیجیے اور مین بھی کچھ کھا لون کہ تازہ دم ہو جاین ایرج نامدار نے
فرمایا کہ ہمارا یہ قاعدہ نہین ہے کہ مقابلے کو موقوف رکھین اور کسی دوسرے کام مین مصروف ہو جائین اگر
تمھین خواہش غذا ہے تو مین اجازت دیتا ہون تم کچھ کھا لو تا کہ تازہ دم ہو جاؤ فیروز نے عرض کی بھلا یہ کیونکر
ہو سکتا ہے ایرج نے فرمایا کہ پھر ابھی ملتوی رکھو فیروز نے کہا آپ کو اختیار ہے ایرج نوجوان پھر مشغول
ہوئے فیروز کا دم گھٹنے لگا ایرج نامدار زیادتیان کرنے لگے فیروز گھبرایا ایرج نامدار نے کمر بند
مین ہاتھ ڈال دیا نے دوڑے اکیس قدم پر لا کے ہلہ مارا فیروز نے چاہا سنبھلون مگر حریف زبردست
کب سنبھلنے دیتا ہے ایرج نامدار نے زور کیا پہلے ہی زور مین تا بسینہ اٹھا لیا دوسرے زور مین سر سے
بلند کیا باہستگی زمین پر رکھا چھاتی پر سوار ہوئے فیروز نے کہا اے شہریار مین اطاعت قبول کرتا ہون
ایرج نامدار نے کلمہ تعلیم فرمایا فیروز بصدق دل مسلمان ہوا ایرج نامدار کی بہت منت کی کہ اے شہریار
میری خطا کو معاف فرمائیے گا مجھسے بڑی گستاخی ہوئی آپ سے مقابلہ کیا ایرج نے فرمایا کہ یہ خطا
نہین ہے بہادرون کے یہی شیوے ہین اگر تمسے ایسی باتین ظہور پذیر نہ ہوتین تو ہم خوش نہوتے فیروز
ایرج نوجوان کو اپنے مکان مین لایا بڑی خاطر سے پیش آیا ایرج نوجوان سے دست بستہ عرض کی
کہ یہان آپ کے لائق جشن کا سامان ممکن نہین ہے صحرا کا معاملہ ہے غلام بہت شرمندہ ہے ایرج نے فرمایا
کہ شرمندگی بیکار ہے اور اس سامان کی ضرورت کیا ہے فیروز نے کہا میری عزت بڑھ جائیگی آپ دعوت
قبول فرمائیے ایرج نوجوان نے جواب دیا کہ سبب مجھے دعوت سے انکار نہین ہے مگر تکلفات ظاہری کو
البتہ منع کرتا ہون فیروز نے دعوت کا سامان مہیا کیا شاہزادے نے دعوت قبول کی چار روز جب
فیروز کے یہان گذر گئے تو ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اے فیروز میرے ہمراہی جسقدر تھے وہ سب صحرا مین
مجھسے تلاش کرکے تباہ و برباد ہوئے ہونگے مجکو انکی خبر لینا ضرور ہے نہین معلوم ریحان تاجدار پر
کیا گذری مین اسکے ہمراہ اسکی خواہش پوری کرنے کی فکر مین چلا تھا اور آوارہ دشت ادبار ہو گیا

نہین معلوم اُسپر کیا گذری مجھے اُسکی تلاش مین جانا ضرور ہی فیروز نے کہا ابھی دو ایک روز یہان تامل فرمایئے غلام بھی ہمراہ رکاب سعادت انتساب جلیگا حضور اس صحرا کے راستون سے ناواقف ہین ایسا نہو کسی اور طرف نکلجائین اور تنہا آپ کا تشریف لیجانا ممکن نہین ایرج نامدار نے بہت کچھ سمجھایا مگر فیروز نے نہ مانا ایرج مجبور ہوئے دو روز وہان اور قیام کیا تیسرے دن فیروز کو ہمراہ لے کر برای تلاش ریحان تاجدار اُسی صحرا کی جانب روانہ ہوئے جہان ایرج نامدار نے ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تھا انکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت تخشب ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

اِسکو جو خبر ہوئی کہ طلسم کشا کو کوئی قیدخانہ سے لیگیا بہت متردد ہوا سب سے کہا کہ اب طلسم کشا قیامت برپا کریگا اُسکا ہاتھ آنا بہت مشکل ہی مین اُسکی تلاش مین جاتا ہون یہ کہکر تخت پر سوار ہوا اُٹھکر کے صحرا کی جانب جس صحرا مین ایرج نامدار کو پایا تھا وہان آیا سب جنگل ڈھونڈھا مگر ایرج نامدار کا پتہ نہ ملا مجبور ہو کے آگے ایک اور صحرا ملا وہان تلاش کر رہا تھا کہ دیکھا ایک سوار گھوڑا دوڑائے ہوئے آتا ہی انداز سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی کا متلاشی ہی تخشب اُس سوار کے قریب گیا پوچھا ای سوار تو کہان سے آتا ہی کیا نام ہی اس صحرا مین کیون آیا ہی سوار نے کہا کہ میرا نام ریحان تاجدار ہی ایرج نامدار کے ہمراہ تھا اُنھون نے ایک آہو کے پیچھے گھوڑا اڑا لا نہین معلوم راہ بھول کر کس طرف نکل گئے تخشب نے جو ایرج کا نام سنا سمجھا کہ یہ سوار بھی ہمراہیان طلسم کشا سے ہی اسکو جانے دینا مناسب نہین پھر خیال آیا کہ جب ایک جوان یہ ہی تو لشکر بھی ضرور طلسم کشا کے ہمراہ ہوگا یہ سوچ کے ریحان سے پوچھا کہ ایرج کے ہمراہ اور لشکر بھی تھا یا نہین ساتھ ہی ریحان نے جواب دیا کہ لشکر بہت سا ساتھ ہی سب لوگ تلاش کر رہے ہین تخشب نے مکر کیا ریحان سے کہا کہ سب لشکر مجتمع کر و گھبرانے کی بات نہین ہی ایرج نامدار میرے یہان مہمان ہین تم لوگون کی تلاش کے لیے مجھے روانہ کیا تھا تم لشکر کو لیکر میرے ہمراہ چلو ریحان یہ خبر سنکر خوش ہو گیا تخشب سے کہا کہ یا تو آپ میرے ہمراہ آیئے یا نہین ٹھہر جایئے مین لشکر کو لے آؤن تخشب ریحان کے ہمراہ ہوا ریحان نے لشکر گاہ مین سب سے کہا کہ تردد نہ کرو آقاے نامدار بخیر و عافیت طلسم تخشب مین موجود ہین تم سبکو طلب کیا ہی سب خوش خوش بجلدی تمام گھوڑون کو کساکر سوار ہوئے تخشب نے سبکو ہمراہ لیا اپنے طلسم کی طرف روانہ ہوئے مسافت راہ طی کر کے جب قلعہ کے قریب پہونچا اور پل بخیتہ کو طی کر کے قلعہ مین داخل ہوا لوگون نے پوچھا یہ لشکر کسکا ہی تخشب نے کہا یہ لشکر طلسم کشا کا ہی مین مکر سے ان لوگون کو یہان لے آیا ہون اب سب کو قید کر لونگا طلسم کشا بے لشکر کیا کریگا آخر مجبور ہو کے واپس جائیگا یا مجھے لیجائیگا سب لوگ بہت خوش ہوئے تخشب سب کو قلعہ مین لایا ایک دروازہ کھولا کہا ای ریحان تاجدار تم چلو یہ میدان جو سامنے معلوم ہوتا ہی اور عمارت بھی نظر آتی ہی یہان اپنے لشکر کو اتارو مین تمھاری اطلاع کردون ریحان تاجدار اُس پھاٹک کے اندر آیا میدان بہت وسیع پایا سلسلے مکانات نفیس نظر آئے ریحان گھوڑے سے اُترا سب لشکری لوگ بھی گھوڑون سے اُترے تخشب نے اپنے ملازمین سے کہا کہ جسوقت یہ لوگ گھوڑے سے اُتر چکین تو گھوڑے دن کو انکے اصطبل مین لیجانا اور جب غافل ہو جائین تو ایک ایک گھوڑے کو نقب کی راہ سے نکال لیجانا

مین اس تدبیر مین جاتا ہون کہ انکے آلات حرب اپنے قبضہ مین کرون جب انکے پاس ہتھیار نہ رہینگے تو لڑنے
سے معذور ہوجائینگے ملازمان تخشب اُس میدان مین آئے جہان ریحان کی فوج گھوڑون سے اُتر رہی تھی
ان لوگون سے کہا ہمین ایرج نامدار نے بھیجا ہی کہ انتظام لشکر کرین اور آپ لوگون کو راحت دین
ریحان نے کہا آقاے نامدار نے ہمکو یاد تو نہین فرمایا ہی اُن لوگون نے جواب دیا کہ ابھی وقت نہین ہی
بوقت دربار شب کو آپ لوگون کی طلبی ہوگی یہ کہکر گھوڑون کی طرف متوجہ ہوئے ریحان سے کہا کہ
گھوڑے اصطبل مین جائینگے ایرج نامدار کا حکم ہی کہ سب گھوڑون کو داخل اصطبل کرین ریحان نے
کہا آپ کیون تکلیف کرین صرف اصطبل بتا دیجیے سائیس ہمارے ہمراہ ہین یہ سب لوگ جاکر باندھ
دینگے اُن سب نے سائیسون کو ہمراہ لیا اور جو مقام تخشب ثانی نے بتایا تھا وہان لاکر گھوڑون کو
بندھوا دیا آپ فکر مین ٹہلنے لگے کہ سب غافل ہوجائین تو ہم اپنا کام کرین لیکن تخشب ثانی ریحان کے
پاس آیا کہا آپ لوگون کو ایرج نامدار نے طلب فرمایا ہی جلد تشریف لے چلیے قلعہ مین رونق افروز ہین
ریحان نے چاہا ہتھیار لگائے تخشب ثانی نے کہا اسکی کیا ضرورت ہی دیر ہوگی آپ آقاے نامدار
کے مزاج کو جانتے ہین ذرا سی بات پر آزردہ ہوجاتے ہین ریحان نے ہتھیار نہ لگائے فوج کو خبر
کی کہ آقاے نامدار طلب فرماتے ہین چلو جو جس حال سے بیٹھا ہو جلد چلے اہالیان فوج کمرین کھولے ہوئے
فراغت سے اپنے بسترون پر لیٹے تھے یہ خبر سُنکر اُٹھ کھڑے ہوئے ریحان سب کو مجتمع کرکے
تخشب ثانی کے ہمراہ ہوا تخشب نے اُن لوگون سے جو گھوڑون کے واسطے مقرر کیے گئے تھے اشارہ
کیا کہ یہی موقع ہی ان لوگون کے سلاح بھی لے لو اور گھوڑے بھی قبضے مین کرو وہ لوگ سائیسون کے
پاس آئے کہا جاکر دانہ لے آؤ ہم گھوڑون کی پاسبانی کرتے ہین سائیس بھی ایک آدمی کے ہمراہ روانہ
ہوئے دور نکل گئے تو ملازمین تخشب نے گھوڑون کو نقب کی راہ ہکانا شروع کیا سب گھوڑے
ہکا دیے دوسرے دہنہ پر لوگ موجود تھے اُنھون نے ہتھیارون پر قبضہ کیا مگر تخشب جو اپنے ہمراہ
تمام فوج کو لیکر چلا تھوڑی دور ہو نکلے ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا تخشب ثانی نے ریحان تاجدار
سے کہا کہ تم پہلے چلو بعد مین سب فوج تمھارے عقب مین جائے مین بھی آتا ہون ریحان مع فوج اُس
پھاٹک مین داخل ہوا تخشب ثانی نے حکم دیا کہ پھاٹک کو بند کرلو لوگون نے پھاٹک بند کرلیا ریحان
جو اندر آیا تھوڑی دور آگے بڑھ کر ایک مکان تنگ و تاریک پایا نہ ایرج کو دیکھا نہ دربار کا پتہ
ملا سخت گھبرایا وہان سے پلٹا دروازے پر ہو نکلے پھاٹک کو بند پایا آواز دی کہ یہان کوئی ہی دروازہ
کھول دو ہمین وہان کوئی نہین ملا تخشب دروازے پر کھڑا تھا اُسنے جواب دیا کہ اب وہین رہو تا قید
حیات اس قید سے رہائی ممکن نہوگی تم سب طلسم کشا کے ہمراہی ہو طلسم کشا بھی یہان قید ہی ریحان
نے کہا طلسم کشا سے ہم آگاہ بھی نہین تخشب نے جواب دیا کہ ایرج کون ہی ریحان نے ایرج کی
تعریف بیان کی تخشب نے کہا وہ یہان کس ارادہ سے آئے تھے ریحان نے کیفیت ملکہ سحاب
نازک چشم کی بیان کی اور بعد مین یہ کہا کہ ہم لوگ اُسی کی تلاش مین نکلے تھے تخشب نے کہا اب تم دو وجہ
سے مجرم ہو اول تو یہ کہ تمنے سمنگان جادو کو جو ہمارا رفیق قدیم ہی اور سحاب اُسکی دختر مبتلا قہر
ہی اُسکو آزار پہونچایا سحاب کو یہان سے لے گئے اور دوسرے یہ کہ تمنے ارادہ طلسم کشائی کیا

کیونکہ جب تک طلسم کی فتحی نہو تو سحاب کیونکر ہاتھ آئے اُسکے باپ نے یہین سحاب کو قید کیا ہی اور
وہ سمنگان جادو کی دختر ہی یہ خبر سُنکر ریحان کو گونہ خوشی بھی ہوئی مگر مصیبت اسیری اور فراق ملکہ سحاب
اور خبر ایرج نامدار سُنکر صدمہ بھی عظیم ہوا مگر خدا کو یاد کیا دل مین کہا کہ اگر فضل خدا شامل حال
ہی تو اُسکی کیا مجال ہی جو ہمین بنگاہ گرم دیکھ سکے یہ خیال کر کے جواب دیا کہ تجھے اختیار ہی جو برائی ہمارے
حق مین تجویز کی ہوئ سے موقوف نرکھ ہمارا خدا مالک ہی تو ہمارے تکلیف دینے پر قادر نہین تخشب
نے جواب دیا کہ بدزبانی نہ کرو نہین جانتے مین کون ہون قلم تخشب ثانی بادشاہ طلسم تخشب ریحان
نے کہا جو تیرا ارادہ ہو اُس سے باز نہ آ تخشب تو وہان سے چلا آیا یہ لوگ تین دن تک اُسی مکان
تاریک مین بے آب و دانہ بند رہے بہت سے آدمی بشدت گرسنگی اور از دیاد تشنگی سے ضائع ہو گئے
چوتھے روز تخشب نے حکم دیا کہ ان لوگون مین کسی طرح کی قوت باقی نہین ہی سب کو طوق و زنجیر
پہنا کر خاص زندان خانہ مین داخل کرو بہت سے لوگ اُس دروازے کو کھول کے اندر گئے ان
سب کو زمین پر بیتاب پایا زنجیرین ہتکڑیان بیڑیان سبکو پنہائین گو یہ لوگ بھی آمادہ ہوئے مگر کیا
کر سکتے تھے ایک تو تین دن کے بھوکے پیاسے دوسرے آلات حرب پاس نہین مجبور رہو گئے ملازمان
تخشب نے سبکو قید پنہا دی اسیر کر کے کشان کشان طرف زندان خانہ طلسم کے لے گئے تخشب
سبکو اسیر کر کے بہت خوش ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ اب خاص طلسم کشا کی تلاش مین مجکو جانا ہی
نہین معلوم اُسکو کون لے گیا اور کہان رکھا وزرا نے پوچھا کہ آخر طلسم کشا نے بے سبب اس طلسم
پر کیون حملہ کیا تخشب نے کہا سمنگان جادو کی دختر پر ریحان تاجدار عاشق ہوا سمنگان جادو تو یہان
تھا ریحان سحاب نازک جسم کو اُسکے باغ سے اپنے مکان پر لے گیا وہان نہین معلوم کیا فساد برپا
ہوا کہ سحاب پھر اپنے باغ مین آئی سمنگان کسی طور سے ماہر ہو گیا اُسکو یہان لا کر قید کیا اسی وجہ سے
یہ لوگ اسطرف آئے ایرج کو اپنے ہمراہ لائے وزرا نے عرض کی ابھی سمنگان جادو کو اس واقعہ
کی خبر نہین ہی تخشب نے کہا مجھی کو یہ بات نہین معلوم دی اب سمنگان جادو کو بلاتا ہون اُس سے
بھی بیان کر دونگا بلکہ اُسی کو براے تلاش ایرج نوجوان روانہ کرونگا یہ کہکر ایک ساحر کو حکم دیا کہ سمنگان
کے پاس جا اور اُسکو ابھی بلا لا وہ ساحر گیا سمنگان جادو کو بلا کر لایا تخشب نے کل قصہ کہہ سنایا
سمنگان جادو کو بھی غصہ آیا کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین ابھی جاتا ہون ایرج کو تلاش کرونگا جہان پاؤنگا
لے آؤنگا تخشب نے تصویر ایرج نامدار کی سمنگان کو دی کہا اس سے مطابق کر لینا سمنگان اسیوقت
رخصت ہو کر روانہ ہوا تلاش مین ایرج نامدار کی چلا کہ ذکر اسکا کیا جائیگا مگر ایرج نوجوان جو فیروز کے
ساتھ تلاش لشکر مین روانہ ہوئے تیسرے روز ایک بستی مین پہونچے فیروز کو ایرج نے صحرا کا نشان
بتایا تھا فیروز نے وعدہ کیا تھا کہ مین آپ کو اُسی صحرا مین پہونچا دونگا کیونکہ ایرج نامدار صحرا سے ناواقف
تھے جو کچھ اُس صحرا کے نشان یاد تھے وہی فیروز سے بیان کیے تھے فیروز یہان کا باشندۂ قدیم ہی
فوراً سمجھ گیا نزدیک کی راہون سے ایرج نوجوان کو لے چلا جب بستی مین پہونچے ایرج نامدار
نے فرمایا ای فیروز یہ کون بستی ہی یہان کا مالک کون ہی فیروز نے حال ایرج سے بیان کیا ایرج
نے کہا آج کی شب یہین بسر کرو صبح کو چلینگے فیروز نے بستی سے نکلکر ایک میدان مین بارگاہ استادہ

گرا ابھی دن بہت تھوڑا باقی تھا ایرج نوجوان بارگاہ کے آگے کھڑے تھے بستی کے آنے جانے والون کا تماشا دیکھ رہے تھے کہ ایک جانب سے گرد اُڑی ایرج نے فیروز سے پوچھا کہ یہان فوج بھی ہے فیروز نے کہا کچھ آدمی ملازم ہین فوج تو نہین ہے ایرج نے فرمایا کہ آمد فوج کے آثار پائے جاتے ہین فیروز نے عرض کی کوئی اور آتا ہوگا یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک جوان ایک مرکب شکین پر سوار عقب مین لشکر بیشمار گھوڑے کو اُڑاتے ہوئے چلا آتا ہے فیروز کی طرف مخاطب ہوئے پوچھا یہ جوان کون ہے فیروز نے عرض کی یہ بھی ملازم نخشب ثانی ہے مہتاب سیہ پوش اسکا نام ہے فنون سپہ گری خوب جانتا ہے نخشب اسکو بہت عزیز رکھتا ہے یہ باتین تھین کہ وہ جوان قریب آگیا فیروز آگے بڑھا مہتاب نے گھوڑا روکا فیروز کو سلام کیا مزاج پوچھا فیروز نے کہا اے مہتاب کہان جاتے ہو کس ارادے سے اسطرف آئے ہو مہتاب نے کہا مجھے نخشب ثانی کا حکم پہونچا تھا کہ ایک جوان یہان بارادۂ طلسم کشائی آیا ہے جہان اُسکو پاؤ گرفتار کر کے لے آؤ لشکر تو اُسکا گرفتار ہوگیا ہے ایک تاجدار بھی اُسکے لشکر کے ہمراہ تھا وہ بھی اسیر ہوا ہے فیروز نے کہا تم اُس جوان کو پہچانتے ہو مہتاب نے کہا مین نے دیکھا تو نہین ہے مگر مجھے نخشب نے پتہ اس طور سے دیا ہے کہ اگر دیکھون تو پہچان لون فیروز نے کہا اُس جوان کا نام بھی بتایا ہے مہتاب نے کہا کہ شاید ایرج نام ہے فیروز پہلے ہی سمجھ گیا تھا مگر نام لینے سے یقین کامل ہوگیا عندیہ دریافت کرنے کے واسطے پوچھا کہ آخر اُس جوان نے ایسا ارادہ کیون کیا ہے مہتاب نے کل قصہ دختر سمنگان جادو کا بیان کیا فیروز سے یہ واقعہ ایرج نوجوان کہہ چکے تھے مگر اُسے نہین معلوم تھا کہ یہ واقعہ کسکا ہے اب مہتاب سے کل کیفیت معلوم ہوئی جب سب حال دریافت کر چکا تو اُسنے مہتاب سے کہا کہ میرے ساتھ آؤ مین تمھین اُس جوان تک پہونچا دون مہتاب سیہ پوش فیروز کے ساتھ چلا جہان ایرج نامدار کھڑے تھے فیروز نے وہین مہتاب کو لا کر کہا اے مہتاب سیہ پوش سلام کرو ایرج نوجوان انھیں کا نام نامی واسم گرامی ہے یہ اس ارادے سے نہین آئے تھے کہ طلسم کو شکست کرین اور نہ انکو اس واقعہ سے آگاہی تھی کہ سحاب نازک چشم سمنگان جادو کی بیٹی ہے اور سمنگان جادو اس طلسم مین ملازم ہے یہ اُس نازنین کی تلاش مین ریحان تاجدار کے ہمراہ جاتے تھے راہ مین ایک آہو کے پیچھے گھوڑا اُڑا دالا راستہ فراموش کیا ایک جانب نکلے تھک کر ایک چشمہ کے قریب سو رہے تھے کہ نخشب ثانی انکو اُٹھالے گیا ایرج نامدار نے یہ تقریر جو سنی کہا اے فیروز یہ کیا بات ہے ہمسے بیان کرو ایرج سے فیروز نے تمام قصہ بیان کیا ایرج نامدار خوش ہو گئے چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا فرمایا شکر ہے خدا کا کہ گم گشتگان وادی ادبار کا پتہ ملا اور خاص جسکی تلاش مین نکلے تھے اُسکی بھی کیفیت بخوبی معلوم ہوئی اب فضل الٰہی سے سب کام بن جائینگے اب تک میرے دل مین فتاحی طلسم کا خیال بھی نہ تھا مگر اب اس کیفیت کے معلوم ہونے سے ضرور ارادہ ہوا مہتاب سیہ پوش ایرج نوجوان کی جرأت وشوکت دیکھکر دنگ ہوگیا فیروز سے کہا تمسے اور ان سے کیونکر ملاقات ہوئی فیروز نے اپنی کیفیت مہتاب سے بیان کی مہتاب نے کہا تمنے تو انکی اطاعت اختیار کی ہے تم ضرور انکی طرفداری کرو گے مگر مین تمھین اور انھین دونون کو حضور نخشب مین لیجاؤنگا مجھے حکم ملا ہے کہ جہان ایرج کو پاؤ گرفتار کر کے لے آؤ تمنے اسکی اطاعت قبول کی تمھین بھی سزائے سخت دیجائیگی فیروز نے کہا او بیہودہ گو

ہے

تیری کیا مجال جو آقا سے نامدار کو آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے مہتاب نے جواب دیا کہ مین تو گرفتار کرکے
سب کو لیجاؤنگا یہ جو چند کس تیرے ہمراہ ہین اپنے تئین بڑا نامور ہین ان سب کو باندھکر لیجاؤنگا فیروز نے کہا
کیا مجال مہتاب ایرج نامدار کی طرف بڑھا فیروز نے چاہا بڑھ کے روکے ایرج نے فیروز کو منع
کیا مہتاب ایرج نامدار کے قریب آیا چاہا ہاتھ بڑھاؤن ایرج نے کہا او مہتاب پچھتائیگا مگر اسنے
کچھ سماعت نکی ہاتھ کمربند پر ڈال دیا ایرج نامدار نے گریبان پر ہاتھ ڈال کے چاہا کہ طمانچہ مارین مہتاب
نے خالی دی طمانچہ خالی گیا آپس مین زور ہونے لگا ایرج نامدار پہلے تو اسکی مرضی کے مطابق لڑے
جب بہت دیر ہوگئی اور مہتاب کا دم بھر گیا تو اُسنے کہا او ایرج مین ایک زور آخری کرتا ہون ایرج
نے فرمایا تمھین اختیار ہی مہتاب ایرج نامدار کی چھاتی مین سر اڑا کے لے دوڑا دس قدم پر لا کے
ہُکا مارا ایرج نامدار نے لنگر قائم کیا مہتاب نے لاکھ چاہا کہ ایرج کو زمین سے اُٹھالون مگر ایرج
نامدار کو جنبش بھی نہ ہوئی مجبور ہو کے مہتاب نے کہا کہ اب مین آپکے زور کا مشتاق ہون ایرج
نامدار مہتاب کو لیے دوڑے اکیس قدم پر لا کے ہُکا مارا بایان گھٹنا مہتاب کا آشنا بزمین ہوا چاہا لنگر
قایم کرون مگر ایرج کب لنگر قائم ہونے دیتے ہین پہلے زور مین تا بہ کمر دوسرے زور مین تا بسینہ
تیسرے زور مین سر سے بلند کیا چاہا زمین پر پھینکین کہ استخوان ریزہ ریزہ ہوجائین مہتاب نے
امان طلب کی عرض کی اے شہریار مین آپ کی اطاعت قبول کرتا ہون ایرج نے باہستگی زمین پر رکھدیا
مہتاب کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا ایرج سے عفو تقصیر چاہی ایرج نوجوان نے گلے سے لگایا بڑے
اعزاز و اکرام سے اپنی بارگاہ مین لائے دنگل عنایت فرمایا مہتاب کا لشکر بھی وہین اترا مہتاب سیہ پوش
نے ایرج نوجوان سے عرض کی کہ آپ اپنا ارادہ اصلی ظاہر کیجیے کہ آپ اس طلسم کی فتاحی کا کیا
بندوبست فرماتے ہین ایرج نامدار نے فرمایا کہ اے مہتاب ابھی تک میرا قصد نہ تھا نہ یہ کیفیت مجکو معلوم
تھی اسوقت تمھارے آنے سے یہ قصہ معلوم ہوا اب میرا ارادہ ہی کہ اپنے لشکر کو رہا کرون اور ریحان
تاجدار جسکی تجسس مین جاتا تھا وہ یہین موجود ہی جس طرح بن پڑے گا اُسکو یہان سے رہا کرکے ریحان
کے سپرد کرون مہتاب نے عرض کی بے فتاحی طلسم اُسکا رہا ہونا ممکن نہین ہی اور اُسکا باپ
آپ کی تلاش مین اسی طرف آتا ہی بڑا ساحر ہی اور اس طلسم کے ایک دربند کا حاکم ہی دربند سنگان
بہت سخت مقام ہی اگر اُس سے مقابلہ پڑے گا تو بہت مشکل ہوگی ایرج نامدار نے فرمایا کہ خدا
مالک ہی اگر وہ ساحر ہی تو ہم بھی ساحر کش ہین مہتاب نے عرض کی اے شہریار آپ کے پاس کوئی شئے
دافع سحر بھی موجود ہی ایرج نے فرمایا کہ میرے پاس سوا حفظ الٰہی کے اور کوئی چیز ایسی نہین ہی جسکی
وجہ سے سحر مجپر تاثیر نہ کرے مہتاب نے عرض کی اے شہریار ابھی تو آپ کو بڑے بڑے مرحلے فتح کرنے
پڑینگے اگر کوئی چیز دافع سحر آپ کے پاس نہوگی تو کیونکر بن پڑیگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہمارا خدا حامی
ہی مہتاب نے کہا آقا فکر بھی کرنا ضرور ہی ایرج نے فرمایا کہ کیا فکر کرون مہتاب نے عرض کی کہ یہانسے
بارہ دن کی راہ پر ایک مکان بلورین بنا ہی سنتا ہون کہ اُس مکان مین ایک نیمچہ رکھا ہی جسکے پاس
وہ نیمچہ ہو اُسپر سحر تاثیر نہین کریگا مگر ایک زنگی نہایت قوی ہیکل اُس مکان کے دروازے پر رہتا ہی
جو کوئی اسطرف جاتا ہی زنگی اُسکو کھا لیتا ہی ایرج نامدار نے کہا وہ نیمچہ کسکا ہی مہتاب نے

عرض کی مال طلسمی مین سے ہو مخشب ثانی کا ہی اور اسی کی طرف سے وہ زنگی وہان رہتا ہی کسی طرح اُس
نیمچہ پر قبضہ کیجیے ایرج نامدار نے فیروز سے کہا فیروز نے عرض کی آقاے نامدار نیمچہ ملنا بہت دشوار ہی وہان
یاجوج آدم خوار نگہبان ہی اُسکی وجہ سے کوئی وہان نہین جاسکتا ہی اگر کوئی آدمی وہان چلا بھی گیا تو
اُسنے اُسکو کھالیا مخشب ثانی اُسکے واسطے سو من غلہ روز بھیجتا ہی مگر اُسکا پیٹ نہین بھرتا پہاڑ
کے پتھر چبایا کرتا ہی بڑے بڑے عالیشان درخت جڑ سے اُکھاڑ کر کھا جاتا ہی وہان تک پہونچنا دشوار
ہی ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہم کل ضرور اُسطرف کا سفر کرینگے اگر فضل خدا شامل حال ہی تو یاجوج کو
مارینگے نیمچہ قبضے مین کرینگے فیروز نے ایرج نامدار کو بہت سمجھایا مگر شاہزادے نے کچھ خیال نہ کیا
وہ رات تو انھین اذکار مین بسر کی لشکر مین حکم سامان سفر دے دیا تھا سب لوگ تیاریان کرچکے تھے
صبح ہوتے ہی ایرج نوجوان نے یاجوج آدم خوار کی جانب سفر کیا مہتاب راستے سے واقف
تھا بارہ روز کے بعد راہ کو طے کرکے ایرج نامدار ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک چار دیواری طور
کی معلوم ہوتی ہی مہتاب نے عرض کی یہی مقام ہی یاجوج آدمخوار کا ایرج نے کہا مین دیکھون
تو کہ یاجوج کی صورت کیسی ہی مہتاب نے عرض کی جب آگے تشریف لے چلیے گا آپ معلوم ہوجائیگا
یہ باتین کرتے ہوئے چلے آتے تھے کہ ایرج نامدار نے دیکھا ایک زنگی سیہ فام مگر اسقدر بلند کہ وہان
کے اونچے اونچے درختون سے سر نکلا ہوا اور اسی قدر فربہی بھی کسی طور سے انسان کا گمان نہین ہوتا ہی
دیو سے بھی زیادہ قوی ہیکل ایک تیغہ کئی گز کا چوڑا اور لمبا ہاتھ مین لیے بیٹھا ہی ایرج نے جو اُس
زنگی کو دیکھا متحیر ہوگئے فیروز نے عرض کی آقاے نامدار اسی کا نام یاجوج آدمخوار ہی ایرج نے
فرمایا کہ کیا بنا سکتا ہی یہان تو ایرج فیروز اور مہتاب سے باتین کرتے ہوئے جاتے تھے مگر یاجوج
کے کان مین جو آدمیون کے چلنے کی آواز گئی اُسنے آنکھین کھولین گھبرا کے دیکھا تو ایک لشکر گران نظر آیا
یاجوج خوش ہوگیا دل مین خیال کیا کہ آج پیٹ خوب بھریگا بلکہ کچھ کل کے ناشتے کے لیے بھی بچ رہیگا
یہ سوچ کے تیغہ زمین پر رکھا جھومتا ہوا اپنے مقام سے اُٹھا ایرج نامدار نے دیکھا تو اسقدر قد بلند تھا
کہ درخت جو اُس صحرا مین بہت عالیشان تھے وہ اُسکی کمر تک تھے ایرج نوجوان نے خدا کو یاد کیا تڑپ کے
دعا کی اے رب بے نیاز و اے کریم کارساز وقت مدد ہی ایرج نامدار ابھی دعا ہی کر رہے تھے کہ یاجوج آدمخوار
قریب آگیا ایک چیخ ماری کہ تمام صحرا ہل گیا فیروز کی تو عجب حالت ہوگئی مہتاب بھی ڈر گیا مگر ایرج
نوجوان نے للکارا کہ او خرس بادیہ ضلالت کہان آتا ہی زنگی نے کچھ خیال بھی نہ کیا ایرج پر ہاتھ
ڈال دیا شاہزادے نے تلوار نیام سے نکال کر وار کیا تیغہ لنگر دار دست زبردست ایرج نوجوان کی تلوار جو ہاتھ
پر پڑی پنجہ کٹ کر زمین پر گر پڑا زنگی چلانے لگا فیروز اور مہتاب اور تمام لشکر ایرج نوجوان کی یہ جرات
دیکھکر دنگ ہوگئے مہتاب نے تو بڑھ کے ایرج کے ہاتھ کو بوسہ دیا عرض کی آقاے نامدار اس
ضرب کی تعریف کیا ہوسکے آپ ہی کا کام تھا مگر زنگی نے دوسرا ہاتھ بڑھایا ایرج نے اُس ہاتھ کو بھی
قلم کیا اب تو زنگی گھبرایا منھ کھول کے سر جھکایا قصد کیا کہ ایرج کو نگلجاؤن شاہزادے نے بقوت تمام
تلوار گردن یاجوج پر لگائی تلوار نے بہت کاٹا مگر گردن جدا نہوئی یاجوج نے چیخ مار کر سر اُٹھا لیا
اور چاہا کہ اپنے تئین ایرج پر گرا دے کہ ایرج دب جائین یہ سوچ کر جھکا تھا کہ ایرج نے پھر گردن

تلوار لگائی ہاتھ پورا پڑا البقیہ گردن کٹ گئی سرزمین پر گرا خون کا دریا بہنے لگا فیروز اور مہتاب سیہ پوش
اور تمام اہالیان لشکر یہ جرأت دیکھکر دنگ ہو گئے آپسمین کہتے تھے کہ آقاے نامدار بشر ہین یا
قوت مجسم ہین یہ کام انسان کا نہین تھا مہتاب اور فیروز ایرج نامدار کے ہاتھون کے بوسے لیتے
تھے ایرج نے فرمایا ای مہتاب اب کیا کرنا چاہیے مہتاب نے عرض کی اس مکان مین تشریف
لے چلیے نیمچہ کو قبضے مین کیجیے پھر سراغ لوح تشریف لے چلیے خدا چاہے تو لوح بھی جلد دستیاب
ہوا اب سحر کا تو خوف گیا لوح کی تدبیر کیجیے گا ایرج نامدار مہتاب سیہ پوش کے ہمراہ اُس مکان
بلورین مین آئے مکان کو بہت نفیس پایا نیمچے کو چارون طرف تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ ملا مہتاب
بہت خجل ہوا کہ آقاے نامدار کہینگے کہ بڑا دروغگو ہے یہ خیال کر رہا تھا کہ ایک زینہ تہ خانہ کا نظر آیا مہتاب
نے فیروز سے کہا کہ تم اِس تہ خانہ مین آقاے نامدار کو لیجاؤ مین یہان تلاش کرتا ہون فیروز نے ایرج
سے عرض کی کہ آقاے نامدار اُس تہ خانہ مین تشریف لیچلیے شاید وہان نیمچہ رکھا ہو ایرج نامدار اُس
زینہ کی طرف متوجہ ہوئے فیروز پیچھے پیچھے چلا جب سب زینہ ختم ہوا تو ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک
دور جواہر نگار کرسیون کا لگا ہوا ہے بیچ مین ایک تخت بچھا ہے تخت پر ایک تاج رکھا ہے تخت کے پاس
ایک دنگل زرین آراستہ ہے اُسپر سلاح جنگ مگر نادر زمانہ ایک کشتی مین رکھے ہین اور ایک لفافہ سب کے
اوپر رکھا ہوا ہے ایرج نامدار اُس دنگل کے قریب آئے لفافے کو اُٹھایا کھول کر اُس نامے کو پڑھا
لکھا تھا کہ اس مال پر وہ قبضہ کرے جو یاجوج آدم خوار کو قتل کرے ایرج نامدار اِس پرچے کو
دیکھ رہے تھے کہ مہتاب بھی آیا فیروز سے پوچھا کہ آقاے نامدار کیا پڑھ رہے ہین فیروز نے
کہا اسی دنگل پر یہ پرچہ رکھا تھا اُسی کو پڑھتے ہین مہتاب نے کہا اے فیروز پہچانتے ہو کون نیمچہ ہے فیروز
نے کہا مین نہین واقف ہون مہتاب نے کہا جو نیمچہ تخت پر رکھا ہے اُسی کے لیے اسقدر کوشش
کی گئی ہے یہ کہکر آگے بڑھا ایرج سے عرض کی آقاے نامدار بیشتر نیمچہ تو قبضے مین کیجیے ایرج پڑھ چکے
تھے فوراً وہ نیمچہ اُٹھایا نیام سے نکال کے دیکھا خوش ہو گئے کمر سے لگایا وہ پرچہ جو دنگل پر سے اُٹھایا
تھا مہتاب کو دیا کہا اسکے مضمون کو پڑھو مہتاب اسکا مضمون پڑھ کے خوش ہوا عرض کی مبارک ہو آپکے
سوا کون اسکا ذی حق ہے فیروز نے عرض کی آقاے نامدار اسمین کیا لکھا ہے ایرج نے وہ پرچہ مہتاب
کے ہاتھ سے لیکر فیروز کو دیا فیروز اسکی عبارت پڑھ کے بہت خوش ہوا ایرج نامدار نے وہان سب
سلاح اور لباس اپنے جسم پر آراستہ کیا جو کچھ مال و متاع وہان تھا وہ سب قبضے مین کیا پرچے مین
یہی لکھا تھا کہ جو اِس اسباب کو لیجا سکے اُسکے لیے ایک اسپ کوہ کفل کوہ بلور پر موجود ہے لازم ہے کہ اُسکو
بھی اپنے قبضے مین کرے ایرج نوجوان نے مہتاب جادو سے فرمایا کہ گھوڑا تم جا کر لے آؤ
اس مکان مین دو چار روز رہینگے اب تو کل حالات معلوم ہو گئے مہتاب رخصت ہو کر وہان سے روانہ
کوہ بلور پر جا کے پہونچا دیکھا ایک حجرہ بنا ہے اسمین ایک پیر مرد بیٹھے ہین سامنے ایک اسپ کوہ کفل ساز
مرصع کار سے آراستہ تیار کھڑا ہے مہتاب کو جو پیر مرد نے دیکھا کہا اے جوان یہان کیونکر آیا مہتاب
نے تمام قصہ سنایا پرچہ دکھایا پیر مرد نے کہا گھوڑا سامنے بندھا ہے لیجاؤ مگر مین اُس جوان کا بہت
مشتاق ہون جسنے ایسے عجیب الخلقت کو قتل کیا مہتاب نے کہا تشریف لے چلیے پیر مرد نے

جواب دیا کہ سو برس کا عرصہ ہوا کہ مین اس پہاڑ سے نہین اُٹھا اگر وہ اتنی عنایت فرمائین کہ میرے پاس
تشریف لائین تو خالی از فقیر نوازی نہوگا مہتاب نے کہا مین آپ کا پیام کہدونگا یہ کہکر پیرمرد سے
رخصت ہوا گھوڑا لیا جانب قصر بلور روانہ ہوا یہان ایرج نامدار نے جلسہ تہنیت قرار دیا اُسی مکان بلور
مین صحبت آراستہ ہوئی دور شراب ہونے لگا دوسرے روز مہتاب سیہ پوش نے آکر سلام کیا
ایرج نے فرمایا کہ مرکب لائے مہتاب نے عرض کی حضور در دولت پر حاضر ہی ایرج نامدار
نے فرمایا کہ ہم اس گھوڑے کو دیکھینگے یہ کہکر اُٹھے مہتاب کے ہمراہ باہر آئے فیروز بھی ساتھ
ہوا اور سب کسردار چلے ایرج نے باہر آکر گھوڑے کو جو دیکھا طبیعت خوش ہو گئی جو جو صفات گھوڑے
مین ہونے چاہیے سب اُسمین موجود تھے حکم دیا کہ اصطبل خاص مین اس مرکب کو داخل کرو سائیس فوراً حاضر
ہوئے گھوڑے کو اصطبل مین لے گئے ایرج نوجوان مہتاب کو لیکر پھر اندر آئے دو دن تک وہان
جلسہ رہا تیسرے روز ایرج نامدار نے فرمایا کہ اب چلنے کی تیاری کیجیے مہتاب نے عرض کی آقائے نامدار
جب مین مرکب کے لینے کو گیا تھا تو ایک پیرمرد سے ملاقات ہوئی اُنھون نے مجھسے پوچھا کہ تو کون
ہی کہان سے آیا ہی مین نے کل حقیقت بیان کی پرچہ دکھایا اُنھون نے گھوڑا دیا اور کہا کہ مجھے اُس
جوان کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہی جسنے ایسے قوی ہیکل عجیب الخلقت کو قتل کیا مین نے اُنسے کہا
کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اُنھون نے یہ عذر پیش کیا کہ مین سو برس سے اس کوہ پر بیٹھا ہون
نہین جا سکتا ہون اگر وہ خود یہان تشریف لائین تو خالی از بندہ نوازی نہوگا ایرج نامدار نے
فرمایا کہ اچھا وہان چلینگے اُسی روز کوچ کیا مہتاب کے ہمراہ کوہ بلور پر آئے مہتاب کو پیشتر روانہ
کیا کہ جاکر ہمارے آنے کی خبر کرو مہتاب آیا دیکھا پیرمرد اپنے بوریے پر بیٹھے ہین مہتاب نے
سلام کیا پیرمرد نے دعا دی مہتاب نے کہا ہمارے آقائے نامدار جنھون نے یاجوج آدم خوار کو
قتل کیا ہی تشریف لائے ہین مین نے آپ کا پیام اُنکو دیا تھا پیرمرد نے بہت دعائین دین کہا بابا میری
طرف سے تو ہی استقبال کو جا اور اُس جوان کو باعزاز و اکرام میرے پاس لا اور تو کچھ فقیر کے پاس نہین جو
سامان کرے جہان اُنھون نے اتنی فقیر نوازی فرمائی ہی یہ بھی عنایت کرینگے کہ میرے بوریئے پر تشریف
رکھینگے مہتاب کوہ سے اُترا ایرج نوجوان سے عرض کی حضور سبھے پیرمرد نے آپ کے استقبال
کو بھیجا ہی بہت کچھ عذر فرمایا ہی آپ کی ملاقات کے بہت مشتاق ہین تشریف لے چلیے ایرج اسپ صبا رفتار
سے اُترے سب لوگ اُنکے ہمراہ ہوئے ایرج نے سب کو منع کیا صرف مہتاب اور فیروز کو ہمراہ
لیکر پہاڑ پر آئے دیکھا ایک پیرمرد ریش سفید ایک کھجور کے بوریے پر بیٹھے ہین ایرج کو دیکھکر
پیرمرد نے دعا دی ایرج نامدار قریب گئے پیرمرد نے کہا بابا فقیرون کا قالین بوریا ہی اتنی فقیر نوازی
کر دکہ بلا تکلف بیٹھ جاؤ ایرج نامدار بوریئے پر بیٹھے پیرمرد نے شان و شوکت ایرج نامدار کی
دیکھی دل مین محبت پیدا ہو گئی کہا بابا اسطرف آنے کا کیونکر اتفاق ہوا ایرج نامدار نے سب
کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اب تلاش لوح مین جاتا ہون اگر فضل الٰہی شریک حال ہی تو لوح
بھی حاصل کر دونگا فقیر بہت ہنسا کہا بابا تو جس امر کو چاہیگا وہ ہو جائیگا تیرا اقبال ترقی پر ہی جب تو نے
ایسے دیو عجیب الخلقت کو بجرأت قتل کیا تو اور سب امور تیرے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہین

ایرج نامدار نے فرمایا کہ پتہ لوح کا معلوم ہونا چاہیے پھر تو بعنایت ایزدی جسطرح ممکن ہوگا وہان جاؤنگا لوح لاؤنگا پیر مرد نے کہا کہ بابا مین پتہ لوح کا بتاتا ہون کیونکہ مجھے یقین ہی کہ یہ طلسم تیرے ہاتھ سے فتح ہوجائیگا آغاز طلسم ہی تھا جب تیرے پاس ایسی چیز ہی کہ تجھپر سحر تاثیر نہین کریگا تو اب تجھے کس بات کا خوف ہی ایرج نامدار نے کہا کہ پتہ لوح کا بتائیے پیر مرد نے کہا کہ یہان سے دو مہینے کی راہ جب طی کرے تو مقام سیماب جادو ہے جب سیماب جادو کو قتل کرے تو لوح حاصل ہو مگر راہ کے عجائبات سے بچے اور مرحلہ جات کو توڑتا ہوا جاوے ایرج نے پتہ اچھی طرح سے دریافت کیا پیر مرد نے سب کیفیت آئینہ کردی ایرج نامدار نے رخصت طلب کی پیر مرد نے کہا اے شہریار مین بہت محجوب ہون کہ آپ نے مجھے سرفراز فرمایا مگر مین آپ کی خاطر کچھ نہ کرسکا یہ کہکر ایک انگشتری نکالی اور ایرج نامدار کو دی کہا اے شہریار جب کوئی امر دقیق در پیش ہو تو اس انگشتری کو ملاحظہ فرمائیے گا جو کچھ تحریر ہو اسپر عمل کیجیے گا کوئی مشکل ایسی نہ ہوگی جو آسان نہو جاے جب لوح ملجاے تو اسکو دریا مین یا کسی چاہ عمیق مین ڈال دیجیے گا ایرج نامدار نے اس انگشتری کو لیا خوشی خوشی پیر مرد سے رخصت ہوئے پہاڑ سے نیچے اُترے وہی گھوڑا جو مہتاب سیہ پوش لایا تھا طلب کیا سائیس نے حاضر کیا ایرج نامدار بصد عزت و وقار اسپ بادرفتار پر سوار ہوئے طرف قلعہ سیمابیہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سمنگان جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو ایرج نامدار کو ڈھونڈھتا ہوا چلا تو بہت سے صحرا اور اکثر پہاڑ چھان ڈالے مگر ایرج نامدار کا پتہ نہ معلوم ہوا چوتھے روز تھک کر ایک صحرا مین مع لشکر کے اُترا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب دو روز یہان قیام کرینگے دم لینگے پھر چلینگے ہمراہیون نے قبول کیا اسکے واسطے ایک بارگاہ ایستادہ ہوئی سمنگان جادو بارگاہ مین داخل ہوا تھوڑی دیر محفل رقص و سرود منعقد رہی جب رات بہت گئی تو اسنے جلسے کو برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین جاکر سو رہے جب صبح ہوئی تو سمنگان ہوا کھانے کو چند مصاحب ہمراہ لے کر صحرا کی طرف چلا گیا صحرا مین ٹہل رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد اُڑی سمنگان اُس گرد کی طرف دیکھنے لگا اپنے ہمراہیون سے کہا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر آتا ہی یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سمنگان نے دیکھا ایک لشکر بیحساب مانند دریا کے موجین مارتا چلا آتا ہی آگے آگے ایک اسپ بادرفتار ساز مرصع کار سے آراستہ اُسپر ایک جوان سلاح جنگ تن پر آراستہ کئے ہوئے بڑے جاہ و تجمل سے آتا ہی سمنگان دیکھنے لگا جب لشکر قریب آیا اور گھوڑے پر نگاہ سمنگان کی پڑی تو اُسنے گھبرا کے سوار کو دیکھا سوار کے دیکھتے ہی گلے سے تصویر نکالی صورت سے مقابلہ کیا بالکل مشابہ پایا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اسی جوان کی تلاش مین نکلے تھے چار روز اسقدر پریشان ہوئے آج ملا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اسکو گرفتار کرکے لیجاؤنگا فوج کو تباہ کردونگا جو کچھ مال و متاع اسکے ہمراہ ہی وہ سب میرے قبضہ مین آئیگا اب تو بہت بڑا گنہگار ہی سب نے کہا کیا پیشتر اسقدر گناہگار نہ تھا سمنگان نے جواب دیا کہ اب اسنے یاجوج آدمخوار کو قتل کیا ہی یہ گھوڑا اسے وہین ملا ہی اور یہ سلاح بھی وہین ملے ہین یہ کہتے کہتے سمنگان نے زانو پر ہاتھ مارا

کہا بڑا غضب ہوا اسکو دو تحفہ جات بھی ہاتھ آئے ایک تو اسکے پاس نیمچہ دافع سحر ہی جسکی حفاظت
کے لیے یاجوج آدم خوار مقرر تھا اسنے اُسکو قتل کیا ہوگا دوسرے انگشتری سلیمانی اسکے ہاتھ مین ہی
معلوم ہوتا ہی درویش کوہ نشین نے اسکی بہت خاطر کی ہی یہ انگوٹھی دی ہی اب یہ تلاش لوح مین
جاتا ہی یہ راستہ سیماب جادو کے قلعہ کا ہی نہین معلوم کون واقفکار اسکے ہمراہ ہی لوگون نے کہا
آپ نے ملاحظہ نہین فرمایا فیروز پہلوان اُسکے ہمراہ ہی اور مہتاب سیہ پوش بھی ساتھ ہی اب تو سمنگان
نے غور سے دیکھا لوگون سے پوچھا کہ یہ دونون جوان اس سے کیونکر ملگئے سب نے کہا کچھ عقل
کام نہین کرتی ہی سمنگان نے کہا کہ لشکر تو اسکا زندان خانہ طلسمی مین قید ہی اسے اسقدر لشکر کہانسے
ملگیا سب نے کہا ہم اسکو بھی نہین کہ سکتے جب یہان آئیگا اور آپ سے مقابلہ ہوگا تو سب حال
کھلجائیگا یہان تو یہ باتین ہورہی تھین کہ ایرج نامدار بالکل قریب آگئے لشکر کو دیکھکر ایرج نامدار
نے مہتاب سے کہا یہ کسکا لشکر ہی اور وہ سامنے کون لوگ کھڑے ہوئے ہمارے لشکر کی طرف
دیکھ رہے ہین مہتاب نے دیکھکر عرض کی آقاے نامدار سمنگان جادو اسی کا نام ہی آپ ہی کی
تلاش مین آیا ہے یقین ہی ضرور مقابلہ کرے اسکے ہاتھ مین جو کاغذ نظر آتا ہی یہ آپ کی تصویر ہی ایرج
نوجوان نے فرمایا کہ میری تصویر اُس تک کیونکر پہونچی مہتاب نے عرض کی یہ تصویر اسکو تخشب ثانی
نے دی ہی ایرج نے فرمایا کہ تخشب ثانی میری تصویر کہان سے لایا مہتاب نے کہا آپ کی
تصویر اُس روز سے اس طلسم مین ہی کہ جس دن سے یہ طلسم بنا ہی بانی طلسم نے تصویر بنادی تھی اور
کتاب طلسم مین لکھدیا تھا کہ اس شکل کا آدمی جب طلسم مین آئے تو یقین کرنا کہ اب عمر طلسم تمام
ہوئی جب اسکا قدم طلسم مین آئیگا تو پھر طلسم نہین رہیگا اسی وجہ سے تخشب ثانی آپ کو اُس چشمہ
پر سے لیگیا تھا یہ تصویر ہر وقت اُسکے گلے مین رہتی تھی جب سمنگان جادو کو رخصت کیا تھا تو یہ
تصویر بھی دیدی تھی کہ اس سے مقابل کر لینا اگر یہی صورت ہو تو گرفتار کر لانا ایرج نے فرمایا کہ پھر تمہاری
کیا راے ہی مہتاب نے عرض کی مین مناسب جانتا ہون کہ آپ لشکر یہین اُتارین جو کچھ اسکے
دل مین ہی ظاہر ہوجائیگا ایرج کو بھی یہ بات پسند آئی فیروز سے کہا ہم اسی صحرا مین اُترینگے فیروز نے
لشکر کو روکا بارگاہ مین وہین استادہ ہوئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سمنگان جادو
یہ سب معرکہ دیکھکر اپنے خیمے کی جانب آیا ایک ساحر کو بلایا کہا ہماری طرف سے یہ جوان جسکا لشکر
اس صحرا مین اُترا ہی اُسکو اطلاع دو کہ اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہی تو مع لشکر ہمارے پاس چلے
آئے ہم تمھین سلطان طلسم کے پاس لے چلین اگر نہ آؤ گے تو بہت پچھتاؤ گے ہم زبردستی تمکو گرفتار کرکے
لیجائینگے تم کسی طرح ہم سے لڑکر سر بر نہوگے وہ ساحر سمنگان جادو کا پیام لیکر چلا یہان ایرج
نامدار اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما تھے اور سب پہلوانان نامی حاضر تھے دور شراب کا چرچا ہو رہا تھا کہ
ہرکارے نے آکر دعاے دولت دی اور عرض کی ایک ساحر آیا ہی کچھ پیام سمنگان جادو کا لایا ہی
امیدوار باریابی ہی ایرج نے فرمایا بلا لو چوبدار باہر آیا ساحر کو اندر لے گیا ساحر نے شوکت ایرج
نامدار دیکھی اسلام کیا ایرج نے بیٹھنے کا اشارہ کیا ساحر بیٹھا ایرج نے حال دریافت کیا ساحر
نے ڈرتے ڈرتے اسقدر کہا کہ ہمارے مالک سمنگان جادو نے کہا ہی کہ آپ ہمارے پاس

تشریف لائیے لڑنے کا ارادہ نہ کیجیے ہم آپ کو بادشاہ طلسم کے پاس لیچلین اور لڑنے مین کچھ حاصل نہوگا آپ کو ہر طرح بادشاہ طلسم تک جانا ہوگا مین وعدہ کرتا ہون کہ آپ کی نسبت کوئی بات برائی کی نہوگی جو کچھ ہمین سزا دینا ہوگی ریحان کو دینگے کہ اُسکی وجہ سے آپ نے اسطرف آنے کا قصد کیا ہی ایرج نامدار نے کہا تم ایلچی ہو اسوجہ سے تمہاری خطا معاف کی گئی ہی مگر سمنگان سے کہدینا کہ تو ہمین کیا لیجائیگا تیری کیا حقیقت ہی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو ریحان تاجدار کو بدامادی قبول کر ورنہ سارے طلسم مین تہلکہ ڈالدونگا یہ نہ سمجھنا کہ میرے ہمراہ لشکر کم ہی اور سحر نہین جانتا ہون مین سحر اور ساحری پر لعنت کرتا ہون اور اتنی ساحری پر اگر تجھے دعوے ہی تو باطل ہی کیا تو نے ہم لوگون کے اذکار کتب تواریخ مین نہین دیکھے ہین کیسے کیسے ساحران غدار جو اپنے تئین استاد سامری و جمشید جانتے تھے لوگ اُنکو بخداوندی مانتے تھے ہمین لوگون کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے جب وہ لوگ تاب مقابلہ لاسکے تو تو کیا چیز ہی جا ہمین بجبر گرفتار کرکے لیجائیگا ساحر نے عرض کی مین یونہین لفظاً لفظاً عرض کردونگا یہ کہکر ساحر رخصت ہوا سمنگان جادو سے آکر کہا حضور اُس جوان کو تو بڑے دعوے ہین اگر مین زیادہ کچھ کہتا تو یقین ہی زندہ واپس آنا نصیب نہوتا سمنگان نے کہا ارے اُسنے کچھ جواب بھی دیا ساحر نے کہا جو جو بات اُستے دسیئے ہین مین اُنکو کیونکر عرض کرون سمنگان نے کہا ہم اجازت دیتے ہین تم بیان کرو ساحر نے کہا کہ جب مین نے آپ کا پیام دیا اُس جوان کا چہرہ غضب سے سُرخ ہوگیا اور جواب دیا کہ سمنگان جادو کی کیا مجال ہی جو مجھے لخشب کے پاس لیجائے کیا نہین جانتا کہ ہمنے بڑے بڑے ساحرون کو جو دعوے خدائی کرتے تھے کیسی جرأت سے قتل کیا سمنگان جادو نے کہا یہ سب دعوے باطل ہین جب میرے مقابلے مین آئیگا سب بھول جائیگا یہ کہکر سردارون کو بلایا کہا طبل جنگ پر چوب لگاؤ کل میدان مین جاکر ساری جرأت بھلا دونگا مین نے چاہا تھا کہ اُس جوان کی خطا معاف کرا دونگا اور ریحان جو گنہگار ہی اُسکو سزا دونگا مگر اُسکو اسقدر غرور ہی کہ اپنے برابر کسی کو نہین سمجھتا ہی سمنگان جادو کے لشکر مین اُسی وقت طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر ایرج کے باہر جاسوسی موجود تھے خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ ایرج نوجوان مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجالائے عرض کی حضور سمنگان جادو نے طبل جنگی بجوایا ہی قصد اُسکا یہ ہی کہ کل میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو ایرج نے فرمایا کچھ اندیشہ نہین ہی ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین جنگ کی تیاریان ہونے لگین جب لشکر ثوابت و سیارگان میدان چرخ زبرجدی سے گریزان ہوا اور شہسوار زرین پوش فلک نیزہ خطوط شعاعی لیکر توسن نیلی فام فلک پر جلوہ گر ہوا یعنے خانہ شب سے سحر برآمد ہوئی تو ایرج نامدار خواب راحت سے بیدار ہوئے فریضہ سحر کو ادا کیا ملازمون نے سلاح پیش کیا ایرج نامدار نے سلاح ذات پر آراستہ کیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سب لشکر در دولت پر حاضر تھا سائیس وہی اسپ جو کوہ بلور پر ملا تھا لیکر حاضر ہوا ایرج نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے طرف میدان جنگ کے چلے اُدھر سے سمنگان جادو ایک تخت سحر پر سوار عقب مین تین لاکھ ساحران غدار لیے ہوئے میدان مین آیا پرا جمایا ایرج نامدار کے لشکر مین بھی صف بندی ہوئی نقیبون نے نکار نقابت کی

کر کیت کرڑ کا کہکر ہٹے سمنگان جادو نے ایک ساحر کو میدان مین بھیجا اُس ساحر نے آکر مبارز طلب کیا
ایرج نامدار کے لشکر سے ایک سردار غضنفر شیر دل نامے شاگردان فیروز سے نکلکر مقابلے مین آیا
لگا ورچلی پھر تو بڑے زور شور سے نیزہ بازی ہونے لگی ایک مقام پر غضنفر نے نیزہ گانٹھکر چاہا
کہ تھپڑ ماروں نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکلجاے مگر وہ ساحر تھا دھوکا دینے کو سلاح سج کر آیا تھا اُسنے
سحر کیا کہ غضنفر گھوڑے سے زمین پر گرا اُسکے گرتے ہی ساحر نے تلوار کھینچکر اُسپر وار کیا اُسکا
سر اُڑ گیا ایرج نامدار کو بھی تعجب ہوا کہ آپ ہی نیزے کو گانٹھا اور آپ ہی گھوڑے سے گر پڑا اگر
اُس ساحر نے پھر نعرہ کیا لشکر ایرج سے اور ایک سردار اُسکے مقابلے مین گیا ساحر نے اُسکو بھی قتل
کیا اسی طرح سات جوان لشکر ایرج کے قتل ہوئے ساحر نے پھر نعرہ کیا کہ کیا اب تم مین کوئی جری
باقی نہین ہے یہ سنکر ایرج نامدار نے چاہا کہ اپنا گھوڑا اڑھائے مہتاب آکر قدمون سے لپٹ گیا
عرض کی اے شہریار غلامان جانثار کس واسطے ہین ایک جانب فیروز آکر قدمون سے لپٹ گیا ایرج
نامدار نے بہت کچھ کہا مگر دونون نے یہی جواب دیا کہ جب تک ہم زندہ ہین آپ کو میدان مین نجانے
دینگے ایرج مجبور ہوئے فیروز نے کہا مجھے اجازت میدان مرحمت فرمایئے مہتاب نے عرض
کی اس امر کا غلام امیدوار ہے ایرج نے کہا اب مین مجبور ہون آپ دونون صاحب یہان رہین مین
خود جاتا ہون ایرج کے اس کہنے سے مہتاب نے عرض کی جسکو آپ کے مزاج مین آئے رخصت
دیجیے ایرج نے فرمایا کہ مین اگر تمکو رخصت دیتا ہون تو فیروز کے خلاف ہوتا ہے اور اگر فیروز کو اجازت
دیتا ہون تو تمھارے خلاف ہوتا ہے فیروز نے کہا اے شہریار اگر آپ کے خلاف مرضی ہے تو ہم اجازت نہین
طلب کرتے ہین اب مہتاب کو میدان مین بھیجیے ایرج نے مہتاب کو میدان مین بھیجا مہتاب
اُس ساحر کے مقابلے مین آیا سمنگان نے پکار کر کہا اے جوان مہتاب کو زندہ گرفتار کر لانا یہ مجرم سلطانی
ہے جو کچھ اُنکے مزاج مین آئے گا اُسکو سزا دینگے مہتاب نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہے ساحر جو ایک سردار کی صورت
بر لشکر سمنگان جادو مین سے لڑنے آیا تھا مہتاب سے کہنے لگا کہ اے جوان اب بھی کچھ نہین گیا ہے میرے
ساتھ سمنگان جادو کی خدمت مین چل وہ تجھے بادشاہ کے پاس لیجاینگے خطا تیری معاف کرا دینگے
اگر میرا کہنا قبول نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا یہان سے گرفتار ہو کر جائیگا مہتاب نے کہا کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے یہ
میدان جنگ ہے یہان زبان تیغ سے مردان عالم سوال و جواب کرتے ہین جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اگر خدا مجھے
فتحیاب کریگا تجھے گرفتار کر کے لیجانا یا خود میرے آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرنا اُس سردار
نے نیزہ مہتاب سیہ پوش کو مارا مہتاب نے نیزے کو خالی دے کر چاہا کہ وار کرے گھوڑا مہتاب کا
بدلگامی کرنے لگا بہت بہت روکتا ہے مگر گھوڑا کسیطرح نہین تھمتا ایرج نامدار کہ یہ ایسے معرکے بہت
دیکھ چکے ہین خود انھین کو بارہا ایسے اتفاق ہوئے ہین فوراً سمجھ گئے کہ یہ سردار ساحر بھی ہے اور
اگر یہ سحر نہین کرتا ہے تو سمنگان کی شرارت ہے وہ سحر کر رہا ہے یہ سوچ کے مہتاب کو آواز دی کہ گھوڑے
سے اُتر پڑو لشکر سے دوسرا گھوڑا تمھارے واسطے بھیجا جاتا ہے مہتاب گھوڑے سے اُتر پڑا ایرج
نامدار نے اپنی سواری کا ایک گھوڑا اصطبل سے طلب کیا اور سائیس کو اپنے پاس بلا کے وہی
تنبیچہ کمر سے نکالا جسکی وجہ سے سحر تاثیر نہین کرتا تھا سائیس کو دیا کہا یہ تنبیچہ مہتاب کو دینا اور گھوڑا

بھی لیجاؤ سائیس وہ نیچہ اور گھوڑا لیے ہوئے مہتاب کے پاس آیا گھوڑے پر سوار ہوا نیچہ کمر مین لگایا ساحر کو للکارا وہ بڑھا نیزہ بازی ہونے لگی ساحر لاکھ لاکھ اسم سحر پڑھتا ہی مگر مہتاب پر تاثیر نہین ہوتی جب عاجز ہوا تو بخوف جان چاہا کہ بھاگ کر نکلجاؤن مہتاب نے لپک کے تیغ لی وار کیا کہ سر اُڑ گیا اسکے مرتے ہی اندھیرا ہوگیا آواز آئی کشتی مرا نام تھا سرجوش جادو بود مہتاب نے سمنگان کی جانب دیکھکر کہا او مکار غیر ساحرون کے مقابلے کے واسطے ساحرون کو بھیجتا ہی تجھے شرم نہین آتی سمنگان نے جھلاکر خود اپنا تخت بڑھایا کہا اے مہتاب مین تجھسے تو کیا لڑون مگر اپنے آقا کو مید ان مین بلا تو البتہ اُسنے مقابلہ کرون مہتاب نے کہا او مکار پیشتر ہم موجود ہین ہمارے سامنے تو اُسنے کیا مقابلہ کریگا ہان تو جاکر بختشب کو بلالا تو البتہ وہ مقابلے مین آئینگے یہ کلام اُس بدانجام کا ایرج نامدار نے سنا مرکب کو بڑھایا فیروز سامنے آیا عرض کی غلام جاکر اُس مکار سے مقابلہ کریگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہم لوگون کا یہ دستور ہی کہ جسکا نام لے کر حریف پکارتا ہی وہی مقابلے مین جاتا ہی وہ میرا مشتاق ہی مین اُسکے مقابلے مین جاتا ہون اسمین زیادہ اصرار نہ کرو فیروز خوش ہو رہا ایرج نامدار نے میدان مین آکر مہتاب سے کہا تم الگ ہٹ جاؤ یہ میرا مشتاق ہی مین اس سے مقابلہ کرونگا مہتاب نے تامل کیا ایرج نے فرمایا اے مہتاب مجھے رنج ہوگا اگر تم یہ بات میری ٹالوگے مہتاب نے نیچہ ایرج نوجوان کو دیا ایرج آگے بڑھے کہا اے سمنگان تم میرے مشتاق تھے مین موجود ہون جو جرأت رکھتے ہو پیش کرو سمنگان نے کہا اے ایرج نامدار مین نے ایسا شجاع وصاحب ہمت نہین دیکھا آپ نے اتنی بڑی جرأت کی کہ یاجوج آدم خوار کو قتل کیا اگر ہزار دیو بھی یہ قصد کرتے تو بھی قتل یاجوج دشوار تھا آپ نے تنہا اُسکو بجرأت قتل کیا اور یہان تشریف لانا آپ کا ریحان کی وجہ سے ہوا اور تقصیر دار بھی وہی ہی آپ محض تقاضاے شجاعت سے یہان تشریف لائے آپ کی جرأت کا شہرہ ہوگیا طلسم بھر مان گیا اور نے اسلئے جان گیا کہ زمانہ مین ایسے جری بھی ہین جنہون نے یاجوج سے کوہ پیکر کو قتل کیا اور فیروز سے پہلوان نامی کو مع شاگردون کے ایک شب مین زیر کرلیا اور مہتاب سیہ پوش سے ہنرمند کو جسکا مثل فن سپہ گری مین نہ تھا اپنا مطیع کیا اب آپ تشریف لیجائیے ہم آپ کے لشکر کو بھی جو زندان خانہ طلسم مین اسیر ہی رہا کراکے دیتے ہین صرف ریحان کو نہ دینگے کہ وہ ہمارا گنہگار ہی اُسکو قید رکھینگے آپ بعیش وخوشی جاکر سلطنت کیجیے اور لکھکر لیجیے خراج بختشب ثانی بادشاہ طلسم بھی آپ سے صاف ہو جائینگے ہمیشہ ربط رہیگا کبھی ہمکو اگر مدد کی ضرورت ہوگی آپ کو تکلیف دینگے اگر آپ کو کبھی حاجت ہوگی ہم لوگ بسر وچشم حاضر ہونگے اتفاق باہمی سے سلطنتون کو ترقیان ہونگی میرے نزدیک اس فساد بیجا سے اتفاق باہمی بہت مناسب ہوگا آپ خود عاقل ہین انصاف فرمایئے کہ معاملہ ناموس کسقدر نازک ہی اور خطا ریحان کی ظاہر ہی اگر ایسے وقت مین خموش ہو رہون تو سب لوگ مجھے کیا کہینگے ادنی آدمی سے کب ضبط ہوسکیگا مجبور ہون کہ اب ریحان طلسم کے قیدیون مین شمار کیا جاتا ہی بے انقضاے میعاد معین اُسکو قتل نہین کرسکتا ہون اگر یہ امر مانع نہ ہوتا تو مین اُسکو فوراً قتل کرتا اگر مین نے غلط عرض کیا ہو تو اسکا جواب دیجیے ایرج نامدار نے جو یہ تقریر سمنگان جادو کی سنی خیال کیا کہ یہ شخص مثل اور ساحرون کے یاوہ گو اور بدتمیز نہین ہی بلکہ نہایت مہذب اور مردود انا ہی جو کچھ اسنے کہا اُسکو بہت خوبصورتی سے ادا کیا یہ خیال کرکے ایرج نامدار نے

فرمایا اے سمنگان جادو تمنے جو کچھ کہا یہ بہت صحیح ہے لیکن چند باتین ایسی ہین کہ جنکا کہنا تمھاری عقل سے دور تھا اور تمھارے اخلاق کے خلاف ہے سمنگان بھی طرز تقریر ایرج نامدار دیکھکر سمجھا کہ یہ جوان بھی عاقل خوش بیان و ادب دان معلوم ہوتا ہے عرض کی وہ باتین کیا ہین فرمایئے مین ہر حال مین رفع شبہ چاہتا ہون ایرج نامدار نے فرمایا کہ اول تو یہ کہ ہر طرح ریحان کی خطا ثابت کرتے ہو اُسی پر الزام دھرتے ہو تحقیق کیونکر معلوم ہوا کہ یہ امر ریحان تاجدار کی ذات سے ہوا اول تو وہ اس راز سے بھی واقف نہین کہ سحاب کون ہے نہ وہ اس ارادے سے اُس صحرا مین گیا بلکہ برائے شکار گیا راہ مین یہ واقعہ گذرا وہ بھی دل سے مجبور ہو گیا گو یہ امر ضرور ہے کہ جانبین کی خواہش سے یہ بات پیدا ہوئی مگر خواہش اول ریحان کی نہ تھی نہ وہ اس راز سے ماہر تھا کہ اس شخص کو اسطرح کا سلسلہ تمسے ہے اس حالت مین ریحان بالکل بےخطا ہے اور اُسکو مجرم قرار دینا تمھاری عقل سے خلاف ہے دوسرے یہ کہ تمنے مجھسے جو کہا کہ ہم لشکر کو بھی رہا کرائے دیتے ہین تم طلسم سے چلے جاؤ اور امور سلطنت مین مشغول ہو تو ہمین سلطنت کی پرواہ نہین دوسرے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کا ساتھ دیا جب اُسپر ایک وقت سخت پڑا تو ہم اُسکو مبتلائے بلا رہنے دین اور اپنی عیش کی تدبیر کرین شجاعان عالم ہمکو کیا کہینگے اور آیندہ ہمسے کوئی کیون مدد کی امید رکھیگا تمھارا یہ قول ہے کہ جب تمکو ضرورت مدد ہوگی ہم لوگ مدد کرینگے اور جب ہمین حاجت ہوگی تمھین طلب کیجیئے اگر مین اسوقت اُسکی مدد سے ہاتھ اُٹھا لونگا تم بھی وقت پر یہی خیال کروگے کہ ایسے شخص کی مدد بیکار ہے جو زبان سے کہکر پورا نہ کرے یہ بات تمھاری عقل و فراست سے بعید ہے اب اگر میرا کہنا قبول کرو تو کچھ کہون ورنہ کوئی ضرورت نہین ہے سمنگان جادو ایرج کی خوش بیانی سنکر اور عقل و فراست و شجاعت وہمت کو دیکھکر بہت خوش ہوا دل مین خیال کیا کہ جسقدر باتین اس جوان نے کین بہت صحیح ہین اور اسکی لیاقت و جرأت مین شک نہین ہے یہ سوچ کر کہا مین اس امر کا وعدہ نہین کرتا ہون کہ آپکے کلام کو ضرور ہی تسلیم کرونگا مگر آپ بیان فرمایئے اگر لائق قبول ہوگا تو ہرگز انکار نہ کرونگا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین نے جسقدر باتین کین انمین سے جو امر خلاف ہو اُسکو بیان کرو سمنگان جادو نے کہا یہ باتین تو صحیح ہین بلکہ لائق اسکے ہین کہ قبول کیجائین مگر کچھ عذرات مجھے باقی ہین جو عرض کرونگا مگر قبل ایک بات کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے تو عین عنایت ہے ایرج نے کہا کیا سمنگان نے کہا بیشتر ہمارے آپکے باہم جنگ موقوف رہے اگر مین پیشتر جانتا کہ یہ امور پیدا ہونگے تو ہرگز جنگ آغاز نہ کرتا لڑائی شروع کرکے آپ سے بہت محجوب ہوا ایرج نامدار نے فرمایا تمھین اختیار ہے مین منظور کرتا ہون اور جنگ آغاز کرنے مین مجھے حجاب نہین ہے سمنگان نے کہا آپ بھی اپنی بارگاہ مین تشریف لیجائیے اور مین بھی رخصت ہوتا ہون شب کو مین خود ہی حاضر ہونگا اور جو جو امور عرض کرنا ہین وہ عرض کرونگا ایرج نامدار نے کہا تمھین اختیار ہے سمنگان جادو ایرج نامدار سے رخصت ہوکر اپنی بارگاہ کی طرف گیا ایرج نے بھی مرکب کو پھیرا مع لشکر اپنی بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے مہتاب و فیروز نے عرض کی آقائے نامدار ہم لوگ سخت حیران ہین کہ آپ سے اور سمنگان جادو سے کیا باتین ہوئین جو وہ بھی خوشی خوشی واپس گیا اور آپ بھی بخندہ پیشانی تشریف لائے ایرج نامدار نے فرمایا کہ سمنگان جادو نہایت مرد معقول ہے کیا عجب ہے کہ اطاعت اسلام قبول کرے اور ریحان کو رہا کرائے یہ کہکر کل کیفیت بیان کی

یہ بھی فرمایا کہ شب کو سمنگان یہان آئیگا سامان دعوت ضرور چاہیے ملازمون نے اُسی وقت بارگاہ کو
آراستہ کیا سامان عیش وطرب مہیا ہوا دن تو تھوڑا باقی تھا تھوڑے عرصہ مین شام ہوگئی ملازمین ایرج
نامدار نے روشنی کی ایرج بشوکت وشان بارگاہ مین جلوہ فرما ہوئے ہرکارون نے آکر عرض کی سمنگان
جادو در دولت پر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی ایرج نامدار نے مہتاب وفیروز سے کہا کہ تم جاکر باعزاز
اپنے ہمراہ لاؤ مہتاب وفیروز بارگاہ مین لائے سمنگان اخلاق ایرج نامدار دیکھکر خوش ہوا مہتاب سے
کہا اصل تو یون ہی کہ ایسے شجاع ومہذب باین پیرانہ سالی میری نگاہ سے نہین گذرے مہتاب نے بہت کچھ تعریف
ایرج نامدار کی بیان کی یہ باتین کرتے ہوئے بارگاہ کے اندر آئے سمنگان نے ایرج نامدار کو سلام کیا
شاہزادے نے جواب سلام دے کر اپنے برابر کرسی عنایت فرمائی سمنگان جادو بیٹھا رونق بارگاہ دیکھکر
دنگ ہوگیا ساقی نیچے نے جام سمنگان جادو کو دیا سمنگان نے جام پیا ایرج نامدار سے مخاطب
ہوکر کہا اب فرمائیے آپ اسوقت کس امر کو ارشاد کرتے تھے جسمین قبول کرنے کی شرط تھی ایرج نامدار
نے کہا مین یہ امر بیان کرتا تھا کہ جو بات باعث بدنامی تھی وہ ہوئی اب اس جد وکد سے اُس امر کا پوشیدہ
ہونا ممکن نہین اور قتل ریحان سے یہ بدنامی مبدل بہ نیکنامی نہوگی بلکہ عقلا کے نزدیک بہت ہی خلاف
ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ ریحان کو بدامادی قبول کرو اور اس ارادہ بیجا سے باز آؤ آیندہ تمھین اختیار
ہی مین یہ نہین کہتا کہ صرف میرے ہی کہنے سے قبول کرلو بلکہ اور اپنے اعزا واقربا جو جو صاحبان عقل و
شعور ہون اُنسے اس امر مین مشورہ کرلو سمنگان جادو نے کہا آپ کا فرمانا تو بہت بجا ہی مگر مین اس امر کو قبول نہین
کرسکتا ایرج نامدار نے فرمایا کہ سبب نہ قبول کرنے کا کیا ہی سمنگان نے جواب دیا کہ ریحان اب قیدیان
طلسم مین محسوب ہی مین اُسکو کیونکر رہا کراؤنگا یہ امر نہوتا تو مین قبول کرلیتا ہان اسکا وعدہ کرتا ہون کہ مین جاکر
تخشب ثانی سے اس امر مین راے لونگا جیسا کچھ وہ فرمائینگے اُسپر عمل کردونگا اگر مجھے ایک ہفتہ کی
مہلت مرحمت فرمائی جاوے تو مین بادشاہ طلسم کے پاس جاؤن اور اس امر مین اُنسے صلاح لون ایرج
نامدار نے فرمایا تم شوق سے جاؤ جبتک اس معاملے کو بالکل صاف نہ کرلینا واپس نہ آنا ایک ہفتہ پر منحصر
نہین ہی جبتک یہ معاملہ صاف نہو تب تک تمھین اختیار ہی سمنگان بہت خوش ہوا کہا اب رخصت کا امیدوار ہون ایرج نامدار
نے فرمایا یہ ممکن نہین کہ تم ہمارے مہمان ہو اور خاطر مہمان ہمارے مشرب مین واجب ہی پس جو شرائط
خاطر ہین جب تک وہ پورے نہونگے مین ہرگز نجانے دونگا سمنگان خموش ہو رہا ایرج نامدار نے
ملازمون سے ارشاد فرمایا انھون نے خاص سمنگان کے واسطے دسترخوان بچھایا اور جو لوگ سمنگان کے
ہمراہ آئے تھے ایرج نامدار نے اُنسے فرمایا کہ تکلف کو راہ نہ دو جو موجود ہی قبول کرو سمنگان دسترخوان پر آیا
مع اپنے ہمراہیون کے کھانا کھایا بعد فراغت تھوڑی دیر ٹھہر کر ایرج سے رخصت ہوا اپنی بارگاہ مین آیا اپنے
ملازمون سے کہا کہ اس جوان نے خلق کی حد کردی اگر تخشب اس بات کو منظور نہ کرینگے تو مین اب برابر
مقابلہ نہ آؤنگا وہ کسی اور کو بھیجدینگے مجھے مقابلہ کرتے شرم آئیگی اسکے ملازم بھی ایرج نامدار کی اخلاق
کے مداح ہوئے یہان تو یہ ذکر تھا اور ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین کہہ رہے تھے کہ سمنگان بہت
مرد معقول ہی یقین ہی تخشب ثانی کو جاکر سمجھاے اور ریحان تاجدار کو رہا کرکے اپنے ہمراہ لاے
مہتاب عرض کرتا تھا کہ مجھے تخشب کی طبیعت سے یہ امید نہین ہی کہ وہ ریحان کو چھوڑ دے

اور آپ سے صلح کرلے اُسے آپ کی طرف سے یقین کامل ہوگیا ہی کہ طلسم کے فتاح یہی ہین پانچ سو برس اس طلسم کو بنے ہوئے گذرے اور جب بنایا گیا تھا تو بانیان طلسم نے آپ کی تصویر بھی جبھی بنائی تھی اُسکو ایسا یقین کامل ہی کہ طلسم آپ کے ہاتھ سے فتح ہوجائیگا اس سبب سے وہ قبول نہ کریگا بلکہ اور لشکر ہمراہ کرکے سمنگان جادو کو یہان بھیجیگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ پھر کیا پروا ہی خدا مالک ہی اُسکے بنائے کچھ بھی نہین ہوگا تھوڑی دیر یہ ذکر رہا جب رات بہت گئی تو ایرج نامدار نے بستر خواب پر جاکے آرام کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین سے گئے محو خواب ہوئے سمنگان جادو نے اپنے لشکر مین حکم دیا کہ ہم صبح اس صحرا سے کوچ کرینگے سب سامان سفر درست رہے یہان لشکریون مین سامان سفر ہونے لگا قریب صبح سمنگان نے اُس صحرا سے جانب تختشب ثانی کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ نسرین کی عرض کیجاتی ہی

کہ انھون نے جو شاہزادے کو قید سے رہا کیا اور گلعذار وزیر زادی لے کرچلی راہ مین کوتوال شہر نے روکا ایرج نے اُسکو مارا گھوڑا اور سلاح اُسکا چھین لیا پھر اور لوگ ساحر وغیرہ آئے ملکہ نسرین کو گلعذار بلا کر لائی ملکہ نے سحر کیا بہت سے آدمی قتل ہوئے آخر کو سب ساحر بھاگے صبح ہوگئی ملکہ نسرین اور گلعذار بیٹھین ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ تو شاہزادے کو کسیطرح لے آ یہان ایرج نوجوان ایک طرف روانہ ہوئے گلعذار نے یہان آکر بہت تلاش کیا مگر کہین ایرج کا پتہ نہین پایا یہی حال ملکہ کو کہ سنایا ملکہ کو بہت افسوس ہوا خیال کیا کہ شاید لشکر ساحران پھر آیا اور شاہزادے کو گرفتار کرلیگیا ملکہ نے گلعذار سے یہ بات ظاہر کی گلعذار نے کہا اگر ایسا ہوتا تو مجھے ضرور معلوم ہوجاتا ملکہ نے زندان خانہ مین آدمی روانہ کیے تا خبر لائین کہ شاہزادہ وہان تو نہین بھیجا گیا لوگون نے زندان خانہ مین جاکر تحقیق کیا کیفیت معلوم ہوگئی سب نے ملکہ سے آکر عرض کی حضور وہان تو کوئی قیدی نہین گیا ہی ملکہ کو نہایت تعجب ہوا گلعذار سے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہی نہ تو شاہزادہ زندان خانہ مین گیا ہی نہ اس جوار مین ہی پھر کیا ہوگیا اگر یہان ہوتا تو والد نامدار ضرور گرفتار کرا لیتے بلکہ اہل شہر خود گرفتار کرکے سپرد کر دیتے نہین معلوم شاہزادہ کس طرف نکل گیا گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم مجبوری ہی سوائے صبر کے اور کیا ہوسکتا ہی ملکہ نے کہا اے گلعذار تمھارے قلب کی یہ کیفیت ہوئی تو ہم دیکھتے ہین کہ صبر کیونکر کیا جاتا ہی گلعذار نے عرض کی داری پھر جو حکم ہو وہ مین بجا لاؤن ملکہ نے کہا اگر تمھین میری جان عزیز ہی تو جس طرح بن پڑے شاہزادے کا پتہ لگاؤ گلعذار نے عرض کی اب مین ایک وقت خاص اس کام کے واسطے معین کرلونگی اُس شاہزادے کی تلاش مین صحرا بصحرا پھرا کرونگی کہین پتہ مل ہی جائیگا ملکہ نسرین نے کہا مین خود بھی ایسا ہی کرونگی کیونکہ بالکل آزاد نہین ہون کہ جب چاہون چلی جاؤن آج والد نامدار سے عرض کرونگی کہ مجھے اجازت ہوجائے کہ علے الصباح برائے ہوا خوری چلی جایا کرون اگر وہ اجازت دینگے تو خیر ورنہ پوشیدہ طور سے مین جایا کرونگی گلعذار نے کہا آپ کیون زحمت فرمایئے ہم ہر طرح سے شاہزادے کو تلاش کرینگے ملکہ نے کہا جبتک مین بھی تلاش کے واسطے نہ جایا کرونگی تب تک میرے قلب کو تسکین نہوگی گلعذار نے عرض کی آپ کو اختیار ہی کنیز ہمراہ چلنے کو تیار ہی ملکہ نے کہا ہمارا تمھارا ایک ہی جانب جانا اچھا نہین ہی تم اور طرف جانا ہم اور طرف جائینگے شاہزادے کا پتہ لگائینگے گلعذار نے کہا جیسی آپ کی مرضی ہوگی ویسا کیا جائیگا ملکہ یہ باتین کرکے گلعذار سے یہ کہکر اُٹھی کہ مین والد نامدار

سکے پاس جاتی ہون اُنسے اس بارے مین اجازت طلب کرتی ہون گلعذار نے کہا آپ یون کہیے گا کہ اگر مجھے حکم ہو تو علی الصباح جو آپ کا باغ اس شہر سے باہر بنا ہی وہان چلی جایا کرون دل بہلایا کرون آج کل طبیعت گھبراتی ہی یقین ہی ضرور اجازت دین منع نہ کرین ملکہ نسرین نے قبول کیا اپنے باپ تخشب ثانی کے پاس آئین تخشب کو دیکھکر سلام کیا تخشب نے پاس بٹھالیا مزاج پوچھا ملکہ نے کہا آج کل طبیعت بہت گھبراتی ہی اگر آپ کی اجازت ہو تو جو باغ آپ نے بیرون شہر بنوایا ہی مین علے الصباح گھڑی بھر کے لیے وہان جایا کرون دل بہلایا کرون تخشب نے کہا بی بی آج کل ایک ایسا شخص ظالم اس طلسم مین وارد ہوا ہی جسکی وجہ سے مجھے بڑا اندیشہ ہی مین نے اُسکو اسیر کر لیا تھا مگر نہین معلوم کون دوست اُسکا پیدا ہوا جو اُسکو زندان خانہ سے رہا کر لیگیا راستے مین کوتوال شہر نے روکا سنتا ہون اس شخص نے کوتوال کو مار آپ لڑ بھڑ کر ایک جانب کو نکل گیا اب مین نے سمنگان جادو کو روانہ کیا ہی جب تک وہ اسیر ہو کر نہ آئے تب تک تم گھر سے کہین باہر نہ نکلو ملکہ نے بہت بہت کہا مگر تخشب نے قبول نہ کیا ملکہ مجبور ہو کے واپس آئین گلعذار سے سب کیفیت بیان کی کہا اب اُنکی تلاش کرنے کو سمنگان جادو روانہ کیے گئے مین بڑی مشکل ہی اب جہان شاہزادے سے ملاقات ہو گی سمنگان جادو سحر کر کے فوراً گرفتار کر لیگا اُنکو سحر سے آگاہی نہین ہی اے گلعذار مین پوشیدہ طور سے روز جایا کرونگی شاید کوئی ایسا موقع ہو کہ اُنسے سمنگان سے مقابلہ پڑ جاے اور مین اُس مقام پر پہونچ جاؤن تو جان تو اُنکی بچالونگی گلعذار نے کہا آپ کو اختیار ہی مین منع نہین کر سکتی ملکہ نے کہا تم ابھی کل سے ضرور جانا اگر کہین راہ مین دیکھنا کہ سمنگان اُنکو اسیر کیے ہوئے لاتا ہی تو خبردار کچھ دست اندازی نہ کرنا مجھے فوراً اطلاع کرنا مین ایک سحر مین سب کو نیست و نابود کر دونگی شاہزادے کو رہا کرا لاؤنگی گلعذار بہت خوب کہتی جاتی ہی ملکہ نے بڑی دیر تک اسی قسم کی باتین کین اُس روز سے یہ معمول کیا کہ روز علے الصباح ملکہ بھی پوشیدہ ہو کر سحر کر کے بلند ہوتی ہین صحرا بہ صحرا ایرج نامدار کو تلاش کرتی ہین اور گلعذار وزیرزادی بھی دور دور نکلجاتی ہی جب دونون واپس آتی ہین تو ملکہ گلعذار سے تحقیق کرتی ہین کیون گلعذار آج کس جانب گئی تھین گلعذار سب پتے بتاتی ہی واری آج مین صحراے نرگستان مین گئی ملکہ عالم مین نے بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ نپایا آپ کس جانب تشریف لیگئی تھین ملکہ کہتی ہین ہم آج کوہ سماق کی طرف گئے تھے تمام کوہ دیکھا گرد جسقدر جنگل تھا اُسکا ایک ایک شجر سایہ دار دیکھا مگر شاہزادے کا پتہ نہین ملا اب تم کل کسطرف جاؤگی گلعذار عرض کرتی تھی واری مین کل جانب صحراے سبزہ زار جاؤنگی آپ کا ارادہ کس طرف کا ہی ملکہ بھی جہان کا قصد ہوتا تھا بتادیتی تھین اب تو انکو اس کیفیت مین چھوڑیئے کہ ذکر ملکہ نسرین کا وقت پر کیا جاے گا

کچھ کیفیت سمنگان جادو کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو ایرج نامدار سے مہلت لیکر روانہ ہوا تین روز کے بعد تخشب ثانی کے پاس پہونچا تخشب اُسوقت دربار مین بیٹھا سمنگان کا ذکر کر رہا تھا کہ اُسنے جاکر سلام کیا تخشب ثانی نے کہا اے سمنگان جادو خیر تو ہی اس طور سے تمھارا آنا تو بڑے تعجب کی بات ہی سمنگان نے کہا حضور خلوت مین تشریف لیچلین تو کچھ عرض کرون تخشب اُسی وقت دربار سے اُٹھا سمنگان کے ساتھ خلوت مین آیا کہا اے سمنگان کیا بات ہی سمنگان جادو نے کہا اے شہنشاہ مین حسب الحکم گیا اور اُس جوان سے ملاقات ہوئی

ہین سنے جب تو اُسکے پاس ایک پیامبر روانہ کیا اور اُسکو بہت کچھ سمجھا دیا کہ خبردار خوف نہ کرنا صاف صاف
کہنا کہ اگر اپنی جان عزیز ہو تو ہمارے پاس چلے آئیے ہم تمکو بادشاہ طلسم کے پاس لے چلین خطا معاف کرا دین
ہتیار اسباب لشکر دلا دین یہان سے واپس جاؤ ہمکو تجھسے کچھ کام نہین ہی ہمارا خطاوار ریحان ہی اُس سے
سمجھ لینگے حضور ایک ساحرہ پیام لیکر جو گیا اسقدر رعب اُس جوان کا غالب ہوا کہ اُسکے منہ سے کچھ نہ نکلا ڈرتے
ڈرتے اتنا کہا کہ آپ جنگ سے باز رہیے ہمارے آقا کے پاس چلیے وہ آپ کو بادشاہ طلسم کے پاس
لیجا ئینگے صفائی ہو جائیگی وہ جوان صاحب ہمت ہی اُسنے ذرا بھی خوف نہ کیا صاف صاف جواب میرے
پاس کہلا بھیجا کہ اپنے مالک سے کہدینا کہ کیا ہم لوگون سے نہین واقف ہی کہ ہم کون ہین اگر اُسکو اپنے سحر
پر بھروسا ہی تو ہمین اُنکی جرأت پر تعجب ہی ہمنے اُن ساحرون کو مارا ہی جو دعوی خدائی کرتے تھے اور اُن
طلسمون کو توڑا ہی جنکا شکست کرنا کسی سے ممکن نہ تھا ای شہریار مین نے یہ جواب پاکر طبل جنگی اپنے لشکر مین
بجوایا وہ جوان صبح کو میرے مقابلے مین آیا مین نے مکر کیا کہ ایک ساحر کو سردار کی صورت میدان مین روانہ
کیا اُس نے سات سردار اُس جوان کے لشکر کے قتل کیے تخشب نے کہا ای سمنگان لشکر اُسکے
پاس کہان سے آیا فوج تو اُسکی یہان قید ہی سمنگان نے کہا اسکی کیفیت آپ کو نہین معلوم ہی کہ اُسکے
پاس لشکر کہان سے آیا ہی اُسنے قیامت برپا کردی بڑی شان و شوکت پیدا کی ہی آپ کے بڑے
پہلوان فیروز کو زیر کیا تخشب نے کہا ارے فیروز کو زیر کیا سمنگان نے جواب دیا ایک فیروز پر
کیا منحصر ہی اُسنے مہتاب کو بھی اپنا مطیع کرلیا تخشب گھبرا گیا کہا ای سمنگان یہ سچ کہ رہے ہو سمنگان
نے کہا حضور مجھے ایسی باتین خلاف عرض کرنے کی کیا ضرورت تھی ابھی اور سنیے جو اُسنے سب سے
بڑھکے کام کیا ہی تخشب نے کہا ای سمنگان مہتاب اور فیروز کو اُسنے زیر کرلیا اور ان لوگون سے
کچھ نہو سکا ہمین بھی اطلاع نہ کی اور اُسکی رفاقت قبول کرلی ارے فیروز کے شاگردون نے بھی مدد
نہ کی سمنگان نے کہا کیسے شاگرد اُسنے ایک شب مین سب شاگردون کو فیروز کے زیر کرلیا اور اُسی
شب کو فیروز سے کشتی ہوئی دوسرے روز فیروز کو زیر کیا اُسنے اطاعت قبول کی اگر اطاعت نہ
قبول کرتا تو اپنی جان سے جاتا مہتاب جادو کو بھی زیر کیا تخشب نے کہا اور کیا ہوا سمنگان نے کہا
ایک ایسی بات ہی جو آپ کو یقین نہ آئیگی تخشب نے کہا ارے جلدی بیان کر سمنگان نے کہا یاجوج آدمخوار
کو قتل کیا نیچہ واقع سحر ہاتھ آیا اسباب شرط پایا وہان سے آتا تھا میرا سامنا ہوا مین نے ایک ساحر کو
سردار بناکر نکالا اُسنے سات سردار اُس جوان کے قتل کیے جب آٹھوین کی نوبت آئی تو مہتاب جادو
مقابلے مین آیا اُسکے پاس نیچہ واقع سحر تھا اُسنے اُس ساحر کو قتل کیا مین نے اپنا تخت آگے بڑھایا خود
اُس جوان کو اپنے مقابلے مین بلایا اُس جوان نے آکر وہ جرأت کی باتین کین کہ مجھے اُسکی ہمت پر تعجب
ہوا اور اُس سے مقابلہ کرنا مناسب نجانا ای شہریار مین نے بہت کچھ تقریر کو طول دیا ارادہ میرا یہ تھا کہ اسکو
اپنے دام تقریر مین گرفتار کرون مگر وہ بھی بلا کا حاضر جواب ہی اُسنے ہر طرح مجھی کو قائل کیا جب مجھکو
کچھ نہ بن آیا تو مین نے اس سے یہ کہا کہ ایک دن لڑائی موقوف رہے ہمارے آپ کے کچھ باتین تخلیہ
مین ہو جائین اُس جوان نے منظور کیا اُسوقت لڑائی کو موقوف رکھا مین شب کو اُسکی بارگاہ مین گیا
۱۲ بارگاہ کی زیب و زینت کو کیا بیان کرون اُسنے ہر طرح کا تکلف صرف کیا تھا مین نے وہان بھی

اُسکے ہمراہ بہت کچھ تقریر کی مگر اُسنے بھی سب باتین بہت صحیح کہین نخشب نے کہا اُسنے کیا باتین کہین سمنگان نے
جو جو باتین ایرج نامدار سے ہوئی تھین سب بیان کین نخشب نے کہا ایسا ممکن نہین تم اس پیرانہ سالی مین
ایک طفل ناتجربہ کار کی باتون مین آ گئے اول تو یہ امر ممکن نہین کہ ہم اُس سے صلح کرین کیونکہ لاکھ صلح چاہین مگر
بانیان طلسم نے اُسکی تصویر بنادی ہی اور لکھدیا ہی کہ یہی طلسم کشا ہی جب اسکا قدم طلسم کے اندر آئیگا تو پھر
طلسم نبچیگا تم خود ہی کہتے ہو کہ اُسنے یاجوج آدم خوار کو قتل کیا نیچہ دافع سحر بلا فقیر کوہ نشین نے انگشتری
سلیمانی دی مہتاب کو مطیع کیا فیروز نے اطاعت قبول کی اُسکے سب شاگرد تابع فرمان ہوئے مہتاب
کے ہمراہ جسقدر لشکر تھا وہ سب قبضے مین آیا اب وہ تلاش لوح مین جاتا تھا کہ تم پہونچگئے اُسکو روک
لیا اگر تم نجاتے تو وہ ضرور سب مسافتین طے کر کے لوح تک پہونچ جاتا اور اُسے قبضے کین کرتا جب اس
حال مین کوئی اُس سے نہین بول سکتا ہی تو لوح جس حالت مین اُسکے پاس ہوتی تو کس کی مجال
تھی جو اُسپر دست اندازی کرتا اب بہتر یہی ہی کہ تم اور ساحران جلیل کو اپنے ہمراہ لے کر جاؤ اور کسی فریب
سے نیچہ دافع سحر اُس سے لے لو اور اُسے گرفتار کر کے حد طلسم کے باہر لیجاؤ اور فوراً قتل کر ڈالو مین یہان
ریحان کو قتل کر ڈالون کہ وہ قیدی تمھارا ہی اُسکے قتل کرنے سے کوئی نقصان طلسم مین واقع نہین ہوگا
سمنگان جادو نے کہا ای شہریار مجھے اب اُس جوان کے مقابلے مین نہ بھیجیے مجکو شرم آئیگی نخشب نے
کہا شاید تمنے اُس سے صلح کر لی اور ریحان کے واسطے یہان آئے سمنگان نے جواب دیا کہ صلح مین
اور کیا باقی رہا جب مین نے اُسکی دعوت قبول کی اور اُسکے یہان گیا اُسنے ہزار طرح سے میری خاطر کی
آپسمین گفتگو ہوئی اُسنے دلائل معقول سے مجھے قائل کیا اب بھی صلح نہ کرنا خلاف عقل ہی مین ضرور اُسکی
راے کی تائید کرونگا سمنگان کی یہ تقریر سنکے نخشب نے کہا اگر اُسکی تائید کروگے تو تم بھی سزا پاؤگے
سمنگان جادو نے کہا یہ کسکی مجال ہی جو مجھے سزا دے سکے نخشب نے کہا ای سمنگان تمھارا قلب
اُلٹ گیا ہی کیسی باتین کر رہے ہو سمنگان جادو نے کہا مین جو کچھ کہتا ہون بہت صحیح کہتا ہون آپ کا کہنا
سراسر خلاف ہی اُس جوان نے جو کچھ مجھسے کہا وہ بہت سچ ہی اور اُسکے خلاف کرنا عقلمندی سے دور ہی مین
پھر آپ سے کہتا ہون کہ اُس سے صلح کر لیجیے نہین بہت پچھتائیگا زک اُٹھائیگا کف افسوس ملیے گا کچھ ہاتھ نہ
آئیگا وہ جوان طلسم کو فتح کر لیگا نخشب نے کہا کیا مجال اُسکی جو ما بدولت کی زندگی مین طلسم کی طرف آنکھ
اُٹھا کے دیکھ سکے سمنگان نے جواب دیا کہ اُسکے نزدیک آپ سے مقابلہ کرنا اور آپ کو شکست دینا کتنی
بڑی بات ہی نخشب نے جھلا کر کہا کہ اگر تجھے ایسا ہی اعتبار اُسپر ہی تو جا کر شریک ہوجا سمنگان نے جواب
دیا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا نخشب نے کہا جب تو میرے ہاتھ سے زندہ رہتا تو اُسکی شراکت قبول کرتا یہ کہکر
تیغہ میان سے لیا سمنگان سنبھلکر پیچھے ہٹا اُسنے بھی تیغہ کھینچا نخشب نے وار کیا سمنگان نے خالی دیا
یہ آواز باہر جو گئی جو لوگ موجود تھے وہ اندر آئے یہان یہ معرکہ دیکھا کچھ لوگ تو یہان رہے اور بعض نے جا کر اُسکے
دربار مین خبر کر دی کہ ابھی شہریار یہان سے اُٹھ کر سمنگان کے ہمراہ گئے تھے وہان آپسمین تیغہ چل رہا ہی اہل
دربار جو اسوقت موجود تھے اُٹھ کھڑے ہوئے یہان آ کر جو دیکھا تو سمنگان اور نخشب سے تیغہ چل رہا
ہی سمنگان بہت بڑا ساحر تھا کوئی اُسپر ہاتھ نہ ڈال سکا دور سے سب نے سحر کیا سمنگان نے اُسکو
اشارے سے رد کر دیا مگر نخشب نے ایک دانہ ماش کا نکالکر کچھ سحر کر کے اُسکی طرف کھینچ مارا سمنگان نے چاہا

بجون اور سحر کو دفع کردن مگر نہ نیچ سکا ہاتھ پانون بیکار ہو گئے لڑکھڑا کر گرا تخشب نے اپنے ملازمون سے
کہا کہ اسکو بھی ریحان کے پاس قید کرو بعد گرفتاری طلسم کشا سب کو ساتھ ہی قتل کرونگا لوگون نے سمنگان
کو ریحان کے پاس لیجا کر قید کیا ریحان تو سمنگان کو نہ جانتا تھا مگر سمنگان ریحان کو پہچانتا تھا ریحان نے
سمنگان سے پوچھا کہ تمسے کیا گناہ سرزد ہوا جو اس مصیبت مین گرفتار ہوئے سمنگان نے جواب دیا کہ سب
باتین آپ کی بدولت ہوئین ریحان نے کہا اے شخص تو دیوانہ ہے مین تجھسے واقف بھی نہین کہ تو کون ہے اور کیون
مجھپر الزام رکھتا ہے سمنگان نے کہا اے ریحان ایرج نامدار کا یہان تشریف لانا تمھارے سبب سے
ہوا ریحان نے کہا بیشک میرے باعث سے ایرج نامدار یہان تشریف لائے سمنگان نے کہا مجھے
تخشب نے اُسکے گرفتار کرنے کو لشکران گران ساتھ کرکے روانہ کیا جب میرا اُنکا مقابلہ ہوا تو مجھے
محبت قلبی پیدا ہوئی مین نے اُنسے صلح کی اُس صاحب فراست نے ایسی تقریر معقول کی کہ مجھے سوائے
مان لینے کے اور کچھ نہ بن پڑا مجبور ہو کے قبول کیا مگر وعدہ کرکے آیا تھا کہ مین جاکر تخشب ثانی کو سب
نشیب و فراز سمجھاؤنگا اگر وہ منظور کریگا تو مین ریحان تاجدار کو رہا کرکے یہان لاؤنگا ملکہ سحاب کو
بھی آپ کی خدمت مین حاضر کرونگا آپ بموجب اپنے مذہب کے عقد کیجیے گا یہان آکر مین نے تخشب
سے کل کیفیت بیان کی وہ بدعقل یہ سمجھا کہ یہ میرا دشمن ہے طلسم کشا سے جاکر ملگیا ہے اس جرم پر مجھکو بھی قید
کیا اب تو ریحان کے تن بیجان مین جان آئی سمجھا کہ سمنگان کجادو بھی ہے اور آقاے نامدار کو بھی سب
باتون کی اطلاع ہے جب تو ایسی کوشش بلیغ کر رہے ہین سمنگان سے پوچھا کہ اب آقاے نامدار کی کیا کیفیت
ہے سمنگان نے کہا وہ بجرات تمام بڑے بڑے نامی پہلوانون کو زیر کرتے ہوئے جانب قلعہ سیمابیہ
جاتے ہین وہان جاکر سیماب جادو کو قتل کرینگے لوح حاصل ہوگی ابھی تھوڑے دن ہوئے ایک
ایسا کار نمایان کیا ہے جو کسی سے نہ ہو سکتا یا جوج آدمخوار کو قتل کیا نیم دافع سحر لیا یا جوج آدمخوار
کے قد و قامت کا بیان سنکر ریحان بہت متعجب ہوا اور ایرج نامدار کی بہت تعریف کی سمنگان نے
کہا انھون نے طلسم مین تہلکہ ڈال دیا ہے کیا عجب ہے کہ میرا راستہ دیکھکر پھر جانب صحراے سیماب روانہ
ہون اور قلعہ سیمابیہ پر لڑائیان پڑین گو سیماب جادو فوج بہت رکھتا ہے اور پہلوانان قوی ہیکل اُسکے
یہان بہت سے ہین مگر ایرج نامدار کا کیا کرسکتا ہے اُنکا اقبال ترقی پر ہے وہان جاکر اُسکو ضرور قتل کرینگے
لوح ملجائیگی جب لوح پاس ہوگی پھر کوئی کیا کرسکیگا مرحلہ جات کا توڑنا بہت آسان ہوگا مگر ایک خیال
ہے کہ قصر محبوبان سے صحیح وسلامت گذر جائین کسی سکار کا دھوکا نہ کھائین وہ بہت سخت مقام ہے نازنینان
مہ جبین وہان رہتی ہین اُس قصر مین ایک شبیہ سامری رکھی ہے اُسکی پرستش کرتے ہین اور جو کوئی
واردات ہونے والی ہوتی ہے ایک ہفتہ پیشتر اُن سب کو اُس بات سے مطلع کردیتی ہے وہ سب بلا کے
عیّار ہین انسان کو فریب دینا اُنکا کام ہے علاوہ اُسکے بہت سے عجائبات اُس قصر مین ہین جنکا ذکر کرنا باعث
طول ہے جب ایرج نامدار سے بامراد ملینگے تو سب کیفیت تمھین سنوا دینگے ریحان تاجدار آبدیدہ ہوا
سمنگان جادو نے کہا اے ریحان محل تردد نہین ہے بلکہ خوشی کا مقام ہے کہ ایک وسیلہ ہماری رہائی کا بہت
مستحکم ہے اور وہ شہریار ایسا نہین ہے کہ جسپر کوئی دست انداز ہو سکے اور اب وہ تلاش لوح مین جائیگا جب
لوح حاصل ہو جائیگی تو پھر کوئی اُسکا کیا بنا سکیگا ریحان نے جواب دیا کہ یہ تو مین بھی جانتا ہون مگر کیا کرون

میرا دل بر قابو نہین ہی اُنکا تنہا رہنا مجھے شاق ہی سمنگان نے کہا وہ تنہا کب ہین اُنکے ہمراہ بہت لشکر ہی
علاوہ لشکر کے دو جوان ایسے قوی تن قوی من اُنکے ہمراہ ہین جو ایک ہزار پر بھاری ہین اسکا تردد نہ کرو اور
اصل تو یہ ہی کہ اُسکو کسی کی ہمراہی کی کیا حاجت ہی وہ خود ہزار کو کافی ہین ریحان نے کہا کہ مین یہ تو
جانتا ہون مگر دل کو کیا کرون سمنگان نے کہا کوئی ضرورت اضطراب کی نہین ہی اسکے عوض دعا کرو
کہ پروردگار عالم بخیر و خوبی ہمسے ایرج نوجوان کو ملائے ریحان تاجدار نے کہا یہ تو میری تمنائے دلی
ہی مگر سبب مجھے اسقدر خیال ہی کہ حد بیان سے باہر ہی سمنگان نے کہا البتہ ایک امر لائق تردد ہی وہ
یہ کہ مین الفت ایرج نامدار مین مبتلا ہو کر اسیر دام مصیبت ہوا نہین معلوم اب شاہزادے کے مقابلے مین
کون جاوے اور کیا انتظام ہو خوف اس بات کا ہی کہ تخشب بڑا مکار و غدار ہی ایسا نہو کسی کو سمجھا کر
بھیجے اور وہ کسی طرح کا مکر کرے اور ایرج نامدار اُسکے مکر مین مبتلا ہو جائین سبب مجھے اس بات کا
ذرا تردد ہی ریحان نے کہا مکر کس طرح کا ہو گا سمنگان نے جواب دیا کسی ساحر کو نازنین بنا کر روانہ
کریگا اور وہ جا کر ایرج نامدار کو اپنے دام مکر مین گرفتار کرے اور کسی طرح سے غافل کرکے نیچہ سے لے اور پھر
سحر کرکے ایرج نامدار کو تخشب کے پاس لائے وہ ملعون اُنکے خون کا پیاسا ہی فوراً حکم قتل دیدیگا
پھر کیا ہو گا ریحان نے کہا اے سمنگان یہ بات تمنے ایسی بیان کی کہ جو میرے واسطے باعث ترک راحت
ہی سمنگان نے کہا اے ریحان تم تو ایرج نامدار کے ساتھ بہت دنون رہے ہو مگر ابھی تک شاہزادے
کی طبیعت سے آگاہ نہین ہوئے ایرج نامدار تجربہ کار ہین مگر مجکو اس امر کا خیال ہی کہ یہان کے ساحر
بھی بلا کے مکار ہین اُنھون نے بڑے بڑے لوگون کو فریب دیے ہین یہ تو مجھے یقین ہی کہ شاہزادہ
کسی کے دام فریب مین نہ آئیگا فوراً پہچان جائیگا مجکو امتحان ہو چکا ہی جب مجھ سے اور اُنسے مقابلہ ہوا تو
مین نے ایک ساحر کو میدان مین بھیجا صورت اُسکی ایک سردار کی بنا دی تھی جب وہ میدان مین گیا اور
سرداران ایرج سے مقابلہ ہوا تو شاہزادے کے لشکر کے سات جوان اُسنے سحر کرکے قتل کیے جب
مہتاب سیہ پوش میدان مین آیا تو شاہزادے نے اپنا نیچہ دافع سحر اُسکو عنایت کیا اُس نے اُس
ساحر کو قتل کیا شاہزادہ اگر اُسے نہ پہچانتا تو نیچہ اپنا کیون دیتا بس معلوم ہوا کہ بہت کچھ تجربہ کار ہی لیکن
ایسا ہی مکر کیا جاوے تو شاہزادہ دھوکا کھاوے ریحان نے کہا کیا عداوت تخشب سے یہ بات دور ہی وہ
کسی تجربہ کار ساحر مکار کو بھیجدیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر تخشب ثانی نے اپنے وزرا کو طلب کیا سب
آکر موجود ہوئے وزیرون سے تخشب نے کہا کہ اب مین نے سمنگان کو قید کر لیا اور طلسم کشا سے دو
روز کی مہلت لیکر آیا تھا جب سات روز گذر جائینگے تو طلسم کشا جانب صحرائے سیمابیہ ضرور جائیگا اور وہان
سیماب جادو سے مقابلہ کریگا اور کیا عجب ہی جو سیماب تاب مقابلہ نہ لائے گو بہت بڑا ساحر ہی لیکن طلسم کشا
بھی بلا کا ہی مگر میرا ارادہ یہ ہی کہ کسی کو اُسکے مقابلہ کے واسطے روانہ کرون لیکن کوئی ایسا ساحر تجربہ کار چاہیے جو
اپنے دام تدبیر مین طلسم کشا کو گرفتار کر لائے وزرا نے رائے دی کہ سب سے بہتر نیرنج دریا پرست ہی کہ آجتک
اُسنے اپنے سحر کو تازہ رکھا ہی اور کوئی ساحر اُسکے مقابلہ مین نہین گیا اگر آپ اُسکو برائے گرفتاری طلسم کشا
روانہ کرین تو کیا عجب ہی کہ وہ آپ کی خدمت مین طلسم کشا کو حاضر کرے تخشب نے کہا اگر نیرنج دریا پرست
جانے سے انکار کریگا تو مین اُسپر جبر نہین کر سکتا ہون مجھے بھی تو اُس سے خوف ہی وزرا نے کہا ہم جا کر اُس سے اس

طور سے کہینگے کہ وہ ضرور جانا قبول کریگا تخشب نے کہا اگر وہ جانا قبول کرے تو اس سے بہتر کون ہی جسقدر
فوج درکار ہوا اپنے ہمراہ لے جو کچھ خزانہ کی ضرورت ہو سب موجود ہی جب وہان سے طلسم کشا کو لیکر آئیگا تو اسکو
اسقدر انعام دونگا کہ اسکے حوصلے سے زیادہ ہوگا وزرا تخشب سے وعدہ کرکے گئے نیرنج دریا پرست
کے پاس آئے نیرنج نے سب کے آنے کا سبب دریافت کیا ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم خاص اسوقت
تمہارے پاس آئے ہین ایک امر ضروری مین تمسے رائے لینا ہی نیرنج دریا پرست نے کہا کیا امر ہی بیان کرو
وزرا نے کہا یہ کیفیت تو تمکو بخوبی معلوم ہوگی کہ آجکل طلسم مین ایک شخص بعزم طلسم کشائی آیا ہوا ہی اُسنے
تمام طلسم مین تہلکہ ڈال دیا ہی ایک بار شہنشاہ تخشب اسکو گرفتار کرلائے تھے جب سے وہ قید سے رہا
ہوا اُسنے بڑے بڑے پہلوانان طلسم زیر کئے اور یاجوج آدم خوار کو قتل کیا مال شرطہ جو کچھ قصر بلور
مین رکھا تھا اپنے قبضہ مین کیا وہان سے چلا تھا کہ راہ مین سمنگان جادو سے مقابلہ ہوا سمنگان جادو
کو شہنشاہ نے بھیجا تھا کہ تم جاکر طلسم کشا کو گرفتار کرلاؤ اُسنے جو مقابلہ ہوا انہین معلوم وہ کس طور سے طلسم کشا
کے شریک ہوگئے اور وہان سے آکر شہنشاہ تخشب سے کہا کہ آپ ہمراہیان طلسم کشا کو رہا کردیجیے اُس سے
جنگ بہتر نہین ہی یہ بات شہنشاہ کے خلاف ہوئی سمنگان جادو کو قید کرلیا اب وہ قید ہین اور طلسم کشا
نیچہ دافع سحر پاچکا ہی قصد اُسکا یہ ہی کہ قلعہ سیمابیہ مین جاؤن وہان سے لوح لاؤن وہ ضرور جائیگا سحر
کسی کا اُسپر تاثیر نہین کریگا سیماب جادو سے لڑبھڑ کر لوح لے لیگا جب لوح اُسکے پاس آجاویگی
تو اُس سے کون مقابلہ کرسکتا ہی اب تمہاری کیا رائے ہی نیرنج دریاپرست نے جواب دیا کہ جب تک مین زندہ
ہون تب تک کسی کی مجال نہین ہی جو طلسم پر حملہ کرسکے اگر وہ لوح لینے جاتا ہی جانے دو جب وہان سے زندہ
پھریگا تو دیکھا جائیگا سیماب جادو ایسا نہین ہی کہ لوح چھنوادے وہ ضرور مقابلہ کریگا اور کیا عجب ہی تخشب کے پاس
سر طلسم کشا کا بھیجے وزراے تخشب نے کہا جب وہ لوح حاصل کرچکیگا تب آپ اُسکی فکر کیجیے گا بہتر تو
یہ ہی کہ ابھی سے کچھ فکر کیجیے ایسا نہو سیماب جادو کو اُس سے کچھ گزند ہوپہنچے نیرنج دریاپرست نے کہا خاطر
جمع رکھو مین ابھی سے وہ انتظام کردونگا کہ طلسم کشا آگے نہ بڑھ سکیگا سب نے کہا اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی نیرنج
نے جواب دیا کہ کیا وجہ ہی جو اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا سب نے بیان کیا کہ اُسکے پاس ایک نیچہ جو قصر بلورین مین
رکھا رہتا تھا اور جسکا محافظ یاجوج آدم خوار تھا اُسنے یاجوج کو مار نیچہ اپنے قبضہ مین کیا اور اسباب
شرطہ بھی اپنے قبضہ مین کیا اب اُسپر سحر نا اثر کرتا ہی نیرنج نے کہا مین نیچہ ابھی منگائے دیتا ہون یہ کہکر ایک
ملازم کو بلایا کہا ارے فلک سیر جادو کو بلا لا ساحر اُسی وقت گیا فلک سیر جادو کو بلا کر لایا فلک سیر
نے نیرنج کو سلام کیا نیرنج نے ایک مہرہ اپنی جھولی سے نکال کے دیا کہا اے فلک سیر اسکو منہ مین
رکھو اور بجانب طلسم کشا جاؤ جسطرح بن پڑے نیچہ دافع سحر لاؤ مگر خبردار اپنی صورت اصلی پر نجانا
اور نیچہ لیکر بھی بصورت مبدل میرے پاس آنا فلک سیر جادو نے اپنی صورت سحر کرکے ایک طاؤس
زرین بال کی بنائی مہرہ منہ مین رکھا مہرہ رکھتے ہی قوت پرواز پیدا ہوئی فلک سیر اُڑتا ہوا چلا
نیرنج نے سب بھید وزراے تخشب سے دریافت کرکے اُسکو تعلیم کردیے تھے اُسی راہ پر فلک سیر
روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ایرج نامدار کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب سمنگان جادو کو عرصہ ہوا اور مہلت کے دن بھی گذر گئے تو ایرج نامدار نے مہتاب سے فرمایا کہ ابھی تک سمنگان جادو کچھ جواب لیکر نہین آیا اور نہ کوئی نخشب کی طرف سے مقابلہ کو آیا مہتاب نے عرض کی دو ایک روز اور انتظار کیجیے جب کوئی نہ آئیگا تو پھر قلعہ سیمابیہ کی طرف چلیے گا ایرج کو بھی یہ بات اچھی معلوم ہوئی مہتاب سے فرمایا کہ جب دو تین دن انتظار کرنا ہی تو سب لشکر کو یہین رہنے دین ہم براے شکار جائین دل بہلائین مہتاب نے عرض کی غلام بھی ہمراہ چلیگا فیروز نے کہا آقاے نامدار مین بھی ہمراہ رکاب چلونگا ایرج نے فیروز اور مہتاب کو ساتھ لیا اور چند آدمی ہمراہ ہوئے ایک بارگاہ ساتھ لی صحرا کی جانب روانہ ہوئے چار کوس کے فاصلے پر پہونچ کے بارگاہ استادہ کرائی سیر و شکار مین مشغول ہوئے وہ دن تو تمام کیا شب کو بارگاہ مین آئے بعد فراغت آب و طعام آرام کیا صبح کو بیدار ہوئے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کرکے پھر سیر و شکار مین مصروف ہوئے ایرج نامدار نے ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا تھوڑی دور اُسکے تعاقب مین گئے جب ہرن تھکا اُسکو شکار کیا ارادہ ہوا کہ واپس جاؤن مگر مرکب کی حالت بسبب گرمی کے بہت ابتر تھی شاہزادے نے تھوڑی دیر ٹھہرنا مناسب جانا ایک چشمہ کے قریب آئے گھوڑے کو پانی پلایا آہو کو صاف کیا پتھر سے آگ نکالی جنگل سے خس و خاشاک چن کر ایک جا کیا کباب تیار کیے شدت سے گرسنہ تھے کچھ کباب تناول فرمائے چشمہ سے پانی پیا غنودگی غالب ہوئی چشمہ کے قریب زین پوش بچھا کے لیٹے ہوا سرد چل رہی تھی نیند آگئی ایرج نوجوان نے سلاح بسبب گرمی کے کھولکر اپنے پاس رکھ لیے تھے یہان شاہزادہ تو محو خواب ہی اور فلک سیر جادو فرستادہ نیرنج دریا بہ ست ہی لشکر ایرج نامدار کی طرف جاتا ہی اُسکو سب نے صورت ایرج کی اسطرح کی بتائی ہی کہ تقریر مین تصویر کھینچ دی ہی جب یہ اُس صحرا مین پہونچا جہان شاہزادہ محو خواب تھا تو بلندی سے نگاہ کی معلوم ہوا کہ ایک مرکب درخت سے بندھا ہوا ہی چشمہ آب کے قریب ایک جوان زین پوش بچھائے سو رہا ہی فلک سیر جادو نے زیور جواہر جو دیکھا خیال کیا کہ اس جوان کو سحر کرکے بیہوش کر دون سب اسکا اسباب لون یہ رقم مفت ہاتھ آئیگی یہ سوچ کر زمین پر آیا خیال کیا جو جو پتے لوگون نے ایرج کی صورت کے بتائے تھے سب پائے گئے اب اُسنے سلاح پر نظر کی تو نیمچہ دافع سحر بھی رکھا ہوا تھا اُس نیمچہ کو بخوبی پہچانتا تھا خوش ہو کر اُسنے نیمچہ کو ہاتھ مین اُٹھایا چاہا اور اسباب بھی قبضے مین کر دون مگر دل مین سوچا ایسا نہو اسوقت کوئی اسکا معین و مددگار یہان آجاے اور نیمچہ مجھسے چھین لے تو مین نیرنج کو کیا جواب دونگا جسوقت اُسکو یہ کیفیت معلوم ہوگی کہ لالچ مین آکر نیمچہ قبضے سے نکلوا دیا مجھے فوراً جلا دیگا مفت مین جان جائیگی اور یون جب نیمچہ جاکر دونگا تو بہت کچھ انعام پاؤنگا یہ سوچکر مہرہ منہ مین رکھا بلند ہو کر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جاے گا

اب کیفیت ملکہ نسرین دختر نخشب ثانی عاشق جمال باکمال ایرج نامدار کی بیان کیجاتی ہی

کہ ملکہ نے قاعدہ مقرر کیا ہی کہ روز بلا ناغہ علی الصباح تلاش مین ایرج نامدار کی ہر طرف نکلجاتی ہین اور گلعذار وزیرزادی بھی جنگلون اور بستیون مین ایرج نامدار کو تلاش کرتی ہی جب دونون واپس آتی ہین آپسمین باتین ہوتی ہین ملکہ کہتی ہین مین نے آج بہت رہ ردی کی مگر نشان بھی نہ پایا گلعذار بھی یہی باتین کرتی ہی جب بہت دن اس حالت مین گذرے تو ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ اب شاہزادے کا ملنا بہت دشوار ہی اتنے

دونون محنت کی مگر کچھ نفع نہ ہوا گلعذار نے عرض کی واری مین بیشتر آپ سے عرض کرتی تھی کہ نہین معلوم وہ آوارۂ
دشت مصیبت کدھر گیا کون لیگیا آپ نے سماعت نہ فرمایا مین بھی خموش ہو رہی اب پھر عرض کرتی ہون
کہ اس خیال کو جانے دیجیے صبر کیجیے اگر اُسکی قسمت مین آپ سے ملنا ہی تو پھر یہان آ جائیگا ورنہ سواے
مجبوری کیا چارہ ہی ملکہ نے جواب دیا کہ مین کل اور جاؤنگی قسمت آزماؤنگی اگر کل کچھ پتہ لگا تو خیر ورنہ زیست
بیکار ہی گلعذار نے بہت سمجھایا مگر ملکہ نے نہ مانا وہ رات تو آہ وزاری مین بسر کی اور رو کے سحر کی علی الصباح
ملکہ ایک جانب روانہ ہوئین جب دس بیس کوس نکل گئین دیکھا ایک صحراے لق و دق ہی مگر ویران آدمی تو
کیسا حیوان تک کا وہان نشان نہین ہی ملکہ اُس صحرا مین چارون طرف پھرنے لگین دیکھا ایک چشمۂ آب پر
ایک طاؤس زرّین بال پانی پی رہا ہی سامنے اُسکے ایک نیمچہ پڑا ہی ملکہ کو تعجب ہوا کہ اس صحرا مین ایسا طاؤس
کیونکر آیا اور یہ نیمچہ اِسنے کیونکر پایا یہ خیال کر کے نیمچے کے اُٹھانے کو آگے بڑھین اُس طاؤس نے نیمچہ
منقار مین دبایا اور ایک شجر پر جا کے بیٹھا اب تو ملکہ کو تعجب ہوا سمجھین کہ ضرور کوئی بھید ہی اسکی حقیقت ضرور
دریافت کرنا چاہیے زمین سے کچھ سنگریزے اُٹھا کے اُس طاؤس کی جانب پھینکے مگر کچھ اثر اُنکا ظاہر نہوا ملکہ
کو اور زیادہ تعجب ہوا اُس سے بڑھ کے سخت سحر کیا مگر اُسنے بھی کچھ اپنی تاثیر نہ دکھائی اب تو ملکہ کو کمال تعجب ہوا
کہا اے طاؤس زرّین بال تو کون ہی اپنی حقیقت سے مطلع کر طاؤس نے جواب دیا کہ اے گل سر سبد ریاض
حسن و جمال مین طاؤس نہین ہون بلکہ انسان ہون نام میرا فلک سیر جادو ہی ایک ضرورت سے گیا تھا واپس
آتا ہون شیر پنج دریا پرست کے پاس جاتا ہون وہ میرا باپ ہی اُسی نے مجکو بھیجا تھا اور یہ تاکید کر دی
تھی کہ خبردار اپنی صورت اصلی پر نجانا اُسکے حکم کی مین نے تعمیل کی اپنی صورت سحر سے بدلی ملکہ نے کہا ایک
امر تعجب خیز ہی کہ تجھپر سحر کیون نہین تاثیر کرتا ہی طاؤس نے جواب دیا کہ ملکہ میرے پاس نیمچہ دافع سحر موجود ہی
اُسی کے لینے کو گیا تھا یہ تحفۂ طلسم تخشب ہی ایک شخص یہان بارادۂ طلسم کشائی آیا تھا اُسنے اُس
نیمچہ پر اپنا قبضہ کیا تھا سیمیے میرے آقا نے نامدار نے حکم دیا کہ تو جا کر نیمچہ جس طرح بن پڑے اُس سے
چھین لے مین جو گیا تو اُس جوان کو ایک صحرا مین سوتا پایا نیمچہ اُٹھا لایا اب وہ کسی کا کچھ نہین بنا سکتا ہی جس
طرف جائیگا قید ہو جائیگا ملکہ نے جو یہ کیفیت سُنی اور طلسم کشا کا نام گوش زد ہوا پوچھا اے فلک سیر
جادو وہ شخص جو طلسم کشائی کے واسطے یہان آیا ہی اُسکی کیا صورت ہی فلک سیر نے سب وضع
بیان کی اب تو ملکہ کو یقین کامل ہو گیا مگر فکر اسکی ہوئی کہ جس طرح بن پڑے نیمچہ اس سے لے لینا چاہیے
یہ سوچ کے کہا اے فلک سیر مین اِس نیمچہ کے دیکھنے کی مشتاق ہون فلک سیر ملکہ کے حسن و
جمال پر فریفتہ ہو چکا تھا کہا اے نازنین اپنے نام سے مجکو آگاہ کر نیمچہ کیا چیز ہی تیرے واسطے جان تک حاضر
ہی ملکہ نے اپنا نام بدل کر بتایا اور رہنے کا ٹھکانا بھی ایسا ہی کچھ بیان کیا فلک سیر نے کہا اگر مجھے
اپنی غلامی مین قبول کرو تو یہ نیمچہ تمھارے نذر کرون ملکہ نے کہا پہلے اس نیمچے کو دیکھون کہ واقعی اسکی
یہی تاثیر ہی کہ جسکے پاس یہ نیمچہ ہو اُسپر سحر تاثیر نہ کرے فلک سیر نے کہا اگر آپ کو یقین نہین ہی تو امتحان
کر لیجیے یہ کہکے نیمچہ ملکہ کے حوالے کیا ملکہ نے نیمچہ میان سے نکالا فلک سیر سے کہا اب تم کسی طور کا مجھپر
سحر کرو مین دیکھون کیونکر سے مجھپر سحر نہین تاثیر کرتا ہی فلک سیر نے ملکہ پر سحر کیا کچھ اثر سحر ظاہر نہوا ملکہ نے
کہا واقعی تو بہت سچ کہتا تھا فلک سیر نے کہا اب وعدہ وفا فرمایئے ملکہ نے تیوری چڑھا کے جواب دیا کہ

اوبیہودہ کیا فضول باتین زبان سے نکالتا ہی یہ کہکر جھولی سے ایک کارد سحر نکال کے فلک سیر کے کھینچ ماری کارد
سینے پر آکے بڑی پشت کو توڑ کے پار گذر گئی فلک سیر کے مرتے ہی اندھیرا ہوگیا آواز آئی کشتی
مرا نام من فلک سیر جادو. لود ملکہ نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام زمین پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہی ملکہ نسیرین
کو پتہ تو ایرج نامدار کا ساحر سے معلوم ہوا تھا خیال آیا کہ اب مکان واپس جانا کیا ضرور ہی وہان شاہزادے
کو تیغچے کے گم ہونے سے بہت پریشانی ہوگی اور یہ بھی خیال آیا کہ شاید کوئی دوسرا ایسے وقت مین
دست انداز نہو تو شاہزادہ کیا کر سکیگا بجز اسکے کہ گرفتار ہو جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اسی وقت تیغچہ
شاہزادے کو پہونچانا چاہیے یہ سوچکر اُسی صحرا کی طرف روانہ ہوئین کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ایرج نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ تھوڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھلی تو شاہزادے نے دیکھا کہ دن بہت قلیل باقی ہی جلدی سے اُٹھکر وضو کیا نماز
سے فراغت حاصل کی سلاح ذات پر لگانے کو اُٹھائے تو تیغچہ دافع سحر نہ پایا بہت حیران ہوے کہ تیغچہ کون
لیگیا اسی خیال مین تھے کہ مہتاب نے آکر سلام کیا عرض کی اے شہریار صبح سے غلامان جانباز حیران ہین
حضور یہان کیونکر تشریف لائے ایرج نے کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی فرمایا کہ اے مہتاب بڑے
تعجب کی بات ہی تیغچہ دافع سحر جو مین اس مشکل سے لایا تھا اسوقت گم ہوگیا نہین معلوم کون لیگیا اور کیا ہوا
مہتاب یہ خبر سنکر ساکت ہوگیا عرض کی اے شہریار تیغچہ آپ کے پاس تھا ایرج نے فرمایا کہ مین سب سلاح لگاکر
اپنے لشکر سے یہان آیا تھا ہرن کا تعاقب کیا اسطرف آیا آہو کو شکار کیا کباب تیار کرکے کھائے اس چشمہ سے
پانی پیا غنودگی معلوم ہوئی زین پوش بچھا کے لیٹا سو رہا ابھی آنکھ کھلی سلاح لگانے کو اُٹھائے تیغچہ نہ پایا
نہین معلوم کون اُسکی گھات مین تھا مہتاب نے عرض کی آقاے نامدار بڑا غضب ہوا اب ایسی چیز
کا ملنا بہت مشکل ہی اور اب ساحران غدار یہ خبر سنکر ضرور حملہ کرینگے اے شہریار بہت مشکل ہوگی ایرج نامدار نے فرمایا
اے مہتاب اگر فضل خدا شامل حال ہی تو کسی کی کیا مجال ہی جو ہمین گزند پہونچا سکے ورنہ جو مرضی خدا البشر کا کیا چارہ
یہ باتین کرتے ہوئے مہتاب کے ہمراہ چلے تھوڑی دیر کے بعد فیروز سے بھی ملاقات ہوئی فیروز نے کہا
آقاے نامدار آپ کہان تشریف لے گئے تھے غلامان جانباز صبح سے پریشان تھے مہتاب نے کل کیفیت تیغچہ
کے گم ہونیکی بیان کی فیروز کو بھی بہت صدمہ ہوا ایرج نوجوان بارگاہ کے قریب آئے فیروز سے ارشاد کیا کہ ہم
اب یہان نٹھہرینگے اسی وقت چلنے کا سامان کرو فیروز اور مہتاب نے اُسی وقت کوچ کا سامان درست کیا
ایرج اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ حال اُنکا آیندہ معلوم ہوگا مگر ملکہ نسیرین جو تیغچہ لیکر اُس صحرا مین آئین جہان کا پتہ
فلک سیر جادو نے دیا تھا چشمے کے قریب پہونچین دیکھا سم مرکب کا نشان تو معلوم ہوتا ہی مگر شاہزادے کا پتہ
نہین ہی ملکہ گھوڑے کی سمون کے نشان پر چلین تھوڑی دور پہونچی تھین بالکل رات ہوگئی اور تاریکی نے تمام صحرا
کو پردۂ ظلمات بنایا ملکہ پروردۂ ناز و نعم کبھی ایسا اتفاق کاہیکو پڑا تھا ہمیشہ کنیزین براے خدمت موجود اگر ذرا سیر
باغ کو گئین وہان سے آکر ہوش باقی نہ رہا ایک منزل کی خستگی پیدا ہوئی یا اب اس صحراے وحشت انگیز مین تنہا
رہبری کرنا پڑا گو ملکہ سحر کے ذریعہ سے بروے ہوا جاتی تھین لیکن بازو شل ہوگئے تھے تاریکی کی وجہ سے
صحرا مین کچھ نظر نہ آتا تھا جب بہت عاجز ہوئین ایک درخت کے نیچے آکر بیٹھین صبح کا انتظار کرنے لگین
گلعذار وزیرزادی جو ملیٹ کے آئی ملکہ کو نپایا سخت حیران ہوئی لیکن پھر خیال کیا کہ ملکہ نے فرمایا تھا

کہ مین آج ہی اور جانی ہون تقدیر آزمائی ہون اگر آج مدعا بر آئیگا منزل مقصود کا پتہ مل جائیگا تو خیر
ورنہ پھر نہ جاؤنگی چونکہ آج آخری تلاش ہی اسی وجہ سے دیر ہوگئی ہی یہ سوچ کے صبر آگیا جب دوپہر
ڈھل گئی اور ملکہ نہ آئین تو گلعذار کی حالت ابتر ہوئی خیال آیا کہ ملکہ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر آج شاہزادے
سے ملاقات نہوئی تو زیست دشوار ہی کہین ایسا ہی تو نہین کیا تنگ آکر جان تو نہین دیدی یہ خیال جو آیا
گلعذار ملکہ کی تلاش مین نکلی کمترین قبل مین عرض کر چکا ہی کہ ملکہ کا جسطرف قصد روانگی ہوتا تھا گلعذار سے
شب کو بیان کر دیتی تھین اور گلعذار بھی کہہ دیتی تھی کہ ملکہ عالم ہم کل اُسطرف جائینگے یہ انتظام اسواسطے
ملکہ نے مقرر کیا تھا کہ ایسا نہو ایک ہی مقام پر ہین اور گلعذار چلی جاؤن تو محنت بیکار ہو اُس شب مین
بھی ملکہ نے گلعذار سے کہا تھا کہ کل ہم اُس صحرا کی جانب جا نکلینگے گلعذار اُسی صحرا کی جانب روانہ
ہوئی راہ کو طے کر کے اُسی چشمہ کے قریب پہونچی دیکھا گھوڑے کی سمون کے بھی نشان ہین اور ملکہ کے
قدمون کے بھی نشان بنے ہوئے ہین گلعذار بھی دنبال پا پر روانہ ہوئی تھوڑی دور جا کے نشان
قدم ملکہ تو نہ معلوم ہوئے مگر گھوڑے کی سمون کے نشان دور تک نظر آئے گلعذار سمجھی کہ ملکہ یہان تک آکر
یا تو پلٹ گئی ہین یا کوئی اپنے ہمراہ لیگیا یہ خیال کر کے چاہا پلٹون مگر پھر سوچی کہ پلٹ چلنا مناسب
نہین ہی اگر ملکہ مراجعت کرتین تو سوا اپنے باغ کے اور کہان جاتین پس معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
اپنے ہمراہ کسی طور سے لیگیا ہی سم مرکب کے نشان پر چلنا بہتر ہی گلعذار بھی سمون کے نشانون پر
روانہ ہوئی تھوڑی دور پہونچکے اسکو بھی شام ہوگئی یہ بھی ایک درخت کے نیچے تھک کر بیٹھ رہی
جب صبح ہوئی تو ملکہ نسرین پھر گھوڑے کے سمون کے نشان دیکھتی ہوئی چلین یہان گلعذار بھی
روانہ ہوئی ملکہ نسرین پہر دن چڑھے ایک صحرا مین پہونچین دیکھا ایک مقام پر خون پڑا ہی کچھ اور بھی
چیزین مثل ہیزم سوختہ وغیرہ کے وہان ہین قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہان کچھ لوگ آکے ٹھہرے تھے اُنھون
نے جانور ذبح کیے تھے اُنھین کا خون اور استخوان یہان پڑے ہین مگر کسی آدمی کا پتہ نہین ہی ملکہ سمجھین کہ
شاہزادہ یہین مقیم تھا سوار ہو کے جانے کا نشان بھی معلوم ہوتا ہی ملکہ نے خیال کیا کہ اب اپنے مکان کی
طرف واپس جانا مناسب نہین ہی اگر شاہزادے سے ملاقات نہ بھی ہو تو اسی صحرا مین اپنی جان دیدین
اگر مکان کو واپس نہ جائین یہ خیال کر کے نشان سم اسپ دیکھتی ہوئی روانہ ہوئین نیچہ پاس ہی عقب مین انکے
گلعذار بھی آتی ہی جہان نشان قدم ملکہ اُسکو ملجاتا ہی وہان زمین پر آکے صحرا مین تلاش کرتی ہی جب پتہ
نہین ملتا ہی پھر اُسی جانب روانہ ہوتی ہی جدھر نشان سم اسپان معلوم ہوتے ہین یہ دونون تو اس طرح
رہنورد مصیبت ہین مگر ایرج نوجوان جو اپنے لشکر مین آئے سب سردار برابر سے سلام حاضر ہوئے
شاہزادے کو بہت مایوس پایا سب نے مزاج پوچھا مہتاب نے کل کیفیت بیان کی ایرج نامدار داخل
بارگاہ ہوئے سب سردار بھی محزون و غمگین دربار مین حاضر ہوئے صبح کا وقت تھا ایرج نامدار نے کہا کہ
پردے بارگاہ کے اُٹھا دو لوگون نے اُسی وقت پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے ایرج نامدار مع سردارون کے
بیٹھے ہین مگر غمگین و ملول نیچے کے جانے کا ملال سب سردارون کا عجیب حال صحرا کی جانب دیکھ رہے ہین کہ ایک
برق چمکی ایرج نوجوان نے آسمان کی طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا نگاہ جو جھکائی نیچہ دانع سحر اپنی گود مین پایا ایرج
خوش ہوگئے سب سردارون سے کہا نہین معلوم کس دوست قلبی نے ہمارے ساتھ احسان کیا مگر فوراً خیال آیا

کہ شاید جسنے زندان سے رہائی دلائی تھی اُسی نے یہ احسان بھی کیا لیکن حیران ہوئے کہ یہ نیمچہ جو لیکر آیا تھا کہان گیا اس فکر مین تھے کہ ایک پرچہ ایرج نامدار کی گود مین آکر گرا ایرج نامدار نے اُس پرچے کو گود مین سے اُٹھا کے دیکھا تو لکھا تھا اے عندلیب ریاض اجلال اے گل سرسبد گلشن جمال مین تیری تلاش مین آوارۂ دشت ادبار ہوئی بڑی مسافت طے کر کے یہان تک پہونچی راہ مین اس نیمچے کو بڑی محنتون سے حاصل کیا اب مین آپ سے کیونکر مل سکتی ہون اگر ملنا آپ کو منظور ہو تخلیہ کیجیے دربار برخاست فرمایئے مین حاضر خدمت ہو کر کچھ عرض کرونگی ایرج نے اُسی وقت دربار برخاست کیا بارگاہ مین تخلیہ ہو گیا شاہزادہ بارگاہ مین تنہا جا کے بیٹھا پھر ایک برق چمکی ایرج نامدار نے جو دیکھا تو وہی قتال عالم عابد کش زاہد فریب ہے جسکی فراق مین راتون کی نیند اُڑی ہوئی ہے دیکھتے ہی ایرج نامدار فرش پر گرکے بیہوش ہو گئے نازنین یہ کیفیت ایرج نامدار کی دیکھکر گھبرائی جلدی سے قریب آئی سر ایرج نامدار کا اپنے زانو پر لیا ڈوپٹے کے آنچل سے ہوا دی ایرج کی آنکھ کھلی نازنین نے کہا اے شہریار مزاج کیسا ہے ایرج نامدار نے جو اپنے حال پر مہربان پایا کہا اے گل نو دمیدہ باغ محبوبی تیری فراق نے عجب رنگ دکھایا مجھے غم کا پتلا بنایا تھا شب و روز تیری تصویر خیالی پیش نگاہ تھی اپنی حالت تباہ تھی اپنے نام نامی سے آگاہ کرو کہ تم کون ہو اور یہان تک کیونکر آنے کا اتفاق ہوا میرا پتہ کسنے دیا یہ نیمچہ کس طرح پایا نازنین نے جواب دیا کہ زبردستی اپنی عاشقی ثابت کی بھلا آپ نے سوا آج کے مجھکو کب دیکھا جو عاشق ہوئے اور فراق میرا آپ پر شاق ہوا ہان مجھی کو فلک شعبدہ باز نے دیوانہ بنایا کہ آپ پر مائل ہوئی ورنہ کہان مین کہان آپ مین دختر سلطان نخشب ثانی بادشاہ طلسم آپ مسافر ہین معلوم کس ملک سے تشریف لائے یہان کسکی فراق مین آئے ایرج نامدار نے مسکرا کے جواب دیا کہ آپ نے اچھا فقرہ سنایا مجھکو در پردہ غربت زدہ وطن آوارہ بنایا مین جب آپ کی امارت مین شک لاتا تو یہ فقرہ مجھسے ارشاد فرمایا ہوتا مین تو خود اسکا اقرار کرتا ہون کہ آپ یہان کی حاکم ہین اور مین بیچارہ مصیبت کا مارا اس دیار مین گردش روزگار سے آنکلا آپ نے میری آبرو بڑھائی عزت افزائی فرمائی مین آپ کا ممنون ہوا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی نے زندان خانہ سے مجھے رہائی دلائی ملکہ یہ کلمات ایرج نامدار سے سنکے خاموش ہو گئی پھر مسکرا کے جواب دیا کہ کہ میرا فحوائے کلام یہ نہ تھا جو آپ کی سمجھ مین آیا بلکہ میری عرض کا یہ منشا تھا کہ آپ تو یہان براے طلسم کشائی تشریف لائے مجھکو آپ نے کیونکر ملاحظہ فرمایا ایرج نامدار نے فرمایا کہ جب نخشب نے مجھکو دھوکے سے گرفتار کر لیا تھا اور سب لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تو آپ ہی کے محل کی طرف سے ملازمان نخشب مجھکو لیگئے تھے آپ چلمن مین تشریف رکھتی تھین چلمن ہوا سے اُڑی میری نگاہ آپ کے جمال جہان آرا پر پڑی اُسی وقت سے دل کی عجیب کیفیت ہو گئی تھی مگر حیران تھا کہ آپ کو اپنے حال پُر ملال سے کیونکر مطلع کرون کوئی تدبیر بن نہ آتی تھی پھر آپ ہی نے کچھ کوشش فرمائی زندان خانہ سے رہائی دلائی یہان تک پہونچا راہ مین اور جو جو مصائب اُٹھائے اُنکا ذکر بیکار ہے مگر کسی وقت آپ کی یاد سے غافل نہین رہا اب یہ فرمایئے کہ آپ نے نیمچہ کیونکر پایا ملکہ نے نیمچے کے ملنے کی کیفیت کہہ سنائی ایرج نامدار نے بہت کچھ شکریہ ادا کیا ملکہ نے کہا اے شہریار اب جلد کوئی انتظام فرمایئے کیونکہ آپ کے مقابلے کے واسطے وہ شخص آتا ہے جسکا مثل تمام طلسم مین ممکن نہین ہے ایسا سحر کا جاننے والا آج تک نظر سے

نہین گذرا اسکو پیام دیا گیا ہی اُسنے وعدہ کیا ہی کہ جب طلسم کشا لوح پر قبضہ کر چکیگا اور سیماب جادو
اُس سے لڑکر شکست پائیگا تو مین جاکر لوح بھی لے آؤنگا اور طلسم کشا کو بھی گرفتار کر لاؤنگا ایرج
نوجوان نے کہا کہ ایسے بہت بکا کرتے ہین ہمارا خدا مالک ہی جب اُسنے ایسے ایسے قوی دشمنون پر فتح
دلوائی ہی تو وہ مردود کیا چیز ہی کچھ اُسکا نام و نشان بتاؤ ملکہ نے کہا نیرنج دریا پرست نام ہی دریا مین ہنّے
کا مقام ہی سامری کے وقت سے آج تک اُسی دریا مین رہا سب نے سامری جمشید کو سجدہ کیا مگر نیرنج
اُس زمانہ مین بھی دریا کی پرستش کرتا رہا گو سامری کے ہوا خواہون نے بہت سر اُٹھایا اور اُس سے مقابلہ
کیا مگر نتیجہ یہ کوئی اُس سے سر بر نہو اُس زمانہ سے اب تک اُسی دریا مین مقیم ہی والد نامدار با وجود دیکہ ایسے
ساحر کیتا ہین کہ اُن کا بھی مقابل کوئی نہین ہی لیکن نیرنج سے ہر وقت خائف رہتے ہین بار ہا یہ ذکر کیا کہ مجکو
نیرنج سے ایسا خوف ہی کہ مطلق آرام نہین ہر وقت یہی خیال رہتا ہی کہ ایسا نہو اُسکے جی مین آئے اور مجھسے
طلسم چھین لے مگر نیرنج والد نامدار سے بہت محبت کرتا ہی جو کچھ وہ فرماتے ہین فوراً اُس کام کو انجام
دیتا ہی جب سمنگان جادو آپ کے پاس سے گیا اُسنے ایسی باتین کین والد نامدار کو یہ گمان ہوا کہ یہ طلسم کشا
سے مل گیا ہی اس خطا پر اُس بیچارے کو قید کیا وزرا نے رائے دی کہ سب سے بہتر یہ ہی کہ نیرنج کو برائے
مقابلہ طلسم کشا روانہ فرمایئے والد نے فرمایا کہ بھلا وہ کاہیکو جائینگے وزرا نے وعدہ کیا کہ ہم اس طور سے
کہینگے کہ وہ ضرور جائینگے جب وزرا نے یہ ذکر نیرنج کے سامنے کیا اُسنے یہ وعدہ کیا کہ جب
سیماب جادو طلسم کشا کو قید نہ کر سکیگا تو مین جاکر اسیر کر لاؤنگا لوگون نے کہا اُسکے پاس نتیجہ واقع سحر ہی
نیرنج نے اُسی وقت ایک ساحر کو روانہ کیا آپ کہین صحرا مین آرام فرماتے تھے وہ ساحر نتیجہ آپ کے پاس سے
لیگیا مین آپ کی تلاش مین آئی تھی راہ مین ایک طاؤس کو دیکھا کہ وہ چشمہ پر پانی پیتا ہی اور نتیجہ اُسکے سامنے
رکھا ہی مجکو کمال تعجب ہوا کہ طاؤس کے پاس نتیجہ کہان سے آیا مین نے سحر کے ذریعہ سے چاہا اُسکو گرفتار
کرکے نتیجہ اپنے قبضے مین کرون بہت بہت سحر کیا مگر اُسپر کچھ تاثیر سحر نے نہین کی تب مین نے اُس سے دریافت
کیا ای طاؤس تو کون ہی طاؤس نے جواب دیا کہ مین انسان ہون فلک سیر جادو میرا نام ہی اور کل کیفیت
اپنی بیان کی مین نے اُسکو فقرہ دیکر نتیجہ اپنے قبضہ مین کیا آپ کا پتہ دریافت کر لیا تھا اُسی نشان پر
یہان آئی راہ مین بہت زحمت اُٹھائی مگر تقدیر اچھی تھی کہ منزل مقصود پر پہونچی ایرج نامدار نے کہا کیون
ملکہ سمنگان جادو واقعی قید ہوگیا ملکہ نے کہا یہ بات خلاف نہین ہی مجکو علاوہ فلک سیر جادو کے اور
لوگون نے بھی اس امر کی خبر دی تھی کہ سمنگان جادو قید ہوگیا مگر یہ نہین معلوم تھا کہ کیون قید ہوا ہی جب
فلک سیر جادو سے مقابلہ ہوا تو حال مفصل معلوم ہوا ایرج نامدار کو سمنگان کا حال سنکر بہت صدمہ ہوا
ملکہ سے فرمایا کہ اب سمنگان کا بھی تلاش کرنا واجب و لازم ہی ملکہ نسرین نے عرض کی ای شہریار مجکو اسوقت اس
درجہ خوشی ہوئی کہ حد بیان سے باہر ہی مگر ایک قلق بھی ہی ایرج نے فرمایا کہ ہمکو آگاہ کرو ہم اُسکی تدبیر کرین ملکہ
نے کہا ای شہریار میری وزیرزادی گلعذار جو میرے ساتھ بچپنے سے کھیل کر بڑی ہوئی اور اسوقت مین اُسنے میری
ایسی غمگساری کی کہ اُسکے سوا دوسرے کا کام نہ تھا آپ کی تلاش مین کو سون روز جاتی تھی مجکو تشفی دیتی تھی سمجھاتی تھی
قید خانہ مین آپکے پاس گئی اپنی بدنامی کو نہ ڈری وہان سے آپ کو رہا کرکے لائی راہ مین یہ آفت آئی وہ میری
فراق مین جان بلب ہوگی اور کیا عجب ہی کہ مجکو دو چار روز جب نہ دیکھے تو اپنی جان دیدے ایرج نوجوان نے

فرمایا ملکہ تم جو کہو وہ کیا جائے ابھی اسکے لینے کے واسطے یہان سے کوچ کرین ملکہ نے کہا کہ وہان تک پہونچنا بہت دشوار ہے مین سحر کے ذریعہ سے آئی ہون تو تین دن راہ مین گذر گئے آپ یہان سے تشریف لے چلیے گا تو ضرور ایک مہینے مین وہان پہونچیے گا جب تک اسکا زندہ رہنا محال ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ برق چمکی ملکہ نے گھبرا کے دیکھا گلعذار نے سامنے آ کے سلام کیا ملکہ خوش ہو گئین ایرج نامدار سے عرض کی کہ مین ابھی انھین کا ذکر کر رہی تھی ایرج نامدار بھی بہت خوش ہوئے ملکہ نے پوچھا او گلعذار تمھین میرے آنے کی خبر کیونکر معلوم ہوئی گلعذار نے تمام کیفیت بیان کی ملکہ نے جانفشانی کی داد دی گلعذار نے عرض کی ای ملکہ عالم آپ کا کیا قصد ہے ملکہ نے کہا اب واپس چلنا بیکار ہے والد نامدار کو میرے گم ہونے کی خبر ضرور ہوئی ہوگی وہ تلاش کرتے ہونگے اب اگر مین جاؤنگی گرفتار مصیبت ہو جاؤنگی ایرج نامدار نے کہا اب انکا جانا مناسب نہین ہے اول تو مین کیونکر انھین رخصت دے سکتا ہون دوسرے یہ کہ نخشب اسلیے بہت بری طرح سے پیش آئیگا گلعذار نے کہا مین بھی اس راے کو بہت مناسب جانتی ہون ایرج نامدار ملکہ لنین سے رخصت ہو کر باہر آئے مہتاب نے عرض کی ای شہریار آپ کس سے باتین کرتے تھے ایرج نامدار نے کل کیفیت بیان کی مہتاب نے عرض کی ای شہریار یہ وہ شخص آپ کا شریک ہوا کہ جب کا سحر مین کوئی جواب دینے والا نہین ہے اور طلسم کے حالات سے اسقدر واقف ہے کہ دوسرے کو نہین معلوم ہین نخشب نے اسکے سپرد انتظام طلسم کیا ہے اب جو کچھ آپ کو معاملات طلسم مین دریافت کرنا ہوا کرے ملکہ سے بہتر کوئی نہین جانتا ہے انھین سے دریافت فرما لیا کیجیے ایرج نامدار نے کہا ای مہتاب ایک خبر دہشت اثر ابھی ملکہ کی زبانی سنی ہے جسکے سننے سے مجھے بڑا صدمہ ہوا مہتاب نے عرض کی ای شہریار ہمسے کچھ ارشاد فرمایے ایرج نامدار نے ستمگان جادو کے اسیر ہونے کی کیفیت بیان کی مہتاب کو بھی بدرجہ کمال رنج ہوا فیروز بھی اس کیفیت کو سنکر مغموم ہوا ایرج نامدار نے فرمایا اب کس طرف چلنا چاہیے مہتاب نے عرض کی اسکی نسبت ملکہ عالم سے صلاح لیجیے جیسا کچھ وہ فرمایئن اسپر عمل کیجیے ایرج نوجوان بارگاہ مین آئے ملکہ سے پوچھا کہ اب کیا انتظام کرنا چاہیے اور کس طرف چلنا چاہیے ملکہ نے کہا میرے نزدیک بہتر ہے کہ اب طرف قلعہ سیمابیہ کے کوچ فرمایئے اور وہان سیماب جادو سے مقابلہ کیجیے وہی لوح دار ہے جب اسکو قتل کیجیے گا تو لوح ہاتھ آئیگی لیکن بڑا خوف مجکو نیرنج کا ہے ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ کچھ خوف نہین ہے خدا مالک ہے اگر وہ بھی مقابلے مین آئیگا تو خدا ہمین اسپر بھی فتح یاب کریگا اب طلسم کو بے فتح کیے ہوئے مین آرام نہ لونگا ملکہ نے عرض کی اب قلعہ سیمابیہ کی جانب تشریف لے چلیے ایرج نامدار نے دو روز تو اسی صحرا مین بعیش و عشرت بسر کی تیسرے روز مع لشکر طرف قلعہ سیمابیہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت نخشب جادو وغیرہ کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اسنے وزرا کو نیرنج جادو کے پاس روانہ کیا اور وزیرون نے نیرنج سے آکر کل کیفیت بیان کی نخشب بہت خوش ہوا سب سے کہا جب نیرنج اسکے قبضہ سے نکل جائیگا تو پھر ہم لوگون کا کیا بنا سکیگا سحاب جادو اسکو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدیگا اسی امید پر تین دن نخشب نے بسر کی اور کسی کو براے انتظام روانہ نہ کیا جب چوتھا روز ہوا تو نخشب نے اپنے وزرا سے کہا کہ ابھی نیرنج درماپرست نے کسی طرح کا جواب

نہین دیا مین یقین کرتا ہون کہ پہنچ اُسکے پاس آگیا ہوگا وزرا نے کہا ہم لوگ پھر جاتے ہین مفصل خبر
لاتے ہین نخشب نے کہا ضرور جائیے وزرا نخشب سے رخصت ہوکر نیرنج کے پاس آئے
نیرنج اُسوقت متردد فلاک سیر جادو کے انتظار مین بیٹھا تھا اُن لوگون کو جو آتے ہوئے دیکھا اپنے
پاس بلایا وزیرون نے کہا ہمین نخشب نے آپکے پاس بھیجا ہی اور کہا ہی کہ اگر پہنچ آگیا ہو تو مرحمت
فرمائیے نیرنج نے کہا مین خود اسی فکر مین بیٹھا تھا کہ پانچ دن کا عرصہ ہوا اب تک فلاک سیر جادو
نہین آیا نہین معلوم کیا مصیبت پڑی جو اتنا عرصہ لگایا ملازمان نخشب نے کہا آپکو کل کیفیت معلوم
ہوسکتی ہی جام جہان نما آپ کے پاس موجود ہی اُسمین سب حال دریافت کر لیجیے نیرنج اُٹھا جام کے
قریب آیا دیکھا تو سب کیفیت آئینہ ہوئی وہان سے چین بر جبین ہوکر بیٹھا ملازمان نخشب نے پوچھا
خیر تو ہی نیرنج نے کہا فلاک سیر جادو قتل ہوا اگر طلسم کشا نے نہین قتل کیا وہان سے تو بامراد
پھر آیا تھا راہ مین نخشب کی بیٹی ملکہ نسرین نے اُسکو دھوکے سے قتل کیا وزرا یہ کیفیت سنکر سن ہوگئے
نیرنج نے کہا میرے ہاتھ سے طلسم کشا کہان جاتا ہی ملازمان نخشب نے پوچھا کہ آخر ملکہ نسرین کو اُس سے
کیا عداوت تھی نیرنج تو غصہ مین تھا ہی کل کیفیت جو جام کے دیکھنے سے معلوم ہوئی تھی بیان کر دی اور
آخر مین یہ بھی کہا کہ اب اُسی کے سبب سے طلسم کشا جانب سیما بیہ گیا ہی اور وہ بہت بڑی معین طلسم کشا
کی ہوگئی ہی مگر جب مین جاؤنگا تو طلسم کشا کو گرفتار کرکے لے آؤنگا تم جاکر نخشب سے سب حال خلاصہ
بیان کر دینا اور میری طرف سے کہہ دینا کہ خاطر جمع رکھو مین طلسم کشا کو گرفتار کرکے لاؤنگا مگر میری رای
کے موافق کام کرنا اپنی دختر بد اختر کو قتل کرنا گلعذار جو اُسکے ہمراہ ہی اُسکی بھی یہی سزا ہی گلعذار کا
باپ شاداب جادو وزیر اعظم نخشب کا اُس جلسہ مین موجود تھا اپنی بیٹی کا نام سنکر بہت برہم ہوا کہا یہ آپ
کیا فرماتے ہین اُسکی کیا خطا ہی اُسکو کون قتل کر سکتا ہی نیرنج نے کہا اُسنے ملکہ کا ساتھ کیون دیا شاداب
جادو نے جواب دیا کہ ملکہ مالک تھین وہ کیا کہہ سکتی تھی جیسا کچھ اُنھون نے فرمایا اُسنے قبول کیا نیرنج
نے کہا ای شاداب اب حجت کو ترک کرو ورنہ تم بھی مصیبت اُٹھاؤگے شاداب خاموش ہو رہا کچھ جواب
نہ دیا نیرنج نے سب کو رخصت کیا ملازمین نخشب پاس نخشب کے آئے کل کیفیت بیان کی نخشب
یہ ماجرا سنکر دنگ ہوگیا کہا مجھے کوئی عذر نہین ہی جو کچھ نیرنج دریا پرست فرماینگے بسر و چشم قبول کرونگا
نسرین اور گلعذار دونون کو فوراً قتل کرونگا شاداب نے کہا حضور مالک ہین جا بیجا سزا دینے
پر آپ سے کوئی عذر نہین کر سکتا ہی مگر غلام ایک کلمہ گستاخانہ عرض کرتا ہی کہ گلعذار کی آپ نے کیا خطا تجویز
فرمائی نخشب نے کہا اُسنے یہی نمک حرامی کی شاداب نے کہا اپنے مالک کا ساتھ دینا اگر نمک حرامی
ہو تو آپ اُسکو شوق سے سزا دیجیے اُسنے کیا برائی کی ہان برائی ملکہ کی البتہ ہوسکتی ہی کہ اُنھون نے کچھ
خیال نہ کیا باوجودیکہ منتظم طلسم تھین مگر طلسم کا کچھ پاس نہ کیا اور ایک خلاف مذہب مرد مسافر کے عشق
مین ایسی مبتلا ہوئین کہ بربادی طلسم پر آمادہ ہوگئین نخشب نے کہا او شاداب تو بڑا بیہودہ ہی سر دربار
ایسے کلمات زبان سے نکالتا ہی اگر اب کوئی کلمہ ایسا زبان سے نکالیگا تو ہمنگان کی طرح تجکو بھی
زندان خانہ مین بھیجدونگا شاداب نے جواب دیا آپ مالک ہین گردن زدنی کا بھی حکم دے دین تو کسی
کی یہ مجال نہین ہی جو آپ کو مانع ہو مگر یہ تو مین ضرور عرض کرونگا کہ گلعذار بیخطا ہی آپکو اُسکی نسبت ایسے کلمات

غیر مانا نہ چاہیے نخشب کو بہت برا معلوم ہوا ملازمین سے کہا شاداب کو بھی سمنگان کے پاس لیجا کر
قید کرو سب کے ساتھ اسکی بھی گردن زدنی ہوگی شاداب خاموش ہو رہا ملازمین نخشب نے اُسکو مسلسل
اور مطوق کرکے زندان خانہ مین داخل کیا سمنگان نے جو شاداب کو دیکھا متحیر ہو کر پوچھا ای شاداب تمسے
کیا گناہ سرزد ہوا جو مستوجب ہوئے شاداب نے جواب دیا کہ نخشب کے ہوش پراگندہ ہین عقل تشریف
لیگئی ہی طلسم کشا ہمت و جرأت مین یکتا ہی وہ ضرور اس طلسم کو تباہ کریگا اور نخشب کی بدعقلی اور بھی باعث
بربادی ہی سمنگان نے کہا کچھ اپنی حقیقت تو بیان کرو کہ تمہین حکم قید کیون ہوا شاداب نے اپنی
کل کیفیت بیان کی سمنگان نے کہا تمنے بہت خوب جو بات دیکھی واقعی نخشب کی عقل تشریف لیگئی ہی
جب تمسے کارگذار کو اُسنے حکم قید دیا تو اور لوگ کیا چیز ہین مگر مجھکو تعجب ہی کہ ایسا بادشاہ عاقل ایسی بیوقوفی
کی باتین کرے شاداب نے کہا اب وقت زوال سلطنت قریب ہی تو سب باتین بری ظہور پذیر ہوتی ہین مین تو
اب طلسم کشا کی رفاقت اختیار کرونگا سمنگان نے کہا مین نے بھی اُسی کی رفاقت اختیار کی ہی ای شاداب
تم جسوقت اُس شیر بیشۂ جرأت سے ملوگے تو بہت خوش ہوگے ہان پیرانہ سالی میری نگاہ سے ایسے جوان
عاقل و حسین صاحب جرأت نہین گذرے مین نے جس روز گفتگو اُس جوان سے کی اُسنے وہ وہ باتین
نکالین کہ مین سوا سے خاموش ہو رہنے کے کچھ جواب اُسکو نہ دے سکا اور تکلف یہ تھا کہ جرأت کا بھی پہلو
نہ چھوڑا جو بات کی اُس سے جرأت اُسکی ظاہر تھی ہر بات مین ایک تکلف پیدا تھا اور یہ تو تکیہ کلام تھا کہ ہمکو
لڑنے مین دریغ نہین ای موجودات سوا سے ذات خدا اور کسی سے نہین ڈرتے ہین ای شاداب اس تکلف
سے اُس جوان نے تقریر کی تھی کہ اب مجھسے ادا نہین ہوسکتی اگر حیات مستعار باقی ہی تو تم بھی اُسکی شان و
شوکت دیکھنا یہ تو مجھے یقین کامل ہی کہ جب وہ لوح پاوے گا تو ہر مرحلہ جات کو فتح کرکے اپنے یہین آوے گا
ہملوگون کو رہا کریگا پھر جو کچھ بندوبست کرنا ہوگا اُسمین مصروف ہوگا شاداب تعریفین ایرج نوجوان کی سنکر بہت
مشتاق زیارت ہوا ریحان تاجدار نے بھی بہت سی تعریفین ایرج نوجوان کی بیان کین شاداب سے ریحان
نے کہا کہ اگر آپ کو اطاعت ہمارے آقاے نامدار کی منظور ہی تو پہلے مشرف باسلام ہو جیے شاداب نے قبول کیا
اور کلمہ پڑھ کے اُسی وقت مسلمان ہوا سمنگان نے جب یہ کیفیت دیکھی اُسنے کہا ای ریحان مجھے بھی ضرور ہی
اطاعت ایرج نامدار کی کرنا ہوگی لہذا مین بھی دین سامری پرستی پر لعنت کرتا ہون اور بصدق دل مسلمان
ہوتا ہون ریحان بہت خوش ہوا سمنگان نے کلمہ پڑھا مسلمان ہوا اگر نخشب جادو نے جب شاداب کو قید خانہ
مین بھیجدیا تو اپنے اور وزرا سے کہا کہ اب نیرنج دریاپرست کے پاس جاؤ اور یہ کل حال اُس سے بیان کرو دیکھو
نیرنج کیا راے دیتے ہین اور اُنکا کیا قصد ہی وزرا پھر سوچ کے نیرنج کے پاس آئے کل کیفیت سمنگان
اور شاداب کی بیان کی اور آخر مین یہ بھی کہا کہ طلسم کے واقفکار اور باعث قوت دو شخص تھے ایک کو مین نے
اپنی راے سے قید کیا اور دوسرے کو آپ کے حکم سے اسیر کیا لیکن اب طلسم کشا کی خبر لینا ضرور ہی نیرنج نے جواب دیا
کہ نخشب سے کہدینا کہ ابھی جلدی نہین ہی مین جس روز جاؤنگا طلسم کشا کو معہ تمہاری دختر کے باندھ لاؤنگا ابھی تو
وہ جانب قلعہ سیمابیہ جاتا ہی مجھے سیماب جادو کی ذات سے یقین ہی کہ وہ طلسم کشا کو ضرور گرفتار کرلیگا کیونکہ لوح دار
ہی جب ہمنے ایسا ہی اُسکو پایا تھا تب نخشب سے کہکر لوح طلسم اُسکو دلادی تھی طلسم کشا اُسکا کچھ نہین بنا سکتا
ہی اور اگر نخشب کو یہی خوف ہی تو مین کل ضرور اُسکی تلاش مین جاؤنگا ایک ہفتے کے اندر قید کرکے لے آؤنگا

تخشب سے کہدینا کہ کل ہم یہان سے کوچ کرینگے ہمارے واسطے جو جو اسباب آرام ہو وہ مہیا کر دو اور
تھوڑا اسا لشکر بھی ہمراہ کر دو کہ اُسکی وجہ سے رونق جنگ ہی گو تمھاری فوج کو مقابلہ نہین کرنا پڑیگا مین تنہا
لاکھ دو لاکھ کو کافی ہون فوج کو براے زینت ہمراہ لے جاؤنگا وزرا نیرنج سے رخصت ہوئے تخشب کے
پاس آئے کل کیفیت بیان کی تخشب نیرنج کو جانے پہ آمادہ سُنکر بہت خوش ہوا اُسی وقت حکم دیا دو لاکھ
کا لشکر تیار رہوا اور نیرنج دریاپرست کے ہمراہ جاے اور جملہ اسباب سفر مہیا کر کے نیرنج کے ٹھکانے پر مع
لشکر روانہ کیا نیرنج بھی یہان اپنا اسباب سحر درست کر چکا تھا لشکر کا منتظر بیٹھا تھا کہ لوگون نے آکر کہا آپ کے
لیے فوج بیشمار تخشب ثانی نے مع اسباب سفر کے بھیجی ہی نیرنج نے کہا انھین میدان مین اُتارو مین بھی وہین آتا
ہون لوگون نے آکر لشکر کے رسالہ دار کو اطلاع دی کہ آپ لوگ یہین بارگاہین استادہ کرین ہمارے آقا نامدار
بھی آتے ہین سب نے بارگاہین استادہ کین سوار اُترے بارگاہون مین داخل ہوئے ایک بارگاہ براے
نیرنج قلب مین سب بارگاہون کے استادہ کی تھوڑی دیر کے بعد نیرنج دریاپرست بھی آیا لوگون نے اُسکی
بہت کچھ تعظیم و تواضع کی بارگاہ مین لائے ایک تخت پر بٹھایا سب لوگ اُسکے بایئن مودب بیٹھے نیرنج نے
کہا اے حاضرین جلسہ تم لوگ یہ خوف نہ کرنا کہ مین تمکو براے جنگ اپنے ہمراہ لیے چلتا ہون بلکہ مین تم
لوگون کو براے زینت اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون مین تنہا ایک لاکھ جوانان صف شکن اور ساحران پرفن
کو کافی ہون سب نے کہا ہم پہلے طلسم کشا سے لڑینگے اُسکو گرفتار کرینگے اگر ہمسے کچھ نہو سکیگا تو آپ کو اختیار
ہی نیرنج نے جواب دیا کہ مین تخشب سے وعدہ کر چکا ہون کسی کو اجازت جنگ نہ دونگا خود ہی طلسم کشا
سے مقابلہ کرونگا اول تو مقابلے مین کچھ عرصہ نہوگا جاتے ہی جسقدر جوان اُسکے ہمراہ ہونگے سب کو گرفتار
کر لونگا گو ایک امر ایسا ہی کہ طلسم کشا کو قید کرنے مین دیر ہوگی وہ یہ کہ اُسکے پاس تیغہ دافع سحر ہی جب تک اُس
تیغہ کی تاثیر نہ بند کیجائیگی تب تک طلسم کشا ہاتھ نہ آئیگا لیکن یہ بات بھی کچھ مشکل نہوگی مین جاتے ہی اُسکے
تمام لشکر کو اپنے سحر مین مبتلا کرونگا جب لوگ اُسکے ساتھ کے لڑنے سے عاجز ہونگے تو پھر اُسکے تیغے
کی تاثیر کو بند کرونگا طلسم کشا بھی اسیر ہو جائیگا سب لوگ اسکی مدح و ثنا کرتے رہے وہ رات انھین
اذکار مین بسر ہوئی صبح کو نیرنج دریاپرست دو لاکھ کا لشکر اپنے ہمراہ لیکر طرف قلعہ سیمابیہ کے روانہ
ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ مختصر کیفیت ایرج نامدار کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو طرف قلعہ سیمابیہ کے چلے دو روز کے بعد قریب ایک دریا کے پہونچے خبردارون نے خبر دی کہ حضور آگے ایک
دریاے ذخار ہی بے کشتی کے اُس دریا سے گذرنا دشوار ہی ہمنے بہت کچھ چاہا کہ کشتیان مہیا کرین مگر کوئی کشتی
نظر نہین آئی اب جو حکم ہو وہ بجا لائین ایرج نامدار بہت متردد ہوئے مہتاب سے کہا اب کیا کرنا چاہیے
مہتاب نے عرض کی آمین ملکہ سے راے لیجیے جیسا کچھ وہ فرمائین اُسپر عمل کیجیے ایرج نوجوان محافہ ملکہ کے
قریب آئے لشکر کو روک دیا ملکہ سے سب حال بیان کیا ملکہ بھی متردد ہوئین کہا اے شہریار یہ دریا اصلی نہین ہی بلکہ
عجائبات طلسم سے ہی اسکا بغیر لوح شکست ہونا دشوار ہی اور دوسرا راستہ قلعہ سیمابیہ کا نہین ہی شرط یہ ہی
کہ جب کوئی اسطرف آئے لوح کو اپنے ساتھ لائے دریا خشک ہو جائیگا راستہ صاف نکل آئیگا جب صاحب لوح
پار اُتر جائیگا دریا مین پھر پانی بھر آئیگا ایرج نامدار نے فرمایا پھر ملکہ لوح تو یہان موجود نہین ہی اب کیا ہو سکتا ہی

ملکہ نے کہا غضب تو یہ ہی کہ یہ سحر کرنے سے بھی خشک نہو گا ایرج نوجوان نے یہی واقعہ مہتاب سے آکر بیان کیا مہتاب بھی بہت مغموم ہوا فیروز نے عرض کی ای شہریار پلٹ چلیے کوئی دوسرا راستہ پیدا کیا جائیگا ایرج نے فرمایا کہ ملکہ کہتی ہین کہ دوسرا راستہ نہین ہی سب نے کہا ای شہریار پھر کیا بندوبست کیا جاے مہتاب نے عرض کی آقاے نامدار وقت بہت سخت ہی میرے نزدیک مناسب ہی کہ اسوقت اُس انگشتری کو ملاحظہ فرمایئے جو آپ کو کوہ بلور پر فقیر نے دی تھی ایرج نامدار نے فرمایا ای مہتاب واقعی بہت اچھی بات تجویز کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی یہ فرما کر اُس انگشتری کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جو اسم اسکے نگینے پر لکھا ہی اسکو پڑھتے ہوے مع فوج چلے جاؤ دریا خشک ہوجائیگا بآسانی پار نکل جاؤ گے ایرج نامدار نے اُس اسم کو وردزبان کیا آگے بڑھے لشکر بھی ہمراہ ہوا ملکہ نسرین نے گلعذار سے کہا شاہزادے کو کیا ہو گیا ہی ایسے دریاے ذخار سے کیونکر پار اُترینگے گلعذار نے عرض کی وہ خود فہیم و دانشمند ہین کوئی بات تو ایسی تجویز کی ہو گی ملکہ نے کہا ای گلعذار تم واقفکار ہو کے ایسی بات کہتی ہو بے لوح اس دریا سے گذرنا دشوار ہی کیونکر گذر جائینگے گلعذار نے عرض کی پھر شاہزادے کو بلا کے سبب دریافت فرمایئے ملکہ نے کہا جب دریا تک پہونچینگے پوچھ لینگے یہ باتین ہو رہی تھین کہ ملکہ کو دریا نظر آیا گلعذار سے فرمایا کہ کسی طرح شاہزادے کو بلالو مین سبب دریافت کرون گلعذار اس تدبیر مین رہی کہ ملکہ نے دیکھا مہتاب آتا ہی گلعذار سے کہا اب مہتاب کو بلالو ملکہ کے کہنے سے گلعذار نے کہا ارے مہتاب سیہ پوش کو محافہ کے قریب بلالو ملکہ عالم کچھ فرمائینگی چوبدار وغیرہ جو محافہ کے قریب تھے اُنھون نے مہتاب کو بلایا کہ جلد یہان آؤ تمھین ملکۂ عالم بلاتی ہین مہتاب حاضر ہوا محافہ کے پاس آکر عرض کی غلام حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے فرمایا ای مہتاب یہ وہ دریا ہی جسمین بے لوح جانا ممکن نہین تمھارے آقا کے یہ کیا بات ذہن مین آئی ہی جو اسطرف جاتے ہین مہتاب نے عرض کی آپ خوف نہ کرین انشاءاللہ بخیر و عافیت اس دریا سے پار جائینگے ملکہ نے کہا سبب بھی تو بیان کرو مہتاب نے عرض کی یہ مین ابھی نہین عرض کر سکتا ہون سبب مجھے معلوم نہین کیا بات ہی جب مجھ سے آقاے نامدار بتلا وینگے عرض کر دونگا ملکہ خاموش ہو رہین مہتاب سلام کر کے آگے بڑھ گیا ایرج نامدار دریا کے قریب پہونچے اسم پڑھتے ہوئے دریا مین داخل ہوئے پانی خشک ہونے لگا ایرج وہی اسم پڑھتے ہوئے مع فوج دریا کے پار پہونچے ملکہ نے دیکھا دریا کا راستہ طی ہو گیا گلعذار سے کہا شاہزادہ بڑا صاحب اقبال ہی اُس راستہ کو طی کیا جو ممکن نہ تھا کہ طی ہو جاتا گلعذار نے عرض کی واری مین نے پیشتر ہی آپ سے کہا تھا کہ خاطر جمع رکھیے خدا چاہیگا تو راستہ طی ہو جائیگا ملکہ کو بہت خوشی حاصل ہوئی ایرج نامدار نے مہتاب سے فرمایا کہ اب دن بہت کم باقی ہی آج کی شب یہین مقام کرو کل پھر روانہ ہونگے مہتاب نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین ایرج نامدار گھوڑے سے اُترے محافہ ملکہ کا قریب بارگاہ کے ٹھہرا ملکہ محافہ سے اُترین داخل بارگاہ ہوئین سب لوگ اپنے اپنے خیمے مین داخل ہوئے سامان جشن مہیا ہوا ایرج نامدار ملکہ کی بارگاہ مین تشریف لیگئے صحبت عیش و نشاط گرم ہوئی شب بھر جلسہ رہا صبح کو ایرج نامدار باہر تشریف لائے مہتاب سے فرمایا کہ یہ صحرا بھی مجھے اچھا معلوم ہوتا ہی آج کے دن اور یہان قیام کرو مہتاب نے عرض کی جو حضور کی مرضی وہی غلامون کی بھی خوشی ہی ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین جلوہ فرمائے

پردے بارگاہ کے اٹھے ہوئے ہیں سب حاضرین دربار صحرا کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی سب لوگ اسطرف دیکھنے لگے ایرج نامدار نے مہتاب سے کہا کہ آمد لشکر کے سامان معلوم ہوتے ہیں یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے بغور دیکھا کہ ایک ساحر طویل القامت اژدر آتش فشان پر سوار عقب میں دو لاکھ ساحران غدار اژدہنوں سے قلزیہ آتشین چھوڑتا ہوا چلا آتا ہی ساحران غدار جو اسکی پشت پر ہیں آپسمین سحر آزمائی کرتے چلے آتے ہیں جب قریب لشکر ایرج نامدار پہونچا تو اُس ساحر نے اژدر کو روکا مہتاب نے کہا ای شہریار آپ اس ساحر کو جانتے ہیں ایرج نامدار نے فرمایا مین نہین جانتا کچھ بیان کرو مہتاب نے عرض کی ای شہریار شیر رنج دریا پرست اسی کا نام ہی اسی نے عہد سامری مین سامری کو سجدہ نہین کیا اور دریا کی پرستش کی ایرج نامدار نے فرمایا خدا مالک ہی یہ کیا کرسکتا ہی شدہ شدہ یہ خبر ملکہ نسرین کو پہونچی کہ شیر رنج دو لاکھ ساحر و غیر ساحر اپنے ہمراہ لیکر برائے مقابلہ آیا ہی ملکہ شیر رنج کا نام سنکر بہت متردد ہوئین کا غدار سے فرمایا اب کسی طرح پہونچنے کی امید نہین ہی شیر رنج سب کو گرفتار کرکے لیجائیگا کا غدار نے عرض کی ملکہ گھبرانے کی بات نہین ہی ایرج نامدار کا اقبال ترقی پر ہی آپ نے دیکھا دریا سے کیونکر گذر گیا اور علاوہ اس دریا کے ہی کیسے کیسے کارہائے نمایاں کیے جو امکان بشری سے باہر تھے یاجوج آدم خوار کا قتل کرنا بشر کا کام تھا پھر کس جرأت سے یاجوج کو قتل کیا نیچہ لیا مہتاب نے اطاعت نہیں قبول کی فیروز یوہین تابع فرمان ہوا جب سبکو بجرأت زیر کیا تو اُن لوگون نے اطاعت قبول کی ان لوگون کا زیر کرنا انسان کا کام نہ تھا مگر شاہزادے کا اقبال ترقی پر تھا سب کو زیر کیا اور جس کام کی جانب رجوع ہوئے اُسنے بخیر و خوبی انجام پایا خدا اسپر بھی فتحیاب کریگا ملکہ نے کہا کا غدار یہ تو تمنے سچ کہا مگر اسکے کرے سے مجکو خوف معلوم ہوتا ہی اسنے جب عہد سامری مین سامری کو سجدہ نہ کیا اور بہلو نشینان سامری اسے بر سر فساد ہوا وہ لوگ اسکا کچھ نہ بنا سکے تو اور کسی کی کیا مجال ہی جو اس سے مقابلہ کرے یہ ذکر تھا کہ ایرج نامدار تشریف لائے ملکہ نے کہا مین نے سنا ہی شیر رنج جادو بہت سا لشکر اپنے ہمراہ لے کر آیا ہی ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر کے مقابل اُسنے اپنا لشکر اُتارا ہی قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ مقابلہ کریگا ملکہ نے کہا ای شہریار مجکو اسی کی ذات کا خوف تھا اس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہی یہ اپنے تئین سامری سے بہتر جانتا ہی جہان تک ممکن ہو ٹال جائیے ایرج نوجوان نے فرمایا ملکہ کچھ محل تردد نہین ہی خدا مالک ہی اگر وہ اپنے تئین سامری سے بہتر جانتا ہی تو ہمارا کیا بنا لیگا ملکہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر ایرج نامدار نے قبول نہ کیا ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ ہمارا خدا ہماری مدد کریگا اس بلا کو دفع کریگا ملکہ خاموش ہو رہی ایرج نوجوان نے اور ذکر شروع کیا تھوڑی دیر تک باتین رہین بعد مین ایرج نوجوان ملکہ کے پاس سے اُٹھے ملکہ نسرین نے کہا ای شہریار شیر رنج کے قتل کے واسطے جب تک سامان مہیا نہ کیا جائیگا یہ قتل نہ ہوگا اول تو سامان کے مہیا کرنے مین عرصہ ہوگا جب تک یہ ضرور شر پھیلائیگا لیکن ضرور ہی کہ اسکے قتل کا سامان مہیا کر لیجیے ایرج نے فرمایا ملکہ کیا سامان مہیا کرنا چاہیے ملکہ نے کہا اسکا سامان مرگ یہانسے دس کوس پر ہی ایرج نے پوچھا کیا چیز ہی ملکہ نے کہا ایک چشمۂ آب ہی اُسمین ایک پھول بڑا ہی اگر اُس پھول کو وہان سے لائیے اور اُسکے سامنے اُسکو مل کر بلکہ بالکل پارہ پارہ کرکے پھینک دیجیے تو البتہ

پھر اُسپر زخم تیغ و نیزہ کارگر ہونگے ورنہ یہ روئین تن ہی اور روئین تنی اُسی پھول کے سبب سے ہی وہ گل حیات نیرنخ مشہور ہی گو یہان سے دس کوس پر وہ چشمہ ہی مگر راہ کی اذیتین اور عجائبات و غرائبات سے بچکر جانا بہت دشوار امر ہی اگر آپ اُس پھول کی فکر کیجیے تو اُسکے قتل کی امید ہو یا اب اُسکے پارہ پارہ کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ اُسکو سحر فراموش ہو جائیگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ اسکا بند و بست بہت معقول طور سے کرینگے اور اسکی نسبت لوگون سے رائے لینگے جیسا مناسب ہوگا کیا جائیگا یہ کہکر ایرج نامدار باہر تشریف لائے بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے سب سردار بھی حاضر ہوئے ایرج نامدار نے گل حیات نیرنخ کی کیفیت بیان کی مہتاب نے عرض کی آقائے نامدار اسکی فکر ضرور لازم ہی ایرج نامدار نے فرمایا کہ مناسب طور سے اسکی فکر کیجائیگی یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے آکے عرض کی حضور در دولت پر ایک ساحر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی قاعدے سے کسی کا نامہ دار معلوم ہوتا ہی ایرج نے فرمایا بلالو چوبدار باہر آیا اپنے ساتھ ساحر کو لیکر اندر گیا ساحر نے جو ایرج نوجوان کے دربار کی رونق کو دیکھا اور شاہزادے کی شوکت و رعب پر نگاہ کی ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہو گیا حیران حیران چارون طرف دیکھنے لگا ایرج نامدار نے فرمایا ای شخص اپنے کام کو پیشتر انجام دے لے پھر جسطرف چاہے نگاہ کرنا اُس ساحر نے نامہ ایرج نوجوان کے نذر کیا شاہزادے نے نامہ کو پڑھا اُسمین لکھا تھا ای طلسم کشا ہزار ہزار آفرین آپ کی جرأت و ہمت پر کہ آپ نے وہ کام کیے جو امکان بشری سے باہر تھے اور اس ہمت و جرأت کی تعریف مین میری زبان قاصر ہی جہان تک آپ کی تعریف کرون بجا ہی مگر افسوس کی بات ہی کہ آپ نے بلا وجہ آپسمین رنج پیدا کیا اگر آپ پیشتر پیام دیتے تو کیا عجب تھا کہ ہملوگ ضرور منظور کرتے اور دختر سمنگان جادو کا عقد ریحان تاجدار کے ساتھ ہو جاتا مگر آپ نے پہلے ہی جنگ آغاز کر دی آپ کی عقل سے یہ بات بہت دور ہی اب مین از راہ دوستی آپ سے اس امر کیلیے کہتا ہون کہ آپ اپنے ارادے سے باز آئیے اور ادھر ہی سے واپس جائیے مین نخشب کو جاکر سمجھا دونگا وہ آپ کا کچھ نہین کر سکتا ہی بلکہ آپ ملکہ نسرین کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جائیے ہم اُنکے بھی آپ سے طالب نہین ہین ہمکو آپ کی جرأت و ہمت نے عاجز کر دیا ہی کہ ہم کسی طرح آپ سے مقابلہ نہین کر سکتے اس کلمہ کے مطلب کو یہ نہ تصور فرمایئے گا کہ ہم آپ سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہین نہین بلکہ مدعا ہمارا یہ ہی کہ اس جرأت پر ہمین رحم آتا ہی اور آپکے اوصاف حمیدہ بہت لوگون کی زبانی سنے اسوجہ سے مین نہین چاہتا کہ آپ سے مقابلہ کرون ایرج نوجوان نے جو نامے کو پڑھا مسکرا کے اپنے ہاتھ سے جواب اُسی نامہ کی پشت پر لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای نیرنخ دریا پرست تمھارے نامہ کی کل کیفیت ہمکو معلوم ہوئی تمھاری خلق و مروت کی تعریف مین زبان قاصر ہی لیکن ہم اسوجہ سے مجبور ہین کہ جنگ آغاز کر چکے ہماری وضع کے خلاف ہی کہ پلٹ جائین اور جس کام کے واسطے آئے ہین اُسکو انجام کو نہ پہونچائین گو ہمکو بھی تمسے مقابلہ کرنا اُسی طرح برا معلوم ہوتا ہی جیسا کہ تمنے تحریر کیا مگر مجبور ہین ہان اگر تم ریحان اور سمنگان کو رہا کر دو اور دختر سمنگان کا عقد ریحان تاجدار کے ساتھ ہو جائے تو ہم ابھی واپس جاتے ہین یہ جواب لکھا اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار جواب لیکر نیرنخ دریا پرست کے پاس آیا نامہ دیا نیرنخ نے نامہ کو پڑھا جب سب مضمون دیکھ چکا اُسنے دوسرا نامہ لکھا کہ ای طلسم کشا آپ کے

جواب سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ تمھین جنگ کرنا منظور ہی لہذا ہم تمھین ایک ہفتے کی مہلت دیتے ہین کہ ہمکو جواب سمجھ کے دو پھر ساحر نامہ لیکر ایرج نامدار کے پاس آیا ایرج نے نامے کے مضمون کو پڑھکر ساحر کو رخصت کیا اور مہتاب سیہ پوش سے فرمایا کہ نیرنج نے ایسا کچھ تحریر کیا ہی سات روز کی مہلت دی ہی مناسب وقت یہی ہو کہ اسکے سامان قتل کی فکر کرین اور اُس چشمہ تک چلین مہتاب نے عرض کی مین بھی تائید کرتا ہون آپ ضرور تشریف لے چلین ایرج نامدار نے فرمایا کہ مین ملکہ سے جاکر بیان کرتا ہون دیکھون وہ کیا راے دیتی ہین یہ فرماکر اندر تشریف لائے ملکہ سے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا آپ سب لشکر کو یہین چھوڑ دیے صرف مہتاب اور فیروزہ کو ہمراہ لیجیے مین بھی آپ کے ہمراہ چلتی ہون راہ مین جسقدر عجائب وغرائب ملینگے اُنکے شکست کرنے کی ترکیب کرونگی ایرج نے فرمایا ملکہ تم یہین براحت وآرام بسر کرو مین جاتا ہون جو کچھ معاملات راہ مین پیش آئینگے خدا اُنکو آسان کردیگا اور مہتاب وفیروزہ دونون کو اگر اپنے ہمراہ لیجاؤنگا تو یہان لشکر کی محافظت اور انتظام کون کریگا ملکہ نے کہا ایک کو یہان چھوڑ دیجیے ایرج نامدار اُسی وقت باہر تشریف لائے مہتاب سے کہا کہ تم ہمارے ہمراہ چلو اور فیروزہ کو ہم یہان براے محافظت لشکر چھوڑ جائینگے مہتاب نے عرض کی اگر سب لشکر کو ہمراہ لے چلیے تو کیسا ہی ایرج نامدار نے فرمایا کہ شاید وہان عرصہ ہوجاے تو اُسوقت نیرنج کو یہی گمان ہوگا کہ ایرج میرے مقابلے کی تاب نہ لا سکے بھاگ گئے اور جب لشکر یہان رہیگا تو اُسکو بھی اطمینان رہیگا مہتاب نے پھر عرض کی کہ کچھ جوانان صف شکن چھانٹ کر اپنے ہمراہ لے لیجیے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی مہتاب اُسی وقت لشکر مین آیا دوسو جوانان تیغزن چھانٹ لیے وہان سے ایرج نامدار کے پاس آیا عرض کی مین نے سب انتظام درست کرلیا ہی اب تشریف لے چلنے مین کیا دیر ہی ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ کہتی ہین کہ مین بھی ہمراہ چلونگی مہتاب نے عرض کی اے شہریار اُنکو ضرور ہمراہ لے چلیے بڑے کام نکلینگے ایرج نوجوان نے فرمایا مین چاہتا تھا کہ اُنکو ہمراہ نہ لے چلون مہتاب نے عرض کی اے شہریار واقفکار طلسم کا ساتھ رہنا بہت مناسب ہی ایرج نوجوان ملکہ کی بارگاہ مین آئے ملکہ سے فرمایا کہ اب میرا ارادہ مصمم ہو صرف تمسے ملنے کو آیا ہون ملکہ نے کہا مین بھی ہمراہ چلونگی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ ملکہ ایک امر اسمین مشکل ہی مین تمھین ہمراہ کیونکر لے چلون ملکہ نے عرض کی اگر آپ کو یہ منظور نہین ہی تو مین الگ آپ سے چلتی ہون مقام مقام پر آپ سے ملتی رہونگی ایرج نوجوان جب مجبور ہوئے تو کہا ملکہ تمھین اختیار ہی مین زیادہ اصرار نہین کرسکتا یہ کہکر ملکہ سے رخصت ہوئے باہر تشریف لائے یہان مہتاب منتظر تھا ایرج نوجوان کے آتے ہی سائیس نے گھوڑا حاضر کیا شاہزادہ پشت اسپ پر جلوہ فرما ہوا ملکہ نے جسطرف کا پتہ دیا تھا اُسطرف روانہ ہوئے یہان ملکہ نے گلعذار کو اپنے ہمراہ لیا سحر کرکے ایک تخت بنایا مع گلعذار کے تخت پر بیٹھکے یہبھی طرف قلعہ سیمابیہ کے روانہ ہوئین

کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت گل حیات نیرنج اور اُسکے قلعہ کے عجائب وغرائب کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہان بہار جادو رہتا ہی یہ وہ شخص ہی جسنے بزور سحر ایک قلعہ پتھر کا بنایا ہی قلعہ کے نیچے خندق جوی

اُسمین بجاے آب پارہ بھرا ہی جب کوئی بعزم جنگ خندق تک پہونچتا ہی پارہ جوش مار کے خندق سے نکلتا ہی جسقدر آدمی خندق کے قریب ہوتے ہین اُسکی موج مین بہجاتے ہین وہ پارہ اسی طرح جوش مارتا ہوا بیس کوس تک جاتا ہی ایک حد معین ہی جب اُس حد تک پہونچتا ہی پھر خندق کی جانب مراجعت کرتا ہی جسقدر آدمی غرق ہوتے ہین وہ سب خندق مین جاتے ہین پھر اُنکی کیفیت نہین معلوم ہوتی کہ کیا ہوئے اور بہار جادو ایک چاہ عمیق کے اندر رہتا ہی جسکا حال وقت پر بیان کیا جائیگا اسکے پاس ایک چشمہ آب ہی اُسمین بارہ پھول گلاب کے بڑے ہین اُنمین مین ایک گل حیات ہی چاہ کے منہ پر بیس ہزار جوان مسلح کمل بیٹھے رہتے ہین جو سحر مین بھی خوب طاق ہین اور علاوہ اسکے اور بھی عجائبات بہار جادو نے اپنے قلعہ مین بنائے ہین جنکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ایرج نامدار کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو مع مہتاب سیہ پوش کے دو سو جوان اپنے ہمراہ لیکر چلے تین کوس راستہ طے کیا تھا کہ ایک صحرا بہت پر فضا نظر آیا ایرج نامدار اُس صحرا کی سیر کرنے لگے ایک جانب سے رونے کی آواز آئی ایرج اُسطرف متوجہ ہوئے مہتاب نے کہا ای شہریار یہ جنگل سحر سے معمور ہی ایسے ایسے بہت معاملات پیش آئینگے انپر توجہ نہ فرمائیے کوئی ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا ای مہتاب اس درد کی صدا میرے کان مین آئی کہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا مین ضرور دیکھونگا کہ یہ کون مصیبت زدہ رو رہا ہی ایرج نامدار ابھی یہ باتین کر رہے تھے کہ ایسی آواز دردناک کان مین آئی کہ جیسے نام لیکر کوئی کہ رہا ہی کہ افسوس ایرج نامدار سے بھی چھوٹے اور ایسی جگہ موت آئی کہ گور و کفن بھی نہ میسر ہوا لاش طعمۂ زاغ و زغن ہو جائیگی ایرج نامدار نے جو اپنا نام سُنا اور زیادہ اضطراب بڑھا مہتاب کا کہنا سماعت نہ کیا گھوڑے کو بڑھا کے آواز کی جانب روانہ ہوئے مہتاب جادو بھی عقب مین چلا ایرج نامدار نے کچھ دور آگے بڑھ کے دیکھا کہ ایک غار مین ملکہ نسرین پڑی ہین مگر انتہا کی زخمدار ہین ایرج کو تاب نرہی دوڑ کے لپٹ گئے پوچھا ای ملکہ یہ کیا ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ ای شہریار کیا کہون مین آپ کی تلاش مین اسطرف آئی تھی راہ مین ایک ساحر ملا اُسنے پوچھا تم کون ہو کہان جاتی ہو مین نے اُس سے حیلہ کیا مگر اُسنے نہ مانا مجکو گرفتار کرکے لیجانا چاہا مین نے قصد کیا کہ سحر کرکے نکلجاؤن اُسنے مجکو روکا میرے اُسکے مقابلہ ہوا اُسنے سحر کرکے مجھے زخمی کیا جب طاقت بیکار مجھمین باقی نرہی اور اس غار مین گری تو وہ فرار ہو گیا مین نہین رہی ایرج نوجوان نے چاہا ملکہ کو اُٹھائین ملکہ نے کہا ای شہریار مین مبتلاے سحر ہون مجھمین اُٹھنے کی طاقت نہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ مہتاب بھی آگیا کہا ای شہریار کیا ہی ایرج نوجوان نے کہا ای مہتاب تم مجکو منع کرتے تھے اگر مین نہ آتا تو بڑا غضب ہوتا مہتاب نے کہا ای شہریار یہ تو ارشاد فرمائیے کہ یہ واقعہ کیا ہی ایرج نامدار نے کہا کہ یہان ملکہ زخمی پڑی ہوئی تھین مہتاب بھی اس بات کو سنکر بہت غمگین ہوا ایرج نامدار نے کہا ای ملکہ پھر سحر کیونکر زائل ہو ملکہ نے کہا ای شہریار اپنی کمر سے نیمچہ کھول کر مجکو عنایت کیجیے ابھی سب سحر اُتر جائیگا ایرج نامدار نے کچھ خیال بھی نہ کیا نیمچہ بیخوف اپنی کمر سے کھول کر دے دیا جیسے ہی نیمچہ اُسکے ہاتھ مین دیا اُٹھکر اُسنے نعرہ کیا باش او طلسم کشا منم ظلمات جادو اب

میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر سحر کیا کہ ایرج لڑکھڑا کر زمین پر گرے مہتاب نے چاہا مین جھپٹ کے
تلوار کا وار کرون طلسمات نے اسپر بھی سحر کیا مہتاب بھی زمین پر گرا طلسمات نے دونون کی مشکین
باندھین ایک جانب لیکر روانہ ہوا مگر ملکہ نسرین جو لبِ دریا سے ایرج نامدار کے چلی تھین راہ کو طے
کرتی ہوئی جاتی تھین گلعذار نے کہا ملکہ عالم دیکھیے کوئی ساحر دو آدمیون کو گرفتار کیے ہوئے لیے جاتا ہی
ملکہ نے نگاہ کی دیکھا ایک ساحر دو آدمیون کو گرفتار کیے ہوئے ایک تخت سحر پر لیے جاتا ہی ملکہ نے
اپنا تخت بھی پہنچا کیا قریب آکر دیکھا تو تخت پر ایرج نوجوان اور مہتاب کو دیکھا دنگ ہوگئین سحر کیا مگر
اُس ساحر کے پاس پنجہ دافع سحر تھا سحر نے بالکل تاثیر نہ کی ملکہ سخت حیران ہوئین پوچھا تو نے ان دونون
کو کیون قید کیا ہی اُس ساحر نے جواب دیا کہ یہ شخص یہان بعزم طلسم کشائی آیا ہی گل حیات برج
دریاپرست کی تلاش مین جاتا ہی اسوجہ سے مین نے اسکو قید کیا ہی اسکے پاس پنجہ دافع سحر موجود
تھا مین نے بڑے مکر سے پنجہ لیا اب اسکو تخشب کے پاس لیجاؤنگا خلعت وانعام بیحساب پاؤنگا اسکے
واسطے بہت سے ساحر تخشب نے بھیجے مگر سب کو اسکے حال پر رحم آیا اور اسکی صورت کو دیکھکر محو جمال
ہوگئے مگر مین نے وہ کام کیا جو کسی سے نہو سکتا ملکہ یہ کیفیت دیکھکر بہت حیران ہوئین بہت کچھ سحر کیا مگر اسپر
بوجہ پنجہ کے تاثیر نہ کی ظلمات نے کہا اے نسرین تو نے اپنے باپ کے گھر کو برباد کرنا چاہا ہی مین تجکو بھی
گرفتار کر کے لے چلونگا ملکہ نے کہا تیری کیا مجال ہی جو ہمکو اسیر کر کے لیجاسکے ظلمات آگے بڑھا ملکہ سحر
کر کے پیچھے ہٹین ظلمات اور آگے بڑھا ملکہ اور پیچھے ہٹین مگر یہ سحر بوجہ پنجہ کے نہین کر سکتا اس وجہ سے
مجبور تھا اسی کیفیت مین ملکہ تھین کہ ایک طرف سے غبار اُڑا ملکہ اُسطرف دیکھنے لگین جب دامنہ گرد شگافتہ
ہوا تو ملکہ نے دیکھا کہ کچھ سوار مسلح و مکمل اس طرف کو آتے ہین جب وہ سوار قریب پہونچے اور اُنھون نے
یہ واقعہ دیکھا کہ ایرج نامدار ایک تخت پر بیہوش پڑے ہین اور ایک نازنین کو ایک ساحر گرفتار کرنا
چاہتا ہی یہ لوگ بھی ہمراہیان ایرج نامدار تھے شاہزادے کو جو اس حال مین دیکھا تلوارین لے کر
آپڑے اُسکو گرفتار کر لیا ملکہ نے آگے بڑھ کے اُسکی زبان مین سوزن دیا پنجہ اُسکے قبضے سے
لیکر ایرج نامدار کے بدن سے مس کیا ایرج کو ہوش آیا اپنے کو اس حال مین پایا لاحول ولاقوۃ کہکر
اُٹھے ملکہ نے مہتاب پر سے بھی سحر اُتارا مہتاب بھی ہوشیار ہوا لوگون نے چاہا ظلمات کو
قتل کر ڈالین ایرج نامدار نے کہا ابھی اسکو قتل نہ کرو مجھے کچھ حالات اس سے دریافت کرنا ہین
لوگون نے اُسکو حاضر کیا ایرج نے کہا جب تیرے پاس پنجہ موجود تھا تو تو نے مجھے سحر سے کیونکر
بیہوش کیا ظلمات نے عرض کی اے شہریار جب آپ سے مین نے پنجہ لیا تو پنجے کو زمین پر ڈال کر آپ پر
سحر کیا جب آپ بیہوش ہوئے مین نے اسی طرح سے مہتاب کو بیہوش کیا تخت کو سحر کر کے روان
کیا آپ کو اور مہتاب کو تخت پر ڈال خود پیادہ پا روانہ ہوا اگر مین تخت پر بیٹھ جاتا تو ہرگز تخت نہ چلتا
راہ مین ملکہ سے ملاقات ہوئی اُنھون نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا مگر بوجہ پنجہ کے مجھپر سحر نے تاثیر
نہین کی جب آپ کے ہمراہی یہان آئے تو اُنھون نے مجکو گرفتار کر لیا ایرج نامدار نے فرمایا اب شناخت
مین پروردگار عالم کی کیا کہتا ہی ظلمات نے جواب دیا کہ اے شہریار مذہب ایسی چیز ہی جو انسان کو جان
سے بڑھ کے عزیز ہوتا ہی اگر آپ حکم قتل دینگے تو مجھے اپنی جان جانے کا خوف نہین ہی مگر مذہب

نہین تبدیل کیا جائیگا ایرج نامدار نے حکم دیا کہ اسکو بھی قتل کرو لوگون نے اسکا سر کاٹ لیا مرتے ہی ظلمات جادو کے اندھیرا ہوگیا صد ہا آئینہ جب آئین بعد عرصہ کے ایک آواز آئی گشتی مرا نام من ظلمات جادو بود ایرج نوجوان نے ملکہ سے فرمایا کہ تم اسوقت پر کیونکر پہونچین ملکہ نے اپنے آنے کی کیفیت بیان کی ایرج نامدار نے شکر پروردگار کیا مہتاب نے عرض کی اے شہریار مین نے آپ سے پیشتر عرض کی تھی کہ یہ صحرا سحر سے معمور ہے یہان کسی بات کا اعتبار نہ کیجیے آپ نے قبول نہ فرمایا ایرج نامدار نے فرمایا کہ یہ مکار ایسے شخص کی صورت بنا کہ مجھکو دھوکا ہو گیا ملکہ نے پوچھا اے شہریار یہ کسکی صورت پر آیا تھا ایرج نے کل کیفیت ظلمات کی بیان کی ملکہ کو بہت تعجب ہوا ایرج نامدار سے کہا کہ میرے آنے کی کیفیت اب اسقدر مشہور ہوئی کہ لوگ اس پردے مین دھوکا دینے لگے ایرج نامدار نے کہا ملکہ اگر یہ امر شہرت پذیر بھی ہوا ہے تو کوئی کیا کر سکتا ہے ملکہ نے کہا مجھے کسی کا خوف نہین ہے مگر نیمرخ جادو کا کہ یہ ظالم بڑا ساحر ہے ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ اسکا خوف بھی بیجا ہے خدا مالک ہے تمنے دیکھا کہ اسنے کس مصیبت سے نجات دی ملکہ نے عرض کی یہ تو آپ کا فرمانا بہت بجا ہے مگر ظالم سے سب خوف کرتے ہین یہ باتین کرتے ہوئے کچھ دور آگے بڑھے ایرج نوجوان نے ایک مقام پر قیام کیا مہتاب نے فوراً بارگاہین استادہ کرائین ایرج نامدار مع ملکہ نسرین کے داخل بارگاہ ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے شب کو ملکہ نسرین نے ایرج نوجوان سے کہا کہ اے شہریار یہان سے دو کوس پر طرار جادو رہتا ہے وہ بھی ضرور سد راہ ہوگا اُسکے مکر سے بچنا بہت دشوار ہے مگر مین ہمراہ ہون کچھ نہین کر سکیگا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ مین ہر حال مین خدا پر شاکر ہون جب وہ مہربان ہے کوئی کچھ نہین کر سکتا ہے انھین باتون مین صبح ہوگئی ملکہ نے ایرج نامدار سے کہا آپ یہان سے کوچ کیجیے طرار جادو سے مقابلہ کرنا ہے جب تک وہ نہ مارا جائیگا راستہ صاف نہین ہوگا ایرج باہر تشریف لائے مہتاب سیہ پوش سے کہا ملکہ کہتی ہین یہان سے دو کوس پر طرار جادو رہتا ہے اسکو جب تک قتل نہ کرینگے تب راستہ صاف نہوگا مہتاب نے اُسی وقت سب کو خبر دی کہ چلنے پر طیار رہو آقائے نامدار اسی وقت کوچ کرینگے سب لوگ تیار ہوئے ایرج نامدار نے اُسی وقت مع ملکہ اور مہتاب سیہ پوش کے طرف طرار جادو کے کوچ کیا دو کوس تک تو جانا تھا تھوڑی دیر مین طرار جادو کے مکان تک پہونچگئے ملکہ نے ایرج نامدار سے کہا اب یہین ٹھہر جایئے طرار جادو کا مکان سامنے معلوم ہوتا ہے ایرج نامدار نے لشکر کو روکا فوراً بارگاہین استادہ ہوگئین ایرج نامدار بارگاہ مین آئے ملکہ بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین تھوڑی دیر ایرج نامدار باہر بیٹھے بعدہ دربار برخاست کر کے اندر تشریف لے گئے ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین آپ کی منتظر تھی شاہزادے نے فرمایا خیر تو ہے ملکہ نے کہا کل صبح کو طرار جادو کے پاس ایک نامہ اس مضمون کا روانہ فرمایئے گا کہ ہمکو گل حیات نیمرخ لینے کو جانا ہے لہذا راستہ کھول دو جب ہم چلے جائین پھر تمکو اختیار ہے دیکھیے وہ اس نامے کا کیا جواب دیتا ہے ایرج نامدار نے کہا مین صبح کو ضرور ایک نامہ روانہ کرونگا تھوڑی دیر یہ باتین رہین جب رات بہت آئی تو ایرج نامدار نے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام بستر خواب پر تشریف لے گئے آرام فرمایا جب صبح ہوئی تو ایرج نامدار نے ایک نامہ اُسی مضمون کا تحریر کیا کہ جو کچھ ملکہ نے کہا تھا اور ایک سردار کو وہ نامہ دے کر

روانہ کیا طرار جادو اپنے مکان کے دروازے پر بیٹھا تھا چند ساحر اور بھی اُسکے پاس بیٹھے تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ طلسم کشا گل حیات نیرنج لینے کو جاتا ہی طرار جادو کہتا تھا کیونکر جا سکتا ہی جب تک مین راستہ نہ کھولونگا اسی صحرا مین رہیگا یہ ذکر تھا کہ سردار ایرج نامدار نے جا کر نامہ ایرج کا دیا طرار نے دیکھا تو اُسمین یہ لکھا تھا کہ ہم گل حیات نیرنج لینے کو جاتے ہین تمکو لازم ہی کہ راستہ کھول دو جب ہم چلے جائینگے تو تمکو اختیار ہی طرار جادو اس مضمون کو دیکھکر بہت ہنسا کہا واہ طلسم کشا تو بہت ہی زبردست ہین ہمکو لکھتے ہین کہ راستہ کھول دو ہم چلے جائینگے پھر تمکو اختیار ہی جو مزاج مین آئے کرنا بھلا ہم راستہ کیون کھولینگے اُسکی لپشت پر طرار نے جواب لکھا کہ کبھی راستہ نہ کھولینگے جو آپ کے مزاج مین آئے ہمارے حق مین کیجیے سردار جواب نامہ لے کر ایرج کے پاس آیا نامہ دکھایا ایرج نے کہا اُس سے جا کر کہدو اگر راستہ نہ کھولیگا تو سزا پائیگا یہ پیام لے کر پھر ایک سردار طرار کے پاس گیا طرار نے یہ پیام سُنکر کہا کل ہم بھی طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے دیکھین ہمارا کیا کر لیتا ہی سردار نے کہا ای طرار جادو اس سے بڑھ کے کوئی بات زبان سے نہ نکالنا آقا اسوقت یہان موجود نہین ہین اور ہم جان نثاران دولت سے ہین طرار نے کہا ای جوان یہ طلسم تخشب ہی یہان کے جسقدر باشندے ہین سب مہذب ہین ہم لوگون سے خلاف تہذیب کوئی بات ظہور پذیر نہین ہوگی اور کبھی ہم لوگ صاحبان شجاعت کے دشمن نہین ہوتے اور آپ کے آقا کی جرأت کی ہم لوگ تعریف کرتے ہین واقعی جو جو کام اُنھون نے کیے وہ امکان بشری سے باہر تھے لیکن آپ خود ملاحظہ فرمایئے کہ ہم یہان براے نگہبانی ملازم ہین اگر ہم اسکی محافظت نہ کرین تو خلاف ہی یا نہین سردار ایرج نے کہا ای طرار تم بہت سچ کہتے ہو اور مین جا کر آقاے نامدار سے تمھارا پیام کہدونگا یہ کہکر طرار جادو سے رخصت ہو کر سردار اپنے لشکر مین آیا ایرج نامدار سے کل کیفیت بیان کی خلق طرار کی کیفیت سُنکر ایرج نامدار بہت خوش ہوئے ملکہ سے آ کر کہا طرار تو بہت مرد معقول ہی ملکہ نے کہا ای شہریار یہان کے جسقدر باشندے ہین سب خلیق ہین انکی باتین بہت ہی شیرین ہین مگر دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہی یہ کبھی کسی کے دوست نہین ہوتے آپ اُسکی خلق و مروت پر خیال نفرمایئے یہ بہت ہی بڑا مکار ہی جسوقت میدان مین آئیگا آپکو دام تقریر مین پھنسائیگا کسی بات کا اعتبار نہ کیجیے گا ہر کام کو فطرت انگیز تصور کیجیے گا ایرج نامدار نے ملکہ سے کہا کہ اسنے انتہاے درجہ عجز و انکسار کیا ملکہ نے کہا یہ سب فطرت ہی تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین پھر ایرج نامدار باہر تشریف لائے ہر کارون نے آ کر عرض کی حضور طرار نے طبل جنگی بجوایا ہی ایرج نامدار نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون طرف جنگ کی تیاریان ہونے لگین تھوڑی دیر ایرج نامدار باہر دربار مین رہے جب دو پہر رات گئی اندر تشریف لائے خاصہ نوش کر کے آرام فرمایا یہان لشکر مین شب بھر سرداران نامی بیدار رہے اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کیا جب آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا اور تاریکی زائل ہوئی تو ایرج نامدار بیدار ہوئے فریضۂ سحری ادا کرنے کے بعد سلاح جنگ طلب کیے ملازمون نے کشتی سلاح کی حاضر کی شاہزادے نے سلاح ذات پر آراستہ کیے باہر برآمد ہوئے یہان سب لوگ منتظر تھے شاہزادے کو دیکھکر سب نے سلام کیا مہتاب سیہ پوش آگے بڑھا سائیس کو آواز دی اسپ صبا رفتار آیا

ایرج نامدار نام خدا لیکر سوار ہوئے مع تمام لشکر کے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اُدھر سے طرار جادو بھی لشکر گران ساتھ لئے ہوئے میدان مین آیا صفوف لشکر درست ہوئے نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے طرار نے ایرج نامدار کو سلام کیا اور کہا اے طلسم کشا آپ کی جرأت وہمت کی تعریف میری زبان سے تو نہین ہو سکتی لیکن آپ کو ایک شخص غیر کے واسطے اتنی تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت تھی اگر آپ بختشب ثانی سے پیشتر فرماتے اور اس تقریب کی نسبت گفتگو کرتے تو آپکا فرمانا ایسا نہ تھا کہ وہ ٹال دیتے اب اسقدر آپ نے طلسم کو خراب کیا ہی مگر یہ امر ممکن ہی کہ آپ اپنے ارادہ سے باز رہین تو ہم لوگ بختشب کو سمجھا لینگے ایرج نوجوان نے مسکرا کے جواب دیا اے طرار جادو تمنے جو کچھ کہا واقعی بہت ٹھیک ہی مگر تم ان معاملات سے واقف نہین ہو مین خاص اِس ارادہ سے نہین آیا تھا بلکہ ریحان تاجدار کے کام کے واسطے جاتا تھا مجھے یہ امر معلوم بھی نہ تھا کہ ملکہ اس طلسم مین رہتی ہین اور سمنگان جادو کی بیٹی ہین مین تو برابر سے تلاش نکلا تھا بختشب ثانی خود مجکو بیان سے لے آیا قید کیا وہان پروردگار عالم نے میری مدد کی مجھے رہائی دی ایک جانب چلا گیا وہان پہلوان سے مقابلہ ہوا تائید پروردگار سے اُسکو زیر کیا اسی طور سے ایرج نے سب کیفیت بیان کی آخر مین یہ کہا کہ اب تم کسکی خطا ثابت کرتے ہو امین میری خطا ہی یا تمھارے بادشاہ طلسم کی خطا ہی علاوہ ان باتون کے جھگڑا صرف سمنگان جادو کی وجہ سے تھا سمنگان جادو ہو وقت ریحان تاجدار کو بہ دامادی قبول کرتا ہی اِس خطا پر اُس بیچارے کو بھی اسیر کیا ہی اب مین اسکو بھی انشاء اللہ رہا کرونگا جب اُسنے قبول کیا تھا رفع شر کرتے ریحان کے ساتھ دختر سمنگان جادو کا عقد ہو جاتا مجھے اور کسی بات کا ملال باقی نہ رہتا اب تو اگر مجھسے خود بختشب بھی صلح کی بابت پیام دے اور یہ کلمہ کہے کہ ہم سمنگان اور ریحان کو نہ دینگے تو مین منظور نکرونگا طرار جادو نے کہا اے شہریار نیرنج دریاپرست نے آپ سے کیا باتین کین ایرج نامدار نے کل تقریر نیرنج دریاپرست کی بیان کی طرار جادو نے کہا خیر ایسا ساحر کہ آپ سے اس طور سے عجز کی باتین کرتا ہی تو آپ کو ضرور قبول کر لینا چاہیے اے شہریار یہ وہ شخص ہی جسکو بختشب ثانی اپنا بزرگ اور سرپرست جانتا ہی اور آج تک اُسنے کسی سے اس طور کی باتین نہین کین آپ کی جرأت وہمت دیکھکر وہ بھی خوش ہوا اور آپ سے کلمات عجز کے اب آپ کو لازم ہی کہ ہم لوگون پر احسان کیجیے اور اپنے ارادے سے باز رہیے صرف اسقدر تو آپ کے خلاف ہی کہ ہم سمنگان و ریحان وغیرہ کو نہ دینگے ورنہ آپ کی اطاعت بسر وچشم کرینگے اور تبدیل مذہب بھی نہ کرینگے ایرج نامدار نے فرمایا اے طرار جادو اگر تم کافر ہو گے تو سلطنت بھی ہمین ملتی ہوگی تو تمھارے قتل سے درگذر نہ کرینگے کیونکہ ہم لوگ فرائض راہ دین اسلام ہین اور اسی واسطے اپنے اوپر یہ مصائب گوارا کیے ہین سوائے ترقی دین کے دوسری بات نہین چاہی اگر چاہتے تو اسوقت ہفت اقلیم پر اپنا قبضہ کر لیتے مگر اسطرف نگاہ کبھی نہین کی بہت سی سلطنتین کافرون کی ہاتھ آئین مگر اپنے تصرف مین نہ لائے اور لوگون کو دیدین یہ کلام جو ایرج نامدار نے کیا طرار نے جواب دیا اے طلسم کشا تمھین اپنی جرأت پر اگر ناز ہی تو ہمین بھی تمسے مقابلہ

گرسے نے ہین کوئی عذر نہین ہے تمنے جو یہ کلمہ لاطائل زبان سے نکالا ہمارے بہت خلاف ہوا ہم لوگ کافر
نہین ہین بلکہ ہمارا مذہب بہت ہی پختہ ہے ایرج نامدار نے کہا اس گفتگو سے بیکار ہے کیا فائدہ ہے
جس لیے ہم تم یہان آئے ہین اُس کام کو انجام دین طرار جادو نے ایک گولا ایرج نامدار کے لشکر
کی طرف پھینکا وہ گولا پھٹا اور سب سردار بیہوش ہوکر گرے یہ حال ملکہ نسرین نے جو دیکھا تاب
نہ رہی جھولی کاندھے پر ڈال کے بارگاہ سے باہر آئین وہین سے اشارہ کیا جس قدر سردار
ایرج کے مبتلائے سحر ہوئے تھے سب کو ہوش آیا ایرج نامدار نے پلٹ کے دیکھا ملکہ نسرین
جھولی کاندھے پر ڈالے ہوئے آتی ہین خاموش ہوگئے خلاف مرضی تو ضرور کیا تھا مگر بہ لحاظ ملکہ
کچھ نہ فرمایا ملکہ نے قریب آکر سحر کیا کہ ہوا سے سر چلی جسقدر لشکر طرار کے لوگ تھے ملکہ نسرین
کا دم بھرنے لگے ہاتھ باندھ کر حاضر خدمت ملکہ ہوئے عرض کی ای ملکہ عالم کیا ارشاد ہے ملکہ نے کہا
اپنے سردار کا سر لاؤ اہل لشکر طرار جادو کی طرف پلٹے طرار یہ معرکہ دیکھکر بہت متردد ہوا سحر کرکے پیچھے
ہٹا افسران لشکر طرار آگئے اُسنے ایک گولا مارا باران سحر برسا یا سب پہ پانی پڑا ہوش آیا سب
نے طرار کے ہاتھ باندھے عفو تقصیر کے طالب ہوئے طرار نے کہا اب سنبھلکر سحر کرنا اس طرح دیوانے
نہ بن جانا سب نے کہا اب ہر مرتبہ ایسا نہین ہوگا یہ کہکر پھر سب سحر کرتے ہوئے بڑھے ملکہ نے پھر کچھ سحر
کیا کہ پھول برسنے لگے خوشبو پھولون کی دماغ مین گئی پھر سب کی وہی کیفیت ہوئی ہاتھ باندھکر ملکہ کے
پاس حاضر ہوئے عرض کی ای ملکہ عالم ہم تابعدار ہین جان نثاری کو موجود ہین جو حکم ہو اسکو بسر و چشم
بجا لائین ملکہ نے کہا تمنے ایک بار تو مجھسے کہدیا کہ اپنے افسر کا سر لاکر ایرج نوجوان کے قدمون پر ڈالدو
اگر اب کی بار عدول حکمی کی تو ہم سزا دینگے سب نے عرض کی کیا مجال اگر اب کی بار عدول حکمی کرین تو
آپ ہمین قتل کیجیے گا یہ کہکر پھر سب لوگ طرار جادو کی طرف چلے ملکہ نے سحر کو زور دیا جس قدر یہ
لوگ بڑھتے جاتے ہین ملکہ سحر کو زور دیتی جاتی ہین ایرج نامدار خاموش کھڑے ہوئے یہ تماشا
دیکھ رہے ہین کبھی مہتاب سیہ پوش سے ہنس کے فرماتے ہین کہ ملکہ نے اچھا سب کو دیوانہ کیا ہے
اپنے مالک کا سر لینے جاتے ہین مہتاب سیہ پوش عرض کرتا ہے حضور اس طلسم مین دو ہی شخص سحر
مین کامل ہین اول تو بغیر رنج دریا پرست اور دوسری ملکہ عالم ان دونون کا نظیر طلسم مین
نہین ہے بس یہی دونون آپسمین ایک دوسرے کا جواب ہین ملکہ سا نقشکار طلسم مین کوئی نہین ہے
جو جو باتین اور حالات طلسم کے ملکہ کو معلوم ہین وہ خود بختشب نہین جانتا ہے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین
کہ سرداران طرار جادو طرار کے قریب پہونچگئے اُسنے چاہا کہ انپر سے سحر اُتارے مگر ممکن نہوا لاکھ
لاکھ تدبیرین طرار نے کین لیکن سحر نہ اُترا سرداروں نے سر طرار جادو کا تن سے جدا کیا اسکے مرتے ہی
تاریکی چھاگئی آواز آئی کشتی مرا نام مین طرار جادو بود سردار اُسکے سر لیکر ایرج نامدار کے پاس
آئے اور ایرج نوجوان کے قدمون پر ڈال دیا ملکہ کے پاس حاضر ہوئے عرض کی ای ملکہ عالم
اب تو آپکے حکم کی تعمیل کی امیدوار ہین کہ انعام عنایت فرمایئے ملکہ نے کہا کہ انعام ایک شرط سے
ملیگا کہ اطاعت اسلام قبول کرو اور سامری و جمشید پر لعنت کرو حسب الحکم ملکہ سب نے اطاعت
مذہب اسلام قبول کی ایرج نوجوان بہ فتح و فیروزی معرکہ کارزار سے اپنی بارگاہ کی جانب پھرے

جسقدر ساحران ظرار مطیع اسلام ہوئے تھے اُنھون نے عرض کی کہ اے شہریار اب یہان کیون تشریف رکھیے مکان مین تشریف لے چلیے ایرج نامدار نے فرمایا کہ آج کی شب ہم اور یہان ہین کل مکانات ظرار کی سیر کرینگے سب لوگ خاموش ہورہے ایرج نوجوان نے رات بعیش و عشرت بسر کی صبح کو ساحرون کے ہمراہ ظرار جادو کے مکانات کی جانب تشریف لائے ساحرون نے خزانہ بتایا ایرج نامدار کے قبضے مین آیا وہان سے خوشی خوشی مراجعت کی ایک ساحر کو سب مکانات کا منتظم و مہتمم قرار دیا سب خزانے کرا اپنی بارگاہ مین آئے ملکہ نسرین نے کل کیفیت وہان کی بیان کی اور خزانہ بھی دکھایا ملکہ نے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے تھوڑی دور بڑھو اور ایک ساحر رہتا ہے مطیر جادو اسکا نام ہے وہان ہر وقت پانی برستا رہتا ہے کسی کی مجال نہین ہے جو اُس راہ سے گذر کرے مگر خدا مالک ہے وہان بھی ہمکو فتح نصیب ہوگی ایرج نامدار نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا تین کوس کے بعد دیکھا پانی بڑے زور شور سے برس رہا ہے ابر گھرا ہوا ہے برق چمک رہی ہے رعد کی آواز کلیجے کے پار ہوئی جاتی ہے سردی کی اسقدر کثرت ہے کہ دانت سے دانت بجتے ہین ہاتھ پانون مین رعشہ پیدا ہوتا ہے ایرج نامدار اس کیفیت کو دیکھکر بہت حیران ہوئے مہتاب سیہ پوش سے کہا یہ عجیب معرکہ ہے اسنے خوب انتظام کیا ہے واقعی یہان کون آسکتا تھا مہتاب نے عرض کی اے شہریار مجھسے بات نہین ہو سکتی اسقدر سردی کی زیادتی ہے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین بوجہ نیمچہ کے محفوظ ہون دیکھو خدا اس مشکل کو بھی آسان کر دیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین ملکہ نسرین نے بڑھ کے کچھ اسم سحر پڑھا پانی برسنا موقوف ہوا سردی کم ہوئی برق کا چمکنا جاتا رہا رعد کی آواز نہ آئی مہتاب سیہ پوش نے ملکہ کے سحر کی بہت تعریف کی ایرج نے بھی کہا واقعی ملکہ کے کامل ہونے مین شک نہین ہے ایرج نوجوان تو یہ باتین کر رہے تھے ملکہ نسرین نے آگے بڑھ کے کچھ پھول اپنے پاس سے نکالے اُنپر کچھ پڑھ کے اسطرف پھینکدیے پھولون کے پھینکتے ہی ایک دھوان بلند ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ دھوان برطرف ہوا سب نے دیکھا ایک مکان پتھر کا نہایت عالیشان نظر آتا ہے ایرج نامدار نے ملکہ کے پاس جا کے پوچھا یہ مکان کسکا ہے اسمین کون رہتا ہے ملکہ نسرین نے کہا مطیر جادو کا یہی مکان ہے اسی کے کوٹھے پر وہ شب و روز بیٹھا رہتا ہے سحر سے پانی برسایا کرتا ہے جو کوئی اس طرف آتا ہے وہ اِس پانی مین ہلاک ہوجاتا ہے ایرج نوجوان نے فرمایا اب مطیر جادو کو ہمارے آنے کی اطلاع تو ہوگئی ہوگی ملکہ نے کہا اب وہ ہمارے مقابلے کے واسطے آئیگا اور کیا عجب ہے جو اپنے مقام سے چل چکا ہو اُسکے پاس فوج و لشکر نہین ہے چونکہ ساحر کامل ہے اس وجہ سے تنہا یہان رہتا ہے کسی کی اتنی مجال نہین ہے کہ یہان تک آسکے یہ ذکر تھا کہ ایک بار ہوا سے تند چلی ملکہ نے کہا اے شہریار مطیر جادو آتا ہے اُسکے آنے کی علامت پیدا ہوئی ہے ایرج نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے کہ اتنے مین مطیر جادو سامنے آکر کھڑا ہوا پکار کے کہا اے طلسم کشا تو نے غضب کیا طلسم کے بڑے بڑے عجائبات مٹائے اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا اپنی خطاؤن کی سزا پائیگا ایرج نامدار نے کہا او بیہودہ کیا بکتا ہے مطیر جادو نے کہا تو نسرین پر بہت نازان ہے مین اُسکی کیا حقیقت سمجھتا ہون ملکہ نے کہا او نمک حرام ہمارے سامنے دعوی کرے

کرتا ہی ہمارے گھر سے سحر نے رواج پایا ہی ہمین نے سب کو تبایا ہی تو ہمارے سامنے ساحری کا دم
بھرتا ہی بڑا دعوی کرتا ہی اگر کچھ تجھے سحر مین دخل ہو تو ہم سے مقابلہ موجود مین کوئی بات اُٹھا نہ رکھنا
مطہر جادو نے ایک کارد سحر جھولی سے نکالی ملکہ کی طرف کھینچ ماری ملکہ نسرین نے سحر کرکے اوس
چھری کو رد کیا اور تھوڑی سی خاک مطہر جادو کی جانب پھینک دی مطہر جادو نے بہت چاہا کہ
مین بچون مگر امان پانا بہت دشوار ہوا لڑکھڑا کے زمین پر گرا ملکہ نے بڑھکر نیچے سے سر
کاٹ لیا اُسکے مرتے ہی لاش اُسکی جلنے لگی صدائین مہیب آئین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی
مرا نام من مطہر جادو بود ایرج نوجوان بہت خوش ہوئے ملکہ کو سب نے بہت کچھ آفرین و
مرحبا کہا ایرج نوجوان نے فرمایا کیون ملکہ اب تمھاری کیا راے ہی ملکہ نے جواب دیا کہ
اسکے مکان مین تشریف لے چلیے علاوہ خزانہ کے ایک چیز نایاب ہاتھ آئیگی شاہزادے
نے کہا ملکہ کچھ بیان تو کرو وہ کیا چیز ہی ملکہ نے کہا جب وہان تشریف لے چلیے گا تو حال کھل جائیگا
ایرج نوجوان مشتاقانہ مکان مطہر جادو مین داخل ہوئے مہتاب سیہ پوش وغیرہ بھی ہمراہ
گئے ملکہ نے جاکر سب خزائن ایرج نوجوان کو بتائے شاہزادے نے اپنے قبضے مین کیے جب سب
مال و اسباب ایرج نوجوان اپنے قبضے مین کر چکے تو ملکہ نسرین ایرج نوجوان کو ایک حجرے مین
لیگئین ایرج نامدار نے دیکھا کہ اُس حجرے مین ایک پردہ پڑا ہی ملکہ نے کہا اے شہریار اس پردے
کو اُٹھائیے دیکھیے اسمین کیا ہی ایرج نوجوان نے اُس پردے کو اُٹھایا اندر حجرے کے تشریف
لائے دیکھا ایک تخت زبرجدی بچھا ہی اُسپر ایک تاج مرصع کار رکھا ہی اور سب لباس شاہی موجود
ہی مگر ایک چھوٹی کشتی مین ایک بازوبند الماس کا رکھا ہوا ہی اُسپر کچھ کندہ ہی ملکہ نے کہا اے شہریار
اس مال کو تو تحویل مین داخل کیجیے اور اس بازوبند کو اپنے بازو پر باندھیے جب تک یہ آپ کے
پاس رہیگا سحر تاثیر نکرینگا یہ بازوبند بہت بڑے مرد بزرگ کے بازو کا ہی علاوہ اسکے اور بھی
بہت سی تاثیرین اسمین ہین جو مین اور کسی وقت آپ سے عرض کرونگی ایرج نامدار خوش ہوکر
اُس بازوبند کو اپنے بازو پر باندھا وہان سے باہر تشریف لائے اپنی بارگاہ کی جانب روانہ
ہوئے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے دن ملکہ نے کہا اب دو کوس کے فاصلے پر بہار جادو
کا قلعہ ملیگا وہ ہن گل حیات نیرنج جادو ہی مگر اے شہریار ایک امر بہت دشوار ہی ہم تو خندق
کے پار اُتر جائینگے مگر اور لوگ کیا کرینگے آپ بھی بخوف خندق کے پار چلے جائیے گا ایرج نوجوان
نے کہا آخر اُس خندق مین کیا ہی ملکہ نے کہا اُس خندق مین پارہ بھرا ہی جب آدمی وہان جاتا ہی
تو پارہ جوش مارکے خندق سے نکلتا ہی جو کوئی کنار خندق ہوتا ہی وہ غرق ہو جاتا ہی بیس کوس
تک پارہ جوش مارتا ہوا جاتا ہی ایک حد اُسکی معین ہی جب وہان تک پہونچتا ہی تو پھر خندق کی طرف
مراجعت کرتا ہی جو کوئی اُس پارہ مین غرق ہو جاتا ہی خندق مین جاکر غائب ہو جاتا ہی وہ مرتا نہین
ہی بلکہ صحیح و سلامت رہتا ہی لوگ معین ہین اُسکو نکال کرلیجاتے ہین بہار جادو اُسکو قید
کرتا ہی اور قلعہ کے اندر بہت کچھ عجائبات ہین جو آپ کو درپیش ہونگے ایرج نامدار نے فرمایا
خدا مالک ہی اُسی وقت اُس صحرا سے ایرج نامدار نے مع سب لوگون کے کوچ کیا مہتاب جادو کو

ایرج نامدار نے سب کا افسر بنایا ملکہ کو محافے مین سوار کیا دو ہزار ساحران نامی اور دو سو پہلوانان
گرامی ایرج نامدار نے اپنے ہمراہ لیے اور باقی ساحر بطرح جادو کے مکان مین چھوڑے اس جاہ و
تجمل سے طرف قلعہ بہار جادو کے روانہ ہوئے کہ ان سب کا حال وقت پرنچسہ بیان کیا جاے گا

اب کچھ حال بہار تاجدار کا عرض کیا جاتا ہے

کہ اسنے جو آمد ایرج نوجوان کی خبر پائی تو اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ جس طرح بن پڑے طلسم کشا
کو گرفتار کرکے لاؤ جو اس جوان کو گرفتار کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا ملازمین تو تلاش ایرج
نوجوان مین روانہ ہوئے اور بہار جادو نے اپنے قلعہ مین انتظام کرنا شروع کیا ہر ایک جیز کو زور
دیا جہان سو آدمی مقرر تھے وہان دو سو کو مقرر کیا اسی طور سے سب بند و بست نیا کیا جس غار مین خود
رہتا تھا اسکے روبرو دس ہزار ساحران غدار مقرر کیے سب سے تاکید کردی کہ اگر طلسم کشا شاید یہانتک
پہونچے اول تو یہان تک آ نہین سکتا ہے اور اگر شاید آجاے تو اسکو قتل نہ کرنا زندہ گرفتار کر لینا
مین اسکو نخشب کے پاس بھیجونگا سب نے وعدہ کیا یہ پھر غار مین چند آدمیون کو لیکر چلا گیا مگر ایرج
نوجوان جو اپنے ہمراہ ساحران و غیر ساحران لیکر چلے دوسرے روز کچھ لوگ راہ مین ملے سب نے
ایرج نامدار کو سلام کیا عرض کی اے شہریار آپ کہان سے تشریف لائے ہین کس طرف جانے کا ارادہ
ہے ایرج نامدار نے کل کیفیت بیان کی ان لوگون نے کہا آپ ہمارے ہمراہ تشریف لے چلیے ہم آپ کو
باسانی قلعہ تک پہونچا دینگے خندق سیماب بھی کچھ گزند آپ کو نہ پہونچائیگی بخیر و خوبی قلعہ مین داخل
ہوجایئے گا ایرج نامدار کو تو ان سب کی باتوں کا یقین ہوا مگر مہتاب نے عرض کی یہ لوگ مکار
معلوم ہوتے ہین انکے کہنے کا اعتبار نہ کیجیے یہ ملازمان بہار جادو ہین آپ کو راستہ بھلا کر کسی اور
طرف لیجا ئینگے اور پریشان کرینگے ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب سیہ پوش جو ہمسے کسی بات
کو کہتا ہے اور صفائی ظاہری سے ملتا ہے ہم اسکے قول کا اعتبار کرتے ہین جو ہمسے مکر کریگا وہ اپنے کیے
کی سزا پائیگا ہم حق پر ہین ہمارا خدا حامی ہے ہر حال مین ہماری حفاظت وہی کرتا ہے مہتاب سیہ پوش
نے عرض کی آقا اے نامدار آپ کو اختیار ہے مین جسقدر عرض کرتا ہون وہ آپ کے خلاف نہین ہے
ایرج نامدار نے کہا کچھ خوف نہ کرو جو جیسا کریگا ویسا ہی سزاے غیبی پائیگا مہتاب خاموش ہو رہا
مگر یہ خبر ملکہ کو پہونچادی ملکہ نسرین نے جو یہ بات سنی اسی وقت گلعذار سے کہا کہ شاہزادے کو
جلد یہان بلاؤ مین اسنے کہدون کہ جو راستہ یہ لوگ تعلیم کرین خبردار اس راہ پر ہرگز نہ چلیے گا
ورنہ راستہ بھول کر تباہ ہوجایئے گا گلعذار نے چوبدار سے کہا کہ ملکہ عالم شہریار کو بلاتی ہین جاکر
عرض کرو کہ کچھ ضروری باتین کہنا ہین جلد تشریف لایئے چوبدار ایرج نامدار کے پاس آیا ہاتھ باندھکر
عرض کی حضور ملکہ عالم بلاتی ہین کچھ ضروری باتین عرض کرنا ہین جلد تشریف لے چلیے ایرج نوجوان
محافہ ملکہ کے قریب آئے ملکہ نے کہا اے شہریار مین نے سنا ہے کہ کچھ لوگ نئے آے ہین اور وہ کوئی
راہ قلعہ مین جانے کی بتاتے ہین ایرج نوجوان نے کہا ہان کچھ لوگون نے وعدہ کیا ہے کہ ہم آپ کو
ایسی راہ سے قلعہ کے اندر پہونچا دینگے کہ خندق کے اترنے کی بھی تکلیف نہ ہوگی ملکہ نے کہا اے شہریار
باوجود اس عقل و فراست کے ایسی بات آپ کرتے ہین جو بالکل آپ کی عقل کے خلاف ہے ایرج نے

فرمایا ملکہ اُنکے ہونے سے ہمارا کیا نقصان ہی بلکہ یہ فائدہ ہی کہ وہ ہمین خندق سے بچا کر لیجائینگے ملکہ نے
کہا اے شہریار مجھ سے بڑھ کے اس طلسم کا واقفکار کوئی نہین ہی اگر دوسرا راستہ ہوتا تو مین ضرور جانتی
اس قلعہ کا دوسرا راستہ نہین ہی آپ ان مکارون کے کہنے پر عمل نہ فرمایئے مین انکی حقیقت سے خوب
ماہر ہون یہ لوگ بہار کے ملازم ہین صرف آپ کو راہ بہکانے آئے ہین آپ کو یقین نہین آتا ہی مین ابھی
خلاصہ کیے دیتی ہون یہ کہکر مہتاب کو طلب کیا ایرج نامدار نے مہتاب کو بلایا مہتاب سیہ پوش حاضر
ہوا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ عالم نے تمھین بلایا ہی نہین معلوم کیا کام ہی مہتاب نے عرض کی ملکہ عالم
مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہی ایرج نوجوان نے فرمایا ملکہ عالم مہتاب سیہ پوش حاضر ہی ملکہ نے فرمایا اے
مہتاب یہ لوگ جو قلعہ کا راستہ بتانے آئے ہین انکو کسی طرح سے گرفتار کرلو اور اُنسے حقیقت دریافت
کرو ایرج نامدار نے کہا ملکہ عالم یہ بات ہمارے خلاف ہی اب وہ ہمارے مہمان ہین اُنکی خاطر ہمپر
واجب و لازم ہی اگر اُنکی خاطر نہ کرین تو تکلیف بھی نہ دین ملکہ نے کہا اے شہریار انمین ایک آدمی کو
گرفتار کیجیے اور اس طرح اُسے اسیر کیجیے کہ اور لوگون کو نہ معلوم ہو اُسکو خوف دیجیے دیکھیے وہ
کیا کہتا ہی ایرج نے بمجبوری اس بات کو منظور کیا مہتاب جادو ساحرون کے پاس آیا کہا تم سب خوب
آگاہ ہو کہ یہ لوگ جو نئے آئے ہین سب مکار ہین اور شاہزادے کے راستہ بہکانے کے لیے انکو بہار
جادو نے بھیجا اور آقاے نامدار کو کسی طرح یقین نہین آتا ہی لہذا تم لوگ انمین سے ایک آدمی کو الگ
لیجاؤ اور اُسے گرفتار کرکے ازراہ ظلم و تعدی کیفیت واقعی دریافت کرو ساحرون نے اس بات
کو پسند کیا چار ساحرون نے اتفاق کیا اور اُن لوگون سے ایک آدمی کو کسی حیلہ سے اپنے ہمراہ لیا
اور دور جاکر چارون نے اُسے اسیر کرلیا اور کیفیت دریافت کی پہلے تو اُسنے بہت چلے کیے جب دیکھا
کہ اب ان لوگون کے ہاتھ سے جان بچتی نہین معلوم ہوتی مجبور ہو کے بیان کیا کہ ہمکو بہار جادو نے
بھیجا ہی اور ہمسے وعدہ کیا ہی کہ اگر طلسم کشا کو اسیر کرکے لاؤ گے تو بہت کچھ انعام پاؤ گے ہم لوگ
اسلیے یہان آئے ہین طلسم کشا کو راہ بھٹکا دینگے بیابان فنا مین لیجائینگے وہان جاکر آنا دشوار ہوگا
اُس صحرا مین حکمانے عجیب بات پیدا کی ہی اس قسم کے درخت ہین کہ جہان اُنکے پھولون کی خوشبو
دماغ مین پہونچی پھر انسان زندہ نہین رہتا ہی یہ ساحر اُسکو گرفتار کیے ہوئے ایرج نوجوان کے پاس
لائے اُسنے جو کیفیت اُنسے بیان کی تھی وہی ایرج نوجوان کے سامنے بھی کہدی ایرج نوجوان
نے حکم دیا کہ ان سب کو اسیر کرو ساحران اسلام نے سب کو گرفتار کرلیا انھون نے بہت بہت
مکر آمیز باتین کین مگر مہتاب سیہ پوش نے قبول نہ کیا اُنکو طوق زنجیر پہنا کر اپنے ہمراہ لیا دوسرے
روز ایرج نامدار خندق کے قریب پہونچے ملکہ نے کہا اے گلعذار خندق قلعہ بہار جادو قریب
آگئی ہی شاہزادے کو جلد بلاؤ مین کچھ اُنسے کہونگی ملکہ کے کہنے سے گلعذار نے چوبدار سے کہا
کہ شہریار کی خدمت مین جاکر عرض کرو کہ آپ کو ملکہ عالم بلاتی ہین کچھ ضروری امور عرض کرنا ہین چوبدار
ایرج نامدار کے پاس آیا عرض کی حضور آپ کو ملکہ بلاتی ہین تشریف لے چلیے کچھ ضروری باتین آپ سے
عرض کرنا ہین ایرج نامدار محافہ کے پاس آئے ملکہ نے کہا اے شہریار اب قلعہ قریب ہی بہتر یہ ہی کہ آپ
یہان مقام کیجیے جو مین عرض کرون وہ انتظام کیجیے ایرج نوجوان نے مہتاب سیہ پوش کو بلایا

کہا ملکہ کہتی ہین کہ آپ لشکر کو یہین ٹھہرایئے قلعہ قریب ہی یہان کچھ انتظام کرنا ہوگا مہتاب سیہ پوش نے لشکر کو روکا بارگاہین فوراً استادہ ہوئین سب گھوڑون سے اُترے ایرج نامدار بارگاہ مین داخل ہوئے ملکہ کا محافہ قریب بارگاہ کے آیا ملکہ مع گلعذار کے داخل بارگاہ ہوئین ایرج نامدار ملکہ کی بارگاہ مین تشریف لائے ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین نے اسوجہ سے یہان قیام کرنا مناسب نہ جانا کہ اب جو امر مناسب وقت ہوگا وہ کیا جائیگا یکایک قلعہ کے اندر جانے کا قصد کرنا اچھا نہ تھا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ تمنے جو کچھ کیا بہت مناسب کیا ملکہ نے کہا اب یہ انتظام کرنا چاہیے کہ لشکر کو یہین چھوڑیے صرف تھوڑے سے ساحر جو فن سحر و ساحری مین طاق ہون اُنکو چھانٹ کر اپنے ہمراہ لیجیے اور داخل قلعہ ہوجیے پھر جیسا کچھ ہوگا دیکھا جائیگا ایرج نامدار نے کہا مہتاب سیہ پوش کیونکر قبول کریگا ملکہ نے کہا مہتاب سیہ پوش کا یہان رہنا ضرور ہے اگر وہی نہوگا تو لشکر کی محافظت اور انتظام کون کریگا وہ بہت کاردان ہے اُسکا یہان رہنا مثل آپ کے ہے ایرج نوجوان نے کہا مین کیونکر کہون کہ مہتاب سیہ پوش بغیر میرے یہان رہ سکے ملکہ نے کہا ہم اُسکو سمجھا دینگے وہ راضی ہوجائیگا ایرج نوجوان نے کہا تمھین اختیار ہے اسی گفتگو مین رات ہوگئی ایرج ناہدار چونکہ راہ کی مسافت اُٹھائے ہوئے تھے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام بستر خواب پر تشریف لے گیے آرام فرمایا جب شب گذر کر صبح ہوئی تو ملکہ نسرین نے مہتاب سیہ پوش کو اپنے پاس بلایا مہتاب حاضر ہوا ملکہ نے فرمایا اے مہتاب قلعہ مین آج جانا ضرور ہے تو میرا یہ قصد ہے کہ بہت لوگون کو ہمراہ نہ لیجاؤن صرف لشکر ساحران سے ایک سو آدمی تجربہ کار چھانٹ کر ہمراہ لون اور سب لشکر کو یہین چھوڑون لہذا انتظام اور محافظت لشکر کی تمھارے ذمہ ہے مہتاب سیہ پوش نے عرض کی ملکۂ عالم انتظام اور حفاظت کسی اور کے سپرد کیجیے مین ہمراہ چلونگا ملکہ نے فرمایا اے مہتاب سیہ پوش اور کوئی اس لائق نہین ہے علاوہ اسکے تمہارا جانا بھی بہت دشوار ہے تم تو اس معاملے سے بخوبی آگاہ ہو کہ خندق مین کیا آفت ہے غیر ساحر وہان کیونکر جا سکتا ہے جب ساحر وہان جاتے ہوئے گھبراتے ہین تو پھر کسی کی کیا مجال ہے جو وہان جا سکے مہتاب نے بمجبوری منظور کیا ملکہ نے کہا اب یہ کام کرو کہ ایک سو ساحر جو بہت اچھی طرح سے علم سحر سے ماہر ہون اُنکو اطلاع دو کہ تمھین قلعہ بہار کے اندر ہمراہ ایرج نامدار کے جانا ہوگا بہتر ہے کہ ابھی سے چلنے کا سامان درست کرو مہتاب سیہ پوش اُسی وقت ملکہ سے رخصت ہوکر باہر آیا لشکر ساحران سے سو ساحران ذی ہوش کو چھانٹ کر ملکہ کا حکم سنایا اور تاکید کردی کہ اسی وقت سے چلنے پر تیار رہو آج ہی ملکہ عالم اور آقاے نامدار یہان سے کوچ کرینگے ساحرون نے اپنے چلنے کا سامان فوراً درست کیا تھوڑی دیر کے بعد مہتاب سیہ پوش نے ملکہ نسرین کے پاس جاکر عرض کی ملکۂ عالم سو ساحر حسب الحکم غلام نے چھانٹ لیے ہین وہ تیار رہین جسوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لیجایئے ملکہ نسرین نے کہا ایرج نامدار کو یہان لاؤ مین اُنسے کہون کہ اب دیر نہ کرین تشریف لے چلین مہتاب جادو ایرج نامدار کے پاس آیا عرض کی اے شہریار ملکۂ عالم فرماتی ہین کہ حضور تشریف کے لے چلنے مین کیا عرصہ ہے ایرج نامدار نے فرمایا کہ جسوقت ملکہ مجھے کہینگی مین موجود ہون مہتاب سیہ پوش نے عرض کی پھر دیر نہ لگایئے تشریف لیجایئے

سب سامان سفر تیار ہی ایرج نامدار ملکہ کی بارگاہ مین تشریف لائے فرمایا کیون ملکۂ عالم اب کیا عرصہ ہی ملکہ نے عرض کی آپ کا انتظار تھا اب تشریف لے چلیے مہتاب سیہ پوش سے فرمایا اُن ساحرون کو اطلاع دو کہ در دولت پر حاضر ہون مہتاب سب ساحرون کو لایا ایرج نامدار برآمد ہوئے ملکہ نے چلتے وقت ایرج نامدار سے یہ بھی کہا کہ جب آپ خندق کے قریب پہونچیے گا تو جیسے آئے خندق کے پار جانے کی تدبیر نہ فرمایئے گا اول تو مین خود وہان پہونچ جاؤنگی اور اگر شاید مجھے عرصہ ہو جائے تو خبردار آپ یہ قصد نہ فرمایئے گا مجھ سے پہلے قلعہ مین نہ چلے جایئے گا ایرج نوجوان نے کہا ملکہ تمھارے کہنے کی ضرورت نہین ہی مجھے خود اس امر کا خیال رہیگا یہ فرما کر ملکہ سے رخصت ہوئے ساحرون کو ہمراہ لے کر طرف قلعہ بہار جادو کے روانہ ہوئے انکے جانے کے بعد ملکہ نسرین بھی مع گلعذار کے تخت سحر پر بیٹھ کے روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا مگر ایرج نامدار جو قریب خندق پہونچے خندق مین پارے نے جوش مارا اُبلنا شروع ہوا یہانتک کہ ایرج نامدار کے قریب پہونچگیا مگر بسبب نیمچے اور بازوبند کے کسیطرح کی گزند نہ پہونچا سکا ساحر جسقدر ہمراہ تھے وہ سحر کر کے بلند ہو گئے ایرج نوجوان ملکہ کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ نسرین بھی تخت پر سوار اسباب سحر آگے دھرے ہوئے پہونچین شاہزادے کو دیکھا کہ تیغ بکف کھڑا ہی ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ جرأت ایرج نامدار کی دیکھو کہ ذرا ہراس نہین ہی کس استقلال سے کھڑے ہین ایرج نامدار نے جو ملکہ کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہو گئے ملکہ نے آتے آتے ہاتھ ہلائے برقین چمک چمک کے اس دریاے سیماب پر گرین پھر ایرج نامدار نے دیکھا کہ ملکہ نے سحر سے دھوان بنایا وہ دھوان اونچا ہو کر بادل بنگیا پھر مائل بہ پستی ہوا اور دریاے سیماب پر آ کر گرا جسقدر پارہ جوش مار رہا تھا اس بادل نے سب پی لیا ملکہ نے پھر اشارہ کیا وہ بادل اونچا ہو کر نظرون سے غائب ہو گیا ایرج نامدار کو کمال تعجب ہوا خندق خالی ہو گئی ملکہ نسرین نے ایرج نامدار کو تخت پر بٹھایا خندق کے پار اُتار دیا جسقدر ساحر تھے وہ سب سحر کر کے خندق کے پار آ گئے جب کوئی خندق کے اس پار باقی نہ رہا تو ملکہ نسرین نے ایرج نامدار سے کہا اب آپ ان ساحرون کو ہمراہ لے کر اندر قلعہ کے تشریف لیجایئے مین بھی وقت پر حاضر ہونگی ایرج نوجوان سب ساحرون کو ہمراہ لیکر قلعہ کے دروازے کے قریب آئے دروازہ بند پایا وہان توقف کیا ملکہ نے قریب آکر کہا اے شہریار دیر نہ لگایئے ایسا نہو اور لوگ آجاوین تو اندر جانا مشکل ہو جس طرح بن پڑے اس دروازے کو اُکھاڑ لیجیے اندر تشریف لیجایئے ایرج نامدار نے دروازے کو مضبوط دونون ہاتھون سے پکڑا اور زور کر کے دروازہ زمین سے اُکھاڑ کے پھینک دیا ساحر جسقدر ہمراہ تھے قوت ایرج نوجوان دیکھکر دنگ ہو گئے ملکہ نسرین نے گلعذار سے کہا کہ یہ آدمی کا کام تھا جو شاہزادے نے کیا گلعذار نے عرض کی ملکۂ عالم اقبال ایرج نامدار ترقی پر ہی جو بات کرینگے وہ ضرور ہو جائیگی ملکہ تو وہان سے روانہ ہوئین ایرج نامدار قلعہ کے اندر داخل ہوئے دروازے پر قلعہ کے جو نگہبان موجود تھے یہ کیفیت دیکھکر کہ ایرج نوجوان نے در قلعہ کو اکھاڑ کر پھینک دیا بخوف جان بھاگے اور لوگون کو جاکر اطلاع کی کہ غضب ہو گیا طلسم کشا قلعے کے اندر آ گیا ہی اُسنے

دروازہ قلعہ کا اُکھاڑ کر پھینک دیا ہم لوگ اگر اس سے بولتے تو وہ زندہ کا ہے کو چھوڑتا جلدی وہان چلو ایسا نہو کہ طلسم کشا چاہ بہار تک پہونچ جاے تو بڑی قیامت آسے یہ جو سُنا تو بہار جادو کی فوج مسلح و مکمل ہو کر برا سے مقابلہ طلسم کشا چلی ایرج نوجوان نے جو مجمع ساحران کو دیکھا خدا کو یاد کیا تلوار علم کی ایک میدان وسیع دیکھکر ٹھہرے فوج قریب آئی پہلے تو سب نے سحر کیا مگر سحر نے ذرا بھی تاثیر ایرج نوجوان پر نہ کی جب سحر کر کے عاجز ہوئے تو تلوارین لے کر ٹوٹ پڑے بھلا تلوار سے ایرج نامدار کا کیا بنا لیتے شاہزادہ بھی مانند شیر غضبناک جا پڑا نہنگا نہ پلنگا نہ وغا کرنے لگا جس نے سحر کیا اُسکو تلوار کا ہاتھ مار دیا جس نے تیغ اُٹھائی اُسکا ہاتھ کاٹ کر زمین پر گرا دیا ادھر تو شاہزادہ لوگون کو قتل کر رہا تھا اُدھر ساحرون مین لڑائی ہو رہی تھی مگر جو ساحر ایرج نامدار کے ہمراہ تھے اُنھون نے بھی لاشون کے انبار لگا دیئے تھوڑی دیر مین فوج بہار جادو شکست کھا کر بھاگی ایرج نوجوان قریب چاہ بہار کے پہونچے یہان بھی سب ساحر جمع تھے سب نے ایرج نوجوان پر سحر کیا مگر ایرج نے انکو بھی قتل کیا اب چاہا کہ اور آگے بڑھون چاہ کا راستہ تلاش کرون کہ بلندی سے آواز آئی اے شہریار اس چاہ کا راستہ یہی ہے نام خدا لیکر کود پڑیئے اور آپ کے ہمراہ سب ساحر بھی اسی چاہ مین داخل ہون ایرج نامدار بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اُس چاہ مین کود پڑے انکے بعد اور جسقدر ساحر تھے وہ بھی چاہ مین داخل ہوئے سب کے بعد ملکہ نسرین سحر کر کے چاہ مین گئین مگر ایرج نامدار جو چاہ مین کودے اور بہار جادو نے دیکھا تیغہ کھینچکے ایرج نامدار سے مقابل ہوا تلوار چلنے لگی جس مقام پر ایرج نامدار چاہتے ہین کہ مین ہاتھ مارون اُسکے دو ٹکڑے ہو جائین بہار جادو سحر کر کے غرق زمین ہو جاتا ہے ایرج نامدار کا وار خالی جاتا ہے اسی طرح بہت دیر تک مقابلہ رہا جب ایرج نامدار کو عرصہ ہو گیا اور رات ہو گئی تو ہاتھ ایرج نوجوان کے تھک گئے اب بہار جادو نے دھوکے دینا شروع کیے سامنے غرق زمین ہوا پشت کی جانب اُبھر کر نعرہ کیا ایرج نوجوان ادھر پلٹے وہ پھر غرق زمین ہوا پہلو کی طرف سر نکال کے آواز دی اب تو ایرج نامدار بھی حیران ہوئے کہ اسکو کیونکر قتل کرون جم کر لڑے تو ابھی اسکو حال کھلجاے ایرج نوجوان تو اس فکر مین تھے کہ اسکے واسطے کیا انتظام کرنا چاہیے لیکن بہار جادو نے پھر سامنے آکر نعرہ کیا شاہزادے نے تیغہ اُسکے سر پر مارا اسنے پھر اپنے تئین غرق زمین کیا ایرج نوجوان چارون طرف دیکھنے لگے جب اسکو عرصہ ہوا اور سر زمین سے نہ نکالا تو ایرج نامدار یہ سمجھے کہ اب یہ فرار ہو گیا یہ خیال کر کے چاہتے ہین کہ آگے بڑھین پشت پر سے آواز آئی کہ باش اے طلسم کشا منم بہار جادو ایرج نامدار جب تک پلٹین کہ تیغہ سر پر پڑا تھوڑا سا زخم سر مین آیا ایرج نامدار نے پلٹ کے چاہا وار کرون بہار جادو پھر غرق زمین ہوا ایرج نامدار کے منہ پر خون کی چادر آئی شاہزادہ خون چہرے سے پونچھنے لگا پشت پر سے پھر آواز آئی اور ساتھ ہی آواز کے تیغہ سر پر پڑا اب کی بار زخم گہرا لگا ایرج نامدار نے پلٹ کے چاہا اب کی مین وار کرون بہار جادو پھر غرق زمین ہوا اسیطرح آٹھ وار متواتر بہار جادو نے ایرج نوجوان کے سر پر لگائے اور شاہزادہ ہر مرتبہ یہی چاہا کیا

کہ اب یہ زد پر آ گئے تو نیچہ سے سر اسکا اڑا دون مگر جب وار کیا یہ غرق زمین ہوگیا وار خالی پڑا
جب نوان زخم ایرج نوجوان کے سر پر پڑا تو شاہزادے سے سنبھلا نہ گیا زمین پر گر کر پھر سنبھلے گھٹنے
ٹیک کر بیٹھے نیچہ مضبوط ہاتھ مین لیا چارون طرف سے ہوشیار ہو گئے بہار جادو تھوڑی دیر غرق
زمین رہا بعد تھوڑی دیر کے اُسنے دھوکا دے کر پھر پشت کی طرف سے وار کیا اس وار کے پڑنے
سے ایرج نوجوان مین اتنی بھی قوت باقی نرہی کہ گھٹنون کے بل بیٹھے رہتے تیورا کر زمین پر گرے
ایرج نوجوان کا زمین پر گرنا تھا کہ بہار جادو نیچہ پکڑ کے آگے بڑھا قریب آ کر چاہتا ہی کہ نیچے کا وار
کرے کہ ایک برق چمک کر اُسپر گری کہ دو ٹکڑے بہار جادو کے ہوئے اسکے مرتے ہی آواز آئی
کشتی مرا نام من بہار جادو بود ایرج نوجوان کے کان مین جو یہ آواز گئی گھبرا کے آنکھین کھولدین
دیکھا ملکہ نسرین سرہانے کھڑی ہین چاہتی ہین کہ سر اپنے زانو پر رکھین ایرج نامدار نے کہا ای ملکہ
اسنے بڑا غضب کیا اس مکر سے مجھ سے لڑا کہ آج تک اس طور کا مقابلہ مین نے کسی سے نہین کیا
تھا کہ اب یہ میرے سامنے سے بھاگ گیا تو یہ میری پشت کی جانب سے سر نکال کر وار کرتا تھا اسطرح
اسنے مجکو زخمی کیا ہی ملکہ نسرین نے بیٹھکر زخمہاے سر ایرج نوجوان دیکھے اُسی وقت اپنی جھولی
سے مرہم نکالا اپنے ہاتھ سے زخمون مین ٹانکے دیے پٹیان مرہم کی چڑھائین تھوڑی دیر کے بعد
ایرج نامدار بجرات تمام اُٹھے ملکہ اُس چشمہ کے پاس ایرج نامدار کو لائین ایرج نامدار نے دیکھا
ایک چشمہ آب مصفا ہی اُسمین بہت سے پھول گلاب کے پڑے ہین مگر ایک پھول سب سے بڑا ہی
ملکہ نے ایرج نامدار سے کہا کہ بڑا پھول اپنے قبضے مین کیجیے گل حیات نیرنج یہی ہی ایرج نامدار
نے اُس پھول کو چشمہ سے نکالا پھول کے نکلتے ہی چشمہ خشک ہوگیا سب پھول غائب ہو گئے ایک
آواز مہیب آئی تاریکی چھاگئی ملکہ نسرین نے سحر کیا کہ وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا
کہ نہ وہ کنوان ہی نہ وہ چشمہ ہی ایک میدان مین کھڑے ہین سامنے ملکہ نسرین پشت پر وہی سو
ساحران جلیل جو ساتھ آئے تھے موجود ہین ایرج نامدار بہت متعجب ہوئے ملکہ سے کہا ملکہ عالم وہ قلعہ کیا
ہوا اور وہ چاہ کدھر گیا اور جسقدر فوج تھی وہ سب کیا ہوئی ملکہ نے عرض کی ای شہریار وہ سب سحر
کا کارخانہ تھا اُسکے قتل ہوتے ہی سب مٹ گیا دیکھیے وہ سامنے آپ کا لشکر معلوم ہوتا ہی ایرج
نامدار نے جو بخوبی نگاہ اُٹھا کے دیکھا تو واقعی لشکر سامنے دکھائی دیتا ہی ایرج نامدار اپنے لشکر
مین آئے مہتاب سیہ پوش نے شاہزادہ کو دیکھکر جلدی سے قدمون کو ایرج نوجوان کے
بوسہ دیا کہا ای شہریار ہم لوگ یہان سے تماشا دیکھتے تھے قلعہ مثل قلعہ آتشبازی کے جل کر خاک
ہوا کس شدومد سے آپ نے اس جنگ کو سر کیا واقعی یہ آپ ہی کا کام تھا دوسرے مین اتنی
قدرت نہین ہی جو یہ کارہاے نمایان کر سکے ایرج نامدار نے فرمایا کہ ای مہتاب سیہ پوش
اور تو سب امور آسان درپیش ہوئے مگر جسوقت بہار جادو سے مقابلہ ہوا تو اُسنے بہت پریشان
کیا جب مین وار کرتا تھا تو وہ سحر کر کے غرق زمین ہوجاتا تھا اور پشت کی طرف زمین سے نکل کر وار
کرتا تھا اسی طور سے اُسکے ہاتھ سے دس زخم کھائے اگر ملکہ اسوقت نہ پہونچتین تو بہار جادو
اپنا کام کر چکا تھا مین تو بیہوش ہو ہی چکا تھا جب اُسکے مرنے کی آواز میرے کان مین آئی تب

ہوشیار ہوا تو ملکہ کو اپنے قریب پایا خیال جو کیا تو اُسکی لاش پڑی ہی ملکہ سحر چشمہ کے پاس تشریف لیگئین بھول نکالا بھول کے نکالتے ہی ایک قیامت برپا ہوئی تاریکی چھاگئی ملکہ نسرین نے سحر کیا وہ تاریکی دفع ہوئی خیال جو کیا تو قلعہ کا نشان بھی نہ پایا مین بہت متعجب ہوا ملکہ نے کہا وہ سب اُسکا سحر تھا اُسکے مرتے ہی سب مٹ گیا دیکھیے وہ سامنے آپ کا لشکر دکھائی دیتا ہی مین نے خیال کیا تو لشکر در اصل نظر آیا مگر کیا عمدہ چیز ہاتھ آئی گو اتنی مصیبت اُٹھائی اب نیرنج جادو کا بھی خوف جاتا رہا ایرج نے کہا آج کے دن یہان قیام کرو کل ضرور اپنے لشکر کی طرف چلینگے مہتاب سیہ پوش نے کہا ابھی یہان دو تین روز قیام فرمایئے جب زخمہا سے سر بالکل اچھے ہو جائین تب تشریف لے چلیے گا ایرج نامدار نے اُنکا مہتاب سیہ پوش کا قبول کیا اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے پانچ روز تک ایرج نوجوان اُس صحرا مین مقیم رہے چھٹے روز وہان سے کوچ کیا مع تین ہزار ساحر اور دو سو جوان غیر ساحر اپنے ہمراہ لیے ملکہ نسرین بھی ہمراہ ہین مہتاب سیہ پوش بھی ساتھ ہی اس جاہ و تجمل سے اپنے لشکر کی طرف آئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت نیرنج جادو کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب ایرج نوجوان کو پندرہ روز کا زمانہ گذرا اور نیرنج دریا پرست نے دریافت کرایا تو اُسکو معلوم ہوا کہ ایرج یہان نہین ہین برائے شکار گئے ہین یہ سمجھا کہ شاید طلسم کشا پر میرا خوف غالب ہوا اس وجہ سے بھاگ کر کہین چھپ رہا اپنی فوج کو یہان کا رنگ دیکھنے کیواسطے چھوڑ گیا ہی نیرنج دریا پرست نے ایک چوبدار کی معرفت فیروز کے پاس کہلا بھیجا کہ تمھارے آقائے نامدار بخوف جان گریزان ہوئے مگر تمکو یہین چھوڑ گئے اب تمھارے حق مین مناسب یہی ہی کہ میرے ہمراہ بخت نصب ثانی کے پاس دربار مین چلو وہان چلکر تمھاری خطا معاف کرا دون مگر شرط یہ ہی کہ اپنا مذہب قدیم اختیار کرو چوبدار نے فیروز سے یہ پیام آکر بیان کیا فیروز نے کہا ہماری طرف سے کہدینا کہ ہمارے آقا اپنی جان بچانے کی فکر مین نہین گئے ہین بلکہ تیری جان لینے کی ترکیب مین گئے ہین خبردار اب کبھی ایسے کابات ناشائستہ زبان سے نکالنا اپنے سحر پر بہت نازان ہی نہین جانتا ہی کہ ہمارے آقا کا مثل شجاعت و ہمت مین کون ہی وہ جان بچاکر تیرے خوف سے بھاگ جاتے اور ہم لوگون کو یہان چھوڑ جاتے ایک غیر شخص نے آج تک اطاعت بھی اچھی طرح سے آقائے نامدار کی کی اُسکے واسطے تو اُنھون نے بڑی محنت اُٹھائی کہ اس طلسم مین تشریف لائے طلسم کو شکست ہونے کے قریب پہونچا دیا اب وہ بھاگ جاتے اور ہم غلامان جانباز جنھون نے ہر طرح سے ایرج نامدار کی اطاعت کی اُنکو تیرے مقابلہ کے واسطے چھوڑ جاتے کیون زیادہ غرور کرتا ہی جس دن وہ آئینگے تو زندگی سے یاس ہو جائیگی تنگ آکر تو بھاگنے کی تدبیرین کریگا مگر اُنکے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا ہر کارے نے یہ سب کیفیت نیرنج دریا پرست سے بیان کی نیرنج فیروز کی گفتگو سُنکر بہت آزردہ ہوا کہا اس نمک حرام کی قضا دامنگیر ہی مجھ سے بدزبانی کرتا ہی اسکو میرا ابھی خوف نہین ہی ابھی گرفتار کرلاؤنگا تو عمر بھر قید سے نجات نہ ملیگی زندان خانہ مین وہ سختیان پیش آئینگی کہ تڑپ تڑپ کے مرجائیگا بعض لوگون نے

تو کہا کہ اِسکی یہی سزا ہی بعض نے کہا ابھی خاموش رہیے دو ایک روز طلسم کشا کا اور راستہ دیکھیے
یقین ہی وہ ضرور آئیگا نیرنج نے کہا یقین تو مجکو بھی ہی کہ وہ ضرور ہی آئیگا مگر مین نے اسکے پاس جو یہ
پیام بھیجا تھا تو میرا خاص منشا یہ تھا کہ اس طلسم کا ملازم قدیم ہی اسکو طلسم کشا نے زیر کیا
اسکنے اطاعت اُنکی اختیار کی اب جو یہ چاہے تو مین اسکو مدد دے کر طلسم کشا کے اختیار سے
نکال لون لیکن اُنکا عندیہ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ بدل و جان مطیع الاسلام ہوا ہی اب مجکو
زیادہ تحریک کی کیا ضرورت ہی جب تک طلسم کشا نہین آتا ہی یہ اور جو چاہے بد زبانی کرلے ہم کچھ
نہ کہینگے جب طلسم کشا یہان آئیگا اُسوقت انکے سب کو حال کھلجائیگا یہان تو یہ گفتگو تھی نیرنج
دریا پرست اپنے رفیقون سے کہ رہا تھا کہ مین طلسم کشا کے آنے کا انتظار کر رہا ہون سب
لوگ اسکی مدح و ثنا کر رہے تھے کہ دیکھا ایک طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی نیرنج دریا پرست
نے کہا یہ کیا بات ہی طلسم کشا تو نہین آتا ہی لوگون نے کہا طلسم کشا کے ساتھ اسقدر لشکر نہین ہی
اُسکے ہمراہ دو سو جوان ہین نیرنج خاموش ہوا اور دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایرج
نامدار بصد شوکت و وقار اسپ صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر بیشمار نوبت نقارے بجاتے ہوئے
بڑے جاہ و حشم سے چلے آتے ہین نیرنج دریا پرست نے سب سے کہا کہ میرا گمان غلط نہ تھا
طلسم کشا آتا ہی سب نے کہا اسقدر فوج طلسم کشا نے کہان سے پائی یہ دولت کہان سے
ہاتھ آئی نیرنج دریا پرست نے کہا طلسم کشا مرد اقبال مند ہی اُسکو دولت کی کمی نہین ہی فوج
کا ہاتھ آنا کوئی تعجب کی بات ہی کسی سے لڑا ہوگا اُسکو زیر کرکے ملک پر قبضہ کیا ہوگا اُسی کی فوج
کو ہمراہ لایا ہی یہ ذکر تھا کہ ایرج نامدار اپنے لشکرگاہ کے قریب آئے فیروز نے ایرج نامدار
کو جو اس شوکت و وقار سے دیکھا دوڑ کر قدم مبارک کو بوسہ دیا سب سرداران لشکر حاضر
ہوئے ایرج نامدار گھوڑے سے اُترے بارگاہ مین داخل ہوئے جسقدر ساحر ہمراہ آئے تھے
اُنکے واسطے خیمے استادہ ہوئے خزانہ مہتاب سیہ پوش نے اپنی حفاظت مین رکھا ملکہ
نسرین اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین نیرنج دریا پرست یہ شان و شوکت دیکھکر گھبرا گیا تھوڑی
دیر کے بعد اسنے ایک نامہ لکھکر ایرج نامدار کو بھیجا مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین نے اب تک آپ کا
انتظار کیا آپ کی فوج کے سردارون نے مجکو بہت اذیتین پہونچائین سخت کلامیان کین مگر آپ
یہان تشریف نرکھتے تھے اسوجہ سے مین کچھ نہ کرسکا اب آپ نے میرے سوالات کا جواب
کیا تجویز کیا ہی یہ نامہ ایک ساحر کو دے کر ایرج نامدار کے پاس روانہ کیا ایرج نامدار نے نامہ
کے مضمون کو پڑھکر اُسکی پشت پر جواب تحریر کیا کہ مین تو آپ کو پیشتر ہی جواب دے چکا تھا مگر
آپ کو کچھ دنون کی مہلت درکار تھی وہ آپ نے اس پردے مین طلب کی مین بھی خاموش ہو رہا ورنہ
جواب تو مین آپ کو دے چکا کہ ریحان تاجدار کو رہا کرکے سمنگان جادو کی دختر کے ساتھ
اُسکا عقد ہو جائے اور سمنگان جادو بھی رہائی پائے مین اپنے ارادے سے باز رہون اگر
اُسکے خلاف ہوگا تو مجھے صلح منظور نہین ہی یہ جواب لیکر وہی ساحر نیرنج دریا پرست کے پاس
آیا نیرنج نے نامہ ساحر سے لیا جواب پڑھا اُسمین یہ لکھا تھا نیرنج نے کہا طلسم کشا کو

اپنی جرأت پر ناز ہی ایک دم مین جاکر سب جرأت فراموش کرا دونگا ہمکو بھی اب صلح منظور نہین ہی یہ کہکر
اُسنے طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہرکارے لشکر اسلام کے جو باہر جاسوسی یہان موجود تھے خبرین لیکر
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجالائے
عرض کی شہریارا نیر نخ دریا پرست نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل صبح کو میدان کارزار مین
نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی
بجے ہمارے لشکر مین بھی نقارہ زرمی پر چوب پڑے غرضکہ دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین ایرج نامدار
بارگاہ ملکہ مین تشریف لائے ملکہ سے سب حقیقت نیر نخ دریا پرست کی بیان کی ملکہ نسرین
نے جواب دیا ای شہریار اب مجکو خوف نہین ہی جب صبح کو آپ میدان مین جائیے گا پھول لیتے
جائیے گا جب گفتگو زیادہ بڑھے اُس پھول کو اُسکے سامنے پارہ پارہ کرکے زمین پر پھینک دیجیے گا
اُسکو سحر فراموش ہو جائے گا کیا عجب ہی گر کر بیہوش ہو جائے ایرج نامدار تھوڑی دیر تک یہ باتین کرتے
رہے بعد مین دوسرا ذکر ایرج نامدار نے چھیڑا جب رات زیادہ گئی خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام آرام
فرمایا یہان لشکرون مین شب بھر تیاریان رہین جب شہسوار زرین پوش فلک نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیے
ہوئے توسن فلک زبرجدی پر سوار ہو کر لشکر ثوابت و سیارگان کو بھگا کے عازم اقلیم فلک ہوا یعنی خانہ
شب سے سحر برآمد ہوئی ایرج نامدار بیدار ہوئے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کی باہر تشریف
لائے یہان در دولت پر مہتاب سیہ پوش اور فیروز گھوڑا لیے ہوئے حاضر تھے اور تمام
لشکر منتظر تھا جیسے ہی ایرج نامدار نے قدم باہر نکالا سب کی زبان سے نصر من اللہ و فتح قریب
کی آواز بلند ہوئی مہتاب سیہ پوش نے بڑھ کے اسپ صبا رفتار کی رکاب سنبھالی ایرج
نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے جانب میدان کارزار چلے اِدھر سے لشکر نیر نخ دریا پرست
جادو اپنے ساحران غدار کو ہمراہ لے کر اژدر آتش فشان پر سوار ہو کے میدان کارزار مین آیا
صفوف لشکر فریقین مین درست ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے نیر نخ جادو
نے اژدر آگے بڑھا کر پھر ایک تقریر طولانی چھیڑی ایرج نوجوان نے فرمایا ای نیر نخ دریا پرست
ہم جانتے ہین کہ اس طلسم مین جسقدر ساحر و غیر ساحر ہین وہ سب خوش بیان و شیرین گفتار ہین
ہمکو اس تقریر کے سننے سے کوئی فائدہ نہین ہی اگر تمھین صلح منظور ہی تو ریحان تاجدار اور سمنگان
جادو کو رہا کرکے دختر سمنگان جادو کا عقد ریحان تاجدار کے ساتھ کرو تو ہم اپنے ارادے سے
باز رہین اور زیادہ گفتگو کا بڑھانا صاحبان تہذیب خلاف جانتے ہین اگر تمھین یہ امر منظور ہون اقرار
کرو ہم ابھی پلٹ جائین اگر نہ منظور ہون تو زیادہ گفتگو کی ضرورت نہین جس کام کے لیے میدان مین
آئے ہین اُس کام کو انجام دین نیر نخ دریا پرست جادو نے کہا ای طلسم کشا اگر ایسا ہی اپنی
جرأت و لیاقت پر ناز ہی تو مین مجبور ہون یہ غرور تمکو سزا وار نہو گا تم شاید یہ تصور کرتے ہو کہ مین
دب کر تمسے ایسے کلام کرتا ہون تو یہ خیال خام ہی جب مین عہد سامری مین سامری سے نہ دبا
تو اور کسی کی کیا حقیقت ہی ایک دم مین سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا ایرج نامدار نے فرمایا
اب زیادہ یاوہ گوئی سے کیا مطلب ہی جو تمھارے دل مین ارادہ ہو اُس سے باز نہ ہو نیر نخ جادو

یہ کلام ایرج نامدار سے سُنکر اور آگے بڑھا ایک گولا لشکر ایرج نامدار کی جانب مارا گولا قریب لشکر آکر
پھٹا سیاہی پیدا ہوئی کہ سب لشکر اُس تاریکی مین پوشیدہ ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد وہ سیاہی زائل ہوئی
ایرج نوجوان نے دیکھا کئی ہزار جوان زمین پر پڑے ایڑیان رگڑ رہے ہین نیرنج دریاپرست
نے پکار کے آواز دی کیون ای طلسم کشا اب تمھارے نیمچہ نے اس سحر کو نہ روکا ایرج نے فرمایا
مجھپر کوئی حربہ کرو اور وہ کارگر ہو تو یہ دعوی تمھارا بجا ہی نیرنج دریاپرست نے کہا ای طلسم کشا
کیون اپنی جان مفت کھوتا ہی مجھے تیرے حسن وشباب پر رحم آتا ہی اب بھی اپنے ارادہ سے درگذر
اور واپس جا ایرج نامدار نے فرمایا ای نیرنج دریاپرست پھر تمنے وہی تقریر بیجا شروع کی نیرنج
نے کہا اگر نہین سمجھتے تو مین مجبور ہون یہ کہکر ایک گولا ایرج نامدار کی جانب پھینکا مگر شاہزادے پر بالکل
تاثیر نہ کی ایرج نامدار نے اُس پھول کو نکالا کہا ای نیرنج دریاپرست اب میری طرف مخاطب ہو
اور میرے کرتب دیکھ نیرنج ایرج نامدار کی طرف متوجہ ہوا دیکھا شاہزادے کے ہاتھ مین میرا
گل حیات ہی اسکے دیکھتے نیرنج دریاپرست کا رنگ زرد ہوگیا کہا ای طلسم کشا تمنے بڑا
غضب کیا ایرج نامدار نے فرمایا کہ مین ابھی اسکو تجھکو دیدون مگر شرط یہ ہی کہ بصدق دل مطیع اسلام
ہو اور مذہب باطل پر لعنت کرو نیرنج دریاپرست نے جواب دیا کہ مجھسے یہ نہوگا ایرج نامدار
نے اُس پھول کو پارہ پارہ کر ڈالا نیرنج دریاپرست زمین پہ گر کر تڑپنے لگا ایرج نامدار اُس پھول کو
چاک چاک کرکے نیمچہ کھینچکے آگے بڑھے نیرنج نے کہا ای طلسم کشا اگر تو مجھکو قتل کرتا ہی تو مین ایک وصیت
کرتا ہون اُسکو یاد رکھنا اور جب کبھی وہ امر درپیش ہو تو ضرور میرے کہنے پر عمل کرنا ایرج نامدار نے
کہا مین اُسکو سب کامون سے پیشتر کردونگا تم بیان کرو نیرنج دریاپرست نے کہا تم تخت شب
کو قتل نکرنا اسیر کرکے اپنے ہمراہ لیجانا اُس سے میرا پیام کہدینا کہ وہ میرے مرنے کی خبر میری دختر
نیناک اختر ملکہ شہلا سے شوخ چشم کو پہونچادے اور اُسیکے ہمراہ شہلا کے مکان پر جانا
میرے بازو پر ایک مہرہ بندھا ہی یہ اُسکو دیدینا مگر خبردار اسکو کھول کر نہ دیکھنا ایرج نامدار نے فرمایا
مین انشاءاللہ تعالے ضرور جاؤنگا اور تیرا پیام دونگا نیرنج دریاپرست نے کہا ای طلسم کشا
قسم کھاؤ کہ مین مہرے کو نہ دیکھونگا ایرج نامدار نے قسم کھائی کہ مین مہرے کو نہ دیکھونگا تمھاری دختر
نیناک اختر کو دیدونگا نیرنج نے خوش ہوکر مہرہ بازو سے کھولا ایرج نامدار نے دیکھا کچھ کپڑے
مین لپٹا ہوا ہی مگر قسم کھا چکے تھے اسوجہ سے کھول کر نہ دیکھا نیرنج سے لیکر اپنی کمر مین رکھ لیا
اُسکے بعد پھر نیرنج دریاپرست سے کہا کہ اب بھی اس مذہب کو ترک کرو نیرنج نے کہا اب
کیا ہوسکتا ہی مین اگر تمھارے ہاتھ سے قتل نہونگا تو تھوڑی دیر مین تڑپ کے مرجاؤنگا پھر کیون
اپنے مذہب قدیم کو وقت آخری مین ترک کرون ایرج نامدار نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اُسکا کٹ کر
زمین پہ گرا مانند مرغ نیم بسمل تن بے سر زمین پر تڑپنے لگا فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی غوغا مچایا
تلوارین لیکر ایرج نامدار پر ٹوٹ پڑے شاہزادے کے لشکر مین جسقدر لوگ مبتلاے سحر نیرنج
تھے سب ہوشیار ہوئے اُنھون نے جو دیکھا کہ آقا پہ فوج کا نرغہ ہی یہ لوگ بھی جا پڑے آپس مین
تلوار چلنے لگی شام تک جنگ مغلوبہ رہی آخر فوج نیرنج دریاپرست کو شکست ہوئی بہت

لوگ فرار ہوگئے بہت سے نے ایرج نامدار کی اطاعت قبول کی شاہزادہ بفتح و فیروزی میدان کارزار
سے طرف اپنی بارگاہ کے پلٹا بہادران لشکر نے اپنے اپنے خیمون مین جاکر کمرین کھولین جشن فتح
کی تیاری ہوئی ارباب نشاط حاضر ہوئے محفل عیش و عشرت برپا ہوئی چار روز تک برابر جلسہ
رہا چوتھے روز ایرج نامدار سے ملکہ نسرین نے کہا اب آپ کو طرف قلعہ سیمابیہ کے چلنا
ضرور ہی مگر جب تک مرات جادو کو نہ قتل کیجیے کا راستہ صاف نہ ہوگا ایرج نوجوان نے
فرمایا کہ مرائت جادو کہان رہتا ہی ملکہ نے اسکے مکان کا پتہ دیا کہا یہان سے چار روز کی راہ
ہی وہان پیشتر جانا چاہیے جب تک اسکو قتل نہ کیجیے گا تب تک راستہ صاف نہوگا ایرج نامدار
نے فرمایا کہ کل یہان سے مرائت جادو کی طرف کوچ کرینگے مہتاب سیہ پوش سے کہدینا
کہ لشکر مین اطلاع دیدو کہ کل کے روز کوچ ہی سب سامان سفر درست رکھین مہتاب سیہ پوش نے
لشکر مین اطلاع دی کہ کل لشکر یہان سے روانہ ہوجائیگا لازم ہی کہ سب لوگ سامان سفر
درست کرلین اہل لشکر یہ خبر پاکر اپنے اپنے اسباب کی درستی مین مصروف ہوئے دوسرے روز
ایرج نامدار نے وہان سے طرف مرائت جادو کے کوچ کیا کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت نخشب ثانی کی تحریر کیجاتی ہی

کہ جب نیرنج جادو کو برائے گرفتاری ایرج نوجوان بھیج چکا تو شب و روز سب سے یہی ذکر
کرتا تھا کہ اب طلسم کشا کیونکر زندہ بچیگا لوگ بھی کہتے تھے کہ واقعی اب طلسم کشا کسی صورت
سے نہین بچیگا جب اعرصہ ہوا تو ایک روز اسنے دربار مین آکر کہا کیا وجہ ہی جو ابھی تک نیرنج
دریاپرست نہین آئے کیا طلسم کشا نے کچھ مہلت طلب کی یا کہین بھاگ کر پوشیدہ ہوا
وزرا کہ رہے تھے جہان جاکر پوشیدہ ہوگا نیرنج دریاپرست کے ہاتھ سے نہ بچیگا اور اگر
مہلت طلب کی ہوگی تو وہ ایک روز مین اسکی بھی کیفیت معلوم ہوجائیگی یہ ذکر تھا کہ رونے کی آواز
آئی گھبرا کے کہا ارے یہ کون ہی ملازم باہر گئے روتے ہوئے آئے سب نے آکر کہا حضور غضب
ہوا نخشب نے کہا ارے خیر تو ہی ملازمون نے کہا خیر کیسی چراغ طلسم گل ہوگیا نخشب نے
کہا ارے جلدی کہو انھون نے کہا طلسم کشا نے نیرنج دریاپرست کو قتل کیا نخشب
نے کہا کون کہتا ہی ملازمون نے کہا اسکے لشکر کے سردار گریبان چاک کیے ہوئے خاک منھ پر
ملے ہوئے در دولت پر حاضر ہین نخشب نے کہا ارے جلدی اندر بلالو ملازمان نخشب
باہر آئے سرداران نیرنج کو اندر لے گئے نخشب کی نگاہ جو ان لوگون پر پڑی ایک نعرہ
مار کر بیہوش ہوگیا وزرا نے جو اسکی یہ حالت دیکھی جلدی جلدی گلاب کیوڑا وغیرہ منگا کر
چھڑکا لخلخہ سونگھایا نخشب کو ہوش آیا اپنا گریبان چاک کیا منھ پر خاک ملی وزیرون نے
بہت سمجھایا مگر اسنے کسی کا کہنا نہ مانا اپنی حالت بہت ہی ابتر کی سب نے کہا اب طلسم کا
بچنا ممکن نہین ہی جب ایسا شخص طلسم کے اندر خداپرست کے ہاتھ سے قتل ہوا تو طلسم
کی امید قطع ہوگئی اب طلسم کشا کے آگے سب چیزین عجائبات و غرائبات
کی بالکل آسان ہین تھوڑی ہی مدت مین طلسم کشا لوح حاصل کرکے اور مرحلجات کو

فتح کرکے خاص طلسم پر آکے اپنا قبضہ کریگا وزرا نے کہا حضور اُسکی کیا مجال ہی جو یہان تک آسکے ابھی
فوج سرکار بھی اسقدر ہی کہ اگر طلسم کشا عمر بھر اس طلسم سے مقابلہ کرتا رہے تو بھی فوج کم نہو نخشب
نے کہا یہ سب خیال خام ہی جب اُسنے ایسے کامل و اکمل کو قتل کیا تو اُسکو کوئی مشکل نہین ہی اور اقبال
بھی اُسکا ترقی پر ہی جو بات کریگا بن پڑیگی اب اُس سے خوف کرنا چاہیے وزرا نے کہا پھر اب
کیا حکم ہی اُسکے واسطے کیا انتظام کیا جاے نخشب نے کہا مین اب کچھ نہین کہہ سکتا جو جسکے مزاج
مین آئے کرے مجھے اب طلسم بچتا نہین معلوم ہوتا ایسے شخص کا قتل ہوجانا کیا چھوٹی بات
ہی سارے طلسم کو اُسی کی ذات سے قوت تھی بعد اُسکے نسرین تھی اُسنے یہ سلوک کیا کہ طلسم کشا
کی شراکت اختیار کی اگر وہ بھی اِسوقت مین موجود ہوتی تو مجھے اسقدر خوف نہوتا اور اُسکو برائے
جنگ روانہ کرتا وہ ضرور ہی طلسم کشا کو گرفتار کرکے لے آتی وزرا نے کہا اب تو وہ بات حاصل
نہین ہی اور کوئی تدبیر فرمائیے یہ معلوم ہو کہ طلسم کشا کہان گیا ہی اور اُسکا کیا ارادہ ہی نخشب
نے کہا طلسم کشا باغ مرات جادو کی طرف جائیگا جب مرات جادو سے مقابلہ کر چکے گا تو پھر
قلعہ سیمابیہ کی جانب لوح کی جستجو مین جائیگا وہان سے لوح ضرور حاصل کریگا مرحلہ جات فتح کرنا شروع
کریگا خاص قلعہ طلسمی پر آجائیگا ان لوگون کی زبانی یہ بات بھی معلوم ہوتی ہی کہ اب طلسم کشا کے پاس
فوج بہت ہی اور روز افزون ہوتی جاتی ہی یہ سب کاربردازیان نسرین کی ہین وہی سب مقامات
اُسکو بتاتی ہی طلسم کشا بھی صاحب جرأت ہی جاکر فتح کر لیتا ہی جہان کہین سحر کا موقع ہوتا ہوگا
نسرین مدد دیتی ہوگی پھر نسرین کا سحر جسکا رد کسی سے ممکن نہین ہی بعد نیرنگ دریا پرست کے
نسرین کا مثل نہ تھا اب تو یکتا ہوگی اب اُسے طلسم بھر مین کوئی نہین روک سکتا ہی وہ جہان جائیگی
سب اُس سے خوف کرینگے بلا سے سب بے درمان ہی وزرا نے کہا حضور آپ وقت ضائع فرماتے ہین
جلد انتظام کیجیے کسی اور کو یہان سے روانہ کیجیے کہ وہ جاکر طلسم کشا کو روکے نخشب نے کہا
مین اس قابل کسی کو نہین دیکھتا ہون جو اب جاکر طلسم کشا کو روکے اور مرات جادو تک
نہ پہونچنے دے یہ سنکر شبچراغ جادو کہ وزیران سلطنت سے تھا اُسنے کہا اگر غلام کو حکم ہو تو جاکر
طلسم کشا کو روکے نخشب نے کہا تمھین اختیار ہی فوج بیشمار موجود ہی جسقدر چاہو ہمراہ لو
جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو شبچراغ جادو اُسی وقت اُٹھا نخشب سے رخصت ہوا خزانہ
بیشمار ہمراہ لیا دو لاکھ جوانون کو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جاے گا

اب کیفیت ایرج نوجوان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو مرات جادو کی طرف چلے تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچ گئے ایرج نوجوان نے
ملکہ نسرین سے کہا کہ اب ایک روز کی راہ اور باقی ہی کل چلینگے آج یہین قیام کرو ملکہ نے کہا
آپ کو اختیار ہی ایرج نوجوان نے مہتاب سیہ پوش سے کہا مہتاب نے لشکر کو روکا بارگاہین
استادہ ہوئین ایرج نامدار وہان اُترے ملکہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین سب لوگ اپنے اپنے
خیمون مین گئے ایرج نوجوان تھوڑی دیر باہر دربار مین جلوہ فرما رہے جب رات زیادہ گئی
ملکہ کی بارگاہ مین تشریف لائے خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان بچھایا شاہزادے نے

مع ملکہ نسیرین خاصہ نوش کیا بعد فراغت آب و طعام ملکہ نے کہا ای شہریار مین نے سنا ہی کہ آپ سے نیرنج دریا پرست جادو نے کچھ وصیت کی ہی ایرج نوجوان نے کہا ہان وصیت کی تھی اور مین اُسکے پورا کرنے کا وعدہ بھی کر چکا ہون مگر مطلب کچھ میری سمجھ مین نہین آتا ہی کہ اس وصیت کرنے سے اُسکا منشا کیا ہی ملکہ نے کہا مجھ سے فرمایئے مین اُسکی مراد بتادون ایرج نوجوان نے وصیت نیرنج بیان کی اور مہرے کا بھی ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھسے نیرنج دریا پرست نے قسم لی ہی کہ اسکو نہ خود دیکھو اور نہ کسی کو دکھاؤ ملکہ جب حال وصیت کا سُن چکین تو ٹھنڈی سانس بھر کے کہا ای شہریار آپ ہرگز اس وصیت کو پورا نہ کیجیے گا ایرج نامدار نے کہا ملکہ کچھ سبب بیان کرو نسرین نے کہا ای شہریار اسکی بیٹی شہلاے شوخ چشم طلسم شہلا کی مالک ہی اور وہان جو کوئی جاتا ہی وہ تمام عمر کے واسطے اسیر ہو جاتا ہی اور منشا نیرنج کا یہی تھا کہ آپ کو وہان بھیجے جب آپ وہان تشریف لیجایئے گا تو جو امر سب کے واسطے ہوتا ہی آپ کے واسطے بھی ہوگا اور نخشب کے قتل کرنے کو اسواسطے منع کیا ہی کہ نیرنج کو والد سے انس دلی تھا اپنا قتل اُسنے گوارا کیا اور اُنکے واسطے یہ تدبیر کر دی کہ جب وہ آپ کو اُسکی دختر کے پاس لیجائینگے تو آپ تو وہان اسیر ہونگے والد نامدار طلسم مین رہینگے آپ کی سب فوج کو تباہ کر ڈالینگے ایرج نامدار نے کہا جو کچھ ہو اب تو مین وعدہ کر چکا ضرور ہی ایفا کرونگا کیونکہ نیرنج نے مجھ سے قسم لی ہی اگر نہ کرونگا تو گنہگار ہونگا ملکہ نے بہت بہت ایرج نامدار کو سمجھایا مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا آخر مین یہ کہا کہ ابھی ایک مدت باقی ہی دیکھا جائیگا اگر نخشب کو کسی اور نے قتل کر ڈالا تو مین کیونکر جا سکونگا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ گئی تو شاہزادے نے آرام فرمایا مگر ملکہ نسرین کو شب بھر اسی فکر مین بسر ہوئی کہ اب ایرج نامدار طلسم شہلا مین ضرور بالضرور تشریف لیجائینگے اور کیا عجب ہی شہلاے شوخ چشم جمال باکمال دیکھکر شیدا ہو جاے اور شاہزادہ بھی اُسکی صورت پر فریفتہ ہون تو بڑی خرابی ہی کیونکہ شہلاے شوخ چشم بھی حسن و جمال مین یکتا ہی اگر شاہزادہ وہان جائیگا تو ضرور اُسکے جمال پر فریفتہ ہو جائیگا اسی فکر مین ملکہ نسرین نے جاگکر صبح کر دی جب ایرج نامدار کی آنکھ کھلی وقت نماز آخر تھا بہ تعجیل تمام سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کرکے ملکہ کے پاس تشریف لے گئے ملکہ کا چہرہ اُداس پایا فرمایا کیون مزاج کیسا ہی چہرہ کیون اُترا ہوا ہی ملکہ نسیرین نے عرض کی ای شہریار مجھے شب بھر نیند نہین آئی ایک بات کا خیال رہا دل پر ہجوم غم و ملال رہا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ اُسکو جلد بیان کرو کیفیت عیان کرو ملکہ نے کہا مجھے یہی خیال ہی کہ آپ حسب وصیت نیرنج دریا پرست طلسم شہلا مین ضرور بالضرور تشریف لے جائینگے اور وہان جانا میرے نزدیک مناسب نہین ہی ایرج نامدار نے جواب دیا ملکہ مین اگر نیرنج جادو سے بہ قسم وعدہ نہ کر چکا ہوتا تو ہرگز نہ جاتا مگر اب مجبور ہون کچھ بس نہین تم کچھ اندیشہ نہ کرو خدا مالک ہی وہی ہمارا ہر حال مین مددگار ہی اسکی بابت زیادہ اصرار نہ کرو اور اسکی امید نہ رکھو کہ مین تمہارے اس اصرار سے اپنے ارادے کو ملتوی رکھون جب ملکہ نسرین کو یقین کامل ہو گیا کہ اب شاہزادہ ہمارے روکے سے نہ رُکیگا تو مجبور ہو کر خاموش ہو رہین ایرج نامدار باہر تشریف لائے تہتانے

جو چہرہ ایرج نامدار کا اداس پایا عرض کی اے شہریار نصیب دشمنان کیا ملال ہی کس بات کا خیال ہی اسوقت چہرہ اداس ہی کچھ ہمسے ارشاد فرمایئے اس راز کو نہ چھپایئے پہلے تو ایرج نامدار نے باتون مین ٹالا مہتاب سیہ پوش نے بہت اصرار کیا تو ایرج نے سب حال ملکہ کے مانع ہونے کا بیان کیا مہتاب سیہ پوش نے عرض کی اے شہریار ملکہ کی خلاف مرضی کوئی بات جو معاملات طلسم سے تعلق رکھتی ہو کرنا عقل کے خلاف ہی آپ کو طلسم کی کیفیت کیا معلوم جیسا کچھ وہ فرماتی ہین اسپر عمل فرمایئے جانے کا قصد نہ کیجیے ایرج نامدار نے فرمایا مہتاب اس امر کی بابت مجھے منع نہ کرو اگر مین بقسم وعدہ نہ کرلیتا تو ہرگز نہ جاتا اب تو مین بقسم وعدہ کر چکا اور اسنے یہ مہرہ بھی مجکو دیا اب یہ امانت میرے پاس ہی اسکو نیرنج دریاپرست کی دختر تک ضرور پہونچانا ہی مین تو ہر طرح مجبور ہون مہتاب سیہ پوش نے عرض کی آقاے نامدار کافر کی وصیت کیا چیز ہی جسکا آپ کو اسقدر خیال ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ یہ بات حمیت اسلام سے بعید ہی کہ کسی کی وصیت پوری نہ کرین اگر وہ کافر تھا لیکن اسنے ہمسے ہمارے مذہب کے موافق قسم لے لی اب ہمین اپنی قسم کا خیال ہی ہم اس معاملے کو کسی طرح موقوف نہین رکھ سکتے ہین اور ابھی تو دیکھنا ہی کہ کیا واقعہ ہوتا ہی جب تک تخشب ثانی گرفتار نہین ہوتا ہی تب تک جانا وہان ممکن نہین جب تخشب اسیر ہوا اور وہ راہبری کرے تب کہین طلسم شہلا تک جانا ممکن ہوا اور وصیت نیرنج دریاپرست کی پوری ہو مہتاب سیہ پوش بھی سمجھا کہ اب شاہزادہ کسی کا کہنا قبول نہ کریگا اور تخشب کو ہمراہ لیکر ضرور طلسم شہلا مین جایگا نیرنج دریاپرست کی وصیت پوری کریگا زیادہ اصرار کرنا خلاف ادب ہی ایسا نہو ناگوار خاطر ہوجاے اور ابھی جانے کا ارادہ کرے تو ہم سب لوگ یہان تباہ و برباد ہون یہ سوچ کر مہتاب سیہ پوش خاموش ہو رہا ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب سیہ پوش اب یہان زیادہ توقف کرنا بیکار ہی بہتر ہی کہ جہان ملکہ عالم فرماتی ہین [illegible] اسکو قتل کرین راہ کھلجاے قلعہ سیمابیہ کا راستہ نظر آے مہتاب سیہ پوش نے عرض کی [illegible] غلامان جانباز بسر و چشم حاضر ہین ایرج نامدار نے فرمایا اسباب سفر درست کرو کل کے روز یہان سے سفر کرینگے مہتاب نے اسباب سفر درست کیا دوسرے روز ایرج نامدار نے وہان سے کوچ کیا کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا اچھے

دو کلمہ داستان جلالت عنوان رستم بن ایرج نامدار کے بیان ہوتے ہین برآمد ہونا دریا سے اور پہونچنا ملک ترسا مین باقی حالات متعلق داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

قافلے صدہا گئے جنکا نشان باقی نہین
نام ہی قایم رہا نوشیروان باقی نہین
عزت و ثروت حکومت اپنے دم کے ساتھ ہی
دار و گیر و نظم و نصفت اپنے دم کے ساتھ ہی
سرفرازان جہان لاکھون جہان سے چل بسے
حضرت آدم سے کس عز و شان سے چل بسے
اسکے لیئے عاریت مین کچھ مقام اپنا نہین

[illegible] باقی ہی گرد کاروان باقی نہین
[illegible] را غنیمت دان و ہمدم شو بدم
تخت و بخت و مال و دولت اپنے دم کے ساتھ ہی
[illegible] را غنیمت دان و ہمدم شو بدم
تھی سکندر را و دارا دم مین یانسے چل بسے
[illegible] را غنیمت دان و ہمدم شو بدم
[illegible] ہستی مین مقام اپنا نہین

قیصر و فغفور و جم سے ملک ران باقی نہین
واقف دم باش و دم را مبدم بیجا بدم
تاج و افسر شان و شوکت اپنے دم کے ساتھ ہی
واقف دم باش و دم را مبدم بیجا بدم
نوح کشتیبان عالم دم مین یانسے چل بسے
واقف دم باش و دم را مبدم بیجا بدم
پر تو ذات خدا ہر جا ہی نام اپنا نہین

یادِ حق سے بڑھکے اس دنیا مین کام اپنا نہین	در ہمدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم	واقف دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم

چہرہ محرران فسانہ جرأت وشجاعت حال رستم بن ایرج یون تحریر فرماتے ہین شعر راویانے کہ در سخن فرد اند شرح این داستان چنین کردند سابق مین مولف حال رستم بن ایرج نامدار عرض کر چکا ہے کہ ہمراہ بدیع الملک وغیرہ انکی بھی کشتی غرق دریا ہوئی تھی چار روز تک دریا مین ایک تختے پر بہتے رہے پانچوین روز کنارے پر پہونچے تختے سے اُترکر خشکی مین آئے مگر بدحواس عالم یاس شدت گرسنگی سے طاقت رفتار زائل بدقت تمام دوچار قدم چلکر ایک درخت کے سایہ مین آگئے درخت ثمر دار تھا کچھ پھل اُسکے نوش فرمائے بہت عرصہ کے بعد گرسنگی جو دفع ہوئی ضعف کی شدت ہوئی اُسی درخت کے نیچے لیٹ رہے ہوا جو سرد چلی آنکھ بند ہوگئی کچھ ضعف کے سبب سے کچھ خستگی راہ کے باعث سے ایسی غشی طاری ہوئی کہ اُسدن بھر آرام کیا اور شب کو بھی آنکھ نہ کھلی جب دوسری صبح ہوئی تو رستم عالیوقار نے آنکھ کھولی دیکھا وقت نماز ہے جلدی سے اُٹھے ایک چشمہ کے قریب پہونچے وضو کرکے فریضہ سحری ادا کیا ایک جانب روانہ ہوئے تمام دن رہروی مین بسر کیا جب شام ہوئی پھر ایک درخت کے نیچے جاکر بیٹھ رہے اسی طرح ایک ہفتہ رستم بن ایرج کو صحرا نوردی مین گذرا جب آٹھوان روز ہوا تو رستم بن ایرج ایک شہر مین پہونچے شہر کو نہایت آباد پایا باشندگان شہر کو خوش وخرم دیکھا مگر رستم بن ایرج آگے جو بڑھے دیکھا بہت سے لوگ ایک جانب جاتے ہین ہاتھ مین سب کے ایک ایک بت سونے کا ہے رستم نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین جو بت ہاتھون مین لیے جاتے ہین اور اس شہر کا کیا نام ہے یہان کا بادشاہ کون ہے لوگون نے رستم کی شان وشوکت دیکھکر آپس مین کہا کہ یہ شخص معزز کسی ملک کا بادشاہ ہے بڑا عالیجاہ ہے نہین معلوم کس مصیبت مین گرفتار ہوا جو غریب الدیار ہوا رستم نامدار نے پھر پوچھا کہ میرے سوال کا جواب آپ حضرات نے نہین دیا سب نے عرض کی حضور اس شہر کو ملک ترسا کہتے ہین ملک راہب زرین پوش یہان کا حاکم ہے رستم بن ایرج نے پوچھا یہ لوگ جو بت ہاتھون مین لیے جاتے ہین یہ کون ہین کہان جائینگے لوگون نے عرض کی یہ سب ایک کوہ پر جاتے ہین وہان ایک دیر بنا ہے سال بھر کے بعد اُس کوہ پر مجمع ہوتا ہے باشندگان شہر وہان جاتے ہین ایک صورت پتھر کی اُس دیر مین رکھی ہے اُسکی پرستش کرتے ہین رستم آگے بڑھے سب نے پوچھا ای شہریار آپنے کچھ اپنی کیفیت نہ بیان کی ہم لوگ بہت مشتاق ہین کچھ کیفیت مختصر اپنی بیان فرمایئے رستم بن ایرج نے فرمایا میری کیفیت بہت طول وطویل ہے اُسکے بیان کرنے مین عرصہ ہوگا آپ لوگ جہان جاتے ہین تشریف لیجائین اس حال کو نہ دریافت فرمائین اُن لوگون نے بہت کچھ اصرار کیا مگر رستم نامدار نے اپنی کیفیت بیان نہ کی آگے بڑھے ایک زرگر کی دوکان کے قریب پہونچے زرگر نے جو شان وشوکت رستم نامدار کی دیکھی اپنی دوکان سے اُترکے رستم کے قریب آیا جھک کے سلام کیا عرض کی ای شہریار آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہ کیا کیفیت ہے یہان تشریف لایئے ہماری عزت بڑھایئے رستم اُس زرگر کی دوکان پر تشریف لے گئے زرگر نے فوراً شاہزادے کو حمام مین بھیجا لباس اُسی وقت رستم کے لائق مہیا کیا رستم نامدار حمام سے تشریف لائے لباس پہنکر بیٹھے زرگر نے عرض کی اب امیدوار ہون کہ اپنی کیفیت کسے

آگاہ فرمائیے نام ونسب نہ چھپائیے یہ ضرور ہی کہ آپ پر کوئی مصیبت پڑی ہی جو اس شہر مین تشریف لانے کا اتفاق ہوا رستم نے بات کو پوشیدہ کیا زرگر سے بہانہ کیا کہا مین تاجر ہون سفر دریا درپیش تھا کشتی غرق ہوگئی سب مال واسباب غرق دریا ہوا رفیق بھی غرق ہوئے مین ایک تختے پر بہتا ہوا تیسرے روز تا بہ ساحل پہونچا خشکی مین آیا ایک صحرائے لق ودق دیکھا اُسکو طی کرکے اس شہر مین داخل ہوا اب دیکھون تقدیر کہان لیجائے زمانہ اور کیا نیرنگی دکھائے زرگر رستم نامدار کی شیرین گفتاری پر فریفتہ ہوگیا عرض کی اب چند سے یہان تشریف رکھیے پھر جیسا مناسب جانئے گا کیجیے گا رستم نامدار نے ہر چند انکار کیا مگر زرگر نے نہ مانا بہت کچھ منت وسماجت کی آخر کار رستم کو مجبور کر دیا اپنا ایک مکان اُسی وقت خالی کرایا رستم سے کہا آپ اس مکان مین تشریف رکھیے رستم وہان گئے زرگر نے اسباب راحت وہان مہیا کرکے ایک آدمی برائے خدمت رستم نامدار وہان مقرر کر دیا رستم نامدار نے وہان سکونت اختیار کی کسی وقت برائے تفریح زرگر کی دوکان پر آکے بیٹھ جاتے تھے حسب معمول ایک روز رستم نامدار زرگر کی دوکان پر رونق افروز تھے کہ ایک ہنگامہ برپا ہوا رستم نے زرگر سے پوچھا کہ یہ ہنگامہ کیسا ہی زرگر نے عرض کی مین نہین واقف ہون کہ کیا بات ہی یہ گفتگو تھی کہ لوگون نے آکر زرگر سے کہا کہ بادشاہ کے یہان جو شیر ببر بند تھا نہین معلوم کس طرح سے چھوٹ گیا بہت سے آدمی اُسنے ہلاک کیے ہین اب اسی طرف آتا ہی زرگر نے رستم سے عرض کی اے شہریار آپ تشریف لیجائیے مین بھی اپنی دوکان بند کرتا ہون ایسا نہو کہ شیر یہان تک آجائے اور ہم مین سے کسی کو گزند پہونچائے رستم نے فرمایا خاطر جمع رکھو اگر فضل خدا شامل حال ہی تو شیر کی کیا مجال ہی جو ہمکو گزند پہونچا سکے زرگر نے ہر چند کہا مگر رستم نے نہ مانا اس عرصہ مین شیر سامنے آگیا رستم نامدار اپنی کرسی سے اُٹھے زرگر بیچ مین آگیا رستم نامدار نے زرگر کو ہٹایا شیر کے قریب پہونچے شیر نے جو رستم نامدار کو آتے ہوئے دیکھا حملہ کیا رستم نامدار نے کلائیان شیر کی پکڑ کے جھٹکا دیا کہ دونون ہاتھ شیر کے بیکار ہوگئے رستم نے شیر کو چیر کر پھینک دیا زرگر یہ قوت رستم نامدار کی دیکھکر دنگ ہوگیا ہاتھون کو چوم لیا رستم پھر اپنی کرسی پر آکے بیٹھے زرگر تعریفین کرنے لگا مگر وہ شیر راہب زرین پوش بادشاہ کا تھا لوگ اُسکے اسیر کرنے کی فکر مین تھے راہب کا حکم تھا کہ خبردار شیر کو کسی طرح گزند نہ پہونچنے پائے اگر شیر کو کوئی تکلیف پہونچائیگا گردن مارا جائے گا بہت سے لوگ شیر کے پیچھے آتے تھے یہ واقعہ جو گزرا سب نے اُسی وقت جاکر راہب زرین پوش کو خبر دی کہ ایک جوان نہین معلوم کہان سے آیا ہی حضور کے ملک مین زرگر کے یہان قیام پذیر ہی اُسنے شیر کو چیر کر پھینک دیا راہب یہ سنکر بہت متعجب ہوا سب سے کہا یہ بات قوت بشری کے خلاف ہی شیر کو اس طرح ہلاک کر ڈالنا آدمی کا کام نہین جن لوگون نے اس معرکہ کو دیکھا تھا بالقسم کہا کہ حضور ہمارے سامنے اُس جوان نے شیر کو چیر ڈالا راہب کو بہت غصہ آیا اُسی وقت حکم دیا کہ ملازمان شاہی جائین اور اُس جوان کو گرفتار کرکے لائین یہ حکم پاکر بہت سے لوگ طوق وزنجیر لیکر طرف دوکان زرگر کے روانہ ہوئے کسی نے یہ خبر زرگر کو پہونچائی کہ راہب زرین پوش نے حکم دیا ہی کہ اُس جوان کو جسنے شیر کو ہلاک کیا ہی مع زرگر کے گرفتار کر لاؤ ملازمان سلطانی آتے ہین زرگر خائف ہوا رستم نے فرمایا مطلق تردد نہین ہی ہمارے سلاح ابھی منگا دو کسی کی یہ طاقت نہین ہی جو ہمین یہان سے گرفتار کرکے لیجائے

زرگر نے عرض کی ای رستم نامدار حاکم شہر سے پرخاش اچھی نہین ہی جو ام اسکا حکم ہی میرے نزدیک اُسکی تعمیل بہتر ہی اسوقت جو لوگ ہمارے اسیر کرنے کو آتے ہین انکے ہمراہ بادشاہ کے حضور مین چلین جب وہ آپکی صورت اور جرأت کو دیکھے گا ضرور قصور معاف کر دیگا اور کیا عجب ہی جو کوئی عہدہ جلیل آپ کو سرکار شاہی سے ملجاے رستم نامدار نے فرمایا کہ ہمین عہدہ جلیل کی خواہش نہین ہی عزت درکار ہی اگر یون قید ہوکر اُسکے سامنے جائینگے تو ضرور ہماری حقارت ہی زرگر نے عرض کی حاکم سے مقابلہ کرکے سربرہو جیئیگا رستم نے فرمایا اگر فتاح حقیقی کا فضل شریک حال ہوگا تو ضرور اُسکو اپنا مطیع بنا ئینگے فتح پائینگے زرگر خاموش ہو رہا اور لوگ جو اُسکے رفیق پاس کھڑے تھے اُنسے چپکے سے کہا کہ اس جوان کی جرأت دیکھتے ہو شیر کو یون ہلاک کیا اب حاکم شہر سے بر سر پرخاش ہی دیکھون اسکا کیا انجام ہوتا ہی جو کچھ ہوگا مین بھی اس جوان کا ساتھ دونگا مجھے بہت سے خیالات نے مجبور کر دیا اول تو مین نے اسے اپنے یہان مہمان کیا ہی اگر اسکا ساتھ نہ دونگا تو یہ مردمی ہی اپنے دل مین مجھے کیا کہیگا از دیگر مجکو اس جوان سے محبت قلبی ہی مین اسکی کسی تکلیف کو نہین دیکھ سکتا ہون سب نے کہا آپ کو اختیار ہی ہم لوگ بھی شریک ہین جو کچھ ہو زرگر یہ باتین کر رہا تھا کہ ملازمون نے رستم نامدار کے قریب آکے کہا وہ کون جوان ہی جسنے شیر کو ہلاک کیا ہی رستم نامدار نے فرمایا یہ ہمارا کام ہی ملازمان راہب رستم کی جانب یہ کہتے ہوئے بڑھے ای جوان تجھے قہر سلطانی کا خیال نہ آیا اور بادشاہی شیر کو تونے ہلاک کیا بس خیریت اسی مین ہی کہ ہمارے ہمراہ بادشاہ کے حضور مین چل ہمین تیری صورت و جوانی پر رحم آتا ہی بادشاہ کے روبرو تیری سفارش کرینگے خطا معاف ہو جائیگی عوض مین سزا کے انعام پائیگا عہدہ جلیل تیرے ہاتھ آئیگا رستم نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا کہ تمہارے بادشاہ کو رعیت کی جان جانے کا خیال نہ آیا بہت سے بندگان خدا اسکی وجہ سے ہلاک ہوئے اور تمہارے بادشاہ نے کوئی انتظام اسکا نہ کیا ہمنے بہت خوب کیا جو اسکو مار ڈالا ملازمین نے جو یہ کیفیت رستم نامدار کی دیکھی سب نے کہا اسکو گرفتار کر لو یہ کہکر آگے بڑھے رستم نے تلوار کھینچی مانند شیر غضبناک حملہ کیا یہ چند کس رستم کے حملے کی تاب کیا لا سکتے تھے جب دس بیس کو رستم نے قتل کیا باقی جو رہے اُنھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی چلکر بادشاہ سے اس امر کے واسطے اطلاع کرین کہ وہ اور فوج اس جوان کے گرفتار کرنے کو روانہ کرین جب تک دو تین سو جوان نہ آئینگے تب تک اسکا گرفتار ہونا محال ہی یہ سوچ کر وہان سے فرار ہوئے رستم نامدار نے تعاقب نہ کیا پلٹ کر اپنی کرسی پر پھر جلوہ فرما ہوئے زرگر نے کہا ای رستم نامدار آپ نے غضب کیا اب یہ لوگ راہب کے پاس جائینگے وہان سے اور لوگون کو اپنے ہمراہ لائینگے پھر کیا ہوگا رستم نامدار نے جواب دیا جو ارادہ ہوا امر ہی جب ہوگا خدا ہماری مدد کریگا ہر آفت کو روک لیگا ابھی تمکو اعتقاد کامل نہین حاصل ہوا ہی جبھی تو مرحلے دیکھے کہ پروردگار عالم نے کیونکر آسان کر دیئے زرگر نے عرض کی کہ یہ تو آپ نے بہت بجا فرمایا مگر راہب اس ملک کا بادشاہ ہی فوج بیشمار رکھتا ہی اگر اُسنے اپنی تمام فوج کو حکم دیا تو آپ تنہا فوج سے مقابلہ کیونکر کیجیے گا رستم نامدار نے جواب دیا کہ تم صرف تماشا دیکھو کسی بات مین دخل نہ دو دیکھو پروردگار عالم کو کیا منظور ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر وہ لوگ جو رستم نامدار سے

سامنے سے بھاگ گئے تھے پاس راہب زرین پوش کے پہونچے کل کیفیت رستم کی بیان کی راہب
کو بہت غصہ آیا کہا مین خود اپنے ہمراہ فوج لیکر جاؤنگا اور اُس جوان کو گرفتار کر لاؤنگا وزرا نے کہا
حضور آپ کیون اسقدر تکلیف گوارا فرمایئے دو ہزار سوار اُسکے واسطے کافی ہین آپ تشریف نہ لیجا یئے
راہب نے کہا مین اُس جوان کے دیکھنے کا مشتاق ہون وزیرون نے جواب دیا جب اسیر ہو کر آئیگا
ملاحظہ فرمایئے گا راہب نے قبول نہ کیا اُسی وقت رسالدار سے کہلا بھیجا کہ تھوڑا سا لشکر تیار کر کے
جلد حاضر کرو مابدولت اُس جوان کے گرفتار کرنے کو جائینگے رسالدار یہ حکم پاتے ہی ہوشیار ہو گئے
سب نے لشکر کو درست کیا اپنے ہمراہ لیکر راہب کے تختگاہ کے قریب آ گئے چوبدارون نے راہب
کو خبر دی کہ حضور لشکر تیار ہی سب کو آپ کا انتظار ہی تشریف لیچلیے راہب اُٹھا سب وزرا امرا اسکے
ہمراہ ہوئے باہر آیا ایک تخت پر سوار ہوا وزیرون نے بھی اپنی اپنی سواری طلب کی پایہ تخت پر
ہاتھ رکھکر طرف رستم ثانی کے روانہ ہوئے لوگون نے رستم نامدار کو آ کے خبر دی کہ آپ کے مقابلے کو خود
راہب زرین پوش آتا ہی اور لشکر بھی اپنے ہمراہ لاتا ہی زرگر یہ خبر سُنکر زرد ہو گیا رستم ثانی سے عرض کی
مین جو کچھ کہتا تھا اُس سے زیادہ فساد برپا ہوا دیکھیے اب کیا ہوتا ہی رستم نے زرگر کو بہت کچھ تشفی دی
کہا گھبرانے کی بات نہین ہی تمھاری جان کے ساتھ میری جان ہی جب تک میرے جسم مین روح باقی ہی
تمھین کوئی گزند نہ پہونچا سکیگا زرگر نے جواب دیا مجھے آپ کا خیال ہی سب سے بڑھکر اسی کا ملال
ہی کہ آپ تنہا اور راہب زرین پوش کے ہمراہ فوج بیشمار کیا ہوگا اور کیونکر آپ ان لوگون سے مقابلہ
کیجیے گا رستم ثانی نے فرمایا خدا کو یاد کرو یہ ذکر تھا کہ راہب قریب پہونچ گیا لوگون نے کہا حضور یہ
جوان جو سامنے کھڑا ہی اسی نے شیر کو ہلاک کیا ہی ادھر زرگر نے رستم سے کہا کہ راہب زرین پوش
اسی کا نام ہی یہی یہان کا بادشاہ ہی رستم نے راہب کو دیکھکر کہا اگر خدا کا فضل شامل حال ہی تو یہ کیا بنائیگا
ادھر راہب زرین پوش نے جو رستم ثانی کو دیکھا جرأت و شوکت دیکھکر دنگ ہو گیا جھک کر وزرا
سے کہا اگر یہ جوان گرفتار ہو جاے اور ہمارا مذہب اختیار کرے تو مین اسکو تمام لشکر بلکہ اپنے تمام
شہر کا منتظم بناؤن اصل تو یون ہی کہ جوان صاحب جرأت ہی ایسے شیر ببر کو یون مارا پھر اسقدر آدمیون کو
قتل کیا اور اب بھی اُسی استقلال سے کھڑا ہی دیکھو کس طرح کی نگاہین ہمارے لشکر پر ڈال رہا ہی قبضہ پر
ہاتھ ہی بے لڑے اسکو چین نہ آئیگا ضرور سب سے مقابلہ کریگا لیکن یہ بات کہدی جاے کہ کوئی
اس جوان کو قتل نہ کرے زندہ گرفتار کرے اگر کوئی قتل کریگا تو خود بھی قتل ہو جائیگا اور جو زندہ گرفتار
کر لائیگا وہ بہت کچھ انعام پائیگا وزرا نے یہ خبر تمام لشکر مین پہونچائی سب نے کہا اس ایک جوان کا
زندہ گرفتار کر لینا کتنی بڑی بات ہی ابھی چلکر گرفتار کر لینگے یہ کہتے ہوئے رستم ثانی کے قریب پہونچے
راہب نے اپنا تخت روکنے کا حکم دیا تخت رُکا راہب نے کہا اے جوان تو نے خطا بھی کی اور پھر
اپنی خطا پر نادم بھی نہین ہوتا ہی تو نے دو خطائین کین اول تو یہ کہ شیر کو ہلاک کیا دوسرے میرے ملازمین
کو جو میرے حکم سے تیرے گرفتار کرنے کو آئے تھے اُنکو قتل کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جائیگا اگر تجھے اپنی سلامتی درکار ہی تو مابدولت سے عفو تقصیر کا خواہان ہو اپنے طریقۂ باطل کو ترک کر
ہمارا مذہب اختیار کر کہ تیری خطا معاف کیجاے اور عہدہ جلیل بھی مابدولت تجھکو عنایت فرماینگے

یہ تقریر جو رستم ثانی نے سُنی غصہ آگیا تلوار کے قبضہ پر ہاتھ ڈال کے کہا او کافر بیحیا کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو تو خود عفو تقصیر کا خواہان ہو اور ہمارے مذہب حق کو اختیار کر اپنے اس طریقۂ باطل کو ترک کر اور بت و بت پرستون پر لعنت کر کہ انجام تیرا بخیر ہو راہب نے اس بات کے جواب مین اپنی فوج کی طرف دیکھا فوج سے ایک جوان سرجوش قوی ہیکل نامے نکل کر میدان مین آیا رستم کی طرف دیکھکر آواز دی کہ ای جوان اگر کچھ دعوے جرأت ہی تو میرے مقابلہ مین آ رستم نامدار سرجوش کے سامنے آئے پہلے اُسنے رستم کو بہت سمجھایا کہ ہمارے بادشاہ جو کچھ کہتے ہین اُسکو قبول کرو تمھاری عزت بڑھائی جائیگی رستم نے فرمایا ای جوان یہ میدان رزم ہی صحبت وعظ و پند نہین ہی لا جو حربہ رکھتا ہو سرجوش نے نیزہ رستم پر مارا رستم نامدار نے نیزے کو نیزے پر روکا گانٹھ کر جھٹکا مارا کہ سرجوش کے ہاتھ سے نیزہ نکلگیا سرجوش کا رنگ زرد ہوگیا جھلا کر میان سے تلوار کھینچی خبردار کہکر وار کیا رستم نامدار نے اُسکے وار کو رد کیا سرجوش نے کہا ای جوان اب مین تیری ضرب کا مشتاق ہون رستم ثانی نے وار کیا سرجوش نے سپر چہرے پر لی مگر تیغہ لنگردار دست رستم نامدار کیا تاب حریف کی جو روک سکے تیغہ جو پڑا سپر کے دو پرکالے کر کے مغز سر مین در آیا مغز کو کاٹ کر کاسۂ سر کو دو کیا صندوق سینہ مین اُتر کر جگرگاہ کو کاٹتا ہوا تا بزین مرکب پہونچا تسپر بھی قرار نہ لیا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے کر کے زمین کو بوسہ دیا لشکر والون نے آواز احسنت و آفرین بلند ہوئی راہب یہ ماجرا دیکھکر حیران ہوگیا اور ایک سوار کو میدان مین بھیجا رستم نے اُسکو بھی یونہین قتل کیا اسی طرح باری باری بیس جوان راہب نے اپنے لشکر سے بھیجے رستم نامدار نے بیسون کو قتل کیا اب تو راہب کے ہوش اُڑ گئے کمند اندازون کی طرف دیکھکر اشارہ کیا جس طرح بن پڑے اس جوان کو اسیر کر لو کمند انداز کمندین لیکر بڑھے راہب نے تمام فوج کی طرف اشارہ کیا کہ اس جوان کو چارون طرف سے گھیر لو فوج نے یہ حکم پاکر رستم نامدار کو چارون طرف سے گھیر لیا رستم نامدار بھی شیرانہ وغا کرنے لگے مگر کمند انداز پشت رستم پر پہونچے صفون کی آڑ مین جاکر کمندین درست کین رستم لڑنے مین مصروف تھے سب نے کمندین لگائین شاہزادہ گرفتار ہوا سب دوڑ پڑے رستم نامدار کو اسیر کر لیا زرگر نے جو یہ معرکہ دیکھا تاب باقی نہ رہی دوڑ پڑا لوگون نے اسکو بھی اسیر کر لیا راہب وہان سے پلٹا رستم و زرگر کو قید کیے ہوئے اپنے مکان مین آیا تخت پر بیٹھا دربار کو آراستہ کیا رستم و زرگر کو بلایا ملازمین راہب جنکے حوالے رستم و زرگر کی قید تھی دربار مین ان دونون کو لیگئے راہب تخت پر بیٹھا تھا شمشیر برہنہ سامنے رکھی تھی رستم نے کچھ خوف نہ کیا مثل اہل اسلام سلام کیا راہب نے کہا ای جوان ابھی تک تیرے خیالات تبدیل نہین ہوئے ہین اب یہ تو سمجھ کہ تو میرے بس مین ہی ابھی چاہون تجھے قتل کر ڈالون رستم نے فرمایا ای راہب کوئی کسی کے قتل پر قادر نہین ہی تم تو کیا ہو بڑے بڑے شاہان عالیجاہ نے ہم لوگون کے قتل کا قصد کیا مگر یہ حسرت لیے ہوئے پردۂ دنیا سے جانب ملک عدم راہی ہوئے ہم اس امر سے کچھ خوف نہین کرتے ہین اگر ہماری اجل اسی بہانہ سے ہی تو کوئی اسکے دفع ہونے کی تدبیر نہین کر سکتا ہی اور اگر ہماری اجل نہین ہی

تو تیری کیا مجال ہی جو ہمین قتل کر سکے راہب نے کہا ای جوان یہ تو بتا کہ تو کس خاندان سے ہی کیا نام ہی رستم نے اپنے خاندان کو ظاہر کیا راہب نے کہا اب تو مجکو ضرور ہوا کہ تجھے قتل کرون کیونکہ تمھین لوگون نے ہمارے برادران ایمانی کی سلطنتون کو تباہ کیا ہی مین تم سب کے نام کا دشمن ہون رستم نے جواب دیا کہ تیری مجال نہین ہی جو تو ہمکو قتل کر سکے یہ گفتگو تھی کہ بیژن روشن بخت راہب زرین پوش کا بیٹا اپنے باپ کے سلام کو آیا راہب کو سلام کیا راہب نے دعاے خیر دیکر بیٹھنے کا اشارہ کیا بیژن روشن بخت اپنی جگہ پر بیٹھا بڑا پہلوان نامی تھا راہب نے دور دور سے پہلوانون کو بلا کر اسکو فنون جنگ تعلیم کرائے تھے اسکو اپنی جرأت پر ناز تھا اور سب باشندگان شہر اسکو یکتاے روزگار جانتے تھے اسنے جو رستم کو دیکھا صورت زیبا دیکھکر بہت خوش ہوا جی مین کہا ایسے حسین جوان کبھی دنیا مین موجود ہین مین اسکو اپنے پاس رکھون تو میری محفل کی زینت ہی اور کیا عجب ہی کہ شجاع بھی ہو ادھر یہ رستم نامدار نے بیژن روشن بخت کو دیکھکر دل مین خیال کیا کہ اگر یہ جوان مجھسے مقابلہ کرے اور مین اسکو زیر کرون تو یہ اپنے مذہب کو ترک کر کے اطاعت اسلام قبول کرے تو مین اسکو اپنے ہمراہ رکھون مگر بیژن روشن بخت نے راہب سے کہا اس جوان سے کیا خطا سرزد ہوئی جو آپ نے اسے اسیر کیا ہی راہب نے سب قصہ بیان کیا آخر مین یہ بھی کہا کہ یہ جوان حمزہ صاحبقران کی نسل سے ہی اور حمزہ اور پسران حمزہ نے بڑی بڑی سلطنتین ہمارے برادران قومی کی تباہ و برباد کی ہین ہم اسکو زندہ نچھوڑینگے قتل کرینگے بیژن نے کہا اگر یہ جوان اپنے مذہب قدیمی کو ترک کرے اور ہمارا طریقہ اختیار کرے تو آپ اسکی خطا کو معاف کر دیجیے گا راہب نے کہا اگر یہ ایسا کریگا تو ضرور اسکی خطا بھی معاف کیجائیگی اور عہدہ جلیل بھی ملیگا بیژن رستم نامدار کے پاس آیا کہا ای جوان اپنے مذہب کو ترک کر اور ہمارے طریقہ کو اختیار کر تیری خطا بھی معاف کیجائیگی اور عہدہ جلیل بھی حضور شاہ سے عنایت ہوگا رستم نے فرمایا ای جوان ہمارا قتل ہونا حیات ابدی کا ملنا ہی اور عہدہ جلیل کی خواہش نہین مگر جو کوئی ہماری پشت زمین سے لگائے ہم اسکی اطاعت قبول کرین بیژن یہ گفتگو سنکر خاموش ہو گیا خیال کیا کہ یہ جوان صاحب جرأت بھی ہی یہ سوچ کر کہا مین تمسے مقابلہ کرونگا لیکن اپنے عہد سے نہ پھر جانا رستم نامدار نے کہا مردان عالم جو کہتے ہین وہی کرتے ہین اور یقین ہی کہ تمھاری شرط بھی یہی ہو بیژن نے کہا اگر میری شرط یہ نہین تھی تو اب ہوئی اگر تو مجھے زیر کریگا تو مین تیرا مذہب اختیار کر لونگا رستم نامدار نے قبول کیا بیژن نے اسی وقت آہنگرون کو طلب کیا رستم کو یہ بات کب گوارا تھی کہ آہنگر آکر قید جسم سے دور کرین زور کر کے قید توڑ ڈالی حاضرین دربار دنگ ہو گئے بیژن کو بھی تعجب ہوا کہا ای جوان اسقدر تکلیف اپنے اوپر کیون گوارا کی آہنگر آتے وہ قید تیرے جسم سے دور کر دیتے بیژن اٹھا رستم کو اپنے ہمراہ لیا راہب اور امرا وزرا سب ہمراہ ہوئے بیژن اپنی ورزشگاہ مین آیا رستم نے دیکھا اسباب ورزش رکھا ہی ایک اکھاڑا بہت وسیع کھدا ہی بیژن نے کپڑے اتارے اکھاڑے مین اترا رستم نامدار کو بلایا رستم بھی نام خدا لیکر اکھاڑے مین گئے سب لوگ محو دید ہوئے بیژن سامنے آیا رستم سے ہاتھ ملایا آپسمین زور ہونے لگا کبھی بیژن دس بیس قدم رستم کو ہٹا لیگیا کبھی رستم دس بیس قدم بیژن کو دوڑا لیگئے عرصہ تک یونہین زور ہوا کیا جب دن آخر ہوا اور غروب آفتاب کا وقت آیا تو

تو رستم نے زیادتیان کرنا شروع کین جس مقام پر لائے ذ دین رگڑے ایسے دیے کہ بیژن کا دم اُکھڑنیلگا
جب یہ نوبت پہونچی تو بیژن گھبرایا اور لوگ جو دیکھ رہے تھے وہ بھی حیران ہوئے راہب نے اپنے
وزرا سے کہا اب انجام اچھا نہین معلوم ہوتا ہی بیژن کا دم بھر گیا ہی اور رستم زیادتیان کر رہا ہی وزرا
نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہی راہب نے کہا مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون بیژن کے معاملہ مین دخل دون
ایسا نہو کہ اُسکے خلاف ہو اور غیرت مین آکر اپنی جان دیدے نہین ابھی ممکن ہی کہ اس جوان کو پھر گرفتار
کر لون وزرا یہ بات راہب سے سُنکر خاموش ہو رہے یہان رستم نامدار بیژن روشن بخت کو لے دوڑ
اکیس قدم پر لاکر پٹکا مارا بایان گھٹنا بیژن کا آشنا بزمین ہوا چاہا تڑپ کے لنگر قائم کرون مگر
حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہی رستم نے زور کیا پہلے ز دزمین تا کمر بیژن کو اُٹھایا دوسرے
زور مین سر سے بلند کیا بیژن نے امان طلب کی رستم نے کہا ای بیژن امان بے ایمان دشوار ہی بیژن
نے عرض کی ای شہریار مین اطاعت آپ کی ضرور قبول کرونگا مگر ابھی کچھ شرطین ہین جب تک آپ
اُنکو قبول نہ فرمائینگے مین ایمان ہرگز قبول نہ کرونگا رستم نے بیژن کو زمین پر رکھا کود کر چھاتی پر
سوار ہوئے کہا اب شرطین اپنی بیان کر بیژن نے عرض کی ای شہریار مجھے اب آپ کی اطاعت
قبول کرنے مین کیا انکار ہی آپ کو میرے حق مین اختیار ہی آپ کا مذہب ضرور قبول کرونگا لیکن
ایک امر اہم ایسا درپیش ہی جسکی وجہ سے غلام کو خواب و خور حرام ہوا وہ میرے امکان سے باہر ہی جو
اپنے مطلب دلی کو حاصل کرون اور منزل مقصود تک پہونچون اگر آپ مدد فرمائینگے تو میرے دل کے
ارمان نکل جائینگے مراد بر آئیگی طبیعت خوش ہو جائیگی اور سوا آپ کے وہ کام کسی دوسرے
سے نہوگا رستم نامدار نے فرمایا بیان کرو خدا چاہے تو تمھارے کام کو بخیر و خوبی انجام دون تمھین
خوش کرون بیژن نے عرض کی اب یہان سے تشریف لیچلیے بہ راحت و آرام بسر کیجیے مین بھی
اسوقت بہت مضمحل ہون جب حواس درست ہونگے اپنی کیفیت عرض کرونگا رستم نامدار
نے قبول نہ کیا فرمایا ای بیژن روشن بخت جب تک بیان نہ کریگا مین سینہ سے نہ اُترونگا بیژن
نے عرض کی ای شہریار یہان سے بیس کوس پر ایک قلعہ ہی محراب شاہ وہان کا بادشاہ ہی اُسطرف
جسقدر شہر ہی اُسی کی زیر حکومت ہی اُسکی ایک دختر نیک اختر ملکہ مہر پیکر کہ صورت مین بے عدیل ہی ایک
سوداگر نے اُسکی تصویر مجکو لاکر دی طبیعت مائل ہوئی مین نے لشکر کشی کی محراب شاہ سے تاب
مقابلہ نہ لایا شکست کھائی جب سے اُسکی فراق مین وصل کے اشتیاق مین بیتاب ہون بے خور و
خواب ہون اگر آپ توجہ فرمائین اور بعزم جنگ وہان تشریف لیجائین اور محراب کو زیر کر کے ملکہ کو اپنے
قبضہ مین لائین میرا عقد ملکہ کے ساتھ ہو جائے تو مین ابھی اسلام اختیار کرتا ہون رستم نے وعدہ فرمایا اُسکے
سینے سے اُترے بیژن رستم کو اپنے مکان مین لایا بڑی خاطر کی صحبت عیش و نشاط کا سامان کیا جلسہ آراستہ
ہوا رستم نامدار مصروف عیش و نشاط ہوئے تین روز تک جلسہ رہا چوتھے روز رستم نے فرمایا ای بیژن اب
لشکر کو درست کرو دیر بہتر نہین ہی بیژن نے عرض کی ای شہریار ابھی جلدی نہین ہی تشریف لیچلیے گا رستم
نے جواب دیا کہ دیر میرے نزدیک بہتر نہین ہی کیونکہ جب تک یہ مرحلہ طی نہوگا تم اپنے دین باطل کو ترک
نہ کروگے مجھے اس امر کی تعجیل ہی بیژن نے کہا مین ابھی لشکر کو اس امر سے مطلع کرتا ہون انشاء اپنے باپ راہب

کہا کہ آپ لشکر درست کیجیے راہب اُسی وقت اُٹھا اپنے وزرا سے کہا کہ لشکر مین اطلاع کرو کہ سامان سفر سب
درست کرین رستم نامور براے مقابلہ محراب تشریف لیجا ئینگے وزرا نے اُسی وقت رسالدارون کو طلب کیا
سب سے کہا کہ حکم سلطانی ہی کہ آپ لوگ اسباب سفر درست کرین ملک رستم نامور براے مقابلہ محراب تشریف لیجا ئینگے
رسالدار اُسی وقت رخصت ہوئے فوج مین آئے اسباب سفر درست کرنے کا حکم دیا ملازمین لشکر تیاری کرنے لگے
یہان راہب زرین پوش نے دوسرا حکم بھیجا کہ اُٹالہ بارگاہ کا روانہ ہونا چاہیے منتظمان فوج نے اُٹالا لد وادیا
دوسرے روز فوج بھی سب سامان سفر درست کر چکی رستم بن ایرج نامدار سے آکر عرض کی ای شہریار سب
فوج تیار ہی صرف آپ ہی کا انتظار ہی رستم اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے بیژن بھی ہمراہ ہوا رستم باہر تشریف
لائے راہب نے ایک اسپ صبا دم براے ملک رستم طلب کیا پھر اور خاصے کے گھوڑے آگے رستم نامدار
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے راہب زرین پوش اور بیژن روشن بخت بھی اپنے اپنے گھوڑون پر
سوار ہو کے ہمراہ رکاب رستم نامدار روانہ ہوئے اِنکے عقب مین آٹھ ہزار جوانان آہن پوش بصد جوش
وخروش چلے رہروی کرتے ہوئے پانچ کوس نکل گئے دن تھوڑا باقی تھا جب آفتاب غروب ہو گیا تو
رستم نامدار نے فرمایا آج کی شب اسی صحرا مین بسر کرنا بہت مناسب ہی صبح کو یہان سے پھر چلینگے راہب
نے اُسی وقت بارگاہین استادہ کرائین رستم نامدار داخل بارگاہ ہوئے راہب بھی اپنی بارگاہ مین
داخل ہوا چونکہ دن بھر کے مسافت کشیدہ تھے جلدی جلدی آب وطعام سے فراغت کر کے سب نے
اپنے اپنے خیمون مین جا کر آرام کیا جب صبح ہوئی تو رستم نامدار خواب سے بیدار ہوئے فریضۂ سحری کو
ادا کیا راہب سے کہا اب لشکر مین حکم دو سب لوگ روانہ ہون راہب نے اُسی وقت سب کو
اطلاع دی سب درست ہوئے رستم اور بیژن اور راہب مع تمام لشکر جانب قلعہ محراب روانہ
ہوئے اُس روز بھی تمام دن رہروی کی قریب شام روبروے قلعہ محرابیہ پہونچے راہب نے
عرض کی حضور محراب کا قلعہ یہی ہی جو کوئی اُس سے براے مقابلہ آتا ہی اسی میدان مین ٹھہرتا ہی جب اُسے
اطلاع ہوتی ہی جو مناسب جانتا ہی وہ کرتا ہی رستم نامدار نے فرمایا ہمارا لشکر بھی یہین اُترے راہب
نے لشکر وہین اُتارا بارگاہین استادہ ہوئین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لائے راہب کو بلایا اُسکے
ہمراہ بیژن بھی تھا رستم نے کہا ای راہب میرا قصد ہی کہ ایک نامہ محراب کے پاس روانہ کرون دیکھون
وہ اُسکا جواب کیا لکھتا ہی راہب نے عرض کی آپ کو اختیار ہی رستم نامور نے اُسی وقت فوراً منشی کو
طلب کیا ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ ای محراب شاہ بیژن روشن بخت مالک تاج وتخت تمھاری
دختر نیک اختر کا خواستگار ہی بے اُسکے وصال کے اُسکی زندگی دشوار ہی اور یہ شاہزادہ ہی بدل وجان
تمھاری خدمتگزاری پر آمادہ ہی جری ہی بہادر ہی اصل تو یون ہی کہ دریاے شجاعت کا بے بہا دُر ہی اگر تم
بہ دامادی اسکو قبول کرو اور اسکی خاطر نہ ملول کرو تو کیا قباحت ہی اسکا باپ بھی صاحب جاہ وحشمت ہی
کسی طرح تمسے کم نہین ہی علاوہ اسکے میری بھی خوشی یہی ہی کہ ایک معاملہ ہو جاے ایک بیقرار کو قرار آے
آخر تم اپنی دختر نیک اختر کی شادی ضرور کروگے کب تک اپنے گھر مین رکھوگے مناسب یہی ہی کہ اُس
مبتلاے دام الفت وکشتہ شمشیر محبت کی تمنا بر لاؤ اسکو زیادہ نہ تڑپاؤ اسکا اضطراب ہمسے نہین دیکھا جاتا
ایسا نہو کہ جوش محبت مین راہب زرین پوش تمسے ملکہ کو دوسرے طور سے کے لے اُسوقت ہمارا

ہمیں

خموش رہنا ممکن نہین ضرور ہمارے تمھارے مقابلہ ومقاتلہ ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی جو کیفیت اصلی تھی
وہ حرف بحرف تمکو تحریر کی امید کہ جواب اس نامہ کا بہت جلد روانہ کرنا جب یہ خط تمام ہوا رستم نامدار
نے ایک سوار جرارہ کو بلایا کہ نام اُسکا نہنگ آتش مزاج تھا نہنگ کو نامہ دیکر طرف محراب کے
روانہ کیا نہنگ راہ کو طی کر کے قلعہ محراب کے دروازے پر پہونچا دربانون نے روکا اُسنے نامہ
دکھایا زبانی بھی کہا کہ مین ملک رستم نامور کا نامہ لایا ہون تمھارے بادشاہ کے پاس جانا چاہتا ہون
دربانون نے نہنگ کو وہین ٹھہرایا محراب کے پاس چوبدار کو روانہ کیا کہ جاکر اطلاع کرے چوبدار
نے محراب سے آکر کہا حضور در دولت پر ایک نامہ دار حاضر ہی امیدوار باریابی ہی محراب نے کہا اندر
بلالو چوبدار آیا نہنگ کو اپنے ہمراہ لیگیا نہنگ نے جاکر محراب کے ہاتھ مین نامہ دیا محراب نے
نامے کو کھولا پڑھا تو بہت ہی ناخوش ہوا نہنگ سے کہا یہ رستم ثانی کون ہی کہان سے آیا ہی اسکو بڑا
غرور ہی اور راہب ابھی تک اپنے ارادے سے باز نہین آیا ہی ایک بار تو بدولت سے لڑکر بھاگ چکا
ہی اب شاید اپنی جان دینے آیا ہی نہنگ نے کہا ای محراب یہ بات خلاف آئین شجاعت ہی تمکو جو کچھ کہنا
ہو اُنکے مُنہ پر کہنا کہ وہ بھی سمجھین جواب دین میرے سامنے کسی کو کچھ نہ کہنا محراب نے جواب دیا ای نامہ دار
تجھے ہماری بات مین کیا دخل ہی نہنگ نے کہا ہمارے مالک کو ہمارے منہ پر بُرا کوئی نہین کہ سکتا ہی
وزیرون نے محراب سے کہا حضور آپ بیکار اس سے گفتگو کرتے ہین جو کچھ آپ کو فرمانا ہی راہب
کے منہ پر کہیے گا محراب خاموش ہو رہا اور اُسی وقت پشت نامہ پر جواب لکھا کہ ای رستم آگاہ ہو کہ مین
محراب شاہ مالک شہر محرابیہ ہون کسکی مجال ہی جو مجھ سے مقابلہ کر سکے اور یہ ایک کم حقیقت شخص ہی
مین اسکے بیٹے کو دامادی کیا بلکہ بغلامی قبول کرنا اپنے لیے ننگ و عار جانتا ہون اور ایک بار اسنے
مجھسے مقابلہ کیا تو فرار ہوگیا اب یہ کیا مجھ سے لڑ سکیگا چونکہ تمھاری تحریر سے جرأت وہمت تمھاری ظاہر
ہی اسواسطے تمکو لکھا جاتا ہی کہ اسکا ساتھ نہ دو جہان سے آئے ہو چلے جاؤ اگر میرا کہنا خاطر مین نہ لاؤ گے
تو بہت پچھتاؤ گے مین راہب کو اس سوال مکرر کا مزہ چکھا دونگا اور بیژن کا عشق بھلا دونگا کسکی مجال
ہی جو مجھ سے مقابلہ کر سکے یہ لکھکر نہنگ کو نامہ دیا اور کہا ای نامہ دار یہ رستم کون شخص ہی کہان سے آیا ہی
نہنگ نے سب کیفیت رستم نامدار کی بیان کی یہ بھی کہا کہ صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان کی نسل
سے ہی بہت پہلوانون کو زیر کیا ہی اپنا مثل نہین رکھتا ہی محراب نے کہا مجھے کچھ خوف نہین ہی جاکر رستم سے
زبانی بھی میری طرف سے کہدینا کہ ہم تمسے مقابلہ کرنے مین عاجز نہین ہین نہنگ یہ جواب نامہ لیکر واپس
ہوا رستم نامدار کے پاس آیا نامہ دکھایا رستم نامہ کے پڑھتے ہی برہم ہوگئے راہب نے دیکھا کہ شاہزادہ
کو غصہ آیا ہاتھ باندھکر عرض کی کیون شہریار اسمین کیا تحریر ہی رستم نے لفظ بلفظ جواب نامہ راہب کو
پڑھکر سنایا راہب بھی بہت برہم ہوا رستم نے فرمایا ای نہنگ اور کچھ زبانی بھی کہا ہی نہنگ نے پوری تقریر محراب
کی بیان کی رستم کو اور زیادہ غصہ آیا فرمایا کل جو کچھ ہوگا حال کھلجائیگا مین نے چاہا تھا اسقدر اس معاملے
کو طول نہ ہو اُسکی خاطر بھی ملول نہو اپنا کام بھی بنجائے اتفاق باہمی سے عقد بیژن ہوجائے مگر افسوس
نشہ بادہ نخوت نے اُسکو مدہوش کر دیا ہی اپنی جرأت پر نازان ہی یہ ذکر تھا کہ ہرکارے حاضر ہوئے ہاتھ اٹھاکر
دعا وثنائے بادشاہی بجا لائے بعدہ عرض کی حضور محراب نے اپنے یہان طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ یہ ہی

کہ کل میدان کارزار مین معرکہ آرا ہے نبرد ہو رستم نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین
جوانان شیردل اسباب جنگ درست کرنے لگے اسی انتظام مین صبح ہوئی رستم نامدار بستر خواب سے
اُٹھے فریضۂ سحری سے فراغت کی سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین رستم نے
سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے بیژن اور راہب بھی اپنی بارگاہون سے سلاح سج کر باہر نکلے رستم نامدار
بھی برآمد ہوئے ملازمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا رستم نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے بیژن
اور راہب ہمراہ رکاب ہوئے پشت پر تمام لشکر چلا اس جاہ وتجمل سے جانب میدان کارزار روانہ ہوئے
اُسطرف سے محراب مع لشکر گران میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی نقیبون نے
نقابت کی گرد گیت کڑکا کہکر ہٹے لشکر محراب سے حمائل کج نظر باہر آیا پکار کر آواز دی ای بیژن
روشن بخت ابھی تک تیرے دل مین یہ خیال باقی ہی ایکبار تو اپنی خطا کی سزا پا چکا مگر اپنے ارادہ
سے باز نہین آتا جسکی وجہ سے تو میدان مین آیا ہی اور جسکو بڑا جری سمجھکر میدان مین لایا ہی اسکی کیا
مجال جو میرے مقابلے کی تاب لا سکے مردان عالم سے آنکھ ملا سکے بیژن نے جواب دیا او یاوہ گو کیا
بیہودہ بکتا ہی آج تجکو معلوم ہوگا کہ کوئی جری ہمسے لڑا تھا ارے یہ وہ ہین جنھون نے بڑے بڑے پہلوانون
کو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا تیری اور محراب کی کیا مجال ہی جو اُنسے آنکھ ملا سکے اور خبردار کوئی کلمہ بیہودہ
آقاے نامدار کی شان مین اپنی زبان سے نکالنا نہین تو زبان نوک سنان سے چھیدونگا یہ کہکر
بیژن روشن بخت آگے بڑھا حمائل نے کہا مین گریز پا سے جنگ کرنا عار جانتا ہون ہان اگر
رستم میدان مین آئین تو مین اُنسے مقابلہ کرون یہ سنکر رستم نامدار نے رہوار کو بڑھایا بیژن نے آکر
رکاب کو بوسہ دیا اور عرض کی آقاے نامدار ابھی آپ کیون تکلیف فرماتے ہین جب تک غلام کے
جسم مین جان باقی ہی آپ میدان مین تشریف نہ لیجائیے صرف تماشا دیکھیے رستم نے فرمایا ای بیژن
تم ہمارے قواعد سے واقف نہین ہو ہم لوگون کا یہ دستور ہی کہ جو جسکا نام لیکر پکارتا ہی وہی اُسکے
مقابلے مین جاتا ہی اس امر مین زیادہ اصرار نہ کرو مین اسکے مقابلے مین جاؤنگا تمکو ہرگز نجانے دونگا
بیژن سمجھ گیا کہ اب رستم نامدار کا روکنا محال ہی مجبور ہوکے رکاب پر سے ہاتھ اُٹھالیا رستم نے گھوڑا
آگے بڑھایا حمائل کے مقابلے مین آئے دیر تک نیزہ بازی رہی آخر کو نیزہ حمائل کا رستم نے نکالا
اُسنے جھلا کے تلوار میان سے لی رستم پر وار کیا شاہزادے نے خالی دے کر خبردار کہکے تلوار اسکے
سر پر لگائی اُسنے سپر چہرے کے بچانے کو اُٹھائی مگر تیغ کب رکتی ہی سپر کو کاٹ کر صندوق سینہ مین در آئی
حمائل گھوڑے سے زمین پر گرا لشکرون سے شور احسنت وآفرین اُٹھا محراب نے دوسرے سردار
کو میدان مین بھیجا رستم نے اُسکو بھی قتل کیا اسیطرح دس جوان باری باری آئی رستم کے ہاتھ سے قتل
ہوئے جب محراب نے یہ کیفیت دیکھی لشکر کی طرف اشارہ کیا کہ سب ملکر اس جوان پر ٹوٹ پڑو جہان تک ممکن ہو
زندہ گرفتار کرلو یہ اشارہ پاکر سب لشکر رستم پر ٹوٹ پڑا ادھر بیژن و راہب نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ لوگ بھی
لشکر کو لیکر جا پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی رستم نامدار بھی شیرانہ وغا کرنے لگے شام تک جنگ مغلوبہ رہی لشکر
محراب کے اسقدر جوان قتل ہوئے کہ نصف سے بھی لشکر کم رہگیا جبکہ آفتاب غروب ہوا محراب نے

طبل بازگشت بجوا با مغموم و مضمحل اپنے قلعہ کی جانب پھرا ادھر رستم ثانی نوبت نقارے بجاتے ہوئے خوشی
خوشی بہ فتح و فیروزی اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت محراب کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو میدان جنگ سے مغموم واپس آیا اپنے وزرا سے کہا کہ واقعی اس جوان نے تو قیامت برپا کردی یقین ہے کل تمام لشکر کو قتل کر ڈالیگا ہم اس سے لڑکر فتح نہ پائینگے بہتر یہ ہے کہ اسکے واسطے کوئی تدبیر مناسب کرنا چاہیے وزیرون نے کہا حضور شبخون کی تدبیر فرمایئے محراب نے کہا یہ راے تو بہت مناسب ہے مگر وہ جوان پھر مقابلہ کریگا لشکری اسکے مقابلہ کی تاب نہ لاسکینگے بہتر یہ ہے کہ پیشتر اس جوان کو منگوالین اور یہان قید کرلین پھر شبخون مارین وزرا نے کہا حضور اگر یہ امر ہو تو بہت ہی مناسب ہے محراب نے اسی وقت اپنے عیار گلیم پوش تیز قدم کو بلایا کل حال اس سے بیان کیا آخر مین یہ کہا کہ اگر تو اسوقت رستم کو یہان لائیگا تو بہت کچھ انعام پائیگا گلیم پوش تیز قدم نے عرض کی حضور یہ کتنی بڑی بات ہے مین ابھی جاتا ہون رستم کو گرفتار کرکے لاتا ہون یہ کہکر گلیم پوش تو رستم کے لشکر کی جانب روانہ ہوا یہان محراب نے اپنے لشکر مین اطلاع کرائی کہ سب جوانان لشکر مسلح بمکمل رہین اور روشنی کا بندوبست اچھی طرح کیا جاے ہم آج لشکر حریف پر شبخون مارینگے یہ خبر پہونچتے ہی رسالدارون نے اسباب شبخون درست کرنا شروع کیا کہ ذکر انکا معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو بفتح و فیروزی میدان جنگ سے پھرے اپنی بارگاہ مین آئے صحبت عیش و نشاط آراستہ ہوئی جام شراب گردش مین آیا تھوڑی دیر جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی تو رستم نے جلسہ برخاست کیا اپنی بارگاہ مین آرام فرمایا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے لیکن گلیم پوش عیار محراب جو رستم ثانی کی تلاش مین آیا تھا جب اسنے سب کو غافل پایا رستم کے خیمے مین آیا دیکھا رستم عالی ہمم محو خواب ہین کنچہ مین بیہوشی رکھکر رستم کے دماغ مین پہونچائی شاہزادے کو چھینک آئی اسنے پشتارہ باندھا بارگاہ سے لے نکلا یہان محراب منتظر تھا جیسے ہی اسنے پشتارہ جاکر سامنے کھولا محراب نے اسی وقت رستم کے واسطے قید آہن طلب کی حدادون نے قید شاہزادے کو پہنائی مسلسل و مطوق کرکے ہوشیار کیا رستم نے اپنے کو اس حال مین پایا محراب نے کہا اس جوان کو زندان خانہ مین لیجاؤ بہت ہوشیاری سے رکھنا لوگ رستم کو قید خانہ مین لے گئے
کہ ذکر انکا آئندہ تحریر ہوگا

اب کیفیت محراب کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے جب رستم کو قید خانہ مین بھیجا تو لشکر کو پیشتر ہی تیار کرا چکا تھا اسی وقت بعزم شبخون طرف لشکر راہب کے روانہ ہوا یہان سب غافل سو رہے تھے کچھ لوگ نگہبانی کے واسطے طلایہ پھر رہے تھے انھون نے جو روشنی دیکھی سمجھے کوئی لشکر راہ بھول کر اسطرف آنکلا ہے اسی خیال مین تھے محراب مع لشکر قریب پہونچگیا اب لوگون کو معلوم ہوا کہ یہ ہمارے لشکر کیطرف سب آتے ہین فوراً سردارون کے خیام مین گئے سبکو بیدار کیا جبتک یہ لوگ بیدار ہوئے تب تک محراب جا پہونچا طلایہ مین بہت سے خیام کی کاٹ دین بہت سے سردار دب کر مرے ہیزن اور راہب یہ غوغا سنکر باہر آئے یہ معرکہ دیکھا سخت گھبرائے جلدی جلدی سوارون نے سلاح جنگ آراستہ کرکے بہت کوشش کی کہ تاب مقابلہ نہ لاسکے ہیزن نے راہب سے کہا ابھی تک کسی نے رستم عالی وقار کو ہوشیار نہین کیا جب تک وہ

نہ آسینگے یہ سرحلہ سہو گا یہ کہکر بیژن خود ہی بارگاہ رستم مین آیا یہان شاہزادے کو نہ پایا گھبراکر
باہر آیا اپنے باپ سے کہا نہین معلوم رستم نامدار کیا ہوئے بارگاہ مین کوئی نہین ہی شمع بھی خاموش ہی
راہب چونکہ سرد وجہاندیدہ تھا فوراً سمجھ گیا کہ یہ کام کسی عیار کا ہی بیژن روشن بخت سے کہا ای
نورنظر بڑا غضب ہوا اسنے اپنے عیار کو بھیجکر شاہزادے کو منگا لیا اب شبخون ہمپر آیا نہین معلوم
یہ رستم نامدار سے کس طرح پیش آئے بیژن کو بھی بہت افسوس ہوا لیکن مصروف جنگ ہوئے جب
راہب نے دیکھا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی بیژن سے کہا ای نور نظر اب اگر زیادہ جرأت کو کام
مین لاؤگے تو بہت پریشان ہوگے بہتر اسی مین ہی کہ اب یہان سے فرار اختیار کرو بیژن کو بھی یہ راے پسند آئی
خیمہ و خرگاہ وہین چھوڑکر فرار ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ مہر پیکر کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ بھی مدت سے شیدائے جمال بیژن تھی اسنے بھی ایک تاجر سے تصویر بیژن کی لی تھی اُس روز سے شیدائے
جمال تھی اور یہ کیفیت بھی اُسکو معلوم تھی کہ بیژن لشکرکشی کرکے آیا اور میرے باپ کے ہاتھ سے شکست کھائی پھر اپنے شہر کو
واپس گیا خبر شکست سنکر بہت غمگین ہوئی تھی جب اسنے دوبارہ خبر سُنی کہ اب کی بار بیژن بہت سالشکر ہمراہ لیکر آیا ہی
اور ایک جوان اُسکے ہمراہ ایسا ہی جو تنہا ہزارون سے دغا کرنا کھیل جانتا ہی یہ خبر سنکر بہت خوش تھی کہ یہ خبر پہونچی کہ وہ
جوان اسیر ہو گیا محراب نے مکر سے اُسکو اسیر کر لیا اب زندانخانہ مین قید ہی ملکہ مہر پیکر کو جو یہ خبر معلوم ہوئی اپنی وزیرزادی
کو بلایا کہا کیا عجب ہی کہ اب ہماری مراد دلی بر آئے اور دل کا حوصلہ نکلجائے وہ جوان جو بیژن کے ہمراہ آیا تھا اُسکو
والد نامدار نے گرفتار کر لیا ہی اب وہ زندانخانہ مین بند ہی اگر کوئی کوشش ہو سکے تو اپنے کو اُس تک پہونچاؤ وزیرزادی نے
التماس کیا کہ آپ خاطر جمع رکھین ہم بہت جلد اسکی تدبیر کرینگے وزیرزادی نے کہا ای ملکہ عالم میرے نزدیک تو مناسب
یہ ہی کہ آپ خود تشریف لیچلیے اور ایک مرکب بادرفتار اپنے ہمراہ لیجیے وہان نگہبانون کو غافل کرکے اُس جوان کو
لیجاتی ہون وہی رہبری کریگا بیژن روشن بخت تک پہونچا دیگا ملکہ کو یہ بات بہت پسند آئی وہ دن جب تمام ہوا
اور شام ہوئی تو ملکہ نے گھوڑے طلب کیے بارہ بجے شب کو ملکہ نے وزیرزادی کو اپنے ہمراہ لیا در زندان خانہ
پر آکر وزیرزادی نے عرض کی اب آپ یہان توقف فرمایئے مین کسی طور سے دربانون کو غافل کرتی ہون
اور اُس جوان کو لاتی ہون ملکہ نے وہین توقف کیا وزیرزادی زندان خانہ کے دروازے پر آئی دیکھا دو
تین نگہبان بیٹھے ہین اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک جوان گھوڑے پر سوار اسطرف آتا ہی پکارکر آواز دی یہان کون
آتا ہی وزیرزادی نے آواز دی خموش رہو کچھ گمان بیجا دل مین نہ لاؤ دربان خاموش ہوئے
وزیرزادی قریب آئی گھوڑے سے اُتر ہی نگہبان سے کہا تمھین ہمارے سردار طلب کرتے ہین
نگہبانون نے کہا سردار تمھارے کون ہین اسنے اپنے باپ کا نام بتایا کہ وزیر اعظم محراب کا تھا دربانون
نے جو نام وزیر کا سنا جلدی اپنے مقام سے اُٹھکر اُس طرف روانہ ہوئے یہان وزیرزادی نے
دروازہ زندان خانہ کا کھول دیا اندر داخل ہوئی قریب رستم بن ایرج کے پہونچی دیکھا ایک
جوان قید آہن پہنے ہوئے بیٹھا ہی وزیرزادی نے کہا اب غضب ہوا یہ شخص تو اسقدر قید پہنے ہی
اب کیونکر جا سکیگا یہ راز فاش ہو جائیگا یہ سوچ رہا تھا جلدی پلٹون مگر رستم بن ایرج نے کہا
ای شخص تو کون ہی یہان کیون آیا اور کیون واپس جاتا ہی وزیرزادی نے کہا ای شخص تیری قسمت

کی

بری ہی تیرے رہا کرنے کو یہان آئی تھی مگر نوز بخیر دن مین بندھا ہی ہماری ملکہ عالم ور زندان خانے پر تیرے انتظار
مین کھڑی ہین یہ سنکر رستم نامدار نے قید توڑی قریب اُس نازنین کے پہونچکر کہا مین ہمراہ چلتا ہون وزیر زادی دنگ
ہو گئی کہا ای شخص تو کچھ سحر بھی جانتا ہی رستم نامدار نے فرمایا مین سحر اور ساحر دونون کو برا جانتا ہون وزیر زادی
نے کہا اب جلد یہان سے چلو ایسا نہو کہ ملکہ کو نگہبان گرفتار کر لین تو خرابی ہو رستم نامدار باہر آئے اسنے
عرصے مین نگہبان جو ور زندان خانے سے اُٹھکر گئی تھے جب کسیکو نہ پایا تو جلدی واپس آئے یہان آکر دروازہ
قیدخانہ کا کھلا دیکھا کہا بڑا غضب ہوا کوئی مکار اس قیدی کا مددگار تھا وہ آگیا جلدی اندر چلو وہ قیدی کو رہا کر ے
یہ کہکر جیسے ہی دروازے کے اندر قدم رکھا رستم نامدار کو دیکھا کہ اُسی جوان کے ہمراہ آتے ہین نگہبانون
نے شور مچایا رستم نے سبکو قتل کیا وزیر زادی کے ہمراہ جہان ملکہ منتظر تھین وہان آئے دیکھا تین گھوڑے
کھڑے ہین شاہزادہ رستم عالی ہمم ایک گھوڑے پر سوار ہوے ایک پر ملکہ مہر پیکر ایک پر وزیر زادی
بیٹھکر روانہ ہوئی جب شہر سے باہر نکل گئی تو ملکہ نے رستم نامدار سے پوچھا کہ آپ نے لشکر بیژن روشن
بخت کو کہان چھوڑا تھا رستم نوجوان نے پتہ دیا ملکہ نے کہا اب مجھے معلوم ہو گیا وہین چلون گی مگر یہ تو فرمایئے
کہ آپ سے بیژن روشن بخت سے کیونکر ملاقات ہوئی رستم نے کل حقیقت کہہ سنائی اتنے مین ملکہ ماہ پیکر نے
رستم نوجوان کے روبرو ہاتھ باندھے اور عرض کی ای شہریار مجھسے بہت سی باتین خلاف ادب صادر ہوئین
مین آپ کے رتبے سے آگاہ نہ تھی امیدوار ہون کہ معاف فرمایئے رستم نوجوان نے فرمایا ای ملکہ اسکا خیال
نکرو تم نہین جانتی تھین اب امید پروردگار عالم سے یہ ہی کہ ہمکو اور تمکو بخیر و خوبی بیژن تک پہونچا دے
کیونکہ سبسے مجھے تمہارا خیال زیادہ ہی کہ تم ناموس ہو بیژن روشن بخت کی اسی گفتگو مین صبح ہو گئی ملکہ نے رستم
نامدار سے عرض کی ای شہریار بڑا غضب ہوا راستہ فراموش کیا رستم نے فرمایا خدا حامی ہی وہی ہمکو منزل
مقصود تک پہونچائے گا یہ گفتگو کرتے ہوئے تھوڑی دور پہونچے تھے کہ ایک شہر پناہ نظر آئی ملکہ نے کہا
ای شہریار مین اس شہر کو پہچانتی ہون یہ میرے ایک عزیز قریب کے زیر حکومت ہی مگر غضب یہ ہی کہ وہ مجھپر
مائل ہی کئی دفعہ والد سے میری بابت گفتگو آئی مگر مین نے انکار کیا اگر وہ دیکھ لیگا تو ضرور روکے گا رستم
نامدار نے فرمایا ای ملکہ تم مضطرب نہو خاطر جمع رکھو اگر فضل خدا شریک ہی تو اُسکی مجال نہین جو ہمکو روک سکے
یہ کہتے ہوے اُس شہر مین داخل ہوے ملکہ نے عرض کی کہ آپ جس طرح بن پڑے اس شہر سے جلد نکل چلیے
یہان ٹھہرنا مناسب نہین اگر داؤد تاجدار کو ذرا بھی خبر ہو جائے گی تو بڑی آفت آئے گی رستم نامدار نے
فرمایا ملکہ ابھو یہ مرحلہ درپیش ہی کیون گھبراتی ہو خدا اس مشکل کو بھی آسان کریگا یہان تو یہ ذکر تھا اہل شہر نے
جوان لوگون کو دیکھا داؤد تاجدار کو خبر کی کہ ایک جوان آپ کے شہر مین آیا ہی نہایت حسین ہی مگر دو سوار
اُسکے ہمراہ نقاب پوش ہین قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی اقلیم سے عورتون کو لایا ہی کہین قیام کرنے کا
بھی قصد اُس جوان کا نہین معلوم ہوتا ہی مگر جوان ایسا ہی کہ آجتک ہماری نگاہ سے نہین گذرا داؤد نے
کہا کچھ لوگ جائین اُس جوان کو مع اُن دونون نقابدارون کے ہمارے پاس لائین یہ سنکر ملازمین داؤد
اُن لوگون کے ہمراہ ہوے رستم نامدار کے پاس آئے صولت رستم دیکھکر سب نے سلام کیا پھر داؤد کا
پیام دیا کہ آپکو ہمارے سلطان نے طلب فرمایا ہی تشریف لیچلیے رستم نے کہا ہم ٹھہر نہین سکتے جانا ضرور
ہی اگر عرصہ ہو گا تو ہمارا نقصان متصور ہی جو لوگ داؤد کے بھیجے ہوے آئے تھے اُنھون نے بہت کچھ کہا

جب رستم نے قبول نہ کیا تو اُنہون نے کہا اگر آپ بہ خوشی نہ چلیے گا تو وہ یہان کے بادشاہ ہین بجبر آپ کو
طلب کرینگے رستم نے فرمایا کیا مجال جو کوئی ہمکو بجبر طلب کر سکے اُن لوگون نے چاہا رستم کو گرفتار
کرین مگر کیا مجال تھی جو شاہزادے کو اسیر کر سکتے زخمی ہو کر داؤد کے پاس گئے سب کیفیت بیان کی
داؤد خود اپنے ہمراہ تھوڑے سے جوان لیکر آیا رستم سے مقابلہ کیا رستم نے اسکو زیر کیا یہ ملعون بمکر
مسلمان ہوا رستم کو معہ ملکہ مہر پیکر اور وزیرزادی کے باعزاز تمام اپنے ہمراہ لیگیا رستم کو ایک مکان
نفیس مین رکھا پھر عرض کی اے شہریار آپ کے ہمراہ جو لوگ ہین اگر وہ یہان رہ سکتے ہون تو یہین
رہنے دیجیے ورنہ اُنکو محل مین بھیجدیجیے رستم نامدار کو یقین کامل تھا کہ یہ بصدق دل مسلمان ہوا ہے کہا بہتر ہے
ان لوگون کو محل کے اندر بھیجدو داؤد نے ملکہ اور وزیرزادی کو محل کے اندر بھیجدیا یہان سامان دعوت
کیا شب کو اسنے شراب مین بیہوشی ملا کر رستم کو پلائی جب شاہزادہ بیہوش ہوا قید آہن پہنا کے زندان خانے مین
بھیجا آپ اندر آیا اسکو پیشتر یہ معلوم تھا کہ ملکہ مہر پیکر رستم کے ہمراہ ہین جب محل مین آیا اور ملکہ کے قریب
گیا تو ملکہ نے کہا اے شخص تو کون ہے یہان کیون آیا ہے داؤد نے ہاتھ باندھ کر کہا مین ایک ادنی غلام ہون امیدوار
ہون کہ مجھے بغلامی قبول فرمائیے اپنی صورت زیبا دکھایئے مین اس ملک کا بادشاہ ہون بڑا عالی جاہ ہون
ملکہ نے جواب دیا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو چلا جا ورنہ رستم نامدار تجھے زندہ نچھوڑینگے ایکبار تو اُنکی
اطاعت قبول کر چکا اب یہ قصد کرتا ہے داؤد نے جواب دیا کہ ملکہ مین نے رستم کو پیشتر ہی اسیر کر لیا ہے
جب کہو حکم قتل دیدون ملکہ مہر پیکر نے جو یہ بات سُنی دل پر ایک کوہ الم گرا جی مین کہا اب غضب ہوا راز فاش
ہو جائیگا ابھی تک اسکو میری خبر نہین ہے تھوڑے عرصہ مین پہچان لیگا پھر تو رستم کو ضرور قتل کرا ڈالے گا
یہ سوچکر ملکہ رونے لگین اُس اضطراب مین گوشۂ نقاب چہرۂ زیبا سے ہٹ گیا داؤد نے دیکھا پہچانا
کہ وہی آفت جان قتال عالم ہے بے اختیار ہاتھ بڑھا کے نقاب اُلٹ دی ملکہ نے ہاتھون سے مُنھ چھپا لیا
داؤد نے کہا اے جانجہان یہ کیا آفت آئی جو تم نے ایک مسلمان کا ساتھ دیا اور مجھے قبول نہ کیا ملکہ نے کچھ
جواب نہ دیا داؤد نے بہت کچھ باتین بنائین مگر ملکہ مہر پیکر خاموش رہین جب یہ کہکر تھکا اور ملکہ سے
کسی بات کا جواب نہ پایا تو مجبور ہو کے وہان سے اُٹھا اور یہ کلمہ زبان پر لایا کہ ملکہ اگر مجھکو قبول نہ کرو گی
تو بہت پچھتاؤ گی اور مین رستم کو ابھی قتل کراتا ہون ملکہ نے کہا اے داؤد اگر تو نے رستم کو قتل کرایا تو تجھے
بھی زندہ نہ پائیگا خیریت اسی مین ہے کہ رستم نامدار کو رہا کر دے اور ہم لوگون کا راستہ نہ روک ورنہ اچھا نہوگا
داؤد نے کہا ملکہ تم کس خیال مین ہو نہین معلوم مین نے ایام فرقت کس طرح بسر کیے ہین اور شبہاے ہجران مین
کیا کیا مصیبتین اُٹھائی ہین اب قسمت سے تم میرے ہاتھ آئین بھلا مین تمھین جانے دونگا ایسی گفتگو کر کے
داؤد باہر آیا کنیزون کو بلایا اُنسے کہا اگر ملکہ مہر پیکر کو میری وصل پر راضی کرو گی تو بہت کچھ خلعت و انعام
پاؤ گی جس طرح بن پڑے اُسے دام مکر مین پھنساؤ میری جان بچاؤ کنیزون نے کہا حضور ہم ملکہ کو راضی کرینگے
اور وہ آپکو کیون نہ قبول کرینگی آپ بھی بادشاہ ہین پھر اُنکو کیا انکار ہے صرف آپ کا اشتیاق بڑھانے کو
یہ باتین ہین اور جب ہم لوگ ملکہ سے آپ کی نسبت کہینگے تو ایسا دام تذویر پھیلائینگے کہ اُنکو آپکا عاشق بنائینگے
داؤد نے کہا اگر ایسا کرو تو میرے اوپر تمھارا احسان عظیم ہو اور اسکے عوض مین زر و جواہر اسقدر دون کہ
تمھارے حوصلے سے زیادہ ہو کنیزین پختہ وعدہ کر کے رخصت ہوئین جس محل مین ملکہ تھین وہان آئین سب نے

ملکہ کو سلام کیا اور عرض کی حضور ہم آپ کی خدمت کے واسطے حاضر ہین ہمکو داؤد تاجدار نے بھیجا ہے اور تر
بات کی تاکید کی ہے کہ ملکہ کی خدمت مین کمی نکرنا اصل تو یون ہے کہ آپ کے نام پر جان نثار کرتے ہین ابھی
فرماتے تھے کہ ملکہ عالم ہمسے آزردہ ہوگئین اُنکے دشمنون کو ملال پہونچا ہے ہنسنے تو کوئی بری بات نہین
کی تھی اور واقعی یہ بات ضرور ہے کہ وہ اس وقت بادشاہ عالی جاہ ہین اُنکو ہر طرح کا اختیار ہے مگر آپ سے
محبت رکھتے ہین اس وجہ سے کسی بات کا جبر نہین کرتے ملکہ نے جھلا کر جواب دیا کہ ہمکو ان امور مین
کیا دخل ہے اگر تمھین رہنا ہے تو رہو ہماری باتون مین دخل ندو ہمسے کسی کا ذکر نہ کرو کنیزین خاموش ہو رہین
داؤد سے جاکر کہا کہ حضور ملکہ کسی طرح راضی نہین ہوتی ہین داؤد نے کہا جبتک ملکہ پر کسی قسم کی سختی نہ
کی جاویگی تب تک قبول نکرینگی یہ کہکر اُٹھا کہ چوبدار نے آکر کہا حضور در دولت پر منصوب
خواجہ سرا حاضر ہین امیدوار باریابی ہین داؤد نے کہا بلا لو منصوب محراب کا ملازم ہے ملکہ ماہ پیکر کو
اسی نے پرورش کیا ہے جب ملکہ محراب کے یہان سے چلی آئین تو منصوب ملکہ سے ازحد محبت
رکھتا تھا تلاش مین ملکہ کے نکلا ہر طرف تلاش کرتا ہوا یہان بھی وارد ہوا داؤد نے جو اسکا نام سُنا
خوش ہوگیا جانتا تھا کہ اسنے ملکہ کو پرورش کیا ہے اور ملکہ اسکا کہنا بہت مانتی ہین اگر یہ کوشش کریگا
تو میرا مطلب حاصل ہوجائیگا یہ سمجھکر اُسنے بلایا چوبدار باہر آیا منصوب کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا
داؤد نے جو منصوب کو آتے ہوے دیکھا اُٹھکر تعظیم کی اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا میان صاحب
آپ ہمارے بزرگ ہین آپ کی تعظیم و تکریم ہمپر واجب ہے منصوب بہت خوش ہوا داؤد نے ایسی
باتین کین کہ منصوب اسکے دام تزویر مین گرفتار ہوا دل مین خیال کیا کہ داؤد بڑا خلیق ہے اور
سعادتمندی مین منظیر ہے اجتک ہمکو اسکے خلق کی خبر نہ تھی یہ لائق ملنے کے ہے میان صاحب تو اس خیال
مین تھے مگر داؤد نے اپنے ہاتھ رومال سے باندھے میان صاحب کے روبرو آکر کھڑا ہوا منصوب
نے جو یہ کیفیت دیکھی خود بھی اُٹھکھڑا ہوا کہا آپ کیا باتین کرتے ہین مین آپ کا ادنی خادم ہون میرے
واسطے ایسی باتین کرنا خلاف ہین داؤد نے کہا میان صاحب آپ ہمارے بزرگ ہین آپکے سامنے
ہاتھ باندھنا بھی ہمارے لیے فخر ہے مگر ایک امر کا امیدوار ہون اگر میری مراد بر لائیگا تو میری جان بچ جائیگی
منصوب نے کہا بہتر آپ بیٹھ جائیے اپنی کیفیت کہہ سنائیے میری جان آپ پر نثار ہے اگر مجھسے آپکے
واسطے کوئی کام بنتا ہوگا تو ہرگز دریغ نکرونگا داؤد نے منصوب کو پختہ کیا جب دیکھا کہ اب منصوب
ضرور ہی میرا کہنا مان لیگا اور بات کو نہ ٹالیگا تو برابر منصوب کے بیٹھ کر کہا کہ آپنے بارہا سُنا ہوگا کہ مین نے
ملکہ مہر پیکر کی بابت محراب شاہ سے تقریب کی اور محراب شاہ نے بھی ملکہ سے بہت بہت کہا لیکن
ملکہ نے قبول نہ کیا اب آپ اگر سعی فرمائینگے تو میری زندگی ہوجائیگی منصوب نے کہا اے شہنشاہ ملکہ کا پتہ نہین کہ
آپ کسی بابت مجھسے فرماتے ہین نہین معلوم ملکہ کو کون لیگیا مین اُسی کی تلاش مین نکلا ہون داؤد نے کہا میان
صاحب ملکہ میرے یہان موجود ہین ایک خداپرست کے ہمراہ جاتی تھین اُنکی وزیرزادی بھی ہمراہ تھی مین نے اس
خداپرست کو اسیر کرلیا میرا قصد تھا کہ عرضی محراب شاہ کو روانہ کردون لیکن آپکی تشریف آوری بہت اچھے وقت پر
ہوئی اب آپ جاکر ملکہ کو راضی کیجیے ایک غیر قوم کے ہمراہ تو ملکہ نے ایسی توجہ کی کہ اپنے والدین سے منہ موڑا
عیش و آرام چھوڑا آوارۂ دشت ادبار ہوئین نہین معلوم وہ شخص کون ہے مین متعین کرتا ہون اس شہر کی حکومت

دیتا ہون لیکن نہین معلوم ملکہ کو مجھسے کیا نفرت ہی جو قبول نہین کرتی ہین داؤد نے جو یہ باتین کین اور منصوب
نے ملکہ کا پتہ پایا خوش ہو گیا کہا مین ابھی ملکہ کو راضی کرتا ہون آپ مجھے اُنکے پاس بھیج دین داؤد نے
کہا آپ ابھی تشریف لیے جائیے مگر بے ادبانہ عرض کرتا ہون کہ راضی کرکے تشریف لائیے گا منصوب نے
کہا مین آپ سے پختہ وعدہ کرتا ہون کہ مین راضی کرونگا اُسی وقت داؤد نے منصوب کو ملکہ کے
پاس بھیجا ملکہ نے جو منصوب کو دیکھا اُٹھکر سلام کیا منصوب نے ملکہ کو گلے سے لگایا کہا ملکہ عالم تم نے
یہ کیا غضب کیا کیسے کیسے شاہ و شہریار تمھارے خواستگار رہے مگر تم نے کسیکو قبول نہ کیا اور ایک
مسلمان کے واسطے تمنے یہ بدنامی اپنے لیے قبول کی ملکہ نے کہا میان صاحب مین نے مسلمان کے
واسطے واقعی یہ بدنامی نہین قبول کی ہی ایسی قسمت میری کہان تھی جو مین اس شیر بیشۂ جرأت کے پہلو مین بیٹھتی
اور صاحبقران کی بہو کہلاتی مگر بیژن روشن بخت جو سلطان راہب زرین پوش کا نور نظر ہی اُسنے میرے
واسطے کیا کیا کوششین کین لشکر کشی کرکے آیا شکست پائی پھر بھی اُسکو تاب نہ آئی شاہزادہ رستم عالی ہمم جب
اُسکے ملک مین آئے اور اسکو زیر کیا تو مسلمان ہونے کو فرمایا بیژن نے اُس دلیر سے عرض کی کہ میری ایک
شرط ہی جبتک اُسکو نہ پورا کیجیئے گا مین مسلمان نہ ہونگا رستم عالی ہمم نے شرط پوچھی اسنے بیان کیا کہ مین محراب شاہ
کی دختر نیک اختر پر شیدا ہون اگر اُسکے ملنے کی کوئی تدبیر نکالیے تو مین مسلمان ہوتا ہون رستم عالی ہمم
لشکر کشی کرکے یہان آئے والد نامدار اُنسے مقابلہ نہ کرسکے مکر سے رستم کو گرفتار کرلیا مجھے بیژن
کی بیکسی اور بے بسی پر رحم آیا رستم نامدار کو قیدخانے سے رہا کیا اُنکے ہمراہ یہانتک آئی یہان آکر اس
مصیبت مین مبتلا ہوئی اب آپکو خدا نے مجھ تک پہونچایا یقین ہی کہ آپ ضرور میری تدبیر کرینگے اور رستم کو
رہا کرینگے منصوب نے کہا بی بی صبر کرو مین سب کام بتادونگا داؤد بھی مجھسے بڑی خلق سے پیش
آیا ملکہ نے کہا سب خوشامدین میرے لیے ہین جسوقت مطلب بر آتا یہ آپہی کا دشمن ہوجاتا منصوب
نے کہا اب مین داؤد سے جاکر کہتا ہون کہ مین نے ملکہ کو راضی کیا ہی مناسب وقت یہ ہی کہ آپ ملکہ
کو محراب شاہ کی خدمت مین روانہ فرمائیے اور جو جو مراسم اسمین فرض ہین وہ ہون آپ یہان سے برات
لیکر ہمارے یہان تشریف لائیے وہان عقد ہوجائے آپکی مراد برآئی ملکہ نے کہا میان صاحب بات تو
بہت خوب ہی مگر رہائی رستم نوجوان کی کوئی تدبیر نہوئی منصوب نے کہا اسی ضمن مین مین کوئی بات ایسی
پیدا کرونگا کہ رستم نوجوان بھی رہائی پائینگے ملکہ نے کہا میان صاحب جسوقت وہ شیر بیشۂ جرأت رہا ہوجائیگا
پھر کسیکا خوف نہ رہیگا وہ ایک جوان ہزار پر بھاری ہی منصوب نے کہا ملکہ تم خاطر جمع رکھو مین
اُسکی بھی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر باہر آیا داؤد سے کہا لیجیے مبارک ہو ملکہ منظور کرتی ہین داؤد نے
اُسی وقت خلعت پر زر منگاکر منصوب کو دیا منصوب نے کہا اب ایک عرض میری قبول فرمائیے داؤد
نے کہا فرمائیے منصوب نے کہا اگر منظور کیجیے تو کہون داؤد نے کہا آپکا فرمانا ایسا ہی جو مین نہ
قبول کرونگا منصوب نے کہا آپ خوب جانتے ہین کہ مین محراب شاہ کا ملازم قدیم ہون اس ملکہ کو مین نے
بڑی محنت سے پرورش کیا ہی مین جو کچھ کرونگا اپنے آقا کی بہتری کے لیئے کرونگا داؤد نے کہا مین خوب
جانتا ہون کہ آپ ملازم قدیم ہین اور ہر حال مین آپ محراب شاہ کے بہتری کے خواہان ہین لیکن
اس تمہید سے جو مطلب آپکا ہی وہ میری سمجھ مین نہین آیا اُسکو خلاصہ بیان فرمائیے مین آپ کے

سکینے کو نہ ٹالونگا ضرور قبول کرونگا جب منصوب نے دیکھا کہ داؤد نہایت بیقرار ہی تو کہا کہ ملکہ کو میرے ہمراہ
کیجیے مین محراب شاہ کے پاس لے جاؤن اور یہ خوشخبری سناؤن کہ صاحبزادی نے داؤد تاجدار کو بدل وجان
قبول کیا اب بہتر ہی کہ سامان عقد درست کیجیے اور اس فرض سے ادا ہونے کی جلد تدبیر کیجیے داؤد نے کہا
میان صاحب محراب شاہ کو تو یہ امر بیشتر ہی منظور تھا اب وہان جانے کی کیا ضرورت ہی منصوب نے جواب دیا
جبتک وہ سامان عقد مہیا نکرینگے اور جو جو مراسم ضروری ہین وہ نہون گے تب تک عقد کیونکر ہوگا اگر مین آپکی
خوشی کرتا ہون تو اپنے سلطان کی آزردگی کا خوف ہی ہمارے آقا سواے اس شاہزادی کے
اور کوئی اولاد نہین رکھتے ہین جو جو حسرتین اُنکے دل مین ہین کیونکر پوری ہونگی اور علاوہ اسکے اس امر
کو وہ کیونکر منظور کرینگے کہ بے اُنکی اطلاع کے عقد ہو جائے داؤد نے کہا آپ کو اختیار ہی مین انکار
نہین کرتا ہون جو مناسب جانیے وہ کیجیے منصوب نے کہا آپ ملکہ کو میرے ہمراہ کیجیے اور مجھے جلد
رخصت عنایت فرمائیے داؤد نے کہا ابھی دو تین روز یہین تشریف رکھیے آرام فرمائیے ابھی کیا تعجیل ہی
چلے جائیے گا منصوب نے کہا مجھے جسقدر دیر ہوگی سلطان گھبرائین گے کیا عجب ہی خود کہین براے تلاش
نہ چلے جائین داؤد جب مجبور ہوا کہا بہتر ہی آج یہین تشریف رکھیے کل جائیے گا مین کچھ لشکر بھی آپ کے ہمراہ
کر دونگا اُس روز منصوب نے وہین قیام کیا دوسرے روز داؤد سے رخصت ہو کر چلنے کی تیاری کی داؤد
نے کچھ لشکر ہمراہ کیا چلتے وقت منصوب نے کہا کہ بہتر ہوگا اُس جوان سلمان کو بھی میرے سپرد کیجیے کہ وہ
خطاوار ہی ہمارے سلطان کا جو کچھ وہ سزا تجویز فرماوینگے وہ دینگے داؤد نے کہا آپ کو اختیار ہی رستم کو
قیدخانے سے بلا کر منصوب کے سپرد کیا اور ملکہ کو محافے مین سوار کیا منصوب سب کو اپنے ہمراہ لیکر
داؤد سے رخصت ہو کر روانہ ہوا داؤد نے کہا میان صاحب آپ میری حالت دیکھے جاتے ہین یقین ہی کہ ہر
ہر کام مین تعجیل فرمائیے گا منصوب نے جواب دیا کہ ہمین خود اس دن کی خوشی تھی آپ سے بڑھ کے ہمکو
جلدی ہی ایسی باتین کرکے منصوب معہ ملکہ مہر پیکر اور وزیرزادی اور رستم نوجوان کے کچھ لشکر ہمراہ لیکر رخصت
ہوا جب شہر سے دو چار کوس نکل آئے تو منصوب ملکہ کے محافے کے قریب آیا کہا بی بی اب کیا ارادے
ہی اسقدر لشکر اُسنے ہمراہ کر دیا ہی ملکہ نے کہا جس طرح بن پڑے آپ رستم نوجوان کو رہا کر دیجیے کہ قید
اُنکے جسم سے دور ہو جاے منصوب نے کہا ابھی اسکا موقع نہین ہی شب کو مین رستم کی قید کاٹ دونگا ملکہ نے
کہا اب زیادہ چلنا مناسب نہین ہی یہین ٹھہریے منصوب نے قبول کیا لشکر کو وہین ٹھہرایا جگہین استادہ ہوئین دن بہت
قلیل باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی سب لوگ اپنی اپنی جگہ گئے منصوب ملکہ کے خیمے مین آیا کہا مین اب جاتا ہون
رستم کی قید کاٹتا ہون ابھی اُنکو لاتا ہون ملکہ نے کہا آپ تشریف لے جائیے رستم کو رہا کیجیے وہ ابھی تمام
لشکر کو اپنا مطیع کرینگے منصوب ملکہ سے رخصت ہو کر جہان رستم نوجوان تھے وہان آیا دربانون نے کہا میان
صاحب آپ کہان تشریف لے جائیے گا منصوب نے کہا قیدی کو کچھ کھانا دونگا سب خاموش ہو رہے منصوب
اندر گئے رستم کو سلام کیا رستم نے کہا میان صاحب تشریف لائیے منصوب نے سوہن نکالا ارادہ کیا کہ قید
رستم کی جسم سے دور کرے رستم نے کہا آپ کیون تکلیف فرماتے ہین یہ کہکر جھٹکا دیا ہتھکڑی ٹوٹ کر
زمین پر گر پڑی منصوب اس طاقت کو دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اے شہریار آپ کیون اس تکلیف کو گوارا کرتے ہین مین تو
موجود ہون رستم نے اس عرصے مین سب قید توڑ ڈالی منصوب نے کہا تشریف لے چلیے رستم وہان سے

باہر نکلے منصوب عقب مین آیا دربانون نے جو دیکھا کہ رستم کو منصوب نے رہا کردیا منصوب سے سبنے
کہا میان صاحب یہ آپ نے کیا کیا ایسے مجرم کو رہا کردیا منصوب نے کہا خبردار انکو مجرم نہ کہنا یہ تم سبکے
مالک ہین دربانون نے کہا ہم انکو اپنا مالک نہ جانین گے اور آپ کی شکایت داؤد سے کرینگے منصوب
نے کہا داؤد کیا ہی تم جس سے چاہو ہماری شکایت کرو داؤد ہمارے شہریار کا زیر کردہ ہی وہ کیا کر سکتا ہی دربانون
سے جو حجت بڑھی رستم نامدار آگے بڑھے کہا کیا بیہودہ تقریر ہی ہم سوائے خدا کے کسی سے نہین ڈرتے
ہین تم جاکر شوق سے ہماری شکایت کرو داؤد نے ایک بار مقابلہ کرکے ہمارا کیا بنا لیا اور اب مقابلہ کریگا
تو کیا بنا لیگا دربان جب بہت کچھ کہہ چکے تو بدکلامی کی نوبت پہونچی رستم نامدار نے بڑھ کے ایک کو طمانچہ مارا
کہ سر اُسکا اُڑ گیا اُسکے مرنے سے سب پر ہیبت طاری ہوئی وہان سے بھاگے لشکر مین جاکر خبر کی جسقدر
لشکر ہمراہ تھا سب مسلح و مکمل ہوکر بہ ارادۂ قتل رستم آیا رستم نامدار نے ایک سوار کو مار کے اُسکا گھوڑا لیا
تلوار بھی اُسی کی اپنے قبضے مین کی شیرانہ وغا کرنے لگے جب دو چار سو کو قتل کیا تو سب پر خوف طاری ہوا
آپس مین صلاح کی کہ اس دلیر سے لڑ کر فتح نہ پائین گے مفت مین مارے جائین گے بہتر یہ ہی کہ اس صاحب شجاعت
کی اطاعت قبول کرین جیسی یہ قدر کریگا ویسی عزت دوسری جگہ نہ ملیگی یہ صلاح کرکے سب نے اپنے اپنے ہاتھ رومال
سے باندھے رستم نامدار کی خدمت مین حاضر ہوے سب نے عرض کی اے شہریار ہماری خطاؤن کو معاف فرمائیے ہم
آپ کی اطاعت قبول کرتے ہین رستم نے سبکو امان دی خطائین معاف کین سب نے اطاعت قبول کی رستم
نامدار نے منصوب سے کہا کہ تم ملکہ کو شہر ترسا مین لے جاؤ راہب کو ہمارا اسلام کہنا بیرن سے سب حال بیان
کرنا ہم انشاء اللہ بعد فتح قلعہ داؤد کے آئین گے منصوب نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہتر ہی کہ آپ بھی تشریف
لے چلیے وہان سے لشکر ہمراہ لیکر آئیے جنگ آغاز کیجیے ابھی آپ کے پاس فوج بہت کم ہی میری
رائے مین اس حالت سے جنگ آغاز کرنا بہتر نہین ہی رستم نے کہا میان صاحب ہر حال مین خدا پر نظر رکھیے
وہی فتاح حقیقی مالک تحقیقی ہی جو چاہے گا کریگا اگر ہماری قسمت مین فتح ہی تو تنہا فتح نصیب ہوگی اور اگر شکست
لکھی ہی تو ہزار لشکر بھی ہمراہ ہونگے مگر شکست اُٹھائین گے آپ اس امر مین اصرار نہ فرمائیے تشریف لے جائیے
جب منصوب مجبور ہوا تو رستم سے رخصت ہوکر مع ملکہ مہرپیکر طرف شہر ترسا کے روانہ ہوا ملکہ نے بھی بہت کچھ
کہا مگر رستم نے قبول نہ فرمایا جب یہ لوگ روانہ ہو چکے تو رستم نامدار نے ایک نامہ داؤد کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا
کہ اے داؤد اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو بصدق دل مسلمان ہو اور مذہب باطل پر لعنت کر ورنہ بہت پچھتائیگا مارا
جائیگا جب یہ نامہ ختم ہوا رستم نے ایک سوار کو وہ نامہ دیکر داؤد کے پاس روانہ کیا سوار دوسرے روز داؤد کے
پاس پہونچا نامہ رستم نامدار کا دیا داؤد نامے کو پڑھ کے بہت حیران ہوا اپنے وزرا سے کہا یہ کیا غضب ہوا منصوب
نے مجھسے بڑی دغا کی اور مین نے بھی غلطی کی اُسپر اعتبار کرکے ملکہ کو اُسکے حوالے کردیا ستم یہ ہوا کہ رستم
کو بھی دیدیا اب مین کیا کرون نہین معلوم ملکہ کو وہ مکار کہان لے گیا اور رستم کو کسنے پناہ دی مین نے حفاظت
کے لیے جو چند سوار ہمراہ کردیے تھے وہ کیا ہوے خیر اب رستم میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی ابھی لشکر تیار ہو
مین جاکر اُسکو گرفتار کرونگا اُسنے جو لشکر کو حکم دیا فوراً رسالدارون نے تیاری کوچ کی کردی تھوڑی دیر کے
بعد سب لشکر تیار ہوگیا داؤد وہان سے روانہ ہوا جہان رستم نامدار فروکش تھے دوسرے روز وہان پہونچا
طبل جنگی بھی جاتے ہی بجوا دیا صبح کو میدان مین آیا رستم نامدار بھی اپنے لشکر قلیل کو ہمراہ

لیکر اُسکے مقابلہ مین آئے داؤد نے ایک سوار کو بھیجا رستم نے اُسکو قتل کیا اُسنے پھر ایک سوار کو میدان مین بھیجا رستم نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طرح اُسنے دس سوار میدان مین بھیجے مگر رستم نے سبکو قتل کیا جب اُسنے یہ کیفیت دیکھی اور وزرا نے بھی کہا حضور اگر اسی طرح ایک ایک جوان میدان مین جائیگا تو رستم کسی کو خاطر مین نہ لائیگا عمر بھر لڑیئے گا مگر فتح نہ پائیے گا بہتر یہ ہی کہ ساری فوج کو حکم دیجیے کہ یکبارگی رستم پر ٹوٹ پڑین داؤد نے بھی اس رائے کو پسند کیا اور تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ رستم پر ٹوٹ پڑے لشکر رستم کی طرف چلا رستم بھی تلوار پکڑ کے مانند شیر غضبناک اُس لشکر کثیر سے ہنگامہ وغا کرنے لگے اور جو لوگ رستم کے ہمراہ تھے وہ بھی مصروف جنگ ہوے مغلوبہ نے لگے دریا سے خون میدان کارزار مین بہنے لگا سر مانند حباب نظر آنے لگے ڈھالون کا ابر سیاہ اُٹھا برق شمشیر چمکنے لگی بازار موت خوب گرم ہوا نقد جان لوگ دینے لگے رستم اُسی ہنگامے مین صفون کو درہم وبرہم کرکے داؤد کے قریب پہونچے داؤد نے وار شمشیر کا کیا رستم نامدار نے تلوار داؤد کے ہاتھ سے چھینکر پھینک دی اُسنے چاہا اپنے تئین زین پر گرادے اور بھاگ کر نکل جائے مگر رستم نامدار نے خبردار خبردار کہکے تلوار کا وار کیا داؤد نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تیغ جو پڑی سپر کے دو پر کالے کرکے مغز سر مین در آئی سر کو کاٹتی ہوئی جگرگاہ کا لہو چاٹتی ہوئی زین مرکب پر آکے مرکب کو خاک مین ملاکے تلوار نے زمین کو بوسہ دیا معہ راکب ومرکب چار ٹکڑے ہوے رستم نعرہ کرکے پھر لشکر پر جا پڑے لشکریون نے جو یہ کیفیت دیکھی سبکے جی چھوٹ گئے بھاگنے کا ارادہ کیا لشکر رستم نے سب کو گھیر لیا مجبور ہوکے تلوار روکی رستم نامدار سے امان طلب کی رومال سے ہاتھ باندھ کے خدمت رستم مین حاضر ہوکر بصدق دل مشرف باسلام ہوئے رستم عالی ہمم سب لشکر کو ہمراہ لیکر ملک داؤدیہ مین آئے یہان بھی سب نے اطاعت قبول کی رستم نامدار نے چندے وہان قیام کیا پھر انتظام جدید کو حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کرو سامان سفر درست کرین ہم قلعہ محرابیہ کی طرف جائینگے محراب شاہ کو زیر کرکے اپنا مطیع بنائینگے فوج مین جو یہ خبر پہونچی افسرون نے تیاری کوچ کی کرنا شروع کی دو روز کے بعد سب افسر رستم نامدار کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی حضور لشکر تیار ہی جب چاہیے تشریف لے چلیے رستم نے حکم دیا کہ آج اٹالا بارگاہ کا لدوا دیا جائے کل انشاء اللہ ہم بھی جانب قلعہ محرابیہ کوچ کرینگے افسر رخصت ہوے اُسی وقت لشکر مین آکر اٹالا بارگاہ کا لدوا دیا یہان رستم نامدار نے صحبت عیش وعشرت کا سامان مہیا کیا شب بھر اسی طور سے بسر کی صبح کو فریضۂ سحری سے فارغ ہوکر سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین رستم نامدار سلاح ذات اقدس پر آراستہ کرکے باہر تشریف لائے سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا رستم گھوڑے پر سوار ہوے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب قلعہ محرابیہ کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت منصوب کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو ملکہ مہر سپہر کو ہمراہ لیکر جانب شہر ترسا روانہ ہوا راہ کو طی کرکے شہر مین پہونچا یہان آکر جو دیکھا شہر کو بہت آباد پایا لوگون سے دریافت کیا کہ بیژن روشن بخت کا مکان کہان ہی سب نے اسکو بیژن کا مکان بتایا منصوب معہ ملکہ بیژن کے مکان پر آیا یہان دربان در دولت بیژن پر بیٹھے تھے اُنسے اطلاع کرائی چوبدار نے بیژن سے آکر عرض کی حضور در دولت پر ایک خواجہ سرا حاضر ہی کہتا ہی کہ مجھکو رستم نوجوان نے بھیجا ہی بیژن روشن بخت نے جو رستم کا نام سُنا خود باہر نکل آیا منصوب بیژن کو دیکھکر بہت خوش ہوا جھک کر سلام کیا

بیزن نے کہا میان صاحب ہمارے ولی نعمت کے مزاج مبارک کی خبر بیان کرو منصوب نے کہا کہ فضل الٰہی سے
اچھے ہین داؤد کے شہر پر بعزم جنگ گئے ہین یقین ہی اُسکو زیر کر کے یہان تشریف لائینگے مجھکو اور ملکہ مہر پیکر
کو شہیر روانہ کردیا ہی بیزن بہت خوش ہوا اُسی وقت منصوب اپنے ہمراہ لیگیا ملکہ کو محل مین داخل کرایا آپ راہب
کے پاس آیا سب حال بیان کیا راہب نے کہا واقعی رستم نامدار ہمارے مالک و مختار ہین ایسے شجاع صاحب
ہمت آج تک نظر سے نہین گذرے بہتر ہوگا کہ ہم لوگ بھی لشکر لیکر شہریار کی مدد کو جائین اُنکو شر اعدا سے
بچائین وہ ہمارے مالک ہین ہم اُنکے تابعدار ہین اس وقت مین ہمکو مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ یہ سُنا ہی کہ آقا کے
ہمراہ لشکر بہت کم ہی بیزن نے عرض کی میرا بھی یہی ارادہ ہی راہب نے اُسی وقت حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم آقا ے
نامدار کی مدد کو جائینگے اُنکو شر دشمنان سے بچائینگے لشکر مین خبر ہوتے ہی سفر کی تیاری ہوئی دوسرے روز
راہب نے معہ بیزن کے لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ کیا ر داروی کرتا ہوا جانب شہر داؤد یہ چلا کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت رستم نوجوان کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر جانب قلعہ محرابیہ روانہ ہوے مسافت راہ کو طے کر کے تیسرے روز قلعہ کے قریب
پہونچے خبرداروں نے محراب شاہ کو خبر پہونچائی کہ رستم نوجوان جو آپ کے یہان اسیر تھے اور قید خانے سے
غائب ہوگئے تھے لشکر گران ہمراہ لیکر بعزم جنگ آئے ہین محراب نے کہا پھر کیا تردد ہی ہمارے لشکر مین بھی
اطلاع کرو کہ سب تیاری کرین اسباب جنگ درست کرو ہرکاروں نے محراب کے لشکر مین جاکر خبر پہونچائی
یہان سامان لڑائی کا درست ہونے لگا ادھر رستم نوجوان اُسی میدان مین معہ لشکر کے اُترے جب شام ہوئی تو
محراب نے کہا ہمارے یہان طبل جنگی بجے یہان طبل جنگی بجا لشکر رستم کے ہرکاروں نے یہ خبر رستم کو پہونچائی
کہ محراب نے طبل جنگی بجوایا ہی رستم نامدار نے فرمایا کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل
جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین رات تو اسی سامان
مین بسر ہوئی جب آفتاب عالمتاب نے اپنے نور سے ظلمت کدہ عالم کو منور کیا اور رخانہ شب سے سحر برآمد
ہوئی رستم نے فریضہ سحری ادا کیا خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین رستم نوجوان سلاح ذات پر آراستہ
کر کے بارگاہ سے برآمد ہوے باہر لشکر منتظر تھا رستم نامدار کو سب نے سلام کیا رستم نام خدا لیکر گھوڑے پر
سوار ہوے عقب مین لشکر کو لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے اُدھر سے محراب شاہ اپنے لشکر کو
ہمراہ لیکر میدان مین آیا صفین جمین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے محراب نے کہا ای رستم تم نے
شاید قید کی ایذا فراموش کی مین اب بھی تمھارے قید کرنے کو بیتا ہون رستم نے جھلا کر جواب دیا او
یاوہ گو تیری کیا مجال ہی جو ہمکو اسیر کرسکے ایکبار تو نے دغا سے اسیر کرلیا مردان عالم کے یہ شیوے
نہین ہوتے ہین جو حرکت تجھسے ظہور پذیر ہوئی محراب نے کہا ای رستم تم نے کیا مردی کی جو پوشیدہ ہوکر
زندانخانے سے بھاگ گئے رستم نامدار نے جواب دیا کہ ہمارے خدا نے ہمکو رہائی دیدی تیری بیٹی قید خانے مین
آئی ہم اُسکے ہمراہ ہوے اُسنے ہمکو قید سے نکالا محراب نے کہا اس بیان کی کیا ضرورت ہی محض خلاف ہی
رستم نے فرمایا او مکار ہم تیرے سامنے دروغ گوئی کرینگے بس اب زیادہ باتین نکرنا اگر کسی کو براے مقابلہ بھیجنا
ہو تو بھیج ان باتون سے کیا حاصل ہی محراب نے کہا مین خود کیا کم ہون یہ کہکے میدان مین آیا رستم نے بھی اپنا
مرکب بڑھایا آپس مین رد و بدل ہونے لگی تھوڑی دیر تک نیزہ بازی رہی جب رستم نامدار نے نیزہ محراب کا

نکال دیا تو اسنے جھلا کے تلوار نیام سے لی رستم کے سر پر وار کیا شاہزادہ نے بار بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا محراب نے گلے پر ہاتھ ڈالا رستم نامدار نے کمر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا اسی صورت سے دونون جوان گھوڑون سے نیچے آئے زمین پر اُترتے ہی رستم نوجوان سے دوڑے بیس قدم پر لا کے پکہ مارا بایان گھٹنا محراب کا آشنا بہ زمین ہوا اِسنے چاہا تڑپ کے لنگر قائم کردن مگر جب حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہی پہلے زمین تا بہ کمر لائے دوسرے زور مین سر سے بلند کیا چرخ دیکر اِس زور سے پٹکا کہ استخوان محراب کے ریزہ ریزہ ہو گئے لشکر نے جو یہ کیفیت دیکھی تلوارین لیکر رستم پر ٹوٹ پڑے لشکر رستم بھی جا پڑا آپس مین جنگ مغلوبہ ہونے لگی عرصہ تک یہی کیفیت رہی آخر سرداران محراب تاب مقابلہ نہ لاسکے ہاتھ باندہ کر خدمت رستم مین حاضر ہوے رستم نے سبکی خطائین معاف کین اُس روز وہین قیام کیا دوسرے روز رستم نامدار بصد شوکت و وقار قلعہ محرابیہ مین تشریف لائے تختگاہ محراب کو جا کر آباد کیا جلسہ عیش و نشاط برپا کیا جسقدر مال و خزانہ تھا سب لیا ایک مرد معتمد کو وہان کا حاکم قرار دیکر آٹھوین روز جانب شہر ترسا کوچ کیا لشکر بیشمار ہمراہ لیا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جایگا

اب کیفیت بیژن روشن بخت اور راہب زرین پوش کی گذارش کی جاتی ہے

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر رستم نامدار کی مدد کو روانہ ہوے تیسرے روز شہر داؤدیہ مین پہونچے دیکھا وہان عجب عیش و خوشی مین لوگ مصروف ہین ہر جگہ شادیانے استادہ ہین ناچ ہو رہا ہی تمام شہر آئنہ بند ہی راہب نے کہا خدا خیر کرے یہ آئنہ بندی شہر کی خالی از علت نہین ہی کوئی امر ضرور ہوا ہی جسکی وجہ سے ایسی خوشی ہی کہین رستم نامدار کو تو کوئی صدمہ نہین پہونچا بیژن نے جواب دیا مجھے بھی ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین یہ گفتگو تھی کہ ایک رئیس شہر گھوڑے پر سوار ہمراہ دو چار خدمتگار سامنے سے وارد ہوے راہب کی طرف بغور دیکھنے لگے بیژن نے اپنا گھوڑا بڑھایا اُسکے قریب آیا کہا یہان کیا خوشی ہی جو تمام شہر آئنہ بند ہی اُن رئیس نے جواب دیا کہ یہ ملک پیشتر داؤد تاجدار کے زیر حکومت تھا آج آٹھ روز کا زمانہ ہوا کہ رستم نامدار پسر ملک ایرج ذی وقار جو نسل صاحبقران سے ہین اُنھون نے اب بزور شمشیر داؤد کو قتل کرکے ملک پر اپنا قبضہ کیا چار روز یہان قیام فرمایا اُسکا جلسہ قابل دید تھا یہ تو کچھ نہین ہی کیونکہ رستم نامدار جانب شہر محرابیہ تشریف لے گئے ہین محراب شاہ سے مقابلہ کرینگے یہان جو لوگ باشندگان شہر ہین اُنکی خوشی کے واسطے یہ بندوبست ہی بیژن یہ سنتے ہی بہت خوش ہوا اُنھون نے کہا آپ کون صاحب ہین کہان کا قصد ہی بیژن نے اپنی تمام کیفیت بیان کی اُن رئیس نے کہا پھر اب آپ کہان تشریف لے جائیے گا جب وہ وہان فتح پائین گے تو یہان تشریف لائین گے آپ یہین تشریف رکھیے رستم نامدار کے ہمراہ فوج بیشمار ہی اُنکو آپ کیا درکار ہی بیژن نے کہا ہمکو جانا ضرور ہی جبتک شرف دیدار سے مشرف نہونگے تبتک چین نہ آئے گا یہ کہکے اُنسے رخصت ہوا اپنے باپ راہب زرین پوش کے پاس آیا کہا مبارک ہو کہ رستم نامدار نے اِس شہر کو اپنے قبضے مین کیا اب محراب کی طرف لشکر کشی کر کے تشریف لے گئے ہین راہب کو بھی بہت خوشی حاصل ہوئی مگر کہا ای بیژن مجھے جسقدر خوشی ہی اُتنا ہی تردد بھی ہی کیونکہ محراب مرد مکار ہی وہ پھر کوئی مکر کرے گا اور دھوکے سے رستم نامدار کو گرفتار کر لیگا بیژن نے کہا اللہ مالک ہی یقین ہی کہ رستم نامدار بخوشی ہمسے ملینگے اُسکو بھی واصل جہنم کرینگے اب تو وہان چلتے ہین اگر جنگ آغاز ہو گی تو شاہزادے کی مدد کرین گے اور اگر وہ فتح کر چکے ہونگے تو ابھی ہمراہ لیکر واپس آئین گے

راہ مین یہی گفتگو کرتے ہوے جاتے تھے کہ شہر داؤدیہ کی سرحد سے نکل گئے اور شام بھی ہوگئی راہب نے کہا ای بیژن میری صلاح یہ ہی کہ آج کی شب اسی صحرا مین قیام کرین صبح کو چلین گے بیژن نے بھی قبول کیا راہب نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین لشکر اسی صحرا مین اُترا چونکہ تمام دن کے تھکے ہوے تھے سب نے آب و طعام سے جلدی فراغت حاصل کرکے اپنے اپنے خیمون مین جاکے آرام کیا شب بھر تو اس طرح بسر کی صبح نو راہب معہ لشکر روانہ ہوا جب چار کوس راہ طی کی تو صحرا کی طرف سے گرد اُٹھی راہب نے کہ بیژن یہ گرد آمد لشکر کی خبر دیتی ہی کون آتا ہی کہان جاتا ہی بیژن نے کہا تھوڑی دیر مین یہ حال بھی خلاصہ ہو جائے گا جلدی کیا ہی یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا راہب و بیژن نے دیکھا کہ ایک لشکر گران مانند دریا موج مارتا چلا آتا ہی بیژن نے کہا ای والد نامدار نہین معلوم کسکا لشکر ہی اور کہان جاتا ہی مگر کسقدر کثرت ہی نہین معلوم یہ لوگ کہین عزم سے جاتے ہین یہ گفتگو تھی کہ لشکر قریب پہونچا اور صورتین صاف معلوم ہونے لگین بیژن نے نگاہ جو کی تو دیکھا کہ ملک رستم نامدار بصد شوکت و وقار لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین خوش ہو کر راہب سے کہا کہ آپ نے اچھی طرح ملاحظہ فرمایا آقاے نامدار آتے ہین یہ لشکر اُنھین کے ہمراہ ہی معلوم ہوتا ہی محراب کو قتل کیا اور اُسکے ملک و مال پر قبضہ کیا راہب بھی دیکھکر بہت خوش ہوا دونون گھوڑے سے اُترے اُدھر رستم نوجوان نے دیکھا کہ راہب زرین پوش اور بیژن روشن بخت آتے ہین رستم نے بھی گھوڑا آگے بڑھایا قریب آکے رستم بھی گھوڑے سے اُتر پڑے راہب نے بڑھکے چاہا قدم کو بوسہ دون رستم نامدار نے منع کیا بغلگیر ہوے راہب اُسی وقت مسلمان ہوا عرض کی ای شہریار غلام نے اپنے مذہب قدیم پر مدت سے لعنت کی ہی مگر آپ کلمہ تعلیم فرمایئے میری آبرو بڑھایئے رستم نامدار نے کلمہ تعلیم فرمایا راہب بصدق مسلمان ہوا بیژن روشن بخت نے عرض کی غلام بھی اس شرف سے مشرف ہونا چاہتا ہی رستم نے بیژن کو بھی کلمہ تعلیم فرمایا بیژن روشن بخت بھی مسلمان ہوا رستم نامدار نے اُس روز وہین مقام کیا صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی ساقیان سمن عذار محفل مین طلب ہوئے جام شراب گردش مین آیا مہ جبینان مہر تمکین و زہرہ وشان حور شمائل نے محفل مین بصد سوز و گداز یہ غزل شروع کی غزل

چلے بھی جا جرس غنچہ کی صدا پہ نسیم
تو کیا مزار یہ سنگ مزار ٹھہرے گا
جو سیر کرنی ہی کر نے کہ جب خزان آئی
ہوا مین خاک یہ مشت غبار ٹھہرے گا
خدنگ خوردہ دل آگے سے اُسکے جاتا ہی
جو دم لبون پہ شب انتظار ٹھہرے گا

جو ہم سے وعدہ دیدار یار ٹھہرے گا
کہین تو قافلہ نوبہار ٹھہرے گا
نگاہ لطف سے تیرے ہمین توقع ہی
نہ گل رہیگا چمن مین نہ خار ٹھہرے گا
یہی ہی لوٹ تو دست جنون کے ہاتھون سے
بجز عدم نہ کہین یہ شکار ٹھہرے گا
اسے نہ دفن کرو ہمدمو یہ سمجھو تو

تو کچھ نہ کچھ یہ دل بیقرار ٹھہرے گا
یہی ہی دل کا دھڑکنا اگر مرا تہ خاک
کبھی تو وعدہ بوس و کنار ٹھہرے گا
کریگی تن کو بھی بیتاب بیقراری روح
نہ ایک میرے گریبان کا تار ٹھہرے گا
شتاب آ یہو ٹھہرا رکھین گے ہم اُسکو
لحد مین مصحفی بیقرار ٹھہرے گا

اس طور سے نازنین نے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل دنگ ہوگئے سبکی عجیب حالت ہوئی آنکھون سے آنسو جاری ہوے محفل کا عجب سمان ہوا وہ شب تو اس عیش و عشرت مین بسر ہوئی صبح کو راہب زرین پوش نے عرض کی خداوندا اب تشریف لے چلیے یہان رہنا بیکار ہی رستم نامدار نے فرمایا میرا بھی ارادہ یہی ہی اُسی وقت لشکر مین اطلاع کرائی کہ چلنے کی تیاری کرو اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی سب نے اُسی وقت اپنا اپنا

اسباب درست کیا تھوڑی دیر کے بعد رستم نامدار نے معہ لشکر وہان سے کوچ کیا آٹھوین روز راہ طی کر کے شہر ترسا
مین پہونچے ملکہ مہر پیکر کا عقد بیژن روشن بخت کے ساتھ ہوا یہان بھی محفل عیش و عشرت برپا ہوئی آٹھ دن تک
برابر جلسہ رہا نوین روز سب لوگ رخصت ہوے راہب زرین پوش نے سبکو علی قدر مراتب انعام تقسیم کیا
جب سب لوگ رخصت ہوے رستم نامدار نے بیژن روشن بخت سے فرمایا کہ شکر خدا کرو تمھاری مراد دلی بر آئی
بیژن نے ہاتھ باندھ کر عرض کی جو کچھ ہوا حضور کے قدم کی برکت سے ہوا رستم نامدار نے اُس زرگر کو طلب کیا
جہان پہلے سکونت پذیر تھے جب زرگر آیا اور رستم کی شان و شوکت کو دیکھا بہت خوش ہوا رستم نامدار نے اُسکو
بھی مسلمان کیا بہت کچھ اختیار دیا راہب نے بھی اُس زرگر کی بڑی خاطر کی رستم نامدار کے رہنے کو راہب
زرین پوش نے ایک باغ الگ آراستہ کرایا بعد دو چار روز کے عرض کی اے شہریار ایک تمنا اور رکھتا
ہون اگر قبول فرمایئے خاکسار کی عزت بڑھایئے تو کمترین کو عزت سلے غنچۂ آرزو کھلے رستم نامدار
نے فرمایا کہو مین بسر و چشم قبول کرونگا تمھاری خاطر نہ ملول کرون گا راہب نے عرض کی خاکسار کی ایک
دختر ہے اگر اُسکو کنیزی مین قبول فرمایئے تو میری آبرو بڑھ جائیگی گو یہ امر خلاف ہے اور حضور کی کسر شان ہے
مگر کیا تعجب ہے کہ از راہ غلام نوازی اس امر کو قبول کر لیجیے رستم نے فرمایا مجھے کیا انکار ہے لیکن صاحبقران
نامدار سے مجھکو بہت جلد ملنا ہے اور اپنے اعزا و اقربا کو مدت سے نہین دیکھا ہے سب کے دیکھنے کا اشتیاق
ہے جو امر ہو بہ تعجیل ہو کہ دیر ہونا مجھے ناگوار ہے راہب نے عرض کی مین خود جانتا ہون لیکن ابھی حضور کو
یہان چندے قیام کرنا ضرور ہے کہ غلام یہان انتظام کرے اور حضور کے ہمراہ رکاب چلے رستم نامدار نے
فرمایا راہب زرین پوش تم اپنے ملک کا انتظام کرو یہان بعیش و خوشی رہو ہمارے ہمراہ چلکر کیا کروگے
راہب نے کہا غلام اب قدم مبارک سے جدا ہو کر چین نہ پائے گا رستم نامدار نے کہا تمھین اختیار ہے بیژن
روشن بخت نے عرض کی کہ غلام بھی ضرور ہمراہ رکاب چلے گا جب آپ صاحبقران سے ملیے گا مین بھی شرف
زیارت حاصل کرونگا آپ کو وہان تک پہونچا کے پھر واپس آؤنگا رستم نامدار نے فرمایا آپ حضرات کو اختیار
ہے مین مانع نہین ہو سکتا ہون راہب نے عرض کی اب کچھ رسومات شرعیہ کا ہو جانا ضرور ہے رستم نے فرمایا
تمھین اختیار ہے مگر مین بے صاحبقران کے مرضی کے کچھ نہین کہہ سکتا راہب نے عرض کی تو مین
اپنے شہر کا انتظام کر لون پھر حضور کے ہمراہ چلون رستم نامدار خموش ہو رہے یہ ذکر تھا کہ محل سے ایک
شور و غوغا بلند ہوا چند خواصین روتی پیٹتی در دولت پہ آئین راہب نے گھبرا کر کہا ذرا دریافت کرو یہ شور
کیسا ہے اور کون روتا ہے لوگ باہر آئے دیکھا در دولت شاہی پر چند خواصین غوغا کر رہی ہین اُنھون نے
دریافت کیا خواصون نے رو رو کر بیان کیا کہ ملکہ سیمتن دختر شہنشاہ محل سے غائب ہو گئین نہین معلوم کیا آفت
آسمانی آئی یہ جو واقعہ ہوا بہت تلاش کیا جب ملکہ کا پتہ کہین نہ پایا تو تعجب ہوا کہا جلدی شہریار کو اطلاع دو
کہ محل مین تشریف لائین لوگون نے آکر راہب سے کہا راہب بھی گھبرا گیا بیژن کو بھی نہایت صدمہ ہوا دونون
گھبرائے ہوے محل مین آئے وہان عجب حالت دیکھی کہ کسیکو اپنا ہوش نہین ہے راہب اپنی زوجہ ملکہ روشن
دل کے پاس آیا کہا یہ کیا غضب ہوا ملکہ روشن دل نے کہا اے شہریار صبح کو سیمتن بیدار ہوئین
چوکی پر گئین خواصین ہمراہ تھین جب عرصہ ہوا سب نے دیکھا وہان کسیکو نہ پایا تمام محل مین تلاش
کیا کہین ملکہ نہ ملین چوکی پر جا کے دیکھا وہان بھی کسی کے آنے کا نشان نہین تھا اول تو خواصین وہان

موجود نہین اگر کوئی آتا تو کیونکر وہان تک پہونچ سکتا اور اگر ایسا بھی ہوتا تو کچھ نشان قدم یا کچھ آنے کی
علامت ضرور ہی معلوم ہوتی راہب کو بھی صدمہ بہت ہوا اُسی صورت سے باہر آیا رستم نامدار نے
پوچھا خیر تو ہی راہب نے کہا ای شہریار غضب ہوگیا جسکی نسبت مین آپ سے ابھی عرض کر رہا تھا نہین معلوم
محل سے اُسکو کون لیگیا صبح کو بیدار ہو کر جو کی پریگین وہان سے غائب ہوئین رستم نامدار کو بھی بہت افسوس
ہوا راہب نے اُسی وقت کاہنون کو طلب کیا کُل حقیقت اُنسے بیان کی کاہنون نے اپنے قاعدے
کے موافق حال بیان کرنا شروع کیا کہ ایک ساحر مدت سے ملکہ پر عاشق تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ یہ مہر سپہر عفت
نیّر برج عصمت کہان ہی کسی طور سے اسپر فریفتہ ہوا آج اسکا سامنا ہوا چونکہ برسون کا مصیبت کشیدہ تھا لے گیا
آپ کو داغ دے گیا راہب نے کہا یہ معلوم ہو سکتا ہی کہ کہان گیا اور کس طرف اُسکا مکان ہی نجومیون نے
پھر فکر کی بڑی دیر کے بعد عرض کی کہ حضور جنوب کی طرف کا رہنے والا ہی مگر جاے سکونت اس بھیا کی ایسی
جگہ ہی جہان انسان جا نہین سکتا بیچ مین سات دریا حائل ہین اُسکے بعد اور بہت مشکلین درپیش ہین راہب نے
کہا مجبوری ہی ہمنے یہ خیال کیا تھا کہ اگر ممکنات سے ہوتا تو لشکر کے ہمراہ جاتے جس طرح بن پڑتا شاہزادی کو
لاتے مگر کسی طرح ممکن نہین اول تو وہان جانا ہی دشوار ہی اور اگر کسی طرح پہونچے بھی تو وہ ساحر غدار ہی ہم
سحر سے ناواقف ہین اُس سے کیونکر مقابلہ کر سکینگے وہ سحر کرکے ہم لوگون کو بھی گرفتار کر لیگا یہ کہکر راہب
آنکھون مین آنسو بھر لایا رستم نامدار نے فرمایا ای راہب زرین پوش افسوس نکرو مین تلاش مین جاؤنگا اگر فضل
الٰہی شامل ہی تو شاہزادی کو تلاش کرکے لاؤنگا راہب نے عرض کی ای شہریار آپ کہان تشریف لے جایئے گا
وہان سب سحر کا کارخانہ ہوگا بھلا سحر اور جرأت کی لڑائی ہو سکتی ہی رستم نے جواب دیا کہ ای راہب ہمنے بڑے
بڑے ساحرون سے مقابلے کیے بڑے بڑے طلسم توڑے مگر آجتک فضل خدا سے ساحر ہمارا کچھ نہ بنا سکے
ہم ان لوگون کی خصائل سے خوب آگاہ ہین اور یہ سب لوگ ہمین اچھی طرح جانتے ہین کوئی ساحر ایسا نہین ہی
جس نے ہمارے جد عالی تبار امیر حمزہ ذی وقار کو نہ دیکھا ہو اور ہم لوگون کے مقابلے سے فرار نہوا ہو تم اس
امر مین خوف نکرو مین ضرور جاؤنگا تمھارا کہنا نہ مانونگا راہب نے بہت سمجھایا مگر رستم نامدار نے قبول نہ کیا کہا
ای راہب اگر مجھے منع کروگے تو ملال ہوگا تم ان باتون مین دخل ندو بیژن نے بھی بہت الحاح و زاری کی آخر
دونون مجبور ہوے راہب نے کہا پھر غلام بھی ہمراہ رکاب چلے گا بیژن بھی چلنے پر آمادہ ہوا رستم
نے فرمایا کہ آپ دونون صاحبون کا چلنا بہتر نہین ہے یہان انتظام سلطنت مین فرق آئے گا راہب نے
عرض کی مجھے سلطنت عزیز نہین ہی اگر آپ کی ذات سلامت ہی تو ہزار سلطنتین ہوجائینگی مین ضرور ہمراہ چلونگا رستم
نامدار نے بہت سمجھایا جب دیکھا راہب اور بیژن کسی طرح نہین مانتے ہین تو کہا ای راہب زرین پوش
تم یہین رہو مین بیژن روشن بخت کو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا تمھارا چلنا مناسب نہین ہی راہب
مجبور رہا عرض کی آپ کو اختیار ہی مین زیادہ عرض نہین کر سکتا ہون رستم نے فرمایا لشکر
مین اطلاع کی جائے کہ سب اپنا اپنا بندوبست کرین ہم بہت جلد یہان سے کوچ کرینگے چوبدارون
نے لشکر مین جاکر اطلاع دی کہ جسکو جو جو بندوبست کرنا ہو کرے آقاے نامدار رستم عالی وقار یہان سے کوچ
کرینگے اور بہت جلد قصد روانگی ہی اہالیان لشکر یہ خبر سُنکر اپنی درستی سامان سفر مین مصروف ہوئے رستم عالی ہمم نے
بیژن روشن بخت سے فرمایا کہ خزانے وغیرہ کا انتظام بہت اچھی طرح کرنا چاہیے نہین معلوم کب سفر

ختم ہوا اور کہان جانا ہوسکتا تھا دونون لڑائی رہے بیژن نے خزانہ بہت کچھ ہمراہ لیا دوسرے روز رستم نامدار نے اتالا
بادشاہ کا امداد کا میسر ہے اور خود بھی وہان سے کوچ کیا کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا مگر

اب کیفیت ملکہ سیم تن کی ملاحظہ فرمایئے

کہ ملکہ جو محل سے غائب ہوئین اور ساحر اُنکو اُٹھا کر لیگیا تو تکان سے ملکہ بیہوش ہوگئین آنکھ جو کھلی اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا دیکھا سامنے ایک تاجدار نوجوان مگر بدشکل ہاتھ باندھے بیٹھا ہی ملکہ نے اپنے ہاتھون سے مُنھ چھپا لیا اُس نوجوان تاجدار نے کہا اے ملکہ عالم مین تمھارا عاشق قدیم ہون تمھارے ہجر مین بڑی بڑی مصیبتیں اُٹھائی ہین آخر ساحری جمشید نے ایام فراق کو ختم کیا اور تمکو مجھسے ملایا شکر ہی ساحری جمشید کا اب آپ کو میرے حال پر رحم لازم ہی کہ مین بہت تکلیفین اُٹھا چکا ہون اور اے ملکہ عالم آپ کو اگر یہ غم ہو کہ آپ کی حکومت اب نہین باقی رہی تو اس خیال کو دل سے دور رکھیے گا ملک ترسا کیا چیز ہی مین آپ کے نام اپنے ملک کی حکومت لکھے دیتا ہون اس ملک مین شہر ترسا سے بڑے بڑے شہر ہین چنانچہ یہ طلسم جسکے اندر غلام کی تخت گاہ ہی اگر اسکے حصے کیے جائین تو دو سو حصے شہر ترسا کے برابر ہون اور یہ طلسم وہ ہی کہ جو کسی طرح ٹوٹ نہین سکتا ہی نہ اسکی عمر ختم ہو سکتی ہی اول تو کسی کی مجال نہین جو یہانتک آسکے بڑے بڑے بندوبست راہ مین ہین طلسم دائم القرار اسکا نام اسی وجہ سے رکھا گیا ہی کہ یہ کبھی کسی سے ٹوٹ نہین سکتا ہی اور اسکی فتح نہین ہوسکتی مین یہان کا حاکم ہون آپکے نام اس طلسم کی حکومت لکھے دیتا ہون آپ کو یہان کی شاہی مبارک رہے مجھکو بر اسے لبسر اوقات ہر کچھ سرکار سے مرحمت ہوگا وہ ہی دولت دیکر لے لونگا شب و روز آپ کی خدمتگذاری مین مصروف رہونگا یہ کہکر اسنے چاہا ہاتھ بڑھائے ملکہ نے کہا او بے ادب اگر ہاتھ لگائیگا مجھے زندہ نہ پائیگا تو نے یہ کیا غضب کیا جو مجھے میری والدین سے چھڑایا تجھکو ذرا بھی رحم نہ آیا مین ہرگز تجھے قبول نکرونگی آجتک بڑے بڑے شاہان عالی جاہ نے اپنی تصویرین بھیجین میرے خواستگار ہوئے مین نے ہمیشہ انکار کیا سب مایوس ہوگئے بہت سے تباہ ہوکر ملک و مال چھوڑ کر آئے پھر انکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کہان سے آئے تھے اور کیا ہوئے جب مین نے اُنکی حالت پر توجہ نہ کی تو تو کیا چیز ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ مجھکو میرے والدین تک پہونچا دے ورنہ مین اپنی جان دیدونگی تو میرے خون ناحق مین مبتلا ہوگا اس سے تجھکو کیا فائدہ ہوگا اُس تاجدار نے جواب دیا کہ اے ملکہ اب تمکو اگر یہ امید ہو کہ میرے واسطے کوئی آئیگا اور یہان سے مجھکو لیجائیگا تو اس خیال کو اپنے دل سے نکال ڈالو یہ امر محال ہی کسکی مجال ہی جو یہان آسکے اور تمکو لے جائے بہر طور تمھین تمام عمر یہین رہنا ہی بہتر یہی ہی کہ بخوشی میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو سب محلات سے بڑھ کے تمھارا مرتبہ کرونگا بقسم کہتا ہون کہ اس طلسم کی حکومت تمھارے نام لکھ دونگا ملکہ نے جواب دیا کہ مجھے اگر تمام عالم کی سلطنت دیدیگا تو بھی مین قبول نکرونگی اپنی جان دیدونگی ساحر خاموش ہو رہا ملکہ کو وہین چھوڑا آپ باہر آیا کچھ کنیزین طلب کین جب وہ آئین اُنکو سمجھایا کہ ملکہ کے پاس جاؤ میری طرف سے رغبت دلاؤ اگر راضی کردو تو مین بہت ممنون احسان ہونگا انعام و اکرام بیحد دونگا کنیزون نے کہا ہم ایسا راضی کرینگے کہ جو آپکی کیفیت ہی اس سے بڑھ کے اُنکی حالت ہوگی آپکو طلب کرینگی منت و سماجت کرکے آپ کو راضی کرینگی آپ اُس وقت کشیدگی کو کام فرمائیگا جلدی راضی ہو جائیگا ہمنے بہت سی شاہزادیون کی صحبت اُٹھائی ہی اُنکی طبیعتون سے آگاہ ہین جو ہم کہدینگے وہ قبول کرلینگی ساحر بہت خوش ہوا کہا جاؤ جلدی کرنا جسقدر عرصہ ہوگا اسیقدر مجھے تکلیف ہوگی

کنیزین رخصت ہوئین ملکہ کے پاس آئین سب نے ملکہ کو سلام کیا کہا واری ہم آپکی خدمت کے واسطے آئے ہین جو
مزاج مین آئے ہمسے کام لیجیے ملکہ نے جواب دیا کہ میرا کیا کام ہی جو تمھارے مزاج مین آئے کرو جب ہمکو خدا اس لایق
کریگا کام لینگے ابتو بے بس و بیکس ہین کنیزون نے عرض کی واری آپ کے دشمن بیکس ہون اسوقت زرمہر جادو سا بادشاہ
عالیجاہ آپ کی غلامی کی تمنا مین جان کہو رہا ہی اگر آپ اُس سے کہدین اپنا سر آپ کے قدمون پر نثار کرے مطلق
نہ انکار کرے ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا کنیزین ہوشیار تھین سمجھین کہ ملکہ کے ناگوار خاطر ہوا اب اگر زیادہ کہینگے تو بگڑ
جائینگی اور انکی آزردگی زرمہر کو کب منظور ہوگی وہ ہم لوگون سے قصاص لیگا یہ سونچکر بات کو پلٹا عرض کی ملکہ
عالم ہم لوگون کی عرض کا منشا حضور کی فہم مبارک مین نہین آیا حضور ہمنے یہ عرض کیا کہ اقبالمندی آپ کی ظاہر
ہی اب بھی آپ کسی کی عاجز نہین ہین اتنے بڑے بادشاہ عالیجاہ کی حقیقت نہ جانی گو اُسنے بہت کچھ منت
و سماجت کی مگر آپ نے جواب صاف دیے وہ بھی حضور کے قہر و جلال سے خائف ہوا سوا اسکے چلے جانے
کے اور کچھ بن نہ پڑا اور کیونکر ایسا نکرتا کیا آپ اُس سے پایہ کمی کا رکھتی ہین ہمتو زرمہر سے بڑھ کے حضور کو
جانتے ہین اور ابتو آپ کے نمکخوارون مین محسوب ہوے جسمین حضور کی خوشی ہوگی وہی کنیزین کرینگی اور آپ بھی
ہملوگون کی خاوندی فرمائینگی ملکہ نے کہا آپ لوگون کا احسان اور مین اپنی حالت دل کو کس طرح عیان کرون جو میرے
دل کی کیفیت ہی خدا ہی خوب جانتا ہی سب نے کہا ملکہ عالم آپ بہت صحیح فرماتی ہین والدین سے چھوٹنا ایک شخص
غیر کے پاس آنا یہان آپکا مرتبہ دان کوئی نہین ہی ہزار و نقسم کی تکالیف ہین مگر اب ہم کچھ تدبیر نکالینگے آپ کو آپکے
والد نامدار تک پہونچا دینگے یون تو ہمارے شہریار زرمہر تاجدار یہی کہتے تھے کہ اگر ملکہ میری عرض قبول کرین
تو مین اُنکو اُنکے والدین کے پاس لیجاؤن اپنی خطا معاف کراؤن پھر اُنسے عقد کا سوال کرون یقین ہی وہ بھی
قبول فرمائین کیونکہ مجھ مین کوئی عیب نہین ہی اُنکی سلطنت سے زیادہ میری ریاست ہی ایک طلسم جو خاص تختگاہ
ہی اُنکی عملداری سے کہین بڑھ کے ہی ملکہ جب ہم لوگون سے یہ بات فرمائی ہمنے فوراً اسکا جواب دیا کہ بھلا وہ کیون منظور
کرنے لگے اُنکا طریقہ خدا پرستی آپ کا مشرب ساحری پرستی کہین فرق ہی شہریار خاموش ہو رہے ہمین یقین ہی کہ
آپ کے ساتھ برائی نکرینگے کیونکہ ہم اُنکے مدت سے ملازم ہین اول تو یہ امر اُنسے خلاف عادت وقوع پذیر ہوا ہمیشہ بڑی
بڑی شاہزادیون نے اُنکو اشتیاق نامے تحریر کیے مگر اُنھون نے قبول نہین کیا اور جواب صاف لکھدیا نہین معلوم
یہ کیا آفت آئی کہ آپ پر اُنکی طبیعت آئی ملکہ عالم اصل تو یون ہی کہ خوش نصیب اُسکا جو شہریار کے پہلو مین بیٹھے
اور شہریار کو جس سے محبت ہو ملکہ نے جواب دیا بوا جنھون نے تمھارے شہریار کو نامے لکھے وہ شاہزادیان تھین
مین ایک ادنے درجہ کی ہون اُنکو اعلے درجات حاصل ہونگے جب تو اُنھون نے اتنا بڑا حوصلہ کیا تمھارے شہریار
جنکی مملکت ہفت اقلیم سے ہزار ہا حصہ بڑھ کے ہی نامہ اشتیاق لکھا اُنکے حوصلے اُنکے مرتبے کے موافق تھے چونکہ میرا
مرتبہ اُنسے کم ہی اسی وجہ سے مین اس امر کو قبول نہین کرتی ہون کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم آپ یہ کیا فرماتی ہین ہم
آپ کو سب سے بہتر جانتے ہین کہ ہمارے شہنشاہ آپ کے غلامی کو اپنا شرف بتاتے ہین گو سب نے نامے لکھے
پیام بھیجے مگر شہنشاہ نے کسیکو قبول نہ کیا اور آپ کے ایسے مطیع ہوے کہ ہاتھ باندھنا فخر جانا اب مرتبہ آپ کا
اعلی ہی یا اُنکا رتبہ بڑا ہی ہمتو آپ ہی کو اچھا جانتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہی اگر تمکو صدمہ دینا
منظور ہی تو دو مین تم لوگون کے بس مین ہون ورنہ اس تقریر کو چھوڑ دو کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم ہماری کیا مجال ہی
جو آپ کے دشمنون کو کسی قسم کا صدمہ پہونچا سکین اور آپ بھلا ہمارے بس مین کیون ہونے لگین ہمسے بہتر آپکے

غلامی کی تمنا رکھتی ہین اور آپ کے بس مین ہین اگر یہ ذکر خلاف مرضی مبارک ہی تو اب ایسے ذکر کنیزون کی زبان سے کبھی نہ سنیے گا یہ گفتگو تھی کہ دن تمام ہوا غروب آفتاب کا وقت قریب آیا ملکہ نے اسنگھر کو یاد کیا آنکھون مین آنسو بھر آئے کنیزون نے جو یہ حالت دیکھی عرض کی واری خیر تو ہی اس وقت مزاج کیسا ہی ملکہ نے کچھ جواب ندیا کنیزون نے پھر پوچھا دو چار بار سب نے اصرار کیا تو ملکہ نے کہا صاحبو دریافت کی کیا ضرورت ہی میرا حال ظاہر ہی ہر ایک اس سے ماہر ہی کہ مین صدمۂ عظیم مین مبتلا ہون کیونکر رہون مجھے نہین معلوم کیا یاد آیا یہ کہکر اور زیادہ جوش رقت ہوا کنیزون نے آنسو پونچھے عرض کی واری کنیزون سے ارشاد فرمائیے آپ کو کیا یاد آیا اگر وہ بیان ممکن ہو تو حاضر کرین ملکہ نے جواب دیا کہ بیان کیا ممکن ہوگا اس وقت مین والدہ ماجدہ کے پاس جاتی تھی وہ مجھے اپنے پہلو مین بٹھا کے مہر مادری صرف کرتی تھین والد نامدار تشریف لاتے تھے تھوڑی دیر انکی خدمت مین حاضر رہتی تھی پھر اپنے باغ مین جاتی تھی وہان کنیزون سے دل بہلاتی تھی مجھے اس وقت ایسے خیالات آگئے انھون نے طبیعت کو مکدر کر دیا کنیزون نے عرض کی باغ یہان بھی موجود ہی آپ تشریف لے چلیے ہم لوگ حاضر ہین ارباب نشاط کو حکم ہو تو وہ بھی حاضر ہون آپ دل بہلائیے ملکہ نے فرمایا کہ میرا دل کیا بہلے گا کنیزون نے اسی وقت زرمہر جادو کے پاس کہلا بھیجا کہ اس وقت ملکہ کی طبیعت بہت گھبراتی ہی اگر کچھ گانے والیان بھیج دیجیے تو کیا عجب ہی کہ کچھ طبیعت بہل جائے اور خیال ٹل جائے زرمہر نے جو یہ بات سُنی فوراً گائنون کو حکم دیا کہ جلد جاؤ ملکہ کا دل بہلاؤ گائنین روانہ ہوئین جہان ملکہ تھین وہان آکے پہونچین اُنکے بعد زرمہر کو بھی تاب نہ آئی خود بھی چلا آیا جہان ملکہ تھین وہان آکر پہونچا ملکہ نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا منہ پھیر لیا کنیزون نے کہا واری اس شرم و حجاب سے کیا فائدہ ہی اس طرف ملاحظہ فرمائیے کچھ حفظ مراتب اُٹھائیے اتنا بڑا بادشاہ عالیجاہ آپ کی خوشامد کرتا ہی فراق مین مرتا ہی اب آپ کو بھی رحم لازم ہی کنیزین تو یہ کہا کین زرمہر ملکہ کے پاس آکر بیٹھ گیا کہا ملکۂ عالم اب میری خطا معاف فرمائیے عرض قبول کیجیے مین آپ کی غلامی کو اپنا فخر جانتا ہون ابھی مین نے سنا کہ دشمنون کے قالب نازک پر غبار ہی تاب نہ رہی گائنون کو پہلے روانہ کیا جب طبیعت بیخود ہوئی تو خود حاضر ہوا ملکۂ عالم مجھسا عاشق صادق آپکو نہ ملے گا انصاف فرمائیے کہ مین جو چاہون آپ کے حق مین کر سکتا ہون مگر دل قبول نہین کرتا اب آپ کو بھی لازم ہی کہ زیادہ نہ تڑپائیے میری مراد دلی بر لائیے اگر مین چاہون تو اس وقت ایک سحر کر کے آپ کو اپنا عاشق بنا لون لیکن اس بات کو معیوب جانتا ہون جو آپ کی خوشی وہی میری رضا مین ہر حال مین آپ کا بندہ بے دام ہون ایک خیر اندیش غلام ہون ملکہ نے فرمایا ای زرمہر اب ان باتون کو درمیان مین لانا بیکار ہی مین کبھی قبول نہ کرونگی جو ایکبار میری زبان سے نکل گیا وہی ہوگا اب اس خیال مین نہ رہنا کہ مین منظور کرونگی زرمہر نے جھلا کے کہا ای ملکہ تم ایسا منظور کرو کہ جیسے مین اس وقت تمھاری منت کر رہا ہون اسی طرح تم میری التجا کروگی یہ کہکر اٹھا اپنے مکان مین آکے سحر تیار کرنے لگا ان سبکو تو اس حال مین چھوڑیے ؀

اب حال ملک رستم نامدار کا ملاحظہ فرمائیے

گریہ جو بیژن روشن بخت کو مع لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے دسوین روز ایک صحرا مین پہونچے رستم نامدار نے بیژن سے فرمایا کہ آج اسی صحرا مین قیام کرو کل پھر چلینگے بیژن نے لشکر کو روکا وہین بارگاہ ایستادہ ہوئی رستم نامدار بارگاہ مین آئے حکم دیا کہ سائبان بارگاہ کے آگے کھینچ دیا جائے خادمون نے اسی وقت سائبان زربفتی بارگاہ کے آگے کھینچ دیا رستم نامدار نے کرسیان بچھوائین جو لوگ مقرب تھے وہ بھی حاضر ہوئے بیژن بھی ایک

کرسی پر بیٹھا باتین ہونے لگین تھوڑی دیر گذری تھی کہ رستم نامدار نے نظر دیکھا کہ ایک جانب سے غبار بلند ہوا گرد اڑی رستم
نامدار نے فرمایا بیژن روشن بخت دیکھو کوئی لشکر آتا ہے یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک لشکر گران
مانند دریا موج مارتا چلا آتا ہے بیژن روشن بخت نے رستم سے عرض کی کہ شہریار کسی کا بڑا لشکر ہے نہین معلوم کون
ہے کہان جاتا ہے رستم نے فرمایا اضطراب کس بات کا ہے ادھر ہی آتے ہین معلوم ہو جائیگا یہان تو یہ ذکر تھا کہ لشکر
قریب آیا رستم نامدار کے لشکر سے کچھ فاصلے پر وہ لشکر اترا رستم نامدار نے دیکھا کہ ایک جوان صاحب شوکت و
شان حسین چہرے سے فر شاہی نمایان تاج شہریاری کج سر پہ دھرے ہوئے دو مصاحبان زرین پوش یمین و یسار
عقب مین اور خادم و خدمتگار اس شان و شوکت سے آکر گھوڑے سے اترا ملازمون نے بارگاہ [illegible] استادہ کی
وہ جوان بارگاہ مین داخل ہوا تمام لشکر اترا رستم اسکی شان و شوکت دیکھکر حیران ہوئے بیژن روشن بخت سے کہا کہ تم
واقف ہو یہ جوان کون ہے بیژن نے عرض کی غلام اس جوان سے نہین واقف ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی
ملک کا بادشاہ ہے مگر بڑا عالی جاہ ہے صاحب جرأت و شوکت ہے عالی ہمت ہے نہین معلوم کہان جاتا ہے رستم نے فرمایا
تحقیق ہو جائیگا اسکے تیور سے ظاہر تھا کہ [illegible] لائیگا جب گھوڑے سے اترا تھا میرے لشکر کی طرف
غضب نگاہون سے دیکھ رہا تھا کیسی مجھپر [illegible] پڑتا تھا تمھاری طرف دیکھتا تھا یقین ہے ضرور کسی قسم کا پیام یہان
بھیجے بیژن نے کہا اگر مقابلہ کے واسطے لکھے گا یا پیام بھیجے گا تو مین اس جوان سے ضرور مقابلہ کرونگا رستم
نے فرمایا جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا اسی ذکر مین شام ہو گئی رستم بارگاہ مین تشریف لیگئے تھوڑے ہی
دیر کے بعد چوبدار حاضر ہوا دعائے دولت دینے کے بعد عرض کی کہ حضور ایک نامہ دار در دولت پر
حاضر ہے امیدوار باریابی ہے رستم نے فرمایا بلا لو چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا نامہ دار نے بعد زینت
بارگاہ رستم عالی جاہ کو دیکھا بحیرت چارون جانب نگران ہوا رستم نے فرمایا بھائی جس کام کو آئے ہو اس کام کو انجام
دو پھر چارون طرف دیکھ لینا نامہ دار نے نامہ نذر دیا رستم نامدار نے لفافے کو چاک کیا پڑھنا شروع کیا تحا
کہ اے سردار لشکر آگاہ ہو کہ مین سیامک کج کلاہ ملک توران کا بادشاہ طلسم دائم القرار کی طرف برائے جنگ
جاتا ہون اور قصد میرا یہ ہے کہ وہان کے مالک زرجمہر تاجدار کو زیر کرکے اپنا مطیع کرون تا مطلب
دلی حاصل ہو تمھارے واسطے بہتر یہ ہے کہ میری اطاعت قبول کرو اور میرے ہمراہ چلو کہ مجھے فوج
کی زیادتی کی ضرورت ہے اور تم ہو نہ صاحب جرأت و لیاقت ہو تمھین کل فوج کا سپہ سالار کرونگا اور جب
طلسم کو فتح کرکے فراغت ہوگی تمھین اس شہر کا بادشاہ کرونگا اگر میرے حکم کے خلاف کروگے تو بہت
پچھتاؤگے مین وہ ہون کہ جسکے نام سے بادشاہان عالم تھراتے ہین بہت سے اقلیم سے خراج لیتا ہون تم
مجھسے مقابلہ کرکے فتح نہ پاؤگے رستم نامدار نے جو یہ مضمون پڑھا غصہ آگیا پشت پر اسی نامے کے تحریر
کیا کہ اے سیامک ہم سوائے ذات خدا کے کسی سے نہین ڈرتے ہین اگر تمسے شاہان روزگار خائف
ہون ہم کو تمھاری ذات سے کچھ خوف نہین ہے جو تمھارے مزاج مین آئے ہمارے واسطے اٹھا نہ رکھو
یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا رستم نامدار نے بیژن روشن بخت سے کہا کہ جو بات ہمنے کہی تھی
وہی پیش آئی یہ جوان جو اس قدر لشکر اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے اسکا نام سیامک ہے ملک توران کا بادشاہ ہے کوئی طلسم
دائم القرار ہے وہان جاتا ہے یہ نہین معلوم ہوا کہ کیون اس نے لشکر کشی کی ہے مجھے لکھا تھا کہ میری اطاعت قبول
کرو اور میرے ہمراہ جانب طلسم چلو جب مین طلسم کی فتاحی سے فراغت پاؤنگا تمھین وہان بادشاہ بناؤنگا

مین نے اُسکے جواب مین لکھدیا کہ ہمین تمھاری ذات سے کچھ خوف نہین ہی جو تمھارے مزاج مین آئے ہمارے واسطے
اُٹھا نہ رکھو دیکھون اب کیا انتظام کرتا ہی بیژن نے عرض کی سوائے طبل جنگی بجوانے کے اور کیا تدبیر کرےگا رستم
نے فرمایا اگر طبل جنگی بجوائیگا تو ضرور میدان مین آئیگا سب حال کھل جائیگا بیژن اور رستم سے یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ ہرکارون نے آکر عرض کی حضور کی عمر و دولت مین ترقی ہو جو لشکر آپ کے مقابلے مین اُترا ہی اُسکے افسر
نے اپنے یہان طبل جنگی بجوایا ہی ارادہ اُسکا یہ ہی کہ کل میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرائی نبرد ہو رستم نے فرمایا
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون
لشکرون مین تیاریان ہونے لگین رات بھر سامان جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو ایک جانب سے رستم
نامدار بصد شوکت و وقار میدان کارزار مین تشریف لائے ایک جانب سے سیامک اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر
میدان مین آیا صفین درست ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکہ ہٹے سیامک نے مرکب کو
جولان کیا میدان مین آیا بہ آواز بلند کہا ای سردار لشکر مین تمھارے نام سے آگاہ ہو جانا چاہتا ہون رستم نامدار نے
جواب دیا کہ ہمارا نام مانند آفتاب روشن ہی ہر ایک جانتا ہی رستم بن ملک ایرج بن قاسم نبیرۂ صاحبقران امیر
حمزۂ عالی شان سیامک نے جو نام صاحبقران کا سنا کہا آپ خاندان صاحبقرانی سے ہین رستم نے فرمایا اگر
تمھین کچھ شناخت اولاد صاحبقران کی ہو دیکھ لو سیامک نے کہا مین اس خاندان کی تعریف بہت لوگون سے
سنتا ہون کہ اولاد صاحبقران سے جو لوگ ہین بڑے شجاع ہین مگر آجتک کسی سے مقابلہ نہین ہوا جو کیفیت اصلی
معلوم ہوتی مگر آج بہت اچھا ہوا جو آپ سے مقابلہ پڑا لیکن مین اب بھی آپ سے کہتا ہون کہ اس جنگ و جدال کو
موقوف رکھیے میرے ہمراہ طلسم مین چلیے آپ کو اپنی کل فوج کا سردار کردونگا بڑا مرتبہ دونگا رستم نے فرمایا اگر تمھین مدد
کی ضرورت ہی اور تنہا جاتے ہوئے خوف معلوم ہوتا ہی تو مین تمھاری مدد کرنے کو موجود ہون طلسم کو فتح کردونگا
جو تمھارا مطلب ہی وہ حاصل ہو جائیگا مگر شرط یہ ہی کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور اطاعت اسلام قبول کرو سیامک
نے جواب دیا ای رستم عالی ہمم آپ اپنی شجاعت پر نازان ہین یہ بات اچھی نہین ہی آجتک مجھسے کسی نے مقابلے کا
نام نہین لیا بڑے بڑے پہلوانون کو مین نے زیر کیا اور بہت سے پہلوان میرے مطیع ہوے جو اس وقت
بھی میرے ہمراہ ہین آپ مجھسے بڑھکر فتح نہ پائینگے ذلت اُٹھائینگے رستم نامدار کو غصہ آیا فرمایا یہ میدان
جنگ ہی یہان زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہی زبان نیزہ و شمشیر سے سوال و جواب ہوتا اس موقع پر مناسب ہی سیامک
نے کہا اگر آپ نہین منظور کرتے تو مین مجبور ہون تشریف لائیے میرے آپ کے مقابلہ ہو جائے رستم عالی ہمم
میدان مین آئے سیامک نے نیزہ سنبھالا انکا وزنان ہوا نیزہ چلنے لگا پہر بھر کامل نیزہ بازی رہی ایک کو دوسرے
کی جرأت ظاہر ہوئی جب اس قدر عرصہ ہوا تو سیامک نے اعلے درجے کے بند باندھنے شروع کیے رستم سبکو
رد کرتے رہے ایک مقام پر سیامک نے وار کیا رستم نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا گانٹھ کر جھٹکا مارا
کہ سیامک کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا سیامک کی آنکھون مین جہان تاریک ہوا جھلا کر کہا ای رستم تُمنے
غضب کیا میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا یہ کہکر تلوار میان سے لی رستم نامدار نے بھی تیغ کھینچی بڑی دیر تک تلوار
چلی مگر دونون جوانون مین ایک کے بھی زخم نہ آیا تیغین بھی آری ہو گئین سیامک نے کہا ای رستم نامدار آج
آپ مجھسے خوب لڑے مگر اب دن تمام ہوا ہی جا کر آرام فرمائیے کل پھر ہمارے آپ کے مقابلہ ہوگا رستم نامدار
نے فرمایا ای سیامک ہم لوگون کا یہ دستور نہین ہی کہ میدان سے یونہین پلٹ جائین سیامک نے کہا اب ہمارے

آپ کے قتل فیصلہ ہوجائیگا اور اب رات کو ہا ہی آپ کی جانبازی کون دیکھے گا رستم نے فرمایا رات کا دن بنانا کتنی بڑی
بات ہی روشنی ہو جائیگی سیامک نے کہا ای رستم کیا دن ہوگا رستم نے فرمایا ہمارے قاعدے کے خلاف ہی ہم
نہین کر سکتے سیامک خاموش ہو رہا روشنی کو حکم دیا رستم نے بھی روشنی طلب کی بیژن نے بہ تعجیل تمام انتظام
کیا دونون طرف سے روشنی ہونے لگی سیامک نے رستم نامدار سے کہا کہ اب تیغین بھی بیکار ہوئی ہین مناسب
ہی کہ ہم اب گھوڑون سے اُتر کے زور کرین رستم نے فرمایا مجھکو منظور ہی سیامک گھوڑے سے اُترا رستم بھی
زمین پر تشریف لائے زور ہونے لگا کبھی رستم نامدار سیامک کو دس بیس قدم ہٹاے گئے کبھی سیامک کچھ دور
رستم کو ریل لایا اسی طرح وہ شب بسر ہوئی سیامک نے کہا ای رستم عالی تبار مجھکو شدت گرسنگی سے کچھ سجھائی
نہین دیتا ہی بہتر ہی کہ ہم آپ کچھ ناشتہ کر لین اور پھر تازہ دم ہو کر لڑین رستم نامدار نے فرمایا ہمارا تو یہ دستور
نہین ہی ہان تمکو اختیار ہی سیامک نے بہت بہت اصرار رستم نامدار سے کہا مگر انھون نے قبول نہ کیا مجبور ہو کر سیامک
نے کہا اچھا مجھے اجازت مرحمت ہو کہ مین کچھ ناشتہ کرون رستم نے فرمایا مین تمھین مانع نہین ہون شوق سے
ناشتہ کرو سیامک نے اپنے لشکر کی طرف اشارہ کیا فوراً خوانون مین میوہ بھر کے آیا سیامک نے رستم
سے پھر کہا کہ مین بہتر جانتا ہون کہ آپ بھی کچھ شغل کرین رستم نے فرمایا کہ بھائی ہمارے خلاف دستور ہی اور
جو امر ہمارے یہان دستور کے خلاف ہی وہ نہین ہو سکتا مین تمکو مانع نہین ہون سیامک نے کہا ای رستم
والا حشم یہ امر خلاف ہی کہ مین بے آپ کے اکل و شرب مین مصروف ہون رستم نے فرمایا اسمین خلاف کیا ہی آپ کو
عادت نہین ہی اور ہم لوگ ایسے عادی ہین سیامک نے مجبور ہو کے کچھ میوہ کھایا حواس درست ہوئے تازہ دم ہو کر پھر
رستم کے مقابلے مین آیا کشتی ہونے لگی رستم نامدار زیادتیان کرنے لگے سیامک حیران ہوا دل مین خیال کیا کہ مین ابھی
تازہ دم ہو چکا ہون اور یہ جوان جس وقت سے میدان مین آیا ہی اب تک اسنے کسی قسم کی راحت اپنے لیے گوارا نہین
کی مگر مجبور ہو کر پھر لڑنے مین مشغول ہوا ایک مقام پر رستم نامدار نے دوڑے اکیس قدم پر اسکے بکہ مارا پایان
کھسکتا سب کمر کا آشنا زمین ہوا چاہا کہ اب سے لنگر قائم کرون مگر حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہی
رستم نے زور کرکے سیامک کو اٹھا کر لاسکے دوسرے زور مین تا بہ سینہ لائے تیسرے زور مین سر سے بلند کیا
چاہا زمین پر دے مارین سیامک نے کہا ای شہریار آپ نے مجھے سر سے بلند کیا ہی اب امیدوار ہون کہ خاک
ذلت پر گرا کر عزت خاکسار خاک مین نہ ملائیے گا بسر و چشم آپ کی اطاعت قبول کرتا ہون رستم نامدار نے بہ آسانی
زمین پر رکھ دیا سیامک کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا رستم نامدار بہ فتح و فیروزی سیامک کو ہمراہ لیے ہوے
اپنی بارگاہ کی طرف چلے بیژن سب کے آگے آیا بارگاہ مین جلدی جلدی تیاری کی اس عرصہ مین رستم نامدار بھی پہنچے
تمام لشکر بھی آیا سب نے کمرین کھولین اپنے خیمون مین گئے سیامک کو رستم اپنی بارگاہ مین لائے بیژن نے
سب اسباب راحت بہم پہنچایا ضیافت کے سامان ہونے لگے سیامک نے رستم سے کہا ای شہریار
اگر حکم ہو تو مین اپنے لشکر کو بھی بلا لون رستم نے کہا بہت مناسب ہی سیامک نے اسی وقت اپنے لشکر کے
سالار کے پاس کہلا بھیجا کہ بارگاہ مین ہمارے لشکر کی بھی آقاے نامدار کے لشکر مین استادہ ہون جب سب
لشکر یہان آگیا تو سیامک باہر آیا لشکریون کو جمع کیا کہا مین نے بدل و جان مذہب اسلام قبول کیا اور
اطاعت رستم والا حشم کی منظور جسکو مسلمان ہونا منظور ہو اور اطاعت رستم نامدار کی قبول کرے وہ میرے لشکر
مین رہے اور جسکو ان باتون سے انکار ہو وہ چلا جاے سب نے متفق اللفظ کہا کہ ہمکو بدل و جان آپکا

فرمانا قبول ہی ہم اطاعت رستم نامدار کی کرینگے اور مطیع اسلام ہونگے سیامک نے سبکی رفاقت کی داد دی پھر رستم
نامدار کی خدمت مین آیا اپنے خاص خاص مصاحبون کو طلب کیا وہ سب حاضر ہوے سیامک نے کہا آقاے
نامدار کے قدمون کو بوسہ دو کہ اِنکے تصدق سے مذہب باطل کو ترک کیا اور شرف عقبیٰ ملا اُسکے مصاحبون نے
رستم کی قدمبوسی کی رستم نے سبکو بغلگیر کیا سیامک نے عرض کی کہ آقاے نامدار یہ کون شخص ہی جو انتظام
کر رہا ہی رستم نے فرمایا یہ بہزان روشن بخت ولیعہد اقلیم ہر سا ہی میرے ہمراہ چلا آیا مین نے بہت کچھ سمجھایا مگر قبول
نہ کیا اِنکے والد نامدار ملک راہب زرین پوش کا یہی قصد تھا کہ وہ بھی میرے ہمراہ آسکے لیکن مین نے اُنکا آنا
مناسب نجانا کیونکہ ابھی دو ملک فتح ہوے ہین اُنکا انتظام جدید ہونا چاہیے تھا اگر وہ بھی چلے آتے تو وہان
انتظام کون کرتا گو مین اُنکو بہت کچھ تشفی دیکر آیا ہون مگر مجھے ہر وقت یہی خیال رہتا ہی کہ ایسا نہو جوش محبت مین [illegible]
بھی چلے آئین اور انتظام مین خلل پڑے سیامک نے عرض کی آقاے نامدار آپکا عزم کہان تشریف لے جانیکا
ہی رستم نے کل حقیقت بیان کی سیامک نے عرض کی شہریار آپ نے جسقدر پتے دیے اُنسے میرے خیال مین
نہ آیا کہ آپ کس جگہ کو فرماتے ہین اور جب اُس ساحر کا نام و نشان نہین معلوم ہی تو آپ کیونکر تشریف لے جائینگے
رستم نے فرمایا خدا مالک ہی کوئی صورت نکل آئیگی اور ہم وہانتک پہونچ جائینگے مگر تم اپنی کیفیت بیان
کرو کہ تمھارا عزم کہان کا ہی سیامک نے عرض کی اے شہریار مین ایک مدت سے دختر زرمہر تاجدار پر عاشق
ہون بہت سی تدبیرین کین مگر کچھ مطلب نہ نکلا اور زرمہر تاجدار نے ایک طلسم مین اُسکو رکھا ہی بلکہ خود بھی
وہین رہتا ہی اور وہی پایہ تخت قرار دیا ہی نام اُس طلسم کا طلسم دائم القرار ہی پیشتر مین نے اُسکو نامے لکھے اُسنے
منظور نہ کیا اور جوابات سخت تحریر کیے مین نے پھر معذرت کی لیکن اُسکو ذرا بھی میرا خیال نہوا اب مجبور ہو کے
مین نے لشکر کشی کی دیکھون خدا کیا دکھاتا ہی یہ تو امید نہین ہی کہ مین اُس سے لڑکر فتح پاؤنگا ہان یہ یقین ہی
کہ گرفتار ضرور ہو جاؤنگا اور جب گرفتار کریگا تو زندہ نہ چھوڑیگا قتل کر ڈالیگا رستم نے فرمایا اے سیامک خدا کی ذات سے
امید ہی کہ تم ضرور اُس طلسم کو فتح کر لوگے سیامک نے عرض کی اے شہریار مجھے اس زندگی سے وہ موت بہتر ہوگی مجھے
فراق نے از حد ستایا ہی غم کا پتلا بنایا ہی ایسے وقت مین کسی نے ساتھ نہین دیا گو بہت سے یار و آشنا تھے مگر کوئی
ہمراہ نہ آیا سب نے کنارہ کشی کی اب آپ کی ذات سے امید قوی ہی کہ اگر آپ ذرا بھی میری مدد فرماوینگے
تو میرے مقاصد دلی بر آئینگے رستم نامدار نے کہا اے سیامک مین پیشتر تمھارے کام کو جاؤنگا پھر دوسرے کام
مین مصروف ہونگا سیامک نے عرض کی حضور جس کام کو تشریف لیے جاتے ہین اُسکو انجام دیجیے لیکن
رستم نے فرمایا مجھکو اُسی طرف جانا ہی یا تو راہ مین طلسم دائم القرار ملیگا یا پیشتر ہم منزل مقصود پر پہونچ جائینگے
ہماری بھی وہی راہ ہی سیامک نے عرض کی کیا عجب ہی کہ وہی نکلا ہو رستم نے فرمایا کہ مین نے اسقدر پتے تمکو
دیے اِن مین سے کوئی بات وہان کی ہے سیامک نے عرض کی آقاے نامدار مین اُس راہ سے نابلد ہون
مجھے خود نہین معلوم کہ اُس طلسم کی راہ مین کیا کیا باتین ہین یہ سُنا تھا کہ اِس طرف وہ طلسم ہی رستم نے فرمایا
دیکھا جائیگا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین پھر شغل مے نوشی شروع ہوا شب بھر اِسی عیش و عشرت مین بسر کی صبح
کو رستم نامدار نے فرمایا کہ اب زیادہ ٹھہرنا بہتر نہین ہی کیونکہ دو کام کو انجام دینا ہی یہان سے آج ہی سفر کرنا
اچھا ہی اُسی روز رستم نامدار نے وہان سے سفر کیا منزلین طے کرتے ہوے چلے تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے
سیامک نے عرض کی آقاے نامدار آج یہان مقام کیجیے کل تشریف لے چلیے گا رستم نامدار نے بہزان سے

کہا اپنے لشکر کو بدکو بارگاہین استادکرا و آج شب کو یہین قیام کرینگے کل روانہ ہونگے بیژن نے لشکر کو ٹھہرایا
بارگاہین استادکرائین لشکر اترا تھوڑی دیر گذری تھی کہ رستم نامدار سے ایک ہرکارے نے آکر عرض کی حضور
در دولت پر ایک نامہ دار حاضر ہی امیدوار باریابی ہی رستم نے فرمایا اندر بلالو چوبدار اجازت لیکر باہر آیا نامہ دار کو
اپنے ہمراہ اندر لیگیا رستم نے دیکھا ایک ساحر کریہ منظر نیلی دھوتی باندھے ایک نیلی جھولی کاندھے پر ڈالے چلا آتا
ہی وسط بارگاہ مین پہونچ کے رستم کو سلام کیا نامہ دیا رستم نے نامے کو پڑھا اسمین تحریر تھا کہ ای سردار لشکر
تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو ارادہ کدھر کا ہی اس طرف راستہ نہین ہی تمنے راہ فراموش کی ہی جو اس طرف
آنکلے ہو بہتر ہی پلٹ جاؤ یہ سرحد طلسم دائم القہر ابرای لازم تمکو یہ ہی کہ ابھی وقت پلٹ جاؤ یہان کسیکو ٹھہرنے
کی اجازت نہین ہی رستم نے جو نامہ دیکھا اسکی پشت پر جواب لکھا کہ ہم طلسم کی فتح کرنے کو جاتے ہین ہرگز
نہ پلٹینگے اگر تمھین کچھ دعوی ہو تو بازنہ رہو جو ہمارے حق مین چاہو کرو یہ جواب لکھکر اس نامہ دار کو دیا اور زبانی
کہا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ ہم طلسم کے فتح کرنے کو جاتے ہین تم ہمین مانع ہو ورنہ تمھارے واسطے خرابی
ہی ساحر جو نامہ لیکر آیا تھا اُسنے کہا آپ کہ کیا فرماتے ہین اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہی تو اسی وقت پلٹ جائیے
نہین تو ایسی مصیبت مین گرفتار ہو جیئےگا کہ عمر بھر وہ تکلف نہ اٹھاتے ہونگے ساحر قریب رستم کے کھڑا تھا
رستم نامدار کو جو غصہ آیا طمانچہ مارا سر ساحر کا اُڑ گیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی
گشتی مرا نام من سیران جادو بود بیژن اور سیامک اس واقعہ کو دیکھکر بہت حیران ہوے کہا آقاے نامدار اسکے
مرنے سے اندھیرا کیون ہو گیا رستم نامدار نے فرمایا کہ ساحر جس وقت مارا جاتا ہی تاریکی چھا جاتی ہی شور غل مچانے لگتے
ہین اور بڑے بڑے واقعہ ہوتے ہین سیامک نے عرض کی غلام نے یہ کیفیت آج ہی دیکھی رستم نے فرمایا
ابھی بہت سے عجائبات دیکھوگے یہ تو ایک معمولی بات تھی اس ناتجربہ کاری پر تم نے فتح طلسم کا قصد کیا تھا
جاتے ہی گرفتار ہو جاتے سیامک خاموش ہو رہا رستم نے لاشہ اس ساحر کا پھکوا دیا مگر اب حال اس ساحر کے
آنے کا عرض کیا جاتا ہی کہ اسکو خنجر گذار جادو نے بھیجا تھا اور خنجر گذار جادو یہان کا نگہبان ہی زرمہر کا ملازم
ہی اُس نے جو لشکر رستم کو دیکھا خیال کیا کہ یہ لوگ راہ بھول کر اس طرف چلے آتے ہین انکو آگاہ کردون کہ پلٹ
جائین اس واسطے اس نے نامہ لکھا اور نامہ دار سے کہدیا تھا کہ جواب لیکر بہت جلد آنا جب نامہ دار کو عرصہ
ہوا تو اس نے دوسرے ساحر کو روانہ کیا اور کہا جاکر خبر لاؤ کہ اُسنے کہان دیر کی وہ ساحر جو چلا قریب لشکر
رستم پہونچا دیکھا نامہ دار کا لاشہ پڑا ہی اس نے تخت سحر بنایا اُسپر لاشہ اس ساحر کا ڈال لیا اُسی وقت خنجر گذار
جادو کے پاس آیا خنجر گذار نے جو اسکا لاشہ دیکھا گھبرا کر پوچھا ارے اسکو کس نے مارا اُس نے جواب دیا
کہ مجھکو نہین معلوم کہ کس نے اسکو قتل کیا لاشہ راہ مین پڑا تھا مین اُٹھا لایا خنجر گذار جادو نے کہا مین ابھی
اس کیفیت کی تحقیق کے واسطے خود جاتا ہون یہ کہکر اُٹھا سحر کر کے بلند ہوا لشکر رستم مین آیا دربارگاہ
رستم پر پہونچا دربانون نے روکا اس نے پوچھا کہ ہمنے ایک نامہ دار کو تمھارے سردار کے پاس بھیجا تھا
اسکا لاشہ ہم تک پہونچا مگر نامہ نہین ملا دربانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین جیسا کچھ حکم وہان سے ہوگا
کیا جائیگا یہ کہکر دربانون نے چوبدار کو بلایا کہا یہ ایک ساحر کہین سے آیا ہی اندر جانا چاہتا ہی اسکی اطلاع شہنشاہ
سے جلد کرو چوبدار اندر آیا دعاے دولت دیکر عرض کی حضور دروازے پر ایک ساحر حاضر ہی امیدوار
باریابی ہی رستم نے فرمایا بلالو چوبدار پھر باہر آیا خنجر گذار کو اپنے ساتھ اندر لیگیا خنجر گذار نے جو رونق بارگاہ

رستم کو دیکھا دنگ ہوگیا رستم نامدار نے اسکو کرسی عنایت فرمائی خنجر گذار کرسی پر بیٹھا رستم سے پوچھا میں نے
آپ کے پاس ایک ساحر کو بھیجا تھا اور ایک نامہ بھی لکھ دیا تھا وہ آپ تک آیا یا نہیں میرے پاس اُسکا
لاشہ پہونچا نہیں معلوم اُسکو کس نے قتل کیا رستم نے فرمایا واقعی اُس سے بے ادبی سرزد ہوئی اُسکو ہمارے
تمہارے معاملات میں کیا دخل تھا تمنے جو کچھ تحریر کیا تھا ہمنے اسکا جواب تمہیں لکھا تھا اور کچھ پیام زبانی بھی
دیا تھا اُس نے بدزبانی کی ہمنے قتل کیا خنجر گذار جادو اتفاق دجاہ وحشم رستم کا دیکھکر بہت خوش ہوا کہا آپ نے
کیا جواب تحریر کیا تھا میں نے آپ کی بہتری کے واسطے تحریر کیا تھا اور نامہ دار گو آپ نے اگر بے ادبی پر قتل
کیا تو بہت خوب کیا مگر میں امیدوار ہوں کہ جو کچھ جواب آپ نے تحریر کیا تھا مجھسے ارشاد فرمایئے رستم نے
فرمایا کہ جو کچھ تم نے تحریر کیا تھا اُسکو بیان کرو خنجر گذار نے کہا میں نے یہ لکھا تھا کہ اس طرف راستہ نہیں ہے یہ
زمین سرحد ہے طلسم دائم القرار کی یہاں کسی کے ٹھہرنے کا حکم نہیں ہے جو اس طرف آتا ہے وہ بہت زک اُٹھاتا
ہے مگر آپ راہ فراموش کر کے اس طرف چلے آئے ہیں بہتر یہ ہے کہ اسی وقت یہاں سے تشریف لے جایئے
رستم نامدار نے فرمایا ہم نے راہ فراموش نہیں کی ہے بلکہ ہمارا ارادہ طلسم میں جانے کا ہے خنجر گذار نے کہا
کس کام کے لیے آپ وہاں تشریف لے جایئےگا رستم نے فرمایا میرا ارادہ ہے کہ زرمہر تاجدار جادو سے
کچھ ضروری باتیں کہوں خنجر گذار نے کہا کمترین سے اُن امور کو بیان فرمایئے رستم نے سیامک کی کیفیت بیان
کی خنجر گذار نے کہا اس امر کو وہ کبھی نہ قبول فرمائینگے رستم نے کہا اگر وہ یوں قبول نکرینگے تو ہم بزور شمشیر اُن سے
اپنا کام لینگے خنجر گذار نے کہا یہ آپ کا خیال خام اور تصور ناتمام ہے آپ کے ہمراہ اسقدر فوج ہے اسکی وجہ سے
آپ کو دعوی ہے تو یہ فوج کوئی چیز نہیں اول تو دہانے تک آپ کی رسائی مشکل ہے راہ میں آپ ضرور گرفتار ہو جائیےگا
کیونکہ یہ طلسم مثل اور طلسموں کے نہیں ہے یہ کسی سے فتح نہیں ہو سکتا ہے اور اسکی عمر کبھی ختم نہیں ہے مجھکو
آپ کے جاہ و برات پر رحم آتا ہے اس وجہ سے کہتا ہوں کہ آپ زیادہ کوشش نہ فرمایئے جہاں سے تشریف
لائے ہیں وہیں واپس جایئے ایک ادنی درجہ میرا ہے کہ طلسم کی سرحد کی نگہبانی کرتا ہوں آپ کا یہیں سے
بچکر جانا دشوار ہے رستم نے فرمایا کہ میں نے نامے کے جواب میں لکھدیا تھا کہ آپ سے جو برائی میرے
واسطے ہوسکے کوتاہی نکیجئے خنجر گذار نے کہا آپ سب باتیں عقل کے خلاف کرتے ہیں میں اس وقت
جاتا ہوں کل آپ سمجھ کر جواب دیجئےگا رستم نے فرمایا جو ہمنے ایک مرتبہ کہدیا وہی ہمارا قول ہزار بار ہوگا
آپ بیکار عرصہ کرتے ہیں میں کل بھی یہی جواب دونگا جب خنجر گذار نے دیکھا کہ رستم کسی طرح نہ مانینگے
تو خفا ہو کر کہا میں اس وقت یہ قدرت رکھتا ہوں کہ آپ کے سب لشکر کو گرفتار کر لوں مگر آپ کے دل
میں ارمان جنگ باقی رہیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ میں کل میدان میں آؤنگا سب کو گرفتار کر لیجاؤنگا رستم نے فرمایا
ہم بھی دیکھتے ہیں کہ آپ کیونکر سبکو گرفتار کیجائیےگا خنجر گذار رخصت ہوا آتے ہی اُسنے طبل جنگ بجوایا ہرکارون
نے رستم کو خبر پہونچائی رستم نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے
یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر رستم میں جنگ کی تیاری ہونے لگی رات بھر بہادرون نے
سامان جنگ میں بسر کی جب آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا رستم نامدار لشکر کو ہمراہ لیکر میدان میں
آئے لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد رستم نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے دھوان
بلند ہوا سب لوگ اُس طرف دیکھنے لگے بیژن اور سیامک نے کہا اے شہریار یہ دھوان کیسا ہے رستم نے

فرمایا جب قریب آئیگا سب حال معلوم ہو جائیگا یہ ذکر تھا کہ وہان دھوان قریب آ کے پھٹا سب نے دیکھا اُس دھوئین سے ایک اژدرِ آتش فشان نکلا عقب مین اسکے خنجر گذار جادو ایک ترسول ہاتھ مین لیے ہوسے یا سامری یا جمشید کہتا ہوا برآمد ہو امیدان مین آئے رستم نے کہا اب بھی خیر ہی اپنے ارادے سے باز آیئے پلٹ جایئے ورنہ ابھی آپکا تمام لشکر گرفتار ہو جائیگا رستم نے فرمایا کہ ای خنجر گذار جادو کیا تمنے میرے قول کا ابتک اعتبار نہین کیا مین تم سے ایکبار کہہ چکا ابھی تک تمکو یہ امید ہی کہ مین اپنے قول سے پھر جاؤنگا خنجر گذار جادو نے کہا ای رستم نامدار بہت پچھتاؤ گے ابھی اس میدان مین ایک صورت بھی نہ دکھائی دیگی رستم نے کہا جو کچھ تم سے ہو سکے دریغ نکرو خنجر گذار نے اُس اژدر کے سر پر یا سامری کہکے ترسول مارا اژدر نے ایک چیخ ماری دم کھینچا چیخ مارنے سے سب بیہوش ہوے جب سب زمین پر گرے تو دم کی کشش سے اژدر کے منہ مین چلے جسقدر لشکر رستم نامدار کا تھا سب اژدر کے شکم مین گیا خنجر گذار جادو نے پھر ترسول اژدر کے سر پر مارا پھر کر لیجلا جب اپنے ٹھکانے پر آیا سب کو اژدر نے اُگل دیا خنجر گذار نے حداد کو بلایا سب کو مسلسل و مطوق کرایا سحر کر کے آب سحر برسایا سب کو ہوش آیا اپنے کو اس حال مین پایا بہزن اور سیامک کو نہایت افسوس ہوا اشکبار ہوے مگر رستم نامدار نے سب کو تشفی دی کہا کہ اس حال مین خدا کو یاد کرو ہر اسان نہو وہ مالک ہی اس بلا سے نجات عطا فرمائیگا ہم نے اس سے بڑھ کے مصائب اُٹھائے ہین خدا اس مصیبت کو بھی دفع کر دیگا خنجر گذار نے جسقدر مال و اسباب رستم نامدار کا تھا سب اپنے قبضے مین کیا پھر رستم سے کہا مین نے آپ سے کہا تھا کہ مجھسے زیادہ کد نہ کیجیے میرا کہا رد نہ کیجیے ورنہ زک اُٹھایئے گا بہت پچھتایئے گا رستم نے فرمایا او مکار اگر ہمارا خدا چاہیگا تو اسکی سزا تمکو دینگے اپنا بدلا لینگے اور اگر موت ہماری ابھی چلہ سے آئی ہی تو بعد دنیا پر ہمارا نام باقی رہیگا خنجر گذار نے کہا ای رستم اب تم کیا بدلا لوگے مین تمکو اسی حالت سے زرہر تاجدار جادو کے پاس بھیج دونگا وہ تمہین قتل کرا ڈالیگا رستم نے فرمایا ہماری قتل پر کوئی قادر نہین ہی بے حکم خدا کوئی نہین قتل کر سکتا ہی خنجر گذار نے کہا ای رستم اب بھی تمھاری جان بچنے کی ایک صورت ہی اگر اپنا مذہب ترک کرو اور دین سامری پرستی اختیار کرو تو مین رہا کر دون بلکہ اپنے ہمراہ لیجا کر تمھاری سفارش زرہر سے کرون وہان کوئی عہدۂ جلیل تمکو دلا دون مجھے تمھاری ہمت و جرأت پر افسوس آتا ہی اصل یون ہی کہ تمھاری جرأت مین فرق نہین ہی مگر جو بات امکان سے باہر ہی تم اُسکی خواہش کرتے ہو رستم نے فرمایا زیادہ بیہودہ گوئی نکر ہم ہمیشہ سامری جمشید پر لعنت کرتے ہین اگر تجھے ہمسے محبت ہی تو ہمارا دین قبول کر اور اپنے مذہب باطل کو چھوڑ دے خنجر گذار یہ کلام سنکر بہت ناخوش ہوا کہا ای رستم اب مین ضرور زرہر تاجدار کے پاس بھیجونگا بلکہ تمھارے قتل کی تاکید کر دونگا کہ وہ ضرور تمکو قتل کریگا اور تمھاری جوانی اور صورت پر رحم نہ کھائیگا رستم نے جواب دیا کہ دریغ نکر جو تجھسے ہو سکے اُٹھا نرکھ خنجر گذار نے اُسی وقت ساحرون کو بلایا کہا یہ سب لوگ سلطان زرہر تاجدار جادو کے گنہگار ہین انکو بہت جلد سلطان تک پہونچا دو اور میری طرف سے عرض کرنا کہ ان لوگون کے حال پر رحم نکرین یہ سب بارادۂ فتح طلسم یہان آئے تھے مین نے سب کو بہت سمجھایا اور دین سامری پرستی کی طرف رجحان دلایا مگر یہ سب خدا پرست ہین ہمارے خداوندون کی شان مین کلمات لاطائل زبان سے نکالتے ہین جہانتک ہو سکے ان لوگون کو تکلیف دیکر قتل کرنا ساحرون نے کہا جیسا آپ کہتے ہین ہم اُسی طرح سلطان

بیان کردینگے خنجر گذار نے اُسی وقت ساحرون کو معہ تمام لشکر رستم کے روانہ کیا مگر ہتھیار کسی کے نہین لیے
اور ساحرون سے کہدیا کہ یہ سب ہتھیار ان لوگون کے بعد قتل سلطان سے کہکر لینا ہین اس واسطے
ابھی ہتھیار ان لوگون کے نہین لیتا ہون کہ سلطان انکی ہئیت اصلی دیکھ لین ساحرون نے کہا آپ خاطر
خاطر جمع رکھیے ہم ہتھیار انکے بعد قتل لے آئینگے یہ کہکر سب ساحر روانہ ہوے لشکر رستم معہ رستم و بہزن
و سیامک مسلسل و مطوق ہمراہ منزلین طے کرتے ہوئے چلے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا اب

کیفیت ملکہ سیمتن کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب اُسنے زرمہر بہت عاجز ہوا اور ملکہ نے کسی طرح اُسکو قبول نہ کیا تو اس نے مجبور ہو کر ایک گلدستہ
بزور سحر تیار کیا تاثیر اُسکی یہ رکھی کہ جسکے دماغ مین اُس گلدستے کی خوشبو جائے وہ زرمہر پر عاشق ہو جائے
اس نے بہت دنون مین یہ گلدستہ تیار کیا قصد ہوا کہ اس گلدستے کو لے جاؤن ملکہ کو سنگھا کر اپنا عاشق
بناؤن اس ارادے سے اُٹھا تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے کہا حضور در دولت پر چند
ساحر خنجر گذار کے بھیجے ہوئے آئے ہین مگر قیدی اسقدر ہمراہ لائے ہین کہ آج تک اس قدر قیدی
طلسم مین نہین آئے زرمہر نے کہا ساحرون کو اندر بلالو چوبدار باہر آئے ساحرون کو اندر لے گئے جب
سب ساحر اندر آئے سب نے زرمہر کو سلام کیا پھر خنجر گذار کا پیام دیا بعد میں کہا حضور یہ قیدی بہ ارادہ
طلسم کشائی یہان آئے تھے سبکو ہمارے افسر صاحب نے گرفتار کیا پیشتر تو انسے بہت بہت کہا کہ تم جہان سے
آئے ہو وہین پلٹ جاؤ انھون نے نہ مانا تو انھون نے انکو گرفتار کر لیا جب اسیر ہو گئے تو انسے ہمارے
افسر صاحب نے کہا کہ اب بھی ہم تمھاری خطا معاف کرا دینگے مگر طریقہ سامری پرستی اختیار کرو اور مذہب
اسلام کو ترک کرو ان سب نے ہمارے خداوندون کو بہت کچھ بُرا کہا افسر صاحب اُسی وقت انکو قتل
کرتے مگر آپ کو اطلاع کرنا ضرور تھی اور سبکو حضور کے ملاحظہ مین پیش کرنا تھا اس وجہ سے انکو قتل
نہین کیا اور جس ہئیت سے آئے تھے اُسی طرح آپ کے ملاحظہ کے واسطے بھیج دیا ہے بلکہ یہ کہدیا ہے کہ جب
یہ لوگ قتل ہو چکین تو ہتھیار اور لباس انکا میرے پاس بھیجا جائے کہ وہ بطور سند میرے پاس رہیگا زرمہر
نے کہا وہ لوگ کہان ہین ساحرون نے کہا باہر سب موجود ہین زرمہر نے کہا انکو یہان لاؤ ہم دیکھنا چاہتے
ہین ساحر گئے سبکو اندر لائے زرمہر نے رستم نامدار کی صولت و حشمت دیکھکر پوچھا کہ یہ جوان کون ہے ساحرون
نے جواب دیا کہ یہ سبکا افسر ہے زرمہر نے کہا یہ بات تو ظاہر ہے مین یہ پوچھتا ہون کہ یہ جوان کس خاندان
سے ہے اور کیا نام ہے کس لیے اس نے طلسم مین آنے کا ارادہ کیا تھا ساحرون نے کہا یہ ہمکو نہین معلوم
ہے زرمہر رستم کی طرف مخاطب ہوا کہا اے جوان تو کون ہے کہان سے آیا ہے اور کیون اس طلسم مین آنے کا
ارادہ کیا ہے رستم نے حسب و نسب اپنا ظاہر کیا ارادے سے ماہر کیا زرمہر نے جو حسب و نسب رستم نامدار کا
سُنا اور صاحبقران کے نام سے آگاہ ہوا اور ارادہ رستم کا معلوم ہوا کہا اے جوان اب تو تیرا قتل کرنا واجب ہو گیا
کیونکہ تو اُس خاندان سے ہے کہ جو دشمن ساحران مشہور ہے اور تم لوگون نے بڑے بڑے ساحران جلیل کو
جو بزرگان دین مانے جاتے تھے قتل کیا مین تمکو قتل کر کے اُن سبکے خون کا بدلا لونگا رستم نے فرمایا تیری مجال
نہین جو ہمین قتل کر سکے کیونکہ تو ہماری قتل پر قادر نہین ہے زرمہر نے کہا مین ایسی باتون کو نہین مانتا ہون
ابھی جلاد کو حکم دون تیری گردن زدنی ہو جائے رستم نے فرمایا کیا مجال تیری زرمہر نے کہا اسکو لیجاؤ

اور زندان خانے مین لیجا کر قید کرو مین ایک جلسہ عظیم کرونگا اور اپنی تمام رعایا کو جمع کر کے اس جوان کو قتل کرونگا
ملازمان زرمہر رستم کو مع اور سب سردارون کے زندان مین لیگئے زرمہر نے کہا مین تعجب کرتا ہون کہ اس
جوان کو اس قدر لشکر شہان سے مل گیا جو ساحر اسکے پاس بیٹھے تھے اُنھون نے کہا حضور یہ اولاد حمزہ سے
ہین انکے واسطے لشکر کی کیا کمی ہے اور مال زر کی کیا حاجت ہے جس ملک مین گئے اُسکو تباہ و برباد کیا وہان کے
حاکم کو اپنا مطیع بنایا مال خزانہ اُسکا اپنے قبضے مین کیا فوج وہان سے ہمراہ لی دوسرے ملک کی طرف روانہ
ہوے یہ لوگ اسی فکر مین رہتے ہین زرمہر نے کہا یہ لوگ واقعی شجاع ہین سب نے جواب دیا کہ انکی شجاعت
مین کیا شک ہے آپ نے تقریر سُنی کہ ہر طرح آپ کے بس مین ہین مگر جو اُنکے قول آزادی مین رہتے ہین ویسے ہی
اسیری مین ہین انکو کسیکا خوف نہین سواے صاحبقران کے اور یہ لوگ کسی سے نہین ڈرتے مرنے کو حیات
ابدی جانتے ہین انکی شجاعت کا کیا ذکر ہے آپ کے طلسم مین ایسا انتظام تھا تو یہ لوگ گرفتار بھی ہوئے اگر کوئی
دوسرا طلسم ہوتا تو وہان آفت برپا کرتے اب حضور انکو اسیر رکھین قتل کر ڈالین ان لوگون کے مددگار بھی غیب سے پیدا
ہو جایا کرتے ہین اور ایسی مدد انکی ہوتی ہے اور وہ لوگ مدد کرتے ہین جنپر کسیکا گمان بھی نہین ہوتا ہے اس
جوان کا زندہ اسیر رہنا مناسب نہین ہے ضرور قتل کر ڈالیے زرمہر نے کہا مین خود اس جوان کو قتل کرونگا
مگر ایک روز معین کیا جائے تمام رعایا جمع ہو سب کو شراب و کباب تقسیم ہو اُس روز یہ جوان قتل کیا جائے تو
مجھے کوئی عذر اسکے قتل کرنے مین نہین ہے جیسا اکثر طلسمون مین یہ رسم ہے کہ جو شخص بہ ارادہ طلسم کشائی آتے
اسکو کچھ مدت مقررہ تک طلسم مین قید رکھتے ہین جب میعاد منقضی ہو جاتی ہے تو طلسم کے باہر لیجا کر قتل کرتے ہین
قول اُن لوگون کا یہ ہوتا ہے کہ اگر اندر میعاد کے طلسم کشا کو کوئی قتل کرے اندر طلسم کے اگر یہ واقعہ ہو تو تمام طلسم مین آگ
لگ جائے مجھکو یہ خیال بھی نہین ہے میرا طلسم دائم القرار اسم بامسمّےٰ ہے اس طلسم کی عمر کبھی ختم نہین ہے یہ طلسم
ہمیشہ رہیگا سب نے کہا پھر جو دن حضور مناسب جانین مقرر فرمائین اور اُسکو اُس روز قتل کرین زرمہر نے
ایک دن مقرر کیا اور وہی ساحر جو قید لیکر آئے تھے اُسنے کہدیا کہ خنجر گذار جادو کو بھیج دینا اور تم لوگ بھی اُسکے
ہمراہ آنا بلکہ اور جسقدر وہان کے باشندے ہون سبکو خبر کر دینا ساحر رخصت ہوئے یہان زرمہر نے شہر مین
منادی کرائی کہ فلان روز سب لوگون کو حاضر ہونا چاہیے دربار عام ہے سب کو اطلاع ہوئی تاریخ مقررہ کا
انتظار کرنے لگے جو جو ملازمین زرمہر کے علاقہ جات پر تھے اُنکو طلب کیا تاریخ مقررہ تک بہت سے لوگ
جمع ہو گئے جب یوم موعودہ آیا باشندگان طلسم جہان کی نسبت اُنکو اطلاع دیگئی تھی وہان جمع ہوئے زرمہر بھی
لباس مکلف پہن کر اپنے ملازمین کو ہمراہ لیکر بڑے جاہ و حشم سے اُس میدان مین آیا بارگاہ زربفتی استادہ
ہوئی دور تک کرسیان بچھین سب ارکین سلطنت بیٹھے ایک تخت مرصع کار پر زرمہر بیٹھا ملازمون سے
حکم کیا کہ اسیرون کو جلد حاضر کرو بہت سے ملازم طرف زندان خانے کے روانہ ہوے تھوڑی دیر کے بعد
سب نے دیکھا ایک مجمع کثیر ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہوے چلا آتا ہے سب کو تعجب ہوا کہ اسقدر لوگ ایک
ساتھ اسیر کس طرح ہوے بعض نے کہا یہ بات سواے سلطان زرمہر کے اور کسی کو حاصل نہین جو اسقدر
لشکر کثیر کو گرفتار کرے اُنھون نے ارادہ طلسم کشائی کا کیا تھا یہان آکر سرحد طلسم پر گرفتار ہوے اب سب
قتل ہو جائینگے بعض لوگ افسوس سے کہتے تھے کہ طلسم کشا کیا جوان صاحب شوکت بستان ہے اسکو قتل کرنا
اچھا نہین ہے یہان اسیر رکھنا مناسب ہے بعض اُنکے جو بہت ہین کہتے تھے کہ سلطان کا مزاج تم لوگ جانتے ہو

اُنکو یہ بات بہت ناگوار ہوئی اگر آج اس طور سے اُنکو قتل کرینگے تو روزرا ایسے فتنے برپا ہوا کرینگے اسنکے
قتل سے سبکو ہیبت ہوجائیگی بہت اچھی بات ہی یہ ذکر تھا کہ سب قیدی زرمہر کے روبرو آئے زرمہر نے
حکم دیا کہ انمین سے جو دین سامری پرستی قبول کرے اسکو چھوڑ دو اور جو اس دین کو اختیار نکرے اسکو
قتل کروا ارکین سلطنت کھڑے ہوئے سب سے مخاطب ہوکر کہا تم مین کون ایسا ہی جو دین سامری پرستی
قبول کرے اور خدا پرستی کو ترک کرے جو دین سامری پرستی قبول کریگا اُسکی خطا معاف ہوگی اور قتل نکیا جائیگا
سب نے متفق اللفظ یہ جواب دیا کہ ہم لعنت کرتے ہین سامری و جمشید پر ہرگز دین سامری پرستی قبول
نکرینگے سب نے زرمہر سے کہا یہ لوگ بہت پختہ ہین اپنے دین کو ترک نہین کرتے زرمہر نے کہا
سبکو قتل کرو یہ جو زرمہر نے کہا اُسی وقت جلاد میدان مین آئے ریت کے چبوترے بناتے زرمہر نے
کہا پہلے رستم کو قتل کرو پھر اور سب کو قتل کرنا جلاد نے رستم نامدار کو چبوترے پر بٹھایا گردن پر کوے
کا خط لگایا بہزن روشن بخت اور سیامک نے جو یہ کیفیت دیکھی بیقرار ہوگئے جلادون سے کہا پیشتر ہمکو قتل
کرو پھر آقاے نامدار کے حق مین تمکو اختیار ہی کسی نے انکا کہنا قبول نہ کیا جلاد تلوار پکڑ کے ٹہلنے لگے
لگا احکام کا منتظر ہوا زرمہر نے کہا کیا انتظار کرتا ہی قتل کر جلاد نے پھر توقف کیا پھر زرمہر نے کہا مین سو حکم کا
ایک حکم دیکھا تو اپنا کام کر اُس وقت رستم نامدار کی بیقراری آہ وزاری جب بالکل یقین ہوا کہ اب جان نہ بچیگی دست
دعا طرف آسمان کے اٹھائے درگاہ الٰہی مین بالحاح وزاری عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز وقت
امداد ہی اس بیکسی سے نجات عطا فرما تڑپ کے جو رستم نے دعا کی قبول درگاہ احدیت ہوئی ایک برق
چمک کر گری جلاد کا سر اڑگیا رستم نامدار کی قید کٹکر زمین پر گری سب نے دیکھا ایک پنجہ آسمان سے گرا رستم
کو اٹھا لیگیا سب نے سحر کیا مگر کچھ اثر ظاہر نہوا اس حیرت مین سب تھے کہ پھر آسمان سے پنجہ گرا بہزن
روشن بخت کو اٹھا لیگیا اُسکی طرف سب متوجہ ہوے دوسری بار پنجہ گرا سیامک تاجدار کو لیگیا زرمہر کو
حیرت ہوئی اُسی وقت اسنے کہا کہ جو لوگ اب ہین انکو جلد قید خانے مین لیجاؤ نہین یہ سب بھی ہاتھ سے
جائینگے اور یہ لوگ رہا ہوکر آفتین برپا کردینگے معلوم ہوتا ہی کوئی بڑا شخص انکا کفیل ہی جلد انکو زندان مین
لے جاؤ ملازمین زرمہر تمام لشکر رستم کو قیدخانے کی طرف لیکر چلے تھوڑی دور گئے تھے کہ برقین چمک چمک
کے گرین سبکی قیدین کٹکر زمین پر گرین آزاد ہوئے جو حاملان قید تھے وہ بیہوش ہوکر گرے ان لوگون نے
رہائی جو پائی جس طرف جا ہا نکل گئے یہ خبر زرمہر کو پہونچی زرمہر گھبرا کے وہان آیا دیکھا تمام لشکر رستم
تلوارین کھینچے ہوے چہار سمت جاتا ہی رہ رہکر برق چمکتی ہی ہر غول سے تین چار آدمی غائب ہوجاتے ہین
اس نے پھر سحر کرکے سبکو بیہوش کیا اُس برق کا چمکنا موقوف ہوا زرمہر نے اور لوگون کو بلایا جسقدر
بیہوش پڑے تھے سبکو قیدخانے مین بھیجا آپ مایوس ہوکر پلٹا اپنے یہان آکر وزیرون کو بلا کر کہا یہ
کیا ستم ہوا تم لوگ سچ کہتے تھے کہ مسلمانون کی مدد غیب سے ہوتی ہی نہین معلوم یہ کون شخص انکا مددگار
ایسے وقت مین پیدا ہوگیا عجب شخص تھا مین نے بہت بہت سحر کیا مگر اُسپر ذرا بھی تاثیر نہوئی میرا سحر اور
اس طرح خطا کرے نہین معلوم کیا اسرار تھا اور کون تھا جسکو یہ قدرت حاصل تھی کہ مین نے سحر کیا اور
اُسپر اثر نہوا میرا سحر مشہور خلائق ہی سامری کی کلیات میرے پاس موجود ہی جو جو سحر سامری مین تھے سب میرے
پاس موجود اور اُسی سحر کے ذریعہ سے سب کام لیتے ہین گو اُنکو جو سحر پہونچا ہی وہ ناقص ہی اور چھوٹے چھوٹے

سحر سامری نے شائع کیے مگر جو اعلیٰ درجہ کے سحر تھے وہ کسیکو نہین ملے سوا ے میرے کہ مین کتاب کلیات سامری کا محافظ ہون اور مجھے وصیت بزرگان دین کی یہ ہی کہ اُنمین کے سحر کسی کو نہ دیئے جائین ورنہ تاثیر جاتی رہیگی مین نے وہ سحر کیے مگر اُسپر کوئی اثر نہ پڑا بالکل آنا نہ معلوم ہوا وہ میری طرف مخاطب بھی نہوا اپنے کام مین مصروف رہا اگر یہ شخص مدد کریگا تو البتہ اُس سے مقابلہ کرنا مشکل ہوگا مگر وقت پر دیکھا جائیگا اگر مین تھی اُسکے واسطے خرابی نکر سکونگا تو وہ مجھکو بھی کوئی تکلیف نہین پہونچا سکتا ہی وزیرون نے کہا حضور سے کوئی مقابلہ نکریگا زر مہر نے کہا ایک انتظام کرنا ضرور ہی کہ ملازمین طلسم اسکی خبر رکھین کہ رستم طلسم مین پھر داخل نہ ہوا اگر اب کی بار وہ طلسم مین آئے تو مجھکو فوراً اطلاع ہو مین اُسکا بندوبست کرون سب نے کہا آپکے فرمانے کی کیا ضرورت ہی ہم سب لوگون کو خود اسکا خیال رہیگا زر مہر نے کہا ہر ایک کو اسکا خیال رکھنا ضرور ہی بلکہ کچھ لوگ اس امر کی اطلاع رسانی کے لیے مقرر بدلازم کیے جائین وزیرون نے کہا یہ انتظام بھی ہوا جاتا ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی انکو تو اس حال مین چھوڑ دیجئے کہ وقت پر انکا ذکر ہوگا

پہلے کیفیت رستم نامدار اور بہزن روشن بخت اور سیامک نامدار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب رستم نامدار کو نجہ گرگ کے اُٹھا لیگیا تو شاہزادہ مکان پہونچنے سے بیہوش ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد ہوش جو آیا اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا دیکھا سامنے بہزن روشن بخت بھی ایک مسہری پر لیٹا ہی دوسری نگاہ جو کی سیامک کو دیکھا شاہزادہ حیران ہوا گھبرا کے چارون طرف دیکھا اپنے لشکر کے اور سردارون کو بھی ایک جانب پایا دل مین خیال کیا کہ مین ہوشیار ہون یا سو رہا ہون یہ خواب ہی یا اصلی واقعہ ابھی اس فکر مین تھے کہ چند کنیزون نے آکے سلام کیا عرض کی آپ بارہ دری مین تشریف لے چلیے ہماری ملکہ آپ کو بلاتی ہین رستم نامدار کنیزون کے ہمراہ ہوے راہ مین دیکھا باغ بہت معقول بنا ہی بہت اچھی عمارتین نظر آئین رستم حیران حیران چارون طرف دیکھتے ہوئے جاتے تھے کہ کنیزون نے عرض کی آپ کے استقبال کو خود ملکہ عالم تشریف لاتی ہین رستم نے دیکھا سامنے سے پردہ بارہ دری کا اُٹھا رستم نامدار کی آنکھین جھپک گئین نظر جب قائم ہوئی تو دیکھا کہ ایک سہی قد لباس پر زر پہنے ہوے کنیزین گرد حلقہ کیے ہوئے مگر نقاب پوش اُس پردے سے برآمد ہوئی رستم نامدار نے کنیزون سے کہا یہ کون ہی جو نقاب منھ پر ڈالے ہی کنیزون نے عرض کی ملکہ خورشید جمال نقاب پوش دختر عیار روشن دل یہی ہین آپکو اس باغ مین لائی ہین یہ ذکر تھا کہ ملکہ خورشید جمال قریب رستم کے آئین کنیزون نے رستم نامدار کو سلام کیا رستم نامدار نے سبکو جواب سلام دیا ملکہ نے دبی زبان سے کہا مزاج مبارک کیسا ہی رستم نامدار اس ادا پر فریفتہ ہو گئے بے اختیار زبان سے نکلا مزاج کی کیفیت کیا بیان کرون جو دل پر گذرتی ہی اُسکو کیونکر عیان کرون ملکہ شرم سے کچھ جواب نہ دین سکین صرف اتنا کہا آپ نے بڑی تکلیف فرمائی میرے ہمراہ تشریف لے چلیے رستم نامدار ملکہ خورشید جمال کے ہمراہ بارہ دری مین آئے دیکھا بارہ دری ہی یا اصل مین رشک پری ہی جو چیز ہی خوب ہی ہر بات مرغوب ہی ملکہ نے مسند پر شاہزادے کو بٹھایا رستم نے کہا آپ بھی تشریف رکھیے ملکہ بھی دوسری مسند پر بیٹھین رستم نامدار نے کہا آپ کا یہان تشریف لانا کیونکر ہوا رستم نامدار نے کل کیفیت کہہ سنائی ملکہ نے کہا آپ نے غضب کیا کہ ایسے ساحران غدار کے طلسم پر اس طرح لشکر کشی کی یہ خیال مبارک مین نہ آیا کہ یہ لوگ ساحر ہین ہم سحر سے واقف نہین کیا ہوگا کیونکر ان پر فتح پائینگے رستم نے جواب دیا کہ ملکہ ہمکو ساحرون سے خوف نہین بہت سے ساحران غدار سے

مقابلے رہے مگر آج تک یہ نوبت نہین آئی ہر جگہ اللہ نے مدد کی جو آفت آئی رد کی اگر یہی خیال کرتے تو ابتک
قاتل ساحران نام نہوتا ملکہ یہ گفتگو رستم کی سنکر بیچین ہوگئی جی مین خیال کیا کہ واقعی بڑا صاحب شجاعت ہی
ظاہر مین رستم کے سنانے کو کہا آپ سچ کہتے ہین آپ بڑے شجاع ہین عقلمندی کے یہی معنی ہین کہ بے
سمجھے کسی کام کو کرے انجام پر نظر نہ رکھے رستم مسکرا کے خاموش ہو رہے ملکہ نے کہا یہ لوگ جو آپ کے
ہمراہ ہین یہ کون ہین رستم نے اُنکی کیفیت بھی بیان فرمائی ملکہ نے کہا اور جو لوگ اسیر ہین رستم نے فرمایا وہ لشکری
لوگ ہین اُنکو بھی رہا کرینگی کوئی تدبیر کی جائیگی مگر اپنی حقیقت تو بیان کیجیے کہ آپ کون ہین یہان سے آپ کو
کیا توسل ہی جو اس طلسم مین آپ سکونت پذیر ہین ملکہ خورشید جمال نے کہا مین اس طلسم مین والد نامدار
کی وجہ سے رہتی ہون والد نامدار اس طلسم کے معلم ہین تقویم طلسم بناتے ہین علاوہ اسکے اور بھی جو ضرورت
طلسم مین ہوتی ہی وہی مدد دیتے ہین زرمہر کو کبھی بتایا بلکہ ابتک جو ضرورت ہوتی ہی والد نامدار سے
دریافت کرتا ہی وہ کسیکا سامنا نہین کرتے ہین جب مین جاتی ہون اس وقت وہ آنکھین اپنے کام ملتوی کرنا
ہوتے ہین اور تھوڑی دیر مجھسے باتین کرتے ہین ورنہ کوئی وہان جا نہین سکتا ہی زرمہر کو جس بات کی ضرورت
ہوتی ہی لکھکر بھیج دیتا ہی وہ جواب تحریر کر دیتے ہین سامنا زرمہر کا بھی نہین کرتے ہین رستم نے فرمایا زرمہر
تو کہتا ہی کہ میرا مثل سحر و ساحری مین نہین ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ دعوی تو غلط ہی مگر سحر خوب جانتا ہی والد
نامدار نے اُسکو بہت اچھی طرح تعلیم کیا ہی رستم نامدار نے فرمایا کہ بیژن روشن بخت اور سیامک تاجدار
وہان ہوشیار ہو کر جب مجھکو نہ پائینگے تو بہت گھبرا اٹھینگے کوئی آدمی اُنکی خدمت کے واسطے بھیج دو ملکہ نے کہا
آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین ہی ہمنے اسکا انتظام پیشتر سے کر لیا ہی رستم نے فرمایا کسی قسم کی اُنکو
تکلیف نہو ملکہ نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین اُنکو کسی قسم کی تکلیف نہو گی یہ کہکر خواصون کی طرف
اشارہ کیا سب سلام کر کے پیچھے ہٹین تھوڑی دیر مین گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی محفل مین آئین ملکہ نے
بڑھ کے ایک گلابی اپنے ہاتھ مین اُٹھالی گیلاس زمردین دوسرے ہاتھ مین لیا اپنے ہاتھ سے شراب انڈیلی
دست حنائی پر رکھکر رستم نامدار کے پیش کش کیا شاہزادے نے مسکرا کے فرمایا پہلے آپ ملاحظہ فرمائیے
پھر مجھکو پلائیے ملکہ نے کہا آپ ہمارے مہمان ہین آپ کی خاطر ہمپر واجب ہی پیشتر آپ نوش فرمائیے پھر ہم بھی
شغل کرینگے رستم نامدار نے فرمایا مین ایک شرط سے قبول کرونگا ملکہ نے کہا مین آنکھون سے بجا لاؤنگی
رستم نے فرمایا نقاب چہرہ زیبا سے اُٹھائیے صورت دکھائیے ملکہ نے کہا کیا خوب بلا تکلفی آپ کے حصہ مین
آئی ہی کیا صفائی ہی صورت کیون دکھاؤن نقاب کس لیے اُٹھاؤن مین نے تو آپ کی خاطر کی آپ نہین
معلوم کیا سمجھے اچھی فرمائش ہی سبحان اللہ آپ سے یہ امید نہ تھی صورت دکھانے سے آپ کا کیا فائدہ ہوگا
رستم نے کہا مراد دلی بر آئیگی دل کی حسرت نکل جائیگی آپ تو بڑی مہمان نواز ہین میرا کہنا قبول کرنا
کیا قاعدہ مہمان نوازی کے خلاف ہی ملکہ نے کہا مہمان نوازی مہمان کے موافق کی جاتی ہی اور مہمان کو میزبان
نوازی بھی فرض ہی جبتک مہمان میزبان نوازی نکرے گا تو میزبان مہمان نوازی کے کل شرائط
کیونکر ادا کر سکتا ہی رستم نامدار نے فرمایا آپ نے امارت کی لی ہی واقعی ہم تو ایک غریب الدیار ہین ہم میزبان
نوازی کی قدرت کہان رکھتے ہین آپ البتہ معلم صاحب کی صاحبزادی ہین آپ نے عنایت فرمائی میری بجالت
بجائی مین اسکا شکریہ کیونکر ادا کر سکتا ہون اور اسکا عوض آپ سے سا تھ کیا کر سکتا ہون مگر جب آپ کو

اسپنے حال پر مہربان پایا ایک مطلب دلی کا خواستگار ہوا آپ قبول فرمائیے گا میری حسرت نکل جائیگی ورنہ زیادہ عرض
بھی نہین کرسکتا شاید خلاف مرضی مبارک ہو ملکہ نے جو یہ گفتگو رستم نامدار کی سُنی سمجھی شاہزادے سے کہ خلاف
ہوا مسکرا کے جواب دیا آپ نے میرے کہنے کو سچ جانا مین یونہین کہتی تھی آپنے یہ کیا کم میزبانی نوازی فرمائی
کہ میرے حال پر توجہ کی یہ کہکر نقاب اُلٹی رستم نامدار کی نگاہ جو جمال جہان آرائے ملکہ پر پڑی بہت ضبط کیا مگر
نہ سنبھلا گیا غش کھا کر گرے ملکہ نے جلدی سے اپنے زانو پر سر رکھ لیا گلاب کیوڑا بید مشک طلب
کیا رستم نامدار کو لخلخہ سنگھایا ہوش آیا رستم نے دیکھا سر زانو سے حبیب پر ہی پھر آنکھین بند کر لین ایما یہ تھا
کہ ہم ابھی ہوشیار نہین ہوئے مگر ملکہ نے اس حرکت پر مسکرا کے کہا ای شہریار مین نے آپکی شوخی کو دیکھا
آپ بیکار بگڑی بات کو بناتے ہین رستم نامدار کو بھی خیال آیا کہ زانو سے نازک کو تکلیف ہوگی یہ تصور
کر کے سر زانو سے ہٹا لیا اُٹھ کر بیٹھے ملکہ نے کہا مزاج کیسا ہی یہ کیا واقعہ تھا رستم نامدار نے سر جھکا لیا
ملکہ ہنس کر خاموش ہو رہین دن قلیل باقی تھا ملکہ خورشید جمال نے کہا ای شہریار مجھے اجازت مرحمت فرمائیے
کہ مین والد نامدار کی خدمت مین جاؤن یہ میرا معمول ہی اور اس وقت جاتی ہون اگر آج نجاؤنگی تو اُنکو
خیال پیدا ہوگا رستم نے فرمایا شوق سے جاؤ مگر جلد آنا دیر نہ لگانا جبتک تم نہ آؤگی طبیعت گھبرائیگی ملکہ نے
وعدہ کیا کہ مین بہت جلد آؤنگی صرف والد نامدار کے پاس جا کر سلام سے فراغت حاصل کر کے آتی ہون آپ
جبتک اپنے رفقا کے پاس تشریف لے جائیے اُنکو اپنی صورت دکھائیے صبح سے بیتاب ہین لاکھ
لاکھ اُنکو سمجھایا کہ رستم اندر تشریف رکھتے ہین مگر وہ کہتے ہین ہمکو بھی اُنکے پاس پہونچاؤ رستم نامدار نے
فرمایا واقعی وہ لوگ مجھسے ایسی ہی محبت کرتے ہین یہ کہکر اٹھی تخت طلب کیا کنیزون نے تخت حاضر کیا دو
تین کنیزین ہمراہ ہوئین ملکہ تخت پر بیٹھین تخت بلند ہوا رستم نامدار کا دل دردمند ہوا جبتک تخت سامنے رہا دیکھا کیے
جب نظرون سے غائب ہوگیا وہان سے باہر آئے کنیزون کو ہمراہ لیا جس مقام پر بیژن روشن بخت و سیامک
تاجدار وغیرہ تھے وہان آئے بیژن نے جو رستم کو دیکھا دوڑ کر قدمون کو بوسہ دیا رستم نے گلے سے لگایا
فرمایا مزاج کیسا ہی بیژن نے عرض کی صبح سے آپ کا انتظار تھا گو یہان لوگون نے بڑی خاطر کی مگر آپ کی خبر
اچھی طرح سے نہ معلوم ہوئی تھی یہی امر باعث رنج والم تھا سیامک بھی آیا عرض کی شہریار مزاج کیسا ہی رستم
نے فرمایا شکر ہی اُس خدا کا جس نے اتنی بڑی آفت سے نجات دی بیژن نے عرض کی آقاے نامدار
میری امید قطع ہو چلی تھی سیامک نے کہا مین بھی یہی جانتا تھا کہ اب بچنا دشوار ہی رستم نے فرمایا کہ کبھی
ہراسان نہونا خدا پر نظر رکھنا وہی حافظ حقیقی ہی ہر حال مین مدد کرتا ہی جو آفت آتی ہی رد کرتا ہی دیکھو جلاد کے
ہاتھ سے بچایا کیسا عیش دکھایا اب دیکھو کوئی صورت ایسی پیدا ہوگی کہ طلسم کو بھی فتح کرلینگے بیژن اور سیامک
نے کہا خداوند مالک ہی وہ دن بھی آئیگا کہ ہم لوگ اپنی اپنی مرادون کو پہونچینگے ان لوگون کو تو اس حال مین چھوڑیے

اب حال ملکہ خورشید جمال ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو اپنے باپ معیار روشن دل کے پاس گئین معیار نے بلایا ملکہ نے سلام کیا معیار نے گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا پوچھا
بی بی مزاج کیسا ہی عرض کی خیریت ہی معیار روشن دل نے کہا بی بی مین شکر کرتا ہون کہ تمنے ایسے شخص کو پناہ دی اور ایسے
شخص کو اپنا مالک گردانا جو یکتاے روزگار جری و نامدار ہی آجتک بہت سے شاہان ذی مرتبت نے
تمہاری خواستگاری کی مگر تمنے اُنکو قبول نہ کیا یہ شخص اُن سب سے افضل ہی اوّل تو عالی نسب

دوسرے جری شجاع صاحب شوکت آفرین ہے تمھاری عقل پر ملکہ نے سر جھکا لیا دل مین شرمندہ ہوئین خیال کیا
کہ والد نامدار کو کل حال معلوم ہو گیا نہین معلوم یہ باتین واقعی ہین یا طعن کی راہ سے کہہ رہے ہین معیار نے
جو ملکہ کو خاموش پایا کہا بی بی رنجیدہ نہو مین رستم نامدار کی مدد کرونگا اور اسکے ہاتھ سے اس طلسم کو فتح کرا دونگا
وہی اس طلسم کے فتاح ہین منازل عجائب و غرائب کے سیاح ہین کل صبح کو جب میرے پاس آنا اپنے
ہمراہ اس شیر بیشۂ جرأت کو لیتی آنا ملکہ نے از راہ شرم سے کچھ جواب نہ دیا معیار نے کہا اچھا بی بی اب
سدھارو رستم نامدار تمھارا انتظار کرتے ہونگے ملکہ معیار روشن دل کو سلام کر کے رخصت ہوئین چلتے
وقت معیار نے پھر کہا کہ بی بی دیکھو شرم نہ کرنا کل اپنے ہمراہ رستم نامدار کو ضرور لیتی آنا ملکہ آج تم انکو
میری طرف سے سلام کہنا اور یہ پیام دینا کہ کل آپ تکلیف فرمائیے فقیر کے پاس تشریف لائیے آپ
سے کچھ ضروری باتین عرض کرنا ہین جو آپ کے مفید مطالب ہین اور جب آپ یہان تشریف لائینگے تو
بہت خوش ہونگے ملکہ سلام کر کے رخصت ہوئین تخت پر بیٹھ کے کنیزون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئین یہان
رستم نامدار گھبرا رہے تھے بیژن سے گھڑی گھڑی فرماتے تھے ابھی تک ملکہ نہین آئین کیا باعث ہے بیژن
عرض کرتا تھا کہ حضور صبر فرمائیے جو وقت انکے روز آنے کا معین ہوگا اس وقت تشریف لائینگی
جب رستم نوجوان بہت بیقرار ہوے تو ملکہ کی خواصون کے پاس آئے کہا کیا سبب ہے ابھی تک ملکہ نہین
آئی ہین کنیزون نے عرض کی ابھی انکا وقت نہین ہے خاصہ روز وہین نوش فرماتی ہین جب خاصہ سے فراغت
پائینگی تب تشریف لائینگی رستم نامدار نے دل مین خیال کیا اتنی دیر کیونکر صبر ہوگا بہتر ہے کہ باغ مین چلکر سیر
کرین یہ سوچ کے باغ کی طرف چلے کنیزین ہمراہ ہوئین شاہزادے نے سب کو منع کیا فرمایا تم لوگون کی
کوئی ضرورت نہین ہے مین برائے تفریح جاتا ہون کنیزون نے جب رستم نامدار کا ایما نہ پایا وہین ٹھہر گئین
رستم نامدار باغ مین آ کے ٹہلنے لگے کبھی درختون کی طرف جاتے تھے کبھی نہر پر جا کے دل بہلاتے تھے
اشعار عاشقانہ زبان پر جاری تھے غم و الم دل پر طاری تھی اسی حال پر ملال مین ٹہل رہے تھے کہ ایک
برق چمکی رستم نے گردن اٹھا کر دیکھا ملکہ نے شاہزادے کے پاس تخت اتارا مسکرا کے کہا کیون شہریار
مزاج مبارک کیسا ہے رستم نامدار نے کہا اچھا ہون تمھارے انتظار مین یہ کیفیت تھی کہ چین نہ آتا تھا گو
طبیعت کو بہت بہلاتا تھا مگر وحشت دل ترقی کرتی جاتی تھی ملکہ نے کہا آپ کو والد ماجد نے سلام کہا ہے اور
فرمایا ہے کہ کل تکلیف فرما کر فقیر کو سرفراز فرمائیے یہان تشریف لائیے کچھ ضروری امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہین رستم
نامدار نے فرمایا انکو میرے آنے کی خبر کیونکر ہوئی ملکہ نے کہا مین نہین کہہ سکتی کہ انسے کس نے بیان
کیا جب مین حسب معمول سلام کو گئی تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ بی بی تمنے بہت اچھا کیا جو ایسے شخص کی مدد
کی اور اسے مالک بنایا مین نے یہ کلام سن کے سر جھکا لیا انہون نے فرمایا کل رستم والا حشم کو میرے پاس
لانا مجھے کچھ ضروری امور انسے بیان کرنا ہین اور یہ بھی فرماتے تھے وہ اس طلسم کے فتاح ہین اگر خدا نے چاہا تو انہین
کے ہاتھ سے یہ طلسم فتح ہوگا رستم نامدار نے فرمایا مین کل ضرور چلونگا ملکہ رستم کو اپنے ہمراہ بارہ دری مین
لائین پھر صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی ماہ رویان حسین ساقی صراحیان لیکر حاضر محفل ہوے جام شراب ارغوانی دور
مین آیا ملکہ نے حسب دستور صراحی اٹھائی جام لبریز کیا اپنے دست نازک پر رکھ کر رستم کے پیش کش کیا رستم
نامور نے فرمایا اس وقت تو آپ نے نقاب اٹھائی تھی صورت زیبا دکھائی تھی اب اس وقت تم اسکے عوض

مین کونسی بات ہوگی ملکہ نے کہا آپ کو انھین امور کا خیال رہتا ہی بسم اللہ نوش فرمایئے زیادہ باتین نہ بنایئے رستم
نامدار نے ملکہ کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ مین جام لیکر ملکہ کے منھ کی طرف بڑھایا کہا اس وقت آپ میرے
ہاتھ سے شراب نوش فرمایئے نقاب اُٹھانے کا عوض ہو جائیگا ملکہ نے بہت انکار کیا رستم نے قبول نہ کیا
اپنے ہاتھ سے شراب ملکہ خورشید جمال کو پلائی ملکہ نے دوسرا جام بھرا رستم نے چاہا ملکہ سے جام لین مگر
خورشید جمال نے کہا یہ نہوگا آپ کو بھی میرے ہی ہاتھ سے شراب پینا ہوگی رستم نے ملکہ کے ہاتھ سے
شراب پی تھوڑی دیر تک یہ راز و نیاز کی باتین رہین جب رات زیادہ گئی ملکہ نے خاصہ طلب کیا کنیزون نے
دسترخوان بچھایا رستم نامدار نے خاصہ تناول فرمایا بعد فراغت رستم نے کہا اب رات زیادہ آئی ہی خمار بھی
معلوم ہوتا ہی بہتر ہی کہ اب آرام فرمایئے ملکہ نے عرض کی آپ کو اختیار ہی یہ کہکر صحبت برخاست کی رستم
نامدار کا ہاتھ پکڑ کے مسہری پر آئین کہا آپ یہان آرام فرمایئے کنیزین حاضر ہوئین باری وارنین اپنے اپنے
کام پر موجود ہوئین رستم نامدار نے آرام فرمایا رات تھوڑی باقی تھی صبح جلد ہوئی رستم بیدار ہوتے فریضۂ
سحر ادا کیا ملکہ بھی بیدار ہوئین رستم سے کہا ای شہریار اب تشریف لے چلیے والد ماجد آپ کا انتظار کرتے ہونگے
رستم نے فرمایا بسم اللہ چلیے ملکہ نے اپنا تخت منگایا اُس تخت پر رستم نامدار کو بٹھایا اپنے واسطے دوسرا
تخت طلب کیا کچھ کنیزون کو ہمراہ لیا معیار روشن دل کی طرف روانہ ہوئین تھوڑے عرصہ مین راہ کو طے کر کے
ملکہ معیار روشن دل کے مکان پر پہونچین رستم نامدار نے دیکھا ایک باغ بہت معقول ہی بیچ مین ایک مکان
سنگ سفید کا بنا ہی ملکہ نے اُس مکان کے بالاخانے پر تخت اُتارا رستم نامدار سے کہا پیشتر آپ تشریف
لے جایئے مین آپ کے ہمراہ وہان نجاؤنگی تھوڑی دیر کے بعد اگر والد ماجد یاد فرمائینگے تو حاضر ہونگی رستم نے
کہا ملکہ مجھکو وہ کیا جانین ملکہ نے کہا جس وقت آپ کی صورت دیکھین گے فوراً پہچان لینگے آپ اس معاملہ مین
پس و پیش نہ فرمایئے تشریف لے جایئے رستم نامدار نے قدم آگے بڑھایا زینے سے اُترے دیکھا سامنے
ایک کمرہ بہت معقول بنا ہی اُس کمرے مین ایک پوست آہو پر ایک مرد ضعیف بیٹھا ہی ایک کتاب اُسکے ہاتھ
مین ہی اُسکا مطالعہ کر رہا ہی قدم کی آواز جو اُس مرد ضعیف نے پائی گردن اُٹھائی دیکھتے ہی اپنے مقام سے
اُٹھا کمرے کے باہر آیا یہ شعر زبان پر لایا شعر رواق منظر چشم من آشیانۂ تست ٭ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست ٭ ای شہریار
آپ نے بڑی تکلیف فرمائی فقیر کی عزت بڑھائی تشریف لایئے رستم نے سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا باعزاز و اکرام
رستم کو اپنے ہمراہ کمرے مین لے گیا پوست آہو پر بیٹھنے کا اشارہ کیا یہ بھی کہا ای شہریار اگر آپنے فقیر نوازی کی ہی
تو کچھ تکلف نہ فرمایئے بوریا بے ریا اچھا ہی بیٹھ جایئے رستم نے فرمایا یہ فرش قاقم و سنجاب سے بہتر ہی یہ
فرما کر اُسی پوست آہو پر بیٹھے فرمایا معیار روشن دل آپ ہی کا اسم مبارک ہی مرد ضعیف نے جواب دیا کہ غلام ہی
کا نام ہی رستم نے فرمایا مین نے آپکی تعریف بہت کچھ سُنی کل آپنے طلب فرمایا تھا مین آج حاضر خدمت ہوا جسقدر
آپ کا خلق سنا تھا اُس سے بڑھ کے پایا معیار نے کہا فقیر نے آپ کو اس لیے تکلیف دی ہی کہ کچھ امور ضروری
مجھکو عرض کرنا تھے رستم نامور نے فرمایا ارشاد کیجیے معیار نے کہا مین مدت سے دین اسلام سے رغبت
رکھتا ہون اور طریقۂ سامری پرستی کو برا جانتا ہون لیکن کچھ سوال اس قسم کے ہین کہ بے اُنکے جوابات شافی
سُنے ہوے مین تبدیل مذہب نہین کر سکتا ہون اور نہ کوئی یہان ایسا آیا جو اُن سوالون کا جواب دیتا جو ملکہ
آپ سے بہتر دقیقت اسلام کسکو ہوگی لہذا آپ سے وہ سوال کیے جائینگے مگر میری خطا معاف فرمایئے گا انھو

مجھے ہر طرح اسلام قبول ہی رستم نے فرمایا آپ شوق سے سوال کیجیے اگر مین جواب دیسکتا ہون تو دونگا ورنہ خاموش ہو رہونگا معیار روشن دل نے کہا ای شہریار یہ بات میری سمجھ مین نہین آئی کہ آپ لوگ خدا کو وحدہ لاشریک بتاتے ہین لیکن آج تک کسی نے دیکھا نہین اور جو شی ہوتی ہی وہ ضرور نظر آتی ہی پس ذات پروردگار کیا شی ہی جو آج تک کسی نے اُسکی زیارت نہین کی اسکا سبب کیا ہی اور خدا کے ہونے کی کیا دلیل ہی رستم نے فرمایا یہ سوال تو آپ نے بہت ہی سہل کیا اسکا جواب مین عرض کرتا ہون ملاحظہ فرمائیے مدعا آپکے سوال کا یہ ہی کہ جب پروردگار عالم ہی تو اُسکو کسی نے دیکھا کیون نہین معیار نے کہا ہان میرا یہی منشا ہی رستم نے فرمایا بہت سی چیزین ایسی ہین جو ہوتی ہین اور نظر نہین آتین مثل روح کے کہ جسم انسان مین موجود ہی لیکن نظر نہین آتی مثل اسکے اور بہت سی چیزین موجود ہین اور نہین دکھائی دیتین اب پروردگار کا نظر نہ آنا اور ضرور ہونا آپ کو یقین ہوا علاوہ اسکے جمال الٰہی ایسا ہی جسکے دیکھنے کی کوئی تاب نہین لاسکتا ہی آپ نے قصہ موسیٰ ضرور سنا ہوگا کہ ایک جلوے مین ایسے بیخود ہوے کہ ہوش نہ رہا پس جب نبی کے لیے یہ بات ہوئی تو ہم آپ کیا چیز ہین جو اُسکے جمال کے دیکھنے کی تاب لاسکین معیار نے کہا آپ بہت درست فرماتے ہین اور مین نے آپ کے جواب کو منظور کیا اب دوسرا سوال یہ ہی اُسکو بھی ملاحظہ فرمائیے اور جواب دیجیے تا مین باعتقاد کامل مسلمان ہون رستم نے فرمایا بیان کیجیے وہ سوال کیا ہی معیار نے کہا آپ حضرات کا قول ہی کہ ہمارا خدا رحیم ہی ظالم نہین ہی اور نہ کوئی فعل بد اُسکی طرف سے ہوتا ہی اگر ایسا ہی ہی تو خدا نے جہنم کیون خلق کیا اور لوگ گناہ کیون کرتے ہین کیونکہ آپ لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ کوئی بات بے اسرار الٰہی نہین ہوتی تو گناہ بھی بندے اُسی کے حکم سے کرتے ہین جبتک اُسکی مصلحت نہین ہوتی ہی ایک ذرہ بھی اپنی جا سے حرکت نہین کرتا ہی رستم نے فرمایا یہ سوال بھی آپ کا بہت آسان ہی جواب ملاحظہ فرمائیے پروردگار عالم نے انسان کو عقل سی شی کس واسطے عنایت فرمائی ہی معیار نے کہا جسکے ذریعہ سے انسان اچھا برا جان سکے رستم نے فرمایا اور یہ بات ضرور ہی کہ دنیا مقام امتحان ہی انسان بھلائی اور برائی کو دیکھ سکتا ہی اگر وہ اپنی عقل کی مدد سے افعال حسنہ کرے تو ضرور عقبی مین بہشت مین جائیگا اور اگر اُسنے عقل کو دخل نہ دیا اور گرفتار ہوا و ہوس دنیاوی رہا اور اُس سے افعال ناقصہ سرزد ہوے ضرور جہنم مین جائیگا کیونکہ وہ فعل خود کردۂ انسان ہی پروردگار عالم نے عقل اسی واسطے عطا فرمائی ہی کہ انسان بھلائی و برائی کو دیکھ سکے جب انسان خود خیال نہ کرے تو وہ فعل خدا نہین ہی بلکہ خود کردہ ہی اُسکی سزا ضرور ہی اگر مثال طلب فرمائیے تو بہت سی مثالین پیش کی جائین معیار نے عرض کی میری سمجھ مین آیا آپ نے بہت درست فرمایا گو بہت سے سوالات تھے مگر اب اُنکی تحقیق کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود اُنکے جوابات نکال لونگا آج سے ساحری پر لعنت کرونگا آپ کو شاہد کرتا ہون کہ مین نے آج سے دین اسلام کو قبول کیا رستم نامدار بہت خوش ہوے فرمایا آپکے پختگی مذہب مین کچھ فرق نہین ہی معیار نے کہا ای شہریار مین اس سحر سے توبہ کرتا ہون آپ کے جو اکثر کام ہونگے خورشید اُنکو جواب دیگی اول تو مین خبر آپ کو دیتا ہون کہ کسی کی مدد کی ضرورت نہوگی رستم نے فرمایا ہم ہر حال مین خدا کی مدد کے طلبگار ہین جب اُسی کی مدد ہوگی تو سب کام بن آئینگے اور اگر اُسکی مصلحت نہین ہی تو کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی معیار نے کہا یہ آپ صحیح فرماتے ہین مگر اسباب ظاہری بھی ہونا ضرور ہی رستم نے فرمایا ضرور ہی کہ اسباب ظاہری درست ہو

معیار نے ایک لوح رستم نامدار کو دی کہا اس لوح کو اپنے پاس رکھیے جبتک لوح اصلی طلسم کی نہ ملیگی یہ لوح
آپ کو کام دیگی جس وقت اصلی لوح ہاتھ آئیگی یہ ناقص ہوجائیگی رستم نامدار نے لوح معیار سے لیکر گلے مین
ڈالی معیار نے کہا اب سب تدبیرین آپ کو خورشید سے ہاتھ آئینگی اے شہریار عجب تکلف کی بات ہی
کہ اُسکو طلسم مین کوئی نہین جانتا ہی مگر وہ تمام طلسم سے بہت اچھی طرح سے واقف ہی اور سب نشیب و فراز
طلسم اُسکے پیش نگاہ ہین اور جسقدر وہ واقف کار ہی اتنی کیفیتین مجھکو نہین معلوم ہین آپ اُسیکی رائے
سے سب کام کیجیے گا وہ سحر مین بھی طاق ہی مین دعوی سے یہ بات کہتا ہون کہ اُسکے برابر طلسم مین سحر
جاننے والا دوسرا نہین ہی جسوقت وہ سحر کریگی خود مالک طلسم کی مجال نہین ہی جو اُس سے مقابلہ کر سکے
اور جو امر نازک ہین وہ مین اُسکو تعلیم کرتا رہونگا مگر اے شہریار ایک کلمہ بے ادبانہ عرض کرتا ہون گو مجھے
آپ کی ذات سے امید قوی ہی مگر دل سے مجبور ہون یہی ایک دختر ہی بڑے ناز و نعم سے پرورش کی
ہی اسکو مین نے آپ کی کنیزی مین دیا ہی اسکی دلجوئی کرنے سے مین آپ کا ممنون احسان ہونگا رستم نامدار
نے فرمایا آپ کے فرمانے کی کیا ضرورت ہی مجھے خود اس امر کا خیال ہی انشاء اللہ کوئی بات اس قسم کی نہوگی
جسمین ملکہ کے دل پر ملال پہونچے معیار نے کہا مجھے آپ سے امید قوی ہی اور میری عزت افزائی فرمائی
جو آپ نے اس کنیز کو قبول فرمایا رستم نے بعد ان باتون کے معیار سے رخصت چاہی معیار روشن دل نے
عرض کی جہان آپنے فقیر کی عزت تشریف آوری سے بڑھائی ہی ایک امر اور قبول فرمائیے تو میری عین
خوشی ہی گو عرض کرنا بے ادبی ہی مگر کرم ہاے تو ما را کرد گستاخ رستم نے فرمایا آپ ارشاد فرمائیے مین بسر و چشم
بجا لاؤنگا معیار نے کہا جو کچھ نان و نمک فقیر کو ممکن ہی قبول فرمائیے تو عین بندہ نوازی ہی اور یہ تو نہین عرض کر سکتا
کہ دعوت ہی مین کس قابل ہون جو یہ کلمہ زبان پر لاؤن لیکن شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را رستم نامدار نے
فرمایا کہ مجھے انکار نہین ہی معیار نے اُسی وقت خادمون کو آواز دی خادمون نے آکر رستم نامدار کو سلام کیا
معیار نے کہا دسترخوان لاؤ اور ملکہ کو اطلاع دو کہ یہان آئین خادم اُسی وقت گئے ملکہ کو بلا کر لائے پھر دسترخوان
لاکر بچھایا کھانا چنا گیا رستم نے خاصہ نوش کیا تھوڑی دیر تک باتین رہین پھر معیار نے ملکہ خورشید جمال کی
طرف متوجہ ہوکر کہا کہ بی بی اگر تمھین میری خوشی درکار ہی تو ہمیشہ شہریار کے حکم سے گردن تابی نکرنا جو حق اور
ناحق یہ ارشاد فرمائین اُسے بسر و چشم بجا لانا ملکہ نے گردن جھکا کر جواب دیا کہ مجھے کسی امر مین عذر نہوگا رستم
معیار سے رخصت ہوے پھر ملکہ نے تخت پر بٹھایا سحر کر کے تخت کو اُڑا اپنے باغ مین آئین رستم
نے کہا مین نے بیژن سے ملاقات نہین کی ہی وہ بیتاب ہوگا اُسکے پاس جانا ضرور ہی ملکہ نے کہا
تشریف لے جائیے رستم نامدار باہر تشریف لائے بیژن روشن بخت نے عرض کی آقاے نامدار کہان
تشریف لے گئے ہم لوگ صبح سے منتظر تھے کہ آپ باہر تشریف لائین تو خادمون کے سلام ہوجائین رستم نے
کل کیفیت کہہ سنائی آخر مین لوح محفوظ دکھائی بیژن اور سیامک بہت خوش ہوے سیامک
نے کہا آپ کی اقبال مندی مین شک نہین پروردگار عالم ہر مقام پر آپ کی مدد کرتا ہی دیکھیے غیب سے
کیا کیا سامان پیدا ہوتے جاتے ہین رستم نامدار نے فرمایا مین نے تمسے پیشتر ہی کہدیا تھا کہ جب فضل الہی شامل
حال ہوتا ہی تو سب کام بن جاتے ہین تھوڑی دیر تک رستم نامدار باہر بیٹھے جب زیادہ عرصہ ہوا تو خواص
محل سے آئی رستم سے کہا آپ کو ملکہ عالم بلاتی ہین رستم نامدار نے بیژن سے کہا اب مین جاتا ہون ملکہ

ملکہ سے کچھ صلاح دربارہ فتح طلسم ہونگا بیژن نے عرض کی تشریف لے جائیے دیر نہ لگائیے خدا اس کام کا نیک انجام کرے تدبیر اچھی نکلے لشکر جو اسیر ہی وہ رہائی پائے ہم لوگوں کی مراد دلی بر آئے رستم نامدار اندر تشریف لائے ملکہ خورشید جمال نے کہا آپ نے بہت عرصہ لگایا رستم نے فرمایا بیژن سے مجھکو از حد محبت ہی اور وہ مجھسے الفت رکھتا ہی جبتک مجھے نہین دیکھتا ہی اُسکے دل کی عجب کیفیت رہتی ہی اُس سے باتین کرنا تھا تم نے کیون بلایا ملکہ نے کہا آپ سے اور والد ماجد سے کیا باتین ہوئین رستم نے سب کیفیت بیان کی لوح محفوظہ دیکھکے ملکہ بہت خوش ہوئین کہا ای شہریار اب سب کام بن جائینگے اور انشاء اللہ تعالیٰ مین لوح طلسم کی فکر بہت جلد کرونگی اب آپ اُسکے احکام کے مطابق کام کرین اور کل اس لوح کو ملاحظہ فرمائیے جو کچھ اُسمین نوشتہ ہو اُسکے موافق کام کیجیے رستم نامدار نے قبول کیا وہ دن بھی گذرا شب ہوئی شب کو تھوڑی دیر شغل مینوشی رہا جب رات زیادہ گئی تو رستم نامدار نے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام آرام کیا صبح کو ملکہ نے عرض کی اب لوح ملاحظہ فرمائیے رستم نے فرمایا آج تم اس معاملے کی نسبت معیار روشن دل سے تحقیق کر لو کہ اب مین لوح کو دیکھون اگر اُنکی اجازت ہو تو مین لوح کو دیکھون ملکہ خورشید جمال روانہ ہوئین جب معیار کے پاس آئین شاہزادے کا پیام دیا معیار نے کہا میری طرف سے بعد آداب و تسلیمات کے عرض کرنا کہ اب حضور ضرور لوح کو ملاحظہ فرمائین جو کچھ اُسمین لکھا ہو اُسکو عمل مین لائین ملکہ رخصت ہوئین رستم نامدار سے آکر کل کیفیت بیان کی رستم نے فرمایا اب مین کل اسکو ضرور دیکھونگا جب وہ دن تمام ہوا اور شب ہوئی تو رستم نامدار نے سجادہ بچھوایا ملکہ سے کہا ہم آج شب بھر عبادت کرینگے صبح کو لوح دیکھین گے ملکہ نے عرض کی آپ کو اختیار ہی رستم نامدار مشغول عبادت پروردگار ہوے تمام شب عبادت الٰہی مین بسر کی جب صبح ہوئی تو فریضہ سحری ادا کیا ہاتھ طرف آسمان کے اُٹھائے درگاہ کبریا مین عرض کی ای فتاح حقیقی ای مالک تحقیقی تو مالک ہی ہر حال مین مجھکو تیری مدد درکار ہی تو ہی فتح دینے والا ہی قبول کر میری دعا کو جب دعا ختم ہوئی شاہزادے نے لوح گلے سے اُتار کر ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص بارادۂ طلسم کشائی آئے اور کسی صورت سے اُسکی رسائی طلسم کے اندر ہو جائے تو اُسکو لازم ہی کہ اپنے تئین بدخشان جادو کے مقام پر پہونچائے اور بدخشان جادو کو قتل کرکے اُسکے سینہ سے ایک مہرہ نکالے اُسکو اپنے بازو پر باندھے کہ قوت طلسم کشائی بڑھے اور باعث دفع سحر ہو مگر لازم ہی کہ راہ مین ساحران مکار سے بچے بے لوح دیکھے کوئی کام نکرے اگر بے ملاحظۂ لوح کوئی کام کریگا نقصان اُٹھائیگا بہت پچھتائیگا مگر شرط یہ ہی کہ بدخشان جادو کے مقام تک تنہا جائے کوئی ہمراہ نہو رستم نامدار نے ملکہ کو بلایا کہا لوح مین یہ لکھا ہی مین بدخشان جادو کے مقام پر جاؤنگا ملکہ نے عرض کی ای شہریار تشریف لے جائیے بسفر رفتنت مبارک باد ؎ بسلامت روی و باز آئی ؎ آپ بے اندیشہ تشریف لے جائیے کنیز بھی وقت پر حاضر ہوگی اگر مزاج مین آئے بیژن کو بھی ہمراہ لے لیجیے رستم نے فرمایا اُسمین شرط تنہا جانے کی تحریر ہی ملکہ نے کہا اچھا تنہا تشریف لے جائیے خدا مالک ہی یہ کہکر ایک انگشتری اپنے ہاتھ سے اُتار کر رستم نامدار کو دی اور عرض کی کنیز کو اپنے ہمراہ تصور فرمائیے گا اور جس وقت دشمنون پر کوئی وقت سخت ہو شاید کنیز اُس وقت حاضر نہو تو اُس انگشتری کا آفتاب کی طرف عکس ڈالیے گا مین اُسی وقت حاضر خدمت ہونگی اگر رات ہو تو لوح سے انگشتری کو مس کیجیے گا مجھے اطلاع ہو جائیگی رستم نامدار نے کہا ملکہ ہم سوا اے خدا کے دوسرے کی مدد نہین

چاہتے انگشتری رہنے دو لوح کافی ہی یہی سب کام دیگی تمھاری کیا ضرورت ہی ملکہ خورشید جمال سے نے کہا آپ انگشتری
رہنے دیجیے رستم نامدار نے مجبور ہو کر انگوٹھی ملکہ کے ہاتھ سے لی خورشید جمال سے رخصت ہو کر باہر آئے
بیژن اور سیامک وغیرہ سے سب کیفیت بیان کی کہا خدا حافظ و ناصر ہی مین جاتا ہون بیژن و سیامک
نے کہا آقاے نامدار غلام بھی ہمراہ رکاب چلینگے حضور کو تنہا نہ جانے دینگے رستم نے فرمایا کہ وہان تنہا جانیکی
شرط ہی کچھ اندیشہ نکرو انشاء اللہ تعالی مین بہت جلد تم سے ملونگا میرے پاس لوح موجود ہی کل کیفیت طلسم
آئینہ ہوتی رہیگی بیژن اور سیامک وغیرہ مغموم ہوے رستم نامدار اُنسے رخصت ہو کر پھر ملکہ کے پاس آئے
ملکہ نے خادمون کو طلب کیا خادم فوراً حاضر ہوے ملکہ خورشید جمال نے کہا ایک اسپ صبا دم براے
شاہزادہ رستم ابھی حاضر کرو خادم گھوڑا لینے کو روانہ ہوے ملکہ شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کے ایک کمرے مین
لیگئین رستم نے دیکھا اُس کمرے مین چند کشتیان رکھی ہین ملکہ نے عرض کی یہ تحفہ الدین نامدار نے حضور کو بھیجا
ہی شاہزادے نے کشتی پوش ہٹا یا دیکھا ایک کشتی مین جامہ مرزا کلاہ مع زرہ و جوشن کے رکھا ہی دوسری کشتی
مین ایک خود نہایت عمدہ اور کشتیون مین ہتیار مین ایک کشتی کہ اُس پر کا بہت بڑی کشتی پوش پڑا تھا رستم ذیحشم
نے کشتی پوش کو جو ہٹا یا دیکھا ایک تیغہ آبدار رکھا ہی رستم نامدار نے خوش ہو کر اُس اسباب کو زیب
جسم فرمایا اتنے عرصے مین خادم اسپ صبا رفتار در دولت پر لایا ملکہ خورشید جمال نے کہا اب سیدھا رخ
صرف اسی کا انتظار کا تھا اے شہریار اس جامے کی تاثیر عجیب ہی نہ تو خوف آتش ہی نہ پانی کا ڈر ہی اگر کہین مقابلہ
پڑیگا زخم نہ آئیگا تلوار کا اگر ہوگی علاوہ اسکے اور بہت سے فوائد اسمین ہین وہ آپ کو وقت پر معلوم ہونگے اور
یہ اسپ بھی نایاب زمانہ ہی جس وقت آپ قصد فرمائینگے اور اس سے ارشاد کرینگے کہ ہمکو فلان مقام پر جانا ہی
گھوڑا آپ کو لیجائیگا رہ بھی نہ بھولیگا رستم نامدار خوشی خوشی ملکہ سے رخصت ہو کر باہر آئے گھوڑے پر
سوار ہوے گھوڑے کے کان مین کہا اے اسپ خوش رفتار ہمین بدخشان جادو کے مقام پر پہونچا گھوڑے نے
یہ کلمہ سنتے ہی طرارہ بھرا رستم کو لیکر چلا شاہزادے کے جانے کے بعد ملکہ خورشید جمال بھی روانہ ہوئین ان دونو
اس حال مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زرمہر کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب کئی دن گذرے اور رستم نامدار کی آمد کا نشان اس نے نہ پایا تو اسنے وزرا سے کہا کیا باعث جو رستم
ابھی تک نہین آیا سب نے کہا حضور اُسنے اپنی جان بچنا غنیمت جانی اب کیا آئیگا زرمہر نے کہا وہ ضرور
آئیگا اور اگر وہ کچھ کوتاہی کریگا تو اسکا مددگار اُسے ضرور لائیگا مین اُسکی کیفیت ابھی دریافت کرتا ہون وزرا نے
عرض کی حضور ہم جسقدر عرض کرتے ہین اُسکو یقین فرمائیے وہ اب نہین آئیگا زرمہر نے کہا مین اُسکی
حقیقت ابھی دریافت کیے لیتا ہون جب ممکن ہی کہ مین اُسکے حال سے آگاہ ہو جاؤن تو اسمین عقل
آرائی کی کیا ضرورت ہی یہ کہکر خادمون سے کہا گنجینۂ سامری لاؤ خادم ایک صندوقچہ لائے زرمہر کے سامنے
رکھا زرمہر نے صندوقچہ کھولا اسمین سے ایک پتلا سنہرا نکلا زرمہر نے کہا اے فرزند بہزاد سامری کیفیت رستم
بیان کر کہ وہ اب کیا کرتا ہی اور اُسکا کیا قصد ہی پتلا غرق زمین ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد آیا زرمہر سے کہا رستم
بارادۂ قتل بدخشان جادو اپنے ٹھکانے سے چل چکا یقین ہی کہ کل شام تک وہان پہونچ جائیگا زرمہر نے
کہا کل شام تک کیونکر پہونچیگا راہ مین اسقدر عجائب و غرائب ہین وہان دھوکا بھی نہین کھائیگا پتلے نے کہا عجائب و

غرض اب اُسکو مانع نہین ہو سکتے ہین جب مین گیا تو ارادہ میرا یہ ہوا کہ رستم کو تیرے پاس اُٹھا لاؤن مگر جب اُسکے قریب جانے کا قصد کرتا تھا تو میرے تمام جسم مین ایسی سوزش ہوتی تھی جس سے مجھے یقین ہوتا تھا کہ مجھ مین آگ لگ گئی اور اب جل جاؤنگا جب میری یہ حالت ہوئی تو اور کوئی کیا کر سکتا ہے رستم بدخشان جادو کے یہان پہونچ جائیگا اور اُسکو ضرور قتل کریگا زرمہرہ نے کہا اُسکے پاس کیا چیز ہے جو اُسکی محافظ ہے پتلے نے کہا یہ بھی تعجب کی بات ہے کہ ظاہر مین اُسکے پاس کوئی چیز نہین معلوم ہوتی زرمہرہ نے کہا اچھا تم جاؤ تمسے کیفیت خلاصہ نہین معلوم ہوتی ہے ہم اور کسی کو بھیجتے ہین پتلا صندوقچے کے اندر گیا چلتے چلتے یہ کہا کہ اے زرمہرہ تاجدار اب طلسم کا بچنا محال ہے اگر ہو سکے تو کوئی بندوبست کر زرمہرہ نے کہا تو عقل سے خارج ہے زیادہ باتین نہ بنا میرے طلسم کو کوئی گزند نہین پہونچا سکتا ہے پتلا چلا گیا زرمہرہ نے آواز دی اے سرجوش سامری تم باہر آؤ تم سے کچھ کہنا ہے سنتے دیکھا ایک پتلا سبز سا اور نکلا زرمہرہ نے کہا تم جا کر تحقیق کرو کہ رستم کے پاس کیا چیز ہے کہ جسکی وجہ سے اُسکے پاس کوئی نہین جا سکتا ہے اور اگر بن پڑے تو اُسکو گرفتار کر کے میرے پاس لاؤ پتلا بھی غرق زمین ہوا تھوڑی دیر کے بعد بدحواس آیا زرمہرہ اُسکی صورت دیکھ کر گھبرایا کہا کیون سرجوش سامری خیر تو ہے پتلے نے کہا بالکل شر ہے زرمہرہ نے پوچھا کیفیت تو بیان کر پتلے نے کہا رستم قریب بدخشان جادو کے ٹھکانے کے پہونچ گیا یقین ہے کہ شام تک وہان پہونچ جائے زرمہرہ کلمہ سنکر اور زیادہ گھبرایا کہا ابھی فرمانبردار سامری کو جو مین نے بھیجا تھا وہ کہتا تھا کہ رستم کل تک بدخشان جادو کے مقام پر پہونچیگا تو یہ کہتا ہے کہ شام تک وہان پہونچ جائیگا اچھا وہ کیفیت بیان کر کہ اُسکے قریب کوئی نہین جا سکتا ہے پتلے نے کہا اُسکے جسم سے آگ نکلتی ہے جو کوئی پاس جانے کا ارادہ کرتا ہے جسم جلنے لگتا ہے زرمہرہ نے کہا کیا سبب ہے اُسکے پاس کیا چیز ہے پتلے نے کہا اسکی کیفیت مجھکو نہین معلوم ہے زرمہرہ نے کہا تو بھی جائین اور کسیکو روانہ کرونگا یہ پتلا بھی صندوقچے مین گیا مگر چلتے چلتے کہہ گیا کہ اے زرمہرہ اب تجھے لازم ہے کہ اپنے طلسم کی محافظت کر عمر طلسم تمام ہوئی اب طلسم کا بچنا دشوار ہے زرمہرہ نے کہا یہ بھی خلاف عقل باتین کرتا ہے یہ کہکر جاسوس سامری کو پکارا ایک پتلا اُسی صندوقچے سے نکلا زرمہرہ نے کہا مین چاہتا ہون کہ رستم کی حقیقت اچھی طرح دریافت کر کے مجھے بتاؤ اور اگر مل جائے تو گرفتار کر لاؤ یہ بھی غرق زمین ہوا ایمان زرمہرہ نے وزرا سے کہا نہین معلوم آج ان لوگون کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی بہکی بہکی باتین کرتے ہین نہین تو یہ لوگ کسی کی حقیقت نہین جانتے ہین گنجینہ سامری پر مدار وارو مدار ہے اگر وہی کام نہ دے سکے تو مین کیا کر سکتا ہون گو ابھی اعلیٰ درجہ کے لوگون کو مین نے نہین تکلیف دی یہ لوگ جنکو مین نے بھیجا ہے یہ بالکل ادنے درجے کے ہین ابھی اس گنجینہ مین دو سو صورتین ہین ایک سے دوسرے کا رتبہ زیادہ ہے علاوہ اُن دو سو کے ایک صورت سامری ہے اُسکے یہ سب تابع ہین وہ صورت فرضی نہین ہے بلکہ اُسکو روح سامری کہنا چاہیے جسوقت وہ نکلیگی تو اُسکے اختیار مین کل چیزین ہین چاہے آدمی کو جانور بنا دے اور جانور کو آدمی بنا دے اُسے سب طرح کے اختیار ہین وزرا بجا و درست کہہ رہے تھے کہ پتلے نے سر نکالا زرمہرہ نے دیکھا کہ پتلے کا رنگ سیاہ ہے گھبراہٹ چہرے سے معلوم ہوتی ہے زرمہرہ خود بھی گھبرا گیا کہا اے جاسوس سامری کیا بات ہے تم اسقدر کیون گھبرائے ہو اُس پتلے نے جواب دیا کہ مین گیا تھا رستم صحرائے بدخشانی کو طے کر چکا عجائبات و غرائبات اُسکے سامنے سے جلکر تباہ ہوئے یقین ہے اب بدخشان جادو کے مکان پر پہونچ گیا ہوا ور بدخشان جادو کو ہلاک کرے زرمہرہ سنتے ہی گھبرا گیا کہا اے ابھی سرجوش

سامری کہتا تھا کہ وہ قریب شام وہان پہونچیگا تو کہتا ہی کہ وہ وہان پہونچ گیا ہوگا اور عجائبات کی تباہی بیان کرتا ہی تپلے
نے کہا مین بچشم خود دیکھ آیا ہون کہ جن جن ساحرون نے راہ مین عجائبات بنائے تھے وہ سب مرے پڑے ہین
زرمہر نے کہا ارے رستم کے پاس کیا چیز ہی جسکی وجہ سے یہ آفت برپا ہو رہی ہی تپلے نے کہا مین نہین جانتا کیا چیز ہی اسقدر
معلوم ہی کہ جب مین اُنکے پاس جانے کا ارادہ کرتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ میرے تمام جسم مین آگ لگ گئی اور یہی کیفیت
اُن سبکی بھی دیکھی جو وہان مرے پڑے ہین کہ سب جلکر خاک ہوے ہین نہین معلوم اُسکے پاس کیا چیز ہی جسکی یہ تاثیر ہی
زرمہر نے کہا یہ معلوم ہو سکتا ہی کہ اسکی مدد کس نے کی ہی اور مددگار اسکے ہمراہ ہی یا نہین تپلے نے کہا مددگار تو کوئی
بھی ہمراہ نہین ہی نہ مددگار کا نام معلوم ہو سکتا ہی زرمہر نے کہا تو بھی جا مین اور کسیکو روانہ کرونگا تپلے نے کہا اب اور کسیکو
نہ بھیجو اگر ہو سکے تو بدخشان جادو کی جان بچانے کی تدبیر کرو نہین رستم مار ڈالیگا اور اپنے طلسم کی محافظت کرو کہ عمر
طلسم تمام ہو چکی زرمہر نے کہا اچھا تم جاؤ زیادہ عقل آرائی نکرو ہم اور کسیکو بھیجتے ہین ابکی بار ہم ایسے کو روانہ کرینگے
جو رستم کو لیکر آئیگا تپلے نے کہا کسیکی مجال نہین جو رستم کو گرفتار کر لاے اُسکے پاس نہین معلوم کیا شی ہی جسکی وجہ سے
کوئی اُسکے پاس نہین جا سکتا ہی زرمہر نے کہا مین کہتا ہون کہ اب زیادہ باتین نہ بنا اپنے ٹھکانے پر جا تپلا چھلاوا کر صندوقچے
مین گیا زرمہر نے تمثیل سامری کہکر پکارا ایک تپلا اور نکلا زرمہر نے کہا اے تمثیل سامری جلد خبر لا کہ رستم کہان ہی تپلے
نے کہا مجھے جانے کی کیا ضرورت ہی مین یہین سے بتائے دیتا ہون کہ رستم بدخشان جادو کے مکان پر پہونچ گیا عنقریب
اُسکے عجائبات کو مٹایا چاہتا ہی رستم نے کہا یہین سے بے سمجھے بوجھے کہدیا وہان جا کر دیکھ اگر بن پڑے تو رستم کو
گرفتار کر کے لا تپلے نے کہا رستم مجھسے گرفتار نہونگے مین اُنکے پاس نہ جا سکونگا زرمہر نے کہا دور ہو میرے
سامنے سے تپلے نے کہا ابے بے ادب زبان سنبھال کے بات نہین کرتا ہی مین بہادر نہین سامری ہون تجھے میرا ادب لازم
ہی اگر اب ایسا کلمہ زبان سے نکالیگا تو بہت پچھتائیگا بہت دنون تو نے سلطنت کی اب عمر طلسم تمام ہوئی خبر ہے نہین رستم
سبکو ہلاک کر کے یہانتک پہونچیگا اور تجھکو بھی ہلاک کریگا زرمہر نے کہا اچھا آپ تشریف لے جائیے زیادہ باتین
نہ بنائیے تپلا صندوقچے کے اندر گیا اُسنے کچھ اسم سحر پڑھا کچھ کلمات سامری کی تعریف مین ادا کیے یا سامری کہکر
آواز دی سب نے دیکھا صندوقچے سے ایک تصویر نکلی بہت سے تپلے اُسکے ہمراہ سب قدم قدم پر اُسکو سجدہ
کرتے ہوئے زرمہر بھی اُس تصویر کو دیکھکر اُٹھا جھککر سجدہ کیا ہاتھ باندھ کر کہا مین نے اس واسطے آپکو تکلیف
دی ہی رستم کی کیفیت خلاصہ آپسے معلوم ہو جائیگی تپلے نے سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا کہ رستم
بدخشان جادو کے مکان پر پہونچا اور بعض بعض عجائبات جو اُسکے مکان کے دروازے پر تھے اُنکو تباہ بھی کر چکا
اب مکان کے اندر جاتا ہی اور بدخشان جادو اسوقت اپنے مکان مین نہین ہی بڑے شکار ایک صحرا مین گیا ہی
اگر اس وقت رستم پہونچ جائینگے تو تمام عجائبات مٹ جائینگے اور جب بدخشان جادو پلٹ کر آئیگا تو مارا جائیگا
بہتر یہ ہی کہ ابھی اُسکی تدبیر کر اور جس طرح بن پڑے اپنے تئین وہان پہونچا کر رستم سے مقابلہ کر زرمہر
نے کہا یہ تو فرمائیے کہ اُس کے پاس کیا چیز ہی جو اُس پر کسی کا مکر نہ چلا اور جہان جہان وہ گیا سب عجائبات
برباد ہوے ساحر جلکر رہ گئے تشبیہ سامری سے آواز آئی زرمہر آگاہ ہو کہ اُس کے پاس لوح محفوظ ہی اور جامہ
رد سحر ہی اسپ راہبر ہی سلاح سحر کش اُسکے جسم پر آراستہ ہین کس کی مجال ہی جو اُسکو روک سکے زرمہر نے
کہا یہ تحفہ جات اُسکو کہان سے دستیاب ہوئے تشبیہ سامری نے کہا یہ مجھسے نہ دریافت کر مین نہین بتا سکتا
[illegible] اسکا کفیل بھی ہی جو اُسے بتاتا ہے کہ ہروقت اُسکے ہمراہ رہتا ہی زرمہر نے

کہا بتلایئے تو کہ وہ کفیل کون ہی اور یہ تحفہ جات اُسکے ہاتھ کہان سے آئے شبیہہ ساحری نے جواب دیا کہ اسکو مجھسے نہ پوچھو مین نہین بتا سکتا زرمہر نے کہا اسکی کیا وجہ ہی شبیہہ ساحری نے جواب دیا کہ معاملہ ایسے شخص کا ہی جسکا نام لینا تمھارے واسطے قباحت ہی اور مین اب اُس سے مقابلہ کرنے کی طاقت اپنے مین نہین دیکھتا ہون زرمہر نے کہا اچھا اُسکے نام و نشان سے آگاہی دیجیے جو ہر وقت رستم کے ہمراہ رہتا ہی شبیہہ ساحری نے کہا وہ بھی نہین بیان کر سکتا ہون زرمہر نے کہا مین بہت پریشان ہونگا شبیہہ ساحری نے جواب دیا کہ تمکو کیفیت معلوم ہو جائیگی ابھی تعجیل نکرو مگر اِس وقت دیر کرنا اچھا نہین ہی جلد جاؤ بدخشان جادو کو اِس آفت سے بچاؤ زرمہر نے کہا آپ تشریف لے جایئے مین ابھی اسکا انتظام کرتا ہون شبیہہ ساحری صندوقچے مین گئی زرمہر نے کہا کون ایسا ہی جو اس وقت بدخشان جادو کی مدد کرے ایک ساحر کہ مقرب تھا زرمہر جادو کا وہ اپنے مقام سے اُٹھا کہا مین جاؤنگا بدخشان جادو کو اِس آفت سے بچاؤنگا اور رستم کو بھی گرفتار کرکے لاؤنگا زرمہر بہت خوش ہوا اُسکو رخصت کیا جب یہ تھوڑی دور جا چکا تو زرمہر کو خیال آیا کہ مبادا یہ مارا جاوے تو مجھے اسکی خبر کون دیگا بہتر ہی کہ اسکا انتظام کر لون یہ سوچکر ملازمون سے کہا خشت بار جادو کو بلا لینا ایک ضروری بات یاد آئی ہی ملازم دوڑے خشت بار کو بلا کر لیگئے زرمہر نے کہا ای خشت بار مین تمھاری حقیقت دریافت کرنے کے واسطے ایک انتظام کرتا ہون کہ مجھے ہر وقت تمھاری کیفیت معلوم ہوتی رہے شاید کوئی وقت سخت تمپر پڑے تو اُس وقت تمھاری مدد کرون خشت بار نے کہا جو حکم ہو زرمہر نے کہا ایک گلدستہ اپنے ہاتھ سے بنا دو کہ وہ مجھے ہر وقت تمھاری خبر دیتا رہے خشت بار نے کہا جس طور سے آپ فرمائین مین گلدستہ بنا دون زرمہر نے ترکیب بتائی خشت بار نے اُسی طور سے گلدستہ بنایا زرمہر نے خادمون سے کہا گلدستہ ہر وقت ہمارے سامنے رہے خادمون نے ایک طاق پر گلدستہ رکھ دیا خشت بار جادو پھر رخصت ہوکر طرف مکان بدخشان جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر اِس کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو ملکہ سے رخصت ہو کر چلے گھوڑے نے بدخشان جادو کے مکان کی راہ لی چار دن کا راستہ تھا دو ہی دن مین طے کیا رستم نامدار نے دیکھا ایک مکان سنگ سیاہ کا بنا ہی گرد اُسکے ایک باغ ہی مگر درختون کی جا پر تیغ و خنجر زمین سے نکلے ہوے ہین رستم نامدار نے جو قدم اندر رکھا تلوارین آپس مین لڑنے لگیں خنجر بھی حرکت کرنے لگے نیزے سیدھے ہوے رستم نامدار نے لوح محفوظہ کو دیکھا لکھا تھا کہ کچھ خیال نکرو یہ کوئی چیز تمکو گزند نہین پہونچائیگی جب تم وہان پہونچوگے سب جلکر خاک ہو جائینگی رستم نامدار خدا کا نام لیکر دروازے کے اندر آئے تیغ و خنجر پر جو عکس پڑا مانند ہیزم جلنے لگے رستم نامدار برابر چلے گئے تھوڑی دور بڑھکے دیکھا مکان کا دروازہ نہایت عالی شان بنا ہی مگر دروازے پر ایک اژدہا بیٹھا ہی رستم کو جو اژدہے نے دیکھا قلابہ آتشین چھوڑنے لگا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کچھ خوف نکرو بے تکلف اندر چلے جاؤ بدخشان جادو نہین ہی جو کچھ اُسکے اندر عجائبات ہین اسکو مٹا دو مگر خبردار کسی کے فریب مین نہ آنا دھوکا نہ کھانا اب وہان جاتے ہو جو مقام مخزن عجائبات ہی جو کام کرنا سمجھ کے کرنا اور یہان پر لوح کی حفاظت ضرور ہی رستم نامدار دروازے کے اندر داخل ہوے لوح کا عکس اژدر پر پڑا اژدر جلکر خاک ہوا رستم اندر گئے دو چار قدم آگے بڑھے تھے کہ دیکھا ایک نازنین مہ جبین کمسن مسکراتی ہوئی سامنے سے آئی رستم کو دیکھکر پلٹ گئی

مگر شاہزادے نے جو اُس نازنین کو دیکھا تیر عشق جگر کے پار ہوا سخت بیقرار ہوا کلیجہ تھام کر آہ کے
غم سے حالت تباہ کی اُسی کے تجسس مین اندر آیا مگر اُسکا پتہ نپایا چار ون طرف تلاش کرنے لگا تمام
مکان ڈھونڈھا بالاخانے پر جاکے دیکھا وہان بھی نہ پایا خیال کیا کہ یہ میرے خوف سے کہین پوشیدہ ہوگئی
ضرور اسی مکان مین ہوگی اسی خیال مین تھی کہ ایک زینہ نظر آیا رستم نامدار اُس زینہ کے طرف چلے زینہ بہت
دور تھا جب سب زینے طے کیے تو ایک مقام تاریک نظر آیا رستم نے جانا یہ تہخانہ ہی بس بے تکلف چلے گئے
دو چار قدم بڑھکے دیکھا ایک چمک معلوم ہوئی ہی رستم نے یقین کیا کہ وہی نازنین یہان آکے پوشیدہ
ہوئی ہی یہ سوچکر اُس جانب چلے قریب جاکر دیکھا تو واقعی وہی نازنین تھی رستم نے کہا ای جانجان ای
آرام دل عاشقان مجھسے اسقدر شرم و حیا لازم نہین ہی نازنین نے جواب دیا تم کون ہو یہان کیون آتے ہو
مین تمسے شرم و حیا کیون نکرون خبردار مجھے ہاتھ نہ لگانا یہان آنے کی تمکو کس نے اجازت دی رستم نامدار کو یہ
رکھائی پسند آئی کہا مجھے تمھاری الفت یہان کھینچ لائی اب تمھارے بس مین ہون جو چاہیے سزا دو
نازنین نے کہا آپ مہربانی فرمائیے یہان سے تشریف لے جائیے رستم نے کہا مین کیونکر جا سکتا ہون ہان
اگر تم رہبری کرو اپنے ہمراہ لے چلو تو سر کے بل چلنے کو تیار ہون کچھ انکار نہین نازنین نے جواب دیا اب
زیادہ باتون سے کیا حاصل ہی اگر بدخشتان جادو آجائیگا تو آپ کو اسیر کر لیگا رستم نامدار نے فرمایا کیا مجال
بدخشتان جادو کی جو مجھے گرفتار کر سکے نازنین نے کہا اسکا سبب رستم نے فرمایا میرے پاس لوح محفوظ موجود
ہی علاوہ اُسکے میرے لباس مین یہ تاثیر ہی کہ سحر مجھپر اثر نہین کرتا ہی میرا مرکب جو باہر ہی اُسکے سایہ سے کارخانہ
سحر ابتر ہوتا ہی بدخشتان جادو کیا چیز ہی جو مجھے گرفتار کرسکے نازنین نے کہا ای جوان تو مجھے اپنے دام مکر مین
پھنساتا ہی اچھی باتین بناتا ہی رستم نے کہا تمھین یقین نہین آتا ہی نازنین نے کہا مین ایک مدت سے بدخشتان
جادو کے سحر مین مبتلا ہون بدخشتان بارہا مجھسے طالب وصل ہوا مین نے انکار کیا گو مین بھی سحر مین طاق
تھی مگر اُسنے میرے سحر کو بند کردیا ہی ایک مدت ہوئی کہ سحر فراموش ہی بالکل یاد نہین آتا رستم نامدار نے
فرمایا کہ جب بدخشتان جادو آئیگا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا تم غم نہ کھاؤ میرے ہمراہ چلو نازنین نے
کہا ای جوان میرا سحر اُسکے مرنے سے بھی نہین کھلیگا جبتک ایک تہخانہ جو اُسنے ایک ساحر سے
سحر کرا کے بند کرادیا ہی نہ کھلیگا اُسوقت تک میرا سحر بند رہیگا رستم نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہی تہخانہ مجھکو
بتاؤ مین ابھی اُسکو کھول دون نازنین نے کہا تمھارا یہ ہی کہ تہخانہ میرے ہاتھ سے کھلے رستم نے کہا کیا مضائقہ
ہی تم اپنے ہاتھ سے کھولنا نازنین رستم کو ایک مقام پر لائی کہا آپ ہاتھ سے ملاحظہ فرمائیے کہ قفل لگا ہی
رستم نے دیکھا تو واقعی قفل لگا تھا نازنین نے کہا اسی کو کھولنا چاہتی ہون رستم نے گلے سے لوح اُتار کے
حوالے کی کہا اُسکو اس قفل سے مس کردو ابھی کھل جائیگا نازنین نے کہا ای جوان جہان تو نے یہ احسان
کیا ہی اسقدر اور عنایت کر کہ یہ لباس بھی مجھے دے رستم نے سب لباس بھی اُس نازنین کو پہنایا جب سب
اسباب اُسکے قبضہ مین آیا تو اُس قفل کو کھولکر نعرہ کیا باش اے رستم منم خشتت بار جادو فرستادہ سلطان زرمہر
تاجدار جادو و بادشاہ طلسم دائم القرار ارے نادان کیا تو نے اس طلسم کا فتح کرلینا آسان جانا تھا لیں اب
عمر بھر اسی مین رہو رستم نے کہا او مکار ہمارا خدا نگہبان ہی اگر تو نے یہ اسباب ہمسے لے لیا تو خدا ہماری مدد
کریگا دیکھ لینا کہ اس طلسم کو بعنایت الٰہی مٹادینگے جسقدر عجائبات ہین اُسکو خاک مین ملادینگے خشتت بار نے

نے کہا بیشتر اپنی جان کی خیر مناؤ زیادہ باتین نہ بناؤ جب زندہ رہنا تو طلسم کو فتح کر لینا اب یہان اپنے حامی کو بلاؤ
جب جانین کہ تمھارا مددگار یہان سے تمکو نکالے جاتے رستم نے فرمایا او مکار ہمارا حامی خدا ہی وہ ہر حال مین
ہماری مدد کرتا ہی کیا تو نے وہ وقت نہین دیکھا جب زرمہر نے زیر تیغ بٹھایا تھا اُس بلا سے کس نے بچایا تھا
جسنے اُس آفت سے نجات عطا فرمائی تھی وہی اب بھی مدد کریگا خشت بار نے کہا دیکھ لینگے اب مین
جاتا ہون بدخشان جادو کو لاتا ہون اُسکو اور تمھین اپنے ہمراہ لیکر خدمت مین سلطان کے جاؤنگا وہان بہت کچھ
خلعت و انعام پاؤنگا رستم نے فرمایا جا ہمارا بھی خدا حامی ہی اگر اُسکا فضل شریک حال ہی تو تیری سرکوبی کرینگے
خشت بار وہان سے روانہ ہوا رستم تنہا اُس خانۂ تاریک مین رہے جب رات ہوئی اور گرمی زیادہ بڑھی
رستم نامدار کو تکلیف ہوئی بیتاب ہوکے دعا کی کہ ای کریم اس بلا سے نجات عطا فرما اس خانۂ تاریک مین دم
بہت گھبراتا ہی رستم نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ صمدیت ہوئی ایک آواز آئی ای شہریار آپنے غضب کیا
لوح کے لکھے پر عمل نہ کیا اُس آواز کے آتے ہی ایک برق چمکی وہ مکان اُڑ گیا روشنی ہوئی رستم نے دیکھا
ملکہ خورشید جمال سامنے موجود ہین پوچھا ملکہ عالم تمکو میری خبر کیونکر معلوم ہوئی ملکہ نے کہا ابھی ایک خادم
والد ماجد کا میرے پاس آیا اُسنے مجھسے کہا معلم صاحب فرماتے ہین کہ رستم نامدار بدخشان جادو کے مکان مین اسیر
ہوگئے ہین جلد اُنکو رہا کر اس خبر وحشت اثر کو سُنکر مین بیتابانہ روانہ ہوئی یہان آکر آپ کو اس حال مین پایا مکان کو
گرایا اب کیفیت بیان فرمائیے کہ سامان آپنے کیا کیا رستم نامدار نے سر جھکا کے کل کیفیت بیان کر دی
ملکہ خورشید جمال ہنس کر خاموش ہو رہین اتنا تو کہا کہ آپ کی عقل سے یہ بات خلاف تھی اور جب دیا تو کل اسباب دیدیا
ہان اُسکی صورت دلفریب ایسی ہی تھی اب اگر وہ پھر آئے اور آپ سے کچھ طلب کرے تو کیا دیجیے گا جو لباس جسم مین
ہی یقین ہی کہ یہ بھی عنایت کر دیجیے گا رستم بہت محجوب ہوکے کہا ملکہ اب ایسی باتین نکرو انسان سے خطا بھی
ہوجاتی ہی مین فرشتہ نہین تھا جو اُسکے فریب مین نہ آتا ملکہ نے کہا آپ بہت صحیح فرماتے ہین مگر عقل انسان کو
کس لیے خدا نے عطا فرمائی ہی اب ہی سے والد نامدار سے فرمایا تھا مگر خود آپ نے عمل نہ کیا لوح آپ کو متنبہ
خبر دے چکی تھی آپ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا ہوتا رستم نے کہا اچھا جو کچھ ہوا وہ ہوگیا اب کیا تدبیر ہی کیا کرنا
چاہیے ملکہ نے کہا اُن اشیا کا ملنا بہت مشکل ہی کیونکہ سحر اُن لوگون پر اثر نہین کریگا مگر کوئی صورت کی جائیگی آپ
نہین توقف فرمائیے اُنکو آنے دیجیے جب وہ یہان آئینگے کوئی تدبیر کی جائیگی رستم نے فرمایا جب اُنپر سحر تاثیر
نہین کریگا تو یقین ہی کہ وہ بھی سحر کرنے سے عاجز ہون ملکہ نے کہا ضرور ایسا ہوگا رستم نے کہا پھر کیا بڑی بات
ہی مین لوح وغیرہ اُنسے چھین لونگا ملکہ نے کہا اُنکی یہان عملداری ہی بہت سے لوگ اُنکے ملازم ہین وہ
آئینگے آپ سے مقابلہ کرینگے رستم نے فرمایا ہمکو اس بات کا خوف نہین ہی چاہیے جسقدر
آدمی آئین ہم ایک اور سو کو بعنایت الٰہی یکسان جانتے ہین ملکہ نے کہا پھر اُنکا انتظار فرمائیے جس وقت
بدخشان جادو کو دیکھیے گا اُس سے مقابلہ کیجیے گا اگر اُسکے پاس لوح ہوگی تو سحر نہین کر سکیگا آپ
لوح وغیرہ اُس سے چھین لیجیے گا اور اگر دوسرے ساحر کے پاس ہو تو اُس سے بھی اسی طرح
پیش آئیے گا اور جو آپ پر سحر کریگا وہ سزا پائے گا مارا جائے گا رستم نے کہا ملکہ تم خاطر جمع رکھو اللہ مدد
کریگا مین لوح اپنے قبضے مین کرونگا جو آئیگا اُس سے لڑونگا ملکہ نے کہا اب میری خاطر جمع ہی رخصت
ہوتی ہون یہ کہکر رستم نامدار کے سامنے سے غائب ہوئین رستم نامدار خشت بار کے انتظار

مین ایک مقام پر آکے بیٹھے تھوڑی دیر مین دیکھا کہ دو ساحر سیہ فام بد انجام سامنے سے چلے آتے ہین ایک وہی لباس پہنے ہی جو رستم نامدار کو معیار روشن دل نے دیا تھا رستم نے پہچانا کہ یہ وہی ساحر ہی جس نے نازنین بنکر مجھے فریب دیا تھا یہ خیال کر کے اُس مقام سے اُٹھے مگر اُن دونون نے جو دیکھا کہ مکان وغیرہ معلوم نہین ہوتے متحیر ہوے رستم نامدار نعرہ کر کے بڑھے اُن ساحرون نے کہا اے رستم تم نے یہان بھی اپنے مددگار کو بلایا مگر اب تمہارا مددگار کیا کر سکتا ہی جس چیز کے ذریعہ سے تم کو قوت تھی وہ اب تمہارے قبضے سے نکل گئی اب کیا کر سکوگے رستم نے فرمایا او مکار اب اپنی جان بچا میری اشیاء مجھکو واپس دے خشت بار نے کہا اب تم کیا کر سکوگے رستم آگے بڑھے بدخشان جادو اُس کے ہمراہ تھا اسنے بڑھ کے سحر کیا رستم نامدار لڑکھڑا گئے تھے کہ ایک برق چمکی بدخشان جادو کا سر اُڑ گیا مرکر زمین پر گرا لاش جلنے لگی تاریکی چھا گئی بعد عرصے کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من بدخشان جادو بود اسکے مرنے کے گرنے سے خشت بار جادو حیران ہوا رستم نامدار دوڑ کے خشت بار سے لپٹ گئے اسکو زمین پر دے مارا سب اسباب اپنا اپنے قبضے مین کیا اُس سے کہا اے خشت بار اگر اسلام قبول کر تو تیری جان بچتی ہی ورنہ تو بھی بدخشان جادو کے پاس جاتا ہی خشت بار نے کہا اے رستم مین ہرگز اسلام قبول نکرونگا رستم نامدار نے خنجر اُٹھا کر خشت بار کے گلے پر پھیر دیا خشت بار کے مرنے سے تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ دراز کے آواز آئی کشتی مرا نام من خشت بار جادو بود اس آواز کے بعد تاریکی موقوف ہوئی رستم نامدار نے دیکھا گھوڑا سامنے موجود ہی سب لباس زیب جسم کیا لوح محفوظہ گلے مین ڈالی گھوڑے پر سوار ہوے قصد چلنے کا کیا برق چمکی ملکہ خورشید جمال ظاہر ہوئین کہا اے شہریار مبارک ہو فضل خدا سے وہ مرحلہ فتح ہوا جو بہت سخت تھا اب لوح کو ملاحظہ فرمائیے جو تحریر ہو عمل مین لائیے کنیز رخصت ہوتی ہی یہ کہکر ملکہ خورشید جمال پھر غائب ہوئین رستم نامدار نے لوح کو ملاحظہ کیا اُسمین لکھا تھا کہ اب طرف زندان خانہ طلسم کے جاؤ تمہارا لشکر وہان مقید ہی اسکو چھڑاؤ رستم نامدار گھوڑے پر بیٹھے کہا اے اسپ خوش رفتار مجھے زندان خانے کی طرف جاناہی اپنے لشکر کو قید سے چھڑانا ہی مرکب نے طرارہ بھرا طرف زندان خانے کے چلا انکو تو

راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب زرمہر کی کیفیت بیان کی جاتی ہے

کہ خشت بار کو روانہ کر کے بہت خوش تھا کہ اب رستم اسکے مکر سے بچکر کہان جا سکینگے یہ ضرور اسیر کر لائیگا اپنے مکر مین پھنسائیگا وزرا سے کہنے لگا کہ یقین ہی دو ہی ایک روز مین خشت بار رستم کو گرفتار کر کے لائے تعجب نہین ہی جو اُسکے ہمراہ بدخشان جادو بھی آئے وزرا نے جادو درست کہا ہے زرمہر خوش بیٹھا تھا کہ تڑاقا ہوا گلدستہ جو خشت بار کے ہاتھ کا بنا ہوا رکھا تھا جلنے لگا زرمہر نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا کیا غضب ہوا کسی نے خشت بار جادو کو قتل کیا دیکھو اُسکے ہاتھ کا بنا ہوا گلدستہ جل رہا ہی وزرا نے کہا حضور یہ صحیح فرمائیے سوا رستم کے اور کون ہی جو اُسکو قتل کریگا زرمہر نے کہا یہ تو بڑے غضب کی بات ہی کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ اب رستم کس کام مین مصروف ہے اور بدخشان جادو شکار سے واپس آیا یا نہین اور خشت بار کہان پر قتل ہوا کیا واقعہ گذرا یہ کہکر اسنے گنجینہ سامری منگایا کچھ اسم سحر پڑھا سامری و جمشید کی مدح و ثنا بیان کی یا سامری کہکر آواز دی سینے

دیکھا صندوقچہ کھلا شبیہ ساحری نکلی زرمہر نے پانون چومے کہا اے شبیہ ساحری خشت بار جادو پر کیا مصیبت پڑی اور بدخشان جادو کی کیا حالت ہی شبیہ ساحری نے آواز دی بدخشان جادو اور خشت بار جادو دونون مارے گئے جان سے بیچارے گئے مگر خشت بار کے حال پر افسوس کرنا ضرور ہی کہ وہ سب کام کر چکا تھا رستم کے پاس جسقدر تحفے تھے سب اُس نے اپنے قبضے مین کر لیے تھے رستم کو ایک تہ خانے مین قید کیا تھا مگر اُسکا مددگار آپہونچا اُس نے رستم کو رہا کیا خشت بار جادو کو رستم نے قتل کیا اور بدخشان جادو کو مددگار رستم نے قتل کیا مرحلہ تباہ ہوگیا اب رستم قیدخانے کی طرف جاتا ہی اپنے لشکر کو رہا کریگا اور قیدی جو وہان اسیر ہین وہ رہا ہوجائینگے تنہا ہونے پر تو اُسکی یہ کیفیت ہی جب لشکر ہمراہ ہوگا تو کیا قیامت برپا کریگا زرمہر نے کہا پھر اب کیا انتظام کرنا چاہیے شبیہ ساحری نے جواب دیا کہ اب رستم کا ملنا بہت مشکل ہی ہان ایک تدبیر ہی زرمہر نے کہا وہ ابھی کہیے شبیہ ساحری نے کہا مغرور آتش مزاج جادو ہمارے وقت سے حبس دم کیے ہوے ایک پہاڑ کے درے مین بیٹھا ہی مگر اُسنے پہاڑ کے درے کو بند کر لیا ہی اگر وہ نکلے تو البتہ رستم اور مددگار رستم دونون اُسکا کچھ نہین بنا سکتے ہین زرمہر نے کہا وہ پہاڑ کہان ہی شبیہ نے پہاڑ کا پتہ دیا زرمہر سے کہا کہ تم خود جانا اُسکے آگے ہاتھ باندھنا منتین کرنا اگر کچھ سخت وسست کہے تو برا نہ ماننا زرمہر نے کہا بھلا مین ایسے بزرگ کے کہنے کا برا مانونگا مگر وہ ہوش مین کیونکر آئینگے شبیہ نے کہا جس وقت دُرہ کھائیگا اور ہوا اُنکے دماغ مین جائیگی ہوشیار ہوجائینگے زرمہر نے کہا مین ابھی جاتا ہون آپ تشریف لے جائیے شبیہ ساحری پھر صندوقچے مین گئی زرمہر نے خادمون سے کہا صندوقچہ اُٹھا لے جاؤ خادم صندوقچہ لے گئے زرمہر نے اُسیوقت وزیرون امیرون کو ہمراہ لیا طرف اُس پہاڑ کے چلا جہان کا پتہ شبیہ ساحری نے دیا تھا ذکر اِسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہی

کہ اناکو جو مرکب لیکر چلا چار دن کا راستہ تھا گھوڑے نے دو روز کے بعد زندان خانے کے دروازے پر پہونچایا رستم نامدار کو خود وہان کے دربانون نے دیکھا چونکہ پہچانتے تھے سب نے کہا ای جوان ایک بار تو تیری جان بچ گئی مگر ابھی تک تو اپنے ارادے سے باز نہین آیا ہی رستم نے کہا ارادے سے کیا باز آئینگے اگر فضل خدا شریک حال ہوگا تو اِس طلسم کو فتح کرینگے دربانون نے کہا یہ حسرت تمھارے دل مین رہیگی طلسم دائم القرار ایسا طلسم نہین ہی جو تمھارے فتح کیے سے فتح ہوجاے اگر ساحری بھی آئین اور چاہین کہ اِس طلسم کو فتح کرین تو بھی ممکن نہین اب اگر اپنی خیریت درکار ہی تو واپس جاؤ ورنہ ابھی گرفتار کر لیے جاوگے رستم نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا تم لوگون کی کیا مجال ہی جو گرفتار کر سکو ساحرون نے سحر کرنے کا قصد کیا مگر سحر یاد نہ آیا سب گھبرا کے تلوارین لیکر رستم پر ٹوٹ پڑے رستم نامدار بھلا اُنکو کیا خیال مین لاتے اُنھون نے بھی تیغ کھینچی تھوڑی دیر مین جسقدر محافظ زندان خانہ تھے سب کو قتل کر ڈالا جو کچھ باقی رہے وہ بخوف جان گریزان ہوے رستم عالی ہمم دروازے کو توڑ کے اندر تشریف لائے دیکھا لشکر کے جوانان شیردل غیض مین بیٹھے ہوے زنجیرین ہلا رہے ہین رستم کو جو سب نے دیکھا خوش ہوگئے عنقریب تھا کہ شادی مرگ ہوجائین بہت سے جوانون نے قیدین توڑ ڈالین رستم نامدار نے فرمایا کیون تکلیف گوارا کرتے ہو مین سبکو رہا کرتا ہون یہ فرما کر رستم نامدار نے سب کی قیدین کاٹین اپنے تمام لشکر کو رہا کیا جب اپنے لشکر کی رہائی سے فرصت پائی تو اور بہت سے لوگ جو مقید تھے اُنکو بھی رہا کیا سب نے رستم کی اطاعت قبول کی مسلمان ہوتے رستم نامدار نے چاہا کہ لب باہم

نکلین جو قیدی پرانے تھے اُنہون نے عرض کی ای شہریار ابھی اور قیدی باقی ہین کئی لشکر اس زندان خانے مین قید ہین اور
کئی بادشاہ یہان اسیر ہین اُنکو تو رہا کیجیے رستم نامدار نے فرمایا وہ لوگ کہان ہین سب نے عرض کی کہ اسکے چار درجے
ہین ایک کے بعد ایک واقع ہی رستم نے فرمایا مین راہ سے نابلد ہون قیدیون نے راہ بتائی رستم نے دیکھا
کہ ایک زینہ معلوم ہوتا ہی رستم نامدار زینے کو طے کر کے نیچے تشریف لیگئے دیکھا وہان بھی بہت سے آدمی اسیر ہین
اُن سب مسلح و مکمل قاعدے سے معلوم ہوا کہ مثل ہمارے یہ لوگ بھی مبتلائے بلا ہوے ہین آگے بڑھ کے
رستم نے دیکھا ایک تاجدار ضعیف گردن مین سلاح ذات پر لگائے ہوے کپڑے جسم مین گل گئے ہین سر کے بال
بڑھے ہوے ہین عجب حالت ہی رستم کو دیکھا اُس مرد تاجدار نے سلام کیا عرض کی ای شہریار آپ کون ہین یہان
کس واسطے تشریف لائے ہین رستم نامدار نے فرمایا آپ لوگون کے رہا کرنے کو آیا ہون تاجدار یہ سُنکر بہت
خوش ہوا رستم نے اسکو رہا کیا تاجدار نے رستم نامدار کے قدم کو بوسہ دیا شاہزادے نے فرمایا آپ اوپر تشریف لیجائیے
وہان اور لوگ بھی ہین مین ابھی اور قیدیون کو رہا کر کے آؤنگا تاجدار نے عرض کی مین ہمراہ رہونگا رستم نے فرمایا آپ
کیون زحمت گوارا کیجیے اوپر جائیے تاجدار معہ اور سب لوگون کے اوپر آیا یہان لشکر رستم جو رہا ہوا تھا سب نے دیکھا کہ
ایک انبوہ کثیر تہخانے سے برآمد ہوا یہ لوگ متحیر ہوے تاجدار نے کہا انہین ٹھہرو سب لوگ وہان ٹھہرے مگر رستم
نامدار دوسرے تہخانہ مین تشریف لیگئے وہان جاکر دیکھا تو چار جوانان حسین زنجیرون مین بندھے ہوے بیٹھے ہین
رستم نامدار نے اُنکو بھی رہا کیا وہ چارون جوان بھی مسلمان ہوے رستم نے فرمایا آپ لوگ بھی اوپر تشریف لیجائیے
اُنھون نے عرض کی کہ ای شہریار یہ تو فرمائیے کہ والد ماجد کی کیا کیفیت ہی رستم نے کہا مین اُنسے واقف نہین ہون
اُن جوانون نے عرض کی اسی زندان خانے مین وہ بھی قید تھے بلکہ اُنکے ہمراہ اُنکی تمام فوج اسیر تھی رستم
نے کہا ابھی مین نے ایک تاجدار کو رہا کیا ہی اُنکے ہمراہ البتہ اُنکی فوج تھی جوانون نے عرض کی اُنھین کی نسبت
ہم لوگ عرض کرتے ہین رستم نے کہا آپ اُنکے پاس تشریف لیجائیے مجھے ابھی اور قیدیون کو رہا کرنا ہی جوانون
نے عرض کی کہ غلام آپ ہی کے ہمراہ چلینگے رستم نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائین مین ابھی آتا ہون چارون
جوان باہر آئے زینون کو طے کر کے جہان لشکر رستم کے لوگ تھے وہین آکر اپنے باپ سے ملے مگر رستم تیسرے
تہخانے مین داخل ہوے انتہا درجہ اُسکو تاریک پایا مگر جیسے ہی رستم نے قدم تہخانے کے اندر رکھا
وہ تاریکی زائل ہوئی لعل جو رستم نامدار کے گلے مین تھی مانند آفتاب چمکنے لگی روشنی ہوگئی رستم نامدار نے دیکھا ایک
مرد ضعیف زنجیرون مین بندھا ہوا سر جھکائے بیٹھا ہی روشنی جو ہوئی اُسنے سر اُٹھایا رستم کو دیکھکر کہا ای شہریار آپ
یہان کیون تشریف لائے مجھکو اسیر ہوے ایک زمانہ گذرا آج تک اس ٹھکانے پر کوئی نہین آیا ہان دو وقت
داروغہ زندانخانہ آتے ہین کچھ آب و طعام مجھکو دے جاتے ہین رستم نے فرمایا مین تمہارے رہا کرنے کو
آیا ہون وہ مرد ضعیف بہت خوش ہوا رستم نے اُسکو بھی رہا کیا اور اوپر روانہ کیا یہ شخص بھی وہین آکر ٹھہرا
جہان اور سب لوگ تھے اب رستم نامدار آخری تہخانے کی طرف روانہ ہوے بہت تلاش کیا زینہ نہ پایا لوح
کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جہان یہ کھڑے ہوا اس جگہ پر ایک پتھر رکھا ہی اُسکو ہٹاؤ راستہ ظاہر ہوگا رستم
نے گردن جھکا کے دیکھا ایک پتھر رکھا ہی رستم نے اُس پتھر کو ہٹایا دہنہ نقب ظاہر ہوا رستم اُس
نقب مین یہان بڑے تاریکی وہ نہ ہوئی تھوڑی دور کے بعد ایک زینہ نظر آیا رستم نامدار نے اُسکو بھی طے
کیا تہخانہ چہارم مین ہو پہنچے وہ بھی از حد تاریک تھا مگر رستم کے جانے سے روشن ہوگیا رستم نے جو نگاہ

کی دیکھا ایک نازنین مہ جبین حسین مہر تمکین لباس پر تکلف پہنے ہوئے گردن خم کیے بیٹھی ہی آنکھون سے آنسو جاری ہین لب پر یہ کلمات حسرت ہین کہ ای خداے واحد یکتا ابتک تونے اُس جوان کو نہ بھیجا کیا میرا خواب غلط تھا رستم نے جو صورت زیبا اُس نازنین کی دیکھی دل بیقرار ہوگیا قریب تھا کہ غش کھا کر زمین پر گرین مگر اپنے تئین سنبھالا قریب آسکے آئے جلدی جلدی قید جسم سے دور کی نازنین نے جو صورت رستم کی دیکھی یہ بھی شیداے جمال جہان آرا ہوگئی مگر شرم سے منھ چھپایا جب رستم نے سب قید نازنین کی دور کی فرمایا ای جانجہان ای آرام دل عاشقان تجھسے کیا خطا سرزد ہوئی تھی جو تجھکو اس مکار نے اسیر کیا اور تمھاری صورت زیبا پر رحم نہ آیا نازنین نے عرض کی ای شہریار آپنے میری جان بچائی ہی آپ میرے محسن ہین مین آپ سے کل کیفیت عرض کیے دیتی ہون آپکی تشریف آوری کی خبر مجھے بیشتر معلوم ہوئی تھی شب کو بزرگان دین خواب مین مجھے مسلمان کیا کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا پھر ارشاد کیا کہ صبح کو ایک جوان مسمی بہ رستم ذیشان یہان آئیگا تجھے قید سے چھڑائیگا مین آپکی منتظر تھی الحمد کہ پروردگار عالم نے آپکو یہانتک پہونچایا اور مجھے اس مصیبت سے نجات دی کیفیت میری یہ ہی کہ مین بدنصیب راہب زرین پوش بادشاہ ملک ترسا کی دختر بد اختر ہون بہت سے شاہان عالی جاہ میرے خواستگار رہے مگر میری مرضی نہوئی والد ماجد نے بھی قبول نہ کیا ایک جوان خاندان امیر حمزہ صاحبقران سے تباہ ہو کر اُس ملک مین آیا ایک زرگر کے یہان اُس جوان صاحب شان نے قیام کیا والد ماجد نے شیر ببر پالے تھے ایک شیر چھوٹ کر وہان تک پہونچا اُس جوان نے شیر کو ہلاک کیا والد ماجد کو یہ بات بُری معلوم ہوئی اُس سے مقابلہ کیا اُسنے بہت سے لوگ لشکر کے قتل کیے بوجہ تنہائی اُس جوان کو ملک کمند اندازون نے گرفتار کرلیا میرا بھائی بہزاد روشن بخت وہان آیا چونکہ فنون سپہ گری مین کمال رکھتا تھا اُس جوان کو دیکھکر خوش ہوا دین اسلام کے بدلنے کی ترغیب دی اُس جوان نے شرط کی کہ جو مجھے زیر کرے مین اُسکا مذہب اختیار کرون بھائی صاحب تو اس امر کے جویا تھے فوراً اقرار کیا حتی کہ مقابلہ ہوا بھائی صاحب زیر ہوئے اُس جوان نے ترغیب اسلام کی دی پھر بھائی صاحب نے یہ شہر آلی وہ محراب شاہ کی دختر پر فریفتہ تھے ایکبار لشکر کشی کرکے وہان گئے تھے شکست کھا کر آتے تھے کوئی تدبیر بن نہ آتی تھی چونکہ اُس جوان کو اپنے سے بدرجہا زیادہ پایا کہا اگر آپ دختر محراب کو مجھسے ملادیجیے تو مین آپ کا مذہب قبول کرون اُس جوان نے لشکر کشی کی غرض بڑی عرق ریزی و جانکاہی سے دختر محراب کو لایا ایک ملک اور بھی فتح کیا بھائی صاحب کے ساتھ اُسکا عقد ہوا والد ماجد ابھی ایمان لائے دو ملک قبضے مین آئے والد نے میرا عقد اُس جوان کے ساتھ کرنا چاہا سب سامان درست ہوا میری تقدیر مین مصیبت اُٹھانا تھی زہرہ جادو اُٹھا لایا مجھسے طالب وصل ہوا مین نے انکار کیا جب بالکل مجبور ہوا تو ایک گلدستہ سحر بنا کر لایا بیشتر مجھسے ذکر کیا تھا کہ میرے قبضے مین یہ بات ہی کہ ابھی تم مثل میرے میری شیدا ہو جاؤ ایک گلدستہ بناؤن اور تمکو سنگھاؤن ابھی تمھاری طبیعت کی کیفیت بدل جاے مین جب بھی راضی نہ ہوئی اُسنے گلدستہ بنایا میرے پاس لایا مین سُن چکی تھی اپنے تئین ہلاک کرنے پر آمادہ ہوئی اُسنے گلدستہ ہاتھ سے پھینک دیا مجھکو اس زندان خانے مین بھیجا اب آٹھوین روز یہان آتا ہی مجھسے کہتا ہی کہ اب بھی خیر ہی میرا وصل قبول کرو مین راضی نہین ہوتی ہون رستم نامدار نے جو یہ تقریر سنی بہت خوش ہوئے مگر تجاہل عارفانہ کرکے فرمایا پھر اب کیا ہوگا مجھ سے جواب دیا کہ ای جہان حضور نے اسقدر عنایت فرمائی ہی

میرے والد تک پہونچا دیجیے رستم نامدار نے کہا تمھارے والد ماجد تمھارا عقد رستم کے ساتھ کرینگے میری اس محنت کا نتیجہ کیا
ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ سب آپکے ممنون و مشکور ہونگے یہ تو نہین کہہ سکتی کہ مال و دولت سے غنی کر دینگے اور
اگر آپ قبول فرمائینگے تو جو میسر ہوگا نذر کیا جائیگا رستم نامدار نے فرمایا اگر تمھارے والد نامدار عقد تمھارا میرے ساتھ
کرنا قبول کرین تو کیا مضایقہ ہے مین تمھین وہانتک لے چلون اور اُنسے ملا دون ملکہ نے عرض کی وہ کبھی قبول
نکرینگے کیونکہ رستم نامدار کو اپنا مالک جانتے ہین بہت مانتے ہین اور اُنسے اس امر کا ذکر بھی کر چکے ہین اگر خلاف
کرینگے تو رستم نامدار عزرجری ہے تمام ملک کو تباہ و برباد کر دیگا اول تو وہ ہرگز اس بات کو قبول نکرینگے رستم
نامدار نے کہا پھر وہان جانا بیکار ہے تمھاری خوشی سے مطلب ہے تم تو قبول کرتی ہو ملکہ نے سر جھکا کے جواب
دیا کہ آپنے احسان ایسا کیا ہے کہ اگر مین اسکے عوض مین آپ پر سے اپنی جان بھی نثار کر دون تو کم ہے لیکن
مجبور ہون ایسے شخص سے نامزد ہو چکی اب کیا کر سکتی ہون اگر وہ مجھے قبول نکرتے تو یہ امر ممکن تھا مین
آپ کی خاطر شکنی نکرتی اور کنیزی مین حاضر رہتی مگر اب مجبور ہون رستم نامدار نے فرمایا کہ جس وقت تم مجھے قبول
کرو گی اور رستم تجھ سر اُٹھا نسکے مین اُنسے مقابلہ کرنے مین بند نہین ہون ملکہ نے کہا یہ فرمایئے گو آپکی
جرأت ہمت مین فرق نہین ہے مگر رستم سا شجاع ممکن نہین یہ شرف انھین کے خاندان کے واسطے ہے وہ شجاعت
اور لوگون مین نہین پائی جاتی اور آپ اُنسے مقابلہ کسی حالت مین نہین کر سکتے ہین وہ شیر تنہا ہزارون کو کافی
ہے جب رستم یہ تقریر سُن چکے تو ہنس کے فرمایا ملکہ تم نے مجھے دیکھا نہین تھا اس وجہ سے نہ پہچانا میرا ہی نام
رستم ہے تمھاری تلاش مین یہانتک آیا ہون ملکہ تمھارے بھائی صاحب بیزن روشن بخت بھی میرے ہمراہ
ہین ایک جگہ اُنکو چھوڑ کر چلا تھا وہ بہت آرام سے وہان رہتے ہین تمکو مین ابھی بھیجے دیتا ہون ملکہ نے جو یہ سُنا
محجوب ہوئین دل مین خیال کیا کہ شاہزادے نے کس پردے مین میری محبت کا امتحان کیا اور میری زبان
سے سب اقرار کرا لیا مگر اُس شوخی پر بیزار ہو گئین دیر تک سر جھکائے عرق انفعال مین تر رہین رستم نے
جو یہ کیفیت دیکھی ستانے کو کہا اب آپکی شرم و حیا بیکار ہے جو آپکے دل مین تھا وہ سب ظاہر ہو گیا ملکہ نے
کہا میرے دل کی کیفیت ظاہر ہو گئی مین نے آپکا حیلہ لیا تھا کیا یہ جانتی تھی کہ آپ خود یہان تشریف لاتے ہین
رستم نے ہنس کر فرمایا اگر آپ یہ جانتی ہوتین کہ مین ہون تو کسکا حیلہ لیتین ملکہ نے کہا اب ان باتون کو جانے
دیجیے یہان سے تشریف لے چلیے رستم نے خیال کیا کہ اگر ملکہ کو یون لے جاؤنگا تو بالفعل بے پردگی ضرور ہوگی
اس فکر مین تھے کہ خیال اُس انگشتری کا آیا جو ملکہ خورشید جمال نے دی تھی فوراً انگوٹھی کو لوح سے مس کیا
ایک برق چمکی ملکہ خورشید جمال تشریف لائین رستم کو جو اس کیفیت مین دیکھا مسکرا کے چپکے سے کہا مبارک ہو
رستم نامدار نے بات کو ٹالا کہا ملکہ خورشید جمال تم انکو اپنے ہمراہ لے چلو جہان بیزن روشن بخت ہین وہین انکو
پہونچا دو بیزن روشن بخت اُنکے بھائی صاحب ہین یہ دختر راہب ہین ملکہ خورشید جمال نے کہا یہ بیزن روشن بخت
کی ہمشیرہ ہین راہب زرین پوش کی دختر بلند اختر ہین اور رستم نامدار نے ہنس کر کہا اب آپ باتین نہ بنایئے
مجھکو عرصہ ہوتا ہے انھین جلد لے جایئے دختر راہب نے جو یہ رنگ دیکھا رستم کی طرف دیکھکر کہا آپ آدم بیزار ہین
ایک شخص تو آپ سے باتین کرتا ہوا دوسرا آپکو ٹھہرنا ناگوار ہے خورشید روشن جمال نے جواب دیا انھین میرا اور آپکا
ٹھہرنا اس وقت ناگوار ہے اگر مین نہوتی یا آپ نہ تشریف رکھتی ہوتین تو شہریار کو ناگوار نہ ہوتا رستم نے کہا ملکہ
خورشید اب زیادہ باتین نہ کرو باہر بہت سے لوگ میرے منتظر ہین مجھکو ابھی اسکی سرگذشتین سنتا ہین خورشید جمال

۲۰

نے دختر راہب کی طرف ہاتھ اٹھا کے کہا کہ آپ کی سرگذشت سننے سے تو فراغت حاصل ہو گئی ہو گی یا ابھی کچھ باقی ہے رستم نے کہا اب کچھ باقی نہین ہے آپ تشریف لے جائیے خورشید نے اسی وقت چھت کی طرف اشارہ کیا چھت اڑ گئی دوسری چھت نظر آئی اسکو بھی ہم اڑایا اسی طرح سب چھتین اڑ گئین جب آسمان نظر آنے لگا تو ملکہ نے آسمان کی طرف دیکھکر اشارہ کیا ایک تخت جواہر نگار زمین پر آیا خورشید جمال نے دختر راہب کو پہلے تخت پر بٹھایا پھر آپ بھی تخت پر بیٹھی سحر کر کے تخت کو بلند کیا رستم نامدار باہر آئے یہان سب لوگ منتظر تھے سب نے عرض کی شہریار اتنی دیر کہان ہوئی اور کوئی ہمراہ نہین ہے کیا اس درجے مین کوئی اسیر نہین تھا رستم نے فرمایا کچھ ایسی ہی بات درپیش ہوئی تھی جسکی وجہ سے دیر ہو گئی سب سمجھے کہ رستم کا ایما بیان کرنے کا نہین ہے یہ سونچکر خاموش ہو رہے رستم نامدار آگے ور زندان خانے پر آئے قصد کیا کہ ان لوگون کو کسی صورت سے ملکہ خورشید کے باغ مین پہونچاؤن وہان سب کے واسطے اسباب درست کرون پھر یہ لشکر مصروف جنگ ہون اور یون سب لوگ کیونکر میرا ساتھ دینگے بعض بعض مقام پر آب و طعام کی دقتین پیش آتی ہین علاوہ اسکے پیادہ پا کہانتک رہروی کرینگے یہ سونچکر قصد مصمم باغ ملکہ خورشید جمال کا کیا پھر خیال آیا کہ لوح کو دیکھ لینا چاہیئے جو لوح خبر دے وہ ٹھیک ہے لوح کو گلے سے اتار کر ملاحظہ کیا تو لکھا پایا کہ یہان سے دو کوس پر قلعہ طلسمی ہے وہان اسباب جنگ موجود ہے اور گھوڑے بھی بہت سے ہین اگر اس قلعہ پر قبضہ ہو جاوے تو بہت اچھا ہے مگر ابھی وہان جانے کا ارادہ نکرنا تمہارے مقابلے کو ایک شخص عجیب الخلقت آنے والا ہے جب اس سے فراغت پانا تب قلعہ کی طرف جانا رستم نامدار نے اپنی فوج کے لوگون سے کہا ابھی یہین ٹھہرنا مناسب ہے ایک شخص مقابلے کے لیے آتا ہے جب اس سے فراغت ہو گی تو قلعہ کی طرف چلینگے یہ فرما کر وہین بیٹھ گئے اس تاجدار ضعیف کو جسے قید سے رہا کیا تھا بلایا اسکی کیفیت دریافت کی تاجدار نے عرض کی کہ یہ بدنصیب مبتلائے رنج و محن ملک چین کا بادشاہ تھا کچھ امور سلطنت مین بحث پڑی یہ چار فرزند میرے دفعہ دفعہ یہان آئے سب گرفتار ہوئے آخر مین مین بھی آکر مبتلائے مصیبت ہوا رستم نامدار نے اس پیر مرد کو بلایا جو درجہ سوم مین قید تھا کہا کچھ اپنی کیفیت بیان کرو کہ یہان کیونکر آنے کا اتفاق ہوا اس پیر مرد نے جواب دیا کہ مین زرمہر کا وزیر اعظم تھا مگر سحر نہ جانتا تھا اور سابق مین ایک فقیر روشن ضمیر نے مجھے تعلیم کیا تھا انکی صحبت مین اکثر باتین ایسی سنین جنسے یہ ثابت ہوا کہ مذہب سامری پرستی بالکل بے بنیاد ہے مجھے رغبت طریقہ خدا پرستی کی جانب زیادہ تھی ایک روز دربار مین مذہبون کا ذکر آیا زرمہر نے مسلمانون کو برا کہا مجھے ناگوار ہوا مین نے چند سوال کیئے جنسے دین سامری پرستی کا خلاف ہونا ظاہر ہوا زرمہر کو غصہ آیا مجھے اسیر کیا بارہا مجھسے کہا کہ اپنے اعتقاد کو درست کر مگر میرا ہمیشہ یہ قول رہا کہ مین اب سامری پرستی نکرونگا دیکھون خدا میری مدد کرتا ہے یا نہین پروردگار نے میری مدد کی آپ کو بھیجا شکر ہے کہ آپ بھی خدا پرست ہین مین بصدق دل مسلمان ہوا رستم نامدار نے بہت کچھ آفرین و مرحبا فرمائی یہ ذکر تھا کہ صحرا سے گرد اڑی رستم نامدار گھوڑے پر سوار ہو کے سب سے کہا کہ آپ لوگ بے اندیشہ یہان بیٹھے رہیے گا کسی بات مین دخل ندیجیے گا سب لوگ وہین بیٹھے رہے اور دامن گرد شگافتہ ہوا رستم نے دیکھا ایک شخص عجیب الخلقت نمایان ہوا رستم کے قریب آکر مثل اژدہے کے منہ سے شعلے چھوڑنا شروع کیے مگر شاہزادے پر کسی شعلہ نے اثر نہ کیا جب بہت سے شعلے چھوڑ چکا تو ایک نعرہ مار کر رستم سے کہا او جوان تو نے غضب کیا زندان خانے کو تباہ کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مین دو سو برس سے ایک کوہ مین بیٹھا تھا آج زرمہر نے مجھے ہوشیار کیا اور مجھسے مدد چاہی ہے

مین اپنے مقام سے اٹھ کر یہان آیا ہون ابھی تجھے گرفتار کر لیجاؤنگا رستم نے فرمایا تیری کیا مجال ہی جو تو ہمین گرفتار کر کے لیجا سکے اُسنے بڑھ کر رستم پر ہاتھ ڈالا شاہزادہ نے تلوار وار کیا تیغہ اُچٹ گیا رستم نامدار سمجھے یہ مکار روئین تن ہی یہ سوچکر گھوڑے سے اُتر کے اسکی کمر مین ہاتھ دیکر اُٹھا لیا زمین پر دے مارا چھاتی پر بیٹھ کر کہا شناخت مین خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتا ہی اُسنے اسلام قبول نہ کیا رستم نامدار نے بقوت تمام اُس بدانجام کو پھیر کر پھینک دیا اُسکے گرتے ہی اندھیرا چھا گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ دراز کے آواز آئی کشتی مرا نام من محرور آتش مزاج جادو بود این آواز کے آنے کے بعد تاریکی برطرف ہوئی سب نے رستم نامدار کی قوت و جرأت کی تعریفین کی چاہتے ہین کہ اب چلنے کی تیاری کرین کہ ایک جانب سے ابر تیرہ و تار اُٹھا رستم نامدار اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے وہ ابر قریب آکر پراگندہ ہوا ایک برق کڑک کے گری غرق زمین ہوئی پھر دوسری برق گری وہ بھی غرق زمین ہوئی اسی طرح دیر تک برقین گر گر کر غرق زمین ہوتی ہین جب عرصہ ہوا تو ایک آواز مہیب آئی اباش اے رستم ہم سلطان زرمہر تاجدار بادشاہ طلسم دائم القرار ارے تو نے زندان خانے کو خاک مین ملایا یا بدولت کا خوف نہ آیا پھر دوسرا غضب یہ کیا کہ محرور آتش مزاج جادو جسکو ہم بزرگان دین سے کے زمرہ مین شمار کرتے تھے اُسکو قتل کیا مین آجتک یہ سمجھا کیا کہ تجھسے کیا مقابلہ کرون میرے غلام تیرے لیے کافی ہین مگر تو نے بہت سر اُٹھایا اب کہان جائیگا دیکھون تیرا مددگار کون ہی رستم نے یہ تقریر سنکر جواب دیا او مکار سامنے آ تو حقیقت معلوم ہو کیا چھپ کر باتین بنا رہا ہی زرمہر زمین پر آیا پھر کہا کہ اپنے مددگار کو تو بلا مین دیکھون وہ کون ہی رستم والا حشم نے فرمایا ہمارا مددگار پروردگار ہی تو کیا دیکھ سکتا ہی وہی ہر حال مین ہماری مدد کرتا ہی اُسنے ایسے ایسے مکارون پر فتح عطا فرمائی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو اسلام قبول کر اور عقد اپنی دختر کا سیاملک کے ساتھ کر دے ورنہ بہت پچھتائیگا جہنم کو جائیگا زرمہر نے جواب دیا ای رستم یہ تو نہو گا اور جس ارادے سے تم آئے ہو کہ ہم طلسم کو فتح کرونگا یہ امر بھی ناممکن ہے ہان اگر کوئی دوسرا طلسم ہوتا تو واقعی تم اسکو فتح کر لیتے مگر یہ طلسم اسم بامسمی ہی اُسکو کوئی فتح نہین کر سکتا سامری نے اسکی عمر کہین ختم نہین کی ہی رستم نے فرمایا سامری اپنی موت سے تو بچ نہ سکا طلسم کی عمر ایسی کیونکر بنائی زرمہر نے کہا کیا تم نے سامری کو مردہ سمجھا ہی سامری زندہ ہین پہلے دنیا مین رہتے تھے اب بہشت مین ہین رستم نے فرمایا جہنم مین جلتے ہونگے زرمہر کو غصہ آگیا کہا اس گفتگو سے کیا حاصل ہی اب بھی کچھ نہین گیا ہی تو مذہب سامری پرستی قبول کر لے مین امان دون رستم نے فرمایا او بیہودہ کیا بکتا ہی مین سامری و جمشید کے نام پر لعنت کرتا ہون رستم کی زبان سے جو کلمہ نکلا زرمہر نے ایک گولا رستم کی طرف پھینکا رستم کے عقب آ کے وہ گولا پھٹکر زمین پر گر پڑا شاہزادہ اُسی طرح گھوڑے پر بیٹھا رہا زرمہر نے پھر ایک گولا پھینکا رستم کے قریب آکے وہ گولا بھی زمین پر گر پڑا جب زرمہر سخت عاجز ہوا تو تلوار کا وار کیا رستم نامدار نے تلوار اسکی چھین لی زرمہر نے چاہا مین لوح پر ہاتھ ڈالون رستم نے طمانچہ مارا زرمہر اگر خالی دیکر نہ بچے تو سر اڑ جاے لیکن خالی دیکر بچا فوراً دونون پانون زمین پر مارے غرق زمین ہو گیا رستم نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُس مین لکھا تھا کہ قلعہ کی طرف جاؤ وہان اپنا قبضہ کرو مال و اسباب لو رستم نامدار نے گھوڑے کے کان مین کہدیا کہ مجھے قلعہ طلسمی پر پہونچادے گھوڑا طرارے بھرتا ہوا چلا رستم نے باگ روکی کیونکہ بہت سے لوگ پیادہ ہمراہ ہمراہ تھے وہان سے قلعہ بہت قریب تھا تھوڑی دیر مین قریب قلعہ کے ہو پہنچے رستم نامدار نے دیکھا قلعہ عجیب کا نہایت مستحکم بنا ہی گرد خندق مین آگ روشن ہی شعلے آتش کے سر بفلک کشیدہ ہین شاہزادے

۲۰

نے لوح ملاحظہ فرمائی لکھا تھا اپنے ہمراہیون کو یہین چھوڑ و قلعہ مین جاؤ رستم نے سب سے کہا آپ لوگ یہین توقف فرمایئے جب موقع ہوگا آپ کو بلا لونگا سب لوگ وہان ٹھہرے رستم نامدار نے گھوڑے سے کود پڑے ہی گھوڑا خندق کو پھاند کر پار پہونچا رستم نے دیکھا دروازہ قلعہ کا بند ہی قریب جا کر دروازے پر زور کیا آگو اڑکر پھاٹک وا ہو گیا دروازے کے کھلتے ہی جو لوگ قلعہ کے اندر تھے انھون نے شور و غل مچایا فوج قلعہ سے باہر آئی رستم پر سب حملہ آور ہوے شاہزادے نے بھی تلوار میان سے نکالی نعرۂ شیرانہ و غاکر کے لڑنے لگے ساحر تھے انھون نے بڑھ بڑھ کے سحر کیا مگر رستم پر سحر نے تاثیر نہ کی سب حیران ہوئے بعض نے کہا یہ شخص عامل ہی کوئی کہتا تھا ساحر زبردست ہی اسی طرح اپنی اپنی رائے ہر ایک دیتا تھا کوئی کہتا تھا اسکو تیر دن کا مینہ برسا کے غربال بنا دو کوئی کہتا تھا اسکو تا بہ خندق سے چلو وہان چلکر خندق مین ڈال دو اسکی نسبت ہمارے پاس سلطان کا حکم آیا ہی کہ اس صورت کا اگر کوئی جوان آئے تو اسکو لڑ بھڑ کر قتل کر ڈالنا خبردار اسکو زندہ نہ جانے دینا اگر یہ زندہ یہان سے نکل جائیگا تو سلطان بہت آزردہ ہونگے وہ لوگ تو آپس مین باتین کرتے تھے مگر رستم نامدار بے تامل قتل پر تلے ہوے تھے جس صف پر جا پڑے اُسکو تباہ کر دیا عرصہ تک رستم سب سے لڑا کیے آخر تھک کر ایک مقام پر ٹھہرے لوگون نے دیکھا کہ آپ اس مین لڑنے کی طاقت باقی نہین تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے رستم نامدار پھر بجرأت تمام ان لوگون سے لڑنے لگے لیکن طاقت بھی جواب دیتی جاتی ہی گو کوئی زخم نہین کھایا ہی مگر سیکڑون کو قتل کیا ہی راہ کی مسافتین دو ہفتہ سے ایسی ایسی مصائب اُٹھا رہے ہین آرام ممکن نہین ہوا ہی غذا اچھی طرح بہم نہین پہونچی اور باشندگان قلعہ سب سیر و سیراب ہین یہ نوبت رستم کی پہونچی تو شاہزادے کو خیال آیا کہ اب کبتک مین ان لوگون سے مقابلہ کرتا رہونگا آخر مجبور ہو کر زمین پر گر پڑونگا اس خیال کے آتے ہی شاہزادے نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ ای مالک تحقیقی ای فتاح حقیقی مدد کر کہ یہ وقت مدد ہی دعا تڑپ کے جو کی قبول درگاہ الٰہی ہوئی ایک برق چمکی کہ کئی ہزار کے سر اڑ گئے رستم نامدار نے آسمان کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ ملکہ خورشید جمال ہین رستم خوش ہوے جسم مین توانائی بڑھ گئی پھر اسی طرح سبکو قتل کرنا شروع کیا ایک صف کو رستم نامدار تباہ کرتے تھے ایک صف کو ملکہ برباد کرتی تھین تھوڑی دیر جو اس طور سے جنگ رہی جسقدر فوج قلعہ مین تھی بدحواس ہوگئی کوئی تدبیر جب نہ بن پڑی تو سب نے امان طلب کی رستم نامدار نے تلوار روک لی ملکہ نے بھی توقف کیا رستم کے پاس آئین بہت کچھ مدح و ثنا کی تمام باشندگان قلعہ رومال سے ہاتھ باندھ کر رستم کی خدمت مین حاضر ہوے شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا باشندگان قلعہ نے رستم نامدار کو باعزاز و اکرام قلعہ کے اندر پہونچایا شاہزادے نے مال قلعہ کی فہرست طلب کی ملازمین قلعہ نے فہرست حاضر کی رستم نامدار نے کہا کہ ہماری فوج باہر قیام پذیر ہی انکو اندر لاؤ سب لوگ باہر آئے جو ہمراہی رستم نامدار کے یہان تھے انکو اپنے ہمراہ قلعہ کے اندر لیگئے رستم نامدار کو بڑی خوشی ہوئی ملکہ خورشید جمال نے کہا ای شہریار مبارک ہو کہ نصف طلسم فتح ہو چکا مگر اب بڑے بڑے مرحلے باقی ہین جبتک وہ فتح نہونگے سامان قتل زرہمر ہاتھ نہ آئیگا رستم نے فرمایا سب سختیان پروردگار آسان کر دیگا خورشید جمال نے کہا اب مین رخصت ہوتی ہون ملکہ کو جا کر اس امر کی مبارکباد دونگی وہ بھی خوش ہونگی رستم ہنس کے خاموش ہو رہے خورشید جمال غائب ہو گئین ملک رستم نامدار نے اپنے تمام لشکر کو بلایا اسیوقت حکم دیا کہ آپ لوگ حمام مین تشریف لے جائین سب حمام مین گئے رستم نے سلاح جو کہ قلعہ مین موجود تھے وہ طلب کیے جسقدر لباس مقتولون کا تھا وہ منگایا اپنی سپاہ کو تقسیم کیا سب نے تبدیل لباس کیا رستم نے دو روز قلعہ مین جشن فرمایا تیسرے روز کوچ

کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور قلعہ طلسمی فتح ہو تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اصلی لوح کی تلاش مین ملکہ گیسو دراز کے باغ مین جاوے مگر اُسکے مکر سے بچنا ضرور ہے بڑی بانی فطور ہے وہان سے لوح حاصل کرے پھر جو کچھ احکام لوح ہون وہ بجالائے اور اسوقت مین لشکر کا بھی ساتھ رہنا ضرور ہے رستم نامدار نے ایک شخص معتمد کو قلعہ مین حاکم کیا اور آپ لشکر گران ہمراہ لیکر طرف باغ ملکہ گیسو دراز کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زرمہر کی عرض کی جاتی ہے

کہ جو بعد رستم نامدار کے مقابلہ سے مصلحتاً بھاگ آیا اسنے مقام پر آکے وزرا کو بلا کے کہا مین ابھی برائے امتحان رستم کے سامنے گیا تھا واقعی اُسکے پاس وہ تحفجات ہین کہ اگر ساحر بھی چاہین تو اُسکو ہلاک نہین کرسکتے ہین نہین معلوم یہ اشیاء اسکو کہان سے ہاتھ آئے اسکا گرفتار ہونا تو مشکل ہے جب کوئی ایسا ہی مکار جائے اور سب اشیاء اُس سے لیکر فوراً قتل کر ڈالے تو طلسم مین امن ہو اگر اُسے لیکر چلیگا یا کسی مقام پر چھوڑ دیگا تو اُسکا معین ضرور آئیگا اور اُسکو آفت سے بچائیگا نہین معلوم معین کون شخص ہے مین نے بہت کچھ چاہا مگر یہ امر دریافت نہوا گو یہ خوف تو مجھے نہین ہے کہ طلسم تباہ ہو جائیگا کیونکہ یہ طلسم ہمیشہ کے واسطے ہے مگر خیال یہ ہے کہ جو عجائبات بزرگون نے بڑی محنتون سے تیار کیے ہین وہ مٹے جاتے ہین اب اُنکا بنانا بھی مشکل ہے اور ایک امر اور تعجب خیز ہے وہ یہ کہ نہین معلوم اُسکے پاس لوح کیسی ہے جو میرے طلسم کے ٹھیک پتے دیتی ہے وہ لوح مثل اصلی لوح کے ہے ہان ساخت مین تو البتہ فرق ہے مگر احکامات ایک ہین یہ بات سمجھ مین نہین آتی وزیرون نے کہا حضور پھر اب آپ اسکا کیا بندوبست فرمائیے گا زرمہر نے کہا میرا ارادہ ہے کہ معلم صاحب کے پاس جاؤن اور اُنسے اس امر کو بیان کرون اگر وہ کوئی تدبیر فرمائینگے تو سب کام بن جائینگے وزیرون نے کہا یہ کام ایسا نہین ہے جو معلم صاحب کو تکلیف دیجیے کوئی ایسا ہی کام ہوتا جو طلسم بھر مین کسی سے نہو سکتا تو معلم صاحب کو تکلیف دیجاتی زرمہر نے کہا ایسا نہو رفتہ رفتہ یہی مشکل ہو جاوے اور پھر کسی کے بنائے کچھ بن نہ پڑیگا اس سے بہتر ہے کہ مین ابھی اُنکو جاکر اس امر کی اطلاع دون وہ کوئی تدبیر بتادینگے فوراً رستم گرفتار ہو جائیگا وزرا نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تشریف لے جائیے زرمہر نے کہا بے اسکے بن نہین پڑیگا یہ کہکر سواری طلب کی ملازم اُسی وقت سواری لائے زرمہر تخت پر سوار ہو کر معیار روشن دل کی طرف روانہ ہوا معیار کے مکان پر پہونچ کے اُسنے تخت اُتارا جو لوگ ملازمین معیار وہان موجود تھے اُنسے کہا معلم صاحب سے ہمارا آداب و تسلیمات عرض کرو اور کہو کہ زرمہر ایک ضرورت سے حاضر ہوا ہے اگر حکم ہو تو اسکو بیان کرے ملازمین معیار اندر آئے معیار سے کہا زرمہر تاجدار آپ کو آداب و تسلیمات عرض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مین اسوقت ایک ضرورت سے خدمت والا مین حاضر ہوا ہون اگر حکم ہو تو عرض کرون معیار نے کہا جاکر کہدو اسوقت ہمکو مہلت نہین ہے پھر کسی وقت آنا ملازمون نے باہر آکے زرمہر سے کہدیا کہ معلم صاحب فرماتے ہین کہ ہمکو اسوقت مہلت نہین ہے پھر کسی دن آنا زرمہر نے کہا میری طرف سے پھر جاکر عرض کردو کہ مقدمۂ طلسم مین مجھے کچھ مدد لینا ہے ایک شخص بہ ارادۂ طلسم کشائی یہان آیا ہے اُسنے قیامت برپا کردی ہے کسی سے اسیر نہین ہو سکتا ہے اگر آپ مدد فرمائیے تو وہ اسیر ہو جاوے اور اُسکے پاس تحفجات ایسے ہین کہ نہ اُسپر آگ اثر کرتی ہے نہ پانی کچھ نقصان پہونچاتا ہے نہ سحر اُسپر کارگر ہوتا ہے بے آپکے مدد فرمائے یہ امر طے ہوگا ملازمون نے یہی تقریر معیار سے آکر بیان کی معیار نے کہا جاکر کہدو کہ طلسم اب نہین بچیگا زمانہ تمھاری بربادی کا قریب آیا ہے اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو جو کچھ وہ جوان کہے اُسکو قبول کرو اُسکی خاطر نہ ملول کرو نہین تو وہ تمام طلسم کو خاک مین ملادیگا اور اب کوئی پیام اُسکا میرے پاس نہ لانا خادمون نے عرض کی حضور جب وہ کہتے ہین تو ہم حاضر ہوتے ہین اب اُنسے کہدینگے کہ معلم صاحب خفا ہوتے ہین معیار نے کہا ضرور کہدینا ملازمین باہر آئے جو جو باتین معیار نے کہی تھین

سب زرمہر سے بیان کردین آخر مین یہ بھی کہا کہ اس وقت مجھے مہلت نہین ہی اب کوئی پیام نہ بھیجنا زرمہر وہان سے اُٹھا دل مین
خیال کیا کہ اس وقت معلم صاحب کا مزاج درست نہین ہی پھر کسیوقت آؤنگا کوئی تدبیر ضرور بتائینگے یہ خیال کرکے اپنے
یہان آیا وزیرون نے کہا حضور معلم صاحب نے کیا فرمایا زرمہر نے کہا وہ اس وقت کسی کار ضروری مین مشغول
تھے اس وجہ سے کچھ نہین کہا مین نے دو بار آدمی کو بھیجا اُنکو بُرا معلوم ہوا مجھسے کہلا بھیجا کہ اب ہمارے پاس کسیکو
نہ بھیجنا ہم جواب نہ دینگے پھر کسی دن آنا مین کل پرسون جاؤنگا وہی کچھ تدبیر بتائینگے اور کیا عجب ہی کوئی بات ایسی پیدا
کرین کہ اب مجھے جانے کی بھی ضرورت نہو کیونکہ مین اُنسے کہہ آیا ہون کہ طلسم کے عجائبات برباد ہوتے جاتے ہین اُنکو
اس امر کا ضرور خیال ہوگا وزیرون نے کہا نہین معلوم کل تک رستم کہان پہونچے ذرا اس وقت ملاحظہ تو فرمائیے کہ رستم
کہان ہی زرمہر نے تختۂ سامری منگایا شبیہ سامری کو بلایا دریافت کیا کہ رستم اسوقت کہان ہین کس کام مین مصروف ہین
تصویر نے آواز دی اب پوچھتے ہو کہ جب رستم قلعہ کو تباہ کرکے اپنے لشکر کو درست کرکے ملکہ گیسو دراز کے باغ کی
جانب لوح لینے کو روانہ ہوے یقین ہی کل تک لوح حاصل کرلینگے ای زرمہر تم بڑی سستی کر رہے ہو تمکو لازم ہی کہ ایسا
انتظام مناسب کرو کہ رستم راہ مین گرفتار ہوجائین اور ملکہ کے باغ تک نہ پہونچنے پائین اگر باغ تک پہونچ جائینگے
تو غضب ہوجائیگا ساحر اُنسے لڑ نہین سکتا ہی اگر غیر ساحر جاتا ہے تو وہ ایک سحر پر بھاری لشکر لیکر اگر کوئی مقابلہ کرنا چاہے
تو اسوقت جسقدر لشکر رستم کے پاس ہی اُتنا لشکر تمام طلسم مین نہین ہی آجتک تمنے غفلت کی مگر اب غافل رہنے کا محل
نہین ہی جلد تدبیر کرو زرمہر نے قلعہ کی بربادی کی جو کیفیت سنی وزیرون سے کہا غضب ہوا رستم نے قلعہ طلسمی کو بھی تباہ
کردیا اور جو کچھ اُسمین مال و اسباب تھا سب اپنے قبضے مین کیا بہت سے لوگ قتل ہوے جو باقی بچے اُنھون نے اطاعت
اختیار کی مقتولون کے اسباب سے اپنے لشکر کو درست کیا اب بیشمار فوج لیکر ملکہ گیسو دراز کے باغ کو گئے ہین
وزیرون نے کہا حضور ملکہ گیسو دراز ضرور گرفتار کرلینگی علاوہ سحر کے اُسمین مکر ایسے ہین جنسے ممکن نہین جو رستم بچ سکین
زرمہر نے کہا اگر گرفتار بھی کرلیا تو کیا ہوا اُسکا معین ضرور آئیگا چھڑا کرلے جائیگا اگر ملکہ اُس سے مقابلہ کریگی فتح نہ پائیگی
وہ شخص بھی بلاے روزگار ہی وزرا نے کہا پھر ملکہ کے پاس پیام بھیجدیجیے کہ رستم لوح لینے کو آتے ہین جہانتک ممکن ہو اُنکو
گرفتار کرکے فوراً قتل کر ڈالنا زرمہر نے کہا یہی میرا بھی قصد ہی یہ کہکر عقاب جادو کو طلب کیا ایک نامہ اسی مضمون کا
لکھ دیا اور زبانی بھی تاکید کردی کہ جس وقت رستم کو گرفتار کرنا اُسی وقت قتل کر ڈالنا لمحہ بھر بھی زندہ نہ رکھنا عقاب
جادو یہ پیام لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جاسکے گا

اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو روانہ ہوے دوسرے روز باغ کے نزدیک پہونچے گھوڑے کو روکا لوح ملاحظہ فرمائی لکھا تھا یہی باغ ملکہ
گیسو دراز کا ہی آج یہین قیام کرو کل باغ مین جانا مگر بے لوح دیکھے جانے کا ارادہ نکرنا رستم نامدار نے فوج کو رکاو
حکم دیا بارگاہ یہین استادہ کرو آج کی شب یہین رہینگے کل باغ مین جائینگے ملازمون نے جلدی جلدی بارگاہین استاد
استادہ کین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوے اور سب لوگ بھی اپنے اپنے خیام مین گئے شب تو
عیش و راحت مین بسر کی جب صبح ہوئی تو رستم نامدار نے لوح ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ لشکر کو اسی
جگہ چھوڑ تنہا باغ مین گیسو دراز کے جاؤ لوح ملیگی خبردار کسی کے فریب مین نہ آنا ہر بات مین لوح دیکھنا
رستم نامدار سب لشکر سے رخصت ہوے لشکر کو چھوڑکر گھوڑے پر سوار ہوے باغ مین تشریف
لے گئے دروازے پر دربانون نے روکا رستم نے اُنکو قتل کیا اسکی اطلاع ملکہ گیسو دراز کو ہوئی ملکہ نے کہا

رستم سے کوئی نہ بولے شاہزادے کو ہمارے پاس بھیج دو ملازمین ملکہ گیسو دراز رستم کے پاس آئے کہا آپ کو ملکہ نے سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے مجھے آپ سے کچھ کہنا ضرور ہے رستم نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جاؤ لیکن مکر سے اُسکے بچنا گیسو دراز ایک حوض کے قریب بیٹھی ہے اُسکے آگے تین گلدستے رکھے ہین جو گلدستہ دست راست کی جانب رکھا ہے اسی مین لوح ہے وہ ایک ایسی لوح دیگی جو الٹی خبرین بتائیگی اُسکو ہرگز نہ لینا جو گلدستہ دست راست کی جانب رکھا ہے اُسکو اُٹھا لینا لوح قبضے مین آجائیگی اگرچہ کیسے ہی مصائب ہون مگر اُس گلدستہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا جو لوح تمہارے پاس ہے یہ گلدستہ ہاتھ مین آتے ہی ناقص ہو جائیگی اگر گلدستہ ہاتھ سے چھوڑ دوگے تو پھر لوح جاتی رہیگی اور یہ لوح بھی خبر نہ دیگی رستم نامدار اس کیفیت کو دیکھ کر ملکہ کے پاس گئے دیکھا ایک نازنین مہ جبین ایک حوض کے قریب بیٹھی ہے گرد چند کنیزین مہ جبین جنبانی کر رہی ہین گیسو دراز رستم کو دیکھکر اُٹھ کھڑی ہوئی کہا ای شہر یار آپ نے ان بیگناہون کو کیون قتل کیا مجھے تو اطلاع ہوتی مین آپ کو بلا لیتی ایک مدت سے آپ کا نام نامی سنتی تھی مگر مشتاق دیدار تھی آج آپنے سرفراز فرمایا مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی یہ کہکر کنیزون کو اشارہ کیا کنیزون نے جام صراحی سامنے لاکر رکھا ملکہ نے اپنے ہاتھ سے جام مملو کیا رستم کے سامنے لاکر کہا نوش فرمایئے رستم نامدار نے گیسو دراز سے چھپا کے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ خبردار اس جام کو نہ پینا اسمین بیہوشی ملی ہے پیتے ہی بیہوش ہو جاؤ گے سب تحفہ جات قبضے سے نکل جائینگے پھر ہاتھ نہ آئینگے بہت پچھتاؤ گے بہتر یہی ہے کہ اس جام کو اسکے ہاتھ سے لیکر اُسکے منھ پر شراب پھینک دو رستم نامدار نے وہ جام گیسو دراز کے ہاتھ سے لیکر اسکے منھ پر کھینچ مارا شراب جو اسکے منھ پر پڑی اسمین بیہوشی ملی تھی گیسو دراز کو چھینک آئی بیہوش ہو کر زمین پر گری رستم نامدار نے اُس گلدستے پر ہاتھ ڈالا جیسے ہی گلدستہ اُنکے ہاتھ مین آیا ایک آواز تڑاقے کی ہوئی چھت مکان کی گری زمین نیچے چلی ایسا طلاطم ہوا کہ رستم نامدار کی آنکھین بند ہو گئین مگر شاہزادے نے گلدستہ ہاتھ سے نہ چھوڑا تھوڑی دیر کے بعد پاؤن زمین سے آشنا ہوے رستم نے دیکھا ایک مکان تاریک مین بند ہون جلدی سے گلدستے کو کھولا لوح نکالی لوح کے نکلنے سے روشنی ہوئی رستم نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ دیوار سے لوح کو مس کر دو پھر قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو رستم نے دیوار سے لوح مس کی دیوار اُڑ گئی میدان نظر آیا رستم باہر آئے مگر گیسو دراز کو جو ہوش آیا اُسنے اپنے نزدیک وہ گلدستہ نپایا بہت گھبرائی اُٹھ کر دیکھا مکان کی دیوارین گری پائین دیکھا رستم نامدار لوح گلے مین ڈالے ہوئے چلے جاتے ہین گیسو دراز نے وہین سے پکار کر آواز دی ای شہر یار آپ مجھے کہان چھوڑے جاتے ہین مین بھی آپ کی کنیزی مین حاضر ہون مجھکو ہمراہ لیتے چلیے مین تو آپ کی کنیز ہون جسکے پاس لوح طلسمی ہے مین اسکے تابع فرمان ہون رستم ٹھہرے گیسو دراز قریب آئی رستم کے قدمون کو بوسہ دیکر عرض کی ای شہر یار اب مین کہان رہونگی زرہر مجھکو قتل کر ڈالیگا اگر آپ نے لوح لی ہے تو مجھے بھی اپنی کنیزی مین رکھیے رستم کو اسکی حالت پر رحم آیا فرمایا کہ میرے ہمراہ چلو اُسنے قبول کیا رستم نامدار قریب اپنے گھوڑے کے آئے اسپ پر سوار ہوکے باد پا روانہ ہوا گیسو دراز کو شاہزادے نے کہا تم ہمارے لشکر مین آؤ تمھین ہم اپنے یہان بعیش و آرام رکھینگے کچھ اندیشہ نکرو گیسو دراز بھی عقب مین رستم نامدار کے آتی تھی جب رستم نامدار اپنی بارگاہ کے قریب پہونچے تو در بارگاہ پر کھڑے ہو کر گیسو دراز کا راستہ دیکھنے لگے کہ دیکھا سامنے سے گیسو دراز آتی ہے رستم چاہتے ہین کہ مین دربانون سے کہکر جاؤن کہ یہ جو آوے تو ممانعت نکرنا ہنوز کسی سے کہا بھی نہ تھا کہ ایک برق چمک کے گری کہ گیسو دراز کا سر اُڑ گیا رستم نامدار کو کمال حیرت ہوئی بڑھ کے دیکھا

بڑھ

وہان کسی کو نپایا بہت افسوس فرمایا اسکی لاش تو فوراً جل گئی اور جسقدر اس کا سحر کا کارخانہ بنا تھا سب جلکر
خاک ہوا اپنی بارگاہ مین آکے بیٹھے تھے کہ ایک پرچہ گودمین آکے گرا رستم نے اُس پرچہ کو دیکھا طرف
سے ملکہ خورشید جمال کے لکھا تھا کہ گیسو دراز کو تمنے قتل کیا اگر یہ آپ کے یہان آتی تو بہت فساد پیدا
ہوتے اس مکارہ کا مارا جانا ہی بہتر تھا رستم نامدار خاموش ہو رہے اُس شب تو شاہزادے نے وہین
قیام کیا صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل کرے اور لوح طلسمی ہاتھ آئے
تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ سامان قتل زرمہر کی فکر مین جائیے اور سامان قتل زرمہر صرف ایک خنجر ہی جو کوہ گلفشان پر
جانے سے ممکن ہو سکتا ہی جسطرح ہو سکے اپنے تئین کوہ گلفشان پر پہونچائیے وہان سے خنجر لائیے تب زرمہر
قتل ہو رستم نامدار نے لشکر کو حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو ہم ابھی یہان سے کوچ کرینگے طرف کوہ گلفشان
کے جائینگے لشکر نے فوراً چلنے کی تیاری کی رستم نامدار بصد شوکت و وقار وہان سے روانہ ہوئے طرف کوہ
گلفشان کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت عقاب جادو کی بیان کی جاتی ہی

کہ یہ جو نامہ زرمہر کا لیکر ملکہ گیسو دراز کے پاس چلا راہ کو طے کرکے تیسرے روز پہونچا یہان کچھ بھی نظر نہ آیا میدان
صاف پایا عقاب نے خیال کیا کہ شاید مین نے راستہ فراموش کیا بڑی دیر تک اسی فکر مین سرگردان رہا جو لوگ
وہان تھے اُنسے دریافت کیا کہ اس مقام پر ملکہ گیسو دراز کا مکان تھا اُن لوگون نے کل کیفیت بیان کی عقاب
کے ہوش اُڑ گئے اُسی وقت روانہ ہوا دو روز کے بعد زرمہر کے پاس آیا نامہ واپس دیا کل حال بیان کیا
زرمہر نے کہا اب مجھے یقین کامل ہو گیا کہ طلسم نہین بچے گا جب گیسو دراز سا رکن اعظم اس طلسم کا یون مارا جائے
اور لوح ایسے شخص کے قبضے مین جائے جسنے بے لوح آفت برپا کر دی تھی تو اب وہ کیا کریگا یقین ہی کہ
طلسم کو ضرور شکست دیگا یہ باتین کرکے اپنے گنجینہ سامری منگایا اُسمین سے صورت سامری کو بلایا رستم
کی کیفیت پوچھی شبیہ سامری نے سب حال بیان کر دیا زرمہر نے کہا یہ تو فرمائیے کہ رستم اب کہان گئے ہین شبیہ نے کہا
اب تمھارے قتل کا سامان مہیا کرنے کی فکر مین گئے ہین اور نصف راہ طے کر چکے ہین یقین ہی اسی ہفتہ مین وہان
پہونچ جائین اور تمھاری قتل کا سامان لائین زرمہر نے کہا اب کیا کیا جائے شبیہ نے جواب دیا کہ اب کوئی تدبیر
نہین بن پڑتی ہی اگر ہو سکے تو رستم سے میل کر لو اُسکا کہنا قبول کرو زرمہر نے کہا یہ تو مجھسے نہوگا مین ضرور ایکبار لشکر
گران ہمراہ لیکر رستم سے مقابلہ کرونگا سحر کی لڑائی کو موقوف رکھونگا شبیہ سامری نے کہا جس طرح لڑو گے
شکست پاؤگے زرمہر نے کہا جو کچھ ہو مین بے لڑے چین نہ لونگا انجام یہ ہی کہ مارا جاؤنگا بلا سے مگر اُسکی
خوشی نکرونگا شبیہ سامری نے کہا تمھین اختیار ہی زرمہر نے کہا آپ تشریف لیجائیے مین دیکھ لونگا شبیہ
سامری حسب دستور صندوقچے مین داخل ہوئی زرمہر نے کہا مین اب معلم صاحب کے پاس جاتا ہون اور یہ
تمام کیفیت اُنکو سناتا ہون یقین ہی وہ اب میری مدد ضرور کرین وزیرون نے بھی یہی رائے دی زرمہر
اُسی وقت معیار روشن دل کے مکان کی جانب روانہ ہوا تھوڑی دیر مین وہان جاکر پہونچا دربانون نے
اسکو بہ تعظیم و تکریم بٹھایا زرمہر نے کہا معلم صاحب کو ہماری طرف سے آداب و تسلیمات کہو اور عرض کرو
کہ حضور نے اس مقدمہ مین کچھ کوشش نہ فرمائی اب تو لوح بھی رستم کے پاس ہی میرے قتل کا سامان مہیا

کرنے گیا ہی مین یقین کرتا ہون کہ وہ میرے قتل کا اسباب لیکر واپس آئیگا اور مجھے قتل کریگا ملازمین معیار نے یہ گفتگو معیار سے آکر بیان کی معیار نے کہا ہماری طرف سے کہدو کہ جب تمھین یقین ہی کہ رستم ہمین قتل کریگا تو اُس سے میل کرلو اور جو کچھ وہ کہے اُسکو قبول کرو مین کسی بات مین دخل ندونگا اور آئندہ مجھسے اِس قسم کی باتین نہ کہنا تمسے پیشتر ہی مین نے کہا تھا کہ رستم سے میل کرلو مگر تم نے قبول نہ کیا اُسکا یہ انجام ہوا اور اب پھر کہتا ہون اگر قبول کروگے تو اچھے رہوگے نہین تو کتے کی موت مروگے اور رستم اِس طلسم کا فتاح ہی تم کو ابھی کیا کیفیت طلسم کی معلوم ہی بس اسقدر سُن لیا کہ اِس طلسم کی عمر ختم نہین ہی یہ دعویٰ بالکل غلط ہی کوئی چیز ایسی نہین ہی جسکی فنا نہو اب تمھارے حق مین یہی بہتر ہی کہ اطاعت ملک رستم کی قبول کرو خادمون نے سب گفتگو لفظاً بلفظاً زرمہر سے بیان کی زرمہر کو بہت برا معلوم ہوا کہا مجھے معلوم ہوتا ہی کہ معلم صاحب نے رستم کی مدد کی ہی جب تو یہ کلمات فرماتے ہین کہ اُسکی اطاعت قبول کرو بھلا مین اُسکی اطاعت کیون قبول کرونگا رستم میرا کیا بنا لیگا یہ کہکر وہان سے اُٹھا اپنے مکان پر آیا وزیرون سے کہا بڑا غضب ہوا قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ معلم صاحب رستم کے شریک ہوگئے اور اُسکو مدد دی جب تو اُس نے بے لوح سب کام ٹھیک کیے یہ دوسرے کی مجال نہ تھی جو اِس طلسم کو فتح کرسکتا صرف معلم صاحب کے باعث سے میرا طلسم برباد ہوا مجبور ہون کہ اُنسے مقابلہ نہین کرسکتا ہون نہین تو مزہ چکھا دیتا چھٹی کا دودھ یاد دلادیتا مگر بہت سی وجہون سے مجبور ہون اوّل تو میرے اُستاد ہین دوسرے یہ کہ ایک فساد بڑا ہوا ہی اب اُسمین اور ایک شاخ نکلے پھر ایسے شخص سے جنگ آغاز کرنا جو خود سحر و ساحری کا بانی ہو خلاف عقل ہی اور بہت سی باتین اِس قسم کی ہین جو مجھکو مجبور کیے ہوے ہین لیکن دیکھا جائیگا مین رستم سے فراغت پالون تو پھر ہر ایک کو مزہ چکھا دون وزرا نے کہا حضور اب اِن باتون کو رہنے دیجیے اِس وقت کچھ تدبیر فرمایئے زرمہر نے کہا تدبیر یہی ہی کہ ہمارے لشکر مین اطلاع دو کہ سب سامان سفر درست کرین ہم براے مقابلہ رستم جائینگے سحر کی لڑائی موقوف رکھینگے نیزہ و شمشیر سے لڑینگے وزرا نے کہا ہم لوگون کی بھی یہی صلاح ہی جو کچھ آپ تجویز فرماتے ہین بہت مناسب ہی اُسی وقت ملازمین زرمہر نے لشکر مین خبر پہونچائی رسالدار سپہ سالار سامان سفر مین مصروف ہوے دوسرے روز سب لشکر درست ہوگیا ہرکارے نے زرمہر کو اطلاع دی حضور لشکر تیار ہی سب کو آپ کا انتظار ہی زرمہر نے اُسی وقت وزیرون کو بلایا ایک کو براے انتظام وہین چھوڑا باقی کو اپنے ہمراہ لیا طرف کوہ کاہکشان بہ کبر براے مقابلہ رستم نامدار روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت رستم نامدار کی تحریر کی جاتی ہی

کہ یہ جو لشکر ان ہمراہ لیکر تبلاش سامان قتل زرمہر طرف کوہ کاہکشان کے روانہ ہوے دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے دیکھا صحرا بہت پر بہار ہی درخت عمدہ عمدہ خوشبودار اکیفیت موجود ہین روشین پڑیان اس طرح سے درست ہین کہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی باغبان نے بنائی ہین اپنی کاریگریان دکھائی ہین رستم بہت حیران ہوے لوگون سے کہا یہ صحرا ہی کہ کسیکا باغ ہی سب چیزین جابجا قاعدے سے ہین عجب قدرت الٰہی ہی جنگل مین یہ کیفیت آجتک نگاہ سے نہین گذری لوگون نے عرض کی حضور ایک اور عجب طرح کی بات ہی جانوران وحشی مثل آہو و شیر بہان کثرت سے پائے جاتے ہین طائر بھی عجیب و غریب درختون پر بیٹھے ہین اگر صحرا ہوتا تو یہ جانور ضرور ان درختون کو خراب کرتے زمین اسقدر صاف نہوتی رستم نے فرمایا کہ یہ کسیکا باغ نہین بلکہ صحرا ہی خدا کی قدرت اسکی دید کسے ظاہر ہی آج کے روز یہین رہو بلکہ شب کو بھی اسی جگہ بسر کرکے کل یہان سے

چاہین گے خادمون نے بارگاہین جلد ہی جلدی استادہ کین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین آکر رونق افروز ہوے دم
اور بھی ملازمین حاضر ہوے صحرا کی کیفیت دیکھنے لگے جب تھوڑی دیر گذری تو رستم نے دیکھا ایک سوار نقاب پوش
لباس پُرتکلف پہنے ہوے ایک آہو کے تعاقب مین آتا ہی عقب مین اُس سوار کے اور بہت سے نقاب پوش سوار
ہین رستم نامدار نے کہا یہ سوار کون ہی اور اسکے ساتھ اتنے نقابدار یہ لوگ کون ہین انکی کچھ حقیقت دریافت کرنا چاہیے
ہرکارون نے عرض کی غلام جاتے ہین ابھی خبر لاتے ہین یہ کہکر ہرکارے روانہ ہوے لیکن وہ سوار اُس وقت آہو کے
پیچھے گھوڑا اڑاے نکل گیا جب اُس طرف سے آہو کو شکار کر کے پلٹا اور رستم کی بارگاہ کے سامنے آیا تو تھوڑی دیر توقف
کر کے تمام لشکر کو دیکھا پھر اپنے ہمراہی نقابدار کو بھیجا کہ اس فوج کے سپہ سالار سے جا کر کہو تم کون ہو جو اس طرف ہمارے
بے اذن لئے ہو کیا نہین جانتے تھے کہ اس صحرا مین ہم رہتے ہین بس خیر اسی مین ہی کہ پلٹ جاؤ یہان نہ ٹھہرو خاص
ہمارے یہان کے لوگ تو اس طرف سے کبھی نہین آتے تم کون ہو جو ادھر آئے اور یہان قیام کیا وہ نقابدار در
بارگاہ رستم پر آیا نگہبانون نے روکا کہا ہم تمھاری اطلاع پہلے کر دین پھر جو کچھ حکم صادر ہوگا ویسا کیا جائیگا نقابدار
باہر ٹھہرا دربانون نے چوبدارون کو بلانا چاہا اس عرصہ مین ہرکارے جو خبر لینے گئے تھے موجود ہوے دربانون
نے کہا اگر اندر جانا تو یہ ایک نامہ دار آیا ہی اسکی اطلاع کر دینا ہرکارون نے کہا ہمین سب کیفیت معلوم
ہی یہ کہکر اندر آئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثنا بجا لاے پھر عرض کی حضور غلامون نے پتہ لگایا ہی بلکہ اُسی نقابدار کا ایک نامہ دار
آیا ہی نامہ تو اُسکے پاس نہین ہی زبانی کچھ عرض کریگا اُس نقابدار نے میرے سامنے کہا کہ ہم ہمیشہ سے یہان
رہتے ہین آج تک خاص ہمارے یہان کے ملازمین سے کوئی اس طرف نہین آیا یہ شخص کون ہی جو اس طرف
آیا اور طرہ یہ کہ یہین قیام کیا جا کر کہدو کہ اسی وقت یہان سے چلا جاے رستم نے فرمایا جو شخص پیام لایا ہی اُسکو اندر
بلا لو ہرکارے باہر آئے اُس نقابدار کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے نقابدار جاہ و تجمل بارگاہ اور رستم نامدار کی صولت
و جرات دیکھ کر دنگ ہو گیا عرض کی کہ ہمارے سردار نے ارشاد کیا ہی کہ اس طرف کوئی نہین آتا ہی ہم ایک مدت
سے اس صحرا مین رہتے ہین مگر کیفیت سے ظاہر ہوا کہ تمھین اس بات کی خبر نہ تھی اسی وجہ سے تم نے یہان
قیام کیا اب بہتر اسی مین ہی کہ اسی وقت یہان سے چلے جاؤ رستم نامدار نے کہا تمھارے سردار کا کیا نام ہی
اُس نقابدار نے جواب دیا کہ ہمکو نام بتانے کی اجازت نہین ہی رستم نامدار نے فرمایا ہماری طرف سے کہدینا
کہ ہم یہان دو تین روز رہینگے پھر چلے جائینگے تمھارا کیا نقصان ہی بلکہ ہم بہتر یہ جانتے ہین کہ ہماری دعوت
قبول کرو یہان آؤ ایک دو روز کچھ تم سے امور خاص دریافت کرنا ہین نقابدار نے کہا وہ دعوت قبول نہ فرمائینگے اور نہ اپکے
یہان آئینگے بلکہ ابھی بار آمادہ جنگ ہونگے اور آپ کے مقابلہ مین آئینگے رستم نے جواب دیا کہ ہمکو اس مین بھی
دریغ نہین ہی مردان عالم کا یہی شغل ہی شوق سے طبل جنگی بجوائین ہمارے مقابلہ مین آئین نقابدار یہ گفتگو
سنکر واپس ہوا رستم نامدار نے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی شاہزادی ہی اور ہمراہی اُسکے
سب کنیزین ہین فنون سپہ گری سے شوق ہی اس صحرا مین رہتی ہی سیر و شکار مین دل بہلاتی ہی تھوڑی
دیر تک یہ ذکر رہا پھر رستم نامدار نے ساقیون کو حکم دیا کہ محفل مین شراب لائین سب کو بلائین ساقیان سیمین عذار
حاضر ہوے صحبت عیش و نوشی گرم ہوئی عین گرمی صحبت مین ہرکارے بارگاہ مین آئے عرض کی پروردگار عالم
حضور کی عمر و دولت مین ترقی عطا فرماے نقابدار نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ صبح کو میدان کارزار
مین نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو آتش کینہ و فساد کو دوبالا کرے رستم نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی

وبتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی تیاری جنگ ہونے لگی جب وہ شب گذری اور شہسوار
زرین پوش فلک نے نقاب سیاہ اپنے چہرے سے اُٹھائی یعنی آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب
گذری روز ہوا رستم نامدار نے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کر کے سلاح طلب کی خادمون نے کشتیان سلاح
کی حاضر کین شاہزادے نے ہتھیار لگائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا
سب لشکر تیار ہوا رستم نامدار گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر ہمراہ ہوا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے
اُدھر سے لشکر نقابدار بہیت قلیل آگے آگے نقابدار مرصع پوش گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا اپنے لشکر کو لیکر میدان
مین آیا دونون لشکرون مین صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کرکا کہار ہٹے لشکر نقابدار سے ایک
جوان اجازت لیکر نکلا میدان مین آکر مبارز طلب ہوا رستم نامدار کے لشکر سے بھی ایک سردار نکلکر آیا اجازت
طلب کی رستم نے فرمایا کہ جہانتک ممکن ہو ان لوگون کو جان سے نہ مارنا زندہ گرفتار کر کے لانا وہ سردار فورا
کے میدان مین آیا نقابدار نگاور زن ہوا سردار اسلام نے دو تین ہمنون مین اسکے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا
نقابدار نے وار تلوار کا کیا سردار اسلام نے اُس وار کو روکر کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا نقابدار نے اپنا ہاتھ
سردار کے گریبان مین ڈال دیا دونون سے کشتی ہوئی گھوڑے کے نیچے آتے سردار اسلام نے نقابدار کو
سر سے بلند کیا لوہین اُٹھائے ہوے رستم نامدار کی خدمت مین آیا رستم نے حکم دیا کہ اسکو گرفتار کر کے لے جاؤ لوگ
نقابدار کو گرفتار کر کے لے گئے اسی صورت سے شام تک کل نقابدار گرفتار ہو گئے مگر نقابدار مرصع پوش باقی رہا
اسنے چاہا بھاگ کے نکل جاوے رستم نامدار نے ایک سردار سے کہا اسکو جانے نہ دینا گرفتار کر لینا سردار نے
گھوڑا بڑھایا نقابدار کے قریب پہونچا نقابدار نے تلوار کا وار کیا سردار اسلام نے خالی دیا نقابدار نے پھر دوسرا
وار کیا سردار اسلام نے باڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا نقابدار نے چاہا دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارے سردار
اسلام نے وہ ہاتھ بھی نقابدار کا مضبوط پکڑ اور ایسا کھینچا کہ نقابدار گھوڑے کے نیچے آیا سردار اسلام بھی مرکب
سے کود پڑا زور آپس مین ہونے لگا عرصہ تک کشتی رہی آخر سردار اسلام نے نقابدار کو زمین سے اُٹھا لیا مشکین
باندہ کر معہ مرکب خدمت مین رستم نامدار کے حاضر کیا رستم نامدار بفتح و فیروزی میدان سے پلٹے اپنی بارگاہ مین
آئے جلسہ عیش آراستہ کیا نقابدار طلب ہوے رستم نے نقابدار مرصع پوش سے پوچھا کہ اب اپنی کیفیت بیان کرو
نقابدار نے کہا ای شہریار میری کیفیت نہ دریافت فرمایئے اسکے عوض مین مجھے اور میرے ہمراہیون کو قتل کیجیے
رستم نے فرمایا اگر کیفیت بیان کرنا منظور نہین ہی تو مذہب اسلام کو قبول کرو صدق دل سے مسلمان ہو نقابدار نے
عرض کی ای شہریار مین تخلیہ مین کچھ آپ سے باتین کرنا چاہتا ہون رستم نامدار نے اُسی وقت سب سردارون کو
رخصت کیا نقابدار مرصع پوش وہان رہا رستم نامدار نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو نقابدار مرصع پوش نے کہا ای شہریار
مین دختر بداختر سلطان زرمہر تاجدار بادشاہ طلسم کی ہون مدت سے مجھے شوق سیر و شکار تھا اسی صحرا مین رہتی تھی
والد نامدار نے یہ امر مشتہر کر دیا تھا کہ خبردار کوئی اس صحرا مین نہ آئے مین بخوف شب و روز یہان بسر کرتی تھی آج آپ
یہان تشریف لائیے آپکو اس کیفیت سے آگاہی نہ تھی نہ مین آپکو جانتی تھی ورنہ مقابلہ کیون ہوتا رستم نے کہا ای
ملکہ خاص تمہارے واسطے اس طلسم مین میرا آنا ہوا ملکہ نے کہا اس جملہ کا مطلب میری سمجھ مین نہین آیا رستم نے فرمایا
کہ ایک جوان سیامک تاجدار نامی مدت سے تمپر فریفتہ تھا مگر کوئی تدبیر اُسکو بن نہ پڑتی تھی مجبور ہو کے اُسنے لشکر کشی
کی تھی مگر مددگار کوئی ایسا اسکے ہمراہ نہ تھا جسکی وجہ سے امید اُسکی پوری ہوتی راہ مین مجھسے مقابلہ ہوا مین نے زیر کیا

اُسنے مجھسے اپنی کیفیت بیان کی مدد چاہی اُسکی وجہ سے مین اس طلسم مین آیا شکر ہی خدا کا میری محنت بیکار نہ گئی ملکہ سے جو نام سیا مک کا سُنا عرض کی ای شہریار مین نے سُنا تھا سیا مک نے والد نامدار کے پاس پیام بھیجا تھا مگر والد نامدار نے نامنظور کیا اب جو کچھ آپ فرمائیے مجھے قبول ہی رستم نامدار نے کہا سیامک کو قبول کرو اور اپنے اس مذہب باطل کو چھوڑو ملکہ اُسی وقت مسلمان ہوئین رستم نے ملکہ کے واسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی ملکہ کو اُس بارگاہ مین بھیجا اور جسقدر نقاب دار تھے وہ سب بھی ملکہ کی بارگاہ مین گئی رستم نامدار نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا طرف کوہ گلفشان کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زرمہر جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر چلا راہ مین وزرا سے کہا مجھے ایک خیال ایسا آیا ہی جسکی وجہ سے مین بہت ہی پریشان ہون وزرا نے کہا حضور ارشاد فرمائیے کیا بات ہی زرمہر نے کہا اگر قلعہ کو فتح کر کے اور لوح حاصل کر کے رستم کوہ گلفشان کی طرف جائیگا تو ضرور راہ مین ملکہ کا مکان ملیگا اور آج کل شاہزادی وہین ہین رستم اسی واسطے اس طلسم مین آیا ہی جب اُنکا سامنا ہوگا اُنھین تو اسکی کیفیتین معلوم نہین ہی ضرور روکین گے جب رستم کو اس حال سے آگاہی ہوگی کیا عجب ہی جو شاہزادی کو گرفتار کر کے اپنے قبضے مین کرے وزرا نے کہا حضور نے جو کچھ تجویز فرمایا بہت درست ہی پیشتر اسکا انتظام کر لیجیے پھر رستم کی تلاش مین چلیے زرمہر نے کہا ملکہ کو آپ لوگون مین سے کوئی جا کر یہ خبر دے کہ ملکہ میرے پاس چلی آئین اور وہان ہرگز نہ ٹھہرین میرے جانے کی کیا ضرورت ہی اگر مین جاؤنگا تو عرصہ ہوگا وزرا نے کہا حضور کا تشریف لے چلنا ضرور ہی اگر وہان رستم موجود ہوا تو کیا ہوگا زرمہر نے کہا میرا ایک خیال ہی اول تو رستم پہچان نہ سکیگا اور ملکہ جب اس بات کو دیکھین گی کہ اب اس سے مقابلہ پڑیگا تو وہ ضرور وہان سے روانہ ہو جائینگی آپ لوگون کو اسی واسطے بھیجتا ہون کہ انکو آگاہ کر دیجیے کہ ایک شخص اس طور کا اس طرف سے آنے والا ہی اُسکی وجہ سے آپ کا یہان رہنا مناسب نہین ہی وزیرون نے کہا ہم جاتے ہین ملکہ کو اپنے ساتھ ہی لاتے ہین دو وزیر زرمہر سے رخصت ہو کر طرف اُس صحرا کے روانہ ہوے جہان ملکہ قیام پذیر تھین تین دن کے بعد اُس صحرا مین پہونچے دیکھا تمام صحرا خشک پڑا ہی ایک طرف کچھ بارگاہون کے اُکھڑنے کے نشان معلوم ہوے ہین قاعدے سے ثابت ہوتا ہی کہ کوئی لشکر عظیم یہان آ کے اُترا تھا چلا گیا ایک جانب دیکھا دو چار لاشے عورتون کے پڑے ہین مگر سبکے چہرے پر نقاب ہی جانوران صحرائی اُنکو کھا رہے ہین وزیرون نے کہا غضب ہوا معلوم ہوتا ہی ملکہ سے مقابلہ ہوا اور رستم ملکہ کو گرفتار کر کے لیگیا بہتر یہ ہی کہ اسکی خبر سلطان کو پہونچائین اور کوئی انتظام کرین یہ راے کر کے سب روانہ ہوے زرمہر نے کہدیا تھا کہ مجھسے کوہ گلفشان پر ملاقات ہوگی یہ لوگ کوہ گلفشان کی جانب چلے چار کوس کے بعد پہونچکر انھون نے دیکھا کہ ایک لشکر عظیم ٹھہرا ہی آپس مین کہا یہان سے جلدی نکل چلو رستم یہان ٹھہرا ہوا ہی مگر ایک وزیر کہ سب سے زیادہ مقرب تھا اُسنے کہا یہ تو تحقیق کر لو کہ ملکہ اسکے پاس ہین یا مقابلے سے بھاگ کر اپنے مکان چلی گئین گو سب نے بہت سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا کہا رستم ہم لوگون سے کیا بولیگا اور کیا جان سکیگا کہ یہ کون ہین صرف کیفیت دریافت کر کے پلٹ آئینگے سب مجبور ہوگئے یہ لشکر کی طرف بڑھا آگے دیکھا ایک جوان رعنا بارگاہ کے آگے جو ہر نگار کرسی پر بیٹھا ہی وزرا صولت و حشمت دیکھکر دنگ ہوگئے آپس مین کہا اس جوان کے چہرے سے معلوم ہوتا ہی کہ بڑا صاحب جرأت ہی رستم یہی ہی ایک نے کہا خلاصہ کیفیت کسی سے دریافت کرو وزیر اول زرمہر کا قریب بارگاہ کے آیا اُس بارگاہ مین ایک سردار بیٹھا تھا اُس سے تحقیق کرنے لگا کہ یہ جوان جو کرسی پر جلوہ فرما ہی کون ہی اور اسکا کیا نام ہی

وہ سرداران لوگون سے بخوبی واقف تھا سمجھا کہ یہ خبر لینے کو آئے ہین مگر انجان بنکے کہا کہ آپ کیون دریافت
فرماتے ہین وزیر نے کہا ہم لوگ مسافر ہین یہان اس لشکر کو ٹھہرے ہوئے دیکھا معلوم کرنے کی غرض سے دریافت
کیا سردار نے کہا یہان تشریف لائیے ہم آپکو اچھی طرح بتائین وزیر بارگاہ کے اندر آیا اور لوگ جو اسکے ہمراہ تھے
انکو بھی بلا لیا تینون وزیر اور چہار ملازمین انکے اس بارگاہ مین آئے سردار نے کہا یہ لشکر رستم نامدار کا ہی برای
فتاحی طلسم یہان آئے ہین فضل خدا سے سب کام بنگئے ہین صرف اب قتل زرمہر کی تدبیرین جاتی ہین آپ لوگون نے
زرمہر کا ساتھ کیون چھوڑا یہان کیون تشریف لائے یہ کلمہ سنکر وزرا بہت گھبرائے فورا بات کو بنانا چاہا کہا ہم لوگ زرمہر
سے واقف بھی نہین ہان سنتے ہین کہ اس طلسم کا بادشاہ ہی سردار نے اسی وقت اور لوگون کو آواز دی سب آگئے جمع
ہوے اسنے کہا ان لوگون کی مشکین باندھ لو یہ وزیر ہین زرمہر کے نہین معلوم یہان کس لیے آئے تھے وزرا نے چاہا
بھاگ کر نکل جائین مگر کہان جاسکتے تھے اسیر ہوگئے سردارون نے گرفتار کر کے رستم ذی حشم کے حضور مین حاضر کیا رستم
نے فرمایا یہ کون لوگ ہین سب نے عرض کی حضور یہ وزیر اعظم ہین زرمہر جادو کے یہان کسی غرض سے آئے تھے ہم لوگون نے
گرفتار کر لیا رستم نے کہا آپ لوگ یہان کیون تشریف لائے تھے وزیرون نے عرض کی ہم نہین جانتے کہ زرمہر جادو کون ہی
ہان اسقدر ہم جانتے ہین کہ زرمہر یہان کا بادشاہ ہی لیکن ہم اسکی صورت سے بھی واقف نہین رستم نامدار نے کہا انکو
باندھ کر اصلی کیفیت دریافت کرو اگر نہ بیان کرین تو انکو قتل کرو جب وزیرون نے دیکھا اب جان جاتی ہی تو مجبور ہو کے
کہا ای رستم نامدار اگر ہم اپنی کیفیت آپ سے بیان کرین تو ہمکو آزاد کر دیجیے گا رستم نے فرمایا اگر اسلام قبول کرو گے تو
رہا بھی کر دیے جاؤ گے وزرا نے عرض کی ای رستم نامدار ہم اسلام قبول نکرینگے رستم نے کہا ان لوگون کو ابھی قتل کرو کوئی
ضرورت کیفیت اصلی دریافت کرنے کی نہین ہی لوگ وزرا کو میدان مین لائے جلاد طلب ہوے جلادون نے
ریگ کے چبوترے بنائے تینون وزیرون کو معہ انکے ہمراہیون کے چبوترون پر بٹھایا تلوارین کھینچکر شلنگین لگانے
لگے رستم نامدار نے کہا اگر وہ لوگ اب بھی اسلام قبول کرین تو انکے قتل سے باز رہو بعض بعض سردارون نے آکے کہا
مگر وزرا نے اسلام قبول نہ کیا سردارون نے رستم سے آکے عرض کی حضور وہ اسلام قبول نہین کرتے ہین رستم نے
فرمایا قتل کر ڈالو سردارون نے جلادون کو آکر حکم سنایا اور کہدیا کہ اب کسی حکم کے منتظر نہ رہو جلادون نے آنکھون پر
پٹی باندھی سبکی گردنون پر کوے کے خط لگائے الگ ہٹکے پیترا بدل کے تلوارین لگائین سب کے سر برابر اڑگئے
تن بے سر زمین پر لوٹنے لگے رستم نامدار نے کہا اب زرمہر کی قوت بالکل کم ہوگئی ہی نہین معلوم اب کہان ہی لوگون نے
عرض کی جہان ہوگا وہ بھی قتل کیا جائیگا یا اسلام قبول کریگا رستم نے کہا اب یہان سے جلد چلنا چاہیے آج تیاری
کوچ کی کرو لشکر نے یہ خبر سنکر چلنے کی تیاری کرنا شروع کی شام تک سب لشکر تیار ہوگیا رستم نامدار نے وہان سے
کوچ کیا چار کوس پر کوہ گلفشان تھا قلہ کوہ پر نظر رستم نامدار کی پڑی دیکھا پھول برس رہے ہین فوارے پانی کے
سر بفلک کشیدہ ہین رستم نے ہمراہیون سے کہا کہ دیکھو وہ کوہ گلفشان معلوم ہوتا ہی سب نے کہا حضور وہان تو عجب
کیفیت نظر آتی ہی کچھ پھول برس رہے ہین فوارے چل رہے ہین بہت تکلف ہی رستم نے فرمایا قریب چلکر کل
کیفیت دیکھین گے یہی ذکر کرتے ہوے قریب کوہ پہونچے رستم نے دیکھا بہت سے اژدہے ایک مقام پر شعلہ ہای
آتشین چھوڑ رہے ہین جب اژدہون نے رستم کو دیکھا بڑھ بڑھ کے شعلے چھوڑے شاہزادے نے لوح چمکائی سب
پسپا ہوے مرکب رستم نے بہت کو ٹاپون سے روند کر مار ڈالا بہت سایہ پڑتے ہی جلکر مرگئے بہت بھاگ گئے رستم نامدار آگے
بڑھے دیکھا ایک جگہ پر شعلہ ہای آتش سر بفلک کشیدہ ہین وہ سایہ پڑنے سے منتشر ہو گئے رستم نامدار اور آگے بڑھے اسی طرح

سب عجائب وغرائب کو مٹاتے ہوئے کوہ پر جا پہونچے وہاں عجب سامان نظر آیا ایک باغیچہ نہایت پرتکلف پایا کہ باغ عجائب وغرائب سے مملو درختون مین بجائے ثمر کے سر انسان آویزان آپس مین باتین کرتے ہین رستم اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھے سب نے دیکھا ایک چشمہ آب مصفا ہے اسمین سے فوارے نکل رہے ہین پھول مملکوہ سے برستے ہین چشمہ مین گرتے ہین ماہیان چشمہ ان پھولون کو منھ مین دبا کر خوش ہوتی ہین عجب لطف ہے رستم نے لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ یہی چشمہ ہے اسمین وہ ماہی ہے جسکے شکم مین خنجر ہے اگر لوح کا عکس اس چشمے پر ڈالو تو ابھی خشک ہو جائے وہ ماہی نکل آئے مگر جہانتک ممکن ہو اسکے شکم کو جلد چاک کرے ورنہ خنجر اسکے پیٹ سے غائب ہو جائیگا پھر ہاتھ نہ آئیگا رستم نامدار نام خدا لیکر بڑھے چشمے پر جا کے لوح کا عکس ڈالا آب چشمہ خشک ہوا سب مچھلیان تڑپنے لگین رستم نامدار نے دیکھا ایک ماہی کلان تڑپ تڑپ کے آن سبکے اوپر آتی چاہا اڑ جاؤن مگر شاہزادے نے مچھلی کو دبا لیا کمر سے خنجر نکالا اور مچھلی کا شکم چاک کیا مچھلی کے پیٹ سے خنجر نکلا رستم نامدار نے خوشی خوشی خنجر کو کمر مین لگایا کوہ سے نیچے آئے جیسے ہی رستم نے قدم کوہ سے نیچے رکھا ایک تڑاقا ہوا کوہ اڑ گیا سب لوگ دیکھکر حیران ہوئے رستم نامدار کو بڑی خوشی حاصل ہوئی لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین تحریر تھا کہ اب قیام کرو زرمہر آتا ہے لشکر گران ساتھ لاتا ہے تمہین اس سے مقابلہ کرنا رستم نے فرمایا ہمین بارگاہین استادہ کی جائین زرمہر آتا ہے اس سے ہمین مقابلہ کرینگے خادمون نے بارگاہین استادہ کین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین اترے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے رستم نامدار کی گود مین ایک پرچہ آکر گرا اسمین ملکہ خورشید جمال کی طرف سے لکھا تھا کہ ای شہریار بسیار ہو وہ چیز ہاتھ آئی ہے جسکا ملنا بہت دشوار تھا اب ایک مرحلہ اور باقی ہے کہ زرمہر لشکر گران ہمراہ لیے آتا ہے اسکی جنگ سے فراغت حاصل ہو تو طلسم فتح ہو جائے جو لوگ اس وقت رستم کے پاس بیٹھے تھے شاہزادہ نے سب سے کہا آپ حضرات کو تکلیف ہوگی تھوڑی دیر کے لیے تخلیہ ہونے کی ضرورت ہے سب لوگ بارگاہ رستم سے باہر آئے رستم نے انگشتری کو لوح سے مس کیا ملکہ خورشید جمال آئین شاہزادے نے کہا ملکہ بہت دنون سے نہین دیکھا تھا بہت مشتاق تھا ملکہ نے کہا مین حاضر ہوتی تھی لیکن محل نہ پاتی تھی جو آپ سے ظاہر ہو کر ملتی ای شہریار اب سب طلسم فتح ہو چکا ہے صرف ایک لڑائی اور باقی ہے دیکھئے یہ مکار آپ سے کیونکر لڑتا ہے اسکے فریب سے بچیے گا ہزارون مکر کریگا کیا تعجب ہے جو زیر ہونے پر بھی مگر مسلمان ہو جائے اور پھر آپ سے دغا کرے رستم نے فرمایا خدا مددگار ہے وہ کیا مکار ہے اگر اسنے ہماری قسمت مین فتح تحریر کی ہے تو ضرور ظفر پائینگے مگر اتنی تکلیف کیجیے کہ دختر زرمہر کو لیے جائیے ملکہ نے کہا دختر زرمہر کہان ہین رستم نے کہا مین ابھی طلب کرتا ہون اسی کے واسطے اسقدر فساد ہوا لیکن شکر ہے کہ سیامک نامدار کی مراد تو برآئی انشاء اللہ بعد فتح اسکا عقد سیامک کے ساتھ کر دینگے ملکہ نے کہا پھر جلدی اسکو طلب فرمائیے مین زیادہ ٹھہر نہین سکتی کیونکہ جس روز سے آپ نے اس طلسم مین جنگ آغاز کی ہے اسی روز سے مین بھی نہین معلوم کن کن امور کی کوشش کر رہی ہون اور کیا کیا انتظام کیے کون کون مرحلہ تباہ کیے رستم نامدار نے کہا ملکہ واقعی تم نے بڑی مدد کی اور مین ممنون ہوا ملکہ نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین آپ نے ہماری عزت بڑھائی غریب نوازی فرمائی رستم نامدار نے دختر زرمہر کو طلب کیا ملکہ غائب ہو گئین جب ملازمون نے دختر زرمہر کو حاضر کیا رستم نے فرمایا آپ لوگ باہر تشریف لے جائیے ملازمین باہر آئے رستم نے کہا ملکہ موجود ہین انکو لیے جاؤ خورشید جمال نے تخت اتارا دختر زرمہر کو تخت پر بٹھایا رستم سے رخصت ہو کر روانہ ہوئین رستم نامدار نے پھر لوگون کو اندر بلایا جلسہ عیش ونشاط برپا ہوا تھوڑی دیر تک شغل مے نوشی رہا جب رات زیادہ گئی رستم نامدار نے دربار برخاست کیا خوابگاہ مین تشریف لیجا کر آرام فرمایا سب لوگ اپنے اپنے بستر پر جا کے محو خواب ہوئے طلایہ دار بارگاہون کے گرد گشت کرنے لگے رات تو بہت تھوڑی باقی تھی صبح ہو گئی رستم نامدار خواب سے بیدار ہوئے فریضہ سحر

ادا کیا بارگاہ مین آسکے جلوہ فرما ہوے پردے بارگاہ کے اٹھوا دیے فضاے صحرا دیکھ رہے تھے کہ صحرا کی ایک جانب سے گرد اڑی رستم نے کہا زرمہر آپہونچا یہ ذکر تھا کہ پردہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک تخت آگے آگے چار اژدران آتش زبان اٹھائے ہوے اس تخت پر زرمہر تاج مرصع کار سر پر کج دھرے ہوے لباس شاہی پہنے ہوے تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے آتا ہے عقب مین لشکر ساحران و غیر ساحران بیشمار ہاتھیون چھکڑون پر لدی ہوئی خزانہ بھی ہمراہ ہے غرض زرمہر نے مقابلہ مین لشکر رستم کے اپنا لشکر اتارا بارگاہین استادہ ہونے لگین لوگ گھوڑون سے اترنے لگے اپنا اپنا اسباب اپنی اپنی جگہ مین رکھنے لگے مگر زرمہر نے کوہ کی طرف دیکھا بہت افسوس کیا جو دو تین مصاحب اسکی پشت پر کھڑے تھے ان سے کہا اب میری موت قریب ہے سامان قتل میرا رستم کے ہاتھ آگیا مگر ایکبار تو دل کھولکر مقابلہ کرتا ہون اگر مارا جاؤنگا تو نام باقی رہیگا اور اگر فتح پائی تو شہزادی برائی پھر از سر نو طلسم کو درست کر لونگا لیکن ایک خیال میرے دل کو اضطراب مین ڈالے ہوے ہے نہین معلوم شاہزادی کہان ہین مین نے اپنے وزرا کو اسی واسطے بھیج دیا تھا کہ وہ جاکر انکو سمجھا کر روانہ کردین مگر انمین سے ابھی تک کوئی واپس نہین آیا شاید ملکہ کے پہونچانے چلے گئے مصاحبین نے کہا حضور اس امر کا اندیشہ نہ فرمایئے وہ لوگ ملکہ کو ضرور پہونچا کر پھر پلٹ کر آئینگے زرمہر خاموش ہو رہا اپنی بارگاہ مین گیا رستم نامدار سب کیفیت دیکھا کیے جب یہ بارگاہ مین جاچکا تو شہزادے نے کہا زرمہر کوہ کی جانب دیکھکر بہت افسوس کرتا تھا اور نہین معلوم کیا کیا باتین کر رہا تھا مگر طرز گفتگو سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ بہت ہراسان ہے لوگون نے عرض کی حضور ہراسان کیون نہوگا اب آخری جنگ باقی ہے سب طلسم کے مرحلہ جات تو حضور فتح کر چکے اب بھی اسکو ہراس نہوگا رستم نے فرمایا خدا مالک ہے اگر ہماری قسمت مین فتح ہے تو اسکو بھی قتل کرینگے سب نے عرض کی انشاء اللہ تعالی بالفتح و فیروزی یہان سے جائینگے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے بارگاہ مین آئے عرض کی شہر الہی تا ابد باشی بہ اقبال جوان بخت جوان دولت جوان سال شہریار کی عمر و دولت جاہ و مرتبت مین ترقی ہو زرمہر جادو نے بھی طبل جنگی بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کہ کل میدان مین نکلکر معرکہ آرا ہو اور آتش کینہ و عناد کو دوبالا کرے رستم ذیحشم نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین اسی وقت سے تیاریان ہونے لگین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین بعیش و آرام تشریف فرما تھے کہ پھر ہرکارے نے آکر عرض کی حضور ایک نامہ دار زرمہر کا در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے رستم نامدار نے کہا یہ بے قاعدہ ہے کیسا نامہ لکھا اچھا اندر بلالو چوبدار باہر گئے اپنے ساتھ اس نامہ دار کو لیگئے نامہ دار رستم کو دیکھکر خائف ہوا رستم نے اسکے طرز سے پہچانا کہا بھائی محل خوف نہین ہے ہمکو تمسے کیا علاقہ ہے جس سے مطلب ہے اس سے ہے تم کیون خائف ہوے ہو یہ کہکر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا نامہ دار خلق و مروت رستم عالی ہمت دیکھکر بہت خوش ہوا دل مین کہا ایسا جوان صاحب جرأت اس طرح کا صاحب مروت آجتک نگاہ سے نہین گذرا پہلے بڑھ کے رستم عالی ہمم کے قدمون کو بوسہ دیا پھر ہاتھ باندھ کر عرض کی شہریارا میری خطا معاف فرمایئے جو کچھ مجھسے زرمہر نے کہا ہے مین حضور مین عرض کرتا ہون خطاوار وہی ہے مگر مین چونکہ اعادہ ان الفاظ کا کرتا ہون اس وجہ سے معافی کا امیدوار ہون رستم نے فرمایا بیان کرو ہمنے ایکبار کہدیا کہ ہمکو تمسے کسی قسم کی عداوت نہین ہے نامہ دار نے نامہ نذر دیا اور عرض کی بیشتر کچھ زبانی پیام ہے اسکو سن لیجیے پھر نامہ پڑھیے رستم نے کہا بیان کرو نامہ دار نے عرض کی کہ زرمہر نے کہا ہے کہ اس جاہ و حشمت پر نازان ہو مین بادشاہ طلسم ہون مجھسے مقابلہ کرکے فتح نہ پاؤگے اور مین تمھاری جرأت و ہمت سے بہت خوش ہون اگر تم اسی وقت میرے پاس چلے آؤ تو اب بھی ممکن ہے کہ تمھاری خطا معاف کردون اور کسی عہدہ جلیل پر تمھین بھیجون کیونکہ تم اسیکے لائق ہو اور اگر مجھسے مقابلہ کروگے ذلیل ہوگے رستم کو غصہ آیا تلوار پر ہاتھ ڈالکر فرمایا ابھی اسکی یاوہ گوئی مٹا دونگا ساری حکومت بھلا دونگا نامہ دار نے عرض کی اب نامہ ملاحظہ فرمایئے رستم نے نامہ پڑھا اسمین

بھی ایسے ہی شنا مین وریج تھے رستم کو اور زیادہ غصہ آیا کہا مین اسیوقت اُسکی بارگاہ مین جاکر ان الفاظ ناشایستہ کی سزا دونگا افسران فوج نے جو رستم کو اس درجہ برہم پایا سب حاضر ہوے ہاتھ باندھکر عرض کی اے شہریار صبح کو کچھ دیر نہین ہی میدان مین آئیگا اسکو الکھل ہو جائیگا سب نے رستم کو بمنت وسماجت روکا رستم نے نامدار سے کہا کہ اس بچیارے نے تماشے کر دیا اگر جو تیرے سکیے ہا پسے ورشے برائی ہو سکے اُٹھا نہ رکھ اگر اس وقت میرے افسران فوج مجھے نہ روکتے تو تجھے ان باتون کا مزہ چکھا دیتا ہماری حکومت بھلا دیتا مگر ان لوگون کے کہنے سے مجبور ہو گیا لیکن کل جب میدان مین آئیگا تو تجھکو شجاعت و مردانگی دکھاؤنگا [illegible] عرض کی [illegible] عرض کرونگا یہ کہکر رخصت ہوا رستم نامدار نے دربار برخاست کیا خوابگاہ مین تشریف لیگئے [illegible] فوج مین [illegible] جب شہسوار زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا اور تاریکی شب [illegible] ہوئی رستم نامدار خواب راحت سے بیدار ہوے مشغول عبادت پروردگار ہوے جب فریضہ [illegible] سے فراغت پائی [illegible] کی کشتی طلب فرمائی ہتھیارون سے آراستہ کرکے برآمد ہوے خادمون نے اسپ صبا دم برابر لا کے رستم حاضر کیا شاہزادہ [illegible] سوار ہوا لشکر حاضر ہوا آگے آگے ملک رستم نامدار عقب مین لشکر بیشمار اس جاہ و تجمل سے سوے میدان کارزار روانہ ہوے اس طرف سے زرمہر اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا لشکر جانبین کی صفین جب درست ہوچکین تو نقیبان [illegible] صفون سے نکلے نقابت کرکے پیچھے ہٹے کڑکیت کڑکے [illegible] سے فراغت کرکے خاموش ہوے زرمہر نے ایک پہلوان کو نامی اسکا فولاد کوہ تن تھا میدان مین بھیجا اور کہا جاکر رستم کو پکار [illegible] اسوقت رستم کو قتل کریگا تو [illegible] طلسم کی [illegible] تمکو دونگا اور ممنون احسان ہونگا فولاد میدان مین آیا شاشوری دکھا کے پکارا ای رستم اگر کچھ دعوی [illegible] ہے تو میرے مقابلے مین آ رستم نامدار نے گھوڑا بڑھایا بہت سے سردار قریب مرکب آکے [illegible] عرض کرنے لگے ای شہریار جبتک غلامان جانثار زندہ ہین آپ میدان مین تشریف نہ لیجائیے رستم نے فرمایا کہ ہم لوگون کا یہ دستور ہی کہ جو جسکا نام لیکر پکارتا ہی وہی میدان مین جاتا ہی وہ میرا نام لیکر پکار رہا ہی مین ضرور جاؤنگا آپ لوگ اس بات مین دخل نہ دین سب سردار مجبور و ناچار خاموش ہو رہے رستم گھوڑے کو چھیڑ کر میدان مین آئے فولاد لنگاور زن ہوا تین قدم مرکب رستم اور سات قدم فولاد کا گھوڑا پیچھے ہٹا نیزہ بازی ہونے لگی رستم نے پہلے تو دو وار وار اسکے خالی دیے ایک مقام پر اُسنے گاو گاہ رستم کو تاکا نیزہ کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر چھیڑا نیزہ کا مارا اسکے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا فولاد کوہ تن دریاے خجالت مین غوطہ زن ہوا رستم سے کہا ای جوان نیزہ بازی تو خلال بازی مشہور ہی گر تو نے غضب کیا میرے ہاتھ سے ایسے وقت مین نیزہ نکالا مگر اب تلوار سے بچکر کہان جائیگا رستم نامدار نے فرمایا تلوار میان [illegible] سے یہ بھی حسرت تیری نہ رہجاے فولاد نے تلوار میان سے کھینچی رستم نے بھی شمشیر جوہردار لی آپس مین رد و بدل ہونے لگی فولاد نے رستم نامدار کے سر پر وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر خبردار خبردار کی صدا دی سر پر تلوار لگائی حریف نے سپر بچانے کو اٹھائی مگر سپر کی کیا تاب تھی جو تیغ رستم کو روکتی تیغ جوہرداری سپر کو کاٹ کر مغز مین در آئی سر کو کاٹتی سینہ کا ہو جاتی کمر تک اُتر آئی یہان بھی قرار نہ لیا راکب و مرکب فولاد کو چار ٹکڑے کیا لشکرون سے شور احسنت بلند ہوا زرمہر کا دل دردمند ہوا دوسرے سوار کو اشارہ کیا وہ میدان مین آیا رستم نامدار نے اُسکو بھی فولاد کے پاس پہونچایا اسی طرح سات جوان آئے مگر رستم کے ہاتھ سے مارے گئے مصاحبین زرمہر نے کہا حضور اگر اس طرح مقابلہ کیجیے گا تو عمر تمام ہو جائیگی مگر لڑائی ختم نہوگی زرمہر نے کہا مین بھی یہی خیال کرتا ہون مصاحبین نے کہا اپنے تمام لشکر کو حکم دیجیے کہ یکبارگی رستم پر ٹوٹ پڑے گو اُسکا لشکر بھی بہت ہی مگر جبتک یہ لوگ کام تمام کر دینگے پھر اُسکا لشکر آئیگا تو کیا بنائیگا زرمہر نے اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب ملکر ٹوٹ پڑو لشکر اشارہ پاکر رستم کی طرف بڑھا شاہزادہ بھی پشت مرکب پر سنبھلکر بیٹھا لشکر نے آکر چارون طرف سے گھیر لیا رستم

نامدار بھی ہنگامۂ وغا کرنے لگے انکا بھی تمام لشکر یہ کیفیت دیکھکر آگیا مانند سحاب چھا گیا تلوار چلنے لگی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہونے لگی رستم نامدار نے جس صف پر حملہ کیا اُسکو تباہ کردیا اگر کسی پیادے نے وار بھی کیا تو رستم نے ٹال دیا جب قتل کیا سردار کو ناک بقتل کیا اسی صورت سے صفون کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب تخت زرمہر سو پہنچے خنجر کمر سے نکالا ہاتھ بڑھا کر تخت سے زرمہر کو گھسیٹ لیا اُس نے چاہا سحر کرکے غرق زمین ہوجاؤن مگر رستم نامدار ہاتھ سے مضبوط پکڑے ہوے تھے دوسرے ہاتھ سے خنجر اُسکی گردن پر مارا کہ سر کٹ کے دھڑ سے زمین پر گرا ایک ہنگامہ برپا ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی ہوائے تند چلنے لگی برقین چمکنے لگین ایک آفت برپا ہوئی رستم نامدار نے لوح چمکائی سب تاریکی دفع ہوئی ایک آواز مہیب آئی کشتی مرا نام من سلطان زرمہر جادو بادشاہ طلسم دائم القرار بود اس آواز کے آنے سے تمام طلسم مین تہلکہ پڑا جابجا کی عمارتین جو زرمہر کے سحر کی بنائی ہوئی تھین گرنے لگین اس ہنگامے کو دیکھکر تمام لشکر خوفناک ہے ابہت سے لوگون کے ہاتھون سے تلوارین چھوٹ پڑین لڑائی موقوف ہوئی جو لشکر زرمہر کے لوگ تھے چادرین ہلانے لگے رستم نامدار نے تلوار روکی سب ہاتھ باندھ کر خدمت مین شاہزادے کے حاضر ہوے عرض کی اے شہریار ہمکو پناہ دیجیے رستم نامدار نے سبکو پناہ دی جسقدر لوگ تھے مطیع اسلام ہوے رستم نامدار بفتح و ظفر وزیری میدان سے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے جیسے ہی بارگاہ مین داخل ہوے دیکھا ملکہ خورشید جمال مسند پر بیٹھی ہین رستم نے جو لوگ ہمراہ تھے اُنسے کہا کہ آپ لوگ یہین ٹھہریے ملکہ کو اُسوقت ایسی خوشی تھی کہ کچھ خیال نہ کیا آگے بڑھ کے رستم کے دونون ہاتھون کو بوسہ دیا کہا اے شہریار آپ نے کمال کیا ایسی جنگ آج تک نہین دیکھی مبارک ہو کہ آج طلسم فتح ہوا رستم نے کہا ملکہ خدا کی عنایت سے اور تمھاری توجہ سے ملکہ نے عرض کی اے شہریار ہماری توجہ کیا چیز تھی آپ کی جرأت و ہمت کا یہ نتیجہ تھا مگر اب ایک کام اور کیجیے کہ تحفہ جات طلسمی اپنے قبضہ مین کیجیے اور خزانہ بھی تصرف مین لائیے رستم نے کہا ملکہ خزانہ کہان اور تحفہ جات کس مقام پر ہین ملکہ نے کہا مین آپ کے ہمراہ چلونگی سب پتہ صاف صاف معلوم ہوجائیگا اسکی نسبت دیر نہ فرمایئے میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ کل یہان سے روانہ ہوجایئے رستم نے فرمایا ملکہ جو تمھاری خوشی ہو مجھے کیا عذر ہے مین ضرور چلونگا ملکہ نے کہا آپ سب لشکر کو ہمراہ لے لیجیے گا اُدھر سے باغ میرا نزدیک ہے بیژن وغیرہ آپ کی بہت مشتاق ہین رستم نامدار نے کہا مین کل ضرور چلونگا ملکہ نے کہا اب مین رخصت ہوتی ہون کل صبح کو پھر حاضر ہونگی آپ کو لے چلونگی رستم نامدار نے ملکہ خورشید جمال کو رخصت کیا جو لوگ باہر کھڑے تھے اُنکو اندر بلایا جشن عام فرمایا شب بھر جلسہ رہا صبح کو ملکہ خورشید جمال بیژن اور سیامک کو ہمراہ لائین پہلے بیژن اور سیامک کو رستم نامدار کے پاس بھیجا اُنسے کہدیا کہ شاہزادے سے کہنا آپ تشریف لے چلیے بیژن اور سیامک نے جو لشکر کی زیادتی کو دیکھا کمال تعجب کیا بیژن نے کہا اے سیامک نامدار اقبال مندی کے یہ معنی ہین دیکھو جب آقائے نامدار اس طلسم مین آئے تھے تو جسقدر لشکر ہمراہ تھا وہ سب گرفتار ہوا اُس آفت سے خدا نے نجات عطا فرمائی پھر ایسے ایسے سامان پیدا ہوے اب دیکھو اُس لشکر سے کہین بڑھ کے فوج ہمراہ ہے اور جاہ و مرتبت زیادہ ہے مال و خزانہ بھی ویسا ہی کچھ ہے یہ باتین کرتے ہوے لشکر مین آئے بارگاہ رستم کے قریب آکر اندر جانے کا ارادہ کیا دربانون نے روکا بیژن نے کہا ہماری اطلاع کردو کہ بیژن اور سیامک آپ کے غلامان راسخ الاعتقاد دربارگاہ پر حاضر ہین امیدوار باریابی ہین اگر حکم ہو تو حاضر ہوکر بشرف قدمبوسی سے مشرف ہون دربانون نے چوبدار کو طلب کیا بیژن کا پیام [illegible] نے رستم سے آکر عرض کی شہریار کی عمر و دولت مین ترقی ہو دو شخص بیژن اور سیامک نامے دردولت پہ [illegible] رستم [illegible] بیژن [illegible] سیامک کا نام سنا خوش ہوگئے خود اُٹھے کہا مین اپنے دوستون [illegible] رستم [illegible] آپ اٹھے تو سب لوگ کھڑے ہوگئے رستم

در بارگاہ پر آئے بیژن نے جو رستم کو دیکھا اور اس عنایت پر نظر کی دوڑ کے قدمون کو بوسہ دیا رستم نے بغلگیر کیا ملکہ
کو بھی اپنے پاس بلایا دونون کو ہمراہ لیکر بارگاہ کے اندر آئے بیژن نے عرض کی آقاے نامدار ملکہ عالم نے فرمایا
ہی کہ اب عرصہ نہ کیجیے تشریف لے چلیے وہ خود بھی تشریف لاتی ہین ہم لوگون کو اُنھین نے پتہ بتایا بلکہ اپنے ہمراہ
یہانتک پہونچایا ایک مدت سے شوق زیارت تھا آج صبر نہو سکا ایسی خوشی سنی تھی کہ قریب تھا ملازمان جانثار شادی مرگ
ہو جائین رستم نے کہا پروردگار نے اپنا فضل کیا بیژن نے پھر عرض کی آقاے نامدار اب تشریف لے چلیے ملکہ عالم کو
تکلیف ہوتی ہوگی رستم نے اُسی وقت لشکر مین حکم بھیجا کہ اسی وقت سب چلنے کی تیاری کرین رسالدارون نے اسی وقت
لشکریون سے کہا کہ جلد اپنا اپنا اسباب سفر درست کرو رستم نامدار نے مرکب طلب کیا گھوڑے پر سوار ہوے خادمون
نے بارگاہین اُکھاڑین اُٹھا لا لدوایا گیا تھوڑی دیر مین سب لشکر بھی درست ہوا رستم نے بجاہ و تجمل وہان سے کوچ کیا ملکہ
خورشید جمال بھی بالاے تخت سحر پر روانہ ہوئین قریب شام رستم عالی مقام کے کان مین آواز آئی ای شہریار یہان قیام
کیجیے رستم نامدار نے گھوڑا روکا سب لشکر رکا بارگاہین فوراً استادہ ہوئین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین آ کے رونق افروز
ہوے کہ ایک پرچہ گود مین آ کے گرا اُسمین تحریر تھا کہ مین خدمت مین حاضر ہو کر کچھ عرض کرنا چاہتی ہون بہتر ہوگا کہ ایک بارگاہ
علیحدہ استادہ کرائی جاے رستم نامدار نے حکم دیا کہ ایک بارگاہ ابھی استادہ کرو اور سب اسباب ضرورت وہان مہیا کرو
ملازمون نے فوراً بارگاہ استادہ کی جو کچھ اسباب ضرورت تھا وہان موجود کیا رستم سے آکر عرض کی حضور بارگاہ تیار ہی
تشریف لے چلیے رستم نامدار اُٹھے اُس بارگاہ مین تشریف لاے سب لوگون کو اپنی بارگاہ مین چھوڑا یہان تنہا آکر
بیٹھے تھوڑی دیر مین ایک برق چمکی رستم نے دیکھا ملکہ خورشید جمال نے سلام کیا عرض کی ای شہریار اب میرا جانا مناسب
نہ تھا اس وجہ سے تکلیف دہ ہوئی رستم نے کہا ملکہ تکلیف کیسی یہ تو عین آرزو تھی خورشید روشن جمال نے عرض کی اب
شب بھر تو بعیش و آرام بسر کیجیے صبح کو جو مکانات سامنے معلوم ہوتے ہین انمین تشریف لیجائیے گا یہین سب تحفہ جات بھی ہین اور
خزانہ بھی یہین ہی رستم نے شراب کا شغل شروع کیا تخلیہ تو ہو اور شکایت کھلا خورشید جمال نے چھیڑ نکالی کہا کیون
شہریار اس وقت دختر راہب زرین پوش تو ضرور یاد آتی ہوگی آپکے واسطے اتنی ہلاکت اُٹھائی شکر ہی کہ آپ کی
مراد دلی برآئی اُنھون نے قید سے رہائی پائی اصل یون ہی کہ بہت مصیبت اُٹھائی استندنون زرمہر کی قید مین رہین
نہین معلوم اُسنے کیا کیا تکلیفین دین علاوہ اسکے یہی صدمہ کیا کم تھا کہ ماں باپ سے چھوٹین رستم نے مسکرا کے
فرمایا ملکہ تمھین سواے ان باتون کے اور بھی کوئی کام ہی اور باتین کرو اس فکر کو جانے دو خورشید جمال
خاموش ہو رہین رستم نے جام بھر کے دیا ملکہ نے جام پیا تھوڑی دیر تک یہ صحبت رہی جب رات زیادہ گئی شہزادہ
نے خاصہ طلب کیا خادمون نے دسترخوان بچھایا ملکہ خورشید جمال اور رستم نامدار نے خاصہ نوش کیا بعد فراغت
آرام فرمایا رات تو کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہو گئی رستم نامدار بیدار ہوے ملکہ بھی اُٹھین رستم باہر
تشریف لاے بارگاہ مین آکر رونق افروز ہوے بیژن بارگاہ پر برابر سے سلام آیا ملکہ خورشید جمال نے
فرمایا کہ بیژن اب شہریار سے کہو تشریف لے چلیے سہولیت نہ فرمایئے بیژن نے عرض کی آقاے نامدار تشریف
آپ پیشتر تشریف لے چلیے وہ بھی آتی ہین ملکہ نے اب کہدیا کہ ہمسے آپ سے وہین ملاقات ہوگی بیژن
رخصت ہوا بارگاہ مین آکر رستم سے عرض کی کہ حضور ملکہ عالم نے فرمایا ہی کہ اب ہمارے آپ کے [illegible] ملاقات
ہوگی جلد آپ تشریف لے چلیے رستم نے گھوڑا طلب کیا خادمون نے مرکب حاضر کیا رستم نامدار گھوڑے [illegible] پر
سوار ہوے بیژن نے عرض کی آقاے نامدار مین بھی ہمراہ رکاب چلو لگا رستم نے فرمایا سیانا [illegible] کو بھی بذریعہ

اور چند سردار ہمراہ لیے فرحت خزانہ طلسم کے روانہ ہوئے خزانہ طلسم وہان سے بہت نزدیک تھا جلدی پہونچ گئے
شاہزادے نے دیکھا دروازے پر تخت ملکہ خورشید جمال کا رکھا ہی شاہزادے نے سب ہمراہیون کو باہر چھوڑا
آپ اندر تشریف لے گئے دیکھا مکان نہایت پر تکلف بنا ہی اسباب بیش قیمت موجود ہی جو چیز ہی اعلےٰ ہی رستم
نامدار مکان کو دیکھکر بہت خوش ہوئے آگے بڑھے دیکھا کچھ پردے اطلس کے پڑے ہین رستم نامدار نے
ایک پردہ اُٹھایا دیکھا سامنے تخت پر ملکہ خورشید جمال بیٹھی ہین رستم کو دیکھکر ملکہ کھڑی ہو گئین کہا شہریار آپنے
بہت عرصہ لگایا رستم نے کہا مین بہت جلد آیا ملکہ نے کہا آپ کے ہمراہ کون کون لوگ ہین شاہزادے نے
کہا چند سردار میرے ہمراہ ہین ملکہ نے کہا یہ اسباب جسقدر یہان موجود ہی کیونکر جائیگا شاہزادے نے کہا ابھی
اسکا انتظام ہو جائیگا یہ کہکر باہر تشریف لائے بیژن سے کل کیفیت بیان کی بیژن نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے
سب اسباب پہونچ جائیگا یہ کہکر بیژن لشکر مین آیا یہان سے اور لوگ بڑے مد دیے بہت سے چھکڑے بہت
سے شتران کجاوہ دار ہمراہ لیکر پھر وہین آیا رستم نامدار نے فرمایا اسباب بار کرو بیژن وغیرہ اسباب بار کرنے لگے
رستم پھر ملکہ کے پاس آئے ملکہ نے سب مقام اُس مکان کے شاہزادے کو دکھائے جب وہان سے فراغت
ہوئی تو رستم کو ملکہ اپنے ہمراہ لیکر خزانہ مین آئین شاہزادے نے دیکھا خزانہ خزانہ قارون کا جواب ہی مال وزر بیحساب
ہی وہان سے تحفہ جات طلسمی جہان تھے رستم کو لیکر آئین سب تحفے دکھائے رستم بہت خوش ہوئے ملکہ نے کہا اب
اسکو جلد بار کرا لیجیے رستم پھر باہر تشریف لائے بیژن سے کہا ملکہ فرماتی ہین کہ جہانتک ممکن ہو تعجیل کرو رستم
کے کہنے سے بیژن نے اور لوگون کو طلب کیا تھوڑی دیر مین وہ سب مال و اسباب لشکر مین پہونچا ملکہ نے
کہا اب جبکہ مزاج مبارک مین آئے یہان کا حاکم بنا دیجیے رستم نے کہا ملکہ تم کسکو چاہتی ہو کہ یہان کی حکومت
دی جائے ملکہ نے کہا یہان کی حکومت کے لائق وہ تاجدار ضعیف جو آپ کے لشکر مین ہی اُسکے سوا دوسرا
نہین اور ذی حق یہان کا وزیر اعظم زرمہر جو گفتگو سے مذہبی پر مقید ہوا تھا وہ ہی رستم نے فرمایا تاجدار
اپنے ملک مین واپس جائیگا اگر وہان کوئی قابض ہوگا اُسکو قتل کرینگے اسکی سلطنت دلا دینگے
ملکہ نے کہا پھر وزیر سے بہتر کوئی نہین ہی رستم نے فرمایا میری بھی یہی رائے تھی ملکہ نے عرض کی اب تشریف لے چلیے
وہان لشکر کا بھی درست ہونا ہی رستم نامدار باہر تشریف لائے گھوڑے پر سوار ہوئے جسقدر سردار وہان موجود تھے وہ
سب ہمراہ ہوئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے ملکہ بھی تخت پر بیٹھ کے آئین اپنی بارگاہ مین گئین رستم نامدار نے
لشکر مین آتے ہی حکم دیا کہ سامان سفر جلد درست کرو ہم اب یہان نہ ٹھہرینگے باغ مین ملکہ کے جائینگے وہان ایک
ہفتہ قیام کرینگے پھر ملک ترسا کو روانہ ہونگے لشکر تو سامان سفر درست کرنے مین مصروف ہوا رستم نامدار نے
وزیر زرمہر جسے زندان خانے سے آزاد کیا تھا طلب فرمایا اُس طلسم کا حاکم بنایا وزیر نے بہت انکار کیا ساتھ رہنے پر
اصرار کیا مگر رستم نے قبول نہ کیا فرمایا تمھارے اہل عیال یہان موجود ہین مین تمھین اپنے ہمراہ نہ لے چلونگا
وزیر مجبور رہا عرض کی ایک روز غلام کی دعوت قبول فرمائیے عزت بڑھائیے رستم نامدار نے کہا مجھے انکار
نہین ہی مگر اب جانا بہت جلد منظور ہی اس لیے پھر کبھی اس طرف آنے کا اتفاق ہوگا تو دیکھا جائیگا وزیر نے عرض
کی مجھے ملال ہوگا رستم مجبور ہوئے فرمایا بہتر لیکن جہانتک ممکن ہو تعجیل فرمائیے وزیر نے عرض کی کیا مجال جو زیادہ
عرصہ ہو اب امیدوار ہون کہ مجھے اجازت اس امر کی مرحمت فرمائی جائے کہ اپنے اہل و عیال تک جاؤن رستم
نامدار نے وزیر کو رخصت کیا وزیر اپنے اہل و عیال سے ملکر یہ خوشخبری دیکر کہ حکومت طلسم میرے قبضہ مین

آئی پھر رستم نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی آقا سے نامدار تشریف لے چلیے رستم نے فرمایا ای وزیر اعظم
تم نے کیون اسقدر زحمت گوارا کی وزیر نے عرض کی حضور میرے لیے فخر ہی کہ آپ سا عالی مرتبہ مجھے سرفراز
کرے غلام اپنی قسمت پر کیون نہ ناز کرے ایک امر کا اور امیدوار ہون اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو عرض
کرون رستم نے کہا کہو وزیر نے عرض کی اگر ملکہ عالم قبول فرمائین تو میری آبرو اور بڑھ جاے رستم نے کہا
کیا مضایقہ ہی ملکہ بھی ضرور آئین گی اس گفتگو کے بعد وزیر رخصت ہوا پھر اپنے مکان پر آیا سامان دعوت
مہیا کیا جب دن قلیل باقی رہا رستم نامدار کو اپنے ہمراہ لے گیا ملکہ کے واسطے محافہ زرین بھیجا رستم اُس
شب وزیر کے مہمان رہے صبح کو رخصت ہوے لشکر تو تیار تھا شاہزادہ روانہ ہوا وزیر سرحد طلسم تک ہمراہ
آیا جب رستم نے بہت کچھ کہا تو باچشم اشکبار واپس گیا رستم نامدار ملکہ خورشید جمال کے باغ مین آئے ملکہ سے کہا
اب ہمکو آپ کے والد نامدار سے ملنا ہی ملکہ نے کہا یہ تو ضروری بات ہی اُنھون نے خود فرمایا ہی کل آپ وہان تشریف
لے چلیے گا رستم نامدار اُس روز ملکہ کے باغ مین رہے دوسرے روز معیار روشن دل کے پاس گئے معیار نے
رستم کی ہمت وجرات پر بہت آفرین کی رستم نے فرمایا اب میرا قصد ہی کہ راہب زرین پوش سے ملکہ صاحبقران
کی خدمت مین جاؤن بہت زمانہ ہوا کہ اُنکی زیارت سے مشرف نہین ہوا ہون اور آپ اُنکا بھی ارادہ ہی کہ
بیت اللہ تشریف لے جائین معیار روشن دل نے کہا ابھی چندے یہان توقف فرمائیے آپ سے ایک ضروری کام
نکلے گا پھر بفراغت تمام تشریف لے جائیے گا رستم نامدار نے کہا مجھے ابھی ارشاد ہو مین اُس کام کو بسر و چشم
بجالاؤن معیار نے کہا ابھی اُسکا وقت نہین ہی جب اُسکا زمانہ آئے گا اُس وقت آپ کو تکلیف دیجائیگی
رستم خاموش ہو رہے معیار نے کہا ای شہریار اگر آپ نے سرفراز فرمایا ہی تو جو کچھ نان ونمک فقیر کو میسر ہی اُسے
بھی قبول فرمائیے رستم نے کہا مین عذر نہین کرتا ہون بلکہ واقعی امر یہ ہی کہ میرے ہمراہ بہت سے لوگ ہین
اور وہ سب میرے منتظر ہونگے جبتک مین نجاؤنگا وہ لوگ میرے منتظر رہینگے اور آب وطعام کی تکلیف
اُٹھائین گے معیار نے کہا مین نہ مانونگا آپ کو قبول کرنا ہوگا رستم نامدار نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہی تو بہتر ہی
معیار نے اُسی وقت خادمون کو آواز دی خادمون نے دسترخوان لاکر بچھایا رستم نامدار اور معیار نے خاصہ
نوش کیا بعد فراغت طعام کچھ دیر باتین رہین رستم نے رخصت طلب کی معیار نے عرض کی کہ ای شہریار آج غلام
ایک ضرورت سے جائیگا پندرہ دن کے بعد واپس آئیگا آپ کے اخلاق سے امید ہی کہ جبتک مین نہ حاضر ہون
جبتک تشریف نہ لے جائیے گا رستم نامدار نے کہا مین آپ کی تشریف آوری کا منتظر رہونگا مگر جہانتک ممکن ہو جلد تشریف
لائیے گا معیار نے عرض کی پندرہ دن سے کم نہین ہوسکتا بہت دور جانا ہی رستم نے بہت بہت دریافت کیا کہ عزم
کہان کا ہی مگر معیار نے بیان نہ کیا ہر بار یہی جواب دیا کہ انشاء اللہ جسوقت حاضر ہونگا تو عرض کرونگا رستم والاحشم
رخصت ہو کر ملکہ خورشید جمال کے باغ مین آئے یہان سب منتظر تھے ملکہ نے کہا ای شہریار آپ کہان تشریف
لے گئے تھے مین آپ کے منتظر رہی والد نامدار کے سلام کو نہین گئی آپ نے شب کو فرمایا تھا کہ میرا بھی قصد ہی
رستم والاحشم نے فرمایا مین وہین گیا تھا معیار روشن دل سے ملاقات ہوئی آج کہین تشریف لیگئے ہین پندرہ روز مین
تشریف لائین گے مجھسے فرمایا ہی کہ جبتک مین نہ آؤن آپ نہ جائیے گا میرا انتظار فرمائیے گا ملکہ خورشید جمال
نے عرض کی ای شہریار آپ کیا فرماتے ہین ایک مدت سے والد نامدار کسی کو اپنے پاس نہین بلاتے کہین
نہین جاتے آج وہ کہان تشریف لے گئے رستم نے فرمایا مین نے بہت دریافت کیا مگر اُنھون نے یہی فرمایا

کہ جب مین آونگا عرض کرونگا ملکہ کو کمال تعجب ہوا رستم نے کہا مجھسے یہ بھی فرمایا ہی کہ تمسے ایک کام ضروری لینا ہی نہین معلوم کیا بات ہی ملکہ کو اور زیادہ تعجب ہوا عرض کی ای شہریار اس وقت سب باتین آپ نے عجیب و غریب فرمائین میری سمجھ مین بھی نہین آئین خیر جو کچھ ہوگا معلوم ہوجائیگا رستم نے فرمایا ملکہ دختر زرمہر سے سیامک کا عقد ضرور کردینا چاہیے ملکہ نے عرض کی والد نامدار کو آنے دیجیے دیکھیے وہ آپ سے کیا فرماتے ہین پھر جو کچھ فراج مبارک مین آئے کیجیے گا رستم ذیحشم خاموش ہورہے ملکہ نے کہا ای شہریار جس روز سے آپ یہان تشریف لائے دختر راہب کے پاس تشریف نہین لے گئے رستم نامدار نے فرمایا تمھین امین کیا دخل ہی مین وہان کیونکر جاسکتا ہون اُنکا بھائی بیزن روشن بخت ہمراہ ہی مجھے ابھی جانا مناسب نہین ہی ملکہ خوش ہورہین رستم نامدار نے فرمایا ملکہ پندرہ روز بڑی مشکل سے گذرینگے ہمارا دل بہت گھبرائیگا اگر تمھاری خوشی ہو تو ہم برلے شکار جائین ملکہ نے کہا آپکو مین منع نہین کرسکتی اختیار ہی تشریف لے جائیے رستم نامدار نے دوسرے روز بیزن کو اپنے ہمراہ لیا اور چند خادم خدمتگار ساتھ ہوے رستم شکار کو تشریف لے گئے ایک صحرا مین آکر مقیم ہوے دس روز رستم نے صحرا مین بسر کی گیارہوین روز بیزن نے عرض کی ای شہریار اب تشریف لے چلیے رستم کو بھی خیال آیا اُسی روز وہان سے روانہ ہوے دوسرے روز ملکہ کے باغ مین پہونچے ملکہ خورشید جمال نے شہزادہ کے واپس آنے کی خوشی مین جلسۂ عیش و نشاط منعقد کیا دو روز تک جلسہ رہا تیسرے روز ایک ملازم معیار روشن دل کا آیا رستم نامدار سے کہا معلم صاحب نے آپکو اور ملکۂ عالم کو طلب فرمایا ہی تشریف لے چلیے رستم نامدار نے ملکہ کو اطلاع دی کہ معیار روشن دل نے مجھے طلب کیا ہی اور تمھین بھی بلایا ہی ملکہ اپنے والد کے آنے کی خبر سُنکر بہت خوش ہوئین رستم تو اُسی وقت روانہ ہوے مگر ملکہ رستم کے جانے کے بعد گئین رستم جو پہونچے معیار روشن دل کھڑا ہوگیا کہا مین آپکا منتظر تھا آپ نے بڑا عرصہ لگایا رستم نامدار نے کہا مین چند کامون مین مصروف تھا اس وجہ سے عرصہ ہوگیا معیار نے کہا خورشید جمال کہان ہی رستم نے کہا وہ بھی آتی ہین یہ ذکر تھا کہ خورشید جمال بھی جاکر پہونچین معیار کو سلام کیا معیار نے دعا دی اپنے پاس بلا کے بٹھایا رستم نامدار سے مخاطب ہوکر کہا ای شہریار مین سوا اس دختر کے اور کچھ نہین رکھتا ہون اور اسکو بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا ہی آجتک کسی قسم کی تکلیف اسکو نہین پہونچی اور بہت سے شاہان عالیجاہ اسکے طلبگار رہے مگر مین نے قبول نہین کیا زہے نصیب اور خہے طالع اسکے کہ آپ سا عالی نسب صاحب جرأت و ہمت اس کو قبول کرے گو مجھے آپ کی ذات سے امید قوی ہی کہ آپ مجھسے بڑھ کے دلجوئی کرینگے مگر بمقتضاے محبت پدری اتنا کلمہ عرض کرتا ہون کہ اسکے قلب پر کسی قسم کا ملال نہ آنے دیجیے گا رستم نامدار نے کہا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین مین خود ان امور کا خیال رکھونگا معیار نے عرض کی مجھے آپ کی ذات سے توقع ہی پھر ملکہ خورشید جمال کی طرف مخاطب ہوا اور کہا بی بی عنقریب مین تمسے جدا ہونے والا ہون تم چند باتین بطور وصیت کہتا ہون اگر ان پر عمل کروگی ہمیشہ خوش رہوگی اگر اسکے خلاف کروگی رنج اُٹھاؤگی ملکہ نے کہا میری مجال ہی جو آپکے خلاف حکم کرون معیار نے کہا اپنے تئین ادنی کنیزان شہریار سے تصور کرنا اور فرمانبرداری سے کبھی سرتابی نکرنا جو امر اُنکے خلاف ہو اُسکو ہرگز نکرنا اسی طرح سے بہت سی باتین سمجھائین جب دونون کو سمجھا چکا تو ایک صندوقچہ طلب کیا کنجی اُسی مین تھی وہ صندوقچہ رستم کو دیا کہا اسکو کھو لیے رستم نے اُس صندوقچے کو کھولا دیکھا ایک لوح اس صندوقچے مین الماس کی رکھی ہی رستم نامدار نے وہ لوح نکالی معیار نے کہا ای شہریار اس لوح کی صفت یہ ہی کہ اگر کسی مقام پر دریا ملے اس لوح کی برکت سے پانی پر چلے جایے

اور پانی ڈبو نہ سکے اگر کسی مقام پر آگ روشن ہو آئین گذر کرنا منظور ہو شوق سے چلے جائیے آگ گزند نہین
پہونچائے گی اور اگر ساحر سحر کرے تو تاثیر سحر مطلق نہ ہو علاوہ ان سب صفات کے ایک صفت یہ ہی کہ جس عزیز
و احباب کی خبر دریافت کرنا منظور ہو اسکے ذریعہ سے معلوم ہو سکتی ہی اگر کہین کا ارادہ دریافت کرنا ہو تو لوح پتہ دیگی
اور بہت سے فوائد اسمین ہین جو آپ کو وقت پر معلوم ہونگے سوائے اس ایک چیز کے اور کچھ فقیر کے پاس نہین
ہی یہ لوح حضرت سلیمان کے زمانے مین تیار کی گئی تھی سنتے مین فقیر کے پاس بھی آگئی مین نے اسکو ایک طلسم مین
رکھا تھا اور یہ عہد کیا تھا کہ جب کسی کی کنیزی مین خورشید کو دونگا یہ اسکی نذر کرونگا اب آپ کے لایق تو نہین ہی
مگر قبول فرمانا میرے لیے باعث عزت ہی رستم نامدار نے خوشی خوشی لوح کو لیا معیار نے کہا خورشید روشن جمال
اب تمھین خدا کے حوالے کیا سدھارو اگر جی چاہے تو کبھی کبھی سورۂ فاتحہ سے فراموش نہ کرنا خورشید کی آنکھون
مین آنسو بھر آئے عرض کی آپ کو خدا ہمارے سر پر سلامت رکھے ایسی باتین نہ ارشاد فرمائیے معیار نے کہا بی بی
مرنا برحق ہی سوائے ذات باری کے کو بقا نہین ہی مگر اب تم سدھارو کل تک یہان قیام کرنا پرسون ٹھہرنے کا
قصد نہ کرنا یہان سے شاہزادے کے ہمراہ چلی جانا مجھسے ملنے کو بھی نہ آنا بس اسوقت کی ملاقات وداع آخری
جانو ملکہ نے کہا بابا جان اگر مین پھر حاضر ہونگی تو کیا قباحت ہی معیار نے کہا بی بی مناسب وقت یون ہی ہی اب
میرے پاس نہ آنا اسی وقت جو جو باتین کرنا ہون کر لو کہ پھر موقع نہ ملیگا ملکہ بہت بیتاب ہوئین کہا پھر آپ کی
قدمبوسی کیونکر حاصل ہو گی معیار نے کہا جب کبھی ادھر آنا ہو ہمسے ملنا ملکہ نے کہا بابا جان مجھے سب سے
بہتر یہی ہی کہ آپ کی خدمت مین حاضر رہون معیار نے کہا اب مین تمھارا مختار نہین ہون تمھارے مالک رستم
نامدار ہین اور رستم بھی خود کوئی کام نہین کر سکتے ہین یہ بھی صاحبقران کے فرمانبردار ہین ملکہ بہت روئین معیار
نے رخصت کیا ملکہ روتی ہوئی پلٹین معیار نے رستم نامدار سے کہا ای شہریار اب قریب ہی کہ مین اس دنیائے ناپایدار
کی سکونت کو ترک کرون اور ملک عدم کی طرف روانہ ہون لہذا مین چاہتا ہون کہ میری تجہیز و تکفین آپ کے سامنے
ہو اور آپ میری قبر پر فاتحہ پڑھین کیا عجب ہی جو میری نجات ہو جاوے رستم نامدار نے جو یہ تقریر سنی انگشت
بدندان ہوے بہت پریشان ہوے معیار نے کہا ای شہریار دنیا کا یہی کارخانہ رہتا ہی مین کیا چیز ہون بڑے بڑے
شاہان عالیجاہ اس دنیائے ناپایدار سے حسرت و ارمان لیکر جانب ملک عدم روانہ ہوے مشیت الٰہی مین کسیکو
اختیار نہین ہی اور مین تو اس زمانہ کو اچھی طرح سے دیکھ چکا اب پیمانہ عمر میرا لبریز ہی چھلکنے مین کیا دیر ہی یہ کہتے کہتے معیار
روشن دل نے اپنا سجادہ بچھایا رو بہ قبلہ ہو کر لیٹا کلمہ طیبہ زبان پر لایا عرض کی ای شہریار مین مکرر عرض کرتا ہون کہ
جو مین نے خورشید کی نسبت عرض کیا ہی اسکو فراموش نہ فرمائیے گا اور گاہے گاہے سورۂ فاتحہ فقیر کی روح
کو بخشیے گا کہ باعث نجات ہو یہ کہکر کہا ای شہریار میری خبر مرگ خورشید کو نہ کیجیے گا اتنا زبان سے نکلا معیار نے
آنکھین بند کین پھر کلمہ زبان پر جاری کیا دم نکل گیا ملازمین جو وہان موجود تھے رونے لگے غم سے جان کھونے
لگے رستم بھی آبدیدہ ہوے پھر سب کو سمجھایا اور اسی وقت ملازمین سے کفن منگایا اپنے ہاتھ سے معیار
کو غسل دیا قبر کھدوائی فاتحہ پڑھ کے اٹھے ملازمین کو طریقہ فاتحہ خوانی تعلیم فرمایا وہان سے باہر تشریف لائے
اپنے مرکب پر سوار ہوے باغ ملکہ مین آکے پہونچے ملکہ کی کیفیت بہت ابتر دیکھی سمجھایا ملکہ نے کہا ای شہریار
میرا جی چاہتا ہی کہ ایکبار زیارت سے والد ماجد کی اور مشرف ہو لون پھر نہین معلوم کب یہان آنے کا اتفاق ہو
رستم نے ارشاد کیا ملکہ تمھارے والد نے منع کر دیا ہی بلکہ مجھسے بھی فرمایا ہی کہ اب یہان آنے کا قصد نہ کرنا ورنہ رنج

اُٹھاؤ سکے بہتر تم لوگون کے واسطے یہی ہی کہ یہان سے چلے جاؤ عرصہ نہ لگاؤ بلکہ مجبور ہوئین رستم نامدار نے فوج مین حکم دیا کہ سامان سفر درست ہو ہم کل یہان سے طرف شہر ترسا کے کوچ کرینگے سب نے جلدی جلدی سامان سفر درست کیا رستم نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا پندرہ دن کے بعد شہر ترسا مین پہونچے راہب زرین پوش کو ہرکارون نے خبر دی کہ رستم والا حشم بڑے جاہ و تجمل سے تشریف لاتے ہین راہب یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا شہر پناہ تک لینے آیا شاہزادے کا جاہ و حشم دیکھکر راہب نے بھی تعجب کیا جب قریب مرکب رستم پہونچا رکاب کو بوسہ دیا رستم بھی گھوڑے سے اُترے بغلگیر ہوئے راہب باعزاز و اکرام رستم کو شہر مین لایا زر و جواہر بہت کچھ لٹایا رستم عالی ہمم نے آتے ہی راہب سے کہا سامان عروسی درست کرو سیامک کی شادی دختر زرمہر کے ساتھ کرینگے راہب نے سامان عروسی درست کیا رستم نامدار نے بڑی دھوم سے سیامک کی شادی دختر زرمہر کے ساتھ کی سیامک کو رخصت کیا آپ شہر ترسا مین مقیم ہوئے انکو اسی مقام پر چھوڑے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب

دو کلمہ داستان جلالت عنوان صاحبقران ثانی و رہرو ثانی کے بیان کئے جاتے ہین پہونچنا مرد کا صحرائے جابلقا مین ملاقات ہونا تورج بدرگ حرامی سے اور بعد تورج پاس ساوج شاہ جابلقائی کے جانا اور مقابلہ ہونا حمزہ ثانی سے باقی کیفیات متعلقہ داستان غزل نظم

تیرا ملاح جو ای ابروِ دلدار ہون مین
یار ہی پردہ نشین طالب دیدار ہوئمین
دیکھتے آئین نہ کیون مجکو حسینان جہان
کیون نہ تڑپون کہ ابھی تازہ گرفتار ہوئمین
دل دیا ہی اُسے تھوڑی یہ خطا ہی میری
دل تڑپکر مرا کہتا ہی کہ بیمار ہون مین
عاشقان قدِ جانا مین ملے اوج مجھے
الفتِ چشم سیہ فام مین سرشار ہوئمین
عشق مین ہوش و حواس و خرد و عقل گئے
بخت خفتہ کی یہ خوبی ہی جو بیدار ہوئمین
زلف کا ہی کبھی سودا تو لبون کا کبھی عشق
یار کے پاس ہو غیر اور پس دیوار ہوئمین
یار آتا ہی کہ صیاد کو کی آنا ہے
وہ خریدار مرا اُسکا خریدار ہون مین
کیون نہ ہر بار مری خاک سے فتنے اُٹھین
روتے روتے ہمہ تن آنسوؤن کا تار ہوئمین
چل کے کہتی ہی زبان میری کہ تلوار ہوئمین
ضعف دونا مجھے کس طرح نہو جائے بھلا
یار کی نرگس بیمار کا بیمار ہون مین
اب مین لو سے بھی نہین مانگتا چاہین وہ ندین
ظلم جو چاہے کرے یار سزاوار ہوئمین
ایک جان اپنی بچاؤنگا مین کس کس سے بھلا
دار پر چڑھکے یہ چلاؤن کہ سزاوار ہوئمین
ای پریرو ترے کوچے مین بلا پہ ہی بلا
کیا کرون کیا نہ کرون آہ کہ ناچار ہوئمین
عشق کے ہوتے ہی ہو جاتی ہی دنیا اُلٹی
کبھی صحرا مین کبھی جانب کہسار ہوئمین
میرے پہلو سے جدا کردہ یہ فرماتے ہین
ہوش کہتا ہی کہ اُٹھ جانے کو تیار ہوئمین
مری قسمت تو یہ کہتی ہی نہوگا کبھی وصل
کچھ عجب اِسکا نہین کشتہ رفتار ہوئمین
لشکر غم کی چڑھائی جو ہوئی فرقت مین
ہو کہ ممکن نہین اُس شے کا طلبگار ہوئمین
آنکھ کل نرگس بیمار کا بیمار ہون مین
ابتدا عشق کی ہی اُس سے یہ بیتابی ہی
اپنے دل ہی کا فقط اُنسے طلبگار ہوئمین
جب نظر پڑتی ہی اُس شوخ کی پہلو پہ مرے
ہر ادا یار کی کہتی ہی کہ تلوار ہوئمین
ہو گئی ہی مجھے اس نشہ مین دنیا اندھیر
سایہ ہی سر پہ مرے سایۂ دیوار ہوئمین
شب ہجران مجھے آنکھون مین بسر ہوتی ہی
اُنکا اقرار بھی کہتا ہی کہ انکار ہوئمین
یہی انصاف ہی کیون اے فلک کجرفتار
دل جو تو بیچتا تھا لاکہ خریدار ہوئمین
مجھسے اور یار سے کچھ خوب بنا ہی سودا
اُنکے جوبن کا اشارہ ہی کہ تیار ہوئمین
لوگ حیرت مین ہین کیون ضعف پہ مجھ گریہ کیے
صبر نے دل سے کہا تیر اطرفدار ہوئمین

یہ دلاسا مجھے دیتا ہی فلک الفت مین مجھسے بیزار ہی وہ جان سے بیزار ہون مین	دل جو زخمی ہی ترا مرہم زنگار ہون مین پاس آتا ہی مجھے یار کا اپنے جو خیال	نہ ملے یار تجھے بھی نہین جینا منظور دل مرا کہتا ہی مجھسے کہ ترا یار ہون مین

ناظرین عالی مقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ زمرد ثانی نے شہر یاقوت نگار مین پناہ لی تھی اور صاحبقران سے بڑے بڑے مقابلے پڑے تھے خواجہ نے بڑی بڑی عیاریان کی تھین عجائب نگار جادو کو قتل کیا تھا اور طلسم شکست ہوا تھا زمرد ثانی مع نجتگان کے بھاگ کر طرف صحرا کے نکل گیا تھا مگر اسقدر خائف تھا کہ اُس صحرا مین بھی نہ ٹھہرا نجتگان سے کہا ایسا نہو امیر یہان بھی آئین اور پتہ میرا پائین اس وجہ سے یہان ٹھہرنا مناسب نہین دو روز برابر رہروی کی تیسرے روز نجتگان نے کہا اب طاقت رفتار باقی نہین ہی کہین ٹھہر جایئے اب صاحبقران یہان کہان آئین گے زمرد نے کہا مجھے خوف ہی شاید کوئی سردار امیر میری تلاش مین آئے امیر نے روانہ کیا اور وہ میرے عقب مین آتا ہوگا نجتگان نے کہا اگر کوئی سردار امیر روانہ کرتے تو ابتک آجاتا زمرد مجبور ہو کے صحرا مین ایک درخت کے سایہ مین ٹھہرا تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک سمت سے گرد اوڑی زمرد کی نگاہ پڑی نجتگان سے کہا جو بات مین تجھسے کہتا تھا اُسی کا سامنا ہوا نجتگان نے کہا خیر تو ہی زمرد نے جواب دیا کہ لشکر امیر آپہونچا یہ علامت آمد لشکر کی ہی دیکھ تو صحرا سے کیسی گرد عظیم اُڑ رہی ہی نجتگان بھی گرد کو دیکھکر حیران ہوا اسکو بھی یہی خیال ہوا کہ لشکر صاحبقران آگیا نجتگان نے کہا اسی صحرا مین کہین پوشیدہ ہو جائین گے جب وہ لوگ نکل جائینگے پھر اسی طرف پلٹ چلین گے زمرد نے کہا پھر جلد اپنے تئین پوشیدہ کرو ایسا نہو کہ لشکریان آپہونچے اور گرفتار کرے نجتگان اُٹھا زمرد بھی ساتھ ہوا ایک غار عمیق مین دونون جاکر پوشیدہ ہوے مگر لشکر جو آیا تو اُسی صحرا مین مقام کیا ان لوگون کو جب غار مین عرصہ ہوا تو نجتگان نے کہا اب دیکھنا چاہیے کہ یہ لوگ کتنی دور نکل گئے زمرد نے کہا ابھی گھوڑون کی رفتار کی آوازین آرہی ہین دیکھنا مناسب نہین ہی نجتگان نے نہ مانا غار سے نکلکر دیکھا تو لشکر کو صحرا مین قیام پذیر پایا درختون کی آڑ مین چھپتا ہوا قریب آیا غور کرکے دیکھا تو لشکر صاحبقران کو نہ پایا نجتگان بہت خوش ہوا بےخوف ہو کر اُس لشکر مین آیا لوگون سے دریافت کیا یہ لشکر کسکا ہی سب نے بیان کیا یہ لشکر تورج کا ہی نجتگان تورج کا نام سنکر بہت خوش ہوا لوگون سے دریافت کیا کہ سردار تمھارے کہان ہین سب نے کہا اپنی بارگاہ مین رونق افروز ہین نجتگان دربارگاہ تورج پر آیا دربانون نے روکا نجتگان نے کہا ہماری اطلاع کردو دربانون نے اندر اطلاع کرائی وہان سے چوبدار آیا نجتگان کو اپنے ہمراہ لیگیا نجتگان نے اندر بارگاہ کے جاکر دیکھا کہ تورج ایک تخت زرین پر لباس پرتکلف پہنے بیٹھا ہی گرد اور مصاحبین جمع ہین اُس خطش وشان کو دیکھا نجتگان حیران ہوا تورج کو سلام کیا تورج نے نجتگان کی حالت دیکھکر کہا اے نجتگان یہ تمھاری کیا کیفیت ہی نجتگان نے اپنے حال سے آگاہ کیا تورج نے افسوس کرکے کہا زمرد ثانی کہان تشریف رکھتے ہین نجتگان نے کہا یہین ہین تورج نے کہا اُنھین ہمارے پاس لاؤ غضب ہی کہ ایسا معزز شخص اس آفت مین مبتلا ہو مین اسکا عوض مسلمانون سے ضرور لونگا ایک کو آرام نہ دونگا نجتگان بہت خوش ہوا تورج سے رخصت ہو کر زمرد کے پاس آیا زمرد نے کہا اے نجتگان اتنی دیر کہان لگائی مجھے اور اور خیالات آتے تھے لشکر کسکا تھا کچھ تحقیق بھی کیا نجتگان نے کہا تشریف لے چلیے تورج کا لشکر ہی بڑے کر و فر سے کہین جاتا ہی مین نے تورج سے ملاقات کی آپکا ذکر آیا تورج نے کہا خداوند کو میرے پاس لاؤ مین اُنکا عوض مسلمانون سے لونگا زمرد خوش ہوا غار سے نکلا نجتگان کے ہمراہ ہوا تورج کی بارگاہ مین آیا

تورج نے جو زمرد کو آتے ہوئے دیکھا تعظیم کی اپنے پاس بلایا مسند پر بٹھایا آپ مودب ہو کر بیٹھا زمرد نے کہا اے تورج یہان آنے کا کیونکر اتفاق ہوا تورج نے کہا مجھے ساوج شاہ جابلقائی نے بلایا ہی اُنکی ملاقات کو جاتا ہون اور اپنا تمام قصۂ ماضیہ بیان کیا زمرد نے اپنی حقیقت کہہ سُنائی تورج نے زمرد ثانی کو بہت کچھ تشفی دی کہا آپ نہ گھبرائیے مین ساوج شاہ سے مل لون پھر آپ کے ساتھ چلون جہان صاحبقران ملین اُنسے بدلا لون زمرد راضی ہوا تورج نے دو روز وہان قیام کیا تیسرے دن زمرد کو ہمراہ لیکر جانب جابلقا کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر امیر کی عرض کی جاتی ہے

کہ بعد فتح طلسم صاحبقران نے عمرو ثانی سے فرمایا کہ زمرد بیدین پھر بھاگ گیا عمرو نے کہا یا صاحبقران وہ ہمیشہ ایساہی کریگا امیر نے جواب دیا خواجہ مین قسم کھا چکا ہون جبتک اسکو قتل نکرونگا یا دائرۂ اسلام مین نہ لاؤنگا تب تک بیت اللہ نہ جاؤنگا عمرو نے عرض کی دیکھیے مین اب پتہ لگاتا ہون امیر نے فرمایا جلد اُسکا تجسس کرو کہ مجھے بہت جلدی ہی خانۂ کعبہ جانے کی خواجہ نے لوگون سے تحقیق کرنا شروع کیا خود بھی چارون طرف شہر کی سرحد تک گئے چوتھے روز خواجہ اسی کی تلاش مین جاتے تھے شہر کی حد سے بہت دور نکل گئے تھے دیکھا چند سوار آتے ہین خواجہ نے اپنی شکل تبدیل کرلے تھے جب وہ سوار خواجہ کے قریب آئے خواجہ نے اُنسے دریافت کیا زمرد ثانی کا پتہ دیا اُن سوارون نے کہا ہمنے ایک لشکر کو دیکھا تھا کہ شہر جابلقا مین گیا ہی اُس لشکر مین ایک شخص تخت پہ سوار تھا اُسکو سب لوگ خداوندزادہ کہتے تھے خواجہ نے فرمایا ہمارا مطلب حاصل ہوگیا یہ خبر پاتے ہی خواجہ وہان سے روانہ ہوئے حمزۂ ثانی کے پاس آئے عرض کی مین نے پتہ لگایا ہی وہ مکار شہر جابلقا مین جاکر پوشیدہ ہوا ہی مگر لشکر بھی اُسکے ہمراہ ہی نہین معلوم لشکر کہان سے پاگیا امیر نے فرمایا کوئی مکر کیا ہوگا کسی سے لشکر لیا ہوگا مگر اے خواجہ اب چلنے کی تیاری کرو عرصہ کرنا مصلحت وقت نہین ہی خواجہ نے سفر کی تیاری شروع کی امیر نامدار نے بہت جلد وہان سے کوچ کیا اور بجانب شہر جابلقا روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کیفیت تورج کی ملاحظہ فرمائیے یہ بچہ زمرد اور بختگان کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے شہر جابلقا مین پہونچا ساوج جابلقائی استقبال کو آیا بڑی عزت و حرمت سے تورج کو اپنے ہمراہ لے گیا تورج کے واسطے ایک مکان بہت نفیس رہنے کو تجویز کیا صحبت خوشی آراستہ کی تورج نے زمرد کو وہان بھی مقام اعلیٰ پر بٹھایا ساوج شاہ جابلقائی نے تورج سے کہا یہ کون صاحب ہین تورج نے سب کیفیت زمرد کی بیان کی ساوج نے کہا مین بھی شرکت کرونگا یہ ہمارے معزز خداوند کے صاحبزادے ہین ہم انکی ضرور مدد کرینگے زمرد اور خوش ہوا تورج نے ساوج شاہ سے پوچھا آپنے مجھے کیون طلب فرمایا ساوج شاہ نے جواب دیا کہ بہت زمانہ ہوا جب آپکو دیکھا تھا اور آپکی جرأت کے شہرے تو بہت سُنے مگر جب خدمت والا مین نیاز حاصل ہوا تو جیسا سُنا تھا اُس سے زیادہ پایا آرزوے زیارت حد سے گذری تھی اس واسطے تکلیف دہ ہوا تورج نے جو اپنی تعریف سُنی اسکا غرور اور زیادہ بڑھا کہا ابھی آپنے وہ باتین نہین سُنی جنسے میری کیفیتین خاطر ظاہر ہون مگر اب عرض کرونگا مین نے وہ وہ کارہاے نمایان کیے ہین جو سوا میرے دوسرا نہین کرسکتا ہی ساوج نے کہا آپکے فرمانے کی کیا ضرورت ہی سب باتین ظاہر ہین خورد و کلان آپکی شجاعت سے ماہر ہین سب جانتے ہین بڑے بڑے بہادر آپکو مانتے ہین زمرد نے بھی تورج کی بہت کچھ تعریف کی تورج کی نخوت اور بڑھی کہا مین ابکی بار لشکر امیر کو بھی تباہ کردونگا ایک کو زندہ نرکھونگا زمرد نے کہا ۱۳۰

مجھے امید قوی ہو آپ کے فرمانے کی کیا ضرورت ہو وہ شب تو انھین ذکرون مین بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو تورج
نے ساوج شاہ سے کہا کہ میرے نزدیک مناسب ہو کہ آپ سامان لشکرکشی درست کیجیے مین صاحبقران
سے مقابلہ کرونگا ساوج شاہ نے کہا ابھی کیا تعجیل ہو کچھ دنون یہان تشریف رکھیے پھر یہ سامان بھی ہو جائیگا
تورج نے کہا آپ انتظام شروع کر دیجیے تاکہ بروقت روانگی وقت نہو سب اسباب درست رہے میرا قصد مصمم ہو
کہ مین لشکرکشی کرکے جاؤن اور جہان صاحبقران ملین مقابلہ کرون ساوج شاہ نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہو تو مین
انتظام شروع کرتا ہون تورج نے کہا میرے نزدیک تو بہتر ہو ساوج نے اپنے لشکر مین کہلا بھیجا کہ ہمارا
قصد ہو کہ بہت جلد امیر ثانی کی جانب لشکرکشی کرین اور زمرد ثانی کی طرف سے مقابلہ کرین لہذا لشکر اپنا اسباب
سفر درست کرے تا بروقت روانگی کسی بات کی دقت نہ پیش آوے یہ خبر جو لشکر مین پہونچی سب لوگ
مصروف انتظام سفر ہوئے ان سبکو اس حال مین چھوڑیے اب حال صاحبقران کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو طرف
جابلقا کے روانہ ہوئے بعد قطع منازل وطی مراحل دس دن کے بعد سرحد جابلقا مین وارد ہوئے
خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہ سرحد ملک جابلقا کی ہو یہین قیام فرمائیے جو جو صلاحین کرنا ہین وہ کر لیجیے امیر
یہ بات پسند آئی لشکر کو رکنے کا حکم دیا کہ بارگاہین یہان استادہ کرو خادمون نے بارگاہین استادہ کین صاحبقران
مع لشکر وہان ٹھہرے خواجہ صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی اب کیا حکم ہوتا ہی صاحبقران
نے فرمایا میرا ارادہ ہو کہ بادشاہ جابلقا کو ایک نامہ لکھون مضمون اسکا یہ ہو کہ آپ نے یہان زمرد
بدین نے پناہ لی ہو اور مین نے قسم کھائی ہو کہ بے اسکو قتل کیے یا دائرہ اسلام مین لائے مین خانہ کعبہ نہ جاؤنگا
پس بہتر یہ ہو کہ آپ اس مکار کو گرفتار کرکے میرے پاس بھیجدیجیے خواجہ نے عرض کی بہت مناسب ہی امیر نے
اسی وقت نامہ تحریر کیا پکار کر فرمایا کہ اس نامہ کو کون لے جائیگا اسد نامدار بصد عز و وقار اپنی جگہ سے اٹھکے عرض
کی یہ خدمت غلام کے سپرد فرمائیے انشاء اللہ اس نامے کو لے جاؤنگا اور جواب بہت جلد لیکر حاضر ہونگا امیر نے اسد
کو نامہ دیا اسد نامدار بارگاہ سے باہر تشریف لائے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا اسد نامدار نام خدا
لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے جانب بادشاہ جابلقا روانہ ہوئے سامنے قلعہ معلوم ہوتا تھا جب نزدیک قلعہ
پہونچے شہر پناہ کے اندر داخل ہوئے لوگون نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان ایک اسپ کوہ
پیکر پر سوار بڑی عز و جاہ سے آتا ہو بعض نے دریافت کیا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے ہین اسد نے
کیفیت بیان کی کہ مین نامہ صاحبقران ثانی کا لایا ہون یہان کے سلطان کے پاس جاؤنگا اس نامہ کا
جواب لاؤنگا یہ بات جو اہل شہر نے سنی ساوج شاہ کو خبر پہونچائی کہ ایک جوان صاحب صولت و شوکت آیا ہو
نامہ صاحبقران کا لایا ہو ساوج شاہ نے جو صاحبقران کا نام سنا متعجب ہو کر اسی وقت تورج سے کہا کہ اب
کیا انتظام کیا جاوے تورج نے کہا کچھ لوگ آپ بھی یہان سے روانہ فرمائیے کہ وہ اس جوان کو بعزت لائین
دیکھیے نامے مین کیا تحریر ہو جیسا ہوگا وقت پر دیکھا جائیگا ساوج شاہ نے چند سردارون کو براے استقبال
بھیجا وہ آکے اسد نامدار کو اپنے ہمراہ لے گئے جب اسد ساوج شاہ کے سامنے پہونچے نامہ صاحبقران کا دیا
ساوج نے نامے کو پڑھا اسد نامدار نے دیکھا تورج بھی ساوج کے پاس بیٹھا ہو ساوج نے نامہ تورج
کو سنایا تورج نے کہا آپ اسکے جواب مین جنگ تحریر فرمائیے دیکھا جائیگا ساوج نے اسی نامے
کے پشت پر لکھا کہ جب زمرد ثانی نے میرے پاس آکر پناہ لی ہو تو نہین ممکن ہو کہ مین آپ کے حوالے کر دون

بلکہ آپ اگر اسکی نسبت زیادہ کوشش کیجئیگا تو ہم جنگ مین آپ سے بند نہین ہین یہ جواب دیکھکر اسد نامدار کو دیا اسد نامدار روانہ ہوئے خدمت مین صاحبقران کے آئے جواب نامہ دکھایا امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہی خدا مالک ہی اسد نامدار نے عرض کی وہان تورج بھی آیا ہے نہین معلوم کہان سے وہان آگیا امیر نے کہا اُسنے اور زیادہ تحریک کی ہوگی اسد نے عرض کی ساوج شاہ نے نامہ تو اسکو سنایا تھا اُسنے کچھ کہا ساوج نے اُس سے پوچھ کے جواب لکھدیا امیر نے فرمایا خدا مالک ہی دیکھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ خواجہ عمرو بارگاہ مین آئے عرض کی یا صاحبقران لشکر ساوج شاہ جابلقانی اور لشکر تورج معہ زرہ پوشان و خنجر گذاران فوج کثیر ہمراہ لیکر قلعہ مین آئے ہین کیا عجب ہی جو طبل جنگی بجے اور کل مقابلہ ہو امیر نے کہا کیا مضائقہ ہی دیکھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنا سے شاہی بجا لائے پھر عرض کی حضور ساوج شاہ نے طبل جنگی بجوایا ہی اسکا قصد ہی کہ کل میدان جنگ مین معرکہ آرا ہو امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر تو دونون لشکرون مین تیاریان رہین جب شہسوار زرین پوش فلک سبزہ خطوط شعاعی لیکر فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا تمام جہان منور ہوا تو امیر ثانی بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان فوج منتظر تھی خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر گران لیکر میدان کارزار کی طرف چلے ادھر سے ساوج شاہ اور تورج فوج گران ہمراہ لیکر قلعہ سے باہر آئے میدان مین آکر امیر کے لشکر کے مقابلے مین اپنے لشکر کی صف بندی کی امیر کے لشکر کی بھی صفوف درست ہوئے نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے سب سے پہلے تورج نے گھوڑا بڑھایا میدان مین آیا مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے شاہزادہ نورالدہر میدان مین آئے رد و بدل آپس مین ہوئی تا شام مقابلہ رہا ایک کو دوسرے پر فتح نہوئی جب آفتاب غروب ہوا دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے تورج نے ساوج شاہ سے کہا آج نورالدہر خوب لڑے سوا میرے دوسرے کی مجال نہ تھی جو اس دلیر سے مقابلہ کرسکتا ساوج نے کہا واقعی ایسے شجاع نگاہ سے نہین گذرے کس جرات و ہمت سے لڑا آخر اپنے لشکر کو واپس گیا ساوج نے کہا امیر صاحبقران کون ہین تورج نے حسب و نسب امیر کا بہ ساوج کو تبلایا ساوج نے کہا امیر کے عالی نسب ہونے مین کوئی شک نہین ہی تورج نے کہا یہ امر تو ضرور ہی لیکن ایسے ایسے معزز شخصون کو اس طرح پریشان کرتے ہین اور دین خداپرستی کے لیے اسقدر کوشش کرتے ہین اصل مطلب اُنکا اور ہی اسی حیلے سے اکثر حکومتین اپنے قبضے مین کی ہین بہت سے ملکون سے خراج لیتے ہین شب بھر یہی باتین رہین صبح کو پھر دونون لشکر میدان مین آئے تورج پھر مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے نورالدہر اسکے مقابلہ مین گئے اُس روز بھی صبح سے شام تک مقابلہ رہا مگر ایک نے دوسرے پر فتح نہ پائی جب آفتاب غروب ہوا پھر دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے تورج نے پھر ساوج شاہ سے کہا کہ آج بھی نورالدہر خوب لڑے اچھے معرکے پڑے مگر کل مین سمجھ لونگا وہ شب بھی بسر ہوئی صبح کو پھر لشکر فریقین میدان مین آئے صف بندی ہوئی نقیب نکلے نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا تورج نے صف سے گھوڑا بڑھایا مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے پھر شاہزادہ نورالدہر اسکے مقابلے مین گئے نیزہ بازی شروع ہوئی عرصہ تک نیزہ بازی رہی آخرکار تورج نے کہا ای نورالدہر نیزہ بازی تو خوب ہوئی

اب تلوار کی لڑائی ہو جاسے دلون کا ارمان نکل جاسے نور الدہر نے تلوار میان سے لی تورج نے وار کیا نور الدہر نے اسکے وار کو رد کیا تورج نے پھر دوسرا وار نور الدہر کے سر پر کیا شاہزادے نے چاہا وار کو خالی دون مگر گھوڑے نے سکندری کھائی سپر چہرے سے ہٹی تلوار سر پر پڑی خود کو کاٹ کے تا دو ابرو اتر آئی نور الدہر نے سنبھلکر دستانہ مارا تیغ سر سے نکل گئی خون کی چادر منہ پر آ گئی نور الدہر کو چکر آیا گھوڑے پر سنبھلا نہ گیا زمین پر گرے تورج نے چاہا اور دو تین ہاتھ تلوار کے لگا کر فیصلہ کر دون مگر ہمراہیان نور الدہر جا پہونچے شاہزادے کو اٹھا لاسے اسی وقت زخم مین ٹانکے لگائے گئے تورج نے پھر آواز دی کہ ای فرقۂ خدا پرستان کیا اب تم مین کوئی ایسا باقی نہین ہی جو میرے مقابلہ مین آئے یہ صدا سنکر لشکر اسلام سے داراب کشور کشا ابن حمزہ نے گھوڑا بڑھایا امیر کی خدمت مین آئے اجازت میدان حاصل کی صاحبقران ثانی نے اجازت دی داراب کشور کشا میدان مین آئے تورج سے مقابلہ کیا تورج نے کہا ای داراب کشور کشا تم نے نور الدہر کی جو حقیقت دیکھی ہی اس سے بدتر تمہاری حالت ہوگی مین وہ شخص ہون جسکی تیغ آبدار کا شہرہ دیار دیار ہی سب جانتے ہین بڑے بڑے پہلوان مانتے ہین داراب کشور کشا نے کہا او مکار یادہ گوئی کا نتیجہ برا ہوتا ہی کیون اسقدر کبر و نخوت سے کام لیتا ہی تورج نے کہا سچی بات کہنے مین کیا برائی ہی داراب نے فرمایا اب زیادہ یادہ گوئی کو ترک کر یہ میدان جنگ ہی یہان زبان تیغ و خنجر سے سوال و جواب ہوتا ہی تورج نے نیزے کا وار کیا داراب کشور کشا نے وار کو رد کیا آپس مین نیزہ چلنے لگا دیر تک نیزہ بازی رہی جب نیزہ بازی سے کچھ حاصل نہوا تورج نے تلوار کھینچی کہا ای داراب کشور کشا نیزہ بازی کوئی چیز نہین ہی تلوار کی لڑائی ہمین پسند ہی داراب نے بھی میان سے تیغ کھینچی تورج نے وار کیا داراب نے خالی دیکر پھر داراب نے سر پر تیغ لگائی تورج نے سپر اٹھائی سپر کو کاٹ کے تلوار خود مین در آئی تھوڑا سر تورج کا زخمی ہوا تورج نے دستانہ مارا تیغہ سر سے نکل گیا تورج نے تلوار لگائی داراب کشور کشا نے سپر اٹھائی گھوڑے کا زیر بند ٹوٹ گیا ساز زمین پر گرا گھوڑا بھڑکا سپر چہرے سے ہٹی تیغ سر پر پڑی لاکھ چاہا گھوڑے کو سنبھالین مگر گھوڑا نہ رکا تیغ سپر کو کاٹ کرتا جگر پہونچی داراب گھوڑے سے زمین پر گرے لشکر امیر سے لوگ دوڑے شام بھی ہو گئی تھی تورج نے پلٹ کر اپنی فوج مین طبل مہارکبادی کا حکم دیا لشکر اسلام طبل بازگشت بجوا کر اپنے لشکر کی طرف پلٹا داراب کو لوگ اٹھا لاسے کچھ دم باقی تھا داراب نے اشارہ کیا کہ قبلہ و کعبہ کے پاس لے چلو زیارت سے مشرف ہولون لوگ بارگاہ امیر مین لائے امیر ثانی نے جو اپنے دلبند کی یہ کیفیت دیکھی تاب نہ رہی آبدیدہ ہوے قریب داراب کے آئے داراب نے اشارے سے عرض کی میری خطائین معاف فرمائیے گا اور دعاے مغفرت سے نہ بھولیے گا امیر نامدار نے داراب کو گلے سے لگایا سب سرداروں نے حلقہ کیا امیر الگ ہوے داراب کشور کشا کی روح نے مفارقت کی سردارون مین شور گریہ بلند ہوا سبکا دل دردمند ہوا امیر با توقیر نے لاش کو غسل و کفن وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے فرمایا کہ لاش میرے فرزند نوجوان کی خانۂ کعبہ پہونچاؤ والد ماجد سے بعد آداب عرض کرنا مجھے صاحبقرانی مین جو صدمات ہوے تھے آپکو یا میرا دل جانتا ہی یا خدا آگاہ ہی مگر اب بہت جلد حاضر خدمت ہوتا ہون امیدوار ہون کہ دعا فرمائیے تا مین اپنے مطلب دلی کو حاصل کر دون چند سردار صبح کو لاش لیکر جانب خانۂ کعبہ روانہ ہوے یہان امیر نے صف ماتم بچھائی سردارون کو بہت رنج ہوا ساوج شاہ کو ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ ابھی چالیس ہزار لشکر

جنگ موقوف ہے جب مین ماتم سے فراغت ہوگی پھر لڑین گے ساوج نے وہ نامہ تورج کو دکھایا تورج نے کہا کیا مضائقہ ہے جو بات اس وقت ہے وہی چالیس روز کے بعد بھی حاصل ہے آپ شوق سے مہلت دیجیے ساوج نے پشت نامہ پر لکھا کہ ہمین منظور ہے آپ اپنے فرائض ادا کرین ہم بعد چالیس روز کے آپ سے مقابلہ کرین گے نامہ امیر نے دیکھا شکر خدا کیا انکو تو اس حال مین چھوڑیئے اب کیفیت لاش داراب کشور کشا کی ملاحظہ فرمائیے کہ چند سردار جو لاش داراب لیکر روانہ ہوئے تھے خانہ کعبہ مین صاحبقران کے پاس گئے صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی امیر باتوقیر کو بڑا صدمہ ہوا اشکباری کے بعد فرمایا کہ لاش کو طواف کعبہ کراؤ بلکہ خود شرکت فرمائی بعد طواف کے امیر نے لاش داراب کشور کشا برابر قبر داراب سیمین زرہ کے دفن کی کہ یہ دونون برادر حقیقی تھے داراب سیمین زرہ جنگ سبائل مین ہاتھ سے ارماس بن غرماس کے مارے گئے اور لاش انکی امیر ثانی نے خانہ کعبہ بھیجدی تھی جب صاحبقران کو دفن داراب کشور کشا سے مہلت ہوئی تو جو لوگ لاش لائے تھے انسے دریافت فرمایا کہ اس شیر بیشہ جرأت کو کس بیرحم نے قتل کیا سب نے کل حقیقت بیان کی امیر نے تورج کا نام سنکر فرمایا کہ جبتک اسکے واسطے کوئی تدبیر معقول نہوگی یہ اسی قسم کی آفتین برپا کریگا یہ فرماکر خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو طلب کیا خواجہ حاضر ہوے امیر نے فرمایا خواجہ تورج نے آفتین برپا کین ہین جبتک تم جاؤگے اور گیسوان خلیلی و رگ ہاشمی لاکر نہ لاؤ گے تبتک یہ ملعون ایسے ہی صدمات پہونچاتا رہیگا خواجہ نے عرض کی یا امیر مین ضرور جاؤنگا اور رگ و گیسو کاٹ کر لاؤنگا امیر نے فرمایا خواجہ اب عرصہ کرنا مناسب نہین ہے جلد روانہ ہو خواجہ اسی روز امیر باتوقیر سے رخصت ہوے جو لوگ لاش لائے تھے وہ بھی خواجہ کے ہمراہ ہوئے اور جانب شہر جابلقا روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت امیر ثانی اور سلوج شاہ جابلقائی کی عرض کی جاتی ہے

مینے ہوان جو چشم مست ہو بزم شراب ہو
یا کام ہی تمام ہو یا کامیاب ہو
جلوت کے سارے لطف مبارک رقیب کو
آنکھون کو بہولتے ہی نہین تم وہ خواب ہو
غیر دلن کو تو پلائی ہے ہمیں چھیڑ کے ہی دو
تم بھی مری تلاش مین برسون خراب ہو
وہ کیون نہ عاشقون مین ہو مشہور خوش نصیب
کو اک خدا پرست جو صرف ثواب ہو
دل ہی کسی کے عشق مین اپنا الٹ گیا
ایسا نہو کہین مرے خط کا جواب ہو
ہو زر سیاہ بخت کی اللہ رے تیرگی
ایسا ہی ہو دل اگر دستیاب ہو
آہ جب سے اس منہ کے نکلا گیا جلال

کوئی خراب ہو تو بلا سے خراب ہو
کیا اسکا شکوہ یار سے لایا نہ تو جواب
خلوت ہو مین ہون اور تمہارا عتاب ہو
غمخوار بھی ہو حضرت دل جان نثار بھی
ساقی کبھی کبھی جو سبو مین شراب ہو
ایسے گنہ کہ پھر نہ ادھر آئے تم کبھی
کمبخت انکی بزم مین جسکا خطاب ہو
منہ ڈھانکتے ہو کیون مری میت پہ آکے تم
کچھ ڈر نہین ہے کہ ساقی اب انقلاب ہو
احسان تمہارا وصل کی شب جو نہ ہو اشتیاق
ڈھونڈھون چراغ لے کے یہ گر آفتاب ہو
تم آکے یار باہمین دو لیتے ان
تقدیر ہی مین تھا کہ خدائی خراب ہو

عاشق کی جلد کوئی دعا مستجاب ہو
قاصد مرا سوال ہی جب لاجواب ہو
ابتک ہے یاد آکے وہ دزدانہ نگاہ مین
سب کچھ ہو جان کا مری لیکن عذاب ہو
یون تمکو پاکے مین ہون زخود رفتہ بیخودی
کیا میری عمر رفتہ ہو میرے شباب
کوشش کرے کچھ ایسی کہ اک بت ہو ہمکلام
آنکھین ہین بند شوق سے اپنے حجاب
انکی طرف سے غیر نے لکھا ہے کچھ مجھے
سمجھا کہ تم کسی کے لیے فرش خواب ہو
دل میرا لاؤ دے بھی چکو بلکہ اسکے ساتھ
دنیا ہو اور یہ دل مرا خطراب ہو

گلبندان گلزار خوش بیانی و چمن پیرایان گلشن نقشبندان اس حکایت عجیب داستان غریب کو تحریر قرطاس پر یون تحریر فرماتے ہین واقفان کہ در سخن فرد اند شرح این داستان چنین کردند

کہ جب چالیس روز گذر گئے اور صاحبقران زمان نے ماتم فرزند نوجوان سے فراغت پائی تو
ساوج شاہ نے طبل جنگی بجوایا ہرکارے جو لشکر اسلام کے باہر جاسوسی یہان موجود تھے
طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوئے ہاتھ اُٹھاکر دعاو ثنائے
بادشاہی بجا لائے پھر عرض کی حضور ساوج نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اُسکا یہ ہے کہ کل میدان
کارزار مین نکلکر معرکہ آرا ہو اور نبرد ہو امیر ثانی نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و
بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے
لگین رات تو انھین انتظامات مین گذری اور آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا
شب گذری روز ہوا امیر نامدار نے فریضۂ سحری ادا کیا سلاح کی کشتی خادمون نے حاضر کی امیر
نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان سب لوگ منتظر تھے خادمون
نے مرکب حاضر کیا امیر نامدار نام خدا لیکر سوار ہوئے فوج گران ہمراہ لیکر طرف میدان کارزار
کے روانہ ہوئے اُدھر سے ساوج مع توریج و زمرد ثانی و لشکر گران میدان مین آیا لشکر
فریقین کی صفین آراستہ ہوئین توریج نے میدان مین گھوڑا بڑھایا سلحشوری دکھاکر مبارزطلبی
کی لشکر اسلام سے بھی ایک سردار جمہور بن تمہور میدان مین آیا دیر تک توریج سے روبدل
رہی اسی عرصے مین شام ہو گئی دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کو واپس گئے صاحبقران ثانی
نے جمہور کی بہت تعریف کی خلعت عطا فرمایا شب بھر غازیون نے بیداری مین بسر کی صبح کو
پھر میدان مین آئے اُدھر سے ساوج شاہ اور توریج اور زمرد ثانی میدان مین آئے
نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے توریج نے پھر مرکب میدان مین جولان کیا سلحشوری کی
دکھائی مبارزطلبی کی لشکر اسلام سے جمہور بن تمہور اسکے مقابلے مین گیا نیزہ بازی ہونے لگی
عرصے تک طرفین مین خوب نیزہ بازی رہی آخر کار تلوار کی نوبت آئی توریج نے سپر چہرے
پر لی تلوار نے سپر کو کاٹا جمہور نے چاہا دستانہ مارے مگر توریج نے سیدھی تلوار کھینچ لی جگر گاہ
تک تیغ اُتر آئی جمہور گھوڑے سے گرا توریج نے دوسرا وار کیا قصہ تمام ہوا جمہور سیار گلشن جنان
ہوا امیر نے بہت افسوس فرمایا لاش جمہور کی میدان سے منگائی توریج نے پھر مبارزطلبی کی
اور کلمات طعن آمیز زبان پر جاری کیے کرب نامدار کو غصہ آیا اپنا مرکب بڑھایا میدان مین آئے
توریج نے نیزہ سنبھالا کرب نامدار نے ایک مقام پر چاہا کہ اسکے سینے پر نیزے کا وار کرون
مگر توریج نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا کرب نے نیزہ لگایا سپر کو چھید کر نیزہ سینے مین در آیا تھا
توریج نے مرکب کو پیچھے ہٹایا نیزہ سینے سے پار نہ گذرا قلب پر زخم نہ ہوا مگر بہت تکلیف ہوئی
خون جاری ہوا مگر ضبط کیا سینے کے زخم پر رومال کھینچکر باندھا پھر نیزہ کرب نامدار پر لگایا
کرب نے خالی دیکر پھر نیزے کا وار کیا توریج کا پہلو زخمی ہوا سانس لینا مشکل ہوئی توریج
نے پھر بھی کچھ خیال نہ کیا نیزے کا وار کرب کے سینے پر کیا کرب نے اُسکو بھی خالی دے کر
پھر نیزے کا وار کیا توریج کا دوسرا پہلو زخمی ہوا اسنے گھوڑے کو ہٹایا نیزہ نکل گیا زخم کاری نہ

پڑا لیکن اب تورج کی کیفیت ابتر ہوگئی سادج نے جو یہ حال دیکھا طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا اُسکی
فوج مین طبل بازگشت پر چوب پڑی دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے امیر نامدار
کو خوشی حاصل ہوئی کہ سب نامداری کی بہت مدح وثنا کی تھوڑی دیر صحبت رہی جب رات زیادہ گئی
تو سب نے اپنی اپنی خوابگاہ مین جاکے آرام کیا صبح کو پھر میدان کارزار مین آئے لشکر حریف کے
منتظر ہوئے صاحبقران نے دیکھا کہ سادج اور زمرد لشکر ہمراہ لیکر آئے میدان مین آکر
صفین لشکر کی درست کین امیر نے فرمایا تورج آج نہین ہے معلوم ہوتا ہے زخم کاری پڑے
لڑنے کے کام کا نہین ہے کہ سب نامدار نے عرض کی تین زخم ہین اُسکی قضا تھی گھوڑے کو ہٹاکر
بچ گیا لیکن اب جو میدان مین آئیگا دیکھا جائیگا یہان تو یہ ذکر تھا ادھر سادج نے ایک سردار
کو میدان مین بھیجا سردار نے میدان مین آکر سلحشوری دکھائی مبارزطلبی کی لشکر اسلام سے ایک
سردار گیا آپس مین مقابلہ ہوا سردار اسلام نے اسکو قتل کیا دوسرا جوان سادج نے میدان
مین بھیجا سرداران لشکر اسلام نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طور سے دس جوان لشکر کفار سے
آئے اور ہاتھ سے سردار اسلام کے مارے گئے جب سادج نے یہ کیفیت دیکھی طبل بازگشت
بجوایا اپنے قلعے مین پلٹ آیا یہان تورج کی زیادہ کیفیت ابتر دیکھی سادج نے کہا آپ شہر
مین تشریف لیجائیے وہان اچھے طور سے علاج ہوجائیگا تورج نے قبول کیا سادج نے تورج
کو اپنے شہر جابلقا مین بھیجا گو تورج نے بروقت روانگی سادج سے کہا آپ جنگ موقوف
نہ فرمائیے گا لشکر اسلام سے لڑے جائیے گا سادج نے کہا ایسا ہی ہوگا تورج ادھر روانہ ہوا
کر ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا یہان دوسرے روز جب لشکر سادج میدان مین آیا اُس روز بھی بلا کا مقابلہ
ہوا ایک جوان اسلام نے دس جوان لشکر سادج کے قتل کیے سادج نے گھبراکر اپنے تمام
لشکر کو اشارہ کیا کہ اس جوان پر ٹوٹ پڑو سب لشکر ٹوٹ پڑا امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنا
مرکب بڑھایا امیر کے بڑھتے ہی تمام فوج بڑھی جنگ مغلوبہ ہونے لگی لشکر امیر نے سب کو پسپا
کیا آخر فوج سادج کو شکست فاش ہوئی سادج نے بہت کچھ سب کا دل بڑھایا مگر فوج کے قدم
نہ رُکے سب گریزان ہوئے تھوڑی دور تک لشکر امیر نے تعاقب کیا جب بالکل سادج کی فوج نہ
رکی امیر نے فرمایا اب دن باقی نہین ہے کل پھر دیکھا جائیگا خواجہ عمرو ثانی نے عرض کی کہ اب
وہ کل میدان مین پھر آئیگا امیر نے فرمایا دیکھا جائیگا امیر میدان سے اپنی بارگاہ مین تشریف لائے
سب سردار حاضر ہوئے امیر نے کہا نہین معلوم لاش میرے فرزند کی پہونچی یا ابھی راہ مین ہے
سردارون نے افسوس کیا اور عرض کی یقین ہے لاش پہونچ گئی ہو اور حاملان لاش واپس آتے
ہون یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے عرض کی حضور جو لوگ لاش لے گئے تھے حاضر ہین امیر نے فرمایا
بلالو چوبدار باہر آئے سب کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے امیران سردارون کو دیکھکر آبدیدہ ہوئے
بعد اپنے والد نامدار صاحبقران کے مزاج کی کیفیت پوچھی سردارون نے عرض کی آپ کو دعا
فرمائی ہے اور ارشاد کیا ہے اے نور نظر قریب ہے کہ تم مجھسے ملو مگر اس اثنا مین جو مصائب پڑین
انکو جھیلنا ثابت قدم رہنا اسکا اجر تمہین بہت بہتر ملیگا صاحبقران نے فرمایا مین بھی خدا سے

اسی امر کا امیدوار ہون کہ قدمبوسی والد بزرگوار سے مشرف ہون اور زیارت جناب پیغمبر آخرالزمان
نصیب ہو سب نے کہا انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد وہ زمانہ آتا ہے جب امیر سے سردارون
نے فراغت پائی تو عمرو ثانی کو علیحدہ بلایا اور کہا آپ کے والد ماجد تشریف لائے ہین راہ
مین ایک کوہ ابیض ہے وہان تشریف فرما ہین آپ کو طلب کیا ہے جلد تشریف لیجائیے گا خواجہ نے کہا
بیت اللہ سے کچھ تحفہ جات بھی میرے واسطے لائے ہین یا کچھ روپیہ وہان جمع کیا ہے وہ دینے
کو آئے ہین سردارون نے کہا تحفہ جات تو کچھ بھی نہین لائے ہین ہان روپیہ کی کیفیت ہمکو
نہین معلوم انداز سے تو یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہے کسی کار ضروری سے امیر نے اُنکو بھیجا ہے کہ آپ
سے ملکر پھر واپس جائینگے عمرو ثانی نے کہا تو مین وہان جاکر کیا کرونگا اُنھین مجھسے کام تھا تو
میرے پاس آتے اگر مجھے فرصت ہوتی تو اُنسے باتین کر لیتا آپ لوگ دیکھتے ہین کہ مجھے
کار ضروری سے کب فرصت ہے علاوہ اسکے قرضدارون کے خوف سے باہر کا آنا جانا ترک
کر دیا ہے میرا جانا نہین ہوگا آپ لوگ جاکر اُنسے عرض کر دیجیے کہ مین حاضر خدمت نہین ہو سکتا
معاف فرمائیے گا اگر آپ کو کوئی کام ہو تو میرے پاس تشریف لائیے سردارون نے کہا خواجہ
تمھاری ظرافت کسی وقت موقوف نہین ہوتی پھر وہ وہان منتظر ہین ہمسے کہدیا تھا کہ تاکید کر دینا
بہت ضروری کام ہے اگر دیر لگائینگے تو برا ہوگا عمرو ثانی نے جواب دیا کہ صاحب مین
کوئی کام زبردستی نہین کیا کرتا ہون جو میری خوشی ہوتی ہے وہ کرتا ہون آخرکار سب سردار عاجز
ہوئے کہا آپ کو اختیار ہے ہمسے جسقدر کہا تھا وہ ہمنے آپ سے بیان کر دیا اب جو آپ کے
مزاج مین آئے وہ کیجیے خواجہ نے کہا بہتر آپ لوگ تشریف لیجائیے سردار بارگاہون مین
گئے خواجہ کوہ ابیض کی طرف روانہ ہوئے راہ کو طے کرکے کوہ پر پہونچے دیکھا خواجہ عمرو
بن امیہ ضمری نامدار کوہ پر بیٹھے ہین انھون نے جو عمرو ثانی کو دیکھا تازیانہ لیکر بڑھے اور فرمایا
اسقدر عرصہ لگایا ہم اتنی دیر سے منتظر ہین عمرو ثانی نے عرض کی جب مجھکو سرداران امیر نے
اطلاع دی اُسیوقت مین روانہ ہوا چونکہ راستہ بہت طے کرنا تھا اسوجہ سے دیر ہوئی معاف فرمائیے گا
خواجہ خاموش ہو رہے عمرو ثانی نے عرض کی آپ خانہ کعبہ سے تشریف لائے میرے واسطے
کیا تحفہ لائے خواجہ نے کہا بابا نہین معلوم وہان اوقات میری کیونکر بسر ہوتی ہے جب بہت
پریشان ہوئے تو خیال کیا کہ تمھارے پاس چلون تمنے اتنی مدت مین بہت کچھ پیدا کیا ہوگا
اور حق پدری ضرور نکالا ہوگا لہذا اسوقت مین کچھ کفالت کرو کہ بقیہ زندگی بھی براحت سے
بسر ہو جائے عمرو ثانی نے عرض کی آپ کیا فرماتے ہین پیدا کرنا کیسا جو کچھ آپ نے عطا
فرمایا تھا وہ سب بھی تباہ کیا بلکہ بہت قرضدار ہو گیا ہون میرا بھی قصد تھا کہ آپ کے پاس
حاضر ہون آپ نے وہان حکمت عملی سے ضرور کچھ پیدا کیا ہوگا لہذا اب آپ کا زمانہ نہین ہے جو زیادہ
روپیہ صرف کرنے کی ضرورت ہو مین چونکہ شہر شہر دیار دیار پھرتا رہتا ہون اور تنخواہ وصول
نہین ہوتی ہے مجھے البتہ ضرورت ہے خواجہ نے کہا باتین نہ بناؤ اپنے مال و اسباب کی فہرست
مجھکو دکھاؤ مین تمھارے موافق چھوڑ دون باقی اپنی ضرورتون کے واسطے لیجاؤن اور تمھارے

پاس رہنے سے اندیشہ بھی ہے دولتمند کے سب دشمن ہوتے ہین کوئی دولت کے لالچ سے تمہارا
دشمنون کو گزند پہونچائے تو میری مٹی اس ضعیفی وقت مین خراب ہو اس سے مناسب نہین کہ تم
اپنے پاس اسقدر دولت رکھو عمرو ثانی نے عرض کی یہ تو آپ صحیح فرماتے ہین کہ دولتمند کے
سب دشمن ہوتے ہین لیکن میرے پاس تو اتنا بھی نہین ہے جو میری ضرورتین رفع ہون لیکن ہان
آپ سے ایک کلمہ بے ادبانہ عرض کرتا ہون اگر قبول فرمایئے گا تو بہت بکار آمد ہوگا خواجہ نے
فرمایا بیان کرو عمرو ثانی نے عرض کی کہ آپ کا ضعیفی وقت ہے اگر کوئی بطمع زر آپکو گزند پہونچائے
اور خدا نخواستہ مجکو یتیم بنائے تو میرے قلب کی کیا کیفیت ہوگی مال و زر کا کسقدر رنج ہوگا خواجہ
نے جو یہ تقریر سنی او مفہوم اس کلام کا یہ ہوا کہ آپ کو کوئی مار ڈالے اور مین یتیم ہو جاؤن چونکہ
خواجہ موت سے بہت ڈرتے تھے ایک تازیانہ عمرو ثانی کی پیٹ پر لگایا اور کہا او بیہودہ
کیا بکتا ہے بس بری چیز کو یاد دلاتا ہے یہ کہکر خواجہ مانند بید کانپنے لگے عمرو ثانی خاموش ہو رہا تھوڑی
دیر تک اس قسم کی باتین رہین آخر مین خواجہ نے کہا ذرا زنبیل میرے حوالے کیجیے کچھ اشیاء کی
ضرورت ہے عمرو ثانی نے بہت کچھ عذر کیے مگر خواجہ نے کچھ سماعت نہ کی زنبیل اپنے قبضے
مین کی کہا جاؤ تمھین دو ایک روز مین زنبیل مل جائیگی عمرو ثانی نے عرض کی ہے تو فرمایئے آپ زنبیل
کیا کیجیے گا خواجہ نے کہا ایک ضرورت ہے اب تم جاؤ امیر تمھارے منتظر ہونگے عمرو ثانی نے
عرض کی میرے سب دشمن ہین اسمین سب بانہاے عیاری میرے ہین اگر کسی نے وقت پر کوئی بات
ایسی کی جسکے لیے کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مین کیا کرونگا خواجہ نے کہا دو ایک روز مین تمھارا
کچھ نقصان نہوگا عمرو ثانی مجبور ہو کر واپس ہوئے لشکر امیر مین آئے خواجہ عمرو ثانی سے چلتے وقت
کہدیا تھا کہ خبردار اس راز کو کسی سے بیان نہ کرنا عمرو ثانی رخصت ہو کر اپنے لشکر مین آئے امیر
نے جو عمرو کو دیکھا کہا خواجہ کہان تھے شب بھر تمھارا انتظار کیا عمرو نے عرض کی بازارون کا انتظام کر رہا تھا امیر
خاموش ہو رہے خواجہ اپنی بارگاہ مین آئے مشوش و متفکر بہت رہے انکو تو اس حال مین چھوڑ دیتے

اب کیفیت توریج کی ملاحظہ فرمایئے

کیا محبوس ڈالین قیس کے پانون مین زنجیرین
زیادہ اس سے کیا ہونگی سزا عاشق کی تقریرین
زبانی اُس سے کیا کہیے عرائض لکھ کے کیا بھیجے
دوانی کیون نہو بلبل گریبان کیون نہ گل چیرین
تو اپنے ہاتھ سے عاشق پہ گر اک وار مارا ہے
وہ ترکِ چشم کھینچے ہے بھوون سے تنگی شمشیرین
جو میرے تلملانے پر دوائی سکا تلملا جاوے
بہت لوگون نے لکھین سورۂ یوسف کی تفسیرین
ہمین تو آسرا مولا سے ہے بندہ نوازی کا

وہ مجنون ہی رہا ہر چند کین لیلی نے تدبیرین
مین اُس سے کیا کہون یارو نہین کچھ کہنے پاتا ہون
نہ کچھ چلتی ہین تقریرین نہ کچھ بنتی ہین تحریرین
بغل مین دل نہین میرے کہ مالی کا مرقع ہے
جنازے پر بھی اُسکے جا کے کہدے چار تکبیرین
مرے خواب پریشان سنکے کہنے لگا یوسف
عجب کیا ہے زیادہ اس سے ہین الفت کی تاثیرین
اجل نے پست کر ڈالا زمین پر اُسکو دے مارا
تو اب آخر وہی بخشیگا سب بندونکی تقصیرین

نکالو مار و یان آنے نہ پاوے پھر کبھی ہمدرد
وہ کہتا ہے مجھے تیری نہین بھاتی ہین تقریرین
چمن مین آکے جب وہ گلبدن بند قبا کھولے
بھری ہین اُسمین رنگا رنگ کیا خوبونکی تصویرین
اجل آئی ہے کسکی کون ہو گو چار چشم اُس سے
کوئی کہتا رہے کبتک ترے خوابونکی تعبیرین
کوئی اُس نور عارض کا بیان کر دے تو مین جانو
اُٹھایا سر بہت جسنے بنائین اونچی تعمیرین

راویانیکہ در سخن فرد اند + شرح این داستان
چنین کردہ اند + کہ جب توریج نے دس دن کے بعد صحت پائی تو اُسی روز مرکب پر سوار ہو کے قلعے مین در آیا

مین آیا ساوج شاہ اور زمرد ثانی اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئے توریج نے کیفیت جنگ دریافت کی ساوج نے
سب حال مفصل بیان کیا توریج کو نہایت صدمہ ہوا سپاہ کو جو جاکر دیکھا نصف سے بھی کم پایا کہا آپ لوگون نے بد انتظامی
کی تمام لشکر کو دست مسلمانان سے تباہ کرادیا ساوج نے کہا ہم مجبور تھے کچھ نہ کر سکے توریج نے کہا دیکھا جائیگا اب مین
پھر سب کام بنالونگا ساوج نے کہا کہ لشکر کے کم ہوجانے سے بڑی قوت کم ہوگئی ہے توریج نے کہا کچھ محل تردد نہین ہے
سب درست ہوجائیگا آپ آج طبل جنگی بجوائیے کل مقابلہ کرونگا ساوج نے خوش ہوکر طبل جنگی کا حکم دیا طبل جنگی پر
چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ امیر مین آئے دعا و ثنائے سلطانی بجالائے
عرض کی ساوج نے پھر طبل جنگی بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کہ میدان کارزار مین آکر معرکہ آرائے نبرد ہو امیر نے فرمایا ہمارے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے
لگین جب سلطان روشن اندام فلک لشکر ثوابت و سیارگان کو شکست دیکر نیزۂ خط شعاعی ہاتھ مین لیے ہوئے توسن برج
زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا امیر نامدار بیدار ہوئے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کی سلاح طلب کیے لازمون نے کشتیان سلاح
کی حاضر کین امیر نے ہتھیار جسم پر آراستہ کیے برآمد ہوئے در دولت پر اسپ صبا رفتار حاضر تھا امیر مرکب پر سوار ہوئے
لشکر ہمراہ ہوا بصد جاہ و تجمل میدان کارزار مین تشریف لائے ادھر سے توریج اور ساوج اور زمرد ثانی تھوڑا سا لشکر ہمراہ
لیکر آئے فریقین کے لشکرون نے پرے جمائے ہنوز نقیب بھی لشکرون سے نہ نکلے تھے کہ سب نے دیکھا ایک تخت
اُترتا ہوا آتا ہے سب لوگ اُسطرف متوجہ ہوئے دیکھا ایک مرد پیر ریش دراز مگر داڑھی عجیب طرح کی بہت کچھ اشیاء عجیب الخلقت
تخت پر رکھے ہوئے ایک جامہ زیب جسم کیے ہوئے رنگ جامے کا سمجھ مین نہین آتا ہے کبھی سرخ رنگ دکھائی دیتا ہے کبھی زرد
ہوجاتا ہے کبھی نیلا رنگ ہوتا ہے کبھی سفید جامہ معلوم ہوتا ہے آگے ایک گرز بہت بڑا رکھا ہوا ہے اس صورت کو دیکھکر
زمرد نے ساوج سے کہا والد ماجد تشریف لاتے ہین آخر انھین گوارا نہوا جنت سے برائے مدد تشریف لائے
ہین مگر ایک بات نئی ہے گرز بہت بڑا آگے رکھا ہے ساوج بھی مطیع ہوا زمرد سے کہا اتنا بڑا گرز آجتک نہین دیکھا
اسکو کون اُٹھا سکتا ہے زمرد نے کہا قوت خداوندی کے آگے یہ کیا چیز ہے اگر پہاڑ ہو تو مثل کاہ کے ہے ساوج نے
کہا دیکھو اب قدرت کیا کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ وہ تخت قریب توریج آیا توریج اس واقعے کو دیکھکر بہت متعجب
ہوا کہا آپ کون صاحب ہین اُن پیر مرد نے جواب دیا کہ توریج تو نے مجھکو نہین پہچانا ارے توریج مین ہی نے
سب کو بنایا ہے خداوند ہون زمرد ثانی میرا نور نظر ہے پارۂ جگر ہے اب اسکو سب ستاتے ہین آرام نہین دیتے قدرت
کے دل کو صدمہ ہوتا ہے آج بہت قلق ہوا جنت سے یہان آیا ہون اب جو تیری مرضی ہو وہ کرون توریج نے کہا
خداوند آپ ہی ہین پیر مرد نے جواب دیا مین ہی ہون یہ ذکر تھا کہ زمرد ثانی قریب آیا کہا خداوند آج تشریف آوری
کا کیا سبب ہے ساوج نے کہا تمہاری مدد کو آئے ہین لقا نے جواب دیا کہ مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے جو کوئی میرے
بندگان خاص کو آزار پہونچاتا ہے خصوصاً میرے نور نظر زمرد ثانی کو رنجیدگان بھی حیران ہے کہ یہ عجب معرکہ ہے کبھی
دل مین خیال کرتا ہے کہ ضرور کوئی بھید ہے یہ لقائے اصلی نہین ہے پھر لشکر امیر کی طرف دیکھتا ہے عمرو کو قریب رکاب
صاحبقران ثانی پاتا ہے ہر ایک عیار کو دیکھتا ہے عرصے کے بعد اسکو بھی یقین ہوا کہ میرا گمان غلط تھا یہ اصلی خداوند
ہین مگر لقا نے توریج سے کہا کہ اب تم سب لوگ صبر کرو قدرت مسلمانون سے مقابلہ کرتے ہین ابھی سب کا فاتحہ
کیے دیتے ہین توریج نے کہا آپکو اختیار ہے لقا نے کہا یہ گرز میرا جو پردۂ دنیا پر کسی سے نہین اُٹھا مسلمانون سے
عوض خون بندگان خاص لیگا توریج نے گرز کو دیکھکر کہا واقعی یہ گرز پردۂ دنیا پر کسی سے نہ اُٹھے گا لقا نے

جواب دیا کہ یہ فرشتون نے خاص میرے لیے بنایا ہی دوسرے کی مجال نہین جو اسکو اُٹھا سکے یہ کہکر تخت اُڑا کر میدان مین آیا تخت سے اُترا اور پکارکے آواز دی ای فرقہ خدا پرستان تم لوگون نے بہت سر اُٹھایا ہی آج قدرت تم سب کو تمہاری خطاؤن کی سزا دیگی ورنہ بہتر اسی مین ہی کہ اطاعت زمرد ثانی کی قبول کرو اور اسکو اپنا خدا جانو سب نے کہا ہمسے یہ نہوگا کہ ایک کافر کو اپنا خداوند جانین لقا نے کہا اگر یہ نہوگا تو آج تم سب کو مار ڈالونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کے منھ سے نکلا تیری کیا حقیقت ہی جو ہمکو مار سکے لقا نے کہا پیشتر اپنے سردار حمزہ ثانی کو میدان مین بھیجو دیکھون وہ کیسے جری ہین اور کیسا اسم اعظم اُنکے پاس ہی امیر نے جو یہ بات سنی گھوڑا میدان مین لائے لقا کے مقابلے مین آئے لقا نے ایک گرز امیر کے سر پر لگایا گرز سے دھوان نکلا امیر گرے بیہوش ہوگئے لوگ اُٹھانے دوڑے لقا نے ایک ایک گرز سب کے مارا سب وہین گرے جب یہ کیفیت توریج و ساوج نے دیکھی بہت خوش ہوئے توریج نے کہا آج قدرت سب کا خاتمہ کردیگی لاشون سے میدان بھر دینگے کسکی مجال ہی جو قدرت سے لڑ سکے ساوج نے کہا اب تو ہمین انکا اعتقاد ہوا زمرد ثانی کا بھی اب ادب زیادہ کرینگے یہان تو یہ گفتگو تھی لیکن بختگان نے زمرد سے کہا قدرت تو خوب بیہوشی اُڑاتے ہوئے جنت سے آئے زمرد نے کہا او بے ادب خاموش رہ اگر قدرت کو معلوم ہوجائیگا تو تیرے لیے ابھی تقدیر فنا کر دینگے مرجائیگا بختگان خاموش ہو رہا یہان لقا نے نصف سردارون کو زمین پر گرایا جب سب سردار اس طور سے زمین پر گرے تو اور لوگ جو باقی تھے اُنکے حواس منتشر ہوئے سب نے کہا یہ تو اچھی آفت آئی اب اسکا پلٹنا محال ہی خواجہ عمرو ثانی نے کہا مین افسوس کرتا ہون کہ زنبیل اسوقت میرے پاس نہین ہی ورنہ کوئی ترکیب کرتا قدرت پر عیاری کرتا لوگون نے کہا اس کمبخت پر عیاری کیا چلتی مفت گرفتار بلا ہوتے عمرو ثانی نے کہا کچھ بات ضرور پیدا ہوتی کہ قدرت دھوکا کھاتے نہین تو دام مکر مین گرفتار ہوتے سردارون نے کہا اب جو کچھ ہو جب صاحبقران کی یہ نوبت ہوئی تو ہم لوگ کس شمار مین ہین اگر اسپر حملہ کرینگے یہ ہمکو بھی ہلاک کریگا ہماری بھی اسی مین خوشی ہی یہ کہکر سب سرداران امیر طرف لقا کے چلے جو آیا بیہوش ہوکر گرا جسنے قدم بڑھایا لقا نے گرز اُٹھایا ہوا لگتے ہی زمین پر گرا تھوڑی دیر مین سب سردار امیر کے بیہوش ہوئے لقا اسیطور سے گرز ہلا رہا توریج آگے بڑھا گرز کی ہوا جو لگی بیہوش ہوکر گرا اور دھوان پھیلا قریب ایک درخت تھا اُسپر گرز کو مارا گرز مقوی کا تھا پھٹا بیہوشی اُڑی لشکر ساوج مع زمرد و بختگان بیہوش ہوکر گرے نعرہ ہوا منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار نعرہ کرکے قریب توریج کے پہونچے زنبیل سے مقراض نکالی گیسو کاٹے اپنے قبضے مین کیے پھر ایک نیشتر نکالکر رگ ہاشمی نکالی ایک بکری کی رگ ملاکر ٹانکے دیے جب دونون چیزین اپنے قبضے مین کین سب کے لباس اُتار جو کچھ اسباب تھا سب نذر زنبیل کیا عمرو ثانی کو ہوشیار کیا زنبیل اسکو عطا فرمائی کہا اب مین جاتا ہون یہ آخری عیاری تھی چونکہ صاحبقران نے فرمایش کی تھی اسوجہ سے مین یہان آیا ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی یہ گفتگو تھی کہ امیر ثانی ہوشیار ہوئے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو دیکھکر خوش ہوئے کہا آپ کیونکر تشریف لائے خواجہ عمرو نے سب کیفیت بیان کی امیر ثانی نے بہت تعریف کی پھر تو رفتہ رفتہ سب لوگ ہوشیار ہوئے عیارون نے خواجہ کے ہاتھون کو بوسہ دیا کہا واقعی یہ عیاری آپکی یادگار ہوگیا کار نمایان کیا خواجہ نے امیر ثانی سے کہا اب مجکو رخصت دیجیے صاحبقران منتظر ہونگے امیر ثانی نے خواجہ کو رخصت کیا پھر گھوڑون پر سرداران امیر سوار ہوئے لشکر ساوج مین بھی سب ہوشیار ہوئے بختگان نے زمرد سے کہا مین جو آپ سے کہتا تھا وہی

بات ہوئی زمرد نے کہا نہین معلوم اسمین کیا مصلحت تھی بختگان نے کہا اسکو نہین عرض کر سکتا مگر کوئی بات ضرور
تھی بے علت یہ امر نہین ہوا ہی زمرد بھی محجوب ہوا ساوج کو حیرت ہوئی یہان سبھی سب گھوڑون پر سوار ہوئے
تورج نے کہا یا صاحبقران آپ نے یہ خلاف کیا کہ میرے بعد میری فوج کو تباہ کیا امیر نے جواب دیا کہ تمھاری فوج
نے مجھسے مقابلہ کیا آخر کار شکست اُٹھائی مین نے خود لشکر کشی نہین کی تورج نے کہا پھر اب تو آپ ہی کا مشتاق ہون امیر
نے مرکب بڑھایا میدان مین تشریف لائے تورج نے نیزہ سنبھالا امیر نے بھی گھوڑے کو گرم کیا نیزہ بازی ہونے
لگی دو تین طعنون مین نیزہ تورج کے ہاتھ سے نکل گیا اسنے جھلا کر تلوار کھینچی امیر نے بھی میان سے تیغ لی تورج
نے سر امیر پر وار کیا صاحبقران نے خالی دیا پھر امیر نے وار کیا تورج نے سپر اُٹھائی مگر سپر کی کیا حقیقت تھی
جو امیر کے ہاتھ کے وار کو روک سکتی سپر کٹی تیغ خود مین در آئی تورج نے اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا
لشکر کے غول مین پوشیدہ ہو کر نکل گیا حمزہ صاحبقران ثانی تلوار کھینچکر لشکر پر جا پڑے ساوج نے اشارہ
کیا کہ تمام لشکر امیر پر ٹوٹ پڑے اشارہ پاتے ہی سب لشکر امیر پر ٹوٹ پڑا صاحبقران بھی شیرانہ وغا
کرنے لگے لشکر صاحبقران بھی اس کیفیت کو دیکھکر آپڑا جنگ مغلوبہ ہونے لگی تھوڑی ہی دیر مین فوج
ساوج کے حواس پراگندہ ہو گئے امیر اُسوقت صفون کو درہم و برہم کر کے قریب تخت زمرد پہونچے بختگان
نے جو یہ کیفیت دیکھی ساوج شاہ سے کہا طبل بازگشت بجواو ساوج شاہ نے اُسیوقت طبل بازگشت
بجنے کا حکم دیا طبل پر چوب پڑی امیر نے ہاتھ روکا سب لشکر پلٹا ساوج بھی اپنا لشکر قلعے مین لیگیا پھر
بختگان نے ساوج سے کہا اب کچھ دنون کی مہلت امیر سے طلب کر لو ساوج نے کہا امیر مہلت نہ دینگے
بختگان نے کہا صاحبقران کی یہ خصلت نہین ہی جو کسی کو مہلت نہ دین ساوج نے اُسیوقت منشی کو بلایا
ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ چونکہ ہمین کچھ انتظام سلطنت کرنا ہی اسوجہ سے ایک ہفتہ کی مہلت درکار ہی
امید کہ قبول فرمائیے جب یہ نامہ تیار ہوا تو ایک سوار کو دیا کہ امیر کے پاس پہونچاؤ سوار نامہ لیکر روانہ ہوا
یہان ساوج نے کہا ای بختگان تورج کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی بختگان نے کہا تلاش کرائیے ساوج نے بہت
تلاش کرایا مگر کہین پتہ تورج کا نہ ملا سب کو یقین ہوا کہ کسی طرف نکل گیا ساوج کو تورج کے جانیکا بہت افسوس
ہوا بختگان سے کہا ایسے شخص کا لشکر سے نکل جانا بہت بُری بات ہی اب لشکر مین نہین باقی رہا اور پھر ایسا شخص
نکل گیا کہ جسکی وجہ سے ہمنے عزم جنگ کیا تھا بختگان نے کہا اہل اسلام کے صاحب اقبال ہونے مین شک نہین
ہی دو روز تورج خوب لڑے اچھے معرکے پڑے لشکر اسلام ہراسان تھا کہ کیا ہوگا داراب کے مارے جانے
سے امیر ثانی بہت غمگین ہوئے تھے نور الدہر کی زیست تھی اسوجہ سے بچ گئے ورنہ انکا بھی کام تمام ہو چکا تھا
اگر ابھی تک اُسیطرح لڑائی رہتی تو لشکر اسلام پر خوف طاری ہوتا امیر صدمہ اعزا و احبا مین مر جاتے ایسے وقت
مین لڑائی کا فتح کر لینا کیا بڑی بات تھی مگر ہم کیا کر سکتے ہین اقبال اہل اسلام ترقی پر ہی جو بات ہوتی ہی انکے حق مین
اچھی ہوتی ہی ساوج نے کہا مین تورج کو ایسا نہ جانتا تھا اور اسکی جرأت و ہمت کی بہت تعریف سنتا تھا
مجھے یقین تھا کہ تورج اس لڑائی کو فتح کریگا مگر کچھ ایسی بات ہوئی کہ مقابلہ امیر سے فرار ہوا اور نہین معلوم کہان
گیا بختگان نے کہا اب اُسکا پتہ ملنا دشوار ہی مگر آپ کو لازم ہی کہ اپنے لشکر کا بندوبست فرمائیے اب زیادہ دیر نہ
لگائیے ورنہ بات کہتے مین ایک ہفتہ گذر جائیگا پھر سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا ساوج نے کہا ای
بختگان مجھے کچھ بن نہین پڑتا ہی جو بات تم مناسب جانو وہ کرو مین تو بہت ہراسان ہون امیر کی ہمت و جرأت

مین سے نے دیکھی تنہا ایک لشکر کو درہم و برہم کر دیا زمرد ثانی کے قریب پہونچ گئے تھے اگر طبل بازگشت پر چوب
نہ پڑتی تو اُنسے مقابلہ کرتے اور یہی قصد تھا کہ اسی وجہ سے صفون کو درہم و برہم کر کے وہان پہونچے تھے پھر
ساوج نے کہا اب کیا انتظام کرنا چاہیے بختگان نے کہا اگر کوئی آپکے یہان ایسا ہو جو حمزہ کو چرا لانے
تو اُسکو روانہ کیجیے ساوج نے کہا میرا عیار خوش گام سبک پا شاید ایسا کر سکے بختگان نے کہا وہان عیاران اسلام
ایک ایک آفت روزگار ہین اُنسے عیاری پیدا ہوئی ہو ذرا طلب تو فرمایئے ساوج نے خوش گام کو طلب کیا عیار
خوش گام آیا ساوج نے سب کیفیت بیان کر کے کہا ممکن ہو کہ حمزۂ ثانی کو میرے پاس لے آ خوش گام
نے کہا مین آج ہی حمزہ کو لا دونگا میرے ہاتھ سے کون بچ سکتا ہو بختگان نے کہا ای خوش گام وہان بڑے بڑے
عیاران نامی جو اپنا مثل اس فن خاص مین نہین رکھتے موجود ہین ذرا سمجھ کے جانا اور ہوشیاری سے اپنا کام
کرنا خوش گام نے کہا وزیر صاحب خاطر جمع رکھیے مین اسطرح اپنا کام کرونگا کہ کسی کو خبر نہوگی ساوج نے بہت
کچھ خلعت و زر دینے کا وعدہ کیا خوش گام جانب لشکر اسلام روانہ ہوا یہان وہ وقت ہو کہ امیر با توقیر بارگاہ سلیمانی
مین جلوہ فرما ہین گرد سب سرداران نامی و گرامی جمع ہین یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ آج طبل جنگی بجا کے پلٹ گیا
اگر ٹھہرتا تو حال کھل جاتا امیر فرماتے ہین نہین معلوم تورج کہان چلا گیا کہ پتہ نہ معلوم ہوا مین اُسکو بھی قتل کرتا
تھا لیکن اُسنے اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا میرے سامنے صفون کی آڑ مین پوشیدہ ہو کر نکل گیا اُسکے بعد مین
ساوج کی طرف جاتا اُسنے جو یہ حالت دیکھی طبل بازگشت بجوا دیا سردار عرض کر ہی رہے تھے کہ حضور اب دیکھین
کیا انتظام کرتا ہو یہ ذکر ہو رہا ہو کہ ایک خبردار نے آکے عرض کی حضور کی عمر و دولت مین ترقی ہو ایک نامہ دار
در دولت پر حاضر ہو امیدوار باریابی ہو امیر نے فرمایا بلا لو چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیگیا نامہ دار نے امیر
کو سلام کیا رونق بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہو گیا امیر نے فرمایا بھائی جس کام کو آیا ہو بیشتر اُسکو انجام دے پھر
جس چیز کو چاہنا دیکھ لینا نامہ دار نے نامہ نذر دیا امیر نے نامے کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ ایک ہفتہ کی
مہلت دی جائے امیر نے اُسیوقت نامے کی پشت پر لکھا کہ ہمنے مہلت دی جب آپ کے مزاج مین آئے جنگ
آغاز کیجیے گا جواب دیکر نامہ دار کو رخصت کیا پھر وہی ذکر اذکار ہونے لگے مگر خوش گام جو ساوج کے
پاس سے چلا تھوڑی دیر مین بارگاہ امیر کے قریب آکر پہونچا یہان سب کو ہوشیار پایا خوش گام صورت تبدیل
کر کے ٹہلنے لگا جب رات زیادہ گئی تو امیر نے صحبت برخاست کی خوابگاہ مین تشریف لائے آرام فرمایا خوش گام
امیر کی بارگاہ مین آیا دیکھا صاحبقران مسہری پر آرام فرماتے ہین خوش گام قریب آیا دوشالہ منہ سے ہٹایا
کنفچے مین بیہوشی رکھکر دماغ مین پہونچائی امیر کو چھینک آئی بیہوش ہوئے خوش گام نے پشتارہ باندھا بارگاہ
سے لیکر چلا چونکہ شمعین اسنے پہلے گل کر دی تھین بارگاہ مین اندھیرا ہو گیا تھا جب نصف بارگاہ مین پہونچا چوب
کی ٹھوکر لگی لڑکھڑا کر گرا امیر ہوشیار ہوئے نعرہ کیا خوش گام پوشیدہ ہو گیا مگر نعرۂ امیر کی صدا جو بلند ہوئی سب لوگ دوڑے
بارگاہ مین آئے یہان اندھیرا پایا جلدی جلدی ملازمون نے روشنی کی امیر نے سب حقیقت بیان کی ملازمین تلاش کرنے
لگے بہت ڈھونڈھا مگر کہین پتہ نہ پایا خواجہ عمرو بھی آئے سب طرف دیکھ بھال کر امیر سے کہا یا صاحبقران آپکو شبہ ہو
اگر کوئی ہوتا تو کہان جاتا امیر نے فرمایا کہ بارگاہ کی شمعین گل تھین ہمنے خود دیکھا کہ ایک سیہ پوش میرے سامنے سے پوشیدہ ہو گیا
سب نے عرض کی کہ اب تو وہ یہان نہین ہو جہان سے آیا تھا وہین چلا گیا خواجہ نے عرض کی یا امیر آپ بہین آرام فرمایئے مین طلایہ پھرتا
ہون امیر بخوف ہو کر بہ محو خواب ہوئے مگر خوش گام وہین پوشیدہ رہا جب رات بہت کم باقی رہی خوش گام نے دیکھا امیر اُٹھے

اوٹھکے اپنے خادمون کو آواز دی سب حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا مین حمام مین جاؤنگا جلد سب اسباب
حمام درست کرو خوش گام اُن ملازمین کے ہمراہ حمام کی طرف روانہ ہوا حمام مین جاکر پوشیدہ ہوا صاحبقران
تھوڑی دیر کے بعد حمام مین تشریف لائے خوش گام نے بڑیا بیہوشی کی اُڑائی پانی مین بیہوشی ملائی سب لوگ
بیہوش ہوئے صاحبقران بھی بیہوش ہوگئے خوش گام نے پشتارہ امیر کا باندھا حمام سے نکلا اپنے
قلعے کی طرف روانہ ہوا یہان امیر کو عرصہ جو ہوا جو لوگ باہر تھے اُنھون نے آپسمین کہا کہ عجب بات ہے کہ وقت
نماز قریب ہے مگر صاحبقران ابھی تک حمام سے تشریف نہین لائے جب اور زیادہ عرصہ ہوا لوگون نے آواز
دی کچھ آواز نہ آئی مکرر آواز دی پھر کچھ جواب نہ پایا گھبراکر اندر آئے یہان آکر عجب حالت دیکھی دو حمامی بیہوش پڑے
ہین صاحبقران کا پتہ نہین سب نے غوغا کیا لوگ دوڑے یہان آکے یہ حالت دیکھی خواجہ کو بہت تعجب ہوا کہ کسی
طرف لیجانیکا نشان نہ پایا مجبور ہوئے سب سے کہا اگر مین تلاش مین جاؤن تو کیونکر جاؤن کسی طرف
نشان قدم نظر نہین آتا لیکن خوش گام جو حمزۂ صاحبقران ثانی کو لیکر چلا قلعے پر پہونچتے ہی آثار
صبح نمایان ہوئے خوش گام جلدی جلدی بڑھا یہان ساوج شاہ تو منتظر ہی تھا جیسے ہی خوش گام
کو پشتارہ بدوش آتے ہوئے دیکھا خوش ہوگیا خوش گام نے پشتارہ حمزۂ صاحبقران ثانی کا لیجاکر
ساوج شاہ کے سامنے رکھا ساوج شاہ نے بختگان کو بلایا اور کہا کہ اب کیا رائے ہے مین امیر ثانی کو
کیا کرون بختگان نے کہا میرے نزدیک تو مناسب ہے کہ ابھی قتل کر ڈالیے ساوج شاہ نے کہا مین ابھی
امیر ثانی کو اسیر کرتا ہون اور سردارون کی ترکیب کرتا ہون جب سب گرفتار ہو جائینگے اُسوقت ایک
یوم جشن مقرر کرونگا سب کو ایک ہی دن قتل کرونگا بختگان نے کہا آپ کو اختیار ہے مگر یہ لحوظ خاطر رہے
کہ ان لوگون کی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہے اول تو اب عیاران اسلام اس کیفیت کو دیکھکر زمین ہلا دینگے جہان
صاحبقران اسیر ہونگے لیجائینگے ہم سبکو بھی آفت مین پھنسائینگے ساوج نے کہا مین ایسی جگہ اسیر کرونگا کہ عیاران
اسلام کیا کہ ہوا تک وہان نہین پہونچ سکتی ہے بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے مین نے عرض کر دیا ساوج نے کہا ہم
خوب سمجھتے ہین جہان ہم اسیر کرینگے وہان کسیکی مجال نہین جو پہونچ سکے یہ کہکر ملازمین کو طلب کیا کہا امیر کو چاہ
محسن مین لیجاکر اسیر کرو لوگون نے صاحبقران کو مسلسل و مطوق کیا طرف چاہ محسن کے لیکر روانہ ہوئے
چاہ محسن ایک ایسا مقام ہے جہان کا اسیر تمام عمر رہائی نہین پاتا ہے ایک عمیق کنوان ہے اُسمین زنجیرین
لٹکی ہوئی ہین ایک پتھر اُس چاہ کے منھ پر رکھا ہوا ہے جسکو اسیر کرنا منظور ہوتا ہے اُس چاہ کے قریب جاکے
ہین پتھر ہٹاتے ہین زنجیر کنوئین سے کھینچکر اُسکی گردن و کمر مین باندھتے ہین پھر اُسے کنوئین مین ڈال دیتے ہین
وہ تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے مگر شرط یہی مقرر ہے کہ تین دن تک اُسکے لیے آب و طعام بھی جاتا ہے چوتھے روز
سے آب و طعام موقوف ہوتا ہے ساتوین روز اُسکی لاش چاہ سے نکالکر سر کاٹکر پھینک دیتے ہین سر شہر پناہ
پر نصب کیا جاتا ہے اور دھڑ صحرا مین پھینک دیا جاتا ہے غرض ملازمین ساوج امیر کو لیکر چاہ محسن کے
قریب آئے کنوئین سے پتھر ہٹایا زنجیرین نکالین امیر کی گردن و کمر مین باندھین کنوئین مین چھوڑ دیا صاحبقران
نے مجبور ہوکے خدا کو یاد کیا لوگ اسیر کرکے واپس آئے ساوج سے کہا ہمنے حمزہ کو اسیر کر دیا ہے ساوج نے
جواب دیا کہ آب و طعام پہونچاتے رہنا ناغہ نہ کرنا جو شرط اُسکے اسیر دن کے لیے ہے وہ صاحبقران کے
واسطے نہوگی مین ابھی خوش گام کو بلاتا ہون اُس سے اور سردارون کے لانیکی نسبت کہتا ہون اسطور

سے ایک سردار روز لشکر اسلام سے منگا کر اُس چاہ مین اسیر کرتا ہونگا جب سب گرفتار ہوجاینگے ایک روز
جشن معین کرکے سبکو قتل کرونگا ملازمین وہان سے رخصت ہوئے ساوج نے پھر خوش گام کو بلایا کہا آج دوسرا
سردار کو لشکر اسلام سے ضرور لانا خوش گام نے کہا مین آپکے واسطے ایک سردار اور لاؤنگا لشکر امیر مین جسقدر
سرداران نامی ہین سبکو حاضر کرونگا ساوج نے کہا جسدن تو سب سردارون کو لا چکیگا ایک صوبہ کی حکومت
تیرے نام کرونگا علاوہ اسکے بہت کچھ مال و زر دونگا خوش گام بہت خوش ہوا وہ دن بھی تمام ہوا جب وقت
شام ہوا تو خوش گام بانہ ہاے عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوا لشکر اسلام مین آکر پہونچا صورت تبدیل
کرکے چارونطرف ٹہلنے لگا جب رات زیادہ گئی اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ساوج نورالدہر
کی بارگاہ مین آکر منتظر رہا جب شاہزادہ نورالدہر نے آرام کیا خوش گام نے بیہوشی دماغ مین پہونچائی
نورالدہر کو چھینک آئی بیہوش ہوئے خوش گام پشتارہ باندھکر بارگاہ سے لے نکلا ساوج کو لا کر دیا
ساوج نے ملازمین کو بلا کر حکم دیا کہ اس جوان کو بھی اُسی چاہ مین لیجا کر محبوس کرو ملازمین نے نورالدہر کو
بھی اُسی چاہ مین لیجا کر اسیر کیا یہان لشکر اسلام مین صبح کو نورالدہر کے غائب ہونے کی خبر ہوئی سب لوگ
انکی بارگاہ مین آئے خواجہ نے خوب غور کیا کسی طرف نشان جانیکا نہ پایا سب سے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے
کہ عیاری تو ہوئی ہے مگر نہین معلوم عیار کدھر سے آتا ہے اور کیونکر لیجاتا ہے مگر آج شب کو مین اس امر کی تحقیق
کرلونگا یہ کہکر خواجہ اور کامون مین معروف ہوئے دن بھر لشکر اسلام کو صدمۂ عظیم رہا مگر ساوج شاہ
نہایت خوش ہوا خوش گام کو گھڑی گھڑی اپنے پاس بلاتا ہے ہر مرتبہ کہتا ہے جسطرح ممکن ہو آج بادشاہ لشکر کو لانا خوش گام نے کہا
اگر آپکا اقبال شریک حال ہے تو ضرور لاؤنگا انھین باتون مین شام ہوئی خوش گام پھر بانہاے عیاری سے درست ہوکر
جانب لشکر اسلام روانہ ہوا مگر یہان خواجہ عمرو ثانی نے بندوبست کیا تھا عیارون کو حکم دیا تھا کہ ہر بارگاہ کے
گرد اپنے ہمراہ کچھ آدمی لیکر گشت کرو خبردار کوئی آسنے نہ پائے اگر آج کوئی سردار غائب ہوگا تو تم لوگون کے
واسطے باعث بدنامی ہے سب نے اقرار کیا تھا کہ اُستاد آج جان لڑادینگے جسطرح بن پڑیگا لیجانیوالے کو گرفتار
کرینگے یہان تو یہ انتظام تھا مگر خوش گام جو آیا اسنے دیکھا آج عیاران اسلام بانہاے عیدی سے درست
ہر بارگاہ کے گرد پھر رہے ہین اسنے صورت بدلی رنگ و روغن عیاری کا لگایا جس بارگاہ کے پاس خواجہ
تھے وہان آیا زمین پر کچھ بیہوشی ڈالی کچھ بروسے ہوا اُڑائی خواجہ سے چھپتا ہوا عقب مین خواجہ کے چلا گیا
بیہوشی اُڑاتا جاتا ہے خواجہ کے دماغ مین جو بیہوشی پہونچی سر جھکا کر پلٹ کے دیکھا اسنے اور زیادہ بیہوشی اُڑائی
خواجہ غش کھا کر زمین پر گرے خوش گام نے خواجہ کا پشتارہ باندھا لیکر روانہ ہوا نصف شب باقی تھی کہ
ساوج کے پاس پہونچا پشتارہ عمرو کا کھولا ساوج نے دیکھا ایک شخص عجیب الخلقت پشتارے سے برآمد
ہوا خوش گام سے کہا یہ کون ہے خوش گام نے جواب دیا کہ یہ لشکر اسلام کا بہت بڑا عیار ہے اسکو سب
اُستاد کہتے ہین آج بڑا بندوبست تھا بادشاہ کی بارگاہ کے گرد یہ تنہا گشت کر رہا تھا اور سب عیار اپنے ہمراہ
بہت سے جوانون کو لیے پھر رہے ہین اگر چاہتا تو اسکو وہین بیہوش رہنے دیتا اور بادشاہ کو لے آتا
مگر مین نے مناسب نہ جانا کہ اسکی ذات سے آیندہ خوف ہے اسوجہ سے اسی کا لیجانا مناسب وقت ہے بادشاہ
کو کل لے آؤنگا ساوج نے کہا عمرو اسی کا نام ہے خوش گام نے کہا مین اس بات سے نہین واقف ہون کہ
اسکا کیا نام ہے ساوج نے اُسیوقت بختگان کو طلب کیا بختگان آیا اسنے کہا تم عمرو کو پہچانتے ہو بختگان نے

سنے کہا آپ نے غضب کیا یہ کہکر اپنا کان پکڑا ساوج نے ہنسکر کہا اے بختگان یہ کیا بات ہے بختگان نے جواب
دیا کہ آپ نے ایسے حضرت کا نام لیا کہ مجھے خوف معلوم ہوا انکے نام مین تاثیر ہے کہ جو ایکبار انکا نام لیتا ہے
وہ اُسطرف منھ کرتے ہین جب کوئی دوسری بار اُنکا اسم مبارک زبان پر لاتا ہے وہ روانہ ہوتے ہین تیسرے
بار نام لیا موجود ہوئے ساوج بہت ہنسا کہا اے بختگان یہ تو عجیب بات تمنے سنائی یہ کہکر چادر روے عمرو
سے ہٹائی بختگان کی جو نگاہ عمرو پر پڑی کانپ گیا کہا حضور یہی ہین ساوج نے اُسیوقت ملازمین کو طلب کیا
عمرو کو بھی چاہ محسن کے جانب روانہ کیا بختگان نے کہا آپ نے ایسے شخص کو پایا اور گرفتار کیا اگر اسیوقت
کسی قسم کا انتظام فرماتے تو بہتر تھا ساوج نے کہا اے بختگان تمھین بڑا خوف عیارون کا تھا جو افسر عیاران
اسلام تھا اُسکو مینے گرفتار کر لیا اب کوئی کیا بنا سکتا ہے بختگان نے کہا یہ تو آپ سچ کہتے ہین مگر اب بھی
ایسے ایسے عیار لشکر اسلام مین باقی ہین جو اپنا نظیر نہین رکھتے اور انھین صاحب کو جنکو آپ نے ابھی
چاہ محسن کے جانب روانہ کیا ہے مجھے تو یہ امید نہین ہے کہ یہ حضرت وہان ایک ہفتہ بھی رہین اور وہ چاہ برقرار
ہے انکا آنا خالی از علت نہین ہے یہ ایسے تھے کہ کسی کے قریب مین آجاتے مگر یہ بھی ہوشیاری کے آنیکا ذریعہ نکالا
اگر اسطرح آتے مقام قید امیر سے آگاہی نہوتی اب زندانخانۂ امیر سے آگاہ ہو گئے کوئی بات پیدا کرینگے
ساوج نے کہا وہ کیا بات پیدا ہو سکتی ہے بختگان نے کہا آپ ان لوگون کے قواعد سے واقف نہین اور
نہ ان لوگون کو اچھی طرح جانتے ہین یہ لوگ وہ ہین جنھون نے بڑے بڑے ساحران نامی وگرامی کو جنکے سامنے
عیار جا نہ سکتا تھا مارا وہ وہ عیاریان کین جو باعث انکے نام کا ہوئین اس فن خاص کو انسے بہتر کوئی نہین
جانتا ہے ساوج نے کہا خوش گام سے بہتر مین کسی کو نہین پاتا ہون بختگان نے کہا ایک طفل مکتب خاندان
خواجہ سے برسون خوش گام کو عیاری تعلیم کرے ساوج نے کہا مین اس کو نہین مانتا حالت موجودہ کو
دیکھو کہ کون تیز ہے اس وقت کسی عیار کی عیاری نہ چلی خوش گام سب کو گرفتار کر لایا کسی نے بھی کچھ نہ بنا لیا
اب کیا کرینگے بختگان نے کہا دیکھا جائیگا یہان تو یہ باتین تھین مگر جب صبح ہوئی اور عیارون نے خواجہ
کو نہ پایا سخت حیران ہوئے بعض سمجھے کہ خواجہ قلعے مین گئے ہین صاحبقران کی رہائی کی کوئی تدبیر کرینگے
مگر مہتر قران کو تشویش پیدا ہوئی سب جگہ خواجہ کو تلاش کیا جب کہین نہ پایا تو اور زیادہ پریشان ہوئے
اسی کیفیت مین شام ہوئی مہتر قران نے اپنی صورت ایک فقیر کی بنائی قریب بارگاہ بختگان آئے اور
آواز دی کہ اے وزارت پناہ مجھ غریب وبیکس کی دستگیری کر بختگان سامنے موجود تھا قریب آیا اور کہا
اے فقیر کیا عرض رکھتا ہے بیان کر مہتر قران نے بغدہ دکھایا بختگان نے پہچانا وہین سے ہاتھ باندھے قریب آیا
اور عرض کی اے قران جلبش آپ نے کیون تکلیف فرمائی مہتر قران نے کہا مین آج تجھے زندہ نہ چھوڑونگا
بختگان نے عرض کی اپنے غلام قدیم کو کوئی بھی مارتا ہے یون آپ مالک ہین جو مزاج مبارک مین آئے تابعدار
کو کچھ عذر نہین ہے قران نے کہا صاحبقران اور جملہ سرداران نامی کہان ہین بختگان نے عرض کی یہان
سے بہت نزدیک ایک پہاڑ ہے اُس کوہ پر ایک چاہ ہے کہ اُسکو چاہ محسن کہتے ہین وہان امیر ثانی
مع سب سردارون کے اسیر ہین قران نے سب پتے اچھی طرح سے تحقیق کیے وہان سے روانہ ہوئے
بختگان اُسیوقت ساوج کے پاس آیا وہان زمرد ثانی بھی موجود تھا بختگان نے سب کیفیت قران
کی بیان ساوج نے کہا اگر وہان جائینگے تو کیا بنائینگے بختگان نے کہا جو مین عرض کرون آپ اُسکو قبول

فرمائیے خوش گام کو روانہ کیجیے اور یہ کہدیجئے کہ تنہا جاتے اپنے ہمراہ اور عیارون کو لیتا جائے
ساوج شاہ نے اُسی وقت خوش گام کو بلایا اور کہا کہ تم ابھی چاہ محسن کی طرف جاؤ اور
اپنے ہمراہ اور بھی عیار لو مہتر قران امیر کے رہا کرنے کی فکر مین گئے ہین ایسا نہو جو امیر کو رہا کر لین یہ
سنکر خوش گام اُسیوقت روانہ ہوا بہت سے عیار اپنے ہمراہ لیئے چاہ محسن پر آکے نگہبانی مین مشغول ہوا
مگر مہتر قران جب بختگان سے سب حال دریافت کرکے روانہ ہوئے تو چاہ محسن پر پہونچے دیکھا
خوش گام بہت سے عیارون کو اپنے ہمراہ لیئے ہوئے نگہبانی کر رہا ہے قران نے بیہوشی اُڑائی لیکن
خوش گام نے کھاسے دفع بیہوشی سب کے ہاتھوں مین دیئے تھے کسی پر بیہوشی نے اثر نہ کیا قران مجبور رہے
ایک گوشے مین آئے کاروے سے نقب لگانا شروع کی لکھا ہے کہ تین روز تک مہتر قران نے نقب کھودا چوتھے
روز نوک کارد اُس جگہ نکلی جہان پر خواجہ عمرو ثانی آویزان تھے نوک کارد پہلوے خواجہ مین لگے خواجہ
نے چیخ ماری امیر نے کہا خواجہ خیر تو ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر شاید بچھو ہے اُسنے ڈنک مارا امیر نے
کہا خواجہ تم میرا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لو مین تھین ادھر کھینچ لون خواجہ نے کہا یا امیر بوجہ تاریکی کچھ سجھائی
نہین دیتا ہے امیر نے کہا خواجہ جسطرح بنا پڑے وہان سے ہٹ جاؤ یہ ذکر تھا کہ مہتر قران نے سر لکالا چونکہ
تاریکی زیادہ تھی امیر اور سب سردار مہتر قران کو نہ پہچان سکے مہتر قران نے آواز دی یا امیر آپ
نہ گھبرائیے غلام آپہونچا امیر نے مہتر قران کی آواز پہچانی جھٹکا دیا کہ زنجیر ٹوٹی امیر نے ایک پانون بڑھا
کر دہن نقب پر رکھا دوسرا جھٹکا دیا جو زنجیر گردن مین تھی وہ بھی ٹوٹ گئی صاحبقران نے خواجہ
عمرو ثانی کی قید جدا کی مہتر قران نے چاہا مین اور سردارون کی قید جدا کرون مگر بوجہ تاریکی کچھ دکھائی
نہ دیا پانون مہتر قران نے بڑھایا زنجیرین متعدد آویزان تھین ایک حلقہ زنجیر مین پانون اُلجھا دوسرا پانون
بھی اُٹھ گیا قران اُس چاہ عمیق مین گرے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے آواز دی یا صاحبقران مین آپ پر
سے فدا ہوتا ہون خواجہ نے عرض کی یا امیر تعجیل نہ فرمائیے مین ابھی بندوبست کرتا ہون امیر ٹھہرے
عمرو ثانی نے زنبیل سے مشعل عیاری نکالکر روشن کی اُس چاہ مین اُترے جاکر دیکھا مہتر قران نیمجان
ہین خواجہ کے آنسو ٹپک پڑے مہتر قران کو چاہ سے نکالکر باہر لائے یہان امیر نے سب سردارون
کو رہا کیا جب خواجہ باہر آئے تو مع امیر ثانی وجملہ سرداران نامی نقب سے نکلے امیر نے باہر آکے
مہتر قران کی جو یہ حالت دیکھی خواجہ سے کہا قران کو لٹادو صاحبقران نے سر مہتر قران کا اپنے زانو
پر لیا قران نے آنکھین کھولین دیکھا سر زانوے صاحبقران پر ہے ہاتھ باندھکر آہستہ سے عرض کی یا
صاحبقران آپ کیون تکلیف فرماتے ہین اب میرا وقت اخیر ہے دعا کیجیے کہ خدا میری مدد کرے اور
ساتھ اپنے بندگان نیک کے بروز قیامت محشور کرے صاحبقران نے فرمایا اے قران تمنے آجتک اپنے
اوپر ہمارے لیئے تکلیفین گوارا کین خدا اسکا اجر نیک دیگا قران نے عرض کی یا صاحبقران میرے
دلمین دو آرزوئین باقی رہگئین اول تو یہ کہ مین قدمبوسی سے جناب پیغمبر آخر الزمان کے مشرف نہوا دوسرے
یہ کہ امیر کشورگیر کی زیارت نصیب نہوئی یہ کہکر قران نے آنکھین بند کین کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا طائر روح
نے قفس عنصری سے رہائی پائی جانب قصر جنان پرواز کی صاحبقران کو بہت صدمہ ہوا اور سردار جسقدر
تھے سب آبدیدہ ہوئے عمرو ثانی نے کہا میرا بازو ٹوٹ گیا عیاری کا مزہ جاتا رہا صاحبقران نے فرمایا

نعش مہتر قران کی لیکر سرداران اسلام نے عرض کی یا امیر اب تو ہم لوگ اپنا عوض ساوج سے ضرور لینگے امیر نے فرمایا ابھی اسکا وقت نہین ہے بعد نعش مہتر قران کی دفن ہو جانے بعد مین اختیار باقی ہے سب سردار خاموش ہو رہے امیر نعش مہتر قران کی لیکر اپنے لشکر مین تشریف لائے نعش کو بعد غسل و کفن دریاے قیلاب کے کنارے دامن کوہ جابلقا مین دفن کیا وہان سے واپس آئے مہتر قران کے افسوس مین صف ماتم بچھائی گئی سب سردار گرفتار رنج و الم ہوئے کہ ذکر ان سب کا بھی وقت پر کیا جائیگا ملحوظ رہے

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان گوہر دریاے شجاعت انجم آسمان جرأت شیر بیشۂ صاحبقرانی بیعدیل و لاثانی تیغزن صف شکن فخر بہادران جہان شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان روانہ ہونا طرف طلسم چنار آتش اندام جادو کے اور فتح کرنا اُسکا بطور عجیب باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا

راویانیکہ کہ در سخن فرد اند ✤ شرح این داستان چنین کردند ✤ ناظرین والاتمکین کو یاد ہوگا کہ جب بدیع الملک نوجوان نے قلعہ طلسم ہندسہ کو فتح کیا تو شیران شیر قوت کو براے محافظت قلعے مین چھوڑا اور آپ جانب طلسم چنار روانہ ہوئے بدیع الملک نوجوان نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین تحریر تھا کہ جبتک لوح اصلی طلسم کی نہ ملیگی یہ لوح تمکو کام دیگی جسوقت اصلی لوح ہاتھ آئیگی یہ لوح اُلٹی تدبیر بتائیگی ناظرین کو یاد ہوگا کہ طلسم ہندسہ اور طلسم چنار ایک ہین اور لوح بھی دونون طلسمون کی ایک ہے اگرچہ چنار آتش اندام نے جب اپنے طلسم کو رونق دی تھی تو لوح بھی جدید تیار ہوئی تھی بادشاہ طلسم ہندسہ کو اسکی خبر تھی بلکہ کوئی نہ جانتا تھا جب بدیع الملک نوجوان نے چاہا کشتیون کا انتظام کیا جائے مگر کشتیان اُس دریا مین نظر نہ آئین جب بہت مجبور ہوئے تو لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھو ایک کشتی وسط دریا سے پیدا ہوگی بدیع الملک نے اُس اسم کو سات بار پڑھا جب اسم ختم ہوا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک کشتی بہت چھوٹی سی وسط دریا سے طرف بدیع الملک کے آئی شاہزادہ نام خدا لیکر اُس کشتی پر سوار ہوا کشتی روانہ ہوئی جب وسط دریا مین پہونچی غرق ہوگئی شاہزادۂ بدیع الملک بھی غرق آب ہوئے تھوڑی دیر کے بعد پانون آشنا بزمین ہوئے شاہزادے نے آنکھین کھولین دیکھا ایک پہاڑ پر کھڑا ہون بہت متعجب ہوئے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ ابھی یہین ٹھہرو تھوڑی دیر مین ایک طائر سیاہ رنگ یہان آئیگا اسم حاشیہ لوح پڑھکر اُسپر دم کرنا وہ تمھین اپنی پشت پر سوار کرکے جہان لیجائے چلے جانا جب وہ تمھین اپنی پشت سے اُتارے تو پھر لوح کو دیکھنا جو کچھ اسمین تحریر ہو اُسپر عمل کرنا بدیع الملک نے اُس کوہ پر قیام کیا طائر کے منتظر ہوئے عرصے کے بعد کوہ پر ایک طائر آیا بدیع الملک نے اسم کو یاد کر لیا تھا پڑھکر اُس طائر پر دم کیا طائر بیٹھ گیا بدیع الملک پشت پر سوار ہوئے طائر مائل پرواز ہوا تا بہ شام اُڑا جب آفتاب قریب غروب پہونچا طائر نے بدیع الملک کو ایک چشمے کے قریب اُتارا شاہزادۂ بدیع الملک نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پڑھکر اس چشمے پر دم کرو قدرت پروردگار کا تماشا دیکھو بدیع الملک نے اسم حاشیہ پڑھا چشمے پر دم کیا چشمۂ آب سے شعلے نکلنے لگے بدیع الملک نے دیکھا جب شعلے نکل چکے تو ایک آواز آئی زمین شق ہوئی تاریکی چھا گئی ہواے تند چلنے لگی بدیع الملک بہت پریشان ہوئے عرصے کے بعد وہ آفت دفع ہوئی شاہزادے نے دیکھا ایک باغ نہایت پرتکلف بنا ہے سامنے بارہ دری سنگ سفید کی دکھائی دیتی ہے نہ وہ چشمہ ہے نہ وہ صحرا ہے عجب پرفضا مقام ہے سامنے ایک جوان حسین

وست بستہ کھڑا ہوا اور اُسکے عقب مین ایک نازنین مہر تمکین لباس پر زر پہنے کھڑی ہو بدیع الملک بہت متعجب ہوئے اُس جوان سے پوچھا تم کون ہو اس جوان نے عرض کی مین وہی طائر ہون جو آپکو اپنی پشت پر سوار کر کے لایا تھا بدیع الملک نے فرمایا پھر تمہاری ہیئت کیون بدل گئی اُس جوان نے عرض کی اے شہریار میرا نام اخضر رازدار ہو اس طلسم کی محافظت میرے سپرد تھی بعد چنار آتش اندام مجھے سب سیاہ و سفید کا اختیار تھا جسقدر باشندگان طلسم تھے سب میرے تابع تھے چنار آتش اندام نے میری زوجہ پر نگاہ بد ڈالی مین مانع ہوا اُسنے مجھسے سوال کیا مین نے انکار کیا بہت دنون تک یہ باتین رہین آخر کو مجبور ہو کے مجکو قید کیا زوجہ کو میری اپنے ہمراہ لیگیا جب اُسنے بھی قبول نہ کیا تو اسکو بھی اسیر کیا چونکہ ہم لوگ سحر بہت اچھا جانتے تھے اس وجہ سے اُسنے مجھے دھوکے سے گرفتار کر کے طائر کی شکل بنا دیا اور زوجہ کو میری اُس چشمے مین قید کیا میری زبان مین سوزن سحر تھا جب آپ میری پشت پر سوار ہوئے سوزن بان سے ببرکت اسم اعظم اور ببرکت لوح نکل گیا مین چاہتا تو اُسیوقت اپنی حالت اصلی پر آجاتا مگر جب آپکو اس معاملے مین کوشش کرتے ہوئے دیکھا مین خوش ہو گیا کیونکہ مجھے اپنی زوجہ کے رہا کرنے مین بہت مشکل پیش آتی آپ نے باسانی اُسکو رہا کیا جب وہ ہنگامہ برپا ہوا جو کچھ سحر کی کیفیت تھی وہ برطرف ہو کر اصلی حالت ظاہر ہوئی اب آپ تشریف لیچلیے براحت و آرام مکان مین بیٹھیے ابھی آپکی تشریف آوری کا سبب دریافت کرنا ہو بدیع الملک اخضر رازدار کے ہمراہ مکان کے اندر تشریف لائے مکان بہت تکلف سے آراستہ پایا اخضر نے شاہزادے کو مسند پر بٹھایا اسباب عیش و راحت مہیا کیا بڑی خاطر کی جب شاہزادے نے آرام کیا اخضر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ بدیع الملک نے ہمارے ساتھ ایسا احسان کیا ہو کہ اگر عمر بھر ہم خدمت کرین تو بھی عوض نہو اور قصد شاہزادے کا فتاحی طلسم کا ہو جہانتک ممکن ہو انکی مدد کرو اور اطاعت سے بدیع الملک کی سرتابی نہ کرو اسکی زوجہ نے کہا مین خود اسکے نسبت کہنا چاہتی تھی کہ مدد کرنا بدیع الملک کی ضرور ہو اور میرے نزدیک بہتر یہ ہو کہ بدیع الملک کو سب کے پہلے لوح دلا دین اخضر نے کہا ایک لوح تو اُنکے پاس موجود ہو اسکی زوجہ نے کہا مین نے اُس لوح کو بغور دیکھا وہ لوح اس طلسم کی نہین ہو شاید طلسم ہندسہ کو شہریار نے فتح کیا ہو اُسکی لوح بھی یہان کام دیسکتی ہو مگر بعض بعض باتین خلاف ہو جائینگی کیونکہ چنار آتش اندام نے اب جسقدر عجائبات بنائے ہین اُنکا نشان یہ لوح کیونکر دیسکتی ہو اخضر نے کہا لوح کی فکر کرنا اور لوح کا لے لینا بہت مشکل ہو تم سب کیفیتون سے آگاہ ہو کہ لوح کہان ہو اور کس شخص کے پاس ہو ہم مین اتنی قدرت نہین ہو جو اُس سے لوح لے سکین اور اصل تو یون ہو لوحدار چنار سے بہتر سحر جانتا ہو اُسنے جتنے عجائبات اپنے مکان مین بنائے ہین چنار کے تمام طلسم مین نہین ہین وہی تو ایک جگہ ہو اور وہین کا عجائب و غرائب مشہور ہو یون تو چنار نے بھی بہت سے عجائبات بنائے ہین اگر وہ کوئی چیز نہین ایک ہفتے مین سب کو مشاہدہ کینگا مگر خوف مجکو لوحدار کا ہو اگر اُسنے یہ خبر پائی تو وہ مجکو خاطر مین نہین لائیگا اور اب اتنے دنون کی گرفتاری مین جو کچھ عجائب و غرائب تیار کیا تھا وہ سب بھی تباہ ہو گیا بہت کچھ تحفہ جات ضائع ہوئے اُس سے کیونکر مقابلہ کر سکتے ہین مگر بخاطر بدیع الملک کچھ تدبیر کرینگے ابھی تو شاہزادے سے کل کیفیت دریافت کرنا آخر وہ اس طلسم مین آئے ہین تو ضرور کوئی بات ایسی ہوگی جسکی قوت ہو اور اگر ایسا نہوتا تو طلسم ہندسہ کو کیونکر فتح کر لیتے شب بھر دونون مین یہی باتین رہین جب صبح ہوئی تو

بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے شاہزادے نے وضو کیا فریضۂ سحری سے فراغت فرمائی اخضر حاضر
خدمت ہوا عرض کی ای شہریار آپ جو اس طلسم مین بارادۂ فتاحی تشریف لائے ہین تو آپکو اس طلسم کا نشیب و فراز
معلوم ہوا یا محض لوح کے احکام پر عمل کیا ہی اور یہ سمجھ لیا ہی کہ جو لوح حکم دیگی وہ کرینگے بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارا
بھروسا ذات وحدہ لاشریک پر ہی نہ ہم احکام لوح کو جانتے ہین نہ کسی کی مدد چاہتے ہین اگر ہماری قسمت مین فتح ہی
تو اس طلسم کو فتح کرینگے اور اگر مصلحت خدا نہین ہی تو شکست پائینگے زک اٹھائینگے اخضر نے عرض کی تمہارا
ذات الٰہی پر تو سب بھروسا کرتے ہین مگر اسباب ظاہری بھی ہونا ضرور ہی بدیع الملک نے فرمایا اسباب
ظاہری لوح سے بڑھکے طلسم کیواسطے دوسری چیز نہین ہی وہ بفضل ایزدی میرے پاس موجود ہی گو یہ
لوح طلسم ہندسہ کی ہی مگر یہان بھی کام دیگی ہان جب لوح اصلی ہاتھ آئیگی اسکی کیفیت بدل جائیگی حکم الٹ جائینگے
تو لوح اصلی طلسم بھی انشاء اللہ بہت جلد قبضے مین آئیگی اخضر نے کہا شہریار یہ آپ کس وجہ سے فرماتے ہین
کہ لوح اصلی جلد ملیگی بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ یہ لوح خبر دینے والی موجود ہی اسوجہ سے کسی امر کی تحقیق
و تدقیق کی ضرورت نہین ہی اسوجہ سے کہتا ہون کہ وہ لوح بھی جلد قبضے مین آجائیگی اخضر نے عرض کی ای
شہریار مین بسر و چشم حاضر ہون انشاء اللہ لوح بھی حاصل ہوگی اور طلسم بھی فتح ہوگا مگر آپ غلام کی راے
سے کام کرین جب لوح کو ملاحظہ فرمائیے اور مجھے ارشاد کیجیے کہ لوح یہ خبر دیتی ہی پھر جو کچھ مین عرض کرون اُسے
قبول فرمائیے بدیع الملک نے ارشاد کیا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا بے تمہاری راے کے کوئی کام نہ کرونگا
اخضر نے عرض کی یہان کے نشیب و فراز میرے دیکھے ہوئے ہین بعد چنار کے سب لوگ میرے تابع
ہین مگر اب کیا عجب ہی کہ برگشتہ ہوگئے ہون لیکن میرے سحر کو سب جانتے ہین تمام ساحران جلیل یہان کے
مانتے ہین لوحدار جادو جسکا اصلی نام سعادت انجام جادو ہی وہ تو البتہ اس طلسم مین ساحر جلیل ہی
جسکا مثل و نظیر نہین ممکن اور بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہین کہ وہ چنار کا اُستاد ہی وہ تو البتہ ہمیشہ مجھسے مقا
بلہ رہا اور مین اُسکے مقابلے مین ہمیشہ عاجز رہا کیونکہ مین سحر مین اُس سے بہت کم ہون علاوہ اسکے چنار
کی بھی حقیقت نہین سمجھتا ہون اب آپکو سب حال کھل جائیگا بدیع الملک نے کہا تمہارے کہنے کا مجاز
یقین ہی تھوڑی دیر یہ گفتگو رہی جب دن بہت کم باقی رہا تو بدیع الملک نے کہا ای اخضر از دار اسوقت
دم گھبراتا ہی اگر کسی مقام تفریح ہو تو وہان جائین تھوڑی دیر دل بہلائین اخضر نے کہا مین بھی آپکے ہمراہ
رکاب چلتا ہون یہ کہکر اخضر اُٹھا اپنے ملازمین کو آواز دی ملازمین حاضر ہوئے اخضر نے دو مرکب طلب کیے
ملازم مرکب لائے اخضر نے بدیع الملک سے عرض کی بسم اللہ گھوڑے پر سوار ہوجیے براے تفریح
تشریف لیچلیے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے براے تفریح اخضر کے ہمراہ روانہ ہوئے تھوڑی
دور جاکے بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پھاٹک نہایت عالیشان بنا ہی لیکن بند ہی چار دیواری سنگمرمر
کی گرد کھینچی ہی درخت جو اونچے ہین معلوم ہوتے ہین بدیع الملک نے جانا اسکے اندر شاید اخضر
لیجائیگا باغ کی سیر دکھائیگا مگر جب اخضر دوسری طرف متوجہ ہوا تو بدیع الملک نے کہا اگر ممکن ہو
تو اس باغ کے اندر چلو دیکھین عمارت کیسی بنی ہی اخضر نے عرض کی ای شہریار اس طرف نگاہ بھی خود اپنے
بدیع الملک نے کہا کیا سبب ہی اخضر نے عرض کی ایسا ہی امر ہی جو قابل گزارش نہین بدیع الملک
نے کہا کچھ آپکا راز ہی اخضر نے عرض کی میرا راز تو نہین ہی بلکہ عجب واقعہ ہی اُسکے یہان سے مجھے بہت بڑا

خوف ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر تمھارا راز نہین ہے تو اُسکے بیان کرنے مین تمھین کیا عذر ہے اخضر نے پھر کہا اے شہریار اسکو نہ دریافت فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اگر نہ بیان کروگے تو مجھے بہت صدمہ ہوگا یہ سنکر اخضر مجبور ہوا عرض کی یہ طلسم کی شاہزادی کا باغ ہے یہان وہ رہتی ہین جب چنار کے یہان یہ دختر پیدا ہوئی تو اُسکو بہت افسوس ہوا چاہا قتل کر ڈالون مگر بوجہ الفت پدری کے قتل نہ کر سکا مجبور ہو گیا لڑکی نے پرورش پائی جوان ہوئی دو ایک بادشاہون کے پیام آئے چنار کو اسی بات سے نفرت تھی اور یہی سبب رنج تھا کہ میری دختر کہین نہ جائے جب پیام آئے تو اسنے یہ باغ بنوایا اور پھر سعادت انجام جادو کو بلایا اور اُس سے یہ راز بیان کیا اور کہا کوئی چیز ایسی تیار کر جسکو اُس باغ مین رکھین اور یہ شرط کرین کہ جو اسکو مٹا دے اُسکے ساتھ ملکہ کی شادی ہو مگر وہ چیز بھی ایسی ہو جو کسی طرح سے برباد نہو سکے سعادت انجام جادو نے ایک شیر سحر سے بنایا ہے وہ ایک کٹہرے مین بند ہے شرط یہ ہے کہ جو کوئی اُس شیر کو مار ڈالے وہ ملکہ کے ساتھ عقد کرے اے شہریار وہ شیر عجب طرح کا ہے صفت اُسمین یہ ہے کہ جو کوئی اُسپر وار کرے اور خون اُس شیر کا زمین پر گرے فوراً وہ سرا شیر بن جائے اسی طرح ہزارون بلکہ لاکھون شیر بن جائین مگر اُسکے قتل کی نوبت نہ آئے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ ضرور ہے کہ اُسکی موت بھی کسی صورت سے ہوگی اخضر نے کہا اسکی کیفیت مجکو بھی نہین معلوم ہے اکثر مین نے چنار آتش اندام جادو کی زبانی سنا ہے کہ اسکے واسطے کچھ سامان ممکن کرنا ہوتا ہے اور وہ سامان یہان ممکن نہین شاید کوئی دریا ہے وہان وسط دریا مین ایک مکان ہے اُس مکان مین سات حجرے ہین اُنھین حجرون مین سے ایک حجرہ ہے اُسمین ایک تیر اور ایک کمان ہے جو اُسکو لائے تو یہ شیر مرے اور شاید یہ بھی ہے کہ ایک حجرے مین آگ ہے اگر اُسکو کھولیگا جل جائیگا دوسرے حجرے مین ماران آتش افشان ہین اگر اُنکو کھولیگا تو سانپ ہلاک کرینگے تیسرے حجرے مین عقرب ہین اگر اُسکو کھولیگا سب بچھو لپٹ جائینگے چوتھے حجرے مین ایک اژدر بند ہے اگر اُسکو کھولا تو اُسنے نگل لیا پانچوین مین ایک دیو ہفت دست بند ہے اگر اُسکو کھولا تو اُس دیو نے ہلاک کیا چھٹے مین ایک برق سحر ہے اگر اُسکو کھولا برق گری اُسنے جلا دیا ساتوین حجرے مین کمان ہے مگر نہین معلوم کہ اول حجرا کون ہے اور دویم حجرا کون ہے اول درمیان سے شروع ہے یا ایک حجرے کے بعد سے اُنکا شمار مقرر کیا ہے شرط یہ ہے کہ ساتوین حجرے کو کھولے کہ سب آفات سے محفوظ رہے اور کمان قبضے مین آئے اور نہین معلوم کیا کیا شرطین ہین اُس دریا تک پہونچنے مین کیا کیا آفتین پیش آتی ہین شاہزادہ بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ شاہزادے نے دیکھا ایک دروازہ اور ہے مگر کھلا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے اخضر کیا اسکے اندر جانے کی ممانعت ہے اخضر نے عرض کی ممانعت تو نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا پھر مین ضرور جاؤنگا دیکھون یہ باغ اندر سے کیسا بنا ہے اخضر نے عرض کی اے شہریار اُسکے اندر باغ مثل اور باغون کے ہے جانے سے کیا فائدہ ہے مجکو تو ابھی اسطرح علانیہ پھرنا بھی نہ چاہیے تھا مگر آپکی وجہ سے چلا آیا اگر کوئی اس امر کی خبر چنار تک پہونچا دے تو وہ ابھی میرے واسطے فساد عظیم برپا کرے بدیع الملک نے فرمایا ہمکو اسکا خوف نہین ہے اگر فساد اُٹھائیگا تو کیا ہوگا اور ہم یہان کسواسطے آئے ہین اخضر نے عرض کی اندر تشریف لیجانیکا قصد نہ فرمائیے کیا ضرورت ہے بدیع الملک نے کہا اب تو میرے منھ سے نکلا کہ ضرور چلونگا

اب جانا ملتوی نہین رہ سکتا ہی اگر تم نہین جا سکتے ہو تو مین تنہا جاتا ہون یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اخضر نے بہت سمجھایا کہ شہریار تشریف لیجایئے میرا کہنا قبول فرمایئے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا آپ منع نہ فرمایئے مین قبول نہ کرونگا آپکو رنج ہوگا اخضر مجبور ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اخضر مجبور ہو کے چلا شاہزادہ بدیع الملک باغ مین تشریف لائے اخضر نے کہا شہریار ملاحظہ فرمایئے وہ سامنے جو کٹہرا معلوم ہوتا ہی شیر اسی مین بند ہی شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ہم قریب سے دیکھینگے اخضر کٹہرے کے پاس لایا شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک شیر چھ سات گز کا اُس کٹہرے مین ٹہل رہا ہی شیر نے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو دیکھکر کان کھڑے کیے اخضر نے عرض کی ای شہریار یہی شیر ہی اسی کے قتل کرنے کی شرط ہی بدیع الملک نے فرمایا شیر بھی بہت بڑا ہی اخضر نے کہا سحر کے ذریعے سے بنایا ہی اصل مین یہ بالکل خاک کا بنا ہوا ہی مگر اسکے پیٹ مین اشیاے سحر ایسے بھرے ہین جو اسکو روان رکھتے ہین اور سب حرکتین اصلی شیر کی ظاہر کراتے ہین اور بروقت زخم یہ بات بھی ضرور پیدا ہوگی کہ اسکے ہر قطرہ خون سے ایک شیر بنجائیگا شاہزادہ بدیع الملک یہ سب عجائب وغرائب دیکھتے ہوئے ایک سمت متوجہ ہوئے اخضر نے عرض کی ای شہریار اُس طرف کچھ نہین ہی تشریف لیجانا بیکار ہی شاہزادہ بدیع الملک نے کہا جب یہان آئے ہین تو اس طرف بھی دیکھ لین اگر کچھ ہوگا تو کیا حرج ہی براے تفریح تو مکان سے آئے ہین نہ اسوقت کوئی کار ضروری ہی اخضر نے کہا اور طرف تشریف لیچلیے وہان کے عجائب وغرائب ملاحظہ فرمایئے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہان سے دیکھکر اُس طرف چلینگے اخضر نے کہا حضور کو اختیار ہی شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دو چار قدم جب گئے شاہزادے نے دیکھا ایک تصویر پتھر کی قریب صندل کے بنگلے کے آویزان ہی مگر حسن وجمال بینظیر ہی شاہزادہ بدیع الملک کی نگاہ جو تصویر پر پڑی شمشیر ابرو کے گھائل ہوئے صورت زیبا پر مائل ہوئے تاب نظارہ نہ لاسکے غش آگیا اخضر نے سنبھالا یہان تو بدیع الملک کی یہ کیفیت ہوئی قضاے کار ملکہ تنویر مخمور چشم دختر چناد آتش اندام جادو اپنے کوٹھے پر فضاے چمن کی سیر کر رہی ہی شاہزادہ بدیع الملک پر نگاہ پڑگئی یہ حالت جو دیکھی وہان بھی عجب کیفیت ہوئی ملکہ کو بھی غش آیا کنیزون نے جو یہ حال دیکھا سب دوڑین ملکہ کا سر اپنے زانو پر لیا گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا ملکہ کو غش سے افاقہ ہوا مگر حال وحشت اثر چہرے سے ظاہر لب پر آہ حالت تباہ اشک آنکھون سے جاری قلب پر ہجوم بیقراری کنیزون نے عرض کی واری مزاج کیسا ہی ملکہ نے کہا کچھ اسوقت خود بخود طبیعت گھبراتی ہی دل بھرا آتا ہی مرنے کو جی چاہتا ہی قلب کی عجب حالت ہی جوش وقت ہی کنیزین آپسمین ملکر ملکہ کو کوٹھے کے نیچے لیگئین یہان شاہزادہ بدیع الملک کو اخضر نے اپنے دامن سے ہوا دی شاہزادے نے غش سے آنکھ کھولی اخضر نے عرض کی کیون شہریار مزاج کیسا ہی دشمنون کے قلب پر کیا ملال ہی کیسا حال ہی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + ای اخضر راز دار کیا بیان کرون کہ دل کا کیا حال ہی ہجوم رنج و ملال ہی جی چاہتا ہی گریبان پارہ پارہ کرون جانب صحرا جاؤن کوہ و بیابان کو بساؤن کبھی قبر فرہاد پر جاکے بیٹھون کبھی مرقد قیس کی زیارت کرون یہ فرماکر تصویر کی طرف مخاطب ہوئے آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر فرمایا کہ ای شبیہ حبیب یہ کشیدگی کبتک رہیگی تو ہی کچھ لب معجز نما سے

میرے دل کی تسلی کے کچھ تکلم کر کہ قرار خاطر بیقراران ہو اخضر نے جو شاہزادہ بدیع الملک کی یہ کیفیت دیکھی
کہا ای شہریار تعجب کی بات ہی کہ آپ سا عقیل بہادر و جلیل ایسی بات کہے جو بالکل خلاف عقل ہو یہ کیا چیز
ہی جسپر آپ فریفتہ ہوئے ہین مصورون نے خیالی ایک تصویر بنادی ہی نہر کے پاس آرائش کے لیے لگادی
ہی آپ فریفتہ ہوگئے یہ بات آپ سے بہت دور تھی شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ای اخضر رازدار
اب ایسی باتین نہ کرو اُسپر جو لکھا ہی اُسکو تو ذرا دیکھو اخضر رازدار نے دیکھا تو واقعی تصویر پہ
لکھا تھا کہ یہ تصویر ملکہ تنویر مخمور چشم کی ہی اُسکے بعد شرط لکھی تھی کہ جو اس شرط کو بجا لائے وہ ملکہ کو
اپنے ہمراہ لیجائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ہم اس شرط کو پورا کرینگے ملکہ کو لاینگے اخضر سخت
پریشان ہوا کہا ای شہریار یہ تصویر یا سواسطے لگادی ہی کہ جو کوئی دیکھے فریفتہ ہو جائے اصل مین صورت
ملکہ تنویر مخمور چشم کی بہت ہی بری ہی کوئی قبول نہ کرتا تھا تب سے یہ ترکیب کی ہی شاہزادہ بدیع الملک
نے ارشاد کیا یہ باتین کسی اور سے کرو مین اب بے شرط پوری کیے ہوئے چین نہ لونگا اخضر نے عرض
کی اسکا آپکو اختیار ہی مگر آپ یہان سے تشریف لیچلیے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ای اخضر
تم جاؤ مین نہ جاؤنگا تصویر یار کہان نظر آئیگی یہان تو شبیہ باعث قرار قلب بیقرار ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی
کہ ایک نازنین شاہزادہ بدیع الملک کے قریب آئی کہا ای شہریار آپکو ہماری ملکہ عالم بلاتی ہین اخضر
سوچا کہ اگر بدیع الملک کو منع کرتا ہون تو اس حالت مین یہ بات شاہزادے سے بہت خلاف ہوگی
اور اگر جانے دیتا ہون تو نہین معلوم وہان کیا بات ہو کیون بلایا ہی کیا کام ہی مجبور ہو کر شاہزادہ بدیع الملک
کے ہمراہ ہوا کہا ای شہریار تشریف لیچلیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ای اخضر اب تم کیون تکلیف
کرتے ہو میرے عشق کامل نے اثر دکھایا حبیب نے خود بلایا ہی زہے تقدیر کہ یون مراد دلی بر آئے آرزو
نکل جائے اخضر نے عرض کی کہ غلام تنہا نہ چھوڑیگا ہمراہ چلیگا شاہزادہ بدیع الملک نے زیادہ اصرار
مناسب نہ جانا کہا تمکو اختیار ہی میرے ہمراہ چلو اخضر رازدار شاہزادہ بدیع الملک کے ساتھ ہوا
خواص آگے آگے چلی خاص ڈیوڑھی پر آکے خواص نے اخضر سے کہا اب آپ یہین ٹھہر جائیے اندر
نہ آئیے ملکہ عالم کے خلاف ہوگا اخضر نے کہا ہم اپنے شہریار کو تنہا نہ چھوڑینگے اپنی ملکہ عالم سے کہو کہ پردے
کا انتظام کرین ہم تنہا نہ جانے دینگے خواص اندر گئی ملکہ سے کہا ایک شخص اُنکے ہمراہ ہی وہ کہتا ہی کہ ہم
اپنے شہریار کو تنہا اندر نہ جانے دینگے ملکہ سے کہو پردے کا انتظام کرین ملکہ چونکہ بیقرار تھی اُسی وقت کہا
کہ اوٹ کھڑے ہو جائین سب انتظام پردے کا درست کیا جائے خواصون نے فوراً سب انتظام کیا خواص
کو ملکہ نے پھر باہر بھیجا اور کہدیا کہ شاہزادے کو جلد لاؤ خواص نے آکر عرض کی وہان سب انتظام ہوگیا
ہی آپ تشریف لیچلیے شاہزادہ بدیع الملک اندر تشریف لائے اخضر بھی ہمراہ آیا گھوڑون کو دروازے
پر چھوڑا پردے تک قریب پہونچ کے اخضر ٹھہر گیا شاہزادہ بدیع الملک پردا ہٹا کر اندر آئے دیکھا وہی
آفتاب جمال خورشید مثال بصد ناز و ادا مسند پر جلوہ گر ہی قریب تھا کہ غش کھاکر گرین مگر اپنے تئین سنبھالا ملکہ نے
اُٹھکر ہاتھ پکڑ لیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو مسند پر لاکے بٹھایا کہا آپ کون صاحب ہین کہان سے
تشریف لائے ہین شاہزادہ بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین آوارۂ وطن مبتلائے رنج و محن بے یار و بے
آشنا کیا بتاؤن کہ کون ہون کہان سے آیا ہون ملکہ نے اصرار کیا شاہزادہ بدیع الملک نے اپنی کیفیت

بیان کی ملکہ سنکر متحیر ہوگئین کہا آپ نے بڑی بڑی آفتون سے نجات پائی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ ابھی نجات کہان پائی بہت باقی ہین ملکہ نے کہا اب کیا باقی ہین شاہزادہ بدیع الملک نے حجرہ ہاے دریا کی کیفیت بیان کین اور کہا ابھی یہ مصیبتین باقی ہین ملکہ نے کہا یہ آپ سے کس نے کہا بدیع الملک نے کہا مین نے دیکھا آپکی تصویر کے نیچے یہ شرائط تحریر ہین ملکہ نے کہا وہ شرطین آپ کے واسطے نہین ہین آپ اُنکا خیال نہ فرمائیے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ ملکہ یہ عذر تمھارے بکار آمد نہونگے جبتک مین اُن شرائط کو پورا نہ کرونگا تب تک تمسے نہ ملونگا ملکہ نے کہا اے شہریار آپ اس کوچے مین قدم نہ رکھیے گا یہ وہ منزل سخت ہے کہ جسمین کوئی قدم نہین رکھ سکتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اے ملکہ اس امر مین مجھسے زیادہ اصرار نہ کرو مین اس امر کو قبول نہ کرونگا جب ملکہ بہت عاجز ہوئین تو شاہزادہ بدیع الملک سے کہا اے شہریار اگر آپ تشریف لیجائیگا تو مجھے زندہ نہ پائیگا آپکی محنت رائگان جائیگی اُسوقت کیسا افسوس ہوگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اگر مین شرط پوری نہ کرونگا تو سب لوگ کہین گے کہ یہ شرط پوری نہ کر سکے اسوجہ سے یہ کوشش کرتا ہون ملکہ تنویر مخمور چشم نے کہا آپکے خیالات خام ہین کسکی مجال ہے جو آپکی شان مین ایسے کلمات زبان سے نکالے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ہر ایک شخص کو کہنے مین اسیری کیا حقیقت ہے جب کسی طرح شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قبول نہ کیا تو ملکہ نے کہا آپ کب تشریف لیجائیے گا اور کیونکر جائیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے جو جو تے تصویر مین لکھے ہوئے دیکھے تھے وہ سب بیان کیے ملکہ نے کہا اگر آپکو یہی ضد ہے تو اسکا انتظام ہو جائیگا آپ شرط پوری کیجیگا مگر ابھی چند تامل فرمائیے جسوقت مین عرض کرون اُسوقت آپ اسکا اعلان کیجیے گا بیشتر تو آپکو والد ماجد سے بیان کرنا ہوگا بعد اُنکی اطلاع کے ایک روز مقررہ فرمائیے گا کہ فلان روز ہم شیر کو قتل کرینگے اُس روز بہت سے لوگ یہان جمع ہونگے والد ماجد بھی تشریف لائینگے بڑا جلسہ ہوگا شیر کھولا جائیگا شیر آپ پر حملہ کریگا آپ اُسے قتل کیجیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ملکہ آخر توقف کرنیکا کیا سبب ہے ملکہ نے کہا مین اسباب قتل آپکو یہین مہیا کر دونگی وہان جانیکی اسقدر تکلیف اُٹھانیکی کیا ضرورت ہے اور ابھی اُسکا وقت نہین ہے والد ماجد کسی کار ضروری کے واسطے تشریف لے گئے ہین جب وہ یہان تشریف لائینگے مین سب سامان مہیا کر دونگی شاہزادہ بدیع الملک نے جب ملکہ کو بہت مضطرب پایا مجبور ہوکے منظور کیا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی تو اخضر راز دار نے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے عرض کی کہ آپ تشریف لیچلیے یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے مجبور ہوکے ملکہ سے رخصت طلب کی ملکہ نے کہا اے شہریار اب کہان تشریف لیجائیگا رات بہت آئی ہے طلسم کا معاملہ ہے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ہمین کسی بات کا خوف نہین ہے اللہ ہر وقت ہمارا نگہبان ہے ملکہ نے بہت روکا مگر بدیع الملک نہ ٹھہرے ملکہ نے کہا اب ایسا نہو کہ آپ فراموش فرمائیے کل ضرور تشریف لائیے گا عرصہ نہ لگائیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے پختہ وعدہ کیا پھر ملکہ سے رخصت ہوکر اخضر کے ساتھ ہوئے مگر قلب کی عجب حالت ہوئی ہر قدم پر یہی جی چاہتا تھا کہ اب یہان سے پلٹ جائین ملکہ سے وہی باتین ہو جائین لیکن اخضر راز دار نے ایک تقریر ایسی چھیڑی کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان محو ہو گئے اپنے مکان تک آئے اخضر راز دار بدیع الملک کو اسی طور سے لایا جب بدیع الملک اخضر کے مکان مین پہونچے زوجۂ اخضر بیان

بیقرار تھی اُسنے دریافت کیا ای شہریار اسقدر عرصہ کہان لگا یا کنیز کی عجب حالت تھی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا طلسم کی سیر مین مصروف تھے اخضر رازدار سنے بھی بات بنائی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بستر خواب پر تشریف لیگئے نیند کہان خیال ملکہ تنویر مخمور چشم کا پیش نظر تھا کروٹین بدلنے لگے تصویر خیالی ملکہ کی سامنے آکر موجود ہوئی تصویر سے باتین کرنے لگے اسی حالت مین رات بسر ہوئی صبح کو اخضر رازدار بدیع الملک کے پاس آیا کہا ای شہریار آپکو تمام شب نیند نہین آئی اب کس امر کا ملال ہی جسکی تمنا تھی وہ تو ملگیا اب خوشی کرنا لازم ہی شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ای اخضر رازدار اب بے اُس آرام جان کے راحت کہان جبتک وہ نہو نیند کیونکر آئے اخضر رازدار نے بہت کچھ سمجھایا پھر عرض کی کہ اب آپ لوح ملاحظہ فرمائیے اور جس کام کے واسطے تشریف لائے ہین اُسکو انجام دیجیے شاہزادہ بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور اخضر رازدار جادو سے ملاقات ہو تو طلسم کشا کو چاہیے کہ اسپے تئین فرمان شیر صورت کے پاس پہونچائے اُسکو قتل کرکے اُسکے خون سے نہائے پھر جسم کو طاہر کرے بعدہ جو لوح حکم دے وہ عمل مین لائے شاہزادہ بدیع الملک نے اخضر رازدار سے فرمایا کہ فرمان شیر صورت کون شخص ہی لوح خبر دیتی ہی کہ فرمان کے پاس جائے اُسکو قتل کرے اور پھر اُسکے خون سے نہائے اور جسم کو طاہر کرے بعد مین جو لوح خبر دے وہ عمل مین لائے اخضر رازدار نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھئے غلام آپکو فرمان شیر صورت تک پہونچا دیگا مراد اس سے یہ ہی کہ جو کوئی فرمان شیر صورت کے خون سے نہائیگا قوت طلسم کشائی بڑھیگی اور بہت سی باتین ایسی پیدا ہونگی جو وقت پر آپکو معلوم ہو جائینگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ ای اخضر رازدار آج کے دن اور صبر کرو تئین آج ملکہ سے ملکر اُنکو بھی اطلاع کردون کہ مین کل اس کام کو جاؤنگا اخضر رازدار نے عرض کی ای شہریار ملکہ سے پھر ملاقات کیجیے گا پیشتر اپنا کام کیجیے اگر یہ بن پڑیگا تو ملکہ کا ملنا پھر کتنی بڑی بات ہی وہ بسر و چشم آپکی مہری اختیار کرینگی ورنہ اگر لوح نہ دیکھے ہوتے تو کوئی مضائقہ نہ تھا ملکہ سے مل آتے مگر چونکہ لوح نے ابھی کا حکم دیا ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ دیر نہ لگائیے تشریف لیچلیے شاہزادہ بدیع الملک اخضر رازدار کے کہنے سے مجبور ہوئے کہا مجھے کیا عذر ہی مین تجھسے وعدہ کرچکا ہون کہ بے تمہاری رائے کے کوئی کام نہ کرونگا مجبور ہون جیسا تم کہتے ہو مجھے منظور ہی ملکہ کے یہان نہ جاؤنگا تمہارے ہمراہ چلونگا اخضر رازدار نے عرض کی غلام آپ ہی کے لیے عرض کرتا ہی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ مین تمہارا کہنا سمجھتا ہون مگر ای اخضر رازدار اپنے قلب کو کیا کرون دل یہی چاہتا ہی کہ جس صورت سے بن پڑے اپنے کو ملکہ کے پاس پہونچاؤن ایکبار دیکھ آؤن اخضر رازدار نے عرض کی انشاء اللہ تعالے ایک ہی مرتبہ اچھی طرح دیکھیے گا پہلے طلسم کو فتح کر لیجیے پھر دیکھا جائیگا یہ سب لوگ خود قبضے مین آجائینگے پھر شرطین پوری کرنے کی ضرورت نہوگی سب کارخانہ ازخود بگڑ جائیگا آپکا مطلب بر آئیگا شاہزادہ بدیع الملک اخضر رازدار کے ہمراہ جانب فرمان شیر صورت روانہ ہوئے جب چار کوس نکل گئے تو شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک صحراے لق و دق نظر آتا ہی بیچ مین اُس صحرا کے ایک چاہ عمیق بنا ہی اخضر رازدار نے عرض کی ای شہریار یہی ٹھکانا ہی فرمان شیر صورت کا ہی شاہزادہ بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اسی چاہ مین فرمان شیر صورت مقیم ہی جسطرح ممکن ہو

اسکو قتل کرو اور خون اسکا جس ہتھیار مین بھر جائے اُسکو بے دھوئے ہوئے رہنے دو کہ کسی وقت ضرورت پر
کام دیگا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ای اخضر راز دار لوح کے ذریعے سے یہ خبر معلوم ہوئی ہو اخضر نے
کہا مین نے آپ سے پیشتر ہی عرض کر دیا تھا کہ یہ لوح ناقص ہو کام اچھی طرح سے نہین دیسکتی ہو اب دیکھیے اُسکے
قتل کرنے کی تدبیر تحریر نہین ہو اور یہی بات مشکل ہو خیر مین جو عرض کرون وہ کیجیے شاہزادہ بدیع الملک
نے کہا مین ضرور تمھاری راے سے موافقت کرونگا اخضر راز دار نے کہا آپ نام خدا لیکر اس چاہ مین
پھاند پڑیے اور کچھ خوف نہ فرمائیے کہ اس چاہ مین گر کر پھر نکلنا مشکل ہوگا یا استخوان کو صدمہ پہونچیگا آپکے
پاس لوح موجود ہو کوئی آپکو سحر کے ذریعے سے گزند نہین پہونچا سکتا ہو شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ای
اخضر راز دار اس قسم کے خوف میرے دل مین نہین ہین مین ہر حال مین خدا پر نظر رکھتا ہون وہی
حافظ حقیقی مالک تحقیقی ہو ہر آفت سے بچاتا ہو مان باپ سے بڑھ کے نگہبانی کرنیوالا ہو جو تم کہو وہ مین کرون
اخضر راز دار نے کہا آپ اس چاہ مین پھاند پڑیے پھر قدرت خدا کا تماشا دیکھیے شاہزادہ بدیع الملک
نام خدا لیکر اُس کنوئین مین پھاند پڑے تھوڑی دیر کے بعد پانوٗن زمین سے آشنا ہوئے بدیع الملک
نے دیکھا ایک کوہ کے سامنے کھڑا ہون لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اسی کوہ پر ایک حجرہ ہو اُسی مین
فرمان شیر صورت جادو بیٹھا ہو جب اُسکے پاس جاؤگے وہ بہت منت کریگا مگر سب کو کچھ سمجھنا وہ خوشامد
اصلی نہین ہو بلکہ محض مکر ہو مگر جو اُسکی باتون پر توجہ کروگے دھوکا کھاؤگے بہت پچتاؤگے لوح بھی قبضے سے
نکل جائیگی گرفتار بھی ہو جاؤگے وہ ہزار باتین بنائے مگر تم اپنے کام سے غافل نہونا ایک طاس زمین پر اُسکے
روبرو رکھا ہو اُسمین خون جمع کرنا جب اُسکا لاشہ ٹھنڈا ہو جائے تب اُسی خون سے غسل کرنا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان یہ مضمون دیکھکر پہاڑ پر آئے دیکھا ایک حجرہ بنا ہو اُسمین ایک ساحر ضعیف بیٹھا ہوا ہی
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو جو اُس ساحر نے دیکھا جھک کے سلام کیا عرض کی ای شہریار تشریف
لائیے زہے قسمت میری کہ آپ نے سرفراز فرمایا میرا مرتبہ بڑھایا جو حکم ہو مین حاضر ہون اگر میری جان بھی
آپکے کام آئے تو موجود ہو شاہزادہ بدیع الملک کو تو پہلے ہی لوح سے یہ کیفیت معلوم ہو چکی تھی قریب جاکر کہا
ای فرمان شیر صورت مجھے تمھارے قتل کرنے کی ضرورت ہو فرمان شیر صورت نے جو دیکھا کہ یہ جوان
کسی طرح سے گرفتار مکر نہین ہوتا ہو جھلاکر کہا او طفل نادان تو مجھکو کیا قتل کر سکیگا ابھی چاہون تو یہ تیری جاہ و حشمت
سب خاک مین ملا دون شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا میان سے تلوار کھینچ لی پھر تو
فرمان شیر صورت نے سحر کیا شاہزادہ بدیع الملک پر سحر نے تاثیر نہ کی مگر شاہزادہ بدیع الملک نے
تلوار کا وار کیا سر فرمان جادو کا کٹکر زمین پر گرا گردن سے خون روان ہوا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
نے خون کو اُس طاس مین لیا ہاتھون سے اُس خون کو اپنے جسم پر ڈالا وہان سے باہر آئے دیکھا سنگ باری
برف باری ہو رہی ہو ہواے تند چل رہی ہو پتھر گر رہے ہین شاہزادہ بدیع الملک نوجوان وہین ٹھہرے
ایک آواز ہولناک آئی کہ کشتی مرا نام من فرمان شیر صورت جادو بود پھر شاہزادہ بدیع الملک آگے
بڑھے تاریکی موقوف ہوئی شاہزادے نے دیکھا سامنے ایک چشمۂ آب ہو اُس چشمے پر جاکے غسل کیا لباس
پہنا لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین تحریر تھا کہ اگر فرمان شیر صورت جادو قتل ہو تو طلسم کشا کو لازم ہو کہ اپنے
تینون یلان آشتخوار کے مقام پر پہونچائے اور اُسکو قتل کرے تاکہ لوہدار کے مکان کا راستہ کھلے شاہزادہ

بدیع الملک نوجوان نے دیکھا پتہ وغیرہ سب لوح مین تحریر ہو اُسی جانب روانہ ہوئے تھوڑی دور راستہ طی کیا ہوگا کہ اخضر رازدار جادو سے ملاقات ہوئی اخضر رازدار نے دوڑ کے قدم شاہزادہ بدیع الملک کے چومے عرض کی ای شہریار آپ نے ایسے شخص کو قتل کیا جو مکاری مین اپنا نظیر نہین رکھتا تھا مگر مین نے بھی وہ کام کیا ہر کہ آپ بہت خوش ہونگے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا کیا کام کیا ہر اخضر نے کہا ایک عجیب چیز حضور کے واسطے لایا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین بہت مشتاق ہون اخضر رازدار نے ایک تختی اپنی جھولی سے نکالی اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے حوالے کی اور کہا حضور مبارک ہو کہ یہ خاص لوح طلسم چینا ا آپکے قبضے مین آئی شاہزادہ بدیع الملک بہت خوش ہوئے اخضر رازدار جادو نے کہا اب وہ لوح اپنے پاس نہ رکھیے اب وہ برعکس خبرین دیگی اُسکا آپکے پاس رہنا مناسب نہین ہر شاہزادہ بدیع الملک نے لوح طلسم ہندسہ گلے سے اُتار کے اخضر کے حوالے کی اخضر رازدار نے لوح پاتے ہی نعرہ کیا باش او طلسم کشا منم سرخ چشم جادو اور کہا کیا کیا آفتین تونے برپا کین ارے طلسم ہندسہ کو تباہ کرکے یہان آیا فرمان شیر صورت کو مارا اب میرے ہاتھ سے کہان جائیگا شاہزادہ بدیع الملک نے تیغ میان سے لی سرخ چشم جادو نے سحر کیا مگر شاہزادہ بدیع الملک کے پاس بازو بند تھا اُسکے سبب سے سحر نے تاثیر نہ کی سرخ چشم نے جو یہ کیفیت دیکھی بہر پروا نہ پیدا کرکے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے سامنے سے اُڑگیا اسکو دو خیال ہوئے اول تو یہ خیال آیا کہ لوح میرے پاس موجود تھی اس وجہ سے سحر نے تاثیر نہ کی اور دوسرا خیال یہ بھی ہوا کہ شاید شاہزادہ کے پاس کوئی چیز دافع سحر ہر یہ سوچکر سامنے سے فرار ہوا شاہزادہ بدیع الملک حیران ہوئے کہ اب کیا کیا جائے مگر پتہ یلمان آتشخوار کے مکان کا دیکھ لیا تھا اُسی طرف کو روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سرخ چشم جادو کی بیان کی جاتی ہر

کہ یہ جو لوح لیکر چلا قصد اسکا یہ ہوا کہ یہ لوح چلکر چینا کو دون اور اُس سے خلعت و انعام لون اس فکر مین جانب تختگاہ چینا روانہ ہوا راہ مین تھک کر ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ گیا لیکن اخضر رازدار جو بعد روانگی شاہزادہ بدیع الملک چلا تو بہت سے عجائبات تماشا کرکے اُسی صحرا مین پہونچا جہان سرخ چشم بیٹھا تھا اسنے سرخ چشم جادو کو دیکھا اور سرخ چشم جادو نے اخضر رازدار جادو کو دیکھا اسنے گھبرا کے پوچھا آپ اس طرف کیون تشریف لائے ہین کیا سلطان کی نظر عنایت آپ کے حال پر ہوئی اخضر رازدار نے کہا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ بے میرے چینا آتش اندام جادو کا کام کیونکر انجام پا سکتا ہر تمام طلسم کے انتظامات میرے تعلق ہین جبتک مین دخل نہ دون کچھ نہو سکین سرخ چشم جادو نے کہا اسمین کیا شک ہر بلکہ اصل تو یہ ہر کہ پورے طلسم کا بندوبست آپکی ذات سے ہر بے آپ کے اس کام کو دوسرا نہین کر سکتا ہر جب اخضر نے سرخ چشم کو اچھی طرح گرفتار دام مکر کر لیا تو پوچھا کہان گئے تھے کیا کام تھا سرخ چشم نے کہا آپکو ابتک ان مقابلے کی خبر نہین ہر ایک شخص بارادہ فتاحی یہان آیا ہر آدمی شجاع ہر اُسنے طلسم ہندسہ کو بھی تباہ کیا ہر یہان آیا ہوا ہر فرمان شیر صورت کو قتل کیا اُسکے خون سے نہایا اب یلمان آتشخوار جادو کی طرف جاتا تھا لوح طلسم ہندسہ اُسکے پاس تھی وہی اُسکو کام دیتی تھی مگر وہ جب میری سرحد مین پہونچا تو مین نے چاہا اُس سے لوح لے لون مگر وہ ایسا شجاع و تجربہ کار ہر کہ میرے دام مکر مین گرفتار نہوا بلکہ آمادہ پیکار رہا مین وہان سے

وہان سے فرار ہوا سرخ چشم نے اخضر رازدار جادو کے خوف سے یہ حیلہ کیا کیونکہ جانتا تھا کہ اگر اخضر بگڑ جائیگا تو میرے بنائے کچھ نہ بنے گا اسوجہ سے خوشامد آمیز باتین کر رہا ہی گو اسکو اخضر رازدار کی رہائی کی کیفیت معلوم تھی مگر تجاہل عارفانہ کر رہا تھا لیکن اخضر رازدار نے اسکی باتون سے سمجھ لیا کہ یہ شاہزادہ بدیع الملک کو فریب دیکر لوح لایا ہی اور لوح اسکے پاس ہی مگر امتحان کے واسطے کہا کہ ای سرخ چشم جادو دیکھو سامنے کیا کیا آہو چرا کر رہے ہین جلد انپر سحر کرو سرخ چشم جادو نے کئی گولے ہرنون کے جانب پھینکے مگر کچھ اثر ظاہر نہوا ہرن بھاگ کر گوشۂ صحرا مین پہونچے اخضر رازدار نے کہا ای سرخ چشم جادو تم تو فن ساحری مین طاق تھے یہ کیا سبب ہی سرخ چشم جادو نے کہا مین اسوقت خود تعجب کرتا ہون کہ کیا باعث ہی جو میرا سحر خالی گیا ابتو اخضر رازدار جادو کو یقین کامل ہوا اور کہا کہ تمھارے پاس کوئی چیز اسوقت ایسی ہی جسکی وجہ سے تم عاجز ہوا اور سحر نہین کر سکتے ہو سرخ چشم جادو نے اپنے دل مین خیال کیا کہ میرے پاس لوح موجود ہی اسوقت یہ میرا کیا بنا سکیگا پھر کیون اس سے چھپاؤن اگر بن پڑے تو اسکو بھی گرفتار کر لیجاؤن یہ خیال کر کے اسنے کہا او اخضر تو نے پہلے نمک حرامی تو یہ کی کہ آقا کے حکم سے سرتابی کی اور اب دوسری نمک حرامی یہ ہی کہ تو نے طلسم کشا کا ساتھ دیا ہی اور اُسکی مدد کرتا ہی اسوقت تجکو بھی گرفتار کر کے لیچلونگا اخضر رازدار نے جو یہ کلمہ سنا اسکو غصہ آیا کمر سے تیغ لی سرخ چشم جادو نے بھی تلوار نکالی آپسمین رد و بدل ہونے لگی مگر اخضر رازدار نے وار اسکے سر پر کیا اسنے چاہا خالی دیکر بچے مگر پاؤن بہک گیا زمین پر گرا اخضر رازدار نے ہاتھ مارا کہ سر اسکا اُڑ گیا لاشہ زمین پر تڑپنے لگا اخضر رازدار نے اسکی جھولی کھولی لوح برآمد ہوئی اخضر رازدار نے لوح اپنے قبضہ مین کی پہ تو سرخ چشم جادو سے معلوم ہی ہو چکا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک یلمان آتشخوار جادو کے جانب گئے ہین اخضر رازدار جادو بھی اُسی وقت روانہ ہوا یہان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان جو بعد سرخ چشم جادو کے جانے کے روانہ ہوئے دوسرے روز کوہ یلمان پر پہونچے پہاڑ پر تشریف لیگئے دیکھا کچھ ہیزم فروش درۂ کوہ مین لکڑیان بھر رہے ہین شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اُن ہیزم فروشون سے دریافت کیا کہ یلمان آتشخوار جادو کس مقام پر رہتا ہی کاہ فروشون نے یلمان جادو کے مکان کا پتہ بتایا اور یہ بھی کہا کہ یلمان آتشخوار جادو آجکل یہان نہین ہی کسی کار ضروری سے گیا ہوا ہی اور اُسکی طرف سے صمصام جادو یہان کا انتظام کرتا ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان آگے بڑھے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام ایک ببر پر سوار آتا ہی آتے ہی اُسنے شاہزادہ بدیع الملک سے کہا ای جوان تو کون ہی کہان سے آیا ہی یہان تیرا کیا کام ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے خلاصہ حال کہدیا اُس ساحر نے ہنس کر جواب دیا کہ ای جوان اب ایسا کلمہ منھ سے نہ نکالنا ورنہ زندگی دشوار ہو گی معلوم ہوتا ہی تجھے جنون ہی جو ایسی باتین کرتا ہی تو طلسم کشائی کو آیا ہی بھلا تیرے اس دعوے کو کون قبول کریگا بدیع الملک نے کہا جب سابقہ پڑیگا سب حال کھل جائیگا جب اُس ساحر نے دو تین بار منع کیا اور شاہزادہ بدیع الملک نے ہر مرتبہ اسکو جواب سخت دیا تو اسنے جھلا کر ایک گولا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی طرف پھینکا مگر ببرکت بازوبند وہ گولا زمین پر گرا ساحر کو تعجب ہوا کہا ای شخص تو واقعی بانی فساد معلوم ہوتا ہی تیرا گرفتار کر لینا بہتر ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال ہی جو ہمین گرفتار کر سکے اُس

ساحر نے کہا تو مجھے نہین جانتا مین صمصام جادو ہون میرا سحر آفت روزگار ہے کوئی میرے سحر سے بچ نہین سکتا ہے تو کسی ساحر یا کسی فقیر سے کوئی چیز دافع سحر پا گیا ہے اُسکے بھروسے پر طلسم کشائی کا قصد کیا ہے اے جوان اب بھی کچھ نہین گیا ہے جہان سے آیا ہے وہین واپس جا ورنہ بہت زک اُٹھائیگا مجھے تیری اس ہمت و جرأت پر رحم آتا ہے کہ مفت مارا جائیگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے تلوار میان سے لی اور فرمایا کہ او بیہودہ کیا فضول بکتا ہے تیری بھی یہ مجال ہے کہ ہمکو قتل کر سکے صمصام جادو نے ایک گولا پھر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی طرف پھینکا وہ گولا بھی زمین پر گرا شاہزادہ بدیع الملک نے بڑھ کے شمشیر آبدار کا وار کیا صمصام جادو نے سپر اُٹھائی مگر تیغ سپر کو کاٹ کے کاسہ سر مین در آئی صمصام جادو سحر کر کے غرق زمین ہوا شاہزادہ بدیع الملک ٹھہر گئے کہ ایک برق چمکی شاہزادہ بدیع الملک نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اخضر راز دار نے سامنے آکر سلام کیا لوح دکھائی عرض کی اے شہریار اگر ایسی غفلت فرمائیگا تو بہت پچتائیگا آپکو لازم ہے کہ ہر بات مین لوح ملاحظہ فرمائیے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اخضر کی بہت تعریف کی فرمایا واقعی تمنے کیا کار نمایان کیا کہ مین ممنون احسان ہوا اخضر راز دار نے عرض کی کہ آپ ہمارے آقاے نامدار ہین محسن ہین اگر ہم اپنی جان بھی آپ پر سے فدا کر دین تو بھی آپکے احسانات کا بدلا نہین ہو سکتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے لوح جو پائی اُسی وقت لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ صمصام بھاگ کر یلمان جادو کے پاس گیا ہے اور مکان اُسکا خالی پڑا ہے وہان جا کے سکونت اختیار کرو جب یلمان آئیگا اُسوقت اُس سے مقابلہ کرنا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اخضر راز دار سے بیان کیا کہ لوح یہ خبر دیتی ہے اخضر راز دار نے کہا بہت مناسب ہے آپ وہین تشریف لیچلیے غلام بھی آپکے ہمراہ ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان مکان یلمان جادو مین آئے اخضر راز دار بھی ہمراہ آیا جو سو دو سو لوگ تھے کچھ تو شاہزادہ بدیع الملک نے قتل کیے کچھ اخضر راز دار جادو کے ہاتھ سے مارے گئے شاہزادہ بدیع الملک وہان کے مال و اسباب پر متصرف ہوئے مگر اب کیفیت صمصام جادو کی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو مقابلہ شاہزادہ بدیع الملک سے فرار ہوا تو یلمان جادو کے پاس پہونچا یلمان نے جو اسکو بدحواس دیکھا پوچھا خیر تو ہے اسنے سب کیفیت بیان کی یلمان جادو بھی گھبرایا اسنے کہا کہ صمصام جادو بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو نے کوئی انتظام ایسا نہ کیا جو بکار آمد ہوتا اور وہ جوان جو طلسم کشائی کرنے آیا ہے گرفتار ہو جاتا صمصام جادو نے کہا مین کیا کرون اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے یلمان نے جواب دیا کہ تو نے تحقیق کیا ہوتا کہ اُسکے پاس کیا چیز ہے جو اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے صمصام جادو نے کہا اب آپ چلکر یہ سب معاملات تحقیق فرما لیجیے گا مجھسے تو سوا اسکے بھاگنے کے اور کچھ نہو سکا اب آپ تشریف لیچلیے جو مناسب ہو وہ کیجیے یلمان جادو اُسی وقت روانہ ہوا دوسرے روز اپنے مکان پر آکے پہونچا دیکھا نہ تو میرے ملازمین ہین اور نہ اسباب قاعدے سے رکھا ہے کچھ مکان کی عجب ترکیب ہے ارادہ کیا چاہا اندر جاؤن مگر اخضر راز دار تو اسکے آنے کی خبر ہوئی تیغہ ہاتھ مین لیکر باہر نکل آیا اور للکار کر آواز دی کہ او مکار خبردار یہان نہ آنا ہمارے آقا کا حکم نہین ہے یلمان جادو نے کہا تیرا آقا کون ہے اور کسکے آقا کا حکم ہے یہ مکان مین کیسا ہمارے آقا نے بزور شمشیر لیا ہے صمصام جادو کو بھگایا مکان پر قبضہ کیا جو لوگ یہان تھے اُنھون نے مقابلہ کیا مارے گئے اب اگر تجھے بھی اپنی زیست ناگوار ہو تو یہان

اور نہ واپس جا سلیمان جادو نے کہا ای اخضر رازدار جادو تجھے اپنے سحر پر بڑا ناز ہی سب ایک دم مین بھلا دونگا یہ تو جانتا کہ مین ہی ہمیشہ اس طلسم کا منتظم رہا ہون اور تجھسے بہتر رازدار کوئی اس طلسم مین نہین ہی اخضر رازدار نے کہا ای بادہ گو کیا بیہودہ بکتا ہی تجھ ایسے ہزارہا میرے یہان سے تعلیم پا کے نکل گئے اور تو ہی ایمان سے بتادے کہ مین نے تجھکو بھی سحر تعلیم کیا ہی یا نہین سلیمان جادو نے کہا عالم صغیر سنی مین مین نے تجھسے کچھ قواعد سحر یاد کیے تھے جو مین اب خود اُس سے بدرجہا اعلی ترکیب دیکھتا ہون تو کس بات پر نازان ہی سلیمان جادو نے کہا اس بحث سے کچھ حاصل نہین ہی اگر تجھے کچھ دعوی ہی تو میرے مقابلے مین آ اور اگر اپنی خطا معاف کرانا ہی تو میرے ہمراہ چل مین آقا ے نامدار کے قدمون پر گروادون وہ شیر بیشہ جرأت تیری خطا معاف کر دیگا سلیمان جادو نے کہا مین نے آجتک چنار آتش اندام جادو سے تو کوئی خطا معاف نہین کرائی تو کیا چیز ہی اور تیرا آقا کیا ہی یہ سنکر اخضر رازدار مارے غصے کے کانپنے لگا پیچھے ہٹ کے ایک گولا سلیمان جادو کی طرف پھینکا سلیمان نے اُس گولے کو خالی دیا اور پھر آپ ایک گولا اخضر کے جانب پھینکا اخضر رازدار جادو نے گولے کی طرف اشارہ کیا گولا اُلٹا پھرا سلیمان جادو نے چاہا اسکو روک دون مگر وہ گولا رد نہوا سلیمان جادو کے سینے پر پڑا پشت کو توڑ کے پار گذرا سلیمان جادو زمین پر گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری ہونے لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من سلیمان جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم شاہزادۂ بدیع الملک اس صدا کو سنکر باہر آئے یہان آکر یہ کیفیت دیکھی اخضر سے کیفیت دریافت کی اخضر رازدار جادو نے لفظاً لفظاً سب حال بیان کیا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان بہت خوش ہوئے اُس روز بھی وہین قیام کیا دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور سلیمان جادو قتل ہو تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ جانب باغ سعادت انجام جو لوحدار جادو کے نام سے مشہور ہی جائے اور وہان سے لوح لیکر آئے تب طلسم کشائی کی فتاحی آغاز ہو شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے اخضر رازدار جادو سے کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہی اخضر رازدار نے عرض کی آپ کو اختیار ہی مین ہمراہ رکاب ہون جہان آپ تشریف لیجائیگا مین بھی ہمراہ رکاب ہون شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا اب لوحدار جادو کے قلعے کی طرف کس جانب روانہ ہون اور کونسا راستہ اختیار کرین جو وہان جلد پہونچین اخضر رازدار جادو نے عرض کی کہ آپ خاطر جمع رکھیے مین آپکو بہت آسان راہ سے پہونچا دونگا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اُسکے قلعے کے جانب روانہ ہوئے گو ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ مختصر کیفیت سعادت انجام جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ سعادت انجام جادو بڑا صاحب کمال ہی اور ہر علم و فن مین دخل رکھتا ہی حکیم بھی حاذق ہی نجوم بھی بخوبی تمام جانتا ہی فن سپہ گری بھی یاد ہین تحقیق مذاہب کا شوق حد سے زیادہ ہی اسکا خاص کوئی مذہب نہین ہی یہ شب و روز اسی فکر مین رہتا ہی کہ کوئی نئی چیز بناؤن اور چنار آتش اندام جادو کو دکھاؤن اسنے جو اپنے مکان مین عجائبات بنائے ہین وہ محض کارخانۂ سحر نہین ہی بلکہ کچھ اسمین جزو حکمت بھی بنایا ہی جسکا ذکر وقت کیا جائیگا مگر چنار آتش اندام جادو نے اسکو جب تمام ساحران طلسم سے افضل پایا تب تو لوح اسکو دی اور سحر اسکا چنار آتش اندام سے اچھا ہی شب و روز نئے نئے ایجاد کرتا رہتا ہی ایک دن اسنے مقرر کیا ہی کہ اس روز جسقدر معززین اس طلسم مین ہین وہ سب جمع ہوتے ہین یہ اپنے کمالات جدید سبکو دکھاتا ہی سب لوگ متعجب

ہوتے ہین چنار آتش اندام جادو اسکو بہت سمجھاتا ہو اسنے جو اپنا مکان بنایا ہو گرد اُسکے ایک دریاے سحر رواں
کیا ہو جسکو انسان کسی عنوان طے نہین کر سکتا علاوہ اسکے بہت سے عجائبات و غرائبات اسنے بنائے ہین جو انشاءاللہ
وقت پر آپکے ملاحظہ مین آئینگے جو خاص ٹھکانا لوحدار جادو کے رہنے کا ہو وہ کسی کو کبھی معلوم نہین ہوا یہ لوگ
سنا کرتے ہین کہ دریاے آتش مین رہتا ہو لوح بھی وہین ہو مگر کسی نے دیکھا نہین ہو اور اسکے رہنے کے
ٹھکانے پر جو کوئی بے اذن اسکے جاتا ہو اُسکا سر کٹ کر زمین پر گر پڑتا ہو ایک وقت اسنے مقرر کیا ہو کہ
اُسوقت باہر آتا ہو بہت سے مصاحبین جمع ہوتے ہین تحقیق مذاہب کی گفتگو شروع ہوتی ہو عرصے تک یہ
صحبت رہتی ہو ایک روز حسب معمول لوحدار جادو اپنے مصاحبین سے گفتگو کر رہا ہو کہ ایک چوبدار
آیا پہلے تو اُسنے دعا دی پھر عرض کی کہ ایک جوان نہین معلوم کس اقلیم سے بارادۂ فتاحی طلسم یہان آیا ہو
بلکہ طلسم ہندسہ کو فتح کرکے لوح پر قبضہ کر چکا ہو وہی لوح اُسکی یہان بھی کام دے رہی ہو اور اکثر مقامات اُسنے
یہان کے بھی برباد کیے ہین اب آپکی سرحد مین آیا ہو اب اُسکے واسطے کیا فرمایا جاتا ہو سعادت انجام نے
کہا وہ تنہا آیا ہو چوبدار نے عرض کی تنہا تو نہین آیا ہو اخضر راز دار جادو نائب طلسم جو قید تھا اُسکے ہمراہ
ہو لوحدار جادو نے کہا ہمکو پیشتر ہی معلوم ہو گیا تھا ہم انتظام کیے لیتے ہین تم لوگ جاؤ اپنے کام مین معروف
ہو چوبدار واپس آئے اپنے اپنے کام مین معروف ہوئے کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہو

ادھر جو اخضر راز دار جادو کے ہمراہ چلے دوسرے روز سرحد مین سعادت انجام جادو کے پہونچے اخضر
نے عرض کی اے شہریار میرے نزدیک مناسب ہو کہ مجھے رخصت مرحمت ہو خدمت والا مین میرا حاضر رہنا مناسب
نہین ہو اگر یہ خبر سعادت انجام جادو کو پہونچیگی تو غضب ہو جائیگا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے
فرمایا تمکو اختیار ہو اخضر راز دار جادو نے عرض کی جسوقت حضور اُسکے شہر مین پہونچونگا مین اپنے تئین کسی طرح
پوشیدہ کر لونگا شاہزادۂ بدیع الملک اور اخضر راز دار جادو یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک پنجہ
آسمان سے گرا اور شاہزادۂ بدیع الملک کو لے اُڑا اخضر راز دار جادو نے سحر کرکے روکنا چاہا کہ یکایک
دوسرا پنجہ اخضر راز دار جادو کو لے اُڑا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نوجوان نے آنکھ جو کھولی
اپنے کو ایک دریا مین پایا اب پلٹ کے جو دیکھا تو اخضر راز دار جادو بھی مسلسل و مطوق کھڑا ہو شاہزادۂ
بدیع الملک بہت متعجب ہوئے گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگے دیکھا ایک مرد ضعیف تخت پر بیٹھا ہے اُسنے
پوچھا اے جوان اپنے حسب و نسب سے آگاہ کر اور یہان آنیکا سبب بیان کر شاہزادۂ بدیع الملک نے
اپنا حسب و نسب ظاہر کیا اور جو سبب تھا وہ بیان کیا کہ ہم اسلیے یہان آئے ہین اُس تاجدار ضعیف نے
کہا اے جوان تو ایسا عالی النسب اور ایسا مرد سنجیدہ ہو کر ایسا بیوقوف ہو گیا یہ نہ سمجھا کہ طلسم چنار آتش اندام
مین ایک لوح ہندسہ کے ذریعے سے فتح ہو جائیگا ایک ادنے سے طلسم کو بگاڑ کے اب طلسم کشائی پر ناز ہو گیا
اور یہ یقین ہو گیا کہ اب ہم جس طلسم مین جائینگے اُسکو فتح بھی ضرور کر لینگے بس بہتری تمھارے لیے اسی مین
ہو کہ تم جہان سے آئے ہو وہان چلے جاؤ اور اپنی قوت سے زیادہ کام کرنیکا حوصلہ نہ کرو ورنہ زک اُٹھاؤگے
بہت پچھتاؤگے جب اسکا کلام ختم ہوا تو شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا اے سعادت انجام جادو
مین تمھاری سنجیدگی کی بہت تعریف سنتا تھا مگر معلوم ہوا کہ وہ سب غلط تھا تم ایسی بات کہتے ہو کہ یہ طلسم کسی سے

فتح نہین ہوسکتا یہ بتاؤ کہ انسان سے کیا نہین ہوسکتا ہی اور ایک طلسم ہندسہ کے فتح کر لینے سے ہمین کچھ ناز
نہین ہی ہم اگر ایسا ہی دعوے کرتے تو بڑے بڑے طلسم فتح کیے تھے اور بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا
تھا اُنکے سامنے اس طلسم کی کیا حقیقت ہی اُن طلسمون کا ایک مرحلہ اس تمام طلسم سے زیادہ تھا جب اُنکو فتح کر کے ناز نہ کیا
تو یہ طلسم کیا چیز ہی جسکے فتح کرنے سے ہمکو ناز ہو جائیگا اور کیا اب اسکو بے فتح کیے ہوئے چھوڑ دینگے ضرور فتح کرینگے
سعادت انجام جادو نے جو یہ گفتگو سنی کہا اے جوان ابھی یہ دعوے باقی ہی کہ ہم اس طلسم کو فتح کرینگے یہ نہین
خیال کرتے کہ مین ابھی حکم قتل دون تو کیا ہو شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کوئی کسی کے قتل پر قادر
نہین ہی اس بات کی اصل ہم نہین سمجھتے ہین اگر تم حکم قتل دوگے تو کوئی سامان ایسا پیدا ہوگا کہ سب موقوف
رہیگا اور ہمارا مطلب دلی حاصل ہوگا تمکو غم و الم ملیگا ہمارا غنچۂ آرزو کھلیگا لوحدار جادو نے کہا اے جوان مین
تیری ہمت و جرات کی کیونکر تعریف کرسکون واقعی آپ حضرات کی جیسی تعریف سنا تھا کہ جری و بہادر عاقل و
ہوشیار حاضر جواب بیباک ویسا ہی پایا مگر اب ایک بات عرض کرتا ہون اگر قبول فرمایئے تو آپکے بہت بکار آمد
ہوگی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے کہا ارشاد فرمایئے لوحدار جادو نے کہا اب آپ تشریف لیجایئے
اس طلسم کی فتاحی کا قصد نہ فرمایئے اسمین بہت سی دقتین ہین وہ آپ کیونکر درست کرینگے اور جبتک لوح آپکو
نہ ملیگی طلسم فتح نہوگا اور لوح کا ملنا ممکن نہین ہی اور مجھے آپکی جرأت و ہمت پر رحم آتا ہی اسلیے یہ کلمہ عرض کرتا ہون
اگر آپ کے مقام پر دوسرا ہوتا تو مین اسطرح نہ کہتا اور طرح سے پیش آتا مگر آپ کی جرات و لیاقت نے مجھے مجبور
کر دیا اس سبب سے یون عرض کرتا ہون اور اگر آپ اپنے اس قصد سے باز آیئے تو مین آپکو چنار کے
پاس لیچلون اُنسے ملاقات کرادون آپ بہت خوش ہونگے وہ بھی بہت بہادر و جری ہین مردان عالم کو دوست
رکھتے ہین آپکی بہت قدر کرینگے اور ہمیشہ ایک اتحاد رہیگا آپکی وقت مشکل مین مدد کرینگے اور اگر اُنھین
کسی وقت ضرورت ہوگی آپ سے رجوع کرینگے شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ آپ نے
قدردانی فرمائی ہین اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون اور چنار آتش اندام جادو کی جو کچھ تعریف آپ نے فرمائی ہین
اُنکو اس سے بڑھ کے جانتا ہون مگر یہ میرا دستور نہین ہی کہ کسی امر کا قصد کر کے اُسکو نہ کرون یہ خلاف ہی اور
جو آپ نے فرمایا کہ تمہاری وقت مشکل وہ مدد کرینگے اور تمھین اپنی وقت ضرورت شریک کرینگے تو آپ خوب جانتے
ہین کہ مدد وقت مشکل مین سوا ذات خدا کے اور کسی کی ہمکو گوارا نہین ہی اور یہ امر کسی کے اختیار مین نہین
ہی مین اپنے ارادے سے باز نہ آؤنگا آپ زیادہ نہ فرمایئے لوحدار جادو نے کہا پھر مجھسے کلمات بیادبانہ
وقوع مین آئینگے شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا کہ اگر ہم اُنکے جواب دینے مین قاصر ہونگے تو سن کے
خاموش ہو رہینگے لوحدار جادو نے کہا آپ پھر جواب عطا فرمایئے گا اسوقت تشریف لیجایئے شاہزادۂ
بدیع الملک نے فرمایا کہ آپ اگر سو مرتبہ ہمسے پوچھیے گا تو یہی جواب پایئے گا جو اسوقت عرض کیا گیا یہ امید
نہ رکھیے کہ پھر ہماری رائے منقلب ہو جائیگی ہم لوگون کی یہ عادت ہی کہ جو بات ایکبار زبان سے نکلی وہ تا بزندگی
اُسیطور سے رہیگی اُسکے خلاف نہوگا لوحدار جادو بہت پریشان ہوا اور کہا ایک امر اور عرض کرتا ہون
شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے کہا ارشاد فرمایئے عرصہ نہ لگایئے لوحدار جادو نے کہا آپ کے
دل مین اگر مقابلہ کرنے کا حوصلہ ہو تو یہ بھی ممکن ہی ہم سحر کو کام نفرمادین صرف سنان و شمشیر سے جنگ کرین
اور آپ کو پھر گرفتار کر لین اُسوقت مین آپکا کیا ارادہ ہوگا شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا جو ارادہ

اُسوقت ہی وہی اُسوقت بھی ہوگا مگر آپ مقابلہ کرین جو پہلوان آپ کے یہان نامی ہو اور جیسے اپنی جرأت پر ناز ہو اُسکو میرے مقابلے کیواسطے بھیجیے اور اگر سحر سے آپ انکار کرتے ہین تو آپکی خوشی ورنہ ہمین اسکی بھی عذر نہین ہی آپ لوگ شوق سے سحر کرین جو آپ کے کمالات ہین وہ آپ ظاہر کرین اور جو ہمارے ہنر ہین وہ ہم دکھائین لوحدار جادو نے کہا ہم آپ مقابلہ کرینگے اگر آپکو زیر کیا تو اُسوقت کیا ہوگا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے کہا جو ہمین زیر کریگا ہم اُسکی اطاعت قبول کرینگے لوحدار نے کہا ہمکو بھی یہی منظور ہی اگر ہمارے یہان کوئی آپسے زیر ہوگا تو ہم سب آپکی اطاعت قبول کرینگے مگر ابھی دو تین روز توقف فرمائیے جو شخص مقابلہ کریگا وہ یہان نہین ہی مین اُسکے پاس آدمی روانہ کرتا ہون یقین ہی کہ وہ اس خبر کو سنکر بہت جلد آئے بدیع الملک نے فرمایا آپکو اختیار ہی جسوقت ضرورت ہو مین موجود ہون لوحدار نے اپنے ملازمون سے کہا شہریار کو لیجاؤ بخاطر وعزت ایک مکان مین رکھو جب وقت مقابلہ آئیگا دیکھا جائیگا اور اخضر رازدار جادو کیطرف دیکھکر کہا کیون اے اخضر رازدار ایسی نمکحرامی تمکو لازم نہ تھی مگر اسوقت تم شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ ہو اسوجہ سے کچھ نہین کہہ سکتا ہون کہ اُنکے خلاف ہوگا مگر اسکا عوض تجسے لونگا اسوقت تم بھی شہریار کے ساتھ جاؤ جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کو خادم ایک مکان نفیس مین نہایت بڑی خاطر کی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان سے اخضر رازدار جادو نے کہا اے شہریار اب بڑی مشکل درپیش ہی آپ جانتے ہین کہ یہ کس سے مقابلے کے لیے کہتا ہی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین یہان کے قواعد سے واقف نہین ہون اور تم یہان کے باشندون سے واقف کار ہو سب کو بخوبی جانتے ہو تم بیان کرو اخضر رازدار جادو نے کہا اے شہریار سعادت انجام جادو کا ایک پسر موسوم بہ خیر مآل روئین تن جرأت وہمت مین یکتا ہی اُسنے بہت سے پہلوانون کو زیر کیا ہی سب اُسکے مطیع ہین فن سپہ گری خوب جانتا ہی گو آدمی ہی مگر دیو کا گمان ہوتا ہی بڑا قوی تن قوی من دوہری سلاح لگاتا ہی گھوڑا اور کرگدن سواری نہین دے سکتا ایک فیل قوی ہیکل پر ہمیشہ سوار ہوتا ہی تیغہ بہت لنگر دار اُسکے آگے رکھا رہتا ہی ایکبار چنار آتش اندام جادو کے ہمراہ ایک کوہ پر گیا چنار آتش اندام جادو نے کہا اس کوہ پر جہانتک مین خط کھینچون وہانتک تم اپنی تیغ سے کاٹ دو اُسنے منظور کیا چنار آتش اندام نے کوہ پر خط کھینچا اُسنے ہاتھ لگایا تیغہ خط سے بہت اُتر آیا چنار آتش اندام نے بہت تعریف کی بلکہ کچھ تنخواہ بھی مقرر کردی اُسکو آپ کے مقابلے کے لیے اسنے بلایا ہی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے اخضر رازدار جادو دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است وہ کیا چیز ہی نہین معلوم کون کون لوگ کیا کیا دعوے کرنیکے آئے آخر زیر ہوئے سوائے اطاعت کے اور کچھ نہ بن پڑا اگر ہماری قسمت مین نیکنامی ہی تو اُسکو بھی زیر کرینگے ورنہ جو مشیت پروردگار اخضر رازدار جادو خاموش ہورہا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان بھی خموش ہوئے ملکہ کا خیال آیا شاہزادے نے ٹھنڈی سانس بھر کر فرمایا کہ اے اخضر رازدار جادو تمنے وقت رخصت مجکو ملکہ سے بھی نہ ملنے دیا نہین معلوم اب کیا کیا باتین پیش آئین اور کب پلٹ کے وہان جائین جبتک یہ بات دل مین رہیگی کہ چلتے وقت بھی ملکہ سے نہ مل سکے اخضر رازدار جادو نے عرض کی حضور یہان سے فراغت پائین پھر وہان جانا کیا مشکل ہی جب ارشاد ہوگا اُسی وقت بے چلو نگا ملکہ کو دکھلاؤنگا بہت کچھ تشفی و دلاسا دیکر شاہزادۂ بدیع الملک کو سمجھایا اسی طرح سے تین روز گذرے چوتھے روز لوحدار جادو نے شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کو طلب کیا چوبدار نے آکر عرض کی آپکو لوحدار صاحب بلاتے ہین شاہزادہ

بدیع الملک اُٹھے ملازم کے ہمراہ ہوئے دربار میں لوحدار جادو کے آئے لوحدار جادو نے بدیع الملک کو ایک ڈنگل زرین دیا کہا آپ تشریف رکھیے اخضر راز دار جادو کو بھی کرسی ملی جب شاہزادہ بدیع الملک بیٹھ چکے تو لوحدار جادو نے ملازموں سے کہا خیر مال کو لاؤ اور کہنا کر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان تشریف لائے ہیں جلد ملازم گئے خیر مال کو لائے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے دیکھا ایک دیو قامت پہلوان فیل مست کے جھومتا ہوا آیا سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے مگر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اپنے ڈنگل پر بیٹھے رہے خیر مال نے سب کے سلام لیے لوحدار جادو کو سلام کیا لوحدار جادو نے دیا سے خیر مال اپنی جگہ پر بیٹھا لوحدار جادو نے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا ای شہریار آپ برائے مقابلہ کیا فرماتے ہیں جو کچھ آپ کو ارشاد کرنا ہو صاحب مقابلہ موجود ہی ارشاد فرمایے بدیع الملک نے فرمایا کہ مجھے کچھ نہیں کہنا ہی مقابلہ کرونگا ہاں یہ آپ کو امور کہنا ہوں بیان فرمایے لوحدار جادو نے کہا اگر آپ زیر کیجیے گا تو ہم سب لوگ آپکی اطاعت کرینگے اور اگر آپ زیر ہو جائیگا تو آپکو اطاعت قبول کرنی ہوگی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا یہ امر مجکو بسر و چشم منظور ہی لوحدار جادو نے ایک یوم مقابلہ مقرر کیا تھوڑے عرصے تک اور باتیں رہیں پھر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اپنے ٹھکانے پر تشریف لائے اخضر راز دار جادو نے عرض کی حضور نے ملاحظہ فرمایا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا دیکھا اللہ مالک ہی یہ کیا چیز ہی جب دیوان شہر یہ سے مقابلہ پڑا اور بفضل ایزدی اُنکو زیر کیا تو اسکی کیا حقیقت ہی مگر فضل الٰہی شامل حال ہونا ضرور ہی اخضر راز دار جادو نے عرض کی ای شہریار یہ وہ شخص ہی جسکے واسطے تمام طلسم دعائیں کرتا ہی کہ اسکی عمر میں برکت ہو اور دلی خواہشیں پوری ہوں کیونکہ اسکا دستور ہی کہ ہر ایک کی مدد کرتا ہی بہت نیک اور صاحب جرأت ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ شان مردانگی یہی ہو تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی پھر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو ملکہ کی یاد آئی ٹھنڈی سانسیں بھرنے لگے اخضر راز دار جادو سمجھ گیا عرض کی ای شہریار بہت کم دن باقی رہ گئے ہیں انشاء اللہ تعالے اس مقابلے کے بعد بامراد تشریف لے چلیے گا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے اخضر راز دار جادو بھی اور کاموں میں مشغول ہوا دو تین روز جو درمیان میں باقی تھے وہ گذر گئے اور یوم مقابلہ آیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس علی الصباح چوبدار حاضر ہوا اور سلام کیا دعا دی پھر عرض کی تشریف لے چلیے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اُٹھے اور اخضر راز دار جادو کو ہمراہ لیا اور ملازمین لوحدار جادو کے جو برائے محافظت شاہزادہ یہاں رہتے تھے ہمراہ ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے دیکھا ایک میدان بہت وسیع ہی اُس میں دو بارگاہیں دو جانب استادہ ہیں ایک بارگاہ کے جانب تو لوحدار جادو اور خیر مال اور لوحدار جادو کے سب ملازمین کرسیوں پر بیٹھے ہیں لشکر صف بستہ قاعدے سے کھڑا ہی اور دوسری بارگاہ میں سب سامان درست ہی مگر وہاں کوئی نہیں ہی ملازمین اُسی بارگاہ کے جانب شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو لائے ایک ڈنگل زرین بچھا تھا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اُس ڈنگل پر رونق افروز ہوئے اخضر راز دار جادو پشت پر بیٹھا اور خادم بھی اپنے اپنے عہدوں پر گئے لوحدار جادو نے ایک ہرکارے کو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ جا کر شاہزادے

سے ہمارا سلام کہو اور کہو کہ اب کیا دیر ہی میدان مین تشریف لائیے ہرکارے نے شاہزادۂ بدیع الملک
سے آکر عرض کی کہ ہمارے شہنشاہ فرماتے ہین کہ اب کیا عرصہ ہی میدان مین تشریف لائیے بدیع الملک
نے کہا جب وہ کسی کو میدان مین بھیجین گے تو دیکھا جائیگا ہم بھی میدان مین آئینگے اور جبتک اُنکی طرف
سے کوئی نہ آئیگا ہم پیش قدمی نہ کرینگے ہرکارے نے یہ گفتگو لوحدار جادو سے جاکر بیان کردی لوحدار
نے خیرمال کی طرف دیکھا خیرمال جھومتا ہوا اُٹھا اپنا فیل مست طلب کیا سوار ہوکر میدان مین آیا شہزادۂ
بدیع الملک نوجوان کی طرف دیکھکر آواز دی ای شہریار تشریف لائیے مین حاضر ہون اب کیا عذر ہی
شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سنبھلکر بیٹھے باگ اُٹھائی گھوڑے کو میدان
مین لائے خیرمال نے عرض کی یہ تو ٹھیک نہین ہی کہ مین فیل پر سوار ہوکر لڑون اور آپ گھوڑے
پر سوار ہون شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے ارشاد کیا کیا ہرج ہی خیرمال نے کہا مین مجبور ہون
کہ گھوڑا مجھے سواری نہین دیسکتا ہی مگر مین بہتر جانتا ہون کہ پیادہ ہوکر ہم آپ مقابلہ کرین شاہزادۂ
بدیع الملک نوجوان نے منظور کیا خیرمال فیل سے اُترا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان پشت مرکب
سے اُترے خیرمال نے گرز گران سنبھالا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے سپر ہاتھ مین لی گرزبازی
ہونے لگی ایک مقام پر خیرمال نے وار کیا مگر شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے خالی دے کر
کلائی پر ہاتھ ڈال دیا خیرمال نے دونون ہاتھ گریبان مین ڈالے شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان
نے کمر مین ہاتھ ڈال دیا گرز پھینک کر کشتی ہونے لگی لوحدار جادو دیکھ رہا ہی اور سب لوگ دیکھ رہے
ہین ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہی کہ ایسے مقابلے کا ہیکو دیکھنے مین آتے ہین یادگار ہین کوئی کہتا ہی کہ
خیرمال کس آن بان سے لڑ رہے ہین کوئی کہتا ہی شاہزادۂ بدیع الملک بھی کیا کیا باتین پیدا کرتے
ہین جو شخص وہان موجود تھا اُسوقت محو دید تھا سواے تعریف کے اور کچھ زبان پر نہ تھا مگر لوحدار جادو
کی عجب حالت تھی کبھی کہتا تھا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان سا شجاع پرد دُنیا پر نہین ہی اُس سے
لڑ رہے ہین جسنے آجتک سواے ہاتھ ملانے کے کبھی کسی سے زور نہین کیا اور اگر وہ زور کرتا تو کون
ایسا تھا جو برداشت کر سکتا یہ بات شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان مین اسوقت دیکھی انھین کے
واسطے ہی جو جو باتین وہ کرتا ہی یہ اُنھین کا جواب دیتے ہین دیکھنے مین شاہزادۂ بدیع الملک قد وقامت
مین خیرمال سے کہین کم ہین مگر یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ ان لوگون کی ہڈیون مین بجاے مغز قوت بھری
ہی لوگ کہتے ہین کہ آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ دونون برابر مقابلہ کر رہے ہین ابھی تک ایک کو دوسرے
پر فوق نہین ہی لوحدار کہتا ہی کہ نتیجہ اسکا ابھی نہین معلوم ہوگا شاہزادۂ بدیع الملک دیر تک لڑیگا
یہ تو ضرور ہی کہ فتح نہین پائیگا خیرمال کے ہاتھ سے زیر ہو جائیگا کیونکہ قد وقامت مین بہت کم ہی دم اسقدر
اسکا نہوگا پھر خیرمال اکثر پہلوانون سے دو دو روز لڑا ہی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان مین یہ تاب
کہان ہی جو دو روز تک لڑ سکے اتنا اسکا دم کہان ہان شام تک لڑیگا مگر ایسے شجاع آجتک نگاہ سے نہین
گذرے سب ملازمین اسکے بجا و درست کہ رہے ہین اسی شغل و گفتگو مین شام ہوئی خیرمال نے شاہزادۂ
بدیع الملک سے کہا اگر آپ کے مزاج مین آئے تو شب کو آرام فرمائیے کل پھر میرے آپکے مقابلہ ہوگا
شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے کہا اب آجکی بات کو کل پر رکھنا خلاف ہی جو ہونا ہوگا ہو جائیگا میدان ٨

سے یون نہین پھرینگے یا زیر کرکے پھرینگے یا زیر ہو کے پھرینگے خیر مآل نے کہا آپکو اختیار ہی پھر کشتی ہونے
لگی وہ شب بھی گذری صبح ہوئی دن بھی دوپہر آیا خیر مال کو شدت گرسنگی سے بیتاب کیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو روک کر کھڑا ہوا اور کہا ای جوان تو مجھسے خوب لڑا اگر دو روز کا زمانہ ہوا کہ ہمارے
اور تمھارے مقابلہ ہو رہا ہی مگر بے آب و طعام مین مجھے تو شدت گرسنگی نے بہت پریشان کیا ہی مین جانتا
ہون کہ آپ کی بھی یہی کیفیت ہوگی بہتر ہی کہ اگر کچھ از قسم غذا کہ استعمال کرین تاکہ تازہ دم ہو جائین پھر اچھی
طور سے مقابلہ مین پڑے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ ہمارا تو یہ دستور نہین ہی اگر تمھین
ضرورت ہو تو ہم مانع نہین ہین خیر مآل نے کہا لے آپکے یہ امر ممکن نہین ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
نے کہا ہمکو یہ عادت نہین ہی اسوجہ سے انکار ہی اور تمھین بے اس امر کے اب تکلیف ہی لہذا تم کچھ شغل کرو
مین بخوشی اجازت دیتا ہون خیر مآل کی عجب حالت تھی اُسوقت کچھ خیال نہ کیا اپنے ملازمون کو بلایا اور
اُنسے کہا ملازمون نے اُسی وقت میوے کے خوان حاضر کیے خیر مآل نے پھر شاہزادہ بدیع الملک
نوجوان سے کہا کہ یہ امر بہت خلاف ہی آپ بھی تشریف لائیے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
مین پہلے ہی کہ چکا کہ میرے دستور کے خلاف ہی تمھین بخوشی اجازت دیدی خیر مال مجبور ہوا چاہا مین بھی
انکار کرون مگر شدت گرسنگی سے دل نے قبول نہ کیا خوانون کے نزدیک جاکر کھانا شروع کیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان ٹہلنے لگے لوحدار جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی گھبرا کر اپنے ملازمین سے کہا کہ دیکھو
خیر مال کو کیا ہوا ہی اپنے مہمان پر ظلم کرتا ہی اسکو شہ یک نہ کیا آپ تازہ دم ہو کر اُس سے لڑیگا ملازمون
نے عرض کی اُنھون نے ہرچند کہا مگر شاہزادہ بدیع الملک منظور نہین کرتے ہین آخر وہ مجبور ہوے
اُنسے اجازت لی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے بخوشی اجازت دی مگر خود منظور نہین کیا لوحدار
نے کہا شاہزادہ بدیع الملک کا مثل نہین ہی جرأت مین یکتا ہی مگر یہ کیا قہر ہی اب یہ تازہ دم ہو کر اُسسے
لڑیگا زیر کرنے کے بعد لوگ یہ کہین گے کہ شاہزادہ بدیع الملک گرسنہ تھے خیر مال تازہ دم ہو چکا
تھا اگر ایسی حالت مین زیر کیا تو کیا کمال کیا مین جاکر اسمین کوشش کرتا ہون اور جہانتک ممکن ہوتا ہی ابھی
اس لڑائی کو موقوف کراتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو اپنی بارگاہ مین لاکر کھانا کھلاتا
ہون یہ کہکر لوحدار جادو اُٹھا جہان کشتی ہوتی تھی وہان آکر کھڑا ہوا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
کیطرف دیکھکر کہا کیون آپ نے کچھ شغل نہ فرمایا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ہماری یہ عادت نہین ہی اسوجہ
سے مین نے انکار کیا اور کوئی وجہ نہتھی لوحدار جادو نے کہا اگر یہی امر ہی تو میرے نزدیک مناسب ہی
کہ تھوڑی دیر کشتی موقوف رکھیے بارگاہ مین تشریف لیجائیے خاصہ نوش فرمائیے پھر مقابلہ کیجیگا پھر
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا یہ بھی ہمارا دستور نہین ہی کہ میدان سے بے نتیجہ حاصل ہوئے
پلٹ جائین لوحدار جادو نے بہت بہت سمجھایا مگر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قبول نہ کیا
آخر لوحدار جادو مجبور ہو کے پلٹا یہان خیر مال نے فراغت حاصل کی شاہزادہ بدیع الملک کے
سامنے آیا ہاتھ ملایا کشتی ہونے لگی مگر اب شاہزادہ بدیع الملک زیادتیان کرنے لگے جہان پکڑ لائے
وہ تین رگڑے ایسے دیے کہ سانس پھول گئی گھبرا گیا تڑپ کے نکلا لوحدار جادو نے جو یہ حالت دیکھی
مغموم و مضمحل ہوا ملازمون سے کہا اب کیفیت اچھی نہین ہی بڑے تعجب کی بات ہی کہ خیر مال تازہ دم ہو چکا

ہی اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان ابھی حالت سے ہیں مگر اب بدیع الملک زیادتیاں کر رہے ہیں
دیکھیے کیا ہوتا ہے یہ ذکر تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے دوڑے اکیس قدم پر لاکر کہ ارابالیاٹ
گھٹنا خیر مال کا آشنا نہ ہیں ہرا چاہا تڑپ کے لنگ قائم کردن مگر حریف زبردست کب لنگ قائم ہو۔ نوبت شاہزادہ
نے دور کیا پہلے زور میں تا بہ کمر دوسرے زور میں تا بہ سینہ پھر تیسرے زور میں سر سے بلند کیا گو سب ملازمین
خیر مال و لوحدار جادو کے تھے بیساختہ سب کی زبان سے آفرین کی صدا بلند ہوئی خیر مال نے عرض
کی شہریار اگر آپ نے سر بلند کیا ہے تو خاک ذلت پر نہ گرائیے گا میں آپکی اطاعت قبول کرتا ہوں بدیع الملک
نوجوان نے باسانی زمین پر رکھدیا خیر مال کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا لوحدار جادو دنگ ہو گیا اخضر ازدا
نے اُٹھکر ہاتھ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے چوم لیے اور عرض کی اے شہریار یہ انسان کا کام نہ تھا
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا افضال خدا شامل حال ہوا کہ خیر مال کا مآل بخیر ہوا یہ فرماتے ہوئے آگے
بڑھے اپنی بارگاہ میں آئے خیر مال کو بھی ہمراہ لائے لوحدار جادو اپنی بارگاہ سے اُٹھکر آیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اب شرط پوری کرنے میں کیا عذر ہے سعادت انجام جادو نے عرض کی کیا
مجال جو انکار کروں کلمہ پڑھ کے یہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا اور پھر شاہزادہ بدیع الملک کو باعزاز و اکرام
اپنی بارگاہ میں لایا عرض کی آپ مکان میں تشریف لیچلیے ہم لوگوں کو اللہ اللہ جانباز تصور فرمائیے شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان وہاں سے لوحدار جادو کے گھر میں آئے یہاں لوحدار جادو نے ایک جشن عظیم
کیا جب سب لوگ محفل میں جمع ہوئے تو لوحدار جادو نے آواز بلند کہا کہ میں نے اطاعت بدیع الملک
نوجوان کی قبول کی ہے اور بصدق دل مسلمان ہوا ہوں جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو اسلام قبول کرے
اور جسے اسلام سے انکار ہو میری سرحد سے نکل جائے سب نے ایک زبان ہو کر کہا کسکی مجال ہے جو انکار
کرے ہم بصدق دل اسلام قبول کرتے ہیں اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو اپنا مالک و آقا جانتے
ہیں لوحدار جادو نے بہت کچھ خلعت و انعام تقسیم کیا تین روز تک جلسہ رہا چوتھے روز بدیع الملک
نے فرمایا کہ اب عرصہ بہتر نہیں ہے مجھے ابھی طلسم میں بہت سے معاملات پیش آئینگے مجھے رخصت کرو لوحدار
نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے سب انتظام ہو جائیگا جسوقت میں عرض کروں تشریف لیچلیے گا اے شہریار
اب طلسم کو فتح سمجھیے اس طلسم کا سب انتظام غلام کے حوالے ہے جو مزاج میں آئے وہ کروں اگر حکم ہو تو اس
طلسم کو یوں ہی رہنے دوں اور سب باشندگان طلسم ابھی چنار آتش اندام جادو سے برخلاف ہو جائیں
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ طلسم کا رہنا بہتر نہیں ہے میں اسکو بے فتح کیے ہوئے چین نہ لونگا لوحدار
نے عرض کی آپ دو ایک روز یہاں تشریف رکھیے پھر میں آپکے ہمراہ چلونگا سب مرحلے فتح کرادونگا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے تین روز تک وہاں قیام کیا چوتھے روز شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
دل میں بہت مضطرب ہوئے لوحدار جادو سے فرمایا کہ اب ہمکو نہ روکو بعض امور ایسے ہیں جو یہاں ٹھہرنے
کو مانع ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں خود یہاں رہتا لوحدار جادو نے عرض کی جیسی آپکی خوشی ہو میں ہمراہ رکاب
ہوں یہ کہکر اُٹھا قریب ایک درخت کے آیا درخت پر سحر کیا وہ جڑ سے اُکھڑا ایک دہنہ نقب ظاہر ہوا لوحدار
نے شاہزادہ بدیع الملک سے کہا آپ تشریف لیجائیے ایک حجرہ اسکے طے کرنے کے بعد ملیگا اسمیں ایک
صندوق رکھا ہے اُس صندوق پر ایک اژدہا بیٹھا ہے اسکو لوح طلسم ہندسہ دیدیجیے گا وہ وہاں سے ہٹ جائیگا

آپ صندوق کھولیے گا اُسمین ایک صندوقچی طلائی نکلیگی صندوقچی مین لوح طلسم ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر
لوح گلے مین ڈالیے گا مین یہان چلنے کا سامان کرتا ہون آپ اس کام سے فراغت حاصل فرمایئے بدیع الملک
نوجوان خوشی خوشی اُس نقب مین پھاندے جب راہ نقب طی کی تو ایک میدان وسیع نظر آیا دیکھا اُس میدان
کے بیچ مین ایک حجرہ بنا ہی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اُس حجرے مین داخل ہوئے دیکھا ایک صندوق
رکھا ہی اُسپر ایک اژدر آتش فشان بیٹھا ہی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کو دیکھکر اُس اژدر نے دم کھینچا
شاہزادۂ بدیع الملک نے لوح طلسم منہ سے اُسکو دکھائی اژدر نے منہ کھولا شاہزادۂ بدیع الملک
نے لوح بڑھ کے اژدر کے منہ مین دی اژدر وہان سے ہٹا شاہزادۂ بدیع الملک نے صندوق
کھولا اُسمین سے ایک طلائی صندوقچی نکلی شاہزادۂ بدیع الملک نے اُس صندوقچی کو بھی کھولا اُسمین سے
لوح الماس کی نکلی شاہزادۂ بدیع الملک خوش ہوئے لوح کو گلے مین ڈالا پھر اپنے فرودگاہ کی طرف
مراجعت کی دہنہ نقب سے نکلے لوحدار جادو نے عرض کی مبارک ہو شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان
نے کہا آپ نے احسان کیا مین ممنون ہوا لوحدار جادو نے عرض کی یہ آپکی ہمت و جرأت کا نتیجہ ہی شاہزادۂ
بدیع الملک نے فرمایا اب آپ تشریف لیچلیے دیر نہ لگایئے شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان مع خیر مال
اور لوحدار جادو اور اخضر اژدر جادو کے لشکر گران ہمراہ لیکر قصر ملکہ تنویر مخمور چشم کے
جانب روانہ ہوئے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اولاً کیفیت چنار آتش اندام جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ چنار آتش اندام جادو نے ایک نامہ لوحدار جادو کو روانہ کیا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ مین ایک
جشن عظیم کرنے والا ہون جسمین تمام طلسم کے باشندے جمع ہونگے بڑی خوشی کی بات ہی کہ یہ سال آخر سال
تھا اور عمر طلسم تمام ہوئی تھی مگر شکر ہی کہ اس سال کوئی فتنہ و فساد بھی اس طلسم مین برپا نہین ہوا اب صرف
ایک مہینا باقی ہی لہذا یہ بھی گذر جائیگا اسکی تہنیت کا ایک جلسہ کرنا مقصود ہی آپ اس نامے کے دیکھتے ہی
مع اپنے صاحبزادے کے یہان تشریف لایئے بلکہ اور جسقدر آپکی سرحد مین باشندے ہون اُنمین سے
بھی چند کو اپنے ہمراہ لیتے آیئے گا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور تاکید کی کہ بہت جلد جانا اور جواب
لیکر آنا ساحر روانہ ہوا تیسرے روز لوحدار جادو کے یہان پہونچا لوحدار جادو تو ہمراہ شاہزادۂ
بدیع الملک کے روانہ ہو چکا تھا ساحر نے وہان جاکر دریافت کیا لوحدار جادو کے ملازمین
نے کہا کہ وہ کہین تشریف لیگئے ہین یقین ہی کہ ابھی دو ہی چار کوس راستہ طی کیا ہوگا ساحر کو ملازمین نے پتہ
بتایا یہ نامہ لیکر اُس طرف روانہ ہوا لوحدار جادو سات کوس زمین طی کر چکا تھا شاہزادۂ بدیع الملک نے
فرمایا تھا کہ لشکر آج شب کو یہین اُترے بارگاہین استادہ ہو رہی تھین کہ نامہ دار پہونچا لوحدار جادو کے
پاس گیا سلام کیا نامہ دیا لوحدار جادو نے نامے کو کھولا لفافے سے خط نکالا پڑھنا شروع کیا جب سب
نامہ پڑھ چکا تب اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مجھے اس جشن کی خبر تمھارے کہنے سے ہوگئی تھی اور اُسیطرف کا قصد کر کے
چل چکا تھا دو تین روز مین تم تک پہونچ جاتا اور اب بھی یہی امید ہی کہ دو تین روز مین تم تک پہونچون یہ جواب
لکھکر نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا یہان بارگاہین استادہ ہو چکین سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین داخل
ہوئے شاہزادۂ بدیع الملک بھی اپنی بارگاہ مین آئے لوحدار جادو بھی شاہزادے کے

ہمراہ آیا شاہزادۂ بدیع الملک سے عرض کی کہ آج ایک نامہ چنار آتش اندام جادو کا میرے پاس آیا تھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین نے ایک جلسہ کیا ہی لہذا آپکو بھی اس جلسہ مین شریک ہونا ضرور ہی شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا جلسہ کس بات کا ہی لوحدار جادو نے سب حقیقت بیان کی شاہزادۂ بدیع الملک بہت ہنسے اور کہا اس بیوقوف کو مشیت الٰہی مین بھی کچھ دخل ہی جو ایک ماہ پیشتر جلسہ کرتا ہی لوحدار جادو نے کہا مین نے جواب اُسپر یہ لکھدیا ہی کہ تمہارے لکھنے کے قبل مین اس جلسے کی بنا سے خبردار ہو چکا تھا اور تمہارے یہان آنے کے قصد سے سفر کیا تھا امید ہی کہ اب تین چار روز مین تمہارے یہان پہونچ جاؤن اب قصد میرا یہ ہی کہ آپکو اپنے ہمراہ اُس جلسے مین لیچلون جب آپ میرے ہمراہ جلسے مین جائیے گا اُسیوقت طلسم ٹوٹ جائیگا چنار جلکر خاک ہوگا سب قصہ پاک ہوگا شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا جو آپکی راے ہو وہ کیا جائے لوحدار نے کہا کہ میری راے یہی ہی کہ آپ میرے ہمراہ اس جلسے مین تشریف لیچلیے شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا مجھے منظور ہی آپکے ہمراہ جلسے مین ضرور چلونگا اخضر رازدار نے جو یہ گفتگو سنی لوحدار سے کہا آپ لوگ وہان تشریف لیجائیے گا مگر میرا جانا نہوگا لوحدار نے کہا تمھین کون مانع ہی اخضر رازدار نے جواب دیا کہ مین جو جاؤنگا تو چنار آتش اندام ضرور دریافت کریگا کہ انھون نے رہائی کیونکر پائی لوحدار نے کہا اُسکی سمجھ مین بھی نہ آئیگا کہ یہ کون ہی مین سحر سے تمہاری صورت بدل دونگا اخضر رازدار نے کہا تو مین ضرور چلونگا تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب رات زیادہ گئی تو شاہزادۂ بدیع الملک نے صحبت برخاست کی اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے آرام فرمایا صبح کو لوحدار براے سلام حاضر ہوا شاہزادۂ بدیع الملک سے عرض کی کہ آج تشریف لیچلیے کہ وہان جلد پہونچین شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا کہ تمھین اختیار ہی جب چاہو چلو لشکر کو لوحدار درست کر چکا تھا تھوڑی دیر کے بعد لوحدار پھر شاہزادۂ بدیع الملک کے پاس آیا عرض کی حضور تشریف لیچلیے سب فوج تیار ہی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اُٹھے اُسی وقت لشکر نے کوچ کیا جابجا منزل و مقام کرتے ہوئے تیسرے روز چنار آتش اندام کے مکان پر پہونچے شاہزادۂ بدیع الملک نے دیکھا جشن کی تیاری ہی جابجا بازارون مین شامیانے استادہ ہین دوکانین آئینہ بند ہو رہی ہین شہر کی عجب رونق ہی لوحدار نے کہا انشاء اللہ یہی جلسہ آپکی سرکار سے ہوگا بلکہ اور انتظام بڑھایا جائیگا شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی یہان تو یہ ذکر تھا مگر چنار کو لوگون نے خبر پہونچائی کہ لوحدار تشریف لائے ہین چنار آتش اندام لوحدار کو بہت مانتا ہی خود براے استقبال اُٹھا پیشقدمی کرکے لوحدار کو لیگیا اور اپنی جگہ پر لیجا کر بٹھانا چاہا لوحدار نے شاہزادۂ بدیع الملک سے عرض کی کہ آپ تشریف رکھیے شاہزادۂ بدیع الملک نے انکار کیا لوحدار بھی نہ بیٹھا چنار آتش اندام جادو پھر کیونکر بیٹھ سکتا تھا شاہزادۂ بدیع الملک کے لیے اُسی وقت ایک ڈنگل زرین طلب ہوا شاہزادہ ڈنگل پر جلوہ فرما ہوا چنار آتش اندام نے شاہزادۂ بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھکر پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین لوحدار نے بہت کچھ تعریف کی لیکن اصل مطلب نہ بیان کیا نہ خاندان شاہزادۂ بدیع الملک کا پتہ دیا چنار آتش اندام بہت خوش ہوا ساقی بچون کو حکم کیا کہ محفل مین حاضر ہون ساقی بچے محفل مین آئے دورہ شراب کا شروع ہوا لوحدار نے باہستگی شاہزادۂ بدیع الملک سے کہا کہ آپ لوح کو ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو تین گلدستے سامنے

رکھے ہین اُنمین سے ایک گلدستہ حیات چنار آتش اندام جادو کا ہے یعنی جو گلدستہ اصلی ہوگا لوح اسکا پتہ دیگی آپ
اُس گلدستے کو اُٹھا لیجیے گا سب پھولون کو اُسی کے سامنے مل کر پھینک دیجیے گا یہ ابھی تڑپ کے مر جائیگا اسکے
مرتے ہی طلسم ٹوٹ جائیگا سب عمارتین منہدم جائینگی عجب کیفیت دیکھنے مین آئیگی پھر سب کو مطیع کر دینا میرا کام
ہے جو آپکی اطاعت سے سرتابی کریگا مین اُسکو سزا دونگا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا مین لوح دیکھتا
ہون یہ فرما کر لوح کو ملاحظہ کیا اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور چنار آتش اندام جادو
تک رسائی ہو تو لازم ہے کہ سامان قتل چنار آتش اندام جادو ممکن کرے اور وہ ایک گلدستہ ہے جو ہر وقت
اُسکے سامنے رکھا رہتا ہے مگر دھوکے کیواسطے دو گلدستے اُسی کے آس پاس رکھے ہین لازم طلسم کشا کو یہ ہے
کہ جو گلدستہ درمیان مین دو گلدستون کے رکھا ہے اُسکو اپنے قبضے مین کرے اور چنار آتش اندام جادو
کے روبرو اُسکے ہر پھول کو مل کر پھینکدے جب گلدستے کے سب پھول ختم ہو جائینگے تو چنار آتش اندام
تڑپ کر مر جائیگا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے لوح کو چھوڑا ایک ہاتھ قبضۂ شمشیر پر رکھا دوسرا ہاتھ
بڑھا کے گلدستہ اُٹھا یا چنار آتش اندام نے جو دیکھا تو یہ بڑھا شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا او
چنار آتش اندام خبردار اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا چنار آتش اندام نے ہاتھ شاہزادۂ بدیع الملک
کا پکڑ لیا شاہزادۂ بدیع الملک نے دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارا کہ چنار آتش اندام دور جا کے گر پڑا
شاہزادۂ بدیع الملک نے پھول گلدستے کے مل کر پھینکنا شروع کیے یہ حالت دیکھکر اور جسقدر
ملازمین اسکے تھے اُنکو چنار آتش اندام نے کہا ارے سب بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہو ارے وہ
میری جان لینے کا سامان کر رہا ہے سب نے شاہزادۂ بدیع الملک پر سحر کیا مگر سحر نے بدیع الملک پر
جب تاثیر نہ کی تو چنار آتش اندام نے کہا ارے سب تلوارین کھینچکر اس جوان کو قتل کرو لوگ تلوارین
کھینچکر شاہزادۂ بدیع الملک کی طرف چلے لوحدار نے اشارہ کیا سب بیکار ہو گئے اتنے
عرصے مین شاہزادۂ بدیع الملک نے تمام پھول گلدستے کے مل کر پھینکدیے جب گلدستے مین
کوئی پھول باقی نہ رہا تو چنار آتش اندام زمین پر گر کے ایڑیان رگڑنے لگا تھوڑی دیر مین تڑپ
کے مر گیا اسکے مرتے ہی ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہوا صدائین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری ہونے
لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من چنار آتش اندام جادو بادشاہ طلسم چنار بود افسوس مردیم
وجان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اس آواز کے بلند ہوتے ہی بہت سی عمارتین اور بہت سے ساحر مرے
شاہزادۂ بدیع الملک نے خیال کیا تو دیکھا ایک میدان مین چند ٹاٹ کے ٹکڑے پڑے ہین اُنپر لوگ
بیٹھے ہین شاہزادۂ بدیع الملک کو بہت تعجب ہوا کہ ابھی تو ایسی نفیس بارہ دری بنی تھی فرش
پر تکلف بچھا تھا یا بیک ناگاہ یہ حالت ہو گئی وہ سب سامان کیا ہوا اپنے دنگل کو جو خیال کیا تو دیکھا
ایک چوبی دنگل پرانا سا ہے شاہزادۂ بدیع الملک نے متفکر لوحدار سے کہا کہ آپ نے کیفیت بھی
ملاحظہ فرمائی ابھی تو یہان بارہ دری کیسی نفیس بنی تھی فرش کیسا پر تکلف بچھا تھا اسکے مرتے ہی یہ
کیفیت ہو گئی لوحدار نے عرض کی یہ سب چیزین اسکے سحر کی بنائی ہوئی تھین جبتک وہ حیات تھا
سب چیزین پر تکلف نظر آتی تھین اب وہ مر گیا اُسکا سب کارخانۂ سحر بھی بگڑ گیا شاہزادہ بدیع الملک کو بہت
خوشی ہوئی لوحدار نے مبارکباد دی کہا اے شہریار مبارک ہو کہ وہ طلسم فتح ہوا کہ جو ہزارہا سال مین

بھی فتح نہوتا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ سب آپکی وجہ سے ہوا اور پروردگار عالم نے مدد کی
اصل یوں ہے کہ اسکے مرحلہ جات فتح کرنے مین بہت عرصہ ہوا لیکن آپ نے بہت اچھی تدبیر بتادی لوحدار نے
عرض کی کہ مجھے ہمیشہ اپنا ایک غلام خیر اندیش تصور فرمائیے گا مین ہر وقت آپکی خدمتگذاری کو اپنا شرف تصور
کرتا ہوں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اب کیا کرنا چاہیے لوحدار نے عرض کیا انشاء اللہ تعالی
کل عرض کرونگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے دوسرے روز لوحدار جادو نے کہا کہ
شہریار اب باغ مین ملکہ تنویر مخمور چشم کے تشریف لیچلیے وہ آپکے منتظر ہین شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
خوش ہوکر اُٹھے لوحدار جادو اور اخضر رازدار جادو ہمراہ ہوئے باغ مین ملکہ تنویر مخمور چشم کے آئے
یہان ملکہ کی فراق بدیع الملک مین عجیب کیفیت تھی جلیسے ہی کنیزون نے جاکر ملکہ سے عرض کی کہ شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان تشریف لائے ہین ملکہ بہت خوش ہوئین خود اُنھین ڈیوڑھی تک شاہزادے کے
لینے کو آئین شاہزادہ بدیع الملک نے لوحدار اور اخضر رازدار کو باہر چھوڑا آپ اندر
تشریف لائے دیکھا ملکہ منتظر کھڑی ہین شاہزادہ بدیع الملک بھی بہت خوش ہوئے ملکہ نے عرض
کی مبارک ہو کہ طلسم آپ کے ہاتھ سے فتح ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا شامل حال ہوا
دوستون کی دعا نے اثر دکھایا مدعائے دلی بر آیا ملکہ نے عرض کی اب قبضہ باقی ہے شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا یہ کتنی بڑی بات ہے قبضہ بھی ہو جائیگا مگر لوحدار نے بڑی کوشش کی ہین اُسکا ممنون احسان ہوا
اُسی نے سب طلسم کو فتح کرایا مجھے گلدستے کا پتہ بتایا ملکہ نے اس خوشی مین ایک جلسۂ عظیم کیا دو روز تک جلسہ
رہا تیسرے روز لوحدار جادو نے شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی کہ غلام کو رخصت مرحمت فرمائیے
کہ کچھ بند و بست طلسم کا کرنا ہے سب کو اطلاع دون کہ حاضر خدمت ہون اور ایمان لائین شاہزادہ
بدیع الملک نے لوحدار کو رخصت کیا لوحدار جادو نے اخضر رازدار سے کہا کہ آپ بھی
اس طلسم کے رکن اعظم ہین آپکو بھی لازم ہے کہ اسکا بند و بست کیجیے اخضر رازدار بھی شاہزادہ
بدیع الملک سے رخصت ہوا اور لوحدار کے ہمراہ روانہ ہوا جہانتک سرحد طلسم چنار کی
تھی ان دونون نے وہانتک رعیت کو اطلاع دی کہ چنار آتش اندام جادو قتل ہوا اور شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان نے طلسم پر قبضہ کیا ہے جسکو اطاعت کرنا منظور ہو شاہزادے کی خدمت مین
جائے اسلام قبول کرے اور جو اسکے خلاف کریگا قتل کیا جائیگا جسنے منظور کیا وہ حاضر خدمت شاہزادہ
بدیع الملک ہوا اور جسنے نا منظور کیا لوحدار جادو نے اُسکو قتل کیا جب تمام طلسم پر قبضہ بدیع الملک
کا ہوا اور سب مال و خزانہ ہاتھ آیا تو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے لوحدار جادو کو وہان کا حاکم
بنایا اور خزانہ بیشمار مع لشکر گران ہمراہ لیکر ملاقات صاحبقران کے لیے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

داستان جلالت عنوان امیر کشور گیر حمزۂ صاحبقران ثانی فراغت پانا ہاتم قران ثانی سے اور مقابلہ کرنا ساوج شاہ جابلقائی سے اور باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا

راویانیکہ در سخن دمد	شرح این داستان چنین کردند	ناظرین والا مقام کو یاد ہوگا کہ داستان

جلالت عنوان حمزۂ صاحبقران ثانی یہانتک بیان کی گئی تھی کہ امیر نامدار نے بیاہ محسن سے رہائی پائی اور

قران ثانی جان بحق تسلیم ہوئے امیر ثانی نے مع لشکر اسلام چالیس روز قران ثانی کا ماتم کیا جب فراغت پائی
تو سرداران اسلام کو طلب کیا اور فرمایا کہ اب کیا بندوبست کرنا چاہیے سرداروں نے عرض کی یا صاحبقران ایک نامہ
ساوج شاہ کو تحریر فرمائیے مضمون اُسکا یہ ہو کہ اب بھی اگر تمھین اپنی جان عزیز ہو تو زمرد ثانی کو ہمارے حوالے کرو اور
تم خود حاضر ہو کر دین اسلام قبول کرو اور اگر اسکے خلاف کروگے تو بہت پچتاؤگے امیر ثانی نے فرمایا میرے نزدیک
یہ امر بہتر نہین ہو کوئی تدبیر ایسی ہو کہ آغاز اُسکی طرف سے ہو سرداران اسلام نے عرض کی اُسکی طرف سے آغاز ہونا بہت
مشکل ہو صاحبقران نے فرمایا چندے اور صبر کرو دیکھو کیا ہوتا ہو سرداروں نے قبول کیا امیر ثانی نے فرمایا اتنا انتظام
ضرور ہو کہ لشکر مین سامان جنگ ہر وقت درست رکھا جائے یہان تو یہ باتین تھین مگر ساوج شاہ کو اس حال کی خبر ہوئی کہ
صاحبقران ثانی مع جملہ سرداران مقید کے چاہ محسن سے نکل گئے ساوج شاہ نے پھر اپنے عیار کو بلایا اور کہا کہ
تو نے کیسی نگہبانی کی صاحبقران اپنے لشکر مین چلے گئے عیار نے کہا مجھے بھی اسکی خبر ہوئی ہو مگر مین پھر فکر مین ہون
کہ صاحبقران کو پھر اسیر کرون ساوج شاہ نے کہا جہانتک ممکن ہو صاحبقران کے اسیر کرنے مین جلدی کر ابکی بار
اگر صاحبقران اسیر ہونگے فوراً قتل کر ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا عیار نے کہا آج صاحبقران کو ضرور لاؤنگا ساوج شاہ
خاموش ہو رہا عیار اسی فکر مین رہا جب دن تمام ہوا تو بانہا سے عیاری سے درست ہو کر لشکر امیر مین آیا یہان
خواجہ عمرو ثانی بارگاہ امیر ثانی کے در پر بیٹھے تھے خواجہ نے جو ایک مرد سیاہ پوش کو آتے ہوئے دیکھا اپنی جگہ سے
اُٹھے اُسکی نظر سے پوشیدہ ہو کر بارگاہ کی پشت پر آئے اپنی صورت تبدیل کی دبے پانوٴن اُس سیہ پوش کی پشت
پر آئے پکار کر آواز دی کون جاتا ہو اُسنے پلٹ کے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف آواز دیتا ہو جواب دیا کہ تو کون ہو خواجہ
نے کہا مین فقیر ہون اگر تیرے پاس کچھ ہو تو خدا کے نام پر دے تیرا بھلا ہوگا اُس سیہ پوش نے کہا میان صاحب
اسوقت میرے پاس کچھ موجود نہین ہو خواجہ نے ایک پھول دیا کہا بابا اس پھول کو اپنے پاس احتیاط سے رکھنا
تیرے یہان برکت ہوگی سیہ پوش نے پھول لیا خواجہ نے کہا بابا اس پھول کو سونگھ کر دیکھو ایسی خوشبو آجتک کسی
چیز مین نہ پائی ہوگی اُس سیہ پوش نے پھول کو سونگھا سونگھتے ہی چھینک آئی بیہوش ہو کر زمین پر گرا خواجہ نے
نعرہ کیا مشکین باندھکر ہوشیار کیا امیر ثانی کی بارگاہ مین لائے عرض کی یا امیر یہ عیار ہو ساوج شاہ کا ہمارے
لشکر مین عیاری کرنے آیا تھا امیر ثانی نے فرمایا اسکو کلمہ تعلیم کرو خواجہ نے چاہا اُسے کلمہ تعلیم کرین مگر اُسنے انکار کیا
امیر نے کہا خواجہ اگر یہ مسلمان نہین ہوتا تو اسکے حق مین تمکو اختیار ہو خواجہ نے اُسکو باہر لاکر قتل کیا اور لباس
اُسکا لیا اُسکی صورت بنکر وہی لباس پہنکر ساوج شاہ کے قلعے مین آئے لوگون سے دریافت کیا کہ اسوقت
سلطان عالم کہان تشریف رکھتے ہین سب نے بتا دیا عمرو بصورت عیار ساوج شاہ کے پاس آیا ساوج شاہ
نے کہا آج خالی آنیکا کیا سبب ہو تو نے وعدہ کیا تھا کہ مین آج حمزہ ثانی کو ضرور گرفتار کر کے لاؤنگا خواجہ نے
کہا وہان موقع نہین پایا مجبور ہو گیا واپس آیا مگر حمزہ ثانی کی کیفیت جو اسوقت مین نے دریافت کی تو وہ
بہت دل تنگ ہین کہتے تھے کہ مین اب یہان نہ ٹھہرونگا مجھے ساوج شاہ سے خوف ہو ایسا نہو کہ وہ طبل جنگی
بجوائے میرے آنیکی خبر ہو جائے اسی خوف کی وجہ سے اپنی بہت سی فوج روانہ کر دی ہو اب کچھ لوگ اور باقی
ہین جو سرداران نامی تھے وہ سب چلے گئے صرف حمزہ ثانی اور تھوڑی سی فوج یہان باقی ہو ای شہنشاہ میرے
نزدیک تو بہتر ہو کہ آپ طبل جنگی بجوائیے صبح کو اُسکے مقابلے مین جائیے حمزہ ثانی فوج قلیل رکھتا ہو آپ سے تاب
مقابلہ نہ لائیگا شکست کھائیگا ساوج شاہ نے کہا حمزہ ثانی سے مقابلہ کرتے ہوئے مجھے خوف آتا ہو خواجہ نے

جواب دیا خوف کی کیا بات ہے ایسے وقت مین اگر نہ مقابلہ کیجیئگا تو بہت پچتائیے گا دو ایک روز مین حمزۂ ثانی یہان
سے چلے جائینگے پھر اسیطرح ہاتھ نہ آئینگے اسطرح خواجہ نے کہا کہ ساوج شاہ کا دل قوی ہو گیا اور اُسیوقت ملازمین کو بلا کے
کہا ہمارے لشکر مین حکم دو کہ طبل جنگی بجے ملازمون نے لشکر مین خبر پہونچائی کہ طبل جنگی بجا خواجہ وہان سے
رخصت ہوئے خدمت مین صاحبقران ثانی کے حاضر ہو کر عرض کی حضور ساوج شاہ نے طبل جنگی بجوایا ہے آ
اسی امر کے منتظر تھے امیر ثانی نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزم کے
پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان جنگ کی ہونے لگین شب بھر اسی کیفیت مین بہادرون نے بسر کی جب
شہسوار روشن اندام فلک یعنے آفتاب عالمتاب نیزۂ شعاعی ہاتھ مین لیکر توسن فلک پہ جلوہ فرما ہو تو امیر
فریضہ سحری ادا کر کے سجادے سے اُٹھے سلاح طلب کیے غلامون نے کشتیان حاضر کین صاحبقران ثانی نے سلاح
ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان سب سردار منتظر تھے سب نے صاحبقران ثانی کو سلام
کیا صاحبقران ثانی اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے مع لشکر طرف میدان کارزار کے تشریف لیچلے ادھر سے
ساوج شاہ بلقانی اپنے لشکر کو لیے ہوئے قلعے سے نکلا میدان مین آکر سپاہ اسلام کا جاہ و تجمل جو دیکھا خائف
ہوا مصاحبین سے کہا کہ مجھے عیار نے فریب دیا شب کو مجھسے یہ بیان کیا کہ حمزۂ ثانی کے پاس اب لشکر نہین
ہے اُسنے سب سردارون کو روانہ کردیا ہے خود بھی دو تین روز مین چھپ کر چلا جائیگا ایسے وقت مین اُس سے مقابلہ
کرنا ضرور ہے مین سمجھا یہ سچ کہتا ہے یہان تو لشکر حمزہ بیشمار ہے ایک بھی کم نہین معلوم ہوتا ہے اب مین حمزہ سے
کیا مقابلہ کرون مصاحبین نے جواب دیا کہ اب تو آپ میدان مین تشریف لائے ہین بے مقابلہ کیے ہوئے اُلٹ
جانا بہتر نہین ہے ساوج شاہ نے کہا مقابلہ تو مین ضرور کرونگا مگر اسکی دروغگوئی پر مجھے غصہ ہے کہ اسنے صاف
صاف بات مجھسے کیون نہ بیان کی مین اور تدبیر کرتا مصاحبین نے کہا اب صفوف لشکر آراستہ کرائیے دیر نہ لگائیے
ساوج شاہ نے صفوف لشکر کو درست کیا دونون لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کر کے ہٹے ساوج شاہ
نے کوہان پیل بازو کو میدان مین بھیجا کوہان نے میدان مین سلحشوری دکھا کے مبارزطلبی کی لشکر صاحبقران سے
نور الدہر نامدار نے گھوڑا بڑھایا امیر نامدار کے قریب آئے اجازت میدان طلب کی امیر نے اجازت دی شہزادہ
نور الدہر میدان مین آئے کوہان پیل بازو نے وار نیزے کا کیا شاہزادہ نور الدہر نے اُس وار کو رد کر کے
نیزہ کوہان کے ہاتھ سے چھین کر زمین پر پھینکا یا اسکو غصہ آیا گرز اُٹھایا شاہزادہ نور الدہر نے گرز بھی اپنے
قبضے مین کیا اسنے تیغ میان سے لی نور الدہر پر لگائی شاہزادہ نور الدہر نے تلوار بھی چھین کر زمین پر پھینک دی
کوہان پیل بازو نے چاہا کہ شاہزادہ نور الدہر کے گریبان پر ہاتھ ڈالے مگر شاہزادہ نور الدہر نے طمانچہ
اسکے مارا کہ سر اُڑ گیا لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی کوہان پیل زور زمین پر مر کے گرا ساوج
نے اور ایک پہلوان کو مقابلے کیواسطے بھیجا شاہزادہ نور الدہر نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طرح بیس جوان میدان
مین آئے مگر شاہزادہ نور الدہر کے ہاتھ سے باری باری قتل ہوئے اس عرصے مین آفتاب غروب ہوا ساوج
طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا امیر ثانی بصد شادمانی اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے ساوج شاہ نے جاتے ہی
ایک نامہ امیر ثانی کے نام تحریر کیا کہ مجھے کچھ ضروری کام درپیش ہین اسوجہ سے پندرہ دن کی مہلت درکار ہے
بعد پندرہ دن کے آپ سے مقابلہ کرونگا یہ نامہ لکھکر ایک سوار کو دیا سوار نامہ لیکر امیر نامدار کے پاس آیا دربانون
نے روکا نامہ دار نے نامہ دکھایا دربانون نے امیر باتوقیر کو اطلاع کرائی چوبدار نے صاحبقران سے آکے

عرض کی کہ ایک نامہ دار در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے امیر ثانی نے فرمایا بلالو چوبدار باہر آیا اپنے ہمراہ نامہ دار کو اندر لیگیا نامہ دار نے شوکت امیر دیکھکر سلام کیا نامہ ساوج کا نذر دیا امیر نامدار نے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ ہمنے تمہین مہلت دی جو کام درپیش ہون اُنکو انجام دے لو پھر ہمسے مقابلہ کرنا یہ لکھکر اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار رخصت ہوا سب نے عرض کی یا صاحبقران اس نامے مین کیا لکھا تھا امیر ثانی نے فرمایا ساوج شاہ نے پندرہ دن کی مہلت طلب کی تھی مین نے مہلت دیدی سردارون نے عرض کی نہین معلوم اس مکار نے کیا صلاح کی ہے اور اس مہلت طلب کرنے سے اسکی کیا مراد ہے امیر ثانی نے فرمایا ہمکو اس سے کیا مطلب ہو اُسنے ہمسے مہلت طلب کی ہمنے مہلت دی اب اُسے اختیار ہے یہان تو یہ باتین رہین مگر نامہ دار جب جواب لیکر ساوج شاہ بلقانی کے پاس پہونچا نامہ دکھایا ساوج بہت خوش ہوا بختگان کو طلب کیا نامہ دکھایا اور کہا کہ صاحبقران ثانی بڑے جری ہین ایسے وقت مین ہمنے مہلت طلب کی اُنھون نے بلا عذر مہلت دیدی بختگان نے کہا ان لوگون کا یہی قاعدہ ہے کہ جو مہلت طلب کرے یہ دریغ نہین کرتے ساوج شاہ نے کہا مین نے یہ تدبیر کی ہے جو سلاطین میرے معین او رکفیل اکثر رہا کیے ہین اُنکو نامے لکھتا ہون فوج طلب کرتا ہون بہت سے پہلوان میری سرحد مین رہتے ہین اُنکو اطلاع دیتا ہون جب یہ سب لوگ مجتمع ہو جائینگے اُسوقت صاحبقران سے مقابلہ کرونگا دیکھون تو حمزہ ثانی مجھسے کیونکر بازی فتح لیجاتے ہین بختگان نے کہا بہت بہتر ہے واقعی آپ نے اچھی ترکیب نکالی اب صاحبقران ثانی کو مقابلہ کرتے ہوئے کیفیت معلوم ہوگی آپ ضرور خطوط تحریر فرمائیے ہرگز دیر نہ لگائیے ساوج شاہ نے اُسیوقت میر منشی کو طلب کیا آٹھ نامے لکھوائے سب کا مضمون یہ تھا کہ چونکہ آپ حضرات نے اکثر میری مدد کی اور مین بھی مشکلون مین آپکا شریک رہا ہون اسوقت مجھے مدد کی ضرورت ہے مسلمانون سے جنگ آغاز ہے فوج بہت کم میرے پاس رہگئی ہے آپکو لازم ہے کہ اسوقت مین میری مدد کیجیے اور جہانتک ممکن ہو جلدی تشریف لائیے کہ مین نے کل پندرہ روز کی مہلت اہل اسلام سے لی ہے یہ نامے جب تحریر ہو چکے تو ساوج شاہ جابلقانی نے سانڈنی سوارون کو بلایا جہان جہان نامے بھیجنا تھے روانہ کیے سانڈنی سوار روانہ ہوئے پھر اُسنے چند سوارون کو طلب کیا اور اپنی مملکت کے اضلاع مین جو جو پہلوان نامی وگرامی رہتے تھے اُنکو اطلاع دینے کے لیے سوارون کو روانہ کیا اور سب سے تاکید کی یہ کہدیا کہ بہت جلد جانا اور اپنے ہمراہ اُن لوگون کو لیکر آنا سوار روانہ ہوئے ساوج شاہ نے بختگان اور زمرد ثانی سے کہا اب حمزہ ثانی کا گرفتار کر لینا اور قتل کرڈالنا کتنی بڑی بات ہے آپ لوگ دیکھین گے یہان دو تین روز کے عرصے مین اسقدر مجمع ہو جائیگا کہ کہین قلعے بھر مین جگہ نہ ملیگی بارگاہون کی فکر کرنا پڑیگی امیر ثانی کیا مقابلہ کرینگے جسوقت کثرت سپاہ کو دیکھین گے خائف ہو کر صلح کا پیام دینگے زمرد ثانی بھی بہت خوش ہوا جواب دیا کہ آپ نے بڑی کوشش کی واقعی اب حمزہ ثانی کا بچنا دشوار ہے اسی ذکر اذکار مین دو روز گذرے تیسرے روز چوبدار نے ساوج شاہ کو اطلاع دی کہ حضور ملک ولیم بادشاہ ملک ولیمیہ بڑے کروفر سے لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے قریب ہے کہ آپ کے شہر مین داخلہ کرے ساوج شاہ نے کہا ہماری فوج کے سردارون سے کہو جلد تیار ہون ہم برائے استقبال جائینگے بڑے اعزاز واکرام سے اُنکو لائینگے چوبدار نے اُسی وقت افسران فوج کو اطلاع کی سب تیار ہوئے ساوج شاہ نے زمرد ثانی سے کہا اگر مزاج مبارک مین آئے تو آپ بھی تشریف لیچلیے بختگان نے بھی زمرد ثانی سے کہا کہ آپکو لازم ہے کہ ضرور

چلیے ملک ولیم خوش ہو جائیگا اپنی عزت تصور کریگا آپکا نفع ہی زمرد ثانی اُسیوقت اپنے تخت پر سوار ہوا ساوج شاہ
نے سب سردارون کو ہمراہ لیا اپنے شہر کے باہر آیا ملک ولیم کو دیکھا کہ لشکر بیشمار ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی لشکر مین
بڑے بڑے پہلوان گینڈون پر سوار بعض پیدل جنکا بار گینڈے بھی نہ اُٹھا سکتے تھے مانند پیل مست جھومتے ہوئے
چلے آتے ہین ساوج شاہ زمرد ثانی کی طرف مخاطب ہوا اور کہا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص جو سب سے
مال و زر سپاہ و خزانے مین کم ہی وہ کس جاہ و تجمل سے آیا ہی کسقدر لشکر ساتھ لایا ہی جسقدر لشکر ملک ولیم کے ہمراہ ہی
اسکی نصف بھی سپاہ امیر نہین ہی زمرد ثانی نے کہا کہ ابھی اور لوگ آئینگے زمرد ثانی کو ساوج شاہ نے جواب
دیا کہ اور لوگ جو آئینگے وہ اس سے بڑھکے اپنے ہمراہ فوج لائینگے اُنکے علاوہ میری مملکت مین پہلوان اسقدر
ہین کہ جب سب مجتمع ہونگے تو اون مین ایک ایک سو سو پر بھاری ہوگا یہ باتین کرتے ہوئے ساوج شاہ اور
زمرد ثانی قریب ملک ولیم کے پہونچے ملک ولیم نے جو ساوج شاہ کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مرکب سے اُتر
پڑا ساوج شاہ بھی پیدل ہوا زمرد ثانی اپنے تخت پر بیٹھا رہا ملک ولیم نے ساوج شاہ کو سلام کیا پوچھا کہ
یہ کون صاحب ہین جو تخت پر بیٹھے ہین ساوج شاہ نے کہا یہ خداوندزادے ہین زمرد ثانی یہی ہین انھین کو
مسلمانون نے پریشان کیا ہی زہے نصیب میرے کہ یہ میرے یہان آئے ملک ولیم نے آگے بڑھکے زمرد
کو بھی سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا زمرد ثانی نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا ساوج شاہ ملک ولیم کو بڑی عزت و
حرمت سے اپنے قلعے مین لایا ہرکارون نے صاحبقران ثانی کو خبر پہونچائی کہ ساوج شاہ کی مدد کرنیکو
ملک ولیم لشکر گران ہمراہ لیکر آیا ہی امیر ثانی نے فرمایا کیا خوف ہی خدا مالک ہی لیکن ساوج شاہ جو ملک
ولیم کو لیکر آیا اسنے محفل عیش و نشاط بڑے تکلف سے منعقد کی عین گرمی جشن مین ہرکارون نے پھر آکر کہا
کہ رنگین تاجدار عنقریب داخل شہر ہونیوالا ہی بہت جمع سے آتا ہی ساوج شاہ خوش ہوگیا زمرد ثانی سے
کہا کہ اب وہ شخص آتا ہی کہ جو جرأت و ہمت مین لاثانی ہی یہ کہکر پھر اُٹھا سردارون کو ہمراہ لیکر استقبال کیواسطے
بیرون شہر آیا رنگین تاجدار کو بڑے اعزاز و اکرام سے لایا رنگین تاجدار جب محفل مین آیا ساوج شاہ
سے زمرد ثانی کو پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین ساوج شاہ نے تمام حقیقت زمرد ثانی کی بیان کی رنگین
نے کہا آپ نے اتنے لوگون کو کیون زحمت دی صرف مین کافی تھا مسلمانون کی کیا مجال تھی جو مجھسے مقابلہ
کر سکتے آپ نے بیکار سب صاحبون کو زحمت دی ساوج شاہ نے کہا بہت دنون سے آپ لوگون کی زیارت
بھی نصیب نہین ہوئی تھی خیر یہی حیلہ پیدا ہوگیا رنگین تاجدار خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد اور تاجدارون
کی بھی آمد کی خبر سنی سب کو باعزاز و اکرام ساوج شاہ اپنے ہمراہ لایا اُس روز سات بادشاہ دربہت سے
پہلوان اپنے ہمراہ لشکر گران لیکر آئے وہ شب اسی طرح بسر ہوئی ساوج شاہ کو محفل مین بیٹھنا ملا جب صبح ہوئی
تو سب بادشاہون نے کہا اب ہمارے نزدیک بہتر یہ ہی کہ طبل جنگی بجوائیے کسی کا انتظار نہ فرمائیے اب جو صاحب
تشریف لائینگے وہ قلعے مین براحت و آرام استراحت فرمائینگے اب آپکو فوج و لشکر کی کیا ضرورت ہی اسی قدر
بہت ہی اگر ہملوگ ایک ایک خاک کی چٹکی ڈالین گے تو لشکر اسلام کا پتہ نہ ملیگا ساوج شاہ نے زمرد ثانی سے
پوچھا زمرد ثانی نے بختگان کی طرف دیکھا بختگان نے کہا میرے نزدیک بھی یہی امر مناسب ہی کہ اب طبل جنگی
بجوائیے کل میدان مین جائیے ساوج شاہ نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے طبل پر چوب پڑی ہرکارے لشکر اسلام
کے یہ خبرین لیکر اپنے لشکر مین آئے بارگاہ صاحبقران ثانی مین گئے ہاتھ اُٹھا کر عرض کی خدا حضور کی عمر و دولت

مین ترقی عطا کرے دوست شاد دشمن ذلیل وخوار رہین ساوج شاہ جابلقانی نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آرا ہے برد ہو صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ بفضل ایزدی وبتائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب تو اسی ساز وسامان مین بسر ہوئی جب سلطان زرین پوش فلک فوج ثوابت وسیارگان کو شکست دیکر توسن چرخ نیلی پر جلوہ افروز ہوا صاحبقران ثانی نے فریضہ سحری سے فراغت پائی سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان حاضر کین امیر ثانی نے ہتھیار جسم پر آراستہ کیئے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے اُسطرف سے ساوج اور زمرد ثانی اور ملک ویلم اور زنگین تاجدار اور کئی بادشاہ جو جو آئے تھے ساوج شاہ کے برابر سب گھوڑون پر سوار سب کے آگے زمرد بیدین کا تخت عقب مین سب بادشاہون کی فوج اس طرح سے ساوج شاہ میدان مین آیا لشکر اسلام مین سب نے دیکھا کہ فوج کی آمد کم نہین ہوتی قلعے سے برابر فوج چلی آتی ہے بڑی دیر کے بعد سب فوج آچکی صفین جمین دوپہر تک صف بندی ہوئی لشکر اسلام مین سب لوگ اس مجمع کثیر کو دیکھکر ہراسان ہوئے صاحبقران ثانی نے فرمایا محل تردد نہین ہے خدا مدد کریگا یہ ذکر تھا کہ ایک جانب سے گرد اُڑی سب لوگ اُسطرف متوجہ ہوئے جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم مانند دریا چلا آتا ہے سب کے آگے ایک مرد قوی ہیکل ایک اسپ دورکا ہ پر سوار خادم خدمتگار چتر زرین سر پر لگائے ہوئے روانگی کرتا آتا ہے جب قریب پہونچا دونون لشکرون کیطرف نگاہ کی جسطرف ساوج شاہ کا لشکر تھا اُسطرف بڑھا پھر ساوج شاہ گھوڑا کو بڑھا کے آگے بڑھا اُس تاجدار کا استقبال کیا اپنے ہمراہ لیگیا اُسکی فوج بھی سب لشکرون مین جاکر شامل ہوئی تاجدار ساوج شاہ کے قریب کھڑا ہو النقیب چاہتے ہین کہ براے نقابت بڑھین پھر گرد اُٹھی سب اُس طرف مخاطب ہوگئے دیکھا اور ایک تاجدار لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے جب قریب پہونچا ساوج شاہ اُسکو بھی اپنے ہمراہ لیگیا اُسکی فوج بھی شامل لشکر سلاطین ہوئی امیر ثانی نے فرمایا اسنے پندرہ روز کے اندر بڑا انتظام کیا یہ کہ رہے تھے کہ پھر گرد اُڑی لشکر اسلام کے جوان اُس طرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا کہ علمہاے سیہ وزنگاری بیحد وبیشمار نظر آتے ہین جب بالکل غبار برطرف ہوا تو دیکھا بہت سے دیوان شریر بیرقین ہاتھون مین لیے ہوئے چلے آتے ہین ساوج شاہ نے جو یہ کیفیت دیکھی مع سب تاجدارون اور تمام لشکر کے آگے بڑھا زمرد ثانی نے پوچھا یہ کون ہے ساوج شاہ نے کہا یہ فیروز ستارہ پیشانی بڑا بادشاہ عالیجاہ ہے سحر مین بھی یکتاے روزگار ہے سات طلسم اسکے زیر حکومت ہین اور دیو وغیرہ بھی اسکے تابع ہین زمرد ثانی نے کہا مین نے آجتک اتنا لشکر کسی کا نہین دیکھا ساوج شاہ نے جواب دیا کہ اسکے کل لشکر کے چوتھے حصے سے بھی کم اسکے ہمراہ ہے اگر اپنے تمام لشکر کو لیکر آتا تو جگہ نملتی سب کو تکلیف ہوتی یہان سے آکر ملیٹ جاتے اور ضرورت کیا تھی جو اُنکو اپنے ہمراہ لاتا اسی قدر بہت ہے اب اگر سب لوگ چلے جائین تو مجھے کچھ پروا نہین ہے اسکے ہمراہ دیو کسقدر ہین زمرد ثانی نے کہا اب مسلمانون کو جان بچانا مشکل ہوگا یہ باتین کرتے ہوئے فیروز ستارہ پیشانی کے قریب پہونچے ساوج شاہ نے فیروز ستارہ پیشانی کو جھک کر سلام کیا اور سب بادشاہون نے بھی سر جھکائے مگر زمرد ثانی اپنے تخت پر بیٹھا رہا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اے ساوج شاہ یہ کون بدتمیز ہے جو تخت پر ہے ساوج نے جواب دیا انکو بدتمیز نہ فرمائیے یہ زمرد ثانی خداوندزادے ہین ہمارے پیشوا ہین فیروز ستارہ پیشانی

نے کہا اسنے مجھے سلام کیون نہین کیا ساری خدائی اسکی مٹادونگا مین خود خداوند ہون میرے سامنے یہ کیا خداوندی کر سکتا ہی ساوج شاہ نے کہا آپ کے یہان اسنے پناہ لی ہی جب آپ اسکو دشمنون کے خوف سے نجات دینگے آپکی اطاعت قبول کریگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہی اسکے دشمنون کو ابھی نیست ونابود کردونگا مگر شرط یہ ہی کہ مجھے سجدہ کرے اور اب تم سب کو بھی یہی لازم ہی کہ مجھے بخداوندی مانو اور خداوند فیروز ستارہ پیشانی مجھے کہو یا قدرت کے نام سے پکارو اب مین نے دنیا کے کاروبار مین دخل دینا اختیار کیا ہی بہت سی چیزین خلق کردین بہت سے آدمی پیدا کیے بہت سے لوگ گرفتار کر دیے حیات وممات بھی اب میرے اختیار مین ہی تمام اہل دنیا مجھے خداوند کہتے ہین میرا خود ارادہ تھا کہ مسلمانون کو اپنی خدائی کا تماشا دکھاؤن اُن لوگون سے بھی سجدہ کراؤن ساوج شاہ نے کہا ایسا ہی ہوگا آپ ان لوگون پر فتحیاب ہونگے اور یہ سب لوگ آپکی اطاعت بسر وچشم قبول کرینگے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مجھے توریج بدرگ کی زبانی یہان کی کیفیت معلوم ہوئی تھی کہ تمھاری فوج کو شکست ہوئی میرا عزم جبھی تھا مگر توریج کی زخمداری کی وجہ سے نہ آسکتا تھا جب تمھارا نامہ گیا تو آنا فرض ہوا توریج کو وہین چھوڑتا آیا ساوج شاہ نے کہا توریج آپ کے وہان کیونکر پہونچا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا جب تمھارے یہان سے نکل گیا تو میری سرحد مین پہونچا ایک درخت کے نیچے گھوڑے سے گر کر بیہوش پڑا تھا مین اُسوقت اپنے طلسم کے گرد ونواح مین گشت کر رہا تھا میری نگاہ پڑی جوان قوی تن کو دیکھا اُسکے پاس گیا ہوشیار کیا اُس سے سب کیفیت دریافت کی اُسے مرد جری پایا اپنے یہان لیگیا زخم وزی کرائی ابھی تک اچھا نہین ہوا ہی اگر صحت پائیگا تو وہ بھی ضرور آئیگا یہ باتین کرتا ہوا فیروز ستارہ پیشانی ساوج شاہ کے ساتھ آیا پھر سب لشکر آراستہ ہوا صاحبقران ثانی یہ کیفیت دیکھا کیے لوگون نے قریب آکر عرض کی یا امیر یہ کون شخص ہی جو دیوون کا لشکر اپنے ہمراہ لایا ہی صاحبقران ثانی نے فرمایا مین اس سے آگاہ نہین ہون کوئی بادشاہ ہی مگر کافر ہی کیا عجب ہی کہ صاحب طلسم بھی یہی ہو سردارون نے عرض کی اب فوج کی کثرت حد سے زیادہ ہوگئی ہی صاحبقران ثانی نے فرمایا مین بھی دیکھ رہا ہون مگر خدا مالک ہی یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا صحرا کے جانب سے ایک گرد اُڑھی سرداران امیر نے عرض کی یا صاحبقران ثانی پھر کوئی بادشاہ آتا ہی امیر نے فرمایا کچھ تردد نہ کرو خدا مالک ہی ساوج شاہ نے جو گرد اُڑتے ہوئے دیکھی زمرد ثانی سے کہا کوئی اور آتا ہی یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ شاہزادہ ایرج نوجوان بصد شوکت وشان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین صاحبقران ثانی ایرج نامدار کو دیکھکر خوش ہو گئے سب سردار آگے بڑھے ساوج نے جو ایرج نامدار کی شان وشوکت دیکھی زمرد ثانی سے کہا یہ کون ہی جو لشکر اسلام کی طرف جاتا ہی بختگان نے کہا یہ بیٹے ہین قاسم نبیرۂ صاحبقران اول کے بڑے جری وبہادر ساوج نے کہا انکو کیونکر اطلاع ہوئی جو اسوقت پر آئے بختگان نے کہا اے شہنشاہ آپ کو ابھی حقیقت مسلمانان اچھی طرح نہین معلوم ہی ان لوگون کی مدد غیب سے ہوا کرتی ہی نہین معلوم یہ جاہ وحشم کیونکر ممکن ہوا کون کون سے ملک نے تباہ کیے کن کن لوگون کو زیر کیا ایسے وقت پر یہان آکے موجود ہوئے یہان تو یہ ذکر تھا مگر ایرج نامدار صاحبقران ثانی سے آکر ملے سب سردارون کو ایرج نوجوان کے آنیکی بہت خوشی ہوئی ایرج نامدار نے لشکر ساوج کی طرف دیکھکر صاحبقران ثانی سے عرض کی یہ کون شخص ہی جو اسقدر فوج رکھتا ہی امیر نے فرمایا یہ فوج ایک شخص کی نہین ہی بہت سے لوگون کا لشکر ہی ایرج نوجوان نے عرض کی یہ سب فساد زمرد ثانی کی ذات کا ہی امیر نے فرمایا

کو زمرد ثانی کی ذات سے کانو فساد ہی مگر اب یہ کوشش وپیروی ساوج شاہ جابلقائی کی ہی اُسنے ان سب لوگون کو بلایا ہی فوج اسقدر اس ترکیب سے جمع کی ہی یہ ذکر تھا کہ پھر ایک طرف سے گرد اُڑی طرفین کے لشکر اُس طرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران ثانی نے دیکھا کہ رستم بن ایرج فوج دریا موج ہمراہ لیے ہوئے بڑی شان وشوکت سے آتے ہین صاحبقران ثانی بہت خوش ہوئے ساوج کا رنگ زرد ہو گیا بختگان سے پوچھا یہ کون جوان آتا ہی جسکے لینے کو لشکر اسلام سے لوگ بڑھے ہین بختگان نے کہا یہ رستم بن ایرج ہین ساوج نے کہا ان لوگون کو کسنے اطلاع دی جو عین وقت پر آ گئے بختگان نے کہا صرف اقبال اہل اسلام ترقی پر ہی انھین کون اطلاع دینے جاتا ہی صاحبقران ثانی کو بھی تو نہ معلوم تھا کہ یہ لوگ کہان ہین ساوج نے کہا اگر یہ لوگ جمع بھی ہو جائینگے تو میرا کیا بنائینگے یہان لشکر دیوان موجود ہی سب دیو جسوقت ملکر حملہ کرینگے یہ بھی نہ معلوم ہوگا ساوج تو یہ باتین کر رہا تھا یہان رستم نامدار صاحبقران سے آکر ملے ایرج نامدار نے گلے سے لگا لیا رستم نے اپنے لشکر مین صف بندی کا حکم دیا کہ آسمان سے نوبت نقارے کی صدا آئی امیر نے گردن اُٹھائی دیکھا لشکر دیوان بیشمار بڑھے ہوا آتا ہی آگے نشان کھلے ہین جب دیو مائل بپستی ہوئے تو صاحبقران ثانی نے دیکھا کہ شاہزادہ سکندر رفرخ لقا اور سلیمان ثانی ایک شامیانہ زربفتی کے نیچے بڑے جاہ وحشم سے آتے ہین صاحبقران ثانی نے ایرج سے کہا کہ شکر ہی اُس خدا کا جسنے اسوقت بیکسی مین مدد کی یہان سب ہراسان تھے مگر میری نظر خدا پر تھی یہ ذکر تھا کہ سکندر رفرخ لقا اور سلیمان ثانی بھی امیر سے آکر ملے صاحبقران ثانی سے دونون جوانون نے عرض کی یہ سب فساد زمرد ثانی کا ہی امیر نے سب کیفیت بیان کی سلیمان ثانی نے اپنے لشکر کو مقابلے مین لشکر دیوان کے آراستہ کیا ساوج بہت ہراسان ہوا بختگان سے کہا ابتو لشکر دیوان بھی صاحبقران ثانی کے یہان آ گیا معلوم ہوتا ہی کوئی ہرکارہ ہمارے یہان آیا اور یہ سب خبرین لیکر صاحبقران ثانی کے پاس گیا اور سب خبرین یہان کی پہونچائین امیر نامدار نے ویسا ہی بندوبست کیا بختگان نے جواب دیا کہ میری عقل بھی نہین کام کرتی کہ یہ کیا ماجرا ہی یہ لوگ کہان تھے جو صاحبقران نے انکو اس معرکے کی اطلاع دی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ پھر ایک جانب سے گرد اُڑی ساوج شاہ نے کہا دیکھا چاہیے یہ کسکا طرفدار آتا ہی بختگان نے کہا حال معلوم ہو جائیگا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت وشان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی ساوج نے کہا ای بختگان یہ کون جوان ہی بختگان نے کہا یہ امیر الزمان ہین لشکر اسلام سے لوگ بڑھے کہ امیر الزمان کا استقبال کرین کہ دوسری طرف سے گرد اُڑی ساوج نے گھبرا کر کہا ای بختگان اس طرف سے بھی گرد اُڑی ہی بختگان ادھر دیکھنے لگا جب گرد برطرف ہوئی تو ساوج نے دیکھا کہ ایک نقابدار اطلس پوش بصد جوش وخروش لشکر بیشمار ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی ساوج نے کہا ای بختگان یہ نقابدار کون ہی بختگان نے کہا مین نہین بتلا سکتا کہ یہ کون ہی مین اس نقابدار سے واقف نہین یہ ذکر تھا کہ تیسری جانب سے گرد اُڑی ساوج نے پھر گھبرا کے کہا ای بختگان اس طرف سے بھی گرد اُڑی ہی بختگان نے کہا قریب آنے دو معلوم ہو جائیگا ساوج نے کہا ای بختگان یہ گرد عظیم بلند ہوئی ہی معلوم ہوتا ہی بیشمار لشکر آتا ہی نہین معلوم یہ لوگ کس کے طرفدار ہین یہ ذکر تھا کہ گرد برطرف ہوئی بختگان نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بصد شوکت وشان لشکر بیشمار ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین ساوج نے بختگان سے گھبرا کے کہا ای بختگان یہ جوان کون ہی سب سے بڑھکے اسکے ہمراہ لشکر ہی اور

رعب وداب مین بھی سب سے زیادہ ہی بختگان نے کہا یہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان ہین اس جوان کو صاحبقران سے کم نہ سمجھیے اسکے بھروسے پر حمزہ ثانی صاحبقرانی کرتے ہین یہ جوان جرأت وہمت مین یکتا ہی صدہا طلسم اسنے برباد کیے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اسکے آنے سے مجھے خوف پیدا ہو گیا ہی یہان تو یہ ذکر تھا مگر صاحبقران نے جو دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اس جاہ وتجمل سے آتے ہین خود اپنا گھوڑا اڑھایا جب صاحبقران آگے بڑھے پھر کسکی مجال تھی جو کھڑا رہتا سب لوگ برائے استقبال شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بڑھے بدیع الملک نے جو صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑے سے اُترے جھکر صاحبقران ثانی کو سلام کیا صاحبقران بھی گھوڑے سے اُتر پڑے بدیع الملک نے لشکر کو حکم کیا کہ صفین درست کرے مگر آفتاب غروب ہو چکا تھا ساوج نے کہا اب وقت مقابلہ نہین باقی ہی بہتر ہی کہ طبل بازگشت بجوا دیا جائے یہ جو لوگون نے سنا طبل بازگشت پر چوب لگائی دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے فیروزستارہ پیشانی نے ساوج سے کہا تمنے غضب کیا طبل بازگشت بجوا دیا مسلمانون کا انتظار نہ کیا وہ لوگ خود طبل بازگشت بجواتے تمنے کیون ایسا کیا اب سب کو یہ گمان ہوگا کہ ہمارے یہان جو اسقدر لشکر جمع ہو گیا تو یہ لوگ خائف ہو گئے ساوج شاہ نے کہا واقعی مجھسے بڑی غلطی ہوئی خیر اب کل میدان مین نکلکر سمجھ لینگے مسلمان کہان جاتے ہین فیروزستارہ پیشانی نے کہا یہ بات تو ضرور ہی کہ اگر مسلمان اسکا دونا لشکر بھی فراہم کرینگے تو بھی فتح نہ پائینگے مین اسوقت ہر طرح کی قدرت رکھتا ہون ابھی چاہون سب کو مٹا دون مگر مجھے کیفیت جنگ مسلمانان دیکھنا ہی مین نے سنا ہی کہ یہ لوگ بڑے بہادر ہین اور بڑے اقبالمند ہین دیکھون اب انکی بہادری اور اقبالمندی کیا کرتی ہی ساوج شاہ نے کہا آپ سے کیا کر سکین گے یہان تو یہ باتین تھین مگر جب صاحبقران فرحان وشادان میدان سے پلٹکے جب اپنی بارگاہ مین آئے خادمون نے بارگاہین جلدی جلدی استادہ کین جو لوگ اُس روز آئے تھے سب کا لشکر اُترا سرداران نامی امیر کی بارگاہ مین آئے صاحبقران نے سب کی کیفیت دریافت کی اسی خوشی مین جلسہ منعقد کیا سب نے اپنی اپنی کیفیت بیان کی صاحبقران نے شکر کیا رات بھر عیش وعشرت مین بسر کی جب مسافر روشن اندام فلک یعنے آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا اور مسافت شب کو طی کر کے اپنے نور سے جہان کو روشن کیا تب صاحبقران اور جملہ سرداران اسلام نے فریضۂ سحری ادا کر کے عزم میدان کارزار کا کیا تمام فوج تیار ہوئی سب سرداران شیردل گھوڑون پر سوار ہوئے لشکر گران ہمراہ لیکر میدان کارزار مین آئے ادھر سے ساوج شاہ اور فیروزستارہ پیشانی اور جملہ بادشاہ اپنی اپنی فوج لیکر میدان مین آئے طرفین کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے فیروزستارہ پیشانی نے ایک دیو سے کہا کہ میدان مین جاکر مبارز طلب کرے دیو میدان مین آیا مبارز طلبی کی سلیمان ثانی کے لشکر سے ایک دیو نے اجازت میدان امیر سے لی میدان مین آیا دونون مین دیر تک رد وبدل رہی آخرکار دیو لشکر فیروزستارہ پیشانی نے دوسرے دیو کی طرف اشارہ کیا وہ میدان مین آیا اسکے ہاتھ سے وہ بھی ہلاک ہوا اسی طرح بیس دیو فیروزستارہ پیشانی نے میدان مین بھیجے اور سب قتل ہوئے جب فیروزستارہ پیشانی نے یہ کیفیت دیکھی سب دیوون سے اشارہ کیا کہ اس دیو پر ٹوٹ پڑو سب دیو ٹوٹ پڑے سلیمان ثانی نے بھی اپنے لشکر کو اشارہ کیا یہ سب بھی جا گرے دیوون مین دیر تک جنگ مغلوبہ رہا آخر لشکر فیروز کو شکست ہوئی دیو بھاگے

لشکر سلیمان ثانی کے دیوون نے تعجب کیا سلیمان ثانی نے سب کو روکا فیروز ستارہ پیشانی کو ملال
ہوا اساوچ کا عجب حال ہوا بختگان سے کہا جو اپنے تئین خداوند بتاتے تھے اور لشکر دیوان پر بہت مغرور
تھے پہلے اُنھین کی فوج نے شکست کھائی یہ تو بڑی بات ہوئی سب دیو بھاگ گئے یہ بھی خیال نہ کیا کہ مالک کو
یہان چھوڑے جاتے ہین بختگان نے کہا دیکھیے ابھی کیا ہوتا ہی مسلمان بلاے روزگار ہین آجتک کسی کو انسے
فتح پانا نصیب نہین ہوا اساوچ نے کہا ای بختگان یہ تو کہنا بیجا ہی کسی نے انپر فتح نہین پائی اور کوئی انسے
مقابلہ نہین کر سکتا ہی چاہیے آجتک کسی نے فتح نہ پائی ہو مگر اب یہ لوگ کسی طرح نہ بچین گے دیوون کا لشکر الگ
تھا اُنمین آپس مین مقابلہ ہوا ایک کو فتح ایک کو شکست ہوگئی اگر فیروز ستارہ پیشانی اپنی بات پر آجائیگا تو
مسلمان اُسکا کیا بنا سکین گے بختگان نے جواب دیا کہ اسقدر لشکر پر ناز نہ فرمائیے جسوقت اہل اسلام سے
مقابلہ پڑیگا لشکر کچھ کام نہ کر سکیگا جب یہ لوگ دیو سے لڑنا کھیل جانتے ہین تو انسان کیا چیز ہین ساوچ شاہ
نے کہا تمھین ہمیشہ اُنسے شکست ملی ہی اسوجہ سے یہ خیال کرتے ہو کیا وہ زمانہ کچھ دور ہی کہ مسلمانون
کو شکست اُٹھاتے دیکھو بختگان نے کہا میری تو یہ امید ہی بختگان و ساوچ مین تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر
فیروز ستارہ پیشانی نے اپنے لشکر مین سے ایک پہلوان کو میدان مین بھیجا پہلوان نے مبارزطلبی کی لشکر اسلام
سے ایک سردار اُسکے مقابلے مین گیا پہلوان سے پہلے تو نیزہ بازی ہوئی جب نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا تو
اسنے تلوار میان سے کھینچکر سردار اسلام سے کہا ای جوان تونے اس مجمع عظیم مین میرے ہاتھ سے نیزہ نکالا
مین تجھے زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر وار کیا سردار اسلام نے تلوار کو تلوار پر روکا او جھاوے سے ہاتھ نکالکر خبردار
خبردار کہکر تلوار لگائی پہلوان نے سر کے بچانیکو سپر اُٹھائی مگر تلوار سپر سے بھی نہ رکی سپر کو کاٹ کے
سر مین در آئی سر کو کاٹ کے صدر مین آئی پہلوان مر کے گھوڑے سے گرا لشکرون سے شور تحسین بلند ہوا
فیروز ستارہ پیشانی نے دوسرے پہلوان کو بھیجا سردار اسلام نے اسکو بھی قتل کیا جب دو پہلوان لشکر
فیروز کے قتل ہوئے تو اسنے تیسرے پہلوان کو بھیجکر سردار اسلام پر سحر کیا کہ گھوڑا بدلگامی کرنے لگا لیکن
پہلوان جو لشکر فیروز سے آیا تھا اسنے مبارزطلبی کر کے وار کیا فیروز ستارہ پیشانی نے سحر کو زور دیا
گھوڑا الف ہو گیا سردار اسلام زمین پر گرا پہلوان نے تلوار لگائی سردار اسلام قتل ہوا صاحبقران
نے جو یہ کیفیت دیکھی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان سے فرمایا کہ تمنے کیفیت دیکھی اس سردار کی جان مفت
گئی معلوم ہوتا ہی یہ شخص ساحر ہی شاہزادۂ بدیع الملک نے عرض کی مجکو اجازت مرحمت فرمائیے مین جاکر اس
سے مقابلہ کرونگا صاحبقران نے کہا کیا ضرورت ہی ابھی کیفیت خلاصہ معلوم نہین کہ یہ سحر کے سبب سے گھوڑے
نے بدلگامی کی یا اصل مین مرکب کی خطا تھی کسی اور سردار کو روانہ کرو وہ جاکر مقابلہ کرے اگر ابکی بار یہ پھر امر
وقوع پذیر ہوا تو اختیار ہی تم جاکر شوق سے مقابلہ کرنا شاہزادۂ بدیع الملک نے ایک سردار کو میدان
مین بھیجا اُسنے آکر مقابلہ کیا فیروز ستارہ پیشانی نے سحر کیا اسکا گھوڑا ابھی بدلگامی کرنے لگا یہ بھی قتل ہوا شہزادہ
بدیع الملک نے صاحبقران سے کہا آپکو اب یقین کامل ہوا صاحبقران نے فرمایا اب مین جاکر اسکے سحر کو
باطل کیے دیتا ہون شاہزادۂ بدیع الملک نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرماتے ہین مین جاتا ہون ابھی
فیروز کو کیفیت اس سحر کی دکھائے دیتا ہون امیر نے کہا تمھین اختیار ہی اب مین نہین روک سکتا شہزادہ
بدیع الملک میدان مین آئے اُس سوار سے جسکو فیروز نے میدان مین بھیجا تھا مقابلہ کیا فیروز بہت

کچھ سحر کرتا رہا مگر شاہزادے پر سحر نے تاثیر نہ کی کیونکہ بازوبند وغیرہ پاس موجود تھے اور اسپ طلسمی پر سوار تھے گھوڑے پر بھی سحر کا اثر ظاہر نہوا بدیع الملک نے اُس جوان کو قتل کیا فیروز بہت حیران ہوا بختگان نے جواب دیا کوئی تحفہ کہین سے مل گیا ہوگا یہی سبب ہی جو سحر تاثیر نہین کرتا ہی فیروز نے کہا اب اسکے تحفے کو کسی طرح لینا چاہیے جبتک اسکے پاس وہ تحفہ رہیگا اسپر سحر تاثیر نہین کریگا بختگان نے جواب دیا کہ صاحبقران خود بھی صاحب اسم اعظم ہین اُنپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور پسران امیر ایسے ہین جنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی یہ لوگ تو بڑے اقبالمند ہین فیروز نے کہا اسوقت مین اس جوان سے کیونکر لڑ سکتا ہون بختگان نے کہا جسقدر فوج اس جگہ موجود ہی سب کو حکم دیجیے کہ ایکبارگی اس جوان پر ٹوٹ پڑے گو تمام لشکر اسلام بھی ٹوٹ پڑیگا اور صاحبقران خود بھی مصروف جنگ ہو جائنگے اُسوقت آپکو سحر کرنیکا موقع ملیگا لشکر حمزہ کو سحر کرکے تباہ کر دیجیے گا فیروز کو یہ بات پسند آئی جتنے بادشاہون کی فوجین وہان موجود تھین سب کی طرف اشارہ کیا کہ اس جوان پر ٹوٹ پڑو اور جسطرح بن پڑے اسے یا تو قتل کرو یا زندہ گرفتار کرلو فوجون نے جو یہ اشارہ پایا ایکبارگی سب لشکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے بدیع الملک نوجوان بھی شیرانہ جنگ کرنے پر آمادہ ہوگئے مگر صاحبقران نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے تمام لشکر کو لیکر حملہ آور ہوئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی لیکن فیروز نے صاحبقران کے لشکر کے سردارون کو سحر سے ہلاک کرنا شروع کیا امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی ہوشیار ہوکر اسم اعظم بآواز بلند پڑھنے لگے جسنے آواز دی یا صاحبقران مدد کیجیے صاحبقران نے جاکر اسم اعظم دم کیا فوراً سحر دفع ہوگیا ایک جانب بدیع الملک نوجوان لوح محفوظ کا عکس لوگون پر ڈال رہے ہین جو مبتلاے سحر ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے لوح محفوظ کا عکس ڈالا فوراً سحر اُتر گیا چاق و تندرست ہوکر پھر لڑنے لگا ایک جانب ایرج نامدار لوگون کو قتل کر رہے تھے ایک سمت شاہزادہ نورالدہر صفون کو درہم و برہم کرتے تھے ایک غول پر رستم بن ایرج مشغول قتل تھے اسیطرح سے چارون طرف لشکر کفار کے لوگ قتل ہو رہے تھے فیروز بختگان سے کہتا تھا اب کچھ بن نہین پڑتا ہی اسوقت مسلمان غضب کی جنگ کر رہے ہین دیکھیے کیا ہوتا ہی بختگان نے کہا اب مجکو بھی کوئی صورت امان کی نظر نہین آتی فیروز نے جواب دیا کہ مین مناسب وقت یہ بات جانتا ہون کہ ساوج شاہ اور زمرد ثانی کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے طلسم مین چلا جاؤن وہان مسلمانون کا گذر دشوار ہی جب اپنے یہان پہونچ جاؤنگا تو سب مسلمانون کی فکر کرلونگا اور اگر مجھے پیشتر یہ بات معلوم ہوتی کہ مسلمان اس طرح جنگ کرینگے تو مین اسکا بندوبست کر لیتا اور اس طور سے آتا کہ سب مسلمانون کو گرفتار کر لیتا اور ایک بھی فتح نہ پاتا مگر اس طلسم مین جاکر اسکا بندوبست کرلونگا اور بادشاہ جو یہان رہجائینگے اپنا بندوبست کر لینگے بختگان نے جواب دیا کہ میرے نزدیک اس سے بہتر دوسری بات نہین ہی فیروز نے بختگان سے کہا کہ تم ساوج کو اشارے سے اپنے پاس بلاؤ بختگان نے ساوج شاہ بلقانی کو اپنے پاس بلایا ساوج جب قریب آیا تو فیروز نے اپنی راے ظاہر کی ساوج نے جواب دیا کہ آپ زمرد ثانی کو اپنے ہمراہ لیجائیے مین اپنے ملک کو چھوڑ کر نہ جاؤنگا جب مسلمان مجھے نہ پائینگے تو ضرور میرے ملک کو تباہ کرینگے مگر آپ زمرد ثانی کو لیجائیے اور مین کوئی دوسری تدبیر کرلونگا فیروز نے جواب دیا کہ اگر تمکو اپنے ملک کو ضائع کرنیکا خوف ہی تو ملک اسمین سے بہتر مجھسے لینا مین تمھین اپنے ایک طلسم کا بادشاہ کر دونگا ساوج نے جواب دیا کہ یہ لوگ جو اپنے اپنے ملک کو چھوڑ کر میرے بلانے سے چلے آئے ہین میرے جانے کے بعد کیا کہین گے اور آئندہ

مجھے اُنسے چار آنکھین کرتے ہوئے شرم آئیگی اس سے بہتر یہی ہی کہ آپ زمرد ثانی کو اپنے ہمراہ لیجائیے مین یہان سمجھ لونگا اپنی جان دونگا مگر یہان سے کہین نہ جاؤنگا فیروز مجبور ہوگیا زمرد ثانی سے کہا تم میرے تخت پر آؤ میرے ہمراہ چلو مین مسلمانون کے واسطے انتظام کرلونگا اول تو یہ لوگ میری سلطنت تک پہونچ نہ سکینگے اور اگر کسیطرح سے وہان بہی جاینگے تو اپنے کیے کی سزا پائینگے وہان ایک شخص توریح ایسا موجود ہی کہ جب وہ لشکر لیکر اُنسے مقابلہ کریگا تو یہ لوگ اپنی جان نہ بچاسکینگے زمرد ثانی نے غنیمت جانا اپنے تخت سے اترکر فیروز کے تخت پر گیا بختگان سے کہا جلدی آؤ بختگان بہی اُس کے پاس جا بیٹھا فیروز نے سحر کیا تخت بلند ہوا بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی تیر لگایا مگر تخت بہت بلند ہوچکا تھا فیروز پر تیر نہ پڑا بدیع الملک نے امیر سے کہا آپ نے ملاحظہ فرمایا فیروز زمرد ثانی کو معہ بختگان اپنے تخت پر بیٹھا کے فرار ہوگیا مین نے تیر بہی لگایا مگر تخت اُس کا بلند ہوچکا تھا تیر نہ پڑا امیر نے فرمایا کہان جائیگا اگر خدا نے چاہا تو اُس کے ملک مین چلینگے زمرد کو گرفتار کرینگے بدیع الملک امیر سے یہ کہکر پہر مصروف جنگ ہوئے پرے درہم و برہم کرنے لگے دو چار صفون کو توڑکے علمدار فوج کے قریب پہونچے اُسکو قتل کیا ساوج کے قریب پہونچے اُسکے برابر اور بادشاہ تھے اُنھون نے بدیع الملک پر حملہ کیا کیا مجال تھی جو اس شیر کو زخمی کرسکتے بدیع الملک نے بڑھکے ساوج شاہ پر وار تلوار کا کیا ساوج نے سپر اُٹھائی مگر تیغ جو پڑا سپر کو کاٹکر خود سر کو دو کرتا ہوا سینے مین در آیا ساوج مرکر گھوڑے سے زمین پر گرا اور بادشاہ جو اسکے پاس کھڑے تھے یہ کیفیت دیکھکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے اور فوج بہی آگئی مگر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے بادشاہون کو زیر تیغ کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین جسقدر سلاطین وہان موجود تھے قتل ہوگئے فوجون نے جو یہ کیفیت دیکھی ہمت جنگ باقی نہ رہی سب نے پناہ طلب کی لشکر اسلام نے تلوار روکی فوج کفار ہاتھ باندھکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئی امیر نے سب کی خطائین معاف کین بفتح و فیروزی داخل قلعہ جابلقا ہوئے سب مال و اسباب قبضے مین آیا امیر نے جلسہ تہنیت منعقد کیا سب کو خلعت و انعام دیا شب بہر جلسہ رہا صبح کو صاحبقران زندانخانے کی طرف تشریف لائے سب اسیرون کو رہا کیا وہ بہی مسلمان ہوگئے ایک مرد پیر امیر کے قریب آیا قدمون کو بوسہ دیا اور جو لوگ کہ ساوج کے ملازمان قدیم تھے اُنھون نے خدمت صاحبقران مین عرض کی یا امیر یہ وزیر اعظم دستور معظم ساوج شاہ کا ہی اسکو بےخطا اسیر کیا تھا امیر نے اُس پیر مرد سے نام پوچھا اُسنے عرض کی اس فقیر کو تبریز اصفہانی کہتے ہین مین قدیم سے تاجر پیشہ تھا جد و آبا بہی یہی کام کرتے تھے اتفاق سے یہان آیا ساوج نے میری بہت خاطر کی اپنا وزیر بنایا وہ زمانہ ایسا تھا کہ ہنوز مین کاروبار تجارت سے مجبور تھا وزارت کو غنیمت جانا تمام ملک جابلقا کا بندوبست بہت اچھی طرح سے کیا پیشتر یہ قریہ مشہور تھا اب ملک کہلاتا ہی مگر میرا طریقہ ستارہ پرستی تھا ساوج اکثر مجھسے دربارۂ تبدیل مذہب کہا کرتا تھا مگر مین ہمیشہ انکار کرتا تھا ایک دن اسنے مجھے تنگ کیا جب مین نے نہ مانا تو اسنے مذہب کے بابت کلمات ناشایستہ کہے مین نے اسکے مذہب کو برا کہا اُسنے مجھے اسیر کیا بتیس برس سے اس زندان تنگ و تاریک مین اسیر تھا ایک وقت آب و طعام ممکن نہوتا تھا زندگی تھی اس سے بچ رہا نہین مثل اور قیدیون کے مین بہی مرجاتا لیکن قسمت اچہی تھی نعمت آخرت ہاتھ آئی بڑی عزت پائی دو روز کا زمانہ گذرا کہ ایک بزرگوار خواب مین آئے مین نے اُنکو سلام کیا اُنھون نے جواب سلام دیکر فرمایا اے تبریز اصفہانی نہ گھبرا کہ تیرا زمانہ رہائی بہت قریب آگیا ہی صاحبقران ثانی تشریف لائینگے وہی

مجھے رہائی دینگے یہ فرماکر میری پشت پر ہاتھ رکھا اور کلمۂ طیبہ تعلیم کیا مین اُسیوقت بصدق دل مسلمان ہوا امیر بہت خوشش ہوئے شہر جابلقا مین اُس مرد دیندار کو حاکم کیا دو روز وہان تشریف فرما رہے تیسرے روز شاہزادہ بدیع الملک نے عرض کی اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی بہت سے بادشاہ قتل ہوئے اُن لوگون کے ملک کا کوئی انتظام کنندہ نہوگا اور رعایا کا فرہوگی بہتر ہی کہ وہان تشریف لیچلیے دیکھیے کیا معاملہ ہوتا ہی کون ایمان لاتا ہی کون انکار کرتا ہی وہان منتظم اپنی طرف سے مقرر کرنا چاہیے یہان ٹھہرنے مین ہرج متصور ہی امیر نے فرمایا میرا بھی یہی ارادہ ہی بدیع الملک نے عرض کی پھر دیر نہ کیجیے تشریف لیچلیے امیر نے اُسیوقت حکم دیا کہ کوچ کی تیاری لشکر مین ہو ہم صرف آج ہی کی شب یہان اور قیام کرینگے کل ضرور یہان سے کوچ ہوگا یہ خبر جو لشکر مین پہونچی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا یہان امیر نامدار نے سب بادشاہون کے ملازمون سے ایک ایک شخص کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو امیر نے فرمایا کہ پیشتر کس بادشاہ کا ملک قریب ہوگا لوگون نے عرض کی یہان سے ملک سلیمانیہ قریب ہی وہان کا بادشاہ ملک سلیمان تاجدار قتل ہوگیا ہی امیر نے سب کو رخصت کیا شب بھر عیش وعشرت مین بسر کی صبح کو حسب الحکم سب اہالیان لشکر اپنے اپنے سامان درست کرکے خدمت امیر مین حاضر ہوئے عرض کی اب تشریف لیچلیے امیر نے فرمایا اٹالا بارگاہ کا لدوا دو پھر اُسیوقت بارگاہین لدگئین امیر نے بھی تھوڑے عرصے مین سواری طلب کی سلیمان ثانی کو رخصت کیا اور آپ مع سب سردارون کے طرف شہر سلیمانیہ کے روانہ ہوئے شہر جابلقا مین تبریز اصفہانی کو حاکم بنایا گو تبریز اصفہانی نے بہت چاہا کہ مین بھی صاحبقران کے ہمراہ رکاب چلون مگر امیر نے منظور نہ کیا اپنے ہمراہ نہ لیا تبریز مجبور ہوگیا امیر روانہ ہوئے چوتھے روز طی مراحل وقطع منازل کرکے شہر سلیمانیہ کے قریب پہونچے بدیع الملک نے عرض کی آج شب کو اسی میدان مین قیام فرمائیے صبح کو شہر مین داخلہ کیجیے گا اسوقت دن بھی باقی نہین ہی اور خستگی بھی زیادہ ہی مناسب وقت یہی ہی کہ شب بھر یہان ٹھہر جائیے امیر نامدار نے بھی بدیع الملک کی بات کو پسند کیا خادمون کو حکم ہوا کہ بارگاہین بہت جلد استادہ ہوجائین ہم آج شب بھر یہان قیام کرینگے صبح کو انشاءاللہ تعالی شہر مین داخلہ کرینگے ملازمون نے حسب الحکم فوراً بارگاہین استادہ کین سب لوگ اپنی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا کہ بہتر ہو کچھ شغل ایسا ہو جس سے تفریح ہو اور خستگی برطرف ہو بدیع الملک نے ساقیان سیمین عذار کو طلب کیا محفل عیش ونشاط برپا ہوئی یہان تو یہ کیفیت تھی مگر خبر آمد امیر جاسوسون نے یلمان تاجدار پسر سلیمان کو پہونچائی کہ ایک لشکر عظیم آیا ہی اور آپکے شہر کے باہر بارگاہین استادہ ہوئی ہین وہین سب قیام پذیر ہین مگر ای شہنشاہ ایک تعجب کی بات ہی کہ بہت سے سردار ہمارے یہان کے اُس لشکر کے ہمراہ ہین مگر ہمارے بادشاہ نہین معلوم ہوتے ہین یلمان نے کہا معلوم ہوتا ہی اُنھون نے لشکر اسلام پر فتح پائی ہوگی اور اُسکے سردار کو مع لشکر کے کچھ اپنا لشکر ہمراہ کرکے یہان بھیجدیا ہوگا خود بھی دو تین روز مین تشریف لائینگے مگر لازم یہ ہی کہ اچھی طرح سے جاکر خبر لاؤ اگر یہ کیفیت صحیح ہی تو اُنکو اسی وقت یہان لے آؤ اور اگر کوئی دوسری بات ہو تو اُسکا انتظام کیا جائے ہرکارے پھر روانہ ہوئے لشکر اسلام مین آئے لوگون سے کیفیت دریافت کی سب حال معلوم ہوا ہرکارے گھبرا گئے روتے پیٹتے وہان سے بھاگے اپنے شہر مین داخل ہوئے ملک یلمان تاجدار کے پاس آئے کہا ای شہنشاہ ستم ہوگیا آپکے والد نامدار قتل ہوئے اور بھی بہت سے ملکون سے بادشاہ آئے تھے وہ سب بھی مارے گئے ساوج شاہ بلقانی بھی قتل ہوگیا

شہنشاہ عالیجاہ فیروز تاجدار جو اسوقت سات طلسمون کا حاکم ہی فیروز ستارہ پیشانی مشہور ہی بلکہ دعوے خداوندی کرتا ہی وہ بھی تاب مقابلہ نہ لایا آخر کار فرار بر قرار کیا سرداران لشکر اسلام اُسکے تعاقب مین جاتے ہین پیشتر یہ ارادہ ہی کہ جوجو بادشاہ قتل ہوئے ہین اُنکے ملکون پر قبضہ کرے اپنی طرف سے وہان حاکم مقرر کرین جب سب ملک قبضے مین آجائین تو فیروز ستارہ پیشانی کو جاکر قتل کرے وہان کوئی شخص زمرد ثانی ہی اُسکے واسطے یہ سب کوششین ہین یلمان تاجدار نے کہا فیروز ستارہ پیشانی تو بہت بڑا شخص ہی وہانتک جانا تو ممکن نہین لیکن مین اپنے والد نامدار کے خون کا بدلہ لونگا سب مسلمانون کو قتل کرونگا یہ کہکر اسنے اپنی فوج مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ مسلح ومکمل رہین لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا جسوقت وہ لوگ میرے ملک مین آنیکا قصد کرینگے مین ضرور اُنکو قتل کرونگا لشکر یلمان مین جو یہ خبر پہونچی سب لوگ تیاریان کرنے لگے یلمان نے شہر مین بندوبست کا حکم دیا تھوڑی رات باقی تھی کہ یلمان اپنی تمام فوج کو لیکر شہر پناہ کے قریب قلعہ تھا وہان آکر ٹھہرا

مگر اب حال صاحبقران نامدار کا عرض کیا جاتا ہی

کہ امیر نے جب محفل برخاست کی تو صبح ہوگئی تھی صاحبقران نے سجادہ طلب کیا خادمون نے سجادہ بچھایا امیر نے فریضۂ سحری ادا کیا بدیع الملک کو بلایا فرمایا اب چلنا بہتر ہی بدیع الملک نے عرض کی بہت مناسب ہی لشکر مین بھی سب تیار ہین تشریف لیچلیے ملازمین نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا صاحبقران نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے بدیع الملک سے فرمایا شاید یہان کچھ انتظام ہمارے آمد کی خبر سنکر ہوگیا ہی دیکھو کچھ سوار بطور جاسوس یہان آئے تھے وہ سامنے جاتے ہین بدیع الملک نے عرض کی کچھ اندیشہ نہین ہی یہ ذکر کرتے ہوئے آگے بڑھے ہنوز شہر پناہ تک نہ پہونچے تھے کہ صاحبقران نے دیکھا دروازہ قلعہ کھلا اور ایک نوجوان تاج سر پر رکھے لباس شہنشاہی پہنے مرکب کو مہمیز کرتا ہوا نکلا عقب مین اُس جوان کے لشکر بھی ہی امیر نے وہان کے واقف کار لوگون سے جو ہمراہ صاحبقران تھے بلاکر دریافت کیا کہ یہ جوان کون ہی سب نے عرض کی یا صاحبقران اسکو یلمان تاجدار کہتے ہین سلیمان کا بڑا بیٹا ہی اور بھی اسکے بھائی ہین مگر کوئی قابل سلطنت اسکے سوا نہین ہی یہ بڑا منتظم ہی سلیمان کے زمانے مین بھی یہی سلطنت کرتا تھا امیر نے فرمایا کیا اندیشہ ہی یہ گفتگو تھی کہ یلمان مقابلے مین امیر کے آکے ٹھہرا اپنے لشکر کو روکا صاحبقران نے بھی صف بندی کا حکم دیا یہان بھی لشکر مین صف بندی ہوئی جب دونون لشکر درست ہو چکے تو نقیبون نے نکلکر نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے یلمان نے گھوڑا آگے بڑھایا امیر کیطرف دیکھکر کہا او سردار لشکر تونے غضب کیا ایسے بادشاہ جلیل کو قتل کیا جسکا عدل وداد مین ثانی نہ تھا اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو مع لشکر میری اطاعت قبول کر اور قاتل سلیمان کو میرے حوالے کر کہ تیری جان بخشی ہو ورنہ اس لشکر مین ایک جاندار کو زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا او یادہ گو کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تجھے اپنی جان بچانا منظور ہی تو دیوِ جہل کو چھوڑ کر اطاعت اسلام قبول کر یلمان نے کہا بس زیادہ نہ کہنا اگر یہی دعوے ہی تو کسی کو میدان مین بھیجو امیر نے چاہا خود مرکب بڑھائین مگر نور الدہر نامدار نے صف سے گھوڑا بڑھایا صاحبقران کے قریب آئے عرض کی مجکو اجازت میدان مرحمت فرمائیے آپ کیا تشریف لیجائیے گا صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہی تب نور الدہر اجازت طلب کرکے میدان مین آئے یلمان نے اپنی فوج کے جانب پلٹ کے دیکھا ایک پہلوان تہمتن نامے صف سے جھومتا ہوا نکلا یلمان کے قریب آکر کہا مجکو اجازت ہو کہ اس جوان کے مقابلے مین جاؤن

سرکاٹ کے لے آؤن یلمان نے اجازت دی صمصام مقابلے مین آیا نورالدہر سے مخاطب ہوکر کہا ای
جوان مین وہ پہلوان ہون کہ جسکے نام سے دلیران عالم کو لرزہ چڑھتا ہی تو مجھسے کیا مقابلہ کریگا بہتر ہوگا کہ
ہمراہ ہمارے آقاے نامدار کے پاس چل تجھے عہدۂ جلیل دلا دینگے سردار لشکر اسلام تیری کیا قدر کرتا ہی ہمارے
یہان چل تیرا مرتبہ اعلیٰ کیا جائے نورالدہر نے تیور بدلکر فرمایا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہی یہ میدان جنگ ہی
انجمن مشاورت نہین ہی مقام پند نہین تو جس لیے یہان آیا ہی اُس کام کو انجام دے یہ سنکر صمصام نگاور زن
ہوا نیزہ چلنے لگا دو تین تا نون مین نورالدہر نے صمصام کے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا صمصام کو بہت برا معلوم
ہوا تلوار نکالی نورالدہر کے سر پر وار کیا نورالدہر نے اسکے وار کو خالی دیکر تیغہ برق تاب کمر سے کھینچا اور
خبردار خبردار کہکر ہاتھ لگایا صمصام نے سپر کو اُٹھایا مگر تیغہ لنگردار دست پُر قوت نورالدہر نامدار کی
تلوار جو پڑی سپر کو کاٹکر جگر تک اُتر آئی صمصام گھوڑے سے گرا لشکر فریقین سے شور تحسین و آفرین بلند
ہوا یلمان نے پھر اپنی فوج کیطرف اشارہ کیا ایک اور پہلوان گھوڑا چمکا کے سامنے آیا یلمان نے اسکو میدان
مین بھیجا یہ بھی میدان مین آیا نورالدہر کے ہاتھ سے قتل ہوا اسیطرح دس جوان باری باری یلمان کے
لشکر سے آئے اور نورالدہر کے ہاتھ سے قتل ہوئے اسی جنگ و جدال مین آفتاب غروب ہوا دونون
لشکر اپنی اپنی طرف واپس ہوئے مگر یلمان مغموم و مضمحل جو اپنے قلعے کے اندر آیا وزرا امرا کو بلایا سب سے
کہا اب کوئی تدبیر ایسی کیجائے کہ سب کی جان بچے آج ایک جوان نے اسقدر پہلوان قتل کیے اور پہلوان بھی
ایسے نامی کہ جنکا نظیر شجاعت مین مثل نہ تھا اُنسے لڑکر فتح پانا بہت دشوار ہی وزرا نے کہا اور تدبیر کیا
ہوسکتی ہی یلمان نے کہا اگر کوئی تدبیر نہوگی تو سب کی جان جائیگی اور شہر بھی ہاتھ سے نکل جائیگا مسلمانون کا قبضہ
ہو جائیگا یلمان تو یہ باتین کررہا تھا وزرا غور کررہے تھے کچھ بن نہ آتا تھا کہ مسروق حبادم حیا یلمان کا آیا
جب یلمان کو اس درجہ متردد پایا کہا ارشاد فرمائیے مزاج مبارک کیسا ہی کیون اسوقت آپ خموش ہین
یلمان نے کل کیفیت بیان کی مسروق نے جواب دیا کہ آپ کچھ فکر نہ فرمائیے مین سردار لشکر اسلام کو چرا لاؤنگا
آپ اُسے اسیر کیجیے گا جب اور لوگ اُسکی رہائی کا قصد کرین آپ اُنسے مقابلہ کیجیے گا بے سردار فوج کیونکر لڑیگی
یلمان نے کہا یہ نہ سمجھنا لشکر اسلام مین جو لوگ موجود ہین وہ غیر نہین ہین سب صاحبقران کے عزیز ہین
دربہادر ہین جسوقت مین صاحبقران کو اسیر کرلونگا سب سردار آفت برپا کردینگے اُسوقت ان لوگون
سے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہوگا کوئی تدبیر ایسی ہو کہ جسمین خوف مقابلہ نہو مسروق نے کہا جسوقت وہ لوگ
آپ پر یلغار کرین آپ صاحبقران کو زیر تیغ بٹھا دیجیے گا سب مجبور ہو جائینگے یلمان نے کہا مین اس
بات کو اچھا نہین جانتا ہون قتل صاحبقران آسان نہین ہی بہت مشکل ہی مسروق نے کہا دوسری ترکیب
یہ ہی کہ شبخون جائیے یلمان نے جواب دیا کہ شبخون جانے مین بھی مقابلہ کرنا پڑیگا وزرا نے جواب دیا کہ اس
راے کو ہم بھی پسند کرتے ہین شبخون جانے مین قباحت نہین ہی یلمان نے جواب دیا کہ شبخون جانے مین
یہ خوف ہی کہ لشکر اسلام ہوشیار ہو جائے اور مقابلہ پڑے تو ہماری فوج اس قابل نہین ہی جو شب کو مقابلہ
کرسکے وزرا نے جواب دیا کہ اُسوقت لشکر اسلام بھی بدحواس ہوگا غرض سب نے ایسی تقریر کی کہ یلمان
کو قبول کرنا پڑا مجبور ہوکر یلمان نے سب کا کہنا قبول کیا اور اپنے لشکر مین کہلا بھیجا کہ صبح کو ہم مقابلہ
صاحبقران مین نہین جائینگے ارادہ ہمارا یہ ہی کہ آج شبخون جائین لہذا روشنی کا بندوبست اچھی طرح سے

چاہیے لشکر مین جو یہ خبر پہونچی رسالدار نے روشنی وغیرہ کا بندوبست کرنا شروع کیا یلمان نے وزرا سے کہا کس ترکیب سے چلنا چاہیے سب نے جواب دیا کہ لشکر کے چار حصے کرکے چار طرف روانہ کیے جائین اور جب نصف شب گذر جائے تو ہر چہار طرف سے لشکر اسلام کا محاصرہ کر لین خیمون کی طنابین کاٹکر گھوڑے دوڑائے جائین اگر وہ لوگ تھوڑے بہت ہوشیار بھی ہو جائینگے تو کیا بنا لینگے یلمان نے کہا میری بھی یہی صلاح ہی انھین ذکرون مین رات بہت گزری یلمان نے وزرا سے کہا اب عرصہ کرنا مناسب نہین ہی سب اُٹھ کھڑے ہوئے لشکر تو پیشتر ہی سے تیار ہو چکا تھا یلمان کے ہمراہ ہوا یلمان شہر پناہ کے جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا.

اب کیفیت امیر با توقیر کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب میدان کارزار سے شادان و فرحان اپنی بارگاہ کے جانب مراجعت فرمائی اور داخل بارگاہ ہوئے بدیع الملک کو اُسیوقت طلب فرمایا ہرکارون نے شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین عرض کی حضور صاحبقران زمان یاد فرماتے ہین شاہزادہ بدیع الملک اُسی وقت بارگاہ مین آئے عرض کی آپ کیا ارشاد فرماتے ہین امیر ثانی نے فرمایا کہ میرا قصد ہی آج کی خوشی مین یک جشن تہنیت کی تیاری کرون شب بھر جلسہ رہے صبح کو مقابلہ حریف مین چلینگے لہذا سامان اس کا مہیا ہونا چاہیے اور تم اس کا انتظام اچھی طرح سے کرو بدیع الملک نے حسب فرمایش صاحبقران جلسہ کا سامان کیا ملازمین کو طلب کرکے حکم دیا کہ بارگاہ مین زربفتی استادکرو آج ایک جلسہ عظیم الشان ہوگا ملازم یہ خبر پاکر بہت خوش ہوئے جھلیں سب نے بارگاہ مین استادہ کین اور جملہ سامان مہیا کیا جب سب انتظام ہو چکا بدیع الملک نے صاحبقران کو اطلاع دی امیر باہر تشریف لائے رونق افروز بارگاہ ہوئی صحبت عیش گرم ہوئی سب سرداران نامی و گرامی حاضر ہوئے صاحبقران نے کچھ انعام بھی لوگون کو تقسیم فرمایا سرداران نامی شاہزادہ نورالدہر کی مدح و ثنا کرنے لگے امیر نے بھی بہت تعریف کی اسی ذکر مین رات زیادہ گئی صاحبقران نے فرمایا مین جانتا ہون اب یلمان کوئی اور بندوبست کریگا آج اُسکی ہمت کم ہو گئی بدیع الملک نے عرض کی اور کیا انتظام کریگا شاید پیغام صلح دے گا تو ہم صلح کر لینگے اور اُسی کو اس شہر کا حاکم بنا دینگے یہان تو یہ ذکر تھا مگر یلمان نے شہر پناہ سے باہر آکے فوج کے چار حصے کیے اور چار جانب روانہ کر دیے سب کو تعلیم کر دیا کہ لشکر اسلام کو حصار مین لے لو جب چارون طرف روانہ کر چکا تو ایک جانب کچھ سوارون کو ہمراہ لیکر آپ بھی روانہ ہوا ایک ایک کوس چڑھ گئے سب لوگ لشکر اسلام کی طرف چلے یہان سب لوگ معروف عیش و نشاط تھے کچھ بارگاہ مین موجود تھے باقی خیمے مین جاتے تھے بارگاہ خاص کے در پر کچھ دربان بیٹھے نگہبانی کر رہے تھے کہ یلمان قریب خیمون کے پہونچ گیا دو ایک خیمون کی طنابین کاٹین گھوڑے دوڑانا شروع کیے یہ لوگ جو در بارگاہ صاحبقران پر بعہدہ دربانی بیٹھے ہوئے تھے انھون نے جو روشنی دیکھی اور دو ایک خیمون کو گرتے دیکھا گھبرا کے بارگاہ کے اندر آئے صاحبقران کی خدمت مین سب کیفیت عرض کی امیر تلوار پکڑ کے اُٹھے اور جملہ سردار بھی مسلح حاضر تھے امیر ثانی کے اُٹھتے ہی سب کھڑے ہو گئے صاحبقران نے جو باہر آکے دیکھا تو عجب کیفیت نظر آئی بدیع الملک امیر کے قریب تھے صاحبقران نے فرمایا دیکھو یلمان نے بندوبست کیا ہمیر شبخون آیا ہی بدیع الملک نے عرض کی اب سب موقوف ہو جائیگا یہ کہکر قدم بڑھایا صاحبقران نے فرمایا دیکھو چارون طرف روشنی معلوم ہوتی ہی

ہمارے لشکر کو حصار مین لیا ہو یہ کہتے ہوئے قریب آئے سرداران اسلام نے تلوارین کھینچ لین فوج یلمان پر مانند شیر غضبناک کے گرے یلمان نے جو یہ کیفیت دیکھی وزرا سے کہا دیکھو جو بات ہم سمجھ کے آئے تھے وہ حاصل نہوئی یہان سب ہوشیار تھے اب انکو کون روک سکتا ہو ہماری فوج مین تو اسقدر لوگ نہین ہین جو اس لشکر عظیم سے مقابلہ کرین انھین وجہون سے مین اس راے کو پسند نہ کرتا تھا تم لوگون کی زبردستی نے مجکو آمادہ کیا اب اسوقت جان بچنے کی ترکیب بتاؤ وزرا بھی متحیر ہوئے آپس مین کہنے لگے اسوقت لشکر اسلام کا ہوشیار ہونا بڑے تعجب کی بات ہو بعض نے کہا یہ لوگ جب کہین جنگ آغاز ہوتی ہو تو سب بیدار ہوتے ہین بعض نے جواب دیا کہ آج شاید یہان کوئی محفل تھی دیکھو سامنے وہ جو ایک بارگاہ معلوم ہوتی ہو وہان کیسی روشنی ہو رہی ہو اسی طرح ہر ایک شخص نے مختلف باتین کین یلمان نے جواب دیا کچھ نہین لشکر اسلام کا اقبال یاور ہو ہر ایک بات مین بڑھتے ہی جاتے ہین یہان تو یہ ذکر تھا مگر لشکر اسلام صفون کو درہم وبرہم کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا آتا تھا جب یلمان نے دیکھا کہ اب میری فوج مین بہت کم لوگ باقی رہگئے چاہا بھاگ کے نکل جاؤن یہ خیال کرکے وزیرون سے مشورہ کیا سب نے اسکی راے سے اتفاق کیا یلمان گھوڑے کو چھیڑ کر ایک جانب چلا وزیر بھی اسکے عقب مین چلے بدیع الملک نوجوان نے دور سے یہ کیفیت دیکھی کہ ایک تاجدار گھوڑے پر سوار ایک جانب جاتا ہو عقب مین اسکے اور کئی سوار ہین سمجھ گئے یلمان بھاگا جاتا ہو یہ تصور کرکے اپنے مرکب کو مہمیز کیا قریب یلمان کے پہونچے پکار کر کہا او نامرد کہان جاتا ہو یلمان گھوڑے کو چھیڑ کر قریب شاہزادہ بدیع الملک کے آیا تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے وار کو خالی دیکر تیغہ برق تاب اسکے سر پر لگایا گو اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر موت آپہونچی تھی تیغہ نے سپر کو کاٹا سر پر پڑا کہ دو پرکالے ہوئے یلمان گھوڑے سے گرا اور جو وزرا اسکے ہمراہ تھے یہ کیفیت دیکھکر سہم ہو گئے ہاتھ باندھکر شاہزادہ بدیع الملک کے قریب آئے عرض کی کہ اے شہریار ہمکو امان دیجیے شاہزادہ بدیع الملک نے سب کو مسلمان کیا اپنے ہمراہ لیا جو لوگ یلمان کیطرف سے لڑ رہے تھے وہ فرار ہوئے بدیع الملک اُن لوگون کو لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر ثانی نے اُنکا بہت اعزاز کیا اپنی بارگاہ کیطرف لیکر چلے جب داخل بارگاہ ہوئے تو صاحبقران نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہین بدیع الملک نے عرض کی یہ وزیر ہین یلمان کے جسوقت یلمان قتل ہوا یہ لوگ مطیع اسلام ہوئے امیر قتل یلمان کی خبر سنکر بہت خوش ہوئے سب سرداروں نے بھی ہمت بدیع الملک کی بہت تعریف کی امیر نے فرمایا اب اسوقت تو یہین قیام کرو صبح کو شہر مین داخلہ کرینگے سب نے قبول کیا امیر نے پھر جلسہ ترتیب دیا رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی بدیع الملک نے امیر ثانی سے کہا اب دیر نہ فرمائیے تشریف لیچلیے صاحبقران نے نماز سے فراغت کی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے سب لشکر کو درست کیا صاحبقران ثانی مع فوج گران داخل شہر ہوئے دیکھا شہر بہت آباد ہو ہر گلی کوچے مین رونق پائی جاتی ہو دوکانین آراستہ وپیراستہ دوکاندار وضعدار امیر کو دیکھکر بہت متعجب ومتحیر ہوئے ایک ایک جوان لشکر اسلام کی شان وشوکت بغور دیکھنے مین مصروف ہوا سب اُٹھ کھڑے ہوئے امیر کو سب نے سلام کیا صاحبقران دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہوئے ایوان شاہی کے قریب پہونچے وزرا نے عرض کی یہین تختگاہ ہو تشریف لیچلیے آگے تکلیف نہ فرمائیے صاحبقران نے مرکب روکا تمام لشکر رک گیا صاحبقران گھوڑے سے

اترا

اُترے ایوان شاہی مین داخل ہوئے مکان کو نہایت پر تکلف پایا جب خادمون نے پردہ اُٹھایا امیر نے دیکھا ایک بارہ دری نہایت نفیس بنی ہو بہت اچھی طرح سجی ہو بیچ مین ایک تخت مرصع کار بچھا ہو چتر زرین اُسی تخت مین نصب ہو ایک تلوار تخت پر رکھی ہو امیر نے اُس تلوار کو اپنے قبضے مین کیا ڈنگل زرین طلب فرمایا وزرا نے عرض کی حضور تخت پر بیٹھین امیر نے جواب دیا ہمکو اسکی حاجت نہین یہ بات ہمارے خلاف ہو ہم فراش راہ دین اسلام ہین تاج و تخت کی تمنا نہین رکھتے یہ ذکر تھا کہ ملازمون نے ڈنگل حاضر کیا اور کرسیان بھی آئین ڈنگل بھی بہت سے بچھائے گئے صاحبقران مع رفقاے نامدار تختگاہ مین جلوہ فرما ہوئے منتظمان سلطنت کو یاد فرمایا وزیرون نے ملازمین کو حاضر کیا امیر نے مسلمان ہونیکی سب کو ہدایت کی جن جن لوگون نے منظور کیا امیر نے اُنھین دربار مین جگہ دی اور جو کافر ایمان نہ لائے امیر نے اُنکے قتل کا حکم دیا جب سب ارا کین ور دولت پر حاضر ہوئے امیر نے خزانہ دار کو طلب کیا خزانہ دار حاضر ہوا صاحبقران کو کلید خزانہ نذر دی امیر نے بدیع الملک سے فرمایا کہ تم جاکر حساب سمجھو خزانہ کا معاینہ کرو بدیع الملک نے حکم امیر کی تعمیل کی خزانے مین تشریف لائے جسقدر مال و اسباب تھا اپنے لشکر کے خزانے مین شامل کیا سب کام انجام دیکر خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہوئے امیر نے فرمایا اب یہان کسی کو حاکم بنانا ضرور ہو لیس معلوم ہونا چاہیے کہ صاحب حق کون ہو بدیع الملک نے تحقیق کیا تو کوئی صاحب حق ایسا نہ تھا جو مسلمان ہوتا بدیع الملک نے کل کیفیت صاحبقران سے عرض کی امیر نے وزرا سے مخاطب ہو کر کہا اب کوئی وارث سلطنت باقی نہین ہو وزیرون نے عرض کی یا صاحبقران جو لوگ ہین وہ مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہین صاحبقران نے ایک وزیر کو کہ نام اُسکا روشن قیاس تھا اپنی طرف سے اُس شہر کا حاکم بنایا دو روز وہان قیام کیا تیسرے روز مع اپنے لشکر کے کوچ کیا لوگون نے عرض کی اب یہان سے ملک زرین پوش کے شہر مین چلنا چاہیے کہ وہ بھی ہما بلقا کی جنگ مین مارا گیا ہو راہ مین اُسکا ملک ملتا ہو مگر یا صاحبقران ایک غضب ہو کہ اُسکی دختر تبرخان نقاب پوش بڑی ساحرہ ہو جب کوئی ملک زرین پوش کے ملک پر لشکر کشی کرکے گیا اُسنے تنہا آکر تمام لشکر کو دیوانہ بنا دیا اور اگر کوئی ساحر بعزم جنگ گیا اور اُس سے مقابلہ کیا عین گرمی جنگ مین اُسنے چہرے سے نقاب اُلٹ دی جلکر مر گیا علاوہ اس سحر کے اُسنے اپنے رہنے کا جو مکان بنایا ہو اُسمین عجائب و غرائب سحر سے بنائے ہین وہان انسان کا دخل نہین ہو سکتا ہو اور مکان اُسکا شہر پناہ کے آگے ہو اُسکے بعد شہر پناہ ہو جب کوئی اُس سرحد سے زندہ بچکر جائے تو شہر پناہ تک پہونچے اور یہ بھی اکثر لوگون نے بیان کیا ہو کہ اگر کوئی اُسکو قتل کرکے شہر پناہ تک پہونچ بھی جائے تو شہر پناہ سے گذر نہایت دشوار ہو وہان ایک قلعۂ سحر بنا ہو اُسمین اکثر عجائب و غرائب ایسے ہین جو انسان کی فنا کر دینے کے لیے بہت آسان ذریعہ ہین جب ان دو مقامات سے گذر ہو تب شہر زرین مین پہونچے صاحبقران نے فرمایا کچھ محل تردد نہین ہو خدا سب آسان کر دیگا یہ فرما کر بدیع الملک سے سب کیفیت بیان کی بدیع الملک نے عرض کی خدا مالک ہو وہ کیا چیز ہو اگر پروردگار نے چاہا تو ملک پر قبضہ کرینگے اور اُسے بھی مطیع اسلام کرینگے امیر نے فرمایا فضل خدا سے امید تو ایسی ہی ہو آیندہ اختیار خدا کو ہو یہ فرماتے ہوئے طرف شہر زرین کے روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ تبرخان نقاب پوش کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب ملک زرین پوش اپنے ملک سے ہمراہ سادج شاہ بلقانی روانہ ہوا تھا تو ملکہ تبرخان نقاب پوش

نے ایک طائر سحر بنا کر اسکے ہمراہ کر دیا تھا اور اُس طائر سے کہدیا تھا کہ والد ماجد کی خبر ہر گھڑی کی مجکو دیا کرنا طائر اسکے کہنے کے بموجب تعمیل کیا کرتا تھا ایک روز ملکہ ترقان اپنے صحن باغ مین بیٹھی تھی کہ صداے گریہ اسکے کان مین آئی بہت گھبرائی کنیزون سے کہا ارے دیکھو تو یہ کون روتا ہے کنیزین بھی حیران حیران چارو نطرف دیکھنے لگین کہ آسمان پر سناٹا ہوا ترقان نے دیکھا طائر سحر روتا ہوا چلا آتا ہے یہ حال دیکھکر گھبرا گئی اُٹھ کھڑی ہوئی طائر زمین پر آیا ملکہ نے پوچھا ارے کیا مصیبت گزری کیون اسقدر بیقرار ہے والد ماجد کیسے ہین کس کام مین مصروف ہین طائر نے جواب دیا کہ اُنکو مسلمانون نے قتل کیا یہ سنا تھا کہ ترقان کی عجب حالت ہوگئی بہت روئی اپنا حال پریشان کیا تھوڑی دیر کے بعد سنبھل کے بیٹھی اور خیال کیا تو غصہ آیا آنکھین لال ہوگئین کنیزون سے کہا جلد میرا تخت لاؤ مین والد ماجد کے پاس جاؤنگی اُنکو بھی یہ خبر وحشت اثر سناؤنگی پھر اُنسے اجازت لیکر خود جابلقا پر جاکر مسلمانون کو تباہ کرونگی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی طائر نے کہا اب جابلقا پر کوئی نہین ہے لشکر اسلام کے ہاتھ سے بہت سے بادشاہ قتل ہوئے ہین اُنکے ملکون پر قبضہ کرنیکو سب روانہ ہوگئے ہین جابلقا پر ایک حاکم اپنی طرف سے چھوڑا ہے ترقان نے کہا خیر جہان وہ لوگ مجکو ملینگے اُنکو ہلاک کرونگی مگر قاتل والد ماجد کا نام کیا ہے طائر نے کہا مجکو نام سے آگاہی نہین ہے مگر صورت بخوبی پہچانتا ہون ترقان نے کہا تجکو میرے ہمراہ چلنا ہوگا جب لشکر اسلام مجکو ملیگا تو قاتل کو بتا دینا طائر نے جواب دیا مین ہمراہ رکاب چلونگا اور قاتل کو بتا دونگا ملکہ نے کنیزون سے پکار کر کہا ارے ابھی تک تخت حاضر نہین کیا کنیزین تخت لیکر آئین ترقان تخت پر بیٹھی تخت کو اُڑاتی ہوئی اپنی مان ملکہ ریحان سبز پوش کے پاس آئی اسنے جو بیٹی کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہوگئی اپنی جگہ سے اُٹھکر قریب آئی ترقان کو گلے سے لگایا ترقان نے رونا شروع کیا ریحان بیقرار ہوگئی کہا بی بی خیر تو ہے دشمنون کو کیا رنج پہونچا جو یہ کیفیت ہے ترقان نے کل حالت ملک زرین پوش کے قتل ہونیکی بیان کی ریحان کو بڑا صدمہ ہوا اسنے بھی اپنا حال پریشان کیا تمام محل مین ماتم پڑ گیا ترقان نے کہا اے مادر گرامی اب صبر فرمائیے آنسو نہ بہائیے مجکو اجازت دیجیے رخصت کیجیے مین والد ماجد کے خون کا عوض مسلمانون سے لونگی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی جلا کر خاک کرونگی سب کو ہلاک کرونگی ریحان نے جواب دیا کہ بی بی جو ہونا تھا وہ ہوا اب مسلمانون کو قتل کرکے کیا حاصل ہوگا ملکہ زرین پوش زندہ نہ ہوجائینگے گو خطا مسلمانون کی ہے اور انکے لیے جو خرابی کیجائے سزاوار ہے مگر مجکو تمھارا جانا گوارا نہین ہے نہین معلوم کیا ہو کیا نہو سنتی ہون مسلمان ایسے ہین جنھون نے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا ہے اور طلسم توڑے ہین اُنسے مقابلے کے لیے جانا مناسب نہین ہے وہ ساحر کیسے تھے جنکو مسلمانون نے قتل کیا اور طلسم کیسے تھے جو انکے ہاتھ سے شکست ہوئے ریحان نے کہا بی بی بڑے بڑے طلسم تھے اور ساحران جلیل جو ساحری عہد و جمشید زمان تھے ترقان نے جواب دیا مین اس بات کو یقین نہین کرتی کہ غیر ساحر ساحر کو قتل کرے شاید کبھی ایسا ہو گیا ہو کوئی طلسم کسی ترکیب سے فتح کیا ہو وہین کے ساحرون کو قتل کیا تمام زمانے مین نام ہو گیا کہ بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا اور بڑے بڑے طلسم شکست کیے آپ مجکو اجازت مرحمت فرمائیے مین ضرور جاکر عوض خون والد ماجد لونگی جب ریحان نے دیکھا کہ ترقان کسی طرح نہین مانتی ہے مجبور ہوکر کہا بی بی پھر کیونکر جانیکا ارادہ ہے ترقان نے جواب دیا کہ جسقدر لشکر یہان موجود ہے اسکو ہمراہ لونگی اور جسقدر ساحران نامی میرے ملازم ہین اُنکو ساتھ لونگی اور برائے تباہی مسلمانان روانہ ہوجاؤنگی ریحان نے کہا بی بی اگر یہی قصد ہے تو اپنے استاد خونخوار آتش چشم کو ہمراہ لو ناظرین پر واضح ہو کہ خونخوار آتش چشم ایک ساحر غدار ہے جب ترقان بہت کم سن تھی تو یہ مکار اسپر عاشق ہو کے اُٹھا لیگیا تھا ملک زرین پوش نے اسکی تلاش مین

بڑی کوشش کی تھی جب پتہ معلوم ہوا تو زرین پوش خونخوار کے پاس گیا تھا اور بمنت وسماجت ترقان کو لایا تھا خونخوار نے زرین پوش سے عہد کرا لیا تھا کہ مین اسکو سحر تعلیم کرونگا اپنے فرزندون کیطرح سمجھونگا خبردار کبھی میرے آنیکی ممانعت نہ کرنا اور جس روز تمھین آنا میرا خلاف ہوگا اُسی دن تمھاری شاہی کو فقیری سے بدل دونگا ملکہ زرین پوش نے سب کو منظور کر لیا تھا خونخوار کے کہنے سے بیرون شہر پناہ ترقان کے لیے باغ تعمیر کیا گیا تھا ترقان اُس باغ مین رہتی تھی شب و روز خونخوار اسکے یہان رہتا تھا ہر وقت شغل میخواری رہتا تھا اسکے وصل سے اپنا دل خوش کرتا تھا مگر زرین پوش سے پوشیدہ کرتا تھا اُس سے کہتا تھا کہ مین اسکو اپنے فرزندون کیطرح جانتا ہون گو زرین پوش جانتا تھا مگر بخوف کچھ کہہ نہ سکتا تھا اُسنے اسکو سحر بھی تعلیم کیا تھا جسوقت اسکو طائر نے آکر خبر دی تھی تو خونخوار اپنے طلسم مین تھا اسکے یہان نہ تھا یہ اپنی مان کے پاس آئی اور اپنے اراد سے اُسکو ماہر کیا اُسنے خونخوار کو ساتھ لیجانیکی راے دی ترقان نے کہا اُنکے لیجانیکی کیا ضرورت ہے کیا بڑا کام ہے جسکے لیے اُنکو تکلیف دون مین خود کیا کم ہون اگر دو لاکھ مسلمان ہونگے تو ایک سحر مین سب کو دیوانہ بنا دونگی اور کیا آپ نے اسکا امتحان نہین کیا ہے جو پس وپیش کرتی ہین بارہا یہان بڑے بڑے بادشاہ لشکر کشی کر آئے ہین مین نے اُنکو دیوانہ کر کے مار ڈالا کسی کو جلا دیا مجھسے اہل اسلام کیا مقابلہ کر سکینگے ریحان نے مجبور ہو کے کہا بی بی تمکو اختیار ہے مین لاچار ہون ترقان نے اُسیوقت محلدار کو طلب کیا جب محلدار آئی تو کہا جا کر چوبدارون کو حکم دو کہ رسالدارون کی فوج بہت جلد حاضر کرین ہمین ایک ضرورت ہے محلدار باہر آئی چوبدارون کو طلب کیا سب کیفیت بیان کی چوبدار اُسیوقت روانہ ہوئے رسالدارون کو آکر اطلاع دی سب اُسی وقت مسلح و مکمل ہو کر ایوان شاہی پر حاضر ہوئے محلدار نے ترقان کو اطلاع دی کہ سب رسالدار در دولت پر حاضر ہین ترقان نے کہا ہماری طرف سے سب کو اطلاع دو کہ سامان سفر بہت جلد تیار کرین عنقریب ہم یہان سے سفر کرینگے محلدار پھر باہر آئی رسالدارون سے ترقان کا پیام کہا اور بہت سی تاکید کر دی رسالدار رخصت ہو کر اپنے رسالون مین آئے سامان سفر درست کرنے کے لیے فوج مین حکم دیا کوچ کی تیاری ہونے لگی ترقان نے اپنی مان سے کہا جسوقت لشکر تیار ہو جائے میرے یہان روانہ فرمائیے گا اب مین رخصت ہوتی ہون وہان لشکر ساحران کا انتظام کرنا ہے اور کیا تعجب ہے جو استاد تشریف لائے ہون اگر وہ مجھکو وہان نہ پائینگے تو گھبرا جائینگے اور اُنکے خلاف ہوگا کیونکہ بے اُنکی اجازت کے یہان چلی آئی ہون ریحان نے کہا جسوقت لشکر مین سامان سفر درست ہو جائیگا مین ضرور تمھارے یہان بھیجدونگی مگر ایک بات یہ سنی ہے کہ تمھارے یہان کوئی جا نہین سکتا ہے کچھ ایسے اسباب وہان فراہم ہین جو انسان کی ہلاکت کا باعث ہو جاتے ہین ترقان نے جواب دیا آپ خاطر جمع رکھیے ان لوگون کو گزند نہین پہونچیگی یہ بات تو ہر شخص کے لیے ہے جو ہمسے جنگ کرنیکی نیت سے آئے وہ البتہ نہین آسکتا ہے اور یہ لوگ تو ہم کے ہین انکے لیے کچھ اندیشہ نہین ہے ریحان خاموش ہو رہی ترقان اپنے تخت پر سوار ہو کے روانہ ہوئی اپنے باغ مین آکر جسقدر ساحر اسکے یہان ملازم تھے اُنکو طلب کیا جب سب آکر موجود ہوئے تو ترقان نے کہا تم لوگون کو لازم ہے کہ بہت جلد سامان سفر درست کرو عنقریب مین براے مقابلہ مسلمانان کوچ کرونگی ساحرون نے جو یہ بات سنی ترقان سے رخصت ہوئے اپنے ٹھکانے پر آئے سامان سفر مہیا کرنے مین سرگرم ہوئے ترقان اپنے باغ مین مغموم و مضمحل ٹہلنے لگی کہ آسمان پر سناٹا ہوا ترقان نے نگاہ اُٹھا کے دیکھا آمد خونخوار جادو کی علامت ظاہر ہوئی ترقان خوش ہو گئی ایک برق چمکی تخت خونخوار زمین پر آیا خونخوار تخت سے اُترا کہا ملکہ تم کہین گئی تھین ترقان نے

سب کیفیت بیان کی خونخوار کو بھی غصہ آیا کہا ملکہ تم براحت و آرام اپنے باغ مین بیٹھو مین جاکر مسلمانون کو نیست و
نابود کر دونگا اور قاتل زرین پوش کا سر لاؤنگا ترقان نے جواب دیا کہ جبتک مین اپنے ہاتھ سے ایک ایک مسلمان
کو قتل نہ کرونگی تب تک مجکو چین نہ آئیگا خونخوار نے جواب دیا کہ مین سب کو زندہ گرفتار کر کے تمھارے پاس لاؤنگا تم
سب کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ملکہ تمھارا جانا مجکو گوارا نہین ہی جب مین موجود ہون تو تمھین تکلیف کرنا کیا ضرور ہی
مین جاتے ہی سب کو گرفتار کر لونگا ترقان نے جواب دیا کہ مین ضرور جاؤنگی اگر تمھارا ارادہ ہی تو میرے ہمراہ چلو
خونخوار مجبور ہوا کہا پھر مین اپنے لشکر کو جاکر خبر کرون وہ سب لوگ چلنے کا سامان درست کرین ترقان نے
جواب دیا کیا ضرورت ہی جسقدر ساحر یہان موجود ہین وہ ضرور جائینگے علاوہ انکے مین نے لشکر غیر ساحران کو
سامان سفر کرنیکا حکم دیا ہی یقین ہی کل تک وہ لوگ بھی ضرور آئینگے اسیقدر کافی ہین خونخوار نے کہا لڑائی کی تو
ضرورت نہین ہی فقط اُن لوگون کو جسوقت ہم اسیر کر لین تو یہ سب اُنکی قید کو لے آوین ترقان نے جواب دیا اسیواسطے
مین نے بھی سب کو ہمراہ لیا ہی تھوڑی دیر تک یہ ذکر رہا جب آفتاب غروب ہو گیا خونخوار ترقان کا ہاتھ پکڑے
ہوئے بارہ دری مین آیا ترقان نے کنیزون کو حکم دیا کہ حسب دستور صحبت شراب و کباب آراستہ کرین کنیزون نے
کشتیان کباب کی گلابیان شراب کی حاضر کین خونخوار نے صراحی کھینچکر گلاس اُٹھایا شراب اُنڈیل کے ملکہ کے سامنے
پیش کی ترقان نے شراب پی پھر خود صراحی اُٹھا کے جام مملو کیا خونخوار کو دیا اسنے خوش ہو کر جام لیا تھوڑی دیر
تک باہمدگر اسطرح میخواری رہی جب دماغ گرم ہوئے شوق وصل مین بیخود ہو گئے خونخوار نے کنیزان خوش آواز
کیطرف اشارہ کیا کنیزون نے گانا شروع کیا یہان خونخوار اور ترقان نے ایک ایک جام شراب اور پیا دونون بدمست
ہو کر بیہوش ہوئے رات بھر مدہوش پڑے رہے جب صبح ہوئی دونون غافلون کو ہوش آیا ترقان اُٹھی منھ ہاتھ
دھو کر مسند پر آئی ایک کنیز نے آکر کہا داری محلدار صاحب آئی ہین ترقان نے کہا آنے دو یہ ذکر تھا کہ محلدار نے
آکر سلام کیا ترقان نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی محلدار نے کہا حضور کے حسب الطلب لشکر حاضر
ہی جو حکم ہو وہ کیا جائے ترقان نے کہا اُن لوگون کے رہنے کیواسطے انتظام کرو اور جو جو اُنکے ضروریات
ہون اُسکا بندوبست بہت جلد کرو خبردار کسی قسم کی تکلیف اُن لوگون کو نہونے پائے محلدار باہر آئی کارپردازون
کو بلا کر کہا ہماری ملکہ یہ فرماتی ہین سب نے بموجب حکم انتظام درست کیا لشکر کو اُتارا ترقان نے خونخوار سے
کہا لشکر تو آگیا ہی اب کیا ارادہ ہی خونخوار نے کہا آج یہان رہو اور جو انتظام باقی ماندہ ہین وہ بھی درست ہو جائین
کل یہان سے چلو ترقان نے کہا میرا ابھی یہی ارادہ تھا مگر کچھ اسباب سحر جو تحفہ جات بزرگان ہین اُسکا ساتھ لینا ضرور
ہی خونخوار نے جواب دیا کہ تحفہ جات کی کیا ضرورت ہی کیا ساحرون سے جنگ ہی اور اگر ساحرون سے جنگ ہی تو تحفہ جات
کی کیا ضرورت ہی مین یون کسی سے سحر مین کب کم ہون جو تحفہ جات کی فکر کرون تمھاری خوشی یونہین ہی اسوجہ سے مین
تمھین ساتھ لیے چلتا ہون ورنہ اپنے کسی ملازم کو بھیجدیتا وہ لشکر اسلام کو اسیر کر لاتا جب وہ لوگ غیر ساحر ہین
تو ہمسے کیونکر مقابلہ کر سکین گے ترقان نے جواب دیا کہ مین نے والدہ ماجدہ کی زبانی سنا ہی کہ اُن لوگون نے بہت
سے طلسم فتح کیے ہین اور بڑے بڑے ساحران جلیل القدر کو قتل کیا ہی خونخوار نے مسکرا کے جواب دیا کہ وہ ساحر ہونگے
جنکو اُن لوگون نے قتل کیا اور وہ طلسم ہونگے جنکو اُن لوگون نے فتح کیا ترقان نے کہا میرا ابھی یہی خیال ہی خونخوار
نے کہا پھر تحفہ جات لینے کی کیا ضرورت ہی یون ہی چلنا کافی ہی ترقان نے بھی اسکا کہنا منظور کیا اور وہ روز و شب
انھین ذکر اذکار مین بسر کیا دوسرے روز علی الصباح خونخوار اور ترقان نے لشکر ساحران و غیر ساحران

ہمراہ لیکر کوچ کیا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہی

کہ صاحبقران جو ملک زرین کی طرف روانہ ہوئے تھے راہ مین مقام کرتے ہوئے دسوین روز ایک صحراے ہولناک مین وارد ہوئے بدیع الملک نے عرض کی اس صحرا کی فضا مجکو بہت پسند آئی ہی اگر دو ایک روز یہان قیام فرمایے تو بہت مناسب ہی صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہی جبتک جی چاہے یہان رہو مین بھی اس صحرا کو پسند کرتا ہون بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران نامدار مرکب کی پشت سے اُترے داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے بدیع الملک بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور جملہ سردار اپنے اپنے مقام مین گئے صاحبقران نے حکم دیا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے جائین آگے کرسیان ڈنگل بچھائے جائین جنگل کی کیفیت دیکھینگے خادمون نے بتعجیل تمام پردے بارگاہ کے باندھ دیے آگے سائبان زربفتی کھینچ دیا صاحبقران مع جملہ رفقا وہان تشریف لائے غلامون نے ڈنگل بچھائے امیر ثانی کیفیت دیکھنے لگے دن بہت قلیل باقی تھا بدیع الملک نے عرض کی یہان سے شہر زرین بہت قریب ہی کیا عجب ہی کہ ہمارے آنیکی اطلاع ہو صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ مین نے سنا ہی اس مقام سے شہر زرین دو سو کوس ہی یہ ذکر تھا کہ ایک طرف سے گرد اُڑی بدیع الملک نے کہا نشان آمد لشکر معلوم ہوتا ہی صاحبقران اُسطرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا دو تخت برو ہوا اُڑتے ہوئے آتے ہین ایک تخت جو سب کے آگے ہی اُسپر ایک نقابدار لباس سرخ پہنے کچھ اسباب سحر آگے رکھے بیٹھا ہی اُسکے بعد جو تخت ہی اُسپر ایک ساحر سیہ فام تاج مرصع کار سر پر دھرے بنخوت و غرور بیٹھا ہی عقب مین اُن دونون تختون کے لشکر ساحران و غیر ساحران معلوم ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کوئی ساحر کہین لشکر کشی کیواسطے جاتا ہی جو لوگ ملک زرین پوش کے ہمراہیون سے مسلمان ہوکر شریک لشکر اسلام ہوئے تھے اُنھون نے پہچانا اور صاحبقران سے عرض کی حضور یہ ملکہ ترقان نقاب پوش بیٹی ملک زرین پوش کی ہی اور دوسرے تخت پر خونخوار آتش چشم جادو ہی نہین معلوم یہ دونون کہان جاتے ہین اور کسکی تلاش ہی امیر نے فرمایا جسواسطے جاتے ہونگے معلوم ہو جائیگا قریب آنے دو یہان تو یہ ذکر تھا کہ وہ تخت قریب آئے صاحبقران نے دیکھا کہ اُس نقاب پوش نے ایک طائر سفید رنگ جھولی سے نکال کے چھوڑا وہ طائر لشکر اسلام کے قریب آکر پلٹ گیا نقابدار کے پاس جاکر کچھ باتین کین اُسنے تخت روکا اپنے ملازمین کو ٹھہرنے کا حکم دیا سب لوگ رک گئے ملازمون نے خیمے استادہ کیے وہ نقابدار تخت سے اُترا اور سب لوگ بھی پیادہ ہوگئے نقابدار اور دوسرا تخت سوار ایک بارگاہ مین گئے پھر سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے امیر اور جملہ سرداران نامی نے اس کیفیت کو دیکھا جب سب اپنے اپنے خیمون مین چلے گئے صاحبقران نے فرمایا نہین معلوم یہ طائر سفید ہماری طرف کیون آیا تھا اور پھر پلٹ کر اُسنے نقابدار سے کیا کہا جو لوگ اس راز سے واقف تھے اُنھون نے عرض کی حضور جب ملک زرین پوش نے قصد جانیکا کیا تھا تو ترقان نے ایک طائر بناکر اُسکے ہمراہ کیا تھا اور اُس سے کہا تھا کہ ہر گھڑی کی خبر ہمین دیتے رہنا وہ یہی طائر ہی معلوم ہوتا ہی اُسنے قتل کی خبر دی اسکو سنکر تاب نہ رہی آپ سے مقابلہ کرنیکو آئی ہی بلکہ اسیواسطے لشکر بھی آپ کے لشکر کے مقابلے مین اُتارا ہی صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اگر اُنکا یہ عزم ہوگا تو ہمین بھی کچھ عذر نہین ہی یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر دعا دی اور عرض کی حضور ایک نامہ دار حاضر ہی امیر نے فرمایا بلالو ہرکارے نامہ دار کو سامنے لائے نامہ دار نے امیر کو

سلام کیا پھر نامہ نذر دیا امیر نے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا اُسمین ترقان اور خونخوار کیطرف سے لکھا تھا کہ اے سردار لشکر اسلام قاتل ملک زرین پوش کو ہمارے حوالے کرو ہم اُسے آگ مین ڈال دین کہ وہ جلکر خاک ہو جائے اور تم ہماری اطاعت قبول کرو مذہب سامری پرستی اختیار کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو اپنے تئین سلامت نہ پاؤگے امیر نے جو اس مضمون کو پڑھا بدرجہ کمال غصہ آیا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کیا بیہودہ گوئی کی ہے ابھی جا کر سب کو خاک مین ملا دونگا یہ فرماکر نامہ دار کیطرف مخاطب ہوئے فرمایا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو سامری و جمشید پر لعنت کر مذہب خدا پرستی اختیار کرو ورنہ نام و نشان مٹا دونگا نامہ دار نے چین بجبین ہو کر جواب دیا کہ آپکی کیا مجال ہے جو ہمارے والی نعمت کیواسطے کچھ کر سکین اتنا کہنا تھا کہ نور الدہر نے ایک طمانچہ اُس ساحر کو مارا کہ سر اُڑ گیا اسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من فولاد جادو بود امیر نے فرمایا اسکی لاش کو باہر پھینکدو ملازمون نے لاش اُس ساحر کی باہر پھینکدی یہان تو یہ واقعہ گذرا اُدھر ترقان نے خونخوار سے کہا کہ مین نے نامہ لشکر اسلام کے سردار کو روانہ کیا تھا ابھی تک نامہ دار واپس نہین آیا کیا سبب ہے خونخوار نے کہا مین بھی اسی فکر مین ہون ترقان نے کہا کسی دوسرے آدمی کو روانہ کرنا چاہیے کہ اُسکی خبر لائے خونخوار نے اُسیوقت دوسرے ساحر کو روانہ کیا یہ تو لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا یہان خونخوار نے ترقان سے کہا یقین ہے کہ وہ لوگ اب کچھ عذر نہ کرین اور قاتل ملک زرین پوش کو حوالے کرین اور اطاعت قبول کرین ترقان نے کہا مین قاتل کو تو ضرور جلا دونگی اور ان سب لوگون کو بھی سخت تکلیف دونگی خونخوار نے کہا جب اطاعت قبول کرین تو پھر کسیطرح کی تکلیف دینا مناسب نہین ہے بلکہ اور خاطر کرنا لازم ہے کہ اُنھون نے ہمارے مذہب کو اختیار کیا ترقان نے کہا پیشتر تکلیف دیکر پھر عفو تقصیر کرونگی مین نے قسم کھائی ہے کہ مسلمانون کو جہانتک ہو سکیگا مین تکلیف پہونچاؤنگی خونخوار نے کہا جب وہ اپنے مذہب کو ترک کر دینگے مسلمان کہان رہینگے ترقان نے کہا اسیوجہ سے اُنکو کم تکلیف دیجائیگی اور اگر مسلمان رہین اور ترک مذہب نہ کرین تو سب کو جلا دون دیوانہ بنا دون خونخوار نے کہا جیسا ہوگا دیکھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ رونیکی آواز آئی ترقان نے گھبرا کے گردن اُٹھائی دیکھا جس ساحر کو فولاد کی خبر کیواسطے بھیجا تھا وہ روتا ہوا چلا آتا ہے ترقان نے گھبرا کے پوچھا ارے خیر تو ہے اُس ساحر نے جواب دیا کہ فولاد جادو کی لاش سامنے میدان مین پڑی ہے نہین معلوم کسنے مار ڈالا ترقان نے کہا سوائے مسلمانون کے اور یہ کام کسی کا نہین معلوم ہوتا ہے دھوکے سے اُسکو مار ڈالا خونخوار نے کہا مین ابھی تحقیق کیے دیتا ہون یہ کہکر اپنے بازو سے ایک لوہے کا پتلا کھولا کچھ اسم سحر پڑھا پتلے پر پانی ڈالا پھر پوچھا اے شبیہ سامری فولاد جادو کو کسنے مارا اور کیونکر مارا اُسنے کہا فولاد جادو کو ایک جوان مسلمان نے قتل کیا ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا خونخوار نے کہا نام بتاؤ پتلے نے تھوڑی دیر تک سکوت کیا پھر گردن اُٹھا کر کہا نام اُس جوان کا نور الدہر ہے خونخوار نے کہا اسکو کس خطا پر قتل کیا پتلے نے جواب دیا کہ اسنے بدزبانی کی تھی یہ سنکر ترقان متحیر ہوئی کہا اے خونخوار بہت مناسب ہوگا جو والد ماجد کے قاتل کا نام بھی تحقیق کرو خونخوار نے پوچھا ملک زرین پوش کو کسنے قتل کیا اُسکا نام بتاؤ پتلے نے پھر سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد کہا ایک جوان بدیع الملک نامے لشکر اسلام مین ہے اُسنے ملک زرین پوش کو قتل کیا ہے خونخوار نے ترقان سے کہا تمنے سن لیا بدیع الملک نے ملک زرین پوش کو قتل کیا ہے اور نور الدہر نے فولاد جادو کو قتل کیا ہے ترقان نے کہا مین بہت تعجب کرتی ہون کہ فولاد سحر مین طاق تھا اسنے غیر ساحر کے ہاتھ سے مار کیونکر کھائی پتلے نے کہا اُن لوگون کو غیر ساحر نہ جاننا وہ ساحر کی ہستی نہین سمجھتے

ہین اُنکے پاس ایسی ایسی چیزین ہین جنکی وجہ سے اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی خونخوار نے کہا پھر اُنسے کیونکر جنگ کرنا
چاہیے تیلے نے جواب دیا بہتر وہ اشیاء اُنسے لیکر اپنے قبضے مین کرو تب وہ لوگ مجبور ہونگے اُسوقت اختیار ہی جسوقت
چاہنا اُنسے جنگ کرنا وہ مجبور ہو جائینگے خونخوار نے کہا ای تیلہ ساحری کیا چیزین ان لوگون کے پاس ہین تیلے
نے جواب دیا کہ جو سب کا سردار ہی جسکا نام صاحبقران ہی وہ صاحب اسم اعظم ہی اور اُسکے پاس ایک مہرہ ہیکل ہی اُنکی
وجہ سے اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور بدیع الملک جسنے ملک زرین پوش کو قتل کیا ہی اُسکے پاس کئی چیزین
ایسی ہین جو رد سحر کرتی ہین ایک بازوبند ہی ایک مہرہ سلیمانی ہی ایک لوح ہی بلکہ لوح کی یہ تاثیر ہی کہ جب کسی وقت مشکل
مین بدیع الملک اُسکو دیکھتا ہی تو اُسمین نوشتہ پاتا ہی اور دافع بلیات اسم اعظم اُسمین لکھے ہین جبتک ان دونون
شخصون سے یہ چیزین لیکر اپنے قبضے مین نہ کروگے تب تک اُنسے لڑنا دشوار ہی کسی صورت فتح نہ پاؤگے لڑ بھڑ کے
مارے جاؤگے خونخوار نے کہا مین اسیوقت تدبیر کرتا ہون کیا بڑی بات ہی ابھی سب چیزین اپنے
قبضے مین کرونگا پھر مسلمان میرا کیا بنا لینگے اب معلوم ہوا کہ ان لوگون کو اسی بات پر ناز ہی اسی وجہ سے انھون
نے ہمارے نامہ دار کو قتل کیا یہ نہ سمجھے کہ اگر ہم کد پر آئینگے تو سب تحفہ جات اُنسے چھین کر اپنے قبضے مین کرینگے
پھر یہ غرور کہان رہیگا ترقان تو اس گفتگو کو سنکر ہنس ہو گئی خونخوار نے جو اسکو متفکر پایا کہا ملکہ عالم آپ کیون
تردد فرماتی ہین مین سب انتظام کر لونگا ترقان نے کہا مجکو اسوقت یہ کیفیت سنکر حیرت ہو گئی مسلمان بڑے زبردست
ہین اسی وجہ سے ان لوگون نے بڑے بڑے ساحرون کو مارا بہت سے طلسم برباد کیے ان لوگون سے بہت سمجھ کے
مقابلہ کرنا ایسا نہو کہ یہ لوگ کسی طرح سے گزند پہونچائین خونخوار نے کہا ملکہ آپکی فکر بیکار ہی مین ابھی جاکر سب کیفیت
خلاصہ تحقیق کرتا ہون پھر وہ سب اشیا اپنے قبضے مین کرتا ہون جب سب تحفہ جات ان لوگون سے حاصل ہو جائینگے
پھر کیا بنا لینگے جسطرح چاہنا انکو گرفتار کر لینا ترقان نے کہا مین بھی تمھارے ہمراہ چلونگی خونخوار نے کہا تمھارا
چلنا مناسب نہین ہی بلکہ بہتر جانو تو اپنے باغ مین پلٹ جاؤ مین ان لوگون سے ہر طرح سے سمجھ لونگا ترقان نے
کہا مین باغ تو ہرگز نہ جاؤنگی بلکہ تمھارے ہمراہ لشکر اسلام مین ضرور چلونگی خونخوار نے کہا ملکہ مین تبدیل صورت
کر کے جاؤنگا اُن لوگون کو فریب مین لاؤنگا تم وہان جاکر کیا کروگی ترقان خاموش ہو رہی خونخوار اُٹھا اسباب
سحر لیا اپنی صورت سحر سے تبدیل کر کے لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا جیسے ہی لشکر مین پہونچا دیکھا بڑی آبادی ہی
ایک جانب لشکر کا بازار آراستہ ہی ہر قسم کا سودا فروخت ہو رہا ہی لوگ جمع ہین ایک شہر کا لطف معلوم ہوتا ہی
کوئی جوہری کی دوکان پر بیٹھا ہوا موتی زمرد یاقوت کی خریداری کر رہا ہی کوئی بزاز کی دوکان پر اطلس مخمل
جامدانی کے تھان جکار رہا ہی کوئی حکاک کی دوکان پر کھڑا ہی عجب لطف ہی خونخوار بصورت مبدل سب کو
دیکھتا ہوا بازار کی طرف سے گذر گیا اسکو بارگاہین سردارون کی ملین اسنے لوگون سے قبل کر کے بہت سے
نام تحقیق کرنا شروع کیے پہلے ایک بارگاہ کے قریب پہونچا دیکھا دو چار آدمی اُسطرف سے آتے ہین خونخوار نے
اُنسے پوچھا کیون بھائی یہ بارگاہ کسکی ہی اُنھون نے جواب دیا یہ بارگاہ ملک ایرج فرزند قاسم دیو قاری کی ہی
تجھے کیا ضرورت ہی کیون تحقیق کرتا ہی اسنے جواب دیا مجھے کوئی ضرورت نہین ہی مین مرد مسافر ہون غریب الوطنی
کی حالت مین اس طرف آنکلا ہون چاہتا ہون کوئی شخص ایسا مل جائے جو اسوقت بیکسی مین کچھ دستگیری کرے
اُن لوگون نے کہا ای مسافر بہت اچھی جگہ تو آگیا ہی یہان جس سے سوال کریگا تیری حاجت بر آئیگی خونخوار آگے
بڑھا اور ایک بارگاہ کے قریب پہونچا دیکھا دو خدمتگار اندر سے نکلے کسی کار ضروری کو جاتے ہین خونخوار

آگے بڑھا اُنکے قریب آیا پوچھا یہ بارگاہ کسکی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ تو کون ہی اور کیون دریافت کرتا ہی اسنے وہی کیفیت بیان کی جو پیشتر بیان کی تھی اُنھون نے کہا یہ بارگاہ فلک اشتباہ ہمارے آقاے عالیجاہ ملک رستم ثانی بن ملک ایرج کی ہی خونخوار نے کہا اگر تمھاری اجازت ہو تو مین وہان جاکر کچھ عرض حال کرون شاید میری تقدیر سے کچھ ملجائے تو میری مصیبت دفع ہو خدمتگارون نے کہا تمکو اختیار ہی دروازے پر جاکر عرض حال کرو ضرور تمھاری مراد بر آئیگی خونخوار اور آگے بڑھا ایک بارگاہ اور دکھائی دی وہان بھی اسنے تحقیق کیا معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی ہی خونخوار اور آگے بڑھا دیکھا ایک بارگاہ بہت بڑی استادہ ہی گرد اُسکے بہت سے لوگ بھی آتے جاتے ہین خونخوار سمجھا کہ یہ بارگاہ سردار لشکر کی ہی مگر لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ بدیع الملک کی ہی خونخوار تجمل بارگاہ دیکھکر حیران ہو گیا بارگاہ کے سب نشانات کو خیال مین رکھا اور آگے بڑھا دیکھا ایک بارگاہ نہایت پر تکلف استادہ ہی اور در بارگاہ پر انبوہ کثیر ہی معلوم ہوتا ہی کسی بادشاہ عالیجاہ کی ڈیوڑھی ہی خونخوار نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ بارگاہ کسکی ہی سب نے جواب دیا یہ بارگاہ صاحبقران زمان کی ہی خونخوار اسیطرح سب کی بارگاہین دیکھکر اور نام تحقیق کر کے اپنے لشکر مین واپس آیا تتر قان ٹہل رہی تھی اسکو جو آتے دیکھا خوش ہو کے پوچھا مطلب بھی حاصل ہوا خونخوار نے کہا اب کتنی بڑی بات ہی شب کو جاکے سب چیزین لے آؤنگا اسوقت مین صرف نام اور مقامات دریافت کرنے گیا تھا سو وہ تحقیق کر آیا اب شب کو جاکر بازوبند وغیرہ لے آؤنگا کل سب کو گرفتار کر لونگا تتر قان بہت خوش ہوئی تمام دن دونون مکارون نے یہی ذکر کیا کہ شام ہو تو لشکر اسلام مین جاؤن تحفہ جات وہان سے لاؤن پھر سب کو قید کر کے یہان سے لیجاؤن جب دن تمام ہوا اور آفتاب عالمتاب پردۂ شب مین نہان ہوا تتر قان نے خونخوار سے کہا اب تمھارے جانے مین کتنی دیر ہی خونخوار نے کہا ابھی لشکر اسلام مین سب لوگ بیدار ہونگے جب رات زیادہ جائیگی مین جاکر اپنا کام کرونگا تتر قان نے کہا کیا شب کو کوئی طلایہ دار وہان نہوگا خونخوار نے کہا مین غرق زمین ہو کر جاؤنگا اور بدیع الملک کی بارگاہ مین جاکر نکلونگا اگر اُنکو سوتا پاؤنگا تو سب تحفہ جات اُسیوقت اپنے قبضے مین کرونگا اور اگر بیدار پاؤنگا تو البتہ کچھ دیر تک انتظار کرنا پڑیگا تتر قان نے کہا آج اسکا انتظام ضرور ہو جانا چاہیے خونخوار نے جواب دیا ملکہ تم خاطر جمع رکھو مین آج سب تحفہ جات تمھارے پیشکش کر دونگا مجھے وہانتک جانے دو انھین باتون مین رات زیادہ گئی پھر تتر قان نے کہا اب رات بہت آئی ہی دیر نہ کرو اُٹھو جلدی جاؤ خونخوار اُٹھا اسباب سحر ساتھ لیا کچھ اسم سحر پڑھکر دونون پاؤن زمین پر مارے غرق زمین ہوا تتر قان اُٹھکر ٹہلنے لگی مگر خونخوار جو غرق زمین ہوا بدیع الملک کی بارگاہ مین اسنے سر نکالا دیکھا شمعہاے مومی و کافوری روشن ہین باریدار حاضر ہین بدیع الملک مسہری پر آرام فرماتے ہین خونخوار نے سحر کیا باریدارونکو غنودگی طاری ہوئی یہ زمین سے نکلکر مسہری کے قریب آیا دیکھا لوح گلے مین پڑی ہی مانند ستارے کے چمک رہی ہی اسنے لوح اپنے قبضہ مین کی آہستگی بازو پر ہاتھ بڑھایا بازوبند لینے کا قصد کیا مگر پھر اسنے خیال کیا کہ اگر ابھی بازوبند کھولتا ہون تو بدیع الملک جاگ پڑینگے بہتر یہ ہی کہ انکو کسیطرح بیہوش کردون یہ سوچکر اسنے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پڑیا بیہوشی کی نکالی دماغ مین بدیع الملک کے پہونچائی شاہزادے کو چھینک آئی بیہوش ہو گئے اس بیباک نے اپنا کام کیا مہرہ اور بازوبند لیا وہانسے چلا اُسی نقب کے رستے پھر اپنی بارگاہ مین آیا مہرہ اور لوح اور بازوبند تتر قان کو دیکر کہا ملکہ عالم اسکو اچھی طرح اپنے پاس رکھیے گا یہ نایاب چیز ہی اب مین جاتا ہون صاحبقران کی حرز ہیکل لاتا ہون تتر قان نے کہا ایک ہی بار کیون نہ لیتے آئے خونخوار

نے کہا مین مجبور ہون ان اشیاء کی وجہ سے تھا لاکھو چاہا مگر مجھکو سحر یاد نہ آیا بارگاہ صاحبقران مین کیونکر جاتا اب جاؤنگا
ترقان نے اسکو رخصت کیا خونخوار پھر غرق زمین ہوا تھوڑی دیر کے بعد اسنے بارگاہ صاحبقران کے اندر زمین
سے سر نکال کے دیکھا معلوم ہوا صاحبقران بھی سو رہے ہین مگر بہت سے خادم بیٹھے ہین خونخوار نے سحر کیا سبکو
غنودگی طاری ہوئی خونخوار بیخوف زمین سے باہر آیا صاحبقران کے قریب آکے بیہوشی دماغ امیر مین پہونچائی
صاحبقران چھینک لیکر بیہوش ہوئے اسنے حرز ہیکل پر قبضہ کیا وہان سے بھی راہی ہوا اپنی بارگاہ مین آ کے
حرز ہیکل ترقان کو دی اور کہا ملکہ یہ بھی عجب تحفہ ہے اصل یہ ہے کہ مسلمانون نے بڑی کوششین کی ہونگی تب یہ اشیاء ہاتھ
آئی ہونگی ایسی چیزین سوائے ان لوگون کے اور کسیکو ممکن نہین ہین انھین بہت احتیاط سے رکھنا ترقان
خوش ہوگئی خونخوار نے کہا اب کل طبل جنگی بجوانا صبح کو میدان مین جاتا ایک سحر کرکے سب کو اسیر کر لینا پھر تمھین
اختیار ہے جو چاہے ان لوگون کے حق مین کرنا اور ایک بات یہ بھی ہے کہ انکی گرفتاری سے اور اشیاء نادرات مثل
زر و جواہر کے بھی ہاتھ آئینگی صرف ایک بازار لشکر ایسا ہے جو اچھے اچھے ملکون مین نہین ہے علاوہ اسکے خزانہ لشکر بیحد و
بیحساب ہے ہر ایک سردار کی سرکار الگ ہے انکے قتل کرنے سے بہت کچھ مال و زر ہاتھ آئیگا ترقان نے کہا اب انکا
گرفتار کرنا کیا مشکل ہے اسی ذکر مین رات بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو لشکر اسلام سے صدائے اذان بلند ہوئی امیر
اُٹھے فریضہ سحری ادا کیا سب سردارون نے بھی نماز صبح سے فراغت حاصل کی بدیع الملک نے جو خیال کیا بازوبند
بازو پر نہ پایا لوح کو دیکھا اُسکا پتہ بھی نہ پایا مہرہ بھی اپنے پاس نہ دیکھا بہت گھبرائے صاحبقران کے پاس آئے
کل کیفیت عرض کی امیر کی نگاہ اپنے سینہ پر پڑی حرز ہیکل نظر نہ آئی صاحبقران بھی متردد ہوئے اور سب سرداران لشکر
متعجب ہوکر امیر سے کہنے لگے یا صاحبقران بڑے تعجب کی بات ہے کوئی آیا نہین بارگاہ مین کسی کے آنیکا نشان نہین
پھر کون تھا جو یہ چیزین لیگیا امیر نے فرمایا یہ کام کسی ساحر کا ہے یہ ذکر تھا کہ خواجہ عمر ثانی صاحبقران کی خدمت
مین حاضر ہوئے سب کیفیت دریافت کی پہلے امیر کی بارگاہ مین گئے فرش اُٹھا کے چارون طرف زمین کو دیکھا ایک
جانب دہنہ نقب معلوم ہوا خواجہ نے اُسکا سراغ لگانا چاہا مگر نقب کو بہت تنگ و تاریک پایا بعض بعض جگہ زمین
کو بہت عمیق کھدا دیکھا خواجہ تھوڑی دور گئے پھر آگے جانیکی راہ نہ پائی مجبور واپس آئے امیر سے آکر عرض
کی یا صاحبقران یہ کام کسی ساحر کا ہے غرق زمین ہوکر آیا ہے اب مین بدیع الملک کی بارگاہ مین جاتا ہون
وہان کی بھی خبر لاتا ہون دیکھون وہان کس ترکیب سے کوئی آیا یہ کہکر بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے
فرش بارگاہ اُٹھا کر چارون طرف نگاہ کی یہان بھی نقب کی وہی ترکیب پائی مجبور ہوکے صاحبقران کی
خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی وہان بھی یہی حالت ہے ضرور رات کو کوئی ساحر لشکر حریف سے یہان آیا اور وہ سب
اشیاء لیگیا امیر نے فرمایا تعجب کی بات ہے کہ ابتک اُن لوگون نے طبل جنگی نہین بجوایا ہے خواجہ نے عرض کی اب ضرور
طبل جنگی بجوائینگے میدان مین آئینگے صاحبقران نے اسم اعظم کو یاد کیا یاد نہ تھا خواجہ نے عرض کی معلوم ہوتا ہے اسکو
کیفیت اسم اعظم معلوم نہ تھی ورنہ اسکی بھی کوئی ترکیب نکالتا مگر اب ہوشیار رہیے گا امیر نے فرمایا خدا مالک ہے خواجہ
رخصت ہوئے مگر برق ثانی نے جو نگاہ خواجہ کی دیکھی معلوم ہوا کہ خواجہ کا ارادہ ہے کہ لشکر دشمن مین جائین کچھ اپنا
کمال دکھائین برق بھی خواجہ سے چھپکر چلا مگر عمرو نے جو دیکھا کہ برق جاتا ہے پکار کے آواز دی ارے برق کہان
جاتا ہے برق نے دیکھا خواجہ پکار رہے ہین عرض کی اُستاد کہین نہین جاتا ہون خواجہ نے کہا یہان آ برق قریب
آیا عمرو نے کہا خبردار لشکر دشمن مین نہ جانا یہ لوگ بڑے ظالم ہین اپر عیاری نہین چلتی ہے مین نے کئی بار ارادہ کیا

مگر نہ جا سکا وہان بڑی ہوشیاری رہتی ہی برق نے عرض کی اُستاد مین وہان جاکر کیا کرونگا آپ بیکار میری طرف سے
بدگمان ہوتے ہین خواجہ نے کہا مین نے تمکو سمجھا دیا کہ اگر وہان جاؤگے تو سلامت پھر کے نہ آؤگے وہان مین بھی نہین
جا سکتا ہون جو کچھ کوشش کرکے تمھین رہا کر لاؤن برق نے کہا اُستاد مین وہان نہین جاؤنگا آپ بیکار خفا ہوتے
ہین خواجہ خاموش ہو رہے برق وہان سے اُٹھکر بھاگ گیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا خواجہ نے برق کے
جانیکے بعد لشکر خونخوار جادو کا راستہ لیا قریب پہونچ کے اپنی صورت ایک ڈھاڑی کی بنائی لشکر مین خونخوار کے
آتے کنارے لشکر کے بیٹھ گئے طنبورہ چھیڑ کر تانین لگانا شروع کین لشکریون کے کان مین جو آواز پہونچی سب
بیتاب ہو گئے اپنے خیمون سے نکلکر چارون طرف دیکھنے لگے دیکھا ایک بڈھا نہایت لاغر میلا کرتا پہنے ایک
کاٹھ کی تسبیح گلے مین ڈالے ہوئے بال سر کے منڈے ہوئے ایک تہ بند باندھے طنبورہ ہاتھ مین لیے ہوئے لشکر
کے کنارے پہ جنگل کیطرف منھ کیے ہوئے بیٹھا تانے لگا رہا ہی مگر اس شکل پہ کیا کمال ہی کہ دل بیقرار ہوا جاتا ہی لشکری
قریب آئے کہا میان صاحب آپ کون ہین کہان سے تشریف لائے ہین اُس بڈھے نے کہا مین ڈھاڑی ہون یہان
سے چند کوس پر ایک قریہ ہی وہان رہتا ہون جب کبھی کوئی لشکر اسطرف آتا ہی تو اکثر چلا آتا ہون جو کچھ میری
تقدیر کا ہوتا ہی مل جاتا ہی پہلے دوسرے لشکر مین گیا تھا مگر وہان کسی نے سماعت نہ کی مجبور ہو کے یہان چلا آیا اب
اپنے گانون چلا جاؤنگا لشکر والون نے کہا آپ مایوس نہ ہوجیے ہم لوگ آپکی خاطر کرینگے اگر بن پڑیگا تو آپکو اپنے مالک
کے پاس لے چلینگے آپ ہمارے ہمراہ تشریف لے چلیے خیمے مین بیٹھکر گائیے یہ کہکر سب اُس بڈھے کو اپنے ہمراہ خیمے
مین لائے کہا اب کچھ شغل فرمائیے مگر کوئی اچھی چیز سنائیے خواجہ نے طنبورہ ملایا گنگنا کے ایک غزل گائی تمام لشکر
کے لوگ وہان جمع ہو گئے سب کی عجب کیفیت ہو گئی مگر آواز گانیکی خونخوار جادو اور ترقان لقاب پوش تک
جو پہونچی دل دونون کے بیقرار ہو گئے ترقان نے کہا اے خونخوار یہ کسکی آواز ہی عجب سوز و گداز ہی ذرا خبر تو منگاؤ
اگر کوئی یہان ہو تو اُسکو جلد بلاؤ خونخوار نے کہا ملکہ عالم میری بھی یہی کیفیت ہی دل کی عجب حالت ہی یہ کہکر ایک ملازم
کو بلایا کہا جلد جاکر خبر لا یہ کون گاتا ہی اگر کوئی ہمارے لشکر کا ملازم ہو تو اپنے ہمراہ لانا اور اگر کوئی اور شخص غیر ہو تو ہمے
اطلاع دینا ہم اُسکو بلائینگے یہان گنوائینگے ملازم بارگاہ کے باہر آیا دیکھا سب کے خیمے خالی پڑے ہین مگر ایک خیمے مین
بہت سے لوگ جمع ہین اور تمام لشکر اُس خیمے کو گھیرے ہوئے کھڑا ہی لیکن سب سکوت مین ہین معلوم ہوتا ہی تن مین
جان باقی نہین ہی ملازم خونخوار یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا قریب آیا بڑی مشکل سے اپنے تئین خیمے کے اندر پہونچایا
صورت دیکھکر حیران ہو گیا دلمین کہا اس صورت پر یہ کمال مگر کچھ کہہ نہ سکا یہ بھی محو ہو گیا جب عرصہ ہوا تو ترقان
نے پھر خونخوار سے کہا کہ کیسے آدمی کو بھیجا تھا کہ ابھی تک واپس نہ آیا خونخوار نے دوسرے ملازم کی طرف
اشارہ کیا یہ سلام کرکے پیچھے ہٹا خیمے سے باہر آیا یہ بھی جہان گانا ہو رہا تھا وہان آیا یہ بھی محو ہو گیا خونخوار نے
تیسرے ملازم کو روانہ کیا وہ جو آیا بمشکل تمام سب کو ہٹا کر خیمے کے اندر پہونچا دیکھا ایک مرد ضعیف گا رہا ہی غضب
کی تانین لگا رہا ہی دونون ملازم اُسکے آگے سر جھکائے بیٹھے ہین اسنے جاتے کے ساتھ ہی اُن دونون ملازمون سے
مخاطب ہو کر کہا تم لوگ عجب راحت طلب ہو آقاے نامدار خفا ہو رہے ہین ملکہ عالم بیتاب ہین فرماتی ہین ابھی تک
کوئی خبر لیکر نہ آیا کہ کون گا رہا ہی اور تم یہان آکر ایسے محو ہوئے کہ دنیا کی خبر نہ رہی خواجہ نے یہ کلمہ سنا دلمین کہا اب
میری طلبی ہوئی مگر اسکو بھی انھین دونون ملازمون کی طرح ہتھیار رکھنا مناسب ہی یہ سوچکر کہا میان صاحب غصہ تھو
دیجیے زیادتی نہ کیجیے ایک تان آپ بھی سن لیجیے ان بیچارون کی کیا خطا ہی میان گانا بری بلا ہی یہ کہکر کانون پر ہاتھ

رکھے ایک تان ایسی لگائی کہ ملازمہ تالیف بھی محو ہو گیا ابتو خواجہ نے اُسکی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کے گانا شروع
کیا ایسی ایسی تانین لگائین کہ اُسکو بھی کچھ ہوش سر و پا کا نہ رہا یہان تو خواجہ نے اسکو محو کیا وہان ترقان
نے خونخوار سے کہا یہ کیا سبب ہی جو جاتا ہی وہ پھر کے نہین آتا ہی اب کسیکو نہ بھیجو مین خود جاتی ہون خونخوار
نے کہا ملکہ تم کیون تکلیف کرو مین خود جاتا ہون جو کوئی ہو ابھی لاتا ہون ترقان نے کہا مین ضرور جاؤنگی یہ کہکے اپنی
جگہ سے اُٹھی خونخوار بھی اُٹھا دونون ہاتھ پکڑے بارگاہ کے باہر آئے خونخوار نے جو نگاہ کی سب فوج ایک جگہ دکھائی
دی ترقان سے مخاطب ہوکر کہا دیکھو ملکہ وہین کوئی گا رہا ہی تمام ملازمین لشکر اُسی جا مجتمع ہین یہ کہکر قریب آیا
بڑی مشکل سے یہ بھی خیمے کے اندر پہونچا دیکھا ایک بڑھا دبلا پتلا طنبورہ ہاتھ مین لیے گا رہا ہی اور جن جن ملازمین
کو بھیجا تھا وہ اُسی کے پاس بیٹھے جھوم رہے ہین خونخوار نے کہا دیکھو یہ لوگ یہانتک آئے مگر محو ہو گئے
کچھ کہہ نہ سکے اب تم سب کی محویت دیکھتی ہو کہ ہمارا اسوقت کسی کو خیال نہین ہی تعظیم و تکریم سب فراموش ہی ترقان
نے کہا پھر ان پیر مرد کو اپنی بارگاہ مین لیچلو خونخوار نے کہا دیکھو اب مین اُنسے کہتا ہون یہ کہکر آگے بڑھا خواجہ
نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا قاعدے سے معلوم ہوا کہ خونخوار آتش چشم اور ترقان نقاب پوش یہی ہی
یہ سونچکر خواجہ نے گانا موقوف کیا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے کہا سلامتی رہے آپ نے کیون تکلیف فرمائی
تابعدار کو وہین یاد فرمایا ہوتا خونخوار نے ہنسکر جواب دیا بھائی صاحب آپکے بلانے کو مین نے تین آدمی
متواتر روانہ کیے مگر وہ یہان آکے ایسے محو ہوے کہ آپ سے اطلاع نہ کی اب تشریف لیچلیے خواجہ نے
کہا بہت مناسب ہی یہ کہکر اُٹھے گانا جو موقوف ہوا سب لوگون کے ہوش درست ہوئے سب کی زبان
پر کلمات تعریف جاری ہوئے خواجہ بشکل ڈھاڑی خونخوار کے ہمراہ اسکی بارگاہ مین آئے خونخوار نے بڑی
خاطر کی بیٹھنے کی اجازت دی جب خواجہ بیٹھ چکے تو خونخوار نے پوچھا میان صاحب اپنا نام بتائیے یہان
آنیکا سبب فرمائیے خواجہ نے کہا میرا نام لے دار خان ہی یہان سے دو کوس پر ایک قریہ ہی وہان رہتا ہون
جب کبھی اسطرف سے کوئی قافلہ گذرتا ہی اور مجھے اُسکی خبر ہوتی ہی ساز لیکر چلا آتا ہون جو کچھ تقدیر کا ہوتا
ہی لے جاتا ہون روز کا معمول یہ ہی کہ روساے قریہ سننے کے لیے بلا بھیجتے ہین بہت کچھ دیتے ہین کل مین نے
اپنے لڑکے کی زبانی خبر سنی تھی کہ دو لشکر بہت بڑے بڑے اس صحرا مین اُترے ہین کل تو نہ حاضر ہو سکا آج آیا
پہلے اُس لشکر مین گیا گو بہت آباد دیکھا مگر اپنے کمال کا کسیکو قدردان نہ پایا مجبور ہوکے آپکے یہان آیا آپ
نے قدردانی فرمائی میری حرمت بڑھائی اب حضور کو بہت خوش کرونگا انعام و خلعت لونگا خونخوار نے کہا
میان لے دار خان تم بڑے کامل ہو اور وہ لوگ مسلمان ہین گانے بجانے کی قدر کیا جانین خواجہ نے کہا حضور
یہان کیونکر تشریف لائے اور یہ لشکر مسلمانون کا یہان کیونکر آیا خونخوار نے کیفیت بیان کی خواجہ بہت ہنسے کہا
بھلا آپ سے وہ کس دعوی پہ لڑنے آئے تھے آپ لوگ سحر مین طاق وہ اس کوچے سے ناواقف پھر کیا انھین
اپنی جان فاضل تھی خونخوار نے کہا میان صاحب اُنکے پاس چند تحفہ جات ایسے تھے جو رد سحر کا باعث تھے
اُنکی وجہ سے اُن لوگون پر سحر تاثیر نہین کرتا تھا خواجہ نے کہا وہ اب کیا ہوے خونخوار نے کہا مین نے اپنے
قبضے مین کیے خواجہ نے کہا وہ کیا کیا چیزین تہین ترقان نقاب پوش بول اُٹھی کہ ایک حرز ہیکل ہی ایک مہرہ سلیمانی
ہی ایک بازوبند سلیمانی ہی خواجہ نے کہا یہ نام کبھی آج ہی مین نے سنے کیون ملکہ عالم حرز ہیکل کیا چیز ہوتی ہی اور مہرہ سلیمانی
کس چیز کو کہتے ہین اور بازوبند کسکا بنا ہی جو یہ تاثیر رکھتا ہی کہ اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا خونخوار نے ترقان سے کہا

کہ میان صاحب کو سب اشیا دکھادو ترقان اُٹھی ایک صندوقچی لائی اُسکو کھولکر سب چیزین دکھائین خواجہ نے دیکھا کہ سب چیزین موجود ہین حرز ہیکل کو بہت دیر تک دیکھا کیے بازو بند کو دیکھکر کہا اسمین کیا صفت ہی جو سحر اسکی وجہ سے تاثیر نہین کرتا ہی مہرہ کو دیکھکر کہا ایک سنگ سرخ رنگ کو یہ بات حاصل ہی سب چیزین اپنے ہاتھ مین لیکر خیال آیا کہ خواجہ اب سحر تو ہمپر تاثیر نہین کریگا اسکی آنکھون مین خاک جھونک کر اپنے لشکر کی راہ لو پھر خیال آیا کہ ایسی جگہ آئین اور دو چار کوڑی کا روزگار کرکے نہ جائین یہ بالکل خلاف ہی یہ اشیا اب ہمارے ہاتھ سے کہان جائینگی یہ سوچکر وہ سب چیزین ترقان کو واپس دین کہا ابھی تک نوبت مقابلہ نہین آئی خونخوار آتش چشم نے کہا اب آج مین طبل جنگی بجواتا ہون بلکہ اچھے وقت اسکا خیال آیا مین آپکے باتون مین ایسا محو تھا کہ اس بات کو بھول گیا تھا یہ کہکر اسنے ملازمین سے کہا کہ ہمارے لشکر مین خبر کرادو کہ طبل جنگی بجے ملازمون نے اسکے لشکر مین خبر کی طبل جنگی بجا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبرین لیکر روانہ ہوئے اپنے لشکر مین لیئے بارگاہ سلیمانی مین حاضر ہوئے ہاتھ اُٹھا کر سلمنے صاحبقران کے عرض کی خدا حضور کی عمر و دولت مین ترقی عطا فرمائے خونخوار کے لشکر مین طبل جنگی بجا ہے امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین مگر خواجہ نے یہان اپنا رنگ جمانا چاہا ایسی ایسی باتین کین کہ خونخوار بہت خوش ہوا ترقان نقاب پوش نے کہا کیون میان لی دارخان صاحب آپ ملازمت کرنا چاہتے ہین خواجہ نے کہا اگر مالک قدردان ملے اور میری بسر اوقات کے موافق تنخواہ کرے تو ضرور ملازمت کرنا گوارا کرونگا ترقان نے کہا اسکی گفتگو ہمارے آپکے پھر کبھی ہوگی ابھی تو ہم آپکو جبتک یہان ہین اپنے یہان بطریق مہمان رکھتے ہین جسوقت یہان سے چلنے لگین گے اُسوقت دیکھا جائیگا خواجہ نے کہا آپ مالک ہین مجھکو کسی حال مین عذر نہین ہی خونخوار نے کہا میان صاحب آپ کچھ گایئے خواجہ نے طنبورہ سنبھالا گنگنا کے ایک غزل گائی ترقان اور خونخوار جادو کو سنائی یہ دونون بہت محظوظ ہوئے خواجہ کو بہت سا انعام دیا بہت کچھ تعریف کی عمرو نے کہا میرے گانے کا یون لطف نہین ہی خونخوار نے کہا میانصاحب اور جو کچھ فرمایئے وہ اسباب ابھی ممکن کیا جائے خواجہ نے کہا اگر آپ میرا کمال دیکھنا چاہتے ہین تو شراب طلب کیجیے پھر کچھ میرا بھی دل لگے خونخوار نے ملازمون سے کہا ارے شراب بہت جلد لاؤ ملازمون نے فوراً گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی حاضر کین خونخوار نے کہا میانصاحب شراب موجود ہی پیجیے خواجہ نے ایک صراحی کھینچکر شراب جام بلورین مین اُنڈیلی آنکھ بچا کر صراحی مین تھوڑی بیہوشی ملادی جام سر پر رکھا گت ناچنا شروع کی رقص کرتے ہوئے ترقان نقاب پوش کے پاس پہونچے سر کو جھکایا کہا ایسی سرکار ون کو سر سے شراب پلانا چاہیے ترقان یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگئی خونخوار بھی تعجب کرنے لگا اور جو لوگ اُس جگہ موجود تھے سب کو حیرت ہوئی کہ لیدارخان نے کیا کمال کیا سر سے شراب پلائی رقص کیا اور ایک قطرہ شراب کا زمین مین نہ گرا اسپر تو عمرو نے دورہ باندھا سب کو ایک ایک جام پلایا شراب پلاتے پلاتے ایک کنیز کے قریب پہونچے اُسکے سامنے بھی جام لیگئے کنیز نے آنکھین نیچی کرکے جام خواجہ کے ہاتھ سے لیا اور اپنے رومال مین جام کو اُنڈیل لیا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی پانون سے اُس کنیز کے زانو کو دبایا اُسنے سر اُٹھایا خواجہ نے آنکھ ملائی پہچان لیا کہ برق مثالی ہی خواجہ نے چپکے سے کہا لو ہر جگہ عیاری خراب کرنے پہونچتا ہی برق خاموش ہو رہا خواجہ آگے بڑھے اور لوگون کو شراب تقسیم کی جب سب حاضرین محفل پی چکے تو خواجہ پھر اپنی جگہ پر آکے بیٹھے طنبورہ اُٹھا کے گانا شروع کیا ہنوز ایک غزل بھی ختم نہ کی

تھی کہ سب کی آنکھوں مین سرسون پھولی خونخوار جادو نے ترقان نقاب پوش سے کہا او فاحشہ تو نے مجکو مفت
مین زحمت دی اپنے ساتھ یہان لائی اتنے دن گذر گئے مجھے اپنی پہلی زوجہ کا حال نہین معلوم ہی میرا دل لگا ہوا ہی وہ مجھے
کیا کہتی ہوگی مین ہرگز اب تیرا ساتھ نہ دونگا اُسکے پاس جاؤنگا اب تجھسے مجکو نفرت ہوگئی خبردار مجھے طلب نہ کرنا مین وہان
جاؤنگا اُسکو مناؤنگا اگر وہ کہیگی تو تیرا سر لیجا کر اُسکے قدمون پر ڈالدونگا مین نے بڑی غلطی کی جو تیرے کہنے سے
یہان چلا آیا اب تیری یہ صورت نحس مجکو دیکھنا ناگوار ہی ہر وقت پیش نظر وہی گلعذار ہی ترقان نے جو یہ بات سنی
جھلا کے جواب دیا او نامرد تو کیا بیہودہ بکتا ہی میری صورت کو نحس بتاتا ہی اور اُس کریہ منظر صورت کو میرے
حسن جہان آرا پر فوق دیتا ہی مجھے خود تیرا ساتھ دینا گوارا نہین ہی مین ہمیشہ تجکو نامرد جانا کی تجھسے بہتر اُس غلام
زنگی کو جانتی ہون جسکی یاد اب مجھے شب و روز ستاتی ہی کبھی میرا مطلب دل تجھسے پورا نہوا ہمیشہ اُس غلام زنگی پر
مین نے اپنی جان فدا کی اگر تو کسی پر مائل ہوتا تو مین اُسکی خوشامدین کیون کرتی مین تجکو خود نکالنا چاہتی ہون
خونخوار نے کہا او فاحشہ غلام زنگی کیسا کیا تو نے کوئی دوسرا یار کیا ہی ترقان نے کہا پھر کیا کرتی جب تجکو کسی
قابل نہ پایا تو دوسرے سے دل لگایا وہ میرا آرام جان ہی تجھسے ہر وقت دل پریشان ہی خونخوار نے کہا مین تجھے
زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پہ گرا ترقان نقاب پوش اُٹھی یہ بھی گری پھر تو جو جو
اُٹھا زمین پر گرا سب حاضرین محفل بیہوش ہوئے خواجہ نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی و برق ثانی بھی اپنے
مقام سے اُٹھا خواجہ نے کہا اب لو کہان آتا ہی برق نے کہا اُستاد مین ان لوگون کو جلدی جلدی قتل کرون
آپ زیور و اسباب اپنے قبضے مین کیجیے خواجہ نے کہا آپ معاف فرمائیے یہان سے چلے جائیے مین سب بندوبست
کر لونگا برق نے کہا اُستاد ایک کنیز کا زیور مین لے لون خواجہ نے کہا دور ہو یہان سے کیا بیہودہ بکتا ہی یہ کہکر پہلے
خواجہ نے اُس صندوقچی پر قبضہ کیا جسمین حرزہیکل وغیرہ رکھی تھی صندوقچی اُٹھا کر نذر زنبیل کی پھر تو خنجر پکڑ کے
پہلے خونخوار کے قریب آئے اسکے گلے پر خنجر پھیرا مگر یہ ذبح نہوا خواجہ نے ترقان کے چہرے سے نقاب ہٹائی
دیکھا ایک زن سیہ فام بدانجام نہایت ضعیف بیہوش پڑی ہی خواجہ نے اسکے گلے پر خنجر پھیرا مگر اسکی گردن بھی نہ
کٹی عمرو نے بتعجیل سب کا زیور اُتارا برق بھی شریک ہوا عمرو نے سب زیور برق سے چھین لیا جب سبکا
زیور اُتار چکے اور سب مال و اسباب اپنے قبضے مین کیا اب خواجہ کا یہ ارادہ ہوا کہ اسکو داخل زنبیل کرون خونخوار
اور ترقان نقاب پوش کو اپنے قبضے مین لون اور پاس صاحبقران کے لیچلون خواجہ چاہتے ہین کہ پہلے
خونخوار کو اُٹھائین کہ دربارگاہ پر ہلڑ ہوا عمرو نے گلیم اوڑھ لی برق ثانی بھی بھاگ کر پوشیدہ ہوا خواجہ بھی
بارگاہ سے سب کی لٹیان اُتارتے ہوئے نکل گئے صبح ہوتے ہی اپنے لشکر مین پہونچے یہان صاحبقران زمان
فریضہ سحری ادا کرکے ہتھیار ذات پر آراستہ کر رہے تھے کہ خواجہ نے آکر سلام کیا حرزہیکل کا کچھ ذکر بھی نہ کیا بلکہ
یہ کہا یا صاحبقران آپ میدان جنگ مین تشریف لیے جاتے ہین وہ ساحر غضب کا مکار ہی اسم اعظم سے ہوشیار
رہیگا اب تو حرزہیکل بھی پاس نہین ہی امیر نے فرمایا خدا مالک ہی جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا خواجہ نے عرض کی
حرزہیکل سے حفاظت بہت بڑی تھی مگر کیا عرض کرون مین نے بڑی کوشش سے حرزہیکل اپنے قبضے مین کی
لیکن پھر میرے پاس آکے چلی گئی صاحبقران نے فرمایا کیا ہوا خواجہ نے کہا مین شب کو خونخوار کی بارگاہ
مین گیا وہان سے حرزہیکل لیکر آتا تھا راہ مین قرضدار نے مجھسے حرزہیکل چھین لی صاحبقران سمجھے کہ حرزہیکل
خواجہ کے پاس ہی مسکرا کر فرمایا خواجہ تمھین ایسے وقتون پر قرضدار بہت ملجاتے ہین عمرو نے عرض کی یا امیر

آپ جانتے ہین کہ آمدنی کم خرچ زیادہ میری فیاضی آپ پر ظاہر ہی جہان بازار مین نکلا فقیرون نے گھیر لیا کوئی کہتا
ہی میرے پاس کھانیکو نہین ہی کوئی کہتا ہی میرے پاس کپڑا نہین ہی کوئی وضع شریف چپکے سے کہتا ہی آپکی کنیز ناکتخدا
اُسکا فرض ادا کرنا مجھپر واجب ہی مگر تہیدستی مانع ہی اگر آپ کچھ شرکت فرمائین تو مین اس فرض سے ادا ہو جاؤن
اسیطرح سے ہزارون آدمی سوال کرتے ہین پھر کسی کے سوال کو رد کرنا میرا شیوہ نہین ہی اُنسے فراغت پائی
روپیہ دیکر جان بچائی آگے بڑھا حقہ والون نے گھیر لیا پھر اب اُنھین جواب صاف دینا یہ میری وضع کے
خلاف ہی اور یہ سب باتین آپکی وجہ سے ہین لوگ جانتے ہین کہ خواجہ کو صاحبقران سے بہت کچھ ملتا ہی مین
تو بہت عاجز ہون اگر نہین جاتا ہون تو انتظام مین فرق آتا ہی اب ایسی حالت مین سوائے قرض کے اور کیونکر
اپنی اوقات بسر کر سکتا ہون امیر نے فرمایا پھر اُسکا قرض کسقدر ہی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب
مین کیا بیان کرون جو کچھ اسوقت مجکو ملجائے مین اُسی کو غنیمت جانون امیر نے حکم دیا کہ خواجہ تم دو ہزار
روپیہ لے لو عمرو نے کہا یہ تو ایک مہینے کا سود بھی نہوگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ بہت طمع اچھی نہین ہوتی
ہی جو ملتا ہی اسکو غنیمت جانو عمرو نے کہا آپ یہ تصور فرماتے ہین کہ مین آپ سے فقرا کرکے لیتا ہون مجھے کیا
ضرورت تھی مگر مجبور ہون اسوجہ سے آپکو تکلیف دیتا ہون صاحبقران نے فرمایا اچھا چار ہزار روپیہ
لے لو مگر اب زیادہ گفتگو نہ کرنا خواجہ نے کہا آپ مالک ہین یہ بھی نہ عطا فرمایئے تو مین کیا کرون یہ کہکے روپیہ
وصول کیا وہان سے بدیع الملک نوجوان کے خیمے مین آئے کہا کیا ارادہ ہی بدیع الملک نامدار نے کہا مین
میدان کارزار کی طرف جاتا ہون خواجہ نے کہا افسوس ہی کہ ایسے ساحران غدار سے مقابلہ ہو اور کوئی
چیز دافع سحر اپنے پاس نہو بدیع الملک نے کہا خواجہ خدا مالک ہی عمرو نے کہا یہ تو سچ ہی مگر لوح اور بازوبند
بھی عجب تحفہ نایاب نے کیا کہون مین نے ان اشیاء پر قبضہ کر لیا تھا مگر مجبور رہو گیا راہ مین قرضدار آئے
اُنھون نے کل چیزین مجھسے چھین لین صاحبقران کی حرزہیکل بھی تھی اُنھون نے روپیے دیے ہین اب
حرزہیکل لینے جاتا ہون بدیع الملک نوجوان سمجھے کہ خواجہ کے پاس سب چیزین موجود ہین مسکرا کے کہا
پھر جو کچھ فرمایئے حاضر کرون مگر بازوبند وغیرہ لا دیجیے خواجہ نے کہا جو کچھ مل جائے غنیمت ہی بدیع الملک
نے کہا صاحبقران زمان نے کیا عطا فرمایا ہی خواجہ نے کہا اُنکے عطیہ کے دریافت کی کیا ضرورت ہی جو کچھ منظور
ہو اُسکی جلد تدبیر کرو کہ لشکر حریف میدان مین آچکا ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ میرے پاس دو ہزار روپیہ
موجود ہین اسکو اسوقت قبول فرمایئے پھر دیا جائیگا خواجہ نے کہا بھلا کہان ممکن ہو سکتا ہی یہ تو ایک ہفتہ کا
بیاض بھی نہین ہی جب بدیع الملک نے دیکھا کہ خواجہ اسقدر روپیہ پر راضی نہونگے تو مجبور ہو کے کہا خواجہ
چار ہزار روپیہ سے زیادہ مین نہین دے سکتا عمرو نے کہا منگاؤ مین لیکر اسکے پاس جاؤنگا اگر
قبول کریگا تو تمھارے تحفہ جات لا دونگا بدیع الملک نے اُسیوقت چار ہزار روپیہ منگا کر خواجہ عمرو کو
دیے خواجہ نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون وہ راضی ہوتا ہی یا نہین یہ کہکے وہان سے اُٹھے صاحبقران
کی بارگاہ مین آئے دیکھا امیر سوار ہونے کو جاتے ہین خواجہ نے حرزہیکل زنبیل سے نکال کے امیر نامدار کو دی
صاحبقران نے کہا خواجہ تم بڑے طماع ہو عمرو نے کہا اب حرزہیکل پہنو باتین نہ بناؤ نہین معلوم کیونکر لائے
کیا کیا مصیبتین گذرین امیر نے حرزہیکل پہنی خواجہ وہان سے بدیع الملک کے پاس آئے بدیع الملک
کو بارگاہ کے باہر قریب مرکب پایا سب تحفہ جات دیئے بدیع الملک بہت خوش ہوئے خواجہ کی مدح و ثنا ۱۰

کی شکر یہ ادا کیا لوح کو چوم کر گلے مین ڈالا بازو بند بازو پر باندھا مہرہ بھی پاس رکھا گھوڑے پر سوار ہوئے خواجہ
وہان سے پھر صاحبقران کے پاس آئے امیر سوار ہو چکے تھے خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا امیر نے گھوڑا
بڑھایا سب لشکر کو پشت پر لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خونخوار جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب خواجہ وہان سے چلے آئے تو خونخوار اور ترقان بیہوش پڑے رہے مگر اور تمام لشکری مسلح و مکمل ہو کر
انتظار خونخوار مین بارگاہ کے دروازے پر آکے ٹھہرے جب بہت عرصہ ہوا اور خونخوار باہر نہ آیا تو سب نے
آپسمین کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ آج روز جنگ ہی مگر آقا ہمارا ابھی تک باہر تشریف نہین لائے ہین کیا سبب
ہی بعض نے کہا اگر وہان کسی کو بھیجا اور انکے خلاف ہوا تو سب غضب ہوئے اور فکر کا زیادہ باعث یہ ہی کہ
کوئی ملازم بھی باہر نہین آتا ہی جو اس سے کیفیت معلوم ہو رسالدار دلاور نے کہا اگر انکے خلاف ہو گا تو ہم اسکا
عذر کر لینگے مگر جاکر خبر لینا چاہیے یہ کہکر ایک رسالدار بارگاہ کے اندر آیا عجب کیفیت دیکھی سب کو برہنہ پایا
رسالدار نے خونخوار جادو کے قریب آکے دیکھا تو اعضا مین حس و حرکت نہ پائی مگر آمد و شد نفس کی معلوم
ہوئی زندگی کا یقین ہوا جلدی جلدی پانی کے چھینٹے دیے خونخوار کو ہوش آیا اپنے کو اس عالم مین پایا گھبرا
کے اٹھا دیکھا ترقان نقاب پوش برہنہ پڑی ہی جلدی سے اپنے رسالدار کا پٹکہ کھولکر ترقان کے
اوپر ڈالا رسالدار نے کہا یہ کیا کیفیت ہی خونخوار نے کہا مین نہین جانتا یہ کیا حالت ہی لی دار خان کہان
ہین رسالدار نے کہا انکا تو یہان پتہ نہین ہی خونخوار نے کہا جب مین تمہارے یہان سے لی دار خان
کو لایا وہ یہان آئے پہلے تو انھون نے بہت سی باتین بنائین پھر غزلین گائین شراب عجب طرح سے پلائی
شراب پینے کے بعد پھر مجھکو ہوش نہین رہا یہ بھی نہین معلوم کہ میرے کپڑے کون لیگیا اور سب اسباب
آرائش کیا ہوا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مرد سارق ڈھاڑی کی شکل بناکے آیا اور اسنے شراب مین بیہوشی
ملاکر سبکو پلائی جو کچھ مال و اسباب یہان موجود تھا وہ لیگیا رسالدار نے کہا خیر اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا
اب میدان مین تشریف لیچلیے لشکر حریف عرصے سے منتظر ہی مجھکو ہرکارون نے خبر دی ہی خونخوار نے کہا
ابھی چلتا ہون جلد جاکر اطلاع کرو کہ لباس دوسرا میرے واسطے اور ملکہ عالم کیواسطے حاضر کیا جائے
رسالدار باہر آیا توشہ خانہ مین گیا داروغہ سے تمام کیفیت بیان کی اسنے جلدی جلدی لباس نکال کر
خونخوار کے پاس آیا خونخوار نے ترقان کو ہوشیار کیا لباس پہنایا ترقان نے جو سب کنیزون کو دیکھا
سخت حیران ہوئی کہا ای خونخوار جادو یہ کیا سبب ہی سب کے لباس کون لیگیا اور تمام اسباب بارگاہ
پر کس نے قبضہ کیا خونخوار نے جواب دیا ملکہ جو شخص لی دار خان کی صورت بنکر آیا تھا معلوم ہوتا ہی وہ
کوئی مرد سارق تھا یہان آکے اسنے سب کو بیہوش کیا اور کل اسباب لیگیا اسوقت تو اسکی تلاش غیر ممکن
ہی مگر بعد فراغت جنگ مین اسکا پتہ لگاؤنگا جہان ہوگا وہان سے ڈھونڈھ کے لاؤنگا مگر حرز ہیکل اور
جملہ تحفہ جات تمہارے پاس موجود ہین ملکہ نے جواب دیا کہ مین نے ایک صندوقچی مین بند کرکے رکھدیے تھے
جاکر جو دیکھا صندوقچی کو اس جگہ نہ پایا خونخوار نے کہا افسوس مین نے کس محنت سے ان اشیا کو اپنے
قبضے مین کیا تھا وہ ضائع ہوئین خیر اسوقت مین لشکر اسلام کو گرفتار تو کر لون پھر دیکھا جائیگا میرے ہاتھ
سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر اسنے اسباب لیا ترقان سے کہا ملکہ اب تم یہان آرام کرو مین لشکر حریف کے مقابلے

مین جاتا ہون ترقان نے کہا مین بھی چلونگی تماشا دیکھونگی خونخوار نے بہت منع کیا مگر ترقان نے نہ مانا خونخوار جادو بھی مجبور ہو گیا کہا ملکہ تمھین اختیار ہے اب زیادہ مین نہین کہہ سکتا ہون ترقان نے لباس سحر پہنے نقاب سحر چہرے پر ڈالی اپنی صورت حسین بنائی ایک طاؤس زرین بال سحر سے بنایا اُسپر سوار ہو کر بارگاہ کے باہر آئی خونخوار نے بھی ایک اژدر سحر بنایا دو چشم آتشین سحر کی بنی ہوئی لگالین اپنی آنکھون پر چڑھائین اژدر پر بیٹھ کے اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکر کو عقب مین لیا ترقان سے کہا ملکہ تم سب کے آگے چلو سردار لشکر تم ہو ملکہ نے اپنا طاؤس خونخوار آتش چشم کے اژدر کے آگے کیا اسطرح سے میدان جنگ مین آیا لشکر اسلام کو دیکھا کہ بیحد و بیشمار صف بستہ رزمگاہ مین منتظر ہے ترقان نے پلٹ کے کہا دیکھو ان لوگون کے پاس لشکر کسقدر ہے خونخوار نے جواب دیا کہ بہادری مین ان لوگون کے فلک نہین ہے ترقان نے کہا اب قاتل والد ماجد کو دکھا دو خونخوار نے بدیع الملک کی طرف اشارہ کیا ترقان کی نگاہ جو بدیع الملک نامدار پر پڑی حسن و جمال دیکھکر محو دید ہو گئی دلمین آرزوے وصل پیدا ہوئی صورت زیبا دیکھکر شیدا ہوئی خونخوار نے اسکے چہرے کیطرف خیال کیا رنگ اُڑا ہوا پایا کھٹک گیا گھبرا کے پوچھا کیون ملکہ عالم کیا کیفیت ہے مزاج کیسا ہے ترقان نے ٹھنڈی سانس بھر کے جواب دیا کہ میری طبیعت اسوقت خود مضمحل ہو گئی نہین معلوم کیا سبب ہے خونخوار سے یہ بات کہکے پھر بدیع الملک کیطرف بنگاہ حسرت دیکھنے لگی خونخوار نے کہا ملکہ تم بارگاہ مین پلٹ جاؤ یہان نہ ٹھہرو تمھاری طبیعت اسوقت درست نہین ہے ایسا نہو زیادہ تکلیف ہو ترقان نے کہا مین نہین پلٹونگی تم اپنا کام کرو مجھسے زیادہ باتین نہ کرو خونخوار کو غصہ آیا کہا مین تمھارے واسطے کہتا ہون آیندہ تمھین اختیار ہے ملکہ نے کہا جبتک مین یہان رہونگی تبتک میری طبیعت درست رہیگی اگر یہان سے چلی جاؤنگی تو واقعی دل زیادہ پریشان ہوگا خونخوار نے کہا یہ کیا کہا ترقان نے جواب دیا کہ تجکو اس جھگڑے سے کیا مطلب ہے خونخوار جادو نے جواب دیا مین ابھی قاتل ملک زرین پوش کا سر کاٹکر تمھارے حوالے کرون تم بارگاہ مین جاؤ ترقان نے کہا خبردار اس جوان کو قتل نہ کرنا زندہ گرفتار کر لینا میرا جی چاہیگا تو قتل کرونگی اور اگر میری اطاعت قبول کریگا تو اُسکو امان دونگی اپنے یہان منتظم سلطنت بناؤنگی اُسکے چہرے سے یہ بات ظاہر ہے کہ یہ بڑا عاقل و دانا ہے اور بہادری تو اُسکی اس امر سے عیان ہے کہ اُسنے والد ماجد کو قتل کیا لشکر سے نہ ڈرا خونخوار نے کہا پہلے تو کیا ارادہ تھا کہ مین ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی سب کو جلا کر خاک کر دونگی یا اب صورت دیکھکر یہ بات پیدا ہو گئی کہ منتظم سلطنت قرار دینے کی راے ہوئی یہ کیا بات ہے ترقان نے کہا تمھین ان امور مین کیا دخل ہے جو ہمارے مزاج مین آتا ہے وہ کرتے ہین ہماری بات مین دخل نہ دو اور جسکو چاہے قتل کرو مگر اُس جوان کو زندہ گرفتار کر کے میرے سپرد کرو مین جو چاہون اُسکے حق مین کرون خونخوار نے جواب دیا کہ ابھی تک تو مین تمھاری طرف سے جنگ کرتا تھا مگر اب مجھے کد ہو گئی ہے پہلے سب کے اُسی جوان کو قتل کرونگا دیکھون تم میرا کیا کر لیتی ہو ترقان نے جواب دیا تیری کیا مجال جو اُسکو قتل کر سکے خونخوار بڑھا نقیبون کی طرف اشارہ کیا نقیبون نے بڑھ کے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے پھر ترقان نے اپنا طاؤس آگے بڑھایا ایک جانب کھڑے ہو کر تماشا دیکھنے لگی کہ خونخوار چشم سحر چڑھائے ہوئے اژدر کو دوڑا کے میدان مین آیا للکار کر آواز دی اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جو قاتل ملک زرین پوش کا ہو میرے مقابلے مین آئے بدیع الملک نے جو یہ کلام اس بدانجام کی زبان سے سنا اپنے اسپ صبا رفتار کو چھیڑ کر آگے بڑھے صاحبقران کے قریب آئے اجازت میدان طلب

کی امیر نے رخصت دی بدیع الملک میدان مین آئے خونخوار نے کہا او جوان تو نے ملک زرین پوش کو قتل
کیا اور میری ذات سے نہ ڈرا بدیع الملک نے جواب دیا کہ تو کیا چیز ہی ہم سواے ذات الٰہی اور کسی سے نہین ڈرتے
ہین تو ہمارا کیا بنا سکتا ہی خونخوار نے کہا ابھی اگر تیری طرف نگاہ قہر سے دیکھون تو جلا کر خاک کر دون بدیع الملک
نے فرمایا تو نگاہ قہر سے میری طرف دیکھ کے اپنے دل کا حوصلہ نکال لے دیکھون مجھے کیونکر جلا دیتا ہی خونخوار جادو نے
بدیع الملک کیطرف بغور دیکھا اور اسطرح آنکھین لڑائین کہ برقین زمین پر گرنے لگین صاحبقران اور تمام لشکر کے لوگ
یہ کیفیت دیکھکر متعجب ہوئے مگر بدیع الملک نوجوان بھی بنگاہ غیظ اسکی طرف دیکھتے رہے برقین گرنے سے ادھر تو
لشکر اسلام کے جلے جب امیر نے یہ کیفیت دیکھی اسم اعظم ورد زبان کیا حرز ہیکل کو گردش دی لوگون پر سایہ حرز ہیکل
پڑا جلنے سے محفوظ رہے یہان خونخوار جادو نے دیکھا کہ بدیع الملک پر کچھ اثر نہوا تو اسنے ایک پھول جھولی سے
نکالا اسم سحر پڑھ کے بدیع الملک نوجوان کیطرف پھینک دیا اس پھول سے بہت سی چنگاریان نکلین شاہزادہ
بدیع الملک کی آنکھون مین آئین مگر کچھ اثر نہ دکھایا یہ کیفیت دیکھکر خونخوار آتش چشم بہت گھبرایا کہا اے جوان مین تیری
ضرب کا مشتاق ہون دیکھون تو میرا کیا بنا لیتا ہی بدیع الملک نے تلوار کا وار کیا خونخوار جادو نے سر آگے کر دیا
تلوار سر پر پڑ کے اُچٹ گئی بدیع الملک سمجھے یہ روئین تن ہی چاہا ہاتھ پکڑ کے اژدر سے کھینچکر چیر ڈالون خونخوار جادو
نے جو تیور بدیع الملک کے چہرے دیکھے کہا اے جوان پیشتر میری ایک بات سن لے بدیع الملک ٹھہر گئے خونخوار
نے کہا یہان مین بے سر و سامان ہون تجھسے نہین لڑ سکتا اگر تجھے اپنی بہادری پر بڑا ناز ہی تو مین اپنے طلسم مین
جاتا ہون وہان آکر مجھسے مقابلہ کرنا طلسم خونخوار مشہور ہی بدیع الملک نے چاہا جواب دین کہ وہ سامنے سے
غائب ہو گیا بدیع الملک ہونٹھ چبا کر رہگئے یرقان نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب لوگ مل کر
اس جوان کو زندہ گرفتار کر لو خبردار کسی طرح کا گزند اسکو نہ پہونچنے پائے لشکر نے جو اشارہ پایا سب یورش کر کے
ٹوٹ پڑے ساحر سحر کرنے لگے غیر ساحر تیر و نیزہ و شمشیر سے وغا کرنے لگے بدیع الملک نوجوان بھی گھوڑے پر سنبھل
بیٹھے شیرانہ وغا کرنے لگے صاحبقران نے جو یہ حالت دیکھی اپنے گھوڑے کو چھیڑ کر بڑھے امیر کے بڑھتے ہی تمام
لشکر بڑھا تلوار چلنے لگی گو ساحرون کے سحر سے ملازمان لشکر امیر کو گزند پہونچتا تھا مگر صاحبقران اور بدیع الملک
اُن لوگون کی مدد کرتے تھے اگر کوئی قریب صاحبقران مبتلاے سحر ہوا امیر نے پڑھ کے اسم اعظم دم کیا اُسکے
ہاتھ پانون کھل گئے اگر کوئی قریب بدیع الملک مبتلاے سحر ہوا بدیع الملک نے پڑھ کے لوح کا عکس ڈال دیا
اُسنے نجات پائی پھر سب کے قتل کرنے مین مصروف ہوا اسیطرح سے دوپہر تک معرکہ کارزار گرم رہا آخرکار لشکر یرقان
کی ہمت کم ہو گئی بھاگنے کی جستجو کرنے لگے یرقان نے جو یہ کیفیت دیکھی سحر کر کے بلند ہوئی وہان سے کڑک کے گری
ارادہ کیا بدیع الملک کو لے نکلون مگر ببرکت لوح اور بازوبند قریب بدیع الملک کے نہ پہونچ سکی اسنے خیال
کیا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی اگر ٹھہرونگی تو مجھے گزند پہونچیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ نکل جاؤن جب یہ لوگ
میرے ملک پر قبضہ کرنے آئینگے اُسوقت کسی تدبیر سے بدیع الملک کو اسیر کر لونگی یہ سوچکر یونہین بردے ہوا
اُڑتی ہوئی اپنے شہر کے جانب روانہ ہوئی یہان لشکر جو چھوٹا مجبور ہو کے فرار ہوا لشکر اسلام نے تعاقب کیا تھوڑی
دور جا کے جب لشکر کفار نے دیکھا کہ مسلمان بہت قریب آگئے ہین پھر پلٹ پڑے تلوار چلنے لگی بہت سے لوگ
کافرون کے زخمی ہوئے آخر مجبور ہو کے سب نے امان طلب کی لشکر اسلام نے ہاتھ یرقان کا پکڑا لشکر بھی
سمٹا سرداران اسلام سب کو اپنے ہمراہ لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر نے سب کو مسلمان

کیا بفتح و فیروزی میدان کارزار سے اپنی بارگاہ کیطرف واپس آئے خوشی خوشی بارگاہ مین داخل ہوئے جسقدر سردار لشکر کفار کے تھے وہ سب حاضر ہوئے امیر نے سب کے رہنے کیواسطے بارہا استاد کرائے اور آپ بارگاہ سلیمانی مین تشریف فرما ہوئے تہنیت فتح کی محفل آراستہ ہوئی امیر نے بعیش و مسرت سب کو علی قدر مراتب انعام تقسیم کیا یہان تو یہ کیفیت تھی مگر بدیع الملک نوجوان جو میدان سے واپس آئے اپنی بارگاہ مین آکر اپنے تمام سردارون کو جمع کیا جب سب حاضر ہوئے تو بدیع الملک نے فرمایا کہ مین عنقریب یہان سے سفر کرونگا اور طلسم خونخوار کیطرف جاؤنگا آج میدان مین خونخوار جادو یہ کہکر میرے سامنے سے فرار ہوا ہو کہ اگر تمھین اپنی ہمت و جرأت پر بڑا ناز ہو تو میرے طلسم مین آکے مجھسے مقابلہ کرنا مجھے اُسوقت سے اس بات کا خیال ہو ضرور اسکے طلسم مین جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا اگر خدا نے چاہا تو طلسم توڑکے خونخوار آتش چشم جادو کو مسلمان کرونگا اگر وہ اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کرونگا سردارون نے عرض کی حضور کو اختیار ہو مگر صاحبقران کا ہیکو اجازت دینگے کہ آپ تنہا تشریف لیجائین بدیع الملک نے کہا مین کسی صورت سے اجازت نے لونگا بے وہان جائے مجکو آرام نہ آئیگا بدیع الملک نوجوان تو یہان سردارون سے یہ باتین کر رہے ہین مگر صاحبقران نے جو محفل مین شاہزادۂ بدیع الملک کو نہ پایا ملازمون سے فرمایا جاکر دیکھو بدیع الملک نوجوان کس کام مین مشغول ہین جو ابھی تک محفل مین نہین آئے ہین ملازمین حسب الحکم امیر نامور بارگاہ بدیع الملک مین آئے دیکھا بدیع الملک نوجوان مع اپنے جملہ سردارون کے بارگاہ مین جلوہ فرما ہین کچھ صلاح کی باتین کر رہے ہین خادمون نے سلام کیا بدیع الملک نے جواب دیکر بیٹھنے کو حکم دیا خادمان امیر بیٹھے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کیا کام ہو خادمون نے عرض کی صاحبقران نامدار نے آپ کے مزاج کی خبر پوچھی ہو اور فرمایا ہو کہ ابھی تک محفل مین کیون نہین آئے بدیع الملک نے فرمایا میری طرف سے بعد آداب تسلیمات کے عرض کرنا کہ بچند وجوہ حاضر ہونے سے معذور رہا معاف فرمائیے گا ابھی حاضر ہوتا ہون خادم روانہ ہوئے بدیع الملک بھی اُٹھے سردارون سے کہا اگر بن پڑتا ہو تو ابھی اسکا ذکر صاحبقران سے کرتا ہون یہ کہکر آگے بڑھے سب سردار عقب مین آہستہ آہستہ چلے خادمون نے کنول روشن کرکے آگے بڑھائے اس شان و شوکت سے بدیع الملک نامدار بارگاہ صاحبقران مین آئے امیر بدیع الملک کو دیکھکر خوش ہوگئے اپنے پاس بلا کے بٹھایا بہت کچھ تعریف کی بدیع الملک نے گردن جھکا کے عرض کی سب حضور ہی کے اقبال کا سبب ہو صاحبقران نے فرمایا کس کام مین مشغول تھے جو اسقدر عرصہ لگایا بدیع الملک نے عرض کی کیا عرض کرون جسوقت سے میدان سے واپس آیا ہون ایک عجب فکر مین ہون صاحبقران نے فرمایا بیان کرو بدیع الملک نے عرض کی جسوقت مین نے خونخوار جادو کے سر پر تلوار لگائی تلوار میری اُچٹ گئی یقین ہوا کہ یہ رویین تن ہو مین نے چاہا اسکو چیر ڈالون مگر اُسنے کہا کہ ایک بات میری سن لو مین رک گیا اُسنے کہا مین اُسوقت بے سروسامانی کی حالت مین تجھسے جنگ کر رہا ہون اگر تمھین اپنی جرأت و ہمت پر ناز ہو تو میرے طلسم مین جسکا طلسم خونخوار نام ہو وہان آکر مقابلہ کرنا دیکھون پھر تم کیونکر مجھسے مقابلہ کرسکتے ہو مین نے چاہا جواب دون مگر وہ میرے سامنے سے غرق زمین ہوکر غائب ہوگیا اُسوقت سے میرا یہی قصد ہو کہ اُسکے طلسم مین جاکر آفت برپا کردون اُسکو یا تو مسلمان کرون اور اگر اسلام قبول نہ کرے تو قتل کرون آپ سے اسوجہ سے عرض کیا کہ اب مجھے رخصت مرحمت فرمائیے انشاء اللہ بعد فتح طلسم خونخوار قدمبوسی سے مشرف ہونگا صاحبقران بدیع الملک سے یہ کلام سنکر خاموش ہوگئے دیر کے بعد جواب دیا کہ ابھی کیا جلدی ہو توقف کرو ہم بھی تمھارے ہمراہ چلینگے طلسم کے فتح کرنے مین شرکت کرینگے

ابھی زمرد ثانی کے قتل سے فراغت حاصل کرلین اور جسقدر بادشاہ مارے گئے ہین اُنکے ملکون کا انتظام درست
ہوجائے اسکے بعد تمھارے ہمراہ طلسم خونخوار مین چلین گے اُسکو فتح کرکے پھر خانۂ کعبہ روانہ ہونگے شاہزادۂ
بدیع الملک نے عرض کی یہ تو آپ بجا فرماتے ہین مگر اسقدر عرصہ مجکو شاق ہے صرف آپکی دعا میرے حق مین کافی ہے
جبتک آپ ملک زرین مین انتظام درست کرینگے مین انشاءاللہ تعالی اس کام سے فراغت حاصل کرلونگا اور مشرف
قدمبوسی حاصل کرونگا مگر اب اس امر کا امیدوار ہون کہ رخصت مرحمت فرمائیے صاحبقران نے فرمایا میرے کہنے
کو مانو بہت عرصہ نہین ہے دو تین ملک اور باقی ہین انکی درستی کے بعد فیروز ستارہ پیشانی کے طلسم مین داخلہ کرینگے
یا قتل کرینگے وہان سے فراغت حاصل کرکے پھر طلسم خونخوار کیطرف چلنا ہوگا اُسکے فتح کے بعد انشاءاللہ تعالی خانۂ کعبہ
کو چلین گے بدیع الملک نے عرض کی مین گستاخانہ عرض کرتا ہون کہ اگر آپ مجکو اجازت اسیوقت مرحمت نہ فرمائینگے
تو مین اپنے تئین ہلاک کرونگا صاحبقران نے فرمایا اچھا ایک بات میری قبول کرو بدیع الملک نے عرض کی
ارشاد فرمائیے صاحبقران نے فرمایا جبتک ملک زرین فتح نہ ہولے تم جانیکا ارادہ نہ کرو بدیع الملک عاجز
ہوگئے عرض کی مین اسکی نسبت پھر عرض کرونگا صاحبقران خاموش ہو رہے مگر فکرمند ہوے کہ ایسا نہو
بدیع الملک کسی طرح میرا کہنا قبول نہ کرین اگر روکون تو اپنے تئین ہلاک کرنیکا قصد کرین اور مجھے مجبور ہو کے
اجازت دینا پڑے یہ سوچکے امیر کا صدمہ بڑھنے لگا کیونکہ صاحبقران ثانی بدیع الملک کو اپنے سے کسی طرح
کم نہ جانتے تھے اور انتہا درجہ محبت کرتے تھے اور بدیع الملک بھی امیر ثانی کا لحاظ بہت کرتے تھے گو بڑے
صاحب ہمت وجرأت تھے اور بڑے بڑے مشکل مہمات انھون نے سر کیے ہین کہ صاحبقران انکی کوشش کرنے
سے عاجز تھے مگر اس ہمت وجرأت پر صاحبقران کا لحاظ کرتے تھے اور خلاف مرضی صاحبقران کوئی بات نہ
کرتے تھے بلکہ ایسے امور جو شجاعت وہمت سے تعلق رکھتے ہین اکثر صاحبقران کی راے کے خلاف بھی شاہزادہ
بدیع الملک سے وقوع پذیر ہوتے تھے مگر ایسے جو صاحبقران کو ناگوار نہون اور سب کے نزدیک اُنمین کسی قسم
کی برائی نہو اور صاحبقران بھی انکے کسی کام کو برا تصور نہ فرماتے تھے غرض محبت سے اُس روز مانع ہوئے گو کہ
صاحبقران کو بھی یہی منظور تھا کہ خونخوار جادو قتل ہو مگر بدیع الملک کا تنہا جانا گوارا نہ کرتے تھے جب سب
طرح مجبور ہوئے تو یہ فرمایا کہ جبتک ملک زرین فتح نہو اس ارادے سے باز رہو بدیع الملک نے اسوقت یہی کہنا مناسب
جانا کہ مین اسکی نسبت پھر عرض کرونگا صاحبقران خاموش ہو رہے پھر محفل کے اور لوگون سے مخاطب ہوئے اسی ذکر
مین صبح ہوگئی صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے نماز پڑھی بعد فراغت سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین
گئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آئے سردارون کو جمع کیا فرمایا اب میری راے ہے کہ صاحبقران زبان سے اس
امر کے نسبت کچھ ذکر نہ کرون اور بحیلہ شکار یہان سے نکل چلون پھر دیکھا جائیگا سردارون نے عرض کی صاحبقران
کے خلاف نہو بدیع الملک نے فرمایا ایسی باتین اُنکے خلاف نہین ہوتی ہین ہم اچھی طرح مزاج سے واقف ہین سردار
بھی خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا مین ابھی ایک ہفتہ اس صحرا مین رہونگا یہان کی فضا میرے پسند ہے شہزادہ
بدیع الملک اسیوقت صاحبقران کے پاس آئے عرض کی مین نے سنا ہے آپ اس صحرا مین ایک ہفتہ تشریف رکھیے گا
صاحبقران نے فرمایا مجھے اس صحرا کی فضا بہت پسند آئی اس سے ابھی ایک ہفتہ اور یہان قیام کرتا ہون بعد ایک
ہفتہ کے پھر ملک زرین کیطرف روانہ ہونگا بدیع الملک نے عرض کی اس سے بہتر تو یہ ہے کہ کہین براے شکار تشریف
لیچلیے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر تو ملک زرین کے جانب چلنا بہتر ہے مین تو صرف یہان کی فضا دیکھنے کو مقیم ہوا ہون

بدیع الملک نے عرض کی اگر آپ برائے شکار تشریف نہ لیجائیے تو مجھکو اجازت عطا فرمایئے کہ مین برائے شکار جاؤن میرا دم یہان بہت گھبراتا ہی صاحبقران نے فرمایا اگر تمھارا جی چاہتا ہی تو جاؤ بدیع الملک نے کہا دو تین روز کے بعد حاضر ہونگا صاحبقران نے فرمایا جہانتک ممکن ہو جلد ہی آنا تمھارے سبب سے میرا دل بہلتا ہی بدیع الملک نے عرض کی انشاء اللہ بہت جلد حاضر ہوکر شرف قدمبوسی حاصل کرونگا یہ کہکر امیر سے رخصت ہوئے اپنی بارگاہ مین آئے سرداروں سے کہا اب بہت جلد تیاری کرو توقف بہتر نہین ہی سب سردارون نے بتعجیل تمام کوچ کی تیاری کردی دوسرے روز بدیع الملک نے وہان سے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت یترقان نقاب پوش کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو میدان سے بھاگ کر اپنے مکان مین آئی اسنے تمام عجائب و غرائب کو اور زیادہ زور دیا کچھ سحر تازہ تیار کیا چند ساحران نامی جو یہان ٹھہرے ہوئے تھے اُنسے سب کیفیت بیان کی اور یہ تاکید کردی کہ اب بہت ہوشیاری سے رہنا ایسا نہو کہ مسلمان آکر قبضہ کرلین اور اس امر کا خیال رہے کہ جو کوئی لشکر اسلام سے مقابلہ کرے اُسکو قتل نکرنا زندہ گرفتار کرکے میرے سامنے لانا جسطرح میرے نزدیک بہتر ہوگا مین سزا دونگی سب نے کہا ہمکو آپکی خوشی درکار ہی کسی کو قتل نکرینگے گرفتار کرکے آپ کے سامنے لائینگے جو کچھ آپکی راے ہوگی بجا لائینگے یترقان نے کہا تم لوگ یہان بہت ہوشیار رہنا مین والدہ ماجدہ کی خدمت مین جاتی ہون سب ساحرون نے کہا آپ شوق سے تشریف لیجائین ہم یہان محافظت کرتے ہین یترقان نے اُسیوقت تخت سحر تیار کیا تخت پر بیٹھ کے اپنی ماں کے پاس آئی ماں اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئی بلائین لیکر کہا بی بی جنگ مسلمانان مین کیا کیا واقعہ گذرا فتح پائی یا صلح کرلی مین تو شب و روز اسی امر کی منتظر تھی کہ تم یہان آجاؤ راتون کی نیند اُڑگئی تھی مگر کیا کرتی تمھاری ضد سے مجبور تھی ورنہ میری تو راے پیشتر ہی نتھی یترقان نے کہا آپ کیا دریافت فرماتی ہین بڑا غضب ہوا جسقدر لشکر اپنے ہمراہ لیگئی تھی سب وہین چھوڑ آئی ایسی شکست فاش ہوئی کہ بیان نہین کرسکتی ہون خونخوار خوف سے پہلے گریزان ہوگیا مجھکو تنہا وہان چھوڑا تھوڑے عرصے تک مین لشکر کو لڑاتی رہی جب مین نے دیکھا کہ اب کسیطرح لشکر سے بھی مسلمان نرکین گے تو مجبور ہوکر اپنی جان بچاکے وہان سے بھاگی جو کچھ آپ نے فرمایا تھا وہ سب ظہور مین آیا مسلمان لوگ ساحرون کی حقیقت نہین جانتے اُنکو اپنے زور بازو اور اقبالمندی پر ناز ہی تحفہ جات ایسے ایسے فراہم کیے ہین جو آجتک نگاہ سے نہین گذرے تھے وہ ہاتھ بھی آئے اور ضائع بھی ہوئے نہین معلوم کون شخص لشکر اسلام سے آیا اور ہم لوگون کو بیہوش کرکے وہ تحفہ جات لیگیا اُنکی تاثیر یہ ہی کہ جسکے پاس وہ تحفہ جات ہون اُسپر سحر تاثیر نہ کرے بڑی دقت سے اُن چیزون کو خونخوار نے اپنے قبضے مین کیا تھا مگر وہ اسطرح ضائع ہوئین جب اسکی ماں سب حقیقت سن چکی تو کہا بی بی مین نے تمسے پہلے کہا تھا کہ مسلمانون سے جنگ کرنا اچھی بات نہین ہی یہ لوگ ساحرکش ہین یترقان نے کہا ایک خوف اب بہت بڑا ہی کیونکہ جو جو بادشاہ کوہ حالبعتا پر قتل ہوئے ہین امیر اُنکے ملکون پر قبضہ کرتے ہوئے آتے ہین اب اسطرف بھی آئینگے انکا روکنا بہت مشکل ہی اور غضب یہ ہی کہ خونخوار سے اور مجھسے ایسا پیچ پیدا ہوگیا ہی کہ اب عمر بھر صفائی ہونا ممکن نہین اب وہ میری مدد نہ کرینگے جو کچھ انتظام اُنکے روکنے کا مجھسے ہوسکا وہ مین نے کیا ہی اور جو کچھ اور ہوسکیگا وہ کرونگی جہانتک میرے امکان مین اُنکا روکنا ہی وہان تک روکونگی جب بس نہ چلیگا تو مین مجبور ہون چاہے ملک رہے چاہے جائے اور یہ تو مجھکو یقین ہی کہ مجھسے وہ لوگ نرک سکین گے جب خونخوار سا ساحر زبردست اُنسے مقابلہ نہ کرسکا اور بھاگ کر اپنے طلسم مین جاکر پوشیدہ ہوا ہی تو میری کیا

حقیقت ہی اُس کی مان ریحان سبز پوش نے کہا بی بی ہمکو تمہاری جان پیاری ہی اگر سلطنت نہ ہوگی بھیک مانگ کے بسر کرینگے مگر تم خبردار مسلمانون سے لڑنے کا ارادہ نکرنا ہم پہلے اُنسے منت و سماجت کرینگے اگر اُنھون نے قبول کیا اور ہم پر رحم کھایا تو خیر ورنہ ہم سلطنت اُنکے سپرد کرینگے اس شہر سے کہین نکل چلینگے ترقان نے کہا یہ تو ممکن نہین ہی مگر یہ ہو سکتا ہی کہ جب وہ آئین اُنسے لڑین اگر شکست پائین تو کسی ملک کو نکل چلین وہان کے بادشاہ کے یہان پناہ لین اُس سے مدد طلب کرین پھر لشکر کشی کرکے یہان آئین جو شخص مسلمانون کی طرف سے حاکم ہو اُسکو قتل کرین ریحان نے کہا بی بی ایک بار کی شکست مین تمکو تجربہ نہین ہوا اور خوف مسلمانون کا غالب نہین ہوا ترقان نے جواب دیا مین تو صلاح کی بات کہتی ہون اچھا اگر جنگ بالکل منظور نہین ہی تو جسوقت مسلمان یہان آئین اُن سے کچھ نہ بولین شہر خالی کردین اور کسی اور کی اقلیم مین جاکر اُس سے مدد طلب کرین اور یہان سے خبر منگائین جب مسلمان اپنی طرف سے یہان کسی کو حاکم بناکر چھوڑ جائین اُسوقت آکر اُس کو قتل کرین ملک اپنے قبضے مین آئے ریحان نے کہا ہان یہ مجکو منظور ہی ترقان نے کہا جب مسلمان یہان آئینگے اسوقت دیکھا جائیگا یہ کہکے مان سے اجازت طلب کی ریحان نے کہا بی بی اتنے دنون کے بعد آئی ہو دو ایک روز تو یہان رہو ترقان نے کہا مجھے رہنے مین عذر نہین ہی مگر میرے متعلقین جو لوگ باغ مین ہین وہ سب بے میرے بہت پریشان ہونگے اور بعض اُمور ایسے ہین جو بے میرے جائے ہرج ہونگے ایک تو یہ کہ مین نے چند سحر جدید تیار کئے ہین اُنمین ہنوز اچھی طرح سے قوت نہین دی ہی اور جب تک اُنمین قوت اچھی طرح نہ دی جائیگی تب تک وہ بالکل بیکار ہین اُنکو درست کرنا ہی کچھ سامری کی پرستش کرنا ہی علاوہ اس کے اور بہت سے کار ضروری ہین ریحان نے کہا تمھین اختیار ہی مگر اتنا خیال رکھنا کہ مجھسے دونون وقت ملجایا کرنا کہ طبیعت منتشر نہ ہو اور خاطر جمع رہے ترقان نے جواب دیا کہ آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین مجکو خود ان باتون کا خیال ہی اور اب تو مجھے خونخوار جادو کا بھی خوف نہین مین ضرور حاضر ہوا کرونگی یہ کہکر ترقان تو اپنے باغ مین آئی اور سحر تازہ کو قوت دینے مین مشغول ہوئی کہ ذکر اسکے سحر دینکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت صاحبقران نامدار کی تحریر کی جاتی ہی کہ امیر نے جب بدیع الملک کو شکار کی اجازت دی اور بدیع الملک اس حیلے سے جانب طلسم خونخوار روانہ ہوے تو صاحبقران نے چار روز تک بدیع الملک کا انتظار کیا جب بدیع الملک نہ آئے تو صاحبقران کو اس امر کا خیال پیدا ہوا خواجہ کو بلایا کہا خواجہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ بدیع الملک مجھسے دو تین روز کا وعدہ کرکے شکار کھیلنے گئے تھے آج چوتھا روز ہی مگر ابتک نہین آئے خواجہ نے عرض کی آپ کچھ خیال نہ فرمائیے دو تین روز کو کہکے گئے ہین کسی صحرائے پر فضا مین پہونچے ہونگے وہان کی آب و ہوا پسند ہوگی اور آگے تشریف لے جائینگے اس حال سے بھی واقف ہین کہ آپ آٹھ روز کے بعد یہانسے تشریف لے جائینگے اس وجہ سے مطمئن ہین دو ایک روز مین چلے آئینگے صاحبقران نے فرمایا مجکو ایک امر کا خیال ہی خواجہ نے عرض کی فرمائیے صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک سے خونخوار جادو نے کہا تھا کہ مین یہان بے بیر و سامان ہون اگر آپ کو اپنی بہادری پر ناز ہی تو میرے طلسم مین آکر مجھسے مقابلہ کیجئے گا بدیع الملک کو یہ بات ناگوار ہوئی مجھسے اجازت طلب کی مین نے تنہا جانا گوارا نہ کیا اُن سے کہدیا کہ تھوڑے دنون توقف کرو ہم بھی تمہارے ہمراہ چلینگے اُنہون نے منظور نہ کیا بہت کچھ تقریر کو طول دیا جب مین مجبور ہوا تو مین نے شرط کی کہ بعد فتح ملک زرین چلنا بدیع الملک نے کہا تھا کہ مین اس کا جواب دونگا مگر جواب اسکا نہین دیا اب مجھسے اجازت شکار کی لیکر گئے ہین مجھے بھی خیال ہی کہ کہین جوش جرأت مین چلے نہ جائین وہ ساحر بڑا مکار معلوم ہوتا ہی اُس کے

طلسم مین تنہا جانا مناسب نہین ہی خواجہ نے عرض کی اُنکے سردار بھی اُنکے ہمراہ ہین اور بارگاہ وغیرہ سب اپنے ساتھ
لیگئے ہین اس وجہ سے البتہ خیال پیدا ہوتا ہی کہ وہ ضرور جائینگے صاحبقران نے کہا مین نے اُس وقت یہ خیال
نہ کیا ورنہ اُنکے ہمراہ جاتا کیونکہ مجھسے بھی کہا تھا کہ آپ شکار کو چلیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب جو کچھ ہونا
تھا وہ ہوا اُنکے واسطے دعا کیجیے اور انشاء اللہ تعالےٰ بفتح وفیروزی واپس آئینگے وہ ایسے نہین ہین جو دھوکا
کھاجائین ماشاءاللہ تجربہ کار ہین جرات اُنکی آپ پر روشن ہی صاحبقران نے فرمایا یہی تو خیال ہی کہ جوش جرأت مین
اُنکو کچھ خیال نہین رہتا ہی اور ساحرون کا معاملہ ہی خواجہ نے عرض کہ اُنکے پاس بہت سے چیزین دافع سحر موجود ہین
ساحر اُن کا کیا بنا سکتے ہین امیر نے کہا یہ سچ ہی کہ اشیاء دافع سحر اُنکے پاس موجود ہین مگر ساحرونکے مکر سے تم خوب
آگاہ ہو کہ یہ کیسے مکار ہوتے ہین اور کس مکر سے اپنا کام کرتے ہین خواجہ نے کہا پھر اُنکے واسطے دعا فرمائیے
صاحبقران خاموش ہو رہے اس صحرا مین دس دن تک قیام پذیر رہے جب امید بدیع الملک کے آنکی
قطع ہوگئی اور ہرکارے تلاش بھی کرا لے تو صاحبقران نے مجبور ہوکر اس صحرا سے کوچ کیا اور جانب ملک
زرین روانہ ہوے ملک زرین وہان سے نزدیک تھا تیسرے روز سرحد ملک مین پہونچے دیکھا ایک باغ شہر
پناہ کے باہر معلوم ہوتا ہی امیر اُس باغ کے قریب آئے دیکھا ایک چاردیواری پتھر کی باغ کے گرد بنی ہی اور
دیوار کے اوپر دھوان معلوم ہوتا ہی امیر نے وہان کے واقف کارون کو بلایا کہا یہ کیا چیز ہی سب نے عرض کی
یہ باغ ترقان نقاب پوش کا ہی اس مین سحر عجائب وغرائب موجود ہین سمجھکر تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے
فرمایا خدا مالک ہی اس باغ کا دروازہ کہان ہی سب نے جواب دیا کہ اس کا دروازہ شہر کے اندر ہی ایک نقب
بنی ہی اُس مین کود پڑتے ہین تب راستہ باغ کے اندر جانیکا ملتا ہی صاحبقران نے فرمایا اب اسکے اندر کیونکر
جائین لوگون نے عرض کی ابھی جو عجائب وغرائب اس کے متعلق ہی اُس کو دفع کیجیے تب اسکے اندر جانیکا قصد
کیجیگا صاحبقران نے حکم دیا کہ بارگاہین اسی جا پر استادہ کیے جائین حسب الحکم ملازمون نے بارگاہین استادہ
کین صاحبقران زمان بارگاہ سلیمانی مین تشریف لے گئے تمام لشکر اترا اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین
گئے امیر نے وہان کے واقف کارونسے دریافت فرمایا کہ پہلے کون سا مرحلہ ہی سب نے عرض کی یا صاحبقران
سب کے پہلے ایک غار ہی اُسمین چند ساحر نگہبان ہین جو کوئی اس ملک مین جانے کا ارادہ کرتا ہی وہ اسکو فریب
ومکر ہلاک کرتے ہین اس کے بعد ایک قصر ہی کہ نام اُس قصر کا بیت السحر ہی وہان ایک ساحر ہی کہ اس نے
اپنے سحر سے سات گرگ بنائے ہین وہ گرگ آدمی کو ہلاک کرتے ہین اگر ایک لشکر بھی اون سات سے مقابلہ
کرے تو بھی فتح نہ پائے جس پر تلوار پڑے گی اور جسقدر خون اس کے جسم سے نکلے گا ہر قطرہ گرگ بن جائیگا
اسی طرح لاکھون گرگ پیدا ہو جائینگے اور آدمیونکو ہلاک کر ڈالینگے جب ان دو مرحلون سے نجات ہو تب باغ مین
جائے ترقان سے مقابلہ پڑے اوس کو قتل کرے اور شہر مین داخل ہو امیر نے فرمایا ہم کل اوس غار پر چلینگے
اور اون ساحرون سے مقابلہ کرینگے چنانچہ دوسرے روز امیر اون لوگون کے ہمراہ اُس غار پر تشریف
لیگئے وہان بہت سے ساحر نظر آئے امیر کو دیکھکر سب نے سحر کیا جب صاحبقران پر سحر نے تاثیر نہ کی تو
ان لوگون نے تلوارین علم کین امیر نے بھی تیغ میان سے لی ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا جب سب ساحر
قتل ہو چکے تو ایک مرد کوہ پیکر اُس غار سے برآمد ہوا صاحبقران کیطرف دیکھکر فرمایا کہا کہ اوجوان تو نے اتنے
بندگان سامری کو جان سے مارا اور میرا خوف مطلق نہ کیا اب مین تجھے اور تیرے لشکر کو زندہ نہ چھوڑونگا

صاحبقران نے فرمایا او بیہودہ کیا بکتا ہی نہین جانتا ہم کون ہین اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو اسلام قبول کر اور
سامری و جمشید پرست کر یہ کافر تھے تو نہین خدا اور نہ کہتا ہی خبر دار اب ایسا کلمہ کفر اپنی زبان سے نہ نکالنا
ورنہ بہت پچھتائیگا اوس نے جو یہ گفتگو امیر کی سنی ایک دانہ ماش امیر کی طرف پھینکا آسمان سے آگ برسنے
لگی صاحبقران نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا آگ دور رہی مگر امیر پر کچھ اثر نہ کیا اس نے پھر ایک دانہ ماش کا
امیر کیطرف پھینکا پتھر برسنے لگے مگر امیر کو برکت اسم اعظم سے کچھ گزند نہ پہونچا ساحر بہت حیران ہوا بڑھ کے
تلوار کا وار کیا پھر صاحبقران نے اس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور ایک طمانچہ مارا کہ سر اوس کا اڑ گیا
مرکے گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مہیب جادو بود
اس آواز کے آتے ہی تاریکی برطرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا نہ وہ غار ہی نہ وہ مقام ہی سامنے ایک دروازہ
معلوم ہوتا ہی صاحبقران اس دروازے کے اندر آئے دیکھا باغ نہایت پر بہار ہی امیر آگے بڑھے
جو لوگ کہ واقف کار اس مقام سے تھے انسے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا باغ ہی اونھون نے عرض کی یا صاحبقران
بیت السحر اسی قصر کا نام ہی گرگ یہین رہتے ہین جب اور آگے تشریف لے چلیے گا تو نظر آئینگے امیر یہ باتین کرتے
ہوے آگے جاتے تھے کہ گرد اوڑی لوگون نے عرض کی دیکھیے وہ گرگ آتے ہین صاحبقران نے اسم
اعظم شروع کیا گرگ سامنے سے نمودار ہوے مگر برکت اسم صاحبقران کے قریب نہ آسکے امیر تلوار
کھینچکے جھپٹے گرگ بھاگے امیر نے تعجب کیا تھوڑی دور جا کے سب گرگ ایک غار مین کود پڑے امیر بھی
کود پڑے جب پاؤن زمین سے آشنا ہوے صاحبقران نے دیکھا ایک مقام تاریک ہی گرگ نظر نہین آتے
سخت حیران ہوے راہ کی تلاش مین آگے بڑھے ایک دیوار حائل معلوم ہوئی پھر صاحبقران اوس طرف
سے ہٹے دوسری طرف چلے تھوڑی دور پر اس طرف بھی ایک دیوار حائل ہوئی پھر اسی طرح امیر چارون
طرف گئے مگر کسی جانب راہ نہ پائی صاحبقران سخت حیران ہوے خدا کو یاد کیا کمر سے کمند کھولی اوپر پھینکی
خیال کیا شاید یہ غار کے منہ پر جاکے جم جائے تو اسکے سہارے سے اوپر چڑھ جائین مگر کمند بھی ٹکر کھاکر
واپس آئی امیر نے کئی حیلے کیے مگر کامیاب نہ ہوے مجبور ہو کر اسی جگہ بیٹھ گئے انکو تو اس حال مین
چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت اون لوگون کے ملاحظہ فرمائیے جو واقف کار اس مقام کے تھے
اور صاحبقران کے ہمراہ آئے تھے جسوقت صاحبقران اون گرگان سحر کے تعقب مین چلے ان لوگون نے
امیر کو منع کیا مگر صاحبقران نے اس وقت انکا کہنا نہ سنا کیونکہ گرگ جو بھاگے جاتے تھے تو ایک
غل کرتے تھے امیر نے اوس غل کی وجہ سے نہ سنا یہ لوگ جب مجبور ہوے تو خود بھی اوس طرف چلے
صاحبقران تو غار مین کود پڑے یہ لوگ چونکہ اس حال سے آگاہ تھے اپنی جان بچا کر وہان سے بھاگے
لشکر اسلام مین آئے یہان سب سردار امیر کے منتظر تھے ان لوگون سے جو صاحبقران کو ان کے ہمراہ
نہ پایا گھبرا کر دریافت کیا کہ صاحبقران کہان تشریف لیگئے اور تمھین کیون اس طرف روانہ کیا ان لوگون نے سب
کیفیت بیان کی سردارون نے جو یہ کیفیت سنی بہت رنجیدہ ہوے کہا اب امیر کیونکہ تشریف لائینگے
وہان کے واقف کارون نے جواب دیا کہ اب بے ترقان کے قتل کیے رہائی صاحبقران کی دشوار ہی وہ
اصل مین زندانخانہ ہی شام تک امیر وہان رہینگے کل خاص زندان خانے مین بھیجدیے جائینگے اور وہان کی
تکلیفین ایسی ہین جو تقریر سے اٹھنا محال ہین سردارون نے کہا پھر اب قتل ترقان کی کیا ترکیب ہوا دن

لوگون نے جواب دیا کہ جب تک یہ مرحلہ جات فتح نہ ہو لینگے تب تک اوسکا قتل ہونا ممکن نہیں یہ گفتگو تھی کہ عمرو ثانی آئے سردارون نے سب کیفیت خواجہ سے بیان کی خواجہ بھی مغموم ہوئے سردارون نے کہا خواجہ براہ خدا کوئی فکر قتل ترقان کی پیدا کرو ورنہ صاحبقران کو تکلیف سخت رہیگی خواجہ نے کہا خدا مالک ہے مین حتی الوسع کوشش کرونگا خواجہ تو یہ کہہ رہے تھے کہ نور الدہر اور ایرج نامدار اور سکندر وغیرہ بہت سے سردار مسلح و مکمل ہو کر آئے سب نے خواجہ سے کہا آپ تو یہاں ٹھہر جائینگے ہم جسطرح بن پڑیگا ترقان کو قتل کرینگے خواجہ نے کہا آپ لوگ توقف کرین ابھی آپ حضرات کے جانیکا موقع نہیں ہے اگر آپ لوگون سے کوئی جائیگا تمام کھیل بگڑ جائیگا پھر بڑی مشکل ہوگی آپ یہین توقف فرمائیے مین اس کا کچھ انتظام کرونگا خواجہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر ان لوگون نے نہ مانا بہت سے سردار روانہ ہوگئے واقف کار لوگونسے سب نے پتہ دریافت کر لیا تھا اوسی پتے پر چلے انکے جانیکے بعد خواجہ بھی اپنی فکر مین روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت صاحبقران کے عرض کی جاتی ہے کہ جب امیر کو اوس غار مین عرصہ گذرا تو صاحبقران کو معلوم ہوا کہ ایک زنجیر میری کمر مین لپٹی جاتی ہے امیر نے ہاتھ کمر پر رکھا وہ ہاتھ بھی بستہ ہو گیا صاحبقران نے چاہا دوسرے ہاتھ کے ذریعہ سے اس زنجیر کو توڑ ڈالین وہ ہاتھ بھی پھنس گیا صاحبقران مجبور ہوے وہ زنجیر تمام جسم مین لپٹ گئی جب امیر بے حس و حرکت ہوے تو دیکھا اوس غار مین روشنی پیدا ہوئی صاحبقران روشنی کی طرف دیکھنے لگے امیر نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بدانجام سامنے سے آتا ہے جب امیر کے قریب پہونچا صاحبقران کو ایک تخت سحر پر ڈالا حرز ہیکل گلے سے اوتاری کچھ اسم سحر پڑھا امیر کی زبان مین لکنت آئی اسم اعظم بھی نہ پڑھ سکے ساحر نے تخت کو اوڑایا صاحبقران فرط غیظ سے بیہوش ہو گئے ساحر تخت لیے ہوے ترقان نقاب پوش کے سامنے آیا ترقان اس وقت اپنے باغ مین بیٹھی تھی چند کنیزین اور اوس کے گرد بیٹھی تھین آپس مین باتین ہو رہی تھین کہ دیکھین اب مسلمان کب تک یہان آتے ہین کیا ہوتا ہے کنیزین کہہ رہی تھین کہ آپ اپنی والدہ کی رائے پر رہیے گا اونسے مقابلہ نہ کیجیگا وہ لوگ ساحرون سے نہین ڈرتے ہین بڑے بڑے طلسم انہون نے فتح کیئے ہین کیسے کیسے ساحران جلیل کو انہون نے قتل کیا ترقان بھی کہہ رہی تھی کہ مجھکو تجربہ تو ہو گیا ہے کہ وہ لوگ آفت برپا کرنے والے ہین مگر ایک ملک کیونکر دے دون ضرور ہے انکو روکونگی اگر نہ روک سکین گے تو مجبوری ہے کوئی دوسری ترکیب کرونگی یہ ذکر تھا کہ ایک کنیز نے آکر کہا داری نگہبان جادو در باغ پر حاضر ہے ایک آدمی کو قید کر کے لایا ہے اندر آنیکی اجازت طلب کرتا ہے ترقان نے کہا جلد لاؤ مین دیکھون تو کس کو اسیر کر کے لایا ہے کنیز باہر آئی کہا میان نگہبان جادو جلد چلو تمہین ملکہ عالم طلب فرماتی ہین نگہبان جادو کنیز کے ہمراہ اندر آیا تخت بھی لایا ترقان نے کہا نگہبان کس کو اسیر کر کے لائے ہو نگہبان نے جواب دیا آپ خود پہچان لیجیگا یہ کہکر تخت ترقان کے سامنے اتارا ترقان نے دیکھا تو صاحبقران کو پایا خوش ہو گئی کہا اے نگہبان تو نے کمال کیا یہ سردار لشکر اسلام ہے سب اسیکے حکم کے تابع ہین مگر اب خیال رکھنا جو سردار آئے اوس کو زندہ گرفتار کر کے لانا خبردار کسی کو قتل نہ کرنا نگہبان جادو رخصت ہوا ترقان نے کنیزون سے کہا ارے نگہبان جادو کو جلد بلا دو اوس کے پاس ایک اور چیز بھی ہو گی کنیزون نے نگہبان جادو کو آواز دی نگہبان آیا ملکہ نے کہا جسوقت تم صاحبقران کو گرفتار کیا تھا انکے پاس کوئی تحفہ ایسا تو نہین تھا جو دافع سحر ہو نگہبان نے حرز ہیکل اوتار کے ترقان کو دی ترقان نے حرز ہیکل اپنے قبضہ مین کی نگہبان پھر رخصت ہوا ترقان نے تخت طلب کیا کنیزون نے تخت حاضر کیا

ترقان تخت پر بیٹھی اپنی ماں ریحان جادو کے پاس آئی ریحان اس کو دیکھکر بہت خوش ہوئی ہنس کر کہا بی بی
مزاج کیسا ہی آج تمہارے چہرے کو بہت بشاش پاتی ہون ترقان نے کہا آج مجھے بہت خوشی ہی سردار لشکر
اسلام کو گرفتار کیا ہی ترقان نے کہا میرے ملازم نگہبان جادو نے بڑے مکر سے گرفتار کیا ابھی زندان مین بھیجکر
آئی ہون مین آپ سے پہلے بھی عرض کرتی تھی کہ میری سرحد سے چھوٹ کر بسلامت جانا بہت مشکل ہی اب جسقدر
سردار آئینگے گرفتار ہو جائینگے ریحان نے کہا اب مجھے اور زیادہ خوف پیدا ہوا اوس کے اور سردار جب اس
راز سے آگاہ ہونگے تو یہان آئینگی فکر کرینگے ترقان نے کہا زیادہ خوف اسی شخص کا تھا اب کسی کا خیال نہین ہی
جو آئیگا گرفتار ہو جائیگا ریحان نے کہا مین اس وقت جسقدر خوش ہوئی ہون اسی قدر مجھے خوف بھی پیدا ہوا ہی
اب بہت ہوشیار رہنا ایسا نہ ہو کوئی سردار لشکر اسلام کا کسی طور سے یہان آجائے تو بڑا غضب ہو ترقان
نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے کوئی نہین آسکتا ہی جو یہان آئیگا وہ سزا پائیگا ریحان نے کہا تمہین اختیار ہی ترقان
نے کہا مجھے اب مجھکو رخصت فرمایئے یہ ایسے معاملات درپیش ہین مجکو اب ہر وقت وہین موجود رہنا چاہیے نہین
معلوم کسوقت کون گرفتار ہو کیا معاملہ درپیش ہو ریحان نے کہا بی بی اب مجھے تمہارا دور رہنا گوارا نہین ہی
بہتر یہ بات ہی کہ مجکو بھی اپنے یہان لے چلو ترقان نے کہا اگر آپ کو یہ خیال ہی تو اسی وقت میرے ہمراہ تشریف
لے چلیے ریحان نے کہا مین یہان کا انتظام درست کرلون پھر تمہارے یہان چلون ترقان نے کہا جسوقت
آپ کے مزاج مین آئے آپ میرے یہان تشریف لے چلیے یہ کہکر ترقان رخصت ہوئی اپنے باغ مین آئی
کنیزون سے کہا ارے قیدی کے لیے کچھ آب و طعام بھی روانہ کیا سب نے کہا ہم اپنی طرف سے کیا کرسکتے تھے
اگر آپ یہان ہوتین اور جو حکم فرماتین کنیزین اُس کی تعمیل کرتین ترقان نے کہا اسی وقت اسکے واسطے آب و طعام
روانہ کرو کنیزون نے باہر آکے منتظمان زندانخانے کو طلب کیا کہا ہماری ملکہ فرماتی ہین کہ قیدی کو آب و طعام
بھیجدو ملازمین نے کہا ہم اس کا بندوبست کیے دیتے ہین کنیزین واپس آئین ملکہ سے کہا بھیجنے آب و طعام روانہ
کرادیا ترقان خموش ہو رہی چونکہ دن بہت کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہوگئی ترقان نے کنیزن سے کہا ابھی
تک شاید صاحبقران کے لشکر مین خبر نہین ہوئی ہی اگر وہان خبر ہوئی تو ضرور کوئی نہ کوئی سردار آتا کنیزین
کہہ رہی تھین ابھی کیا کل تک یقین ہی کوئی ضرور آوے یہ ذکر تھا کہ پھر ایک کنیز آئی کہا حضور نگہبان جادو حاضر ہی
امیدوار ہی کہ اندر آنے کی اجازت مرحمت ہو ترقان نے کہا جلد لاؤ کنیز نے جاکر نگہبان سے کہا چلو ملکہ
عالم یاد فرماتی ہین نگہبان جادو کنیز کے ساتھ اندر آیا ترقان نے کہا کیون نگہبان جادو اس وقت تم تنہا کیون
آئے نگہبان نے کہا حضور میرے آنیکا سبب یہ ہی کہ جس شخص کو مین نے قید کیا ہی اس نے مہیب جادو کو
قتل کیا اور وہ مرحلہ ٹوٹ گیا اُس راہ کے صاف ہو جانے سے میرے مرحلے کی قوت کم ہوگئی ہی کیونکہ جو کوئی
آتا تھا تو پہلے وہان روکا جاتا تھا مہیب جادو مجکو اطلاع دیتا تھا مین ہوشیار ہو جاتا تھا انتظام کرلیتا تھا اب اطلاع
دینے والا نہین ہی جو کوئی آئیگا وہ میرے یہان چلا آئیگا گو میرا کچھ نہین بنا سکتا ہی مگر احتیاطاً ضرور لازم ہی آپ اسکا
انتظام فرمایئے کسی کو وہان بھیجیے کہ جب کسی کو آتے ہوے دیکھے مجکو اطلاع دے مین اُس کا بندوبست کرون
ترقان نے کہا تم نے بہت اچھی بات تجویز کی ہم ابھی وہان کے واسطے نگہبان روانہ کرتے ہین یہ کہکر کنیزون سے
کہا ارے ڈیوڑھی پر جاکے اطلاع کرو کہ ابھی بلانوش جادو کو بلالائین ہم اُس کو مہیب جادو کے مرحلے پر
روانہ کرینگے کنیزون نے جاکر ڈیوڑھی پر چوبدارون سے کہا کہ بلانوش جادو کو ملکہ عالم یاد فرماتی ہین چوبدار اوسی وقت

بلانوش جادو کے مکان پر گیا بلانوش اُس وقت شراب پیئے ہوے مدہوش پڑا تھا چوبدارون نے
جاکر یہ خبر دربان کو بلایا اُس کا ملازم باہر آیا چوبدارون نے کہا بلانوش جادو کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی جاکر اطلاع دو کہ
جلد چلین ملازمین بلانوش نے کہا کہ وہ اس وقت آرام فرماتے ہین ہم اونکو نہین جگا سکتے ہین جب خود بیدار ہونگے
ہم تمہارا پیام کہدینگے چوبدارون نے کہا تم جاکر جگا دو یہ کسی اور کا حکم نہین ہی ملکہ ترقان نقاب پوش کا حکم ہی اگر
اس کی تعمیل مین کچھ عرصہ ہوگا تو ملکہ عالم آزردہ ہوجائینگی ملازمون نے کہا تم ہمارے ہمراہ آؤ خود ہی جگا دو چوبدارون نے
کہا چلو ملازمین بلانوش جادو کے چوبدارون کو اپنے ہمراہ لیکر اندر آئے چوبدارون نے جو دیکھا تو بلانوش کو
غافل پایا قریب آکے کہا میان بلانوش جادو صاحب دو تین آوازین دین بلانوش نے آنکھ کھول کر کہا کون جگاتا ہی
چوبدارون نے کہا جناب بیدار ہوجیئے آپ کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی بلانوش نے کہا کون ملکہ جاؤ یہان سے دور ہو
مجھے سونے مین پریشان کیا خبردار اب ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ ابھی بہ نگاہ قہر دیکھون گا تو جلکر خاک ہوجاؤ گے چوبدارون نے
کہا جناب زبان سنبھالیے ذرا کلمات ناشایستہ منھ سے نہ نکالیے آپ کو ملکہ ترقان نقاب پوش نے بلایا ہی اور بہت
کچھ تاکید فرمائی ہی اسی وقت آپ کی ضرورت ہی تشریف لے چلیے اگر نہ چلیے گا ملکہ عالم آپ سے آزردہ ہوجائینگی پھر
اس غصہ کا افسوس ہوگا بلانوش جادو نے کہا وہ فاحشہ اگر مجھسے آزردہ ہوجائیگی تو میرا کیا بنا لیگی مین اوسکا تابعدار ہون
جو اس وقت تمہارے ہمراہ چلون جاکر میری طرف سے کہدینا کہ اگر اب اس طرح سے مجکو طلب کروگی تو بہت پچتاؤ گی
جب میرے مزاج مین آئیگا چلا آؤنگا چوبدارون نے کہا کیا اس وقت آپ کچھ نشے مین ہین جو ایسی بہکی باتین کر رہے
ہین بلانوش جادو نے کہا ہم ہر وقت نشے مین رہتے ہین اور ایسی ہی باتین کیا کرتے ہین کسی کے تابعدار نہین جو
اسوقت چلے آئین چوبدارون نے کہا ہم جاتے ہین اسی طرح سے کہدینگے بلانوش جادو نے کہا کیا ہم کسی سے
ڈرتے ہین چوبدار عاجز ہوکر وہان سے پلٹے ترقان کے باغ مین آئے ترقان منتظر تھی چوبدارون نے اکر اندر
کہلا بھیجا کہ بلانوش جادو نہین آتے ہین عجب قسم کی باتین بناتی ہین کنیزون نے سب کیفیت ترقان سے آکر
بیان کیا ترقان نے کہا ارے انسے جاکر پوچھو کیا کہتے ہین کنیزین پھر چوبدارون کے پاس آئین پوچھا بلانوش
نے کیا باتین کین چوبدارون نے سب تقریر بلانوش کی بیان کی کنیزین پھر واپس آئین ترقان سے کل
کیفیت بیان کی ترقان نے جو تقریر بلانوش کی سنی کمال غصہ آیا کہا مین خود جاتی ہون ابھی اُس بیہودہ کو
لاتی ہون کنیزون نے کہا آپ اس وقت کہان تشریف لے جائیے گا ملکہ نے کہا تم لوگ دخل نہ دو جب تک
مین نہ جاؤنگی وہ نہ آئیگا ایسی ہی باتین بنائیگا یہ کہکر تخت طلب کیا کنیزین تخت لیکر آئین ترقان تخت پر بیٹھ کے
بلانوش جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوئی تھوڑی دیر مین اُس کے مکان پر پہونچی بلانوش اوسی
حالت مین پڑا تھا ترقان اس کے مکان کے اندر آئی دیکھا بلانوش شراب کے نشے مین مدہوش پڑا ہی
ترقان نے اس کو آواز دی بلانوش نے آواز ترقان کی پہچانی جلدی سے اُٹھ بیٹھا کانپنے لگا سب
نشہ ہرن ہوگیا ترقان نے کہا ارے سہنے ابھی تجھکو طلب کیا تھا تو نے کیا کلمات ناشایستہ بکے تھے بلانوش
ہاتھ جوڑ کے قدمون پر گر پڑا کہا ملکہ عالم معاف فرمائیے گا جسوقت کہ آپ کے فرستادے یہان آئے تھے تو
مین اُسوقت ہوش مین نہ تھا عالم مدہوشی مین میری زبان سے نہین معلوم کیا نکل گیا معاف فرمائیگا اب مجکو جو کچھ حکم فرمانا
ہو ارشاد کیجیے مین آنکھون سے اُس کی تعمیل کرون ترقان نے کہا تو اسی وقت مہیب جادو کے مرحلے پر جا
مہیب جادو مسلمانون کے ہاتھ سے مارا گیا ہی اُس کا مرحلہ خالی پڑا ہی اور نگہبان جادو کو خوف ہی لہذا تو اسی وقت وہان جا

اگر کوئی مسلمان وہان آنیکا ارادہ کرے تو جہان تک تیرے امکان مین ہو اُس کے قتل کرنے مین دریغ نہ کرنا اور اگر تجھسے وہ لوگ نہ رُک سکین تو نگہبان جادو کو اطلاع دینا وہ سب انتظام کرلیگا بلانوش نے کہا حضور مین جسکو پاؤنگا بے قتل کیے نہ چھوڑونگا ترقان نے کہا اب زیادہ گوئی سے کچھ حاصل نہین ہی جو کچھ ہم کہتے ہین اُس کی تعمیل ابھی کرو بلانوش اُسی وقت ترقان کے ہمراہ ہوا ترقان اپنے باغ مین واپس آئی نگہبان جادو کے ہمراہ بلانوش کو کیا نگہبان جادو سے تاکید کی کہ اگر یہ تیرے خلاف کرے تو ہمکو اطلاع دینا یا جو مناسب وقت جاننا وہ سزا دینا اُسی وقت نگہبان جادو ترقان جادو سے رخصت ہوا اور اپنے مرحلہ پر آیا بلانوش جادو کو مہیب جادو کی جگہ پر روانہ کیا لشکر ابھی اپنی جگہ پر رہا انلوگون کو تو اس حال مین چھوڑیے

اب ذکر ایرج نامدار و نورالدھر ذیوقار اور رستم بن ایرج اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ لوگ جو براے رہائی صاحبقران روانہ ہوئے تو پہلے ایک صحرا مین پہونچکر راہ بھول گئے ایک روز تمام دن پریشان رہے جب آفتاب غروب ہوگیا تو مجبور ہوکے ایک درخت کے نیچے سب اُترے رات بھر وہان بسر کی جب صبح ہوئی تو پھر روانہ ہوئے قریب دوپہر ایک غار کے پاس پہونچے نورالدھر غار کے قریب گئے جھک کے غار کے اندر دیکھا نہایت تنگ و تاریک پایا وہان سے واپس آئے قصد کیا کہ آگے بڑہین کہ ایک آواز مہیب آئی سب لوگ چارون طرف حیران ہوکے دیکھنے لگے جب کچھ نظر نہ آیا تو پھر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا ہنوز قدم آگے نہ بڑہایا تھا کہ پھر ایک صدای ہیبت ناک سب کے کان مین آئی نورالدھر نے جانب پشت جو نگاہ کی دیکھا ایک ساحر بلند بالا مگر ضعیف دانت ٹوٹے ہوے ڈاڑھی سفید سر کے بال لمبے لمبے ہاتھون مین ماران سیاہ لپٹے ہوے سحر کرتا ہوا چلا آتا ہی نورالدھر نے تلوار میان سے لی چاہا جا پڑین مگر ساحر نے سحر کیا نورالدھر کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑگیا ایرج نامدار یہ کہکے آگے بڑھے کہ اگر ایسے لوگ ساحرون کو قتل کرین تو پھر زمانہ ساحرون سے خالی ہوجائے نورالدھر اس کلمہ کو سنکر ہونٹ چبا کے رہ گئے مگر مجبور تھے کہ ہاتھ پاؤن مین طاقت پیکار باقی نہ تھی ایرج کے بڑھتے ہی اس ساحر نے پھر کچھ سحر کیا کہ ایرج کے ہاتھ پاؤن مین بھی رعشہ پیدا ہوگیا یہ بھی زمین پر گر پڑے انکے گرتے ہی رستم ثانی تلوار پکڑ کے آگے بڑھے ان پر بھی اس ساحر نے سحر کیا یہ بھی زمین پر گر پڑے شاہزادہ سکندر فرخ لقا آگے بڑھے انپر بھی سحر کیا یہ بھی زمین پر گر پڑے جب یہ چارون دلیر مبتلاے سحر ہوکر زمین پر گرے ساحر آگے بڑھا چارون دلیرون کے قریب آیا اپنے ملازمون کو آواز دی وہ لوگ قید آہن لیکر آئے ساحر نے سب کو مسلسل اور مطوق کیا کہا ای جوانان اسلام کیا تم نہ جانتے تھے کہ مین بلانوش جادو ہون وہ مہیب جادو تھا جو تمھارے سردار کے ہاتھ سے قتل ہوگیا اب تمسے اُسکے خون کا عوض ہماری ملکہ عالم لینگی تم سب کو قتل کرینگی نورالدھر نامدار نے جھلا کے جواب دیا او مکار تو کیا ہی اور تیری ملکہ کیا چیز ہی ہمارے قتل پر کوئی قادر نہین ہی بلانوش جادو نے کہا اب کیفیت معلوم ہوجائیگی ایرج نے کہا جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے بلانوش جادو جب ان سب کو اسیر کرچکا تو اپنے مکان کی طرف آیا وہان ایک مکان تاریک مین ان سب کو بند کیا اور ایک نامہ اُسی وقت نگہبان جادو کو تحریر کیا کہ چار سرداران اہل اسلام کے مین نے اسیر کیے ہین جو کچھ حکم ہو وہ کیا جاے یہ نامہ ایک ساحر کو دیکر روانہ کیا ساحر نگہبان جادو کے پاس آیا نگہبان کو نامہ دیا نگہبان جادو نے نامہ پڑھا جب مضمون سے آگاہ ہوا اُس نے اُسی وقت اپنے نہان سے چند آدمی اس ساحر کے ہمراہ کیے اور اُس رقعہ کی پشت پر لکھا کہ ہمارے ملازم آتے ہین سرداران اسلام کے قیدی اسی وقت انکو دیکر روانہ کرو ساحر وہان سے روانہ ہوے بلانوش جادو کے پاس پہونچے رقعہ دیا اور زبانی بھی کہا نگہبان صاحب نے کہا ہے کہ تم سرداران اسلام کی اسی وقت روانہ کرو بلانوش نے کہا سب موجود ہین اسی وقت سے جادو دیر نہ لگاؤ ملازمین نگہبان

سرداروں کی قید لیکر روانہ ہوے بلانوش جادو اپنے قصر کے آگے ٹہلنے لگا کہ اس کے کان مین رونے کی آواز آئی
اس نے خیال کیا کوئی روتا ہوگا مگر پھر ایسی صدائے دلخراش آئی کہ بلانوش بیچین ہوگیا اپنے ملازمون سے کہا ارے جاکر دیکھو
یہ کون روتا ہی ملازم اس کے صدا کی طرف چلے تھوڑی دور جاکے ایک نشیب کے قریب پہونچے دیکھا ایک نازنین مہ جبین
اس نشیب مین پڑی ہی مگر عجیب حالت ہی کپڑے پارہ پارہ کان بچے ہوے ہاتھون سے خون جاری ہائے ہائے
کر رہی ہی نازنین بلانوش اس کے صورت دیکھکر بیتاب ہوگئے سب نے کہا یہ نازنین کون ہی اور یہان کیون کر آئی
ہی ایک کی زبان سے نکلا تم لوگ ٹھرو مین اس کے پاس جاتا ہون دیکھون یہ کون ہی اور اس کے یہان آنیکا سبب دریافت
کرون اگر بن پڑے گا تو مین اسکو اپنے گھر لے جاؤنگا اس کا علاج کرونگا جب اس کو صحت ہوگی تو اپنی شادی اس
نازنین کے ساتھ کرونگا ایسی حسین کہان میسر آئیگی اس نے جو یہ کہا اور لوگ بگڑ گئے ہر ایک نے اپنا ارادہ ظاہر
کیا نازنین نے جوان لوگون کو دیکھا اور چیخین مار مار کے رونے لگی یہان ان لوگون کو جو عرصہ ہوا اور رونے کی
صدا بلانوش جادو کے کان مین گئی اس نے خیال کیا کہ اب گریہ مین ترقی کیون ہی کیا یہ لوگ ابھی تک اس تک
نہین پہونچے یہ سوچکر بلانوش جادو خود اپنے مقام سے بڑھا اس آواز کی طرف چلا تھوڑی دور بڑھکے یہ واقعہ دیکھا کہ
ایک نازنین مہر تمکین ایک نشیب مین پڑی ہوئی چیخین مار مار کے رو رہی ہی اور جن لوگون کو بھیجا تھا وہ آپس مین جنگ و
جدل کر رہے ہین بلانوش جادو نے کہا ارے یہ کیا معاملہ ہی کیسا فساد برپا کیا ہی لوگون نے جو اس کو آتے ہوے دیکھا
ٹھہر گئے بلانوش جادو قریب آیا کہا ارے یہ کیا فساد برپا کیا تھا سب نے کہا ہر ایک یہ چاہتا ہی کہ اس نازنین کو لے
جائے اور اس کے ساتھ اپنی شادی کرے بلانوش جادو نے نازنین کی طرف دیکھا صورت زیبا دیکھکر گیا سب سے کہا
اس نازنین کو کوئی نہین لے جاسکتا ہی بادولت اس کے ساتھ اپنی شادی کرینگے اب تو یہ لوگ خاموش ہوے بلانوش
اس نازنین کے پاس آیا خاک سے سر اٹھایا اپنی زانو پر رکھا کہا ای آرام قلب بیقراران ای سردار حسینان یہ تم پر کیا آفت آئی
فلک نے یہ کیسی نیرنگی دکھائی کچھ اپنا حال بیان کرو جو دل پر گذرتی ہی اسکو ظاہر کرو کہ کس بد نے یہ سلوک تمہارے ساتھ کیا تمہارے
حسن پر رحم بھی نہ آیا نازنین نے یہ کلمات سنکر اپنا منہ آنچل سے چھپالیا ٹھنڈی سانس بھر کے کہا شعر چہ گویم از سر و سامان خود
عمر بیست چون کاکل ؞ سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بر دوشم ؞ ای مہربان کیا حال بیان کرون جو دل پہ گذرتی ہی اوسکو کیون کر
عیان کرون شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ؞ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ؞ مین بدنصیب ایک تاجر
جلیل کی دختر ماختر ہون باپ میرا تمام تاجرون کا افسر ہی بڑا عالی گہر ہی جس دن سے مین پیدا ہوئی اس نے میرے لیے سب
اسباب راحت مہیا کیا بڑے ناز نعم سے پرورش کیا جب جوان ہوئی تو اس کو سفر درپیش ہوا ماں نے میری صغیر سنی
مین انتقال کیا اور عزیز تھے مگر میرے باپ نے فرط محبت سے مجھے وہان نہ چھوڑا اپنے ہمراہ لیکر سفر کیا تھوڑی دور کے بعد
دریا ملا مجکو ایک جہاز پر بٹھایا اور ایک غلام زنگی کو میری نگہبانی کے واسطے مقرر کیا اور آپ دوسرے جہاز پر مال و اسباب کے
سوار ہوا گو مین اس غلام بدانجام سے پردہ کرتی تھی مگر ایک روز طوفان آیا اس تہلکہ کے عالم مین کچھ خیال نہ رہا پردہ اٹھ گیا
اس غلام بدانجام کی نگاہ جو مجھ پر پڑی فریفتہ ہوگیا مجکو اس راز کی خبر بھی نہ تھی وہ طوفان دوسرے روز برطرف ہوا مگر میری باپ
کے جہاز کا پتہ نہ ملا کہ وہ کس طرف نکل گیا غلام کو موقع اچھا ہاتھ آیا مجھسے اظہار عشق کیا اپنی محبت جتائی وصل کا طالب ہوا
مین نے انکار کیا تھوڑی دنون تک وہ منت و سماجت کرتا رہا آخر ایک روز جہاز لنگر انداز ہوا سب لوگ جہاز سے اترے
مین بدنصیب بھی مع اس غلام کے اتری مال و اسباب بہت کچھ میرے ہمراہ تھا وہ زنگی غلام مجکو لیکر ایک شہر مین آیا وہان
ایک مکان لیکر سب اسباب رکھا مین بھی اس مکان مین رہی وہ غلام ایک روز شب کو مسہری کے قریب آیا میرا ہاتھ پکڑا

وصل کا طالب ہوا مین نے مصلحت آمیز باتین کر کے اُس بلا سے ناگہانی کو اس وقت ٹالا دوسرے روز اپنے حق مین یہ بہتر جانا کہ شب کو اس مکان سے نکلی دو تین گھوڑے میرے ذاتی تھے اُن مین ایک گھوڑے پر اپنے ہاتھ سے زین کسکر سوار ہوئی وہان سے نجات پانا بہتر جانا صبح ہوتے ہوتے ایک صحرا مین پہونچی چونکہ شب بھر رہروی کی تھی بہت خستہ تھی اس وقت دم لینا مناسب جانا تھوڑی دیر کے بعد اُس غلام بدانجام کا خیال آیا اور یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو تلاش کرتا ہوا یہان تک پہونچے تو بڑی خرابی پیش آئی یہ سوچکر پھر وہان سے روانہ ہوئی دن بھر چلی جب رات ہوگئی تو اس جنگل مین پہونچی ٹھہرنا اپنے حق مین بہتر جانکے ایک درخت کے نیچے بیٹھی تھی کہ ایک جانب سے کچھ سوار آئے اُنہون نے میرا مال و اسباب اپنے قبضے مین کیا اور مجکو زخمی کر کے یہان ڈال دیا میرے پاس اب کوئی ہتھیار ایسا بھی باقی نہین جس سے اپنی گردن کاٹ ڈالون اور اس تکلیف سے نجات پاؤن اگر تجھسے ہو سکے میرا سر کاٹ لے مین نے اپنا خون تجکو معاف کیا بلانوش جادو نے کہا بھلا یہ مجھسے کیونکر ہو سکیگا تم میرے یہان چلو مین تمھارا علاج کرونگا سب سے بڑھکے راحت دونگا تمھارے دشمنون کا مین سر کاٹونگا یہ کیا کہتی ہو نازنین نے جواب دیا ای شخص تو نے رحم کیا مجکو اپنا بندہ بے دام بنایا مگر اب میرے تئین زندہ رہنا بہتر نہین ہے جب اپنے عیش و راحت مین فرق آیا وہ لوگ باقی نہ رہے جو اپنے تئین راحت دیتے تھے تو اب زندہ رہنا بھی بیکار ہے علاوہ راحت کہان ممکن ہوگی بلانوش نے کہا اس سے بڑھکے مین تم کو راحت دونگا تم پریشان نہ ہو میرے ہمراہ چلو مین اس نواح کا حاکم ہون بہت سے لوگ میرے تابع فرمان ہین تمکو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی نازنین نے کہا ای شخص اگر مجھ مین طاقت رفتار ہوتی تو یہان کیون پڑی رہتی بلانوش نے کہا تم چلنے کی تکلیف نہ کرو مین تمھین براحت آرام پہونچائے دیتا ہون یہ کہکر ملازمون سے کہا ہمارا تخت لے آؤ ملازمون نے اسی وقت تخت موجود کیا بلانوش نے نازنین کو تخت پر بٹھایا سحر کر کے تخت کو اڑایا اپنے باغ مین لا کر نازنین کو مکان کے اندر لیگیا ایک مسہری پر بٹھایا کہا اب خاطر جمع رکھو مین کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی مین ابھی جراح کو بلاتا ہون تمھارے زخمونکا علاج کراتا ہون نازنین نے کہا ضرورت جراح نہین ہے زخم کاری میرے نہین ہین آپ ہی اچھے ہو جاینگے مگر ایک امر کی بڑی تکلیف ہے بلانوش نے کہا کہو مین ابھی اُسکا بند و بست کرون نازنین نے کہا مجھے عادت مے نوشی حد سے سوا ہے اور چار روز کا زمانہ گذرا کہ مین نے شراب نہین پی ہے اگر ممکن ہو تو تھوڑی شراب منگاؤ تاکہ میرے ہوش و حواس درست ہون بلانوش نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے ابھی منگاتا ہون یہ کہکر ملازمون کو آواز دی جب ملازم آئے تو اس نے کہا جلد شراب حاضر کرو ملازم شراب لینے کو گئے نازنین نے کہا اب اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کون ہو اور یہان کیون رہتے ہو بلانوش جادو نے کہا ہم ملازم ہین ملکہ ترقان نقاب پوش کے آج کل مسلمانون سے جنگ آغاز ہے اُسکے گرفتار کرنے کو اس صحرا مین رہتے ہین نازنین نے کہا تم گرفتار کر کے ملکہ کے پاس لیجاتے ہو بلانوش نے کہا نہین ہمارے افسر میان نگہبان یہان سے تھوڑی دور پر رہتے ہین ہم اُنکے پاس لے جاتے ہین وہ ملکہ تک پہونچاتے ہین اتنے مین خادم شراب لیکر آئے نازنین نے منہ پھیر لیا بلانوش جادو نے اُنسے شراب لیکر کہا اب تم لوگ یہان سے جاؤ جب ضرورت ہوگی ہم تمکو بلالینگے ملازم وہان سے چلے گئے بلانوش نے چاہا کہ جام مین شراب اونڈیلکر نازنین کو دے مگر نازنین نے صراحی بلانوش جادو کے ہاتھ سے لے لی کہا ہم اپنے ہاتھ سے شراب اونڈیلینگے بلانوش نے کہا صاحب تمکو اختیار ہے مین نے چاہا تھا کہ تمکو تکلیف نہ ہو مین اپنے ہاتھ سے جام شراب مملو کر کے تمھین دون نازنین نے کہا ہم آپ اونڈیل سکتے ہین یہ کہکے صراحی سے شراب اونڈیلی بلانوش کے سامنے پیش کی کہا پی جاؤ بلانوش نے کہا پہلے تم پیو نازنین نے مسکرا کے کہا ارے پیتا ہے یا باتین بناتا ہے بلانوش اُس جام کو پی گیا نازنین نے دوسرا جام بھر کر پھر بلانوش کو دیا اور مسکرا کے کہا اور جام پیو بلانوش نے پھر انکار کیا مگر نازنین نے نہ مانا وہ جام بھی

بلانوش کو دیا اس کے بعد دو چار جام اور پلائے بلانوش کا سر چکرا نے لگا ہاتھ نازنین کی طرف بڑھایا نازنین سرک کے بیٹھی کہا ہوش مین آؤ حواس کی باتین کرو اپنا منہ ہوا اور بلانوش نے کہا اے جان جہان اس وقت انکار بہتر نہین ہے نازنین نے کہا ارے مرا کیون جاتا ہے مگر میری حالت دیکھتا ہے زخمون سے کیا کیفیت ہو رہی ہے نزار اسے مجھے صحبت ہو سکے پھر سمجھ اختیار ہے بلانوش ٹھہر گیا کہا صاحب تعجب کی بات ہے نہین معلوم یہ شراب کیسی ہے میرا سر چکراتا ہے دل گھبراتا ہے قریب ہے کہ زمین پر گر پڑون نازنین نے کہا دو تین جام متواتر جو پیے ہین اس کی وجہ سے یہ کیفیت ہے اُٹھ کے ٹہلو یہ بات دفع ہو جائے بلانوش چاہا کہ زمین پر گرا نازنین نے نعرہ کیا منم خواجہ عمر ثانی چاہا خنجر مارون مگر پھر خیال مین آیا کہ خواجہ اگر اس مکار کو اس وقت ہلاک کروگے تو اس کے مرنے کی علامت ظاہر ہوگی اور ملازمین جو اس کے ہین وہ آگاہ ہو جائینگے یہان سے نکلنا مشکل ہوگا یہ سوچ کے بلانوش جادو کو نذر زنبیل کیا اور رنگ روغن عیاری کا نکال کے آپ بلانوش جادو کی صورت بنی مسہری کے قریب آئی پردہ چھوڑ دیا ملازمین کو آواز دی جو دو چار ملازم اس وقت موجود تھے آئے بلانوش نقلی نے کہا کہ ما بدولت اپنا عقد اس نازنین کے ساتھ کرینگے جسکو نشیب سے لائے ہین لہذا جشن کی تیاری کرو ملازمون نے کہا جو حکم ہو وہ اسباب مہیا کرین بلانوش نے کہا شراب و کباب کی دعوت اپنے جملہ ملازمین کی کرینگے لہذا شراب منگاؤ کباب تیار کراؤ اور خبردار عرصہ نہو ملازمون نے کہا کیا مجال جو عرصہ ہو بلانوش نے سب کو رخصت کیا ملازم باہر آئے آپس مین کہا سبحان بلانوش جادو کو اس ضعیفی مین شادی کرنے کی ہوس ہے ایسی نازنین مہ جبین کم سن خوبصورت نیک سیرت تقدیر سے پا گئے ہین اب اپنے دل کے حوصلے نکالتے ہین مگر افسوس اس کا ہے کہ اس نازنین کی جوانی برباد ہوئی بعض نے کہا ہمین اس سے کیا مطلب ہے جس کام کو ہمسے کہا ہے ہم اس کو انجام دین ایسا نہ ہو کہ عرصہ ہو جائے اور وقت پر کل چیزین مہیا نہ ہون تو پھر باعث خرابی ہے یہ کہکر ملازمین روانہ ہوئے قریب ایک شراب کی دکان تھی وہان جاکر شراب کے پیپے خرید کیے وہان سے آکر بلانوش کے پاس گئے کہا حضور شراب موجود ہے کباب بھی تیار ہین بلانوش نے کہا صحن باغ مین فرش کرو ملازمین نے صحن باغ مین فرش کیا بلانوش نقلی نے کہا ہمارے افسر میان نگہبان جادو کو اطلاع دو کہ اگر تشریف لائیے تو عین عنایت ہے اور اپنے تمام ملازمین کو بھی ہمراہ لائیے مین نے اپنی تمام عمر مین یہ ایک جلسہ کیا ہے افسوس یہ ہے کہ ایسی بے سر و سامانی کی حالت ہے کہ اور انتظام تکلف مثل رقص و سرود کے نہین ہو سکتا ہے صرف ایک صحبت مینوشی مین نے قرار دی ہے اگر تشریف لائیے گا تو مین ممنون و مشکور ہونگا یہ کہکر ایک ملازم کو نگہبان جادو کے یہان روانہ کیا اور آپ ملازمون کے ہمراہ شراب کے پاس آئے کہا جسقدر صراحیان یہان موجود ہین ان سب کو مملو کرو ملازمین صراحیان لائے بلانوش نقلی نے پیپے شراب کے کھولے سب شراب مین بیہوشی ملائی صراحیان مملو کر کے کشتیون مین لگا دین کبابون مین بھی بیہوشی مخلوط کرائی وہ کشتیون مین چن دیے ملازمون سے کہا جسوقت سب لوگ محفل مین آجائین یہ کشتیان لانا محفل مین لگانا یہ کہکر سب شراب و کباب درست کر کے وہان سے پھر اپنے کمرے مین آیا جو کچھ اسباب زینت وہان موجود تھا ملازمون کو بلا کر سب کی صفائی کرائی اس انتظام سے ابھی فرصت نہ ہوئی تھی کہ ایک ملازم نے آکر کہا آپ تو ابھی مصروف انتظام ہین اور نگہبان جادو تشریف لاتے ہین بلانوش نقلی نے کہا ارے کتنی دور ہین ملازمون نے کہا آپ کے باغ کے بہت قریب ہین نگہبان جادو مع اپنے جملہ ملازمین کے ہین بلانوش نقلی نے کہا بڑی نوازش فرمائی مین اُنکے استقبال کو جاتا ہون تملوگ یہان سب کام ٹھیک کرلینا یہ کہکر بلانوش آگے بڑھا دو چار ملازمون کو اپنے ہمراہ لیا چند قدم چلا تھا کہ دیکھا سامنے سے نگہبان جادو

بہت سے ملازم ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی بلانوش نے جھک کے سلام کیا کہا آپ نے بڑی بندہ نوازی فرمائی میری عزت بڑھائی نگہبان جادو نے کہا بھائی بلانوش افسری کیا چیز ہی اگر خیال کیا جائے تو ہم تم دونون ایک ہی مالک کے بندے ہین بلانوش نقلی نگہبان جادو کو اپنے ہمراہ باغ مین لایا مسند پہ بٹھایا اور نگہبان کے سب ملازم بھی بیٹھے بلانوش نقلی نے ملازمون کو بلایا کہا شراب جسقدر رہی سب یہین لاکر ایک گوشے مین رکھو اور رکشتیان محفل مین چن دو اور تم لوگ بھی محفل مین بیٹھو کہ تمھاری بھی دعوت ہی ملازمین گئے شراب لائے جسقدر رکشتیان تھین وہ سب محفل مین چن دین اور جو شراب بیچ رہی تھی وہ ایک گوشہ باغ مین رکھی اور سب ملازم بھی محفل مین آکر بیٹھے بلانوش نے کہا آج مجھکو وہ مسرت ہی کہ جسکی حد نہین اس لیے مین اپنے ہاتھ سے سب کو شراب پلاتا ہون ملازمون نے چاہا اُٹھ کر کام کرین بلانوش نقلی نے کہا کسی کے اُٹھنے کی ضرورت نہین ہی مین خود سب کام کرونگا ملازم خاموش ہو رہے بلانوش نقلی نے جام و صراحی اُٹھاکر شراب تقسیم کرنا شروع کیا پہلے جام بھر کے نگہبان جادو کو دیا نگہبان نے کہا میان بلانوش صاحب آپ کو فن ساقی گری مین بھی کمال ہی کس قاعدے سے شراب محفل مین چنتی ہی کہ بے اختیار پینے کو جی چاہتا ہی بلانوش نقلی نے کہا کیا عرض کرون ایسی بے سر و سامانی کی حالت مین یہ جلسہ قرار پایا کہ مین کچھ انتظام نہ کر سکا نگہبان نے شراب پی کہا ہان بلانوش شراب بھی عجیب ذائقہ کی ہی بلانوش نقلی نے ایک جام اور بھر کے دیا نگہبان نے انکار کیا بلانوش نے کہا آپ ابھی انکار فرماتے ہین ابھی نہین معلوم کہ جام نوش فرمایئےگا نگہبان جادو وہ جام بھی پی گیا پھر تو میان بلانوش نے سب کو دو دو جام پلائے اب محفل مین سب کو سرور ہوا بلانوش سے نگہبان نے کہا بھائی لطف یہ تھا کہ ایک گانے والا بھی اس محفل مین ہوتا بلانوش نقلی نے کہا اگر آپ کا جی چاہتا ہی تو مین موجود ہون جو کچھ برا بھلا آتا ہی آپکی طبیعت خوش کیے دیتا ہون یہ کہکر بلانوش اپنے کمرے مین آئے یہان سے ایک طنبورہ لیکر محفل مین پہونچے نگہبان جادو سے کہا چونکہ یہ صحبت بلا تکلف کی ہی اس لیے مین آپ کا دل خوش کیے دیتا ہون یہ کہکر بلانوش نقلی نے طنبورہ ملایا یہ غزل شیخ وزیر علی انجم کی شروع کی غزل

کیا غرض جو مین چاہون جان جہان آٹھ پہر
ایک سی ہی خلش نوکِ سنان آٹھ پہر
ہی مقرر کوئی گھر تک مرے آنیوالا
میری تربت سے نکلتا ہی دھوان آٹھ پہر
بخدا اُس بت کافر کا ہون جیسے عاشق
وہ سبک ہون کہ دلِ تیر پہ ہون گران آٹھ پہر
بنگیا اتو مرا بھی جگرا ی دل یتھسر
ذکر خیر آپ کا رہتا ہی یہان آٹھ پہر
دیکھتے پھرتے تھے باہم تیری محفل کا سمان
یہ وہ مذہب ہی کہ ہی وقت اذان آٹھ پہر
شکل تصویر نہانی ہون ہمیشہ پامال
موسم گل مین رہے مشق فغان آٹھ پہر
کیا تماشا ہی کہ بنکر سبب تو ر نظر
جوش پر ہی اثر سوز نہان آٹھ پہر
جا ذ جاذ وہین رہتے ہو جہان آٹھ پہر
لیچلا پھر اوسی سفاک کے کوچے مین دل
سوی دروازہ ہین آنکھین نگران آٹھ پہر
رنج و راحت ہی مجھے راہِ طلب مین یکسان
مثل ناقوس مین کرتا ہون فغان آٹھ پہر
کم زمانے سے نہین رنگ مزاج انسان
سہتے سہتے ستم و جور بتان آٹھ پہر
مین بھی نقش دہنِ یار ہون یا موئے کمر
پھرتا ہی آنکھو نمین یا اب وہ سمان آٹھ پہر
مثل آئینہ مصفا ہو دل زنگ آلود
وقف بیداد ہون لے تاب و توان آٹھ پہر
تنگ ہون اوہ بت مہوش نے مرے سامنے نالیر
چشم انجم سے وہ رہتا ہی نہان آٹھ پہر
آہ کے ساتھ نکلتا ہی دھوان آٹھ پہر
ہائے کیونکر دل مجروح کو آئے آرام
موت کا گرم ہی بازار جہان آٹھ پہر
بعد مردن بھی کیا سوز دورن نے رسوا
موج دریا کیطرح ہون مین رعان آٹھ پہر
درد ہون داغ ہون یا دل ہون غرض جو کچھ ہون
ایک صورت پہ یہ رہتا ہی کہان آٹھ پہر
تم نہین ہو نہ سہی پوچھ لو سارا احوال
شہرت انگیز ہون بے نام و نشان آٹھ پہر
عشق مین کوئی نہین شور فغان کا ہنگام
جو کرے نام خدا ورد زبان آٹھ پہر
ہی یہی سوز محبت کا مزا ای بلبل
سجدہ کرتا ہی سر پیر مغان آٹھ پہر

نگہبان جادو اور تمام اہل محفل مسرور ہو

مسرور ہوئے کہ کسی کو اپنی خبر نہ رہی اور بیہوشی نے بھی اپنا اثر دکھایا سب کی آنکھون مین سرسون پھولی نگھبان جادو کے ایک ملازم نے نگھبان سے کہا حضور آپ کی ٹوپی کوئی جانور لیے جاتا ہی نگھبان گھبرا کے اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کے زمین پر گرا اس کے گرتے ہی سب ملازمین اسکے دوڑے بیہوش ہو کر وہ سب بھی گرے پھر تو جسقدر لوگ محفل مین موجود تھے سب کی یہی حالت ہوئی بلانوش جادو نے نعرہ کیا منم عمر یہ نعرہ کر کے خواجہ نے خنجر کھینچا بید ریغ سب کو قتل کرنا شروع کیا مگر نگھبان جادو کو داخل زنبیل کیا اور سب کو قتل کر ڈالا جسقدر مال و اسباب اُس مکان مین موجود تھا سب اپنے قبضے مین کیا جب لے چکے تو مکان مین آگ لگا دی سب جلکر خاک ہو گیا خواجہ وہانسے اُسی وقت روانہ ہوئے نگھبان جادو کے مقام پر آئے جب قریب پہونچے سوچے شاید وہان کوئی ملازم نگھبان کا ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ صورت تبدیل کر لینا چاہیے خواجہ نے اُسی وقت رنگ روغن لگا لگا کر اپنی صورت نگھبان جادو کی بنائی نگھبان کے مکان مین آئے دیکھا ایک ضعیف بیٹھا ہوا اُس نے نگھبان نقلی کو دیکھکر سلام کیا کہا حضور اس وقت تنہا یہان کیون تشریف لائے نگھبان نقلی نے جواب دیا کہ اس وقت ایک ضرورت ایسی ہی لاحق تھی جو مین یہان چلا آیا ابھی چلا جاؤنگا صرف ایک چیز یہان سے لینا ہی ضعیف نے کہا آپ نے خود کیون تکلیف فرمائی کسی ملازم کو بھیجدیا ہوتا نگھبان نقلی نے کہا وہ ایسی چیز ہی جو کسی دوسرے کو نہ ملتی ہیکہکے کہا تم نے شراب پی یا ابھی نہین اُس ضعیف نے کہا حضور آج کہان ممکن ہوئی جب آپ یہان تشریف رکھتے تھے تو مل جاتی تھی نگھبان نقلی نے کہا مین تمکو ابھی شراب دیتا ہون یہ کہکر ایک گوشے مین آئے صراحی شراب کی زنبیل سے نکالی جام مین شراب بھر کے اُس ضعیف کو پلائی پیتے ہی بیہوش ہو گرتے ہی اُس کے خنجر مارا کہا منم عمر اس کے مرنے سے کچھ تاریکی پیدا ہوئی تھوڑی دیر کے بعد سب تاریکی و غبار دور ہو گئی ایک آواز آئی کشتی مرا نام من بیران بود خواجہ مکان کے اندر گئے سب مال و اسباب اپنے قبضے مین کیا جا اس مکان مین بھی آگ لگا دون مگر کچھ سوچ کے رہنے دیا رات تھوڑی سی باقی تھی خواجہ نے وہین بسر کی صبح ہوتے ہی خواجہ نے نگھبان جادو اور بلانوش جادو کو زنبیل سے نکالا زبانون مین دونون کی سوزن دیا شکنین باندھ کر ہوشیار کیا ایک ستون سے باندھکر تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے پہلے بلانوش جادو سے کہا کہو شناخت مین خدا وند واحد و یکتا کی کیا انتہا ہی یہ دونون حیران ہوئے کہ ہم اپنے تئین کس حال مین پاتے ہین مگر خواجہ نے پھر کہا کہ شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو اور سامری جمشید پر کیون نہین لعنت کرتے ہو یہ کہکے دوات و قلم ان دونون کے آگے رکھا بلانوش جادو اور نگھبان جادو دونون سیہ قلب تھے دونون نے تعریف سامری جمشید کی لکھنے کے لیے لکھا کہ اگر ہم ہزار بار مر کے جیئن گے تو بھی محبت سامری ہمارے قلب سے نہ جائیگی خواجہ نے تازیانے لگانا شروع کیئے مگر ان دونون نے اقرار نہ کیا آخرکار خواجہ نے حباب مار کے دونون کو بیہوش کیا اب بصورت نگھبان جادو بنے تھے ان دونون کو سردارون کی صورت بنایا اپنی زنبیل سے قید آہن نکالکر دونون کو مسلسل و مطوق کیا پھر تخت زنبیل سے نکالکر دونون کو اُس تخت پر ڈالا آپ بھی تخت پر بیٹھ کے ترقان نقاب پوش کے باغ کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین راہ طی کر کے ترقان کے باغ کے دروازے پر پہونچے ملازمون نے کہا ہماری اطلاع ملکہ عالم سے کرو کہ نگھبان جادو آیا ہی دو سردارون کو اسیر کر کے لایا ہی ملازمون نے اسی وقت محلدار کو بلایا کہا ملکہ عالم سے جا کر عرض کرو کہ میان نگھبان جادو آئے ہین دو سردارون کو گرفتار کر کے لائے ہین امیدوار باریابی خدمت ہین محلدار اندر گئی اُس وقت ترقان اپنے باغ مین بیٹھی تھی اور ادھی اسکی ان ریحان سبزپوش بھی آگئی تھی اُس سے کہ رہی تھی کہ آپ نے دیکھا اور سردار جو لشکر اسلام کے آئے وہ بھی ایک ہی عرصہ مین اسیر ہوئے آنطامی سردار دو ہین دو ایک جوان اور باقی مین خصوصًا ایک جوان ہی کہ نام اُسکا بدیع الملک جوان ہی اسکی ذات کا البتہ مجھکو خوف ہی کہ جب وہ آئیگا ضرور اسیر ہو جائے گا اور اگر اُس نے اپنے مذہب کو ترک کیا اور میرا کہنا مانا تو اپنے ملک کا انتظام اسکے سپرد کر دونگی

بہت صاحب شوکت و لیاقت ہی اور جرأت مین بھی بے نظیر ہی اور انتظام سلطنت جیسا وہ کر سکیگا دوسرے سے ہونا محال ہے بلکہ اُسی کے سبب سے مجھ سے اور خونخوار جادو سے ترک ملاقات ہو گئی ریحان نے کہا بی بی وہ اپنا مذہب کیون ترک کریگا ترقان نے جواب دیا کہ جب سلطنت ملیگی تو ضرور اِس لالچ مین ترک مذہب بھی کر دیگا ریحان نے کہا اُن لوگون کو سلطنت کی کیا پروا ہی جب اسقدر ملک اُنھون نے فتح کیے ہین تو جس ملک کو چاہتے اپنے قبضے مین کر لیتے لیکن جب اُنکو سلطنت سے بڑھکے راحت حاصل ہی اور ہزارون بادشاہ اُنکے تابع فرمان ہین اُنھین کیا ضرورت ہی کہ ایک چھوٹی سی سلطنت کے واسطے اپنا مذہب ترک کرین ترقان نے کہا جب اسیر ہونگے اور ہر طرح سے مجبور کیے جائینگے اور زیست کی امید قطع ہوگی ضرور ترک مذہب کرینگے ریحان نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ محلدار نے آکے ترقان کو سلام کیا کہا حضور نگہبان جادو در دولت پر حاضر ہی دو سردار اور گرفتار کرکے لایا ہے امیدوار ہے کہ شرف قدمبوسی سے مشرف ہو ترقان خوش ہو گئی کہا نگہبان جادو کو کوئی مانع نہ ہوا کرے جب وہ آیا کرین بے تامل میرے پاس آیا کرین اُنکے واسطے کوئی ممانعت نہین ہی جاؤ جلدی لاؤ محلدار باہر آئی نگہبان نقلی کو اپنے ہمراہ لیگئی ترقان کا جیسے ہی سامنا ہوا نگہبان نقلی نے سلام کیا ترقان نے جواب سلام دیکر کہا نگہبان تمھین اطلاع کرانے کی کوئی ضرورت نہین ہی جب تم آیا کرو بے تامل یہان چلے آیا کرو نگہبان نقلی نے تخت سے دونون سردار نقلی نیچے اُتارے کہا حضور یہ لوگ بلا کے بہادر تھے بڑی کوشش سے گرفتار ہوئے مجکو حکم حضور کا بھی خیال تھا کہ کہین ضائع نہو جائین جو حضور کے خلاف ہو ترقان نے کہا ان دونون کا نام کیا ہی نگہبان نقلی نے دونون کے نام بتا دیے ترقان نے کہا اِنکو بھی قیدخانہ مین لیجاؤ نگہبان نقلی نے کہا حضور اتنے سردار لشکر اسلام کے گرفتار ہوئے مگر حضور کو کسی کی گرفتاری کی خوشی نہ ہوئی ترقان نے کہا یہ کیا کہا نگہبان نقلی نے کہا آج تک کوئی محفل تہنیت حضور نے منعقد نہ کی جو ہم لوگ شریک ہوتے اور اپنی محنتون کا نتیجہ پاکر خوش ہوتے ترقان نے کہا اگر تمھین یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہی تو آج ہی جلسہ کر دو ہمنے تمھین کو جلسہ کا انتظام سپرد کیا اب تمھین اختیار ہی جس طرح مزاج مین آئے جلسہ کرو جسکو جی چاہے بلاؤ جو ضرورت ہو ہمسے لو نگہبان نقلی نے کہا مین نے حضور کی طبیعت خوش کرنے کو ایک بات کہی تھی آپ کی بدولت ہم روز عیش و عشرت مین بسر کرتے ہین ترقان نے کہا نگہبان جادو اب تمکو جلسہ کرنا ہوگا نگہبان نقلی کو تو یہ منظور ہی تھا کہا اگر حضور کی یہی خوشی ہی تو غلام کو کیا عذر رہی ترقان نے کہا پہلے ان اسیرون کو زندان خانہ مین جاکر داخل کر آؤ پھر یہان آکر جلسہ کے انتظام مین مشغول ہو نگہبان نقلی پھر تخت کو لیکر باہر آیا ملازمون کو آواز دی کہ اِن دونون کو زندان خانہ کی طرف لیچلو مین بھی آتا ہون جو لوگ وہان موجود تھے اُنھون نے تخت سے سرداران نقلی کو اُتارا بیحس و حرکت پاکر نگہبان نقلی سے کہا آپ اپنا سحر تو اِنپر سے اُتار لیجیے نگہبان نقلی نے جواب دیا کہ اِنپر سے سحر نہین اُتارا جائیگا اگر مین سحر اُتار لونگا تو یہ ابھی قیامت برپا کر دینگے ملازم خاموش ہو رہے قید لیکر آگے چلے نگہبان نقلی بھی عقب مین اُن سب کے تخت پر بیٹھ کے چلا جب محلہ مین زندان خانہ کے دروازے پر پہونچے داروغہ زندان خانہ کو بلایا کلید طلب کی داروغہ نے کہا آج نگہبان جادو نہین آئے ہین ملازمون نے کہا وہ بھی آتے ہین داروغہ نے کہا

جب وہ آئینگے تو ہم اُنکو کُنجی دینگے جب تک یہان ٹھہرو یہ ذکر تھا کہ میان نگہبان نقلی تخت اُڑاتے ہوئے
پہونچے داروغہ کھڑا ہو گیا کہا آج خلاف معمول کیون تشریف لائے اور آپ ملازمین کے ہمراہ قیدے کر
آتے تھے آج تنہا آنے کا کیا سبب ہی نگہبان جادو نے کہا کہ آج مجکو سرکار سے ایک حکم ملا ہی کہ ایک جلسہ
تہنیت اسیری سرداران لشکر اسلام منعقد کردن اور اُسکا انتظام بھی میرے ہی متعلق ہی اور جلسہ بھی آج ہی ہوا اسلیے
مین کچھ انتظام اُسکا کرنا تھا مین تو نہ آتا مگر تمھارے بلانے کو چلا آیا کہ آج کی شب باغ مین ملکۂ عالم کے حضور
آنا اور شریک جلسہ ہونا جو اس جلسہ مین نہ آئیگا ملکۂ عالم کے خلاف ہوگا داروغہ نے کہا آپ کا فرمانا ایسا ہی
جو مین رد کردن آنکھون سے حاضر ہونگا یہ کہکر کلید در زندان خانہ داروغہ نے نگہبان نقلی کے آگے رکھدی
کہا آپ دروازہ کھول کر قیدیون کو جہان جی چاہے بٹھا دیجیے مین ملازمون کا اعتبار نہین کرتا ہون نگہبان
جادو نے کہا بہت اچھی بات ہی جہان تک ممکن ہو ہوشیاری کرنا یہ کہکر کُنجی لیکر اُٹھے در زندان خانہ پر
آئے قفل کھول کر اندر گئے ملازمون سے کہا قیدیون کو لے آؤ ملازم قیدیون کو لینے گئے نگہبان نقلی
جب زندان خانہ کے اندر گیا ملازمون سے کہا داروغہ صاحب کو بلا لاؤ ملازم باہر آئے خواجہ آگے بڑھے
پہلے ہی صاحبقران کو دیکھا کہ طوق و زنجیر پہنے بیٹھے ہین جیسے ہی نگاہ نگہبان نقلی کی صاحبقران پر پڑی
بڑھ کے کہا او سردار لشکر اسلام اپنے کو کس حال مین پاتا ہی منم نگہبان جادو صاحبقران نے جواب دیا او مکّار
کیا بیہودہ بکتا ہی یہ کہکر قید توڑنا چاہی نگہبان نقلی مسکرایا بائین آنکھ کا تِل دکھایا کہا یا صاحبقران ابھی قید
نہ توڑیے ذرا تامل فرمایے مین آگیا اب کون باقی رہ سکتا ہی یہ ذکر تھا کہ داروغہ اندر آیا نگہبان جادو
نے کہا داروغہ صاحب آپ نے ان قیدیون کو اچھی طرح نہین رکھا ہی انکی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہی
لازم یہ ہی کہ قید اور زیادہ پہنائی جاے تاکہ یہ لوگ سر نہ اُٹھا سکین اور اگر کوئی مددگار انکا پیدا بھی ہو تو
یہان سے نہ لیجا سکے داروغہ نے کہا پھر جو حکم ہو نگہبان نقلی نے کہا آپ زنجیرین اور منگائیے مین اپنے
ہاتھ سے ان لوگون کو اسیر کردون اُسی صورت پر رہنے دیجیے گا رحم نہ فرمایے گا داروغہ نے کہا بھلا مین مسلمان
پر رحم کرونگا نگہبان نقلی نے کہا اب دیر نہ کیجیے جلد زنجیرین لایے داروغہ نے ملازمین سے کہا ملازمین زنجیرین
لینے کو گئے نگہبان نقلی نے باتین کرتے کرتے حباب بیہوشی مار دیا داروغہ بیہوش ہو کے گرا نگہبان
نقلی نے داروغہ کو اُٹھا کر ایک گوشہ مین رکھا رنگ روغن عیاری کا نکالا صاحبقران کی صورت داروغہ
کو بنا کر بٹھایا قریب صاحبقران کے آکے چاہا قید کاٹون امیر نے جھٹکا دیا کہ سب قید ٹوٹ گئی خواجہ
نے صاحبقران کو نذر زنبیل کیا اتنے عرصہ مین ملازمین زندان خانہ زنجیرین لے کر آئے خواجہ نے اُن
سب کو بھی بیہوش کیا زنجیرسے کر داروغہ کو پہنائی اور آگے بڑھے دیکھا شاہزادہ سکندر فرخ لقا
ایک جگہ پر قید ہین خواجہ سکندر فرخ لقا کے قریب آئے قید جسم سے دور کی ایک ملازم کو اُنکی صورت
بنا کر زنجیرین پہنا کر وہان چھوڑا اور آگے بڑھے دیکھا ایرج ایک جا پر قید ہین اُنکو بھی اسی صورت سے
رہا کیا ایک ملازم کو اُنکی صورت بنا کر وہان چھوڑا اور آگے بڑھے نورالدہر کو دیکھا انھین بھی رہا
کیا وہان بھی ایک ملازم کو چھوڑا اور آگے بڑھے رستم بن ایرج کو قید پایا انکو بھی رہا کیا انکی جگہ پر بھی
ایک ملازم کو انکی صورت بنا کر چھوڑا جب ان چارون شہزادون کو خواجہ رہا کر چکے تو سب کو داخل
زنبیل کیا اور کافرون کو قید کر کے زندان خانہ کے باہر آئے دروازہ بند کر کے قفل دیا دربانون نے

کہا داروغہ صاحب ابھی اندر ہین نگہبان نقلی نے کہا کوئی اب اندر نہین ہی سب باہر جا چکے تم خاک نگہبانی
کرتے ہو کہ کوئی شخص جو اندر سے نکلکر باہر جاے اُسکا تمکو خیال نہین ہوتا ہی ہم ابھی تمہارا ایمان
سے برخاست کراتے ہین اور ہوشیار آدمی یہان بھیجتے ہین دربان ہاتھ باندھنے لگے نگہبان نقلی
زندانخانہ مین قفل دے کر باہر آیا اور دربانون سے تاکید کردی کہ خبردار بعد ہمارے کسی قیدی کے
کہنے کی سماعت نہ کرنا اور اگر کوئی آوے تو اُسکو آنے نہ دینا دربانون نے کہا کبھی حضور کے پاس ہی ہم
کیونکر کسی قیدی تک پہونچ سکتے ہین اور اگر کوئی آئیگا تو اندر کس طرح سے جائیگا نگہبان نقلی وہان سے
روانہ ہوا تخت پر بیٹھ کے پھر برقان کے باغ مین آیا یہان برقان نے فرش وغیرہ درست کرایا تھا
جیسے ہی نگہبان کو آتے دیکھا ہنس کر کہا ای نگہبان تمنے اتنا عرصہ کہان کیا تھا نگہبان نقلی نے جواب دیا
حضور داروغہ زندان خانہ اسقدر بد انتظام ہی کہ قیدیون کو بالکل آزادی دیدی ہی اگر مین نہ جاتا تو ایک دو
قیدی ضرور فرار ہو جاتے اب مین نے سب کو مبتلاے سحر کر دیا ہی کوئی اب زندان خانہ سے باہر نہین نکل سکتا
ہی برقان نے کہا مین داروغہ کو برطرف کرونگی اور کسی کو وہان مقرر کرونگی نگہبان نقلی نے کہا اب کیا
ضرورت ہی جو وہان ہی بھلا ہے نام ہی مین نے سب انتظام درست کر دیا ہی اب قیدی نکل نہین سکتے ہین
برقان نے کہا اب جلسہ کا انتظام کرو سب کو پیام بھیجو کہ شریک جلسہ ہون نگہبان نقلی پھر باہر آیا چوبدارون
کو بلایا کہا جسقدر ملازم ملکہ برقان کے ہین وہ سب آج حاضر ہون کہ ایک جلسہ تہنیت اسیری سرداران
اسلام کا قرار پایا ہی چوبدارون نے سب کو اطلاع دی یہان برقان نقاب پوش نے سب سامان
محفل درست کیا نگہبان نقلی نے کہا حضور میخانہ کی کنجی غلام کو مرحمت ہو برقان نے اُسی وقت میخانہ کی
کنجی نگہبان نقلی کے حوالے کی نگہبان نقلی میخانہ مین گیا شراب کو خوب درست کیا وہان سے نکلکر باورچیخانہ
مین آیا جسقدر کھانا تھا سب مین نمک سرکاری کی آمیزش کی آبدار خانہ مین جاکر پانی کو درست کرکے ہر ایک چیز
کو اپنی مرضی کے موافق ٹھیک کیا جب سب انتظام ہو چکا اور دن کم رہا تو لوگون کی آمد شروع ہوئی برقان
نے نگہبان کو بلا کر کہا اب اتنی بڑی محفل کو آب وطعام اور شراب وکباب پہونچانا تمھارا کام ہی نگہبان
نے کہا حضور خاطر جمع رکھین کوئی باقی نہ رہیگا سب کی خاطر کیجائیگی برقان خاموش ہو رہی تھوڑی دیر
مین آفتاب غروب ہوا اور سب ملازمین برقان جمع ہو گئے کہ نگہبان نقلی نے ملازمون کو آواز دی جب
وہ لوگ آئے تو کہا ساقی بچون کو حکم دو کہ شراب محفل مین لائین سب نے ساقی بچون کو حکم دیا شراب محفل مین
آئی برقان نقاب پوش ایک تخت پر بیٹھی تھی نگہبان نقلی نے اپنے ہاتھ سے جام شراب مملو کر کے
دیا برقان نے جام پیا اسکے برابر ریحان سبز پوش موجود تھی نگہبان نے دوسرا جام اُسکو بھر کے
دیا اُسنے بھی جام پیا پھر تو ساقیون نے تمام محفل مین شراب تقسیم کی نگہبان نقلی نے ملازمون کو ایک
ایک صراحی دیدی کہا اچھی طرح سے پیو جب بیہوشی ہو چکی تو سب کی آنکھون مین زمانہ تیرہ و تار نظر آنے لگا
برقان نے نگہبان کو بلا کر کہا اب کھانے کا انتظام کرو نگہبان جادو نے کہا سب تو نشہ مین پڑے
ہین میری کوئی نہین سنتا ہی آپ ذرا چلکر حکم دیجیے تو سب ٹھیک ہو جائین برقان جھلا کے اُٹھی بیہوشی
نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کر زمین پر گری اسکے برابر ریحان جادو اسکی بیٹی تھی اُسنے جو بیٹی کو گرتے ہوئے
دیکھا یہ بھی گھبرا کے اُٹھی لڑکھڑا کے گری اسکے گرتے ہی اور اہل محفل اُٹھے وہ بھی گرے دم بھر مین

سب بیہوش ہوگئے اب تو نگہبان نقلی نے نعرہ کیا منم عمرو ثانی نعرہ کرکے قریب ترقان کے پہونچے جانتے تھے کہ خنجر سے ذبح نہ ہوگی اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اسکی مان ریحان سبز پوش کو بھی زنبیل مین داخل کیا باقی جو ساحر بیہوش پڑے تھے اُنکو بیدریغ قتل کرنا شروع کیا دم بھر مین اُس محفل کو مزبلہ قصابان بنادیا جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب کو قتل کیا لباس سب کا اُتار لیا اور جو کچھ مال و اسباب اُس باغ مین موجود تھا اپنے قبضہ مین کیا ایک بارہ دری نہایت نفیس بنی تھی خواجہ اُس بارہ دری کے اندر آئے جو کچھ وہان مال و اسباب تھا وہ اپنے تصرف مین لائے ایک الماری کے قریب پہونچے اُسکا قفل توڑا دیکھا اُس الماری مین سلاح صاحبقران کے اور جسقدر سردار گرفتار ہوئے تھے اُنکے اسلحہ رکھے ملے خواجہ نے وہ بھی قبضہ مین کیے جب اُس مکان کو لوٹ کر فراغت پائی ایک طاق پر نظر پڑی خواجہ نے دیکھا ایک صندوقچی رکھی ہی خوش ہوئے اُس صندوقچی کو اُٹھایا کھول کر دیکھا حرز ہیکل صاحبقران اُسمین رکھی ہی خواجہ بہت خوش ہوئے اُسکو بھی نذر زنبیل کیا اب فراغت پائی دیکھا اُس مکان مین کچھ نہین ہی وہان سے برآمد ہوئے اور جو قریب قریب ملازمون کے رہنے کے مکان تھے اُنمین جا کر دیکھا جو کچھ مال و اسباب وہان ملا اُسکو بھی قبضے مین کیا شام تک خواجہ نے اُس نواح کے مکانات کو لوٹ لیا بعض بعض مین آگ لگادی جب رات کو فرصت پائی تو ترقان کے باغ مین آئے بارہ دری مین جا کے بیٹھے صاحبقران کو زنبیل سے نکالا ایرج کو نکالا رستم بن ایرج اور لوز الرہر اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا ان سب کو زنبیل سے نکال کر ہوشیار کیا صاحبقران کے سب سلاح دیئے کہا یا امیر سلاح جلد آراستہ کیجیے ایرج وغیرہ کے سلاح بھی دیئے جب سب سلاح ذات پر آراستہ کر چکے تو خواجہ نے ترقان کو زنبیل سے نکالا زبان مین سوزن تھا اُسکی مشکین باندہ کر ستون بارہ دری مین باندہ دیا پھر ریحان کو نکالا اُسکی زبان مین بھی خواجہ نے احتیاطاً سوزن دیدیا تھا اُسکو بھی ستون بارہ دری سے باندہ دیا پھر وہانسے زندان خانہ کی طرف آئے داروغہ زندان خانہ اور جسقدر ملازمان زندان خانہ وہان موجود تھے اُنکو بھی لیگئے لیجا کر سب کو ستون سے باندھا پھر زندان خانہ مین آئے بلانوش جادو اور نگہبان جادو کو لائے ان دونون کو بھی ستون بارگاہ سے باندہ دیا جب سب کافرون کو خواجہ ستون سے باندہ چکے تو سب کو ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی سب نے اپنے تئین اِس حالت مین پایا ترقان نے دیکھا کہ سامنے کرسی پر صاحبقران اور سرداران اسلام جو اسیر ہو کر آئے تھے بیٹھے ہین اور بلانوش جادو اور نگہبان جادو اور داروغہ زندان خانہ اور ملازمین زندان خانہ سب ستونون مین بندھے کھڑے ہین ایک دبلا پتلا شخص تازیانہ ہاتھ مین لیے کھڑا ہی ترقان گھبرا گئی چاہا سحر کرون مگر زبان مین سوزن تھا کیونکر کرسکتی مجبور ہوگئی اپنی مان ریحان سبز پوش کی طرف دیکھا اُسکی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اشارے سے کہا جو کچھ ہمتے کہتے تھے اُسکا خیال نہ کیا آخر انجام بُرا ہوا اب جان کیونکر بچے گی اِنہین تو یہ اشارے ہو رہے تھے مگر خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر اب اِن لوگون کے حق مین کیا ارشاد ہی صاحبقران نے کہا جو اسلام قبول کرے اُسکو امان دو اور جو مسلمان ہونے سے انکار کرے اُسکے حق مین تمکو اختیار ہی تمہارے قیدی ہین خواجہ تازیانہ لیکر بڑھے پہلے ترقان کے قریب آئے کہا شناخت مین پروردگار واحد و یکتا کے کیا کلام ہی اور ساحری جمشید پر لعنت کرنے مین کیا عذر ہی اگر اپنی جان عزیز ہی تو اطاعت اسلام

قبول کر ترقان نے اشارے سے انکار کیا خواجہ نے کہا ای ترقان اگر اپنی سلامتی منظور ہی تو اس دین باطل کو ترک کر اور اطاعت اسلام قبول کر ترقان نے پھر انکار کیا خواجہ نے تین بار اُس سے کہا اسنے قبول نہ کیا پھر خواجہ ریحان سبز پوش کی طرف مخاطب ہوئے یہ بھی سیہ قلب تھی اسنے بھی قبول نہ کیا پھر خواجہ بلانوش جادو کی طرف متوجہ ہوئے اسنے بھی قبول نہ کیا پھر خواجہ نے نگہبان جادو سے کہا کہا اسنے بھی انکار کیا پھر خواجہ نے داروغہ زندان خانہ سے کہا کہ اپنے اس دین باطل کو ترک کر اور اطاعت اسلام قبول تا کہ انجام بخیر ہو داروغہ بصدق دل مسلمان ہوا خواجہ نے اُسکی مشکین کھول دین داروغہ صاحبقران کے قریب آیا امیر کے قدمون کو بوسہ دیا صاحبقران نے کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اسنے کلمہ پڑھا امیر نے اسکو اپنے پاس بٹھایا پھر خواجہ نے اور بلائین زندان خانہ سے کہا اُن لوگون نے بھی قبول نہ کیا خواجہ نے سب کو بارہ دری کے باہر لا کے جلا دیا چونکہ یہ لوگ روئین تن تھے تلوار سے نہ مر سکتے اسیلیے خواجہ نے انکا جلا دینا مناسب جانا بعد فراغت خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی اب لشکر مین تشریف لیچلیے کہ وہان سب آپ کے منتظر ہین جسوقت سے یہ کیفیت آپ کی سُنی ہی سب کی عجب حالت ہی اگر مین نہ روکتا تو کوئی وہان نہ ٹھہرتا سب باری باری آکر یہان قید ہوتے صاحبقران نے بھی لشکر مین جانا پسند کیا خواجہ کی بہت کچھ ثنا و توصیف کی وہان سے خوشی خوشی اپنے لشکر مین آئے یہان سرداروں کی عجب کیفیت تھی سب صاحبقران کے منتظر تھے امیر جو لشکر مین آئے سب کو کمال خوشی ہوئی خواجہ کو بہت کچھ انعام صاحبقران نے عطا فرمایا سب سردارون نے چاہا اس خوشی مین ایک صحبت عیش و نشاط برپا کرین مگر صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی اسکی ضرورت نہین آج شب بھر یہان بسر کر و کل علی الصباح انشاء اللہ تعالے شہر مین داخلہ کرینگے اور سب شہر قبضے مین آئیگا کسی کو حاکم قرار دینگے اُسوقت صحبت عیش بھی ہوگی ابھی موقع نہین ہی سردار خاموش ہو رہے صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے شب بھر فرط مسرت سے کسی کو نیند نہ آئی جاگ کر صبح کر دی جب رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا صاحبقران نے وضو کے واسطے پانی طلب کیا خادمون نے ابریق و طاس حاضر کیا امیر نے وضو کیا نماز پڑھی بعد ادائے نماز صاحبقران نے حکم دیا کہ اب شہر زرین مین چلکر ٹھہرنا چاہیے اس حکم کے پہونچتے ہی سب نے چلنے کی تیاری کر دی آفتاب نہ نکلا تھا کہ امیر مع جملہ سردارون کے وہان سے ملک زرین کی طرف روانہ ہوئے ملک زرین وہان سے دو کوس پر واقع تھا تھوڑی دیر مین شہر پناہ کے قریب پہونچے صاحبقران زمان جیسے ہی شہر مین داخل ہوئے بدیع الملک کی یاد آئی امیر کے آنسو گر پڑے خواجہ نے جو امیر کی یہ کیفیت دیکھی گھبرا کر عرض کی صاحبقران خیر تو ہی کیسا مزاج ہی کیا فکر لاحق ہی جسکی وجہ سے یہ حالت ہی امیر نے فرمایا خواجہ اسوقت بدیع الملک نوجوان یاد آتے ہین اگر وہ ہوتے تو یہ خوشی اور طرح سے ہوتی مگر مین کیا کرون وہ جوش جرأت مین کسی چیز کو خاطر مین نہین لاتے ہین ایسے مکار کے طلسم پر اسطرح گئے ہین میرا تو اب یہ قصد ہی کہ یہان کسی کو حاکم قرار دیکر طلسم خونخوار کی جانب جاؤن اور بدیع الملک کی مدد کرون خواجہ نے جو امیر کو غمگین پایا بہت سمجھایا عرض کی آپ کچھ اسکا ملال نہ کیجیے انشاء اللہ تعالے وہ بصحت آپ سے ملینگے اُنکے سامنے طلسم خونخوار کیا چیز ہی اور اُسکا فتح کر لینا کتنی بڑی بات ہی صاحبقران نے فرمایا خواجہ یہ سچ ہی کہ وہ جری ہین بہادر ہین تجربہ کار ہین بہت سے طلسم فتح کر چکے ہین مگر پھر سحر کے کارخانہ بڑے ہوتے ہین

بڑے بڑے تجربہ کار دھوکا کھا جاتے ہین لیکن خدا اُنکو فتح دے اور ہمسے بخیر و خوبی ملائے مجکو بھی اس امر کا یقین ہی کہ وہ طلسم کو فتح کر کے پھرینگے اور ضرور طلسم فتح ہوجائیگا لیکن بعض وقت خیالات فاسد ایسے آتے ہین جو میری طبیعت کو مکدر کر دیتے ہین اور یہ بات تمکو معلوم ہی کہ مین بدیع الملک کو کسقدر عزیز رکھتا ہون خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک نوجوان لائق اسکے ہین کہ جو کچھ مرتبہ انکا کیا جاے وہ تھوڑا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایوانات شاہی نظر آئے خواجہ کو ایک موقع ہاتھ آیا عرض کی یا صاحبقران اب لشکر کو روک دیجیے ایوانات شاہی سامنے معلوم ہوتے ہین صاحبقران نے کہا ابھی مکانات دور ہین خواجہ نے کہا یا امیر آپ نے خیال نہین فرمایا یہان کی بازار کی عجیب ترکیب ہی امیر بازار کی طرف متوجہ ہوئے دُکانداروں نے بھی صاحبقران کا جاہ و تجمل دیکھکر سلام کیا امیر نے دونون ہاتھون سے سلام لینا شروع کیا دو رویہ دوکانین تھین شہر بہت آباد تھا صاحبقران سب کا سلام لیتے ہوئے جاتے تھے لوگ تجمل و حشم امیر کا دیکھکر حیران تھے آپسمین کہتے تھے کہ ایسے لوگ بھی خلق ہوئے ہین جنکو ایسے ایسے حسن و جمال ملے ہین اور اسقدر جاہ و حشم ممکن ہوا ہی کوئی کہتا تھا کہ انھون نے لشکر اسقدر کیونکر پایا اور یہ لشکر جس صحرا مین مقیم ہوتا ہوگا وہان ایک شہر بنجاتا ہوگا سب کہتے تھے اگر یہ جاہ و حشمت نہوتی تو ہمارے بادشاہ کو کیونکر قتل کرتے بعض کہتے تھے کہ یہ لوگ تو غیر ساحر ہین پھر ملکہ ترقان نقاب پوش نے ان لوگون کو کیونکر آنے دیا جنکو کیفیت معلوم تھی وہ کہدیتے تھے کہ ترقان نقاب پوش کو انھون نے قتل کیا پہلے ایک لڑائی مین انکے مقابلے سے بھاگ کر یہان آئے تھے یہان آکر بہت کچھ انتظام کیا تھا مگر جب یہ آئے کوئی انتظام نہ چلا انھون نے گرفتار کر کے مسلمان کرنا چاہا ملکہ نے انکار کیا اس خطا پر قتل کر ڈالا اب دیکھین ہم لوگون کے واسطے کیا ہوتا ہی زندگی ہوتی ہی یا نہین ہمین بھی مسلمان ہونے کی ہدایت کیجاتی ہی یا نہین بعض کہتے تھے کہ اگر ہمسے مسلمان ہونے کی ہدایت کرینگے تو ہم اپنی جان دیدینگے مگر مسلمان نہونگے بعض کہتے تھے کہ اگر مذہب سامری پرستی ترک کرنے کو کہین گے تو ہم اس شہر کو چھوڑ دینگے اور جگہ جا کر رہینگے بعض کہتے تھے ہم مکر سے مسلمان ہوجائینگے پھر دیکھا جائیگا یہان تو یہ باتین تھین مگر امیر ایوان شاہی کے دروازہ پر پہونچے خواجہ نے رکاب تھامی صاحبقران پشت فرس سے اُترے تمام لشکر پیادہ ہوا داخل دار الامارہ سلطانی ہوئے تخت گاہ ملک زرین پوش مین آئے خواجہ نے ایک دنگل زرین لاکر بچھایا صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار کرسیون پر بیٹھے امیر نے کارپردازان سلطنت کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے صاحبقران نے خزانہ کی کنجی طلب کی کلیدبردار نے کنجی امیر کے حوالے کی صاحبقران اُٹھے خزانہ مین تشریف لائے خواجہ بھی ہمراہ تھے بعض مقام پر خواجہ نے دست اندازی کی صاحبقران نے فرمایا بس تم اپنا حق لے چکے اب یہ حصہ غازیون کا ہی خواجہ نے کہا اسمین بھی تو میرا حق ہی اور دو طرح سے مین اسکے لینے کا مستحق ہوسکتا ہون ایک تو خود کیسا غازی ہون کہ جہان غازی پھنس جاتے ہین جانبازی کر کے اُنکو چھڑاتا ہون دوسرے یہ کہ اس مہم مین مین نے کن کن لوگون کو قید سے رہائی دلائی اپنی جان عزیز نہ کی ہر طرح سے میرا حصہ ہی امیر نے فرمایا خواجہ بس زیادہ باتین نہ بناؤ جسقدر تمھارا حق تھا اُس سے بڑھ کے لے چکے اب کسی اور کا بھی خیال رکھو خواجہ نے کہا آپکے غازی تو تھان پر بیٹھنا یا کرتے ہین ساری آفتین تو میرے سر آتی ہین اُسوقت سوا اسکے مدح و ثنا کے مجھے اور کیا حاصل ہوتا ہی پھر آپ حضرات کی مدح و ثنا سے میرا کیا کام نکلتا ہی

قرضدار کسی طرح نہین مانتے ہین باہر کا نکلنا دشوار ہی اگر نہ نکلون تو انتظام مین فرق آتا ہی صاحبقران
نے فرمایا خواجہ ابھی تھوڑا زمانہ ہوا جب تم حرز ہیکل لائے تھے اور قرضدارون نے تمسے چھین لی تھی اس
زمانہ مین کسقدر روپیہ تم لے گئے تھے اور اب پھر کہتے ہو کہ قرضدارون نے پریشان کیا ہی قرضہ تمھارا
کس طرح کا ہی خواجہ نے کہا یا صاحبقران مین ایک شخص کا تو قرضدار نہین ہون جو انکو روپیہ تھوڑا تھوڑا
پہنچ جاے اور وہ صبر کرکے بیٹھے مجھسے تقاضا نہ کرے کئی آدمیون کا قرضدار ہون سب مجھسے تقاضا
کرتے ہین اور اب زیادہ تقاضا کرنے کی ضرورت یہ ہی کہ مین نے تھوڑا سا سود ایک مہاجن کو دیدیا ہی
اب سب کو یہ یقین ہی کہ خواجہ کے پاس روپیہ ہی اور نہین دیتے ہین اب مین کیونکر یقین دلاؤن کہ میرے
پاس روپیہ نہین ہی اور نہ کوئی ایسا کفیل ہی جو میرا قرضہ ادا کرسکے اسوقت جو کچھ دو تین سو روپیہ ملا ہی
یہ ایک ہفتہ بھر کا سود بھی نہین ہی مگر ایک قرضدار کو جاکر دونگا امیر نے فرمایا خواجہ ابھی جسقدر روپیہ
تمنے لیا ہی وہ دو تین سو ہی خواجہ نے کہا آپ میری بات کو خلاف جانتے ہین مین روپیہ پیسے کے حق مین
کبھی جھوٹ نہین بولتا نہ مجکو اسقدر طمع ہی کچھ آپ کی طرح مجکو خزانہ مین تو جمع نہین کرتا ہی ابھی جاکر
دیدونگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمھارا قرض کسقدر ہوگا عمرو نے عرض کی اسکو ابھی نہ پوچھیے
یہ خزانہ پورا مجکو عطا فرما دیجیے پھر مین عرض کرونگا اور جو کچھ قرض ادا کرنے سے بچ جائیگا وہ آپ کو واپس
کردونگا صاحبقران نے فرمایا اگر اسکا عہد کرو کہ آیندہ پھر قرض کا نام نہ لو تو مین ابھی یہ خزانہ تمکو دیدون خواجہ
نے کہا یا صاحبقران مین کیونکر عرض کرسکتا ہون اگر اتنے روپیہ مین میرا قرضہ نہ ادا ہو تو مین کیا کرسکتا ہون
اور پھر مین کس سے کہونگا صاحبقران نے کہا تمھارا قرض ہمیشہ یونہین رہتا ہی خیر تم نصف خزانہ لے لو
عمرو خوش ہوگئے زنبیل سے جال الیاسی نکالا خزانہ پر مارا داخل زنبیل کیا پھر حملہ کیا اسی طرح تین حملے
کیے دو دو ہاتھ مٹی بھی خزانہ کی کھود کر زمین کو ناہموار کردیا مٹی داخل زنبیل کی صاحبقران نے فرمایا یوں خواجہ
یہ مٹی کیا ہوگی عمرو نے کہا اسکو نیاریون کے ہاتھ بیچ کرینگے صاحبقران ہنسکے خاموش ہورہے خواجہ
نے نصف خزانہ اپنے قبضے مین کیا باقی نصف خزانہ کی طرف بھی نگاہ حسرت سے دیکھکر قصد کیا کہ جال
ماردون مگر صاحبقران نے کہا کہ خواجہ اب کچھ غازیون کے واسطے بھی چھوڑ دو تمکو سب سے بڑھ کے
دیدیا عمرو نے کہا یا صاحبقران یہ صرف اس ماہ کا سود ادا ہو جائیگا اور اصل روپیہ باقی رہیگا امیر نے
کہا سچ کہتے ہو اب یہان سے جاؤ اور انتظام اسکے لیجانے کا کرو خواجہ نے کہا یا صاحبقران اسکا لیجانا
کیا مشکل ہی مین نذر زنبیل کیے لیتا ہون آپ مجھسے لے لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا اسکی ضرورت
نہین ہی آپ ملازمین کو اطلاع دیجیے وہ آکر اسکو لیجائینگے خواجہ نے کہا مجکو کیا غرض ہی مین سب کی
محنت کے خیال سے کہتا تھا مین جاکر ابھی سب کو بھیجے دیتا ہون یہ کہکر باہر آئے لوگون کو روانہ کیا کہا
ایک شرط سے وہان جانے پاؤگے کہ جو کچھ ملے اسمین سے نصف میرے حق کا بھی نکالنا سب نے منظور
کیا ملازم خزانہ کے اندر گئے خواجہ پہلے نور الدہر کے پاس آئے کہا آپ نے کچھ داد جانفشانی نہ دی
مین نے کس حکمت سے ترقان کو مارا اور آپ لوگون کو رہا کیا نور الدہر نے کہا خواجہ مین نے آپ کی
کس قدر ثنا و صفت کی خواجہ نے کہا مین ثنا و صفت کا بھوکا نہین ہون آپ جانتے ہین کہ مین خراج کسقدر
ہون اور اوقات میری قلیل ہی ہمیشہ قرض پر بسر ہوتی ہی اور اب قرضدار تقاضا شدید کرتے ہین

اگر کچھ اسوقت مین فرزندار دن کی فکر فرمایئے تو مین جانون کہ البتہ آپ نے میری قدر کی نور الدہر نے
کہا خواجہ ایک بازو بند میرے بازو پر بندھا ہو مجکو ایک ساحر نے دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ اسکی قیمت
آج تک کوئی جوہری مہاجن نہ لگا سکا خواجہ نے کہا بہتر ہوگا آپ وہ بازو بند مجکو دیدین کہ مین اپنے
پاس اُسکو احتیاط سے رکھون جب آپ کو ضرورت ہوگی مین پھر دیدونگا نور الدہر مسکرائے اور وہ
بازو بند کھول کر خواجہ عمرو کو دیا اسی طرح خواجہ نے سب سے علے قدر مراتب وصول کیا تھوڑی
دیر کے بعد صاحبقران بھی خزانہ سے تشریف لائے اپنے مقام پر آکے جلوہ فرما ہوئے صحبت عیش
ونشاط گرم ہوئی امیر نے سب کو خلعت و انعام تقسیم فرمایا داروغہ زندان خانہ کو وہان کا حاکم بنایا
دو دن تک صحبت عیش ونشاط گرم رہی تیسرے روز صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین اطلاع
کردو اب سامان سفر درست کرین ہم طرف طلسم خونخوار کے ضرور جاینگے بدیع الملک کو جبتک نہ دیکھینگے
دل بیقرار رہیگا داروغہ زندان خانہ جسکو صاحبقران نے حاکم شہر بنایا تھا ہاتھ باندھ کے عرض کرنیلگا
یا صاحبقران چند دلون تو یہان تشریف رکھیے امیر نے فرمایا بھائی اب سلطنت تجکو مبارک رہے
مین یہان رہکے کیا کرونگا میرا دل بہت بیقرار ہی مفارقت بدیع الملک کی ناگوار ہی جب تک اُس شیر
بیشۂ جرأت سے نہ ملونگا دل کی یہی کیفیت رہیگی داروغہ نے عرض کی غلام کا جی چاہتا ہی کہ ہمراہ رکاب چلے
صاحبقران نے فرمایا میرے ہمراہ چلکے کیا کروگے یہان براحت وآرام بسر کرو داروغہ نے عرض کی
میری راحت اور میرا آرام ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہی صاحبقران نے فرمایا یہان انتظام مین خلل پڑیگا
اور لوگ بعض ایسے ہین جو بمکر مسلمان ہوئے ہین وہ اور لوگون کو بھی تکلیف پہونچاینگے اس سبب سے تمہارا یہان
رہنا بہت مناسب ہی داروغہ مجبور ہوگیا صاحبقران اُس شب اُسکے کہنے سے وہان رہے دوسرے
روز سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف طلسم خونخوار کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جایگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو بجلی شکار صاحبقران سے رخصت ہوکر طرف طلسم خونخوار کے روانہ ہوئے تو انکے ہمراہ چند سردار
تھے اور کچھ خزانہ بھی تھا بارگاہین بھی تھین کل سامان بخوف امیر نہ لیجا سکے تھے اگر لیجاتے تو صاحبقران
ضرور فرماتے کہ کس ارادے سے جاتے ہو اور جانا ملتوی رہتا اسلیے تھوڑا سا سامان ہمراہ لیا تھا
اور باقی سامان سب اپنے لشکر مین یعنے صاحبقران کے یہان تھا اس صورت سے بدیع الملک نامدار
روانہ ہوئے دوسرے روز تک برابر رہبردی کی تیسرے روز ایک صحرائے دلکشا اور لواح فرح افزا
مین پہونچے بدیع الملک نامدار کو اُس صحرا کی فضا بہت پسند آئی سرداروں سے کہا آج کی شب اسی
جا قیام کرو کل دیکھا جایگا سرداروں نے لشکر کو روکا بارگاہین فوراً استادہ ہوئین بدیع الملک
نوجوان اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور جملہ سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے اُس روز تو دن بھر کے
مسافت کشیدہ تھے بارگاہون مین جاتے ہی تھوڑی دیر آرام کیا جب ذرا طبیعت درست ہوئی تو
ہر ایک سردار نے دسترخوان طلب کیا سب کے ملازمون نے دسترخوان بچھائے بدیع الملک کے یہان
بھی خادمون نے دسترخوان بچھایا کھانا چنا گیا شاہزادے نے خاصہ تناول فرمایا ہاتھ منہ دھوکر مسہری
پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا طلایۂ لشکر پھرنے لگا جب صبح ہوئی بدیع الملک نامدار

خواب سے بیدار ہوئے برائے نماز صبح سجادے پر تشریف لاکے بخشوع و خضوع فریضہ سحری ادا کیا بعد فراغت بارگاہ مین آکے جلوہ فرما ہوئے جملہ سرداران نامی وگرامی بھی حاضر خدمت ہوئے بدیع الملک نے فرمایا پردے بارگاہ کے باندہ دو فضائے صحرا دیکھینگے ملازمون نے بارگاہ کے پردے باندھ دیے بدیع الملک فضائے صحرا دیکھنے لگے سب سردار بھی گرد جمع تھے کہ ایک طرف صحرا سے گرد اُڑی سب لوگ اُسطرف دیکھنے لگے بدیع الملک نے کہا آمد لشکر کا نشان معلوم ہوتا ہی یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک فوج مانند دریا موج زن ہی اسی طرف کو آتی ہی لوگون نے بدیع الملک سے عرض کی حضور فوج کثیر کسی کی آتی ہی نہین معلوم اس فوج کا کون افسر ہی بدیع الملک نے کہا جب یہان آئیگی دیکھ لینا یہ ذکر تھا کہ وہ فوج قریب پہونچی سب نے دیکھا ایک جوان حسین لباس پرتکلف زیب جسم کیے ہوئے فوج گران ہمراہ بڑے جاہ و حشم سے آتا ہی بدیع الملک نے کہا یہ کون جوان ہی بڑا صاحب شوکت و شان ہی فرشاہی اسکے چہرے سے ہویدا ہی کسی ملک کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہی یا کوئی صاحب حرمت ہی پہلوان ہی یہ ذکر تھا کہ وہ جوان حسین سامنے بدیع الملک کے لشکر کے آیا فوج کی قلت دیکھکر ٹھہر گیا اپنے ایک ملازم کی معرفت بدیع الملک کے پاس پیام بھیجا کہ ہماری طرف سے اس لشکر کے سردار کو پیام کہو اور پوچھو کہ تم لوگ کون ہو اور کہان سے آتے ہو کس طرف جانے کا ارادہ ہی ملازم اُسکا بدیع الملک کی بارگاہ کے قریب آیا دربانون نے منع کیا کہا ہم پہلے اطلاع تمہاری کردین پھر جو کچھ حکم ہوگا وہ کیا جائیگا ملازم ٹھہر گیا اُسنے چوبدار کو بلایا کہا یہ اُس لشکر سے آیا ہی کچھ پیام لایا ہی اندر جانا چاہتا ہی آقائے نامدار سے عرض کردو جیسا وہ حکم فرمائین وہ کیا جائے چوبدار یہ خبر لیکر اندر آیا بدیع الملک کو ہاتھ اُٹھا کر دعا دی پھر عرض کی حضور ایک پیامبر آیا ہی امیدوار باریابی ہی بدیع الملک نے فرمایا بلالو چوبدار باہر آیا اُس پیامبر کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا پیامبر نے جو جاہ و حشم بدیع الملک کا دیکھا جُھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دے کر بیٹھنے کا اشارہ کیا پیامبر بیٹھ گیا بدیع الملک نے فرمایا کیونکر آنے کا اتفاق ہوا کس نے بھیجا ہی پیامبر نے عرض کی مجکو آفتاب نیزہ باز نے بھیجا ہی اور دریافت فرمایا ہی کہ آپ کہان جاتے ہین اور کس طرف سے تشریف لاتے ہین بدیع الملک نے کہا مین اپنے لشکر سے آتا ہون اور برائے فتاحی طلسم خونخوار جاتا ہون پیامبر نے کہا اپنا اسم اقدس بھی فرمادیجیے مین اُنسے کیا عرض کرونگا اور سردار جو بدیع الملک کے قریب بیٹھے تھے اُنھون نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ آپکا نام نامی تمہارے آقائے نامدار نہین جانتے ہین پیامبر نے کہا کیا ہوا اتفاق سُننے کا نہین ہوا اور اگر نام سنا بھی ہوگا تو صورت آشنا نہین ہین سردارون نے کہا انکا نام نامی مرد میدان شجاعت یکہ تاز عرصۂ جرأت بہترین شجاعان جہان بدیع الملک نوجوان ہی پیامبر نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون اپنے آقائے نامدار کی خدمت مین جاکر یونہین عرض کردونگا پھر جو کچھ وہ فرمائینگے مین یہان عرض کرونگا بدیع الملک نے فرمایا کہ تمنے اپنے آقا کی مدح و ثنا نہین بیان کی کہ وہ کون ہین کہان سے آتے ہین کس طرف کا عزم ہی پیامبر نے کہا ہمارے آقائے نامدار آفتاب نیزہ باز مشہور ہین وہ بھی شاید کسی طلسم کی فتاحی کو جاتے ہین بدیع الملک نے کہا تمکو یہ نہین معلوم کہ کس طلسم کی فتاحی کو جاتے ہین اور کسلیے طلسم کو فتح کرینگے پیامبر نے کہا مین ایک ادنے درجہ کا ملازم ہون مجکو

ایسے امور مین دخل نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا جہان کا تمھارے آقا نے قصد کیا ہو ہمسے اطلاع دینا
اور یہ تو تم بخوبی جانتے ہوگے کہ تمھارے آقا کس شہر سے آتے ہین پیامبر نے جواب دیا کہ ہمارے آقا شہر
درخت پرستان سے آتے ہین بدیع الملک نے کہا تمھارے آقا کا بھی مذہب شجر پرستی ہی پیامبر نے
کہا ہمارے آقا بھی شجر پرست ہین اور ہم بھی خدا و ند شجر کی پرستش کرتے ہین بدیع الملک نے کہا اچھا
جاؤ مگر اسکی اطلاع ہمکو ضرور دینا کہ تمھارے آقا کس طلسم کے فتح کرنے کو جاتے ہین پیامبر رخصت ہوا
بدیع الملک نے اپنے سرداروں سے کہا نہین معلوم آفتاب نیزہ باز نے مجھسے کیون تحقیق کیا
لوگون نے کہا پھر آپ کی کیا راے ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ مین بھی اپنے یہان سے ایک ملازم کو
روانہ کرتا ہون وہ جاکر تحقیق کرے کہ بوجہ کیون دریافت کیا سردارون نے عرض کی بہت مناسب ہی
بدیع الملک نے ایک سردار کو کہ نام اسکا بلمان خنجر گذار تھا اس تحقیق کے واسطے روانہ کیا بلمان آفتاب
کے لشکر مین آکر اسکی بارگاہ مین گیا جاکر تحقیق کی کہ آپ نے ہمارے آقاے نامدار سے کیون تحقیق فرمایا ہی کہ
آپ کہان جاتے ہین آفتاب نے کہا مین نے اس غرض سے پوچھا تھا کہ اگر کسی کے مقابلے سے
فرار ہوئے ہون تو مین مدد کرون مگر شرط یہ ہی کہ میری اطاعت قبول کرین مین انکے حریف کو زیر کرون اسکو
بھی اپنا مطیع بناؤن مجکو بالفعل اپنے لشکر کے بڑھانے کی ضرورت ہی بلمان کو یہ بات سُنکر غصہ آیا جھلاکر
کہا آپ نے بڑی نوازش فرمائی چونکہ آپ ان ذالیقون سے واقف ہین اسیلے آپ نے ہمدردی کی نظر
سے دریافت فرمایا اور ہم لوگ فرار ہونے کے نام سے آگاہ نہین ہین آپ کو فرار کی کیفیت خوب معلوم
ہوئی اور ایسے دمنون مین آپ نے لوگون کی اطاعت بھی کی ہوگی اسی وجہ سے آپ انکی نسبت بھی
ایسا فرماتے ہین اور اگر آپ کو مدد کی ضرورت تھی تنہا جاتے ہوئے خوف تھا تو آپ نے اُس ترکیب سے
درخواست کی ہوتی ہمارے آقا رحم دل ہین ضرور آپ کی مدد کرتے یہ کلام سنکر آفتاب کو تاب نرہی
جھلاکر کہا بس بس زبان سنبھال کے بات کر تا مین نے آج تک کسی کی سخت کلامی نہین سُنی ہی مگر تیرا قتل
کرنا خلاف ہی کہ تو پیامبر ہی اور ایسے شخص کا پیامبر ہی جو خود بھی کچھ قوت جنگ نہین رکھتا ہی تجھ سے اور تیرے
آقا سے بحث کرنا بالکل کسر شان ہی خیر اب اپنے آقا سے یہ کہدینا کہ طلسم خونخوار کی فتاحی کا خیال دلسے
دور کرین میری بات منظور کرین مین اُس طلسم کی فتاحی کو جاتا ہون اسقدر لشکر ہمراہ ہی گر گھبراتا ہون اور
وہ ان چند کس کو اپنے ہمراہ وہان لیجائینگے تو کیا بنائینگے اپنے آقا سے منع کر دینا بلمان نے کہا مجھ سے
ملتے وقت آقاے نامدار نے فرمایا تھا کہ اگر انکا قصد طلسم خونخوار کی طرف جانے کا ہو تو منع کر دینا
کہ خبردار وہان نہ جائین مین اُس طلسم کو فتح کرنے کو جاؤنگا آفتاب نے کہا اب تم میرا پیام کہدینا بلمان
نے کہا مین ایسا پیام نہ کہونگا جو آقاے نامدار برہم ہون آفتاب نے کہا اگر وہ برہم بھی ہونگے تو میرا
کیا بنا لینگے بلمان نے جواب دیا بڑی مشکل ہوگی آفتاب نے کہا اے شخص تو زبردستی ان چند کسون
کی جان کا دشمن ہی جو تیرے آقا کے ہمراہ ہین بلمان نے کہا ہی مین بھی کہتا ہون آفتاب نے کہا اگر
یہی ہی تو اپنے آقا سے کہنا کہ طبل جنگ بجوا ئین مین صبح کو میدان مین نکلکر اُنسے مقابلہ کرونگا بلمان
نے کہا ہمارے یہان کا یہ دستور نہین ہی کہ کار ہاے جنگ مین کسی بات کی سبقت کرین اگر تمھین مقابلہ
کرنا منظور ہی تو اپنے یہان طبل جنگی بجواؤ آفتاب نے اسی وقت اپنے ملازمین کو طلب کیا جب ملازم ۸۱

آئے تو اُسنے کہا ابھی جاکر ہمارے لشکر مین اطلاع کردو کہ طبل جنگی بجے ملازم اُسی وقت گئے اور آفتاب کے لشکر مین اطلاع دی کہ آقاے نامدار فرماتے ہین کہ طبل جنگی بجے اُسی وقت طبل جنگی بجا بلمان نے کہا اب مین جاتا ہون آفتاب نیزہ باز نے کہا اپنے آقا سے کہدینا کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہی بلمان نے کہا یہی جواب اُنکا بھی تصور کیجیے آفتاب نے کہا اچھا جاؤ دیکھا جائیگا بلمان وہان سے اپنے لشکر مین آیا بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آکر عرض کی غلام گیا اور یہ گفتگو ہوئی آخر کو جنگ کی ٹھہری اُسنے طبل جنگی بجوایا ہی بدیع الملک بلمان کی یہ گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین جنگ کی تیاریان ہونے لگین شب بھر اِسی سامان مین بسر کی جب رات گذری اور ستارہ سحری آسمان پر چمکا آفتاب نے اپنے لشکر کو درست کرکے میدان کی طرف روانہ کرنا شروع کیا آپ بھی بہت سے پہلوان ہمراہ لے کر میدان مین آیا ادھر سے بدیع الملک نوجوان اپنے لشکر کو ہمراہ لے کر میدان مین آئے طرفین سے لشکر کی صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا لنگر ہٹے آفتاب نے اپنا گھوڑا بڑھایا کہا اے بدیع الملک مین تمھارا مشتاق ہون اگر کچھ دعوی شجاعت ہی تو مردان عالم سے مقابلہ کرو بدیع الملک نوجوان اپنے مرکب کو چھیڑ کر میدان مین آئے آفتاب نے وار نیزے کا کیا بدیع الملک نے اُسکے نیزے کو سپر پر روک کے اپنا نیزہ اُسکے گلے کے قریب پہونچایا اُسنے نیزے پر گانٹھ کے چاہا تھپیڑا مارون کہ بدیع الملک کے ہاتھ سے نیزہ نکلجاے مگر یہ نیزے کی نوک جھونک دیکھے بھالے ہوئے ایسی خطا کب ہوسکتی ہی جو حریف کے وار کو رد نہ کرین بدیع الملک نے ہاتھ ترچھا کیا اُسنے تھپیڑا مارا جھونک مین اُسکا نیزہ جھکا بدیع نے ایک تھپیڑا مار دیا نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ آفتاب کی آنکھون مین دنیا سیاہ ہوئی کہا او جوان تو نے غضب کیا دو لشکرون کے سامنے میرے ہاتھ سے نیزہ نکالا اب تو زندہ نہ بچیگا یہ کہکر تلوار کھینچ لی بدیع الملک نے کہا یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہی اگر تجھے ضرب لگانا منظور ہی تو بسم اللہ آفتاب نیزہ باز نے کہا پہلے تو وار کرلے کہ تیرے دل مین حوصلہ باقی نرہے بدیع الملک نے فرمایا ہمارا قاعدہ ہی کہ ہم کسی کار جنگ مین سبقت نہین کرتے ہین جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے آفتاب نے وار کیا بدیع الملک نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار اُسکی سپر پر پڑکے اُچٹ گئی آفتاب نے کہا اے جوان اب مین تیرے وار کا مشتاق ہون بدیع الملک نے تلوار لگائی اُسنے بھی سپر اُٹھائی مگر تیغ جو پڑی سپر کو کاٹ کے خود کو دوپارہ کرتی ہوئی سر مین اُتر آئی آفتاب نے دستانہ مارا تیغہ نکل گیا خون کی چادر اُسکے منہ پر آگئی بدحواس ہوگیا کہا اے جوان ایک بات فیصلے کی ہی اگر منظور ہو تو میرے نزدیک بہتر ہی بدیع الملک نے فرمایا بیان کر آفتاب نے کہا مین چاہتا ہون فیما بین صلح پیدا ہو اور ایک دوسرے کا دوست ہو اُسکی صورت یہ ہی کہ جو طلسم خونخوار کو پہلے فتح کرے وہ لائق اطاعت ہی اگر تم پہلے طلسم کو فتح کرلو تو ہم تمھاری اطاعت کرین اور اگر ہم پہلے فتح کرلین تو تم ہماری اطاعت کرو بدیع الملک نے کہا یہ بھی ہمکو منظور ہی آفتاب نے کہا اب مین واپس جاتا ہون طبل بازگشت بجواتا ہون اور باہم جنگ و جدال مین بہتری نہین ہی سواے اسکے

کہ ایک کی جان جائیگی اور آپ کا قتل ہونا مین اچھا نہین سمجھتا ہون اور یقین ہی یہی کیفیت آپ کی بھی ہو بدیع الملک نے فرمایا ہم ہر طرح موجود ہین اور سب باتین منظور ہین آفتاب نے طبل بازگشت بجوایا اپنے لشکر کو لیکر پلٹ گیا اسطرف بدیع الملک نوجوان واپس آئے ایک روز وہان اور قیام کیا دوسرے روز بدیع الملک وہان سے روانہ ہوئے آفتاب نیزہ باز بھی کوچ کر گیا کہ ذکر دونون کا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت خونخوار جادو کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو گرمی جنگ مین بدیع الملک کے روبرو سے فرار ہو کر اپنے طلسم مین آیا اسکو دو قسم کے صدمے تھے ایک تو یہ کہ شکست کا رنج دوسرے ترک ملاقات ترقان نقاب پوش کا صدمہ ہر وقت یہی خیال رہتا تھا کہ بدیع الملک پر ترقان فریفتہ ہی کیا عجب ہی جو اسکی مدد کرے اور اس طلسم تک اسکو لائے کیونکہ وہ واقفکار بھی ہی اگر یہان آئیگی تو ضرور خرابی پیدا ہوگی یہ سوچ کے اسنے ایک انتظام جدید یہ کیا تھا کہ چند ساحر اور چند پہلوان مگر نامی و نامآور طلسم کے باہر چارون طرف روانہ کیے تھے اور انسے کہدیا تھا کہ جو بارادہ فتاحی طلسم لشکر لیے ہوئے اسطرف آتا ہو اسکو مع لشکر اسیر کر کے ہمارے پاس لانا ساحر اور پہلوان اسی تلاش مین شب و روز دورہ کرتے تھے اور یہان خونخوار آتش چشم جادو نے مرحلہ جات کو خوب زور دیا تھا برائے حفاظت و نگہبانی اور ساحر مقرر کیے بہت سے انتظام جدید ایجاد کیے ہر ایک سے تاکید کی کہ جو اس طلسم کی فتاحی کے ارادے سے آئے اسکو زندہ گرفتار کر لاؤ مین سزا دونگا سب لوگ شب و روز اسی فکر مین تھے کہ اب طلسم کشا آئے تو اسکو گرفتار کرین یہ لوگ تو اس انتظام مین تھے مگر آفتاب نیزہ باز جو بعد مقابلہ بدیع الملک کے روانہ ہوا پانچوین روز ایک صحرا مین پہونچا اپنے ملازمین سے کہا اسی جا قیام کرو وہ ایک روز کے بعد پھر چلینگے ملازمون نے بارگاہین استادہ کین آفتاب اپنی بارگاہ مین گیا اور سب ملازمین بھی اپنی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے رات تو بسر ہوگئی صبح کو آفتاب نیزہ باز اپنے چند سردارون کو ہمراہ لیکر صحرا کی طرف برائے سیر گیا ایک درخت کے سایہ مین کھڑا تھا کہ ایک طرف گرد اڑی آفتاب نے کہا معلوم ہوتا ہی بدیع الملک آتے ہین سردارون نے اسکی راے سے اتفاق کیا آفتاب نے کہا اصل تو یون ہی کہ بدیع الملک نوجوان شجاع ہی اور صاحب ہمت ہی اسوقت اسکے پاس فوج بہت کم ہی مگر قصد ایسے کار اہم کا کیا ہی جو بہت دشوار ہی میرے پاس اسوقت اتنی فوج ہی لیکن مجکو ہراس ہی کہ دیکھون کیا گذرتی ہی اور اسکے پاس فوج بہت قلیل ہی مگر دعوی اسکا یہ ہے کہ مین طلسم کو فتح کر کے چھوڑونگا سردارون نے کہا یہ تو ضرور ہی مگر طلسم اُس سے کہان فتح ہو سکتا ہی ہان یہ بات ضرور ہی کہ آخر مین آپ کی اطاعت قبول کریگا طبیعت اسکی انصاف پسند ہی آفتاب نے کہا اسی سبب سے مین نے اُس روز اسکو چھوڑ دیا کہ اگر یہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا تو ایسا بہادر پھر کہان ہاتھ آئیگا اور جس روز مین طلسم فتح کرونگا اور وہ میری اطاعت قبول کریگا تو مین اسکو اپنے طلسم کا بادشاہ بناؤنگا بڑی عزت کرونگا جو کام وہ انجام دیگا دوسرے سے نہوگا جملہ سردار اسکی راے سے اتفاق کر رہے تھے یہ ذکر تھا کہ دفعتہ گرد شگافتہ ہوا سبنے دیکھا ایک گروہ ساحران غدار بڑی جماعت سے آتا ہی اور ایک ساحر غدار آگے آگے ایک تخت سحر پر سوار چار اژدر آتش فشان تخت اٹھائے ہوئے اس شدومد سے

آتا ہے آفتاب نے کہا بدیع الملک کا لشکر نہین ہے کوئی ساحر کسی ملک پر لشکر کشی کیے ہوئے جاتا ہے جلد جلو اپنے لشکر مین اطلاع دو کہ سب مسلح و مکمل ہو جائین ایسا نہو یہ لوگ کچھ گزند پہونچائین یہ کہکر آفتاب اب اپنے سوارون کو ہمراہ لے کر لشکر مین آیا سب سے کہا مسلح و مکمل ہو کر ٹہلو لشکر ساحران آتا ہے شاید وہ لوگ کچھ گزند نہ پہونچائین آفتاب کے لشکر مین سب مسلح ہو گئے اتنے عرصہ مین لشکر ساحران بھی قریب آگیا آفتاب اپنی بارگاہ کے دروازے پر آکے لشکر کی کیفیت دیکھنے لگا اُسنے دیکھا کہ جو ساحر سب کا افسر تھا اور تخت پر سوار آتا تھا جب قریب لشکر آفتاب پہونچا تخت کو روکا ایک ساحر کو بلایا اُس سے کچھ باتین کر کے آفتاب کی طرف اشارہ کیا وہ ساحر لشکر آفتاب کی طرف چلا یہان آفتاب تماشا دیکھ رہا تھا یہ کیفیت جو دیکھی اپنے سردارون سے کہا دیکھو اس ساحر نے ایک آدمی کو میرے پاس بھیجا ہے نہین معلوم کیا کہتا ہے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ساحر آفتاب کے قریب آیا کہا ہمارے افسر آشوب جادو نے پوچھا ہے آپ کون ہین اور کہان جاتے ہین آفتاب نے کہا مین طلسم خونخوار کے فتح کرنے کو جاتا ہون آفتاب نیزہ باز میرا نام ہے تمھارے افسر نے کیون دریافت کیا ہے ساحر نے کہا وہ اسی واسطے دورہ کیا کرتے ہین کہ جو اس ارادے سے اسطرف آئے اُسکو اسیر کر کے خونخوار آتش چشم بادشاہ طلسم کے پاس لیجائین اب وہ تمکو گرفتار کر لینگے آفتاب نے کہا کیا مجال کسی کی جو مجکو اسیر کر سکے ساحر نے کہا اب بھی اپنے ارادے سے باز آؤ اور جہان سے آئے ہو اُسی طرف واپس جاؤ ورنہ گرفتار ہو جاؤ گے آفتاب نے کہا تو جاکر کہدے کہ ہم اپنے ارادے سے باز نہین آئینگے ضرور طلسم کو فتح کرینگے جسکو دعوے شجاعت ہو ہمکو روک کے دیکھے ساحر وہان سے پلٹا آشوب جادو کے پاس آیا کل حال کہ سنایا آشوب نے کہا اب یہین مقام کرو مین اس بیہودہ گو کو گرفتار کرلون تو خدمت مین بادشاہ طلسم کی بھیجون لشکر اسکا وہین اترا اُسنے فوراً طبل جنگی بجنے کا حکم دیا یہان طبل جنگی بجا لشکر آفتاب مین بھی خبر ہوئی آفتاب نے بھی سُنا اُسنے بھی اپنے یہان طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین طیاریان جنگ کی ہونے لگین وہ شب گذر کے صبح ہوئی آفتاب لشکر گران ہمراہ لے کر میدان مین آیا اُسطرف سے آشوب جادو اپنا لشکر ساحران لے کر میدان جنگ مین آیا پرا جمایا دونون لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کر کے ہٹ گئے آشوب جادو نے اپنا تخت آگے بڑھایا کہا اے آفتاب نیزہ باز مجھے تیری جوانی اور جرأت پر رحم آتا ہے بہتر تیرے حق مین یہ ہے کہ یہان سے جلد اپنے ارادے سے باز آ ورنہ بہت پچھتائیگا ایسا اسیر ہوگا کہ عمر بھر رہائی نہ پائیگا آفتاب نے کہا اگر تو اپنی زندگی چاہتا ہے تو میرا سد راہ نہو نہین تو ایک دم مین دریاے خون بہا دونگا کشتون کے پشتے لگا دونگا سواے شکست اور کچھ حاصل نہ ہوگا شاد دل نہوگا آشوب نے کہا تو مرد جاہل ہے میرے کلام کو قبول نہین کرتا ہے معلوم ہوا اب تجھے اپنی پریشانی منظور ہے مین مجبور ہون اچھا جسکو تیرا جی چاہے اپنے لشکر سے مقابلے کے لیے روانہ کر آفتاب نے کہا مین خود موجود ہون جو تیرے مزاج مین آئے میرے حق مین کر یہ کہکے آفتاب نے تلوار میان سے کھینچ لی آشوب نے تخت آگے بڑھایا کہا اے آفتاب وار کر آفتاب نے وار کیا آشوب نے سر سامنے کر دیا ہاتھ آفتاب کا خشک ہو گیا اُسنے چاہا دوسرے ہاتھ سے وار کرے وہ ہاتھ بھی خشک ہو گیا اب آفتاب مجبور رہ گیا اُسکی فوج کے سردارون نے جو یہ کیفیت دیکھی گھوڑے بڑھا کے قریب آئے سب نے

چاہا آشوب جادو کو قتل کرین مگر سب کے ہاتھ خشک ہوگئے پھر تو آشوب نے سحر کیا سب لشکر آفتاب کا
بیکار ہوا آشوب نے اپنے ملازمون سے کہا کہ ان سب کو گرفتار کرو ملازمان آشوب جادو نے سب
سرداران آفتاب نیزہ باز کو مع آفتاب نیزہ باز کے گرفتار کرلیا آفتاب نے کہا افسوس
دل کی حسرت دل ہی مین رہی اس طلسم کو فتح نہ کرسکا اُس جوان سے شرمندگی ہوگی سردارون نے
کہا وہ کیا فتح کرسکیگا جب آپ اسقدر لشکر لیکر آئے اور کسی سے کچھ ہنوسکا تو وہ بااین قلت لشکر کیا کریگا
آفتاب نیزہ باز نے کہا یہ بھی سچ ہے مگر جب سامنا ہوگا تو ضرور یہ کہیگا کہ تمنے طلسم نہ فتح کرلیا تو مجھے
شرمندگی ہوگی سردارون نے کہا شرمندگی کاہے کی جب وہ آپ سے کہے اُس سے کہیے گا کہ تمنے کیون نہ فتح کرلیا
آفتاب خاموش ہورہا آشوب نے اپنے لشکر سے کہا کہ اب یہان ٹھہر کر کیا کرنا ہے چلو اب خدمت خونخوار مین چلین
اور ان قیدیونکو اُسکے حوالے کرین لشکر اُسی دن وہان سے طرف خونخوار کے روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا آیندہ تحریر ہوگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو آفتاب سے پیشتر روانہ ہوئے دس روز کے بعد ایک صحرا مین وارد ہوئے دیکھا سامنے
ایک کوہ فلک شکوہ نہایت رنگین نظر آتا ہے بدیع الملک نے اپنے سردارون سے فرمایا اس پہاڑ کی
سیر کرنا ضرور ہے بہتر یہ ہے کہ لشکر کو یہین چھوڑین اور اسکی سیر کرین بلکہ دو روز یہان قیام کرین سب نے منظور کیا
بدیع الملک نے لشکر کو روکا وہان بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا ملازمین بارگاہین استادہ کرنے مین مشغول
ہوئے بدیع الملک نوجوان نے چند سردارون کو ہمراہ لیا اور طرف اُس کوہ کے روانہ ہوئے تھوڑا راستہ
طے کرکے اُس پہاڑ پر پہونچے کوہ پر جاکے عجیب کیفیت دیکھی بدیع الملک چارون طرف پھرنے لگے ایک
جانب دیکھا کہ پتھر اس طرح سے ترشا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کسی صناع نے در تراش کے بنائے ہین مگر اُن درون
کے اندر اندھیرا ہے بدیع الملک اُس در کے اندر تشریف لیگئے گو سب سردارون نے منع بھی کیا کہ آپ
کہان تشریف لیے جاتے ہین مگر بدیع الملک نے سماعت نہ کی تلوار کھینچکر اُس در مین درآئے سردارون
نے جب بدیع الملک کو جاتے دیکھا سب ہمراہ ہوئے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ یہین ٹھہرین
مین ابھی آتا ہون سردار وہین ٹھہر گئے جب بدیع الملک کچھ دور اُس تاریکی کو طے کرکے نکل گئے تو دیکھا
کچھ روشنی معلوم ہوتی ہے اور آگے بڑھے دیکھا میدان وسیع ہے اُسکے سامنے ایک باغ نہایت پُرتکلف
بنا ہے مگر دیوارین پتھر کی بہت بلند ہین بدیع الملک کے دل مین آیا کہ اس باغ کی سیر کرنا چاہیے یہ سوچ
کے اُس پہاڑ سے نیچے اُترے باغ کی طرف روانہ ہوئے ہنوز قریب باغ نہ پہونچے تھے کہ ایک طرف سے
گرد اُڑی بدیع الملک وہان ٹھہر گئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا ایک لشکر
گران آتا ہے مگر قیدی بہت سے ہمراہ ہین شاہزادہ اس کیفیت کے دیکھنے کو آگے بڑھا اور وہ لشکر بھی
قریب آیا بدیع الملک نے دیکھا ساحرون کا لشکر ہے جب وہ فوج اور قریب آئی اور سب لوگ اچھی طرح
سے معلوم ہونے لگے تو بدیع الملک نے دیکھا آفتاب نیزہ باز مع اپنے تمام لشکر کے زنجیرون مین
جکڑا ہوا آتا ہے بدیع الملک کو بڑا اعادہ ہوا تلوار لیکر آگے بڑھے جو ساحر آفتاب کی قید لیے ہوئے
تھا اُسکے قریب آئے زنجیر آفتاب پہ ہاتھ ڈال دیا اُس ساحر نے کہا او جوان تو کون ہے جو مجرم شاہی کو
لیتا ہے بدیع الملک نے فرمایا کمبخت ساحر بادشاہ خود ہمارا مجرم ہے اگر اپنی جان کی خیر چاہتا ہے تو قیدی ہمکو دے

اُسنے سحر کیا مگر بدیع الملک پر سحر کیا تاثیر کرتا بدیع الملک نے ایک طمانچہ اُس ساحر کے مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا قید اپنے ہاتھ مین لی اب آفتاب نیزہ باز نے دیکھا کہ بدیع الملک نے ساحر کو مار کے قید چھین لی بہت خجل ہوا بدیع الملک نے سب قید دور کی آفتاب نے کہا آپ اس جگہ تنہا کیونکر تشریف لائے اور تمام لشکر آپ کا کہان ہی بدیع الملک نے کہا لشکر بھی ہی مین یہان ہواے سیر آیا اس کیفیت کو دیکھکر ٹھہر گیا یہان آفتاب اور بدیع الملک مین باتین ہو رہی تھین مگر ساحر جو مر کے گرا اُسکے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی آشوب جادو نے کہا ارے اسکو کسنے مارا سب ساحرون نے آشوب جادو سے حقیقت بیان کی آشوب نے کہا اُس جوان کو بھی گرفتار کرلو ساحر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے چارون طرف سے سحر ہونے لگا مگر بدیع الملک پر سحر نے تاثیر نہ کی شاہزادے نے آفتاب سے کہا اب یہ وقت تمھارے موجود رہنے کا نہین ہی تم اس پہاڑ پر چڑھ جاؤ جب موقع ہوگا ہم تمکو بلا لینگے آفتاب نے کہا بھلا یہ ہو سکتا ہی کہ مین آپ کو تنہا چھوڑ کے چلا جاؤن بدیع الملک نے بہت کہا مگر آفتاب نے قبول نہ کیا بدیع الملک بھی خاموش ہو رہے ساحرون نے سحر کرکے آفتاب کو گرفتار کرلیا بدیع الملک نے پھر آفتاب کو رہا کیا اور تلوار کھینچکر لشکر ساحران پر تنہا مثل شیر غضبناک کے جا پڑے قتل کرنا شروع کیا آشوب نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنی فوج سے کہا تم لوگ کیسا سحر کرتے ہو کہ اس جوان پر اثر نہین ہوتا ہی اب تم لوگ ہٹ جاؤ مین اس جوان کو سحر کرکے گرفتار کرلونگا سب ساحر تھم گئے آشوب جادو آگے بڑھا بدیع الملک پر سحر کیا بدیع الملک تلوار پکڑ کے آشوب کے قریب پہنچے جب اُسنے دیکھا کہ یہ جوان قریب آگیا اور وار کیا چاہتا ہی اُسنے بھی تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے اسکا ہاتھ پکڑ کے تخت کے نیچے کھینچ لیا تلوار اسکے گلے پر رکھدی کہا اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتا ہی اور دین سامری پرستی پر کیون نہین لعنت کرتا ہی آشوب نے جب اپنے کو اس حال مین پایا خیال کیا کہ اب اس جوان کے بس مین ہون اور جان جانے مین عرصہ نہین ہی اور ایسے بہادر کی رفاقت اختیار کرنے مین برائی بھی نہین ہی اور جیسا کچھ یہ کہ رہا ہی کہ دین سامری پرستی باطل ہی واقعی بہت سچ کہتا ہی آخر یہ سامری و جمشید کون تھے اور انکو کیا قدرت حاصل تھی اور خدا اُنھین کسنے بنایا تھا یہ سوچکر اسنے بصدق دل کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوا بدیع الملک نے اسکو امان دی آفتاب نیزہ باز یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا کہ ایک جوان نے اتنے بڑے لشکر کے جی چھڑا دیئے اپنا مطیع بنا لیا جرأت کا تماشا دکھا دیا اسکے نزدیک طلسم کا فتح کرلینا کتنی بڑی بات ہی کیا کرامات ہی یہ ضرور فتح کریگا ہر ایک اسکی جرأت کا دم بھریگا اصل مین یہ شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جلالت ہی اب اس سے شرط جیتنا محال ہی جان جانے کا خیال ہی مبادا کوئی ساحر ملجائے اور یہ اس مقام پر نہ آئے تو وہ ضرور خونخوار جادوگر لیجائیگا قتل کرائیگا پھر کیا حاصل ہوگا بیتاب دل ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اس جوان کی رفاقت قبول کرو ورنہ ملول کرو یہ سوچ کر آفتاب نیزہ باز آگے بڑھا بدیع الملک کے قریب آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی میری خطا معاف فرمائیے عزت بڑھائیے خادمون مین شمار کیجیے مین آپ کی اطاعت قبول کرتا ہون آپ بیشک اس طلسم کے فتاح ہین منازل عجائب و غرائب کے سیاح ہین مین عاجز و باشکستہ کیا کر سکتا ہون آپ کو فتاحی مبارک ہو مین ہمراہ رکاب سعادت انتساب رہونگا بدیع الملک نے فرمایا ای

آفتاب نیزہ باز اب کلمہ پڑھو مسلمان ہو آفتاب نے اُسی وقت کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا اپنے لشکر
کے سرداروں کو بلا سب سے کہا مین نے آج سے اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کی ہو اور اپنا
تبدیل مذہب بھی کیا ہی جسکو اطاعت اسلام قبول ہو میرے یہان رہے اور جو مسلمان ہونا قبول نکرے
میرے یہان سے نکل جاے پھر کسکی مجال تھی جو انکار کرتا سب اہالیان لشکر بصدق دل مسلمان ہوئے
بدیع الملک نوجوان کو کمال درجہ مسرت حاصل ہوئی آشوب جادو کو اپنے پاس بلایا فرمایا تم تو یہان
کے واقف کار ہو بخوبی جانتے ہوگے کہ یہ باغ کسکا ہی آشوب جادو نے عرض کی غلام اس باغ کو
خوب جانتا ہی یہ باغ ملکہ شمیم سنبل مو کا ہی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ شمیم سنبل مو کون ہی آشوب
جادو نے عرض کی ایک شہریار گلپوش جادو کی دختر ہی گلپوش جادو اس مرحلے کا حاکم ہی جب آپ کے
آنے کی خبر پائیگا وہ بھی رنگ لائیگا ہزارون سے آپ کو روکیگا بہت سے فریب کریگا مگر آپ کو لازم
ہی کہ اُسکے فریب سے بچیے گا اور اُسکو قتل کرکے آگے بڑھیے گا بدیع الملک نے کہا اسوقت
اس باغ مین کسی طرح جا سکتا ہون آشوب جادو نے عرض کی اس باغ کا راستہ کسی طرف نہین
ہی گلپوش جادو کے مکان سے ایک نقب ہی وہی اُس باغ کا راستہ ہی جب اُسکی دختر اس باغ
مین آتی ہی تو اُسی نقب کی راہ سے آتی ہی اور جب جانا منظور ہوتا ہی تو اُسی راہ سے چلی جاتی ہی
بدیع الملک نے کہا ہم دیوار کو کاٹ کر اسکے اندر جائینگے آشوب جادو نے کہا مین اسکی راے
نہین دیتا ہون کیونکہ یہ باغ بھی عجائب وغرائب سے خالی نہین ہی اور جسکا نام ملکہ شمیم سنبل مو ہی وہ بھی
آفت کی ساحرہ ہی بڑے بڑے ساحر اُسکے سامنے کان پکڑتے ہین آج تک کسی نے مقابلہ نہین کیا
اسی سبب سے اُسنے آج تک شادی نہین کی جو ساحر دعوے کرکے آیا اُسنے اُسکا امتحان سحر مین لیا
اگر وہ امتحان مین ناقص ہوا اُسنے اپنے باپ کے پاس بھجدیا اُسنے فوراً حکم قتل دیدیا وہ بیچارہ اپنی
جان سے گیا اسی طرح بہت سے ساحر آئے اور امتحان دیئے مگر ناکامیاب ہوئے اپنی جان سے گئے
وہ آجتک موجود ہی کوئی ایسا نہین ملتا جو امتحان مین پورا اُترے اور اُسکے ساتھ عقد کرے مگر اے شہریار
حسن اُسکا بیان کرون تو ایک شمہ مجھ سے نہ بیان ہو سکے بدیع الملک یہ کلمہ سنکر بہت مشتاق ہوئے
کہا اے آشوب جادو مین اُس آفت جان کو کیونکر دیکھ سکتا ہون آشوب جادو نے عرض کی آپ اُسکو
کیونکر ملاحظہ فرمائینگے بدیع الملک نے کہا تمھارے کہنے سے اشتیاق بڑھ گیا اب جبتک اُسکو دیکھ نہ لونگا
تب تک قرار خاطر نہو گا آشوب جادو نے کہا مین مجبور ہون کسی طرح نہین عرض سکتا کہ آپ کیونکر
وہان تک پہونچ سکتے ہین بدیع الملک نے فرمایا پھر اب جا ہے جو کچھ ہو مین اس باغ کے اندر ضرور
جاؤنگا آشوب جادو نے بہت سمجھایا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا اُس باغ کی طرف چلے جب
آشوب جادو کو یقین ہوا کہ اب بدیع الملک نامدار نہ رکینگے مجبور ہوگے شاہزادے کے ہمراہ
ہوا باغ کے قریب آکے کہا آپ تامل فرمائین مین آپ کو باغ کے اندر پہونچاتا ہون یہ کہکر اُسنے
جنگل سے لکڑیان چنین ایک تخت سحر بنایا اُس تخت پر بدیع الملک نوجوان کو بٹھایا سحر کرکے تخت کو باغ
کے اندر لایا بدیع الملک نے دیکھا باغ کیا نمونہ جنت ہی عجب مقام پر فرحت ہی نگاہ حسرت چار سو
نگران ہوئے ایک بارہ دری سنگ سرخ کی نظر پڑی آشوب جادو نے کہا یہی مقام اُسکے

اُسکے رہنے کا ہی جب کبھی اُس باغ مین براے سیر آتی ہی اسی بارہ دری مین جلسہ ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا یہ بھی معلوم ہی کہ وہ قتال عالم کب یہان آتی ہی آشوب جادو نے عرض کی مین اسکی نسبت کچھ نہین عرض کرسکتا ہون یہ ضرور ہی کہ آمد ورفت برابر رہتی ہی یہ ذکر تھا کہ ایک برق چمکی بدیع الملک کی آنکھین جھپک گئین آشوب نے عرض کی ہوشیار ہو جیے ملکہ شمیم سنبل مو کی آمد ہی بدیع الملک نے دیکھا ایک جانب سے چند تخت بروے ہوا اُڑتے ہوے آتے ہین گرسب کے آگے جو تخت ہی اُسپر ایک قتال عالم زیور جواہر زیب جسم کیے ہوئے سوار ہی عقب مین اُسکے اور تخت ہین اُنپر بھی حسینان عالم بیٹھی ہین بدیع الملک لگنے جو اُس سفاک جہان کو دیکھا تاب نظارہ نہ لا سکے بیہوش ہوکر گرے آشوب جادو نے دیکھا اب یہان ٹھہرنا قرین مصلحت نہین ہی بدیع الملک کو اُسی تخت پر ڈالا باغ سے لے نکلا نکلتے وقت ملکہ شمیم عنبر مو کی نگاہ بدیع الملک کے جمال باکمال پر پڑی یہ بھی تاب نظارہ نہ لاسکین تخت پر غش کھا کر گرین بیہوش ہوگئین کنیزون نے جو ملکہ کے قریب بیٹھی تھین اُنھون نے جو ملکہ عالم کو اس عالم مین پایا گھبرا گئین جلدی جلدی گلاب کیوڑا بید مشک ملکہ پر چھڑکا تخت آثار الخلخہ بناکر سونگھایا ملکہ کو ہوش آیا مگر حواس مین ابتری ٹھنڈی سانسین بھر رہی تھین کنیزون نے پوچھا کیون واری مزاج کیسا ہی ملکہ نے کہا کیا بتاؤن ہو وقت طبیعت کا عجیب حال ہی دل پر ہجوم غم وملال ہی قلب بیقرار ہی چشم اشکبار رہی دل گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی ہجوم غم وملال اصل مین دلکا یہ حال ہی

نظم – شرح فرط حسرت دیدار سے
دل مین آئینے کے جوہر خار سے
ہاتھ اُٹھاؤ عشق کے بیمار سے
ہو مشابہ زخم بھی سوفار سے
یون نگہ نکلے ہی چشم یار سے
کم نہین تار رگ گل خار سے
بے نصیب اُسکے ہین گرد یدار سے
جھڑ پڑین دندان دہان مار سے
واے قسمت تلخکامی ہو نصیب
جی الجھتا ہی نفس کے تار سے
یہ بھی اُس نازک بدن کو بار ہو
پھرتے ہین اک پاؤن ہم پرکار سے
توبہ توبہ کہتی استغفار ہی
برق میری وادی پرخار سے
اب وہ آئے جب نگہ کو ضعف سے
سر مرا اُٹھکر تری تلوار سے
صاف اک ابر شفق آلودہ ہی
جو نگہ ہی کم نہین طومار سے
کھائے داغ آتشین رخسار سے
کوئی بچتا بھی ہی اس آزار سے
میرے طرز نالہاے زار سے
مست ہین جیسے خانۂ خمار سے
آئینہ اُس شعلۂ رخسار سے
سی دو آنکھون کو نظر کے تار سے
خنجر موج تبسم سے ترے
ہمکو اُسکے لعل شکربار سے
سُنکے میری جان کنی کو کوہکن
گر کمر باندھے نظر کے تار سے
اُٹھ چکا وہ ناتوان جو رہ گیا
وقت توبہ میری استغفار سے
چاہیے بحر محبت مین ہمین
کم نہین مژگان کی صف دیوار سے
اُس دہن کا نکتۂ موزون عجب
زلف اُسکی سرخی رخسار سے
ہین ترے رشک خط رخسار سے
کم نہین دل مرغ آتشخوار سے
اُنس ہی کیا دل کو تیر یار سے
ٹپکے بلبل کے لہو منقار سے
فرش گل ہی مجکو ہجر یار سے
گرم ہی دکان آتش کار سے
مارے گر سیلی وہ زلف پُر عرق
گل چمن مین ہین جگر افگار سے
کرتا ہی دست جنون جب کشمکش
جون صدا اُلٹا پھرا کہسار سے
نقطۂ خال اُسکا سودا خیز ہی
دب کے تیرے سایۂ دیوار سے
اپنے دامن کو بچا کر جائیو
کشتی اُسکی تیغ لنگر دار سے
تیرے ہی پاؤن پہ اے قاتل گرا
منتخب ہی مخزن اسرار سے
خاک عاشق پر اُٹھے جلکے غبار

فتنۂ محشر تری رفتار سے
زلف کی قمچی سے دل ٹوٹا نہین
یار اپنی گرد رخسار سے
بے تمیزون کو ہو نقصان لطف ذوق

ناکسون سے کیا ترکین ارستگان
بہوت بھاگے ہو وگرنہ مار سے
جو ہر اس سے یون اٹھائین جسطرح
نین ہین نام طفل آدھا پیار سے

مل مجھے کب دامن صبا کا خار سے
دل کو آئینہ کے گر کر دے گداز
حرف قرطاس غلط بردار سے

کنیزون نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بہت گھبرائین کہا واری کچھ خلاصہ فرمایئے اس معمہ کو ہم نہین سمجھتے ملکہ نے کہا کچھ نہین اسوقت طبیعت نادرست ہو گئی کنیزون نے عرض کی واری پھر آپ نے غزل کیون ارشاد فرمائی ملکہ نے کہا ارے غزل مجکو یاد تھی مین نے پڑھ دی کنیزین کچھ سمجھ کے خاموش ہو رہین ملکہ نے کہا اب بارہ دری کے اندر چلو یہ کہکر تخت سے اُترکر بارہ دری مین تشریف لائین ایک گوشے مین جاکر بیٹھ گئین کنیزون نے کہا واری آج سب باتین آپ کی خلاف عادت ظہور مین آتی ہین جب آپ تشریف لاتی تھین ضرور چارون طرف سیر کرتی تھین مگر آج ایک جگہ بیٹھ جانا یہ خلاف دستور ہی ضرور کچھ طبیعت رنجیدہ ہی ملکہ نے کہا کچھ خود بخود اسوقت میری طبیعت منحل ہو گئی ہی کوئی ہرج نہین ہی تم اسکی فکر نہ کرو طبیعت درست ہو جائیگی یہ ذکر تھا کہ وزیرزادی ملکہ شمیم عنبر مو کی نسیم گلپیرہن تخت پر سوار آئی ملکہ کے سامنے تخت سے اُتری جھک کے سلام کیا ملکہ نے پاس بُلایا اپنے گلے سے لگایا کہا اسوقت میرا بے اختیار تمھارے دیکھنے کو جی چاہتا تھا اچھا ہوا جو تم یہان آگیئن نسیم نے عرض کی ایسی بات تھی کہ مین حاضر ہوتی مگر لنصیب دشمنان اسوقت کچھ مزاج مبارک مین ناسازی پائی جاتی ہی اسکے سبب سے کنیز کو جلد آگاہ فرمایئے ملکہ نے کہا میرا مزاج تو بہت درست ہی مگر حیران ہون کہ جب سے مین باغ مین آئی ہون اسوقت سے تمام کنیزین کہ رہی ہین کہ آپ کا مزاج کیسا ہی دل کی کیا کیفیت ہی ان لوگون کے کہنے سے اور طبیعت پریشان ہوتی ہی مگر کیا کرون مجبور ہون انکو کیا کیفیت بتا سکتی ہون نسیم نے کہا واری اب تو اور بھی میری بات کو زیادہ تحقیق ہو گئی جب تک صاف صاف حال مجھ سے نہ فرمایئے گا مجکو چین نہ آئیگا ملکہ نے چاہا چھپاؤن مگر وزیرزادی زیادہ گستاخ تھی ملکہ سے کہا ملکہ عالم مین آپ کو اپنے سر کی قسم دیتی ہون آپ مجھسے اس راز کو نہ چھپایئے ضرور سب کیفیت ارشاد فرمایئے ملکہ نسیم گلپیرہن کو بہت عزیز رکھتی تھین اسنے اپنے سر کی قسم جو دی ملکہ مجبور ہو گئین کہا کچھ دیوانی ہو گئی ہی میری جرأت مقرر کی ہی میرے دل کی کیا کیفیت ہو گی چل میرے ہمراہ چمن مین تھوڑی دیر ٹہل کہ تیری طبیعت درست ہو جاے اور ایسی واہیات باتین مجھ سے پوچھنا موقوف کرے نسیم سمجھ گئی کہ ملکہ کو سب کے سامنے اظہار کرنا منظور نہین ہی تخلیہ مین بیان کرینگی یہ سمجھکر اپنی جگہ سے اُٹھی ملکہ کے ہمراہ ایک چمن مین گئی چند کنیزین بھی ہمراہ جانے لگین ملکہ نے کہا تم لوگون کی کیا ضرورت ہی یہین ٹھہرو مین اور کہین تھوڑی جاتی ہون کنیزین کچھ سمجھ کے وہین ٹھہر گئین مگر ملکہ شمیم عنبر مو اور نسیم گلپیرہن باتین کرتی ہوئین ایک چمن مین پہونچین ملکہ نے کہا اری نسیم تو سب کے سامنے میری کیفیت پوچھتی تھی مین کیا بیان کرتی آج ایک سانحہ عظیم ہوا اور اصل تو یہ ہی کہ یہ بات میری سمجھ مین نہین آتی نسیم گلپیرہن نے کہا واری خیر ہی ملکہ نے کہا جسوقت مین اپنے باغ مین آئی تو آج مین نے قدیمی راہ کو ترک کیا ملکہ تخت پر ہوا کھاتی ہوئی آئی جیسے ہی باغ مین پہونچی ایک آفتاب محشر کا سامنا اس باغ مین ہوا کہ مجکو غش آگیا نہین معلوم وہ انسان تھا یا از قسم

نہی جان تھا اور اُسکی بھی یہی کیفیت ہوئی کہ مجکو دیکھکر وہ بھی تاب نظارہ نہ لاسکا اپنے تخت پر بیہوش ہو گیا اُسوقت سے میرے دل کی عجیب حالت ہی بُری کیفیت ہی کسی پہلو قرار نہین ہی مگر نہین معلوم وہ آفت جان غارتگر دین و ایمان کون تھا کہان سے آیا تھا کون اُسکو لایا تھا اب اُسکی کیا کیفیت ہوگی یقین تو ہی کہ میری یاد ضرور آتی ہو طبیعت گھبراتی ہو یہ کہکر ملکہ رونے لگین اسقدر روئین کہ ہچکی بندھ گئی نسیم گلپیرہن نے اپنے آنچل سے آنسو پوچھے کہا واری یہ تو عجب بات آپ نے ارشاد فرمائی اب تک مین حیران تھی کہ آپ کے دشمن ہوش مین ہین یا نہین اور واقعہ عالم خواب کا ہی یا حالت بیداری مین وقوع پذیر ہوا ہی ملکہ نے کہا اری ابھی ابھی کی بات ہی نسیم نے کہا پھر جو کچھ ارشاد ہو اُسکی مین ابھی تعمیل کرون ملکہ نے کہا بیشتر اس امر کو تجویز کرنا چاہیے کہ وہ شخص کون تھا نسیم گلپیرہن نے کہا آپ نے یہ خیال فرمایا تھا کہ وہ آفت جان غارتگر دین و ایمان اپنے تخت کو کس طرف لیگیا ملکہ نے کہا مجکو تو اُسوقت ہوش بھی باقی نہ تھا اور نہ کنیزون نے اس امر کو خیال کیا نہ مین نے مصلحت وقت جان کر اُنسے اس راز کو بیان کیا اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ اُسکا پتہ ملجاے نسیم نے عرض کی مین باغ کے باہر جاتی ہون اگر ملگیا تو اپنے ساتھ کسی تدبیر سے لاتی ہون ملکہ شمیم عنبر مو نے کہا اپنے ساتھ نہ لانا مگر اُس بستۂ زنجیر محبت کی کیفیت دیکھ آنا نسیم ملکہ سے رخصت ہوئی باغ کے باہر آکر واسطے تلاش شاہزادے کے روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب

کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ انکو جو آشوب جادو ملکہ کے باغ سے عالم غشی مین لیکر نکلا باہر آکر آفتاب سے کہا ابھی بڑا غضب ہوا تھا آفتاب نے کہا خیر تو ہی آشوب نے کہا مین شاہزادے کو باغ کی سیر کرا رہا تھا کہ ملکہ شمیم عنبر مو اپنے تخت سحر پر سوار باغ مین آئی شاہزادے کی نگاہ جیسے ہی پڑی بیہوش ہو کر تخت کے قریب گرے مین نے اُسی وقت انکو اٹھا کر تخت پر ڈالا وہان سے لے نکلا مگر چلتے چلتے اُسکی بھی نگاہ ہمارے آقاے نامدار پر پڑی اور اُسکی بھی یہی کیفیت ہوئی تاب نظارہ نہ لاسکی تخت پر بیہوش ہو کے گر ہی کیا عجب ہی اب اُسکی عجب حالت ہو بلاے جان انکی فرقت ہوا آفتاب نے کہا آقاے نامدار جب سے بیہوش ہین انکو لخلخہ سونگھانا چاہیے کہ ہوش آئے یہ کہکر اُسنے خادمون سے کہا ہمارے یہان جاؤ شیشہ گلاب کا لاؤ کیوڑا اور بید مشک بھی منگایا لخلخہ بناکر بدیع الملک کو سونگھایا شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ وہ فضا ہی نہ روے حبیب سامنے ہی آنکھ جو کھولی آفتاب خیرہ باز نے کہا آقاے نامدار مزاج مبارک کیسا ہی نصیب دشمنان کو نسا صدمہ جانگزا دشمنون پر گذرا جسکی وجہ سے یہ کیفیت ہوئی بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کیا کہون دل کی عجب حالت ہی میری وحشت مین یہ کیفیت ہی نظم +

الگ تا ہو نہ کھینچ کھینچ کر مرا ہر تار دامن سے
جنون اُلجھے مین ناخن جیب سی اور خار دامن سے
لگے اُس شعلہ خو کے کون بجھا نار دامن سے
ٹپھوٹے خون مرا پر تیرے ای خونخوار دامن سے
تری جو سجدہ در سی جبین ہو خاک آلودہ

نہ دامن خار سے چھوٹے چھوٹے خار دامن سے
لگے ہی اس تمنا مین مرے ہر خار دامن سے
اُلجھ سکتا ہی کوئی برق سے کبھی خار دامن سے
گیا تو نے کنارا ہمسے اور ہاتھو لئے وحشت سے
نہ پونچھین حور عین کے ای پری رخسار دامن سے

خبر لون جیب کی یا مین رہون ہشیار دامن سے
کرون دستار مین گر ہو عطا اک تار دامن سے
کرے گر دھوتے دھوتے تو ہوا ہر تار دامن سے
گریبان ہمکنارا کر ہوا ہی یار دامن سے
ہوا بے پردہ بھی ہمسے تو اُسنے لین کیا پردہ

بنایا درمیان اک پردۂ دیوار دامن سے
اب انگشت حیرت مین ہفت دریا لوگ کہتے ہین
اگر بند ہو جائے میرے دامنِ کہسار دامن سے
دکھائے صدمۂ زنجیر نے یہ پانون مجنون کے
گرہ دے کر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے
سرایت کچھ جو خونِ کوہکن کر جائے پتھر مین
اگر دھو ڈالے تو داغِ مئی بندار دامن سے
مرا آنسو ہی وہ زہر آب نیلا ہو بدن سارا
کہ جسکو آستین سے ننگ ہی اور عار دامن سے
کہان وہ موسم طفلی کہ ہم دامن سوار و منین
اگر آنسو مرے پونچھے وہ گلرخسار دامن سے
پہ صیدِ ناتوان مثلِ پرِ افتادہ اڑ جائے
کرے سو فتنۂ خوابیدہ وہ بیدار دامن سے
ہنو وہی دل جلونکی تو وقت ہمسایو ہنسو دلداری
وہی زیبا ہی اُسکے واسطے جو قطع ہی جسکی
گرے تھے اشک کے قطرے مرے دو چار دامن سے
جلینگے آتشِ رنگِ حنای پا سے گھر کتنے
کہ اک صدمہ سا ہو پنچا ہی دمِ رفتار دامن سے
مری بھی نہین دیتے خلش گر کوہ ہین آتش
نکالے لعل ہی پتھر کی جا کہسار دامن سے
مرے پانونکے چھالے ہوتے ہین کیا کیا کسمہ دل
خدا نا خواستہ لگ جائے ای غمخوار دامن سے
یہ تجھ بن اشکباری ہی کہ آنسو پونچھتا ہون مین
لیا کرتے تھے کارِ توسنِ رہوار دامن سے
مین وہ آلودہ دامن ہون بنا مین تار سبحہ کا
لگائے گر نسیم دامنِ گلزار دامن سے
نگاہ بوالہوس آندھی سی تیری خاک اڑانیکو
کہ کب فانوس پونچھے شمع کا رخسار دامن سے
نکلسکتا ہی کوئی آستین کا کار دامن سے
پھرون کھینچی ہوئی گوسون مین انپر زور وحشت ہی
ہلا سکتا جو وقتِ گرمیِ رفتار دامن سے
عزیزا صلا نہین سرمایۂ ہمت کہ دریا نے
کہ صحرا پر بچھتا ہی کب سنانِ خار دامن سے
فرشتے تیرے دامن کو بنائین جا نماز اپنی
جو کوئی ٹوٹ جاتا ہی الجھکر خار دامن سے
ترے مجنون کو ہی وہ جامۂ عریان تنی زیبا
کبھی تو آستین سے اور کبھی اغیار دامن سے
مرا وہ گریۂ غم خندۂ عشرت سے بہتر ہو
فرشتہ پاکدامن لیکے میرے تار دامن سے
ہوا پنکھے کی خواب آور ہی کیا ایات جنبش سے
چھپائے تو چراغِ شعلۂ رخسار دامن سے

بدیع الملک نے جو یہ چند اشعار پڑھے آفتاب نیزہ باز نے عرض کی ای شہریار غلامان جانباز پیشتر عرض کرتے تھے کہ آپ تشریف نہ لیجائیے اُسوقت حضور نے ہم لوگون کے عرض کرنے کو سماعت نہ فرمایا اب جو کچھ حکم ہو وہ ہملوگ آنکھون سے بجا لائین بدیع الملک نے فرمایا ای آشوب جادو تم ہمکو اُس باغ سے کیون لائے وہین رہنے دیتے آشوب جادو نے عرض کی ای شہریار اگر مین وہان آپ کو رہنے دیتا تو بہت سی باتین ایسی ہوتین جو باعث خرابی ہوتین بدیع الملک نے فرمایا جو وہان خرابی ہوتی میرے حق مین بہتری تھی تم ناحق مجکو وہان سے لے آئے آشوب جادو نے عرض کی آقاے نامدار آپ کیون اسقدر مضطرب ہوتے ہین یقین ہی آپ کی طلبی ہوا اور جسکی فراق مین آپ کا یہ حال ہی اُسکو بھی آپ کی جدائی کا ملال ہی جسوقت مین آپ کو تخت پر ڈالکر وہان چلا ہون تو ملکہ شمیم عنبر مو کی نگاہ آپ پر پڑی مین نے خود دیکھا کہ وہ بیہوش ہوگئین ملکہ انکی اور کنیزون نے نہین دیکھا دیکھیے اب کیا ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ای آشوب جادو یہ فقرہ کہکر تمنے میرے غم والم کو تازہ کردیا ہاے اگر مین وہان رہتا تو اسوقت اُس یار جانی محبوب لاثانی سے باتین کرتا ہوتا یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک کی گود مین ایک پرچہ گرا آشوب جادو نے کہا لیجیے آپ اتنی سی بات کے واسطے اسقدر بیقرار تھے دیکھیے اِس پرچہ مین کیا لکھا ہی بدیع الملک نے اُس پرچے کو اُٹھایا اُسمین لکھا تھا کہ ای مسیحاے بیمار محبت و ای چارہ ساز کشتۂ شمشیر الفت اگر تکلیف نہو تو باغ کی طرف براے سیر تشریف لائیے آشوب جادو نے کہا بسم اللہ غلامان جانباز ہمراہ رکاب ہین بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کا چلنا مناسب نہین ہی آپ کے سپرد ایک اور کام کیا جاتا ہی اُسکو انجام دیجیے آشوب جادو نے عرض کی آفتاب نیزہ باز اُس کام کو انجام دینگے مین آپ ہی کے ہمراہ چلونگا بدیع الملک بھی سمجھے کہ اسکا لیجانا بہت مناسب ہی کیونکہ یہانکا واقفکار ہی

اگر کوئی بات کسی قسم کی ہوگی تو اُس سے اُسکی کیفیت بخوبی معلوم ہو جائیگی یہ خیال کر کے فرمایا بہتر ہی آپ میرے ہمراہ چلیے اور آفتاب نیزہ باز سے مخاطب ہو کر کہا کہ مین علی الصباح اس پہاڑ کی سیر کرنے کو آیا تھا اور میرے ہمراہی کوہ کے اُسطرف ہین مین نے دو تین دردیکھے اُنمین داخل ہوا اِس طرف آ کے نکلا ملکہ دوسرا میرے ہمراہ تھے اُنھون نے اسطرف آنے کا ارادہ کیا مین اُنکو مانع ہوا وہ وہین ٹھہر گئے لہذا تم اُنکو جاکر لے آؤ آشوب جادو نے عرض کی اے شہریار آپ اس کوہ کی پشت پر اگر جانا چاہین تو ایک مہینے کی راہ ہی آپ کیونکر ایک روز مین اسطرف تشریف لائے بدیع الملک نے سب پتے دیے آشوب جادو نے کہا در تو ایسی پہاڑ مین نہین ہین وہ تو اور کوہ ہی جسمین تین در اسصورت کے بنے ہین جیسے آپ بیان فرماتے ہین آپکو فراموش ہوگیا ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ اور کوئی کوہ آج تک اس طلسم مین نہین ملا آشوب نے کہا پھر یہ لوگ تو اُس راہ کو نہ پائینگے آپ چونکہ طلسم کشا تھے اسوجہ سے یہ بات آپ کے لیے پیدا ہوئی ورنہ دوسرا نہین پاسکتا آپ آفتاب نیزہ باز کو اپنے ہمراہ لیجائیے مین ابھی جاتا ہون سحر کے ذریعہ سے اُس کوہ پر پہونچونگا اور آپ کے لشکر کو پھر اسطرف لاؤنگا مگر ایک ماہ کا عرصہ ہوگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہی مگر سب اُن لوگون کے بیے ہوئے نہ آنا آشوب نے عرض کی میری مجال ہی جو خلاف حکم والاکر سکون یہ کہکر بدیع الملک سے رخصت ہوا چلتے چلتے یہ کہ گیا کہ آپ بغیر میرے آئے کہین جانے کا ارادہ نہ فرمایئے گا جب مین یہان حاضر ہونگا تو آپ کو زرناب جادو کے پاس لے چلونگا اور زرناب سے آپ کی نسبت کچھ باتین کرونگا وہ میرا بہت بڑا دوست ہی اور اس طلسم کا ایک مرحلہ اُسکی سپرد ہی وہان کا وہ حاکم ہی اگر مین اُسکو مسلمان ہونے کی ترغیب دونگا تو وہ ضرور منظور کرلیگا بدیع الملک نے کہا مین ایک ماہ تک یہان سے کہین نجاونگا آشوب جادو اُسطرف روانہ ہوا بدیع الملک نے آفتاب سے فرمایا کہ مین آشوب جادو کو اسواسطے اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون کہ وہ اس طلسم کا حال بخوبی جانتا ہی شاید کہین ضرورت ہو تو اس سے کیفیت بخوبی معلوم ہوسکتی ہی اب تمھارے جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی آفتاب نے بہت کچھ کہا مگر بدیع الملک نے نہ مانا تنہا گھوڑے پر سوار ہو کے اُس باغ کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین قریب باغ پہونچے دن قلیل باقی تھا بدیع الملک گرد باغ کی چہار دیواری کے پھرنے لگے جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک نے دیوار پر کمند پھینکی اُسکے ذریعہ سے چڑھ کر باغ کے اندر گئے دیکھا صحن باغ مین ایک چبوترہ پتھر کا بنا ہی اسپر فرش شجر بچھا ہی کنولون کی روشنی ہو رہی ہی سامان پرتکلف مہیا ہی ملکہ شمیم عنبر مو مسند پر جلوہ فرما ہین مگر بچشم حیرت چارسو نگران ہین بدیع الملک نے جو صورت زیبا ملکہ شمیم عنبر مو کی دیکھی پھر تاب نظارہ جمال نہ لائے گر کر بیہوش ہوئے گرنے کی صدا جو بلند ہوئی کنیزین حیران ہو کر دیکھنے لگین ملکہ اُٹھ کھڑی ہوئین نسیم گلپیرہن وزیرزادی بھی ملکہ کے ساتھ کھڑی ہوئی کنیزین روشنی لے کر آئین ملکہ اور وزیرزادی اُس صدا کی طرف چلین دو چار قدم چلکے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان ایک درخت شمشاد کے نیچے بیہوش پڑے ہین بدیع الملک کو دیکھکر ملکہ کے ہاتھ پانون پھول گئے قریب تھا کہ ملکہ بھی گر کر بیہوش ہون مگر نسیم گلپیرہن نے ہاتھ پکڑا ملکہ نے بھی اپنے تئین سنبھالا شاہزادے کے قریب آئین دیکھا بیہوش ہین سر زمین سے اُٹھا کے اپنے زانو پر رکھا کنیزون سے کہا جلدی گلاب کیوڑا بید مشک

حاضر کرو شاہزادہ عالم کو غش آ گیا ہے کنیزین وہان سے روانہ ہوئین آپسمین کہنے لگین لو مبارک ہو ہماری
ملکہ عالم نے باغ مین اچھا گل کھلایا اُسوقت کی بیقراری کا یہی باعث تھا ہملوگون سے پوشیدہ کیا مگر
نسیم گلپیرہن سے بیان کیا ہوگا جب تو اُنکے ساتھ وہ بھی آئین ایک نے کہا اگر ملکہ نے ایسا بھی کیا تو
اپنے سے بہتر دیکھکر مائل ہوئین اصل تو یہ ہے کہ حسن مین ملکہ اُس جوان کے تلوے کی برابری نہین کر سکتی ہین
یہان تو کنیزین یہ باتین کرتی ہوئین گلاب وغیرہ لینے جاتی تھین وہان بدیع الملک کا سر جو زانوے
حبیب پر پہونچا اور خوشبوے زلف عنبرین جو دماغ مین گئی اُسنے لخلخہ کا کام کیا شاہزادے نے غش سے
آنکھ کھولی اپنے سر کو زانوے دلدار پر پایا قسمت پر ناز ہوا اچھی طرح صورت زیبا کو دیکھا مگر ملکہ نے
جو آنکھین بدیع الملک کی کھلی پائین نسیم گلپیرہن سے اشارہ کیا کہ سر شہزادے کا تم اپنے زانو پر لو کہ غش سے
افاقہ ہوا ہے اب یہ محض بیوقت ہے نسیم نے کہا مین تو کاہیکو غیر مرد کا سر اپنے زانو پر لونگی ملکہ نے سکوت کیا نسیم نے مسکرا
کے بدیع الملک کا سر اپنے زانو پر لیا بدیع الملک نے جب یہ کیفیت دیکھی انگڑائی لے کر اُٹھ بیٹھے نسیم مجبور تھی
خاموش الگ سرک گئی بدیع الملک نے اُٹھکر نسیم گلپیرہن کی طرف دیکھا ملکہ شمیم عنبر مو نے کہا نسیم تمہاری بعض
وقت کی باتین مجکو بہت ناپسند ہین نہین معلوم یہ کون ہین کہان سے آئے ہین آپ اُنکے پاس آکر بیٹھ بھی گئین سر بھی زانو پر
رکھ لیا اسنے یہ پوچھنا چاہیے تھا کہ آپ کون ہین اس باغ مین کیون تشریف لائے ہین کسنے آپ کو یہان بلایا ہے نسیم کے
چہرے سے رنگ اُڑ گیا اسدرجہ صدمہ ہوا کہ آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے ملکہ نے جو یہ حالت دیکھی کہا اے نسیم تمنے
یہ عادت کب سے اختیار کی ہے کہ جو تمسے ہنسے تم رو دیتی ہو نسیم نے کہا ملکہ عالم آپ مالک ہین مین تابعدار ہون اور میری
جو کچھ عزت ہے وہ آپ ہی کی دی ہوئی ہے اُسکی زیادتی اور کمی پر آپ قادر ہین اگر آپ چاہینگی میری عزت بڑھیگی اگر آپ نچاہینگی
تو ہرگز نہ بڑھیگی مین نے آپ کی تابعداری کے سبب سے سر زانو پر لیا ورنہ بادشاہ ہفت اقلیم بھی اگر ہوتا تو مین ہرگز اُسکا
سر زانو پر نہ لیتی ملکہ نے کہا دلگی مین بگڑنا تمہارا کام ہے بھلا ان باتون کا یہ کون موقع تھا یہ کہکر نسیم کو گلے سے لگایا نسیم نے
کہا میری خطا معاف فرمایئے اسوقت جو کلمات میری زبان سے نکلے واقعی مجکو لازم نہ تھے ملکہ نے کہا ارے اس معافی
کی کیا ضرورت ہے مین تجھے اپنی بہنون سے زیادہ تصور کرتی ہون مگر اب ان صاحب سے دریافت کرنا چاہیے کہ آپ
ہمارے باغ مین کیون تشریف لائے اس سادگی پر قربان کہ عزت کا خیال بشر کو نہ ہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمہارے
باغ مین مین آپسے نہین آیا دل نے مجبور کیا مین نے اُسکا کہنا منظور کیا چلا آیا اب جو سزا دو وہین موجود ہون ملکہ نے کہا
سزا کیا ہو سکتی ہے بھلا میری اتنی مجال ہے کہ آپ کو سزا دون آپ اب ہمارے مہمان ہو چکے آپ کی خاطر ہمپر واجب ہے
خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اب تشریف لیچلیے بدیع الملک آگے بڑھے ملکہ سے باتین کرتے ہوئے فرش تک آئے
ملکہ نے ہاتھ پکڑ کے بدیع الملک کو مسند پر بٹھایا آپ بھی بدیع الملک کے قریب بیٹھین کہا اب کچھ اپنی سرگذشت بیان
فرمایئے کہ یہان آنے کا کیونکر اتفاق ہوا بدیع الملک نے ابتدا سے سب قصہ بیان کیا جب فتاحی طلسم کا نام ملکہ نے
سنا چہرے کا رنگ اُڑ گیا مگر تقاضاے تہذیب سے درمیان کلام کچھ نہ کہہ سکی جب بدیع الملک سب کیفیتین
بیان کر چکے تو ملکہ نے کہا ایک بات مین عرض کرون مگر پہلے یہ اقرار فرمایئے کہ خلاف مرضی نہوگی اور عمل
بھی کیجیے گا بدیع الملک نے کہا خلاف مرضی تو نہوگی باقی عمل کرنے کی نسبت مین ابھی نہین کہہ سکتا ہون
ملکہ نے کہا آپ اپنے ارادے سے باز رہین فتاحی طلسم سے آپ کو کیا نفع ہوگا بدیع الملک نے کہا
مین اپنے اس ارادے سے باز نہین رہ سکتا ہون کیونکہ اسمین دو وجہین ہین پہلے یہ کہ مین صاحبقران سے

خاص اس کام کے لیے بہانہ کرکے آیا ہون اور اب میرا مطلب اُنکی سمجھ مین آیا ہوگا دوسرے راہ مین ایک
شخص سے شرط ہوئی کہ جو اس طلسم کو فتح نہ کرے وہ فتاح طلسم کی اطاعت کرے اور اُسی کا مذہب
اختیار کرے اگر مین اس طلسم کو فتح نہ کرونگا تو اُسکی اطاعت کرنا پڑیگی اور اُسی کا مذہب اختیار کرنا پڑے گا
یہ امر ممکن نہین ہی دوسرے صاحبقران کو جسوقت اس امر کی خبر ہوگی تو اُنکو کیسا ملال ہوگا کہ اس
کیفیت مین چھوڑکے چلے گئے اور پھر فتاحی طلسم سے باز رہے ان وجہون سے مین اس ارادے کو
ترک نہین کرسکتا ہون ملکہ نے کہا اے شہریار اس طلسم کا فتح کرنا بہت مشکل ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا
سب آسان کردیگا ملکہ نے کہا اس طلسم کے مرحلہ جات ایسے سخت ہین جنکو فتح کرنا دشوار ہی ایک مرحلہ
جو والد نامدار کے پاس ہی اُسکا فتح کرنا ممکن نہین ہی اسکے بعد زرتاب جادو کا مرحلہ کیسا سخت ہے
بدیع الملک نے کہا زرتاب جادو سے ایک صورت مصالحت کی نکل آئی ہی کیا عجب ہی جو وہ ہماری
شرکت کرے باقی اور مرحلہ جات کا فتح کرلینا خدا کے اختیار ہی اُسکی ذات سے امید قوی ہی ملکہ نے
کہا زرتاب جادو سے صورت مصالحت جو آپ سے پیدا ہوئی ہی اُسکو مین خوب جانتی ہون تو وہ
ایسے شخص کے کہنے پر عمل نہین کرینگے بدیع الملک سمجھے کہ آشوب جادو کو کہتی ہین یہ خیال کرکے
کہا ملکہ ایسی بات ہی کہ وہ اتنے بڑے شخص کے کہنے کو ٹال دے یہ ہو نہین سکتا ملکہ شمیم عنبر مو نے جواب
دیا کہ وہ مہتاب زعفران پوش سے اکثر ناراض رہتے ہین بدیع الملک نے فرمایا مہتاب
زعفران پوش کسکا نام ہی نسیم گلپیرہن نے ملکہ کا زانو دبایا ملکہ نے بات کو پلٹ دیا کہا مہتاب
زعفران پوش میرے مُنہ سے سہواً نکل گیا میرا روے سخن اُس شخص کی طرف ہی جو آپ کی بابت کوشش
کریگا بدیع الملک اس کلام کو سنکر کچھ سمجھے کہا ملکہ تم میرا شریک کس کو جانتی ہو ملکہ نے کہا مین نہین جانتی
کون شخص آپ کا شریک ہی بدیع الملک نے فرمایا میرا شریک آشوب جادو ہی اور وہ زرتاب جادو
سے محبت رکھتا ہی اور زرتاب جادو اُسکو عزیز رکھتا ہی جب وہ کہیگا تو یقین ہی زرتاب جادو اُسکے
کہنے کو رد نہ کریگا اور اگر رد کریگا تو سزا پائیگا ملکہ شمیم نے کہا آپ زرتاب کے پاس کسی کے ذریعے سے
نہ جایئے مین اسکی کوشش کرونگی زرتاب کو قتل کرادونگی آپ اُسکے یہان نہ جایئے گا وہ بڑا مکار ہی
بدیع الملک نے کہا ملکہ اگر بتلانے کا وعدہ کرو تو ایک بات تمسے دریافت کرین ملکہ شمیم نے قسم کھائی کہ
مین آپ سے پوشیدہ نہ کرونگی بدیع الملک نے پوچھا مہتاب زعفران پوش کسکا نام ہی ملکہ نے کہا میری ایک
کنیز کا نام ہی آمد سخن مین مُنہ سے نکلگیا آپ کو نہین معلوم کیا گمان ہوا بدیع الملک نے کہا تمنے قسم کھائی
ہی اگر خلاف کہوگی گرفتار معصیت ہوگی ملکہ نے کہا کسی کا نام ہوگا آپ کو ان جھگڑون سے کیا مطلب ہی آخر
آپ کو اسکے دریافت کرنے سے کیا فائدہ ہی بدیع الملک نے فرمایا آگاہ ہونا بہت اچھی بات ہی
شاید کوئی وقت ایسا بھی آئے کہ اس نام سے کوئی کام نکلتا ہو تو ضرور اسکی تحقیق کرلینا چاہیے ملکہ نے
کہا آپ کی کوئی ضرورت ایسی نہین ہی جو اس نام کے ذریعہ سے نکلے بدیع الملک نے کہا مین احتیاطاً
تمسے دریافت کرتا ہون ملکہ نے کہا آپ اسکے سوا اور جو کچھ مجھسے دریافت فرمایئے مین بیان کرون
مگر اس نام کو اب بار بار میرے سامنے نہ لیجیے مین پھر کبھی اسکی کل حقیقت آپ سے بیان کرونگی
بدیع الملک بھی مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہے ملکہ نے شراب کی صراحی کھینچکر اپنے ہاتھ سے

جام مملو کیا بدیع الملک کے سامنے جام لیجا کر عرض کی اگرچہ یہ آپ کے لایق نہین ہی مگر میری خاطر سے نوش
فرمایئے بدیع الملک نے کہا اگر یہ ضرور ہی تو مجھکو ایک عذر ہی جبتک وہ عذر رفع نہو گا مین تکلف کرونگا ملکہ
نے کہا چونکہ ہمارے تمھارے مذہب مین فرق ہی اور ہمارے یہان کسی غیر مذہب کے ہاتھ سے کوئی اکل و شرب
کی چیز لیکر استعمال کرنا منع ہی اگر یہ عذر رفع ہوجاے تو مجھے جاے انکار باقی نرہے ملکہ شمیم عنبر مو نے
نسیم گلپیرہن کی طرف دیکھا نسیم نے گردن جھکالی ملکہ نے دیر کے بعد جواب دیا کہ اگر آپ کو یہی منظور ہی
تو ہمین اسمین بھی عذر نہین ہی مگر ان باتون کو یاد رکھیے گا ایک وقت ایسا آنے والا ہی جو یہ باتین آپ کو
یاد دلائی جائنگی بدیع الملک نے کہا ملکہ تم خلاصہ تو بیان کرو کہ یہ بھید کیسے ہین ملکہ نے کہا مجھے مین اپنا
مطلب ادا نہین کرتی ہون بلکہ میرے کہنے کا یہ منشا ہی کہ جب اس طلسم کو فتح فرمایئے گا اور سلطنت طلسم ہاتھ آیگی
اُسوقت میری ان باتون کو فراموش نہ فرمایئے گا بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ طلسم کیا چیز ہی مین جسدن
فتح کرونگا اُسی دن کسی کو یہان کی حکومت دیدونگا آج تک بہت سے ملک فتح کیے مگر ہمیشہ تخت نشینی
کو عیب جانا یہ کہکر ملکہ کو کلمہ تعلیم فرمایا شمیم عنبر مو نے نسیم گلپیرہن کی طرف دیکھا اشارہ یہ تھا کہ تم بھی
کلمہ پڑھو نسیم گلپیرہن نے کہا ملکہ عالم مجھے ہر حال مین آپ کی خوشی منظور ہی یہ کہکر کلمہ پڑھا دونون
بصدق دل مسلمان ہوئین اور کنیزین جسقدر وہان موجود تھین اُنھون نے بھی اپنے مذہب کو ترک کیا
بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیا پھر خود جام مملو کرکے ملکہ کو دیا ملکہ نے بھی جام پیا تھوڑی دیر
تک شغل مینوشی رہا جب آثار سحر فلک پر ظاہر ہونے لگے تو نسیم گلپیرہن نے عرض کی ملکہ عالم آپنے شب
بھر یہان تشریف رکھی ہی اب آپ کے والد ماجد کیا کہتے ہونگے بہتر ہی کہ اب تشریف لیچلیے اور سلام کرکے
چلی آیئے وہ تو باہر تشریف لیجاینگے آپ پھر یہان تشریف لایئے گا ملکہ نے کہا واقعی بہت اچھی بات کہی
مین جاؤن تو مگر مجھسے کیونکر جایا جائیگا نسیم گلپیرہن نے کہا واری مین بدنامی سے بہت ڈرتی ہون
بدیع الملک کا دل تو نہ چاہتا تھا کہ شمیم عنبر مو پاس سے اُٹھے مگر مجبور ہوگئے مصلحتاً کہا کہ ملکہ گو ہمین
بھی لمحہ بھر کی جدائی گوارا نہین ہی مگر تمھاری بدنامی کے خوف سے ہم بھی یہ کہتے ہین کہ تم چلی جاؤ ملکہ مجبور
ہوکر اُٹھین کنیزون سے کہا تم یہان موجود رہو شہریار کی خدمت مین مشغول رہو خبردار کسی قسم کی تکلیف نہونے
پاے بدیع الملک نے کہا ملکہ ہم اپنے لشکر مین جاتے ہین جسوقت تم آنا ہمکو اطلاع دینا ہم اُسی وقت
چلے آئینگے ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہی بدیع الملک اُٹھے ملکہ شمیم عنبر مو دیوار تک پہونچانے آئین
بدیع الملک اُسی کمند کے ذریعہ سے پھر باغ کے باہر آئے گھوڑے کو وہین پایا چمکار کر مرکب کی پشت
پر سوار ہوئے اپنے لشکر کی طرف آئے ادھر ملکہ شمیم اپنے باپ گلپوش جادو کے پاس گئین گلپوش
ملکہ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی بیٹی کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہوگیا کہا بی بی شب بھر تمنے باغ
مین گذاری مزاج کیسا تھا مین نے خود قصد کیا تھا کہ اسوقت تمھارے باغ مین آؤن کیونکہ میری طلبی
ہی سرکار نے طلب فرمایا ہی مین نے سنا ہی کہ کوئی شخص یہان بارادہ فتاحی طلسم آیا ہی یا آنے والا ہی اُسی
کی نسبت کچھ انتظام جدید ہوگا تو نہین معلوم مجھکو کب وہان سے نجات ہو اسلیے مین آج تمھارے دیکھنے کو
ضرور آتا ملکہ نے کہا مین خود حاضر ہوئی شب کو مین نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا مگر طبیعت سست ہوگئی اسوجہ
سے حاضر نہوسکی گلپوش نے کہا بی بی اب جبتک ہم یہان نہ آئین تم کہین نہ جانا اگر کسی وقت ایسا ہی دم گھبرائے

تو لمحہ بھر کے واسطے باغ مین ہو آنا وہان بہت دیر نہ ٹھہرنا آج کل کی جو کیفیت ہی وہ مین نے تمسے کہدی کہ انتظامات جدید ہونے والے ہین اگر خدا نخواستہ کوئی سانحہ اُسطرف ہو جاے تو بڑی خرابی پیش آئے مین بھی تو نہین ہون جو اُسکو دفع کر دونگا ملکہ نے کہا آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین جب آپ تشریف نہ لائینگے مین لمحہ بھر کے واسطے بھی باغ مین نہ جاؤنگی تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب دن بہت آگیا تو گلپوش نے کہا اب اپنی مان کے پاس جاؤ مین جاتا ہون ملکہ باپ سے رخصت ہو کر اپنی مان کے پاس آئین سب کیفیت بیان کی کہ مین ابھی والد ماجد کے پاس گئی تھی اُنھون نے یہ فرمایا ہی کہ کوئی شخص بارادہ طلسم کشائی یہان آیا ہی یا آنے والا ہی لہذا بادشاہ طلسم نے والد ماجد کو طلب فرمایا ہی کچھ انتظامات جدید ہونگے اب والد نامدار کو دو تین ماہ تک وہین رہنا پڑیگا اسکی مان نے کہا مین نے بھی یہ خبر سُنی ہی شمیم عنبر مو نے کہا کہ اب جو شخص یہان فتاحی طلسم کو آنے والا ہی یا آیا ہی وہ کیا کریگا اسکی مان نے جواب دیا کہ یہان کے لوگون سے لڑیگا اگر یہ لوگ اُسپر غالب ہونگے تو اُسکو اسیر کرینگے دو برس تک اسیر رہیگا جب دو برس گذر جائینگے تو اُسکی گردن زدنی کا حکم ہوگا شمیم نے کہا کیون امان جان بھلا یہ امر ممکن ہی کہ وہ شخص اِس طلسم کو فتح کرے جب والد ماجد کے دربکہ پر آئیگا تو کیا سلامت پھر کے جائیگا پھر اُنکے بعد زرتاب جادو ہین وہ بھی بڑی ہوشیاری رکھتے ہین مین نے سُنا ہی کہ اُنکی دختر نیک اختر ملکہ مہتاب زعفران پوش پر شہنشاہ طلسم کی نگاہ ہی اور اُنسے عقد کرنا چاہتے ہین بلکہ اسی وجہ سے اُنکو درجہ اعلے پر حاکم کیا ہی اسکی مان نے جواب دیا کہ بی بی اگر یہ لوگ شکست بھی پائینگے تو جان سے کیونکر مارے جائینگے اس طلسم مین جسقدر رہتے ہین سب روئین تن بنائے گئے ہین اُنکے مارنے کے واسطے ایک ایسی چیز کی ضرورت ہی جو بہت مشکل سے ملتی ہی ملکہ شمیم عنبر مو نے کہا وہ کیا چیز ہی جسکے ذریعہ سے یہ لوگ روئین تن نہ رہینگے ملکہ کی مان نے جواب دیا کہ یہان سے سو کوس پر ایک چشمہ ہی کہ اُسکو چشمہ سلیمانی کہتے ہین جب اُس چشمہ تک کوئی جاے اور وہان سے پانی لائے اُسمین خنجر کو بجھاے یا تلوار کو بجھاے جب اُسکی ضرب لگاے تب ہم لوگون کے تن پر زخم لگے ملکہ نے کہا علاوہ اسکے مین نے یہ سُنا ہی کہ یہان کی لوح بھی مفقود ہی اسکی مان نے جواب دیا کہ لوح مفقود تو نہین مگر زرتاب جادو جو صحراے گوہر بار مین رہتا ہی اُسکے مکان مین ہر وقت موتی برستے ہین اور بجلی جسوقت چمکتی ہی تو جسقدر موتی زمین پر پڑے ہوتے ہین وہ سب دانہاے لعل بے بہا بنجاتے ہین لوح دار جادو وہ ہی اُسکی حکومت بہت ہی اُسکے برابر دوسرا کاربرداز نہین ہی اُسکا ایک بیٹا غراب ابر سوار ہی وہ البتہ ایک مدت سے ملکہ مہتاب زعفران پوش پر عاشق ہی ایک بار تمھارے والد ماجد کی زبانی پیام بھی دیا تھا مگر زرتاب جادو نے نامنظور کیا زرتاب جادو خاموش ہو رہا شمیم عنبر مو تھوڑی دیر اپنی مان کے پاس بیٹھی رہی جب دل فراق بدیع الملک مین بہت بیقرار ہوا تو اپنی مان سے رخصت ہو کر باغ مین آئی اُسی وقت نسیم گلپیرہن کو بدیع الملک کے پاس روانہ کیا بدیع الملک نوجوان اُسوقت اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما تھے کہ شہزادے کی گود مین ایک پرچہ گرا بدیع الملک نے پرچہ کو کھول کر پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ بہت جلد اپنے تئین پہونچائیے بدیع الملک اُسی وقت اُٹھکر روانہ ہوئے ملکہ کے باغ مین آئے پھر وہی صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی قریب صبح پھر بدیع الملک اپنے لشکر مین آئے اسی طور سے ایک ماہ کا زمانہ گذرا ایک روز

بدیع الملک ملکہ شمیم عنبر مو کے باغ مین بیٹھے تھے کہ نسیم گل پیراہن نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے کہا
آج آپ نے کہان دیر لگائی تھی نسیم نے عرض کی آپ کے لشکر کا تماشا دیکھ رہی تھی آج آپ کے لشکر مین
کچھ نئے لوگ کہین سے آئے ہین بلکہ آشوب جادو ان سب کے ہمراہ ہین بدیع الملک یہ خبر سنکر بہت
خوش ہوئے تھوڑی دیر ٹھہر کے ملکہ شمیم سے کہا کہ مین جاتا ہون میرے سرداران قدیم آئے ہین اُنسے جاکر
ملونگا ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہی بدیع الملک اپنے لشکر مین آئے یہان سب سردار جو آشوب جادو کے
ہمراہ آئے تھے بدیع الملک کی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے شاہزادے کا انتظار کر رہے تھے کہ سُم مرکب
کی صدا اسب کے کان مین آئی آشوب نے کہا معلوم ہوتا ہی آقائے نامدار آتے ہین آفتاب نیزہ باز نے کہا
آقائے نامدار ایسے وقت پر تشریف لاتے ہین کہ نماز صبح یہان ادا کرتے ہین پھر جب آفتاب نکلتا ہی تو تشریف
لیجاتے ہین یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے یہان سب لوگ منتظر تھے بدیع الملک
کو دیکھکر خوش ہو گئے سب سرداران قدیم اُٹھکر قریب آئے بدیع الملک نے سب کو گلے سے لگایا آفتاب
نیزہ باز نے عرض کی آقائے نامدار آج آپ خلاف وقت کیون تشریف لائے بدیع نے فرمایا کہ مجکو خبر
معلوم ہوئی تھی پھر آشوب جادو کی طرف مخاطب ہوتے فرمایا کہ اب بہت دن گذر گئے ہین جلد کوئی انتظام
کرنا چاہیے آشوب نے کہا اب کل آپ میرے ہمراہ زرتاب جادو کے یہان تشریف لیچلیے مین اُسکو
مسلمان ہونے کی ترغیب دونگا یقین ہی کہ وہ میرا کہنا رد نہ کریگا اور مسلمان ہوجائیگا بدیع الملک نے
فرمایا ملکہ شمیم عنبر مو کی یہ راے ہی کہ اُس سے اِس طرح نہ ملنا ہم اسکا انتظام کر دینگے مگر تعجب کی بات ہی
کہ ملکہ کچھ ایسے ایسے ممات دہان کی نسبت کہتی ہین جو میرے دل کو بہت پریشان کرتے ہین آشوب کی زبان
سے یہی بیساختہ نکلگیا کہ مین اُنکا مدعا سمجھا آپ تشریف لیچلیے اُنکو فرمانے دیجیے وہ جو کچھ انتظام کرینگی وہ بھی
مجکو معلوم ہی مگر اُس سے یہ بہتر ہی کہ زرتاب جادو اپنا دوست بنجائے اُسکی وجہ سے بہت سے کام انجام
ہوجائینگے بدیع الملک نے فرمایا آشوب جادو تم ملکہ کے معمے کو کیا سمجھے آشوب جادو نے بہت ٹالا
مگر بدیع الملک نے کہا اصل مطلب بیان کرو جب آشوب جادو مجبور ہوا تو اُسنے عرض کی ای شہریار
زرتاب جادو ایک دختر نیک اختر رکھتا ہی نام اُسکا ملکہ مہتاب زعفران پوش ہی بہت سے شاہ
شہریار اُسکے طلبگار ہوئے اُسنے انکار کیا زرتاب نے آج تک کسی کو ایسا عالی نسب نہین پایا جسکے
ساتھ اُسکی شادی کرتا اب چونکہ یہ معاملہ درپیش ہوا اور اُسکے مسلمان ہونے کی خبر آپ نے ملکہ کو دی اور یہ بات
اُنکے خیال مین آئی اسوجہ سے آپکو مانع ہین بدیع الملک نے کہا ہم ایسی باتون کی سماعت نہین کرتے تم
کل ضرور چلنا آشوب نے عرض کی مین چلونگا غرض اسی ذکر مین وہ شب تمام ہوگئی بدیع الملک نوجوان
علی الصباح بعد فراغ نماز آشوب جادو کے ہمراہ زرتاب کے پاس آئے زرتاب نے جو صورت
بدیع الملک نوجوان کی دیکھی دل مین ایک محبت پیدا ہوگئی آشوب سے کہا یہ کون صاحب ہین کچھ
آپکی تعریف کرو آشوب نے کل کیفیت بیان کی اور آخر مین یہ بھی کہا کہ مین نے اب انکی اطاعت قبول کی ہی
اور انکھین کا دین حق اختیار کیا ہی کیونکہ مذہب سامری پرستی بالکل دین بے بنیاد ہی یہ کہکر اُسنے دو تین
دلیلین سامری پرستی کے بے بنیاد ہونے کی ایسی پیش کین کہ زرتاب جادو کو اعتقاد بھی دین سامری پرستی
کی طرف سے پھر گیا اور بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا اس نے کلمہ پڑھا

بدیع الملک نے کہا اب مین اپنے لشکر مین جاؤنگا زرتاب نے کہا مین ابھی حضور کو نجانے دونگا دو ایک روز میری خاطر سے یہان تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا وقت کم ہی کام بہت ہین زرتاب نے عرض کی آپ سے ایک ضرورت ہی انشاء اللہ تعالے کل عرض کرونگا بدیع الملک مجبور رہگئے زرتاب جادو وہان سے اُٹھا آشوب جادو کو بلایا کہا مین ایک امر مین تمسے راے لیتا ہون اگر تم بھی بہتر جانو تو میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہی آشوب نے کہا بیان کرو زرتاب نے کہا اگر آقاے نامدار قبول کرین تو مین مہتاب زعفران پوش کو انکی کنیزی مین دون کیونکہ اُنسے بہتر کون ملیگا آشوب نے کہا مین ذکر کرونگا زرتاب نے تصویر لاکر آشوب کو دی کہا یہ تصویر ابھی دکھانا اور زبانی بھی جہان تک ممکن ہو کہنا ہر طرح سے راضی کر لینا آشوب نے کہا تم خاطر جمع رکھو زرتاب تو وہان سے روانہ ہوگیا مگر آشوب نے وہ تصویر بدیع الملک نوجوان کو دکھائی اور زرتاب کا قصد ظاہر کیا بدیع الملک نوجوان نے قبول فرمایا اِسنے سامان عقد کرنا شروع کیا بدیع الملک نے زرتاب سے کہا کہ میرا دم گھبراتا ہی کوئی مقام تفریح اگر یہان ہو تو مین وہان چلا جاؤن زرتاب نے عرض کی آپ باغ مین تشریف لیجائین بدیع الملک کے ہمراہ چند ملازمین کر دیے اور اُنسے شاہزادے کو اچھی طرح سیر کرانے کے لیے کہدیا ملازم شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے ہمراہ باغ مین لیگئے اتفاق سے اُس روز ملکہ مہتاب زعفران پوش اُس باغ مین براے سیر آئی تھین بدیع الملک بیباکانہ باغ کے اندر گئے ملازمین باہر رہے ملکہ کا سامنا ہوگیا مہتاب بھی شیداے جمال بدیع الملک ہوگئی پہلے تو کچھ ناز و غمزے سے کام لیا پھر بدیع الملک کو اپنی صحبت مین لاکر بٹھایا شب بھر صحبت رہی قریب صبح جلسہ برخاست ہوا بدیع الملک اُس جلسہ سے اُٹھکے باہر تشریف لائے ملازمین کو انعام دیکر منع کیا کہ اِسکا ذکر کسی سے نہ آنے پاے وہان سے زرتاب جادو کے مکان پر آئے آشوب نے کہا کیون شہریار آپ کہان تشریف لیگئے تھے بڑی دیر لگائی بدیع الملک نے ہنسکر فرمایا جو بات ملکہ نے کہی تھی وہ پیش آئی آشوب بھی ہنسکر خاموش ہو رہا دوسرے روز بدیع الملک نے فرمایا کہ اب مجھے یہان ٹھہرنا شاق ہی انشاء اللہ تعالے بعد فتح طلسم پھر جتنے دنون زرتاب جادو کہینگے مین رہونگا مجکو عذر نہوگا آشوب جادو نے عرض کی اب آپ وہان جاکر کیا کیجیے گا جو جو انتظامات یہان ہوجائینگے وہ کہین نہو سکینگے بدیع الملک نے کہا مجھے ملکہ شمیم عنبر مو کا بھی تو خیال ہی اُنکی کیا حالت ہوگی آشوب جادو نے عرض کی گستاخی معاف آپ کے جانے کے بعد ملکہ مہتاب زعفران پوش کی کیا کیفیت ہوگی بدیع الملک کو اِس جملے پر بڑی ہنسی آئی آشوب جادو نے کہا ایک ہی بار لیکر وہان چلیے گا بدیع الملک نے کہا ابھی عقد ہونا ممکن بھی تو نہین ہی بعض باتین ایسی ہین جنکی وجہ سے ہم پابند ہین آشوب جادو نے کہا پھر آپ کی کیا مصلحت ہی بدیع الملک نے کہا اب کچھ انتظام دربارہ فتاحی طلسم ہو پھر دیکھا جائیگا آشوب نے یہی باتین زرتاب جادو سے کہین زرتاب نے کہا بھلا یہ ممکن ہی کل سامان کر چکا ہون فقط ایک دن مقرر کرنا باقی ہی وہ بھی آج ہو جائیگا تم میری طرف سے بدیع الملک نوجوان سے کہدو کہ اگر آپ نے عزت افزائی فرمائی ہی تو میری راے پر چلیے آشوب جادو نے بدیع الملک سے کہا کہ زرتاب جادو یہ کہتے ہین بدیع الملک نے کہا اگر ابھی دن بھی مقرر ہوگا تو عقد کا ہونا غیر ممکن ہی جب تک مین صاحبقران کی خدمت مین نہ جاؤن

اور وہ اسکی نسبت خود پیروی نفرمائین اور تاریخ نہ ٹھہرائین تب تک عقد کیونکر ہوسکتا ہی ہان یہ ممکن ہی کہ مین اُس بزم عشرت مین موجود ہون اور زرتاب جادو زبانی کچھ کلمات ایسے ایسے کہدین جو باعث بختگی ہوجائین آشوب جادو نے کہا اُنکو یہی منظور ہی بلکہ آپ سے ایک عہد نامہ بھی لینے کا قصد ہی بدیع الملک نے فرمایا عہد نامہ کس مضمون کا لیا جائیگا آشوب نے کہا اسکو مین خلاصہ نہین عرض کرسکتا ہون بدیع الملک نے کہا دیکھا جائیگا اس گفتگو مین شام ہوئی بدیع الملک نے آشوب جادو سے کہا اب مین براے تفریح باغ مین جاتا ہون اگر کوئی بات تمسے زرتاب جادو کہین مناسب سمجھ کر جواب دیدینا آشوب جادو نے عرض کی آپ کے فرمانے کی کیا ضرورت ہی مجکو خود ایسی باتون کا خیال رہتا ہی آپ تشریف لیجائیے بدیع الملک پھر مہتاب زعفران پوش کے باغ مین تشریف لائے یہان ملکہ منتظر تھین بدیع الملک نے اُس روز ملکہ سے کہا آج مین نے تمھارے والد نامدار سے رخصت چاہی تھی اُنھون نے رخصت نہین دی بلکہ یہ کہا کہ مین کل سامان عقد کرچکا ہون اب تاریخ مقرر کرنا باقی ہی مین مجبور ہوگیا مہتاب نے عرض کی آپ کو رخصت مانگنے کی کیا ضرورت تھی جب آپ سے وہ ایک امر کے نسبت کہ چکے تھے تو آپ کو اُنسے اس بابت تحریک کرنے کی ضرورت نہ تھی ہان ایک امر البتہ مین نے سنا ہی کہ شاید وہان کوئی مقام آپ کی تفریح طبع کے لیے خاص ہی جب تک آپ وہان تشریف نہین لیجاتے ہین تب تک دشمنون کے دل پر ملال رہتا ہی تو اگر دل گھبراتا ہی تو آپ کو اُنکا کہنا قبول کرنا ضرور چاہیے آپ شوق سے تشریف لیجائیے بدیع الملک نے ہنس کر جواب دیا کہ یہ کون کہتا ہی اور کوئی خاص جگہ میری تفریح کی کون بتاتا ہی مین نے آج تک کوئی ٹھکانا اپنی تفریح کے واسطے نہین بنایا سواے یہان کے وہ بھی یون ہوا کہ تمنے اُس روز اسقدر عنایت فرمائی اور میرے حال پر توجہ کی بلکہ ابتک یکسان توجہ ہی تو مین اکثر آجاتا ہون ورنہ اور کہین کوئی ٹھکانا بنانے کی مجھے کیا ضرورت تھی ملکہ نے جواب دیا کہ آپ کے واسطے ہر مقام پر تفریح ہی مگر جو ایک خاص جگہ ہوتی ہی ضرور ہی وہان جانے کی خواہش ہوتی ہی بدیع الملک نے فرمایا کیا اب کوئی دوسرا ذکر نہین ہی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے عرض کی اس ذکر سے اور زیادہ طبیعت گھبراتی ہوگی بدیع الملک ہنس کے خاموش ہورہے مہتاب زعفران پوش نے اور ذکر چھیڑ دیا بدیع الملک اُسکے سننے مین مشغول ہوئے قریب صبح صحبت برخاست ہوئی بدیع الملک اپنے ٹھکانے پر تشریف لائے تھوڑی دیر مین نماز کا وقت آیا شاہزادے نے نماز صبح پڑھی آشوب جادو حاضر خدمت ہوا عرض کی زرتاب جادو نے کہا ہی ایک روز مقرر فرماد تیجیے اور اُس روز مین چند امور جو دربارۂ عقد ہین وہ طی کرلون پھر جب مزاج مبارک مین آئے عقد کیجیے گا مراد اِن باتون سے زرتاب جادو کی یہ ہی کہ زندگی کا اعتبار نہین شاید بروز عقد مین زندہ نہ ہون تو جوکچھ آج مین آپ سے تصفیہ کرلونگا وہ ہمیشہ کے واسطے پختہ ہوجائیگا بدیع الملک نے کہا اُس روز اور لوگ بھی جمع ہونگے آشوب جادو نے عرض کی زرتاب مجھسے کہتے تھے کہ میرا قصد یہ ہی کہ آقاے نامدار کے لشکر کو بھی یہان بلالون خصوصاً جو سردار ان قدیم ہین وہ ضرور آئین کہ انکا ہونا باعث پختگی ہی بدیع الملک نے کہا پھر اُن لوگون کو کون اطلاع دے آشوب جادو نے عرض کی آپ کی خوشی ہو تو مین جاکر سب کو اطلاع کردون کہ وہ لوگ مین تاریخ

مقررہ پر حاضر ہو جائین بدیع الملک نے فرمایا بلکہ اُنکو بیشتر آنا چاہیے لیکن ایسا نہو کہ یہ خبر ملکہ شمیم تک پہونچ جاے آشوب جادو نے کہا کیا مجال ہی یہ کہکے بدیع الملک سے رخصت ہوا تیسرے روز مع لشکر پھر بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا بدیع الملک اپنے لشکر کے آنے سے بہت خوش ہوئے آشوب جادو نے کہا اب تاریخ مقرر فرمایئے بدیع الملک نے کہا انشا اللہ تعالے کل مین تاریخ مقرر کرونگا لیکن اُسوقت زرتاب جادو کا ہونا ضرور ہی آشوب نے زرتاب کو اطلاع دی کہ کل علی الصباح تمکو بھی آنا چاہیے تاریخ مقرر کیجائیگی دوسرے روز علی الصباح بعد بدیع الملک کے آنے کے زرتاب جادو بھی آیا اب تاریخ کی نسبت راے ہونے لگی ہنوز تاریخ نہ مقرر ہونے پائی تھی کہ محل مین سے چند لوگ روتے پیٹتے ہوئے آئے زرتاب نے گھبرا کے کہا ارے خیر تو ہی اُن لوگون نے کہا کوئی مہتاب کو لیگیا یہ سُنکر زرتاب تو محل کی طرف چلا یہان بدیع الملک کی عجیب حالت ہوئی بُری کیفیت ہوئی سب سے دیوانہ وار کہنے لگے

نظم

نہین ثبات بلندی عز و شان کے لیے
ستم شریک ہوا کون آسمان کے لیے
صبا جو آئی خس و خار گلستان کے لیے
ہمیشہ غم یہ ہی غم جان ناتوان کے لیے
نہ چھوڑتو کسی عالم مین راستی کہ یہ شمع
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لیے
تپش سے عشق کی یہ حال ہی مرا گویا
کہ جان دی ترے روے عرق فشان کے لیے
نہین ہی خانہ بدوشونکو حاجت سامان
رہا ہی سینے مین کیا چشم خونفشان کے لیے
اگر امید ہمسایہ ہو تو خانہ پاس
لگاتے پہلے ہین وہ مجبیہ امتحان کے لیے
مثال ذرہ ہو مرا جبتلک کہ دم مین دم
تو ایک اور ہو خورشید آسمان کے لیے
وبال دوش ہی اس ناتوان کو سر لیکن
زبان دل کے لیے ہی نہ دل زبان کے لیے
بنایا آدمی کو ذوق ایک جزو ضعیف
مزے یہ دلکے لیے تھی نہ تھی زبان کے لیے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہی آسمان کے لیے
فروغ عشق سے ہے روشنی جہان کے لیے
قفس مین کیونکہ نہ پھڑکے دل آشیان کیلئے
حجر کے جو مٹنے ہی یہ ہی حج کعبہ اگر
عصا ہی پیر کو اور سیف ہی زبان کے لیے
خلش سے عشق کے ہے خار پیرہن تن زار
بجاے مغز ہی سیماب استخوان کے لیے
الٰہی کان مین کیا اُس صنم نے پھونک دیا
دہانہ چاہیے کیا خانۂ کمان کے لیے
نہ لوح گور پہ مستوئی ہو نہ ہو تعویز
بہشت ہی ہمین آرام جاودان کے لیے
مریح چشم سخنگو تری کہے نہ سکے
فغان ہے میرے لیے اور مین فغان کے لیے
چلے ہین دیر کو مدت مین خانقاہ سے ہم
لگا رکھا ہی ترے خنجر دستان کے لیے
رہے ہی ہول کہ برہم ہو مزاج کہین
اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کے لیے
سو ہمنے دلمین مزہ سوزش نہان کے لیے
ہزار لطف ہین جو ہر ستم مین جان کے لیے
یہی چراغ ہی اس تیرہ خاکدان کے لیے
سدا تپش یہ تپش ہی دل طپان کے لیے
تو بوسے ہمنے بھی اس سنگ آستان کیلیے
جو پاس مہر و محبت کہین یہان بکتا
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کے لیے
مرے مزار پہ کس طرح سے نہ برسے نور
کہ ہاتھ رکھتے ہین کانونپہ سب اذان کے لیے
نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوئے
جو ہو تو خشت خم ہو کوئی نشان کے لیے
وہ مول لیتے ہین جس دم کوئی نئی تلوار
جواب صاف ہی ہر طاقت و توان کے لیے
بلند ہووے اگر کوئی میرا شعلۂ آہ
شکست تو یہ لیے ارمغان مغان کے لیے
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
بجا ہی ہول دل آنکے مزا جدان کے لیے

لوگون نے جو بدیع الملک کو اس حال مین پایا تسکین دی سمجھایا بدیع الملک نے فرمایا میرے دل کا ٹھہرنا محال ہی فراق ملکہ مہتاب زعفران پوش کا ملال ہی آشوب جادو نے عرض کی ای شہریار ملکہ کہان جائینگی جس طرح بن پڑیگا ہم اُنکو ڈھونڈھکر پیدا کرینگے جو ساحر لیگیا ہوگا اُسکو قتل کرینگے ملکہ کو آپ کے پاس حاضر کرینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ تو مین جانتا ہون کہ ملکہ ایک روز مجھ سے ضرور ملینگی مگر آنکی ایک دم جدائی شاق ہی مین کیونکر

کہون کہ مین زندہ رہونگا آشوب نے کہا آپ ملکہ شمیم عنبر مو کے باغ مین تشریف لیجایئے جبتک آپ وہان تشریف رکھیے آپ کا دل بہلتا رہیگا اور ہم لوگ ملکہ مہتاب زعفران پوش کی تلاش کرتے ہین جہان اُنکو پاوینگے ضرور آپ تک لائینگے اور اگر کوئی امر اہم ہوگا تو آپ کو اطلاع دینگے آپ تشریف لیچلیے گا جو مرحلہ ہوگا اُسکو فتح کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا مین ملکہ شمیم عنبر مو کے باغ مین نجاؤنگا آشوب نے عرض کی اسکا سبب بیان فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا اسوقت جو میری حالت ہی وہ تمپر ظاہر ہی اگر اسی حالت سے وہان جاؤنگا تو شمیم اپنے دل مین مجکو کیا کہیگی اور مجکو بھی اُسنے حجاب ہوگا کچھ نہ کہ سکونگا اور نہ مجھسے ضبط ہوسکیگا آشوب نے کہا پھر آپ یہین تشریف رکھیے ہم لوگ جاتے ہین بدیع الملک نے کہا مین بھی چلونگا ضرور اسکا پتہ لگاؤنگا آشوب نے کہا اب مین اچھا ہون آپ کو اختیار ہی بدیع الملک نے لشکر کو حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو ہم آج ہی کوچ کرینگے لشکر مین اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنے کی تیاری ہونے لگی تھوڑی دیر مین سب نے عرض کی کہ سامان سفر تیار ہی جسوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لیچلیے بدیع الملک تو آمادہ سفر بیٹھے تھے اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے مرکب بادرفتار طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک نوجوان نے چند آدمیون کو وہان چھوڑا اور آپ لشکر گران ہمراہ لے کر تلاش مین ملکہ مہتاب زعفران پوش کی کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ مہتاب زعفران پوش کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب صحبت برخاست ہوئی اور بدیع الملک نوجوان اُٹھکر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے تو رات بہت کم باقی تھی ملکہ مہتاب زعفران پوش کسی ضرورت سے اُٹھکر صحن مین آئین چاہتی تھین کہ اندر مکان کے تشریف لیجائین کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا ملکہ کو اُٹھا لیگیا کنیزون نے غل مچایا مگر ملکہ کو مکان جب پہونچی ملکہ بیہوش ہوگیئن آنکھ جو کھولی اپنے کو ایک مکان مین پایا دیکھا ایک جوان سیہ فام تاج بر زر سر پر رکھے ہوئے ہاتھ جوڑے سامنے بیٹھا ہی ملکہ نے شرما کے پھر آنکھ بند کر لی اُس جوان کی نگاہ جو پڑی کہا ای جان جہان ای آرام دل عاشقان آنکھ کھولو مجھسے بولو مین تمہارا تابعدار ہون یہ ملک و مال تمپر سے نثار ہی سامری جمشید نے یہ دن دکھایا کہ تم اور بیت الحزن مین آؤ شعر وہ آئے گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہی + کبھی ہم اُنکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین + ملکہ نے جو یہ کلمات سنے طبیعت برخاستہ ہوئی مگر جواب نہ دیا اُس جوان نے کہا ای ملکہ عالم تمنے مجکو نہ جانا مین غراب ابر سوار ہون میرا باپ ارتب لوح دار جادو مشہور ہی آپ خوب جانتی ہونگی کہ میرے باپ کے زیر حکومت کتنے ملک ہین اور اِس طلسم مین خاص اُنھین کی ذات ہی اور وہی اہل طلسم کی نگہبانی کرتے ہین خونخوار آتش چشم برائے نام ہی جو کچھ اس طلسم کے عجائب وغرائب ہین وہ سب اُنھین کی وجہ سے بنے ہین علاوہ اسکے اور بہت سے اختیارات اُنکو ہین کہ جو آپ خوب جانتی ہونگی ہین وہ سب ملک آپ کے نام لکھتا ہون مگر اتنا کرم فرمایئے کہ وصل سے دل شاد کیجیے مین ہمیشہ اطاعت کرونگا عہد دل ہکی مجھسے ہوگی آپ نے میری کیفیت عشق سُنی ہوگی کہ ایک مدت سے آپ پر فریفتہ ہون مگر

بہت بری حالت ہی آل مین کیفیت سی **نظم**
دین کیہ نکہ نہ دہ داغ الم اور زیادہ
کر تو بھی بلند آہ علم اور زیادہ
مرتے ہین ترے پیار سے ہم اور زیادہ
قیمت مین بڑھے دل کے درم اور زیادہ
تیز اُسنے جو کی تیغ ستم اور زیادہ
تو لطف مین کرتا ہی ستم اور زیادہ
ساتھ اپنے ہی اب فوج الم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ

سرکٹ کے سرافراز ہین ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبرانا جو یاد آیا ترا ہو کے ہم آغوش
اُٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرنے کو سیہ نہ ورق چرخ کو ایدل
مین لونگا ترے سر کی قسم اور زیادہ
دشمن کی نہ جا سیدھی نگاہون پہ کہ جون تیغ
تنگ اُسکو کرے کنج عدم اور زیادہ
اُس شوخ ستمگر کو ہرا مرگ ہی منظور
اُبھری ہو حباب لب یم اور زیادہ
ہی سوز محبت سے مری خاک مین گرمی
ہوا آہو رم دیدہ کو رم اور زیادہ
ہی نکہت ریحان کا دماغ اب کسے تجھ بن
رو کین تو اُبھر آئے ستم اور زیادہ
صید دل عاشق مین ہی مصروف وہ کافر
سو جھین اُسے پھر لوح و قلم اور زیادہ
کیا فہر ہی جتنا کہ وہ چاہت سے رکے ہی
کیا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ
کہتا ہو مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ

جون شاخ بڑھے ہو کے قلم اور زیادہ
دیتا ہی جو دم باز وہ دم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینے مین دم اور زیادہ
لذت سے محبت کی ہی ہر زخم جگر کو
نالہ سے نہین کوئی قلم اور زیادہ
گر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت
سیدھی ہی تو ایک اسمین ہی خم اور زیادہ
اُس زلف کے مارے کی اگر خاک کو چاٹے
ہی زہر نہ کھانا مجھے سم اور زیادہ
وہ دلکو چرا کر جو لگے آنکھ چرانے
کیونکر نہ اُٹھا دے وہ قدم اور زیادہ
ہی روغن نفط اب مری گریہ مین ای چشم
آتا ہی مرا ناک مین دم اور زیادہ
مہمیز سر خار سے نکلا سر صحرا
بیخوف ہی اب صید حرم اور زیادہ
ای خنجر خونخوار نہ تُرش مین کمی کر
اُتنا ہی اُسی جا ہین ہم اور زیادہ
سرعت ہی ابھی نبض مین جون موج رم برق
اُس تیغ دودم مین نہین دم اور زیادہ
کہتا ہی گلے لگ کے مرکوہ دم خنجر

گر شرح جنون کیجیے رقم اور زیادہ
شیشے کی طرح پھوٹے مین ہم اور زیادہ
کچھ کی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق ر تناب درد والم اور زیادہ
کیا ہو ویگا دو چار قدح سے مجھے ساقی
ہو لیشت فلک مین ابھی خم اور زیادہ
ہی جسکو نہیں از مرگ بھی یاد دہن تنگ
پیدا دم افعی مین ہو دم اور زیادہ
ہستی تنک مایہ نے کچھ پھونکا ہی ایسا
یا رونکا گیا اُنپہ بھرم اور زیادہ
دکھلائے جو وہ صید فگن آنکھ کی شوخی
بڑھ کے ہی جو یون آتش غم اور زیادہ
جو بیٹھ کے ملکے مین بچے بات کب اُٹھے
کچھ توسن وحشت کا قدم اور زیادہ
گر سرمہ کرے خاک خرابات کو صوفی
ہان تجکو مرے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہوگا جو ہوگی تپ غم اور زیادہ
کیون ہین نے کہا تجھسا خدائی مین نہین اور
سے عشق کا بھر اُسکے تو دم اور زیادہ

غراب جادو نے جو یہ غزل ملکہ کے سامنے پڑھی ملکہ مہتاب زعفران پوش کی طبیعت اور گھبرائی جھلا کے جواب دیا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہی تجھے کچھ ہمارے دل کا بھی حال معلوم ہی غراب ابر سوار نے عرض کی مین جانتا ہون کہ آپ مجھ سے خفا ہین مگر یہ بھی ضرور ہی کہ آپ کے مزاج مین عاشق نوازی بھی ہی کیا عجب ہی کہ باتین ظاہری ہون اور آپ میری تقصیر معاف فرمائیے مراد دلی بر لائیے ملکہ نے کہا اب اگر ہمسے ایسی باتین کریگا تو ہم اپنی جان دیدینگے تیرا کچھ نہین جائیگا غراب ابر سوار نے کہا آپ اپنی جان کیون دین میرا سر موجود ہی مین نے اپنا خون آپ کو معاف کیا آپ شوق سے میرا سر جدا کیجیے مجکو کچھ عذر نہین ہی ملکہ نے فرمایا تیرا سر جدا کرنے والا جب آئیگا تو سر بھی جدا ہو جائیگا اب اس سر کا بچنا بہت محال ہی غراب ابر سوار نے کہا ملکہ عالم سوائے آپ کے اور کوئی اس امر کا ارادہ نہین کر سکتا ہی اور اگر ارادہ بھی کرے تو کامیاب نہین ہو سکتا ہی آپ کسکو فرماتی ہین ملکہ نے کہا جو آئیگا اُسوقت ظاہر ہو جائیگا جب غراب نے بہت کچھ اصرار کیا کہ مجکو نام تو بتائیے ملکہ مہتاب نے کہا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان جو اس طلسم کے فتح کرنے کو تشریف لائے ہین جسوقت اُنکو یہ خبر معلوم ہوگی ضرور بالضرور یہان تک آئینگے تجھے

قتل کر دینگے مجکو لیجا ئینگے غراب ابر سوار نے کہا اُنکی کیا مجال ہی جو اسطرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکین جب
کہیے اُنکو گرفتار کرکے آپ کے سامنے لاؤن نہ تیغ بٹھاؤن اور وہ تو ہمارے یہان ہر طرح قید ہو کر
آئینگے مین کل صبح کو والد ماجد کی خدمت مین جاؤنگا اُنسے کہونگا جہان تک ہو سکے بدیع الملک
کو جلد گرفتار کرامنگا ئیے یون بھی اُنکو تلاش ہی جب مین اُنسے کہدونگا تو وہ اور زیادہ کوشش فرمائینگے
اور ایک ہی دو دن مین گرفتار کرا کے منگا لینگے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے جواب دیا تیری اور ازجب
کی کیا مجال ہی جو اُس شیر بیشۂ جرات کو قید کر سکے ہان یہ ضرور ہی کہ جب وہ اسطرف لوح لینے کو آئینگے
تو ضرور اُنکو میری خبر معلوم ہو گی یہان بھی تشریف لائینگے غراب ابر سوار نے کہا لوح کا پتہ اُنکو کون بتائیگا
جو وہ یہان تک آئینگے ملکہ مہتاب نے کہا لوح کا پتہ بتانے والے اُنکے ہمراہ بہت سے لوگ ہین غراب
نے کہا اُنکے نام بتائیے ملکہ نے کہا نام بتانے سے کیا حاصل ہی اور اب ہمنے ایک بات کا جواب جو دیدیا
تو تو ایسی چیلے سے باتین بنا رہا ہی بس خبر آمین ہو کہ میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ مین اپنی جان دیدونگی
غراب نے کہا ملکہ اپنے عاشق صادق پر ایسا غصہ روا نہین ہی ملکہ مہتاب نے کہا بھلا اپنے کو عاشق کہے
جاتا ہی بدیع الملک کے منہ پر کہنا کہ مین مہتاب زعفران پوش پر عاشق ہون دیکھ وہ کیا جواب
دیتے ہین غراب نے کہا ملکہ مین اُنکے منہ پر بھی کہدونگا کیا وہ میرا کچھ بنا سکتے ہین مین اسوقت سحر مین طاق ہون
ہر ایک شخص مجکو جانتا ہی خود بادشاہ طلسم تک مانتا ہی ایک سحر کر دونگا منہ کے بھل زمین پر گر پڑینگے
اسیر کرکے خونخوار آتش چشم جادو کی خدمت مین روانہ کر دونگا وہ فوراً حکم قتل دے دیگا پھر تو تمکو
کوئی عذر نہین باقی رہیگا جب ملکہ نے دیکھا کہ یہ بالکل اجہل ہی اسکے ساتھ بحث کرنا بیکار ہی خاموش ہو رہین۔
غراب ابر سوار نے لاکھ لاکھ چاہا کہ ملکہ مہتاب زعفران پوش میری کسی بات کا جواب دین مگر ملکہ نے
ایک بات کا بھی جواب نہ دیا جب غراب ابر سوار مجبور رہو الو اُسکو غصہ آیا کہا ملکہ مین تمکو اس غرور کا مزہ
چکھائے دیتا ہون یہ کہکر اُٹھا اپنے ٹھکانے پر آیا ملازمون کو آواز دی جب ملازم آئے کہا قفس آہنی جسمین
ایک آدمی بفراغت بیٹھ سکے ابھی حاضر کرو ملازمون نے اُسی وقت ایک قفس آہنی اُسکو لا کر دیا اُسنے
کہا چاندی کی زنجیر لاؤ مگر کسی قدر بھاری جو ایک نازک آدمی سے بدقت اُٹھ سکے اور علاوہ اسکے سب سامان
قید ابھی مہیا کرو ملازمون نے وہ بھی لا کر دیا غراب ابر سوار اُس اسباب کو مع قفس ہمراہ لیے ہوئے ملکہ کے پاس
آیا اپنی کنیزون سے کہا ملکہ کو قید پہناؤ اُنھون نے قید پہنائی ملکہ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے مگر
بے بس تھین کیا کر سکتی تھین غراب ابر سوار ہر مرتبہ یہی کہتا جاتا تھا کہ ملکہ اب بھی کچھ نہین گیا ہی میرا وصل
قبول کرو خاطر ملول کرو ابھی تمہارے واسطے یہان سب طرح کا اسباب عیش موجود ہی اور اپنے ملکونکی حکومت
تمہارے نام لکھتا ہون بھلا بدیع الملک ایک سپاہی پیشہ شخص ہی اُسکو کیا نصیب ہی جو تمکو دیگا ملکہ نے کچھ
جواب نہ دیا جب کنیزین سب قید اُنکو پہنا چکین تو غراب ابر سوار جادو نے ملکہ مہتاب زعفران پوش
کو ایک پنجرے مین بند کرکے اپنے باغ مین ایک درخت کے سامنے آویزان کر دیا اور کنیزون سے
کہا یہان سے چلی جاؤ اور ملکہ کو تنہا چھوڑ دو سب کنیزین بھی وہان سے چلی گیئن اور ملکہ اُس باغ مین تنہا
رہین اُسوقت ملکہ مہتاب زعفران پوش نے اپنے خدا کو یاد کیا اور ہاتھ طرف آسمان کے بلند کرکے
عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز وقت مدد ہی تو خوب جانتا ہی کہ مین نے اسوقت اپنی عصمت

بچائی ہی مگر اب بڑی مشکل مین آئی اب میری عزت کا تو نگہبان ہی تڑپ کے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے دعا جو کی قبول درگاہ ایزدی ہوئی ایک برق چمکی کہ قفس کی سلاخین ٹوٹ گئین اور تمام قید جسم سے دور ہوئی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے دیکھا ایک نازنین مہ جبین دریائے جواہر مین غوطہ زن ایک تخت پر سوار اُسکے پاس ایک اور نازنین عقب مین بیٹھی ہوئی ہی قفس کے قریب آکے ملکہ مہتاب زعفران پوش سے کہا تم تخت پر آؤ مہتاب نے کہا آپ کون ہین اپنا نام نامی ارشاد فرمائیے مکان کا پتہ دیجیے اُس نازنین نے کہا آپ کو میرے نام سے کیا غرض ہی میرے ہمراہ تشریف لیچلیے ملکہ مہتاب نے کہا آپ نہین معلوم کہان لیجائین اُس نازنین نے جواب دیا کہ مین آپ کو اپنے غریب خانہ پر لیے چلتی ہون مہتاب زعفران پوش قفس کے اندر سے باہر آئین اُس نازنین کے تخت پر بیٹھین نازنین نے تخت اُڑایا مہتاب نے کہا جہان آپ نے میرے حال پر اتنی مہربانی فرمائی ہی اسقدر نوازش کی اور امیدوار ہون کہ آپ میرے مکان خاص مین پہونچا دیجیے اُس نازنین نے کہا یہ مجھسے کبھی نہوگا پہلے آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے جو کچھ نان خشک مجکو میسر ہی وہ قبول فرمائیے پھر دیکھا جائیگا خاطر جمع رکھیے آپکو آپ کے دلشرا پر پہونچا دینگے یا جس سے کہیے گا ملا دینگے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا اچھا آپ اپنا اسم مبارک تو بتائیے نازنین نے کہا آپ کو میرے نام سے کیا کام ہی کبھی ظاہر ہو جائیگا مہتاب زعفران پوش حیران تھی کہ یہ نازنین کون ہی اور میرے حال پر اسقدر توجہ کیون فرماتی ہی مگر جب کچھ سمجھ مین نہ آیا اسی حیرت مین تھی کہ ایک باغ نظر آیا نازنین نے اپنا تخت اُس باغ مین اُتارا ملکہ مہتاب زعفران پوش سے کہا ملکہ عالم تشریف لائیے ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ ساتھ بارہ دری کے اندر لائی ایک مسند بزر زربچھی تھی اُس نازنین نے کنیزون سے کہا دوسری مسند جلد بچھاؤ کنیزون نے دوسری مسند بھی لاکر بچھائی نازنین نے ملکہ مہتاب زعفران پوش کو اُس مسند پر بٹھایا آپ دوسری مسند پر بیٹھی اب ہمدردی کی باتین کرنے لگی کہ آپ کو غراب ابر سوار نے بہت تکلیف دی اور آپ نے بھی بہت صبر کیا لیکن چپ کی داد خدا دیتا ہی آپ کو بہت جلد رہائی ہوئی شکر کا مقام ہی مہتاب زعفران پوش نے کہا اصل تو یون ہی کہ مین نے خدا ہی سے اپنی حاجت رجوع کی اور یہ سب سامان خدا ہی کی طرف سے پیدا ہوا نہین آپکا اسوقت وہان آجانا بہت مشکل تھا نازنین نے کہا خیر اس رہائی کی خوشی مجکو ہوئی تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین آخر اُس نازنین نے ساقی بچیون کو حکم دیا کہ محفل مین حاضر ہون ساقی بچیان محفل مین آئین شراب کی گلابیان کشتیان کباب کی لائین جام شراب مملو کیا سب کے پہلے ملکہ مہتاب زعفران پوش کے آگے لائین ملکہ نے اُس نازنین سے کہا نازنین نے کہا آپ ہماری مہمان ہین پہلے آپ شوق فرمائین پھر مین بھی شغل کرونگی ملکہ مہتاب نے بہت کچھ چاہا کہ مین پہلے اس نازنین کو شراب پلاؤن مگر اُس نازنین نے شراب پہلے نہ پی جب ملکہ مہتاب زعفران پوش مجبور ہوئین تو گیلاس مُنہ سے لگایا شراب تھوڑی سی پی اُس نازنین پری پیکر نے کہا آپ کو ہمین سے تکلف کی ضرورت ہی ملکہ نے کہا مین بہت کم شوق رکھتی ہون آپ کی خوشی کر دی نازنین نے کہا جہان آپنے میری اسقدر خوشی کی ہی اتنی نوازش اور فرمائیے کہ باقی شراب بھی پی جائیے ملکہ مہتاب زعفران پوش جب مجبور ہوئین تو وہ شراب بھی پی اُسکے بعد جام خالی ملکہ نے ساقی بچی کو دیا اُسنے اُسی جام کو مملو کر کے اُس نازنین کو دیا نازنین نے جام پیا پھر تو تمام

اہل محفل کو شراب تقسیم ہوئی نازنین نے کہا دستر خوان بچھاؤ فوراً کنیزون نے دستر خوان بچھایا ملکہ مہتاب نے خاصہ تناول فرمایا اسکے بعد نازنین نے گائنون کو حکم دیا کہ جلد محفل مین آئین دو ایک چیزین گائین پھر ملکہ مہتاب زعفران پوش براے آرام تشریف لیجائینگی اُس نازنین کے حکم کے ساتھ ہی گائنین محفل مین حاضر ہوئین ساز درست کیے ایک گائن حسین سب کے آگے بڑھ کے بیٹھی گنگنا کے اہل محفل سے آنکھ ملا کے بخوش الحانی بھاگ کی دھن مین یہ غزل شروع کی

غزل

نگہ کیا اور مژہ کیا ہم تو دونون کو بلا سمجھے
بہانون کو سے قاتل مین ہی کو خونبہا سمجھے
ہراک گردش مین سو انداز ناز فتنہ زا سمجھے
اور اسپر بھی نہ سمجھے وہ تو اُس بت کو خدا سمجھے
تجھے اے سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے
ہم اپنی خاکساری انجمن مین کیمیا سمجھے
نسیم صبح گلشن مین اگرچہ ہو دم عیسے
چٹکنے کو صبا غنچہ کی آواز درا سمجھے
حساب اصلا نہ پوچھے مجھسے میرے دل کے زخمونکا
کہ عاشق اپنے پہلو مین اسی کو دلربا سمجھے
ملے ہے زخم دل تدبیر پہ جراح کی کہدو
دل شکستہ میرا اپنے حق مین مومیا سمجھے
مجھے آتا ہے رشک اُس رند دُرد آشام پر ساقی
مگر سمجھے تو داغ معصیت کو نقش پا سمجھے
نحوست بھی سعادت ہوگی سودین رفو گر کی
خرد کے تیز ناخن ناخن انگشت پا سمجھے
ہوا نے زلف کو چھیڑا اور اپنا دل لرزتا ہے
کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے

ترے کوچہ کو وہ بیمار غم دارالشفا سمجھے
اسے تیر قضا اسکو پر تیر قضا سمجھے
وہی کچھ محکام اس زندگانی کا مزا سمجھے
فلک کو ہم کسی کافر کی چشم سرمہ سا سمجھے
برائی مین ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے
بڑین تھہر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے
ترے کشتے جو یون خواب عدم سے یکبیک چونکے
ترا بیمار غم تجھ بن سموم جانگزا سمجھے
ندی رخصت نظر کو میری جانب کیون تغافل نے
حساب دوستان در دل اگر وہ دلربا سمجھے
کرے آہ رسا میری جو سیر عالم بالا
انھین ٹانکے نہ سمجھے خندۂ دندان نما سمجھے
عدو آیا ہے نکر نامہ بر لکھا نصیبون کا
نہ جو رع مالکہ رجانے نہ جو خندہ ما صفا سمجھے
خبر سنتے ہی قاصد کے ہوئے ہم بیخبر بالکل
کلیم تیرہ بختی سر پہ ہم ظل ہما سمجھے
بلا اُس زلف کی مصرع مین ہے مضمون پیچیدہ
کہین ایسا نہووے ہے وہ کافر ادا سمجھے

اجل کو جو طبیب اور مرگ کو اپنی دوا سمجھے
شہیدان محبت خوب آئین وفا سمجھے
اگر جوہر آب تیغ یار کو آب بقا سمجھے
ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
برا سمجھے برا سمجھو برا سمجھے برا سمجھے
وہ ہم سے خاکسارونکو جب اپنا خاک پا سمجھے
اگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے
روان ہوتا ہے اس تنہا سے کاروان گل
اسے بھی آپ کیا میرا ہی بخت نارسا سمجھے
اگر دلکو نکالا چیر کر پیکان تو رہنے دو
فلک کو بھی یونہین اک آبلہ ساز پا سمجھے
محبت سے ذرا اگر موم ہو اُس سنگ دل کا دل
کرینگے لیکے خط کیا مدعی سے مدعا سمجھے
نہ آیا خاک بھی رستہ سمجھ مین عمر رفتہ کا
ترے پیغام کو گویا کہ پیغام قضا سمجھے
گشادکار ہے اپنے پنجہ تقدیر کو سونپا
اُسی سے یہ کھلے جو عقدہ ناز وادا سمجھے
سمجھ مین بھی نہین آتی ہے کوئی بات ذوق اسکی

گائن نے اس خوش الحانی سے یہ غزل گائی کہ سب اہل محفل صورت تصویر بن گئے ملکہ مہتاب زعفران پوش کو اپنی محفل یاد آئی بدیع الملک کا آنا انکے سامنے گائنون کا گانا دور شراب کا چلنا صبح تک شاہزادے کا وہان رہنا پھر رخصت ہو کر جانا سب کا دن بھر انتظار کرنا یہ جو ملکہ مہتاب زعفران پوش کو یاد آیا آنکھون سے آنسو جاری ہوئے نازنین نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی کہا خیر تو ہے مزاج مبارک کیسا ہے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے بات کو ٹالا کہا کچھ اسکا گانا میرے دل پر اثر کر گیا نازنین نے کہا مین نہ مانونگی مجھ سے اس راز کو صاف صاف بیان فرمایئے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے پھر بات کو ٹالا نازنین بھی مصلحت وقت جانکر خاموش ہو رہی پھر کہا اگر فرمایئے تو محفل برخاست ہو ملکہ مہتاب نے کہا اب رات بہت آئی ہے مناسب ہے محفل کو برخاست کیجیے نازنین نے سبکو رخصت کیا ملکہ مہتاب زعفران پوش کا ہاتھ پکڑ کے اٹھی کہا اب چلکر آرام فرمایئے ملکہ بھی مجبور ہو کر اُسکے ساتھ

ہوئی مین گو کسی بات کو جی نہ چاہتا تھا مگر بسبب تہذیب کے ضبط سے کام لیتی تھی نازنین ملکہ مہتاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسہری کے قریب لائی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے دیکھا دو مسہریان برابر بچھی ہین نازنین نے ایک مسہری پر ملکہ مہتاب کو اشارہ کیا کہ بسم اللہ تشریف لیجایئے آرام فرمایئے ملکہ مہتاب زعفران پوش مسہری پر گیئن دوسری مسہری پر وہ نازنین جاگزین ہوئی اب نازنین کو بھی اضطراب شروع ہوا کروٹین بدلنے لگی ایک طرف ملکہ مہتاب زعفران پوش کی بیقراری ایک جانب اُس نازنین کی آہ وزاری دونون پر ایک حالت طاری تھی کبھی نازنین نے ملکہ مہتاب زعفران پوش سے کہا کیون ابھی تک آپ کو نیند نہین آئی کبھی ملکہ مہتاب نے اُس نازنین سے کہا مزاج کیسا ہی جواب تک آرام نہین فرمایا یہ نازنین شوخ وطرار جب ملکہ مہتاب نے پوچھا کیون ابھی تک آرام نہین فرمایا اُسنے فوراً جواب دیا کہ آپکے سبب سے مجکو بھی نیند نہین آتی ہی آپ کی تو عجب کیفیت ہی بیکار اسقدر اضطرار ہی آرام فرمایئے دو ایک روز مین آپ کو آپکے مکان مین پہونچا دینگے عزیزون سے ملا دینگے ملکہ مہتاب زعفران پوش کہتی تھین کہ اب آپ کی عنایت و نوازش نے میرے دل کو اطمینان کامل دیدیا ہی مجھے اسکا کچھ خیال نہین ہی جب آپ کے مزاج مین آئے مجکو پہونچا دیجیے گا مگر آج کی شب نیند نہین آتی ہی مصایب گذشتہ جو یاد آتے ہین طبیعت گھبراتی ہی نازنین نے کہا جو گذر گیا اب اُسکے یاد کرنے کی کیا ضرورت ہی اب تو خدا نے راحت دی مین موجود ہون ہر طرح آپ کی خدمت گزاری کرونگی کسی قسم کی تکلیف نہوگی مگر ایک امر کی امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے گا تو میرا دل بہت خوش ہوگا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا بھلا آپکا کہنا مین نہ قبول کرون یہ کیونکر ہوسکتا ہی نازنین نے کہا جسوقت آپ اپنے والدین سے ملین گی اور آپ کے دل کی مرادین بر آئینگی اُسوقت آپ مجکو فراموش فرمائینگی اور یہ محبت باہمی مبدل بعداوت ہوجائیگی مہتاب زعفران پوش نے کہا یہ آپ کیا فرماتی ہین بھلا ایسا بھی کہین ہوسکتا ہی کہ مین آپ کی اِن عنایتون کو فراموش کردون نازنین نے جواب دیا جب انسان کو راحت ہوتی ہی تو ایسی باتین بہت کم یاد رہتی ہین اور مجکو آپ سے ایک محبت پیدا ہوگئی اُسوقت مین آپ نے اِس عنایت مین کمی کی تو مجھے صدمہ ہوگا اِس سے بہتر یہ ہی کہ جو چند سطرین مین آپ کی طرف سے بطور عہدنامہ کے لکھون آپ اپنے دستخط خاص سے اُسکو زینت دیجیے تاکہ یہ محبت ہمیشہ قایم رہے اور کبھی فیمابین مین عداوت پیدا نہو مہتاب زعفران پوش نے کہا مجکو کیا عذر ہی نازنین نے کہا گو مجھے آپ کے فرمانے کا لکھنے سے زیادہ اعتبار ہی مگر رسم دنیا بھی ہونا ضرور ہی شب بھر یہی باتین رہین دونون کو نیند نہ آئی صبح ہوتے ہی نازنین مسہری سے اُٹھی خواصون نے پردے کی آڑ سے آئینہ دیا نازنین نے وہی آئینہ ملکہ مہتاب زعفران پوش کو دیا ملکہ نے اپنی صورت دیکھی مسہری سے اُٹھکر باہر آئین حوائج ضروریہ سے فراغت کرکے ملکہ مہتاب زعفران پوش مسند پر آکر بیٹھین نازنین نے خواصون سے کہا آئینہ ملکہ عالم کے واسطے حاضر کرو کنیزون نے دو آئینے حاضر کیے دونون نے اپنی اپنی زینت کی نازنین نے قلمدان طلب کیا کنیزین قلمدان لیکر آئین نازنین نے اپنے ہاتھ سے ایک عہدنامہ تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین تا عمر اِس رشتہ محبت کو قطع نہ کرونگی اور جو رفاقتین میرے ساتھ کی گئی ہین اُنکو فراموش نہ کرونگی اور کوئی بات بے اپنے حبیب غمگسار کی راے کی نہ کرونگی یہان تک نازنین نے اپنے ہاتھ سے

بطور مسودہ لکھکر مہتاب زعفران پوش کو دیا کہا مین نے یہ کاغذ بطور مسودہ تحریر کیا ہی آپ اپنے ہاتھ سے اسکو مشرح تحریر فرمایئے مگر میری اس گستاخی کو معاف فرمایئے گا مین یہ چاہتی ہون کہ تاعمر اسی طرح یہ محبت باقی رہے مہتاب زعفران پوش نے کہا مجھے کچھ عذر نہین ہی ابھی تحریر کیے دیتی ہون یہ کہکر قلمدان اپنے پاس کھینچکر اُس مسودہ کو مشرح اس طور سے تحریر کیا کہ مین تاعمر اس احسان کو نہ بھولونگی اور کبھی انکی خلاف مرضی کوئی بات نکرونگی اور اطاعت سے سرتابی نہ کرونگی جو کچھ انکا حکم ہوگا بسر وچشم اُسکی تقمیل کرونگی یہ لکھکر مہتاب عفران پوش نے اپنے دستخط کیے اور نازنین کو کاغذ دیکر کہا اب تو آپ کی خاطر جمع ہوئی نازنین نے کہا ہمارے آپ کے بزرگون کے نزدیک یہ باتین پایہ اعتبار مین نہین ہین اگر آپکے بزرگ یا میرے بزرگ کسی وقت مجکو یا آپ کو ملنے سے مانع ہوئے تو ہم آپ مجبور ہین بلکہ مجکو مجبوری نہین ہی کیونکہ مین بہ نسبت آپ کے اپنے فعل کی مختار ہون اور آپ کو یہ بات حاصل نہین ہی اگر آپ کی والدہ ماجدہ بھی اس کاغذ پر اپنے دستخط فرماوین تو میرے حق مین بہت مفید ہی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا یہ کیتی بڑی بات ہی وہ لوگ آنکھون سے دستخط کردینگے جب ارشاد ہو مین اسکی تقمیل کرادون ملکہ مہتاب نے جو یہ بات کہی نازنین نے جواب دیا چونکہ یہ کاغذ اچھی طرح تحریر ہوا اور آپ نے آج ہی سے اقرار کیا بس اور ون پر اس بات کا اُٹھا رکھنا بہتر نہین ہی مہتاب زعفران پوش نے کہا پھر آپ تشریف لے چلیے مین دستخط کرادونگی نازنین نے کہا مین نے آپ کے دولسرا پر جانے کی اجازت بھی والدین سے نہین لی ہی اور آپ کے یہان مجھسے ابھی کوئی واقف بھی نہین ہی اسلیے میرا ابھی چلنا مناسب نہین ہی جب آپ تشریف لیجایئے گا اور میرا ذکر فرمایئے گا آپ کے یہان سب مجھسے آگاہ ہونگے والدہ ماجدہ طلب فرمائینگی مین بسر وچشم حاضر ہونگی مہتاب زعفران پوش نے کہا پھر مین اس کاغذ کو آپ تک کیونکر بھیج سکونگی نازنین نے جواب دیا کہ مین آپ کے ہمراہ اپنی چند خواصین کیے دیتی ہون آپ انکو دیدیجیے گا مہتاب زعفران پوش نے کہا مجکو منظور ہی آپ خواصین میرے ہمراہ کرین مین جسوقت اپنے مکان پر پہونچونگی اُسی وقت انکو مہر اور دستخط کرا کے دیدونگی نازنین نے کہا ایک امر اور عرض کرنا ہی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا آپ شوق سے بیان فرمایئے نازنین نے کہا اسوقت آپ والدین کے قبضے مین ہین وہ آپ کے حاکم و مالک ہین اور ہر امر مین آپ کو اُنکی اجازت ضرور ہی لینا ہی اور آیندہ آپ دوسرے کی اجازت کی محتاج ہوئین اور اُسکے دستخط اس کاغذ پر نہوئے تو قطع محبت کا ذریعہ پیدا ہوگیا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے سر جھکا کر کہا آپ کیا فرماتی ہین کہین یہ محبت قطع ہوسکتی ہی نازنین نے کہا اُس شخص کے بھی دستخط اسپر ہونا ضروری ہین خواہ وہ کسی وقت مین ہو جب تک اُسکے دستخط اس کاغذ پر نہونگے تو یہ عہدنامہ بالکل ردی ہی ملکہ مہتاب نے کہا پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہی نازنین نے جواب دیا جب تک وہ زمانہ آئے آپ اس کاغذ کو اپنے پاس رہنے دیجیے گا جس وقت وہ دستخط ہوجائین مجھے بھیجدیجیے گا مگر والدین کے دستخط اسی وقت ہوجانا مناسب ہین کہ شخص غیر کے سامنے جو یہ کاغذ جاے تو دستخط والدین اُسکو یقین دلاکر اُسکا بھی دستخط کرالین مہتاب زعفران پوش نے کہا مجھے ہر طرح منظور ہی نازنین نے کہا اب مجھے چین ملا کہ تاعمر میرے آپ کے محبت قائم رہیگی مہتاب زعفران پوش نے کہا اب مین یہ نہین کہ سکتی ہون کہ مجھے اجازت مرحمت ہو مگر یہ خیال فرمایئے

کہ والدین کی کیا کیفیت ہوگی نازنین نے کہا یہ بہت مناسب ہی آپ تشریف لیجائین گو میرا جی نہین چاہتا ہی کہ آپ کو اپنے پاس سے جدا کرون مگر مجبور ہون کہ والدین کی عجیب حالت ہوگی سدھاریئے یہ کہکر نازنین نے کنیزون سے کہا ارے ہی تخت لاؤ کنیزین ایک تخت طاؤسی لائین نازنین نے ملکہ مہتاب زعفران پوش کو تخت پر سوار کیا کہا ملکہ عالم مین دوسرے تیسرے روز خیریت مزاج دریافت کرنے کی غرض سے کنیزون کو روانہ خدمت کیا کرونگی اپنی خیریت سے بذریعہ تحریر مطلع فرمایا کیجیے گا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا مین خود آپ کی خدمت مین اپنی خواصون کو روانہ کرتی رہونگی کیونکہ میرے یہان ہر ایک شخص سحر و ساحری مین طاق ہی ایک مین نے البتہ اس کام کو حاصل نہ کیا نازنین نے کہا مین خوب جانتی ہون آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین ہی یہ کہکر تخت پہ اسم سحر دم کیا دو خواصین اپنی ساتھ کین تخت بلند ہوا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا خدا حافظ نازنین نے بھی جواب دیا دونون آبدیدہ ہوئین جہان تک تخت زیر نگاہ رہا دونون دیکھتی رہین جب تخت حد نظر سے گذر گیا نازنین بھی پلٹ گئی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے بھی منھ پھیر لیا خواصون سے پوچھا تم سے ایک بات اگر پوچھین تو بتانے مین انکار تو نہ کروگی خواصون نے عرض کی بھلا ہم لوگون کی اتنی بھی مجال ہی کہ انکار کرین ملکہ مہتاب زعفران پوش نے پوچھا تمھاری ملکہ کا کیا نام ہی خواصون نے عرض کی ہم اس امر کو نہین عرض کر سکتے اگر خلاصہ عرض کرینگے تو ملکہ ہمکو زندہ نہ چھوڑینگی مہتاب زعفران پوش نے کہا ہم اُنسے اس امر کا ذکر نہ کرینگے خواصون نے کہا اُنکو ہر وقت کی ہماری کل کیفیت معلوم ہوتی رہتی ہی ہم سب کی شبیہین ملکہ کے سامنے رہتی ہین جو بات ہم کرتے ہین وہی شبیہہ سے بھی ظہور پذیر ہوتی ہی مہتاب زعفران پوش خاموش ہو رہین کہ تخت بستی کی طرف مائل ہوا خواصون نے عرض کی آپکا دولتسرا آگیا ملکہ مہتاب زعفران پوش خاموش ہو رہین نظر جو جھکائی اپنے باغ کی بارہ دری نظر آئی تخت بالاخانہ پر اُترا ملکہ نے دیکھا کہ مکان سیراہی ہی خوشی خوشی اُترین خواصون کو ہمراہ لیا اپنے مکان پر تشریف لائین کان مین رونے کی آواز گئی مہتاب نے خواصون سے کہا دیکھو یہان سب کی یہ کیفیت ہی یہ کہتی ہوئی تخت سے نیچے اُترین انکے یہان کی خواصون کی جو نگاہ پڑی سب خوش ہوگئین ملکہ عالم کہکر دوڑین قدمون سے لپٹ گیئن مہتاب کی مان ملکہ انجم روشن بخت کو خبر ہوئی خواصون نے جاکر عرض کی ملکہ عالم مبارک ہو ملکہ مہتاب زعفران پوش تشریف لائی ہین انجم روشن بخت قریب تھا کہ فرط مسرت سے مرجائے جلدی سے اُٹھی خواصون سے کہا ارے میری نور نظر لخت جگر کہان ہی خواصون نے عرض کی یہین تشریف لاتی ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ ملکہ مہتاب زعفران پوش نے آکے سلام کیا انجم روشن بخت نے گلے سے لگا لیا رونے لگی کہا بی بی کہان تھین کیونکر نجات ملی یہان ہملوگون کی عجیب حالت تھی سب قریب مرگ تھے مہتاب نے عرض کی تشریف لیچلیے مین سب کیفیت بیان کرونگی انجم روشن بخت بیٹی کو اندر لیکر آئی اپنے پاس بٹھایا جو دو خواصین مہتاب کے ساتھ آئی تھین انجم نے پوچھا یہ کون ہین مہتاب نے کہا مین انکی کیفیت بھی عرض کرونگی انجم خاموش ہوئی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے اپنی کل کیفیت بیان کی آخر مین عہدنامہ نکالکر ملکہ انجم روشن بخت کے سامنے رکھدیا ملکہ انجم نے اُسکو پڑھا کہا بی بی مین اسکے معنے کو نہین سمجھی ملکہ نے اُس عہدنامے کی کل کیفیت بیان کی انجم روشن بخت نے کہا بی بی میرے نزدیک

تم کم اور وہ زیادہ مین آنکھون سے اس کاغذ پر دستخط کرتی ہون اور تمھارے والد کو بلاتی ہون وہ بھی
بسر و چشم دستخط کر دینگے اور اسکے کہنے کی کیا ضرورت تھی جب اُنھون نے ایسی عنایت کی اور تمھین
اُس ظالم کی قید سے رہائی دی تو ہملوگون کو تو اُنکا شکریہ ادا کرنا واجب و لازم ہی بھلا ہم مانع کیون ہونگے
کہ تم اُس سے نہ ملو یہ کہکر اُسی وقت خواصون کو طلب کیا کہا اری محلدار کو بلاؤ خواصون نے محلدار کو بلایا
محلدار حاضر ہوئی ملکہ انجم روشن بخت نے کہا بہرے پر جا کے چوبدار سے کہو کہ کچہری مین جا کر اطلاع کرے
کہ ملکہ کو خدا نے بصحت و سلامتی ہمسے ملایا ہی اور انکے والد ماجد کو اندر بھیجدو محلدار ڈیوڑھی پر آئی
چوبدار کو بلایا کہا ملک زرتاب جادو کو اطلاع دو کہ آپ کی صاحبزادی کو خدا نے بصحت و سلامتی ملایا
آپ کو محل مین بلایا ہی جلد تشریف لیچلیے چوبدار کچہری مین آیا زرتاب جادو اُسوقت مغموم و مضمحل بیٹھا
ہو رہا تھا کہ ملکہ کا داغ کم نہ تھا گر بار لیے الگ اب نوجوان نے نہ مانا برائے تلاش تشریف لیگئے ہین نہین
معلوم اب کہان جائینگے کیونکر پتہ لگا سکینگے مین نے کہا تھا کہ آپ تشریف نہ لیجائیے مین تحقیق کرونگا جب کیفیت
معلوم ہو جائیگی تو آپ تشریف لیجائیے گا مگر اُنھون نے قبول نہ کیا تشریف لیگئے اب نہین معلوم کیا کیا
مصائب اُنپر پڑینگے طلسم کا معاملہ ہی گو آشوب جادو اُنکے ہمراہ ہی مگر بعض وقت وہ اُسکا کہنا بھی
نہین مانتے ہین جو اپنے مزاج مین آتا ہی وہ کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے آکے سلام کیا دعائے دولت
دے کر عرض کی ملکہ عالم بصحت و سلامتی تشریف لائین جلد تشریف لیچلیے آپ کو بلاتی ہین یہ خبر فرحت اثر سنکر
زرتاب جادو خوش ہو گیا جلدی سے اُٹھکر محل کے اندر آیا بیٹی کو بیٹھے ہوئے پایا خوش ہو کر گلے سے لگالیا
سب کیفیت پوچھی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے حال بیان کیا زرتاب جادو کو غصہ آیا کہا غراب
ابرسوار بہت مغرور ہو گیا ہی ایک دم مین سب شان و شوکت مٹا دونگا انجم روشن بخت نے کہا ایک
بات اور تحقیق طلب ہی زرتاب نے کہا بتاؤ ملکہ انجم نے وہ عہد نامہ دکھایا سب مطلب سمجھایا زرتاب
نے کہا مجھکو کیا عذر ہی یہ کہکر اُسی وقت قلم دوات طلب کیا پہلے اپنے دستخط اُس عہد نامے پر کیے پھر
انجم روشن بخت کے ہاتھ مین کاغذ دیا کہا تم بھی اپنے دستخط کرو انجم روشن بخت نے اپنے دستخط کیے
وہ کاغذ زرتاب نے ملکہ مہتاب زعفران پوش کو دیا ملکہ نے مغلین خواصون کو دیا خواصون نے
کہا ملکہ عالم ابھی یہ کاغذ اپنے پاس رکھیے جب اسکا وقت آئیگا ہم آپ سے لیجائینگے انجم روشن بخت
نے کہا اسکا وقت کب ہوگا خواصون نے عرض کی ملکہ عالم نے فرمایا تھا کہ اسوقت آپکے والدین کو آپکے
حق مین ہر طرح کا اختیار حاصل ہی مگر ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ یہ اختیار دوسرے کے قبضے مین ہونگے
اُسوقت یہ معاہدات منسوخ تصور کیے جائینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ اس کاغذ پر اُس شخص کے دستخط ہونا
چاہیے ہین کہ جسکو ہمیشہ کے واسطے ملکہ کے حق مین اختیار رہیگا چاہے وہ زمانہ کبھی ہو مگر بے اُس
شخص کے دستخط ہم اس کاغذ کو نہ لیجائینگے جب اُسکے بھی دستخط ہو جائینگے تب ہم اس کاغذ کو لیجائینگے
زرتاب جادو نے کہا یہ کیا مشکل ہی بہت جلد مین تمکو یہ کاغذ دونگا خواصون نے عرض کی آپ مالک ہین
جب مزاج مبارک مین آئے مرحمت فرمائیے گا ہم اکثر خیریت مزاج کے واسطے حاضر ہوتے رہینگے زرتاب
نے کہا تمھارا آنا بھی ضرور ہی اور یہان سے بھی ضرور ہی کوئی جایا کریگا مگر اپنی ملکہ عالم کے مکان کا پتہ
اور اُنکا نام ہمکو بتادو یا اُنکی والدہ ماجدہ کا نام بتادو خواصون نے عرض کی اس باب مین

ہم مجبور ہین کسی کا نام نہین بتا سکتے ہمکو ہماری ملکہ عالم نے منع فرمایا ہی زرتاب جادو نے کہا اس سے کیا حاصل خواصون نے کہا ہمین نہین معلوم اُنکی مصلحت زرتاب نے کہا پھر ہمارے طرف سے کوئی کنیز جا سکتا ہی خواصون نے عرض کی آپکے ملازمین کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہی ہم تو حاضر ہوتے رہینگے زرتاب جادو نے کہا تمھاری ملکہ کو بھی آنا پڑیگا خواصون نے عرض کی وہ بعد اس کاغذ ملنے کے تشریف لائینگی زرتاب جادو نے کہا مین کاغذ ایک ہی دو روز مین درست کرا دونگا صرف مجکو شاہزادے کو اطلاع دینا ہی کہ وہ تجسس مین نجائین واپس آئین ملکہ بصحت وسلامتی آگئین خواصون نے کہا بہت بہتر ہی اب ہمکو رخصت مرحمت فرمایئے ملکہ عالم ہماری منتظر ہونگی بہت عرصہ ہوا کہ یہان حاضر ہین زرتاب جادو نے کہا ابھی جانا ممکن نہین دو ایک روز کے بعد دیکھا جائیگا بلکہ اس کاغذ کو لے کر اپنی ملکہ کے پاس جانا اور ہماری طرف سے اُنکو طلبی کا پیام دینا کیونکہ اُنھون نے شرط کی ہی کہ جب عہدنامہ ہمکو ملجائیگا تو ہمین آنے مین کوئی عذر باقی نرہیگا خواصون نے عرض کی ہم بے حکم ملکہ ٹھہر نہین سکتے ہین آپ ہمکو رخصت کیجیے دو ایک روز مین پھر حاضر ہونگے زرتاب نے مجبور ہو کے اُنکو رخصت دی چلتے وقت بہت کچھ مال وزر کنیزون کو دینا چاہا مگر کنیزون نے نہین لیا کہا اگر ہم لینگے تو ملکہ عالم کے بہت خلاف ہوگا آپ اس امر سے ہمکو معاف فرمایئے گا زرتاب جادو مجبور ہو گیا کنیزین وہان سے رخصت ہو کر آئین بالاخانہ پر تخت رکھا تھا تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئین یہان زرتاب جادو باہر آیا ہرکارون سے کہا چارون طرف جاؤ بدیع الملک جہان ملین اُنکو یہ خبر دو کہ اب زیادہ تکلیف نہ اُٹھائین واپس آئین پروردگار عالم نے ملکہ کو بصحت وسلامتی ہمسے ملا یا اب آپ کے آنے کی دیر ہی ہرکارے چارون طرف تلاش مین بدیع الملک کی روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت غراب ابر سوار کی بیان کیجاتی ہی

کہ اُسنے جو ملکہ کو قید پہنا کر اور اسیر قفس کر کے باغ مین رکھا آپ اس فکر مین روانہ ہوا کہ بدیع الملک کا پتہ لگاؤن اور اُسکو اسیر کر کے ملکہ کے سامنے قتل کرون اور سر اُسکا خونخوار آتش چشم کے پاس لیجاؤن کہ وہ بھی خوش ہو اس فکر مین لشکر گران ہمراہ لے کر تلاش بدیع الملک مین روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی تحریر کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ بدیع الملک جو تلاش مین ملکہ مہتاب زعفران پوش کی روانہ ہوئے تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے آشوب جادو نے کہا آج یہان قیام فرمایئے یہان سے قریب ایک شہر ہی وہان کچھ لوگ روانہ کیجیے کہ وہانکے حالات تحقیق کرین بدیع الملک نے کہا بہت مناسب ہی لشکر کو روکا ہار گاہین استادہ ہوئین بدیع الملک ایک درخت کے سایہ مین جا کر کھڑے ہوئے قریب ایک چشمہ آب تھا وہان ہوا ٹھنڈی آتی تھی شاہزادے کو بھلا معلوم ہوا گھوڑون سے اُتر کے ٹہلنے لگے نگاہ جو اُٹھائی دیکھا ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہی بدیع الملک نوجوان اُسطرف مخاطب ہوئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا شاہزادے نے دیکھا ایک لشکر کثیر آتا ہی آگے اُسکے ایک ساحر کریہ منظر اژدر آتشین پر سوار قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی اُس لشکر کا افسر ہی بدیع الملک نوجوان نے آشوب جادو کو

بلا یا کہا دیکھو یہ لشکر کسکا ہی آشوب جادو نے کہا یہ لشکر غراب ابر سوار سپہ ارتب لوح دار
جادو کا ہی نہین معلوم کہان جاتا ہی کسواسطے اپنے یہان سے نکلا ہی بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
کہ لوح اسی کے باپ کے پاس موجود ہی آشوب جادو نے عرض کی لوح دار اسکا باپ ہی معلوم
ہوتا ہی کسی انتظام کے واسطے روانہ کیا ہی ابھی آپ کی تشریف آوری کی خبر اچھی طرح مشتہر نہین ہوئی
ہی لیکن تہلکہ پڑا ہی اور جب مشہور و معروف ہو جائیگی تو عجیب لطف ہوگا بدیع الملک نوجوان
یہ باتین کر رہے تھے کہ غراب ابر سوار جادو مع اپنے لشکر کے قریب پہونچا بدیع الملک کے لشکر
کی طرف دیکھکر اپنے ملازمین سے کہا یہ لشکر کس کا ہی بہت جلد دریافت کرکے ہمکو اطلاع دو ملازمین
آگے بڑھے جہان بدیع الملک اور آشوب جادو دونون باتین کر رہے تھے آکر ایک ساحر سے
پوچھا ہمارے مالک دریافت فرماتے ہین کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا افسر کون ہی کہان جانے کا ارادہ رکھتا
ہی آشوب جادو نے کہا یہ لشکر شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کا ہی برلے فتاحی طلسم یہان تشریف
لائے ہین اُس ساحر نے کہا تم تو اسی طلسم کے ملازم ہو تم طلسم کشا کے ساتھ کیون جاتے ہو آشوب
جادو نے کہا مین نے اطاعت طلسم کشا کی اختیار کی ہی اور مذہب سامری پرستی پر لعنت کی ہی تو بھی ہمارے
آقاے نامدار کی اطاعت قبول کر اور اپنے مذہب پر لعنت کر اُس ساحر نے کہا بس زیادہ بیہودہ گوئی
نہ کرنا نہین تو ابھی ایک سحر کرکے جلا دونگا آشوب جادو نے گوشہ چشم سے اشارہ کیا ایک برق گری
کہ ساحر کے دو ٹکڑے ہوئے مرکے گرا آواز آئی کشتی مرا نام من گرداب جادو بود اسکے مرنے کی صدا
سنکے اور ساحر جو اُسکے ساتھ آئے تھے وہ دوڑ پڑے آشوب جادو کے قریب آکے پوچھا اسکو کس نے
مارا آشوب جادو نے کہا ہمنے قتل کیا اسنے بدزبانی کی تھی اُسکی سزا دی ساحرون نے کہا اسنے کیا
بدزبانی کی تھی آشوب نے بیان کیا وہ ساحر بھی بگڑے آشوب نے سحر کرکے سب کو قتل کیا دو تین ساحر
جو قتل ہوئے ایک ہنگامہ برپا ہو گیا غراب ابر سوار جادو تک یہ خبر پہونچی کہ یہ لشکر طلسم کشا کا ہی وہان
جو کوئی دریافت کرنے جاتا ہی وہ قتل ہوتا ہی غراب نے کہا اب کوئی نجاے مین خود جاتا ہون دیکھون
مجکو کون قتل کرتا ہی اسکے ملازمون نے منع بھی کیا مگر اُسنے نہ مانا غرور مین آکر آگے بڑھا لوگون سے
کہا جو قتل ہوئے اُنھون نے کس سے دریافت کیا تھا ملازمون نے بتایا کہ وہ دو آدمی ایک درخت
کے نیچے کھڑے ہین غراب ابر سوار نے جو دیکھا آشوب جادو کو پہچانا کہا یہ تو آشوب جادو ہی
اسی طلسم کا ملازم ہی لوگون نے کہا اسی نے قتل کیا ہی غراب جھلا کے آگے بڑھا آشوب جادو نے
دیکھا غراب ابر سوار آتا ہی یہ سنبھل گیا بدیع الملک سے کہا آقاے نامدار یہ بڑا مکار و غدار ہی سحر خوب
جانتا ہی بدیع الملک نے فرمایا کچھ محل تردد نہین ہی یہان تک آنے دو مین خود سمجھ لونگا یہ ذکر تھا کہ
غراب ابر سوار قریب آیا کہا او آشوب تو نے میرے ملازمین کو کیون قتل کیا آشوب جادو نے کہا
اُنھون نے مجسے بدزبانی کی تھی غراب ابر سوار نے کہا ارے کیا بدزبانی کی تھی آشوب جادو نے
پوری کیفیت اُس سے بھی کہدی اور آخر مین یہ بھی کہا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو اطاعت
مذہب اسلام قبول کر ورنہ وہی کیفیت تیری بھی ہوگی جو اُن ساحرون کی ہوئی غراب نے کہا کیا
بیہودہ بکتا ہی آشوب نے اُسپر ایک گولا مارا غراب نے گولے کو دفع کیا اور ایک پھول اُسکی طرف پھینکدیا

کہ آشوب زمین پر گرا بدیع الملک نے لوح سلیمانی کا اسپر عکس ڈالا آشوب پھر اُٹھ کھڑا ہوا غراب ابر سوار نے کہا او طلسم کشا تو نے آشوب کو کیون ہوشیار کیا اگر تجھے دعوی ہے تو تو ہی مجھسے مقابلہ کر بدیع الملک نے فرمایا مین موجود ہون جو تیرے مزاج مین آئے مجھپر حربہ کر غراب نے ایک گولا بدیع الملک کی طرف پھینکا بدیع الملک نے لوح سلیمانی چمکائی گولا زمین پر گرا غراب نے دوسرا گولا پھر پھینکا بدیع الملک نے اُس گولے کو بھی رد کیا پھر غراب نے نیچہ سحر کا وار کیا بدیع الملک نے باڑھ پہ بچا کے کلائی پہ ہاتھ پر ڈال دیا اور زور سے کھینچ لیا آشوب نے کہا اے آقا اس کو قتل نہ کیجئے گا یہ کہکر آشوب نے اپنی جھولی سے سوزن نکالا اُسکی زبان مین سوزن دیا مارا زمین نے جو اسکی یہ کیفیت دیکھی سب بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے لشکر بدیع الملک مین بھی جسقدر ساحر و غیر ساحر تھے تلوارین لیکر آگے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا غیر ساحر تلوار سے جنگ کرنے لگے یہان بدیع الملک نے غراب ابر سوار کو اسیر کرکے آشوب کے حوالے کیا آشوب نے آفتاب کو دیا کہا اس کو لیجا کر احتیاط سے رکھنا اسکی وجہ سے ایک بڑا کام نکلیگا آفتاب اسکو اپنے خیمہ مین لایا قید آہن پہنا کر بٹھایا یہان بدیع الملک اور آشوب جادو نے جو فراغت پائی لشکر غراب ابر سوار پر جا پڑے آشوب نے سحر کرنا شروع کیا بدیع الملک نے تلوار سے قتل کرنا شروع کیا دم بھر مین لشکر غراب پناہ طلب ہوا بدیع الملک نے کہا اگر اسلام قبول کرو تو پناہ ملے سب نے اطاعت بدیع الملک کی قبول کی شاہزادے نے تلوار روکی ساحر ہاتھ باندھکر خدمت بدیع الملک مین حاضر ہوے بدیع الملک نے سب کو پناہ دی سب کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوے بدیع الملک بفتح و فیروزی میدان سے اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار بھی آئے اپنے اپنے خیمون مین جاکر کمرین کھولین تلوارین دھوئین تھوڑی دیر دم لیکر پھر بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوے بدیع الملک نے آفتاب نیزہ باز سے کہا غراب ابر سوار کو لاؤ آفتاب اپنے خیمہ مین گیا قید غراب کو لایا بدیع الملک نے غراب سے کہا اب شناخت مین خدا ے یکتا کے کیا کہتا ہے غراب نے انکار سے جواب دیا کہ مین مسلمان نہ ہونگا بدیع الملک نے کئی مرتبہ کہا اگر اُسنے قبول نہ کیا بدیع الملک نے فرمایا اس کو قتل کرو آشوب نے عرض کی آقاے نامدار ابھی اسکو قید رکھیے اس کی وجہ سے ایک امر عظیم حل ہوگا بدیع الملک نے کہا یہ تو مسلمان ہونے سے انکار کرتا ہے پھر اس سے اور کیا امید کی جائے آشوب نے کہا مین عرض کردونگا آپ اسکو اسیر رکھیے ابھی قتل نہ کیجئے بدیع الملک نے اس کو پھر آفتاب کے حوالے کیا آفتاب لیگیا بدیع الملک نے آشوب سے کہا آخر اس کی وجہ سے کیا حاصل ہوگا آشوب جادو نے کہا اس کا باپ ارتب لوح دار جادو اسکی رہائی کی تدبیر ضرور کریگا اور لشکر لیکر آئیگا اُس وقت اُسکا گرفتار کر لینا بہت آسان ہوگا اور لوح کا مل جانا بہت سہل ہوگا اور اگر اس کو قتل کر ڈالئے گا تو وہ نہ آئیگا کیونکہ اُس کو معلوم ہوگا کہ غراب قتل ہوگیا اب جانا بیکار ہے بدیع الملک نے کہا اچھی بات ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ ہرکارے نے آکر دعاے دولت دی اور عرض کی حضور ایک شخص فرستادہ ملک زرتاب جادو کا آیا ہے امیدوار باریابی ہے اگر حکم ہو تو حاضر خدمت ہو بدیع الملک نے کہا بلالو چوبدار باہر آیا ہرکارے کو اپنے ہمراہ لیکر اندر گیا ہرکارے نے بدیع الملک کو سلام کیا اور عرض کی حضور تشریف لیچلین ملکہ عالم بصحت و سلامتی آگئین اب بیکار تکلیف نہ فرمائیے بدیع الملک بہت خوش ہوے آشوب جادو سے کہا ملکہ کو کون لیگیا تھا وہ کس طرح آئین آشوب نے عرض کی جب وہان تشریف لیچلیے گا تو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی بدیع الملک نے اُسی وقت حکم دیا کہ سب لوگ چلنے کے سامان سے درست رہین مین صبح کو یہان سے کوچ کرونگا اب آگے جانیکی ضرورت نہین ہے سب نے سامان سفر درست کر دیا بدیع الملک کو

نصرت مسرت سے شب بھر نیند نہ آئی صبح کو نماز سے فراغت کر کے گھوڑے پر سوار ہوے لشکر کو ہمراہ لیا
طرف زرتاب جادو کے روانہ ہوے ساتوین روز قلعہ زرتاب کے قریب پہونچے بدیع الملک نے آشوب
سے پوچھا یہ قلعہ کس کا ہی آشوب نے عرض کی کہ یہ قلعہ زرتاب جادو کا ہی بدیع الملک نے فرمایا زرتاب کو
بڑے بڑے اختیار ہین آشوب نے عرض کی وزیر خونخوار آتش چشم اس کو تصور فرمایئے بلکہ وزرا کو بھی ایسے اختیارات
نہین ہوتے ہین جو اس کو ہین بدیع الملک قلعہ مین داخل ہوے سب قلعہ کی سیر کی زہے قسمت تھوڑی دیر کے بعد
شہر کے اندر پہونچے یہان زرتاب جادو کو خبر ہوئی براے استقبال آیا بدیع الملک کو بکمال عزت و حرمت لیگیا
اپنے یہان لیجا کر بٹھایا بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا آشوب نے کہا ایک خوش خبری اور دیتے ہین غراب ابر سیاہ اسیر ہوکر
آیا ہو زرتاب اس بات کو سنکر بہت خوش ہوا کہا یہ اُسکی گستاخی تھی ملکہ کو وہی لیگیا تھا اسی وجہ سے اُس کو گرفتار کیا
آشوب نے کہا یہ کیفیت تو معلوم نہین تھی اسنے راہ مین روکا تھا سو وجہ سے اسیر کر لیا آقاے نامدار کی راے تھی
کہ اسکو قتل کر ڈالین مین نے اس لحاظ سے اس کو زندہ اسیر کر رکھا کہ اسکا باپ جب اسیری کی خبر پائیگا تو ضرور رہائی کی
تدبیر کریگا لشکر لیکر آئیگا اُس وقت اُسکا اسیر ہو جانا اور لوح کا حاصل ہونا بہت سہل ہوگا زرتاب نے کہا تمنے
بڑی عقلمندی کی بہت اچھی بات سوچی بدیع الملک نے کہا آشوب جادو تم کیا باتین کر رہے ہو مجکو کچھ کیفیت
دریافت کرنے دو آشوب جادو زرتاب کے پاس سے ہٹا بدیع الملک نے کہا کچھ کیفیت ملکہ کے آنیکی بیان
فرمایئے زرتاب نے کل کیفیت کہدی بدیع الملک نے شکر خدا کیا زرتاب نے کہا اے شہریار ایک بات
اور ہی بدیع الملک نے فرمایا وہ کیا بات ہی زرتاب نے عرض کی جو شخص ملکہ کو چھڑا کے لایا وہ محسن ہوا یا نہین بدیع الملک
نے فرمایا محسن اور جان بخش ہوا زرتاب نے عرض کی اوس کی اطاعت کرنا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا واجب و
لازم ہی زرتاب نے عرض کی ایک نازنین نے یہ احسان عظیم کیا مگر ملکہ سے اُسکو ایسی محبت قلبی پیدا ہو گئی کہ اس نے
ایک عہد نامہ اس مضمون کا ملکہ سے تحریر کرایا کہ جو ہمیشہ کے واسطے محبت باقی رہنے کا ذریعہ ہو صرف ملکہ کے لکھ دینے پر
اکتفا نہین کی بلکہ لوگون کے دستخط بھی کرائے اور یہ بھی لکھدیا کہ تمھارے والدین چند دن کے لیے تمھارے مختار ہین پھر
ایک ایسا مختار پیدا ہوگا جو تمام عمر تمھارا مختار رہیگا پس اُسکے دستخط بھی ہونا ضرور ہین لہذا آپ کو بھی اُس عہد نامے پر
دستخط کرنا ہونگے بدیع الملک نے فرمایا مین اُس عہد نامے کو دیکھون زرتاب نے اسیوقت عہد نامہ منگا کر بدیع الملک کو
دکھایا بدیع الملک جب سب عبارت اُس عہد نامے کی پڑھ چکے تو فرمایا کہ اس پر دستخط کرنے مین کیا ہرج ہی یہ کہکر قلمدان
طلب کیا ملازمون نے قلمدان حاضر کیا بدیع الملک نے اسی وقت دستخط کر دیئے زرتاب نے کہا بہتر ہوگا کہ آپ
مُہر فرماوین بدیع الملک نے مُہر کر دی زرتاب نے بھی مُہر کی وہ عہد نامہ پھر اندر بھیجا اور اپنی زوجہ ملکہ انجم
روشن بخت سے کہلا بھیجا کہ اس عہد نامے پر مُہر کر دین اور مہتاب زعفران پوش سے بھی کہنا کہ بی بی تم بھی مُہر کر دو اور جو
کوئی اب وہان سے آئے اُسکے ہاتھ یہ کاغذ روانہ کر دو اور ہماری طرف سے طلبی کا پیام بھیجو کیونکہ اُنکا یہان آنا ضرور ہی
ملازم کاغذ لیکر وہان گیا محلدار نے کاغذ لیا ملازم نے جو کچھ پیام زبانی تھا وہ بھی کہدیا محلدار اندر آئی ملکہ انجم کو بدیع الملک
کی تشریف آوری کی خوش خبری سنائی ملکہ بہت خوش ہوئین مہتاب زعفران پوش کو حد سے سوا مسرت حاصل ہوئی
مگر اُنھون نے اپنی خوشی ظاہر نہ کی پھر محلدار نے عہد نامہ ملکہ انجم کے ہاتھ مین دیا کہا حکم ہوا ہی کہ اسپر سب مُہرین کر کے وہان روانہ
کر دین اور طلبی کا پیام بھی بھیجدین ملکہ انجم روشن بخت نے اُسی وقت عہد نامے پر اپنی مُہر کی مہتاب زعفران پوش سے کہا
بی بی تم بھی اسپر مُہر کرو مہتاب نے بھی مُہر کر دی ملکہ انجم روشن بخت نے کہا اب وہان سے جب کوئی آئیگا تو یہ عہد نامہ بھیجدیا

جائیگا یہ ذکر تھا کہ انھین دونون خواصون نے آکر سلام کیا مہتاب زعفران پوشش انکو دیکھکر خوش ہوگئی بیٹھنے کا اشارہ کیا خواصین سلام کرکے بیٹھین ملکہ مہتاب نے پوچھا ہماری بہن صاحب کا مزاج مبارک کیسا ہی خواصون نے عرض کی شکر ہی آپ کو بہت یاد کرتی ہین مہتاب زعفران پوشش نے کہا مجھے بھی دن بھر انکی یاد رہتی ہی بلکہ اسوقت بھی وہین انکا ذکر ہو رہا تھا یہ عہدنامہ اب مکمل ہوگیا ہی اسکو لیتی جاؤ اور ہمارے والد ماجد کی طرف سے دعا کہنا اور پیام طلبی دینا ملکہ انجم روشن بخت نے کہا بی بی تمھین بات بھی کرنا نہین آتا ہی خواصون سے پھر متوجہ ہوکر کہا یہ عہدنامہ موجود ہی اسپر سب کی مہرین ہوگئی ہین اور اب انکے عقد کی تدبیر ہی آج تاریخ مقرر ہوگی اس ہفتہ مین عقد ہوجائیگا لہذا ایسے وقت مین انکا شریک ہونا ضرور ہی خواصون نے عرض کی کنیزین ضرور عرض کردینگی اور ملکہ عالم بھی ضرور تشریف لائینگی کیونکہ آپ لوگون کا بلانا انکے واسطے عزت ہی وہ ضرور شریک ہونگی اتنی گفتگو کے بعد خواصون نے عرض کی اب ہمین رخصت مرحمت فرمائیے ملکہ انجم نے کہا اس روز تم اسیطرح چلی گئی تھین اور آج بھی جاتی ہو ہین اجازت نہ دونگی خواصون نے عرض کی ہملوگون کے متعلق ملکہ عالم کے بہت سے کام ہین اور وہ کام اس قسم کے ہین کہ بے ہملوگون کے ہرج ہونگے اور انکے ہرج ہونے سے کچھ نقصان ہوتا ہی اس وجہ سے ہم نہین ٹھہر سکتے ہین ملکہ انجم نے کہا اب روکنا بھی تمکو لازم نہین جاؤ مگر ہماری طرف سے اپنی ملکہ کو بہت بہت دعا کہنا اور کہدینا کہ اگر اس عقد مین شریک نہ ہونگی تو ہمین ملال ہوگا کنیزون نے عرض کی بھلا ملکہ عالم اور آپکے بلانے سے نہ آئین ضرور آئینگی یہ کہکر ملکہ مہتاب زعفران پوشش نے کہا ہماری طرف سے سلام شوق کہنا اور مزاج پوچھنا اور کہدینا کہ آرزوے ملاقات حد سے سوا ہی اگر مروت کو کام فرمائیے تو تشریف لائیے خواصین رخصت ہوئین اپنے تخت پر بیٹھکر عہدنامہ لیکر روانہ ہوئین کہ ذکر اس عہدنامے کا وقت پر کیا جائیگا اب یہ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ یہ عجب مزے کی بات ہی خواصون کا ادھر روانہ ہونا اور ملکہ مہتاب زعفران پوشش کا اپنی مان سے حیلہ کرکے پھر باغ مین آنا اور کنیز کو پوشیدہ طور سے خدمت بدیع الملک مین روانہ کرنا جسوقت کنیز کو ملکہ نے روانہ کیا تھا یہ بھی کہدیا تھا کہ اگر بدیع الملک والد ماجد سے باتین کرتے ہون تو نہ جانا اور اگر کسی اور سے باتین کر رہے ہون تو رقعہ دیکر واپس آنا مگر کنیز جو آئی بدیع الملک کو زرتاب جادو سے باتین کرتے ہوے پایا تھوڑی دیر تک اس امید مین کھڑی رہی کہ اب فراغت ہو اور بدیع الملک اٹھین تو مین رقعہ دون لیکن باتین طولانی تھین بدیع الملک کو عرصہ ہوا کنیز نے دیکھا کہ آشوب جادو ایک سمت سے آتا ہی آشوب کو رقعہ دیا کہا اپنے شاہزادے کو یہ رقعہ دیدینا آشوب نے ہنسکر رقعہ لیا کنیز وہان سے روانہ ہوئی آشوب ہنستا ہوا بدیع الملک کے قریب آیا چپکے سے رقعہ دیا بدیع الملک بھی سمجھ گئے باتون کو جلد ہی جلدی ختم کیا چاہا انھون زرتاب نے عرض کی آپ نے ابھی تک کوئی تاریخ معین نہ فرمائی بدیع الملک اس وقت جلدی مین تھے ایک دن مقرر کردیا زرتاب خوش ہوا ہنستا ہوا محل کے اندر آیا اپنی زوجہ سے کل کیفیت بیان کی تاریخ بتائی وہ بھی بہت خوش ہوے زرتاب نے کہا اب سامان کرنا بہت جلد لازم ہی شاہزادے کو یہان ٹھہرنا ناگوار ہی طلسم کے فتح کرنیکا جوش ہی جب تک طلسم فتح نہ کرینگے انکو چین نہ ملیگا انجم روشن بخت نے کہا سب سامان تیار ہی صرف اس روز کا انتظام باقی ہی اور مین نے آپکے بموجب کہنے کے عہدنامہ روانہ کردیا ہی اور پیام طلبی بھی دیا ہی امید تو ہی کہ انکا آنا ضرور ہو اگر وہ آئین تو سب سے بڑھکے انکی خاطر کرنا چاہیے زرتاب نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا یہ کہکر باہر آیا تمام انتظام کو حکم دیا یہان بھی سب آرائش و زیبائش ہونے لگی بدیع الملک نے اس پرچے کو پڑھا اس مین لکھا تھا کہ اب زیادہ بیمروتی نہ فرمائیے باغ مین تشریف لائیے بدیع الملک نے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا شاہزادہ سوار ہوکے باغ کیطرف روانہ ہوا اڑاکر کے باغ مین پہونچا

بدیع الملک کا باغ مین داخل ہونا اور ملکہ مہتاب زعفران پوشش دوڑکے شاہزادے سے لپٹی بدیع الملک بھی اتنے زمانے سے مبتلاے رنج و محن تھے بہت خوش ہوے ملکہ باغ مین سے ٹہلنے لگین بدیع الملک نے کہا ملکہ تم

اپنی کیفیت بیان کرو گو مین نے سنی ہو مگر تمسے بھی سننے کا مشتاق ہون ملکہ نے اپنی کل حقیقت بیان کی بدیع الملک نے
افسوس کیا کہا ملکہ مجکو یہ کیفیت نہین معلوم تھی مگر مین عقاب ابر سوار کو اسیر کرکے لایا ہون مین تو اوسی وقت قتل کیے ڈالتا تھا مگر
آشوب جادو نے ایک بات بتائی کہ وہ میری مفیدہ مطلب ہو اس سبب سے اُسکو ابتک اسیر کرکے رکھا ہو مگر بعد حاصل
مدعا اُس کو انشاء اللہ تعالی اس تکلیف شدید سے قتل کرونگا کہ اُسکے حال پر ماہیان دریا اور مرغان ہوا تاسف کرینگے تھوڑی
دیر تک یہ باتین رہین پھر بدیع الملک کو مہتاب زعفران پوش اپنے ساتھ بارہ دری مین لائے یہان صحبت مینوشی
منعقد ہوئی حسب دستور قدیم صحبت قریب صبح تک گرم رہی جب بدیع الملک نے دیکھا کہ اب رات بہت کم باقی ہے
مہتاب زعفران پوش سے کہا ملکہ خدا حافظ اب صبح قریب ہو مجکو جانے دو ملکہ نے کہا خیر مجبوری ہو تشریف لیجائیے
بدیع الملک باغ کے باہر آئے گھوڑے پر سوار ہوے اپنے مکان مین تشریف لائے آشوب جادو کہ اس راز سے
ماہر تھا وہ بدیع الملک کا منتظر تھا شاہزادے کو جو آتے ہوے دیکھا اپنے بستر خواب سے اٹھ کر قریب آیا کہا ای شہریار
آپ سے ایک عہد نامہ لیا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا مجسے عہد نامہ کون لیگا آشوب نے کہا ملک زرتاب جادو
نے کچھ ملکہ شمیم عنبرین مو کی خبر سنی ہو اس وجہ سے اُنکو ذرا خیال پیدا ہوا ہو بدیع الملک نے فرمایا مین بسر و چشم عہد نامہ لکھدونگا
لیکن یہ سب تمھاری کارپردازیان ہین ورنہ یہان ملکہ شمیم عنبرین مو کا جاننے والا کون تھا آشوب نے عرض کی آقای نامدار معاف
فرمائیے گا خطا تو میری ہی ہو اگر مین یہ بات جانتا تو کبھی اس کا اظہار نہ کرتا بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہو مین عہد نامہ لکھدونگا
اسی ذکر مین صبح ہوئی بدیع الملک نے نماز صبح پڑھی باہر تشریف لائے جملہ سردار حاضر ہوے زرتاب جادو
بھی آیا بدیع الملک سے کہا ایک امر کا امیدوار ہون بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو کہو زرتاب نے کہا
عرض یہ ہو کہ غلام یہ ایک ہی دختر رکھتا ہو اور بڑے ناز و نعم سے اس کو پرورش کیا ہو آجتک اس کے قلب پر کسی قسم کا
ملال نہین آنے دیا اور اب اس کو آپ کی کنیزی مین دیتا ہون لہذا امیدوار اس امر کا ہون کہ حضور بھی اس غلام کے حال پر
توجہ فرماکر اس سے بخوبی تمام پیش آئین اس عنایت کا مین شکرگذار ہونگا آیندہ حضور میرے اور اس کے مالک ہین ہم لوگون کی
کیا مجال ہو جو آپ کے حکم سے سرتابی کرسکین بدیع الملک نے فرمایا کہ آپ کے کہنے پر منحصر نہین ہو مجکو خود ایسے امور کا خیال
رہتا ہو زرتاب جادو نے کہا مین ایک گستاخانہ کلمہ عرض کرتا ہون مجھے معاف فرمائیے گا. بدیع الملک نے کہا جو آپ کے مزاج مین
آئے فرمائیے زرتاب جادو نے کہا آپ کو خدا نے عزت و حرمت و شرافت و جرائت و ہمت سب کچھ عطا فرمایا ہو اور
ہر شخص کو آپ کا خواہان کیا ہو آپ کو ابھی بہت سے موقع ایسے درپیش ہونگے اور بڑے بڑے شاہان عالیجاہ آپ سے
اسی طرح پیش آئینگے جیسے غلام نے کیا ہو لہذا اتنا خیال رہے کہ ہر ایک شخص کو اُس کے قرینے کے موافق تصور فرمائیے
یا بہت سے شاہزادیان آپ کی تمنائین کرینگے لیکن یہ بات جو کمترین سے ہوئی اُنہین نہ پائی جائیگی یہ موافق رسم خاندان
آنجناب ہو گا اس کا خیال رکھئے گا بلکہ اگر خلاف مرضی نہو تو اُس روز ایک پرچہ اپنی دستخط خاص سے مزین فرماکے غلام کو
عطا فرما دیجئے گا کہ میرے لیے وہ افتخار نامہ کونین ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا مجکو سب طرح منظور ہو زرتاب نے
کہا آپ مالک ہین غلام پروری فرماتے ہین یہ چند باتین کرکے زرتاب تو رخصت ہوا بدیع الملک نے آشوب
جادو سے فرمایا جس وقت ملکہ شمیم اس کیفیت کو سنین گی تو کیا کہین گی انھین وجہون سے وہ یہان آنیکو مانع تھین آشوب نے
کہا پھر انہین اونمین فرق ہو یہ خاندان عالی سے ہین زرتاب جادو اس طلسم بھر مین سب سے عالی خاندان مانا جاتا ہو اور یہی
سبب ہو جو ایسے ایسے عہدے اس کو خونخوار نے دیئے ہین خونخوار بادشاہ طلسم ہو مگر خاندان مثل زرتاب کے نہین رکھتا ہی
اور گلپوش تو سب سے کمتر ہو خاندان مین بھی اچھا نہین ہو اگر آپ کو میرے عرض کرنے کا اعتبار نہو کسی اور واقفکار سے

تحقیق فرما لیجیے بدیع الملک نے فرمایا یہ ضرور ہی مگر اب تو سب یکسان ہو گئے اپنا مذہب ترک کر دینگے مسلمان ہو سکے
سب یکسان ہین آشوب نے عرض کی عالی خاندان ہر وقت مین اچھا ہی اور اگر غور کی نظر سے دیکھیے تو بھی گلپوش
زرتاب جادو سے کمتر ہی زرتاب کو اس وقت اختیار ہی کہ وہ طلسم مین جسکو چاہے موقوف کرے اور جو ایجاد چاہے
پیدا کرے جس در بند کو چاہے توڑ ڈالے خود گلپوش اسکا ماتحت ہی بدیع الملک نے کہا اب تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا مین
کہ چکا اور واقعی یون ہی کہ زرتاب سے مجکو ایک خصوصیت ہی اسنے میری خوشی کی ہر طرح کی کفر کو ترک کیا مسلمان ہوا گلپوش
سے یہ امید نہین ہی پھر زرتاب نے مجکو پیام دیا اور موافق رسم خاندان میرے ساتھ عقد کو کہا یہ بات صاحبقران تک جائیگی
اور صاحبقران اس کا مرتبہ کرینگے گلپوش کو یہ بات حاصل نہوگی مین نے جو بات کہی تو صرف ملکہ شمیم کی محبت خاص کا
باعث تھا جو یہ بات میرے منھ سے نکلی کہ ملکہ شمیم کو مجھسے اور مجکو اُنسے ایک محبت خاص ہی آشوب نے کہا بلا قطع محبت
کیواسطے تو زرتاب نہین کہتے ہین بلکہ حفظ مراتب کے لئے اس قدر انھون نے کہا بدیع الملک نے کہا اس کا لحاظ ہوگا
زرتاب نے کہا ای شہریار ابھی پانچ روز باقی ہین اگر مزاج مبارک مین آئے تو براے شکار چلیے بدیع الملک نے کہا
براے شکار تو نہین اگر تمھاری راے ہو تو مین ملکہ شمیم عنبرین مو سے ملنے چلون آشوب نے دیکھا کہ بدیع الملک کو واقعی
ملکہ سے ملنے کا اشتیاق ہی کہا بہتر میرے ہمراہ تشریف لیچلیے اور جس وقت مین عرض کرون واپس آئیے بدیع الملک نے
فرمایا دو تین روز سے زیادہ وہان نہین رہینگے آشوب نے عرض کی تین دن کے بعد پھر یہان ضرور واپس آئیےگا بدیع الملک
نے فرمایا انشاءاللہ تعالی ضرور واپس آؤنگا آشوب نے کہا کب تشریف لیچلیےگا بدیع الملک تو اس امر کے جویا
تھے فرمایا ابھی چلونگا مگر زرتاب جادو پر یہ بات ظاہر نہو کوئی حیلہ ایسا کرو کہ وہ قبول کرے آشوب نے عرض کی آپ تشریف رکھیے
ہم زرتاب کو سمجھا دینگے بدیع الملک نے منظور کیا آشوب جادو زرتاب کے پاس گیا کہا ابھی پانچ روز کا عرصہ ہی شاہزادہ کی
طبیعت گھبراتی ہی مین طلسم کی سیر کرانیکو اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون دو ایک روز کے بعد لے آؤنگا زرتاب نے کہا اور آدمی ساتھ
کر دیے جائین آشوب نے کہا کیا ضرورت ہی خود انکا لشکر موجود ہی لیکن بیکار سب کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہی مین اپنے
مکان خاص پر لے جاؤنگا ایک روز وہان مہمان رکھونگا پھر اور لوگون کے یہان لے جاؤنگا انکو مسلمان ہونیکی ترغیب دونگا
زرتاب نے کہا بہتر ہی آشوب وہانسے بدیع الملک کے پاس آیا کہا تشریف لیچلیے مین نے ایسا کچھ زرتاب سے
بیان کیا ہی بدیع الملک نے کہا مرکب لاؤ آشوب نے عرض کی مرکب کی ضرورت نہین ہی میرے ہمراہ تخت پر تشریف
رکھیے تب جلدی پہونچیےگا بدیع الملک نے قبول کیا آشوب کے تخت پر بیٹھکر روانہ ہوے یہان لشکر والونسے
بھی کہدیا کہ ہم براے سیر جاتے ہین دو ایک روز مین آجائینگے آشوب جادو جو بدیع الملک کو لیکر روانہ ہوا پہلے
اپنے مکان خاص پر آیا تخت اتارا بدیع الملک نے دیکھا ایک مکان معقول بنا ہی باغ بہت اچھا زیر مکان ہی تہر کی عمارت
دور تک مکان کا صحن نہایت وسیع بدیع الملک نے فرمایا ای آشوب یہ مکان کسکا ہی آشوب نے عرض کی حضور ہی کا
کفش خانہ ہی بدیع الملک نے کہا تمھارا مکان ہی آشوب نے عرض کی جی ہان آپکی قدمبوسی کے یہان بہت سے
لوگ مشتاق تھے خصوصاً آپ کی کنیزون کو حد سے زیادہ اشتیاق تھا آج مجکو موقع ملا آپ کو یہان لے آیا بدیع الملک نے
فرمایا تمنے ہمسے وہان اسکا تذکرہ بھی نکیا آشوب نے کہا مجکو راہ مین اسکا خیال آیا یہ کہکر عرض کی بسم اللہ تشریف لیچلیے
بدیع الملک نے فرمایا بھائی تمھارا مکان ہی پیشتر تم جاؤ مین بھی چلونگا آشوب نے منظور نہ کیا بدیع الملک کو
پہلے اپنے مکان مین بھیجا بعد مین آپ داخل ہوا بدیع الملک جب مکان کے اندر تشریف لیگئے جو لوگ اس مکان مین
تھے بدیع الملک کو دیکھکر حیران ہوے چاہتے تھے کہ دریافت کرین مگر آشوب جادو کو عقب مین دیکھا

سب خاموش ہو رہے آشوب نے سب سے کہا یہ آقائے نامدار ہین انکی قدمبوسی کرو سب نے بدیع الملک کی
قدمبوسی کی شاہزادے کو مسند پر لیجا کر بٹھایا آشوب جادو بڑی خاطر سے پیش آیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک سے
عرض کی ہین آپکو یہان اس غرض سے لایا ہون کہ بانیان طلسم نے میرے مکان ہین ایک چیز کا دفینہ کیا تھا مگر خلاصہ نہین کیا تھا
کہ وہ کیا شے ہے اور یہ کہدیا تھا کہ جب طلسم کشائے اصلی آئیگا اور وہ اس زمین کو کھودیگا تو اُس کو پائیگا اسکی حقیقت سوائے خونخوار کے
اور کوئی نہین جانتا ہے ہمنے اپنے بزرگون سے یہ سنا ہے کہ جو شخص اسپر قابض ہو جائیگا وہ اس طلسم کو ضرور فتح کریگا اور جو فتاح اصلی نہوگا
اُسکو یہ چیز دستیاب نہوگی اور یہی علامت طلسم کشا ہے اگر آپ اسکو حاصل کیجئیگا تو آپکے طلسم کشائی ہین کسی کو کلام نہوگا اور خونخوار
کو بھی اس بات کا یقین ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا بہت اچھی بات ہے جہان بتاؤ ہین زمین کھودون آشوب نے جگہ بتائی
بدیع الملک نے کمر سے خنجر نکالا زمین کھودنا شروع کی جب دو چار گز زمین کھودی تو ایک صندوق آہنی برآمد ہوا بدیع الملک
نے خوش ہو کر اس صندوق کو نکالا دیکھا ایک قفل بھی پڑا ہے بدیع الملک نے بہت زور کیا مگر وہ قفل نہ ٹوٹا بدیع الملک نے
آشوب سے غرض کی یہ قفل نہ کھلیگا بدیع الملک نے کہا پھر اسکی کیا ترکیب کیجائے صندوق کو توڑنا چاہا مگر صندوق بھی نہ ٹوٹا
بدیع الملک عاجز ہوئے آشوب نے عرض کی اے شہریار یہ معاملات حکمت ہین زور و طاقت سے انکو تعلق نہین ہے صندوق
رہنے دیجئے جب واپس چلئے گا تو اسکی نسبت نزرتاب جادو سے صلاح کرینگے شاید وہ اس ہین کوئی بات پیدا کرین بدیع الملک
نے کہا بہتر ہے صندوق کو احتیاط سے رکھدیا ایک روز بدیع الملک کو آشوب نے اپنے یہان مہمان رکھا دوسرے روز بدیع الملک نے
خود کہا کہ اب ہمکو رخصت کرو آشوب نے کہا آپکی خوشی پر موقوف ہے بدیع الملک نے تخت طلب کیا آشوب جادو تخت لیکر
حاضر ہوا بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا صندوق بھی تخت پر رکھ لیا طرف باغ ملکہ شمیم عنبر مو کے روانہ ہوا تھوڑی دیر ہین قریب
باغ پہونچا بدیع الملک نے کہا اب یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ ملکہ یہان ہین یا نہین ہین آشوب جادو نے عرض کی آپ یہان
تشریف رکھین ہین اس کیفیت کو دریافت کئے دیتا ہون بدیع الملک وہین ٹھہرے آشوب جادو تخت اوڑا کر کے باغ
کیطرف چلا جب وسط باغ ہین تخت پہونچا اس نے دیکھا تو ملکہ باغ ہین موجود تھین کنیزین باغ ہین ٹہل رہی تھین آشوب جادو
نے تخت کو پھیرا قریب بدیع الملک پہونچ کے تخت اتارا بدیع الملک کے پاس حاضر ہو کر عرض کی ملکہ عالم یہین تشریف
رکھتی ہین بدیع الملک نے کہا اب مجھکو وہان تک پہونچادو آشوب جادو نے پھر بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا باغ
ہین لا کر ایک گوشہ ہین اتارا بدیع الملک تخت سے اترے بارہ دری کی طرف روانہ ہوئے کنیزون نے بدیع الملک
کو آتے ہوئے دیکھا ملکہ شمیم کو خبر دی کہ شاہزادۂ عالم تشریف لاتے ہین شمیم عنبر مو نے جو یہ خبر فرحت اثر سنی خوش ہو گئی اٹھ کے
بیتابانہ دوڑی بدیع الملک قریب بارہ دری پہونچ چکے تھے کہ دیکھا ملکہ شمیم خود آتی ہین بدیع الملک ملکہ کو دیکھکر
ہنسنے لگے ملکہ نے کہا اے شہریار کہین ہم آپکو ایسا جانتے تو ہرگز اسقدر اپنے دل کو مائل نہ ہونے دیتے آپ نے غضب کیا
مجھکو بے چھری حلال کیا انتظار ہین آنکھین سفید ہو گئین بدیع الملک نے کہا ملکہ ہین مجبور تھا ایسے ایسے امور درپیش
ہوئے کہ ہین نہ آسکا شمیم نے کہا آپکو دل بہلانے کے لئے ہر جگہ ایک ذریعہ حاصل ہے اور ہمکو یہ بات ممکن نہین اسوجہ سے ہمکو
بہ نسبت آپ کے مفارقت کے دن زیادہ شاق ہوتے ہین بدیع الملک نے کہا ملکہ ہین واقعی مجبور تھا شمیم نے
کہا نزرتاب جادو سے ملاقات بھی ہوئی کچھ مطلب بھی حاصل ہوا بدیع الملک نے کہا ہان ملاقات بھی ہوئی اور کچھ انتظام بھی
ہوا ہے ملکہ شمیم نے کہا کس بات کے انتظام ہوتے ہین بدیع الملک نے فرمایا کچھ لوح کے حاصل کرنیکی تدبیر ہوئی ہے
غواب ابر سوار جو لوح دار کا بیٹا ہے اسکو ہین نے گرفتار کر لیا ہے اب اُسکا باپ آئیگا ضرور کچھ فساد پڑیگا وہ بھی گرفتار ہوگا
ملکہ نے کہا اور اسکے علاوہ بھی کچھ انتظام ہوا ہے بدیع الملک نے کہا اور تو کوئی انتظام نہین ہے ملکہ شمیم عنبر مو نے پوچھا آپ

زرتاب کے یہان کب تک قیام پذیر رہے بدیع الملک نے فرمایا اے نازنین میں ہون اس وقت تمھاری یاد نے بیقرار کیا آشوب جادو سے مین نے کہا وہ اپنے تخت پر بٹھا کے یہان تک لایا آپ نہین معلوم کہان چلا گیا آج کے تیسرے دن آنیکا وعدہ کیا ہے ملکہ نے پوچھا آپ نے لشکر کو بھی وہین بلا لیا بدیع الملک نے فرمایا خیر وقت ہی ایسی تھی کہ اب لشکر کچھ نہوگا تب ملکہ نے کہا اب آپ یہان تین روز تک تشریف رکھئے گا بدیع الملک نے کہا مین تین دن تک یہان رہونگا ملکہ نے کہا مین یقین نہین کرسکتی آپکی طبیعت بہت گھبرائیگی کیونکر یہان چین آئیگا بدیع الملک نے گھبرا کے کہا اسکی وجہ ملکہ نے کہا چونکہ تمام لشکر آپکا وہین ہے لشکر یہان ہوتا تو آپکا دم نہ گھبراتا بدیع الملک نے فرمایا تمھارے پاس دم کیون گھبرائیگا اور آرام آئیگا ہان جب تک تم کو نہین دیکھا تھا دل بیقرار تھا طبیعت گھبراتی تھی تمھاری یاد آتی تھی ملکہ نے کہا کیا وہان کوئی طبیعت کا بہلانے والا نہ تھا بدیع الملک نے کہا وہان کون ایسا تھا اسکی وجہ سے طبیعت بہل جاتی ملکہ نے کہا آخر آپکے رفیق مصاحب سب لوگ تھے پھر آپکا طبیعت نہ بہلاتے ہونگے علاوہ اسکے نئے مہربان کیا آپکے دل بہلانے سے کسی وقت تاخیر رکھتے ہونگے بلکہ اب آپکے مہربان صاحب کی طبیعت بہت گھبراتی ہوگی بدیع الملک نے کہا مین زرتاب سے پوچھکر آیا ہون ملکہ نے کہا جو شخص کہین سے پوچھکر آتا ہے تو کیا اسکا دل نہین گھبراتا ہے بدیع الملک نے کہا ملکہ تم ازحد بدگمان ہو جسوقت سے مین یہان آیا تمھاری باتین بخوبی تام سمجھ رہا ہون بھلا تم ایسی بدگمان ہوتی ہو ملکہ نے جواب دیا کہ مین کیا کہتی ہون ہان یہ دوسری بات ہے کہ آپ میرے کلام کو کسی اور منشے سے جو واقعی ہے کلمات بدگمانی تصور فرماتے ہین بدیع الملک نے بات کو کاٹ کے اور ذکر چھیڑا ملکہ بھی مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہی پھر صحبت مینوشی گرم ہوئی صبح تک شغل مینوشی رہا جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک نے کہا ملکہ اب صحبت کو برخاست کرو مین کئی روز سے شب کو نہین سویا ہون طبیعت پریشان ہے ملکہ نے جلسہ برخاست کیا بدیع الملک اٹھکر مسہری پر تشریف لیگئے ملکہ بھی اپنی مسہری پر گئین بدیع الملک چونکہ بہت دن کے جاگے ہوے تھے مسہری پر جاکر آرام فرمایا اور ملکہ بھی فراق بدیع الملک مین اکثر شب کو بیدار رہی تھین یہ بھی بیخبر سوگئین قضاے کار اتفاقات روزگار گلپوش جادو کسی ضرورت سے کہین گیا تھا اسوقت پلٹا ہوا آتا تھا باغ کے جو قریب پہونچا اس نے دل مین خیال کیا کہ ملکہ کو دیکھتا چلون یہ سوچکر باغ مین آیا کنیزین باہر جمع تھین انھون نے جو گلپوش جادو کو آتے ہوے دیکھا کانپ گئین کچھ تو وہین موجود رہین کچھ ملکہ کے خوابگاہ مین پہونچین ملکہ کو جگایا ملکہ گھبرا کے اٹھین کہا اے خیر تو ہے کنیزون نے عرض کی آپکے والد ماجد تشریف لاتے ہین اب غضب ہوگا ملکہ بھی گھبرا گئین بدیع الملک کی مسہری کے پاس آئین شانہ ہلایا بدیع الملک کی آنکھ کھلی ملکہ نے کہا اے شہریار غضب ہوگیا بدیع الملک نے فرمایا خیر تو ہے ملکہ نے کہا والد ماجد تشریف لاتے ہین باغ مین آچکے ہین بدیع الملک نے فرمایا کچھ اندیشہ نہین ہے جب یہان آئینگے دیکھا جائیگا ملکہ نے کہا آپکے واسطے تو کچھ نہوگا آپ تو جسطرح بن پڑیگا انسے مقابلہ کرنے کو موجود ہونگے اور اس صورت سے اپنے کو بچا لینگے مگر مین کہ ایک ناتوان ہون میری ہر طرح خرابی ہوگی بدیع الملک نے کہا ملکہ کسی کی کیا مجال ہے جو تمھاری طرف بنگاہ غیظ دیکھ سکے یہ ذکر تھا کہ گلپوش جادو سامنے سے آیا بدیع الملک کو دیکھکر حیران ہوگیا کہا او جوان تو کون ہے بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر جواب دیا کہ ہم بدیع الملک ہین گلپوش نے کہا اس باغ مین تمھارا کیا کام تھا بدیع الملک نے کہا تجکو اسکے دریافت سے کیا فائدہ ہے گلپوش نے آگے بڑھ کے ایک گولا بدیع الملک کیطرف پھینکا کہ آسمان سے کچھ آگ کچھ پتھر کچھ خاک کی بارش ہونے لگی مگر بدیع الملک اسیطرح کھڑے رہے کسی چیز نے اثر نہ کیا اس نے پھر ایک سحر کیا بدیع الملک پر پھر کچھ اثر نہ ہوا جب تین چار بار سحر کرچکا اور عاجز ہوا اس نے چاہا بدیع الملک کو کمر مین پنجہ دیکر لے اڑے وہ یہ سوچکر بلند ہوا مگر ببرکت لوح سلیمانی بدیع الملک تک نہ آسکا جب ہر طرح مجبور ہوا تو اس نے باغ مین آگ لگادی باغ ہر طرف سے جلنے لگا بدیع الملک نوجوان نے خیال کیا یہ آتش سحر ہے لوح کا عکس اس آگ پر ڈالا مگر وہ آتش سحر نہ تھی ملکہ نے بھی

سحر سے باران سحر برسایا لیکن وہ آگ نہ بجھی بدیع الملک نے یہ کیفیت جو دیکھی سمجھے ایسا نہ ہو اس گھبراہٹ مین گلپوش
ملکہ شمیم عنبر مو کو اُٹھا لیجائے تو غضب ہو یہ سوچکر چاہتے ہین کہ ملکہ کے قریب پہونچین کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا ملکہ کو اُٹھا لیگیا
بدیع الملک نے بہت کوشش کی کہ ملکہ کو اس پنجہ کے قبضے سے چھڑائین مگر وہ پنجہ بلند ہو چکا تھا سب تدبیرین بیکار ہو گئین
بدیع الملک مجبور ہو گئے کنیزین بھی سحر کر کر کے اُس باغ سے نکل گئین تنہا بدیع الملک اُس باغ مین رہے آخر مجبور ہو کر
دیوار پر کمند کے ذریعہ سے چڑھے باغ کے باہر آئے مغموم و مضمحل ایک درخت کے سائے مین آکر بیٹھے اب خیالات آنے لگے
کہ گلپوش جو ملکہ کو لیگیا ہی نہین معلوم اُسکا کیا حال کریگا دیکھئے اب ملاقات ملکہ سے نصیب ہوتی ہی یا عمر بھر اُسکے فراق مین تڑپنا
پڑتا ہی یہ خیال کر رہے تھے کہ بدیع الملک نے دیکھا سامنے سے ملکہ شمیم باحال پریشان بالباس شکستہ تمام جسم مین آبلے
پڑے ہوے عجب کیفیت سے روتی ہوئی چلی آتی ہین بدیع الملک آگے بڑھے قریب جا کے پوچھا ملکہ یہ کیا مصیبت ہی ملکہ شمیم
نے کہا ای شہریار مین اسوقت مبتلائے سحر ہون میرے دل مین آگ لگی ہی آپکے پاس جو اشیاء دافع سحر ہین مجکو دیجئے کہ مین اُنکو اپنے
جسم سے مس کرون کہ یہ جلن موقوف ہو تو آپ سے کچھ حال اپنا عرض کرون بدیع الملک نے بازوبند اور مُہرہ اور لوح سلیمانی
اُسی وقت ملکہ کو دیکر کہا اب کچھ اندیشہ نہین ہی بدیع الملک نے جیسے ہی تحفہ جات ملکہ کو دیئے ملکہ کے برابر ایک سنہری پنجہ پیدا ہوا
ملکہ نے وہ سب تحفہ جات اُس پنجہ کو دیئے اور نعرہ کیا باش او بدیع الملک منم گلپوش جادو اب میرے ہاتھ سے کہان بچکر
جائیگا بدیع الملک نے جو دیکھا تو ملکہ کا پتہ نہین گلپوش جادو سامنے کھڑا ہی شاہزادے نے جو تلوار کھینچی گلپوش
نے سحر کیا بدیع الملک کے ہاتھ پانون مین رعشہ آیا شاہزادہ زمین پر بیٹھ گیا قریب تھا کہ گلپوش کمر مین پنجہ دیکر لے اوڑے
کہ آسمان سے نعرہ ہوا منم آشوب جادو بدیع الملک نے دیکھا کہ آشوب تخت پر سوار زمین پر آیا آتے آتے آشوب
نے ایک گولا گلپوش کی طرف پھینکا گلپوش نے اُس گولے کو دفع کیا آشوب نے کچھ پانی کے چھینٹے بدیع الملک پر
دیئے کہ شاہزادہ کے ہاتھ پانون قابو مین آئے بدیع الملک پھر تلوار پکڑ کے اُٹھے گلپوش نے پھر سحر کیا بدیع الملک
پھر زمین پر بیٹھ گئے آشوب نے چاہا مین بدیع الملک پر سے سحر اُتارون مگر گلپوش پنجہ پکڑ کے آشوب کے قریب آیا
آشوب نے بھی پنجہ پھر جھولی سے نکالا دونون مین پنجہ چلنے لگے یہان تک پنجہ چلا کہ دونون عاجز ہوے مگر گلپوش جادو بہت
مجبور ہوا پنجہ پھینک کر غرق زمین ہو گیا آشوب نے بدیع الملک پر سے سحر اتارا شاہزادہ کے ہاتھ پانون کھلے آشوب
نے عرض کی ای شہریار عالم یہ کیا واقعہ گذرا تھا بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی آشوب نے کہا اب تشریف لیجائے
زرہ تاب جادو کچھ بندوبست کر دیگے بدیع الملک نے فرمایا ہمکو سوائے ذات پروردگار اور کسی کی ضرورت نہین
مگر وہان چلنا ضرور ہی وہان جا کے لشکر کو ہمراہ لیکر پھر گلپوش کے مرحلے کی طرف جائینگے آشوب نے کہا آپ تشریف
لیچلیے بدیع الملک نے کہا مگر ای آشوب ملکہ کی کیفیت جب تک مین وہان جاؤنگا اور اُسے بند غم سے چھڑاؤنگا
اُسوقت تک کیا ہوگی آشوب نے عرض کی ای شہریار اُنکو بہت کچھ مصائب درپیش ہونگے گلپوش جادو قید کریگا زنجیرین
پہنائیگا اور نہین معلوم کیا حالت کیجائیگی بدیع الملک نے فرمایا ای آشوب مین بہتر جانتا ہون کہ لشکر تک بھی نہ چلو اسیطرف سے
گلپوش جادو کے مکان پر چلین خدا مالک ہی وہان تک جاتے جاتے کوئی صورت ہو جائیگی آشوب نے عرض کی
ای شہریار پہلے لشکر کی طرف چلنا ضرور ہی اُنکو اس امر کی اطلاع تو ہو جائے بدیع الملک خاموش ہو رہے آشوب نے
تخت نیچے اتارا بدیع الملک سے کہا تشریف رکھئے بدیع الملک تخت پر سوار ہوے آشوب جادو نے
تخت بلند کیا بدیع الملک سے راہ مین عرض کی ای شہریار آپ طلسم کشائے اصلی ہین ایسے ایسے بہت سے مصائب آپکو
درپیش ہونگے اور وہ آپکو اُٹھانا پڑینگے بدیع الملک نے فرمایا مین جانتا ہون مگر ای آشوب جادو بعض صدمے

ایسا جانگزا ہوتا ہی کہ بہت مشکل سے صبر آتا ہی آشوب سنے عرض کی اے شہریار یہ ضرور ہی کہ صبر مشکل سے آتا ہی مگر اس حال مین لازم ہی کہ عقل کو درست رکھے اور تدبیر معقول سوچے بدیع الملک نے فرمایا اب کیا تدبیر معقول ہو سکتی ہی ایسی حالت مین سواے لڑنے اور مقابلہ کرنے کے دوسری تدبیر نہین ہی آشوب سنے کہا کچھ ہو مگر عقل سے کام کرنا چاہیئے بدیع الملک سنے فرمایا اب یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ دربند گلپوش جادو بعد دربند زرتاب جادو کے ہی یا زرتاب جادو کا دربند پہلے ہی آشوب سنے عرض کی زرتاب جادو کا دربند بعد دربند گلپوش جادو کے واقع ہی بہت آسان ہوگا اور جلد فتح ہو جائیگا بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے آتے تھے کہ آشوب سنے تخت کو بستی کی طرف مائل کیا بدیع الملک سنے نگاہ بچی کی دیکھا زرتاب جادو کا مکان معلوم ہوتا ہی بدیع الملک سنے کہا اے آشوب یہانسے بہت قریب شمیم کا باغ تھا آشوب سنے عرض کی اے شہریار یہانسے تین روز کی راہ ہی مگر آپ تخت پر تشریف لائے اس وجہ سے جلد پہونچے یہ کہکر آشوب نے تخت اتارا بدیع الملک مغموم ومضمحل اُترے لشکریون سنے جو بدیع الملک کو دیکھا سب دوڑے آفتاب نیزہ باز بھی آیا سب نے بدیع الملک کو سلام کیا مزاج پوچھا آفتاب سنے صورت دیکھکر عرض کی اے شہریار مزاج مبارک کیسا ہی کچھ مکدر پایا جاتا ہی بدیع الملک سنے کہا ہان کچھ افکار درپیش ہین اُسکی وجہ سے یہ کیفیت ہی آفتاب سنے عرض کی غلام سے ارشاد فرمایئے کیا فکرین ہین بدیع الملک سنے کہا آپ لوگون کو معلوم ہو جائیگا آفتاب خاموش ہو رہا بدیع الملک اپنے مکان مین تشریف لائے لوگون سنے زرتاب جادو کو خبر دی کہ بدیع الملک نوجوان تشریف لائے ہین زرتاب جادو اسیوقت خوشی خوشی بدیع الملک کے دیکھنے کو آیا مگر یہان آکر بدیع الملک کو انتہاے درجہ غمگین پایا پہلے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیکر اپنے پاس بُلا کے بٹھایا زرتاب سنے عرض کی مزاج مبارک کیسا ہی کیون اسقدر خاطر عالی مکدر ہی بدیع الملک سنے کہا کچھ امور ایسے ہی ہین جو باعث فکر ہین زرتاب نے عرض کی آخر غلامان جانباز کس واسطے ہین بیان فرمایئے ہم کچھ اُسکی تدبیر کرین بدیع الملک سنے لوح اور بازوبند وغیرہ جانیکی کیفیت بیان کی زرتاب جادو سنے عرض کی پھر حضور اس قدر متفکر کیون ہین سب ممکن ہو جائیگا آپ براحت وآرام بسر کیجئے غلام سب انتظام درست کر دیگا گلپوش جادو کیا چیز ہی جو لوح اور بازوبند لیجاے اگر اسوقت خونخوار بھی کوئی امر میرے خلاف کرسلے تو اُس سے جنگ کرنے مین عار نہین ہون اور گلپوش تو بیچارہ ایک دربند کا حاکم ہی بدیع الملک سنے فرمایا مجھکو زیادہ خیال اس امر کا ہی کہ جو شخص خاص میری وجہ سے بدنام ہوا ہی اُسکو کسی طرح کا گزند نہ پہونچے کہ باعث میرے رنج کا ہی زرتاب جادو سنے کہا آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین کیا مجال گلپوش کی جو کسی کو تکلیف پہونچا سکے بدیع الملک نے کہا میرا قصد یہ ہی کہ بہت جلد اُسکے مرحلے کیطرف جاؤن زرتاب سنے کہا آپکے جانیکی کیا ضرورت ہی غلام سب بندوبست کر دیگا بدیع الملک سنے فرمایا میرا جانا واجب ولازم ہی جب تک مین اس کام سے فراغت حاصل نہ کرونگا تب تک مجھے چین نہ آئیگا زرتاب سنے عرض کی آپ کیون اسقدر گھبراتے ہین سب انتظام ہو جائیگا آپ یہان تشریف رکھیے مین اسکا انتظام ابھی کرتا ہون گلپوش کے یہان آدمی روانہ کرتا ہون اُسکو یہان بلاتا ہون مسلمان ہونیکی ترغیب دونگا دیکھون وہ کیا عذر کرتا ہی جب وہ کچھ عذر کرے اُسوقت آپکو اختیار ہی جو مزاج مبارک مین آئیگا وہ کیجئیگا بدیع الملک سنے کہا آپکو اختیار ہی جو مزاج مین آئے وہ انتظام کیجئے مین فقط آپکی خاطر سے آج ہون کل روانہ ہو جاؤنگا زرتاب سنے عرض کی آپ کل تشریف لے جائیگا اور اگر غلام یہین کچھ انتظام کر دے تو آپکا تشریف لیجانا بیکار ہوگا بدیع الملک سنے کہا اگر گلپوش یہان آئے اور ایمان لائے تو مجھکو کوشش کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہی زرتاب سنے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون کچھ اسکے متعلق انتظام کرنا ہی بدیع الملک سنے فرمایا آپ تشریف لیجائیے زرتاب رخصت ہوا بدیع الملک سنے آشوب جادو سے فرمایا اب کہانتک چلنا موقوف رہا آشوب سنے کہا اے شہریار آپ کیون گھبراتے ہین کل تک انتظام درست ہو جائیگا زرتاب ضرور گلپوش کو کل تک یہان بلالیگا بدیع الملک

فرمایا اُس کے بلانے سے گلپوش ضرور چلا آئیگا آشوب نے کہا آپ نے کچھ کیفیت تو نہین بیان کی ہر بدیع الملک نے کہا مین نے کچھ کیفیت نہین بیان کی ہر مگر یقین ہے کہ وہ ضرور آئیگا بدیع الملک خاموش اپنے کمرے مین آئے ملکہ مہتاب عنبرین موکی یاد مین بیقرار ہوے کروٹین بدلنے لگے دل بیقراری سے مرغ بسمل آنکھین اشکباری سے نوحہ کناں عجیب حالت عجیب کیفیت آشوب جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا اے شہریار صبر فرمائیے بہت حالت ابتر نہ کیجیے بہت کم زمانہ باقی ہی ملکہ آپ سے ملینگی کیون اسقدر آپ اپنے تئین پریشان کرتے ہین بدیع الملک نے کہا اے آشوب جادو مین اس حالت کو نہین بیان کر سکتا ہون جو فراق ملکہ مین میرے دل کی ہی خدا ہی خوب جانتا ہی آشوب نے عرض کی آپ ملکہ مہتاب کے یہان تشریف لیجائیے دل بہلائیے بدیع الملک نے فرمایا دیکھا جائیگا یہان بدیع الملک اور آشوب مین یہ گفتگو تھی مگر زرتاب جادو جو رخصت ہو کر آیا اُسنے ایک نامہ اُسی وقت گلپوش جادو کے نام لکھا مضمون اُس کا یہ تھا کہ اے گلپوش جادو تمکو لازم ہی کہ اس نامے کے دیکھتے ہی یہان چلے آؤ تمسے ایک کار ضروری ہی اور تمھارے مفید مطلب ایک بات ہی اگر نہ آؤگے تو بہت پچھتاؤگے پھر یہ وقت نکل جائیگا اور ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا آیندہ تمکو اختیار ہی ہم از راہ دوستی و محبت تمکو تحریر کیا اب عمل کرنا تمھارا کام ہی جب نامہ تمام ہوا تو ایک ساحر کو بلا کر نامہ دیا اور کہا کہ اس نامہ کو گلپوش جادو کے پاس پہونچانا اور کہنا کہ تمسے ہمین ایک قسم کی محبت ہی اس وجہ سے ایسے وقت پر تمکو اطلاع دی گویا تمھین اپنا بہت بڑا دوست تصور کیا اب تمھین لازم یہ ہی کہ بہت جلد ہمارے پاس آؤ یہ کہکر نامہ دار کو رخصت کیا نامہ دار روانہ ہوا دو دنکی راہ چند ساعت مین بزور سحر طی کر کے گلپوش کے مکان پر پہونچا اُس وقت گلپوش جادو اپنے دیوان خانہ مین بیٹھا تھا کچھ انتظام لشکرکشی ہو رہا تھا کہ نامہ دار زرتاب پہونچا لوگون نے گلپوش کو اطلاع دی کہ ایک نامہ دار ملک زرتاب جادو کا آیا ہی ایک نامہ لایا ہی گلپوش نے کہا اُسے جلد یہان لاؤ اُسکے غلام گئے نامہ دار زرتاب کو اپنے ہمراہ اُسکے سامنے لیگئے نامہ دار نے سلام کیا گلپوش نے جواب سلام دیکر کہا ملک صاحب کے مزاج مبارک کی کیفیت بیان کرو نامہ دار نے کہا سب خیریت ہی آپکو یہ نامہ دیا ہی گلپوش نے نامہ دار سے نامہ لیا لفافہ کھولا جب مضمون پڑھا بہت خوش ہوا اپنے مصاحبین سے کہا ہمارے حال پر ملک صاحب بڑی توجہ فرماتے ہین یہ کہکر نامہ پڑھ کے سُنایا کہا نہین معلوم کیا بات ہی جو اُنھون نے مجکو یاد فرمایا ہی مین اسی وقت جاؤنگا یہ کہکر اُسنے تخت سحر طلب کیا ملازمین نے تخت لاکر رکھا گلپوش تخت پر سوار ہوا جانب مکان زرتاب روانہ ہوا تھوڑے عرصے مین راہ کو طی کر کے مکان زرتاب کے قریب پہونچا جو ساحر نامہ لیکر گیا تھا اُس سے کہا تم آگے بڑھ کے میری اطلاع کرو نامہ دار اپنے تخت کو آگے لایا بہ تعجیل تمام اپنے تئین زرتاب جادو کے پاس پہونچایا زرتاب اپنی کچہری مین اُس وقت بیٹھا تھا کہ نامہ دار نے سلام کیا عرض کی حضور گلپوش جادو تشریف لاتے ہین زرتاب نے اپنے مصاحبین سے کہا آپ لوگ جائین باعزاز و اکرام یہان لائین لوگ اُٹھے آگے بڑھے گلپوش نے جو لوگون کو آتے ہوے دیکھا تخت اُتارا سب نے اُس کو سلام کیا اپنے ہمراہ لیا جہان زرتاب جادو بیٹھا تھا وہان لائے زرتاب بھی اسکو دیکھکر کھڑا ہو گیا کہا میرے پاس آئیے گلپوش اُسکے پاس گیا بعد مزاج پرسی کے زرتاب نے پوچھا مین نے سنا ہی آپنے طلسم کشا کو اسیر کر لیا اور جو کچھ تحفہ جات اُس کے پاس تھے وہ بھی اپنے قبضہ مین کیے گلپوش نے کہا کیا عرض کرون مین اُسکو اسیر کر چکا تھا مگر آشوب جادو اُس مقام پر آگیا اور اُسنے طلسم کشا کی مدد کی مین اُسوقت بہت پریشان تھا ایک سبب ایسا ہی تھا جسکی وجہ سے میرے حواس بجا نہ تھے ورنہ میان آشوب کی صورت نہ دکھائی دیتی پیوند خاک کر دیتا مگر مجبور تھا کہ اُسوقت ایسی

مصیبت مین گرفتار تھا کہ کچھ نکر سکا آشوب جادو طلسم کشا کو کہین لیگیا اور تحفہ جات جو کچھ مین نے لئے ہین وہ ابھی حاضر خدمت
کرتا ہون یہ کہکر اُسنے جھولی مین ہاتھ ڈالا تحفہ جات نکالے زرتاب نے دیکھا سب چیزین موجود ہین خوش ہو گیا کہا ای
گلپوش جادو طلسم کشا کو اب اسیر کر لینا کوئی بات نہین ہی مگر وہ صاحب اقبال ہی اب بھی گرفتار نہین ہو گا یہ کہکر گلپوش سے
سب تحفہ جات لئے کہا انکو تم اپنے پاس نرکھو جب تک تمھارے پاس رہینگے سحر کرنے سے عاجز رہوگے اگر اپنے گھر مین
رکھوگے تو بھی سحر مین کم قوتی رہیگی گلپوش نے کہا یہ تو آپ بجا فرماتے ہین جبسے یہ تحفہ جات میرے پاس ہی اکثر میرا
سحر خطا کرتا ہی مناسب ہی آپ اپنے پاس رہنے دیجئے زرتاب جادو نے کہا اب ایک بات تمھارے مفید مطلب بتاتے ہین
لیکن پہلے یہ اقرار کر لو کہ قبول کرینگے گلپوش جادو نے کہا آپکی بات اور قبول نکرون یہ ہو سکتا ہی زرتاب نے
کہا وہ بات بھی ایسی ہی ہی گلپوش نے کہا جب میرے فائدہ کی بات ہی تو ضرور منظور کرونگا زرتاب نے کہا ابھی تمکو وہ فائدہ
نقصان معلوم ہوگا مگر انجام اچھا ہوگا اور اگر نہ کروگے تو بہت پچتاؤگے گلپوش نے کہا آپ بیان فرمائے مین ضرور
کرونگا زرتاب کو یقین آگیا کہ اب ضرور کریگا زرتاب نے کہا دیکھو تمنے وعدہ کیا ہی اب خلاف نہ کرنا گلپوش نے
کہا کیا مجال جو انکار کرون زرتاب نے کہا اگر تم طلسم کشا سے لڑوگے تو فتح نہ پاؤگے مفت مین مارے جاؤگے سب گھر بار
لٹ جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اطاعت طلسم کشا قبول کرو اور اس مذہب سامری پرستی کو ترک کرو کہ یہ مذہب بے بنیاد
ہی اور مذہب اسلام قبول کرو کہ یہ دین قوی ہی سب ادیان سے گلپوش نے کہا آپ مضحکہ فرماتے ہین یا صحیح صحیح کہ رہے ہین
زرتاب نے کہا مضحکہ اس کلام کو نہ تصور کرنا یہ بیان تمامتر صحیح ہی اور جو کچھ مین کہتا ہون بہت صحیح کہتا ہون مگر اسکے خلاف اگر کروگے
تو بہت پچتاؤگے اچھا نہ ہوگا گلپوش نے کہا مجھکو آپکے کلام کا اعتبار نہین آتا ہی اب تک مین مضحکہ تصور کرتا ہون زرتاب نے
کہا مین صحیح کہتا ہون اور اس وجہ سے کہتا ہون کہ مین نے اطاعت اسلام قبول کی اور اپنے جملہ متعلقین کو مسلمان کیا ہی
بلکہ طلسم کشا میرے یہان رونق افروز ہین اگر کہو تو ابھی بلاؤن تم بھی دیکھو اگر کہوگے تمھاری خطا معاف کرادی جائیگی طلسم کشا
جرأت و ہمت مین یکتا ہی عجب صاحب مروت ہی اگر مین اُس سے تمھاری سعی کرونگا وہ ابھی خطا معاف کر دیگا یہ کہکر ایک
ملازم سے کہا بدیع الملک نامدار کو بلا لاؤ ملازم وہانسے روانہ ہوا جہان شاہزادہ بدیع الملک رونق افزا تھے وہان
آیا بدیع الملک کو سلام کیا عرض کی حضور کو تکلیف ہوگی تشریف لے چلئے زرتاب جادو نے بعد آداب و تسلیمات کے عرض
کی ہی کہ اگر اس وقت یہان تشریف لائیے تو بعید از غلام نوازی نہوگا بدیع الملک اُسی وقت اُٹھے سلاح ذات پر
آراستہ کرکے اُسکے ہمراہ ہوئے آشوب جادو بھی ساتھ ہوا راہ طے کرکے زرتاب جادو کے پاس پہونچے زرتاب خود تا بدر
لینے کو آیا باعزاز و اکرام لیگیا سب حاضرین دربار بدیع الملک نامدار کو دیکھکر برائے تعظیم اُٹھے گلپوش بھی بمجبوری
تعظیم کو اُٹھا سب نے سلام کیا مگر گلپوش نے سلام نہ کیا زرتاب نے بدیع الملک کو بلاکر مسند پر بٹھایا آپ روبرو
بدیع الملک ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا بدیع الملک نے کہا آپ تشریف رکھین زرتاب سلام کرکے پا انداز بیٹھا
لوح سلیمانی اور مُہرہ اور بازو بند ہاتھ پر رکھکر نذر دیا بدیع الملک بہت خوش ہوئے لوح گلے مین پہنی اب
زرتاب گلپوش جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا دیکھو یہی آقائے نامدار ہین بعنایت الٰہی اس طلسم کو فتح کرینگے گلپوش نے
کہا ای زرتاب کسیکی اتنی قدرت نہین ہی جو اس طلسم کو فتح کر سکے زرتاب نے کہا ای گلپوش اگر انکی اطاعت قبول
کرتا ہی تو اپنی خطا معاف کراؤ اور اپنے مذہب باطل کو ترک کرو ورنہ تمھاری خیریت نہین ہی گلپوش نے کہا مین ہرگز اپنے
مذہب کو ترک نکرونگا اور انکی اطاعت قبول نکرونگا گلپوش کی زبان سے جو یہ کلمہ نکلا زرتاب نے کہا اب ایسا کلمہ نہ کہنا
ورنہ سزا پاؤگے بہت ذلت اُٹھاؤگے گلپوش نے کہا کیا مجال جو کوئی مجھکو سزا دے سکے مین کسی سے کم نہین ہون

زرتاب نے کہا اس بیہودہ کو گرفتار کرلو لوگ اسکی طرف بڑھے اسنے سحر کیا مگر زرتاب نے اسکے سحر کو دفع کیا لوگون نے اسکو مقید کرلیا زرتاب نے اسکی زبان مین سوزن دیکر غراب ابر سوار کے پاس بھیجدیا اور اپنے چند ملازمین کو حکم دیا کہ اسکے مکان پر جائین جسقدر اسکے متعلقین ہین انکو گرفتار کرکے لائین اور جو کچھ اثاث البیت ہو وہ لوٹ کر حاضر سرکار بدیع الملک کرین آشوب نے کہا ملک صاحب اس امر کو پھر کیجئے گا اسوقت اسکا موقع نہین ہے جب تک ایک لشکر وہان نہ جائیگا یہ کام کیونکر ہوگا زرتاب نے آشوب کا کہنا قبول کیا بدیع الملک سے عرض کی اب آج ہی کا روز باقی ہے کل یوم دعوت ہے بدیع الملک نے کہا مین ابھی نہین کہہ سکتا ہون آشوب نے کہا اب آپکو کیا تردد ہے جو باعث فکر تھا وہ سب آپکو حاصل ہوگیا اب اور جو کچھ خیالات ہین وہ بھی انشاءاللہ پورے ہوجائینگے کل کے دن ضرور اس معاملہ سے فراغت حاصل فرمائیے اور پرسون یہانسے سفر کیجئے پہلے گلپوش جادو کے دربند پر تشریف لیچلئے اسکو شکست کرکے پھر اور انتظام مین مشغول ہوجیے کیا عجب ہے جوارتب اپنے بیٹے کو اسیر کرنیکی خبر پاچکا ہو اور سامان لشکر کشی کر رہا ہو اُس سے مقابلہ کرنا باقی ہے بدیع الملک کو اسطرح آشوب جادو نے سمجھایا کہ بدیع الملک کی سمجھ مین آگیا اور فرمایا کہ جیسا تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا کل مین اس کام سے فراغت حاصل کرکے پھر انشاءاللہ بعد فتح طلسم یہان آکر دم لونگا آشوب نے عرض کی یہی راے غلام کی بھی ہے بلکہ آپ کے ہمراہ زرتاب جادو بھی چلینگے بدیع الملک نے فرمایا مین مانع نہین ہوتا ہون لیکن انکی کیا ضرورت ہے جو وہ تکلیف کرین آشوب نے عرض کی ایک واقف کار کا ہمراہ رہنا بہت اچھی بات ہے بدیع الملک خاموش ہو رہے ان باتون مین دن کم باقی رہ گیا بدیع الملک نے آشوب سے کہا مین اب باغ مین جاتا ہون تم لشکر مین جاؤ جو کچھ انتظام کل کی نسبت ہونا چاہیے اُسکی کوشش کرو آشوب نے عرض کی اے شہریار سب انتظام درست ہے آپ تشریف لیجائیے بدیع الملک سوار ہوکے باغ کیطرف روانہ ہوے باغ مین آئے ملکہ کو منتظر پایا بدیع الملک کو جو ملکہ نے دیکھا کہا اے شہریار آج آپنے کیا مہربانی فرمائی جو اس طرف تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مین ایک ضرورت سے گیا تھا ملکہ نے کہا آپ بروقت رخصت ہمسے ملکر بھی نہ گئے تھوڑی دیر تک یہ گلے شکوے رہے جب آفتاب غروب ہوا تو ملکہ اور بدیع الملک بارہ دری مین آکر بیٹھے محفل شراب وکباب گرم ہوئی دیر تک شغل بینوشی رہا پھر دسترخوان بچھا بدیع الملک نے اور ملکہ مہتاب زعفران پوش نے خاصہ نوش کیا بدیع الملک مسہری پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر آرام کیا جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک کی آنکھ کھلی ملکہ کو جگایا کہا اب رات بہت کم باقی ہے یقین ہے مکان تک جانے مین صبح ہوجائے خداحافظ وناصر یہ کہکر باہر آئے گھوڑے پر سوار ہوے اپنے مکان مین آئے نماز صبح کا وقت آگیا تھا بدیع الملک نے نماز صبح پڑھی ہی آشوب نے کہا آپکو تشریف لیچلنا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا کہان چلنا ہوگا آشوب نے عرض کی پیشتر لشکر کو حکم دیجئے کہ سب لوگ تیار ہون بدیع الملک نے آفتاب نیزہ باز کو طلب کیا جب آفتاب حاضر ہوا تو بدیع الملک نے فرمایا کہ لشکر مین اطلاع دو سب لوگ مسلح ومکمل ہوکر ہمارا انتظار کرین آفتاب لشکر مین آیا بدیع الملک کا حکم سنایا سب لوگ تیار ہوگئے بدیع الملک نوجوان نے بھی غسل کیا پوشاک فاخرہ زیب جسم کرکے سواری طلب کی خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے تمام لشکر کو عقب مین لیا آشوب کے ہمراہ روانہ ہوے تھوڑی دیر کے بعد راہ طے کرکے ایک مکان وسیع مین پہونچے آشوب نے سب کو روکا بدیع الملک نے دیکھا زرتاب جادو آتا ہے گھوڑے سے اترے زرتاب بہت کچھ زروگوہر نثار کرکے اپنے ہمراہ مکان کے اندر لایا ایک مسند پُرزر پر بٹھایا سب لشکری بھی مودب بیٹھے محفل آراستہ ہوئی جب سب لوگ محفل مین جمع ہوچکے تو زرتاب جادو نے ایک کاغذ بدیع الملک کو دیا اور قلمدان خود لیکر

کھڑا ہوا عرض کی ای شہریار اب جو مزاج مبارک مین آئے اس کاغذ پر غلام کی دلجمعی کے واسطے تحریر فرما دیجئے اور حاضرین محفل کی مُہرین ہوجاوین پھر آپ کو اختیار ہی جب مزاج مین آئے اور جسوقت صاحبقران نامدار سے ملاقات ہو تو جب ہم سے کہا وہ فرائض ادا فرمائیگا بدیع الملک نے کاغذ لیکے جو جو زرتاب نے کہا تھا سب تحریر کر دیا اور اپنی مُہر کر کے زرتاب کو دیا زرتاب نے جسقدر حاضرین محفل تھے سب کی مُہرین کرائین بعد اُسکے پھر شغل مینوشی رہا بعد تھوڑی دیر کے دسترخوان بچھا سب نے کھانا کھایا صبح تک محفل گرم رہی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نوجوان نے نماز پڑھی محفل برخاست ہوئی بدیع الملک نے زرتاب سے اجازت رخصت چاہی زرتاب نے عرض کی آپ محل کے اندر تشریف لیجائیے اپنی کنیزون کی بھی عزت بڑھائیے بدیع الملک محل کے اندر تشریف لیگئے ملکہ انجم روشن بخت زوجۂ ملک زرتاب جادو بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئی زرتاب نے بدیع الملک کے روبرو وہ کاغذ جسپر مُہرین تمام رفیقان بدیع الملک کی تھین ملکہ مہتاب زعفران پوش کو دیا اور کہا بی بی گو اسکی کوئی ضرورت نہ تھی مگر ہمنے حق محبت ادا کیا تمھین اختیار ہی یہ عہدنامہ موجود ہی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے فرط شرم سے جواب نہ دیا کاغذ لے لیا بدیع الملک تھوڑی دیر بیٹھ کے رخصت ہوئے اپنے مکان مین آئے آشوب سے کہا اب سامان سفر کی درستی کرنا واجب و لازم ہی کیونکہ عرصہ ہوا جاتا ہی آشوب نے زرتاب سے آکر ذکر کیا کہ اب شاہزادہ کو یہان ٹھہرنا ناگوار ہی جب تک طلسم فتح نہین کرینگے انکو چین نہ آئیگا زرتاب نے کہا اب سامان سفر کرنا چاہیے آشوب نے کہا کل یہانسے روانہ ہوجانا واجب ہی زرتاب نے قبول کیا آشوب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا عرض کی کل تشریف لیچلیئے بدیع الملک خوش ہوئے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کردو کہ سب لوگ تیار رہین آشوب نے آفتاب نیزہ باز کو بلاکر کہا لشکر مین اطلاع دو کہ کل یہانسے کوچ ہوگا سب لوگ تیار رہین آفتاب نے لشکر مین اطلاع دی سب نے تیاری کر دی دوسرے روز علی الصباح بدیع الملک نے نماز پڑھی زرتاب جادو حاضر ہوا لشکر بھی اپنے ہمراہ لایا بدیع الملک بھی باہر تشریف لائے خادمون نے اسپ بادرفتار حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوکر مع زرتاب جادو و آشوب جادو جانب دربند گلپوش روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پہ کیا جائیگا

اب کیفیت ارتب لوحدار کی عرض کی جاتی ہی

کہ اسکو جو گرفتاری غراب ابرسوار کی خبر ہوئی اسنے لوگونسے دریافت کیا کہ اسکو کسنے اسیر کیا جنھون نے اسیری کی خبر دی تھی انھون نے کہا جو بعزم طلسم کشائی یہان آیا ہی اُسنے قید کیا ہی ارتب نے کہا ہنوز اُسکے پاس ہی لوگون نے کہا ہان ابھی تک اُسکے پاس قید ہی ارتب نے کہا وہ جوان جو طلسم کشائی کرنے یہان آیا ہی وہ کہان ہی جو لوگ واقف تھے انھون نے جواب دیا زرتاب جادو کے گھر چلے ہی زرتاب اور آشوب جادو دونون اُسکے تابع فرمان ہین وہین غراب ابرسوار قید ہی ارتب نے کہا زرتاب اپنے نزدیک کیا سمجھا ہی ایک دم مین ساری حکومت مٹا دونگا اور طلسم کشا کو بھی قید کر لونگا آشوب کو کیا ہو گیا جو اُسنے اطاعت قبول کی لوگون نے کہا ایک لڑائی طلسم کشا سے پڑی تھی اُس مین طلسم کشا نے آشوب جادو کو زیر کیا اُسنے خوف جان سے اپنا ایمان دیا اب مسلمان ہی بلکہ اُسنے زرتاب جادو کو بھی بدیع الملک کی اطاعت پر مائل کیا اُسکے کہنے سے زرتاب بھی مسلمان ہوا اب لشکر طلسم کشا کے پاس بہت ہی ارتب نے کہا مین لشکر سے خائف نہین ہون اگر طلسم کشا کی طرف تمام دنیا ہو تو مجھے خوف نہین ہی جسوقت مین جاؤنگا پھر کسی سے کچھ نہ بن پڑیگا مین غراب ابرسوار کو رہا کر کے لے آؤنگا یہ کہکر اُسنے اپنے لشکر مین اطلاع دی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین مین عنقریب یہان سے جانب دربند زرتاب جادو کوچ کرونگا لشکر نے جو ارتب کی یہ خبر پائی تیاری کرنا شروع کی دوسرے روز سب لشکر تیار ہوا ارتب نے

وہان دس ہزار ساحرون کو پیشتر اس غرض سے روانہ کیا کہ یہ لوگ مجھسے پیشتر پہونچین اور وہانکے حالات سے اطلاع دین اور مقام مناسب ٹہرنے کے لئے دیکھ رکھین کہ جسوقت وہان ہملوگ پہونچین تو تکلیف نہ ہو یہ دس ہزار کی جمعیت تو پیشتر روانہ ہوئی اسکے بعد ارتب جادو اپنے ہمراہ دو لاکھ کا لشکر لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بیان کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کی جاتی ہی

کہ آشوب جادو اور زرتاب جادو کو مع لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوے آٹھوین روز ایک صحراے عجیب مین پہونچے بدیع الملک نے دیکھا اُس صحرا مین ایک درخت عجیب الخلقت معلوم ہوتا ہی کہ بجاے ثمر و برگ اُس درخت مین شیر کے سر اور گھوڑونکے سر آویزان ہین بدیع الملک نے جو اُنکیطرف دیکھا شیرون نے آنکھین نکالین گھوڑے ہنہنائے بدیع الملک نے زرتاب سے پوچھا یہ درخت کیسا ہی زرتاب نے کہا یہ درخت ساحری ہی اسکے عجائبات آپنے ملاحظہ نہین فرمائے ہین یہ کہکر اُس درخت کے قریب گیا ایک ماش کا دانہ کچھ پڑہ کے اُسکی طرف پھینکا درخت سے بہت برگ و ثمر یعنے شیر اور گھوڑے گرے زرتاب سے گویا ہوے کیا حکم ہی زرتاب نے بدیع الملک سے عرض کی جو ارشاد ہو بجا لائین جسکو کہئے ہلاک کرین جسکی نسبت حکم ہو اُسے اُٹھا لائین پھاڑ کے کھاجائین بدیع الملک نے فرمایا یہ درخت اس طلسم کا نہایت عمدہ چیز ہی زرتاب نے عرض کی حضور ہی کے تحت مین ہی اور یہ شیر اور گھوڑے سب آپکے فرمانبردار ہین دوسرے کے حکم کی تعمیل نہ کرینگے مین اسی وجہ سے یہان آیا ہون کہ ذرا اس سحر کو اور قوت دیدون اور قید عراب ابر سوار اور گلپوش جادو اسی صحرا مین رکھون اور سحر بند کردون کہ کسی کو نظر نہ آئے بدیع الملک نے فرمایا بہت اچھی بات ہی بلکہ میرے نزدیک تو یہ اچھا ہی کہ یہان دو تین دن قیام کرین کیا عجب ہی ارتب جادو آتا ہو تو اسی صحرا مین مقابلہ پڑے بہت اچھی بات ہی زرتاب نے کہا ارتب ضرور آئے گا اور پہلے ادہر ہی آئے گا بہتر ہی یہین ٹہرئے بدیع الملک نے خادمون سے کہا کہ بارگاہین استادہ کرو خادمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوے اور سب لوگ اپنے اپنے خیمہ مین گئے بدیع الملک نے پردے بارگاہ کے اٹھوا دے صحرا کی سیر دیکھنے مین مشغول ہوے زرتاب جادو اور آشوب جادو دونون بدیع الملک کے قریب بیٹھے تھے اور جملہ سردار اپنی اپنی جگہ پر حاضر تھے کہ صحرا سے گرد اُٹھی بدیع الملک نے آشوب جادو سے کہا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر آتا ہی زرتاب نے غور سے دیکھا کہا اے شہریار لشکر ساحرون کا ہی بدیع الملک نے فرمایا سب خلاصہ ہو جائیگا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بہت سے ساحر بازبط قرقرے پر سوار چلے آتے ہین زرتاب نے کہا یہ سب ارتب کے ملازم ہین یہ ذکر تھا کہ وہ سب ساحر قریب پہونچے لشکر کو مقیم دیکھکر دریافت کیا معلوم ہوا کہ طلسم کشا کا لشکر ہی اُن ساحرون نے بھی اپنی بارگاہین وہین استادہ کین زرتاب جادو نے کہا نہین معلوم یہ لوگ کس غرض سے یہان آئے ہین اور ارتب کیون نہین آیا بدیع الملک نے فرمایا اب تو یہ لوگ ہمارے لشکر کے مقابل مین اُترے ہین جو کچھ ارادہ اِنکا ہوگا معلوم ہو جائیگا زرتاب بھی خاموش ہو رہا بدیع الملک کو یہ گمان ہوا کہ اب یہ لوگ طبل بجوائینگے صبح کو میدان مین بعزم جنگ آئینگے مگر وہ شب گذر گئی اور صدا طبل جنگی کی نہ آئی بدیع الملک نے دوسرے روز زرتاب سے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ اِن لوگون نے طبل جنگی نہ بجایا مجکو یہ امید تھی کہ یہ لوگ ضرور طبل جنگی بجوائینگے زرتاب نے کہا ہم ابھی تک ان لوگون کے مطلب سے ماہر نہین ہوے ہین نہین معلوم یہ لوگ کس لئے یہان آئے کیون مقیم ہین بدیع الملک نے کہا اب اس کی تجسس کی کوئی ضرورت نہین ہی آپ معلوم ہو جائیگا زرتاب خاموش ہو رہا اسی طرح تین دن گذر گئے مگر کچھ کیفیت معلوم ہوئی چھٹے روز بدیع الملک

نوجوان اپنی بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے بدون قلیل باقی تھا زرتاب اور آفتاب اور آشوب اور بہت سے سردار ہمراہ تھے کہ صحرا کے سمت سے گرد عظیم بلند ہوئی بدیع الملک نے فرمایا دیکھو پھر کوئی لشکر آتا ہی زرتاب نے عرض کی یہ اسی لشکر کے منتظر تھے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک ابر تیرہ و تار ایک لشکر گران کے اوپر گہرباری کرتا ہوا آتا ہی لشکر مین عجیب و غریب صورت کے آدمی ہین سب کے آگے ایک ساحر خرگوش سر ایک تخت زبرجد پر بیٹھا ہوا خود بخود دونون جانب چنور ہوتے ہوئے سر پر ایک ابر گلنار سایہ کئے ہوئے اُسمین گہرباری ہوتی ہوئی عجیب تکلف سے وہ لشکر آکر بدیع الملک کے لشکر کے مقابلہ مین آکے اُترا زرتاب نے کہا ای شہریار ارتنب لوحدار جادو اسی کا نام ہی جو اژدر پر آگے آگے سوار تھا بدیع الملک نے فرمایا سامان تکلف اس نے بہت کچھ بنایا ہی زرتاب نے عرض کی یہ سب دکھانیکا ہی آپ حضرات سحر نہین جانتے ہین اسوجہ سے آپکو یہ کیفیت معلوم ہوئی یہ سب بزور نظر بندی ہی کیا اصل مین موتی برستے ہین اصل مین پانی کے قطرے ہین مگر نظر بندی کی جہت سے آپکو موتی معلوم ہوتے ہین ورنہ اصل مین پانی ہی بدیع الملک نے فرمایا دیکھنے مین کیفیت معلوم ہوتی ہی یہان تو یہ گفتگو تھی مگر ارتنب جادو نے لشکر کے اُترتے ہی طبل جنگی کا حکم دیا اُسکے لشکر مین طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان باہر جاسوسی موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوکر دعا سے دولت بجالائے عرض کی ای شہریار ارتنب جادو نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی صبح کو میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آرائی کرے بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی تیار ہی سواری طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ زرہی پہ چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین زرتاب جادو شب کو بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین حاضر ہوا اور عرض کی ارتنب جادو بڑا مکار ہی جب کسی طرح اس کو اپنی فتح کی امید نہ رہے گی تو آپکی اطاعت اختیار کریگا اُس اطاعت کے پردے مین دشمنی ظاہر کریگا کسی طور سے گزند پہونچائیگا بدیع الملک نے فرمایا جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا زرتاب اور ذکر کرتا رہا شب انھین ذکرون مین بسر ہوگئی اور شہسوار زرین لباس فلک یعنے آفتاب عالمتاب نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر لشکر ثوابت و سیارگان کو شکست دیکر توسن فلک نیلی پر جلوہ فرما ہوا اور آثار صبح ظاہر ہوئے بدیع الملک نوجوان سجادے پر تشریف لائے نماز سحر سے فراغت کی خادمون نے کشتیان سلاح کی پیش کین بدیع الملک نے سلاح جنگ تن پر آراستہ کئے بارگاہ سے برآمد ہوئے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب میدان روانہ ہوئے اُنکے بعد زرتاب جادو فوج ساحران لیکر میدان کو روانہ ہوا پھر آشوب جادو اپنی فوج لیکر میدان کو چلا اس ترکیب سے میدان جنگ لشکر پہونچے بدیع الملک نے دیکھا ارتنب جادو اُسی تکلف سے میدان مین آیا اپنی فوج کا پرا جمایا بدیع الملک کے لشکر کی بھی صف بندی ہوئی زرتاب نے اپنے لشکر کو درست کیا آشوب نے اپنے لشکر کو درست کیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی کیفیت کہدی کہ پہلے ہٹے ارتنب جادو نے ایک ساحر کو اپنے پاس بلایا اُسکو ایک پرچہ دیا ساحر سلام کرکے پیچھے ہٹا اپنی صف سے آگے بڑھ کر دونون لشکرون کے بیچ مین آکر کہا ای طلسم کشا و ای زرتاب و ای آشوب جادو میری طرف مخاطب ہو کہ مین فرمان اپنے آقائے نامدار یعنے ارتنب لوحدار جادو کا جو تم لوگون کے واسطے صادر ہوا ہی پڑھتا ہون زرتاب جادو نے کہا ہم سب مخاطب ہین تو حماقت اپنے ارتنب جادو کی بیان کر دیکھون کیا بیہودہ بکا ہی اُس ساحر نے پڑھنا شروع کیا اُس مین لکھا تھا کہ ای طلسم کشا آگاہ ہو کہ تو نے ہمارے جگر بند کو گرفتار کر لیا اور ہمارا خوف نکیا اب ہمارے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا اگر اپنی جان کی خیریت منظور ہو تو غراب ابر سوار کو رہا کر دے اور طلسم کشائی کے ارادہ سے

باز رہ اور یہان سے چلا جا کسی اور ملک مین اپنی سکونت اختیار کر جسقدر مال و دولت لشکر مین تیرے پاس ہی
سب ہمکو دے اگر ذرا اسکے خلاف کریگا تو اپنے تن پر سر نہ پائیگا بدیع الملک نے جو یہ کلمات واہیات سنے قبضۂ
شمشیر پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا او بیہودہ یہ کیا تو نے یادہ گوئی کی ہم غراب ابرسوار کو اس طور سے قتل کرینگے
کہ اُسکے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا تاسف کرینگے اور ارتب جادو ہمارا کیا بنا سکتا ہی اگر اُسے ایسا ہی
دعوی ہی تو ہم موجود ہین جو بات بُرائی کی ہمارے حق مین تجویز کی ہو اُسکو اٹھا نہ رکھے بدیع الملک نے جو یہ جواب دیا
ارتب جادو نے اُس ساحر سے اشارہ کیا وہ خاموش ہوا ارتب نے ایک پہلوان کی طرف دیکھا جھوم کر پرے سے
نکلا میدان مین آکے کہا او طلسم کشا اگر کچھ دعوی جرات ہی تو میرے مقابلہ مین آ کچھ جوہر جرات دکھا بدیع الملک
راہوار کو چھیڑ کے آگے بڑھے اُس پہلوان کے مقابلہ مین آئے پہلوان نے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے گرز
اُسکے ہاتھ سے چھین کر اُسی کے سر پر لگایا کہ استخوان سر چور چور ہو گئے پہلوان گھوڑے سے زمین پر گرا ارتب نے
دوسرے پہلوان کو روانہ کیا اُسنے آتے ہی نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے وار کو خالی دیکر نیزہ پر ہاتھ ڈال دیا
جھٹکا مارا کہ اُسکے ہاتھ سے نیزہ چھوٹا مگر جھٹکے کی تکان جو پہونچی یہ پہلوان بھی گھوڑے سے زمین پر گرا بدیع الملک
گھوڑے کی طرف تلوار کھینچکر چلے شاہزادہ نے وہی نیزہ اُسکے سینہ پر مارا سنان نیزہ پشت کے پار گذری یہ گرکر
ٹھنڈا ہوا ارتب جادو نے اسی طرح دس پہلوان یکے بعد دیگرے روانہ کئے بدیع الملک نے سب کو قتل
کیا جب ارتب نے یہ کیفیت دیکھی کہ کسی طرح یہ جوان زخمی نہین ہوتا ہی اور اب پہلوان بھی اسکے مقابلہ مین نہین
جاتے ہین تو ایک ساحر سے کہا تو جا کر اس جوان سے مقابلہ کر مین یہان سے اسپر سحر کرتا ہون کہ طاقت اسکی گھٹے اور تیرا
زور بڑھے وہ ساحر صف سے نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا نعرہ کیا او جوان تو نے دس پہلوان ہمارے لشکر کے
قتل کیے مگر اب تیری جان نبچیگی بدیع الملک نے کہا اس یادہ گوئی سے کیا حاصل ہی لا جو حربہ رکھتا ہو اُس نے وار
تلوار کا کیا بدیع الملک نے وار اسکا خالی دیا اب ارتب جادو نے سحر کرنا شروع کیا مگر بدیع الملک پر سحر کیونکر
تاثیر کرتا اُنکے پاس لوح سلیمانی موجود تھی ارتب جادو سحر کر رہا ہی اور بدیع الملک اُس ساحر سے لڑ رہے ہین کہ ایک
مقام پر ساحر نے چاہا مین سر پہ بدیع الملک کے وار کرون بدیع الملک نے سپر کو سر کے پناہ کیا بارٹھ بچا کے
کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اُسنے چاہا مین کمر مین ہاتھ ڈالون مگر بدیع الملک نے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ سر اُسکا اُوڑ گیا مر کے
گھوڑے سے گرا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ کے آواز آئی کشتی مرا نام مین
سفاک جادو بود بدیع الملک نے ارتب کی طرف دیکھکر کہا کیا اب پہلوان تیرے لشکر مین نہین باقی ہین جو ساحرونکو
براے جنگ بھیجتا ہی ارتب نے شرما کے سر جھکا لیا مگر حیران ہوا کہ یہ کیا بات تھی کہ اس جوان پہ سحر نے تاثیر نہ کی جب
بدیع الملک کو میدان مین عرصہ ہوا اور کوئی براے مقابلہ نہ نکلا تو بدیع الملک میدان مین ٹہلنے لگے قریب شام
ارتب جہلدہ طبل بازگشت بجوا کے پلٹ گیا بدیع الملک بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے زرتاب
جادو نے بارگاہ مین آکر بدیع الملک کے ہاتھون کو بوسہ دیا عرض کی ای شہریار یہ جنگ تھی یا اعجاز نہ تھا آجتک
ایسی جنگ نہین دیکھی بدیع الملک نے فرمایا ملک صاحب آپنے ابھی تماشاے جنگ نہین دیکھا ہی اگر
صاحبقران کی جنگ ملاحظہ فرمائیے تو آپ کو تعجب ہو زرتاب نے جواب دیا آقاے نامدار مین جانتا ہون
آپ حضرات پر شجاعت ختم ہی آشوب جادو نے کہا اب کل دیکھئے براے مقابلہ کون نکلتا ہی کسکو پکارتا ہی کل
میدان مین نتیجہ ہونے والا ہی زرتاب نے کہا کل آقاے نامدار کو کوئی نہ پکاریگا کیا عجب ہی جو کل ساحرونکی

جنگ ہوا اسی ذکر مین رات زیادہ آئی بدیع الملک نے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام شاہزادہ نے صحبت
برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین بستر خواب پر جا کے محو خواب ہوے لیکن ارتب جادو جو اپنی
بارگاہ مین پلٹ کے آیا اُسنے سردارون کو جمع کیا کہا بڑے تعجب کی بات ہے آج مین نے اس جوان پر کئی سحر کئے
مگر ایک نے تاثیر نہ کی اُسنے ساحرونکو قتل کیا اگر کل بھی یہی جوان میدان مین آئیگا تو قیامت برپا کر دیگا کسکی مجال ہے
جو اس سے مقابلہ کر سکے سردارون نے کہا پھر آپکی کیا راے ہے ارتب جادو نے کہا مین یہ بات تحقیق کرنا چاہتا
ہون کہ کس وجہ سے اسپر سحر نہین تاثیر کرتا ہے سب نے کہا یہ بات کیونکر تحقیق ہو سکتی ہے ارتب نے کہا کوئی شخص
یہانسے اپنی ہیئت تبدیل کر کے جائے وہان کسی سے تحقیق کرے جب کیفیت خلاصہ معلوم ہو تو اُسکی نسبت کچھ
کارروائی کی جائے دو تین ملازمون نے کہا ہم اس امر کو ابھی تحقیق کرتے ہین سب حال خلاصہ معلوم ہو جائیگا پھر جو کچھ
آپکے مزاج مین آئے وہ تدبیر کیجئے گا یہ کہکر اپنی ہیئت سحر کے ذریعہ سے تبدیل کر کے طرف لشکر بدیع الملک کے
روانہ ہوا یہان آ کے ادھر اُدھر پھرنے لگا اتفاق سے عیار آفتاب نیزہ باز و سیار تیزپا ایک مرد مسافر کی صورت
بنا ہوا ٹہل رہا تھا اس ساحر نے جو اسکو دیکھا کہا میان مسافر تم کہانسے آتے ہو کیا کیفیت ہے کسکی تلاش مین آئے ہو
سیار نے کہا تم کون ہو ساحر نے کہا مین اسی لشکر کا ملازم ہون اب تو سیار نے اسکی صورت غور سے دیکھی تو اپنے
یہان کا ملازم نہ پایا سمجھا کوئی عیار ہے اسکی حقیقت دریافت کرنا چاہئے کہا اس وقت تم یہان کیون ٹہل رہے ہو ساحر نے
جواب دیا مین ایک ضرورت سے یہان آیا ہون مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو سیار نے کہا مین اس لشکر کا ملازم ہون
ساحر سمجھا کہ یہ ہمارے لشکر کا ملازم ہے شاید کہین چھوٹ کے رہگیا تھا اب آتا ہے اس سے بھی اپنی کیفیت بیان کرنا چاہئے
شاید یہ کوئی تدبیر نکالے اور کسی سے تحقیق کرے یہ سوچ کے اُسنے کہا بھائی اصل یون ہے کہ ہم تم دونون ایک ہی
سرکار کے نمک خوار ہین مین یہان اس ضرورت سے آیا ہون کہ بدیع الملک جس جوان کا نام ہے جو بارادہ طلسم کشائی
یہان آیا ہے اُسپر سحر کیون نہین تاثیر کرتا ہے یہ کیفیت مجکو دریافت کرنا ہے اگر تمسے بن پڑے تو تم بھی دریافت کرو سیار
نے کہا مین ابھی تحقیق کئے دیتا ہون تم اسی جگہ ٹھرو مین اسکا تجسس کرتا ہون ساحر کو وہین ٹھرایا آپ زرتاب
کے پاس آیا کہا ایک ساحر لشکر ارتب جادو سے اس واسطے آیا ہے کہ تحقیق کرے کہ آغاے نامدار پر سحر کیون نہین تاثیر
کرتا ہے مین اُسکو ایک گوشہ مین چھوڑ آیا ہون چلکر اُسکو اسیر کر لین زرتاب اُٹھا اسباب سحر لیکر باہر آیا سیار بھی اُسکے
ہمراہ چلا جہان پر ساحر کو چھوڑ گیا تھا وہان آکر اُسنے بتا دیا دیکھئے وہ کھڑا ہے زرتاب جادو نے سحر کیا ساحر زمین پر گرا
سیار نے دوڑ کے اُسکے خنجر مار دیا کہ اُسکا شکم چاک ہو گیا زرتاب نے کہا ارے یہ کیا کیا ہم اُسکو اسیر کر لیجاتے
اُس سے تحقیق کرتے سیار نے کہا اب تو مین نے اسکا فیصلہ کر دیا مگر ساحر جو مر کے گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری
ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز آئی کشتی مرا نام من سیماب جادو بود سیار تو خنجر مار کے الگ ہوا زرتاب
اپنے یہان آیا مگر سیار نے رنگ روغن عیاری کا نکالا اُسکی اصلی صورت جو مرنیکے بعد ظاہر ہو گئی تھی وہی
صورت اپنی بنائی اور لشکر ارتب مین آیا بارگاہ مین ارتب کی گیا ارتب اُس وقت منتظر بیٹھا تھا اُسنے جو دیکھا
کہ سیماب جادو آتا ہے کہا اے سیماب تو نے تحقیق کیا کیفیت معلوم ہوئی سیماب نے کہا حضور مین نے تحقیق کیا اور حال مفصل معلوم ہوا
یہ اُسکی پیدائشی بات ہے اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے اور اسپر منحصر نہین ہے جسقدر ہمسایہ ان حجرہ مین سبکی یہی خاصیت اور شناخت ہے کہ اسپر سحر تاثیر
تاثیر نہین کرتا ہے ارتب جادو نے کہا پھر اب کیا انتظام کرنا چاہئے آفتاب نے کہا ممکن ہے کہ یہ لوگ قتل ہون مگر کوشش بڑی کرنا ہوگی ارتب
جادو نے کہا جو کچھ کوشش ہوگی مین کرونگا مگر یہ کسیطرح سے قتل ہون سیماب نقلی نے کہا ایک ترکیب یہ مین نے سوچی ہے اگر آپکی راے

موافقت کرے ارتب نے کہا بیان کرو سیماب نقلی نے کہا ایک فقیر نے ان لوگون کو دعا دی ہو اُسکی تاثیر سے
انپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اگر کوئی اُس فقیر کو قتل کرے تو کیا عجب ہو کہ انپر سحر تاثیر کرے کیونکہ مین نے ایک رفیق خاص کے زبانی
یہ بات سنی ہو کہ جب کوئی اُس فقیر کو قتل کرے تو انپر سحر تاثیر کرے ارتب نے کہا پھر اُس فقیر کو کیونکر قتل کرین سیماب نقلی نے کہا
بے آپکے تشریف لیچلے کچھ نہین پڑیگا لیکن آپ تنہا تشریف لیچلین یہانسے دو دن کی راہ ہو آپ تشریف لیچلیے یہان لشکر مین
سب سے کہدیجئے کہ وہ لوگ مقابلہ کرلین ارتب نے کہا بھلا یہ ہو سکتا ہو سیماب نقلی نے کہا اچھا دو روز کی مہلت
لے لیجائے ارتب نے کہا یہ بات ممکن ہو کہ مین دو روز کی مہلت لے لون سیماب نقلی نے کہا آپ اسی وقت نامہ تحریر فرمائے
ارتب نے کہا اب وقت باقی نہین ہو کل دیکھا جائیگا سیماب نقلی نے کہا ایک کلمہ گستاخانہ عرض کرتا ہون ارتب
نے کہا جو مزاج مین آئے کہو سیماب نقلی نے کہا مجکو بیہوشی کی عادت حد سے زیادہ ہو جب تک شراب نہین پیتا ہون
طبیعت بچین رہتی ہو ارتب نے کہا اے سیماب تمنے خوب یاد دلایا مجکو بھی آج دن بھر گذر گیا مگر شراب نہین پی یہ کہکر
اُسی وقت خادمون کو پکارا جب خادم حاضر ہوے تو اُسنے کہا شراب محفل مین لاؤ خادمون نے شراب کی گلابیان کباب کی
کشتیان محفل مین لاکے رکھین سیماب نقلی نے ایک گلابی کھینچکر جام اُٹھایا شراب اُنڈیلی نگاہ بچا کے تھوڑی بیہوشی اُس مین
ملائی ارتب کے آگے جام بڑہایا کہا آپ نوش فرمائیے ارتب نے کہا تم بہ نسبت میرے زیادہ عادی ہو پہلے تم پیو
سیماب نقلی نے کہا بھلا یہ مجھسے ہو سکتا ہو پیشتر آپ نوش فرمائیے پھر مین بھی پیونگا ارتب نے اِسکے ہاتھ سے جام لیا
بے اندیشہ انجام پی گیا اور دو چار آدمی جو وہان موجود تھے اُنکو بھی شراب پلائی تھوڑی دیر کے بعد سب کی آنکھون مین
سرسون پھولی ارتب کا سر چکرایا کہا اے سیماب یہ شراب کیسی ہو میرے سر مین درد پیدا ہو گیا سیماب نقلی نے کہا اُٹھ کے
ٹہلیئے سیماب نقلی کے کہنے سے ارتب ٹہلنے کو اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کے گرا اِسکے گرتے ہی اور لوگ اُٹھے جو اُٹھا گرا
جب سب گر کے بیہوش ہوے پھر تو سیماب نقلی نے نعرہ کیا منم سیار تیز پا عیار آفتاب نیزہ باز نعرہ کر کے ارتب کی
زبان مین سوزن دیا پشتارہ باندہ کر لے نکلا تھوڑی رات باقی تھی کہ اپنے لشکر مین پہونچا اُسوقت اُسنے کسی کا جگانا بہتر
نہ جانا اپنی بارگاہ مین آیا پشتارہ ایک کنارے رکھدیا بستر خواب پر لیٹ رہا چونکہ شب بھر کا جاگا ہوا تھا لیٹتے ہی
سو گیا رات تو بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہو گئی مگر عیار کی آنکھ نہ کھلی یہان صبح ہوتے ہی بدیع الملک نے
نماز صبح سے فراغت کی سلاح طلب کئے خادمون نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے سلاح ذات پر آراستہ
کئے بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب حاضر ہوا بدیع الملک نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے جانب
میدان کارزار مع لشکر جرار روانہ ہوے میدان مین آکر لشکر کی صفین درست کین منتظر لشکر حریف ہوے مگر ارتب
جادو کے لشکر کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ جب صبح ہوئی اور مدہوش جو بارگاہ ارتب مین پڑے تھے اُنکو ہوش آیا
تو کسی نے ارتب کو نہ پایا سب لوگ گھبرائے دل مین خیال کیا کہ ہملوگ کس حالت مین تھے یہ سوچکر بارگاہ کے
باہر آئے اور ملازمین سے کہا آقاے نامدار کہان تشریف لیگئے ہین انھون نے کہا اپنی بارگاہ مین ہونگے ان لوگون نے
کہا ہم ابھی انھین کی بارگاہ سے آتے ہین وہان تو وہ نہین ہین ان لوگون نے جواب دیا پھر کہان گئے اسی گفتگو مین لوگ
بارگاہ مین ارتب کے گئے مگر وہان ارتب کو نہ پایا تو سب لوگ حیران ہوے اب تو اسکا چرچا ہوا لوگون نے کہا
حریف کا لشکر میدان مین آگیا ہو اگر اُنکے مقابلہ مین نہ جائینگے تو بڑی ذلت ہو گی بہتر یہ ہو کہ ہملوگ ان لوگون سے مقابلہ
کرین یہ بات آقاے نامدار کو بھی بہت پسند ہو گی اور جب سنین گے بہت خوش ہونگے سب لوگ اس امر پر متفق الراے
ہوے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کر کے میدان مین آئے ایک ساحر کہ اُسکو ارتب جادو بہت کچھ مانتا تھا

اُسے اپنا افسر بنایا میدان مین بدیع الملک نے دیکھا ارتب نہین معلوم ہوتا ہی اُسکی جا پر کوئی اور ساحر ہی بدیع الملک نے زرتاب جادو سے کہا ارتب نہین آیا زرتاب نے عرض کی اُسکے دل مین کل خوف سما گیا ہمت ہار کے بیٹھ رہا آج اپنی جگہ پر جراؤ جادو کو مقرر کرکے بھیجا ہی بدیع الملک نے فرمایا یہ کون شخص ہی زرتاب نے عرض کی یہ ارتب جادو کا ملازم ہی مگر ارتب اسے بھائی کہتا ہی بہت مانتا ہی اسکو ہر طرح کا اختیار ہی ارتب بغیر اسکی راے کے کوئی کام نہین کرتا ہی آج اسکو اپنی جگہ پر مقرر کرکے بھیج دیا ہی یہان تو یہ ذکر تھا جراؤ جادو نے اپنا تخت آگے بڑھایا کہا ای فرقۂ خدا پرستان آج ارتب لوحدار جادو ایک ضرورت سے تشریف لیگئے ہین مگر مین تملوگون سے مقابلہ کرنے کو آیا ہون تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے آشوب جادو نے تخت بڑھایا زرتاب نے کہا ای آشوب تم ٹھہر جاؤ مین جاتا ہون آشوب نے کہا آپکی شان کے خلاف ہی کہ ایسے لوگون کے مقابلہ مین جائیے ہان اگر ارتب جادو میدان مین بلاتا تو اُسکے مقابلہ مین آپکو جانا چاہیئے تھا اور ان لوگون کے لئے ہم کافی ہین زرتاب جادو خاموش ہو رہا آشوب آگے بڑھا جراؤ جادو نے اپنا تخت اور آگے بڑھایا کہا او آشوب تجکو ایسی نمک حرامی زیبا نہ تھی آشوب نے جواب دیا کہ جراؤ تجکو لازم نہین ہی کہ ایسا عاقل و فرزانہ ہو کر مذہب باطل کی پیروی کرتا ہی ارے اب تجکو یہ لازم ہی کہ اپنے انجام کا خیال کر جراؤ جادو نے کہا بس اب زیادہ نہ کہنا نہین سزا پائیگا آشوب نے کہا تیری کیا مجال ہی جو ہمکو سزا دے یہ کہکے جراؤ نے ایک گولا آشوب پر مارا گولا جو پھٹا ہزارون برقین گرین مگر آشوب نے اُس گولے کو رد کیا اور ایک آئینہ اپنی جھولی سے نکالا جراؤ کے سامنے کیا جراؤ کی جو نگاہ آئینہ پر پڑی بیہوش ہو کے گرا آشوب جادو بڑھا کہ سر اسکا کاٹ لون مگر سب لشکر ٹوٹ پڑا آشوب پر چارون طرف سے سحر ہونے لگا یہ کیفیت زرتاب جادو دیکھ کر آگے بڑھا اسکا بڑھنا تھا کہ تمام لشکر اسکا بھی بڑھا جنگ مغلوبہ ہونے لگی لشکر زرتاب کے ساحرون نے جان لڑا دی آشوب کے لشکر والے بھی خوب لڑے لشکر جراؤ کے بیس ہزار ساحر قتل ہوے مگر آشوب جادو نے جو موقع پایا جراؤ جادو کو قتل کر ڈالا اسکے مرنے کی جو صدا بلند ہوئی فوج کا دل ٹوٹ گیا بھاگنے کی تلاش ہوئی شکست فاش ہوئی فوج ارتب فرار ہوئی آشوب زرتاب نے پیچھا کیا تھوڑی دور جا کے جب ارتب کی فوج نے دیکھا کہ اب اسنے مفر نہ ہوگی مجبور ہو کے امان طلب کی زرتاب نے ہاتھ روکا سب فوج بھی اُسکی آگے آگے ساحر زرتاب کے سامنے ہاتھ جوڑ جوڑ کے آئے زرتاب اُسی صورت سے سب کو لیکر بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک نے سب کو مسلمان کیا ساحر ایمان لائے بدیع الملک کو خوشی حاصل ہوئی بفتح و فیروزی میدان سے اپنی بارگاہ کی طرف پلٹے داخل بارگاہ ہوے سب سپاہیون نے نذرین گذرین بدیع الملک نے اسکی خوشی مین بہت کچھ انعام و اکرام تقسیم فرمایا آفتاب نے عرض کی ای شہریار مین صبح سے ایک فکر مین ہون بدیع الملک نے فرمایا خیر تو ہی آفتاب نے عرض کی سیار تیز پا عیار میرا آج صبح سے نہین معلوم ہوتا ہی زرتاب نے کہا شب کو تو میرے پاس آیا تھا اور تمام حقیقت رات کی جو گذری تھی بیان کی تھی بدیع الملک نے کہا اُسکے خیمہ مین جا کر دیکھو آفتاب نے ملازمون کو بھیجا ملازم جو اُسکے خیمہ مین آئے دیکھا سیار سو رہا ہی سب نے جگایا سیار آنکھین ملتا ہوا اُٹھا ملازمین نے کہا آفتاب نیزہ باز تمھارے آقاے نامدار تمھین صبح سے ڈھونڈ رہے ہین تم کہان تھے سیار نے کہا مین اپنے خیمہ مین تھا ملازمون نے کہا جلد چلو سیار آفتاب کے پاس آیا سلام کیا آفتاب نے پوچھا ای سیار تم کہان تھے تمھین بہت تلاش کیا سیار نے عرض کی آقاے نامدار مین شب کو ایک ضرورت سے گیا تھا مجکو وہان عرصہ ہو گیا صبح کے قریب اپنے لشکر مین آیا خیمہ مین جا کر سو گیا دن بھر سویا کیا مگر ایک چیز ایسی لایا ہون کہ آپ

بہت خوش ہونگے اور شاہزادہ عالم بھی یقین ہے بہت مسرور ہون آفتاب نے کہا کیا ہے سیار نے کہا آپ میرے ہمراہ تکلیف
فرمایئے خیمہ مین چلئے تو دکھاؤن آفتاب نیزہ باز سیار کے ہمراہ اسکے خیمہ مین آیا سیار نے پشتارے سے ارتب جادو کو
نکالا آفتاب کو دکھایا آفتاب بہت خوش ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی آقائے نامدار
ارتب جادو بھی گرفتار ہو کر آیا ہے بدیع الملک نے کہا کون لایا ہے آفتاب نے کہا سیار اسکو گرفتار
کر کے لایا ہے بدیع الملک نے کہا پھر اُسکو یہان لاؤ آفتاب پھر وہان سے اُٹھا سیار کے خیمہ مین آیا کہا اسکو
ہوشیار کر سیار نے ارتب کو ہوشیار کیا مشکین اسکی باندھ لین تھین ارتب جو ہوشیار ہوا اپنے کو اس
حالت مین پایا بہت گھبرایا آفتاب نے کہا اے ارتب اب ہمارے آقائے نامدار کی خدمت مین چلو ارتب
حیران ہوا آفتاب نے سر زنجیر کھینچا ارتب سر جھکا کے آگے بڑھا آفتاب کشان کشان اُسکو لیکر بدیع الملک کی
خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک نے ارتب جادو کو دیکھا حکم دیا کہ اسکو چوب بارگاہ سے باندھ دو
اور قلم دوات اسکے سامنے رکھو ہم کچھ سوال اس سے کرینگے آفتاب نے اُسکو چوب بارگاہ سے باندھ دیا زرتاب
نے کہا اے شہریار ابھی اس سے سوال نہ کیجئے مین غراب کو بھی لے آؤن پھر آپ اس سے سوال فرمایئگا بدیع الملک
خاموش ہو رہے زرتاب اُٹھا غراب ابر سوار کو لایا اُسکو بھی باندھ دیا اب قلم دوات دونون کے آگے رکھا بدیع الملک
نے کہا اے ارتب جادو اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے اور دین سامری پرستی پر لعنت کیون نہین
کرتا ہے اور اے غراب ابر سوار تجسے بھی یہی سوال ہے ارتب جادو نے قلم اُٹھایا پرچہ قرطاس پر تحریر کیا کہ اگر آپکے
مذہب کی کرامتین خود سامری و جمشید بھی آکر مجھسے بیان کرین تو بھی مین ترک مذہب نکرون بدیع الملک غراب
کی طرف متوجہ ہوئے غراب نے بھی ایسا ہی کچھ جواب مہمل تحریر کیا بدیع الملک نے حکم دیا کہ یہ دونون کافر
واجب القتل ہین انکو اسی وقت قتل کرو زرتاب نے کہا گلپوش کے بارے مین کیا حکم ہے بدیع الملک
نے فرمایا اگر وہ اسلام قبول کرے تو اُسکو رہا کر دو ورنہ اُسے بھی انھین بیدینون کے ساتھ قتل کرو زرتاب جادو
نے گلپوش جادو کو بھی حاضر کیا بدیع الملک نے اُس سے بھی تحقیق کیا اُسنے بھی انکار کیا بدیع الملک
نے اُسکی نسبت بھی حکم قتل صادر فرمایا زرتاب نے عرض کی اب انکی قتل صبح پر منحصر رکھئے بدیع الملک نے
کہا آپ کو اختیار ہے زرتاب نے عرض کی انکے قتل کیواسطے ذرا کوشش کرنیکی ضرورت ہوگی کیونکہ طلسم خونخوار مین
جسقدر ساحر ہین یہ سب روئین تن ہین یا تو یہ سحر سے قتل ہوتے ہین یا انکے قتل کا سامان جب آئے تب یہ قتل
ہون سامان انکے قتل کا بہت دور ہے یہان سے سو کوس پر ایک چشمہ ہے جب اُسکا پانی آئے اور اُس مین تلوار
بجھائی جائے تو یہ لوگ قتل ہون اس سبب سے مین عرض کرتا ہون کہ یہ اس وقت قتل نہ ہوسکینگے صبح کو جب
مین سحر کر کے خنجر درست کرونگا تب یہ لوگ قتل ہونگے بدیع الملک نے فرمایا پھر صبح پر رکھئے اور اس وقت
یہان کی باتون مین بھی فرق نہ آئے زرتاب نے عرض کی اب انکو قتل کر کے پیشتر آپ کو ارتب لوحدار کے
مکان پر چلنا چاہیئے کہ وہان لوح ہے بدیع الملک نے فرمایا پھر گلپوش جادو کے یہان کب جانا ہوگا زرتاب
نے کہا جب وہانسے لوح حاصل کر کے فراغت ہوگی اُسوقت گلپوش جادو کے مکان پر تشریف لیچلئے گا اور جب لوح
آپکے پاس ہوگی تو آپکو پھر کیا خوف ہے جب اُسوقت مین کہ لوح آپکے پاس موجود نہین ہے اور فضل خدا سے سب کام
آپکے اپنے ہی ہو جاتے ہین تو جسوقت مین لوح آپکے پاس ہوگی تو آپسے کوئی کیا مقابلہ کرسکیگا بدیع الملک
نے کہا حضور الملک ہی زرتاب نے کہا علی الصباح یہ سب انتظام ہونا چاہیئے بدیع الملک نے فرمایا

ملک صاحب ایک امر آپسے دریافت کرنا چاہا مگر اُسکا وقت نہ تھا اسوجہ سے ملتوی رہا شاید اسوقت اُسکا وقت ہے
مین عرض کرتا ہون زرتاب نے کہا ارشاد فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا جس روز مین آشوب جادو کے مکان پر
گیا آشوب نے مجھسے کہا اگر آپ طلسم کشاے اصلی ہین تو یہان ایک دفینہ ہے اُسکو نکالیے مین نے زمین کھودی ایک صندوق
آہنی زمین سے برآمد ہوا مین نے بہت کچھ زور کیا مگر اُس صندوق کا قفل نہ کھلا جب مین مجبور ہوا تو مین نے چاہا کہ اُسکو توڑوالون
مگر صندوق ایسا مضبوط تھا کہ ٹوٹ بھی نہ سکا آپکو معلوم ہے کہ وہ صندوق کیسا اور اُس مین کیا چیز ہے زرتاب نے کہا مین نے
اکثر آشوب کی زبانی یہ حکایت سُنی تھی کہ ایک صندوق اُسکے مکان مین بانیان طلسم نے دفن کیا ہے اور شرط یہ کی تھی کہ جو
طلسم کشاے اصلی ہوگا وہ اس صندوق پر قبضہ کریگا ایک امر تو ہے کہ اُسکے دستیاب ہونے سے قوت طلسم کشائی مین فراوانی
ہوتی ہے مگر یہ نہین معلوم کہ وہ کیا چیز ہے اور اُس مین کیا رکھا ہے بدیع الملک نے خادمون سے کہا صندوق لاؤ خادمون نے
صندوق حاضر کیا بدیع الملک نے وہ صندوق زرتاب کو دیا کہا آپ اس کو کسی تدبیر سے کھولیے زرتاب جادو
نے بہت سے سحر کیے مگر صندوق نہ کھلا زرتاب نے عرض کی اے شہریار یہ ایسی چیز ہے جو مجھسے نہ کھلے گی بدیع الملک نے
فرمایا پھر اسکو کیا کرنا چاہیے زرتاب نے عرض کی اسکو رہنے دیجیے جب اسکا وقت آئیگا یہ خود کھل جائیگا سواے
اسکے اور کوئی تدبیر نہین ہے بدیع الملک نے پھر اُس صندوق کو خزانے مین بھیجدیا اس گفتگو مین رات بہت گذر گئی
تھی بدیع الملک نے خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان بچھایا بدیع الملک نے خاصہ نوش کیا صحبت
برخاست ہوئی سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے بدیع الملک نوجوان بھی خوابگاہ مین تشریف لیگئے
آرام فرمایا رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی بدیع الملک بیدار ہوے امور ضروری سے
فراغت حاصل کرکے باہر تشریف لائے زرتاب جادو نے ارتب جادو اور غراب جادو اور گلپوش جادو کو
حاضر کیا بدیع الملک نے حکم قتل دیا زرتاب نے ایک تلوار طلب کی جب تلوار آئی اُسنے دیر تک تلوار پر
اسم سحر پڑھ پڑھ کے دم کیے بعد اُسکے جلاد کو طلب کیا جلاد حاضر ہوا بدیع الملک سے زرتاب نے عرض کی
حضور یہ لوگ براے گردن زدنی جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا لے جاؤ زرتاب نے جلاد کو کچھ کلمات تعلیم
کیے کہا پہلے یہ کلمات کہہ لینا پھر تلوار لگانا جلاد غراب جادو کو پہلے لیگیا زرتاب نے کہا اے غراب ابرسوار ابھی تک
خیریت ہے ترک کردو اپنے دین باطل کو غراب نے گردن ہلائی زرتاب نے جلاد سے اشارہ کیا جلاد نے چبوترے پر
بٹھا کے گردن پر کوسے کا خط لگایا زرتاب نے کہا اے غراب ابھی آسان ہے غراب نے پھر انکار کیا زرتاب نے
پھر جلاد کو اشارہ کیا جلاد نے وہی کلمات تعلیم کردہ زرتاب زبان پر جاری کیے جب وہ ختم ہوئے ہاتھ مارا کہ غراب
ابرسوار کا سر اُڑ گیا اُسکا سر کٹتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہوئی آواز آئی کُشتی مرا نام من غراب
ابرسوار جادو بود زرتاب نے پانی پر کچھ پڑھ کے پھینکا تاریکی دفع ہوئی جلاد نے گلپوش جادو کا ہاتھ پکڑا زرتاب
نے کہا اے گلپوش اب تک خیر ہے اپنے دین باطل کو ترک کرو گلپوش نے گردن ہلائی زرتاب نے جلاد سے
کہا قتل کر جلاد نے اُسکو بھی ریگ کے چبوترے پر بٹھایا وہی کلمات زبان پر لایا جب کلمات تمام ہوے جلاد نے
ہاتھ مارا کہ اُسکا بھی سر اُڑ گیا سر اُڑتے ہی اندھیرا ہوگیا آواز آئی کُشتی مرا نام من گلپوش جادو بود زرتاب نے
پھر پانی چھڑکا تاریکی دفع ہوئی جلاد نے آکر ارتب جادو کا ہاتھ پکڑا زرتاب نے کہا اے ارتب اب بھی خیر
ہے اپنے دین باطل کو ترک کردو اور اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کرو ارتب نے گردن ہلائی زرتاب
نے جلاد کو اشارہ کیا جلاد نے ارتب کو ریت کے چبوترے پر بٹھایا زرتاب نے کہا اے ارتب خیر ہے

اطاعت قبول کروا ارتب نے پھر گردن ہلائی زرتاب نے اشارہ کیا جلادونے پھر وہی کلمات ورد زبان کئے
جب کلمات ختم ہوے اپنے ہاتھ مارا کہ سر اڑ گیا ارتب کا سر کٹنا تھا کہ برقین چمکنے لگین تاریکی چھاگئی ایک ہنگامہ
برپا ہوا تھوڑے عرصے کے آواز آئی کشتی مرا نام مین ارتب لوحدار جادو بود افسوس مردیم وجاندادیم وبہ مطلب خود نرسیدیم
اس صدا کے آنیکے ساتھہی تاریکی موقوف ہوئی زرتاب جادو نے لاشین ان سب کی اٹھواکر پھکوادین بدیع الملک کی
خدمت مین حاضر ہوا عرض کی اسی وقت تشریف لیچلیے اب توقف مناسب نہین ہی ورنہ لوح نملیگی بدیع الملک نے
اسی وقت اپنے لشکر مین حکم دیا کہ چلنے کی طیاری کرو لشکریون نے جلدی جلدی سفر کا سامان کر دیا تھوڑی دیر کے بعد
بدیع الملک نے وہانسے کوچ کیا زرتاب نے عرض کی آقاے نامدار جہان تک ممکن ہو جلد تشریف لیچلیے کہ لوح تک
کوئی دوسرا نہ پہونچنے پائے بدیع الملک نے لشکر کو حکم دیا کہ جلدی چلو زرتاب جادو نے کہا ای آقاے نامدار
آپ میرے تخت پر تشریف لائین لشکر کو آشوب جادو لے آئینگے بدیع الملک نے گھوڑا خادموں کے حوالے
کیا آپ زرتاب کے تخت پر تشریف لیگئے زرتاب نے تخت کو تیز کیا تھوڑے عرصے مین تخت قلعہ زرسیف مین
جاکر پہونچا بدیع الملک نے دیکھا بہت سی عمارتین منہدم ہوگئی ہین بہت سے درخت جل گئے ہین کوئی عمارت ایسی
نہین ہی جو ثابت ہو زرتاب بدیع الملک کو اپنے تخت پر لیے ہوئے ایک چہار دیواری کے قریب پہونچا بدیع الملک
نے دیکھا کہ وہ چہار دیواری سالم ہی اور اُسکے اندر کچھ مکان بھی معلوم ہوتے ہین بدیع الملک نے کہا کیون
ملک صاحب یہ مکانات کیون قائم ہین زرتاب نے کہا یہ مکانات لوح کی برکت سے ٹھرے ہوے ہین
جسوقت لوح ان مین سے جدا کی جائیگی یہ بھی منہدم ہو جائینگے اور اسمین خزانہ بھی ہی یہ کہکر تخت اتارا بدیع الملک سے
عرض کی آپ بسم اللہ کہکے کسی مکان مین داخل ہوجیے کیونکہ یہ شرط ہی کہ جس مکان مین طلسم کشا پہلے قدم رکھین گے
لوح اُسی مین ہوگی بدیع الملک نے ایک مکان مین نام خدا لیکر داخل کیا دیکھا اُس مکان مین ایک حجرہ بنا ہی
بدیع الملک اُس حجرہ مین تشریف لیگئے دیکھا ایک تخت پر تاج مرصع کار رکھا ہی اور چند کشتیون مین سلاح جنگ
رکھے ہین ایک کشتی مین لباس پرتکلف رکھا ہی اور ایک رقعہ لکھا ہوا رکھا ہی بدیع الملک نے اُس رقعہ کو اُٹھایا
پڑھنے لگے اُس مین لکھا تھا کہ جو شخص طلسم کشاے اصلی ہو اور یہان تک پہونچے اُسکو لازم ہی کہ پہلے اس لباس کو
پہنے پھر لوح پر قبضہ کرے بدیع الملک نے وہ لباس زیب جسم کیا سلاح ذات پر آراستہ کئے دیکھا اُسی تخت پر
ایک گلدستہ رکھا ہی بدیع الملک نے اُس گلدستے کو اُٹھایا گلدستہ کے اُٹھاتے ہی لوح چمکی بدیع الملک
خوش ہوے گلدستے کو کھولا لوح برآمد ہوئی بدیع الملک نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لوح گلے مین ڈالی
اُس حجرے سے شادان وفرحان باہر تشریف لائے زرتاب جادو نے جو یہ شان وشوکت بدیع الملک کی دیکھی
خوش ہوگیا کہا ای شہریار خدا نے شجاعت اور اقبالمندی آپ ہی پر ختم کی ہی بدیع الملک نے فرمایا سب
عنایت پروردگار ہی میری کیا حقیقت ہی زرتاب نے کہا اب خزانے مین تشریف لیچلیے بدیع الملک زرتاب
کے ہمراہ خزانے مین تشریف لائے دیکھا خزانہ بہت معقول ہی بدیع الملک نے فرمایا جب تک لشکر نہ آئیگا
تب تک خزانہ کیونکر یہانسے اُٹھ سکتا ہی زرتاب نے عرض کی لشکر کل تک یہان آئیگا بدیع الملک نے کہا یہ راہ
بہت دور تھی جو اس قدر تھوڑی دیر مین طے ہوئی زرتاب نے عرض کی حضور یہ دس دن کا راستہ تھا اور لشکر
بھی جلد آرہا ہی نہین تو دس دن مین آتا ہوتا اور دس دن مین یہان اور انتظام ہوجاتا یہ کہکر زرتاب نے عرض کی
آپ اور تحفہ جات کی طرف تشریف لے چلیے یہان تحفہ جات بہت ہین بلکہ جو کچھ خوشنما آتش چشم نے

آجتک جمع کیا وہ سب ارتب جادو کے پاس تھا بدیع الملک ایک اور حجرے مین تشریف لیگئے وہانسے نادرات
اشیا ہاتھ آئے زرتاب جادو نے کہا ابھی تحفہ جات بہت باقی ہین جب خونخوار آتش چشم قتل ہوگا تب وہ اشیا ہاتھ آئینگے
بدیع الملک نے فرمایا خونخوار آتش چشم اسکا نام کس مصلحت سے ہی زرتاب نے عرض کی اُسکے پاس دو آنکھین
شیشے کی بنی ہوئی ہین مگر وہ سحر سے بنائی گئی ہین تو اُنمین یہ تاثیر ہی کہ جسکی طرف اُن آنکھون کو چڑھا کر دیکھتا ہی وہ فوراً جل جاتا ہی
اسوجہ سے اُسکو خونخوار آتش چشم کہتے ہین بانیان طلسم نے یہ آنکھین دربانان طلسم کے لئے بنائین ہین جب یہ طلسم تباہ ہوا اور
دیون نے اُسکے مال و اسباب کو لوٹا اور بادشاہ اصلی اس طلسم کا نابینا ہوگیا تو اُسنے یہ آنکھین چڑھالین تھین اُسکو ان آنکھونکی
وجہ سے معلوم ہوتا تھا اُسکے بعد اُسکا بیٹا تخت پر بیٹھا اُسنے ان آنکھون کو اپنے پاس رکھا خونخوار جادو کا باپ بعہدۂ وزارت
ملازم تھا اُسنے ملکر اُسکو قید کر لیا ابتک وہ اسیر ہی سلطنت پر آپ قبضہ کیا وہ بھی نہ رہا اُسکے بعد خونخوار جادو تخت پر بیٹھا اب
آنکھین اُسکے پاس ہین یہ اُن آنکھون سے کام لیتا ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ بادشاہ اصلی کا بیٹا ابتک قید ہی زرتاب نے
عرض کی ابتک زندان خانہ مین بند ہی بدیع الملک نے کہا انشاءاللہ تعالی اُسکو اس طلسم کا بادشاہ بنائینگے زرتاب نے
کہا حق تو یہی ہی غرض رات بھر یہی باتین رہین جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے دیکھا ایک طرف سے غبار عظیم بلند ہوا
زرتاب کی بھی نگاہ پڑی اُسنے عرض کی حضور لشکر آگیا یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا آشوب
جادو لشکر کو ہمراہ لئے ہوے روا روی کرتا ہوا چلا آتا ہی بدیع الملک خوش ہوے آشوب جادو کے لینے کو بڑھے
آشوب نے جو دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان اور زرتاب جادو آتے ہین یہ بھی تخت سے اُترا بدیع الملک
قریب پہونچ گئے تھے زرتاب نے شاہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا شان و تجمل بدیع الملک کا دیکھکر بہت
خوش ہوا کہا ای شہریار مبارک ہو کہ وہ مرحلہ فتح ہوا جو بہت کوشش طلب تھا بدیع الملک نے کہا سب عنایت پروردگار
ہی اور آپ لوگون کی محنتون کا نتیجہ ہی آشوب نے عرض کی ای شہریار مین مشتاق ہون لوح دیکھ لون بدیع الملک نے
لوح دکھائی آشوب لوح دیکھکر بہت خوش ہوا بدیع الملک نے کہا بارگاہین جلد استادہ کرو خادمون نے بارگاہین
استادہ کین بدیع الملک آشوب و آفتاب اور کئی سردارون کو خزانہ مین لیکر آئے کہا اسکو یہانسے اُٹھا لے
سب نے اُس خزانہ کو لشکر کے خزانہ مین شامل کیا بدیع الملک نے آشوب سے کہا اب مجکو گلپوش کے مکان پر
ضرور جانا ہی نہین معلوم ملکہ شمیم عنبرین مو کی کیا کیفیت ہوگی اُس بیدین نے کیا سزا دی ہو کیونکر پیش آیا ہو پھر ملکہ کو جسوقت میری یاد
آتی ہوگی دل پر کیا صدمات گذرتے ہونگے مجکو اُنکی بیقراری کا خیال ہی یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک نے لشکر وہین چھوڑا
ایک ملازم نے عرض کیا یہان صید شکار بیشمار ہی شاہزادہ کا دل بھی چاہا اور ملازمون نے بھی رائے دی کہ حضور کی طبیعت
کا بہلنا مناسب ہی جب تک یہان قیام ہی شکار کا کھیلنا ضرور ہی شاہزادہ نے سامان شکار اسی وقت مہیا کرکے طرف صحرا کے
روانہ ہوے پس قریب ایک صحرای سبزہ زار کے جو پہونچے نہایت صحرا گلون سے آراستہ پایا جابجا درخت سرو پر
قمریون کو یاد خدا مین مشغول دیکھا اور طائران صحرائی بھی مصروف یاد خدا مین تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے شعر
برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ٭ ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار ٭ ہر گیاہے کہ از زمین روید ٭ وحدہ
لاشریک لہ گوید عجب طرح کا سرور شاہزادہ بدیع الملک کو حاصل ہوا لیکن خیال ملکہ شمیم عنبرین مو کا زیادہ ہوا کہ افسوس
اس صحرا مین ملکہ ہوتی اور صحبت عیش برپا ہوتی تو عجب طرح کا سرور اس دل حزین کو ہوتا غرض یہ تصور فرما رہے تھے کہ دیکھا
اُس صحرا کی جانب سے ایک شہسوار چہرہ پر نقاب ڈالے پیدا ہوا اور آکر اُن ملازمون سے جو وہان موجود تھے پوچھا کہ
شاہزادہ عالی حضرت کس مقام پر ہین وہ لوگ ہمراہ اپنے لیکر شاہزادہ عالی حضرت کے پاس آئے اُسنے مجرا کیا اور ایک پرچہ

جیب سے نکالکر شاہزادہ کے پیش کش کیا لفافہ کو چاک کرکے جو دیکھا تو اُسمین لکھا تھا کہ ملکہ شمیم عنبرین ہو کنیز خاص اے شاہزادۂ
عالی مرتبت مبارک ہو فتح کرنا اس طلسم کا اور غالب آنا دشمنون پر لیکن یہ سچ ہی شعر وفا کا لاکھ طرح سے کرے قرار کوئی دل
کرے کسی کی نہ الفت کا اعتبار کوئی + یہان اپنی کیفیت یہ ہی شعر دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی + عمر کٹنے کو کٹی
پر کیا ہی خواری سے کٹی + ہان شعر مرا در دیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگردم درکشم ترسم کہ مغز استخوان
سوزد + غرض آپکے فراق مین مین نے اپنے تئین یہان تک پہونچایا لہذا امیدوار ہون کہ آپ اپنے تئین مجھ تک پہونچایئے
زیادہ کیا حال لکھتی اُسی وقت شاہزادہ نے ان سب کو اُسی مقام پر چھوڑا اور آپ خوشی خوشی اُسکے ہمراہ یہ شعر پڑھتے ہوے
چلے شعر وعدۂ وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز تر گردد + غرض وہ شخص اپنے ہمراہ لیکر ایک چمنستان مین پہونچا اور نقاب
چہرہ سے اُٹھائی اور عرض کیا کہ ملکہ میرے مکان مین ہین اور چند خواصین ہمراہ ہین اور نام میر سید گلپوش ہی بدیع الملک نے
شاباش و مرحبا کہا اور کچھ اشرفیان دین لیکن ایک درخت مین ہزار رنگ کے گل لگے ہوے تھے شاہزادہ نے پوچھا یہ کیا بھید ہی کہ ایک
درخت اور ہزار رنگ کے پھول پھولے ہوے ہین اُسنے عرض کیا کہ اسمین تکلف یہ ہی کہ ہر گل کی خوشبو الگ ہی شاہزادہ شائق
ہوا اور قریب درخت پہونچکر پھول توڑا اور سونگھا دوسرا پھول سونگھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ایک بار چرخ مار کر زمین پر گرے اب اُسنے
کہ نام اُسکا مہتر سید گلپوش ہی اور بھیجا ہوا جسکا یہ آیا ہی کہ نام اُسکا قہار جادو ہی سمجھا یہ تھا کہ مین اُنسے عہدہ بر نہو سکونگا سوچ سے
اس عیار پر دغا کو روانہ کیا اور اُسنے اپنا کام کیا اور چادر عیاری مین لپیٹ کر ڈھائی گرہ سینہ پر عیاری کی دیکر روانہ ہوا بخدمت
قہار جادو راہ طے کرکے قریب بارگاہ قہار جادو کے پہونچا قہار نے اُسکو دیکھکر کہا کہ شیر یا بھیڑ اُسنے عرض کیا کہ آپکے اقبال سے ہمیشہ
شیر رہتے ہین یہ کہکر پشتارہ اُسکے آگے رکھا یہ نہایت شاد ہوا خلعت دیا اور جو شاہزادہ کے جسم پر تحفہ جات تھے سب لے لئے اور
ہاتھون مین ہتکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈالین اور ہوشیار کیا کہ اے طلسم کشا تجھے اسدن کی خبر نہ تھی منم قہار جادو مین دوست
گلپوش جادو کا ہون اور میری طبیعت ملکہ کے اوپر آئی ہوئی تھی مگر تیری ہی وجہ سے کیونکر میرے قبضہ مین آتی اب مین بعد تیرے
قتل کے اُسکو اپنے قبضہ مین لاؤنگا شاہزادۂ عالی مرتبت حیران تھے کہ مین کہان تھا اور کہان آگیا اسکی بارگاہ ہی اور کہان مین
آگیا پھر خیال آیا یہ شخص سید گلپوش تھا وہ عیار تھا اُسنے گرفتار کرکے اِسکے پاس پہونچایا ہی بدیع الملک نے کہا تجھے اختیار ہی
اگر تیرے ہی ہاتھ میری قضا ہی تو قتل کر غرض اس نابکار نے حکم دیا کہ بدیع الملک کو قتل کرو یا صحرا مین لکڑیان جمع کرکے شاہزادہ کو
پھونکدو وہین تمام سامان مہیا ہو گیا اسوقت ارادہ پڑا الکر شاہزادہ کو پھینکے لیکن حال مہتر سید گلپوش کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ قہار
جادو کی دختر پر عاشق ہی کہ نام اُسکا نسیم شعلہ زن ہی وہ جو تبرکات شاہزادہ کے تھے وہ نسیم کے پاس رکھوا دئے تھے یہان گلپوش نے آکر کل
کیفیت بیان کی اور کہا اتنا ہمارا کام ملنے کا ہی یقین ہی کہ مین آپکے وصل سے شاد ہون اور آپکے والد قبول کرین نسیم نے پوچھا یہ کیا
ہنگامہ ہی کہا بدیع الملک کو آگ مین پھینکتے جاتے ہین ملکہ نے ایک ترنج مارا کہ عیار تو جلکر خاک ہو گیا حق تعالی نے اُسکے دلمین رحم ڈالا اور تبرکات
جو بدیع الملک سے لئے تھے نسیم نے ساتھ لئے اور خود سید گلپوش کی صورت بنکر آپ بھی روانہ ہوئی اور اُس مقام پر پہونچی کہ جہان تمام
لوگ جمع تھے غرض کہ ملازم ایک بلندی پر بدیع الملک کو لیگئے کہ اسپر سے پھینکدین کہ سید گلپوش نقلی پیدا ہوا اور کہا کہ چند باتین اِسکی
وصیت کی سن آؤن بعد کو آگ مین ڈالدیگا اور یہ مہتر سید گلپوش نقلی قریب شاہزادہ کے پہونچا اور کہا کہ اگر تبرک آپکے ملین تو کچھ
کام نکلسکتا ہی کہا ہان اُسنے تبرک دیئے اور کہا مین عاشق آشوب جادو کی ہون میرا عقد اسکے ساتھ ہو شاہزادہ نے منظور کیا اور تبرکات
لئے اور قید کو توڑا ملکہ نسیم آسمان کیطرف چلی گئی وہ لوگ دیکھنے کیواسطے آئے شاہزادہ نے اُنھین کو پیشتر آگ مین ڈالدیا اور نعرہ کیا منم
بدیع الملک دیکھا یون نہ ہو جائے یہ کہکر بیٹھے کہ قہار جھپٹا دیکھا فلک پر گڑگڑاہٹ ہوئی اور بجلی چمکی چمک کر قہار پر گری دو ٹکڑے
ہوگئے باقی ملازم ہو گئے تھے تلوار علی ملکہ نے سب کو قتل کیا اور ملکہ اپنے ہمراہ شاہزادہ کو لیکر لشکر مین پہونچی کل حال بیان کیا اب شاہزادہ کا یہ حال ہوا

بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا
خاک پر روئیدہ میرے عشق پیچان ہی رہا
بند ہو سکا ہمسے نہ مضمون اُسکے دہان تنگ کا
جہل سے بوجہل اپنے نامسلمان ہی رہا
کب لباس نیوی مین چھپتے ہین روشن ضمیر
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا
حلقۂ گیسو مین دیکھی کیسی رخسارہ کی تاب
آخرش دل بہگیا خون ہو کے پیکان ہی رہا
آگئے زلفین دلمین بستی تھین اور اب آنکھین تیری
وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا

سبزۂ تربت مرا وقف غزالان ہی رہا
پستہ قندی ہو کام غیر مین وہ لعل لب
ہاتھ اپنا فکر مین زیر زنخدان ہی رہا
پانون کب نکلے رکاب حلقۂ زنجیر سے
جائے فانوس ہین مٹی شعلۂ عریان ہی رہا
جلوہ ای قاتل اگر تیرا نہین حیرت فزا
شب مہر ہالہ نشین سر در گریبان ہی رہا
کسنے دیکھا اُسکے اور اُسکو دیکھا جو ان نگاہ
ملک دل اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا
دین و ایمان ڈھونڈھتا ہی ذوق کیا اسوقت مین

مین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویان ہی رہا
بر سر حق مین تو سنگ زیر دندان ہی رہا
جاہل منکر نہ آئے راہ پر معجز سے بھی
توسن وحشت ہمارا گرم جولان ہی رہا
آدمیت اور شی ہی علم ہی کچھ اور شی
دیدۂ بسمل نے کیا دیکھا کہ حیران ہی رہا
مدتون دل اور پیکان دونون سینے مین رہے
وہ رہا آنکھون مین اور آنکھون سے پنہان ہی رہا
مجھ مین اُسمین ربط ہی گویا برنگ بوی گل
اب کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا

آشوب جادو نے جو بدیع الملک کی یہ حالت دیکھی عرض کیا ای شہریار صبر فرمایئے بہت نہ گھبرایئے خدا اُس مشکل کو بھی آسان کر دیگا دامن مدعا گوہر مقصود سے بھر دیگا بدیع الملک نے فرمایا کہ آج سب انتظام درست کر لو کل یہان سے اُسطرف روانہ ہو جائین آشوب نے کہا اب زرتاب جادو کو بلایئے اُنسے بھی رائے لیجیے دیکھیے وہ کیا فرماتے ہین بدیع الملک نے فرمایا رائے لینے کی کیا ضرورت ہی کل یہان سے بہرطور جانا ہی یہ ذکر تھا کہ زرتاب جادو بھی آیا بدیع الملک نے فرمایا ملک صاحب اب کل ہم گلپوش جادو کے یہان ضرور جائینگے زرتاب نے کہا بہت مناسب ہی کل آپ تشریف لے چلیے گا بدیع الملک نے وہ روز وہ شب تڑپ تڑپ کے بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے بعد نماز اسپ باد رفتار طلب کیا سب لشکر کو چلنے کا حکم دیا سوار ہو کے جانب دربند گلپوش روانہ ہوئے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ شمیم عنبر مو کی بیان کی جاتی ہی

کہ جب گلپوش جادو اُنکو لیگیا تو اُسنے ایک مکان تنگ و تاریک مین قید کیا اور حکم دیا کہ طعام بدذائقہ ملکہ کو دیا جاوے وہی اُسکے ملازمون نے قاعدہ باندھ لیا کہ ملکہ کیواسطے طعام بدذائقہ لیجاتے تھے جب اُس مصیبت مین گرفتار ہوئے ایک ماہ کا زمانہ گذرا تو ملکہ کی عجیب حالت ہوئی زیست ناگوار ہوئی ہر وقت آہ و زاری کا شغل رہنے لگا جب ملکہ بہت عاجز ہو گئی تو ایک روز ہاتھ آسمان کیطرف بلند کر کے عرض کی ای قاضی الحاجات ای مجیب الدعوات اب اس قید الم سے رہائی عطا فرما بہت تکلیف اُٹھائی اب رحم کر ملکہ نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ الٰہی ہوئی کہ بدیع الملک جو دربند زرنب جادو سے لوح لیکر چلے تھے تیسرے روز گلپوش جادو کی سرحد مین پہونچے یہان بھی سب عمارات کو منہدم پایا عجب حال نظر آیا زرتاب جادو نے بدیع الملک سے عرض کی حضور وہ ایک قصر منہدم ہونے سے باقی ہی ملکہ اُسی مین قید ہین بدیع الملک نے اُسیوقت بہ تعجیل تمام اُس قصر مین پہونچا دیکھا ایک حجرے سے صدائے گریہ و زاری آتی ہی بدیع الملک اُس حجرے کے قریب پہونچے دیکھا قفل آہنی پڑا ہی بدیع الملک نے بقوت اُس قفل کو توڑا اور دروازہ جو کھولا دیکھا ملکہ شمیم عنبر مو قید آہنین مین مسلسل اُس حجرے مین اسیر ہین بدیع الملک قریب گئے قید ملکہ کے جسم سے دور کی شمیم عنبر مو نے جو بدیع الملک کو دیکھا خوش ہو گئین کہا ای شہریار شکر ہی کہ اب بھی آپ کو اس اسیر رنج و محن کی یاد آئی اور عیش و عشرت سے

فرصت پائی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا گواہ ہی کہ اُسوقت سے نہین معلوم تمھاری رہائی کیواسطے کیا کیا گوشہ نشین کین مگر شکر ہی کہ خدا نے یہان تک پہونچا دیا یہ کہکر ملکہ کو باہر حجرے کے لائے مکان کے اندر چھوڑ کر باہر آ کے محافہ طلب کیا جب محافہ آیا بدیع الملک نے ملکہ سے کہا ملکہ محافہ موجود ہی سوار ہو ملکہ شمیم نے کہا میری رفیق و غمگسار یعنی نسیم گل پیرہن نہین معلوم کیسی ہی اب مجکو اجازت ہو کہ مین اُسکے یہان جاؤن اور اُسکو ہمراہ لاؤن جب تک وہ نہ ہوگی مین ہرگز نہ جاؤنگی بدیع الملک نے فرمایا جاؤ اور اُنکو بھی لاؤ ملکہ سحر کرکے بلند ہوئین نسیم کے مکان پر پہونچین یہان نسیم کی فراق ملکہ مین عجیب حالت تھی جیسے ہی ملکہ کو دیکھا دوڑ کے قدمون کی طرف جھکی ملکہ نے گلے سے لگا لیا نسیم کی آنکھون مین آنسو بھر آئے جب رقت کم ہوئی ملکہ سے پوچھا واری اب یہ فرمائیے رہائی کیونکر پائی ملکہ نے کل کیفیت بیان کی بعد مین یہ بھی کہا مین تمھارے لینے کو آئی ہون محافہ تیار ہی تمکو چلنے مین کیا انکار ہی نسیم نے عرض کی مین چلنے کو موجود ہون مگر ایک عرض میری قبول فرمائیے عزت اور حرمت کنیز کی بڑھائیے ملکہ نے کہا جو کہو بسر و چشم قبول ہی تمھاری خوشی سے مطلب ہی نسیم نے عرض کی اگر ایک روز بدیع الملک نوجوان کنیز کی دعوت قبول فرماتے تو میری عین خوشی تھی ملکہ نے کہا وہ ضرور آئینگے بلکہ تم خود جاکر اُنکو لاؤ نسیم یہ سُنکر روانہ ہوئی یہان بدیع الملک اپنی بارگاہ مین بیٹھے ملکہ کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک پرچہ گود مین گرا شاہزادی نے اُسے پڑھا لکھا تھا کہ یہان سے تھوڑی دور تشریف لائیے آپ سے کچھ کہنا ہی بدیع الملک اُٹھے سب سمجھ گئے وہان سے چند قدم آگے بڑھے تھے کہ نسیم نے سامنے آکے سلام کیا دعوت کو کہا بدیع الملک نے قبول کیا نسیم اپنے ہمراہ لائی یہان سامان محفل مہیا تھا بدیع الملک کے آتے ہی نسیم نے ارباب نشاط کو طلب کیا نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین محفل مین حاضر ہوئین ایک نازنین نے شاہزادے سے مخاطب ہوکر یہ غزل اشرف کی غزل

جو ہی ستم و کینہ و بیداد غضب ہی
شاگرد بھی ہی قہر جو اُستاد غضب ہی
کیون غنچہ پریشان ہو نہ ہوتی ہی شگفتہ
کیا سوز و گداز دل فریاد غضب ہی
ہم چاہتے ہین تمکو گرے سبکی نظر سے
یہ تجکو خدا کا دل ناشاد غضب ہی
توڑا اگر شاخ کو کثرت نے ثمر کی
ہم چاہین قضا سے اگر امداد غضب ہی
بھولا نہ مجھے قتل گہہ عام مین قاتل
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہی
انجم سے رُخ چرخ پہ بوندین ہین عرق کی
کہتے ہین گرفتار کو آزاد غضب ہی
ہی غمسے ہنوز آئینہ با دیدہ پر آب
کیا غمزہ ترا سر بسر بیداد غضب ہی
سر تا بقدم وہ ستم ایجاد غضب ہی
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہی
اس باغ مین ہوتا ہی دل شاد غضب ہی
خاکستر پروانہ پہ روتی ہی بجا شمع
پہلے ہی سے اس چاہ کی اُفتاد غضب ہی
ہوتا ہی سپند ایک ہی آواز مین آخر
دنیا مین گرانباری اولاد غضب ہی
اللہ کرے خیر مرے شیشۂ دل کی
اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہی
مرتے نہین حور و نہ تری طرح سے وعظا
عاشق کی ترے گھر سے فریاد غضب ہی
غصہ ہی ترا قہر ترا قہر قیامت
اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہی
جلاد فلک سے بھی یہ جلاد غضب ہی
ناز آفت و چشم ستم ایجاد غضب ہی
فریاد نہ کر دیکھ کہ صیاد غضب ہی
نکلے ہی سدا کوہ سے ہم آتش و ہم آب
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہی
اُس بت کا سمجھ حسن خداداد نہ اُسکو
کیا سوختہ جانون کی بھی فریاد غضب ہی
ای شوخ تری چشم غضبناک کی ہوتی
ہر آج وہ مست مئے بیداد غضب ہی
اخوان شیاطین ہین یہ مست مئے بیداد
ہم جسپہ ہین عاشق وہ پریزاد غضب ہی
ہی سرو تو پابند غم بے ثمری مین
رنجش تری بیداد ہی بیداد غضب ہی
وہ کونسا غم ہی کہ جو دنیا مین نہین ہے

اور اسپہ بھی دلکش یہ غم آباد غضب ہی
دین ہوش عبث مبتلا مردم ہشیار سے کیل ہین
یہ لطف نہین ای دل ناشاد غضب ہی

قامت ہی ترا کیا ہی سرو قیامت
آنکھون کو تمھاری وہ فسون یاد غضب ہی
یہ خانہ ہستی ہی عجب خانۂ رنگین

طرہ بھی سر طرہ تماشا و غضب ہی
سو فتنے ہین پنہان نظر لطف مین اسکے
ای نوح مگر ہستی بنیاد غضب ہی

اس طرح نازنین نے اس غزل کو گایا اہل محفل کے دل کو لبھایا کہ سب کو محو خوش الحانی بنایا بدیع الملک خوش ہوئے نازنین کو بہت کچھ انعام دیا صبح تک جلسہ رہا جب آفتاب نکل آیا تو جلسہ برخاست ہوا بدیع الملک نے ملکہ سے کہا اب لشکر مین سب گھبراتے ہونگے مین جاتا ہون تم لوگ بھی اپنے تئین بہت جلد پہونچاؤ ملکہ نے کہا آپ تشریف لے چلین ہملوگ بھی ابھی آتے ہین بدیع الملک وہان سے اپنے لشکر مین آگئے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ملکہ اور نسیم اسی مکان مین آگئین بدیع الملک کو بذریعہ رقعہ کے اپنی آمد کی خبر دی بدیع الملک نے محافہ بھیجا ملکہ محافہ پر مع نسیم گل پیرہن اور چند کنیزون کے سوار ہوکے آئین یہان بدیع الملک نے ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی تھی ملکہ اور نسیم کو اس بارگاہ مین اتارا خود بھی تشریف لیگئے دیکھا ملکہ کے ہمراہ کچھ کنیزین ہین کچھ تھوڑا مال و اسباب بھی ہی بدیع الملک کو جو ملکہ نے آتے ہوئے دیکھا عرض کی ای شہریار آپ یہان سے کہان تشریف لیجائینگے بدیع الملک نے کہا لوح جہان کی خبر دے گی وہان جانا ہوگا ملکہ نے کہا کنیزین بھی ہمراہ ہین بدیع الملک نے فرمایا جیسا موقع ہوگا ویسا کیا جائیگا تھوڑی دیر تک ملکہ سے باتین رہین پھر بدیع الملک باہر تشریف لائے زرتاب جادو نے کہا اب آپ لوح ملاحظہ فرمائیے جو حکم ہو وہ بجا لائیے بدیع الملک نے فرمایا مین حسب دستور لوح کو دیکھونگا جو کچھ لکھا ہوگا وہ کرونگا زرتاب نے عرض کی ای شہریار حسب دستور کیجیا بدیع الملک نے فرمایا آج شب بھر عبادت مین بسر کرونگا صبح کو لوح دیکھونگا زرتاب خاموش ہو رہا اور ذکر ہونے لگا جب دن تمام ہوا تو بدیع الملک بارگاہ مین آئے ملازمون نے سجادہ بچھایا شاہزادے نے عبادت پروردگار بحضور قلب سے شروع کی شب بھر عبادت مین بسر کی صبح کو بعد فراغت نماز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے اور چھوٹے چھوٹے مرحلے فتح ہون تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے تئین شریان جادو کے مقام پر پہونچائے اسکو قتل کرے جب وہ قتل ہوگا تو راستہ کھلے گا بدیع الملک نے شریان جادو کے مکان کا پتہ تحقیق کیا لوح سے معلوم ہوا آخر مین یہ بھی لکھا تھا کہ شرط تنہائی کی ہی طلسم کشا کو لازم ہی کہ تنہا جائے بدیع الملک لوح دیکھکر باہر تشریف لائے زرتاب سے کہا مجھکو شریان جادو کے مکان پر جانا ہی زرتاب نے عرض کی پھر غلامان جان نثار حاضر ہین آپ تشریف لے چلین بدیع الملک نے فرمایا تنہائی کی قید ہی مین اکیلا جاؤنگا زرتاب نے کہا اگر لوح کا یہی حکم ہی تو مجبوری ہی آپ تشریف لیجائیے ہم لوگ بھی وقتاً فوقتاً حاضر خدمت رہینگے بدیع الملک نے فرمایا کچھ محل تردد نہین ہی ہر وقت خدا حافظ و نگہبان ہی کوئی کیا کرسکتا ہی ملکہ شمیم کی بارگاہ مین تشریف لائے کہا ملکہ خدا حافظ ہمکو شریان جادو کے یہان جانا ہی اور حکم لوح یہ ہی کہ تنہا سفر کرین ملکہ نے عرض کی ای شہریار اگر حکم لوح ہی تو مجبوری ہی آپ تشریف لے جائیے جب طالب دیدار ہونگے حاضر خدمت ہو جایا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم اس قدر تکلیف گوارا نکرنا اگر خدا نے چاہا تو مین بہت جلد آؤنگا ملکہ نے عرض کی گو یہ تو جی نہین چاہتا تھا کہ آپ کو تنہا جانے دین مگر کیا کرین مجبور ہین

حکم ہو چیون ہی ہو بدیع الملک نے کہا ملکہ کچھ اندیشہ نہین ہو خدا کی ذات پر بھروسہ ہو وہی ہر وقت حافظ و نگہبان
ہو یہ کہکر ملکہ سے رخصت ہوئے پھر لشکر مین تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر
سوار ہوئے جانب دربند شریان جادو روانہ ہوئے اُس دن تمام روز بدیع الملک نے رہروی کی
ایک صحرا مین پہونچے صحرا کو نہایت پر فضا پایا بدیع الملک نے خیال کیا کہ اب شب کو چلنا بہتر نہین ہو صبح کو
یہان سے روانہ ہونگے یہ خیال کرکے بدیع الملک ایک درخت کے قریب تشریف لائے چاہا زین پوش
بچھاکر زیر نخل بیٹھون درخت سے آواز آئی خبردار میرے سایہ مین نہ بیٹھیے گا نہین مین گنہگار سرکار ہونگا اور
خونخوار سے میرے واسطے حکم قطعی سرزد ہوگا بدیع الملک حیران ہوئے دل مین کہا یہان کے درخت
باتین کرتے ہین گر زین پوش اُسی درخت کے نیچے بچھایا گو اُسنے بہت غل مچایا مگر بدیع الملک نے خیال
نہ کیا درخت کے نیچے زین پوش بچھاکے بیٹھے صحرا کی فضا دیکھنے لگے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ بدیع الملک نے
دیکھا ایک شعلہ آسمان سے زمین پر گرا اور غرق زمین ہوگیا پھر اُسکے بعد دوسرا شعلہ اُسی طرح گرکے زمین
مین غرق ہوا پھر تو ایک سلسلہ بندھ گیا آسمان سے شعلے گرنے لگے بدیع الملک حیران ہوئے لوح کو
ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ گھوڑے پر سوار ہوکے ان شعلون کے پاس پہونچو دیکھو کیا ہو مگر جو بات کرنا بے اجازت لوح نکرنا
بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے اُن شعلون کے قریب پہونچے دیکھا ایک پہاڑ پر دو اژدر آتشین بیٹھے
ہوئے قلابے منہ سے چھوڑ رہے ہین وہی شعلے زمین پر گرتے ہین بدیع الملک کو جو اُن اژدرون نے دیکھا
سانس کھینچی بدیع الملک نے چاہا ہٹون مگر پانون نہ جم سکے اژدرون کے پاس چلے شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا تھا کچھ اندیشہ نکرو خدا پر نظر رکھو دیکھو کیا بات ظہور پذیر ہوئی ہو بدیع الملک خاموش ہو رہے اژدرون نے دم کھینچا بدیع الملک دہان
اژدر مین پہونچے آنکھین بدیع الملک کی بند ہوگئین تھین عرصہ کے بعد ہوش آیا اپنے کو ایک پتھر کے
پاس پایا لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا یہی شریان جادو جادو کا مکان ہو اب لازم یہ ہو کہ اس مکان کی پشت پر
جاؤ وہان ایک درخت ہو اُسکو بقوت زمین سے اکھاڑو پھر جو علامت ظاہر ہو لوح کو دیکھو بدیع الملک اُس
مکان کے قریب پہونچے پشت پر گئے دیکھا ایک درخت بہت تن آور ایک سنگین چبوترے پر ہو بدیع الملک
قریب درخت پہونچے درخت کو آغوش مین لیکر زور کیا پہلے زور مین چبوترہ جو پتھر کا بنا تھا اُسمین سے ٹکڑے
چٹک چٹک کے گرنے لگے دوسرے زور مین مع بیخ زمین سے نکل آیا بدیع الملک نے جو درخت اُکھاڑا
ایک ہنگامہ عظیم سنائی دیا شاہزادے نے دیکھا دہنہ نقب معلوم ہوتا ہو مگر آدمیون کے آنے کی علامت
پائی جاتی ہو بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا جو کوئی اس نقب سے سر نکالے اُسکو قتل کرنا
جب چالیس آدمی قتل ہون تب اس نقب مین داخل ہونا بدیع الملک نے تلوار کھینچی سر نقب پر کھڑے ہوئے ایک پہلوان
نے نقب سے سر نکالا بدیع الملک نے اُسکو قتل کیا اُسکے بعد دوسرا پہلوان زنگی آیا اُسکو بھی شاہزادے
نے قتل کیا اسی طرح چالیس پہلوان آکر شاہزادے کے ہاتھ سے قتل ہوئے جب بدیع الملک نے
دیکھا اب چالیس جوان قتل ہوچکے ہین نام خدا لیکر نقب مین پھاند پڑے مگر گھوڑے کو وہین چھوڑا تھوڑی
دیر کے بعد پانون آشنا بزمین ہوئے بدیع الملک نے اپنے کو ایک نہر کے قریب پایا پھر لوح ملاحظہ
فرمائی لکھا تھا کہ اس نہر مین کود پڑو بدیع الملک اُس نہر مین کود پڑے جب پانون زمین سے آشنا ہوگئے
بدیع الملک نے آنکھ کھولی دیکھا ایک مکان نہایت پر تکلف شیشے کا بنا ہو سامنے ایک ساحر مرگ چھالا بچھائے

بیٹھا ہی اُس ساحر نے جو بدیع الملک کو دیکھا کہا او جوان تو یہان کیونکر آیا تجکو کس نے پہونچایا بدیع الملک
نے کہا مین شریان جادو کے پاس جاؤنگا اُسکو خاک مین ملاؤنگا ساحر نے کہا شریان جادو میرا نام ہی
تو کیون میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہی بدیع الملک نے کہا مین اس طلسم کے تباہ کرنے کا قصد رکھتا ہون
تو کیا چیز ہی شریان نے کہا ای جوان مین وہ شخص ہون کہ جسکا سحر و ساحری مین نظیر نہین ہی تو کیا مجکو قتل کر سکیگا
اور یہ وہ طلسم ہی جو کسی سے فتح کرنے سے فتح نہ ہوگا بدیع الملک نے جواب دیا یہ دعوے تیرا بیکار ہی
اگر تیری اجل آئی ہی تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اور طلسم کی عمر تمام ہوئی ہی تو ضرور ٹوٹیگا تو عبث مجسے یاوہ گوئی
کرتا ہی شریان نے کہا ای جوان ان تصویرون کو دیکھ جو تیرے سامنے پتھر کی کھڑی ہین بدیع الملک نے
کہا یہ سب تیرا کارخانہ شعبدہ بازی ہی مین انکو کیا دیکھون شریان نے ایک تصویر کی طرف اشارہ کیا وہ تصویر
شیر کی تھی بدیع الملک کی جانب بصورت اصلی چلی شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ صرف اس لوح کو
دکھادو بدیع الملک نے اُس کو لوح دکھادی شیر نے ایک چیخ ماری جلکر خاک ہوگیا شریان نے دوسری
تصویر سے اشارہ کیا ایک فیل مست بدیع الملک کی جانب چلا بدیع الملک نے پھر لوح کو دیکھا لکھا
تھا جو تصویر ان مین سے تمھارے پاس آنے کا ارادہ کرے اُسکو لوح دکھادو جلکر خاک ہو جائیگی بدیع الملک
نے اُس فیل کو بھی لوح دکھائی وہ بھی جلکر خاک ہوگیا اسی طرح شریان نے سب تصویرون کی طرف اشارہ
کیا اور سب بدیع الملک کی طرف بڑھین مگر جل جلکر خاک ہوئین جب اسکی سب تصویرین جل چکین تو شریان
کو غصہ آیا آواز دی ای شبیہ سامری کیا اب تجمین کچھ اثر قدرت باقی نہین ہی بدیع الملک نے دیکھا ایک دروازہ
اُس مکان کا کھلا اور ایک آدمی عجیب الخلقت طویل القامت اُس دروازے سے برامد ہوکر بدیع الملک کی طرف
جھپٹا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح کو سات مرتبہ پڑھو اور تلوار اسکے سر پر مارو
بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو سات مرتبہ پڑھکر تلوار اُسکے سر پر لگائی اُسنے خود گردن جھکائی تلوار کے
پڑتے ہی ایک آواز مہیب آئی تلوار سینہ تک در آئی اُس مرد عجیب الخلقت نے آہ کی اور زمین پر گرکے اپنی جان
دی ایک آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من شبیہ صورت سامری بود اس آواز کے آنے سے شریان جادو کے چہرے
سے رنگ اُڑ گیا کہا او طلسم کشا تو نے غضب کیا ہم صورت سامری کو قتل کیا یہ کہکر ایک طائر سیاہ رنگ اپنی جھولی
سے نکال کے بدیع الملک کی جانب اڑایا وہ طائر بدیع الملک کے قریب آیا اس زور سے چیخ ماری کہ بدیع الملک
حیران ہوگئے قریب تھا کہ زمین پر گرین مگر سنبھل گئے شریان جادو نیمچہ لیکر بڑھا بدیع الملک کے قریب پہونچا
چاہتا تھا کہ وہ نیمچہ کا وار کرے مگر بدیع الملک کو ہوش آگیا لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسم حاشیہ ایک بار پڑھ کے اسپر وار کرو
بدیع الملک تلوار تو ہاتھ مین لیے تھے اسم حاشیہ کو ایک بار پڑھکر وار کیا تلوار شریان جادو کے
سر پڑی جگر تک اُتر آئی شریان مرکے گرا ایک ہنگامہ عظیم برپا ہوا جس قدر مکانات پتھر کے وہان تھے
سب گرکے خاک مین مل گئے عرصہ دراز کے بعد آواز آئی کہ کشتی مرا نام من شریان جادو بود
بدیع الملک نے شکر خدا کیا پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اگر خدا چاہا قتل کرے اور
شریان جادو قتل ہو تو طلسم کشا کو چاہیے کہ اکوان ریش دراز جادو کے مقام پر اپنے کو پہونچاوے
بدیع الملک نے پتہ تحقیق کیا لوح سے معلوم ہوا بدیع الملک نوجوان اُس طرف روانہ ہوکے
ایک صحرا مین پہونچے چونکہ بہت خستہ تھے ایک درخت کے سایہ مین جاکر بیٹھے دیکھا ایک برق چمکی

بدیع الملک چارون طرف دیکھنے لگے سامنے سے ملکہ شمیم عنبر مو نے آکے سلام کیا بدیع الملک خوش ہوگئے کہا ملکہ عالم تم یہان کس طرح پہونچین ملکہ نے عرض کی کئین کئی بار آپکے دیکھنے کو حاضر ہوئی مگر حضور اُسوقت امور ضروری مین مصروف تھے ساحرون کو قتل کر رہے تھے اسوجہ سے ملنا بہتر نہ جانا صرف دولت دیدار حاصل کر کے پلٹ گئی اس وقت آپ کو تنہا پایا اس وجہ سے حاضر خدمت ہوئی بدیع الملک نے کہا اب ہمکو اکوان ریش دراز جادو کے مرحلے پر جانا ہی اُسکو قتل کرنا ہی ملکہ نے کہا اے شہریار وہ بڑا مکار ہی آپ وہان کے جانے کا ارادہ نہ فرمائیے گا نہین بہت پچھتائیے گا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ لوح جو ہدایت کرتی ہی ملکہ نے کہا لوح تو اُسکے قتل کی ہدایت کرتی ہوگی اُسکے قتل کے واسطے سامان درکار ہی آپ پہلے سامان قتل اکوان مہیا کر لیجیے پھر وہان جائیے بدیع الملک نے کہا ملکہ اب جانے ہے کچھ ہو مین ضرور جاؤنگا ملکہ نے کہا اے شہریار آپ کو اتنا زمانہ گذرا میری دوستی کا تو اتفاق کا ہے کو ہوا ہوگا بدیع الملک نے فرمایا بھلا یہ اسباب کہان ممکن ہوتے ہین ملکہ نے اپنے تخت کو اشارہ کیا تخت ہوا پر معلق تھا زمین پر آیا ملکہ نے تخت پر سے ایک گلابی اُٹھائی جام مین شراب انڈیلکر اپنے ہاتھ سے بدیع الملک نوجوان کو دی بدیع الملک چاہتے ہین کہ مین شراب پی جاؤن کہ آسمان سے آواز آئی اے شہریار خبردار شراب نہ پیجیے گا بدیع الملک نے توقف کیا ملکہ نے کہا اے شہریار یہ صحرائے طلسم ہی یہان ایسے عجائبات بہت ہین اسکا خیال نہ فرمائیے شراب پیجیے پھر بدیع الملک نے جام منہ سے لگایا کہ ایک برق چمکی جام کے دو ٹکڑے ہوگئے بدیع الملک نے دیکھا زرتاب جادو سامنے کھڑا ہی زرتاب نے سلام کیا کہا اے شہریار مین نے ایک بار خدمت مین عرض کیا مگر آپ کو خیال نہ آیا یہ کہکر شمیم نقلی کی طرف مخاطب ہوا کہا او مکار اب کہان جائیگا شمیم نقلی نے ایک گولا زرتاب پر مارا زرتاب نے گولے کو رد کیا پھر سحر جھولی سے نکال کے آگے بڑھا شمیم نقلی نے چاہا مین غرق زمین ہو جاؤن مگر زرتاب جادو نے فرصت نہ دی تیغ کا وار اُسکے سر پر کیا سر اُڑ گیا تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من فرشتہ خان جادو بود زرتاب نے بدیع الملک سے عرض کی آپ کو ایسی غفلت نہین لازم ہی جو کام کیجیے گا پہلے لوح کو ملاحظہ فرما لیجیے گا یہ اور طلسم نہین ہی یہان بڑے بڑے مکار ہین اور آپ سے تو اس امر کے عرض کرنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ آپ تجربہ کار ہین بہت سے طلسم فتح کر چکے ہین بدیع الملک نے کہا اسوقت مجھکو دھوکا ہو گیا ورنہ آجتک بہت ہوشیار رہا زرتاب جادو نے عرض کی اب آپ مرحلہ اکوان ریش دراز جادو پر تشریف لیے جاتے ہین اثنائے راہ مین بہت سے ساحران مکار سدراہ ہونگے بہت ہوشیار رہیے گا مین بھی وقتاً فوقتاً حاضر ہوتا رہونگا مگر آپ بہت ہوشیار رہیے گا یہ کہکر زرتاب جادو بدیع الملک سے رخصت ہوا بدیع الملک نے اسکے جانے کے بعد لوح ملاحظہ فرمائی لکھا تھا اسی سمت جاؤ جس طرف جاتے ہو بدیع الملک اُسی طرف روانہ ہوئے قریب شام ایک پہاڑ کے قریب پہونچے بدیع الملک اس کوہ پر چڑھے دیکھا ہزارہا جانور مثل شیر و خرس و گرگ کے اُس پہاڑ پر پھر رہے ہین بدیع الملک کو جو سب نے دیکھا جھپٹے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ لوح زمین پر ڈال دو اور انکا تماشا دیکھو بدیع الملک نے لوح زمین پر ڈالدی جسقدر جانور تھے لوح کی طرف چلے ہر ایک نے لوح کے اُٹھانے کا ارادہ کیا اسپر آپس مین لڑائی ہونے لگی بڑی دیر تک سب جانور خوب لڑے آخر سب لڑ کر

مر گئے بدیع الملک نے لوح اُٹھائی شکر خدا بجا لائے آگے بڑھے کوہ سے اُترے ایک دریاے ناپیدا کنار نظر آیا مگر کشتی کا پتا نہ پایا بدیع الملک حیران ہوئے کہ اب اس دریا سے گذر کیونکر ہوگا یہ سوچکر لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھو ایک مرد قوی تن دریا سے برآمد ہوگا وہ تمکو اپنی پیٹھ پر بٹھا کے پرے اُتار جائیگا بدیع الملک نے اسم حاشیہ پڑھا وسط دریا سے ایک مرد عجیب الخلقت پیدا ہوا بدیع الملک کے قریب آیا شاہزادہ کو اپنی پشت پر سوار کیا دریا کے پار جاکر اُتار دیا بدیع الملک آگے بڑھے مکانات سنگ نظر پڑے شاہزادے نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا اے فاتح طلسم واے سیار این عجائبات اگر خدا اپنا فضل کرے اور دریا سے بصحت و سلامتی گذر ہو تو لازم ہے کہ اپنے تئین اس قلعہ سنگ مین جو سامنے معلوم ہوتا ہے جلد پہونچاؤ زیادہ دیر نہ لگاؤ بدیع الملک آگے بڑھے قریب اُس قلعہ کے پہونچے دروازہ کی تلاش مین چارون طرف پھرے مگر در کا پتا نہ ملا مجبور ہوگے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ سامنے جو درخت صندل معلوم ہوتا ہے اسکو بنیت طلسم کشائی زمین سے اُکھاڑو دہنۂ نقب ظاہر ہوگا وہی اس قلعہ کا راستہ ہے بدیع الملک اُس درخت کے پاس آئے شجر کو آغوش مین لیکر زور کیا اور اُکھاڑ کر پھینک دیا دہنہ نقب ظاہر ہوا بدیع الملک نام خدا لیکر کود پڑے تھوڑی دیر مین پانون آشنا زمین ہوئے شاہزادے نے دیکھا صحن قلعہ مین کھڑا ہون باشندگان قلعہ نے جو بدیع الملک کو دیکھا سب نے شور کیا لوگ آلات حرب لیکر بدیع الملک کی طرف چلے بدیع الملک نے بھی تلوار کھینچی جو لوگ آگے بڑھتے آتے تھے پیچھے ہٹے بعض نے وار بھی کیے بدیع الملک نے بھی قتل کرنا شروع کیا پھر تو تمام قلعہ مین ہنگامہ پڑگیا اکوان ریش دراز کو خبر پہونچی کہ ایک جوان صاحب شوکت و شان اس قلعہ مین نہین معلوم کس طرف سے آیا ہے سب کو قتل کر رہا ہے کسی کے روکے سے نہین رکتا اکوان یہ خبر وحشت اثر سنکر بدحواس ہوگیا اپنے ملازمان خاص سے کہا تم جاکر دیکھو کون ہے ملازمین اسکے پاس سے اُٹھے باہر آئے بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھکر دنگ ہوگئے شاہزادے کے قریب آکر پوچھا اے جوان تو کون ہے کہان سے آیا ہے قلعہ مین آنیکا راستہ کیونکر پایا ہے کیا مطلب ہے بدیع الملک نے جواب دیا مین بارادہ فتاحی طلسم یہان آیا ہون اکوان ریش دراز تک جاؤنگا اُسکو خاک مین ملاؤنگا اپنا مطلب دل حاصل کرونگا اُسکے خون سے اپنی تلوار بھرونگا ملازمین اکوان کو یہ بات بُری معلوم ہوئی کہا تیری کیا مجال جو تو اُنکی شان مین کوئی کلمہ خلاف ادب زبان سے نکال سکے بدیع الملک کو غصہ آیا فرمایا اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو اکوان ریش دراز کو مذہب ساحری پرستی ترک کرنے کی ہدایت کرو اور تم بھی مسلمان ہو اس کارخانہ سحر کو دفع کرو ہم آگے جائین اگر اسکے خلاف کروگے سزا پاؤ گے ملازمین اکوان نے بدیع الملک کو چارون طرف سے گھیر لیا سحر کرنے لگے لیکن شاہزادہ پر سحر کیونکر تاثیر کرتا بہت سے تحفہ جات دافع سحر موجود تھے ساحر سحر کرکے عاجز ہوگئے بدیع الملک نے بہت لوگونکو قتل بھی کیا سب ساحر بھاگ کر اکوان ریش دراز کے پاس پہونچے کہا اے شہنشاہ ایک نوجوان بارادہ طلسم کشائی یہان آیا ہے قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوح حاصل کر چکا ہے ہم لوگون نے بہت کچھ سحر کیے مگر اُسپر تاثیر نکی ہم لوگ مجبور ہوگئے اُسنے بہت سے ساحرون کو قتل کیا اب یہان آنیکا ارادہ کیا ہے ہوشیار ہو جائیے سمجھ کے مقابلہ کیجیے گا اکوان نے کہا ایسے بہت سے طلسم کشا آئے مگر اپنے کیے کی سزا پائی بات بن نہ آئی مین ابھی جاکر اُسکو اسیر کیے لیتا ہون مجھسے بچکر کہان جائیگا اذیت اٹھائیگا یہ کہکر کاندھے پر جھولی ڈالی کچھ اسباب سحر ہاتھ مین لیا ملازمین کو ساتھ لیکر باہر آیا یہان بدیع الملک نوجوان ساحرون کو قتل کر رہے تھے اکوان نے آتے ہی نعرہ کیا

باش او طلسم کشا قلعہ اکوان ریش دراز جادو ہی بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام گنی گتر کی ارجی میندھیان گندھی ہوئین کچھ کانون مین لٹپٹی ہوئی اسباب سحر ہاتھ مین لیے ہوئے چلا آتا ہی بدیع الملک کے قریب پہونچکر جھولی سے گولہ نکالا سحر کرکے بدیع الملک پر کھینچ مارا برفین گرین سنگ باری ہوئی تاریکی چھا گئی مگر بدیع الملک پر کسی چیز نے اثر نکیا شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پڑھکر تلوار لگاؤ بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو پڑھا تلوار اُٹھائی اکوان چونکہ روئین تن تھا سمجھا تلوار سے کیا گزند ہونیکا سر جھکا دیا مگر بدیع الملک نے اسم حاشیہ پڑھکر جو تلوار لگائی سر کو کاٹکر تا بسینہ اُتر آئی اکوان مرکر گرا ایک ہنگامہ برپا ہوا تاریکی چھا گئی آوازین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ کے آواز آئی کشتی مرا نام تن اکوان جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم اس آواز کے آنے سے عمارت جو ساختہ سحر اکوان ریش دراز جادو تھی منہدم ہوگئی علامت دربندی تھی جو ساحر وہان موجود تھے اس کیفیت کو دیکھکر بھاگ گئے رستہ صاف ہوا بدیع الملک نے شکر خدا کیا پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور اکوان ریش دراز جادو مارا جاوے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے تئین قصر نقاب داران مین پہونچائے کہ وہ مرحلہ آخری طلسم خونخوار کا ہی بدیع الملک نے لوح سے پتہ دریافت فرمایا سب کیفیت آئینہ ہوگئی بدیع الملک جاتے ہین کہ قصر نقاب داران کی طرف روانہ ہون کہ برق چمکی بدیع الملک نے دیکھا زرتاب جادو نے آکر سلام کیا کہا ای شہریار ماشاء اللہ اکوان ریش دراز جادو کو کس جرات سے قتل کیا اب کہان تشریف لیجانے کا ارادہ ہی بدیع الملک نے کہا طلسم نقابداران مین جاؤنگا لوح سے سب پتہ دریافت کرلیا ہی زرتاب جادو نے عرض کی حضور وہ مقام بہت سخت ہی اور آپکی طبیعت عالی سے خوف معلوم ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی مگر ای ملک صاحب لشکر کی خیریت بیان فرمائیے زرتاب جادو نے کہا سب حضور کو یاد کرتے ہین خصوصاً ملکہ شمیم عنبر مو آپکے فراق مین بہت بیتاب ہین بیخور وخواب ہین کیی بار آنے کا ارادہ کیا مین مانع ہوا اُنکا نکلنا اچھا نہ جانا آپ کی خیریت بیان کردی بدیع الملک نے کہا ہماری طرف سے سب کا مزاج پوچھ دیجیے گا اور ملکہ شمیم کو تسکین دیتے رہیگا آپ نے بہت اچھا کیا جو انکو نہ آنے دیا طلسم مین ہر ایک انکا دشمن ہی زرتاب جادو نے کہا مین رخصت ہوتا ہون آپ بھی تشریف لیجائیے بدیع الملک نے زرتاب جادو کو رخصت کیا اور آپ قصر نقابداران کا راستہ لیا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب مختصر کیفیت قصر نقابداران کی عرض کی جاتی ہی

قصر نقابداران وہ مقام ہی کہ جسپر خونخوار آتش چشم جادو کو بڑا ناز ہی اکثر کہا کرتا ہی کہ یہ چیز دوسرے طلسم مین نہین ہی اس قصر مین خونخوار جادو نے حسن خیز ملکون سے حسینان مہ جبین کو صغر سنی مین بلوایا اور انکو سحر تعلیم کرایا جب جوان ہوئین چہرہ پر نقاب ڈالکر اس قصر مین داخل کیا مگر سحر بھی ان لوگون کو اُسنے تعلیم کرایا جو ساحری عہد وجمشید زمان تھے ہر ایک نازنین سحر مین طاق شہرۂ آفاق تھی انکے قصر مین کسیکی مجال نتھی کہ جو جاسکتا سب شوخ وطرار شب بھر شغل میخواری دن بھر سیر گلزار رقص وسرود کا چرچا رہتا تھا کوئی فکر دنیا کی اُنکے قریب نہ تھی جب بدیع الملک اس طلسم مین داخل ہوئے اور انکے آنے کی خبر خونخوار کو پہونچی اسنے سب مرحلہ جات پر انتظام جدید کیا جب اسکو بعض بعض مرحلہ کے لوٹنے کی خبر معلوم ہوئی تو اسنے قصر نقابداران مین اسکی اطلاع دی کہ اگر طلسم کشا تمہارے مرحلہ پر آئے تو اسکو ضرور اسیر کرنا جان سے نہ مارنا نقابداران قصر نے کہلا بھیجا تھا یہان جو شخص آئیگا ہم اُسکو اسیر کرینگے آپ خاطر جمع رکھیے اور خونخوار جادو کو بھی اسکا یقین کامل تھا کہ طلسم کشا وہان جاکر ضرور گرفتار ہو جائیگا لیکن جس روز سے نقابداران

قصر اس راز سے آگاہ ہوئی تھین کہ کوئی شخص یہان آنے والا ہی اُس روز سے سب نے اپنی حفاظت کے واسطے
سحر تیار کیے تھے اور عجائب غرائب راہ مین بنا دیئے تھے مگر بدیع الملک نامدار جو اکوان ریش دراز جادو کو
قتل کر کے جانب قصر نقابداران روانہ ہوئے دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچے ایک چاہ عمیق نظر آیا
بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا قصر نقابداران کا یہی راستہ ہی بیخوف اسمین پھاند پڑو بدیع الملک
اُس چاہ مین پھاند پڑے دیر کے بعد پانون آشنا زمین ہوئے بدیع الملک نے دیکھا ایک قصر لالہ زار مین
کھڑا ہون جہان تک نظر جاتی ہی قدرت خدا نظر آتی ہی ہزار ہا درخت انواع واقسام کے لگے ہین پھول
اسقدر صحن گلستان مین پڑے ہین کہ معلوم ہوتا ہی فرش گل بچھایا ہی چمن کو دیکھکر محویت کی حالت پیدا ہوتی ہی ہر
پھول پر طبیعت مائل ہوتی ہی بلبل کی نغمہ سازی طاؤس کی طنازی بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی محو
دید ہوگئے اسی حالت مین کھڑے تھے کہ دیکھا ایک نقاب پوش بصد جوش وخروش مرکب مشکین پر سوار
عقب مین چند طائران خوبصورت اپنے بال و پر وا کیے ہوئے مروحہ جنبانی کرتے ہوئے اس شان وشوکت
سے آتا ہی بدیع الملک اُسکی جاہ وحشم کو دیکھکر بہت خوش ہوئے مگر اُس نقاب پوش نے جو بدیع الملک کو
دیکھا گھوڑا ڈپٹ کر قریب آیا کہا اے جوان تو کون ہی اور اس قصر مین کیون آیا ہی کیا تو طلسم کشا ہی بدیع الملک نے
جواب دیا کہ اس پوچھنے کا سبب تحقیق کرنے کا باعث بیان کرو نقاب پوش نے کہا یہ قصر ہمارا ہی اسمین کوئی
بلا اجازت ہمارے نہین آسکتا ہی تو کیونکر آیا کس نے راستہ بتایا بدیع الملک نے فرمایا راستہ بتانے والے بہت جس سے
پوچھا اُسنے بتا دیا سفر ہی شرط مسافر نوازی بہتیرے ہزار ہا شجر سایہ دار راہ مین ہی نقابدار نے کہا آپکو یہان آنا کیا ضرور تھا
بدیع الملک نے فرمایا ہمین قصر نقابداران مین جانا ہی اس قصر کی کیفیت دیکھنا ہی نقاب پوش نے کہا اُس قصر کی کیفیت آپ کیا
دیکھ سکتے ہین اسکے دیکھنے کو ویسی آنکھین چاہیے ہین جیسا وہ قصر ہی بہتر اسی مین ہی کہ آپ یہان سے پلٹ
جایئے ورنہ بہت پچھتایئے گا بڑی زک اُٹھایئے گا بدیع الملک نے فرمایا ہمکو کیا کوئی زک دیسکتا ہی ہر حال مین ہمارا
خدا مالک ہی ہم سوائے ذات خدا کے اور کسی سے خائف وترسان نہین ہین تمھاری کیا ہستی ہی جو ہمین کسی قسم
کی تکلیف دے سکو نقابدار نے کہا مجکو آپ کی جرأت ومحنت پر رحم آتا ہی آپ ابھی میرے کہنے کا خیال کریئے
یہان سے تشریف لیجایئے بدیع الملک نے جواب دیا اب اس امر کی نسبت مجھسے کچھ نہ کہنا مین اسکی سماعت
نکرونگا جب تک اس دربند کو فتح نکرلونگا واپس نہ جاؤنگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک نقابدار اور آیا بدیع الملک
سے کہا کیون صاحب آپ ہمارے قصر مین بے اجازت کیون تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا ہمین اجازت
کی ضرورت نہین تم کیا جانو ہم کس ارادے سے آئے ہین ابھی اُس نقابدار سے گفتگو ختم نہوئی تھی ایک اور
نقابدار آیا اُسنے بھی سوالات بدیع الملک سے کیے اسی طرح بہت سے نقابدار جمع ہوئے بدیع الملک
حیران کہ اس قدر نقابدار ایک وضع کے اس قصر مین کیونکر جمع ہوگئے اور ہر ایک نقابدار نے بدیع الملک
سے کہنا شروع کیا کہ آپ ہمارے قصر مین کیون آئے کس نے آپ کو یہان آنے کی اجازت دی بدیع الملک
ہر ایک سے کہ رہے تھے کہ اجازت کی ضرورت نہین ہی ہم اس قصر کے فتح کرنے کو آئے ہین نقابدار بدیع الملک سے
بحث کر رہے ہین کہ نوبت نقارے کی صدا کان مین آئی نقابدارون نے بدیع الملک سے کہا اب اگر آپکو
اپنی جان عزیز ہی تو یہان سے اسی وقت تشریف لیجایئے ورنہ اب وہ شخص آتا ہی جو ہم سب کا حاکم ہی اگر وہ آپکو
یہان دیکھ لیگا تو بہت بُری طرح پیش آئیگا بدیع الملک نے کہا جب وہ یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا ہمکو اُسی سے

کہنا ہی نقابداروں نے بدیع الملک سے بہت کہا مگر شاہزادے نے سب کو یہی جواب دیا کہ ہمین تمہاری سرداری سے کچھ کہنا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ بدیع الملک نے دیکھا ایک نقابدار تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ پہنے ایک مرکب بیشکین پر سوار یکہ گھوڑا ازبو دجواہرات مین غرق نقابدار کے سر پر چتر زرین کا سایہ دو خادم مگر وہ بھی نقاب پوش چنور ہاتھون مین لیے ہوئے مگس رانی کرتے ہوئے ہر قدم پر سیم و زر کے پھول لٹاتے ہوئے اس شان و شوکت سے آتے ہین نقابدار جب بدیع الملک کے قریب پہونچا کہا ای شہریار آپنے اچھا نہ کیا جو اس قصر مین تشریف لائے مگر اب مہمان ہو چکے خاطر ہمپر واجب ہی تشریف لے چلیے بدیع الملک بہت خوش ہوئے نقابدار گھوڑے سے اترا بدیع الملک کا ہاتھ پکڑ کے اپنی بارہ دری مین لایا اُسی وقت خادمون سے کہا ارے ارباب نشاط کو محفل مین حاضر کرو شراب و کباب لاؤ اُسی وقت ارباب نشاط محفل مین حاضر ہوئے شراب و کباب کی کشتیان بھی آئین نقابدار نے ارباب نشاط کو حکم دیا کہ گانا شروع کرو ایک نازنین مہ جبین اُٹھی ساز درست ہوکے یہ غزل شروع کی غزل

آگئے ہی جز مین نظر گل کا تماشا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ دل اپنا ہی صحرا ہمکو
لکھا ایماے خموشی ہی سویدا ہم کو
شوق مستی مین ہی گلگشت چمن کا ہمکو
آگیا اپنے اگر مرنے پہ رونا ہم کو
ہم وہ مجنون ہین کہ گرد رم آہو کی طرح
کہ شکستون سے بنایا ہی سراپا ہمکو
اور ہر رد کہان ہو نہوا ای حضرت دل
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھولا ہمکو
نخل خرما کی طرح باغ محبت مین ملا
غم دوری نے کیا تنگ ہی کیا کیا ہمکو
آن پہونچی سر گرداب فنا کشتی عمر
تیری جانب پر پروازہین اعضا ہمکو
رشک تھا اپنے نوشتہ مین کہ اُس نوخط نے
ای جنون تونے کانٹون مین گھسیٹا ہمکو
اپنا ہی کعبہ مقصود فقط کوے دل
شب سیاہی نے کیی بار دبایا ہمکو
خاک سے کیونکہ ہماری گل رعنا نکلے
فکر امروز نہ ہی کچھ غم فردا ہم کو
کیا ستم ہی کہ نپہنچے قطع رہ عشق فلک
نہ ہی وہ بھی جب الفت نے نچوڑا ہمکو
ہم وہ ہین وحشی لاغر کہ چھپا لیتی ہی

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہونچا ہمکو
اور جون خیمہ لیلے ہی سویدا ہمکو
رکھ مکدر لیس اب ای چرخ نہ اتنا ہمکو
چاہیے جاے عصا گردن مینا ہم کو
بستگی دلکو ہی کیون اُس گرہ زلف کے ساتھ
بھاگے ہی دو رہی سے دیکھ کے صحرا ہمکو
جا بجا نام تو جون نقش قدم چھوڑ گیا
درد اب تمکو ہمارا ہو ہمارا ہمکو
اثر کفر ہی طاعت سے بھی اپنے پیدا
کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو
تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلنے پاوے
ہر نفس باد مخالف کا ہی جھونکا ہمکو
ہم گئے جسکی طرف جون گل بازی اُسنے
خط لکھا غیر کو اور پھول کے بھیجا ہمکو
کرتے جون کوہ نہین ہمتو سخن مین سبقت
طوف گرداب صفت چاہیے اپنا ہمکو
حرف تلخ اُس لب شیرین سے ہی اک آب حیات
کہ کسی گل کی دو رنگی نے ہی مارا ہمکو
جتنے عاشق ہین ہم ایک کا ہی ایک عزیز
اژدہا سان دیتا ہی دندان عوض پا ہمکو
مل گئین خاک مین جو صورتین ہی انکا خیال
زیر دامن نگہ آہوے صحرا ہمکو

دانہ خرمن ہی ہمین قطرہ ہی دریا ہمکو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہمکو
اُسنے خط جو قلم سرمہ سے لکھا ہمکو
ہمنے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہمکو
ہوویگا کشتی طوفان زدہ تابوت اپنا
کیا سبب کچھ نہین کھلتا یہ معما ہم کو
کس سے تدبیر درستی ہو ہماری جون زلف
خاک گم ہوکے گیا ڈھونڈھنے عنقا ہمکو
پھینک کر شیشہ دل ہاتھ سے کہتا ہی وہ مست
نقش سجدہ کا ہی پیشانی کا ٹیکا ہمکو
ایک دم تنگ و دلکے تھے بغل مین اپنے
ہو لبشرطے ترے آنے کا بھروسا ہمکو
ہو سکے لاغری ضعف کہان باندھ شوق
پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہمکو
ہر قدم پانون پہ سر رکھتے ہین خار سر دشت
پر وہ کچھ ہمسے سنیگا جو کہیگا ہمکو
لگ گئی تہمت آنکھ جو سو دیکھین تری زلفونکے
ناصحا سنتے ہین ہم کچھ تو ہی میٹھا ہم کو
ایکدم عمر طبیعی ہی یہان مثل حباب
شمع سے چاہیے ہی خون کا دعوا ہمکو
دل مین ہی قطرۂ خون چند سو مانند انار
کیون نہ فانوس خیالی ہو بگولا ہم کو
ہم یہ کہتے تھے کہ فوق اُنکی تو زلفونکو کچھ

اب وہ برہم ہی تو ہی تجکو قلق یا ہمکو | نازنین نے ایسی خوش الحانی سے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل دنگ
ہوگئے نقابدار نے بدیع الملک کی طرف دیکھا شاہزادے کو محو پایا بدیع الملک کو دیکھکر نقابدار نے اپنے
چہرے سے نقاب اُلٹی اسکے نقاب اُلٹتے ہی جس قدر نقابدار وہان موجود تھے سب نے اپنے اپنے چہرون سے
نقابین اُلٹ دین بدیع الملک نے جو اُس نقابدار کی طرف دیکھا تاب نظارہ نہ لاسکے بیہوش ہوگئے
بدیع الملک کا بیہوش ہوکے گرنا تھا کہ نقابدار چارو نطرف سے ٹوٹ پڑے بدیع الملک کے گلے سے
لوح اُتار لی جلدی جلدی مسلسل و مطوق کیا بدیع الملک کو جب ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا لوح بر جو نگاہ کی گلے
مین نہ پائی اور تحفہ جات کو اپنے پاس دیکھا یقین ہوا کہ یہ لوگ اس راز سے باہر نہ تھے ورنہ اسکو بھی لے لیتے
لیکن بدیع الملک کو کمال رنج ہوا نقابدارون نے کہا ہم جو کچھ آپ سے کہتے تھے وہ ظہور پذیر ہوا اب
آپ کو اپنے بادشاہ کی خدمت مین روانہ کردینگے وہ آپ کو قتل کریگا بدیع الملک نے فرمایا کوئی کسیکے
قتل پر قادر نہین ہی جو سب نقابدارون کا سردار تھا اُسنے اُسیوقت ایک نامہ خونخوار کو لکھا مضمون اسکا یہ
تھا کہ ہمنے طلسم کشا کو اسیر کیا ہی اور لوح بھی اُس سے لی لی ہی کسیکو اپنے ملازمان خاص سے روانہ فرمائیے
کہ وہ آکر لوح اور طلسم کشا کو یہانسے لیجائیے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیکر کہا اسکو خونخوار آتش چشم
کی خدمت مین لے جانا اور ہمارا زبانی پیام یہ کہنا کہ ہمنے اُس شخص کو گرفتار کیا ہی جو آپ کے طلسم مین ایک کے
بھی گرفتار کرنے سے نہ گرفتار ہوتا اب انعام کے امیدوار ہین ساحر یہ سُنکر روانہ ہوا راہ طی کرتا ہوا چلا خونخوار
کا مکان وہان سے دو ماہ کی راہ پر تھا ساحر دن بھر برورے ہوا جاتا تھا شب کو کسی صحرا مین درخت پر بیٹھ رہتا
تھا ایک روز دوپہر کو اس شدت کی گرمی ہوئی اور تمازت آفتاب بڑھی کہ الامان ساحر چونکہ زمین سے بہت بلند جاتا تھا
اسکو شدت تشنگی نے بیتاب کردیا جلدی زمین پر اُترا چشمہ آب کے تجسس مین جاتا تھا کہ صاحبقران ثانی جو
بعد فتح ملک زرین تلاش بدیع الملک مین مع لشکر گران روانہ ہوے تھے کئی روز سے اس صحرا مین
مقیم تھے ساحر نے جو لشکر دیکھا اسمین جان آگئی افتان و خیزان لشکر مین پہونچا اُسوقت خواجہ کسی ضرورت سے
اس طرف آتے تھے ساحر نے جو ایک آدمی کو آتے ہوئے دیکھا ٹھہر گیا خواجہ بھی اسکو دیکھکر ٹھہر گئے ساحر نے
آگے بڑھ کے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر کہا کیون بھائی مسافر تم کہان سے آتے ہو ساحر نے عرض کی
آپ پہلے مجکو پانی پلائیے پھر مین اپنی کیفیت بیان کرون خواجہ اُسکو اپنی بارگاہ مین لائے پانی پلایا کہا بھائی اب
مختصر اپنی کیفیت بیان کرو ساحر نے کہا مین قصر نقابداران سے آتا ہون خونخوار آتش چشم جادو کے پاس
جاؤنگا خواجہ نے جو خونخوار آتش چشم کا نام سُنا کان کھڑے کرکے سنبھل کے بیٹھے کہا کیون بھائی تمھین وہان کیا
کام ہی ساحر نے کہا ایک شخص طلسم کشائی کے لیے یہان آیا ہی اُسنے طلسم کے جتنے مرحلے تھے سب برباد کیے اور
اُسکو کسی قسم کے گزند نہین پہونچی اب مرحلہ آخری پر آکے گرفتار ہوا ہی لوح حاصل کرچکا تھا اب لوح بھی اس
سے لے لی گئی اور خود بھی گرفتار ہوگیا اُسی کے اطلاع کے واسطے مین بادشاہ طلسم کے پاس جاتا ہون
اب بادشاہ طلسم کو اطلاع دونگا وہ کسی کو وہان سے روانہ کرین گے وہ آکر طلسم کشا کو اور لوح کو لیجائیگا
بدیع الملک طلسم کشا کا نام ہی خواجہ نے نام جو سنا گھبرا گئے کہا کیون بھائی طلسم نقابداران کہان ہی اور
وہان کیونکر جانے پاتے ہین ساحر نے سب پتے دیئے خواجہ نے مجملہ باتین وہان کی اُس سے دریافت کین
آخر مین نام پوچھا ساحر نے شدید جادو اپنا نام بتایا خواجہ نے اسکو خوب باتون مین لگایا ساحر نے کہا

اب مجکو دیر ہوتی ہی جاۓ نگا ابھی مجکو بڑے بڑے کام کرنا ہین میرا ٹھہرنا اب یہان بہتر نہین ہے خواجہ نے کہا بھائی تم اتنی دور سے آۓ ہو کچھ دیر تو دم لو علاوہ اسکے ہمارے میہمان ہو تمھاری خاطر ہمپر واجب ہی اگر بھوکے ہو کھانا موجود ہی ساحر نے کہا اب آپ مجکو اجازت دیجے خواجہ نے کہا تھوڑا شربت پی لو پھر جانا تمھین اس گرمی مین جانا ہی ساحر نے ہرچند انکار کیا مگر خواجہ نے شربت بنا کے اسکی آنکھ بچا کے بیہوشی ملائی گلاس ساحر کو دیا یہ گرمی مین پیاسا بھی تھا سب گیلاس پی گیا خواجہ نے پھر تھوڑی دیر اس سے باتین کین مگر گرمی کا وقت تھا اور ساحر تھکا ہوا آیا تھا بیہوشی نے بہت جلد تاثیر کی ساحر نے کہا بھائی میرا سر چکراتا ہی طبیعت میری بہت. گھبراتی ہی خواجہ نے کہا ذرا اٹھکے ٹہلو یہ بات رفع ہو جاے گی ساحر ٹہلنے کو اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا ساحر بیہوش ہو کے گرا خواجہ نے اسکی جھولی سے نامہ نکال لیا نامے کو کھولکر پڑھا تو اسمین لکھا تھا کہ ہمنے طلسم کشا کو بڑی مختون سے اسیر کیا ہی اور لوح بھی لے لی ہی آپ کسی معتمد شخص کو روانہ فرمائیے کہ وہ طلسم کشا کو آکر لیجاے گے خواجہ نے اس ساحر کا لباس اتار کر اسکو داخل زنبیل کیا اور آپ ہی نامہ لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوۓ عرض کی یا صاحبقران آج بدیع الملک نامدار کی کیفیت معلوم ہوئی امیر نے فرمایا جلد کہو خواجہ نے وہ نامہ دکھایا سب حال بھی بیان کیا صاحبقران نے فرمایا ابھی یہان سے کوچ کرنا چاہیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان کوئی مرحلہ ہی کہ اسکا نام قصر نقاب پوشان ہی اسی جگہ پر نقاب پوشون نے بدیع الملک کو اسیر کر لیا ہی آپ جلد یہان سے کوچ کیجے مین اسکا بندوبست کرونگا صاحبقران نے اسیوقت لشکر کو کوچ کا حکم دیا سب لشکر چل نکلا خواجہ نے اس ساحر سے سب کیفیت دریافت کر لی تھی اسی سمت روانہ ہوۓ تیسرے روز قریب اس مرحلے کے پہونچے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی اب آپ یہین قیام فرمائیے مین اسکا بندوبست کرتا ہون خواجہ کے کہنے سے صاحبقران نے وہین قیام کیا عمرو ثانی نے برق ثانی کو بلایا کہا آپ میرے ساتھ چلیے مگر ایک شرط سے چلونگا برق نے عرض کی استاد مجھے سب قبول ہی خواجہ نے کہا میری راے پر کام کیجیے گا اپنی تیزی کو کام نہ فرمایئے گا برق نے کہا استاد میری کیا مجال ہی جو آپ کی راے مین دخل دون یا آپ کے خلاف مرضی کرون عمرو ثانی نے برق کو شمشیر جادو کی شکل بنایا اور آپ ساحر جلیل کی صورت بنے زنبیل سے تخت نکالا برق کو لیکر تخت پر سوار ہوۓ قصر نقابداران کیطرف روانہ ہوۓ تھوڑی دیر کے بعد تخت دیوار قصر کے قریب پہونچا نقابدار چمنون مین ٹہل رہے تھے خواجہ نے دیکھا تو اس باغ کو عجب پر فضا پایا مگر نقابدارون نے تخت جو آتے ہوۓ دیکھا آپس مین کہا خونخوار آتش چشم نے اپنے کسی ملازم خاص کو بھیجا ہی بلکہ شمشیر جادو ہمارا فرستادہ بھی اسکے پاس تخت پر بیٹھا ہی یہان نقابدار یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نے تخت نیچے اتارا نقاب پوشون نے سلام کیا کہا آپ نے بڑی زحمت فرمائی تشریف لے چلیے خواجہ نقابدارون کے ہمراہ بارہ دری مین آۓ نقابدارون نے بڑی خاطر کی خواجہ سے کہا اپنا اسم مبارک ارشاد فرمائیے خواجہ نے کہا میرا نام ادب آموز جادو ہی خونخوار میرے سامنے بہت چھوٹا سا تھا مین نے خونخوار کے باپ کو گودیون مین پالا ہی نقابدارون نے کہا آپ کی عمر بہت ہی ادب آموز نے کہا سامری کے وقت مین مین جوان تھا سامری سے بہت صحبت رہتی تھی سامرن سے ہمیشہ مذاق ہوا کیا جب کبھی سامری اور سامرن مین لڑائی ہوتی تھی ہم انصاف کے واسطے بلاۓ جاتے تھے سامری کا مزاج ایسا برا تھا کہ سامرن کو جوتیان مارا کرتے تھے مگر سامرن بھی بڑی شوقین تھین جہان سامری کہین گئے اور سامرن نے دو چار جوانون کو بلایا ڈھول ڈھپا کرنا شروع کیا جس وقت سامری آجاتے تھے سامرن

انکو نکال دیتی تھین یہ باتین سامری کے خلاف ہوتی تھین وہ جو یہان لگاتے تھے نقاب پوش بہت ہنسے کہا جناب ادب آموز
صاحب آپ عجیب سحر بیان ہین ایسی باتین کہین کہ ہمکو نکالنا نہین چاہتا اگر آپ خاموش ہون ادب آموز نے کہا آپ حضرات نے مری
باتین نہین سنی ہین اگر کبھی اتفاق ہوگا تو پھر بھی تمام حکایات سامری آپ سے بیان کرونگا کیا کہون ایسے وقت مین یہان آیا ہون
کہ ٹھہر نہین سکتا نقاب پوشون نے کہا ہم آپکو ابھی نہ جانے دینگے آجکی شب یہان رہیے آخر آپ ہمارے مہمان ہین آپکی ہم کچھ خاطر بھی
کرین ادب آموز نے کہا یہ موقع خاطر داریون کا نہین ہی مین سرکاری کام کے واسطے یہان آیا ہون جب
آپ کے پاس آؤنگا تب آپ میری خاطر کیجیےگا نقاب پوشون نے کہا ہم معاف کرا لینگے آپ آج شب کو
ہمارے یہان تشریف رکھیے ادب آموز نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہی تو مین مجبور ہون آپ کی خاطر شکنی
بھی نہین کرسکتا ہون خیر آپ طلسم کشا کو بلائیے لوح کو منگائیے مین ان دونون کو تو خدمت مین شہنشاہ
کے روانہ کردون نقابدارون نے کہا آپ اسوقت قیدی کیونکر روانہ کیجیےگا یہان ایسا کون ہی جو لیکر جائےگا
ادب آموز جادو نے کہا اسکی تحقیق کرنے سے کیا فائدہ ہوگا آپ لوگ جانتے ہین کہ مین ہمنشین سامری
ہون کسی طور سے روانہ کردونگا آپ بھی اس کیفیت کو ملاحظہ فرمائیےگا نقابدار اس کمال کے دیکھنے کے شائق ہوئے
اسی وقت بدیع الملک کو طلب کیا ملازم شاہزادے کو لیکر آئے ادب آموز نقلی نے کہا انکی قید دور
کرو نقابدارون نے کہا ایسا نہو طلسم کشا کوئی فساد برپا کرے ادب آموز نقلی نے کہا میرے سامنے
کیا کرسکتا ہی ملازمان نقاب پوش نے اسی وقت قید جسم بدیع الملک سے دور کی خواجہ نے بدیع الملک
کے قریب جاکے دلاسا دیا بدیع الملک نے خواجہ کو پہچانا خاموش ہو رہے ادب آموز نقلی نے بدیع الملک
کو داخل زنبیل کیا نقابدارون نے جو یہ کیفیت دیکھی بہت حیران ہوئے کہ ادب آموز نے یہ کیا کیا جو طلسم کشا
غائب ہوگیا سب نے کہا کیون جناب آپ نے کیا کیا جو طلسم کشا غائب ہوگیا ادب آموز نقلی نے کہا
آپ کو اس دریافت سے کیا حاصل ہی لوح میرے حوالے کیجیے نقابدارون نے لوح دی خواجہ نے لوح بھی
نذر زنبیل کی اب نقاب پوشون کو اور حیرت بڑھی کہا برائے سامری ہمکو اس راز سے آگاہ کیجیے آپ نے
طلسم کشا کو کیا کیا ادب آموز نے کہا صاحب میرے حوالے کچھ انتظام دنیاوی ہی اور اسکی خدمت کے
واسطے کچھ فرشتے سامری نے میرے متعلق کیے ہین ہمیشہ انسے کام لیتا ہون نقابدارون نے پوچھا وہ
فرشتے کہان رہتے ہین خواجہ عمرو یعنی ادب آموز نقلی نے کہا آپ لوگ شائق ہین جا سے سکونت
فرشتگان دیکھیےگا نقابدارون نے کہا ہم لوگ بہت مشتاق ہین ادب آموز نقلی نے کہا کئی روز تک
وہان قیام کیجیےگا نقابدارون نے کہا اتنی فرصت ہمکو نہین ہی جو وہان کئی روز تک رہ سکین ادب آموز
نے کہا اچھا ایک شب کے واسطے آپ لوگ چلے جائیے پھر چلے آئیےگا نقابدارون نے منظور کیا ادب آموز
نقلی نے اپنے پاس بلالیا زنبیل کی دو تین گنڈیان کھولین ایک ایک کو داخل زنبیل کرنا شروع کیا تھوڑی
دیر مین جسقدر نقاب پوش تھے خواجہ نے سب کو داخل زنبیل کیا پھر ملازمین کو بلایا انکو بھی داخل زنبیل
کیا جب کوئی باقی رہا تو خواجہ لوٹنے کو جھکے اب تو برق ثانی بھی نعرہ کرکے اسباب لوٹنے لگا خواجہ
نے کہا برق دیکھو ہم اسی واسطے تمکو یہان نہین لاتے تھے خبردار کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا نہین ابھی ایک نقابدار
کو نکال کر چھوڑ دونگا تجکو تو کوئی نہ پاویگا مگر تمھارے واسطے خرابی آجائےگی برق ثانی نے عرض کی استاد
مین آپ ہی کے واسطے کوشش کرتا ہون کہ آپ کو لوٹنے کی تکلیف نہو مین جمع کرکے آپ کو دیتا جاؤنگا آپ

نذر زنبیل کرتے جاتے خواجہ نے کہا آپ معاف فرمائیے مین سب اسباب خود ہی اُٹھا لونگا اول تو اسباب ہی کہان
ہے مگر جو کچھ ہے وہ میرا حق ہے تم کیون لیتے ہو اُسکو ہاتھ نہ لگاؤ مین لے لونگا برق وہان سے ہٹ کر دوسری جگہ اسباب
لوٹنے لگا کچھ زمین مین دبا دیا کچھ منہ مین رکھا کچھ خواجہ کو دیدیا خواجہ نے جو برق کو زمین مین اسباب رکھتے
دیکھا کہا کیون نالایق ہے اس طرح پوشیدہ کرتا ہے برق ثانی نے عرض کی استاد مین نے عمداً نہین پوشیدہ کیا تھا
خواجہ نے سب اسباب قہر نقابداران کا اپنے قبضہ مین کیا برق سے کہا اب ہم جاتے ہین تم بھی آنا برق نے
عرض کی استاد مجکو بھی اپنے ہمراہ لیتے چلیے مین کیونکر آسکونگا خواجہ نے فرمایا مین تمکو اپنے ہمراہ کیونکر لیچلون
نہین معلوم مین خود کس طرح وہان تک جاؤنگا جب برق بہت مجبور ہوا تو رونے لگا خواجہ نے اسکو جب اسقدر
مضطرب پایا اپنے تخت پر بٹھایا وہان سے تخت کو اُڑاتے ہوئے صاحبقران کے لشکر مین آئے یہان امیر
ثانی خواجہ کے منتظر تھے جیسے ہی عمرو ثانی کو آتے ہوئے دیکھا کہا خواجہ بدیع الملک کی حالت سے
آگاہ کرو خواجہ نے عرض کی یا امیر بڑے افسوس کی بات ہے مین بدیع الملک نوجوان کو پشتارے مین باندھکر
لاتا تھا راہ مین قرضداردن سے ملاقات ہوئی اُنھون نے پشتارہ لے لیا اور لوح بھی میرے پاس تھی وہ بھی اپنے
قبضے مین کی پھر مین کیا کرتا مجبور ہو گیا امیر نے فرمایا خواجہ تمھارے قرض سے ہم بہت عاجز ہین ہر وقت تمھین قرضدار
مل جاتے ہین اور جو اسباب تمھارے پاس ہوتا ہے وہ چھین لیتے ہین اب کیا بندوبست کیا جاے خواجہ نے کہا اُنکا
روپیہ دیا جاے تو بدیع الملک کو رہائی ہوگی صاحبقران نے فرمایا پھر جو کچھ کہو وہ انتظام کیا جاے عمرو ثانی
نے کہا جب تک اُنکا روپیہ نہ پہونچیگا بدیع الملک نہین آسکتے ہین صاحبقران نے اپنے سردارون کیطرف
دیکھا سب نے عرض کی پھر کچھ روپیہ خواجہ کو دیجیے یہ بندوبست کرین صاحبقران نے سب سے اشارے
سے کہا خواجہ کے پاس بدیع الملک موجود ہین مگر مجبور ہو کے چار ہزار روپیہ امیر نے خواجہ کو دیا خواجہ نے روپیہ اُٹھایا
اپنی بارگاہ مین آئے یہان بدیع الملک کو زنبیل سے نکالا بدیع الملک نے دیکھا مین خواجہ کی بارگاہ مین ہون اُٹھکے بیٹھے
لوح کو جو خیال کیا گلے مین نہ پایا کہا خواجہ میرے پاس لوح بھی تھی عمرو ثانی نے عرض کیا لوح بھی اُن نے اپنے قبضے مین کر لی ہے
قرضداردن سے مجبور ہو گیا راہ مین آتا تھا کہ اُنسے ملاقات ہو گئی اُنھون نے لوح مجھسے چھین لی بدیع الملک نے فرمایا خواجہ
جسقدر روپیہ کہو دیا جاے مگر لوح لا دو خواجہ نے کہا روپیہ دینا آپ کی ہمت پر موقوف ہے کچھ میرے اس کام کی
قدر فرمائیے کچھ لوح کے منگانے کی تدبیر کیجیے بدیع الملک نے کہا خواجہ میرے لشکر مین چلو جس قدر میرے امکان
مین ہوگا مین دریغ نکرونگا تمکو دونگا خواجہ نے کہا اب مین آپ کے لشکر مین کیونکر چلون بدیع الملک نے فرمایا
اب مین کوئی تدبیر کرتا ہون خواجہ نے کہا صاحبقران آپ کے بہت مشتاق ہین تشریف لے چلیے بدیع الملک
صاحبقران کا نام سنکر خوش ہوئے خواجہ نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر نے
جو بدیع الملک کو آتے دیکھا اپنی جگہ سے اُٹھے بدیع الملک نے سلام کیا امیر ثانی نے بدیع الملک
کو گلے سے لگا لیا بہت کچھ تعریف کی داد مردانگی دی بدیع الملک نے عرض کی سب آپ کی دعا کی برکت تھی
امیر نے فرمایا واقعی تمنے وہ کار نمایان کیا کہ جو خاص تمھاری ذات کے واسطے تھا تنہا طلسم مین آنا اور تمام طلسم
مین تہلکہ ڈال دینا بڑے بڑے بہادرون اور ساحرون کو اپنا مطیع کر لینا بڑی جرأت و ہمت کا کام ہے بدیع الملک
نوجوان نے عرض کی مین اب اپنے لشکر سے ملنا چاہتا ہون خواجہ سے کچھ وعدہ کیا ہے اُسکو ایفا کرونگا لوح لونگا
جب تک لوح نہ ملیگی تب تک مین کوئی کام نہین کر سکتا ہون امیر نے فرمایا خواجہ سے کیا وعدہ کیا ہے بدیع الملک

نے کل کیفیت بیان کی امیر نے خواجہ کو بلایا خواجہ حاضر ہوئے صاحبقران ثانی نے فرمایا خواجہ تمنے ہمکو روپیہ دیا ابھی تک تمہین اور لینے کی ہوس باقی ہی عمرو ثانی نے عرض کی یا صاحبقران آپ اس مقدمے مین دخل نہ دیجیے آپنے تو صرف انکے سے آنے کا روپیہ مجکو دیا تھا اب لوح کیونکر آسکتی ہی صاحبقران نے خواجہ کو اور روپیہ دیا کہا آپ لوح لادیجیے خواجہ نے لوح لاکر بدیع الملک کو دی بدیع الملک نے لوح گلے مین ڈالی صاحبقران نے اس خوشی مین جشن کیا دو روز تک وہان مقیم رہے تیسرے روز بدیع الملک نے عرض کی اب مین چاہتا ہون کہ اپنے لشکر سے ملون صاحبقران نے فرمایا جسوقت مزاج مین آئے کوچ کرو بدیع الملک نے عرض کی میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ آپ یہین تشریف رکھین مین لشکر کے لینے کو جاتا ہون بہت جلد آپ سے آکر ملونگا صاحبقران نے فرمایا بھلا یہ ممکن ہی کہ اب تمکو تنہا چھوڑدونگا مین بھی تمہارے ہمراہ چلونگا یہ فرما کر حکم دیا کہ ہماری خروج مین اطلاع کردو کہ سامان سفر درست کرین ہم کل یہانسے کوچ کرینگے گو بدیع الملک نے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران نے قبول نہ کیا بدیع الملک مجبور ہوکر خاموش ہو رہے دوسرے روز صاحبقران مع بدیع الملک نوجوان وہان سے کوچ کرکے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ شمیم اور مہتاب زعفران پوش کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب بدیع الملک کو عرصہ ہوا تو یہ دونو شاہزادیان گھبرائین ملکہ مہتاب نے چند ملازمین اپنے اس خبر کیواسطے روانہ کیے کہ وہ لوگ جاکر بدیع الملک کی خبر لائین اور ملکہ شمیم نے نسیم گلبیرہن کو روانہ کیا اور تاکید کردی کہ جسطرح ممکن ہو خبر لیے ہوے واپس آنا یہ دونون بیک روانہ ہوئے مگر کیفیت لشکر بدیع الملک کی ملاحظہ فرمائیے کہ زرتاب جادو نے آشوب سے کہا اب یہان بے خبر بیٹھے رہنا مناسب وقت نہین ہی شاہزادہ قصر نقاب پوشان مین گیا تھا نہین معلوم وہان کیا واقعہ گذرا بہت دنون سے کیفیت نہین معلوم ہوئی ہی میرا ارادہ ہی کہ آج براے دریافت کیفیت بدیع الملک نوجوان جاؤن شاہزادے کو دیکھ آؤن آشوب نے کہا مین بھی تمہارے ہمراہ چلونگا شاہزادے کے دیکھنے کو میرا بھی جی چاہتا ہی زرتاب جادو نے جواب دیا کہ تم لشکر کی محافظت کو رہو مین پہلے دیکھ آؤن بعد تم جانا آشوب خاموش ہو رہا زرتاب اُسی وقت روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا پہلے کیفیت بدیع الملک نوجوان کی تحریر کی جاتی ہی یہ جو صاحب قران زمان کو ہمراہ لیکر چلے ایک دریا کے قریب آکے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین تحریر تھا کہ جبتک گرداب جادو قتل نہوگا اس دریا سے گذرنا ممکن نہین بہتر یہ ہی کہ گرداب جادو کو قتل کرو اُسکے قتل ہونے کے بعد یہ دریا تک خشک ہو جائیگا راستہ صاف پیدا ہوگا بدیع الملک نے گرداب جادو کا ٹھکانا دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی مگر آخر مین یہ شرط تحریر تھی کہ طلسم کشا کو لازم ہی کہ تنہا براے قتل گرداب جادو جاوے جب اُس مکان کے قریب پہونچے لوح کو دیکھے جو کچھ تحریر ہو اُسپر عمل کرے بدیع الملک صاحبقران کے پاس آئے عرض کی لوح یہ خبر دیتی ہی آپ یہان قیام فرمائیے مین گرداب جادو کے ٹھکانے پر جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو اُسکو قتل کرکے آتا ہون صاحبقران نے فرمایا مین بھی تمہارے ہمراہ چلتا ہون تنہا جانا مناسب نہین ہی بدیع الملک نے کہا لوح خبر دیتی ہی کہ تنہا جاؤ اور اُس سے مقابلہ کرو یہ سنکر امیر خاموش ہو رہے لشکر کو روکا بارگاہ مین استادہ کرائین بدیع الملک اُسیوقت صاحبقران سے رخصت ہوئے جو تدبیر لوح مین ملاحظہ کیا تھا اُسطرف چلے مگر اب کیفیت اُن لوگون کی بیان کیجاتی ہی کہ جنکو ملکہ مہتاب زعفران پوش اور ملکہ شمیم عنبر موے نے براے خبر بدیع الملک روانہ کیا تھا یہ لوگ جو رخصت ہوکر آئے تھے

صبح الصبح بدیع الملک کو تلاش کرتے پھرتے تھے تین دن تک برابر انہون نے بدیع الملک کو تلاش کیا مگر پتہ نہ پایا چوتھے روز مجبور ہو کے ایک درخت کے سائے مین تھک کر بیٹھ رہے نسیم گلبیر بہن نے فرستادہ ملکہ مہتاب سے کہا کہ اب شاہزادے کی خیریت معلوم ہونا بہت مشکل ہے بہتر ہوگا کہ تم واپس جاؤ مین پتہ لگاؤن گی خبر لیکر آؤن گی تم یہان سے اچھی طرح واقف نہین ہو آگے جانے کا ارادہ نکرو فرستادہ ملکہ مہتاب نے جواب دیا کہ اگر میری جان بھی جاتی رہے تو بھی مین اپنے عزم سے منہ نہ موڑون ملکہ عالم نے مجھے تاکید فرما دیا ہے کہ جب تک کیفیت شاہزادے کی دریافت نہ کر لینا واپس نہ آنا اس طور سے واپس جاؤنگا تو ملکہ عالم کو کیا منہ دکھاؤنگی کیسی شرمندگی حاصل ہوگی اور ملکہ عالم مجکو کیا کہین گی نسیم گلبیر بہن نے کہا تمھین اختیار ہے یہ خیال کرلو کہ آج چوتھا روز ہے کہ آب و دانہ بھی بدقت بہم پہونچا ہے مگر اب تک پتہ بدیع الملک نوجوان کا نہین معلوم ہوا یہ ذکر تھا کہ ایک گوشہ صحرا سے گرد اڑی نسیم گلبیر بہن اس طرف دیکھنے لگی جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو نسیم نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک گھوڑا اڑاتے چلے آتے ہین خوش ہوگئی فرستادہ ملکہ مہتاب سے کہا شکر ہے کہ آج تم محنت ہاتھ آیا شاہزادے کا پتہ پایا نہین معلوم کہان سے تشریف لاتے ہین کس طرف جاتے ہین یہ کہکر اپنے مقام سے اٹھی آگے بڑھی فرستادہ ملکہ مہتاب بھی نسیم کے ہمراہ ہوا نسیم نے آگے بڑھکے بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادے نے نسیم کو پہچانا خوش تو ہوئے مگر دھوکا کھا چکے تھے لوح کو ملاحظہ کیا اسمین لکھا تھا کہ نسیم گلبیر بہن ہے تمھارے پاس ملکہ شمیم عنبر مو نے بھیجا ہے اور دوسرے آدمی کو ملکہ مہتاب زعفران پوش نے برائے دریافت خیریت مزاج روانہ کیا ہے اس سے کچھ خوف نکرو اپنے مزاج کی کیفیت بتادو بدیع الملک یہ دیکھکر خوش ہوگئے نسیم گلبیر بہن کو جواب سلام دیا کہا اے نسیم شعر

نہین معلوم اک مدت سے قاصد حال کچھ اونکا | مزاج اچھا تو ہے یا دشمن بخیر اس آفت جان کا

ملکہ شمیم عنبر مو کی کیا حالت ہے مزاج کیسا ہے نسیم گلبیر بہن نے عرض کی آپ کی یاد مین بیقرار ہین ہر وقت آپ ہی کو یاد کرتی ہین راتون کی نیند حرام ہے اگر ہم لوگ بہلاتے ہین تو آزردہ ہوتی ہین جب بہت بیتاب ہوئین تو مجکو حکم دیا کہ جہان شاہزادہ عالم ہون انکے پاس جاؤ خبر مزاج لاؤ پہلے تو خود آنے پر آمادہ ہوئین مگر جب مین نے سمجھایا اور یہ کہا کہ آپکا جانا مناسب نہین ہے طلسم مین اب سب آپ کے دشمن ہوگئے ہین اگر کسی مکار سے مقابلہ ہوگیا اسوقت دشمنون کو مشکل ہوگی ہم جاتے ہین شاہزادے کی خبر لاتے ہین آپ صبر فرمائین زیادہ بیتاب نہ ہون بدیع الملک نے فرمایا مجکو بھی انکے دیکھنے کا از حد اشتیاق ہے مگر مجبور ہون کہ ابھی وہان تک جا نہین سکتا جب تک گرداب جادو قتل نہوگا تب تک اس طرف جانیکا راستہ نہ ملیگا بدیع الملک نسیم گلبیر بہن سے باتین کر رہے تھے کہ فرستادہ ملکہ مہتاب زعفران پوش نے سلام کیا اور عرض کی حضور ملکہ مہتاب زعفران پوش نے آپ کو سلام شوق کہا ہے اور خیریت مزاج دریافت کی ہے بدیع الملک ملکہ مہتاب زعفران پوش کا نام سنکر بیقرار ہوگئے نسیم کی وجہ سے زیادہ تو کچھ نہ کہہ سکے مگر اسقدر کہا کہ ملکہ کو ہماری طرف سے بہت بہت پوچھنا اور ہماری خیریت سے مطلع کرنا اور کہدینا کہ ہم انشاء اللہ تعالی بہت جلد تمسے آکر ملینگے خاطر جمع رکھو ایک مرحلہ ابھی طے کرنا ہے جس وقت وہ فتح ہو جائیگا راستہ ملجائیگا ہم مع لشکر وہان آئینگے بدیع الملک نے دونون پیغامبرون کو یہ کہکر رخصت کیا آپ آگے بڑھے دیکھا ایک جوان حسین تاج شہریاری سر پر دھرے لباس فاخرہ زیب جسم کیے ایک درخت کے سائے مین بیٹھا ہے سامنے اسپ دور کا بہ کھڑا ہے اس جوان نے جو بدیع الملک کو دیکھا کہا او جوان تو کون ہے کہان جاتا ہے کس ارادے سے اس طرف آیا ہے بدیع الملک نے اپنی کیفیت صاف صاف بیان کی اس جوان نے کہا اگر تجھے اپنی زندگی درکار ہے یہ

گھوڑا اور سلاح اپنا مجکو دے اور جس طرف سے آیا ہو واپس جا بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کہ تیری کیا مجال جو ہماری زندگی مین یہ گھوڑا اور سلاح ہمسے لے سکے اُس جوان نے جواب دیا کہ مین نے بڑے بڑے پہلوانون کو جو لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر ادھر آئے لوٹ لیا اور ایک تنفس یہ دعوے کرتا ہو کیا تو نے میرا نام نہین سُنا بدیع الملک نے فرمایا مین تجھسے واقف نہین ہون کہ تو کون ہو اور جنکو تو نے لوٹ لیا ہوگا وہ پہلوان نہ ہونگے اُس جوان نے کہا میرا نام صمصام قزاق ہو مدت سے اس صحرا مین رہتا ہون ہزارون قافلون کو تنہا لوٹ لیا لوگ مجکو جانتے ہین خونخوار اتش چشم جادو جو اس طلسم کا بادشاہ ہو اور سحر مین یکتا ہو وہ تک مجکو گرفتار نہین کر سکا اور تو کہتا ہو کہ ہم مال و اسباب نہ دینگے اب زیادہ کلام کو طول نہ دے اسباب میرے حوالے کر بدیع الملک نے فرمایا او صمصام اب اس کلمہ کو زبان پر نہ لانا ورنہ بہت پچھتائے گا صمصام یہ جواب سخت سُنکر اپنی جگہ سے اُٹھا تلوار کھینچکر بدیع الملک کی طرف چلا قریب آکر بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے وار خالی دیا صمصام نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے بازو بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا صمصام نے اپنا دوسرا ہاتھ گریبان مین ڈالا بدیع الملک نے اسکی کمر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا زمین سے اُٹھالیا سر سے اونچا کرکے چاہا کہ زمین پر دے مارین صمصام نے عرض کی ای شہریار امان دیجیے بدیع الملک نے فرمایا امان بشرط ایمان صمصام نے عرض کی مجھے کیا انکار ہے بدیع الملک نے اُسکو باہستگی زمین پر رکھدیا صمصام کلمہ پڑھکے مسلمان ہوا بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار غلام امیدوار ہو کہ آپ کفش خانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمائیے تشریف لے چلیے دعوت قبول کیجیے بدیع الملک نے بہت کچھ عذر کیا مگر صمصام نے سر قدمون پر رکھدیا اور عرض کی جب آپ دعوت سے فراغت پا چکینگے تو مین ایک سامان ایسا کرونگا کہ گرداب جادو تک آپ بہت جلد پہونچ جائین بدیع الملک کو افراط اخلاق سے کچھ گمان ہوا فوراً شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ صمصام کے مکان پر جاؤ دعوت قبول کرو اسکے ذریعہ سے ایک بڑا کام نکلیگا یہ تمھارا دوست ہو بدیع الملک خوشی سے صمصام کے ہمراہ روانہ ہوئے صمصام بدیع الملک کو لیکر اپنے مکان پر آیا بدیع الملک نے مکان کو نہایت نفیس پایا سب سامان شاہانہ موجود ملازمین کی انتہا نہین سب نے جو صمصام کو آتے دیکھا اپنی اپنی جگہون سے برائے تعظیم کھڑے ہوگئے صمصام نے سب سے کہا کہ مجھسے بڑھکے آقائے نامدار کا ادب کرو مین صرف تمھارا مالک ہون اور یہ میرے مالک ہین مین انکا بندۂ بیدرم ہون لوگون نے جو صمصام کی یہ تقریر سنی آپس مین کہا آج کیا بات ہو اور یہ کون جوان ہو جسکے لیے اس قدر ادب و قاعدے صرف ہوتے ہین ملازمین تو اس حیرت مین رہے مگر صمصام بدیع الملک کو اپنے ہمراہ ایک بارہ دری کے اندر لایا تخت زرنگار بچھا تھا بدیع الملک سے عرض کی آپ تخت پر تشریف رکھیں مین اور کامون مین مصروف ہوتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ای صمصام یہ بات ہمارے قاعدۂ خاندانی کے خلاف ہو ہم لوگ تخت پر نہین بیٹھتے ہین نہ ہمکو تخت کی پروا ہو آج تک فضل الٰہی سے بہت سے ملک فتح کیے اور بہت سے شاہان عالیجاہ کو زیر کیا مگر اُنکے ملک مین کسی وارث تاج و تخت کو حاکم کردیا خود حکومت کرنے کا ارادہ نہین کیا ہم لوگ فراش راہ دین اسلام ہین ہمارا تاج و تخت ترقی دین اسلام ہو اسی کے واسطے یہ کوشش کرتے ہین تمھارا تخت تمکو مبارک رہے ہمارے واسطے جو جگہ مناسب ہوگی وہان بیٹھ جاینگے یہ سنکے ایک دنگل زرنگار سامنے بچھاتا اُس دنگل پر بدیع الملک نوجوان رونق افروز ہوئے صمصام انتظام دعوت مین مشغول ہوا محفل جشن آراستہ کی اپنے جملہ ملازمین کو حکم دیا کہ آج

سب اس محفل مین جمع ہون ہم ایک بات ضروری بیان کرینگے یہ حکم پاکر سب ملازم جمع ہوئے جب صمصام نے دیکھا کہ اب
سب ملازمین جمع ہین اُسوقت پکار کے کہا اے حاضرین محفل مین نے بدل و جان اطاعت بدیع الملک نوجوان
کی اختیار کی اور دین باطل کو ترک کرکے طریقہ اسلام قبول کیا اور اسکے اعلان سے یہ مراد ہے کہ جسکو اطاعت بدیع الملک
نوجوان کی منظور ہو اور دین اسلام قبول کرتا ہو وہ میرے یہان رہے اور جسکو ان امور سے انحراف ہو وہ
اسی وقت میری محفل سے نکل جائے اور تا زیست مجکو منہ نہ دکھائے یہ کلام سُنکر جس قدر حاضرین مجلس تھے سبنے اپس مین
کہا اب انکار کرنا مناسب وقت نہین ہے اور اصل یون ہے کہ ہمیشہ سے اہل اسلام کے دین کو قوی سنتے آئے ہین
اور انکی اقبالمندیان بھی خوب خوب دیکھین واقعی یہ لوگ راہ حق پر ہین انکا مذہب اختیار کرنا باعث درستی عقبے
اور آرام دنیا ہے یہ صلاح کرکے سب نے عرض کی اے شہنشاہ ہمین آپکے فرمان سے انکار نہین ہے جو باتین آپنے
اختیار کین ہین ہمین بھی عذر نہین امیدوار ہین کہ قواعد تبدیل مذہب ہمین تعلیم فرمائے جائین صمصام نے
بدیع الملک سے عرض کی آپ اب سب کو کلمہ تعلیم فرمائیے بدیع الملک نے سب کو کلمہ تعلیم کیا ملازمین
صمصام بصدق دل مسلمان ہوئے دو روز تک محفل عیش برپا رہی تیسرے روز بدیع الملک نے صمصام
سے کہا مین تمھارے یہان بہت دنون تک رہتا مگر کیا کرون مجبور ہون کہ مین صاحبقران کو ایک مقام پر چھوڑ آیا
ہون اور انسے وعدہ کر لیا ہے کہ مین بہت جلد آؤنگا اسکے علاوہ میرا لشکر ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہے اور وہان بعض
آدمی ایسے ہین جو مجھے چھوڑ کر کسی طرح آرام نہین پا سکتے ہین چنانچہ پانچ روز کا عرصہ ہوا کہ اُن لوگون نے اپنے
ملازمین کو میرے پاس بھیجا تھا اور میری خیر خیریت طلب کی تھی وہ لوگ بیان کرتے تھے کہ انکی عجب حالت ہے بلکہ اور تمام
لشکر فکر و تردد مین ہے جب تک مین نہ جاؤنگا سب کی حالت روز بروز ابتر ہوتی جائے گی اور پھر گرداب جادو کے
مکان کو تلاش کرکے اُس سے مقابلہ کرنا ہے بہتر یہ ہے کہ اب ہمین رخصت کرو صمصام نے عرض کی آقائے نامدار
گرداب جادو کے مکان تک پہونچنا کوئی بڑی بات نہین ہے مین آپ کو بہت جلد وہان تک پہونچا دونگا اور اگر مین بڑا
تو گرداب جادو کو گرفتار کرکے خدمت بابرکت مین حاضر کرونگا بدیع الملک نے فرمایا اب تاخیر بہتر نہین ہے جو کام
کرنا منظور ہو اُس کو جلدی انجام دو عرصہ نہ ہونے پائے اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو بعد قتل گرداب جادو صاحبقران
کو لیکر اپنے لشکر کی طرف جائینگے تو تمھارے یہان ضرور کچھ دنون قیام کرینگے مگر بالفعل ایک گھڑی برابر ایک
سال کے گذرتی ہے صمصام نے جب بدیع الملک نوجوان کو اس درجہ مضطرب پایا کہا آپ کی خوشی جو کچھ آپ
ارشاد فرمائین مجھے بسر و چشم منظور ہے کل یہان سے تشریف لے چلیے گا بدیع الملک نے فرمایا آج جانے مین
کیا نقصان ہے صمصام نے عرض کی غلام اپنے لشکر مین اطلاع کرے کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین
بدیع الملک نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہے صرف میرا جانا کافی ہے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو مین تنہا جا کر گرداب
جادو کو قتل کرونگا صمصام نے عرض کی غلام رکاب فیض انتساب سے کیونکر جدا ہو سکتا ہے بدیع الملک نے جب
بہت بہت منع کیا مگر صمصام نے قبول نہ کیا کہا مین ہمراہ رکاب ضرور چلونگا جب بدیع الملک نے دیکھا
کہ صمصام ضرور ہی ہمراہ چلیگا مجبور ہو کر خاموش ہو رہے صمصام نے اُسی وقت اپنی فوج مین افسرون کو
اطلاع کرائی کہ کل ہم یہان سے گرداب جادو کے قلعہ تک جائینگے سب فوج بوقت صبح مسلح ہو کر ہمارا
انتظار کرے یہ خبر جو فوج مین پہونچی سب نے سامان سفر بہ تعجیل درست کیا دوسرے روز علے الصباح
سب فوج مسلح و مکمل ہو کر منتظر آمد صمصام ہوئی یہان صمصام جو سوکر اُٹھا بدیع الملک نوجوان

کے کمرے مین گیا دیکھا شاہزادہ معروف نماز ہی صمصام دست بستہ مودب کھڑا رہا جب بدیع الملک نماز سے فراغت حاصل کر چکے صمصام نے سلام کیا عرض کی اب تشریف لے چلیے فوج تیار ہی بدیع الملک نے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان ہتیار رنگی لگا دین بدیع الملک نے سلاح جسم پر آراستہ کیے باہر تشریف لائے یہان خادمان بدیع الملک مرکب لیے ہوئے موجود تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے صمصام نے اپنا مرکب طلب کیا ملازمون نے گھوڑا حاضر کیا صمصام بھی گھوڑے پر سوار ہوا بدیع الملک نوجوان روانہ ہوئے فوج بھی عقب مین چلی تھوڑی دور جا کے صمصام نے عرض کی گرداب جادو ایک زمانے مین میری گرفتاری کے واسطے لشکر کشی کر کے یہان آیا تھا اور چاہتا تھا کہ مین بزور سحر گرفتار کر کے لیجاؤن مگر ایک درویش حق پرست نے مجکو ایک مہرہ دیا تھا اُسکی برکت سے مین نے گرداب جادو کو گرفتار کر لیا تھا اور چاہا تھا کہ قتل کر ڈالون مگر اُسنے بہت کچھ منت سماجت کے بعد بہت کچھ مال و اسباب دینے کا وعدہ کیا مین نے اسکو رہا کر دیا جب اُس نے رہائی پائی تو مجکو بہت مال و زر حسب وعدہ دیا اور حالت اسیری مین یہ بھی اقرار کیا تھا کہ ہر سال تحفہ جات بیش قیمت تمکو روانہ کرتا رہونگا چنانچہ کئی برس تک برابر اُسنے بہت کچھ تحفہ جات میرے واسطے روانہ کیے اور اکثر مین بھی اُسکے پاس جایا کرتا تھا اُسنے مجکو راستہ بتا دیا تھا کہ اس راہ سے جب آؤگے میرے پاس پہونچ جاؤگے سوائے اُس راہ کے اور کوئی راستہ ایسا نہین ہی جسمین عجائبات سحر نہ ہون صرف ایک راہ سحر سے خالی ہی مین اکثر اُسکے پاس جاتا تھا مگر دو برس کا زمانہ ہوا کہ اُس درویش حق آگاہ نے دار فانی کو چھوڑ کر ملک جاودانی کی راہ لی اُس روز سے گرداب جادو نے تحفہ جات کا بھیجنا موقوف کیا اور مین بھی بخوف نہ گیا گو کئی بار ارادہ کیا کہ وہان جاؤن مگر یہی خیال آیا کہ گرداب جادو کو کوئی بات تو ایسی انتقال درویش سے حاصل نہین ہوئی جو اُسنے تحفہ جات کا بھیجنا موقوف کیا معلوم ہوتا ہی اُس مہرے کی تاثیر جاتی رہی یہ سوچ کر نہ گیا اب آپ کے ہمراہ چلتا ہون مہرہ کا بھی امتحان ہو جائیگا اور گرداب جادو کو گرفتار بھی کرونگا آپ کی وجہ سے کچھ خوف نہین ہی اگر خدانخواستہ مین کسی بلا مین گرفتار بھی ہو جاؤنگا تو آپ ضرور میری مدد کرینگے اور مجھے چھڑا لینگے بدیع الملک نے مسکرا کے جواب دیا مدد سب کی خدا کرتا ہی لیکن تمھین وہان جانے کی کیا ضرورت ہی جب مین جانے کو موجود ہون تو تم کیون جاؤ صمصام نے عرض کی آقائے نامدار جب تک میرے تن مین جان باقی ہی آپ کو نہ جانے دونگا بدیع الملک نے فرمایا وقت پر دیکھا جائیگا یہ ذکر کرتے ہوئے ایک صحرا مین پہونچے صمصام نے عرض کی اب سرحد گرداب جادو مین پہونچے یہان سے دس کوس پر قلعہ گرداب یہ ہی بدیع الملک نے جو خیال کیا تو دن بہت قلیل باقی تھا شاہزادہ صمصام کی طرف متوجہ ہوا فرمایا اب تھوڑی دیر مین شام ہو جائیگی اور وقت نماز گذر جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آج شب کو اسی صحرا مین مقام کرو صبح کو قلعہ تک چلینگے صمصام نے لشکر کو روکا بدیع الملک گھوڑے سے اترے سامنے ایک چشمہ آب تھا وہان تشریف لائے وضو کیا خادمون نے سجادہ لا کر بچھایا بدیع الملک نوجوان نے نماز پڑھی بعد فراغت نماز اپنی بارگاہ مین تشریف لائے دن تو بہت کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی بدیع الملک کی بارگاہ مین سب سرداران لشکر صمصام حاضر ہوئے صمصام بھی باادب قریب بدیع الملک کے بیٹھا ذکر گرداب جادو کا ہونے لگا صمصام نے عرض کی اس صحرا مین بھی گرداب جادو کی طرف سے ایک ساحر رہتا ہی کہ نام اُسکا زنگار جادو ہی وہ

اس صحرا کی محافظت کرتا رہتا ہی مگر بزور سحر نظر مردم سے غائب رہتا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی وہ مکار کیا کر سکتا ہی مگر احتیاطاً اپنے یہان کے لوگون سے کہدو کہ سب بہت ہوشیار رہین ایسا نہو کچھ مکر پھیلائے فوج کو گزند پہونچائے صمصام نے اپنی تمام فوج مین اس امر کی اطلاع کر دی لوگ ہوشیار ہو گئے صمصام بھی بدیع الملک نوجوان سے باتین کرنے لگا بدیع الملک صمصام سے باتین کر رہے ہین کہ ایک برق چمکی سب کی آنکھین جھپک گئین بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک اژدر مہیب دربارگاہ پر کھڑا ہوا شعلہ ہاے آتشین منہ سے چھوڑ رہا ہی بدیع الملک نے چاہا بڑھکے تلوار مارین کہ اُس اژدر نے دم کھینچا جسقدر لوگ اُسوقت بارگاہ بدیع الملک مین جمع تھے مع صمصام اُس اژدر کے منہ مین چلے گئے مگر بدیع الملک نوجوان برکت لوح محفوظ رہے جیسے ہی قدم آگے بڑھا تلوار میان سے لی وہ اژدر نگاہ سے غائب ہو گیا بدیع الملک کو کمال تعجب ہوا اور صمصام وغیرہ کے غائب ہو جانے کا صدمہ بھی کمال ہوا اسی تردد مین لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم اگرچہ صمصام وغیرہ غائب ہو گئے ہین لیکن صدمہ نکرنا چاہیے کہ وہ لوگ عنقریب تجھسے ملینگے اب لازم یہ ہی کہ اسم حاشیہ لوح کو اکیس بار پڑھو ایک تخت آسمان سے زمین پر اُترے گا اُس تخت پر بیٹھنا تمھین منزل مقصود تک پہونچا دیگا بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو پڑھنا شروع کیا جب اکیس بار پڑھ چکے ایک برق چمکی بدیع الملک نے دیکھا ایک تخت مرصع کار زمین پر اُترا قریب بدیع الملک کے آیا شاہزادہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اُس تخت پر سوار ہوا تخت بلند ہوا تھوڑی دیر مین تخت مائل بہ پستی ہوا بدیع الملک نے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس نظر آتا ہی مکان بھی عالیشان دکھائی دیتا ہی وہ تخت اُسی مکان کے بالاخانے پر اُترا بدیع الملک تخت سے اُترے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ زرگام جادو کا یہی مکان ہی اور صمصام مع اپنے جملہ سردارون کے یہان قید ہی اس وقت زرگام مصروف مینوشی ہی اپنے تئین اس کوٹھی کے نیچے پہونچاؤ زرگام جادو سے مقابلہ کرو جب تک وہ قتل نہوگا صمصام وغیرہ کا ملنا دشوار ہی بدیع الملک کوٹھی کے نیچے اُترے دیکھا ایک بارہ دری نہایت معقول سجی ہی بارہ دری کے اندر ایک ساحر بد شکل مسند زرین پر بیٹھا ہی گرد ساقیان سیمین عذار جمع ہین کنیزان حسین مصروف رقص ہین بصد نخوت و غرور شراب پی رہا ہی بدیع الملک بارہ دری کے اندر آئے زرگام جادو کی نگاہ جو بدیع الملک پر پڑی ایک نعرہ مارا کہ او جوان تو کون ہی جو میری محفل مین بلا اذن چلا آیا یہ کہکر ایک جام شراب بدیع الملک کی طرف پھینک دیا شراب مانند آتش جام سے شعلہ بنکر نکل گئی بدیع الملک نے یہ معرکہ دیکھکر تلوار میان سے لی کہا او مکار تو ہمارے سردارون کو لایا ہی اگر اپنی جان کی خیر منظور ہی تو انکو ہمارے حوالے کر اور اپنے اس دین باطل کو ترک کرکے اطاعت قبول کر زرگام کے سامنے ایک گلدستہ رکھا تھا اسنے وہ گلدستہ بدیع الملک پر کھینچ مارا برقین گرنے لگین مگر بدیع الملک نام خدا جپتے رہے ایک برق نے بھی تاثیر نکی یہ کیفیت دیکھکر زرگام اُٹھا بدیع الملک کے قریب پہونچا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اسکے سر پر وار کرو مگر اسم حاشیہ لوح ایک بار پڑھ لو بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح پڑھا زرگام قریب آیا شاہزادے نے تلوار اسکے سر پر لگائی تا بہ کمر تیغ اُتر آئی تاریکی چھا گئی زرگام زمین پر گرا ایک ہنگامہ بلند ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی بدیع الملک نے لوح چمکائی تاریکی دفع ہوئی ایک آواز مہیب آئی کشتی مرا نام من زرگام جادو بود افسوس مردیم وجاندیم و مطلب خود نرسیدیم اس آواز کے آتے ہی سب مکانات منہدم ہوئے باغ کا پتہ نملا ایک میدان صاف نظر آیا بدیع الملک

لاحول ولا قوۃ کہکر آگے بڑھے دیکھا سامنے سے صمصام مع اپنے جملہ سردارون کے چلا آتا ہی صمصام نے جو بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا دوڑ کے شاہزادے کے قدمون پر گر پڑا عرض کی ای شہریار آپ نے جان بچائی اگر آپ تھوڑی دیر اور نہ تشریف لاتے تو ملازمین زرگام ہمکو گرداب جادو کے پاس لیجاتے وہ مکار و غدار اپنا عوض لیتا فوراً حکم قتل دیتا بدیع الملک نے فرمایا خدا ہر ایک شخص کا حامی ہی وہی ہر بلا سے بچاتا ہی صمصام نے عرض کی اب کیا ارادہ ہی بدیع الملک نے فرمایا اب لشکر مین چلینگے صمصام بدیع الملک کے ہمراہ ہوا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا راستہ دریافت کیا لوح سے سب پتہ دریافت ہو گیا بدیع الملک اُس راہ پر چلے کچھ دیر مین اپنے لشکر کے قریب پہونچے یہان لشکری متفکر و متردد چہار جانب دوڑتے پھرتے تھے جب بدیع الملک کو سب نے آتے دیکھا خوش ہو کر قریب بدیع الملک پہونچے سب نے شاہزادے کے قدمون پر سر رکھے جب بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے رات اس انتظام مین گذر چکی بدیع الملک نے صمصام سے کہا فوج مین اطلاع کرو کہ سب تیار رہین جس وقت نماز سے فراغت پائینگے گرداب جادو کی طرف جائینگے صمصام بارگاہ سے باہر آیا فوج کو بدیع الملک نوجوان کا حکم سنایا لوگ اُسیوقت مسلح و مکمل ہو گئے یہان بدیع الملک نے نماز ختم کی ہتیار سج کے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے لشکر کو عقب پر لیا صمصام کو اپنے ہمراہ لیکر طرف گرداب جادو کے قلعہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا

اب حال گرداب جادو کا بیان کیا جاتا ہی

کہ گرداب جادو ایک مکار ساحر ہی اسنے اپنے سحر سے عجائب و غرائب بنائے ہین اور اپنے قلعہ کے چارون طرف چار ساحر مقرر کیے ہین اور حکم سب کو یہ دیا ہی کہ جو کوئی بعزم جنگ یہان آنے کا ارادہ کرے اُسے گرفتار کرکے ناَبدولت کی خدمت مین حاضر کرو یہ چارون ساحر ہر چہار جانب بیس کوس تک کی حفاظت کرتے ہین جو کوئی بعزم جنگ آتا ہی اُسکو گرفتار کرکے اسکے پاس بھیج دیتے ہین چنانچہ ایک سمت زرگام جادو کے بھی سپرد تھی جب بدیع الملک نے زرگام جادو کو قتل کیا تو اسکی شبیہ گرداب جادو کے مکان مین جس سمت کا یہ نگہبان تھا اُسی سمت کی دیوار پر بنی تھی اسکے مرتے ہی ایک برق چمکی گرداب جادو نے پلٹ کے دیکھا اسکی شبیہ مین آگ لگ گئی گرداب جادو گھبرا گیا کہا ارے اسکو کسنے قتل کیا ملازمین جو گرداب جادو کے پاس بیٹھے تھے اُنھون نے پوچھا خیر ہی گرداب نے جواب دیا کہ زرگام جادو کو کس نے قتل کیا ہی اُسکی شبیہ مین آگ لگ گئی سب نے کہا بھلا ایسا کون ہی جو زرگام جادو سے ساحر کو قتل کرے گرداب نے کہا ارے تم لوگون کو اس امر کی اطلاع نہین ہی آج کل اس طلسم مین ایک شخص بارادۂ طلسم کشائی آیا ہوا ہی اُسنے بہت مرحلہ جات توڑ ڈالے ہین اور بہت سے عجائب و غرائب اس طلسم کے برباد کیے ہین کیا عجب ہی کہ وہی اس طرف بھی آیا ہو زرگام جادو نے اُس کو روکا ہو وہ اس کے روکنے کو کب سماعت مین لاتا ہی مین نے سنا ہی کہ اُسنے لوح طلسمی بھی حاصل کی اور واقف کاران طلسم بھی اُسکے شریک ہوئے ہین اس حالت مین وہ زرگام جادو کے سحر کی کیا حقیقت جانتا ہی بلکہ اب مجکو خوف پیدا ہوا ہی کہ ایسا نہو وہ یہانتک آکے مجسے مقابلہ کرے تو اُسکا روکنا مشکل ہوگا گو میرے یہان آکے نکل تو نہ جائیگا اپنے آنے کی سزا پائیگا مگر مجھے خوف اسکا ہی کہ مین نے جو عجائبات و غرائبات بڑی عرق ریزی اور جانکاہی سے بنائے ہین یہ تباہ ہو جائینگے ملازمین نے کہا آپ اُسکو یہانتک آنے تو دیجیے دیکھا جائیگا گرداب جادو نے کہا ایسی سہولیت میرے مزاج مین نہین ہی مین اسیوقت اُسکا بندوبست

گرتا ہوں یہ کہکر اُٹھا ملازمین نے کہا کیا اسی وقت پر جملہ انتظام منحصر ہین صبح کو جو کچھ انتظام کرنا ہوگا وہ ہوجائیگا گرداب نے کہا
اور جو وہ رات بھر مین یہان پہونچ جاسے تو پھر کیا ہوگا سب نے جواب دیا ایسا ممکن نہین ہی وہ کیونکر پہونچ
جائیگا یہان سے زرگام کا مکان قریب دس کوس کے ہی اور اب رات بہت کم باقی ہی اتنی دیر مین کسی
طرح یہانتک نہین پہونچ سکتا علے الصباح اُٹھکر پہلے اسی کام کو انجام دیجیے گا پھر اور کامون مین مصروف
ہوجیےگا ملازمین گرداب نے اس طرح گرداب کو سمجھایا کہ گرداب اُسوقت اپنے ارادے کو پورا کر سکا مگر
شب بھر اسی فکر و تشویش مین بسر ہوئی علے الصباح اپنی جگہ سے اُٹھا ملازمین سے کہا زرگام جادو جانب
مشرق محافظت کرتا تھا اسی سمت سے طلسم کشا یہان آیا ہی لازم یہ ہی کہ اسی جانب جاکر کوئی انتظام ایسا کرون
کہ طلسم کشا یہانتک نہ آسکے ملازمین اسکے ہمراہ ہوگئے گرداب جادو جانب مشرق چلا اپنے قلعہ سے جب
پانچ کوس کے نکل گیا تو اسنے کہا اب آگے جانا مناسب نہین ہی کیونکہ طلسم کشا بھی اسی راہ سے آتا ہوگا اگر اثنا
راہ مین اُس سے ملاقات ہوجائیگی تو اچھا نہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان مین ایک دیوار آہنی بنادون جب
طلسم کشا آئیگا اُس دیوار کو دیکھکر دوسرے راستہ کی طرف متوجہ ہوگا وہان مین اور کوئی انتظام کردونگا
یہ کہکر اپنے اسباب سحر تھیلی سے نکالا چاہا سحر کا آغاز کرون کہ جنگل کے ایک جانب سے گرد اُڑی گرداب کی
نگاہ جو اُس گرد پر پڑی اپنے ملازمین سے کہا دیکھو طلسم کشا آگیا عنقریب یہان پہونچا چاہتا ہی ملازمین نے کہا پھر
آپکی کیا راے ہی گرداب نے کہا مین مقابلہ کرونگا جہانتک ممکن ہوگا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھونگا آیندہ جو ہو
ملازمین نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک مناسب یہ ہی کہ آپ پلٹ چلیے اور قلعہ مین چلکر کوئی انتظام مستحکم
کیجیے گرداب نے کہا اگر مین اسوقت یہان سے پلٹ جاؤنگا طلسم کشا قلعہ مین داخل ہوجائیگا پھر بہت
مشکل ہوگی اس سے یہین روکنا اچھا ہی ملازمین خاموش ہو رہے گرداب جادو ہوشیار ہوکر ٹھہرا ہوا
کہ دامن گرد تنگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان تھوڑا سا لشکر ہمراہ لیے چلا آتا ہی
گرداب جادو نے اپنے ملازمین سے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ صمصام قزاق اس جوان کے ساتھ
کسواسطے ہی کیا اسنے یہان کے آنیکا راستہ بتایا ہی یا یہی اس جوان کو یہان لیکر آیا ہی ابھی گرداب جادو
کا کلام ختم نہوا تھا کہ وہ لشکر قریب پہونچ گیا گرداب جادو آگے بڑھا نعرہ کیا او جوان وہین ٹھہر جا اور اے
صمصام تیری قضا آئی ہی جو تو مجھپر لشکر کشی کرکے آیا ہی صمصام نے کہا او بیہودہ تو نہین جانتا کہ یہ کون
ہین گرداب نے کہا مین نہین واقف ہون صمصام نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ نام نامی اور اسم گرامی ہمارے
آقاے نامدار کا بدیع الملک نوجوان ہی یہی تیرے قتل کرنے کو آئے ہین مجھے کیا ضرورت تھی جو تیری صورت
نحس دیکھنے کو آتا گرداب نے کہا اے صمصام تو نے ایکبار مجھے بہت پریشان کیا تھا اور ہر سال مجھسے
لاکھون روپیہ کے تحفہ جات لیتا تھا اب مین اُسکا عوض تجھسے لونگا صمصام نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال
ہی جو مجھسے عوض لے سکے بلکہ مین تجکو تیری خطا کی سزا دونگا جو تو نے کئی سال سے میرے واسطے تحفہ جات
روانہ نہین کیے ہین گرداب نے کہا اب تو مجھسے مقابلہ کرنے کو آیا ہی یا یہ جوان جو سب سے آگے بڑھا کھڑا ہی
صمصام نے جواب دیا کہ جب تک غلامان جانباز زندہ ہین اسوقت تک آقاے نامدار کو مقابلہ کرنے کی
کیا ضرورت ہی پہلے تو مجھسے مقابلہ کرلے پھر دیکھا جائیگا گرداب نے کہا اے صمصام مین تجھسے کیا مقابلہ کرون
جو بقصد مقابلہ یہان آیا ہی اگر وہ کچھ جرأت کرے اور میرے سامنے آسکے تو کیا مضائقہ ہی اُس سے مین مقابلہ

گرونگا یہ سنکر بدیع الملک نے گھوڑا آگے بڑھایا صمصام نے ہاتھ باندھکر عرض کی آقاے نامدار جبتک مین زندہ ہون آپ براے مقابلہ نہ تشریف لیجائیے بدیع الملک نے فرمایا ای صمصام تم واقف نہین ہو طلسمون کا یہ دستور ہی کہ جو جسکا نام لیکر پکارتا ہی وہی اُسکے مقابلے مین جاتا ہی اس بات مین زیادہ گفتگو نکرو صمصام خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان مرکب کو چھیڑ کے آگے بڑھے اُدھر سے گرداب جادو ایک گولا ہاتھ مین لیکر بڑھا بدیع الملک کی جانب پھینکا شاہزادے نے لوح کو چمکایا گولا زمین پر گرا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ یہ اگی بار گولا تمھاری جانب پھینکے تو اسم حاشیہ کو ایک بار پڑھکے اُس گولے طرف پھینک دو بدیع الملک منتظر دوسرے گولے کے ہوئے گرداب جادو نے دوسرا گولا بھی بدیع الملک کی جانب پھینکا شاہزادے نے اسم حاشیہ پڑھکے اُس گولے پر پھونک دیا گولا اُلٹا پلٹا گرداب نے بہت بچایا مگر وہ گولا نہ رُکا اسکے سینے پر پڑا پشت کو توڑ کے پار گذرا گرداب جادو مر کے گرا تاریکی چھا گئی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من گرداب جادو بود اس صدا کے آتے ہی قلعہ منہدم ہو گیا اور جو جو مکانات اسکے سحر سے بنے ہوئے تھے وہ سب منہدم ہوئے بدیع الملک خوشی خوشی آگے بڑھے تھے کہ آسمان سے آواز آئی ای شہریار سبحان اللہ کیا مرحلہ فتح کیا ہی بدیع الملک نے آنکھ اُٹھا کے دیکھا کہ زرتاب جادو تخت پر سوار آتا ہی بدیع الملک خوش ہو گئے زرتاب قریب آیا بدیع الملک کو سلام کیا کہا ای شہریار قصر نقاب پوشان فتح ہوا بدیع الملک نے جواب دیا مدت ہوئی زرتاب نے عرض کی پھر اب اس طلسم مین سواے خونخوار کے کیا باقی ہی بسم اللہ آپ لشکر مین تشریف لے چلیے دو ایک روز آرام فرمائیے پھر فوج کو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ طلسمی پر چلیے خونخوار جادو وہین مقیم ہی اُس کو قتل کیجیے طلسم فتح ہی بدیع الملک نے فرمایا ملک صاحب مجکو صاحبقران کے پاس جانا ہی انکو لیکر پھر اپنے لشکر مین چلونگا زرتاب نے کہا مین آپ کے ہمراہ ہون آپ صاحبقران کے پاس تشریف لے چلیے بدیع الملک نوجوان نے اُسی وقت جو کچھ مال واسباب گرداب کا تھا وہ سب لٹوا دیا اور زرتاب جادو کے ہمراہ مع صمصام صاحبقران کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جاے گا

اب کیفیت خونخوار آتش چشم جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ بعد قتل گرداب اسکو خبر معلوم ہوئی کہ طلسم کشا نے قصر نقاب پوشان کو برباد کیا اور گرداب جادو کو قتل کیا اب اپنے لشکر کی طرف گیا ہی اور لشکر ہمراہ لیکر آپ کی طرف آئیگا خونخوار نے جو یہ خبر سُنی اپنے وزرا کو بلایا جو کچھ خود سُنا تھا انکو سُنایا کہا اب تم سب کی کیا راے ہی مین لشکر لیکر جاتا ہون راہ مین طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا تم لوگ قلعہ کی نگہبانی کرتے رہنا اگر مین نے اُسکو راہ مین گرفتار کر لیا تو خیر ورنہ مین اُسے قلعہ کی طرف لیکر آؤنگا تم لوگ یہان سے فوج گران ہمراہ لیکر مقابلہ کرنا وزرا نے اسکی اس راے کو بہت پسند کیا کہا آپ تشریف لیجائیے ہم لوگ قلعہ کی نگہبانی کرینگے خونخوار آتش چشم دوسرے دن اپنے ہمراہ فوج بیحساب لیکر بدیع الملک کی تلاش مین روانہ ہوا اور اپنے قلعہ مین وزرا کو مع فوج گران چھوڑ گیا مگر بدیع الملک نوجوان جو بعد قتل گرداب روانہ ہوئے دو روز کے بعد لشکر مین صاحبقران ثانی کے پاس پہونچے امیر بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے قتل گرداب کی خبر سُنکے بہت کچھ تعریف کی بدیع الملک نے عرض کی اب ایک لمحہ یہان ٹھہرنا صلاح نہین ہی کیونکہ اب اس طلسم مین کچھ باقی نہین رہا صرف خونخوار آتش چشم بادشاہ طلسم باقی ہی خوف ہی کہ وہ ڈر کے فرار نہ کر جائے تو مشکل ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ اب آپ مجھکو رخصت کرین کہ مین اپنی فوج

سے ملکر اُس غدار پر لشکر کشی کرون صاحبقران نے فرمایا مین بھی ہمراہ ہون بدیع الملک نے امیر ثانی کو
بہت مدد کا مگر صاحبقران نے قبول نہ کیا بدیع الملک کے ہمراہ اُسی روز روانہ ہوئے زرتاب جادو ایک
دن مین بدیع الملک کو لشکر مین لایا سب لوگ یہان بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے شاہزادے
نے ملکہ مہتاب زعفران پوش اور ملکہ شمیم عنبر کو بلایا دونون آپس مین گلے ملین ملکہ شمیم نے مہتاب زعفران پوش
کو خوب بتایا آخر مین وہ کاغذ جو بطور اقرار نامے کے تحریر ہوا تھا بدیع الملک کو دکھایا بدیع الملک خاموش ہوئے
زرتاب بھی اس چالاکی پر بہت نادم ہوا بدیع الملک نے ایک شب وہان قیام کیا دوسرے روز حسب
ہدایت لوح کوچ کیا وہان سے دس کوس پر ایک صحرا تھا جب وہان پہونچے لوح نے ٹھہرنے کی ہدایت کی
بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوگئین سب لشکر وہان اُترا بدیع الملک صحرا کی جانب متوجہ
ہوئے سیر بیابان دیکھنے لگے کہ گرد اُڑی جب دامن شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا کہ خونخوار آتش چشم جادو فوج
گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے بدیع الملک نے صاحبقران سے عرض کی خونخوار غدار اسی کا نام ہے اس سے صحرا مین
مقابلہ پڑیگا صاحبقران بھی اسکی فوج کی کیفیت دیکھنے کو بارگاہ سے باہر تشریف لائے جب خونخوار قریب ہوا
اور بدیع الملک پر اسکی نگاہ پڑی اپنے لشکر کو بھی وہین اُتارا طبل جنگی بھی اُسی وقت بجوادیا ہرکارون
نے بدیع الملک کو خبر دی کہ خونخوار نے طبل جنگی بجوایا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی طبل
ایزدی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین رات
بھر تو سامان جنگ مین بسر ہوئی جب آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا بدیع الملک نوجوان
اپنی بارگاہ سے برآمد ہوئے صاحبقران زمان بھی سلاح جنگ تن پر آراستہ کرکے بیرون بارگاہ تشریف لائے
ہر گبون پر سب سردار سوار ہوئے لشکر بیحساب ساتھ لیا طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے اُدھر سے خونخوار
آتش چشم اپنے ساحرونکا لشکر لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون مین صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی
گرگیت گرنگا کہکر ہٹے خونخوار آتش چشم آگے بڑھا بدیع الملک کی طرف دیکھکر کہا اے جوان اگر تجھکو آرزوے
جنگ ہے تو مجھ سے مقابلہ کر بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا اسنے شمشیر سحر کا وار کیا بدیع الملک نے
اسکے وار کو خالی دیا اور تلوار آبدار میان سے لی اسنے سر آگے بڑھا دیا بدیع الملک نے تلوار اسکے لگائی خونخوار
دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا بدیع الملک خوش ہوئے چاہا آگے بڑھون کہ پشت سے آواز آئی باش او
طلسم کشا منم خونخوار آتش چشم جادو بدیع الملک نے پلٹ کے دیکھا خونخوار آتش چشم کو پایا پھر وار
کیا اسنے سر آگے کر دیا دو ٹکڑے ہوئے دوسرے پہلو کی طرف سے آواز آئی منم خونخوار آتش چشم جادو
بدیع الملک نے اُس طرف پلٹ کے پھر وار کیا اسنے پھر سر آگے بڑھا دیا پھر اسکے دو ٹکڑے ہوئے اسی طرح
دس وار بدیع الملک نے کئے مگر دسون مرتبہ خونخوار نے نعرہ کیا جب بدیع الملک عاجز ہوئے تو
لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ وہ صندوق جو آشوب کے مکان سے لائے ہو اُسکو اسوقت کھولو اور اُسمین
سے تلوار نکالو اُسکے وار سے خونخوار مارا جائیگا بدیع الملک نے زرتاب جادو کی طرف اشارہ کیا زرتاب
جادو قریب آیا بدیع الملک نے کہا اُس صندوق کو جاکر جلد لاؤ جب تک وہ نہین آئیگا یہ مکار قتل نہوگا زرتاب
بتعجیل اوس صندوق کو بدیع الملک کے قریب لایا بدیع الملک نے لوح کو اُس صندوق سے مس کیا صندوق ۱۰
کھلا بدیع الملک نے دیکھا ایک تلوار اُس صندوق مین رکھی ہے شاہزادے نے خوش ہوکر اُس تلوار کو

اپنے قبضہ مین کیا خونخوار نے جو یہ کیفیت دیکھی چاہا پر پرواز پیدا کرکے نکل جاؤن مگر بدیع الملک نے اتنی مہلت نہ دی میان سے تلوار لی اسکے سر پر وار کیا خونخوار نے سپر سر کے بچانے کو اُٹھائی مگر کچھ نہوا تلوار زین فرس تک اُتر آئی خونخوار آتش چشم مر کر گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی ساحر غل مچانے لگے برقین گرنے لگین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مین خونخوار آتش چشم جادو بود اس صدا کے آنے سے تاریکی بر طرف ہوئی ساحر ہاتھ باندھکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے سب نے اطاعت قبول کی بدیع الملک بفتح و فیروزی میدان جنگ سے پلٹے جب بارگاہ مین پہونچے تو ہمراہیان خونخوار نے عرض کی اب یہان توقف نہ فرمایئے علی الصباح قلعہ کی طرف چلیئے اگر عرصہ ہوگا تو انتظام پختہ ہو جائیگا پھر کچھ نہ بن پڑیگا اور کوشش کرنا پڑیگی بدیع الملک کا ارادہ تھا کہ جشن فتح کرین مگر جب یہ بات صاحبقران کی خدمت مین عرض کی انہون نے فرمایا ای بدیع الملک واقعی تمنے آج وہ کام کیا ہی جو خاص تمھارے واسطے تھا اور دوسرا کیا کرسکتا ہی ابھی جشن کا ملتوی رکھو پہلے قلعہ پر قبضہ کرلو پھر دیکھا جائیگا بدیع الملک کی بھی یہی راے تھی منظور کیا وہ شب تو انہین باتون مین بسر ہو گئی صبح کو بدیع الملک نوجوان مع لشکر گران طرف قلعہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت قلعہ طلسمی کے محافظون کی بیان کی جاتی ہی

کہ جب خونخوار آتش چشم جادو اپنے وزرا کو نگہبان قلعہ مقرر کرکے براے مقابلہ بدیع الملک روانہ ہوا وزرا نے آپس مین یہ صلاح کی کہ خونخوار تو بخوف طلسم کشا فرار ہو گیا اور ہم لوگون کو مرنے کے لیے یہان چھوڑ گیا ہی بڑے افسوس کی بات ہی کہ اتنے دنون اس ناقدر کی رفاقت کی اُسکا نتیجہ اس سے یہ حاصل ہوا بہتر یہ ہی کہ اب اگر خونخوار آتش چشم یہان آنے کا ارادہ کرے تو اُسکو نہ آنے دین اور اگر وہ لڑنے کا ارادہ کرے تو گرفتار کرین جس وقت طلسم کشا آئے اُس سے بھی مقابلہ کرین بھلا وہ غیر ساحر ہمسے کیا مقابلہ کریگا اُسکو بھی گرفتار کرینگے طلسم کی حکومت اپنے قبضہ مین آئیگی اس بات کو سب نے پسند کیا اور اپنی طرف سے جدید انتظام کرنا شروع کیا ایک ہفتہ مین وزراے خونخوار نے اُس قلعہ کو سحر سے مملو کر دیا اور بیس کوس تک ہر چہار جانب ساحرون کو مقرر کیا اور انسے تاکید کر دی کہ جو کوئی اس طرف آنیکا ارادہ کرے اُسکو بے قتل کیے نہ چھوڑنا ساحر جنگلون مین جاکر مقیم ہوئے وزراے خونخوار قلعہ مین انتظام کرنے لگے مگر یہ قلعہ اصلی نہ تھا خونخوار جادو نے بذریعہ سحر اس قلعہ کو تیار کیا تھا یہ بات وزرا کو نہ معلوم تھی اُنھون نے فوج بیحد اُس قلعہ مین جمع کی اور بڑے بڑے سحر تیار کرکے اُس قلعہ کو مجموعہ سحر بنا دیا ایک وزیر نے یہ صلاح کی کہ ایسی بات پیدا کرنا چاہیے کہ یہ قلعہ نظر مردم سے پنہان ہو جاے کسیکو نظر نہ آئے یہ سوچکر سب اُٹھے اسباب سحر مہیا کیا چاہتے ہین کہ سحر آغاز کرین کہ ایک آواز مہیب آئی قلعہ اُڑ گیا وزرا دنگ ہو گئے سب نے کہا غضب ہوا خونخوار آتش چشم کو طلسم کشا نے قتل کیا یہ قلعہ اُسی کے سحر کا بنا ہوا تھا بعض نے کہا اب کیا کرنا چاہیے سب لوگ پریشان ہوئے آخر کو یہ راے قرار پائی کہ شہر خونخوار مین چلین اور شہر پناہ کو بند کر لین جب طلسم کشا وہان آئیگا اُس سے مقابلہ کرینگے دروازہ نہ کھولینگے سب اس بات پر متفق ہوئے اُسی وقت وہان سے بھاگے شہر مین آئے راہ مین بہت سی عمارتین شکست دیکھین شہر مین آکے بہت سی عمارات منہدم نظر پڑین تختگاہ خونخوار تک پہونچے وہ اسکے سحر کا بنا نہ تھا پتھر کی عمارت تھی بہت معقول بنائی گئی تھی اُسی کے برابر خزانہ تھا وزرا نے اُس خزانے پر بھی قبضہ کیا اوتانغ جادو کہ وزیر اعظم خونخوار آتش چشم جادو کا تھا اور طلسم کے کاروبار سے بخوبی ماہر تھا اور ساحر بھی بہت زبردست تھا بلکہ بعض لوگ اسکو خونخوار آتش چشم جادو کا اُستاد کہتے تھے اور خونخوار اسکا بہت لحاظ

کرتا تھا اسنے سب سے کہا کہ اب طلسم تو ٹوٹ گیا جب پھر کوشش بلیغ کیجاے اور ساحران نامی بلاکر ملازم رکھے جائین اور مرحلہ جات درست ہون تب یہ طلسم تیار ہو اب تو اس طلسم مین کچھ بھی نہین باقی ہی اور کہا مین ایسا نہین دیکھتا ہون جو یہ باتین پیدا کیجے اور یہ طلسم پھر درست ہو جاے ہان اگر مین چندے کوشش کرون تو اس طلسم کو از سر نو تیار کرون سب نے کہا آپ یہ تخت پر بیٹھین ہم بجاے خونخوار آپ کو جانینگے اطاعت سے کبھی گردن نہ اُٹھائینگے مگر آپ کوشش کرکے اس طلسم کو درست کیجیے جہانتک ممکن ہوگا ہم لوگ بھی مدد کرتے رہینگے اسکی حکومت ہم لوگ کرینگے آپ صرف ہم سب کے افسر رہیے گا کسی قسم کی تکلیف آپکو نہوگی اوتانغ جادو نے جواب دیا کہ یہ بات ابھی ممکن نہین ہی جب طلسم کشا گرفتار ہو جایگا اُسوقت یہ سب انتظام ہونگے ابھی تو طلسم کشا کے اسیر کرنے کی فکر کرنا چاہیے سب نے کہا آپکو اختیار ہی جو کچھ حکم ہو ہم لوگ موجود ہین اوتانغ جادو تخت پر بیٹھا کہا آپ لوگ شہر پناہ کے باہر بیس کوس تک ساحران نامی کو مقرر کیجیے اور انسے تاکید کیجیے کہ طلسم کشا کو اگر اسیر کرکے ہمارے پاس نہ لاؤ گے تو سزاے سخت پاؤ گے مناسب ہی کہ پانچ پانچ کوس کے فاصلہ پر ساحرون کو متعین کرکے ایسا انتظام کرو کہ پرندہ پر نہ مار سکے سب نے قبول کیا اور ساحران نامی کو اپنے ہمراہ لیکر شہر پناہ کے باہر چلے بیس کوس تک انتظام کیا سب ساحر مقرر کردیے گئے سب سے تاکید اکید کردی کہ اگر طلسم کشا کو اپنی حد سے گذر جانے دوگے اور گرفتار نکروگے تو بہت پچھتاؤ گے سزاے سخت پاؤ گے ساحرون نے کہا ہمارے ملک سے طلسم کشا بچکر کہان جائیگا ضرور گرفتار کرلینگے وزیران سب کو مقرر کرکے واپس آئے اوتانغ جادو نے کہا اب آپ حضرات شہر پناہ کو سحر بند کردیجیے کسی کو نظر نہ آئے سب نے عرض کیا کہ یہ ہمارے امکان سے باہر ہی آپ تشریف لیچلیے تو یہ امر ہو اوتانغ اُٹھا اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا شہر پناہ کے قریب آیا سحر کرنا شروع کیا دن بھر اسنے سحر کیا جب شام ہوئی اپنے مکان پر واپس آیا دوسرے روز پھر گیا سحر کرنا شروع کیا تا شام مصروف سحر رہا اسی طرح تین دن تک برابر سحر کیا چوتھے روز شہر پناہ کے پھاٹک پر ایک دھوان نظر آنے لگا اور پھاٹک نظر سے غائب ہو گیا سب نے اسکے کمال کی تعریف کی اوتانغ نے کہا مین خونخوار کے سحر سے بڑھکے سحر کرتا ہون اسکو سحر کا وقوف نہ تھا ہمیشہ اُسکو مین نے سحر تعلیم کیا مگر اب تک سحر اُسکا پختہ نہوا اب آپ لوگ اس طلسم کو ملاحظہ فرمائینگے کہ اسکی اور ہی صورت ہو جائیگی کیا مجال کسی کی جو اسکو فتح کرسکے مگر پہلے طلسم کشا کا اسیر ہو جانا شرط ہی طلسم کشا اسیر ہو جاے اور لوح میرے قبضہ مین آجاے گو اب وہ لوح ناقص ہی مگر مین درست کرلونگا سب نے کہا طلسم کشا بھی اسیر ہو جایگا اب تو انتظام بہت اچھا ہو گیا ہی طلسم کشا کا بچنا محال ہی اوتانغ نے کہا اگر وہ لوگ نہ گرفتار کرسکین گے تو مین طلسم کشا کو اسیر کرونگا مگر مشکل یہ ہی کہ طلسم کشا گرفتار ہو گو مجھے امید ہی کہ وہ مجھسے لڑکے نہ پائیگا مگر یہ بھی خیال ہی کہ وہ مرد شجاع ہی صاحب ہمت ہی بڑی بات یہ ہی کہ اُسکے پاس لوح موجود ہی سب نے کہا ابتک یہ بات نہین معلوم ہوئی کہ طلسم کشا کہان تک پہونچا ہی اوتانغ جادو نے کہا مین اُسکی خبر کے لیے کل جاؤنگا ان باتون مین رات زیادہ آگئی تھی اوتانغ جادو نے سب کو رخصت کیا آپ خوابگاہ مین جاکر سو رہا جب صبح ہوئی اوتانغ جاگا حوائج ضروری سے فراغت حاصل کرکے تلاش بدیع الملک مین روانہ ہوا اگر ذکر اسکا وقت پر کیا جاے گا

پہلے کیفیت بدیع الملک کی تحریر کیجاتی ہی

کہ انھون نے جو بعد قتل خونخوار آتش چشم جانب قلعہ کوچ کیا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے صحرا کو
نہایت پُرفضا پایا زرتاب جادو نے عرض کی یہ صحرا خونخوار آتش چشم نے اپنے شکار کھیلنے کو بنایا تھا
یہان جانور بہت سے پائے جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا کہ آج ہم یہان شکار کھیلین گے کل چلینگے
زرتاب نے کہا مین بھی یہی عرض کرنے والا تھا بدیع الملک نے صاحبقران سے عرض کی کہ اگر آپ
کی مرضی ہو تو مین آج کے دن اور تمام شب یہان بسر کرون کل قلعہ کی طرف چلین مین نے ملک زرتاب
سے سنا ہی کہ یہ صحرا خونخوار نے اپنے شکار کھیلنے کو بنایا تھا اسمین جانور بھی بہت ہین صاحبقران نے
فرمایا مین بھی تمھاری راے سے موافقت کرتا ہون آج کے روز یہان شکار کھیلو کل قلعہ کی طرف چلنا
بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران اپنی بارگاہ مین داخل ہوے گئے
بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے تھوڑی دیر استراحت کی جب کسل رہروی دفع ہوا تو بدیع الملک
صاحبقران کی بارگاہ مین آئے عرض کی اب براے شکار تشریف لے چلیے امیر ثانی اپنی جگہ سے اُٹھے
بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا صاحبقران سوار ہوئے بدیع الملک کے
ملازمین نے بھی گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک بھی سوار ہوئے اور بہت سے سردار لشکر اسلام کے ہمراہ
رکاب ہوئے صحرا کے درختون کی طرف بتلاش شکار روانہ ہوئے کہ بدیع الملک کے روبرو سے ایک
آہو چوکڑی بھر کے نکل گیا بدیع الملک نے تیر لگایا مگر آہو دور جا چکا تھا تیر وہان تک نہ پہونچا بدیع الملک
نے گھوڑا اُس آہو کے پیچھے ڈالا ہرن چوکڑی بھرتا ہوا چلا بدیع الملک کے ہمراہ بہت سے آدمی گئے مگر
جب پلہ کھینچا تو سب مجبور ہو کے مقام مقام پر رہ گئے مگر بدیع الملک اُس آہو کے پیچھے دور نکل گئے
یہان تک اُس آہو کا تعاقب کیا کہ شام ہو گئی جب رات ہوئی اور آہو ہاتھ نہ آیا تو بدیع الملک نے دل مین خیال
کیا کہ نہین معلوم یہ آہو کیا چیز ہی جو اب تک نہین تھکا یہ خیال کرتے تھے کہ وہ آہو سامنے سے غائب ہو گیا بدیع الملک نے
مجبور ہو کے گھوڑے کو روکا پشت مرکب سے اُترے ایک درخت کے قریب پہونچے چونکہ تمام دن گذر گیا تھا آہو
کے تھکے ہوئے تھے چار جامہ بچھا کر زیر نخل بیٹھے گھوڑے کو چھوڑ دیا جب تھوڑی دیر گذری اور قدرے ماندگی سفر کی
زائل ہوئی بدیع الملک تیر و کمان لیکر اُٹھے ارادہ یہ ہوا کہ کوئی جانور حلال ملجاے تو اسکو ذبح کرکے کباب
تیار کرین اس فکر مین دو چار قدم آگے بڑھے تھے کہ ایک آہو ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ نظر پڑا بدیع الملک
نے خیال کیا کہ وہی آہو ہی تھک کر یہان پوشیدہ ہو گیا یہ سوچکر تیر لگایا تیر اُس کے پہلو پر پڑا توڑ کر پار گذرا
آہو زمین پر گر کے تڑپنے لگا بدیع الملک نے دوڑ کر آہو کو قربانی کرنا چاہا جیسے ہی حلق پر چھُری رکھی آہو زیر
زمین غرق ہوا بدیع الملک کو کمال حیرت ہوئی چارون طرف نگاہ کی کسیکو نہ پایا خیال کیا کہ یہ صحراے طلسم ہی ایسی
ہزارون باتین یہان ظہور مین آئینگی یہ خیال کرکے وہان سے پلٹے دیکھا مرکب کا پتہ نہین ہی اور حیران ہوئے چارون طرف
تلاش کرنے لگے مگر گھوڑا نہ ملا مجبور ہو کر پیادہ پا ایک جانب کو روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد جا کے دیکھا ایک کوہ معلوم
ہوتا ہی بدیع الملک اُس پہاڑ کے قریب آئے دیکھا اوپر راستہ بنا ہی بدیع الملک اُس کوہ کے اوپر آئے دیکھا
سامنے ایک فقیر آنکھین بند کیے بیٹھا ہی بدیع الملک اُس فقیر کے قریب آئے فقیر نے پانون کی آہٹ جو پائی آنکھ
کھولدی بدیع الملک کی طرف دیکھا کہا اے جوان یکتا طلسم کشا اس طرف کیون آیا یہان تجھکو کون لایا بدیع الملک
کو یقین ہوا کہ فقیر صاحب کمال ہی جب تو اسکو یہ بات معلوم ہوئی کہ مین طلسم کشا ہون یہ خیال کرکے کہا آپ پر سبب

کچھ حال روشن ہی میرے عرض کرنے کی کیا احتیاج ہی فقیر نے کہا بابا تو نے بڑی تکلیف اُٹھائی مگر اب ہراسان نہونا عنقریب منزل مقصود پر پہونچیگا یہ کہکر فقیر اپنی جگہ سے اُٹھا بدیع الملک کے پاس آیا کہا میرے ساتھ چل مین تجھے راہ راست بتادون تیرے لشکر سے ملادون بدیع الملک اُس فقیر کے ہمراہ ہوئے ایک درہ کوہ کے قریب آیا کہا ای طلسم کشا اپنی آنکھین بند کر بدیع الملک نے آنکھین بند کین فقیر نے کہا اب اس درہ کے اندر داخل ہو بدیع الملک آنکھین بند کیے ہوئے آگے بڑھے دو چار قدم کے بعد اُس درہ مین ایک چاہ عمیق بنا تھا بدیع الملک کی آنکھین بند تھین چاہ نظر نہ آیا پانون جو آگے بڑھایا اُس چاہ کے اندر گرے جب دیر کے بعد پانون زمین سے آشنا ہوئے بدیع الملک تکان کی وجہ سے بیہوش ہوگئے تھے مگر جیسے ہی زمین پر پہونچے کہ پہلو سے نعرہ ہوا شاباش او طلسم کشا مین اوتانغ وزیر خونخوار آتش چشم بدیع الملک اس صدا کو سنکر ہوشیار ہوئے چاہا اُٹھون مگر اپنے کو مقید پایا اور سلاح کو پاس نہ دیکھا گھبرا گئے شاہزادہ نے لوح پرنگار کی لوح بھی پاس موجود نہ تھی اور تحفہ جات کو دیکھا ایک کو نہ پایا مجبور ہوگئے اوتانغ جادو نے کہا او سپہ سالار خیال کر کہ اب تو کہان ہی بدیع الملک نے جو دیکھا اپنے کو ایک شہر آباد مین پایا اوتانغ کو ہوا اور لوگون نے دیکھا کہا ای وزیر اعظم یہ کون شخص ہی اوتانغ نے کہا یہ طلسم کشا ہی یہان آکر اسی نے سارے طلسم کو تباہ کیا ہی اور بادشاہ طلسم کو قتل کیا ہی مگر اب میرے ہاتھ سے اسیر ہوا ہی اب اسکو قتل کرونگا بعد اسکے قتل کے پھر طلسم کو از سر نو بناؤنگا طلسم اوتانغیہ اُسکا نام رکھونگا دن رات اسکی آرایش سے کام رکھونگا اب بجاے خونخوار تم سب لوگ مجکو جانو میرا کہنا مانو خونخوار کو سحر کرنے کا تمیز نہ تھا ورنہ اسکے ہاتھ سے کیون قتل ہوتا اسقدر فوج ہمراہ لیکر گیا کچھ بنا نہ سکا مین اسکے دیکھنے کو گیا تھا کہ راہ مین اسکو شکار کھیلتے پایا اپنی تدبیر سے اسکو خوب تھکایا جب اسمین چلنے کی حالت نہ پائی دوسری تدبیر کی آخر کار گرفتار کر لیا سب تحفہ جات جو جو اسکے پاس تھے اپنے قبضہ مین کیا اب اسکو قتل کرون تو طلسم کی بنا ڈالون سب لوگ اسکی تعریف کرنے لگے اوتانغ نے اپنے ملازمین کو اطلاع کرائی سب آکر موجود ہوئے اُسنے قید بدیع الملک کی اُن لوگون کو دیکر کہا آج اسکو زندان خانے مین لیجاؤ مگر بڑی حفاظت کرنا یہ وہ شخص ہی جسکی مدد غیب سے ہوتی ہی مین مجبور ہون کہ اب وقت باقی نہین ہی جو اسکو قتل کرون مگر کل قتل کرونگا اسکے خون سے اپنی شمشیر بھرونگا ملازمین اوتانغ جادو بدیع الملک کو زندان خانے مین لیگئے کہ حال انکا وقت پر بیان کیا جائیگا

اب صاحبقران زمان کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جب بدیع الملک کو عرصہ ہوا اور صاحبقران کے پاس واپس نہ آئے تو امیر سخت گھبرائے لوگون سے کہا کیا سبب جو ابھی تک بدیع الملک نوجوان واپس نہین آئے ہین جو جو سردار امیر کے ہمراہ تھے وہ سب تلاش بدیع الملک مین چارون طرف روانہ ہوئے کہ وہ لوگ جو بدیع الملک کے ہمراہ چلے گئے تھے راہ مین ان لوگون سے ملاقی ہوئے تمام کیفیت بیان کی یہ لوگ بھی واپس ہوئے خدمت مین صاحبقران کے آکے کل کیفیت بیان کی بیان کی امیر کو نہایت افسوس ہوا فرمایا مین خود جاؤنگا اُس بیشۂ جرأت کا پتہ لگاؤنگا یہ ذکر تھا کہ زرتاب جادو آیا امیر سے بدیع الملک کا حال دریافت کیا صاحبقران نے تمام کیفیت بیان کی زرتاب نے عرض کی یا امیر آپ تامل فرمائیے مین جاتا ہون بعد بدیع الملک نوجوان کی خبر لاتا ہون یہ کہکر زرتاب جادو روانہ ہوا کہ حال اُسکا موقع پر شرح بیان کیا جائیگا

اب کچھ حالت بدیع الملک اور اوتانغ جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب وہ شب گذری تو صبح کو اوتانغ جادو نے بدیع الملک کو طلب کیا اور بہت سے لوگ بطور تماشہ مین
وہان جمع ہوئے اوتانغ جادو نے بدیع الملک سے کہا اے جوان اب بھی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو
دین اسلام کو ترک کرکے مذہب سامری اختیار کر اور میری اطاعت قبول کر کہ تجکو امان دون اور اس طلسم کا
انتظام تیرے سپرد کرون اگر تجھے یہ گمان ہے کہ مین نے بادشاہ طلسم کو قتل کیا ہے اور اب طلسم ٹوٹ گیا ہے تو یہ
خیال خام ہے مین اس طلسم کو ابھی درست کرسکتا ہون اگر بادشاہ طلسم قتل ہوگیا ہے تو کچھ اندیشہ نہین ہے مین
اسکے درست کرلینے کو کافی ہون بدیع الملک نے جو اسکی تقریر واہیات سُنی جھلا کر جواب دیا او کافر غدار
کیا یاوہ گوئی کرتا ہے خبردار اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا تو ہمارے حق ذرا بھی برائی نہین کرسکتا ہے اسوقت مین
ہمارا خدا حافظ و نگہبان ہے سامری کیا چیز ہے جو ہم اُسکی پرستش کرین ہم لوگ ہمیشہ سامری اور سامری پرست
پر لعنت کرتے ہین یہ سنکر اوتانغ جادو کو غصہ آیا کہا جلاد کو جلد بلاؤ ملازمین اوتانغ جلاد کو لائے اوتانغ
جادو نے جلاد سے کہا اس جوان کو قتل کر جلاد بدیع الملک کے قریب آیا حالان قید سے کہا کہ اس اسیر کو میدان
مین لاؤ مین ریگ کا چبوترہ بناتا ہون حالان قید بدیع الملک کو کشان کشان لے چلے جلاد بھی میدان مین
آیا ریگ کا چبوترہ بنایا بدیع الملک کو چبوترے بٹھایا تلوار کھینچکر شلنگین لگانے لگا اوتانغ جادو بھی سامنے
آگے کھڑا ہوا جلاد کی طرف دیکھ کے کہا اب دیر کس بات کی ہے جلاد نے کہا آپکے احکام کا منتظر ہون اوتانغ نے
کہا مین سو حکمون کا ایک حکم دے چکا ہون تو اپنا کام کر جلاد چاہتا ہے کہ ہاتھ مارے کہ آسمان پر سناٹا ہوا ایک برق چمکی جلاد
کا سر کٹ کے زمین پر گرا بدیع الملک کی قید کٹی شاہزادہ نعرہ مار کر اُٹھا اوتانغ نے جو یہ معرکہ دیکھا گھبرا کے
کہا ارے یہ کیا ہوا کسنے جلاد کو قتل کیا لوگون نے کہا ایک برق چمک کے گری اُسی کی وجہ سے سر جلاد کا اُڑگیا
نہین معلوم طلسم کشا کا کون رفیق تھا جس نے یہ آفت برپا کی اوتانغ نے گردن اُٹھا کے دیکھا ایک تخت نظر
آیا اوتانغ نے پکار کے کہا اے ساحر اگر تجھے کچھ بھی اپنے سحر پر ناز ہے تو میرے سامنے آکر مقابلہ کر اور یہ کیا کہ چھپکے
تو نے جلاد کو ہلاک کیا اوتانغ نے جو یہ کہا بدیع الملک نے دیکھا ایک تخت آسمان سے اُترا گرد اسکے دھوان تھا جب وہ دھوان
برطرف ہوا تو ملک زرتاب جادو اس تخت سے اُترا اوتانغ جادو کے مقابلے مین آیا اوتانغ جادو نے کہا او نمک حرام
تو نے اس جوان کا ساتھ دیا تجھے زیب نہ تھا اب میرے ہاتھ سے کہان جائیگا زرتاب نے کہا اے اوتانغ تو اپنے
سحر پر بہت نازان ہے ایک دم مین سب سحر تجکو فراموش کردونگا یہ نہ جانتا تھا کہ مین وزیر اعظم ہون اور مجھے
تو نخوار اپنا استاد کہتا تھا ابھی تو سحر مین بچہ نہین اوتانغ نے جو یہ باتین سُنین کہا اے زرتاب مین نے سحر کو
بہت حاصل کیا ہے تو کسی حال مین مجھسے مقابلہ نہین کرسکتا ہے زرتاب نے کہا پھر اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل
ہے اگر یہ دعوے ہے تو مین تیرے سامنے موجود ہون اوتانغ نے کہا پہلے تو سحر آغاز کر پھر مین بھی دیکھونگا زرتاب
نے جواب دیا کہ مین نے اطاعت اسلام قبول کی ہے اور دستور اہل اسلام کا یہ ہے کہ وہ پیشدستی نہین کرتے ہین اب مجکو
بھی لازم ہے کہ مین پیشدستی نہ کرون اوتانغ نے کہا مین بھی ایسے ساحر کمتر پر پہلے سحر کرون مجھسے یہ کبھی نہوگا
زرتاب نے کہا مین بھی ہرگز سحر نکرونگا جب اوتانغ کو یقین ہوا کہ زرتاب سحر نہ کریگا تو اسنے مجبور ہو کے
کہا اے زرتاب افسوس ہے کہ تیری حسرت دل نہ نکلی اور جو تمنا تھی وہ دل مین رہی زرتاب نے جھلا کے جواب دیا
کہ اب اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے اپنے کام مین مصروف ہو اوتانغ نے جھولی سے ایک پڑیا خاک کی نکالی
طرف آسمان کے پھینکی ایک طائر سفید رنگ پیدا ہوا زرتاب کے سامنے آیا کہا اے زرتاب میری

طرف مخاطب ہوا اور جو کچھ میں کہوں اُسکو بغور سماعت کر زرتاب اُسکی طرف مخاطب ہوا طائر نے بخوش الحانی یہ غزل شروع کی غزل

آئینہ کے برہم خورد دلبر ز ستی تیغ ها
ہر روز گرد و تنگ تر سو راخ مرغ ها
زلفش بہ تیم میدہد شہ شعاعها

ای دفتر حسن ترا فہرست خط و خالها
حیران اطوار خود در بارہ کار خود مم
با عقل گشتم ہمسفر دیکھو بہ بخارہا

تفصیلہا پنہان شدہ در زیر ہر اجمالها
ہر لحظہ از رحم منتی الّا قرعہ زما لها
شد ریشہ در لیشہ د امیز افکار آستعمالها

پیشانی عفو ترا پرچین نسازد جرم ما
ہر شیشہ کوا کب کی آن انداز ذرہ
ہر شیشہ ساز ہر ہم اہل ہنر ان کتم

طائر نے اس خوش الحانی سے یہ شعر پڑھے کہ زرتاب جادو محو ہو گیا سحر کرنا فراموش ہوا آفت کا جوش ہوا اوتانع جادو نیچہ لیکر بڑھا زرتاب کے قریب آیا چاہتا ہی کہ سر کاٹ لون بدیع الملک سامنے کھڑے تھے بیچ مین آ گئے آواز دی ای زرتاب ہوشیار ہو جاؤ اوتانع تمھارا سر کاٹنے آیا ہی آواز جو زرتاب کے کان مین پہونچی ہوشیار ہوا اپنی جھولی سے ایک آئینہ نکالا اس طایر کو وہ آئینہ دکھایا طائر جلکر زمین پر گرا زرتاب کے ہوش درست ہوئے اوتانع جو آگے بڑھا تھا اسنے نیچہ کا وار کیا زرتاب نے خالی دیا وہی آئینہ اسکو دکھایا قریب تھا کہ اوتانع غش کہا ئے مگر سحر کر کے سنبھلا سنبھلتے ہی دونون پانون زمین پر مارے غرق زمین ہو گیا زرتاب جادو نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا کہا آپ نے بڑا دھوکا کھایا تمام طلسم کو فتح کیا مگر آجتک ایسی مصیبت نہ پڑی آپ سے بہت دور تھا کہ اسکی نگر مین پھنس جاتے بدیع الملک نے فرمایا ملک صاحب مین اسکی کیفیت آپ سے بیان کرونگا زرتاب نے عرض کی آپ صاحبقران کے پاس تشریف لیچلیے وہان سے مع لشکر یہان تشریف لائیے اسکو قتل کیجیے طلسم مین تو اب کچھ باقی نہین ہی صرف خزانہ باقی ہی اور زندان خانے کے قیدی باقی ہین خزانہ اپنے قبضہ مین کیجیے اور اسیران طلسم کو رہا کیجیے ملک زرین کلاہ اس طلسم کا کاہن سرحد بلخ کا بادشاہ اسیر ہی مرد مسلمان ہی اُسکو پہلے کافرون نے ستایا اسنے شہر کو چھوڑ کے یہان آیا چونکہ مرد لائق علم کہانت مین بہت اچھا دخل رکھتا تھا یہان آکر کاہن طلسم مقرر ہوا مگر ایک روز کچھ مذہب کا جو تذکرہ ہوا خونخوار نے اُس مرد بزرگ کو تبدیل مذہب کی بہت راے دی آسنے انکار کیا خونخوار نے وقت پاکر اُسکو اسیر لیا اب تک قید ہی روز بروز اُس پر مصائب کی زیادتی کیجاتی تھی اگر اُسکو رہا کیجیے گا تو وہ طلسم کے خزانے جو دفینہ مین انکو آپ سے بتائیگا اور بہت سے تحفہ جات جو کوئی نہین جانتا ہی اُسکو معلوم ہین سب آپ کو بتا دیگا بدیع الملک نے کہا ملک صاحب صاحبقران زمان تک جانے کی کیا ضرورت ہی ہر حال مین خدا پر نظر رکھنا چاہیے اگر اسکی مصلحت ہی تو ہم اُس غدار پر فتحیاب ہونگے زرتاب نے کہا یہ بات ضرور ہی مگر صاحبقران انکی ناراضی کا خیال ہی آپ کو لازم ہی کہ اُنکو ضرور ہمراہ لے چلیے بدیع الملک مجبور ہوئے زرتاب سے کہا آپ اتنا جلد صاحبقران کے پاس کیونکر پہونچ سکتے ہین زرتاب نے کہا آپ میرے تخت پر بیٹھ لیجیے ابھی صاحبقران کے پاس پہونچ جائیے گا بدیع الملک زرتاب کے تخت پر بیٹھے زرتاب نے سحر کیا تخت اونچا ہوا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک صاحبقران کے لشکر مین پہونچے امیر بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے امیر نے از اول تا آخر سب حال پوچھا بدیع الملک نے بعد سلام کے حال کہا صاحبقران نے بدیع الملک کو گلے سے لگایا سب کیفیت دریافت کی زرتاب نے لفظاً لفظاً سب بیان کیا اور عرض کی آپ تشریف لے چلیے یہان توقف نفرمائیے صاحبقران نے اُسی وقت لشکر کو حکم دیا کہ سب سامان سفر درست کرین ہم اسی وقت یہان سے کوچ کرینگے لشکر نے جو یہ خبر پائی اُسی وقت سامان سفر درست کیا امیر نے قریب شام وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اوتاغ جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو مقابلہ زرتاب سے فرار ہوا اپنے مقام پر آیا سب لوگون کو جمع کیا جب سب لوگ موجود ہوئے اوتاغ جادو نے کہا اب ایک امر بہت مشکل کا ہے کہ زرتاب طلسم کشا کا شریک ہے اور زرتاب کے پاس بہت تحفہ جات عجیب ہین اُنکے ذریعہ سے اُسکو اپنے سحر پر بڑا ناز ہے گو مین اپنا کام کر چکا تھا مگر اُسکے قریب جا کے طلسم کشا نے آواز دی کہ اے زرتاب ہوشیار ہو جاؤ اُسکے کہنے سے اُسنے اپنی جھولی سے ایک آئینہ نکالا اُس سحر کو مٹایا اگر مین وہان سے نہ چلا آتا تو اُسنے اُسوقت مجھکو عاجز کر دیا اگر اُسکو کسی طور سے گرفتار کر لو تو سب باتین بن جائین اب طلسم کشا ہم لوگون سے مقابلہ کرنے کے قابل نہین ہے کیونکہ جو جو تحفہ جات اُسکے پاس تھے اب مین نے اپنے قبضہ مین کیے ہین اُسپر سحر تاثیر کریگا اور بہت جلد گرفتار ہو جائیگا اور زرتاب بھی میرے مقابلہ مین اب فتح نہ پائیگا جب مین یہ تحفہ جات اپنے پاس رکھونگا تو مجپر سحر زرتاب کا تاثیر نہ کریگا اُسکو بھی گرفتار لونگا سب نے کہا اب کوئی امر مشکل نہین ہے آپ انتظام ملک مین مصروف ہون اوتاغ نے جواب دیا کہ ابھی کسی انتظام جدید کا وقت نہین ہے جب لڑائی فتح ہو جائیگی اور سب مخالف قتل ہو لینگے اُسوقت انتظام شروع کرونگا سب لوگ خاموش رہے اسنے اُسی وقت اپنے چند ملازمین کو طلب کیا جب لوگ آئے تو اسنے سب کو برائے دریافت حال زرتاب جادو و بدیع الملک روانہ کیا اور سب سے تاکید کر دی کہ خبردار خلاصہ کیفیت دریافت کر کے واپس آنا اور اُنکے ارادے کو تحقیق کرنا لوگون نے جواب دیا کہ جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا یہ کہکر وہان سے رخصت ہو کر تلاش مین بدیع الملک اور زرتاب جادو کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت امیر ثانی اور بدیع الملک کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ لوگ جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تیسرے روز سرحد مین شہر کی پہونچے زرتاب نے کہا کہ آج یہان قیام فرمایئے یہ سرحد شہر ہے کل شہر کے اندر تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوگئین سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین جلوہ فرما ہوئے بدیع الملک نوجوان کو طلب کیا بدیع الملک صاحبقران کی بارگاہ مین گئے امیر ثانی نے فرمایا اور سب سردارون کو بلاؤ تھوڑی دیر صحبت رہے پھر اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے سب کو بلایا سردار بارگاہ سلیمانی مین حاضر ہوئے امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ باہر اچھی طرح سے نگہبانون کو تاکید کر دو کہ یہ سرحد شہر ہے اور ہمارے آنے کی خبر شہر مین ضرور ہو گئی ہوگی یقین ہے کہ وہان سے لوگ آئینگے مکر پھیلائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ نگہبان ہوشیار رہین کسی غیر کو لشکر مین نہ آنے دین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے آپکے بے ارشاد سب انتظام کر لیا ہے کوئی نہین آسکتا ہے صاحبقران نے فرمایا اور لوگون کو برائے انتظام نگہبانی مقرر کر دو خواجہ باہر آئے نگہبانون کے قریب گئے نگہبانون سے کہا اچھی طرح نگہبانی کرنا خبردار کوئی شخص غیر لشکر مین نہ آنے پائے نگہبانون نے کہا ہم بہت اچھی طرح سے نگہبانی مین مصروف ہین ابھی دو آدمی مسافر وضع لشکر کے قریب جاتے تھے ہم لوگون سے ٹھہرے لشکر کو دریافت کرنے لگے ہمنے اُنکو ٹھہرنے بھی نہین دیا دو ایک شخص اُنھین پہونچا آئے خواجہ نے یہ سنکر کان کھڑے کیے کہا ارے اُن دونون کی کیا وضع تھی نگہبانون نے سب وضع بیان کی خواجہ نے کہا تم اُنکو کہان پہونچا آئے نگہبانون نے ٹھکانا بتایا خواجہ اُسطرف روانہ ہوئے تھوڑی دور جا کے دیکھا دو مسافر ایک درخت کے اوپر بیٹھے ہین خواجہ نے زیر نخل جا کر کہا کیون بھائی مسافرو تم لوگ

کہان جاتے ہو کہان سے آتے ہو اُن لوگون نے جو خواجہ کو دیکھا تو خواجہ نے بھی اپنی صورت مسافرون کی
بنائی تھی سمجھے یہ کوئی مسافر ہی یہ جاکر خواجہ سے کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین دور سے آتے تھے صحرا مین پہونچ کے
شام ہو گئی اس درخت پر بیٹھ رہے ہے خواجہ نے کہا بھائی مین تو اس لشکر مین گیا تھا مگر وہان کے نگہبان مجھپر
بہت خفا ہوئے اور یہان تک مجھے نکال گئے بلکہ اس امر کی تاکید کر گئے ہین کہ خبردار اب ہمارے لشکر کیطرف
نہ آنا اُن دونون مسافرون نے کہا ہمپر بھی یہی مصیبت گذری کہ نگہبان ہمکو یہان اپنے لشکر کے باہر نکال گئے ہین
ہم مجبور ہو کے اس درخت پر بیٹھ رہتے خواجہ نے کہا بھائی تم کس کے ملازم ہو اُن دونون مسافرون نے
کہا کہ ہم اوتانغ جادو کے ملازم ہین خواجہ نے کہا بھائی ہم تم ایک ہی سرکار کے ملازم ہین تم کب سے ملازم ہو
مسافرون نے جواب دیا کہ جب سے اس سلطنت پر اُنھون نے قبضہ کیا ہی تب سے ہم ملازم ہوگئے ہین خواجہ
نے کہا آپ لوگ ملازمان جدید سے ہین اور مین اُسوقت سے اوتانغ جادو کا ملازم ہون کہ یہ اس طلسم مین
وزیر بھی ہوئے تھے ایک باغ مین ہم اور اوتانغ جادو کھیلا کرتے تھے ہمارا اور اُنکا بچپن کا ساتھ ہی مسافرون
نے کہا پھر آپ یہان کس لیے تشریف لائے مین خواجہ نے کہا مین ایک ضرورت خاص سے یہان آیا ہون اگر آپ
ملازم تو نہ ہوتے تو مین اُسکا اظہار کر دیتا ملازمین اوتانغ نے کہا آپ جانتے ہین کہ ہم ملازم کس طرح کے ہین ہمپر
آقا کو بڑا اعتبار ہی بلکہ خاص دریافت حال لشکر اسلام کو ہمین روانہ کیا ہی خواجہ نے کہا آپ لوگ اپنا نام بتاسیے
ملازمین اوتانغ نے کہا ہملوگون کا نام قمقام جادو اور ارقام جادو ہی خواجہ نے دونون کو پہچان لیا خوب
تحقیق کر لیا قمقام جادو کون ہی اور ارقام جادو کون ہی جب دونون کو خوب پہچان چکے تو کہا جیسے تم لوگ یہان آئے ہو
تشنہ و گرسنہ ہوگے دونون ساحرون نے دست بستہ کہا ہم لوگ صبح سے گرسنہ ہین خواجہ نے کہا مین نے صبح کو
ایک جگہ سے تھوڑی سی مٹھائی مول لی تھی جسقدر مجھسے کھائی گئی مین نے کھائی اب تھوڑی سی میرے پاس موجود
ہی تم لوگ کھا کے کچھ پانی پی لو تاکہ تم مین قوت ہو دونون نے خواجہ کا شکریہ ادا کیا کہا آپ کی بڑی مہربانی
ہوگی اسوقت آتش گرسنگی سے ہملوگون کے جگر کباب ہوئے جاتے ہین خواجہ نے ایک پوٹلی کمر سے نکالی
کچھ تھوڑی سی مٹھائی دونون کو دی دن بھر کے بھوکے تھے مٹھائی غنیمت جانکر کھانے لگے کھاتے ہی سر چکرانے
لگا دونون نے کہا کیون جناب یہ مٹھائی کیسی تھی کہ سر چکرا آتا ہی خواجہ نے کہا کیا ہوا دن بھر کے بعد اسوقت تمکو
کھانا ممکن ہوا ہی اسکے سبب سے یہ بات ہی جاکر پانی پیو یہ بات دفع ہو جائیگی دونون ساحر اُٹھے اُٹھتے ہی لڑکھڑا کر
گرے بیہوش ہوگئے خواجہ نے دونون کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا کپڑے دونون کے اُتار لیے رنگ و روغن
عیاری کا نکالا قمقام جادو کی صورت بنی اُسی کا لباس پہنکے اوتانغ جادو کی طرف روانہ ہوئے اوتانغ
جادو کا مکان وہان سے بہت نزدیک تھا خواجہ تھوڑے عرصہ مین وہان پہونچے اوتانغ جادو اُسوقت
اپنی بارہ دری مین بیٹھا تھا اور لوگ بھی جمع تھے ذکر ہو رہا تھا خواجہ جو پہونچے اوتانغ کو جاکر سلام کیا اوتانغ نے کہا اے قمقام
جادو ارقام کہان ہی قمقام نقلی نے جواب دیا حضور مجکو اُسکے حال کی آگاہی نہین ہی مگر مین امیدوار ہون کہ خلعت
فاخرہ سے مخلع کیا جاؤن اوتانغ نے کہا کیون کیا خوشخبری لایا ہی قمقام نقلی نے کہا جس وقت مین لشکر طلسم کشا مین
پہونچا لوگون سے کیفیت دریافت کر رہا تھا کہ طلسم کشا نے مجکو پہچانا تلوار کھینچکر میری طرف چلا مین نے سحر کیا
طلسم کشا کے ہاتھ پانون بیکار ہوئے مین نے چاہا بڑھ کے اسیر کرون مگر یہ کیفیت دیکھکر اور لوگ طلسم کشا
کے لشکر کے آپڑے پھر چارون طرف سے حملے کرنے لگے مین نے سحر کر کے سب کو بیکار کیا جب قریب تین چار سو

آدمی کے مقابلے سحر ہوئے تو طلسم کشا کے لشکر مین سے ایک شخص سن رسیدہ میرے قریب آیا کہا ای شخص مین تجسے کچھ باتین کرنا چاہتا ہون مین ٹھہر گیا سحر موقوف کیا اُسنے قریب آ کے کہا کہ میری چند باتین سُن لے مین نے جو کہا جلد بیان کر اُس شخص نے کہا کہ ہم لوگ آپ حضرات سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہین آپ کو اختیار ہی جو مزاج مبارک مین آئے ہمکو سزا دیجیے ہم آپکی اطاعت قبول کرتے ہین آپ کو اختیار ہی طلسم کشا کو قید کر کے لیجائیے چاہیے قتل کیجیے یا عفو تقصیر کیجیے ہم لوگ آپ سے مقابلہ نہ کرینگے جب مین نے اُسکا یہ بیان سنا اور میری اطاعت اُسنے قبول کی اور میرے ساتھ آنے پر آمادہ ہوا تو مین نے طلسم کشا کو اُسکے حوالے کیا اور جسقدر لوگ اسیر سحر تھے اُسی کے سپرد کئے اب آپ تشریف لے چلیے تو کچھ بندوبست ہو اوتانغ نے کہا کہ ای قمقام واقعی تمنے کام تو بہت بُرا کیا اگر اتنی غلطی ضرور کی کہ سب کو وہین چھوڑ آئے قمقام نقلی نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکھیے کوئی اپنے عہد سے پھر نہین سکتا ہی مین نے یہان کے لانے پر زور دیا تھا مگر طلسم کشا نے کہا ہمین چند باتین اوتانغ جادو سے طے کرنا ہین جب تک وہ تکلیف نہ فرماینگے ہم وہان نہ جاسکینگے ہمین اُنسے اس امر کا خوف ہی کہ وہ ضرور ہمکو قتل کرینگے اوتانغ جادو نے کہا اگر وہ اپنے مذہب کو ترک کریگا اور دین سامری پرستی اختیار کریگا تو ہم عہدہ جلیل دینگے مشرف و ممتاز کرینگے قمقام نقلی نے کہا پھر آپ اسی وقت تشریف لے چلیے اوتانغ نے کہا مجھے چلنے مین کچھ عذر نہین ہی مگر رات بہت آئی ہی اگر صبح پر یہ بات موقوف رہے تو بہت خوب ہی قمقام نقلی نے جواب دیا صبح کو اُسکے واسطے اور ایک جگہ سے مدد آنیوالی ہی اور لشکر ساحران بھی ایک جگہ سے آنے والا ہی اگر وہ لوگ آ گئے اور اُنھون نے سمجھایا سحر بھی سب پر سے اُتار لیا اُسوقت اُنکی رائے سست ہو گئی اور اپنے عہد سے پھر گئے تو پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ اسی وقت تشریف لے چلیے اوتانغ جادو نے کہا اچھا مین تمھارے لینے سے اسی وقت چلتا ہون وہان مجھے زرتاب کا خوف ہی کہ اُسکے پاس دو چار چیزین عطیہ بزرگان ایسی ہین کہ جنکا رد ممکن نہین مگر میرا کیا بنا سکتا ہی مین نے طلسم کشا سے وہ چیزین چھین لی ہین جو باعث حرز جان ہین مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر ایک صندوقچہ منگوالا اسمین سے لوح محفوظ جو بدیع الملک کے پاس تھی اور بازوبند سلیمانی اور مہرہ سلیمانی اور لوح طلسم خونخوار نکال کے اپنے گلے مین پہنی مہرہ کمر مین رکھا بازوبند کو خوب مضبوط بازو پر باندھا قمقام نقلی سے کہا کہ مین موجود ہون اب مجکو کسی کا خوف نہین ہی اگر سامری و جمشید بھی آئین تو میرا کچھ نہین بنا سکتے ہین قمقام جادو نے کہا واقعی اب آپ کے پاس ایسی ایسی چیزین موجود ہین اوتانغ آگے بڑھا اور لوگ بھی اُس کے ہمراہ ہوئے قمقام نقلی نے کہا ان لوگون کے چلنے کی کیا ضرورت ہی کچھ راز کی باتین آپسے مجکو بیان کرنا ہین جنکا اظہار راہ مین ہوگا اوتانغ نے سب کو روک دیا وہ لوگ وہین ٹھہر گئے اوتانغ جادو اور قمقام نقلی دونون ساتھ چلے اوتانغ نے کہا ای قمقام مین اپنا تخت منگالون پیدل چلنے کی کیا ضرورت ہی قمقام نقلی نے جواب دیا تخت بیکار ہی آپ پیادہ پا تشریف لے چلیے کیا وہ لوگ دور ہین یا شہر کے باہر ہین اوتانغ نے کہا پھر بھی دور ہین قمقام نقلی نے جواب دیا کہ پیادہ پا چلنے مین ایک فایدہ ہی جو آپ کو معلوم ہوگا اوتانغ خاموش ہو رہا قمقام نقلی آگے بڑھا اوتانغ بھی مجبور ہو کے اسکے ہمراہ چلا تھوڑی دور چلکے قمقام نقلی نے کہا دیکھیے تو وہ سامنے روشنی جو معلوم ہوتی ہی کیا ہی مین جانتا ہون طلسم کشا کی مدد کو فوج آ گئی اوتانغ اُسطرف بغور دیکھنے لگا قمقام نقلی نے حلقہ کمند کے گلے مین ڈالدکے جھٹکا دیا اسنے چاہا سحر کر کے نکلون حباب بیہوشی مار دیا اوتانغ بیہوش ہو کر گرا قمقام نقلی نے نعرہ کیا منم عمرو ثانی عیار صاحبقران نعرہ کر کے خنجر مارا کہ شکم اوتانغ جادو کا چاک ہوا خواجہ نے تحفہ جات اسکے قبضہ سے

سے نذر زنبیل کیے اسکا مرے کے گرنا تھا کہ آندھی چلنے لگی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مین اوتاغ جادو بود خواجہ نے جو اس آفت کو دیکھا گلیم اوڑھ لی وہان سے روانہ ہوئے رات بہت کم باقی تھی قریب صبح اپنے لشکر مین پہونچے صاحبقران کی بارگاہ کے نزدیک گئے دیکھا امیر مع چند سرداروں کے بیٹھے ہین خواجہ بارگاہ کے اندر آئے امیر نے جو خواجہ کو دیکھا فرمایا خواجہ کہان تھے آج تم محفل مین نہ شریک ہوئے خواجہ نے کہا مین کچھ انتظام کر رہا تھا نگہبانون کو ہوشیار کردیا تھا خود بھی بازار بین دورہ کرتا تھا صاحبقران خاموش ہو رہے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے کہ موذن لشکر اسلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا امیر نے برائے وضو پانی طلب کیا خادمون نے اسیوقت پانی حاضر کیا صاحبقران نے وضو کرکے فریضہ سحر ادا کیا اور سب سردارون نے بھی نماز پڑھی زرتاب جادو نے صاحبقران سے عرض کی آپ تشریف لے چلیے تاخیر نہ فرمایئے وہان اطلاع ہوگئی ہوگی ضرور ان لوگون نے کچھ انتظام کیا ہوگا صاحبقران سلاح ذات پر آراستہ کرکے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے ویسے ہی اٹھکر بدیع الملک نوجوان بھی پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے تمام لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت اوتاغ جادو کے ہواخواہون کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب اوتاغ کو خواجہ نے قتل کیا تو اسکے سحر جو وہان موجود تھے سب مٹ گئے ملازمین اوتاغ نے جو یہ کیفیت دیکھی گھبرا گئے اور ہواخواہان اوتاغ کو اس بات کی اطلاع کی وہ سب بھی گھبرا گئے بیتاب ہوکے دوڑے جب شہر سے کچھ دور نکلے ایک مقام پر لاشہ اوتاغ جادو کا پڑا پایا سب لوگ اسکی لاش کے پاس بیٹھ کے رونے لگے تھوڑی دیر تک رو پیٹ کے لاشہ اٹھا لے گئے بعد دفن لاش اوتاغ سب ایک جا پر جمع ہوئے اور اس باب مین مشورہ کرنے لگے کہ اوتاغ کو کسنے قتل کیا اور قاتل کہان گیا اور قمقام پر کیا مصیبت گذری بعض نے کہا معلوم ہوتا ہی قمقام کو بھی کسی عیار نے قتل کیا اور آپ اسکی صورت بنکر یہان آیا قریب مین پھنسا کے اوتاغ جادو کو لیگیا قتل کر ڈالا تحفہ جات بھی لیکر چلا گیا اب طلسم کشا سے کون مقابلہ کر سکیگا نہ کوئی ساحر ایسا موجود ہی جو زرتاب کے سحر کو روک سکے اور نہ یہان کوئی ایسا جری ہی جو طلسم کشا سے بجرأت مقابلہ کرے سب نے کہا پھر اب کیا ہونا چاہیے ایک وزیر نے جواب دیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اب اس سلطنت کو چھوڑ کے کہین اور چلین یہان طلسم کشا آکے اپنا قبضہ کر لیگا ہان یہ ممکن ہی کہ اسوقت جو کچھ مال و اسباب خزانے سے لیا جاسے اسکو اپنے ساتھ لے لین ورنہ یہ بھی نہ ملیگا اس بات کو سب نے پسند کیا اور راے یہ قرار پائی کہ اسی وقت یہان سے نکل چلنا مناسب ہی کیونکہ طلسم کشا کا اب ارادہ مستحکم ہوگیا ہوگا اور وہ عنقریب یہان آنے والا ہی یہ سوچ کے سب خزانے کی طرف روانہ ہوئے جیسے ہی در خزانہ پر پہونچے دروازے کو مقفل پایا سب نے چاہا اس قفل کو کھولین مگر قفل نہ کھلا مجبور ہوئے چاہا آگ لگا دین مگر پھر سب نے کہا جو بہترین تحفہ جات سے ہین وہ جل جائینگی پھر ہاتھ نہ آئینگی اس سے بہتر یہ ہی کہ نقب لگائین اس تدبیر سے اسکے اندر جائین یہ تدبیر سب نے پسند کی نقب لگانے مین مصروف ہوئے پتھر کی زمین بہت استحکام سے بنی ہوئی تھی ایک بیک کیونکر کھد سکے جب دو تین بار ایک مقام پر چوٹ لگائی تو ایک ٹکڑا پتھر کا اکھڑ گیا اسی طرح صبح ہوئی اور سب لوگ شل ہوگئے طمع مال و

زرین مصروف نقب زنی رہے یہ لوگ تو اس حال مین مصروف رہے لیکن بدیع الملک اور صاحبقران زمان
جو علے الصباح بعد فراغت نماز سحر شہر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین شہر کے اندر پہونچے یہان جو باشندگان
شہر نے جاہ و حشمت اہل اسلام کو دیکھا سب لوگ دنگ ہو گئے اور آپس مین کہنے لگے کہ اگر یہ لوگ اس صورت
سے یہان نہ آتے تو طلسم کیونکر فتح ہوتا واقعی ان لوگون سے بڑھکے اقبالمند دوسرا نہین ہی بڑے بڑے طلسم
ان لوگون نے یونہین فتح کئے ہین راہگیر اور دوکاندار تو اپنی جان بچانے کے لیے خوشامد کی راہ سے امیر ثانی
اور بدیع الملک کو سلام کرتے تھے صاحبقران اور بدیع الملک دونون ہاتھ سے سلام لیتے ہوئے
چلے جاتے تھے کہ لوگون نے وزراے خونخوار کو جو خزانے مین نقب لگا رہے تھے اطلاع دی وزرا کو جو یہ خبر ہوئی جو لوگ
فوج کے موجود تھے مگر یہ ہمت نہوئی کہ مقابلہ کرتے اپنی جان بچانے کی تدبیر کرنے لگے خزانے کے قریب سے اٹھکے
بھاگے اپنے اپنے گھرون مین جاکے پوشیدہ ہوئے فوج سے بھی منع کیا کہ خبردار ان لوگون سے مقابلہ نکرنا ورنہ
مفت مین جان جاے گی اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا افسران فوج بھی خاموش ہو رہے مگر زرتاب جادو صاحبقران
کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے تختگاہ خونخوار آتش چشم جادو پر آیا صاحبقران اور بدیع الملک سے عرض کی
بسم اللہ اب اندر تشریف لے چلیے یہی تختگاہ ہی صاحبقران مرکب سے اُترے بدیع الملک کا ہاتھ پکڑے ہوئے
ہمراہ آئے تختگاہ کے اندر تشریف لائے مکان کو بہت پر تکلف پایا زرتاب سے صاحبقران نے فرمایا یہ عجیب طرح کی
بات ہی کہ تختگاہ مین کوئی نگہبان نہین ہی زرتاب نے عرض کی یا صاحبقران مجھے ایک بڑا تعجب ہی کہ اوتانع
جادو کیا ہوا وہ بہت آمادہ تھا کہ مین لشکر اسلام سے مقابلہ کرونگا بلکہ باعث گرفتاری بدیع الملک نوجوان
بھی وہی ہوا تھا اسوقت نہین معلوم ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کسی انتظام مین مصروف ہوگا زرتاب نے کہا
مین نہین کہہ سکتا ہون کہ وہ کس کام مین مصروف ہی بدیع الملک نے کہا اُسکے پاس تحفہ جات موجود ہین زرتاب
نے عرض کی اب اُسکو سحر کا بھی تو خوف نہین ہی ضرور آئیگا اور فوج بھی یہان موجود ہی صاحبقران نے فرمایا اب
یہان ٹھہرنے سے کیا فائدہ ہی جو بات مناسب ہو وہ کیجاے زرتاب نے عرض کی آپ اب یہان تشریف
رکھیے ہم لوگ زندان خانے کیطرف جاتے ہین قیدیون کو رہا کرکے آپ کے روبرو لاتے ہین پھر خزانے کی
طرف تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے کہا اے زرتاب جادو ہم خود زندان خانے کی طرف چلین گے قیدیونکو
رہا کرینگے بدیع الملک کی بھی یہی راے ہوئی زرتاب نے عرض کی اگر یہی خوشی ہی تو بسم اللہ تشریف لے چلیے صاحبقران
تختگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب پر سوار ہوئے زندان خانے کے پاس آئے مگر ملازمین امیر نے سب کو گرفتار کرلیا
صاحبقران در زندان خانے پر آکے کھڑے ہوئے بدیع الملک گھوڑے سے اُترے صاحبقران بھی پشت
زین سے اُترے دونون ساحران نامی یعنے زرتاب و آشوب بھی اپنے اپنے تختون سے اُترے صاحبقران
آگے بڑھے قفل زندان خانہ کو توڑا بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیکر اندر داخل ہوئے زرتاب نے عرض
کی پہلے کاہن طلسم کو رہا کیجیے پھر اور طرف تشریف لے چلیے امیر نے فرمایا مجکو مقام قید اُس کا نہین معلوم ہی تم
مجھے بتا دو زرتاب امیر کو اپنے ہمراہ لیکر ایک مقام تاریک و تنگ مین آیا صاحبقران نے بدیع الملک کو
بلایا کہا اب یہ کام تمہارا ہی کہ تم اُس اسیر کو رہا کرو بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک مرد ضعیف زنجیر ہاے آہن
مین مسلسل زمین پر پڑا ہی گر فرط ضعف سے یہ حالت ہی کہ بحس و حرکت ہی بدیع الملک اُسکے قریب گئے
اُس مرد ضعیف نے جو پانون کی آہٹ پائی آنکھ کھول کے کہا اے بدیع الملک نوجوان پروردگار عالم آپ کو

اس امر خیر کا اجر عظیم دے بدیع الملک حیران ہوئے کہ یہ شخص میرا نام بھی جانتا ہے اُسکے قریب آکے قید اُسکے
جسم سے دور کی جب مرد ضعیف نے رہائی پائی سر بدیع الملک کے قدمون پر رکھدیا عرض کی غلام کو پیشتر
آپکے آنے کی خبر ہوگئی تھی کہ آپ برائے رہائی تشریف لائے ہین بعد اُسکے رہا ہونگے اور اسیران طلسم کو بدیع الملک
نے رہا کیا سب بصدق دل مسلمان ہوئے بدیع الملک کی اطاعت قبول کی جب اسیرون کی رہائی سے فراغت
پائی بدیع الملک مع صاحبقران و زرتاب و آشوب زندان خانے سے باہر تشریف لائے خزانے کی
طرف روانہ ہوئے زرتاب نے عرض کی صاحبقران بڑے تعجب کی بات ہے کہ زندان خانے سے سب اسیر
بھی رہا ہوگئے مگر اتبک اوتانغ جادو کا پتہ نہین معلوم ہوا امیر نے فرمایا دربان زندان خانہ جو گرفتار ہوئے
ہین انسے اس کیفیت کو تحقیق کرو وہ لوگ اس حال سے بخوبی ماہر ہونگے زرتاب آگے بڑھا دربان زندان خانہ
جو اسیر تھے انکے حالات قید کے پاس آیا کہا تملوگون کو صاحبقران نامدار نے طلب فرمایا ہے جلد چلو مگر اسیرون کو
بھی لیتے آؤ وہ لوگ اُسی وقت مع قیدیون کے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے بدیع الملک سے
فرمایا جو تمھین دریافت کرنا ہو ان لوگون سے دریافت کرو بدیع الملک نے قیدیون سے کہا اب تمھین دین
باطل کے ترک کرنے مین کیا انکار ہے اگر سامری جمشید پر لعنت نکروگے تو قتل کیے جاؤگے اس خطا کی سزا پاؤگے
بہتر تمھارے واسطے یہ ہے کہ اطاعت اسلام قبول کرو وہ لوگ سمجھے کہ اب اگر انکار کرتے ہین تو جان جاتی ہے بہتر
یہی ہے کہ دین اسلام قبول کرین یہ سوچ کے بدیع الملک سے عرض کی ہمین آپ کی اطاعت بسر و چشم قبول
ہے بدیع الملک خوش ہوئے سب کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ لوگ بصدق دل مسلمان ہوئے بدیع الملک کے
قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے سب کو گلے سے لگایا پھر کہا اب ایک کیفیت تمسے دریافت کرنا منظور
ہے اُنھون نے عرض کی ہماری جان تک آپ پر سے نثار جو حکم ہو ابھی بجا لائین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ اوتانغ جادو کہان ہے کہا
وہ قتل ہوا بدیع الملک نے فرمایا اسکو کسنے قتل کیا نگہبانون نے عرض کی یہ ہم خلاصہ نہین عرض کر سکتے ہین یہ سُنا تھا کہ کسی نے اوتانغ جادو
کو رات کیوقت شہر کے باہر لیجا کر قتل کیا قاتل کو تلاش کیا مگر کچھ خلاصہ نہوا سب لوگ خاموش ہو رہے اُسی کے صبحکو آپ اس شہر
مین تشریف لائے جو لوگ اُسکے ہواخواہ تھے آپکی آمد سے فرار ہوگئے بدیع الملک کمال متردد ہوئے صاحبقران سے عرض
کی اوتانغ کو کسی نے قتل کیا امیر نے فرمایا اچھا ہوا بدیع الملک نے عرض کی اُسکے پاس میرے تحفہ جات
تھے اب وہ کیونکر ملینگے زرتاب نے کہا تحفہ جات آپ کے خزانہ طلسمی مین ہونگے وہان تشریف لیچلیے بدیع الملک
خزانے کے دروازے پر تشریف لائے دیکھا ایک نقب کھدی ہوئی ناتمام پڑی ہے بدیع الملک نے
زرتاب سے کہا یہ کیا سبب ہے جو در خزانہ پر نقب دی ہوئی ہے زرتاب نے عرض کی کسی نے خزانے کے اندر
جانے کا ارادہ کیا ہوگا قفل نہ کھلا ہوگا نقب لگائی ہوگی یہ بھی بکار آمد نہ ہوئی چھوڑ کے چلا گیا بدیع الملک
دروازے کے پاس آئے قفل توڑا کہ یہ طلسم کشائی سے متعلق تھا اندر تشریف لے گئے خواجہ نے جو خزانے
کو دیکھا رال ٹپک پڑی دل مین خیال کیا خواجہ اگر یہ مال ہاتھ آئے تو البتہ معقول نفع ہو جائے خواجہ تو یہ خیال
کر رہے تھے مگر بدیع الملک نے زرتاب سے کہا اب تحفہ جات تلاش کرو زرتاب نے تحفہ جات کو بہت
تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ پایا بدیع الملک سے عرض کی حضور اُن اشیاء کا تو پتہ نہین ملتا بدیع الملک نہایت
غمگین ہوئے خواجہ بدیع الملک کے قریب آئے کہا کیون اس قدر رنج کرتے ہو پھر ممکن ہو جائینگے بدیع الملک
نے کہا خواجہ وہ اشیاء ایسے ہین کہ اگر اسوقت مجھسے کوئی اس تمام خزانے کو لے لے تو اُنکے عوض مین دیدون

خواجہ نے کہا اسوقت آپ کو انکے گم ہوجانے کا تازہ خیال ہی اس وجہ سے ایسا کہا جاتا ہی اگر کوئی شخص ابھی لاکر موجود کرے تو خزانہ کا حصہ چہارم بھی اُسکے ہاتھ نہ آئے بدیع الملک نے کہا خواجہ مین سر صاحبقران کی قسم کھاتا ہون اگر کوئی میرے تحفہ جات مجکو اسوقت دے تو مین یہین سے واپس جاؤن اور خزانہ اُسکو دون امیر نے جو خواجہ اور بدیع الملک کی یہ باتین سُنین مسکرا کے کہا خواجہ کیا کہتے ہو خواجہ نے تیوری چڑھا کے جواب دیا کہ آپ دخل نہ دیجیے امیر خاموش ہو رہے خواجہ نے سب تحفہ جات زنبیل سے نکال کے بدیع الملک کو دکھائے کہا یہ حاضر ہین آپ تشریف لیجائیے خزانہ بندے کو حلال ہی بدیع الملک خوش ہوگئے کہا خواجہ خزانہ تمکو مین دے چکا ہون تمھین مبارک ہو تحفہ جات لیکر وہ خواجہ نے بدیع الملک کو تحفہ جات دیئے خزانہ پر قبضہ کیا گو صاحبقران نے کہا خواجہ تنہا خزانہ لینا اچھا نہین ہی کچھ غازیون کا بھی حق ہی مگر خواجہ نے ایک نہ سنی چال ایسی نکالا سب خزانہ نذر زنبیل کیا بدیع الملک و حشی خوشی وہان سے ہمراہ ہی مین تشریف لائے سب لشکر اُترا بدیع الملک نے اہل شہر کو طلب کیا سبکو ترک کرتے سامری پر تبحا ہدایت کی بعض لوگون نے از راہ سیہ قلبی انکار کیا وہ قتل ہوئے جو لوگ مسلمان ہوئے اُنکو انعام و خلعت عنایت فرمایا زرتاب جادو کو وہان کا حاکم بنایا جلسۂ عیش و نشاط تین روز گرم رہا چوتھے روز صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا کہ اب مجکو فیروز ستارہ پیشانی کیطرف جانا ہی وہان زمرد ثانی اور تورج پوشیدہ ہی اُن کافرون کی خبر لینا ہی بدیع الملک زرتاب سے رخصت ہوئے پانچوین روز مع صاحبقران و لشکر گران جانب طلسم فیروز روانہ ہوئے کہ ذکر انکا انشاء اللہ تعالی جلد دوم مین کیا جائیگا جسکے ملاحظہ سے ناظرین کو خط وافی حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالے اُس جلد مین داستانین لائق دید و قابل شنید ہونگی خصوصاً خوبی عبارت جو آپ حضرات کے ملاحظہ پر منحصر ہی کمترین کو زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہین ہی مگر یہ عرض خدمت سراپا برکت ناظرین والا مقام مین ضرور ہی کہ کمترین نے اس دفتر کا ترجمہ بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے کیا ہی اگر کہین سہو یا غلطی نظر آئے معاف فرمایئے گا حقیر کو تودۂ تیر ملامت نہ بنائے گا

قطعہ تاریخ ریختۂ کلک بدائع سلک شاعر نازک خیال نثار شیرین مقال جناب منشی سید میرن صاحب رضوی المتخلص بہ آبرو لکھنوی مترجم سوانح عمری حکیم منتخب و مصنف فسانہ خواب و خیال وغیرہ

حبذا فکر بلند و مرحبا طبع سلیم پر نشان ملتا نہ تھا عنقا صفت اسکا کہین جلد اول کی ہی نثر و نظم ایسی لاجواب سن لین عاشق تو ہو فرحت بخش وہ کہا خزین	لعل نامہ خوب لکھا آفرین صد آفرین اب اسیکا ترجمہ اس حسن سے لکھا گیا جلد ثانی کے سوا ثانی کوئی جسکا نہین عیسوی مین مصرعۂ تاریخ لکھ اے آبرو	یہ وہ دفتر ہی کہ جسکا نام ہی سنتے تھے سب جسکے سُن لینے کے تھے مشتاق کُل سامعین غم غلط ہونے کا باعث دل بہلنے کا سبب ہی عزیز سامعین بھی اور انیس ناظرین ۹۱۸ ۹۲

خاتمہ الطبع

بعد الحمد سر آن چیز کہ خاطر میخواست + آمد آخر زپس پردۂ اسرار پدید + شائقان فسانہ ہائے عجیب و مشتاقان داستانہائے غریب کو واضح و لائح ہو کہ جس محبوب رنگین ادا دلفریب غارتگر صبر و شکیب کے جمال باکمال کے دیکھنے کو مدت سے شائقین کی آنکھین ترستی تھین فقط اُسکے ذکر سے برائے نام طبیعت خوش کر لیتے تھے ادھر اُدھر کے سنے سنائے دو چار فقرون سے دل بیتاب کو کچھ تسلی دیتے تھے مگر بغیر حصول دولت دیدار مضطر و بیقرار رہتے تھے بار بار عالم شوق مین یہ شعر ورد زبان تھا + آنکہ تو جوہر لو خدمت سر بازار رسیدہ ہم بیچ کے جان اپنی خریدار بنین گے + وہ اب بفضل ایزدی حجاب اختفا سے نکلکر مثل آفتاب عالمتاب جلوہ افروز ہوا ہی دیکھین کون کون شائقین اسکے طالب دیدار آتے ہین اور اُسکی نظارہ بازی سے اپنی آنکھون کو خنک اور

دل کو ٹھنڈا کرتے ہین غرض اس تمہید سے یہ ہی کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران جسکی نسبت مشہور ہی کہ علامہ شیخ ابو الفیض فیضی نے جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دہلی کی تفریح طبع کے لیے زبان فارسی مین اس خوبی و خوش اسلوبی سے تصنیف کیا کہ بڑے بڑے باکمال نازک خیال فصحا اور بلغا اسیر دلدادہ ہوگئے اور رفتہ رفتہ اُسے ایسی شہرت ہوئی اور اس درجہ مطبوع خلائق ہوئی کہ عالم مین اُسکے ڈنکے بجنے لگے جھنڈے گڑ گئے کوئی امیر و رئیس وارفتہ مزاج ایسا نہ تھا جسکو اسکے سُننے کا شوق نہو حتے کہ غربا مین بھی اسکا چرچا پھیلا گویا ہر شخص کو اپنا غم غلط کرنے کا ایک ذریعہ ہاتھ آگیا جہان چار دوست واحباب جمع ہوئے داستان اُڑنے لگی لڑائی کا ذکر سنکے کم ہمتون کو بھی جوش جرأت ہونے لگا حسن وعشق کے تذکرہ سے عاشق مزاجون کے دلون مین محبت والفت کی لہر اُٹھنے لگی جبکہ زمانہ فارسی زبان کی قدردانی کا جاتا رہا اور اردو زبان کا رواج ہوا اور اس داستان کے فارسی دفتر بھی کمیاب وکالعدم ہوگئے مگر شائقین کے دلون مین ولولہ اشتیاق اُسیطرح جوش زن رہا اکثر حضرات نے جابجا سے اُسکو اردو زبان مین بیان کرنا شروع کیا اور پھر وہی رنگ جمگیا کہ اکثر مضمون مین داستان بیان ہونے لگے چونکہ ذات ستودہ صفات جناب مستطاب معلے القاب عالی ہمم والا شیم نبع جود وکرم مخزن بذل اتم جناب منشی پراگ نراین صاحب دام حشمتہ مالک مطبع منشی نولکشور صاحب مرحوم قدرشناس علم وہنر ہین اور بڑی بڑی کتابون کو جو یادگار سالفین ہین زر کثیر صرف کرکے اردو زبان مین ترجمہ کراکے عالم مین شائع کیا ہی ازانجملہ داستان امیر حمزہ کہ حسب ذیل دفترون پر منقسم ہی دفتر اول نوشیروان نامہ جلد دو مین دفتر دوم کوچک باختر دفتر سوم بالا باختر دفتر چہارم ایرج نامہ دو جلد مین دفتر پنجم ہوش رُبا سات جلد مین دفتر ششم دو جلد دفتر ششم صندلی نامہ دفتر ہفتم تورج نامہ دو جلد مین دفتر ہشتم لعل نامہ دو جلد مین مصنفہ ملا فیضی کو بھی آپ نے حلیۂ زبان اردو سے محلے کراکے شائع فرمایا۔ قبل ازین اس داستان کے دفتر پنجم ہوش رُبا کی جلد اول ودوم وسوم وچہارم کو میر محمد حسین جاہ مرحوم نے اور جلد پنجم وششم وہفتم کو ونیز بقیہ ہوش رُبا و طلسم فتنہ نور افشان کی تین جلدون کو جناب منشی احمد حسین صاحب قمر نے نہایت شستہ ورفتہ اردو زبان مین ترجمہ کراکے شائع فرمایا جسکے ملاحظہ سے ناظرین باتمکین کا شوق دونا ہوگیا اور باقیماندہ دفترون کی سیر کا اشتیاق پیدا ہوکر اُن دفترون کے انتظار مین ہر وقت چشم براہ اور گوش برآواز رہنے لگے جب شائقین کے اشتیاق نے زیادہ تقاضا کیا تو گل گلزار خوش بیانی وسرو جویبار سحر گفتاری رطب اللسان عذب البیان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الایمائے مطبع لودہ اخبار کل دفترون کو ترجمہ کیا اور عنایات ایزدی اور عالی ہمتی مالک مطبع سے کل دفاتر چھپ کر شائع ہوچکے چنانچہ آٹھوان دفتر لعل نامہ کہ نہایت ہی کمیاب اور عدیم النظیر دفتر ہی یہ بھی بفضل خدا اسے اختتام کو پہونچا اب صرف دفتر نامہ متعلق نوشیروان نامہ اور جلد دوم تورج نامہ باقی ہین جو ترجمہ ہورہی ہین وہ بھی چند عرصہ مین ہدیہ ناظرین والا مقام ہونگی۔ بالجملہ جلد اول لعل نامہ کہ عبارت دلچسپ وفصیح اور مضامین دلاویز وموزون سے آراستہ ہی چیدہ چیدہ الفاظ ہین کہین حشو وزوائد کا نام نہین جہان جیسا مقام آگیا ہی وہان ویسا بیان کیا ہی ہر لفظ گویا کانٹے مین تلا ہی ہر فقرہ چست ودلکش ہی صحبت عیش ونشاط کا رنگ کہین جنگ وجدال کی امنگ کہین حسن وعشق کی دلاویزیان کہین لشکر اسلام کی بہادریان اس عنوان سے ہر مضمون کو لکھا ہی کہ گویا ہر ایک مقام کا مرقع کھینچدیا ہی ناظرین جب ملاحظہ فرمائینگے حظ وافر اُٹھائینگے چنانچہ جلد مذکور بماہ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین زیور طبع سے آراستہ ہوکر رونق بزم مشتاقان ہوئی ہی

...انہاے ایرج نامہ دفتر چہارم جلد اول

سروش سخن باتصویر - بجواب فسانہ عجائب - از سید فخر الدین حسین مودودی -
ایضاً - بلا تصویر - حسب مراتب بالا -
طلسم حیرت - افسانہ دلچسپ - از منشی جعفر علی تخلص کشیون -
باغ و بہار - معروف بہ قصۂ چہار درویش باتصویر
ایضا - بلا تصویر حسب مراتب بالا -
طلسم فصاحت - قصۂ عجیب و غریب از سید محمد حسین جاہ مرحوم -
آرائش محفل - قصۂ حاتم طائی باتصویر - از سید حیدر بخش
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -
مقتول جفا - معروف بہ فسانۂ غم آمود از حافظ امیر الدین
نو طرز مرصع - از محمد عوض -
بستان حکمت - اُردو ترجمۂ انوار سہیلی - مترجمۂ فقیر محمد خان -
سیر اب باغ - از میر محمد علی قلق مرحوم مغفور -
فسانۂ دلپذیر - مصنفۂ منشی احمد علیخان تائب دلچسپ فصیح بلیغ نو طرز مرصع رزم بزم دونوں عمدہ
فسانۂ جمبیل - مترجمۂ منشی حامد حسین -
قصۂ سیاہ پوش - از عنایت اللہ تخلص قیس -
فسانۂ معقول - از سید غلام حیدر خان بہادر -
فسانۂ دلفریب - از منشی خدا علی عرف اچھے صاحب
قصۂ زاہد شمسی - مصنفۂ شیخ برہان الدین احمد
سنگاسن بتیسی -
ناٹک نل دمنتی - مؤلفۂ منشی بنایک پرساد -
قصۂ موتی و منولہ - ذخیرۂ پند خردمندانہ -
بیتال پچیسی باتصویر - قصۂ مشہور -
گل بکاؤلی - از منشی نہال چند -
طوطا کہانی باتصویر - از سید حیدر بخش متخلص بہ حیدری
قصۂ گل صنوبر - از منشی پیم چند -
ایک اروسی زمیندار کا قصہ - مترجمۂ مسٹر ہنری فانتوم صاحب

نو رتن - قصۂ مشہور - از محمد بخش صاحب مہجور -
قصہ اگر گل - قصہ مشہور -
سیر معقول - فسانہ نادرہ از سید غلام حیدر خان بہادر -
قصۂ گوپی چند بھرتھری -
لطائف ہندی چٹکلے اور لطیفے مصنفۂ لالہ ڈیبی پرساد
قصۂ سور چندر حصہ اول - از منشی چندر بجی لال -
قصہ چہار گلزار - از منشی ہرگوپال -
ریاض تحقیق نادر - اُردو شرح سکندر نامہ بری مصنفۂ مولوی عبد المجید صاحب متوطن پیلی بھیت -

قصہ جات نظم اُردو

الف لیلہ منظوم - کی متفرق جلدیں حسب ذیل فروخت ہین - جلد اول -
ایضاً - جلد دوم از منشی طوطا رام شایان -
ایضاً - جلد سوم - مترجمۂ منشی طوطا رام شایان -
الف لیلہ - منظوم - جلد چہارم - از منشی شادی لال -
مجموعۂ قصص - باتصویر شامل پانچ قصے (۱) قصہ سوداگر بچہ - (۲) قصۂ ماہی گیر (۳) قصۂ جمجمہ (۴) قصۂ منصور (۵) قصۂ شاہ روم -
قصۂ سوداگر بچہ -
قصۂ ماہی گیر -
ناٹک ہمت عالی - معروف بہ گل بکاؤلی حصۂ اول مؤلفۂ مولوی الٰہی بخش صاحب -
قصۂ ماہ رمضان - از عبد اللہ خان -
قصۂ قاضی جونپور - حمق و عقل کا امتحان -
قصۂ جمجمہ -
قصۂ شاہ روم - باتصویر -
قصۂ شیخ منصور - از شیخ احمد متخلص برسا -
سنگاسن بتیسی منظوم - از منشی لچھمن لال -
گلزار ابراہیم - قصۂ حضرت ابراہیم ادہم -
چشمۂ شیرین - قصۂ شیرین و فرہاد -
جوگن نامہ - از میان یاطن اکبر آبادی -

ناول مغربی

